عشقِ ستم

مِس لانا

مکمل ناول

عشقِ ستم

از قلم: مس لانا

PRIME URDU NOVELS

مریم بیٹا ادھر آو پھپھو جان کی کول ائی

ہے !! اریبہ بیگم نے فون کان سے تھوڑا دور کیے

مریم کو آواز لگائی جو اندر کمرے میں اپنی بہن اور

کزنوں میں گھری باتوں میں مصروف تھی

کیا ؟؟؟ پھپھو جان کی کول !!

مریم خوشی سے چہک کر بھاگتی ہوئی اپنی کزنز

کو سائڈ کرتی بھاگتے ہوئے ائی تھی گھر پورا مہمانوں سے

بھرا تھا کیونکہ اج صبح ہی مریم ودیش سے پاکستان ائی تھی

پورا بچپن باہر گزر جانے کے بعد

السلام علیکم پھپھو جان !!

مریم نے فون کان سے لگاتے چہک کر کہا

وعلیکم السلام میری بچی میری گڑیا !! مقابل سے امیرا شاہ

جو کے مریم کی اصل پھپھو تو نہ تھی البتہ مریم کے بابا

کو اُنہونے بھائی بنایا ہوا تھا اسلئے مریم اُنہیں پھپھو کہتی تھی

السلام علیکم پھپھو جان !!

مریم نے فون کان سے لگاتے چہک کر کہا

وعلیکم السلام میری بچی میری گڑیا !! مقابل سے امیرا شاہ

جو کے مریم کی اصل پھپھو تو نہ تھی البتہ مریم کے بابا

کو اُنہونے بھائی بنایا ہوا تھا اسلئے مریم اُنہیں پھپھو

کہتی تھی

میں ٹھک میری جان تُم کیسی ہو

وہ بے حد محبت سے بولی

میں بھی ٹھک پھپھو جان !! مریم اپنے انسوں صاف

کرتی مسکرا کر بولی

میں ناراض ہُوں اپنی بیٹی سے !! امیرا شاہ خفگی سے بولی

کیوں پھپھو جان مجھ سے کوئی غلطی ہوئی کیا

وہ پریشانی سے بولی

صبح سے ائی ہوئی ہو یہ نہیں تھوڑے فاصلے پر شاہ

حویلی میں آکر پھپھو جان سے مل لو میں بہت خفا ہُوں !!

امیرا شاہ واقعی بے حد خفا تھی

ائی ایم سوری پھپھو جان میں ابھی آجاتی ہُوں لالا

کے ساتھ آپ پلز خفا نا ہو مجھ سے

مریم نم آواز میں بولی وہ بہت حساس تھی یہ اندازہ

آپ یقیناً لگا چکے ہونگے

ٹھک ہے بیٹا پھر جلدی سے اجاے میری بچی

پھپھو سے ملنے !! امیرا شاہ مسکرا کر بولی

جی پھپھو جان میں اتی ہُوں ائے لو یو بائے!! مریم

مسکرا کر کہتی فون رکھ چکی تھی جب کے مقابل میں

امیرا شاہ مسکرا کر اُس کی چہکتی آواز سن کر فون

کو دیکھ رہی تھی

لالہ مجھے پھپھو جان سے ملا نے چل لیں !!

مریم بھاگتی ہوئی ارحاب شاہ کے پاس ائی تھی

اوکے گڑیا چلتے ہے جاؤ شول لے کر آجاؤ !! ارحاب بے حد

محبت سے بولتا باہر نکلا تھا جب کے پیچھے مریم بس

سر پر دوپٹہ لیتی باہر نکلنے لگی جب اریبہ بیگم نے ٹوکا

مریم یہ کیا کر رہی ہو ؟؟

مریم کو صرف دوپٹہ لے کر باہر جاتے دیکھ اریبہ

بیگم سختی سے بولی جب مریم کے قدم رکے

کیا مطلب مما ؟؟ مریم نا سمجھی سے اُن کی جانب رخ کرتی بولی

مطلب جاؤ اور جاکر شول لو خود پر اچھی طرح پھر باہر

نکالنا قدم !!

لیکن مما میں نے دوپٹہ لیا ہے اچھے سے دیکھے

مریم نے خود کو دکھایا اُس نے واقعی دوپٹہ ٹھک سے لیا

تھا

مریم یہ ویدیش نہیں ہے گاؤں ہے تمھارے بابا یا

کسی اور سائی نے تمہیں ایسے باہر جاتے دیکھ لیا

تو تمہارے ساتھ ساتھ مجھے بھی سننا پڑے گی۔۔اریبہ بیگم

نے سمجھانا چاہا

لیکن مما !! مریم کچھ کہے رہی تھی جب ایزل

نے پیچھے سے مریم کے کندھے پر ہاتھ رکھا مریم نے

گردن گھمائیں اُسے دیکھا تھا

مریم میری جان جاکر شول لے لو میں تمہیں بتاونگی

بعد میں کے اگر تُم بغیر شول کے گئی تو کیا ہو سکتا ہے

یہاں!! ایزل پیار سے بولی

کیا مطلب ہے اپی دوپٹہ تو میں نے لیا ہوا ہے اگر

یہ بھی نہ لیتی تب ٹھک رہتا۔۔مریم غصے سے بولتی

اندر کی جانب ڑھی تھی او پیچھے اریبہ بیگم اپنا

سر ہاتھوں میں تھام گئی تھی

خوشخبری(رائٹرز متوجہ ہوں)

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور ان کی کتاب بک شیلف کی زینت بنے۔اگر آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔

مزید معلومات کے لئے نیچے دیئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email: aatish2kx@gmail.com

کیا کروں میں اس لڑکی کا!! اریبہ بیگم اپنا

سر ہاتھوں میں بولی

امی پریشان نہ ہو آپ دیکھے مریم باہر ملک سے

ائی ہے اُسے گاؤں کے طور طریقے نہیں پتہ اج تو وہ ائی ہے

اور آپ اج ہی اُس پر غصّہ کر رہی ہے آہستہ اہستہ

سکھ جائیگی وہ اُسے وقت دیں تھوڑا !! ایزل اُنہیں دیکھ

سمجھاتی ہوئی بولی

جاؤ جاکر سمجھاؤ اُسے گاؤں کے طریقے اُسے

بتاؤ یہاں کیسے رہتے ہے ورنہ اگر کسی سائی

نے اُسے ایسے جاتے کبھی دیکھا یا حویلی میں بھی بنا دوپٹے

کے دیکھا تو جانتی ہو نہ تُم پھر کیا ہوگا؟ پھر وہ رو رو کر خود کو ہلکان

کریگی جو مجھ سے نہیں دیکھا جائیگا میں نہیں چاہتی میری بچی

اتنے سالوں بعد اپنے گھر آکر روئے

وہ بہت نازک مزاج ہوگئی ہے اُسے بتاؤ

یہاں کیسے رہنا ہے !! اریبہ بیگم نم آواز میں بولی

امی آپ پریشان نا ہو میں سمجھاتی ہُوں اُسے۔ایزل

اُنہیں تسلی دیتی مریم کے پیچھے گئی تھی

اریبہ بیگم مریم سے بے حد محبت کرتی تھی اسلئے اُنہیں ڈر تھا

ان سب چیزوں کا

مریم میری جان!! ایزل کمرے میں داخل ہوتے

مریم کے غصے سے بھرے چہرے کو دیکھ محبت سے

بولی

اپی یہ کیا طریقہ ہے یار پھپھو کی حویلی یہاں سے دو منٹ کی

دوری پر ہے کوئی لمبا سفر تو نہیں ہے پھر بھی مما کو دیکھے

!! مریم غصے سے بولی

مریم میری شہزادی ادھر بیٹھو میں سمجھاتی ہُوں !!

ایزل نے مریم کا ہاتھ پکڑ کر اُسے بٹھایا

دیکھو میری جان یہ گاؤں ہے اور ادھر بہت سختی ہے

تمہیں یہاں ارجسٹ ہونے میں وقت لگے گا اور

شاید شروع شروع میں یہ سب تمہیں برا بھی لگے لیکن ویدیش

اور گاؤں میں رہنے کے طریقے میں زمین آسمان کا فرق ہے

اور خاص کر ہمارے گاوں میں

امی تُم سے بہت پیار کرتی ہے اسلئے تمہیں سمجھا

رہی ہے اگر لالا بابا سائی دادا سائی کسی نے

تمہیں گھر میں بھی بنا سر پر دوپٹے کے دیکھا تو بہت ڈانٹ

لگے گی اور باہر تو پوری طرح خود کو بنا ڈھاپے جانا

یہاں سخت خلاف ہے

میں جانتی ہُوں تمہارے لیے یہ مشکل ہے کیونکہ

تُم پوری زندگی باہر رہی ہو لیکن یہاں کے طور طریقے

مختلف ہے مریم !!

ایزل بے حد محبت سے اُسے سمجھا رہی تھی جب کے مریم

کے کانوں سے دھوئے نکل رہے تھے کیسے رہیگی

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

وہ یہاں وہ یہی سوچ کر ٹینشن میں آگئی تھی

اپی یار میں کیسے رہو نگی یہاں

مریم کی آنکھیں پھر نم ہوئی تھی جب ایزل نے اُسے

اپنے سینے سے لگایا

سیکھ جاوگی!! تمہارا اصل گھر یہی ہے یہاں کے طور طریقے

سیکھنے ہے !! ایزل نے اُس کے بال چومے تھے

اپی موم کیوں چلی گئی مجھے چھوڑ کر !! اپنی خالا کو یاد کرتی

وہ لمحے میں رو چکی تھی

اُن کی زندگی یہی تک تھی میری جان !!

خالا جان نے تمہیں بہت پیار دیا ہے میں جانتی ہوں

ہمارے خاندان کی سب سے پہلی عورت خالا ہیں جو

باہر ملک رہتی تھی وہ بھی اسلئے کیونکہ اُن کے ہسبنڈ

یعنی تمہارے ڈیڈ رہتے تھے!!

ایزل اُسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی

اپی موم ڈیڈ نے کبھی مجھ پر ایسی

پابندیاں نہیں لگای جتنی صبح سے مما لگا چکی

وہ کہتی چیخو نہیں دوپٹے کے بغیر گھر میں نا پھرو

حمزہ لالا اور احمد لالا سے زدہ فری ہوکر بات نہ

کروں لیکن کیوں نا کروں وہ کوئی غیر تو نہیں ہے

کزن ہے ہمارے!!

مریم میں نے کیا سمجھایا ابھی بیٹا یہاں کے

طور طریقے الگ ہے حمزہ اور احمد لالا ہمارے کزن ہے

اُن سے بس کام کی بات کرو زدہ فری ہوکر نہیں کیونکہ

کسی کو نہیں پسند یہ سب ہاں ارحاب لالا ہمارے سگے

لالہ ہے اُن سے تم کرلینا !!

اوہ نو مجھے تو پھپھو جان کے گھر جانا تھا

ارحاب لالا کے ذکر سے اُسے یاد آیا تھا جب وہ جھٹکے

سے اٹھتی بولی

جاؤ وہ شول خود پر اچھے سے لو پھر جاؤ !! ایزل نے شول

کی جانب اشارہ کرتے کہا پھر خود بھی اپنے سر پر پہنا

دوپٹہ درست کرتی کھڑی ہوئی

مریم چہرے کے زاویے بگارتی شول خود پر لینے

لگی وہ جمپر سائز شول مریم کے چھوٹے سے وجود

کو مکمل اپنے اندر چھپا چکی تھی

اپی یہ تو بہت بڑی ہے !! مریم شول میں پورا الجھ چکی تھی

جب تیز اواز میں بولی جسے دیکھ ایزل تیزی سے

اس کی جانب ائی

یہ بڑی نہیں ہے بلکہ تُم بہت چھوٹی ہو !!

ایزل اُس کا جملہ درست کرتی شول اُس کو ٹھک سے پہنانے لگی

مریم اٹھارہ سال کی تھی اسلئے اُس کا قد بھی اتنا ہی تھا

جب کے وہی ایزل کی عمر اکیس سال تھی اور ارحاب کی عمر

29 سال !!

مریم کو شول اچھے سے پہناتے ایزل نے مریم کے معصوم چہرے کو

دیکھا

جو منہ پھلائے اُسے ہی دیکھ رہی تھی

ایزل اُس کا چھوٹا سا چہرے پھلا ہوا دیکھ بے سمجھتا

ہنس پڑی تھی مریم دکھنے میں بے حد خوبصورت تھی

اور ساتھ ساتھ نازک بھی وجہ اُس کو حد سے زدہ

پیار ملنا تھا

جب مریم پانچ سال کی تھی تب اس کی خالا نے

اُسے باہر ملک بلا لیا تھا کیونکہ اُن کی کوئی اولاد

نہیں تھی اور مریم کے والدین کی تین اولادیں تھی تو

نتیجہ یہ نکلا تھا کے مریم کو انھیں سونپ دیا گیا

لیکن پچھلے مہینے اُس کی خالا اور خالو کار ایکسڈنٹ میں دنیا سے رخصت

ہوچکے تھے

اور وہ دن مریم پر کسی قہر سے کم نہ تھا اُس کے لیے

اُس کے ماں باپ وہی بن چکے تھے کیونکہ سارا

بچپن کسی کانچ کی گڑیا کی طرح اُسے پالا گیا تھا

اُس کی اک خروج پر تڑپ جانا ا اُس کی خواہش اُس کے بولے

بغیر پوری کردینا حد سے زدہ پیار دینا یہ سب

مریم کو لمحہ بہ لمحہ نازک بناتا گیا

کہتے ہیں نا نازو سے پالے گیے

بچے نازک ہوجاتے ہیں وہی مریم کے ساتھ ہوا تھا

وہ بے ہے نازک اور حساس ہوچکی تھی اور یہی وجہ

تھی جو گاؤں میں اُسے بہت مشکلات پیش انے والی تھی

مریم کا ذہن بلکل اوپن مائنڈ تھا اسلئے جہاں گاؤں میں سب اپنی

ماں کو امی کہتے تھے مریم اریبہ بیگم کو مما کہتی تھی

مریم کی آنکھوں کا رنگ جھیل جیسا گہرا

لیکن ہلکا نیلا تھا سفید دودھیا رنجیت پر اُس کی آنکھیں

خوب جنجتی تھی بال جو کمر تک اتے تھے وہ سرخ سیاہ

تھے معصوم چہرہ وہ واقعی آسمان سے اُتری کوئی

پری ہی تو لگتی تھی !!

مریم کو اک کام بہت پسند تھا اور وہ تھا بولنا

مریم شاید بہت خوش نصیب تھی جو سب کی لاڈلی تھی

اتنے لوگ اُس سے محبت کرتے تھے دو ماں اور دو

باپ ملے تھے اُسے اپنی زندگی میں

خالا اور خالو کے جانے کے بعد پندرہ دن مریم نے

چپ گزارے تھے کمرے میں بند ہوکر رہ گئی تھی وہ معصوم

جان لیکن کہتے ہے نا اللہ اپنے بندے کو صبر دے دیتا ہے

مریم شاید بہت خوش نصیب تھی جو سب کی لاڈلی تھی

اتنے لوگ اُس سے محبت کرتے تھے دو ماں اور دو

باپ ملے تھے اُسے اپنی زندگی میں

خالا اور خالو کے جانے کے بعد پندرہ دن مریم نے

چپ گزارے تھے کمرے میں بند ہوکر رہ گئی تھی وہ معصوم

جان لیکن کہتے ہے نا اللہ اپنے بندے کو صبر دے دیتا ہے

اسی طرح اس ننھی پری کو بھی مل گیا تھا

اپی اللہ حافظ میں جارہی ہوں اوکے !! مریم کہتی باہر

کو بھاگی تھی اریبہ بیگم کو خفگی سے دیکھتی

وہ حویلی سے باہر نکلی جہاں پہلے ارحاب اپنی وجاہت

سے بھرپور شخصیت لیے کھڑا کچھ لوگوں سے بات کر رہا تھا

لالا چلے !! مریم نے کچھ فاصلے پر کھڑے ہوکر ارحاب کو پکارا

جب ارحاب نے پیچھے مڑ کر اپنی ننھی سی

پری کو دیکھا

اوکے میرا بچا چلتے ہے !! ارحاب مسکرا کر کہتا مریم کو

اپنے ساتھ لگاے گاڑی کی جانب بڑھا

لالا لیکن پھپھو جان کی حویلی تو تھوڑی

دور ہے ہم پیدل بھی جاسکتے ہیں !! مریم گاڑی میں آگے

بیٹھتی بولی

جانتا ہُوں گڑیا لیکن میں نہیں چاہتا میری ننھی پری اس دھوپ

میں چلے!! ارحاب محبت سے بولا ہر کوئی مریم سے

بے حد محبت کرتا تھا جب کے اپنے بھائی کی تو جان تھی مریم

ارحاب کی بات سنتے مریم مسکرائی تھی

وہ بھی اپنے لالا سے بہت پیار کرتی تھی اور یہ جدائی جو

بچپن سے لیکر آج تک تھی وہ بھائی بہنوں کے پیار کو دس گنا

بڑھا چکی تھی!!! کہتے ہیں نہ کچھ رشتوں میں پیار دور

رہنے سے پڑتا ہے یہاں بھی یہی ہوا تھا!!

لالا سب بڑے ہوگئے ہونگے نا پھپھو کے گھر

مریم مسکرا کر بولی

ہاں گڑیا سب بڑے ہوگئے !! ارحاب مسکرا کر بولا

آپ کی دوستی ہے وہاں کسی سے ؟؟ دوسرا سوال مریم نے

پوچھا

لالا سب بڑے ہوگئے ہونگے نا پھپھو کے گھر

مریم مسکرا کر بولی

ہاں گڑیا سب بڑے ہوگئے !! ارحاب مسکرا کر بولا

آپ کی دوستی ہے وہاں کسی سے ؟؟ دوسرا سوال مریم نے

پوچھا

ہاں بچے آریان اور زریاب سے بہت اچھی دوستی

ہے میری خاص کر آریان سے !! آریان کے ذکر پر

ارحاب کے عنابی لب مسکرائے تھے

اور حورین اپی ؟؟؟ مریم نے یاد انے پر پوچھا

وہ بھی بڑی ہوگئی زدہ کبھی نہیں دیکھا میں نے اُسے !! ارحاب

نے اُسے دیکھ کہا

مزا آئیگا سب سے میلونگی!!

مریم خوشی سے بولی جب ارحاب نے گاڑی روکی کیونکہ

شاہ حویلی اچکی تھی

جاؤ بچے اندر اور جب فری ہوجاؤ تو امیرا آنٹی سے

کول کروالینا میں خود اجاونگا یا ڈرائیور بھیج دونگا خود مت انا

ٹھک ہے ؟؟

جی لالا ٹھک ہے !! مریم اسباب میں سر

ہلاتی گاڑی سے باہر نکلی شاہ حویلی بے حد بڑی تھی

جسے دیکھ مریم کا دل نجانے کیسی عجیب رنجش میں دھڑک رہا تھا

باہر بہت سے گارڈز گن ہاتھوں میں تھامے کھڑے تھے

مریم نے گہرا سانس لے کر اندر قدم بڑھائے جب کے

بیچ ارحاب بھی اُسے جاتا دیکھ رہا تھا

مریم کے اندر داخل ہونے تک ارحاب کی حفاظت کردہ نظروں

نے اُسے دیکھا تھا

مریم کے حفاظت سے اندر جاتے ہی رحاب نے مسکرا کر

گاڑی واپس اپنی حویلی کی اور بڑھائی تھی !!

مریم خوشی سے مسکراتی اندر داخل ہوئی حویلی میں

قدم رکھتے ہی نظریں سامنے اٹھی تھی

اُس نے حویلی میں نظریں دوڑائی ہر جگہ ملازم کام کرتے

دکھائی دے رہے تھے

شاہ حویلی مکمل گولڈن تھیم پر بنی تھی جو دکھنے میں کسی

محل سے کم تو نہیں تھی زریام لالا

سامنے ذریام جو فون پر بات کرتا ارہا تھا مریم

نے بے ساختہ اُسے پکارا جب زریام نے اپنی سیاہ گہری پرکشش

آنکھیں اٹھا کر س خوبصورت آواز کی سمت میں دیکھا

مریم کو یاد تھا جب وہ پانچ سال کی تھی باہر ملک جانے

سے پہلے اُس کے زریام لالا اُس کا بہت خیال رکھتے

تھے

کچھ رشتے دل میں چھاپ چھوڑ جاتے

ہیں پھر بھلے ہی ان سے اپ 13 سال بعد مل رہے ہوں

یا پھر 30 سال بعد زریام نے اپنی آنکھوں پر یقین کرنا

چاہا یہ وہی چھوٹی سی گڑیا تھی جو بچپن میں اُس کی گود میں

کھیلی تھی زریام ٹرانس کیفیت میں کھڑا اُسے

دیکھ رہا تھا جب کے مریم بھی اُسے ہی دیکھ رہی تھی

مریم!!

سیڑھیاں اُترتی حورین کی بے ساختہ نظر اٹھی تھی

اور سامنے مریم کو دیکھ وہ خوشی سے چلا کر بھاگتی ہوئی

ائی مریم نے بھی آواز سن کے اوپر دیکھا تھا حورین کو دیکھ

کئی رنگ اُس کے چہرے پر آئے تھے

حورین نے تیزی سے آگے اتے

مریم کو اپنے گلے سے لگایا تھا حالانکہ حورین مریم

سے دو سال بڑی تھی لیکن بچپن کے دن اُسے بھی یاد

تھے جب دونوں گڑیا ایک ساتھ کھیلا کرتی تھی

خالا کے موبائل سے مریم کا اپنی مما سے رابطہ تھا تو جو

پیغام ہوتا تھا مریم کا وہ حورین تک پہنچ جاتا تھا

کیسی ہو عین!!

اپنی آنکھوں سے اتے انسوں اندر دھکیلتے

وہ اُس کے گرد حصار باندھتی بولی

میں ٹھک ہُوں میری جان تُم کیسی ہو !! حورین کی خوشی

اُس کے چہرے پر جھلک رہی تھی اخر کو بچپن کی دوست

سامنے تھی

میں ٹھک عین!! مریم مسکرا کر بولی

دونوں پیچھے ہوئے

لالا آپ وہاں کیوں کھڑے ہے آئے ملے مریم سے

زریام کو وہی کھڑا دیکھ حورین انے کا کہتی واپس مریم

کو دیکھنے لگی جو بے حد خوبصورت ہوچکی تھی

خوبصورتی میں حورین بھی کم نہ تھی چاند کی طرح نازک

گڑیا وہ بھی تھی

زریام فوراً آگے ایا تھا حسین چہرے پر

اب مسکراہٹ آچکی تھی

لالا !! مریم کہتی آگے آئی تھی ابھی وہ گلے لگتی

کے ذریام نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھ نرمی سے تھپتھپایا

مطلب صاف تھا وہ گلے نہیں بلکہ اس طرح ملا تھا

مریم شرمندگی سے پیچھے ہوئی تھی

وہ یہ بات اک بر پھر بھول چکی تھی وہ اپنے اُس گاؤں میں ہے

جہاں مردوں سے گلے نہیں ملا جاتا

یہ سوچ یاد انے پر مریم اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبا

گئی

کیسی ہو گڑیا

اُسے شرمندہ ہوتا دیکھ زریام نے مسکرا کر

بات پلٹتے اُس کا حال پوچھا

میں ٹھک لالا آپ کیسے ہیں !! مریم بھی مسکرائی تھی

اللہ کا کرم !! زریام اُسے دیکھ بولا

مریم میری بچی!!

پیچھے سے امیرا بیگم کی آواز پر سب نے اک

ساتھ پیچھے مڑ کر دیکھا

پھپھو!! مریم کہتی تیزی سے اُن کی جانب بڑھی تھی

جب امیرا بیگم نے اُسے سینے سے لگایا

پھر عقیدت سے بوسا اُس کی پیشانی پر دیا تھا

ماشاللہ ماشاءاللہ نظر نہ لگے کتنی بڑی اور

پیاری ہوگئی ہو !! اُنہونے اک بر پھر اُس کی پیشانی

چومی تھی امیرا شاہ کا دل بے حد نرم تھا

مریم کے بابا اور امیرا بیگم منہ بولے بھائی بہن تھے سگے

نہیں لیکن پھر بھی دونوں حویلیوں کا انا جانا کافی حد

تک کم تھا

پھپھو جان میں تو بڑی ہوگئی لیکن آپ اتنی کی اتنی

ہی جوان ہے ہاں کیا راز ہے !!

مریم شرارت سے بولی جب امیرا بیگم نے شرما کر

اُسے دیکھا جسے دیکھ وہاں موجود سب بے ساختہ

ہنس پڑے تھے

ساری باتیں یہی کرنی ہے یا اندر بھی چلنا ہے

حورین سب کو وہی کھڑے دیکھ مسکرا کر بولی

امی جان مجھے لالا نے بلوایا ہے میں وہی جارہا ہُوں

زریام یاد انے پر بولا

ٹھک ہے بیٹا ! امیرا بیگم نے زریام شاہ کی پیشانی چومتے

اُسے رخصت کیا

زریام کی عمر بھی ارحاب کی طرح 29 تھی دونوں

ساتھ کے تھے وہی آریان شاہ 31 سالا اک خوبصورت

مرد تھا آریان اور ذریام میں صرف دو سال کا فرق

تھا خیر زریام گھر سے نکلتا اب آریان شاہ کے بلانے

پر جاچکا تھا

میں نے آپ سب کو بہت مس کیا !!

کمرے میں داخل ہوتے ہی مریم اُداسی سے بولی

ہم نے بھی تمہیں بہت یاد کیا میری جان

تمہارے جانے کے بعد دونوں حویلیوں میں انا جانا کافی کم ہوگیا

تھا تُم تھی تو تمہاری وجہ سے سب کا انا جانا تھا

امیرا بیگم اُسے دیکھ بولی

کوئی بات نہیں پھپھو جان اب میں آگئی

ہوں نا پھر سے ہوجائیگا انا جانا!! مریم مسکرا کے بولی

حورین تُم تو ماشاءاللہ بہت زدہ پیاری ہوگئی ہو اور تمہاری

یہ ہری آنکھیں ماشاللہ ماشاللہ تمہیں پتہ ہے بہت کم لوگوں

کی ہوتی ہے ایسی رنگ کی آنکھیں

مریم اُس کے گال کھینچتی پیار سے بولی

حورین کی آنکھوں کا رنگ گرین تھا

سفید رنگت معصومیت سے بھرا دل اور چہرہ

لمبے کمر سے بھی نیچے تک اتے بال حورین بلکل اپنے

بھائیوں کی طرح خوبصورتی کی مثال تھی

جسے اب تک کسی باہر والے مرد نے نہیں دیکھا تھا گھر کے تمام

ملازم بھی عورتیں تھی بس گارڈز جو باہر تھے وہ مرد تھے جو گھر

میں نہیں اتے تھے

خوبصورتی کو چھپا کے رکھا جائے تو وہ مزید بڑھتی

رہتی ہے اس کی مثال حورین شاہ تھی

جسے اج تک کسی باہر کے غیر مرد نے نہیں دیکھا تھا

یہی وجہ تھی جو اُس کی خوبصورتی چار گنا زدہ

بڑھ جاتی تھی یہ کہنا غلط نہیں ہو گا

کے مریم اور حورین برابر کی خوبصورتی رکھتی تھی

یار مریم پلز اج یہی رک جاؤ نا رات میں بہت

مزا کرینگے!! حورین مریم کو دیکھ بولی

یار دل تو میرا بھی ہے لیکن یہاں گاؤں میں جتنی

پابندیاں ہے مجھے نہیں لگتا ایسا ممکن ہے

مریم چہرے کے زاویے بگاڑتی چیڑ کر بولی

کوئی بات نہیں میری جان ہوجائیگی عادت اور رہی

بات رکنے کی تو ہم ابھی نوریز (مریم کے بابا)سے خود بات

کرتے ہے وہ مجھے منع نہیں کریگا اخر

کو بڑی بہن ہُوں اُس کی !! امیرا بیگم مریم کو دیکھ

پیار سے بولی جب مریم پر حورین کا چہرہ خوشی سے کھلا

تھینک یو پھپھو جان !! آپ اتنی اچھی

کیوں ہے !! مریم شدت سے اُن کے گال چومتی

بولی جب حورین اور امیرا بیگم بے ساختہ

مسکرائی جب اتنے میں دروازہ بجا

اجاے !! امیرا بیگم نے انے کی اجازت دی جب ملازمہ

اندر داخل ہوئی

بی سائی آپ کو بڑے سائی بلا رہے ہیں

ملازمہ نظریں جھکائے نہایت ادب سے بولی

ٹھک ہے آپ جائے ہم اتے ہے !! امیرا بیگم اُنہیں

دیکھ بولی جب وہ اسباب میں سر ہلاتی کمرے سے نکلتی

چلی گئی

اچھا بچوں آپ لوگ بیٹھو اور مریم آپ اج

رات یہی رک رہی ہو میں ذرا شاہ سائی کی بات سن

کر اتی ہُوں انہوں نے ہمیں بلایا ہے

وہ پیار سے کہتی اپنا پہلے ہی درست سلیقے سے لیا گیا دوپٹا

اک بار پھر اپنے سر پر درست کرتی باہر نکلی تھی

واؤ حورین یار کتنا اچھا لگتا ہے نہ ہسبنڈ

کو شاہ سائی کہنا!! مریم مسکرا اور بولی

ہمم جب تمہاری شادی ہو گی جب تُم بھی کہنا !! حورین مسکرا

کر بولی

ابھی کہا ابھی تو میں چھوٹی ہُوں نا ! وہ ڈھیروں معصومیت

چہرے پر سجائے بولی

ہمم لیکن اگر قسمت میں لکھا ہو تو شادی

جلدی ہو جاتی ہے اور تُم تو ہو بھی اتنی پیاری کسی کا بھی

دل آسکتا ہے تم پر !! حورین شرارت سے بولی

اپنے بارے میں کیا خیال ہے آپ کا ؟؟ مریم سوالیہ نظروں

سے اُسے دیکھ بولی

ہاہا اب کیا بولوں میں !! حورین ہنسی تھی

خیر جو بھی ہو میرے شاہ سائی جو بنینگے وہ نہایت خوبصورت

ہونگے جن پر ہزاروں لڑکیاں مرتی ہونگی لیکن وہ صرف

مریم شاہ پر مرتے ہونگے

یہ کہتے ہوئے مریم بیڈ سے کھڑی ہوتی ڈریسنگ کی جانب چلتی

ہوئی کھوئے انداز میں بولی

جن کا غصّہ بے حد تیز ہو گا جن سے بات کرنے

کیلئے ہر لڑکی ترستی ہو گی اور اُن کی زباں صرف میرے

سامنے بولنا پسند کریگی

جو دنیا کی ہزاروں لڑکیوں کو چھوڑ کر صرف مجھ

سے محبت کرینگے جن کے غصے سے دشمن سے لے کر عام

انسان تک کانپتا ہو گا

لیکن میرے لیے اُن کا غصّہ پیار میں تبدیل ہو گا

مجھے یقین ہے کوئی ایسا ہی آئیگا میری زندگی میں میرے شاہ سائی

بن کر جن پر اک دنیا مرتی ہو گی

جو اک مکمل صلاحیت رکھنے والے ہونگے جنھیں نہ حسن کی

کمی ہو گی نا بہادری کی کمی اور نہ لوگوں کی

جنہیں اللہ تعالیٰ نے بے حد فرصت سے ہر صلاحیت سے

نوازا ہو گا

اور تمہیں پتہ ہے حورین میں اُنہیں شاہ سائی

نہیں بلکہ شاہ جی بولونگی وہ عام انسان سے الگ ہونگے

دشمنوں پر قہر اور اچھے لوگوں پر فرشتا

جب وہ عام نہیں ہے تو اُنہیں عام پکارنا بھی نہیں ہے

اسلئے میں اُنہیں شاہ جی بلاوں گی !! مریم کھوئے کھوئے

لہجے میں بولی جب کے پیچھے حورین آنکھیں کھولے اُس کی

باتیں سن رہی تھی

پھر بے اختیار ہنس پڑی

یا خدایا اتنی شرتیں!! حورین ہنستی ہوئی کھڑی ہوئی

شرتیں نہیں چاہتیں جو مجھے یقین ہے پوری ہونگی

مریم پر یقین بولی

ایسا انسان کیا دنیا میں موجود ہے ؟؟ حورین نے سوالیا

نظروں سے پوچھا

ضرور ہونگے موجود !! بس ابھی مجھے ملے نہیں

مریم مسکرا کر بولی

اچھا یہ بات کسی اور کے سامنے مت کرنا نہ امی سائی کے

سامنے اور نا کسی اور کے سامنے سب بے شرم کہینگے ورنہ

یہاں لڑکیاں اپنے منہ سے ایسی باتیں نہیں کرتی

حورین نے اُسے سمجھایا جب مریم نے گہرا سانس لیتے اسباب

نے سر ہلایا تھا

نہیں کرتی یار تُم تو دوست ہو میری اسلئے

کر رہی اچھا میں نے تمہیں بتایا تُم بھی مجھے بتاؤ تمہیں کیسے

پسند ہے تمہارے فیوچر شاہ سائی!! مریم شرارت سے بولی

کبھی سوچا ہی نہیں !! حورین دھیما سا مسکرائی تھی

بس کردو مجھ سے جھوٹ نہ بولو!! مریم خفگی سے بولی جب

حورین نے نظریں جھکائی پھر کھڑی ہوئی

صحیح کہا تُم نے !! ہر لڑکی سجاتی ہے اپنے دل میں

یہ سب لیکن کبھی کوئی تھا ہے نہیں جس سے کبھی ایسی

بات کر سکوں لیکن اب تُم آگئی ہو !! حورین آگے بڑھتی

ڈریسنگ سے ٹیک لگاے مریم کو دیکھ بولی جب

مریم جھٹکے سے سیدھی ہوکر بیٹھی

اچھا اب جلدی بتاؤ !! مریم بے صبری سے بولی

میں چاہتی ہُوں وہ جو بھی ہو بس عورت کی

عزت کرنا جانتے ہو میں اُن کی اُن کے گھر والوں کی عزت

سب سے پہلے رکھونگی بدلے میں مجھے بھی عزت

چاہیئے اپنے گھر والوں کی اپنی بھلے وہ مجھ سے پیار

نا کریں لیکن کبھی دوسروں کے سامنے ذلیل بھی نہ کریں

بس یہی ہے میری سوچ

حورین نہایت دھیمی آواز میں بولی جب کے

مریم اُسے پیار سے دیکھ رہی تھی اُس کی سوچ اُسے بے حد

پسند ائی تھی

ماشاءاللہ ماں صدقے !! مریم اُس کی بلائے

لیتی بولی جب حورین کے چہرے کی مسکراہٹ گہری

ہوئی

چھوٹی بی!! یہ لیں ! ملازمہ نے آکر

ٹرے اُن کے سامنے رکھی جس میں چایئے اور بسکٹ وغیرہ

تھے !!

شکریہ !! حورین نے اُنہیں دیکھ کہا جب وہ ادب سے سر

جھکاتی کمرے سے نکلی

یار اتنا ادب !! اُن کو اس طرح کرتے دیکھ مریم حورین کو دیکھ

بولی

ہاں اپنے گاؤں میں ایسی ہی

عزت دی جاتی ہے اچھا میری بات سنو مریم

رات کے نو بجے کے بعد کمرے سے مت نکلنا اوکے ؟؟

حورین نے یاد انے پر اُسے دیکھ کہا

کیوں بھئی نو بجے کے بعد یہاں چور گھس اتے ہیں؟؟ مریم

نا سمجھی سے بولی

نہیں میری جان !! نو بجے کے بعد لالا اور

مرد حضرات حویلی میں اتے جاتے ہے اور خاص کر

لالا کا حکم ہمیشہ سے چلتا ارہا ہے

کے نو بجے کے بعد صرف مرد حضرات کا ہی انا جانا ہو اُس

سے پہلے تُم جہاں چاہے حویلی میں گھوم

سکتی ہو اور ہاں لالا کے سامنے بھی مت جانا

یاد رکھنا میری بات

حورین نے تنقید والے انداز میں کہا

جب مریم نے حیرت سے اُسے دکھا

کیوں،؟؟ زریام لالا تو اب بھی ملے تھے مجھ سے اُن کے سامنے

کیوں نہ جاؤں ؟؟ مریم کے سر سے گزر رہا تھا یہ سب

میں زریام لالا کی بات نہیں کر رہی مریم میں آریان لالا کی

بات کر رہی ہوں

تمہاری بھلائی کیلئے سمجھا رہی ہوں اُن کے سامنے

مت جانا !! حورین اُسے سمجھاتی ہوئی بولی

کیوں بھئی تمہارے لالا جلاد ہے کیا ؟؟ مریم سلگ کر بولی

اوہ پاگل ہوگئی کیا میرے لالا ؟؟لاکھو میں نہیں

کروڑوں میں اک ہے سب پاگل ہے اُن کے پیچھے لیکن

اُنہیں نہیں پسند کسی لڑکی سے بات کرنا لالا غصے کے بہت

تیز ہے وہ تمہیں ڈانٹ دینگے تو

پھر تُم برا مان جاوگی

مریم کا اُس کے لالا کے بارے میں ایسا کہنے پر

وہ خفگی سے بولی کہا سن سکتی تھی وہ اپنے لالا کے خلاف

اک بھی لفظ

جب کے مریم بس خاموشی سے اُس کی بات سن رہی تھی!!

عجیب بھئی پھر برا مت مانو جلاد ہی ہونگے

تمہارے لالا جیسے تُم بتا رہی ہو !! مریم منہ پھلائے

بولی

مریم میرے لالا کو ایسے مت بولو وہ بہت اچھے ہے

بس لڑکیوں سے دور رہتے ہے !! حورین ہنوز خفگی سے بولی

اُسے بلکل پسند نہیں ارہا تھا اپنے لالا کے بارے میں ایسا

سننا

اچھا اس کا مطلب تُم بھی لڑکی ہو وہ تُم

سے بھی دور رہتے ہے !! مریم ہنستی ہوئی بولی جب حورین

نے اُسے گھورا

میں اُن کی بہن ہُوں اور میرے لالا مجھ سے بہت

پیار کرتے ہیں !! حورین اتراتی ہوئی بولی

کیوں ؟؟ تُم بھی تو اک لڑکی ہو پھر تُم

کیوں بات کرتی ہو اُن سے !! مریم اُسے پریشان کر رہی

تھی اُسے مزا ارہا تھا حورین کا تپا ہوا چہرہ دیکھ

میں ان کی بہن ہُوں مریم !! حورین غصے اور خفگی

بولی جب مریم ہنستی ہوئی اُس کے پاس آئی

مذاق کر رہی ہوں میری جان تنگ کر رہی تمہیں بس

ہمم ٹھک ہے ٹھک ہے لیکن میرے لالا کو

کچھ مت بولنا ! وہ کروڑوں میں اک ہیں !! حورین

اک ادا سے بول رہی تھی اپنے بھائیوں کی وجہ سے وہ سر

اٹھا کر چلتی تھی کیونکہ اُس کے لالا بہتر نہیں

بہترین تھے

اچھا بابا نہیں بولتی میرے لالا بھی مجھ سے بہت پیار کرتے

ہیں !! مریم بھی ادا سے بولی کیونکہ وہ بھی تو اپنے لالا کی جان تھی

ابھی کچھ بات ہوتی کے امیرا بیگم کمرے میں داخل ہوئی

بچوں اب تک نہیں کھانا شروع کیا آپ لوگوں نے جلدی

سے کھاکر پھر حورین مریم کو حویلی دکھا دینا پڑے

رات ہونے والی ہے کھانے کے بعد سوجانا بچوں

اور ہاں مریم ہم نے آپ کے بابا سے بات کرلی ہے آپ

یہی رہینگی جب تک چاہے!!

بس بچے کچھ باتوں کا خیال رکھنا نو بجے کے بعد حویلی

میں مت گھومنا

جی پھپھو جان مجھے حورین بتا چکی ہے

کے ان کے جلاد لا۔۔۔مریم بے دھیانی میں بولنے

لگی تھی جب بریک لگا کر رکی

م۔میرا مطلب نو بجے کے بعد مرد حضرات کا انا جانا

ہوتا ہے لالا کے حکم سے !! مریم جلدی سے بولی

پھر چور نظر سے حورین کو دیکھا جو خفگی سے اُسے دیکھ

رہی تھی

ہاں جی بلکل ایسا ہی ہے

چلے چائے ٹھنڈی ہورہی ہے۔۔امیرا بیگم مسکرا کر

کہتی واپس باہر کی جواب بڑھی تھی

میں دو منٹ میں آئی تُم بیٹھو !! حورین خفگی سے کہتی

باہر گئی تھی شائد اُسے کچھ کام یاد ایا تھا شاید نہیں

آخر ہیں کون یہ لالا جن سے سب اتنا

ڈرتے ہے جن کا حکم سب کیلئے اتنا ضروری ہے میں بھی تو دیکھو

ذرا کون ہے !! مریم سلگ کر کہتی بیڈ پر بیٹھتی

چائے کا کپ اٹھا چکی تھی اتنے حورین کمرے میں داخل

ہوئی مریم کا سلگا ہوا چہرہ دیکھ وہ اُس کے پاس ائی

کیا ہوا تمہیں ؟؟ وہ سوالیہ نظروں سے بولی

کچھ نہیں !! مریم کہتی چائے کا سپ لے چکی تھی

اچھا بتاؤ تو ہوا کیا ہے ابھی میں ناراض تھی اور اب الٹا تُم ہوگئ

حورین اُس کے بربر میں بیٹھی

یہ کون ہیں تمہارے لالا مجھے بھی ملنا ہے اُن سے!!

مریم حورین کو دیکھ بولی جب وہ بے اختیار ہنس پڑی

میں نے بتایا تھا ڈانٹ پڑھ جائیگی لالا سے

پھر تمہیں برا لگے گا میری جان !! وہ بہت غصے کے

تیز ہے !! اُنہیں نہیں برداشت کوئی اُن کے حکم کی خلاف ورزی

کریں !! اور ہاں وہ وقت کے بھی بے ہے حد پابند ہے

اور سب کیلئے وہی حکم ہے جلدی سوکر جلدی اٹھنا ناشتے

کی ٹیبل پر ٹائم سے پہنچا ہاں ناشتا ہم سب ساتھ کرتے

ہیں تُم تب دیکھ لینا لالا کو

اب اپنی مرضی سے سونے پر بھی پابندی

لگائی ہوئی تمہارے لالا نے !! مریم کا دل کیا وہ سر دیوار

میں مار لے!

جو چیزیں اچھی ہے لالا نے اسی کا حکم دیا ہے رات کے سونا

غلط ہے صبح دیر سے اٹھنا غلط ہے تو اسلئے جلدی سو اور جلدی

اٹھو!! حورین نے عام انداز کے کہا

اُف میرے خدایا اپنی حویلی سے زدہ

تو ادھر پابندیاں ہے !! مریم بیچاری اب کچھ لمہوں میں

رونے والی تھی اُس کے چہرے سے تو یہی لگ رہا تھا

اُس کیلئے یہ سب واقعی نیا اور مشکل تھا کیونکہ ساری زندگی

اُس کے پاس ایسی کوئی پابندی نہیں تھی خیر جیسا بھی تھا

اب تو اُسے یہی رہنا تھا کیونکہ اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا

یہ پابندیاں نہیں اچھی چیزے ہے تمہیں

عادت ہوجائیگی اچھا چلو اٹھو رات ہونے والی ہے اس

سے پہلے میں تمہیں حویلی دکھاتی ہُوں!! حورین کھڑی ہوتی خوشی

سے بولی جب مریم بھی فوراً کھڑی ہوئی حورین نے

سر پر دوپٹہ اچھے سے لیتے باہر کی جانب قدم بڑھائے

پیچھے مریم بھی دوپٹہ اچھے سے لیتی حورین کے پیچھے

چلی تھی

یار حویلی ماشاءاللہ سچ میں پیاری ہے

مریم نے مسکرا کر کہا کیونکہ حویلی بے حد بڑی اور خوبصورت تھی

دا جی !! جاؤ اسلام کرو !! سامنے دا جی کو بیٹھے دیکھ

حورین مسکرا کر بولی جب مریم بھی مسکرا کر دا جی

کی جانب بڑھی

اسلام علیکم دا جی کیسے ہے آپ؟؟ مریم نے سر آگے کرتے کہا

وعلیکم السلام ماشاللہ ماشاللہ ہم ٹھک

بیٹا آپ کیسی ہیں !! دا جی اُس کے سر پر ہاتھ رکھ مسکرا

کر بولے

میں ٹھک ہُوں الحمداللہ!! وہ مسکرا کر بولی جب

حورین نے آگے آکر اُنہیں مریم کا تعارف

کروایا

ماشاءاللہ بہت پیاری بچی ہے اللہ نصیب

اچھے کریں امین !! دا جی عقیدت سے دعا دیتے بولے

جب مریم اور حورین نے امین اک ساتھ کہا تھا

اتنے نظر سامنے پڑی جہاں تمام ملازمین جو اپنا کام کرتے

ہوئے ساتھ ساتھ کچھ باتیں بھی کے اب خاموشی سے اپنے اپنے

کاموں کی جانب مکمل متوجا ہوئے تھے باہر کھڑے گارڈز

بھی سیدھے ہو کر کھڑے ہو چکے تھے

مکمل خاموشی چھا گئی تھی جیسے پتہ نہیں

کون ارہا ہو !!

عین کیا ہوا سب کو؟؟ اتنی خاموشی اور سب اتنا سیریس

کیوں ہو گیے! مریم نے حورین کے کان میں جھکتے سرگوشی

کی جب حورین نے اُسے دیکھا

لالا آرہے ہیں !! حورین دھیما سا مسکرا کر بولی

لیکن تُم نے کہا تھا کے وہ رات میں آئینگے ؟ مریم نے ایبرو

اٹھائے پوچھا

ہاں لیکن لالا کو کچھ کام ہو گا نا اسلئے

حورین کی بات پر اُس نے اسباب میں سر ہلایا اور

سامنے دروازے کی جانب دیکھنے لگی اُسے بھی تو دیکھنا

نا کون ہیں اخر وہ

حویلی کے آگے کالے رنگ کی بڑی Bmw رکی تھی

مریم کی نظریں اسی گاڑی پر تھی یا سب کی نظر

ہی وہی تھی

جب گارڈ گاڑی کا دروازہ کھولنے کے گرز سے آگے ایا

لیکن گاڑی میں موجود شخص نے اُسے ہاتھ سے روکا

پھر خود گاڑی کا دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ سے باہر ایا تھا

جب کے زریام بھی دوسری سائڈ سے باہر اچکا تھا

وہ دونوں بھاری قدم لیتے ہوئے اندر داخل ہوئے

آریان شاہ کی نظریں فون پر تھی جب کے زریام کچھ بات بتا رہا تھا

جس کا آریان ساتھ ساتھ جواب بھی دے رہا تھاسفید شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ میں

ملبوس ساتھ بلیک کوٹ بازو

پر ڈالے

آنکھوں پر کالا چشمہ لگاے جسے وہ اندر داخل ہوتے

اُتار رہا تھا بالوں کو نفاست سے سیٹ کیے جس سے تھوڑا حصہ

پیشانی پر بھی آرہا تھا سفید رنگت چوڑا سینا بھرپور جسامت

گالوں پر ہلکی ہلکی بیرڈ عنابی لب ہاتھوں میں گھڑی پہنے

وہ خوبصورتی کی مثال بنا نظریں موبائل پر جمائے حویلی میں

قدم رکھ چکا تھا

آریان شاہ نے آنکھوں سے چشمہ

ہٹانے کی دیر تھی جب آریان کی ہیزل شہد رنگ جیسی غزالی

نہایت خوبصورت آنکھوں سے پردہ ہٹا تھا

برابر میں چلتا زریام بھی اپنے بھائی کی طرح بے حد

خوبصورت تھا دونوں ساتھ چلتے ہوئے کسی ریاست کے شہزادے

لگ رہے تھے اندر داخل ہوتے آریان نے موبائل سے

نظریں ہٹا اٹھا کر سامنے دیکھا تھا

جب کے آریان کے چہرے پر بے انتہا سنجیدگی تھی

مریم سانس روکے اُسے دیکھ رہی تھی

پلکیں جھپک نہیں رہی تھی بس اُن پر ٹھہر سی گئی تھی

اسلام علیکم!! لاؤنج میں پہنچتے آریان نے اپنی پرکشّش

آواز میں سلام کیا اُس کی آواز بے حد روبدار گھمبیر اور

نہایت پرکشش تھی

وعلیکم السلام!! سب نے یک زبان کہا

جب کے آریان کی نظریں اب تک مریم پر نہیں گئی تھی

لالا کیسے ہیں آپ !! حورین مسکرا کر آگے ائی

الحمداللہ میں ٹھک میرا بچا کیسا ہے !! اُسے سینے سے لگاتے

آریان محبت سے بولا

میں بھی ٹھک لالا!! حورین کے چہرے پر مسکراہٹ

نا ختم ہونے والی تھی

اک ملازم اتا آریان کے ہاتھ سے کوٹ تھامنے لگا جب آریان

نے ہاتھ کے اشارے سے روکا

اس کا مطلب صاف تھا کے آریان

اتنے چھوٹے چھوٹے کاموں کیلیے کسی کی مداخلت

نہیں چاہتا تھا !!

ملازم بنا آریان کے کچھ بولے ہی سمجھ چکا تھا اسلئے نظریں

جھکائے واپس جاچکا تھا

آریان میرے بچے اج جلدی آگیے آپ لوگ !! امیرا بیگم مسکرا

کر بولی

جی امی جان بس کچھ کام تھا اسلئے!! آریان نے اُنہیں

دیکھا پھر دوسری نظر ہاتھ میں پہنی گھڑی میں دیکھا جہاں

آٹھ بج رہے تھے

ہم بھی ہیں !! دا جی کی آواز پر سب نے اک ساتھ اُنہیں

دیکھا تھا جب کے اُن کی

بات پر آریان چہرہ جھکائے دھیما سا نا ہونے کو برابر

مسکرایا تھا پھر چلتا ہو اُن کے برابر میں بیٹھا

دا جی پ ہے تو سب ہے !! ورنہ کچھ نہیں

آریان شاہ دا جی کو دیکھ بولا جب دا جی نے مسکرا

کر آریان کو دیکھا آریان اُنہیں سینے سے لگاتا کچھ دیر

مزید بیٹھنے کے بعد کھڑا ہوا تھا

میں فریش ہوکر اتا ہُوں!! آریان کہتا اپنے کمرے کی جانب

بڑھ چکا تھا اس دوران بھی اُس نے سائڈ پر کھڑی مریم

کو نہیں دیکھا تھا

یہ ہیں میرے آریان لالا

حورین اتی مریم کو دیکھ بولی جو اب تک ٹرانس سی

کیفیت میں کھڑی تھی

مریم ؟؟ اُسے کچھ نہ بولتے دیکھ حورین نے اُسے

ہلایا جب اُس نے جھٹکے سے حورین کو دیکھا

ہ۔ہاں؟؟مریم اُسے دیکھ بولی

میں نے کہا یہ ہیں میرے آریان لالا

حورین نے دوبارہ کہا

ہ۔ہاں میں نے دیکھا !! مریم دھیما سا مسکرا کر بولی

اچھا آؤ اک گھنٹہ ہے نو بجنے میں اتنے میں تمہیں جلدی سے

حویلی دکھاتی ہیں ! حورین مریم کا ہاتھ پکڑے

اُسے آگے لے جانے لگی حویلی بے حد خوبصورت ہونے

کے ساتھ بہت بڑی بھی تھی اسلئے حورین اُسے جلدی جلدی دکھنے

کا ارادہ رکھتی تھی

واؤ عین یہ کتنا خوبصورت ہے

حویلی میں اک گلی نما چوڑا راستہ تھا جہاں سے

گزر کر آگے کمرے اتے تھے

اُدھر لگی خوبصورت پینٹنگ کو دیکھ مریم مسکرا کر بولی

ہاں زریام لالا کو پینٹنگ پسند ہے بہت۔۔حورین

نے پینٹنگ پر ہاتھ پھیرتے بتایا

ارے واہ ایزل اپی کو بھی پینٹنگ بہت پسند ہے

مریم خوشی سے بولی

واہ یہ تو بہت اچھی بات ہے اگلی بار نا ایزل

کو بھی ساتھ لانا ٹھک ہے ؟؟ حورین اُس کی جانب متوجہ ہوئی

ہم ہی آئے؟؟ آپ نہیں آئینگی؟؟ مریم نے اُسے دیکھ

ناراضگی ظاہر کرتے کہا

نہیں میری جان میں نہیں آسکتی لیکن تُم آسکتی

ہو نہ تو ایزل کو بھی لے انا !! حورین پیار سے بولی

جب پیچھے سے حورین کو امیرا بیگم کی آواز آئی جو اُسے ہی

پکار رہی تھی

مریم تُم دیکھو یہاں میں بس دو منٹ میں امی جان کی بات

سن کر ائی !! حورین اُسے کہتی واپس پیچھے کی جانب بڑھ چکی تھی

لیکن عین !! مریم کچھ کہتی کے حورین تب تک

جاچکی تھی مریم گہرا سانس بھرے اب اِدھر اُدھر

دیکھتی آگے بڑھی ابھی وہ تھوڑا آگے بڑھی تھی

جب آریان عین اسی وقت فریش ہوئے اپنے کمرے سے نکلا

تھا مریم اندھا دھن چل رہی تھی جب کے آریان نے نظریں ابھی

اٹھائی ہی تھی کے

اتنے میں مریم بری طرح اُس مضبوط انسان سے ٹکرائی تھی

اہ!! ساتھ مریم کی اک چیخ گونجی تھی

اُس نے پیچھے ہوتے اپنا سر تھاما جب کے آریان نے نظریں

اٹھائے اب سرد آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا

مریم نے اپنا ماتھا مسلتے سامنے دیکھا سامنے

آریان شاہ کو دیکھ اُس کے گلے میں گلٹی اُبھری تھی وہی آریان

کی سرد آنکھیں دیکھ اک خوف کی لہر دوڑی تھی

مریم نے حلق تر کیا کچھ دیر کیلئے سب کچھ رک

سا گیا تھا آریان کی آنکھوں میں سرد پن بڑھتا جارہا تھا

اندھی ہو دکھائی نہیں دیتا ؟؟کچھ لمحے بعد آریان کی

سخت جذبات سے آری آواز جو قدرے اونچی تھی مریم کی

سماعتوں سے ٹکرائی جب

مریم نے کچھ لمہوں کیلئے آنکھیں بند کرکے کھولی تھی

آپ دیکھ کر نہیں چل سکتے تھے کیا ؟؟

کچھ لمحے بعد مریم بھی اپنی چھوٹی سی سرخ ناک

پھلائے بولی

اُس کے جواب پر آریان کے تصورات مزید بگڑے تھے

مریم کوئی عام لڑکی نہیں تھی گاوں کے مزاج

نہیں اتے تھے اُسے!! وہ باہر پلی بڑی تھی اُس نے خاموش رہنا

نہیں سیکھا تھا

چاہے غلطی اُس کی ہو یا کسی اور کی البتہ یہاں غلطی اُس کی تھی

مجھے الٹا جواب دینے والے لوگ زہر لگتے ہیں

آریان کی آواز میں وحشت تھی

اور مجھے بھی الٹا سوال کرنے والے لوگ زہر لگتے ہیں

مریم نے آریان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کی کوشش

کی لیکن مریم سے آریان شاہ سے نظریں نا ملای گئ

تُم ہو کون؟؟آریان ضبط سے ہاتھوں کی مٹھیاں بنا چکا تھا

میں مریم ہُوں !! وہ ادا سے بولتی

دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھ گئ

میرے گھر میں کیا کر رہی ہو یہ بتاو تمہارا نام نہیں پوچھا میں نے

آریان اُس کے چہرے پر دھاڑا تھا

مریم نے بے ساختہ دو قدم پیچھے لیے تھے آریان کی

سفید رنگت سرخ ہورہی تھی آج تک کسی نے آریان شاہ کو

ایسے جواب نہیں دیے تھے جیسے مریم دے رہی تھی

مریم نے اپنی کپکپاہٹ پر قابو پاتے

دوبارہ آنکھیں کھولے آریان کو دیکھا

آپ مجھ سے ایسے بات نہیں کرسکتے !! اُس کے دھاڑنے پر

مریم اپنی چھوٹی سی انگلی آریان کو دکھاتی وارننگ

والے انداز میں بولی

جب کے دوسری جانب اُس کے انگلی

دکھانے پر آریان کا دماغ بری طرح گھما تھا

اُس نے اج جلدی گھر آکر غلطی کردی تھی جو یہ سب ہورہا تھا

اگر دوبارہ تُم نے میرے سامنے انگلی اٹھائی

تو یہی پورا ہاتھ کاٹ کر پھینک دونگا تمہارا !! اُس کی انگلی

کو دیکھ آریان غرایا تھا جب مریم نے فوراً اپنی انگلی نیچے کی

ک۔کیوں آپ وحشی ہے !! مریم کی

دھڑکنے نہ چاہتے ہوئے بھی تیز ہو رہی تھی

تمہاری سوچ سے بھی زدہ وحشی ہُوں میں !! اس کا اندازہ

تمہیں تمہاری دوسری غلطی پر ہو گا

آریان کا دماغ بری طرح خراب ہوچکا تھا

اُسے خود سمجھ نہیں آرہا تھا وہ یہاں کھڑا اُس سے بات کیوں کر رہا

ہے

اگر اگلے اک منٹ میں تُم میری نظروں کے سامنے سے نا گئی تو

تُم زندہ رہو گی اس کی کوئی گنجائش نہیں ہو گی!!اُسے ایسے ہی

کھڑے دیکھ آریان اپنے ہر لفظ پر زور دیتا سرد لہجے بولا

آپ اتنے !! مریم غصے سے کچھ کہنے لگی تھی جب پیچھے

سے حورین نے آکر جلدی سے اُس کا ہاتھ تھام کر

اُسے چپ رہنے کا آنکھوں سے اشارہ کیا

لالا یہ بڑے ادا کی بیٹی ہے مریم !!

آپ غصّہ نہیں کریں چھوٹی ہے نہ ابھی اسلئے اس نے کچھ

کہے دیا ہو گا !! مریم سوری بولو لالا کو !! حورین ہانپتی کانپتی

مریم کو سوری بولنے کا اشارا کر رہی تھی جب کے

آریان کی سرد نظریں مریم کو بھسم کردینے کی حد

تک دیکھ رہی تھی

جب کے حورین کی آخری بات پر مریم

نے حورین کو گھورا مطلب صاف تھا وہ معافی

کسی صورت نہیں مانگنے والی تھی حورین آنکھوں سے

بول رہی تھی لیکن مریم اُسے گھور رہی تھی

کے وہ سوری کبھی نہیں بولے گی !!

مریم !!

حورین نے اُسے دھیمی اواز میں پکارا

معافی مانگتی ہے میری جوتی !! مریم تیز آواز میں بولی

جب کے اُس کی بات آریان کا غصّہ ساتویں

آسمان کو پہنچا تھا جب کے حورین نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا

تھا

آریان غصے پر قابو پاتے بڑے بڑے

ڈھنگ بھرتا آگے کو جاچکا تھا کیونکہ اگر وہ کچھ لمحے

مزید یہاں رہتا تو یقیناً اپنا ضبط کھو دیتا !!

آریان کے جاتے ہی حورین نے گہرا سانس لے کر غصے

سے مریم کو دیکھا جو اُسے ہی ٹکر ٹکر دیکھ رہی تھی

تمہیں پتہ ہے تُم نے کیا کیا ہے ابھی ؟؟

حورین خفگی سے بولی

یار کیا ہو گیا ؟؟ غلطی دونوں کی تھی میں نے نہیں دیکھا

تو کیا وہ نہیں دیکھ سکتے تھے؟ اور اوپر سے تُم مجھے سوری

کا بول رہی ہو کیوں کروں میں اُن سے سوری پتہ نہیں کیوں

اتنا غصّہ کر رہے ہیں وہ!!

مریم اب تک اپنے فیصلے پر ٹکی تھی

اُس کی بات پر حورین نے خاموشی سے

گہرا سانس بھرا

اچھا میری بات سنو جب تک تُم یہاں ہو پلز

لالا کے سامنے مت انا اور اگر غلطی سے آجاؤ تو چپ رہنا لالا

کو زبان چلاتے ہوئے لوگ بلکل نہیں پسند

حورین اُس کی آنکھوں میں دیکھ بولی جس میں غصّہ تھا

شاید اُسے ابھی پتہ نہیں تھا کے آریان شاہ کس انسان کا نام ہے

تمہارے لالا جلاد ہے مان لو

مریم غصے سے کہتی خود بھی آگے بڑھتی واپس کمرے

کی اور چل دی تھی جب کے پیچھے حورین

کا دل کر رہا تھا وہ اپنا سر دیوار میں مار لے

کیسے سمجھاتی وہ اس لڑکی کو؟؟؟

خیر حورین بھی اب اُس کے پیچھے ہی بڑھی تھی

وہ ابھی لاؤنج میں پہنچی تھی جب اُس کے قدم رکے

حورین میرا بچا آؤ کھانا کھالو!! سب ٹیبل پر بیٹھے تھے

جب آریان جو فون پر بات کر رہا تھا اب فون رکھ کر سی

پر بیٹھتا حورین کو دیکھ بولا

جب کے کچھ دیر پہلے ہوئے حادثے کے سخت تصورات

اب بھی اُس کے حسین چہرے پر تھے

جی لالا میں۔۔۔ابھی حورین بات پوری کرتی جب

امیرا بیگم بولی

حورین بچے پہلے مریم کو بلا لاؤ!! وہ مسکرا کر بولی

جب حورین دھیما سا مسکرا کر نظر آریان کے چہرے پر

ڈالتی جو مریم کا نام سن مزید سخت ہوچکا تھا لب دانتوں تلے

دبائے اُسے اندر لینے گئی تھی

مریم آجاؤ کھانا کھالو!! حورین کمرے میں

داخل ہوتی بولی

مریم جو غصے سے منہ پھلائے بیٹھی تھی اب خفگی سے

حورین کو دیکھنے لگی حورین نے آنکھیں بند کرکے

کھولی پھر اُس کے پاس ائی

میری جان پلز آجاؤ کھانا کھالو!! حورین پیار سے بولی جب

مریم نخرے دکھاتی کھڑی ہوئی

پھر کچھ سوچتی واپس مڑی

تمہارے لالا بھی ہونگے وہاں!! وہ ابرو اٹھائے بولی

جب کے اُس کے بے تکے سوال پر حورین اُسے دیکھتی

رہ گئی

مریم اُن کا گھر ہے وہ نہیں ہونگے تو پھر کون ہو گا؟اور ویسے بھی

لالا کے بغیر کوئی کھانا نہیں کھاتا اب یہ پابندی مت سمجھنا

جو لالا نے لگای ہو گی ہم سب خود اُن کے بغیر نہیں کھاتے

لالا کے بغیر سب کچھ ادھورا لگتا ہے

اب چلو!! حورین اُسے دیکھ کہتی اب اگے بڑھی

جب کے پیچھے مریم چہرے کے زاویے بیگارتی اُس کے

پیچھے ائی تھی حورین کچھ سوچتی واپس پیچھے مڑی

اُس کے رکنے پر مریم بھی رکی تھی

حورین کے بلکل خاموشی سے مریم کے کندھے پر لہراتا دوپٹہ

اُسے اچھے سے پہنایا پھر اُس کا ہاتھ تھامے باہر نکلی

مریم نے اپنی چھوٹی سی ناک پھلائی تھی

تھی وہ چھوٹی سی نازک کلی کی طرح اٹھارہ سال کی

لڑکی کتنی چھوٹی تھی یہ اندازہ اس کی عمر سے لگایا

جاسکتا تھا لیکن اُس کا غصّہ

اُس کے وجود سے بھی زدہ تھا مریم کا غصّہ اُس کے بس

میں نہیں تھا اُسے بہت غصّہ اتا تھا یہ اندازہ ہمیں لگ چکا تھا

مریم اور حورین باہر نکلی سامنے ہی بیچو

بیچ موجود کنگ سائز کرسی پر وہ حسین مرد آریان شاہ

پرجمان تھا جب کے برابر والی میں زریام

پھر باکی سب لائن سے بیٹھے ہوئے تھے آریان کی نظریں

نیچے کھانے پر تھی

سب خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے جب مریم اور حورین کرسی

کسکھا کر بیٹھے

مریم نے اک نظر آریان کو غصے سے گھورا

پھر کھانے کی جانب متوجہ ہوئی جب کے یہاں موجود اک

پرکشش لڑکے کی نظریں اُس نازک کلی پر ٹھہر چکی تھی

وہاں موجود ازبک شاہ کی نظروں نے مریم کے چہرے سے

ہٹنے کو انکاری کی تھی وہ پچیس سالا نوجوان ازبک شاہ اُن نیلی

شفاف آنکھوں میں کہی کھو چکا تھا

یا یہ کہنا درست ہو گا کے ازبک کی سرمئی آنکھیں نیلے سمندر میں کھو چکی

تھی وہ ہاتھوں میں پکڑا فوک اسی پوزیشن میں پکڑے

منہ میں چلتا نوالہ وہی روکے بس اُس حسینہ کو دیکھ

رہا تھا جس کا چہرہ سرخ کیوں تھا اُسے نہیں معلوم

تھا اُس کے چھوٹے سے چہرے پر اُس کی چھوٹی سی ناک کسی

کو بھی اپنا دیوانہ بنانے کیلئے کافی تھی

آریان نے دوبارہ مریم کو دیکھنا گوارا نہیں

کیا تھا آریان کی نظریں ازبک کے چہرے پر گئی تھی

ازبک کی نظروں کے تعاقب میں آریان نے

مریم کو دیکھا

پھر اگلے لمحے پھر ازبک کو دیکھا

ازبک !! خاموشی میں آریان کی گھمبیر پر کشش لیکن سخت آواز

وہاں گونجی تھی

آریان کی آواز بے حد روبدار تھی اک پل کیلئے

مریم کا ہاتھ رکا تھا لیکن جلد خود کو کمپوز کر گئی

سب نے نظریں اٹھائے آریان کو دیکھا تھا جب کے ازبک آریان

کی بات پر دبک کر اپنی نظریں مریم سے ہٹاتا

آریان کو دیکھنے لگا آریان کی سخت نظریں خود پر

محسوس کرتے ازبک نے حلق تر کیا

ج۔جی لالا ؟؟

ازبک آریان کو دیکھ بولا

کھانا کھاؤ اگر نہیں کھانا تو جاکر سوجاؤ !! آریان

اُسے کیا باور کروا تھا تھا وہ ازبک اچھے سے جانتا تھا

ازبک خاموشی سے نیچے نظریں کیے کھانے لگا اگر آریان

نا پکارتا تو شاید وہ اُس حسینہ کے سحر سے کبھی باہر نہ نکلتا

لیکن آریان کی آواز اُس کے سحر کو توڑ گئی تھی

آریان نے دوسری نظر اٹھائے سب کو دیکھا

سب ہی یہاں متوجہ تھے سب کو کھانا چھوڑے اپنی

طرف دیکھتا پاکر آریان نے فوک تھاما

کھانا کھائے سب !! آریان کے کہنے کی دیر تھی

سب سر کو خم دیتے کھانا کھانے لگے گھر کا کوئی بھی مسئلہ ہو

چاہے وہ کسی بڑے کا ہو یا چھوٹے کا وہ آریان کے پاس ہی اتے تھے

کیونکہ ہر کوئی جانتا تھا آریان شاہ کیلئے

کچھ بھی ناممکن نہیں ہے وہ ہر چیز ممکن بنا سکتا تھا

سب خاموشی سے کھانے کے بعد اپنے اپنے کمروں میں جاچکے تھے

یقیناً سونے کے گرز سے کیونکہ نو بجنے والے تھے

اور یہ سب کا حویلی میں سونے کا وقت تھا آریان کو چھوڑکر

وہ اپنے کاموں میں بے حد مصروف ہوتا تھا

عین ابھی بس نو بجے ہے چلو

مووی دیکھتے ہے یار مجھے نیند نہیں آئیگی !!

حورین کو بیڈ پر لیٹتا دیکھ مریم معصوم سا چہرہ بنائے بولی

مریم میری جان سوجاؤ کیونکہ مجھے بہت نیند ارہی ہے میں

فجر کی اٹھی ہوئی ہُوں نماز پڑھ کر نیند ہی نہیں ائی تھی

مجھے اس لیے اب آرہی

اور اگر امی جان نے دیکھ لیا

اے لی ڈی دیکھتے ہوئے وہ بھی اس وقت اور سب سے

بڑی بات مووی دیکھتے ہوئے تو شامت آئیگی

اسلئے آجاؤ اور سوجاؤ!! حورین نیند سے ڈوبی آواز

میں بولی پھر تکیے میں چہرہ دیئے آنکھیں موند گئی کیونکہ اُسے بہت

نیند آرہی تھی وہ مزید نہیں جاگ سکتی تھی

جب کے حورین کو سوتا دیکھ مریم

نے رونی شکل بنائی تھی پھر پیر پٹھکتی بیڈ

پر آکر حورین کے برابر میں لیٹتی سونے کی کوشش کرنے لگی

لیکن اُسے نیند نہیں آرہی تھی سائڈ لیمپ پر ہاتھ بڑھا کر مریم

نے کمرے میں پوری طرح اندھیرا کیا حورین کو پوری طرح

اندھیرے سے ڈر لگتا تھا

جب کے پوری طرح اندھیرے کے بغیر مریم

کو نیند نہیں اتی تھی خیر حورین تو سوچکی تھی اسلئے

مریم بھی تکیے کو خود میں بھنچتی آنکھیں موند گئی

اور ایسا بھی وقت ایا جب اللہ اللہ کرکے نیند اُسے اپنی

وادیوں میں لے چکی تھی

لیکن افسوس یہاں کچھ صحیح کیسے ہو سکتا تھا؟؟

جلدی سونے کی وجہ سے مریم کی آنکھ رات دو

بجے کھل چکی تھی اُسے شدید پانی کی طلب ہوئی اُس نے

اِدھر اُدھر دیکھا حورین کے سائڈ پانی کا جگ تھا

جو مریم کو اندھیرے میں نہیں دکھا اُس نے اپنے سائڈ ہاتھ مار دیکھا

پانی نا پاکر اُس نے تکیا اپنے چہرے پر رکھے طاقت سے مٹھیاں

بھینچی

پھر گہرا سانس لے کر اٹھ کر بیٹھی

عین ؟؟ مریم نے اُسے پکارا لیکن حورین کی گہری

سانسیں اُس کے گہری نیند میں ہونے کا چیخ چیخ کر ثبوت

دے رہی تھی

اُسے پریشان نہ کرنے کا سوچ کر مریم بیڈ سے اُتری

اور آگے جانے لگی جب اُس کے قدم رکے

مریم میری پیاری چن تُو امریکہ میں نہیں

گاؤں میں ہے دوپٹہ لے لے میری ماں !! مریم خود کو

ایسے ہی جاتا دیکھ خود سے مخاطب ہوئی

پھر بیڈ سے اپنا دوپٹہ لے کر کمرے سے باہر آئی

حویلی اندھیرے میں ڈوبی تھی بس اوپر سیڑھیوں کے پاس لائیٹ

جل رہی تھی

اُف خدایا اس محل جیسی حویلی کی لائٹس

بند کرنے والوں کو میری طرف سے اکیس توپو کا سلام جو اک اک کرکے

اُس نے پوری حویلی کی لائیٹس بند کی مجھے لگ رہا ہے

اُسے تین گھنٹے لگے ہونگے کیونکہ اتنی بڑی حویلی کی اک اک

لائیٹ کو بند کرنا اسان نہیں ہے !! مریم اپنا دماغ

لڑاتی سوچتی ہوئی کچن میں داخل ہوئی

مریم نے اندازِ سے اِدھر اُدھر ہاتھ

مارا اور قسمت سے اُسے سوئچ بورڈ مل چکا تھا

جس پر ہاتھ مارتے مریم نے کچن کی لائیٹ کھولی

ہاں اب لگ رہا ہے نہ روشن روشن بلکل میری طرح پہلے

لگ رہا تھا کھڑوس بالکل اریان لالا کی طرح

مریم منہ بناتی بولی

پھر جلدی سے آگے جاتی فریج کھول

کر بوتل نکالے ٹھنڈے پانی کے خوب بھر بھر کر دو گلاس

پیے کیونکہ اُسے شدید پیاس لگی تھی

اہ!! یہ سکون !! پانی پی کر وہ گہرا سانس

بھرے آنکھیں مندے پر سکون سی بولی چل بیٹا نکل لے یہاں سے اس سے پہلے

کوئی اجاے !! نو بجے کے بعد آخر آریان لالا

نے نقابندی جو لگائی ہوئی ہے !! وہ خود سے ہی بات کرتی

آریان شاہ کے ذکر پر اپنے معصوم چہرے کے زاویے

بگاڑ رہی تھی مریم نے اک اور گلاس پانی کا بھرا اور کچن

کی لائیٹس واپس بند کرتی باہر نکلی جب کے پانی کا گلاس ہاتھ میں ہی تھا

جو مریم نے کمرے میں رکھنے کے گرز

سے لیا تھا کے اُسے دوبارہ پیاس لگے تو وہ پی لیں

مریم مزے سے اگے بڑھ رہی جب اندھیرے میں اتے

اک بھاری وجود سے وہ اک بار پھر ٹکرائی تھی

اہ!! مریم کی چیخ بے ساختہ گونجی تھی

کیونکہ مریم کے ہاتھ میں موجود ٹھنڈا پانی

اچھل کر نیچے گرا تھا جو اُس کے پیروں میں

لگ اُس کی چیخ کا سبب بنا تھا اور ساتھ سامنے انجان

شخص سے ٹکرانا جس کا چہرہ تک دیکھنے سے وہ

قاصر تھی اک خوف کی لہر مریم کے وجود میں دوڑی تھی

مریم جھٹکے سے اُس شخص سے دور ہوئی جب کے

مقابل خاموشی سے کھڑا تھا اُس کے چہرے کے

تاثرات اندھیرے کے پیچھے کس قدر بگڑے ہوئے تھے مریم دیکھتی

تو حلق تر کیے بنا رہ نا سکتی لیکن اندھیرے نے

سب چھپا رکھا تھا

ک۔کون؟؟ مریم نے ہانپتے کانپتے پوچھا

جب کے مقابل میں کھڑا شخص

ہنوز خاموش چہرے پر سرد تاثرات سجائے مریم کا

سیڑھیوں سے اتی روشنی سے چہرہ دیکھ رہا تھا

مریم اُس کا چہرہ نہیں دیکھ پارہی تھی جب کے مقابل دیکھ

سکتا تھا وہ سخت نظروں سے مریم کے معصوم چہرے کو

گھور رہا تھا جیسے اُسے اج دنیا سے رخصت کرکے ہی رہے گا

مقابل کی اندھیرے سے اتی نظروں کی

تپشِ خود پر محسوس کرتے مریم کی جان اصل معائنوں میں اب

نکلی تھی جب کے مقابل کی خاموشی اُس میں اضافہ کرگئی تھی

مریم نے دو قدم پیچھے اٹھائے خوف سے اُس کی

حالت خراب ہورہی تھی کیونکہ حویلی بہت بڑی تھی وہ کس

سے مدد لینے بھاگتی ؟؟اتنے پہنچتی اُس کا کام تمام ہوجانا تھا

کوئی راستہ نہ دیکھ مریم نے زور زور سے

چلانا شروع کیا کیونکہ آخری طریقہ یہی تھا

اُسے حویلی کے زدہ راستے نہیں پتہ تھے اور جو پتہ تھا اُدھر

مقابل کھڑا تھا

بچاؤ کوئی ہے زریام لالا!! عین !! پھپھو جان!! دا جی !!

کہا ہے آپ سب بچائے مجھے

وہ زورو سے چیخ رہی تھی جب کے مقابل

میں موجود آریان شاہ اُس کے چیخنے پر حیرت سے

اُسے دیکھنے لگا اُسے اُمید نہیں تھی کے وہ چھوٹی

سی لڑکی اتنا برا چیخ سکتی ہے کے کوئی بھی جاگ جائے

وہ تو شکر تھا حویلی کے تمام کمرے ساؤنڈ پروف تھے

جنہوں نے خود اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے اندر موجود لوگوں کی نیند

بچائی تھی

آواز بند !! آریان کی دھاڑ پر مریم کی

آواز کو بریک لگی تھی وہ جو بری طرح چیخ رہی تھی

اُس کی دھاڑ پر زبان جیسے دانتوں تلے

چپک چکی تھی

جب آریان نے اپنے ہاتھ میں موجود موبائل پر اک

کلک کیا جس سے حویلی کا لاؤنج جہاں وہ لوگ اس

وقت کھڑے تھی لائیٹس جلتے روشن ہوا تھا

مریم نے اپنے لزرتے وجود کے ساتھ

سامنے کھڑے آریان شاہ کو دیکھا آریان کو دیکھ

اُس نے سکھ کا سانس لیا تھا ورنہ اگر سچ میں کوئی

چور یا ڈاکوں ہوتا تو؟؟ مریم یہی سوچ کر رونے والی

ہورہی تھی

یہاں انسان رہتے ہے اُنہیں سکون

سے سونے دو یوں چیخ کر اُن کی نیندیں حرام مت کرو

اور اس وقت تُم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟

آریان اُسے دیکھ سختی سے بولا

جب مریم نے نارمل ہوتے آریان کو گھورا

آپ بتا نہیں سکتے تھی کے آپ ہے ؟؟ مریم آگے اتی بولی

میں نے جو پوچھا صرف اُس کا جواب !!

آریان اُس کو دیکھ گرجا تھا

جب کے اُس کے اس قدر سخت لہجے پر مریم کو

یقیناً ڈر لگ رہا تھا لیکن وہ بھی مریم تھی اُس نے ڈر کو

اندر چھپایا اور بدلے میں خود بھی اپنی غصے سے بھری آنکھوں

سے آریان کو گھورنے لگی جب کے بولی کچھ نہیں

میں پانی پینے ائی تھی اب اس پر بھی پابندی

ہے ؟؟ مریم ایبرو اٹھائے سوالیہ نظروں سے بولی

جب کے آریان اُسے گھورتا رہ گیا وہ پانچ فٹ کی لڑکی

اُس کو کیسے جواب دے رہی تھی آخر آریان شاہ کی

ٹکر کا ہو گیا تھا کوئی دنیا میں پیدا جو اُسے جواب دے سکے

جاؤ کمرے میں !!

آریان اُس سے نظریں پھیرتا بولا

جاؤ نگی ظاہر ہے ساری رات یہاں تو کھڑی نہیں ہو نگی

نا میں!! مریم اک ادا سے کہتی جانے لگی جب نیچے پانی

پڑا ہونے کی وجہ سے اُس کا پیر پھسلا تھا

اہ!!! وہ چیختی ہوئی گرنے لگی تھی جب آریان نے

جھٹکے سے نظریں گھمائیں اُسے دیکھا

پھر تیزی سے قدمو کا فاصلے تے کرتے

آریان نے اُس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اُسے گرنے سے بچایا

مریم آریان کی پہنی ٹی شرٹ کندھوں سے طاقت سے تھام چکی

تھی یقیناً گرنے کے ڈر سے

آریان نے اُسے حصار میں لیتے گرنے سے بچایا تھا جس کی

وجہ سے

وہ پیچھے کی جانب آریان کے بازو پر گری

تھی کچھ لمحے بعد مریم نے خود کو محفوظ محسوس کرتے

آنکھیں کھولی تھی اتنے آریان کی نظریں اُس کے

چہرے پر ہی تھی

مریم نے دھیرے دھیرے اپنی نیلی آنکھیں کھولی

آنکھیں کھولتے ہی سامنے اُس مغرور شہزادے کا چہرہ

اُسے دکھائی دے رہا تھا

یہ کہنا یقیناً غلط نہیں ہو گا کے کچھ پل

کیلئے سب کچھ رک سا گیا تھا جب آریان اُسے

کھڑا کرنے کیلئے بازو اوپر اٹھانے لگا لیکن مریم کا پیر اک

بار پھر پھسلا تھا کیونکہ پانی پوری طرح نیچے فرش پر پڑا تھا

اہ!! وہ پھر سے چیختی پیچھے کو گرتی کے آریان نے اُسے واپس

تھاما

چھوٹی بچی ہو کیا؟؟جو تمہارا ہر بات

پر چیخنا ضروری ہے کون سا اسپیکر فٹ ہے تمہارے

اس چھوٹے سے گلے میں ؟؟

اسی پوزیشن میں کھڑے آریان نے اُسے دیکھ کہا کیونکہ

مریم اتنی سی دیر میں کافی بار چیخ چکی تھی

جو آریان کا دماغ خراب کر رہی تھی

بچی ہی ہُوں میں !! اور دوسری بات بندہ اگر

گر رہا ہو گا چیخے گا نہیں تو کیا گانا گائگا!!

مریم آریان کے جواب میں اُسے دیکھ بولی

ہر بات پر الٹا جواب !! آریان دانت پیستا بولا

چھوڑیں مجھے اپ بھی کونسا سیدھا سوال کر رہے ہیں!! مریم

منہ پھلائے بولی

چھوڑ دوں ؟؟ آریان نے تصدیق کی

ظاہر ہے ایسے تو کھڑے نہیں رہ سکتے !! مریم

سمجھانے والے انداز میں بولی

اوکے چھوڑ دیا !! آریان نے کہتے اُس کے گرد حصار چھوڑا

تھا وہ جو اُس کے بازو کے سہارا گری کھڑی تھی اب

آریان کے بازو ہٹانے پر مریم سیدھا نیچے فرش پر گری تھی

اہ!! اک بار پھر چیخ کے ساتھ وہ نیچے گری

تھی جب کے آریان اپنی شرٹ جھاڑ کر درست کرتا

اپنے دونوں مضبوط بازو سینے پر باندھے چہرے پر

ہمیشہ کی طرح ڈھیروں سنجیدگی لیے

اُسے دیکھنے لگا

گرا دیا مجھے !! کچھ دیر بعد مریم اٹھ

کر بیٹھتی آنکھوں میں موٹے موٹے انسوں بھرے

بولی

میں نے نہیں گرایا تُم نے کہا تھا چھوڑ دوں تو چھوڑ دیا

شکر مناؤ تمہاری بات سنی ہے میں نے ورنہ آریان شاہ

اپنی مرضی کے علاوہ کسی کی نہیں سنتا !! آریان

کا لہجہ اور آنکھیں ہر جذبات سے آری بلکل سرد ہوتی تھی

اس بات سے معلوم ہوتا تھا کے آریان شاء

نے کبھی کسی لڑکی سے محبت تو دور کسی لڑکی کو اپنے آس پاس بھی

پسند نہیں کیا

اُس کی آنکھوں میں کسی کا عکس نہیں تھا اُس کی پرکشش

آنکھوں میں کسی لڑکی کا اکس نہیں تھا یعنی اُس

کی زندگی اُس کی خوبصورت آنکھیں ابھی ادھُوری تھی

کسی کا انا اُس کی زندگی بدلنا باکی تھا؟؟

میں نے یہ نہیں بولا تھا کے آپ مجھے

زمین پر پھینک دیں میں نے کہا تھا چھوڑ دیں مطلب

سیدھا کھڑا ہونے کے بعد !!

مریم بھرائی آواز میں بولی

تُم نے مجھے ایسا کچھ نہیں کہا تُم نے کہا چھوڑ دوں

تو میں نے چھوڑ دیا !! آریان اُس کی نم آنکھیں اور آواز محسوس

نہیں کرپایا تھا

میں نے یہ نہیں بولا تھا کے آپ مجھے

زمین پر پھینک دیں میں نے کہا تھا چھوڑ دیں مطلب

سیدھا کھڑا ہونے کے بعد !!

مریم بھرائی آواز میں بولی

تُم نے مجھے ایسا کچھ نہیں کہا تُم نے کہا چھوڑ دوں

تو میں نے چھوڑ دیا !! آریان اُس کی نم آنکھیں اور آواز محسوس

نہیں کر پایا تھا

یہی بیٹھے رہنے کا ارادہ ہے؟؟ اٹھو اور جاؤ کمرے

میں اس حویلی میں رہنے کے کچھ دائرے ہے

جن پر تمہیں ہر حال میں عمل کرنا ہو گا

رات نو بجے کے بعد تُم اج کے بعد مجھے نظر نہیں انی چاہیئے ہو !!

جب تک ہو یہاں ان باتوں پر دھیان رکھنا جاؤ اب !!

آریان اُسے دیکھ جانے لگا جب مریم کی آواز پر

قدم رکے

مجھے اک بات بتائے

اگر سب کیلئے نو بجے کمروں میں جانا لازم ہے

تو آپ کیا کر رہے ہیں اس وقت یہاں ؟؟

مریم آریان کو دیکھ غصے سے بولی اُسے اپنے گرنے

پر بے حد غصّہ تھا جب کے اُس کی بات پر آریان واپس اُس

کی جانب مڑا تھا

کیونکہ آریان شاہ ہُوں میں !! میری مرضی !!

آریان اُس کی آنکھوں میں اپنی سرد آنکھیں گاڑے بولا

Mr Aryan shah +Lala rule's are

Equal for everyone u have no rights to

!! Break them

مریم دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے بولی

جب کے اُس کی بات پر آریان کا خود

پر ضبط ختم ہو رہا تھا یہ لڑکی اُس کا

ضبط خوب آزما رہی تھی شائد ہی کبھی آریان شاہ نے کسی

کو اتنا اپنے سامنے بولنے کی اجازت دی ہو جیتنا

مریم بول رہی تھی

لڑکی تُم میرا ضبط آزما رہی ہو!!

آریان ضبط سے مٹھیاں بنائے بولا

نہیں میں کیوں بھلا آزماونگی آپ کا ضبط !!

وہ معصومیت سے بولا

جب آریان گہرا سانس بھرے نفی میں سر ہلاتا اُسے

دیکھنے لگا

فالتو بولنے سے گریز کرو اور آئندہ تُم مجھے

نو بجے کے بعد یہاں دکھائی دی تو تمہارے لیے

اچھا نہیں ہوگا یہ بات اپنے ذہن میں بیٹھا لو

کے جب تک اس حویلی میں ہو نو بجے کے بعد باہر

نہیں آوگی!!! آریان اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہتا اب وہاں سے جاچکا تھا

جب کے جاتے جاتے وہ ہاتھ میں پکڑے موبائل پر کلک کرکے

لائیٹ واپس بند بھی کرچکا تھا

اُف خدایا اتنا سنجیدہ اور کھڑوس انسان

کوئی کیسے ہو سکتا ہے اک تو مجھے نیچے پھینک دیا

اوپر سے باتیں سنا گیے اور تو اور لائیٹ بھی واپس

بند کر گیے کوئی عزت ہی نہیں میری !! مریم خود سے

کہتی غصے سے سوچنے لگی

میں بھی کوئی عام لڑکی نہیں ہُوں میرا نام

بھی مریم ہے سود سمید اپنا بدلہ لونگی

مسٹر کھڑوس لالا !! مریم دل میں عہد کرتی اپنے

فیصلے پر بختا ہو چکی تھی جب اچانک اُسے خیال ایا

وہ حویلی کے بیچو بیچ بلکل اکیلی کھڑی ہے مریم نے حلق تر کیا

پھر نا آؤ دیکھا نہ تاؤ اُس نے تیزی سے اوپر کی جانب دوڑ لگائی

تھی

ہوا کی طرح وہ کمرے میں پہنچتی دروازہ

بند کیے گہرے گہرے سانس لینے لگی یقیناً

اُسے ڈر لگ رہا تھا پھر خود کو ریلیکس کرتی مریم نے ہاتھ

بڑھا کر لائیٹ کھولی حورین اب بھی گہری

نیند سو رہی تھی جب کے مریم کی نظر حورین کے برابر

میں رکھے پانی سے بھرے جگ میں گئی تھی

اُف میرے اللہ پانی یہی تھا اور

اتنی بیزتی میں نے مفت کی کرای ہے اپنی؟؟

کہتے ہیں نا اپنے پیر پر خود کلہاڑی مارنا؟؟

وہ ہی ہوا ہے مریم تیرے ساتھ مان لے بہن تیرا دماغ

خراب ہوگیا لائیٹ جلا کر اگر دیکھ لیتی تو اتنی ڈانٹ

نہیں پڑتی

مریم ہاتھ پیشانی پر مارتی خود کو

کوس رہی تھی پھر کچھ دیر بعد پیر پٹکتی

بیڈ کی جانب ائی

خود تو مزے سے سو رہی ہے مجھے اکیلا چھوڑ دیا

ابھی اٹھاتی ہُوں بہت کرلیا ارام !! مریم حورین کے چہرے کو

دیکھ سلگ کر بولی پھر جلدی سے اٹھ کر بیڈ کی دوسری

جانب ائی

سردیوں کا آغاز تھا سردیاں انا شروع ہورہی تھی

اور کمرے میں اے سی چلنے کی وجہ سے

حورین کمفرٹر خود پر لیے مزے سے سو رہی تھی

جب مریم نے اک جھٹکے سے اپنی پوری طاقت

لگا کر کمفرٹر اُس پر سے کھینچا

حورین جو مضبوطی سے کمفرٹر مٹھی میں جکڑے سوئی تھی

مریم کے پوری طاقت سے کھینچنے پر حورین

جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی تھی جب کے زور لگا

کر کھینچنے پر کمفرٹر کے ساتھ مریم پیچھے دور جاکر گری

تھی مریم نیچے کمفرٹر اوپر دونوں بیڈ سے کافی فاصلے پر

گرے تھے حورین نے آنکھیں رگڑتے نیند سے

مانوس ہوئے غائب دماغی سے اِدھر اُدھر دیکھا

آنکھوں کے سامنے کچھ بھی صاف نظر

نہیں آرہا تھا اُس نے اپنی آنکھیں رگڑی جن نظریں

سامنے پڑے کمفرٹر پر پڑی کمفرٹر اوپر ہونے کی

وجہ سے بس مریم کا چہرہ نکلا ہوا نظر آرہا تھا جو

اپنے سر کو ہاتھ سے سہلا رہی تھی حورین حیرانی

سے آنکھیں کھولیں اُسے دیکھنے لگی

مریم ؟؟نیچے کیوں سورہی ہو بیڈ پر

آجاؤ نا !! حورین اُسے دیکھ بولی جب کے حورین کی

بات پر مریم کا چہرہ دیکھنے والا تھا

وہ حورین کی سوچ پر ماتم کرتی ہاتھ کی ہلچل روکے اُسے دیکھنے

لگی

مریم میں کچھ بولی رہی ہوں نیچے کیوں سورہی ہو اوپر آجاؤ

حورین دوبارہ نیند سے بوجھل آواز میں بولی

نہیں !!! میرا دل کر رہا ہے نیچے

سونے کا !! مریم غصے میں مسکرانے کی کوشش کر رہی تھی

اچھا چلو ٹھک ہے لیکن یار کمفرٹر تو دے دو !!

حورین نیند سے آدی ہورہی تھی اسلئے بار بار آنکھیں

بند ہورہی تھی اُس کی

جب کے حورین کی بات پر مریم اُسے گھورنے لگی

اچھا مت دو یار لے لو پورا تُم لیکن گھوروں

تو مت !! حورین معصومیت سے کہتی واپس لیٹی اپنا

دوپٹہ کمفرٹر کے نام پر اوڑتی وہ واپس آنکھیں مند گئ

جب کے اُس کے دوبارہ سونے پر مریم کے تن بدن میں

آگ لگی تھی وہ غصے سے اٹھی آگے بڑھنے لگی لیکن

کمفرٹر میں الجھے پیر اُسے اک بار پھر گرنے پر مجبور کر گیے تھے

مریم دوبارہ توازن بگڑنے پر زمین پر گری

تھی !

اہ!! اس بار اُس کی چیخ بے حد زدہ درد ناک تھی کیونکہ

گرنے کی وج سے اُس کا ہاتھ بری طرح مڑ چکا تھا اُس کی چیخ کر حورین

جھٹ سے اٹھ کر بیٹھی

مریم!! حورین کہتی تیزی سے بیڈ سے اُترتی

بھاگ کر اُس کی جانب ائی

مریم بیٹھی ہاتھ کو تھامے انسوں سے رو کر سسک

رہی تھی جب کے اُس کی کلائی میں تکلیف کی لہر اٹھ رہی تھی

مریم میری جان !! حورین نے اُس کی نازک کلائی

تھامی جو سرخ ہوچکی تھی مریم کا چہرہ کچھ لمہوں میں

انسوں سے تر ہوچکا تھا

بس بس میری جان کچھ نہیں ہوا دکھاؤ

مجھے !! حورین پریشانی سے اُس کی کلائی سہلانے گی

جب کے مریم کے رونے اور سسکنے میں اضافہ ہورہا تھا

اِ۔عین!! اُس نے سسکی لیتے اُسے پکارا

جی میری جان بس بس کچھ نہیں ہوا !! حورین اُس کی

کلائی مسلسل سہلا رہی تھی

مریم کے معصوم چہرے پر تکلیف کے آسار

دیکھ حورین کو تکلیف ہورہی تھی

اُس کی تکلیف کم نہ ہوتے دیکھ حورین جلدی سے فرسٹ

ٹیڈ بوکس اُٹھا کر لائی

ریسٹ ٹیوب جلدی سے نکالتے اُس نے مریم کی کلائی پر

اچھے سے لگائی

پھر پٹی نکالتے اچھی طرح مریم کی کلائی

پر آگے تک باندھی اس دوران بھی مریم کا رونا

جاری تھا اُسے بے حد تکلیف ہورہی تھی اور اُس کی تکلیف میں

اضافہ اُس کا نازک پن کر رہا تھا وہ ان تکلیفوں

کی آدی نہیں تھی اُسلئے اسے چھوٹی تکلیف بھی دو گناہ

زدہ تکلیف کے ساتھ محسوس ہوتی تھی

حورین نے پٹی کرتے جگ سے پانی

کا گلاس بھرا اور اُسے مریم کے لبوں کے قریب

کیا جب مریم نے اک گھونٹ بھر کر اُسے پیچھے کیا

بس !! مریم نے گلاس پیچھے کرتے کہا جب حورین نے اُس کے انسو

صاف کیے

ٹھک ہوجائیگا میری جان چلو شاباش بیڈ پر

آکر سوجاؤ!! حورین اُس کے گرد حصار بناتی اُسے اٹھانے لگی

مریم اپنے انسوں صاف کرتی بمشکل

اپنا رونا روکتی کھڑی ہوئی چھوٹے چھوٹے قدم لیتے

بیڈ کی جانب پہنچے جب حورین نے اُسے نرمی سے لٹایا

نیچے سے کمفرٹر اٹھاتے حورین نے اُس کے اوپر ڈالا

مریم کی گوری رنگت اور اُس کی چھوٹی سی ناک بے حد

سرخ ہوچکی تھی

حورین اُس کے برابر میں بیٹھتی مریم

کے بالوں میں اُنگلیاں چلانے لگی جس سے کچھ ہی دیر میں

مریم نیند کی وادیوں میں اُتر چکی تھی

حورین نے اُس کی پیشانی چومی پھر خود بھی برابر میں لیٹتی

آنکھیں موند گئی جب کے وقفے وقفے سے اُس کی

آنکھ کھل رہی تھی جس میں وہ مریم کا ہاتھ

دیکھ رہی تھی کے کہی مریم کے کروٹ لینے پر کلائی پر زور

نا پڑے

مریم تھی ہی ایسی ہر کسی کو اُس سے پیار

ہوجاتا تھا اُس کی خوبصورتی سے کئی زدہ

اُس کی معصومیت وہ نازک پھول جیسی لڑکی سب کے دلوں پر راج

کرتی تھی قسمت گھر کے لاڈلوں کو

بہت کچھ سکھاتی ہے جو لوگ ہنستے مسکراتے ہے زندگی

اُن کو اتنے ہی دکھ درد دیتی ہے !!

آریان شاہ اپنے کمرے میں اتا چھینجنگ

روم کی جانب بڑھا وہ باہر بلیک ہڈی کے ساتھ بلیک ہی

پینٹ میں ایا تھا

اپنے بالوں کو بناتے آریان نے ہاتھ میں پہنی گولڈن گھڑی اُتار کر

ہڈی کے رنگ کی بلیک پہنی تھی ہڈی کے بازو کہنیوں تک

چڑھا کر وہ کمرے سے باہر نکلا

بازو کہنیوں تک فولڈ ہونے کی وجہ سے اُس کے

کسرتی بازوں جس میں سبز رگے صاف نمایاں تھی وہ

صاف واضح ہورہے تھے آریان کی رنگت شفاف سفید ہونے

کی وجہ سے اُس کے کسرتی مضبوط بازوں پر سبز نسے

کافی حسین منظر پیش کر رہی تھی جب ساری دنیا سوتی تھی

تب آریان شاہ کا دن شروع ہوتا تھا

باہر نکلتے ہی آریان گاڑی میں پرجمان ہوا

انگنت گارڈز ہونے کے باوجود بھی آریان شاہ خود ڈرائیونگ کرتا

تھا !! آریان نے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی چہرہ بےحد سنجیدہ اور

سرد تھا جو یقیناً قیامت ڈھا رہا تھا

بال نفاست سے بلکل اسی طرح بنے تھے آریان کی گاڑی

شاہ حویلی سے نکلتی شہر کی جانب رخ لے چکی تھی

جوہی آریان کی گاڑی بیچ روڈ پر ائی ادائے اور بائے جانب سے بلیک

رنگ کی بڑی گاڑیاں آریان

کی گاڑی کے پیچھے لائن سے آنے لگی جس میں یقیناً

آریان شاہ کے بندے تھے وہ گاڑیاں اک

ساتھ پیچھے قطار میں چلتی ہوئی اُس رات کے دوسرے پہر

کیا خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی کوئی دیکھنے والے سے پوچھتا

اس سے معلوم ہوتا تھا ان سب

کا مالک کوئی عام ہستی نہیں تھا لیکن اس پہر روڑو پر

بلکل سناٹا تھا !!

تمام گاڑیاں شہر کو روانہ ہوئے اپنی منزل تے کر رہی تھی !!

جب کے کچھ ہی دیر میں آریان کی گاڑی

شہر میں موجود اک نہایت بڑی کمپنی کے آگے رکی تھی

شہر میں اس وقت زدہ تو نہیں لیکن تھوڑے تھوڑے لوگ اب

بھی روڈ پر موجود تھے

آریان چہرے پر ماسک لگاے گاڑی سے نکلا تھا

باکی پیچھے بھی آریان کے آدمی اپنی گاڑی سے نکلے تھے

آریان نے اپنے قدم اندر کو جانب بڑھائے

کمپنی کے آگے بلکل سناٹا تھا وہاں کوئی نہیں موجود تھا

جب کے کمپنی کے آگے بیٹھا گارڈ نیند کی گہرائیوں

میں ڈوبا ہوا تھا

آریان نے گارڈ کو افسوس سے دیکھا تھا پھر نظر انداز

کرتے پیچھے کھڑے ساحل کو آنکھ سے ہلکا سا دیکھتا

آگے بڑھا

یہ آریان کا اشارا تھا جسے ساحل نے

فوراً سمجھتے گارڈ کی جیب سے چابی اٹھائی اور آریان

کے پیچھے بھاگا

باکی لوگ بھی پیچھے ہی تھے آریان نے قدم گیٹ کے آگے

روکے جب ساحل نے جلدی سے دروازہ

کھولا جس پر آریان اندر داخل ہوا

سامنے ہی دو آدمی مزے سے شراب کی بوتل

ہاتھ میں تھامے جھوم جھوم کر شراب پیٹ قہقہ لگا رہے

تھے اُنہیں دیکھتے ہی آریان کی آنکھوں میں خون اترا تھا

آریان نے اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی سے اک تیز دھار

والا چھوٹا سا چاقو نکالا اُسے اپنے سامنے کرتے آریان

کے عنابی لب شریر سا مسکرائے تھے جو ماسک میں چھپے ہونے کے

بعض سب کی نظروں سے اوجھل تھے

آریان نے اگلی نظر ایبرو اچکائے سامنے اُن

دونوں کو دیکھا تھا پھر کچھ لمحے بعد بھاری قدم لیتا آریان آگے بڑھا

ہیلو گائز! آریان اپنی بے حد پرکشش آواز

میں بولا جب اُن دونوں نے چونک کے اک ساتھ پیچھے

دیکھا تھا جہاں اک نہایت خوبرو شخص ماسک سے

اپنا حسین چہرہ دوسروں کی نظر سے قاصر

کیے کھڑا تھا

ک۔کون ہو؟؟ اور اندر کیسے آئے

اُن میں سے اک بمشکل خود کو سنبھالتے ہوئے بولا

اُن کی حالت دیکھ پتہ چل رہا تھا کے اُنہونے شراب

کس مقدار میں پی ہوئی ہے !!

ارے گھبراؤ نہیں ہم بھی تمہاری طرح ہی ہے !!

آریان بڑے شریر انداز میں کہتا کرسی کھسکا کر جھٹکے سے اُس پر بیٹھا

یہ سب اتنی اچانک ہوا تھا کے اُن دونوں کو

کچھ سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا جب کے آریان اُن

سے کچھ فاصلے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے کرسی کی

پشت سے ٹیک لگاے پر سکون سا بیٹھ چکا تھا

اس دوران ہوا یہ تھا کے آریان بیٹھا تھا اور وہ دونوں اٹھ چکے تھے

جب کے آریان کے آدمی اس جگہ پھیل چکے تھے وہی ساحل

آریان کی کرسی کے بلکل پیچھے دونوں ہاتھ نیچے باندھے

کھڑا تھا

ارے کیا ہوا ڈر لگ رہا ہے ؟؟ گھبراؤ مت

میں نے کہا نا ہم بھی تمہاری طرح ہی ہے تمہارے دوست

آریان نہایت نرم لہجے میں بولا جب اُن دونوں نے

سکھ کا سانس لیا پھر دھیرے سے واپس بیٹھے جب کے شراب پینے

کی وجہ سے وہ دونوں جھل رہے تھے

اور بتاؤ کب سے یہاں بیٹھ کر شراب پی رہے ہو؟؟

آریان واپس سیدھا ہوئے بولا

سچ میں تُم ہماری طرح ہی ہو؟؟

اک نے تصدیق کی جب آریان نے سر کو خم دیا

ہاں پھر ٹھک ہے پھر ہم دوست بن سکتے ہیں اور ہم

تمہیں بھی یہ سے سکتے ہے !! وہ دونوں جھلتے

ہوئے شراب کی جانب اشارہ کرتے

ساتھ تیز ہنستے ہوئے بولے جب کے آریان کو اس وقت ان کی

مسکراہٹ زہر لگ رہی تھی

ضرور!! کیوں نہیں !!!اچھا ویسے اک بات تو بتاؤ

آریان کہے کر رکا

ہاں دوست پوچھو !! اُن میں سے اک شراب کا

گہرا کش پیتا بولا وہ دونوں اپنے ہوش میں نہیں تھے

اسلئے وہ اپنے اندر کی عقل اس وقت کھو چکے تھے

جلال کون ہے تمہارا ؟؟؟ آریان یہ بات جانتا تھا لیکن پھر بھی

کیوں پوچھ رہا تھا یہ بس آریان جانتا تھا

جلال بھائی!!

جلال بھائی جگر ہے ہمارا!! وہ ہنستے ہوئے بولا

اچھا ویری گڈ!! آریان نے اک ہاتھ کرسی پر رکھا تھا

چلو اب جلدی جلدی جلال کے بارے میں ہر اک چیز بتاؤ

تمہارے پاس بس پانچ منٹ ہے !! آریان کا لہجہ اب سخت ہورہا

تھا کیونکہ مزید آریان اپنے لہجے کو نرم نہیں رکھ پارہا تھا

جب کے آریان کی بات پر اُنہونے نے جھٹکے سے

آریان کو دیکھا تھا جلا دینے والی سخت آواز اُنہیں جانی

پہچانی لگ رہی تھی وہ دونوں بنا پلک جھکائے آریان

کا چہرہ دیکھ رہے تھے!!

جب آریان نے اپنے چہرے سے ماسک اُتارا ماسک

اُتارتے ہی آریان کا چہرہ اُن کے سامنے تھا

جب کے آریان کو دیکھ وہ دونوں اپنا سانس روک

گیے تھے شراب کا نشا جھٹکے سے دور ہوا تھا

اُن دونوں کی آنکھوں میں خوف اترنے لگا تھا

ہ۔ہنٹر!!اُن میں سے ایک نے بمشکل لفظ ادا کیا

ارے واہ پہچان گیے بہت اعلیٰ !! آریان واپس کرسی کی

پشت سے ٹیک لگاتا بولا جب کے لہجے میں نجانے ایسا کیا تھا جس سے

اُن دونوں کی جان ہوا ہوئی تھی

خوف سے وہ دونوں اک دوسرے سے چپک رہے

تھے

ا۔آپ ک۔کیوں آئے ہیں یہاں!! اُن دونوں کا

وجود باقاعدہ لزر رہا تھا

حساب چکتا کرنے !! آریان کی آواز خاموشی میں گونجی

ک۔کون سے ہ۔حساب!! وہ حلق تر کیے بولا

صحیح صحیح ویسے بھی جرم کرنے والے کو اپنا

جرم پتہ نہیں ہوتا تُم بھی کہے لو کچھ نہیں ہوتا !!

آریان اپنے غصے پر کیسے قابو پائیں بیٹھا تھا کوئی اُس سے پوچھتا

ہ۔ہنٹر ہم نے کچھ نہیں کیا !!

وہ دونوں خوف سے کانپتے کھڑے ہوئے تھے

کچھ نہیں کیا؟؟ پھر یہ ڈر کیوں رہے ہو

وجود کیوں کانپ رہا ہے ؟؟ آریان سوالیہ نظروں سے بولا

جب کے پیچھے آریان کے آدمی حیرت سے آنکھیں پھاڑے

آریان کو دیکھ رہے تھے کیونکہ آریان کبھی بھی کوئی

ایسی باتیں نہیں کرتا تھا وہ ڈائریکٹ سامنے والے کو

اوپر پہنچانے کا کام کرتا تھا

ن۔نہیں ہم تو نہیں ڈر رہے!! آپ ہمیں

جانے دیں !! وہ لوگ بمشکل مسکرانے کی کوشش

کر رہے تھے جو کے یقیناً نہیں ہورہا تھا اُن کے

چہرے کے رنگ ایسے فق تھے گویا ابھی رو دینگے

اُن کے چہرے کی اڑی ہوئی رنگت دیکھ آریان نے گہرا

سانس بھرا اور کھڑا ہوا

کچھ نہیں کہتا ڈرو مت ہاں !!

آریان اُنہیں دیکھ نرمی سے بولا جب کے آریان کے

نرمی اور سختی میں بدلتے تصورات دیکھ اُن دونوں کی

جان جارہی تھی

بیٹھو اِدھر کچھ نہیں کہے رہا !! آریان اُنہیں واپس بیٹھنے کا

اشارا کرتا بولا جب کے اُن دونوں کو دیکھ لگ رہا تھا گویا زمین سے چپک

گیے ہو

دونوں کے وجود اک جگہ مانو چپک گیے

تھے!!

میں نے کہا بیٹھو اِدھر !! اب کی بار آریان دھاڑا تھا

جب کے اُس کی دھاڑ پر اُن دونوں نے قدم پیچھے لیتے اپنی

چیخ روکی تھی اُن دونوں کا وجود مزید کپکپانے لگا آنکھوں

میں خوف سے ارزی ہورہی تھی

اُن دونوں کو حد سے زدہ ڈرتے دیکھ آریان نے پھر گہرا سانس

لیتے غصے پر قابو پانے کی کوشش کی

میں نے اک بار کہا ہے تو سن لو نا بات

مجھے اپنی بات دہرانے کی عادت نہیں ہے کیوں

غصّہ دلا رہے ہو چپ چاپ بیٹھ جاؤ کیونکہ غصے میں

اپنا تمام ضبط کھو دیتا ہُوں میں !!

آریان ہر لفظ پر زور دیتا بولا جب کے چہرے کے تاثرات وہ

پرسکون رکھنے کی پوری کوشش کر رہا تھا

آریان کی بات پر اُن دونوں نے لذرتے وجود کے

ساتھ قدم اگے لیے پھر دھیرے سے نیچے بیٹھتے آریان کو خوف سے

دیکھنے لگے

اچھا اب بتاؤ جیسے جلال تمہارا جگر ہے کیا وہ بھی تُم دونوں سے

پیار کرتا ہے ؟؟ آریان اُن دونوں کے پیچھے کھڑے ہوئے اُن

کے کندھے پر ہاتھ رکھ بولا

ہ۔ہاں جی !! اُس نے دھیرے سے اسباب میں

سر ہلایا

ذرا کھل کر ایکسپلین کرو !! کتنا پیار کرتا ہے

جلال تُم دونوں سے !! آریان اُن دونوں کے چہرے کو

دیکھ بولا جب کے وہ کیسے آریان کو بتاتے کے اُن سے

تو کچھ بولا تک نہیں جارہا!!

اُن دونوں کو خاموش دیکھ آریان نے ضبط سے مٹھیاں

بھینیچی

لگتا ہے تُم دونوں کا اس دنیا سے جی بھر گیا ہے !!

آریان بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا جب کے آریان کی بات پر

اُن دونوں کو لگا وہ لوگ ابھی اپنی سانسیں کھو کر اللہ کو

پیارے ہو جائینگے!!

ن۔نہیں !! ہ۔ہم بتاتے ہے ہ۔ہنٹر ؛!

وہ لوگ ہانپتے کانپتے بولے

ویری گڈ!! چلو بتاؤ !! آریان نے اپنی گھڑی میں وقت

دیکھا تھا جس میں تین بجنے والے تھے

ج۔جلال بھائی ہم سے بہت پیار کرتا ہے ہ۔ہم دونوں میں

اُس کی جان بستی ہے کیونکہ ہم دونوں اُس کے چھوٹے بھائی ہے

اُن میں سے ایک نے اپنے اندر

پوری ہمت جمع کیے بولا

جان بستی ہے اُس میں تمہاری!! انٹرسٹنگ!!

آریان پر انداز میں بولا جب کے آریان کے انداز نے مزید

خوف سے اُنہیں آگہرا تھا

آریان نے نظر سامنے ساحل پر کی تھی اُس نے بس ساحل کو

دیکھ اگلے لمحے نظریں پھیری

جب کہ ساحل فوراً آریان کے دیکھنے کا مطلب سمجھتے

آگے ایا اُن میں سے اک کا چہرہ تھوڑی سے پکڑ

کر ساحل نے اوپر اٹھایا جب دوسرے آریان کے آدمی نے

آگے آکر ساحل کے ہاتھ میں اک پاؤڈر کی ششی بڑھائی تھی

جس میں ہاتھ ڈال کر ساحل کے اپنی مٹھی میں و سفید

ڈرگز بھری اور اُسے آدمی نے منہ میں ڈالنے لگا

جس پر وہ آدمی دبک کر پیچھے ہونے کی کوشش

کرنے لگا لیکن پیچھے آریان نے اپنا مضبوط ہاتھ اُس

کی گردن پر رکھا تھا جس سے درد کی لہر اُس آدمی کی

گردن میں دوڑی تھی اُس کے ساتھ ساتھ وہ سٹل ہوا

تھا

ڈرگز دونوں کے منہ میں ڈالنے کے بعد ساحل پیچھے ہوا

آریان نے واپس چاقو سامنے کرتے اپنی انگلی

اُس پر پھیری تھی !!

پھر نیچے نظریں کیے اُن دونوں کو دیکھا جو ڈرگز کی

وجہ سے اِدھر ادھر جُھول رہے تھے

کیا بتارہے تھے تُم کچھ دیر پہلے !! ؟؟آریان اُس کی گردن

پر چاقو نا محسوس انداز میں رکھ اُس کے کان کے قریب جھکتا بولا

ہ۔ہم دونوں جلال بھائی کی جان ہے !!

وہ جھولتا ہوا بمشکل بولا

اور یہ تُم دونوں کی سب سے بڑی غلطی تھی کے تم اُدونوں س

شخص کی جان ہو جس سے آریان شاہ کی دشمنی ٹکرائی ہے !!

آریان اُن دونوں کے کان کے قریب غرایا تھا

پھر اگلے لمحے وہ چاقو اک جھٹکے سے اُس کی گردن پر پھیر چکا تھا

اسی طرح دوسرے لمحے چاقو دوسرے کی گردن

پر بھی پھیرا تھا!!

اہ!!! اُن دونوں کی درد ناک چیخے وہاں گونجی

جو آریان شاہ کو بے حد سکون دے رہی تھی

خون کی دھار اُن دونوں کے گلے سے کسی فوارے کی طرح

باہر آرہی تھی جب وہ دونوں اپنے اپنے گالوں پر اپنا ہاتھ رکھ

گیے تھے

ٹھک دو منٹ تڑپنے کے بعد وہ دونوں کرسی

سے بے جان گرے تھے خون فرش پر کسی پانی کی طرح

بہے چکا تھا پورے دو منٹ اُن کی چیخیں آریان شاہ

کو سکون دے رہی تھی

اپنے بھائی کے ساتھ مل کر تُم دونوں نے کیا کیا گل کھلائے ہے

کیا آریان شاہ اس سے انجان ہے ؟؟ یہ سوچا بھی کیسے تُم لوگوں نے

آریان چاقو سے اُن کا غلیظ خون صاف کرتا

اُن کی لاشوں کو دیکھ سرد لہجے میں بولا

ٹکڑے کردو دونوں کے اور ان کے سر ملک جلال کے گھر

پارسل کروادو !! آریان کی سخت آواز وہاں پھر

گونجی تھی آریان کہتا اب ساحل کے ہاتھ سے رومال تھامتے

اپنے ہاتھ صاف کرتا باہر نکلتا چلا گیا

اور پیچھے ساحل پھر سے اُنہیں بتاتا کے اُن دونوں

کے ٹکڑے کرکے کیسے بھیجنا ہے آریان کے پیچھے

بھاگا تھا

جب کے پیچھے ساحل آریان کے بندوں

کو کام پر لگنے کا کہتا آریان کے پیچھے بھاگا تھا

آریان باہر اتے گاڑی میں بیٹھا اک بار پھر وہ تمام گاڑیاں قطار سے

گاؤں کی جانب روانہ ہوئی تھی رات کا تیسرا پہر بھی

ڈھلنے لگا تھا روڈ اب بلکل سنسان ہوچکے تھے

دو گھنٹوں میں آریان کی گاڑی حویلی کے آگے رکی تھی

آریان اندر داخل ہوا

حویلی میں یقیناً اس وقت کوئی نہیں تھا نہ کسی کو

اجازت تھی کے کوئی نو بجے کے بعد کمرے سے باہر نکلے جب کے اصل

وجہ یہی تھی جس سے سب انجان تھے

اریان کے کپڑوں پر بھی خون لگا تھا

جس پر آریان نے جاتے شاور لیا

شاور لے کر باہر آتے آریان بیڈ پر

لیٹا تھا

آنکھوں پر بازوؤں رکھ آریان نے آنکھیں بند کی

جس پر جلد ہی نیند کی وادیوں میں وہ اُتر چکا تھا

آریان کی روز یہی روٹین تھی جب کے وہ روز صبح کے

پہلے پہر اٹھ کر جوگنگ اور جم پر جاتا تھا

صبح کا آغاز ہوا مریم کی آنکھ کھلی اُس نے

سامنے دیکھا جہاں حورین کھڑی شیشے کے سامنے خود کو

دیکھ رہی تھی !!مریم کچھ لمحے لیٹے لیٹے اُسے دیکھتی رہی

اُسے مسلسل شیشے میں اُس کے خود کے عکس کو دیکھتا

پاکر مریم بیڈ سے اٹھی اور حورین کے پاس ائی

کیا بات ہے عین ؟؟ ایسے کیوں خود کو دیکھا جارہا ہے ؟

مریم اپنا پٹی سے بندھا ہاتھ دیکھ بولی

جب کے مریم کی آواز پر حورین ہوش کی دنیا میں

ائی تھی

اٹھ گئی تُم ؟میں تمہیں اٹھانے ہی والی تھی ناشتے کا

وقت ہورہا ہے اور دکھاؤ اب اپنا ہاتھ درد تو نہیں ہورہا ارام ایا؟؟حورین اُسے دیکھ اک سانس میں بولی

ارام سے عین ارام سے !! میں بلکل ٹھک ہُوں میرا مطلب

ہاتھ بلکل ٹھک ہے کوئی درد نہیں ہورہا !!

مریم مسکرا کر بولی جب حورین بھی مسکرائی

اچھا چلو جلدی سے فریش ہوکر آجاؤ ناشتے پر جانا ہے

حورین اُس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولی

اوکے میں اتی ہُوں !! مریم کہے کر جلدی سے

فریش ہونے گئی اگلے کچھ منٹوں میں وہ فریش ہوئے باہر آئی

تھی بالوں کو وہ بہت پیارا سا سٹائل کرچکی تھی جس سے وہ

واقعی چھوٹی بچی لگ رہی تھی

مریم کے انے پر حورین نے اُسے اچھی طرح دوپٹہ پہنایا پھر

اُس کے ہاتھ کی پٹی چینج کی جب دونوں باہر نکلے

پھپھو جان میں بلکل ٹھک ہُوں !!

بس ہاتھ مڑ گیا تھا !! مریم مسکرا کر کہتی چیئر پر بیٹھی

ہاتھ کیسے مڑا بچے !! امیرا بیگم اٹھ کر اُس کے پاس آئی تھی

وہ پھپھو جان میں بیڈ سے دور جاکر گری تھی نا اسلئے !!

مریم بنا سوچ سمجھے بولی جب کے اپنی بات پر غور کرتے وہ

لب دانتوں تلے دبا گئی وہی حورین نے بھی اپنا سر ہاتھ میں تھاما تھا

مریم کی بات پر سب اُسے ہی حیرت سے دیکھ رہے

تھے جب کے مریم نے نظریں اٹھائے سب کو دیکھا

آریان کے علاوہ اُسے ہر کوئی حیرت سے دیکھ رہا تھا کیونکہ آریان

اپنے موبائل میں مصروف ہوچکا تھا لیکن ایسا ہرگز نہیں تھا

کے وہ آس پاس کی باتوں سے انجان تھا!!

ن۔نہیں میرا مطلب کے میں جارہی تھی تو میرا

پیر پھسل گیا تھا !! مریم جلدی سے اپنا جملہ درست کرتی

بولی

اوہ اچھا میری بچی لیکن دھیان سے چلا کرو !! امیرا بیگم

کو مریم سے اس قدر پیار کیوں تھا یہ بات کوئی نہیں

جانتا تھا

اوکے پھپھو جان !! مریم مسکرا کر بولی

پھپھو جان میں اج حویلی جاؤنگی ؟؟ مریم نے سوالیہ نظریں

سے پوچھا

ابھی کل تو ائی ہو آپ بچے اک دو دن اور رک جاؤ!!

امیرا بیگم اُسکے گلاس میں جوس ڈالتی بولی

میں تو رک جاؤں لیکن بابا ؟؟ مریم اُداسی سے بولی

بچے میں نے آپ کو بتایا تھا نہ زوریز کی فکر

نا کیا کرو میرا بھائی ہے میری خلاف ورزی نہیں کرے گا

امیرا بیگم مسکرا کر بولی

ازبک بچے ناشتا کیوں نہیں کر رہے ؟؟ ازبک کو ایسے بیٹھا

دیکھ امیرا بیگم سوالیہ نظروں سے بولی

کیونکہ ازبک کی نظریں بار بار مریم پر جارہی تھی

ازبک آریان کے چھوٹے بابا کا بیٹا تھا

بہت سال پہلے ہی ازبک کے والدین اس دنیا سے جاچکے تھے جب کے

اُن کی بس ایک اولاد تھی اور وہ تھا ازبک شاہ !!

ازبک آریان کے بہت قریب تھا آریان بہت

پیار کرتا تھا اُس سے جب کے ازبک بھی اپنے لالا سے بہت

پیار کرتا تھا

ب۔نہیں امی سائی میں کھا رہا ہوں !!

وہ ہڑبڑا کر واپس ناشتے کی جانب متوجہ ہوا تھا

ازبک امیرہ بیگم کو امی سائی کہہ کر بلاتا تھا کیونکہ اس

کے ماں باپ کے جانے کے بعد اس کی پرورش امیرا بیگم

نے کی تھی آریان نے بغور ازبک کا لہجہ دیکھا تھا آریان

اچھے سے سمجھ رہا تھا کے ازبک کے دماغ میں کیا چل رہا ہے

ازبک ناشتے کے بعد مجھے میرے کمرے

میں ملنا !! آریان ازبک کو دیکھ بولا جب ازبک نے

فوراً اسباب میں سر ہلایا

جی لالا !! وہ کہتا ناشتے کی جانب متوجہ ہوا اج اتوار

کا دن تھا تو سب گھر میں ہی تھے مریم اور حورین نے جلدی

سے ناشتا کیا کیونکہ اج حورین اُسے حویلی دکھانے والی تھی

جو کل رہ گئی تھی !!

آؤ مریم میں تمہیں یہ دکھاتی ہُوں !! حورین نے

حویلی میں موجود جم میں جاتے کہا

ہم بھی کریں ؟؟مریم سامنے مشینوں کو دیکھ بولی

جب حورین بے اختیار ہنس پڑی

ہنس کیوں رہی ہو؟؟؟مریم نا سمجھی سے بولی

یار یہ مردوں کے کرنے کی چیزیں ہے

حورین مریم کو دیکھ بولی جب مریم نے نفی میں

سر ہلاتے حورین کی سوچ پر ماتم کیا

واقعی تُم کبھی حویلی سے باہر نہیں نکلی !! اتنا معصوم کوئی

کیسے ہوسکتا ہے عین!! مریم گہرا سانس لیے بولی

جب حورین نے چونک کر اُسے دیکھا

کیا مطلب ہے تمہارا ؟؟؟ حورین کو مریم

کی بات سمجھ نہیں آئی تھی

مطلب یہ کے جن کو تم مردوں کے کرنے کی چیز

کہے رہی ہو وہ عورتوں کی بھی کرنے کی چیز ہے !!

مریم نے اُس کی معلومات

میں اضافہ کیا جب حورین کی آنکھیں مزید حیرت سے

کھلی

ک۔کیا مطلب ؟؟, لڑکیاں بھی کرتی ہے

یہ کام ؟؟ حورین حیرت سے بولی

کام نہیں ایکسرسائز یا جم کہتے ہیں !! مریم اُس کے روبرو

کھڑی ہوچکی تھی

ہاں وہی لڑکیاں کیسے کرتی ہے !! حورین کو حیرت ہورہی

تھی اُس نے اج تک بس اپنے دونوں لالا ازبک کو

جم میں ایکسرسائز کرتے دیکھا تھا

حورین یار کیسی باتیں کر رہی تھی ہو افکورس

لڑکیاں بھی ویسے ہی کرتی ہے جیسے لڑکے!!

مریم نے اُسے سمجھانا چاہا

اُف خدایا استغفر اللہ ؛! یہ کام لڑکوں کے ہوتے ہیں لڑکیاں

کئ کرتی ہے یہ اج کل کا ماحول بھی نا !! حورین منہ

بناتی بولی اُس کو واقعی باہر کی دنیا کا نہیں پتہ تھا کیونکہ گاؤں

میں کوئی لڑکی جم وغیرہ یہ سب نہیں کرتی تھی

اور حورین کبھی بھی شہر نہیں گئی تھی

اسلئے یہ سب اُس کیلئے بے حد حیرانگی کا باعث

بن رہا تھا !!

عین یہ سب عام ہے یار اک بار شہر نکلو تو سہی!!

مریم اُسے دنیا کی بارے میں بتانا چاہ رہی تھی جب کے اُس کی

بات پر حورین نے جھٹکے سے مریم کو دیا کہا تھا

جیسے اُسے کچھ بات یاد ائی ہو

حورین کو خود کی طرف اچانک اس طرح دیکھتا

پاکر مریم نے سولیا نظروں سے اُسے دیکھا

مریم اب یہ مت کہنا کے تُم بھی یہ لڑکوں والے کام کرتی

تھی !! حورین انگلی سے وارننگ دیتی بولی

میں کرتی تھی میری جان !! موم ڈیڈ ڈیلی جم اور جوگنگ

کرواتے تھے یہ صحت کیلئے بہت ضروری ہے

مریم کندھے اُچکائے بولی

کیا !! حورین چیخی تھی

کیا ہوا ؟؟ مریم نے اپنے کان پر ہاتھ رکھے تھے

تُم لڑکوں والے کام کرتی تھی کتنی گندی بات ہے ! حورین

صدمے میں جاچکی تھی جب کے مریم کا دل

کیا وہ اپنا سر دیوار میں مار لے

عین ؟؟تُم کیوں ایسے ریکٹ کر رہی ہو یار

مریم افسوس سے بولی

کیونکہ تُم نے بات ہی ایسی بتائی ہے !!

حورین منہ بنائے بولی

اچھا یہ بتاؤ کون سے کپڑوں میں یہ لڑکوں والے کام کرتی

تھی تُم ؟؟حورین نا سوالیہ نظروں سے کہا

پینٹ شرٹ میں !! مریم سوچتی ہوئی بولی

کیا ؟؟ پینٹ شرٹ وہ جو لالا پہنتے ہے ؟؟حورین

حیرت سے آنکھیں پھاڑے بولی

عین مجھے تمھارے ایسے ریکشن

سے اریٹیشن ہورہی ہے !! مریم اُسے دیکھ بولی

کیا ہورہی ہے ؟؟ حورین نا سمجھی سے بولی

م۔مجھے !! مریم کو سمجھ نہ ایا اردو میں ایریٹیشن کو کیا کہتے ہیں

جلدی بولو ؟؟ حورین اُسے دیکھ بولی

مجھے الجھن ہورہی ہے ہاں الجھن !!مریم نے جھٹکے سے یار

انے پر بتایا

اصولاً الجھن مجھے ہورہی ہے !!

حورین اُسے گھورتی ہوئی بولی جب جم کا

دروازہ کھلا حورین اور مریم نے آواز پر جھٹکے سے اک ساتھ

دروازے کی جانب دیکھا تھا

دروازہ کھولتے آریان موبائل پر نظریں جمائے داخل ہوا تھا

جب کے سامنے آریان کو دیکھ حورین نے لب دانتوں

تلے دبایا

آریان نے بھی نظریں اٹھائی سامنے اُن دونوں

کو کھڑے دیکھ آریان کے قدم رکے تھے

وہ دونوں آریان کو دیکھ رہی تھی جب کے آریان اُنہیں

حورین بچے اِدھر ؟؟آریان سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھ بولا

ج۔جی لالا وہ بس مریم کو دکھانے ائی تھی

حورین کے جو سمجھ ایا اُس نے بول دیا

جم دکھانے ؟؟ آریان نے سوالیہ نظروں

سے پوچھا!!

جی ہاں جم دکھانے آپ کو کوئی مسئلہ ہے ؟؟ ہمارا بھی

حق ہے جم کرنے کا ہم بھی کرسکتے ہیں صرف آپ کا تو

نہیں ہے !! اب کی بار مریم آریان کو دیکھ بولی

جب کے حورین نے اُس کے بازو پر پکڑ مضبوط کرکے

اُسے روکنا چاہا

یہ لڑکیوں کے کام نہیں ہیں !! آریان

بڑی مشکل سے خود پر ضبط رکھ بولا

کیوں ؟؟ کیوں نہیں ہیں؟کیا آپ لڑکوں کو ہی سب کا

حق ہے ہمیں کچھ حق نہیں ہیں !! مریم کو غصّہ ایا تھا

مریم چپ کرجاؤ !! حورین نے اُسے ڈپٹا

کیوں یار ؟؟ مریم نے حورین کو دیکھا

مریم چلو ادھر سے !!! حورین نے

اُس کا ہاتھ تھنامتے اگے کی جانب قدم بڑھائے

مریم کٹی پتنگ کی طرح اُس کے ساتھ کھینچتی چلی

گئی!!

اے اللہ مجھے صبر دے ! یہ نہ ہو میں ہوش کھو بیٹھوں!!

کیونکہ جس طرح کی اس لڑکی کی حرکتیں ہے مجھے اس کی

زندگی زدہ دنوں کی نہیں لگ رہی

میرے ہاتھوں سے ہوئے قتل میں اس کا بھی

اضافہ ہوجائے گا مجھے یہی لگ رہا ہے !!

آریان اوپر کی جانب دیکھتا بولا پھر واپس سر جھکٹتا

جم کی جانب متوجہ ہوا تھا چہرہ ہمیشہ کی طرح

بے حد سنجیدہ تھا

اِدھر آؤ !! حورین مریم کو کمرے میں

لے کر ائی تھی

مریم کیوں کر رہی ہو تُم ایسا ؟؟ لالا کیوں اتنے

خاموش ہے مجھے نہیں پتہ یہ زندگی میں پہلی بار ہوا ہے

ورنہ اُن کا سامنے اک لفظ بھی بدتمیزی میں بولنے والے کا حال

کیا ہوتا یہ تُم نہیں جانتی لالا کی خاموشی کو عام مت

لو!!

اسلئے پلز مت کرو یار یہ سب !!

حورین غصے سے بولی

جب کے مریم بس خاموشی سے حورین کی بات سن رہی

تھی

اچھا یار سوری اب غصّہ تو مت کرو نہیں کرونگی لالا سے

بتمیزي اگے سے !! مریم منہ پھلائے بولی کیونکہ اُس کی نظر

میں وہ بدتمیزی نہیں تھی

اب موقع ہی نہیں ملے گا کیونکہ اب تُم

کمرے میں رہو گی باہر نہیں نکلو گی اور یہ آخری فیصلہ ہے !!

حورین اُسے فیصلہ کن لہجے میں بولی

نہیں یار یہ مت کرو کمرے میں تو میں بور ہوجاونگی !!

مریم معصومیت سے بولی

نہیں ہوگی کیونکہ میں تمہارے ساتھ کمرے میں ہی ہونگی

او اگر کسی کام سے باہر گئی بھی تو تُم نہیں

جاؤگی !! حورین اپنا فیصلہ سنا چکی تھی جب کے

مریم اپنے چہرے کے زاویے بگاڑتی بیڈ پر بیٹھی تھی

بیٹھو یہی باہر قدم مت نکالنا میں امی جان کی بات سن کر

آرہی!! حورین اُسے وارننگ دیتی کمرے سے باہر نکلی تھی

کیونکہ اتے وقت امیرا بیگم اُسے بلا رہی تھی

اوہ کوڈ میں کمرے میں کیا کرونگی بیٹھ کر !!

مریم رونے کی تیاری پکڑ رہی تھی !!

لیکن روئی نہیں دس منٹ ہوگئے تھے لیکن حورین واپس نہیں

ائی تھی کمرے میں!! شاید وہ کسی کام میں مصروف ہوچکی تھی

اور اندر بیچاری مریم بور ہورہی تھی اُس نے دھیرے سے

بیڈ سے اٹھتے قدم آگے کی جانب بڑھائے گویا حورین نا

سن لیں

اُس نے دھیرے سے کمرے کا دروازہ کھولا

اور کمرے سے باہر نکلی !! وہ چھپکے چھپکے اِدھر ادھر دیکھتی

آگے بڑھ تھی تھی کے کہی حورین اُسے نا دیکھ لیں

جب سامنے سے اتے ازبک کی نظریں اُس پر پڑی جو

اس طرح چھپ تھی رہی تھی جیسے چور چوری کرکے چھپتا ہو

ازبک نے حیرانی سے اُسے اس طرح کرتے دیکھا

ازبک کچھ لمحے تو اُسے دیکھتا رہا

لیکن پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہوکر آگے ایا

ہیلو ؟؟کسی کی اواز اپنے قریب سے سنتی مریم چیخنے

والی تھی جب اُس نے اپنے لبوں پر صحیح وقت پر ہاتھ رکھ اپنی چیخ

روکی تھی !! اُس نے خوف سے آنکھیں مِچتے آنکھ

واپس کھولی سامنے حورین کو نا پاکر اُس نے

سکھ کا سانس لیا

جی آپ کون؟؟ مریم ازبک کو دیکھ بولی

میں ازبک لالا کا کزن !! ازبک ہاتھ ملانے کیلئے ہاتھ

آگے کرتا بولا

ارے واہ پہلا کوئی شخص اس حویلی میں نارمل خیالات

والا ملا ہے کے لڑکا لڑکی بھی ہاتھ ملا سکتے ہے اس میں

کوئی بڑی بات نہیں ؛! مریم خوشی اور حیرانی سے بولی پھر ازبک

سے ہاتھ ملانے لگی

اُس کے نرم چھوٹے سے ہاتھ اپنے ہاتھ

میں دیکھ ازبک شاہ کا دل زورو سے دھڑکا تھا

ازبک نے اج تک یہ احساس خود میں محسوس نہیں کیا تھا

اک سکون کی لہر اُس میں دوڑ رہی تھی دل الگ ہی سپیڈ میں

دھڑک رہا تھا

ازبک خود اپنے دل کی حالت سے اس وقت انجان تھا

مریم نے ہاتھ ملا کر ہاتھ پیچھے کیا جب

ازبک دنیا میں واپس ایا تھا !!

تو آپ مجھے بتائے آپ کا مائنڈ یہاں سے مختلف کیسے ہیں؟؟

مریم اُسے دیکھ سوالیہ نظریں سے بولی

کیونکہ میں شہر میں رہا ہوں دو سال !! ازبک مسکرا

کے بولا

ہاں دیکھا آگئی نا بات میں سمجھ گئی تھی کے آپ ضرور

باہر رہے ہیں

کیونکہ آپ کے ہاتھ ملانے پر سمجھ۔آگیا تھا مجھے

کے آپ کا مائنڈ میری طرح ہے !! چلو اچھا ہے اس حویلی

میں کوئی تو مجھے میرے مطابق ملا ورنہ میں بور

ہوجاتی تھی سچ میں !! مریم بیچارگی سے بولی جب کے

اُس کے بولنے پر اُس کے چہرے کے خوبصورت

زاویے دیکھ ازبک اپنا سانس روک گیا تھا

وہ بولتے ہوئے اپنے چہرے کے زاویے بگاڑ رہی تھی

جو اُس کے چہرے پر بہت کیوٹ لگ رہے تھے

ا۔پ ماشاءاللہ بہت پیاری ہے !! ازبک ہمت کرتے بولا

کیونکہ وہ اُس کی تعریف کیے بغیر رہ نہیں پارہا تھا

سامنے کھڑی حسین خوبصورتی کی مثال تھی

اوہ تھینک یو سو مچ!!

مریم مسکرا کر بولی اُس کی مسکراہٹ میں ازبک

کہیں کھو گیا تھا

آپ بھی پیارے ہیں !! اپنی تعریف کا بدلا اُتارتے

وہ بولی جب کے اُس کی بات پر ازبک نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا

ک۔لیا کہا آپ نے ؟؟ ازبک نے تصدیق کی

میں نے کہا آپ بھی پیارے ہے۔۔مریم نے لفظ دہرائے

جب کے اُس کی نظریں مسلسل پیچھے تھی کے

کہیں حورین نا آجایے

میں اپ کو اچھا لگا ہُوں ؟؟ازبک نے دھڑکتے دل کے ساتھ

پوچھا وہ خود پچیس سالا نوجوان تھا اور اٹھارہ سال کی

ننھی پری کے سامنے اُس کی دھڑکنے قابو ہونے کا نام نہیں

لے رہی تھی!

ہاں اچھے ہے آپ کیونکہ پوری حویلی میں اک آپ ہے میرے

مزاج کے !!

وہ بہت مصروف انداز میں ہول رہی تھی

شاید مریم کو پتہ بھی نہیں تھا وہ کیا کیا بول رہی ہے

کیونکہ اُس کا سارا دھیان پیچھے تھا اُسے ڈر لگ رہا

تھا کے کہی حورین نا آجایے

آپ میری دوست بنینگی ؟؟؟ ازبک نے اگلا سوال کیا اور

اب مریم نے ازبک جو دیکھا تھا

وہ کچھ لمحے اُسے گھور گھور کر دیکھتی رہی

جب کے ازبک کو لگا مریم کو اُس کی بات پسند نہیں

آئی!!

ائے ایم سوری پیاری لڑکی !! اگر میری بات آپ کو

بری لگی ہو تو !! اٹس اوکے اگر ہم دوست نہیں بن سکتے

تو لیکن آپ غصّہ نا ہو اور ناراض تو مت ہونا آپ

مجھ سے !ازبک اک سانس میں پریشانی سے بولا جب کے مریم

ہنوز اُسے گھور رہی تھی

وہ کچھ لمحے اُسے گھورتی رہی

پھر ازبک کے چہرے کی اوڑی ہوئی رنگت دیکھ قہقہ

لگا کر ہنستی جب کے اسے ہنستا دیکھ ازبک

کے چہرے پر بھی مسکراہٹ نے جگہ لی تھے وہ قہقہ

لگاتے ہوئے بے حد خوبصورت لگ رہی تھی

مریم کچھ دیر تک قہقہ لگاتی رہی پھر پیٹ پر ہاتھ رکھ ہنسی ہوئی

سیدھی ہوئی!!

ہاہا!!

!! U are so cute

مریم ہنوز ہنستی ہوئی بولی اُس کی ہنسی ازبک کے دل کو

تسکین دے رہی تھی

کیوٹ ؟؟ ازبک نے لفظ دہرائے ؛!

یس کیوٹ!! آپ کے چہرے کے ایکسپریشن واؤ ہا ہا ؛؛

سو کیوٹ!! مریم دوبارہ تیزی سے ہنسی تھی

کوئی اور ہوتا وہ بھی ازبک کے چہرے کے تصورات دیکھ ہنس پڑتا

اوکے اوکے سوری بہت ہنس لیا

اور میں کہے رہی تھی بلکل ہم دوست بن سکتے ہیں اس میں کوئی

پوچھنے والی بات ہے ؛؛ میں نے بتایا ہے نہ پہلا کوئی

ملا ہے حویلی میں باہر کی سوچ رکھنے والا !!

مریم کہتی واپس پیچھے دیکھنے لگی جب کے اب اُسے

حورین کے قدموں کی آواز بھی محسوس ہونے لگی تھی ؛؛

حورین جو کمرے میں ہی آرہی تھی سامنے

مریم کو باہر کھڑا دیکھ اُس کے چہرے پر خفگی پھیلی تھی

مریم کی نظریں بھی حورین پر پڑی جس پر وہ اپنے ننھے

ہاتھوں کی میٹھی طاقت سے بھینچ گئ

لالا آپ !! آگے ازبک کو بھی کھڑے دیکھ حورین حیرانی

سے بولی کیونکہ بہت کم ہوتا تھا جو ازبک اس طرف اتا تھا

جی گڑیا دراصل میں گزر رہا تھا یہاں سے

تو ان پر نظر پڑھ گئی!! ازبک دھیما سا مسکرا کر بولا

ازبک دکھنے میں بے حد خوبصورت بھی تھا لیکن آریان اور

زریام جتنا نہیں !!

سب سے زدہ خوبصورتی رکھنے والا اس محل جیسی حویلی

میں آریان شاہ تھا !!

ٹھک ہے لالا؛! حورین بھی مسکرائی تھی

ازبک آریان کے قریب ہونے کے ساتھ ساتھ

حورین کے بھی کافی تھا حورین اور ازبک کی بھی

کافی اچھی بنتی تھی وہی زریام سے اتنا کوئی خاص

لگاؤ نہیں تھا !دونوں دور دور رہتے تھے کیونکہ زریام کو

لگتا تھا کے ازبک کے انے کے بعد اُس کے لالا کی توجہ ازبک پر

ہو گئی ہے

چلے میں چلتا ہوں لالا نے بلایا تھا مجھے !!

ازبک حورین کے سر پر ہاتھ رکھ بولا پھر اک چور

پیار بھری نظر مریم کے معصوم چہرے پر ڈالتے

وہ وہاں سے نکلتا آریان کے کمرے کی جانب نکل گیا

جب کے ازبک کے جانے پر اب حورین مریم کو گھور رہی تھی

جب کے مریم۔اِدھر اُدھر دیکھتی نکلنے کا راستہ ڈھونڈ رہی تھی

ازبک نے آریان کے کمرے کے اگے رکتے دروازہ

بجایا!!

اندر سے اجازت ملنے پر ازبک نرمی سے گیٹ کھول کے

اندر داخل ہوا !!

جہاں سامنے ہی آریان صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے اپنی بھرپور

وجاہت کے ساتھ

بیٹھا موبائل میں مصروف تھا چہرہ بے حد سنجیدہ تھا

جی لالا آپ نے بلایا تھا !؛

ازبک نظریں جھکائے بولا

جب آریان نے اپنی پرکشش غزالی آنکھیں اٹھا کر ازبک

کو دیکھا آریان اب تک اسی طرح صوفے پر پرجمان

تھا آریان کی غزالی آنکھیں کسی بھی چھوٹے دل کے مالک

کو اپنی بھرپور خوبصورتی سے زخمی کرنے کی ہنر رکھتی تھی

وہی آریان کی خوبصورت آنکھیں

مضبوط دل کے مالک لوگوں کا دل بری طرح دھڑکانے کا

بڑی طاقت سے ہنر رکھتی تھی

آریان میں کسی چیز کی کمی نہیں تھی وہ مکمل تھا

ہر بہترین صلاحیت کا مالک !!

اگر کوئی لڑکی اُسے دیکھتی تو اپنے دل کی دھڑکنیں قابو نہ

رکھ سکتی تھی اُسے دیکھتے ہی ہر کسی کا دل بے حد زورو سے دھڑکتا

تھا

ہاں آؤ اندر !! اُسے دروازے سے کچھ قدم اگے

دیکھ آریان نے مزید اندر انے کا کہا جب ازبک فوراً

اندر ایا !!

آریان اٹھ کر کھڑا ہوا اور آریان نے قدم ازبک کی

جانب بڑھائے ازبک آریان کے سامنے بہت کھل کر رہتا تھا

کیونکہ وہ جانتا تھا آریان شاہ یعنی اُس کے لالا اُس سے بہت

پیار کرتے ہیں

لیکن اج ازبک اس طرح اسلئے کر رہا تھا

کیونکہ وہ جانتا تھا کے آریان اُسے ٹیبل پر مریم

کو گھورتا دیکھ چکا تھا اور آریان کو یہ چیز سخت زہر لگتی تھی

کے ازبک پڑھائی کے علاوہ ایس فضول چیزوں میں

پڑے کیونکہ آریان کی نظر میں محبت عشق یہ سب محض

اک فضول چیز تھی جس کی اہمیت آریان شاہ کی زندگی

میں بلکل نہیں تھی!!

کیا کیا کیا تم نے پچھلے دو سال شہر میں؟؟

آریان کی گھمبیر آواز خاموشی میں گونجی تھی

جب ازبک نے چونک کر آریان کو دیکھا کیونکہ ایسا ہر گز نہیں

تھا کے آریان کسی بات سے انجان ہو ازبک ہر روز آریان

کو کول کر کے اپنے پورے دن کی روٹین چہک کر

بتاتا تھا اُسے بے حد پسند تھا آریان سے بات کرنا

یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کے آریان سے

بات کرنا ازبک کا سب سے پسندیدہ کام تھا

جب کے آریان بھی اپنے قیمتی وقت میں سے کافی وقت ازبک

کی باتیں سنتا تھا جو قیمتی وقت کسی کو میسر

نہیں ہوتا تھا وہ ازبک شاہ کو میسر ہوتا تھا

لالا کیا مطلب ہے آپ کا !! ازبک آریان جو دیکھ بولا

میں نے پوچھا پچھلے دو سال شہر میں کیا کیا؟؟ !!

اچھا یہ بتاؤ کیا سیکھا شہر سے؟؟ آریان سنجیدگی سے بولا

لالا بہت کچھ سیکھنے کو ملا ہے !! ازبک کو اب تک

آریان کے سوال کی سمجھ میں نہیں آرہی تھی

بتاؤ کیا کیا ؟؟ آریان اُسے دیکھ بولا

ازبک بے حد کنفیوز ہوئے آریان کا پرکشش چہرہ دیکھ رہا تھا

نہیں ہے کوئی جواب ؟؟ اُسے خاموش دیکھ

آریان کی پھر گھمبیر آواز گونجی جس پر ازبک نے دھیرے

سے نفی میں سر ہلایا

چھوٹے ہو ابھی تُم !! پڑھائی پر دھیان دو میں نے تمہیں

شہر پڑھنے کیلئے بھیجا تھا ازبک !! اگر وہاں سے

تُم کچھ بھی غلط سیکھ کر آئے ہو تو تُم اچھے سے جانتے ہو وہ نکالنے

میں مجھے لمحہ نہیں لگے گا !!

آریان کہتا خاموش ہوا جب ازبک نے

پھر سے آریان کو دیکھا تھا

لالا وہ بس باہر!! ازبک واپس نظریں جھکائے صفائی دینے

لگا جب آریان کی آواز پر اُس کے الفاظ رکے

میں نے کوئی صفائی نہیں مانگی ازبک !!

اگر میں تُم سے پیار کرتا ہوں تو اس کا ہر گز یہ مطلب مت سمجھنا

کے تمہیں تمھاری غلطی کی معافی ملے گی

تُم اچھے سے جانتے ہو میرے نزدیک کسی

غلطی کی گنجائش نہیں ہے !!

غلطی کرنے والے کو سزا کا مختار ہونا پڑتا ہے !!

آریان کا لہجہ سخت ہورہا تھا آریان جانتا تھا اس سے زدہ

مزید ازبک اس راہ پر چلتا تو یقیناً نکلتا چلا جاتا اور آریان

اُسے غلط راستے پر نکلنے نہیں دے سکتا تھا وہ بھی اس عمر میں

جب وہ ڈاکٹر کی پڑھائی کر رہا تھا ابھی وہ آریان کی نظر میں چھوٹا تھا

اور آریان نہیں چاہتا تھا کے شاہ حویلی کے مرد

اس طرح کم ظرف ہوکر نا محرم کو اس طرح کی نظروں سے دیکھے یہ چیز

آریان کے لیے بے حد معائنے رکھتی تھی ؛!

معافی چاہتا ہوں لالا اب نہیں ہوگا !! ازبک کو اپنی غلطی

کا احساس ہوا تھا وہ شاہ حویلی کا سپرد تھا وہ کیسے

اتنے کم ظرف دل کا مالک ہوسکتا تھا کے کسی نہ محرم کو

ایسی نظروں سے دیکھ سکتا تھا

پہلی اور آخری غلطی!!! آریان سنجیدگی سے کہتا

صوفے پر بیٹھا تھا !!

لالا آپ ناراض ہے مجھ سے ؟؟ازبک آریان کے

قریب جاتا بولا

نہیں !! آریان سنجیدگی سے جواب دیتا واپس موبائل میں

مصروف ہوچکا تھا !!

لالا!! ازبک لاڈ سے آریان کے بازو میں

اپنا ہاتھ ڈال چکا تھا اُس نے جس لاڈ سے کہا تھا

وہ لاڈ ہمیشہ بس آریان شاہ کیلئے ہوتا تھا آریان کے سامنے لاڈ

دکھانے میں اُسے بہت اچھا لگتا تھا کیونکہ آریان

اُس کے لاڈ ہمیشہ اٹھاتا تھا ازبک کو بار بار اپنے بازو کو

کھینچتے لاڈ سے لالا پکارتے دیکھ آریان نے گہرا سانس لیے

پھر نظریں گھمائیں ازبک کی دیکھا جو اُسے ہی

دیکھ رہا تھا

اُس کو معصومیت سے خود کی طرف دیکھتا پاکر آریان

کے لبوں پر بے اختیار ہلکی سی مسکراہٹ پھیلی تھی

واللہ اُس شخص کی مسکراہٹ!! کسی کو بھی گھائل کر سکتی تھی

آریان کی ہلکی سی مسکراہٹ پر گال میں پڑنے والا ڈمپل

ازبک کے جینے کی کی وجہ تھا !!

اس پوری حویلی میں آریان ہی تو تھا جس

سے ازبک کو بے حد پیار تھا

میرا پیارا بچہ !! آریان نے ہنوز دھیرے سے مسکراتے

ازبک جو اپنے سینے سے لگایا

عین اسی وقت زریام کمرے میں داخل ہوا آریان کے کمرے

میں بنا اجازت انا سختی سے منع تھا لیکن چونکے دروازہ

کھلا تھا اسلئے زریام اندر داخل ہوچکا تھا

لالا آپ !!

زریام کچھ کہتا ہوا داخل ہوا تھا لیکن سامنے

ازبک کو آریان کے ساتھ چپکا دیکھ اُس کا دماغ گھما تھا

زریام نے ایبرو اٹھائے ازبک کو دیکھا جب کے ازبک نے

زریام کو ایسے نظر انداز کیا گویا یہاں زریام ایا ہی نہ ہو

ہاں زریام !! آریان نے اُسے دیکھ کہا جب کے ازبک آب تک

آریان کے سینے سے لگا تھا

ازبک میرا خیال ہے اب پیچھے ہوجانا چاہیے تمہیں!!

زریام ازبک کو دیکھ اپنے لفظوں

پر زور دیا بولا

کیوں ؟؟ازبک نے آریان کے سینے سے لگے ہی

زریام کو گھورتے ہوئے کہا

کیونکہ اتنا کوئی تُم صدیوں سے نہیں بچھڑے ہوئے لالا سے !!

زریام دانت پیستا بولا

سوچ سمجھ کر بولو خدا نا کریں جو

نے لالا سے صدیوں دور رہوں!! ازبک مزید حصار آریان کے

گرد بناتا زریام کو بری طرح گھور رہا تھا

میں نے کہا پیچھے ہٹو میرے لالا سے !! زریام غصے

سے پاگل ہورہا تھا جب کے آریان گہرا سانس

بھرے ان دونوں نمونوں کو دیکھ رہا تھا جو اتنے بڑے

ہونے کے بعد بھی بچوں والی حرکتیں کر رہے تھے

کیوں تُم نے لالا کو خریدا ہوا ہے جو تمہارے

لالا ہے ؟؟اُس کے میرے لالا کہنے پر ازبک

مزید آریان کے سینے میں چھپتا زریام کو دیکھ غصے سے بولا

تو تُم نے کیا خریدا ہے جو یو گھس رہے ہو لالا میں ؟؟

زریام بڑے ضبط سے کھڑا تھا اگر آریان نا بیٹھا ہوتا

تو اج ازبک کی شامت پکّی تھی زریام کے ہاتھوں

خریدا نہیں ہے لیکن میرا حق ہے میرے لالا پر!!

وہ اک ادا سے بولا

جب کے یہ کوئی نئ بات نہیں تھی جو دونوں اس طرح لڑ

رہے تھے اسلئے آریان نظر انداز کرتا اپنے موبائل پر

مصروف ہوچکا تھا

تمہارے لالا نہیں ہے میرے لالا سے تُم سے زدہ حق میرا ہے

میں لالا کا سگا بھائی ہُوں تُم ہمارے سگ!!

ابھی آگے زریام مزید بولتا کے آریان کی دھاڑ پر

اُس کے چلتے لب اور زبان رکے تھے

زریام !! آریان نے دھاڑتے ہوئے اُسے پکارا جب کے

برابر میں بیٹھا ازبک جو زریام کی بات پر افسردگی سے اُسے

دیکھ رہا تھا آریان کی دھاڑ پر اچھل کر کھڑا ہوا تھا

کیونکہ وہ اس کیلئے تیار نہیں تھا

زریام نے فوراً نظریں جھکائی تھی وہ سمجھ گیا تھا

آریان کو کس بات پر غصّہ ایا ہے آریان غصے سے

سرخ ہوئے کھڑا ہوا ازبک بھی نظریں

جھکائے کھڑا تھا اور زریام بھی !!

آریان بھاری قدم لیتا زریام کے روبرو ایا

زریام جانتا تھا یہ بات کے ازبک سگا نہیں

آریان کو ہمیشہ تپش دلاتی ہے لیکن انجانے میں اُس

میں اج زریام کے منہ سے نکل گیا تھا !!

وہ نہیں چاہتا تھا ازبک کوئی احساسِ کمتری کا شکار ہو

جب کے وہی زریام کافی مہینوں کے بعد اپنے لالا کو خود پر اس طرح

غصے ہوتے دیکھ اپنی آنکھیں سختی سے میچ گیا

معزرت لالا میرا وہ مطلب نہیں تھا

ہنوز آنکھیں سختی سے میچے وہ صفائی دینے لگا

تمہارا جو بھی مطلب تھا زریام آئندہ یہ لفظ تمہاری زبان پر

نا آئے !! اگر تم میری ہر اتی سانس ہو تو

ازبک میرے دل کی دھڑکن اور ان دونوں کے بغیر انسان

زندہ نہیں رہ سکتا !! آریان بھاری گھمبیر آواز میں بولا

ازبک اور تُم دونوں میری اولاد ہو

اسلئے خود کے برابر سمجھو ازبک کو!! آریان ہر لفظ پر

زور دیتا اُسے باور کروا رہا تھا

جب زریام نے فوراً اسباب میں سر ہلایا !!

جاؤ دونوں !! آریان ہنوز کھڑے بنا دونوں کو دیکھ بولا

جب زریام نے کچھ بولنے کیلئے کھولے

لالا م۔!!!

ابھی وہ بات مکمل کرتا جب آریان بولا

زریام جاؤ دونوں !! آریان بات کاٹتے ہوئے بولا

جب زریام نظریں جھکائے کمرے سے نکلا جب کے پیچھے

بلکل خاموشی سے زبک بھی نکل چکا تھا وہ دونوں

سمجھ چکے تھے کے آریان غصے میں ہے اور اُسے کسی

سے بات نہیں کرنی !!

پیچھے آریان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا

یہ کرنا ضروری تھا اس بات پر سختی کرنا بے حد ضروری

تھا تاکے آئندہ زریام یہ بولنے کی غلطی نا کریں !!

ازبک واقعی اس بات پر احساس کمتری کا شکار ہو جاتا

جو آریان کبھی ہونے نہیں دے سکتا تھا

آریان صوفے پر واپس بیٹھا ابھی اُس نے موبائل کھولا تھا

جب باہر سے کچھ آوازیں انا شروع ہوئی؛!

جسے پہلے تو آریان نے نظر انداز کیا

لیکن آوازیں بڑھتی جارہی تھی !! بڑھتی بڑھتی

وہ بے حد تیز ہورہی تھی !!

آریان نے غصے سے اپنے کمرے کے بند دروازے کو گھورا

کافی دیر تک آوازوں کا نہ رکتا دیکھ آریان غصے سے

کھڑا ہوا!!

آوازیں اتنی ہی تیز ہورہی تھی

آریان جوہی لاؤنج میں پہنچا سامنے کا منظر دیکھ

اُس کے قدم رکے تھے

سامنے صوفوں پر تمام حویلی کے لوگ بیٹھے تھے

جو مریم کی معصوم باتوں پر قہقہ لگا کر ہنس رہے تھے

جب کے مریم خود بھی بتاتی ہوئی اپنی باتوں پر

زورو سے قہقہ لگا رہی تھی

آریان سامنے نظر جمائے یہ سب دیکھ رہا تھا

سب اُس سے انجان قہقہ لگا رہے تھے مریم کی

نا سر نا پیر کی باتیں سب کو ہنسنے پر مجبور کر رہی تھی

تھی جب کے وہاں ازبک اور زریام بھی موجود تھے

ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا جو اج ہورہا تھا

حد تک دادا سائی بھی قہقہ لگا کر ہنس رہے تھے

پھر آپ لوگوں کو پتا ہے کیا ہوا ؟؟

کتا میرے پیچھے لگ گیا تھا !! ہاہاہا !! مریم کہتی

شدت سے پھر ہنسی تھی

جب کے اُس کے ساتھ ہی سب کا قہقہہ اک بار پھر

ہوا میں بلند ہوا تھا

آریان مٹھیاں بھینچے اب یہ سب دیکھ رہا تھا

اس لڑکی نے اتے ہی اُس کی حویلی

کا سکون ختم کرکے رکھ دیا تھا اور تو اور

ساری حویلی والوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا تھا وہاں

کا ماحول ایسا بلکل نہیں تھا !!

آریان مزید ضبط نہ رکھتے آگے ایا !!

سب کی نظریں جیسے جیسے آریان کے تنے ہوئے سپاٹ چہرے

پر پڑھ رہی تھی سب کے قہقہے تھم رہے تھے

سب جانتے تھے آریان کو شور بلکل نہیں پسند تھا

جب کے آریان کے چہرے کے تصورات بتا رہے تھے کے

وہ بے حد غصے میں ہیں

سب کی نظر آریان پر پڑھ چکی تھی سوائے مریم کے جس

کا رخ حورین کی جانب تھا

سب کے قہقہے رک گئے تھے سوائے مریم کیھر آپ لوگ یقین نہیں کرینگے

میں نے غصے میں آکر چھت سے چھلانگ لگا دی !

ہاہاہا!! وہ اتنا کہتی اپنی بات پر ہنس ہنس کے

لوٹ پوٹ ہورہی تھی لیکن کچھ دیر تک کسی اور کو نہ ہنستے دیکھ

مریم ہنسنے کی وجہ سے سرخ چہرہ لیے سیدھی ہوئی پھر

سب کو دیکھنے لگی

آپ لوگ ہنس کیوں نہیں رہے ؟؟

مریم سوچتے ہوئے بولی وہ اب تک آریان کو دیکھنے

سے قاصر تھی !!

مزا نہیں ایا اس بات پر آپ لوگوں کو ؟کوئی بات نہیں میں آپ لوگوں

کو دوسری فنی بات بتاتی ہوں جس پر سب سب ہنس

ہنس کر پاگل ہوجائینگے ؛! مریم سب کو دیکھ خوشی سے

بولی جب کے سب کی نظریں آریان کے سپاٹ چہرے پر تھی

جب کے آریان مریم کی پشت گھور رہا تھا

مریم

حورین نے اُسے سامنے کی جانب متوجہ کرنے

کی کوشش کی !

عین سناتی ہُوں نا فنی بات رکو سوچنے دو !! مریم سوچتی ہوئی

مصروف انداز میں بولا

مریم لالا !! حورین نے دھیرے سے کہا جو میں نہیں سن پائی

عین تُم تو ایسے ڈر رہی ہو جیسے خدا خواستہ

تمہارے وہ غصے والے سڑو لالا آگیے ہو !

ہاہاہا!! مریم کہتی ہنسنے لگی جب حورین نے کھسیانا سا مسکرا کر

آریان کو دیکھا

لالا !! حورین نے کھڑے ہوتے پکارا جب کے مریم جس کا رخ

دوسری جانب تھا حورین کے لالا پکارنے پر اُس کی جان ہوا ہوئی

تھی

اُس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا یعنی

سچ میں پیچھے آریان تھا وہ یہی سوچ رہی تھی !!

آریان بچے بیٹھو کھڑے کیوں ہو آپ!! معاملے کی نازکی کو

دیکھ امیرا بیگم جلدی سے بولی

نہیں امی جان مجھے نہیں لگتا یہاں میرا بیٹھنے

کا کام ہے !! آریان غصے سے کہتا بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا

اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا

جب کے مریم چار اُنگلیاں اپنے

منہ میں ڈالے بیٹھی تھی

مریم نے حلق تر کرتے اپنا رخ پیچھے موڑا جہاں سب

ہی اُسے دیکھ رہے تھے جب کے حورین غصے سے

گھور رہی تھی !!

مریم کھسیانا سا مسکراتی دھیرے سے کھڑی ہوئی

پھر مریم نے اِدھر اُدھر بھاگنے کا

راستہ دیکھا اک رستہ تھا جہاں سے وہ

عین سے بچ کر بھاگ سکتی تھی پھر کیا تھا ؟؟

مریم نے ناؤ دیکھا نا تاؤ ور تیزی سے دوڑ لگا دی

وہ اتنی زورو سے بھاگی تھی کے اگلے لمحے کب سب کی نظروں

سے اوجھل ہوتی کمرے میں جاچکی تھی کسی کو

پتہ ہی ہیں نہ چلا!!

سب حیرت سے وہ جگہ دیکھ رہے تھے جہاں

سے مریم ابھی ابھی بھاگ کر گئی تھی

سب جانتے تھے اس وقت آریان غصے سے اگ بگولا بنا

ہوا ہوگا اگر مریم کی جگہ کوئی ادمی ہوتا تو ابھی

وہ زندہ زمین میں گڑا ہوا ہوتا لیکن کیوں کے سامنے

لڑکی تھی تو اسلئے آریان خاموش ہو چکا تھا

آریان کی ڈشنری میں کسی نہ محرم لڑکی

نے بات کرنا سب سے زہر لگتا کام تھا اس لیے اج بھی

وہ خاموش ہو چکا تھا نہ آریان نے ضروری سمجھا اُس سے بات بھی کرنا

جبکہ آریان کے غصے سے حویلی کے

تمام لوگ واقف تھے کے اس وقت وہ کتنا غصے میں ہوگا

امی جان میں باہر جارہا ہوں لالا کو بتادیے گا ابھی وہ غصے میں ہیں

ابھی جانا درست نہیں !!

ازبک امیرا بیگم کو دیکھ بولا

ٹھک ہے میری جان ہم بتادنگے !! امیرا بیگم مسکرا

کر ازبک کے سر پر پیار دیتی بولی

جب ازبک مسکرا کر امیرا بیگم کو دیکھ پھر گھور کر زریام

کو دیکھ باہر نکلتا چلا گیا

دوسری جانب حورین غصے سے

کمرے میں داخل ہوئی

مریم کو کمرے میں نا دیکھ حورین کا پارا مزید ہائی

ہوا تھا

مریم کہا ہو !! حورین نے آواز لگائی

عین میں یہاں ہُوں لیکن پلز مت انا میں چھپی ہوئی ہُوں

تُم سے !! مریم کی آواز شاید بیڈ کے نیچے سے آرہی تھی

حورین نے اپنا وہم سمجھتے اِدھر اُدھر دیکھا

کہا ہو مریم ؟؟؟حورین نے پھر آواز لگای

یہاں!! اُس کی پھر محض اتنی آواز ائی تھی حورین کا شق

یقین میں بدل رہا تھا وہ اواز واقعی بیڈ کے نیچے

سے آرہی تھی حورین نے حیرت سے آنکھیں

کھولی پھر نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھی!!

اُس نے چہرہ نیچے کیے بیڈ سے نیچے جھانکا جہاں

مریم ڈھیروں معصومیت اپنے معصوم چہرے پر

لیے اُسے دکھائی دی!!

مریم بھی حورین کو دیکھ رہی تھی کچھ دیر خاموشی

سے دونوں اک دوسرے کو دیکھتے رہے جب حورین کا

قہقہ کمرے میں گنجا!! وہ زمین پر ہی بیٹھی شدت سے قہقہ

لگا کر ہنسی!!

اُسے ہنستا دیکھ مریم کو سمجھ نہ

ایا وہ بھی ہنسے یا نہیں !!

باہر آو مریم !! حورین ہنستی ہوئی بولی جب مریم

دھیرے سے باہر ائی !!

اور حورین کو دیکھنے لگی جو اب تک ہنس رہی تھی

تُم کیوں ہو اتنی پیاری!! حورین ہنسنے کے دوران بمشکل بولی

جب کہ اُسے مسلسل ہنستا دیکھ مریم کو اب غصّہ

آرہا تھا ؛! یعنی وہ اُس پر ہنس رہی تھی تو ؟؟

عین ؟؟ مریم ناک پھلائے بولی

جی میری جان !! حورین نے بمشکل اپنی ہنسی روکی

تُم مجھ پر ہنس رہی ہو ؟؟ مریم خفگی سے بولی

نہیں بچے میں تمہاری معصومیت پر ہنس رہی ہوں !!

اج کل کے زمانے میں کوئی اتنا

معصوم کیسے ہو سکتا ہے !! اوپر سے تُم اتنی پیاری

بچ کر رہنا گاؤں میں کسی کا دل تُم پر آگیا تو شادی پکّی ہے

حورین شرارت سے بولی

تمہیں لگتا ہے میں کسی ایرے گرے سے شادی کرونگی؟؟

میں شادی اپنی مرضی سے کرونگی کسی خوبصورت بندے

سے بلکل اپنی طرح

مریم اک ادا سے بولی !!!

بیٹا یہ گاؤں ہے ویدیش نہیں !! حورین نے اُسے

پھر یاد کروایا

جانتی ہُوں عین پچھلے چوبیس گھنٹوں میں یہ بات تُم مجھے

1118 بار بتا چکی ہو کے یہ گاوں نہیں ویڈیش ہے

میرا مطلب ویدیش نہیں گائوں ہے !!

دیکھا اب تو میرا دماغ خراب ہو گیا

مریم سلگ کے بولی

وہ کل سے حورین کا یہ جملہ سن سن کر تھک چکی تھی

اسلئے اب سلگ کر بولی ابھی حورین کچھ بولتی ک

دروازہ بجا !!

اجاے !! حورین کے اجازت دینے پر ملازمہ اندر ائی

جی ؟؟ حورین سوالیہ نظروں سے اُنہیں

دیکھ بولی!!

چھوٹی بی بی باہر مریم بی بی کو کوئی بلا رہا ہے !!

ملازمہ نظریں جھکائے بولی

کون ہیں آپ نے پوچھا ؟؟ اب کی بار مریم نا سمجھی سے

بولی !!

نہیں بی بی میرا سامنا نہیں ہوا مجھے

اشفاق (گارڈ) نے بتایا ہے !!

ٹھک ہے آپ جائے !! حورین اُنہیں دیکھ بولی جب

وہ اسباب میں سر ہلاتی کمرے سے نکلتی چلی گئ

کون ایا ہے جو مجھے بلا رہا ہے ؟؟ مریم بند

دروازے کو دیکھ سوچتی ہوئی بولی

پتہ نہیں !!چلو آؤ دیکھتے ہے تُم اکیلی

نہیں جاوگی میں تمہارے ساتھ جاؤنگی!! حورین

اپنا دوپٹہ درست کرتی بولی جب مریم

نے اسباب میں سر ہلاتے قدم آگے کی جانب بڑھائے

وہ دونوں کمرے سے نکلتی لاؤنج کی جانب

آرہی تھی

حویلی کافی بڑی ہونے کی وجہ سے لاؤنج تک پہنچنے کیلئے چند

منٹ ضرور درکار تھے

وہ دونوں لاؤنج میں پہنچی!!

لالا !!!سامنے ارحاب کو دیکھ مریم

کے چہرے پر خوشی کے رنگ پھیلے تھے چہرے پر اک

خوبصورت سی مسکراہٹ نے جگہ لی تھی

جب کے حورین نے نظریں اٹھائے ارحاب کو دیکھا تھا جب کے

بے وقت ارحاب نے بھی اُسے دیکھا تھا

دونوں کی خوبصورت آنکھیں اک دوسرے

سے ٹکرائی تھی پھر اگلے لمحے حورین نظریں جھکا گئی جب

کے ارحاب اُس سے نظریں نہیں ہٹا پارہا تھا

اور یہ زندگی میں پہلی بار ہورہا تھا جب ارحاب کسی لڑکی

کو اس طرح دیکھ رہا تھا !!

لالا !! مریم نے قریب اتے پکارا جب ارحاب نے جھٹکے سے

نظریں مریم کے چہرے پر مرکوز کی

کیسی ہے میری گڑیا !!

ارحاب نے اُسے سینے سے لگایا

میں ٹھک لالا آپ کیسے ہیں ؟؟ مریم نے خوشی

سے کہا وہ واقعی خوش تھی اپنے لالا کو دیکھ کر!!

کرم اللہ کا !! ارحاب مسکرا کر بولا نظریں بار بار حورین کے

جھکے ہوئے چہرے پر جارہی تھی

لالا آپ مجھے لینے آئے ہیں؟؟

مریم سوالیہ نظروں سے بولی

جی گڑیا سب آپ کو یاد کر رہے ہیں اور بڑی خالا

بھی ائی ہوئی ملنے آپ سے !! ارحاب نے مسکرا کر کو

کیا بڑی خالا ائی ہوئی واؤ !!! لالا بس اک سیکنڈ میں شول لے کر آتی ہوں

مریم خوشی سے چہک کر کہتی اب بنا

ارحاب کی بات سنے کمرے میں بھاگی تھی

اب پیچھے ارحاب اور حورین بچے تھے!!

میں امی جان کو بلا کر لاتی ہُوں !حورین کہتی جانے

لگی جب ارحاب کی اواز پر قدم رکے

آرہی ہے پھپھو جان اُنہیں بتادیا ہے !! آپ یہاں رک سکتی ہے

ارحاب اپنی پرکشش آواز میں بولا

اتنے سالوں میں ارحاب نے حورین کو

پہلی بار دیکھا تھا اُس کی نظریں بار بار

حورین پر جارہی تھی یہ کہنا درست ہو گا کے پہلی

بار ارحاب شاہ کا دل اور نظریں دونوں اُس کے قابو میں

نہیں تھی جب کے ارحاب کی بات پر حورین دھیرے سے

اسباب میں سر ہلاتی واپس اسی جگہ آکر کھڑی ہوگئی

حورین بس امیرا بیگم کا انتظار

کر رہی تھی اُن کے اتے ہی وہ یہاں سے جانے کا ارادہ

رکھتی تھی مہمان کوئی ایا ہوا تھا تو وہ ایسے نہیں جاسکتی

تھی اسلئے بار بار پیچھے دیکھتی امیرا بیگم کا

انتظار کر رہی تھی جو کے آکر ہی نہیں دے رہی تھی

جب کے اُس کے بار بار پیچھے دیکھنے کا مطلب ارحاب

بہت اچھے سے سمجھ رہا تھا

اگر آپ کمفرٹیبل نہیں ہیں تو آپ یہاں سے جا سکتی

ہیں لیکن یوں ریکٹ کرکے مجھے عجیب فیل

مت کروائے !! ارحاب کہتا صوفے پر بیٹھا

ن۔نہیں ایسا کچھ نہیں ہے میں بس امی جان کو دیکھ رہی

تھی !! حورین فوراً اپنی صفائی میں بولی

میں وہی بول رہا ہوں آپ کو

کے اگر آپ کو پروبلم ہے تو آپ

جا سکتی ہے !!آپ اس طرح ریکٹ کر رہی ہے

جیسے میں آپ کو کوئی نقصان پہنچاونگا

ارحاب اُس کے چہرے کو دیکھ بولا

ن۔نہیں ایسا نہیں ہے آپ غلط سمجھ رہے ہیں !! حورین

نے نفی میں سر ہلاتے کہا

اوکے !! اُس کی بات پر ارحاب نے محض اتنا

جواب دیتا

کیا لینگے آپ چائے یا کافی ؟؟حورین کچھ لمحے بعد بولی

کچھ نہیں !! ارحاب دو ٹوک بولا جب حورین کو لگا شاید اُسے

برا لگا ہے !!

آپ مہمان ہے ہمارے گھر کے بتائے کیا لینگے ویسے بھی

دا جی کہتے ہیں گھر آئے مہمان کو بنا کچھ کھلا ہے پلائے

جانے نہیں دیتے !!

تو اپ اگر ناراض بھی ہیں تو اپنی ناراضگی ختم کر دیں

کیونکہ ہمارے بیچ ایسا کچھ نہیں ہے جس کی وجہ

سے اپ ناراض ہو اور میں اپ کو مناؤں اسلئے سیدھی

طرح مجھے بتائیں کہ آپ کیا

پیئیں گے!! حورین بھی دو ٹوک لہجے میں بولی

جب کے دل میں وہ مریم کو پکار

رہی تھی کے امیرا بیگم نہیں تو کم سے کم وہ تو اجاے اک

سیکنڈ نکا کہے کر گئی تھی اور اب پانچ منٹ ہوگئے تھے !!

حورین غصے سے سوچ رہی تھی جب کے مریم

پلر کے پیچھے چھپے اُن دونوں کی باتیں سن رہی تھی

اور ساتھ ساتھ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ اپنی ہنسی دبا تھی تھی

دوسری جواب حورین کی نوں سٹاپ

بات سنتے ارحاب نے ایبرو اٹھائے اُسے دیکھا

دیکھو لڑکی پوری بات سن لیا کرو !! میں نے کہا کافی

اور چائے میں سے کچھ نہیں میں گرین ٹی پیتا ہُوں

ارحاب اپنے ہر لفظ پر زور دیتا بولا

جب حورین نے اپنا نچلا کب دانتوں تلے دبایا

اوہ س۔سوری !!

اپنی بے وقوفی پر حورین کا دل کیا وہ بوتل

کی جن کی طرح بوتلل میں قید ہوجائے

میں نے تمہاری سوری قبول نہیں کرنی !! ارحاب نے کہتے

صوفے کی پشت سے ٹیک لگائی

کیوں ؟؟ حورین نے آنکھیں چھوٹی کیے دیکھا

کیونکہ ہمارے بیچ ایسا کوئی تعلق نہیں

جس کی بنا پر میں ناراض ہُوں اور تُم مجھے سوری بولو

تو جب جواز ہی نہیں بنتا تو تمھاری سوری وقبول کروں؟؟

بلکل حورین کا جملہ ارحاب اُسے الٹا بول چکا تھا

جب حورین نے اُسے گھورا وہ پہلی بات کسی غیر

کے سامنے ایسے بیٹھی تھی وہ بھی اسلئے کیونکہ وہ اس کا کزن تھا

بھلے سگا نہیں !!

لیکن تھا تو کزن ہی نا !!

ارحاب کا شاہ حویلی انا جانا بہت کم تھا آریان

سے وہ باہر ملتا تھا اسلئے حورین کو وہ کافی سالوں بعد

دیکھ رہا تھا !!

آپ کو نہیں لگتا آپ نے مجھے ابھی ابھی تانا مارا ہے ؟؟

حورین نے سوالیہ نظریں لیے پوچھا

نہیں مجھے تو نہیں لگتا اگر پھر بھی آپ کو لگتا ہے

تو مجھے نہیں لگتا کے وہ میرا مسئلہ ہے ! ارحاب نے کندھے

اچکائے ارحاب کے ایسے جوابوں کا مطلب ساف

تھا کہ اسے حورین کی وہ بات اُسے اندر تک سلگا چکی تھی

جس کی وجہ سے ارحاب حورین کو ایسے ہی جواب دے

رہا تھا جس طرح حورین نے دیا تھا

دوسری جانب مریم بڑی مشکل سے

ہنسی دبائے پھس پھس کر ہنس رہی تھی کیونکہ

اگر ذرا سا زور سے وہ ہنستی تو آواز ان کی طرف

انی تھی !!

آپ مجھے اک کے بعد ایک ٹونٹ مار رہے ہیں !!

حورین اُسے گھور رہی تھی

میں نے ابھی بتایا نا کے آپ کو جو

بھی لگے میرا مسئلہ نہیں ؟؟ ارحاب نے اپنی

بات دہرائی ابھی حورین غصے میں کچھ کہتی کے امیرا بیگم

اتی دکھائی دی جنھیں دیکھ ارحاب اور حورین دونوں

کھڑے ہوئے تھے جب کے مریم بھی اب پلر کے پیچھے سے

نکلنے کی تیاری کر رہی تھی

السلام علیکم پھپھو جان!!

ارحاب مسکرا کر بولا

وعلیکم السلام واہ بھائی واہ اج کہا سے چاند نکلا ہے

ارحاب ایا ہے !! امیرا بیگم مسکرا کر آگے اتی بولی

جب کے اُن کی بات پر ارحاب بے اختیار ہنس پڑا تھا

پھپھو جان چاند وہی سے نکلا ہے جہاں سے روز نکلتا ہے

ارحاب دلکشی سے مسکرا کر بولا

مریم کو لینے تو نہیں آئے بچے ؟؟ امیرا بیگم سوچتی

ہوئی بولی

جی پھپھو جان بلکل ایسا ہی ہے دراصل بڑی خالا ائی ہے

تو اُنہیں مریم سے ملنا ہے !! ارحاب نے مسکرا کر کہا

بیٹا ابھی تو ائی تھی مریم اُس کے انے سے رونق لگ گئی تھی

اتنی جلدی لینے آگیے آپ

۔امیرا بیگم ارحاب کو دیکھ بولی

بس پھپھو جان ہماری حویلی کی رونق یہاں آئیگی

تو وہاں کی رونق چلی گئی !!

لیکن بے فکر رہیں مریم پھر اجائیگی! ابھی گھر پر سب یاد کر

رہے ہیں مریم کو کافی وقت بعد آئی ہے گڑیا

گھر ! ارحاب نے مسکرا

کر سمجھایا

ہاں بیٹا یہ بھی ہے چلے ٹھک ہے آپ لے جائے مریم کو لیکن پھر

جلدی واپس اُسے یہاں بھیج دیے گا

امیرا بیگم اسباب میں سے ہلاتی بولی جب ارحاب نے

سر کو خم دیا ؛!

اتنے مریم بھی پلر سے نکل کر ائی تھی جب کے اب

تک اُس کے چہرے پر مسکراہٹ ضبط کرنے کی وجہ سے

سرخی پھیلی تھی ؛!

چلے لالا میں آگئی ہُوں !! مریم پلر کے

پیچھے سے اتی دھیما مسکرا کر بولی

اللہ حافظ پھپھو جان !! مریم امیرا بیگم کے پاس اتی بولی

جب اُنہونے اُسے سینے سے لگایا

اللہ حافظ میری جان !! امیرا بیگم نے اُس کی پیشانی چومی

اللہ حافظ عین !! مریم حورین سے ملی !! جب اُس نے مسکرا کر

اُسے گلے لگایا

اللہ حافظ میں تمہیں بہت مس کرونگی

یار جلدی واپس آجانا !! حورین اُداسی سے بولی

ہمم انشاءاللہ !! مریم نے دھیما سا مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

چلے لالا !! پھر ارحاب شاہ کی جانب مڑی

جی بچے چلو!! ارحاب اسباب میں سر ہلاتا آگے بڑھا جب کے

مریم بھی ارحاب کے ساتھ ہی باہر نکلی تھی !!

کتنا پیارا بچہ ہے ارحاب ماشاللہ !!

امیرا بیگم ارحاب کی آگے بڑھتی پشت کو دیکھ بولی

جب برابر میں کھڑی حورین نے پہلے ارحاب کی پشت دیکھی

پھر امیرا بیگم کو

اتنے بھی کوئی پیارے نہیں !! حورین منہ بنائے بولی

جب کے حورین کی بات پر امیرا بیگم نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا

کیونکہ ارحاب واقعی بے حد خوبصورت تھا تو اُنہیں حورین

کی بات پر حیرانی ہوئی تھی

جب کے اپنی بات پر غور کرتے حورین نے

چور نظروں سے امیرا بیگم کو دیکھا تھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی

امی جان آپ ارام کریں میں اتی ہُوں!! حورین حلق تر کیے

جلدی سے بولتی اپنے کمرے کی اور بڑھی تھی کیونکہ اُس نے اج

تک اپنی امی کے سامنے اس طرح کی کوئی بات نہیں

کی تھی نا وہ کبھی کسی مرد کے یوں سامنے اتی تھی جیسے اج ارحاب کے

ائی تھی فن تو یہ تھا کہ امیرا بیگم نے بھی کچھ نہیں بولا اُسے

اس طرح اجانے پر

صبح سے گیا ہوا ہے !! آریان نے لفظ دہرائے

پھر فون نکالتے ازبک کو کول ملای!!

پہلے تو اک دو دفا فون ملانے پر کسی نے کول نا اٹھائی لیکن تیسری

بار فون ملانے پر مقابل سے فون اٹھا لیا گیا تھا

ازبک؟؟ آریان نے اُس کا نام پکارا تھا

ہیلو؟؟؟ مقابل سے آواز آئی لیکن وہ ازبک کی نہیں تھی

کون؟؟اب کی بار آریان نے کہا تھا

آپ آریان شاہ بات کر رہے ہیں؟؟ مقابل سے کسی

بھاری آواز سے پوچھا گیا

ہاں بول رہا ہوں ازبک کہا ہے ؟؟ آریان کی رابدار

آواز فون سے ٹکرائی

میں آپ کو ہی کول کرنے لگا تھا دراصل یہاں اک باڈی

پڑی ہے جس کے پاس یہ فون ملا ہے !! باڈی والا شخص مرچکا ہے

مقابل کے لہجے میں پریشانی تھی

جب کے اُس کی بات پر آریان کے تصورات

ڈھیلے پڑے تھے

کیا ؟؟ کہا کس جگہ!! آریان کی آواز قدرے اونچی تھی

جب کے سامنے بیٹھی امیرا بیگم کو کچھ غلط ہونے کا خدشہ

سنائی دیا اندر داخل ہوتا زریام آریان کی آواز سنتے

بھاگتا ہوا آریان کے پاس آیا

تھا !!جب مقابل نے وہ جگہ بتائی جہاں لاش اس پر موجود تھی

آریان تقریباً بھاگنے والے انداز میں اگے بڑھا تھا

جب کے زریام بھی آریان کے پیچھے بھاگا تھا

وہ اتنا سمجھ چکا تھا کے کچھ غلط ہوا ہے

وہی پیچھے امیرا بیگم اپنے سینے پر ہاتھ رکھ گئی یقیناً سمجھ

وہ بھی گئی تھی کے کچھ بہت غلط وا ہے دعا تھی بس وہ نا ہوا ہو

جو دماغ میں وسوسے آرہے تھے

گاڑی کی بارش ڈرائیونگ کرتے آریان اُس جگہ جلد سے جلد پہنچنا

چاہتا تھا جب کے آریان کے چہرے پر کوئی تصورات نہیں تھے

لیکن اس وقت دل میں کیا کیا چل رہا تھا

یہ کوئی نہیں جانتا تھا !! برابر میں بیٹھے زریام کی ہمت

نہیں ہورہی تھی کے پوچھ سکے کے کیا ہوا

اگلے کچھ منٹوں میں آریان نے گاڑی جھٹکے سے اُس جگہ روکی

تھی جس جگہ کول اٹھانے والے شخص نے بتایا تھا

گاڑی کا دروازہ کھولتے آریان تیزی سے آگے کو بھاگا

جب پیچھے زریام بھی آریان کے پیچھے ہی بھاگا تھا

وہ لوگ تھوڑا آگے آئے جب لوگوں کا رش

جمع دیکھ کچھ لمہوں کیلئے قدم رکے تھے دائرۃ بنائے

پوری عوام جمع ہوئی تھی کسی کے اندر جانے کا راستہ نہیں تھا

ایمبولینس کی آوازیں انا شروع ہوچکی تھی جب کے اندر موجود پولیس

لوگوں کو لاش سے دور کر رہی تھی جس کو

سب ویڈیو بناتے اور افسردگی سے دیکھ رہے تھے

میڈیا بھی انا شروع ہوچکی تھی کچھ لمہوں میں یہ نیوز ہوا

کی طرح پھیل چکی تھی

آریان کے دل کو شدت سے کچھ ہوجانے کا اب احساس

ہوا تھا وہ پھر سے آگے بھاگا آریان کو دیکھ سب

خود سائڈ ہوتے جگہ بنانے لگے آریان تیزی سے لوگوں کو

سائڈ کرتا آگے بھاگا لوگوں کے رش سے نکلتے اب

سامنے چاروں اطراف میں اک لال رنگ کی پٹی لگاے

پولیس نے اُس جگہ کو سیل کیا گیا

تھا لاش اب بھی ویسے ہی پڑی تھی جب کے پولیس لوگوں کو پیچھے کر رہی تھی !!

پہلی بار اپنی 31 سالا زندگی میں آریان کو

ڈر محسوس ہورہا تھا کے کے یہ لاش اُس کے جان سے

عزیز بھائی کی نہ ہو سفاکی سے لوگوں کو مارنے والا

اج اپنے بھائی کی لاش کو دیکھ شدت سے نفی کر رہا تھا کے

بس یہ ازبک کی نہ ہو

آریان نے گہرا سانس لیے سرخ آنکھوں کے ساتھ ہاتھ

آگے بڑھا کر سفید کپڑا اُس لاش کے چہرے سے ہٹایا تھا

آریان نے لاش کو دیکھا اگر آریان کی جگہ

کوئی اور لاش کو اتنا قریب سے دیکھتا تو یقیناً

بے ہوش ہوجاتا کیونکہ جس حساب سے اُس لاش کی حالت

تھی اُس کا حلیہ چہرہ کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا !!

اُس لاش کا چہرہ زخمی ہوئے بری طرح جلا ہوا تھا جس کا مطلب صاف تھا

کے لاش پر تشدد کرنے کے بعد اُسے جلا دیا گیا ہے تاکہ اُس کی

پہچان نا ہوسکے !!

لاش کو پہچاننا ناممکن تھا !! جس سے اک نئ اُمید جاگی تھی

کے شاید یہ ازبک کی لاش نہیں تھی

کیا ملا لاش کے پاس سے !! آریان نے چہرہ گھمائیں پولیس

کو دیکھ کہا جب پولیس نے اک پلاسٹک کی تھیلی آریان کی

جانب بڑھائی

سر یہ !! پولیس پہلے دیکھ نہیں پائی تھی کے یہ آریان شاء ہے

28 گاوں کا سربراہ بہت سے گاوں کی سب سے بڑی ہنستی

لیکن جب دیکھا تو فوراً سے بھی پہلے تھیلی آریان

کو تھمائی تھی آریان نے اُس تھیلی کو تھاما جب کے آریان

اب تک گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا تھا

تھیلی میں اک والٹ اور اک گھڑی تھی آریان نے دونوں چیزیں

باہر نکالی!

گھڑی کو دیکھ آریان نے اُس پر پکڑ مضبوط کی تھی جب کے

والٹ نکالتے آریان نے والٹ کھولا والٹ کھلتے ہی سامنے چھوٹی

سی ازبک اور اپنی تصویر دیکھ آریان کچھ لمہوں کیلئے سانس تک روک

گیا تھا

آریان کی آنکھیں مزید سرخ ہوئی تھی آریان نے

گھڑی کو دیکھ آریان کی پکڑ مزید مضبوط ہوئی تھی وہ گھڑی ازبک

کی تھی جو اُسے آریان نے ہی سے دلائی

تھی س گھڑی کو دیکھ آریان کو

وہ لمحہ یاد آیا تھا جب آریان نے ازبک کو یہ گھڑی دلائی تھی

!! Blood tester

جلدی !!آریان نے پیچھے مڑتے دھاڑتے ہوئے کہا جب سب

اپنی جگہ سے سہم کر اِدھر ادھر ہوئے تھے

اک پولس آفیسر نے بھاگتے ہوئے آکر

بلڈ ٹیسٹر آریان کو تھمایا گھڑی اور لاش کے پاس

پڑا خون آریان نے بلڈ ٹیسٹر میں ڈالا اگلے لمحے سکرین پر

بلڈ گروپ دیکھ آریان سٹل ہوا تھا ہر اُمید ٹوٹ چکی تھی

تمنا وسوسے سچ ہوچکے تھے

ٹیسٹر پر گروپ -0 دکھائی دیا جو آریان اور ازبک کا اک جیسا تھا

سب سے زدہ rare خون آریان بے ساختہ زمین پر بیٹھا تھا

لالا!! زریام نے آگے بڑھتے آریان

کے کندھے پر ہاتھ رکھا آریان سرخ آنکھوں سے بس لاش

کو دیکھ رہا تھا جب کے زریام کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی

ازبک سے جتنی اُسکی لڑائی ہو تھے تو وہ لوگ اک ہی خون !!

لالا!! زریام نے آریان کا بازو تھامتے پکارا جب آریان

نے خالی نظروں سے زریام کو دیکھا آریان کے چہرے پر اب بھی کوئی تصورات

نہیں تھے لیکن اُس کی آنکھیں سب بیان کر رہی تھی

آریان کی خون جھلکاتی سرخ آنکھیں دیکھ

زریام تڑپ اٹھا تھا

لالا !! اُس نے تڑپ کے پکارا جب آریان شاہ کھڑا گیا

کوئی یہاں سے نہیں ہلے گا چاروں طرف نقابندی لگاؤ یہاں سے

کوئی اک شخص بھی گیا تو کسی کو نہیں چھوڑوں گا!!

آریان پولیس والوں کو دیکھ دھاڑا تھا جب پولیس فورس

دوڑتی ہوئی چاروں اطراف نقا بندی لگانے لگی جس کے اندر موجود

شور کرتے آگے بھاگنے لگے

کچھ لمہوں میں وہاں شور شرابا شروع ہوچکا تھا

چپ!!! بلکل چپ!! آریان کی گرجدار اواز پر دور بیٹھے

پنچھیوں کو بھی حل چل رکی تو

میں نے کہا کوئی نہیں ہلے گا اپنی جگہ سے !! ابھی سب تماشا دیکھ رہے تھے

اب پورا دیکھ کر جانا یہاں سے تب تک کوئی نہیں جائیگا جب

تک میرے بھائی کا قاتل نہیں مل جاتا !!

آریان دھاڑا تھا اشتعال سے اُس کا وجود ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا

دل میں طوفان اٹھ رہے تھے

چہرہ گردن بے حد سرخ ہورہی تھی

اپنے بھائی کے قاتل کو وہ کتے کی موت مارنے والا تھا

دو منٹ میں سارے سی سی ٹی وی فوٹیج نکل واؤ!!

آریان کی دھاڑ پر سب سہم رہے تھے وہاں کا ماحول کافی خوف نقل

بنا ہوا تھا آریان کسی کو نہیں چھوڑنے والا تھا!!

اگلے دو منٹ میں تمام سی سی ٹی وی فوٹیج یہاں وجود تھی

آریان اس وقت بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس تھا

ان سب کے دوران اُس کے بال بے ترتیبی سے پیشانی

پر پھیلے تھے !!شرٹ کے آگے کے دو بٹن کھولے ہوئے تھے جس سے

اُس کا کسرتی سینا تھوڑا نمایاں ہورہا تھا چہرہ بے ہد

سرخ تھا ہاتھوں اور گردن کی رگے نمایاں تھی آریان

کی آنکھوں میں قاتل کیلئے دہشت دیکھ سب کو اپنا

آپ ختم ہوتا محسوس ہورہا تھا وہ جیتنا خوبصورت تھا

غصّہ اُسے اتنا ہی شدت سے اتا تھا جس پر وہ قہر بن کر برستا تھا

آریان شاہ کے غصے سے گلی گلی کے لوگ واقف تھے !!

آریان بھاری قدم اٹھاتا آگے کی جانب بڑھا جہاں سی سی ٹی وی کے سامنے

کرسی پر بیٹھا شخص خوف سے دو چار ہورہا تھا

یہ نہ ہو گویا آریان شاہ اُسے دنیا سے رخصت کر دیں

لگاؤ !! آریان کی آواز میں تکلیف اور غصے دونوں کے آثار تھے

لیکن ابھی وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتا تھا ابھی اُسے اپنے بھائی کے قاتل کو زندہ زمین

میں گاڑنا تھا پھر اُس نے اپنے بھائی کے دور جانے کی تکلیف کو خود پر

ایا ہونے کی اجازت دینی تھی

سی سی ٹی وی کنٹرولر نے جلدی جلدی

فوٹیج لگائی جو کے ابھی سے اک گھنٹہ پہلے کی تھی!!مکمل یہاں اس وقت

خاموشی چھا چکی تھی آریان کی سرخ نظریں کیمرے پر تھی

جب کے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائے اور گہری سانس لیے وہ خود

پر قابو رکھنے کی مکمل کوشش کر رہا تھا !!

روکو!!! آریان کی آواز اُس نے جلدی سے بٹن ڈبا کر فوٹیج روکی!

تھوڑا پیچھے !! آریان کی آواز پر اُس نے تھوڑا سا فوٹیج پلے کیا

جس میں صاف پتہ چل رہا تھا !! کے تب سے یہاں کیا

ہورہا تھا سب سے پہلے ازبک کی گاڑی سامنے بنی

بیکری پر رکی تھی ازبک گاڑی سے اترتا کھانے کی کچھ چیزیں

لیتا آگے اتا دکھائی دیا ازبک کا خوش چہرہ دیکھ آریان کے

دل کو کچھ ہو تھا وہ لاکھ کوشش کریں خود پر ضبط رکھنے

کی لیکن سب جانتے تھے کے ازبک آریان کیلئے کیا تھا

جب کے سامنے سکرین پر ازبک آگے بڑھتا گاڑی پر سوار

ہونے کے بجائے دوسری جانب گیا تھا

جس کی فوٹیج وہ لوگ دیکھنے سے قاصر تھے کیونکہ اُس طرف

کوئی سی سی ٹی وی کیمرا نہیں تھا!

جہاں ازبک گیا ہے وہاں کا پلے کرو!! آریان کا صبر اُس کے

سر چڑھتے جارہا تھا !!

س۔سر وہاں کیمرا نہیں لگا ہوا !! اُس لڑکے نے حلق تر کرتے کہا

جب کے اُس کی بات اک شیر کو وحشت کرنے کیلئے کافی تھی

آریان نے طاقت سے اپنا پیر اُس کی کرسی پر مارا

تھا جس سے وہ دور جاکر گرا

اگر میرے بھائی کا قاتل مجھے ابھی نہیں ملا تو یاد رکھنا

تمہاری موت بھی امین ہے میرے ہاتھوں !! آریان آگے بڑھتا اُس کے چہرے

پر طاقت سے مکہ برساتا دھاڑا تھا

جب زریام نے بھاگ کر جاتے آریان کو پیچھے کرنا چاہا

لالا !! لالا چھوڑ دیں پلز اُسے !! زریام آریان کو پیچھے کرنے کیلئے

پوری طاقت سے اُسے سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا

لالا ابھی یہ وقت نہیں ہے اُس کو کچھ کہنے کا

ہمیں ازبک کے قاتل کو ڈھونڈنا ہے اُس کا پتہ لگانا

ہے اس سے پہلے وہ مزید دور بھاگ جائے !! زریام نے

آریان کو پیچھے کرتے سمجھانا چاہا

وہ دنیا کے کسی کونے میں بھی چھپ جائے اُسے کتے کی موت

مارنا میری زندگی کا مقصد ہے !! آریان غرایا تھا

زریام نے سمجھاتے واپس آریان کو سی سی ٹی وی کی جانب متوجہ کیا

اب سی سی ٹی وی میں آگے کی فوٹیج چل رہی تھی

جس میں ایک لڑکا ازبک کے پیچھے گیا تھا اور پھر ٹھک

بیس منٹ بعد سی سی ٹی وی والی جگہ پر اُس جلی ہوئی لاش

کو کسی نے اچھالا تھا کس نے اچھالا تھا وہ نہیں معلوم ہوسکا

کیونکہ سی سی ٹی وی میں اُس طرف کا کیپچر نہیں ہوا تھا

لاش کو بے دردی سے اچھالنے پر وہ اُس جگہ گری تھی جہاں اب بھی

وہ پڑی تھی

اک شخص منہ پر ماسک لگائے اِدھر اُدھر دیکھتا گاڑی میں بیٹھا اور غلطی سے

گاڑی کی نمبر پلیٹ سی سی ٹی وی میں دکھائی دے چکی تھی

یہ دیکھ آریان کا ضبط ٹوٹ رہا تھا جب

سی سی ٹی کے بلکل آخری نظر اتے حصے میں ایک کالی رنگ

کی بڑی گاڑی آکر رکی !! آریان کی نظروں نے غور کیا تھا

پھر اُس طرف سے اک لڑکا چہرہ ماسک سے ڈھآپے اِدھر اُدھر

دیکھتا اُس گاڑی کی جانب بھاگا تھا اُس گاڑی میں بیٹھ کر

اگلے لمحے وہ گاڑی ہوا کی طرح وہاں سے غائب ہوتی آنکھوں

سے اوجھل ہوئی تھی

آریان نے تیزی سر آگے بڑھ کر فوٹیج بیس سینکند پیچھے کی

پلیٹ نمبر !! آریان کے لبوں نے حرکت لی غلطی سے اُس گاڑی

کی پلیٹ نمبر سی سی ٹی وی میں کیپچر ہوچکی تھی آریان نے

فوراً اپنا فون نکالتے کسی کو کول ملای!!

اسلام علیکم سر!!۔مقابل سے سلام کیا گیا

نمبر پلیٹ لکھوں اگلے ایک سیکنڈ میں مجھے اس کا ایڈریس

تصویر۔ہر چیز چاہیئے !! آریان نے کہتے بنا اُس کی سنے گاڑی کا نمبر کہتے فون رکھا

اس دوران باڈی کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا تھا

جب کے اگلے لمحے گاڑی کے مالک کا ایڈریس

تصویر اور نام تمام چیزیں سامنے تھی جسے دیکھ زریام اور آریان

کی آنکھوں میں بے یقینی پھیلی تھی !!

سامنے دکھتا ایڈریس زوریز شاہ کی حویلی تھی جب کے تصویر

احمد (مریم کے کزن) کی تھی نمبر بھی احمد کا ہی تھا جسے دیکھ

آریان کی آنکھوں میں مزید دہشت پھیلی تھی جب کے زریام حیرت سے

دیکھ رہا تھا

آریان کا دماغ اس قدر غصے سے پاگل ہورہا تھا

کے اُسے لگ رہا تھا وہ کچھ بھی کر گزرے گا !! اگلے لمحے

آریان کے تیزی سے بھاری قدم اُس کی گاڑی کی جانب اٹھے تھے

زریام جو حیرت میں ڈوبا تھا آریان کے بھاری قدم لے کر جانے

پر وہ حیرت سے باہر اتا آریان کے پیچھے بھاگا

آریان گاڑی کا دروازہ جھٹ سے کھولتا اندر بیٹھا جب کے زریام

بھی تیزی سے آتا فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا

آریان کے دماغ کی رگے نمایاں ہورہی تھی گویا ابھی پھٹ جائیگی

چہرہ لمحہ بالمحہ مزید سرخ ہورہا تھا احمد کو زمین میں گاڑنا

آریان کا غصّہ کم کرسکتا تھا !!

گاڑی کی بارش ڈرائیونگ کرتے آریان نے گاڑی ضوریز شاہ کی

حویلی کی طرف بڑھائی تھی !!

لالا ارام سے !! حد سے زدہ تیز ہوتی گاڑی اور آریان کی سخت

پکڑ اسٹرنگ پر دیکھ زریام نے آریان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کہا

لیکن آریان ہنوز گہرے سانس بھرتا سامنے نظریں

جمائے گاڑی چلا رہا تھا !!

اگلے کچھ لمہوں میں گاڑی مریم کی حویلی کے آگے رکی تھی

آریان نے جھٹکے سے دروازہ کھولا جب کے دوسری جانب سے زریام

بھی جھٹ سے دروازہ کھولتا باہر ایا تھا

آریان نے قدم فوراً اندر کی جانب بڑھاے آریان کے بھاری قدم

احمد کی موت کی طرح تھے

ارے آریان تُو!! ارحاب جو وہاں سے گزر رہا تھا

آریان کو دیکھ حیرانی اور خوشی سے بولا لیکن جوہی نظر

غور سے آریان کے چہرے پر پڑی اُسے شدت سے کچھ غلط

ہونے کا احساس ہوا تھا ارحاب فوراً آریان کے پاس ایا

آریان !! ارحاب نے اُس کے قریب جاتے پکارا

احمد کہا ہے ؟؟؟ آریان کی سرد آواز ارحاب کے کانوں سے ٹکرائی

احمد ؟؟؟ارحاب نے لفظ دہرایا

ہاں احمد!! بہرا ہے سنائی نہیں دیتا کیا کہا میں نے

کہا ہے احمد !! آریان دھاڑا تھا

آریان کیا ہوا یار تُجھے !! ارحاب نے پریشانی سے اُس کا ہاتھ تھامنا

چاہا!!

ارحاب میں نے پوچھا احمد کہا ہے !! اب کی بار آریان

دگنا دھاڑا تھا حد تک سب اپنے اپنے کمروں سے نکل کر انے لگے

اک اک کرتے سب اپنے کمرے سے پریشانے لیے باہر آرہے تھے

مریم اور ایزل جو آپس میں باتیں کر رہی تھی اچانک سے

آریان کی دھاڑ پر وہ دونوں دبک کر اپنے بیڈ سے کھڑی ہوئی تھی

یا اللہ رحم !! ایزل نے سینے پر ہاتھ رکھا تھا

اپی !! مریم نے ڈرتے ہوئے اُسے پکارا جب ایزل نے فوراً آگے

اتے مریم کو اپنے سینے سے لگایا تھا

آؤ دیکھتے ہیں !! ایزل کے کہنے پر وہ دونوں تیزی سے کمرے سے نکلتی

نیچے بھاگی تھی جب سیڑھیوں پر پہنچتے مریم کے قدم

جھٹکے سے رکے تھے

آریان لالا !! مریم کے لبوں نے حرکت لی

میں نے تو ایسے ہی بولا تھا یہ یہاں تک میری شکایت لگانے آگیے

مریم نے پریشانی سے سوچا

کیا کہا تھا تُم نے مریم!! برابر میں کھڑی ایزل اُس کی بڑبڑاہٹ

سن حیرانی سے بولی

اپی میں نے انہیں سڑو لالا بولا تھا اور وہ بہت غصے میں اپنے

کمرے میں گیے تھے لیکن مجھے نہیں پتہ تھا وہ میری بات پر اتنا

غصے میں آجائنگے !!

اور حویلی میں میری شکایت

بابا سائی سے لگانے اجائینگے!! مریم پریشانی سے اپنا لب

بری طرح دانتوں میں کچلتی بولی اُسے بہت پریشانی ہورہی تھی

جب کے آریان کا چہرہ دیکھ ایزل کو نہیں لگا تھا کے اس بات پر

آریان کی آنکھوں میں اتنی وحشت ہے بات کچھ بڑی تھا

عقلمند ایزل محسوس کرچکی تھی جب کے وہی مریم اپنی بات

سوچتی اپنے لبوں کے ساتھ ظلم ڈھا رہی تھی!!

آریان بچے کیا ہوا!! زروریز شاہ آگے اتے فکر سے بولیں

ماموں جان مجھے بتائے احمد کہا ہے !! آریان کا دماغ لمحہ با لمحہ

مزید بگڑتا جارہا تھا

بیٹا احمد گھر پر نہیں ہے کل رات سے کیوں خیریت ہے !!ضوریز شاہ

بے حد پریشانی لیے بولے

میرے بھائی کا قاتل ہے وہ!! آریان دھاڑا تھا ،

جب کے اُس کی بات پر وہاں موجود سب کی آنکھیں

بے یقینی سے پھیلی تھی جب کے مریم کو لگا اُس نے

غلط سن لیا !!

پوری حویلی کا کونا کونا چھان مارو!!آریان نے پیچھے گارڈز کو

دیکھ کہا جب سب فوراً ہاں میں سر ہلاتے حویلی

میں چاروں جانب پھیلے

آریان یہ!! ارحاب کچھ بولنے لگا تھا جب آریان نے بات کاٹی

کوئی کچھ نہیں بولے گا !! آریان کی گرجدار

آواز پر سب رکے تھے مریم کی آنکھوں میں باقاعدہ یہ سب دیکھ

انسوں بہے رہے تھے اُسے اس وقت آریان سے بے حد

خوف محسوس ہورہا تھا !!

اُسے ان سب چیزوں کی عادت نہیں تھے وہ پہلی بار

یہ سب دیکھ رہی تھی !!

اگلے کچھ لمہوں میں گارڈز سامنے نظر

جھکائے کھڑے تھے جس کا مطلب صاف تھا حویلی میں احمد موجود نہیں تھا

لالا احمد نہیں ہے حویلی میں !! زریام نے آریان کے

قریب جاتے بتایا جب آریان کا تمام صبر ختم ہوا تھا

اُس کا بھائی حمزہ کہا ہے؟؟ آریان نے ارحاب کو دیکھ کہا

حمزہ بھی رات سے حویلی میں نہیں ایا !! ارحاب نے جواب دیا

میری بات کان کھول کر سن لیں سب !!

اگر کسی نے اُن کو بچانے کی کوشش کی

یا کسی کو پتہ ہوا کے وہ لوگ کہا ہے !! اور مجھ سے یہ

بات چھپائی گئی تو میں ہر لحاظ بھول جاؤنگا پھر اس حویلی کی

بربادی میرے ہاتھوں ہوگی !! آریان سب کو دیکھ

دھاڑتا ہوا بھاری قدم لیتا جانے کیلئے مڑا دو تین قدم چلنے کے بعد

آریان کے قدم رکے تھے

وہ واپس پیچھے مڑا سب ہکا بکا اُسے دیکھ رہے تھے

اگر اگلے دو گھنٹے میں مجھے احمد نہیں ملا تو

پھر خون بہا ہوگا !! آریان آنکھوں میں وحشت لیے ضوریز شاہ

کی آنکھوں میں دیکھ کہتا باہر نکلا تھا

جب کے پیچھے سب کے چہرے پر پریشانی نے جگہ لی تھی

سب جانتے تھے آریان نے جو کہا ہے وہ ہر حال میں ہوگا

سب سے پہلے تو کسی کو یہ یقین نہیں آرہا تھا کے احمد نے کسی

کا قتل کیا تھا لیکن یہی سچ تھا

یہ خبر شاہ حویلی میں بھی پھیل چکی تھی

سب کے سروں پر قیامت ٹوٹی ہوئی تھی ازبک چلا گیا

تھا اس دنیا سے کسی کو یقین نہیں آرہا تھا سب کا رو رو کر

برا حال تھا سکندر شاہ (آریان کے بابا) جو کسی کام کے سلسلے

میں پچھلے دو ہفتوں سے شہر میں تھے اور اج اُن کی واپسی تھی

حویلی میں داخل ہوتے اُنہونے بے یقینی کے عالم میں یہ سب دیکھ سمجھنے

کی کوشش کی تھی!!

سکندر شاہ جو حویلی میں داخل ہوچکے تھے

اپنے کانوں سے رونے کی آوازیں ٹکراتے محسوس کیے اُنہیں

پتہ لگ گیا تھا کے کچھ برا ہوچکا ہے !!

کیا ہوا یہاں!! پاس کھڑے ملازم کو دیکھ اُنہونے اپنی

روبدار اواز میں کہا اُن کی آواز میں بے حد روپ تھا

س۔سائی ازبک دادا نہیں رہے !! ملازم نے روتے ہوئے کہا جب

بے ساختہ سکندر شاہ نے اپنے دل والے مقام

پر ہاتھ رکھا تھا سکندر شہ بے حد غصے کے تیز

روبدار کسی کی نہ سننے والے تھے سب یہی کہتے تھے کے آریان

کا غصّہ سکندر شاہ پر گیا ہے وہ بلکل آریان کی طرح تھے

غصّہ اُن پر تیش طاری کرتا تھا جب کے اُن کی زندگی میں بھی

غلطی کی گنجائش نہیں تھی !!

سکندر شاہ اگر محبت کرتے تھے وہ بھی دل کھول کر اور اگر نفرت

کرتے تھے وہ بھی دل کھول کر

کس نے کیا یہ !! اُن کی آواز اونچی تھی حویلی

میں تمام لوگوں نے مڑ کر پیچھے دیکھا تھا

بڑے سائی اور چھوٹے سائی گیے ہے پتہ لگانے سائی !! وہ

نظریں جھکائے بولا

گاڑی نکالو!! وہ تیز اواز میں دھاڑتے الٹے قدم واپس لیے مڑے

تھے

ملازم نے بھاگتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھولا جب سکندر شاہ

غصے کے عالم میں بیٹھے یہاں مردوں کا رونا گناہ سمجھا جاتا تھا

سکندر شاہ نے بچپن سے آریان ازبک اور زریام کو رونا

نہیں سکھایا تھا کبھی بچپن میں وہ بچے روتے بھی

تھے تو سکندر شاہ سختی سے اُنہیں ڈپٹے تھے کے مرد کبھی

نہیں روتے اسلئے آریان زریام اور ازبک نے رونا نہیں سکھا تھا!

سکندر شاہ کی گاڑی آگے بڑھ رہی تھی جب سامنے

آریان کی گاڑی اتی دکھائی تھی دونوں گاڑیاں آمنے سامنے تھی

لالا!! آریان کو بے خود ہوئے مسلسل گاڑی چلاتا دیکھ زریام نے آگے

ہوتے فوراً بریک دبایا

جھٹکے سے گاڑی رکی تھی جب کے مقابل کی گاڑی بھی

جھٹکے سے رکی تھی !!

لالا بابا کی گاڑی ہے !! غصے سے آریان کو سامنے دیکھتا پاکر

زریام نرمی سے بولا جب آریان اور زریام دونوں گاڑی سے اترے تھے

سامنے اپنے بیٹوں کو دیکھ سکندر شاہ بھی تیزی سے گاڑی

سے باہر آئے تھے سکندر شاہ اس وقت سیاہ قمیض شلوار

سوٹ میں ملبوس تھے گلے میں اجرک ہاتھوں میں گھڑی

روبدار جسامت اریان بالکل ان پر ہی گیا تھا

حد تک دیکھ کر نہیں لگتا تھا کے دو جوان بیٹوں

کے باپ ہے وہ اب بھی کافی جوان دکھتے تھے

جب کے وہ اپنی جوانی میں کس قدر خوبصورت تھے اُن کی

مثال اُن کے دو جوان خوبصورت بچے سامنے تھے

کس نے کیا آریان یہ؟؟ مجھے اک بار اُس کا نام بتاؤ زندہ زمین

میں گاڑ دونگا !! وہ آگے اتے غصے سے بولیں

نہیں بابا یہ کام میں انجام دونگا !!

آریان اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائے بولا

کون ہے وہ!!! سکندر شاہ کچھ لمہوں بعد بولیں

بابا وہ بھاگ گیا اُس کا نام احمد ہے !! اب کی بار زریام اُنہیں دیکھ بولا

بھاگ گیا ؟؟ اس کی اتنی جرت سکندر شاہ کے بیٹے کو مار کر

وہ اب تک زندہ ہے !! سکندر شاہ غصے سے دو چار ہورہے تھے

بابا !! وہ کوئی اور نہیں ماموں جان کا بھانجا ہے

احمد !! زریام نظریں جھکائے بولا جب سکندر شاہ نے

بے یقینی سے اُسے دیکھا

ضوریز کا بھانجا !! اُنہونے لفظ دہرائے جب زریام نے اسباب میں سر

ہلایا!! سکندر شاہ کے تاثرات مزید تنے تھے جب کے آریان

کی آنکھوں میں اٹھتے شولے کسی کی بھی جان نکالنے کیلئے کافی

تھے آریان کی خاموشی کسی طوفان کی مانند تھی !!

پھر اب تک یہاں کھڑے کیا کر رہے ہیں ہم؟اب تک تو اُس حویلی کا

نامو نشان مٹ جانا چاہیے تھا

سکندر شاہ آریان کو دیکھ بولیں

بابا میں وہاں سے ہوکر آچکا ہوں بھاگ گیا وہ نہیں ہے حویلی میں

دو گھنٹے کا وقت دیا ہے میں نے اگر احمد مل گیا تو ٹھک

ورنہ جو ازل سے چلتا آرہا ہے وہی ہوگا خون کے بدلے خون !!

ٹھک دو گھنٹے بعد میں آپ سے احمد کی حویلی پر ہی ملونگا

آریان سکندر شاہ کو دیکھ کہتا

اب بنا مزید کچھ بات سنے اپنی گاڑی میں بیٹھتا گاڑی آگے بڑھا چکا تھا

جب کے زریام بھی آریان کے ساتھ فوراً گاڑی میں بیٹھ چکا تھا

آریان کا دماغ پھٹ رہا تھا جب تک احمد کی موت اُس کے

ہاتھوں بے دردی سے نہیں ہونی تھی تب تک آریان کو سکون نہیں انا

تھا

اپی مجھے بتائے پلز یہ سب کیا ہورہا ہے

آریان لالا کیا کہے کر گیے ہے سب اتنا پریشان کیوں ہے لالا

بابا سب !! مریم ایزل سے کب سے پوچھ رہی تھی جب کے

ایزل اُسے بار ہا خاموش کروا رہی تھی حویلی میں سب لاؤنج

میں بیٹھے خاموشی سے پریشانی میں مبتلا تھے انے والی قیامت کو

سوچ سب ہی پریشان تھے جب کے مریم کیلئے یہ سب کچھ نیا تھا اُسے

سمجھ نہیں آرہا تھا کے یہ سب ہو کیا رہا ہے ؟؟

ارحاب بس دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے نیچے

زمین کو گھور رہا تھا !! اُس کے چہرے پر پریشانی نہیں کیے

لیکن بہت کشمکش تھی معصوم سا دکھنے والا احمد کر کیسے

سکتا تھا ؟؟ ارحاب یہی سوچ رہا تھا

دیکھتے دیکھتے وقت گزر رہا تھا جب کے اب دو گھنٹے گزرنے میں

بس پانچ منٹ بچے تھے

حویلی میں سب اب بھی اسی طرح لاؤنج میں پریشانی سے بیٹھے تھے

جب سکندر شاہ کی بڑی گاڑی ضوریز شاہ کی حویلی کے

سامنے رکی تھی !! سب نے بے اختیار اک ساتھ حویلی کے

بڑے دروازے کی جانب دیکھا تھا جہاں سے اب سکندر شاہ

اپنی گاڑی سے نکلتے غصے سے سرخ ہوا چہرا لیے اندر بڑھ رہے

تھے اُن کے بھاری روبدار قدم اُن کا غصّہ بیان کر رہے تھے

جب کے اُن کے پیچھے ہی اُن کے دو گارڈز بھی ارد گرد آرہے تھے

سکندر شاہ کو دیکھ کر تمام صارفین کھڑے ہوئے تھے

اتنے ہی پیچھے آریان شاہ کی گاڑی بھی

بھائی صاحب!! ضوریز شاہ فوراً کھڑے

ہوتے سکندر شاہ کی جانب انے لگے تھے جب سکندر شاہ

نے ہاتھ اٹھا کر اُنہیں آگے نہ بڑھنے کا کہا!!

جب ضوریز شاہ کے قدم رکے تھے !!

رک جاؤ ضوریز!! آگے مت بڑھنا بھولو مت تمہاری حویلی کے

وارث نے میرے وارث کی جان لی ہے !! وہ ضوریز شاہ کو

دیکھ بولیں

بھائی صاحب ہمیں خود یقین نہیں آرہا !!

ضوریز شاہ اُنہیں دیکھ پریشانی سے بولیں

کیا یقین نہیں ارہا ؟؟ یہی کے تمہارے حویلی کا وارث اک خونی

ہے جسے ذرا سا خوف نہیں ایا شاہ حویلی کے وارث کی جان لینے

کا سوچتے ہوئے بھی

جب کے وہ جانتا تھا اس کی سزا صرف موت ہیں!!

سکندر شاہ ضوریز شاہ کو غصے سے دیکھ رہے تھے

بھائی صاحب ہمیں سچ میں نہیں پتہ تھا

کے احمد کبھی ایسا بھی کر سکتا ہے ہم بہت شرمندہ ہے لیکن

ہمیں خود نہیں پتہ وہ اس وقت کہا ہے !! ضوریز شاہ نظریں جھکائے بولیں

تمہاری شرمندگی سے میرا بیٹا واپس آئیگا؟؟؟؟ !! اب اُن کی

آواز اونچی تھی !!

پورا شہر چھان مارا ہے تمہارا بھانجا کہی نہیں ہے ضوریز شاہ

تُم جانتے ہو نہ آریان شاہ کون ہے ؟؟؟

سکندر شاہ نے اُنہیں دیکھ کہا آواز ابھی بھی اونچی تھی

بھائی صاحب جانتے ہے ہم اسلئے معزرت چاہتے ہیں خدا کیلئے

خون بہا مت کریں !! ابھی آریان کہے کر گیا تھا کے اگر

احمد نا ملا تو خون بہا ہو گا !! ضوریز شاہ اُنہیں دیکھ بولیں

جب سکندر شاہ کے چہرے پر تنزیہ مسکراہٹ ائی تھی

میرے خیال سے شاید مجھے تمہیں بتانے کی ضرورت

نہیں ہے کے آریان جو اک بار کہتا ہے پھر اُسے اُس بات کی تے سے

اُس کا باپ بھی اک انچ نہیں ہلا سکتا !!

میرا بیٹا اک شیر ہے جانتے ہو نہ ؟؟ اپنے شکار کیلیے ہر حد سے گزرنا

اسی طرح اس وقت اُس کا شکار احمد ہے اُس کو انجام تک پہنچانے

کیلیئے وہ کچھ بھی کریں گا !؛

اور آریان کو مزید خونخار ازبک کی موت نے بنایا ہے

تمہاری حویلی کا ہر فرد اچھے سے جانتا تھا ضوریز

کے ازبک آریان کے دل کا ٹکڑا ہے آریان کسی کو نہیں چھوڑے گا

وہ اس حویلی کو برباد کرکے رکھ دے گا اور تم یہ اچھے سے

جانتے ہو !! سکندر شاہ کی بات پر سب کو یقین تھا سب جانتے

تھے آریان کو سکندر شاہ کی اک اک بات سچ تھی

بھائی صاحب خ۔۔۔ابھی وہ کہے رہے تھے جب سکندر شاہ بولیں

ضوریز خاموش ہوجائے دلیلیں مت دو تُم اچھے

سے جانتے ہو یہ گاوں ہے اِدھر موت کے بدلے موت ملتی ہے !!

سکندر شاہ اُن کی بات سمجھتے پہلے بول چکے تھے

جب باہر آریان کی گاڑی رکی !! سب نے حویلی کے دروازے

کی جانب دیکھا تھا جہاں سے آریان کی بڑی کالی گاڑی رکی

تھی !!

آریان کا غصّہ اس وقت آسمان چھو رہا تھا کیونکہ

پورا گائوں اور پاس کے شہر چھانے جاچکے تھا لیکن احمد اور حمزہ

کہیں نہیں تھے جس کا مطلب صاف تھا وہ دونوں ہی

بھاگ چکے تھے!!

آریان اور زریام بھاری قدم لیتے اندر داخل ہوئے سب ہی

آریان کا چہرہ دیکھ رہے تھے جب کے ایزل مریم

کو اوپر کمرے میں بند کرتی باہر سیڑھیوں پر کھڑی تھی !!

کیونکہ مریم کو یہ سب دیکھ خوف ارہا تھا جب کے

اُسے یہ سب دیکھنا بھی تھا اسلئے ایزل اُسے کمرے میں بند کرچکی تھی

کیونکہ ایزل جانتی تھی مریم کو دیکھنے کی ضرور لگے گی پھر

دیکھ کر وہ روئے گی اور ایزل نہیں چاہتی تھی وہ یہ تلخ چیزیں اپنی آنکھوں سے دیکھے

ایزل اُسے کمرے میں چھوڑیں خود نیچے آچکی تھی

جب کے مریم کمرے میں بیٹھی انسوں بہاتی سوچ رہی تھی

کے ہوا کیا ہے کیا اُس نے اتنی بڑی غلطی کر دی تھی

جو آریان اس طرح بول رہا تھا !!

آریان اپنے قدم لیتا حویلی میں داخل ہوتا لاؤنج

میں آیا تھا !!

احمد اور حمزہ دونوں غائب ہے !! آریان نے ہاتھوں کی مٹھیاں

بنائے کہا!!

آریان بیٹا میرے گھر کا وارث بس ارحاب ہے پیچھے

احمد اور حمزہ بھائی ہے اور وہ دونوں غائب ہے تو خون بحا

میں ارحاب ؟؟؟ضوریز شاہ بے یقینی سے کہتے کہتے رکے

جب آریان نے ارحاب کو دیکھا جو نظریں

جھکائے کھڑا تھا آریان اور ارحاب بہت اچھے دوست تھے

اور آریان اس مقام پر تھا جب اُسے دوستی اور بھائی میں سے

کسی اک کو چننا تھا

آریان بس سرخ آنکھوں سے ارحاب کا چہرہ دیکھ رہا تھا جہاں

کوئی تصورات نہیں تھے اور موت کا خوف تو بلکل نہیں تھا

کیونکہ ارحاب شاہ بھی کوئی عام مرد نہیں تھا

اور اس نے موت سے ڈرنا تو سیکھا ہی نہیں تھا وہ موت

کے سامنے ڈٹ کے کھڑا ہوتا تھا !!

آریان کی نظروں کی تپشِ خود پر محسوس کرتے ارحاب نے

نظریں گھمائیں آریان کے پرکشش چہرے کو دیکھا تھا جو یقیناً کافی

سرخ تھا

اُن دونوں کی آنکھیں اک دوسرے سے ملی تھی

ہاں !! خون بہا تمہارے وارث کا ہو گا

جب میرا وارث اپنی زندگی ہارا ہے تو تمہارا بھی ہارے گا

جب سکندر شاہ کی اواز وہاں گئی تھی

اریبہ بیگم نے تڑپ کر اُنہیں دیکھا تھا !! یعنی ان کا اک

لوتا بیٹا اج اُن سے ہمیشہ کیلئے دور جانے والا تھا ؟؟

ایسا نہیں تھا کے گاوں میں یہ پہلی بار ہورہا تھا

بلکہ یہاں ہوتا ہی یہی ھا !!

یہاں سمجھانے یا معاف کرنے والی بات نہیں ہوتی تھی

یہاں سیدھا موت ملتی تھی !! اور موت کے بدلے موت تو

پھر یہاں برحق سمجھا جاتی تھی !!

جو سالوں سے چلتی آرہی تھی اور آگے نسل تک چلنی تھی

ضوریز شاہ نے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا !! جسے

اُنہونے بچپن سے اپنے ہاتھوں میں پالا تھا

جب کے دوسری جانب ایزل نے اپنے

۔منہ پر ہاتھ رکھ اپنی سسکی روکی تھی !! اُس کے لالا ؟؟

نہیں ایسا نہیں ہوسکتا تھا !!! وہ منہ پر ہاتھ رکھے بری طرح

رو رہی تھی حد تک اُس کی حالت گیر ہورہی تھی !

شکر تھا یہاں مریم نہیں تھی اگر ہوتی تو یقیناً وہ اپنے

ہوش کھو بیٹھتی یہ سب سن کر!!

سکندر شاہ نے آریان کی جانب دیکھا تھا

آریان اور ارحاب اب تک اک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ

رہے تھے !!

آریان بیٹا !! سکندر شاہ نے اُسے پکارا

نہیں بابا !! ارحاب خون بہا میں جان نہیں دے گا!! آریان نے

کہا تھا لیکن نظریں ہنوز ارحاب پر تھی جب کے آریان کی

بات پر سکندر شاہ سمیت سب کو حیرت کے جھٹکے لگے تھے

کسی کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا

کیونکہ سب جانتے تھے آریان انصاف پسند اپنی بات پر قائل

رہنے والا تھا موت کے بدلے موت یہاں کا انصاف تھا

اسلئے اج پہلی بار سکندر شاہ نے آریان کے منہ

سے نا سنی تھی !! وہ سفاکی سے ہر کسی کو مارنے

والا یہاں خون بہا اُن کے حق کی موت کو منع کر رہا تھا ؟

مزید چونکہ دینے والی بات یہ تھی کے سامنے

ازبک کی موت تھی او ازبک کے اگے آریان کسی کو

نہیں دیکھتا تھا !!

آریان یہ کیا کہے رہے ہو بیٹا !! سکندر شاہ کچھ دیر بعد بولیں

میں نے جو کہا وہی سچ ہے بابا ارحاب کی جان نہیں لونگا

میں !! آریان نے اب نظریں ارحاب کے چہرے سے پھیری تھی

لیکن کیوں؟؟ آریان اس حویلی کا واحد بچا وارث ارحاب ہے !!

سکندر شاہ آریان کو دیکھ بولیں

بابا یہ میرا آخری فیصلہ ہے !! آریان کی آواز میں اب بھی غصّہ تھا

اُس کا غصّہ اک انچ کم نہیں ہوا تھا رگے اب بھی

نمایاں تھا لیکن وہ ارحاب کی جان نہیں لے سکتا تھا اور ایسا

کیوں تھا کوئی نہیں جانتا تھا !!

ابھی کوئی کچھ بولتا کے سکندر شاہ کی نظر ایزل پر پڑی

جو سیڑھیوں پر کھڑی انسوں بہا رہی تھی ؛!

سکندر شاہ جانتے تھے جو آریان نے فیصلہ لیا ہے

اُسے اُس کے فیصلے سے کوئی نہیں ہلا سکتا لیکن وہ یہ بھی

جانتے تھے کے جب تک احمد نہیں ملے گا تب تک

نا تو آریان کو سکون آئیگا نا اُنہیں !!

ٹھک ہے !! پھر خون بہا میں ضوریز تمہاری بیٹی وانی چڑھے

گی !! سکندر شاہ کی غصے سے بھری آواز اک بار پھر گونجی تھی

جب حویلی کے تمام لوگوں نے تڑپ کر سکندر شاہ کو

دیکھا !!

ک۔کون سی ؟؟ضوریز شاہ کی آواز نا چاہتے ہوئے بھی لڑ کھڑائی تھی

وہ!! اُنہونے نے نظریں نہیں گھمائی تھی نظریں اُن کی ضوریز شاہ

کی طرف تھی لیکن ہاتھ کا اشارا ایزل کے خوبصورت

معصوم چہرے پر تھا !! جب کے ایزل جو رونے

میں مصروف تھی اُنکی بات سنتی حیرت سے اُس جانب دیکھنے لگی

تمہاری بڑی بیٹی کا نکاح ابھی اور اسی وقت میرے بڑے بیٹے

آریان سے ہو گا !!

ونی میں جائیگی تمہاری بیٹی شاہ حویلی ضوریز شاہ !!

سکندر شاہ کی اٹل آواز وہاں گونجی تھی سب خاموشی سے

ہکا بکا سکندر شاہ کو دیکھ رہے تھے آریان اور زریام کو چھوڑ

کر جب کے سکندر شاہ کا لہجہ اٹل تھا جسکا مطلب صاف تھا کے

یہ اُن کا آخری فیصلہ تھا !!!

ہمیں منظور ہے بھائی صاحب!!

چاروں طرف خاموشی تھی جب ضوریز شاہ نظریں

دیوار پر جمائے بولیں

تمہارے منظور ہونے نا ہونے سے کچھ نہیں ہو گا ضوریز شاہ کیونکہ

یا تو خون بہا نہیں تو پھر ونی

سکندر شاہ نے لمحہ بھر رک کر کہا تھا جب ضوریز شاہ نے دھیرے سے

نظریں جھکائے اسباب میں سر ہلایا

جب کے وہی تمام حویلی کے لوگ حیرت سے ضوریز

شاہ کو دیکھ رہے تھے جب کے ایزل کو لگ رہا تھا وہ کسی بھی

لمحے بے ہوش ہو جائیگی !! یہ سب دیکھ اُس کا

سر گھوم رہا تھا گھبراہٹ ہو رہی تھی اُسے !!

ارحاب بھی بے یقینی سے اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا !!

نہیں بابا !! میری بہن ونی میں نہیں جائیگی !!

ارحاب غصے سے آگے ایا

ارحاب !! جب ضوریز شاہ نے دھاڑتے ہوئے اُسے خاموش

کروایا!!

بابا میں خاموش نہیں رہونگا !! میں اپنی بہن کو اذیت سے بھری زندگی

میں نہیں جانے دونگا !! میرے جیتے جی یہ ممکن نہیں ہے !!

ارحاب سینا تان کر اپنی بہن کا محافظ بنا تھا

ارحاب چپ کرو اور اپنے کمرے میں جاؤ !!

زیر ز شاہ کی آواز ہنوز اونچی تھی

بابا میں نے کہا نا ونی میں نہیں جائیگی میری بہن آپ کیا چاہتے

ہے اُس کے بھائی کے زندہ ہوتے ہوئے بھی وہ اذیت بھری

زندگی گزارے آپ جانتے ہے نا ونی میں ائی لڑکی کے

ساتھ کیسا بتر سلوک کیا جاتا ہے ؟؟ ارحاب بھی دھاڑا تھا

تو تُم کیا چاہتے ہو ونی میں ائی لڑکی کو اپنے گھر

کی بہوں مان کر اُس کی خدمتیں کریں خونی کی حویلی

میں کھڑے ہے ہم اس وقت خون بہا میں تُم مروگے اور اگر

نہیں تو ونی میں تمہاری بہن آئیگی کسی کے وارث کو مارنے

کے بعد تُم سب خوش رہنا چاہتے ہو ؟؟

سکندر شاہ ارحاب کی بات پر اُسے دیکھ غرائے

کس نے روکا ہے پھر آپ کو ؟؟

آپ خون بہا کریں !!لے لیں میری جان !! لیکن ونی

نہیں ہوگی میری نہیں !! ارحاب غصے سے کہتا آگے ایا جب

ضوریز شاہ نے غصے سے اُس کا ہاتھ کھینچ کر اُس کا رخ اپنی

جانب کیا

بابا !!! ابھی ارحاب کچھ کہتا جب ضوریز شاہ نے اک زور در

تھپڑ ارحاب کے سفید رنگت وجہہ چہرے پر مارا تھا

گہری خاموشی میں تھپڑ کی تیز اواز پوری حویلی

میں گونجی تھی گھر کی عورتوں نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا

تھا وہی ایزل نے بے ساختہ اپنی چیخ روکی تھی اُس کا سر مزید بری

طرح چکرا رہا تھا اُسے لگ رہا تھا وہ کسی بھی لمحے

اپنے ہوش کھو بیٹھے گی !!

ارحاب نے بے یقینی سے اپنے باپ کو دیکھا ارحاب کے ہوش سنبھالنے کے بعد

یہ پہلی دفا ہوا تھا جب ضوریز شاہ نے ارحاب شاہ

پر ہاتھ اٹھایا تھا

کیا کر رہے ہیں سائی جوان اولاد پر ہاتھ اٹھا رہے ہیں

آپ !! اریبہ بیگم تڑپ کر آگے ائی تھی اُنہونے نے ارحاب کا

چہرہ فوراً تھاما تھا

جب جوان اولاد کو باپ کا خیال نہیں ہے تو میں کیوں کروں!!

تمہاری جوان اولاد اچھے سے جانتا ہے کے وہ میرا ک لوتا

وارث ہے اور اگر خون بہا میں وہ بھی زندگی ہار گیا تو میرا

تو سہارا ہی ختم ہوجائے گا !! میرا جینے کا مقصد ختم ہوجائیگا

بابا آپ کو جیتنا مارنا ہے مار لیں لیکن میں

یہ نہیں ہونے دونگا !! ارحاب اب ایک اپنی بات پر قائم تھا

اتنا وقت نہیں ہے ہمارے پاس ضوریز !! جب سکندر شاہ کی گرجدار

آواز وہاں گونجی

اس کو کمرے میں لے کر جاؤ !! ضوریز شاہ نے اریبہ بیگم کو

حکم دیا جب اریبہ بیگم زبردستی ارحاب کو کمرے کی جانب

لے جانے لگی

امی جان آپ لوگ کیسے ایزل کو جہنم میں دھکیل

سکتے ہیں !! ارحاب نے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا

خدا کیلئے ارحاب چلو تمہیں میری قسم تمہارے بابا کو کرنے

دو فیصلہ !! اریبہ بیگم روتی ہوئی بولی

امی جان !! ارحاب نے بے یقینی سے اُنہیں پکارا

تمہیں میری قسم ہے ارحاب اگر کبھی آپ نے اپنی ماں سے

تھوڑا بھی پیار کیا ہو تو چلو!!

اریبہ بیگم ہنوز روتے ہوئے بولی

امی جان آپ ایسا کیسے کہے سکتی ہے !! ارحاب کو سمجھ نہیں

آرہا تھا وہ کیا کریں !!

چلو ارحاب !! اریبہ بیگم زبردستی ارحاب کو اُس کے کمرے

کی جانب لیے بڑھی تھی چلنے پر اُنہونے ارحاب کو قسمیں دے کر ا

مجبور کیا تھا ورنہ ارحاب جانے کیلئے کسی حال میں تیار نہیں تھا

بھائی صاحب ہم ونی کرینگے بیٹی !! ضوریز

شاہ سکندر شاہ کو دیکھ بولیں

ایزل اب تک ہنوز کسی ٹرانس کیفیت میں کھڑی تھی آنکھوں سے

انسوں کسی پانی کی طرح بہے رہے تھے

اگلے پانچ منٹ میں مولوی صاحب حویلی میں تھے۔آریان

کے دل میں بدلے کی آگ جلتی اُسے حیوان بننے پر مجبور کر رہی تھی

جب کے آریان خاموش اسلئے تھا کیونکہ وہ اس پاس سے

فراموش بس ازبک کے بارے میں سوچ رہا تھا اُس کے

دل اور دماغ میں بس ازبک تھا اُسے آس پاس کی

باتوں کا ہوش نہیں تھا ازبک کی آوازیں اُس کے

کانوں میں گنج رہی تھی !!

ازبک اُسے اتنی جلدی چھوڑ کر کیسے جاسکتا تھا؟

ضوریز شاہ نے اریبہ بیگم کو آنکھوں سے کچھ اشارہ کیا

جسے سمجھتے وہ ایزل کو لیے کمرے میں گئ تھی

تاکے لال دوپٹہ وہی اُس پر دال سکے !! ایزل کسی ٹرانس سی

کیفیت میں سیڑھیاں چڑھ رہی تھیں سر بری طرح

چکرا رہا تھا !! اریبہ بیگم بھی مسلسل رو رہی تھی سب جانتے تھے

ونی میں ائی لڑکی کے ساتھ کس طرح کا سلوک ہوتا تھا

اریبہ بیگم ایزل کو لیے کمرے میں داخل ہوئی تھی

جہاں سامنے ہی بیڈ پر مریم بیٹھی سوچوں میں گم تھی

اُن دونوں کو دیکھ وہ جھٹکے سے کھڑی ہوتی اُن کے پاس ائی

مما ! کیا ہوا آپ دونوں کو اپ دونوں رو کیوں رہی ہیں

اُن دونوں کو روتا دیکھ مریم پریشانی سے بولی

جب کے اریبہ بیگم کے پاس اس کے سوال کا

کوئی جواب نہیں تھا کیونکہ مریم کو اِدھر کے ان جان کیوا

فیصلوں کا معلوم نہیں تھا وہ روتی ہوئی مریم کو اپنے سینے سے

لگا گئی جب کے ایزل سامنے بت بنی بیڈ کو گھور رہی تھی

اپی !! مریم نے اریبہ بیگم کے سینے سے لگے ہی ایزل کو پکارا

لیکن ایزل گویا باہر انے کو تیار نہیں تھی !!

ایزل بیگم نے خاموشی سے قدم الماری کی جانب

بڑھائے الماری سے لال دوپٹہ نکال کر اُنہونے قدم واپس ایزل

کی جانب بڑھائے

اپی ؟؟؟ اتنے مریم مسلسل اُسے اپنی جانب متوجہ کرنے کی

کوشش کر رہی تھی !!

جب ایزل نے سرخ آنکھوں سے مریم کو دیکھا !!

اپی آپ کی آنکھوں کو کیا ہوا مجھے بتائے کیوں

رو رہی ہے آپ ایسے ؟؟ مریم اُسے روتا دیکھ اب خود

بھی رو رہی تھی ! اُس سے برداشت نہیں ہورہا تھا

اپنی مما اور اپی کو ایسے روتا دیکھنا خاص کر اپنی اپی کی حالت

مریم آپ چھوٹی ہو آپ کو نہیں پتہ یہ سب کمرے میں رہو

باہر مت انا !! اریبہ بیگم اپنے انسوں صاف کرتی اُسے دیکھ بولی

کیوں ؟؟ بتائے اُسے بھی کے کیا ظلم ہورہا ہے یہاں

بتائے اُسے بھی کے کل کو اگر پھر کسی نے کسی کا قتل کیا

تو وہ معصومین گڑیا بھی ونی ہوسکتی ہے !! اس گاؤں میں اتنا برا سلوک

کیا جاتا ہے ہمارے ساتھ غلطی کریں کوئی اور بھگتے ہم ؟؟ اتنی نا انصافی

ایزل اریبہ بیگم کو دیکھ بولی

جب اریبہ بیگم نے روتے ہوئے ایزل کو دیکھا تھا

م۔مما ي اپي کیا کہے رہی ہیں !!

مریم کو تھوڑی تھوڑی باتیں سمجھ ائی تھی !!

کچھ نہیں کہے رہی میری بچی جاؤ آپ ارام کریں شاباش !!

اریبہ بیگم نے مریم کے چہرے پر ہاتھ رکھ اُسے بھیجنا چاہا

نہیں مریم تُم کہی نہیں جاوگی میں تمہیں بتائی ہُوں کے

میں کیا کہے رہی ہوں !!

اگر یہاں حویلی کا وارث کسی کو قتل کرتا ہے

تو اُس کے بدلے لڑکی ونی کی جاتی ہے اور تُم جانتی ہو ونی

میں جانے والی لڑکی کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا ہے ؟؟

پیر کی ہوتی سمجھا جاتا ہے اُسے !!ملازمہ سے بھی بتر

مقام ہوتا ہے اُس کا ہر کسی کے تانے ہر اذیت برداشت کرنی پڑتی

ہے اور میں ونی ہورہی ہُوں !!

ایزل کی آنکھوں میں انسوں نہیں تھے لیکن اُس کی

سرخ آنکھیں سب بیان کر رہی رہی اُس نے کبھی خود کے

ساتھ ایسا ہوتا نہیں سوچا تھا !!

اگر آریان سے شادی اُس کی عام حالات میں ہورہی ہوتی تو ایزل خوشی خوشی

کرتی کیونکہ اُسے بھی آریان پسند تھا کس کو نہیں تھا وہ پسند ؟؟

تھا ہی بلا کا حسین ہر کسی کو پہلی بار میں دل سے بھا جاتا تھا

ایزل نے ہمیشہ سوچا ہی اپنی زندگی کا ہمسفر آریان کی طرح تھا

خوبصورتی ،بہادری ، عوحدا ، عزت سب تھی

اُس کے پاس لیکن ایزل جانتی تھی اُسے آریان نہیں مل سکتا

اسلئے اُس نے ہمیشہ آریان یا اُس کے جیسا کوئی

مکمل مرد کو چاہا تھا لیکن اج جن حالات اور وجہ میں

اُس کی شادی اُس کے من چاہے مرد سے ہورہی تھی وہ

حالات اور وجہ دونوں بے حد خطرناک تھے

ایزل اچھے سے جانتی تھی کے آریان اپنے بھائی کا بدلا

بہت بے دردی سے لیگا اور جب تک احمد نہیں مل نہیں جاتا تب

تک آریان ونی میں ائی لڑکی پر موت کی طرح برسے گا یہی سوچ

ایزل کا سر بری طرح چکرا رہا تھا انے والے وقت کا سوچ کر

اُسے گھبراہٹ ہورہی تھی !!

جب کے مریم بس حیرت اور بے یقینی سے اُس کی باتیں سن رہی تھی

ابھی مزید بات ہوتی کے نیچے سے ضوریز شاہ کے حکم

پر ملازمہ بلانے ائی تھی اریبہ بیگم نے بڑبڑا کر

جلدی سے ایزل کے سر پر لال دوپٹہ ڈالا

چلو ایزل !! وہ خاموشی سے ایزل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے

اُسے کھینچتی ہوئی لے جانے لگی !

جب ایزل کا سر پھر چکرایا اور اب کی بار برداشت نا کرتے اُس نے

اریبہ بیگم کو پکارا

ا۔امی!! دیوار کا سہارا لئے ایزل نے

بوجھل آواز میں پکارا جب اریبہ بیگم کے قدم رکے

امی مجھے چکر آرہے ہیں !! ایزل اپنا سر ہاتھ میں تھامے بولی

ایزل میری بچی کچھ بھی ہوجائے یہ نکاح ضرور ہوگا مت

کرو یہ سب !! اُنہیں لگا تھا ایزل یہ سب روکنے کیلئے یہ

کر رہی ہے اسلئے وہ تڑپ کر بولتی اُس کا ہاتھ تھامے پھر سے

نیچے کی جانب بڑھی تھی

جب کے ایزل اُن کے ساتھ کھینچی چلی جارہی تھی

نیچے پہنچتے ہی سامنے نظر گئی جہاں مولوی صاحب بھی بیٹھے تھے

جب کے آریان ہنوز ازبک کی سوچوں میں گم تھا

اُسے تو اپنے بھائی کا آخری بار چہرہ دیکھنا بھی نصیب نہیں

ہوا تھا !! آریان کے دل میں ازبک کو یاد کرتے طوفان کس

طرح اٹھ رہے تھے کوئی اُس سے پوچھتا !!

اریبہ بیگم نے ایزل کو لے جانے کیلئے صوفے کی جانب

قدم بڑھائے تھے جب ایزل جس کا سر بری طرح گھوم رہا

تھا اب مزید ہمت چھوڑتی !! وہ لہراتی ہوئی ابھی

زمین بوس ہوتی کے پاس کھڑا زریام جھٹکے سے اُسے تھام چکا

تھا دنیا جہاں سے غافل ہوئے ایزل شاہ بے ہوش ہوچکی تھی سب نے

اک ساتھ اُس جانب دیکھا تھا

جہاں ایزل اپنا ہوش کھوئے زریام کی باہوں

میں جھول رہی تھی !!

ایزل میری بچی!! اریبہ بیگم نے فوراً ایزل کا چہرہ تھام کر تھپتھپایا

ضوریز شاہ بھی تیزی سے اُس جانب آئے

ایزل میری بچی !! زریز شاہ نے بھی اُس کا

چہرہ تھپتھپایا لیکن ایزل اپنے ہوش کھو چکی تھی !اس دوران آریان اب بھی ہنوز بیٹھا تھا

سکندر شاہ جانتے تھے وہ اس پاس سے

فراموش بس ازبک کو سوچ رہا ہے !!

اتنا وقت نہیں ہے ہمارے پاس ضوریز پہلے ہی تُم بہت وقت ضیاء

کر چکے ہو !! ونی میں لڑکی حق ہے ہماری طرف کا

اور تُم االٹا انتظا کروا رہے ہو !؟؟! سکندر شاہ کی آواز گونجی تھی !

جب ضوریز شاہ جو ایزل کے گال تھپتھپا

رہے تھے اُن کے ہاتھ رکے تھے جب اُنہو نے پیچھے مڑ کر سکندر شاہ

کو دیکھا!!

معزرت ھائی صاحب بچی ہوش میں نہیں ہے ہم کوشش کر ہے ہیں

اٹھانے کی آپ بیٹھے !اس طرح کھڑے نا رہے! ضوریز

شاہ و اُنہیں دیکھ بولیں جب مریم سیڑھیوں سے بھاگتی ہوئی نیچے

ائی

اپی!! کیا ہوا اپی کو !!

مریم بھاگتی ہوئی ایزل کے پاس ائی تھی اُس کا بے ہوش چہرہ

گود میں رکھے مریم روتے ہوئے بولی

مریم منع کیا تھا نہ میں نے نہیں انا باہر !! اریبہ بیگم غصے

سے اُسے دیکھ ہلکی آواز میں بولی

مما اپی کو کیا ہوا !! اُن کی بات نظر انداز کرتے مریم ایزل کو دیکھ روتے

ہوئے بولی

ایزل کو کمرے میں لے جایا جا چکا تھا

لیکن اُسے ہوش نہیں آرہا تھا ڈاکٹر کو بھی کول کردی گئی تھی

لیکن سکندر شاہ بے حد غصے میں تھے

ضوریز !! صبر ختم ہوتے ہی اُنہوں نے دھاڑتے ہوئے پکارا

ضوریز شاہ جو خود پریشانی سے کھڑے تھے جھٹکے سے اگے آئے

بھائی صاحب!! وہ کچھ بولنے لگے تھے

با کچھ نہیں سننا ہمیں وہ دیکھ رہے ہو آریان کو

وہ ازبک کی سوچوں میں گم ہے اگر اُسے آس پاس کا کچھ

ہوش ہوتا تو وہ لمحہ انتظار نہ کرتا آریان کو انتظار سے

سخت نفرت ہے تُم جانتے ہو !! وہ اگر خاموش کھڑا ہے

تو اُسے جاگنے پر مجبور مت کرو !! دور کھڑے آریان کی جانب اشارہ

کرتے سکندر شاہ بولیں جب کے ضوریز شاہ کو بھی آریان کا ہی ڈر تھا

کیونکہ یہ بات سب جانتے تھے آریان کو انتظار

سے سخت نفرت ہے دوسرا اس موقعے پر ان حالتوں پر

جہاں آریان بھوکا شیر بنا ہوا تھا اُدھر تو ہر گز نہیں تھا !!

آریان کی نظریں نیچے تھی آنکھوں میں بس ازبک کے ساتھ بتائے پل

چل رہے تھے کانوں میں بس ازبک کی اواز سنائی دے رہی تھی

آریان کے دل میں تکلیف کی لہر دوڑ رہی تھی

ابھی بات ہوتی کے ملازمہ نے آکر ایزل کی حالت بتائی

ایزل کو بریک ڈاؤن ایا تھا جس کی وجہ سے اُسے

انجکشن دیا گیا تھا اور اب اُسے صبح ہی اٹھنا تھا

یہ سن کر سکندر شاہ کے تصورات مزید تنے تھے وہ غصے سے

اب آریان کو متوجہ کرنے کیلئے بڑھے جب ضوریز شاہ نے اُنہیں

روزہ پھر آنکھوں سے نفی کا اشارا کیا

بھائی صاحب میں اپنی دوسری بیٹی کا نکاح

کروانگا آریان سے !! ضوریز شاہ اُنہیں دیکھ بولیں

کچھ بھی کرو لیکن جلدی کرو !! سکندر شاہ کا غصّہ بھی آسمان

چھو رہا تھا !!

ضوریز شاہ نے دوبارہ اریبہ بیگم کو اشارا کیا تھا جب

وہ مریم کو اوپر کمرے میں لینے کیلئے بڑھی تھی !!

مریم ایزل کے برابر میں بیٹھی تھی

ایزل بیہوشی ک حالات میں سوئی ہوئی تھی جب کے مریم انسوں بہاتی

اُسے دیکھ رہی تھی ؛!

جب اریبہ بیگم کمرے میں داخل ہوئی

مما دیکھے نا اپی کو کیا ہوا اٹھ نہیں رہی !! مریم تیزی سے اریبہ

بیگم کی جانب ائی تھی اریبہ بیگم نے اُس کا معصوم چہرہ

دیکھا

پھر سختی سے آنکھیں بند کئے اُنہونے نے وہ سوچا

جو ہونے والا تھا وہ کیسے برداشت کرتی ہے سب ؟؟

مریم کو تو ذرا سی بھی تکلیف کی عادت نہیں تھی اور جو

ہونے والا تھا کیا اُس سے وہ برداشت بھی ہونا تھا ؟؟

اریبہ بیگم نے کچھ لمحے بعد واپس آنکھیں کھولی پھر مریم

کو اپنے سینے سے لگایا

ہمیں معاف کردینا میری بچی ہم

کچھ نہیں کرپائے تمہارے لیے کاش تُم پاکستان

واپس نہ اتی تو اج یہ سب نہیں ہورہا ہوتا !! اریبہ بیگم

روتے ہوئے بولی جب کے اُن کی بات پر مریم نے نا سمجھی

اُنہیں دیکھا تھا اُس کے انسوں میں مزید روانگی ہوئی تھی

مما ؟؟؟ مریم نے بات سمجھنے کی کوشش کی

جی میری جان!! اُنہونے مریم کی پیشانی چومی تھی

آپ اس کیوں کہے رہی ہیں؟؟ مریم اپنے انسوں صاف کرتی

بولی

پتہ چل جائے گا کچھ دیر تک فحال میرے ساتھ چلو آپ نیچے

شاباش!! اریبہ بیگم نے بھی اپنے انسوں صاف کیے اُن کے

دل میں کتنی تکلیف اٹھ رہی تھی کوئی اُن سے پوچھتا

آجاؤ نیچے چلتے ہے !! وہ بمشکل مسکرا کر خود کو

نارمل دکھا رہی تھی تاکہ مریم پینک نا کریں !!

مریم بھی کچھ نارمل ہوتی اب اریبہ بیگم کے ساتھ نیچے

آرہی تھی اس بات سے انجان نیچے انے کے بعد جو ہو گا

وہ اُس کی زندگی بدل کر رکھ دے گا !!

اریبہ بیگم مریم کو لیے نیچے ائی سیڑھیوں پر پہنوچتے

اُنہونے مریم کا دوپٹہ درست کیا

مریم یہ دوپٹہ ایسا ہی رہنا چاہیئے !! اریبہ بیگم نے تھوڑا

سختی سے کہا کیونکہ وہ جانتی تھی کے مریم اپنے دوپٹے

کے معاملے میں کس قدر لاپرواہ ہے۔

ٹھک ہے مما !! مریم منہ بناتی بولی جب اریبہ بیگم اُسے لیے

لاؤنج میں ائی

مریم نے بھی سامنے دیکھا ضوریز شاہ کو خود کی

طرف دیکھتا پاکر مریم مسکرا کر اُن کے پاس ائی

بابا!! مریم دھیما سا مسکرا کر پیار سے بولی

جس پر ضوریز شاہ کو لگا وہ اپنا ضبط کھو دینگے اپنی پھول جیسی

نازک بچی کو وہ کس تکلیف میں بھیجنے جارہے تھے لیکن

اس کے علاوہ کوئی اور راستہ بھی تو نہیں تھا

ضوریز شاہ نے بے اختیار مریم کو اپنے سینے سے

لگایا

کیا ہوا بابا ؟؟ مریم ہے اُن کے سینے سے ہی لگے کہا

لیکن اُس کی بات کا شاید اُن کے پاس کوئی جواب نہیں تھا

وہ خاموشی سے مریم کی پیشانی چوم گیے

اریبہ بیگم نے نم آنکھوں سے یہ سب دیکھا تھا !!

پھر مریم کا نازک سا ہاتھ تھامے وہ آگے بڑھی

اُسے صوفے پر بٹھاتے انہوں نے اُس کے سر پر

لال دوپٹہ ڈالا تھا!

مریم نا سمجھی سے یہ کاروائی دیکھ رہی تھی اُسے یاد تھا یہ

لال دوپٹہ وہی تھا جو کچھ دیر پہلے ایزل شاہ کے سر پر تھا

تو اب مریم کے سر پر کیوں ڈالا گیا تھا ؟؟

مما یہ ؟

مریم نے اریبہ بیگم کو دیکھ یہ سب سمجھنے کی کوشش کرتے

کہا !!

آپ کا نکاح ہورہا ہے !! اریبہ بیگم سختی سے اپنے ہاتھوں

کو بھینچے بولی جب کے اُن کی بات تھی یا پوری شاہ حویلی

جو مریم کے سر پر گری تھی اُس نے بے یقینی سے اریبہ

بیگم کو دیکھا !!

اریبہ بیگم نے اُس کی آنکھوں میں بے یقینی دیکھی

پھر گہرا سانس بھرے کہا

ایزل کی جگہ آپ ونی میں جارہی ہو !! ایزل کی

طبیت خراب ہوگئی ہے نہ !! انہوں نے نرمی سے بتایا جب

کے اُن کی آنکھوں سے انسوں اب بھی بہے رہے تھے!

و۔ونی ؟؟ یعنی جو ایزل اپی نے ابھی بتایا تھا وہ ؟؟

مریم نے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا جب اریبہ بیگم

نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا

ن۔نہیں مما !! مجھے نہیں کرنا پلز مجھے نا بھیجے ونی میں

اچانک مریم کی آنکھوں میں تیزی سے انسوں بہنا شروع

ہوئے تھے!! جب وہ تیزی سے نفی میں سر ہلاتی بولی

اریبہ بیگم نے بے بسی سے اُسے دیکھا تھا

کچھ نہیں ہوسکتا میری بچی !! یا تو آپ ونی میں جاں مبگی

یا پھر آپ کے لالا کی جان!! اریبہ بیگم مریم

کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے بولی

م۔مما نہیں !! مجھے نہیں بھیجے پلز !! مریم اب تیزی سے رو رہی

تھی !! جسے دیکھ اریبہ بیگم نے سختی سے آنکھیں بند کرکے

کھولی وہ خود مجبور تھی !! وہ کچھ نہیں کرسکتی تھی اپنی بیٹی

کیلئے

مریم کے ذہن میں محض ایزل کی باتیں چل رہی تھی

کے ونی میں ائی لڑکی کو کیا سمجھا جاتا ہے اُس

کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا ہے اُس نے

یہ بھی نہیں سنا تھا کے اگر وہ نہیں جائیگی تو اُس کے لالا

کو اپنی جان دینی پڑے گی ارحاب ہوتا تو یہ سب روک لیتا کچھ

بھی کرکے وہ مر کر بھی کبھی اپنی بہن کو ونی نہیں ہونے دیتا

لیکن اریبہ بیگم اپنی قسمیں دیئے اُسے

کمرے میں چھوڑتی دروازہ لوک کرچکی تھی کیونکہ

وہ بھی جانتی تھی ارحاب چپ رہنے والو میں سے نہیں ہے

وہ کسی حال میں یہ سب نہیں ہونے دیگا !!

لیکن یہ ہونا ضروری تھا کیونکہ ضوریز شاہ اپنے اک لوتے

وارث کو موت کی سولی بنتے نہیں دیکھ سکتے تھے !!

ب۔بابا!! اریبہ بیگم کو کچھ نہ بولتا دیکھ

مریم کھڑی ہوتی ضوریز شاہ کے پاس ائی وہ بری طرح

انسوں بہا رہی تھی ؛؛

ضوریز شاہ نے اُس کی پکار پر اُسے دیکھا تھا اُس کا چھوٹا

سا چہرا انسوں سے تر دیکھ ضوریز شاہ کی رگ رگ میں تکلیف

کی لہر دوڑی تھی

جی بابا کی جان کیا ہوا !!

وہ تڑپ کر گویا ہوئے تھے

ب۔بابا مما کہے رہی ہے وہ مجھے ونی میں بھیج رہی ہے

پلز بابا انہیں روکے مجھے نہیں جانا !! مریم ضوریز شاہ

کا ہاتھ تھامے روتے ہوئے منت بھرے انداز میں بولی

جب کے اُس کی بات پر زوریز شاہ نے اپنی آنکھوں میں اُترتی

نمی صاف کی !

بابا آپ خاموش کیوں ہے پلز مما کو بولیں نا

وہ مجھے نا بھیجے مجھے نہیں جانا بابا !! مریم

ضوریز شاہ کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ کی انے مضبوط کرتی بولی

اُس کی جھیل جیسی آنکھوں سے قیمتی موتی مزید تیزی سے

بہے رہے تھے ؛!

وہ ایزل کی باتیں سوچ کافی خوف کا شکار ہوچکی تھی

جس کا سبب یہ نکل رہا تھا !!

ضوریز شاہ بلکل خاموش تھے اُنہونے

مریم کی پیشانی پر لب رکھ اُس کا ہاتھ اریبہ بیگم کو

تھمایا جب اریبہ بیگم نے زبردستی اُسے صوفے پر

بٹھایا تھا جب کے ضوریز شاہ چہرہ پھیر گیے تھے

کیونکہ وہ نہیں دیکھ سکتے تھے اس طرح اپنی جان سے عزیز

اولاد کو روتا ہوا ؛؛ لیکن وہ مجبور تھے اپنے وارث کے ہاتھوں

مولوی صاحب نکاح شروع کریں !!

ضوریز شاہ بلند اواز میں بولیں جب مریم کے حل چل

کرتے ہاتھ رکے تھے اُس نے بے یقینی سے

اپنے بابا کو دیکھا یہ بات سچ تھی اُسے اپنے کانوں

پر بھروسہ نہیں ہورہا تھا کیا اُس نے درست سنا تھا ؟؟ جو ابھی

ابھی ضوریز شاہ نے کہا تھا ؟؟

لالا!!

آریان اب تک ریلنگ سے ٹیک لگاے ازبک

کی یادوں میں گم تھا جب زریام نے نرمی سے آریان کے کندھے

پر ہاتھ رکھا !!

جس پر آریان جھٹکے سے سوچوں کے مرکز سے باہر ایا تھا

آریان کی آنکھیں بے حد سرخ تھی جو اُس کے ضبط

کا چیخ چیخ کر بتا رہی تھی وہ روتا نہیں تھا لیکن اُس کی سرخ آنکھیں

درد بیاں کر رہی تھی جس میں صرف ازبک کا نام تھا

آریان نے اپنی سرخ آنکھوں سے زریام کو دیکھا

لالا اجاے !! زریام نرمی سے بولا

آریان نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا جسے دیکھ وہ حیران ہوا

تھا یعنی آدھے گھنٹے سے وہ اس حد تک سوچوں میں گم

تھا کے اُسے پتہ ہی نہیں چلا وقت کیسے گزرا

گویا ازبک کی یادوں نے اُس کی سوچو پر پہر لگائی ہوئی تھی

آریان نے اپنی نظریں اٹھائے اب سامنے دیکھا

پھر اپنے بھاری قدم لیتے آگے بڑھا!!

آریان کو اتا دیکھ سکندر شاہ فوراً آریان کے پاس آئے تھے !!

آریان میرا بیٹا تُم ٹھک ہو ؟؟ آریان کی سرخ آنکھیں دیکھ

سکندر شاہ استفسار کرنے لگے

میرا بھائی چلا گیا بابا ٹھک ہوسکتا ہُوں ؟؟ آریان نے سوالیہ

نظروں سے پوچھا

آریان کی بات پر سکندر شاہ کو بھی ازبک کی یاد

نے گہرا تھا ؛!

اچانک ہی آریان کے تاثرات تنے تھے لمحے میں غصے سے

اُس کا حسین چہرہ سرخ ہوا تھا اپنا مقصد اک بار

پھر اُس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا !!

آریان نے سرخ آنکھوں سے سامنے دیکھا جہاں ضوریز شاہ

اسی جانب آرہے تھے!!

بھائی صاحب نکاح کا آغاز کرتے ہیں

ضوریز شاہ نرمی سے بولیں جب سکندر شاہ نے اسباب

میں سر ہلایا!!

ماموں جان نکاح کے بعد اپنی بیٹی کو بھول جایئے گا

جس طرح میرے بھائی کو چھینا گیا ہے جس طرح ابھی میں تڑپ رہا ہوں

اسی حال سے یہ حویلی بھی گزرے گی میرے بھائی

کا قاتل زدہ عرصے تک زندہ نہیں رہ سکے گا !!

اُسے ایسی بتر میر دونگا کے دیکھنے کے لائق بھی نہیں ہوگی

آپ کی بیٹی میری نظر میں میری بیوی نہیں بس اک قاتل

کی بہن ہوگی اور اپنے دشمن سے سفاکی کی حد تک نفرت کرنا

میرے خون میں ہے !! جب تک احمد نہیں مل جاتا آپ کی

بیٹی کی زندگی جہنم سے بھی بتر ہوگی!!

اس نکاح کے بعد بھول جایئے گا کے ونی ہونے والی لڑکی بھی

کبھی آپ کی بیٹی تھی !!

جب جب میرے بھائی کے جانے سے میری حویلی

کا فرد تڑپے گا تھا تب تب آپ کی بیٹی بھی تڑپے کی

وہ خوش نہیں رہ سکے گی کبھی !! آپ کی بیٹی میرے بھائی کی

موت کے بدلے ونی ہورہی ہے اور یہی وجہ کافی ہے

کے آپ کی بیٹی پل پل اس بات پر پچھتائی گی کے وہ ازبک شاہ

کے قاتل کی کچھ لگتی تھی !!

آریان ضوریز شاہ کو دیکھ غصے سے ہر بات

پر زور دے رہا تھا اس وقت آریان کے دل میں کیسی

آگ جل رہی تھی شاید اُسے کوئی نہیں جان سکتا تھا جب

کے دوسری جانب آریان کی بات سنتے ضوریز شاہ

بے بسی سے نظر کچھ لمحے کیلئے جھکا گیے تھے!!

وہ جانتے تھے آریان اپنے دشمنوں کو دیکھنے لائق نہیں چھوڑتا!!

آریان کا سفاک دل اُس کی 31 سالا زندگی میں نہیں

دھڑکا تھا تو اب کیسے دھڑک سکتا تھا !!

آریان شاہ اس سے کئی گناہ زدہ سفاک تھا جو بس آریان کے دشمن

اور اس کے آدمی جانتے تھے!!

خیر نکاح کا آغاز ہوا تھا آریان کو اب تک نہیں پتہ تھا کے

اُس کا نکاح مریم سے ہورہا ہے نا آریان نے سامنے بیٹھی

مریم پر نظر ڈالنا گوارا کی تھی !!

دوسری جانب مریم روتی ہوئی اریبہ بیگم سے

بار بار التجا کر رہی تھی کے اُسے نہیں جانا اور اریبہ بیگم

بس خاموشی سے اپنے انسوں صاف کر رہی تھی کیونکہ

وہ مجبور تھی وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی !!

مماک۔کس سے ہورہا ہے میرا نکاح ؟؟ اچانک مریم کے دماغ

میں یہ بات ائی تھی

جسے وہ فراموش کیے پچھلے دس منٹ سے بس رو رو

کر خود کو ہلکان کر رہی تھی اس بات سے انجان

کے اُس کے رونے کا یہاں کوئی فائدہ نہیں ہو گا

اُس کی زندگی میں یہ سب ہونا لکھا جاچکا تھا جو کسی بھی

حال میں ہوجانا تھا کچھ دیر تک وہ نکاح اُس کی زندگی بدل کر رکھ

دینے والا تھا

اس بات سے وہ نازک جان انجان تھی !!

آریان شاہ سے !!

اریبہ بیگم نے دھمی آواز میں بتایا جب کے اُن کی

بات پر مریم کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی اُس نے بے یقینی سے

اریبہ بیگم کو دیکھا

م۔مما کیا کہا آپ نے ؟؟ اُس نے یقین کرنا چاہا

آپ کا نکاح آریان سے ہورہا ہے !! اریبہ بیگم نے پھر بتایا جب

مریم نے ٹرانس کیفیت میں سامنے نظریں اٹھائے آریان کا

پرکشش لیکن سرخ چہرہ دیکھا

جو آریان کو مزید پرکشش دکھا رہا تھا

اُس میں کسی چیز کی کمی نہیں تھی یہ بات مریم بے پہلی

نظر میں بھی قبول کی تھی لیکن فلحال وہ حیرت سے آریان کو دیکھ رہی

تھی !!

ا۔ آریان لالا سے ؟؟ مریم ہنوز اسی طرح بولی

لالا نہیں بولتے !! سائی ہیں ، آپ کے ہونے والا !! اریبہ بیگم

نے بہت دھیرے سے یہ بات کہی تھی

م۔ مما ا۔ آریان لالا سے کیسے میں اُنہیں

لالا سمجھتی تھی و۔ وہ بڑے ہیں مجھ سے بہت !!

مریم کے گلے میں گلٹی اُبھری تھی !!

مریم اٹھارہ کی بھی ابھی پوری نہیں ہوئی تھی جس میں وہ بہت

چھوٹی سی بچی لگتی تھی !!

جب کے آریان مکمل صلاحیت رکھنے والا لمبا چوڑا پر کشش

مرد !! یہ بات کہنا غلط نہیں ہو گا کے دونوں خوبصورتی کی

مثال تھے

مریم نازک سی کلی تھی تو آریان مغرور شہزادہ

مریم شوہر ہمیشہ بڑے ہی ہوتے ہیں !! اب خاموش ہوجاؤ

اریبہ بیگم نے اُسے خاموش کروایا کیونکہ مولوی صاحب نکاح

کا آغاز کر چکے تھے!!

مریم بھی اپنے انسوں صاف کرتی نظریں جھکا گئ

لیکن اُس کے انسوں رکنے کو تیار نہیں تھے وہ بار بار

اپنے انسوں صاف کر رہی

تھی لیکن انسوں مسلسل تیزی سے بہے جارہے تھے !!

بسم اللہ الرحمن الرحیم !!

بلند آواز میں مولوی صاحب نے کہا تھا !!

آریان شاہ ولد سکندر شاہ آپ کا نکاح مریم شاہ ولد

ضوریز شاہ اک کروڑ حق مہر قرار دیا گیا ہے کیا اپ کو یہ نکاح

قبول ہے !! مولوی صاحب کی آواز تھوڑی بلند تھی جب کے

لڑکی کے نام پر آریان نے جھٹکے سے سر اٹھا کر سامنے دیکھا تھا

کیونکہ آریان کیلئے یہ نئ بات تھی اُسے اب تک

اپنی ہونے والی بیوی کا نہیں پتہ تھا !!

آریان کی نظریں اٹھتے ہی سیدھا سامنے بیٹھی مریم پر گئ

تھی جس کا چہرہ انسوں سے تر ہوا نیچے جھکا تھا

لمہوں میں آریان کے چہرے کو پھر سے بدلے کی آگ

نے سلگایا تھا آریان نے نفرت بھری نگاہ سے مریم کو دیکھا تھا

آریان کا مریم سے نفرت کرنے کیلئے یہ بات کافی تھی

کے اُس کا تعلق آریان کے بھائی کے قاتل سے ہے

آریان نے اگلے لمحے اپنی نظریں پھیری تھی !!

قبول ہے !!! آریان کی گھمبیر آواز گونجی تھی

(یہی انسوں تمہارے مقدر بنینگے میرے بھائی کے قتل کی سزا تُم بھگتو گی)

اک قبول ہے پر آریان نے دل میں کرک کر سوچا تھا

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟؟ مونوی صاحب کی

آواز پھر گونجی تھی !

قبول ہے!!

(تُم ہر لمحے اس بات پر پچتاؤگی کے تُم اک قاتل کی بہن تھی) آریان کے سفاک

دل سے اک بار پھر عہد کی آواز ائی تھی !!

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟؟؟؟مولوی صاحب

نے پھر پوچھا

قبول ہے ؛!

(میں تُم سے اپنے بھائی کی موت کا بدلا اس نفرت سے

لونگا کے تُم اُس آگ میں جل کر اک

دن خود مر جاؤ گی !!

تُم میرے بھائی کی موت کا ازالہ کبھی نہیں کر سکو گی تُم تڑپ کر

رہ جاو گی کیونکہ تمہاری زندگی موت سے بھی بتر ہوتی

اور یہ وعدہ ہے میرا)

آریان کا دل ہر اک ایک عہد کی طرح بول رہا تھا

مولوی صاحب نے کاغذات آریان کے سامنے

کیے!!

آریان نے پین کو کاغذات تھام کر اُن پر

سائن کیا تصورات مزید تن رہے تھے لمحہ بھی رہنا اس حویلی

میں ضبط کا باعث بن رہا تھا کیونکہ یہ اُس کے بھائی کے

قاتل کی حویلی تھی !! آریان شاہ کا بدلہ شاید اج

تک کسی نے اتنی گہرائی میں نہیں دیکھا تھا لیکن اب جو ہونے والا

تھا وہ دیکھا نہیں جاتا!!

اب مولوی صاحب کا رخ مریم کی جانب تھا

مریم شاہ ولد ضوریز شاہ آپ کا نکاح آریان شاہ ولد سکندر شاہ

اک کروڑ حق مہر قرار دیا گیا ہے کیا آپ کو یہ نکاح

قبول ہے؟؟

مولوی صاحب کی بات پر اریبہ بیگم نے مریم کے کندھے پر

ہاتھ رکھے اُسے جواب دینے کا کہا تھا !!

لیکن مریم بس ہنوز سیدھی بیٹھی تھی اُس کی زبان

کچھ بولنے کیلئے گویا تیار نا ہو !!

مریم !! اُسے ہنوز نیچے اپنے ہاتھوں کو گھورتا پاکر اریبہ بیگم

نے اُسے ہلایا!! جب مریم نے سختی سے آنکھیں میچی

اُس کے ذہن میں محض اتنا تھا کے ونی میں ائی لڑکی کو پیر

جوتی کی طرح سمجھا جاتا تھا اُسے ملازمہ سے بھی بتر مقام دیا

جاتا تھا !!

اور سب کے تانے اذیت برداشت کرنی پڑتی ہے

یہی باتیں اُس نازک جان کو اندر تک گھبراہٹ

کا شکار کر رہی تھی !!

کیا آپ کو قبول ہے ؟؟ مولوی صاحب نے اُسے خاموش دیکھ

پھر کہا

مریم کو ہنوز خاموش دیکھ اریبہ بیگم نے اُس کے بازو پر اپنی گرفت

مضبوط کی !!

ق۔قبول ہے !! اُس نے اک سسکی بھرتے ہوئے کہا تھا

(یا اللہ پلز ایسا کچھ میں ہونے دیئے گا میرا ساتھ) اُس کے دل

سے دعا نکلی تھی

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟؟

ق۔قبول ہے

(میں اتنی تکلیف برداشت نہیں کرپاؤنگی میرے رب)

مریم نے روتے ہوئے دل میں کہا تھا

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟؟

آخری بار پوچھا گیا

ق۔قبول ہے !!! مریم نے سختی سے آنکھیں میچی تھی

(یا اللہ مجھ پر رحم کرنا میرا دل بہت گھبرا رہا ہے)

مریم کے دل سے پھر آواز آئی تھی

مولوی صاحب نے قلم اور کاغذات مریم کی جانب بڑھائے تھے

جب مریم نے اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے اُسے تھاما

اس وقت بے بسی کیا ہوتی ہے کوئی مریم سے پوچھتا

وہ اج تک اتنی بے بس نہیں ہوئی تھی اپنے ماں باپ سے رو رو

کر منت وہ نازک جان پہلے کر چکی تھی لیکن

اُس کی سننے والا کوئی نہیں تھا !! وہ کس گھبراہٹ اور

تکلیف کی شکار تھی کوئی اُس سے پوچھتا !!

نکاح کا اختتام ہوچکا تھا !!اب مریم آنکھوں میں موٹے موٹے انسوں بھرے سب کو دیکھ رہی تھی !!

جب کے آریان سے اب یہاں اک لمحے اور بیٹھنا دشوار ہوچکا تھا !!

آریان نے فوراً کھڑے ہوتے بڑے بڑے ڈھنگ بھرتے باہر کی جانب قدم بڑھاے!!

وہ ایک قاتل کی حویلی میں مزید نہیں بیٹھ سکتا تھا اُسے جاتے دیکھ زریام بھی آریان کے پیچھے گیا تھا

لے آؤ !! سکندر شاہ ضوریز شاہ کو دیکھ سنجیدگی سے کہتے خود بھی حویلی سے باہر نکلے تھے جہاں آریان اپنی گاڑی اسٹارٹ کرتا گاڑی حویلی کے آگے سے بڑھاتا اپنی حویلی کی جانب روانہ ہوچکا تھا !! !!

سکندر شاہ اچھے سے جانتے تھے آریان کی کیفیت اُس کا غصّہ کس اشتعال کو چھو رہا ہو گا اتنی بھی دیر آریان یہاں موجود تھا بہت غنیمت تھی !!

آریان جاچکا تھا جب کے اندر حویلی میں مریم عجیب نظروں سے سب کو دیکھ رہی تھی !!

چلو میری جان !! اریبہ بیگم اپنے انسوں اندر دھکیلتی مریم کو باہر لے جانے لگی

آپ لوگوں نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ !! مریم ضوریز شاہ اور اریبہ بیگم کو دیکھ آنکھوں میں آنسوں بھرے بولی جب کے اُن دونوں نے تڑپ کر اُسے دیکھا تھا اُن کی معصوم سی بچے کس آگ میں جلنے والی تھی شاید وہ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے تھے!!

میری بچی !! ضوریز شاہ نے اُس کا چہرہ تھاما

بس اُن کے چہرہ تھامنے کی دیر تھی مریم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی !!

ضوریز شاہ نے اُسے اپنے سینے سے لگایا

بس بس بس میرا بچا !!

ضوریز شاہ نے اُسے چپ کروانا چاہا

بابا آپ کیسے مجھے اس طرح ونی میں بھیج سکتے ہیں مجھ سے کوئی غلطی ہوئی تھی کیا ؟؟ آپ مجھے بتا دیتے میں سوری کر لیتی آپ سے لیکن ایسی سزا تو نہیں دیتے نا آپ !! وہ ہنوز اُن کے سینے سے لگی روتے ہوئے بولی اُس کی بات پر حویلی میں موجود تمام لوگوں نے اپنے انسوں ضبط کیے تھے

ب۔بابا مجھے نہیں جانا پلز بابا !! مریم پھر سے منت بھرے لہجے میں بولی

ہمیں معاف کردو بچے ہم کچھ نہیں کرسکتے آپ کیلئے آپ کا باپ مجبور ہے !! اُنہونے مریم کو خود سے الگ کیا تھا وہ اُسے اس طرح سسکتے ہوئے نہیں دیکھ پارہے تھے جب کے اُن کی باتوں اور اُن کے دور کرنے پر مریم نے بے یقینی سے اُنہیں دیکھا تھا

بابا ؟؟ مریم نے تڑپ کر پکارا

اج سے بھول جاؤ ہمیں بچے !! اج سے آپ کا گھر بس سائی کی شاہ حویلی ہوگی اس حویلی سے اج سے آپ کا رشتا ختم !! ضوریز شاہ اذیت سے کہتے آنکھیں بند کرچکے تھے اس وقت وہ کس تکلیف میں تھے کوئی اُن سے پوچھتا لیکن مریم کو حقیقت سے باور کروانا بے حد ضروری تھا تاکہ بعد میں اُسے اک ساتھ اذیت نا ہو جب کے ضوریز شاہ کی بات پر مریم کو اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی اُسے لگا اُس نے کچھ غلط سن لیا!!

بابا ؟؟ اُس نے بے یقینی سے پکارا

اپنی ماں سے مل کر آجاؤ باہر بچے !! ضوریز شاہ بنا اُسے دیکھ کہتے حویلی سے باہر کی جانب بڑھ چکے تھے مریم نے بے یقینی سے اُنہیں جاتا دیکھا تھا

مما ؟؟؟مریم نے سرخ آنکھوں سے اُنہیں پکارا!!

معافی چاہتے ہیں !! وہ محض اپنے انسوں ضبط کرتی اتنا بولی پھر مریم کی شول اُس پر اچھے سے ڈالتے اُنہونے اُس کا ہاتھ تھامے باہر کی جانب قدم بڑھائے گیٹ سے کچھ فاصلے پر

رک کر اُنہونے مریم کو آگے جانے کا اشارا کیا کیونکہ اُس سے زدہ وہ آگے نہیں جاسکتی تھی !!

مریم بے یقینی سے اُنہیں دیکھتی اب اپنی زندگی خدا کو سپرد کرتی مرے قدمو سے آگے بڑھی تھی !!

اُس کے ماں باپ اتنے سنگ دل ہونگے یہ اُس نے سوچا بھی نہیں تھا !!

ضوریز شاہ باہر ہی کھڑے تھے اُنہونے میں کا ہاتھ تھام کر اُسے گاڑی میں بٹھایا تھا مریم نے اپنی انسوں سے بھری آنکھیں اٹھا کر اُنہیں دیکھا جو تکلیف سے چور اپنی نظریں چرا گیے تھے!!

اُن کو آنکھیں چراتا دیکھ مریم نے ضبط سے آنکھیں بند کرکے کھولی اُس کے گھر والے کیسے کرسکتے اُس کے ساتھ ایسا ؟؟وہ یہی سوچ سوچ کر پاگل ہورہی تھی !!

خیر گاڑی اب سٹارٹ ہوتی شاہ حویلی کی جانب روانہ ہوچکی تھی جب کے مریم نے جھٹ سے شیشے پر ہاتھ رکھا تھا گویا وہ ضوریز شاہ کے چہرے سے اوجھل نا ہونا چاہتی ہو !!

ضوریز شاہ نے بھی خالی آنکھوں سے گاڑی کو جاتا دیکھتا تھا !!

مریم نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ اپنی رونے کی آواز دبای تھی اس وقت اُس پر کیا گزر رہی تھی کوئی اُس سے پوچھتا !!

دوسری جانب آریان کی گاڑی شاہ حویلی رکی تھی !!

مریم نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ اپنی رونے کی آواز دبای تھی اس وقت اُس پر کیا گزر رہی تھی کوئی اُس سے پوچھتا !!

دوسری جانب آریان کی گاڑی شاہ حویلی رکی تھی !!و تھوڑی تھوڑی یہاں بھی آرہی تھی ساتھ ساتھ حورین کی بھی آواز لاؤنج میں آرہی تھی ؛! یہ دیکھ آریان کی آنکھوں میں مزید سرخیاں پھیلی تھی ؛!

اس کا جان سے عزیز بھائی کا جانا پھر اپنی حویلی میں سب کو اتنا تکلیف میں دیکھنا آریان کو مزید اشتعال میں لانے کا سبب بن رہا تھا

آریان بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا !!

دروازہ دھڑام سے بند کرتے آریان نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر خود کو نارمل کرنے کی بے جاں کوشش کی تھے !!

کیوں ؟؟ اخر کیوں ہوا ایسا !! یک دم آریان نے دھاڑتے ہوئے سامنے رکھی ڈریسنگ پر طاقت سے پیر مارا تھا

ازبک !! ایک دم آریان کا لہجہ دھیما ہوا تھا اُس نے سامنے نظر اٹھائے ازبک کی تصویر دیکھی جس میں ازبک آریان کے گرد حصار باندھے کھڑا تھا اور آریان آنکھوں پر چشمہ

لگاے دونوں ہاتھ اپنی سیاہ پینٹ کی جیب میں ڈالے روب سے کھڑا کوئی شہزادہ معلوم ہورہا تھا تصویر میں بھی آریان بے حد سنجیدہ تھا

یہ دیکھ آنکھوں میں ازبک کی یاد کی سرخی پھیلی تھی !! چہرے پر تکلف بسیرا کر رہی تھی اُس کی آنکھوں میں اب بھی انسوں نہیں تھے لیکن چہرے کی تکلیف دیکھ کوئی بھی رو سکتا تھا !!

ایسا نہیں ہونا چاہیئے تھا !! میں اک ایک کو ڈھونڈ کر اُسے زندہ جلا دونگا !! ازبک کی موت کا بدلہ دس گناہ زدہ ہو گا!! آریان سامنے تصویر پر نظریں جمائے بول رہا تھا !!

میں وعدہ کرتا ہوں تُجھ سے ازبک تیری موت کا بدلہ میں قہر بن کر لونگا !! کسی کی بخشش نہیں ہوگی اُس سے جڑا ہر رشتا میرے لیے اک قاتل ہے ؛؛آریان ازبک کی تصویر کو دیکھ بولا یہ ہر اک بات سچ تھی آریان اب قہر بن کر سب پر ٹوٹنے والا تھا اپنے بھائی کے جانے والا حادثہ آریان کو مزید بدل کر رکھ چکا تھا !!

اُس کا غصّہ دو گناہ زدہ ہوچکا تھا!!

دوسری جانب اک بار پھر گاڑی شاہ حویلی کے سامنے رکی تھی !!

ملازمہ نے اتے جلدی سے مریم کی سائڈ کا دروازہ کھولا تھا!!

اۓ باہر!! ملازمہ کی عمر قریب پچاس سال تھی !!

مریم روتے ہوئے دھیرے سے باہر ائی گھبراہٹ بے حد ہورہی تھی اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کریں!!

ملازمہ نے خاموشی سے اُسے لیے اندر کو جانب قدم بڑھائے!!

حویلی میں داخل ہوتے ہی وہ افسردہ ماحول دیکھ مریم کو مزید گھبراہٹ ہوئی تھی یہ وہ حویلی لگ نہیں رہی تھی کیسے کل تک تھی اب یہاں افسردگی پھیلی تھی !!

سکندر شاہ حویلی میں داخل ہوئے اُنہونے سب کو لاؤنج میں بلایا تھا !!

سب دھیرے دھیرے لاؤنج میں جمع ہونے لگے تھے!!

حورین لالا کو بلا کر لاؤ اپنے !! امیرا بیگم نے اپنے انسوں صاف کرتے کہا جب حورین جو پہلے رو رہی تھی اب ایسے ہی اسباب میں سر ہلاتی آریان کے کمرے کی جانب بڑھی تھی !!

اُس نے دروازہ بجایا !! لیکن اندر سے کو جواب نہ ایا

اُس نے پھر بجایا لیکن اندر سے پھر کوئی جواب نہ ایا ؛!

حورین نے بالآخر گہرا سانس لیتے دروازہ کھولتے اندر کی جانب قدم بڑھاے

آریان کے کمرے کی بلا اجازت انا سب کو سختی سے منع تھا ؛؛!!

لیکن یہ رول ازبک زریام حورین کیلئے نہیں تھا !!

پتہ نہیں کیا بنا اجازت اندر !! آریان جس کا رخ دوسری جانب تھا اب غراتا ہوا پیچھے مڑا تھا جب سامنے حورین کو دیکھ آریان کے لفظ رکے تھے اُسے لگا تھا کوئی ملازمہ ہے !

آریان نے حورین کا چہرہ دیکھا جو انسوں سے بھرا سرخ ہورہا تھا !!

لالا !! حورین نے روتے ہوئے اُسے پکارا جب آریان نے فوراً اُسے اپنے سینے سے لگایا !!

حورین بھی آریان کے گرد حصار باندھ گئی تھی !!

ل۔لالا !! حورین نے آریان کے سینے سے لگے ہی پکارا

بدلے میں آریان نے اُس کے بال سہلاے تھے آریان نے آنکھیں طاقت سے میچ کے کھولی

ا۔ازبک لالا ک۔کیوں چلے گئے لالا!! حورین نے سسکی بھرتے کہا

کیونکہ کچھ درندوں کو اپنی زندگی پوری نہیں تھی !! آریان نے حورین کا چہرہ تھامے کہا

رو نہیں گڑیا سب ٹھک ہوجائیگا !! ازبک کی موت کا بدلہ ضرور ہوگا !! آریان نے اُسے تسلی دیتے انسوں صاف کیے لیکن اندر سے وہ خود کس آگ میں جل رہا تھا وہ نہیں بتا سکتا تھا !!

ل۔لالا آپ کو بابا سائی باہر بلا رہے ہیں !! حورین نے کچھ لمحے بعد کہا

آجاؤ !! آریان نے حورین کے آنسوں صاف کیے باہر کی جانب قدم بڑھائے جہاں سب پہلے بیٹھے تھے!! !!

آریان بھی اتا اب صوفے پر پرجمان ہوا تھا جب کے آریان پر ہر کسی کی نظریں باری باری جارہی تھی آریان کے حد سے زدہ سرخ چہرے اور آنکھیں دیکھ آریان کا غصّہ ضبط ہر چیز بنان کر رہی تھی !!

ازبک کو مارنے والا اور کوئی نہیں بلکہ ضوریز کا بھانجا ہے !! ویرانی میں سکندر شاہ کی آواز گونجی تھی جب سب نے حیرت سے اُنہیں دیکھا تھا

مریم کونے پر کھڑی تھی اب تک کسی نے اُسے نہیں دیکھا تھا !! حورین آریان کے صوفے کے پیک کھڑی تھی !!

ی۔یہ کیا کہے رہے ہیں آپ سائی ؟؟ امیرا بیگم بے یقینی سے بولی

یہی سچ ہے !! ازبک کا قاتل ضوریز کا بھانجا ہے !!جب کے احمد اور اُس کا بھائی دونوں لاپتہ ہے !! پھر سے اُن کی سرد آواز وہاں گونجی تھی !!

امیرا بیگم کے ذہن میں اچانک ارحب کا خیال ایا تھا وہ جانتی تھی اچھے سے یہاں موت کے بدلے موت ملتی ہے !!

ارحاب۔۔اُن کے لبوں نے حرکت لی اُنہونے بے یقینی سے سکندر شاہ کو دیکھا تو کیا ارحاب خون بہا میں جاچکا تھا ؟؟

ارحاب ؟؟امیرا بیگم نے زریام کو دیکھ کہا کیونکہ سکندر شاہ کے سامنے اُن کی نظریں نہیں اٹھتی تھی اور آریان اس وقت کس قدر باری تھا وہ جانتی تھی !

امی سائی!! زریام نے آنکھیں سے اُنہیں اشارا کرتے نفی میں سر ہلایا!!

ارحاب ٹھک ہے !! زریام کی بات پر امیرا بیگم کا اک طرف کا دھوکا تم ہوا تھا لیکن ازبک کی موت سب کو ہلا کر رکھ دینے کی حد تک تھی ہر کسی کا چہرہ افسردہ تھا پھپھو سائی اور چچی سائی خاموشی سے بیٹھی تھی

امیرا بیگم اچھے سے جانتی تھی کے بدلے کے بغیر گاؤں میں کچھ نہیں ہوتا انہوں نے زریام کو پھر دیکھا تھا جیسے کہنا چاہ رہی ہوں کہ پھر کیا ہوا ہے؟؟

سکندر شاہ نے عین وقت امیرا بیگم کو دیکھا تھا اُنہیں زریام کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھتے پا کر سکندر شاہ نے گلا کھنکھارا

ونی میں ائی ہے لڑکی ضوریز کی بیٹی خون بہا میں !!! سکندر شاہ کی بات تھی جب پھپھو سائی چچی سائی اور امیرابیگم کے ساتھ حورین نے بھی حیرت سے اُنہیں دیکھا تھا !!

کون سی ؟؟؟ امیرا بیگم نے نظریں نیچے کیے کہا

جب ملازمہ مریم کا ہاتھ تھامے اُسے سامنے لائی تھی !!

مریم کا پورا چہرہ انسوں سے بھیگا ہوا تھا !! وہ, خود میں سمٹے کھڑی تھی گویا !!,کوئی بچا سہم کر کسی نئ جگہ پر اپنی ماں کی آغوش میں اتا ہے فرق اتنا تھا کے اُس کے پاس اس وقت اُس کی ماں نہیں تھی !!

مریم شاید خوش نصیب تھی جو اسے دو باپ اور دو ماں خدا کی طرف سے ملے تھے یا شاید بدقسمت جسے ایک ہی وقت پہ آکر دونوں ماں باپ چھوڑ کر جا چکے تھے مریم کو اپنے موم ڈیڈ شدت سے یاد آرہے تھے اس کے مما بابا اُسکے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے تھے وہ یہی سوچ رہی تھی؟؟

جب کے مریم کو دیکھ تمام صارفین اریان زریام اور سکندر شاہ کو چھوڑ کر حیرت سے آنکھیں کھول گئے تھے حورین نے تو بے یقینی سے بھری نگاہ لیے مریم کو دیکھا تھا !!

جب کے آریان نے تو مریم پر نظر بھی دالنا گوارا نہیں کی

وہ سامنے نظر جمائے کچھ گہری سوچوں میں گم تھا

یہ ہے ونی میں ائی لڑکی !!سکندر شاہ نے بنا مریم کو دیکھ کہا

اریان کی؟؟؟ امیرا بیگم نے سمجھنے کی کوشش کرتے زریام کو دیکھ کہا جب زریام نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا حورین نے ناگواری سے مریم کو دیکھا تھا وہ اس کے لالا کی

قاتل کی بہن تھی بھلے ہی وہ سگا بھائی نہیں تھا مریم۔کا لیکن تھا تو خون کا رشتا اُس کی رگوں میں بھی وہی خون دوڑ رہا تھا جو اس کے لالہ کے قاتل کی رگوں میں دوڑ رہا تھا

حورین ناگواری سے مریم کو دیکھتی واپس اپنی نظریں پھیر گئی تھی حورین کی نظروں میں وہ پیار تھا ہی نہیں جو کل تک مریم کے لیے تھا اب وہ بھی اُسے صرف اپنے بھائی کی قاتل کی بہن نظر آ رہی تھی اس کو رگو میں اس کے بھائی کے قاتل کے جیسا خون دوڑ رہا تھا اور یہ بات کافی تھی کہ وہ اس سے نفرت کر سکے

مریم ؟؟امیرا بیگم نے ٹرانس سی کیفیت میں اسے پکارا تھا جب مریم نے انسوں سے بھری آنکھیں اٹھا کر امیرا بیگم کو دیکھا تھا

وہ بس خاموشی سے اسے دیکھتی رہی جبکہ پھپھو سائیں اور چچی سائیں نے حقارت سے مریم کو دیکھا تھا جب کے زریام ایک جگہ نظر گاڑے بیٹھا تھا وہی سکندر شاہ اور آریان سامنے دیوار کو گھور رہے تھے

مریم میری بیٹی!!امیرا بیگم کچھ دیر بعد بولی انہیں اس میں مریم کا کوئی قصور نظر نہیں ایا تھا وہ مریم سے اب بھی اتنی ہی محبت کرتی تھی جتنا پہلے کرتی تھی

اس لیے وہ بے اختیار سب کے سامنے اسے بیٹی پکار چکی تھی جبکہ محسوس ہوا کہ سب اُنہیں کی جانب دیکھ رہے ہیں تو جھٹ سے خاموش ہوئی تھی انہیں ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا یقینا اس وقت!!

امی سائی ائندہ کے بعد اپ اسے اپنی بیٹی نہیں کہیں گی اپ کی بیٹی یا بیٹا قاتل کی بہن نہیں ہو سکتا نہ وہ اس حویلی میں کسی کی بیٹی ہے اور نہ وہ کسی کی بیوی ہے وہ بس ایک ونی میں ائی لڑکی ہے اور اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہونا چاہیے اس حویلی میں کوئی بھی اس لڑکی سے کوئی تعلق نہیں رکھے گا میرے بھائی کی قاتل کی بہن ہے یہ میرے بھائی کے قاتل کے بدلے ونی میں ائی ہے اگر میں نے کسی کو اس حویلی میں اُس سے نرمی سے بات کرتے دیکھ لیا تو میں بہت برا پیش اؤں گا!!

آریان ہنوز سامنے نظریں گاڑے سرد لہجے میں بولا تھا

جب کہ اریان کی بات پر مریم نے بے اختیار اپنا سانس روکا تھا اسے تو ابھی سے ڈر لگ رہا تھا وہ ساری زندگی یہاں کیسے گزار سکتی تھی؟؟؟

میں دیکھ لوں گا کیا کرنا ہے اور کیا نہیں ازبک کی موت اُس حویلی(ضوریز شاہ کی حویلی)کے ہر فرد پر ٹوٹے گی

اُس حویلی کے ہر فرد سے صرف نفرت ہوگی اس کے علاوہ اور کوئی تعلق اس حویلی سے قائم نہیں کیا جائے گا اور یہ بھی اسی حویلی کی لڑکی ہے جس کی رگوں میں بھی وہی خون موجود ہے جو میرے بھائی کے قاتل کے وجود میں ہے یہ بات کوئی کبھی نہیں بھولے گا اور نہ میں کسی کو بھولنے دوں گا اس لڑکے کی زندگی ایک ونی میں لڑکی کی طرح ہی ہوگی خبردار جو کسی نے کبھی بھی نرمی برتنے کی کوشش بھی کی اس کے ساتھ تو!!!

اریان پہلے ہی سب کو سختی سے باور کروایا گیا تھا!!

سب نظریں جھکاے اریان کے بات سن رہے تھے!!

ونی میں لڑکی کے ساتھ نرمی تو کی ہی نہیں جاتی لیکن میرا بیگم کو کرتے دیکھ اریان پہلے ہی باور کروا چکا تھا یہ بات اگر اریان نا کرتا تو سکندر شاہ ضرور کرتے لیکن اریان کافی تھا ان سب کے لیے آریان مریم پر کس طرح بن کر ٹوٹنے والا تھا یہ کوئی نہیں جانتا تھا!!

مریم انسوں اپنی انکھوں سے بار بار صاف کر رہی تھی لیکن وہ بار بار بہہ رہے تھے اس کی نظریں اٹھنے۔کا نام نہیں لے رہی تھی وجود ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا اس کی حالت کیا تھی کوئی اس سے پوچھتا لیکن تکلیف کی چور تو یہ تھی کہ وہ شدت سے رو بھی نہیں سکتی تھی کیونکہ سامنے ہی سب موجود تھے!!

کل ظہر میں ازبک کو دفنایا جائے گا!! سکندر شاہ بڑی ہمت سے بولے جبکہ ان کی بات پر اریان ڈھیلا پڑا تھا اس کے دماغ میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم کی تھی یہ لفظ کتنے بھیانک تھے نا؟؟ اریان کو پہلی دفعہ کسی لفظوں سے تکلیف محسوس ہو رہی تھی ورنہ تکلیف اور آریان کا کوئی لینا دینا ہی نہیں تھا جبکہ باقی سب بھی انکھوں میں تکلیف اور انسو لیے یہ بات سن رہے تھے ازبک زریام کو ہے حد یاد آرہا تھا ان دونوں کے بیچ جیسی لڑائیاں تھی وہ بس بھائیوں کے بیچوں کی لڑائیاں تھی وہ کوئی جانی دشمن نہیں تھے !!

زریام بھی ازبک سے بہت پیار کرتا تھا اور یہ بات زریام نے بھی اج محسوس کی تھی امیرا بیگم اور حورین پھر سے رونا شروع ہو چکے تھے ازبک کو یاد کر کے جب کے پھپھو اور چچی سائی پہلے ہی رو رہی تھی ادا سائی یہاں موجود نہیں تھے

شاید اس وقت وہ حویلی سے باہر ان سب سے بے خبر تھے لیکن یہ خبر جب وہ اتے ان پر بھی قیامت بن کر ٹوٹنے تھی

سب سو جائیں جا کر کل جلدی اٹھنا ہے!! سکندر شاہ اپنے لہجے کو مشکل مضبوط رکھتے کہے کر فورا اپنے کمرے کی جانب بڑھے تھے ان سے مزید اپنا لہجہ عام نہیں رکھا جا رہا تھا ازبک سے وہ بھی کتنا پیار کرتے تھے سب جانتے تھے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ چکے تھے جبکہ امیرا بیگم بھی ان کے پیچھے ہی اٹھ کر جا چکی تھی پھپھو اور چچی سائی بھی مریم کو ایک بار پھر گھوری سے نوازتی اپنے انسو صاف کرتی اپنے اپنے کمرے کی جانب بڑھی ہوتی تھی گویا

ان سب میں غلطی مریم کی ہو!! تمام صارفین اہستہ اہستہ اپنے کمرے میں جا رہے تھے زریام بھی جا چکا تھا جبکہ اریان اور حورین اب پیچھے بچے تھے جبکہ مریم بھی سامنے کھڑی تھی

لالا پانی!! اریان کو گم دیکھ حورین نے پانی کا گلاس اریان کی جانب بڑھایا تھا جب اریان نے دھیرے سے تھام کر گلاس اپنے لبوں سے لگایا اریان ہنوز سامنے نظر جمائے بیٹھا تھا اس کے کانوں میں سکندر شاہ کے آخر میں بولے الفاظ گونج رہے تھے کچھ دیر بعد اریان کھڑا ہوتا ٹیرس کی جانب بڑھا تھا اب حورین پیچھے گلاس اٹھا رہی تھی جب کے مریم مسلسل اسے ہی دیکھ رہی تھی

عین ؟؟مریم نے سسکی بھرتے اسے پکارا جب حورین نے اپنے انسو سے بھری انکھیں اٹھا کر اسے دیکھا

لیکن وہ خاموش رہی بولی کچھ نہیں !!

عین ؟؟ مریم نے پھر پکارا !!

جب آریان جو اپنا موبائل یہی بھول گیا تھا اُسے لینے کے گرز سے ایا تھا !!

سامنے کا منظر دیکھ اُس کے آسان خطا ہوئے تھے

حورین جاؤ بچے سوجاؤ جاکر !! آریان حورین کو دیکھ نرمی سے بولا جب وہ فوراً اسباب میں سر ہلاتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی !!

اب آریان نے اپنی پرکشش سرخ آنکھیں مریم کے چہرے پر گاڑی تھی !!

عین!! مریم کچھ لمحے آریان کی نظر خود پر محسوس کرتی رہی پھر حورین کو اواز دیتی اُس کے پیچھے جانے لگی جب آریان نے اُس کی نازک کلائی اپنی سخت گرفت میں لیتے واپس اُسے سامنے کیا !!

خبردار جو تُم نے اپنی زبان سے میری بہن کا نام لیا تو !!! آریان اُس کے چہرے پر غرایا تھا مریم نے سختی سے آنکھیں میچی لیکن انسوں روک نہ سکی اچانک یہ دیکھ اُس کیا آنکھوں میں آنسوں جمع ہونا شروع ہوئے تھے

اس حویلی کے تمام فرد سے تُم دور رھوگی آرہی ہے سمجھ؟؟ اور حورین کے کمرے میں جانے کا سوچنا بھی مت !! آریان کی آواز اونچی تھی اُس کا بس چلتا وہ سامنے کھڑے اس نازک وجود کو آگ لگا کر بھڑاس اک بار ہی نکال کر تھوڑا سکون پالیتا !! لیکن وہ اُسے روز مرتا دیکھنا چاہتا تھا آریان شاہ کسی کو اتنی اسان موت نہیں دیتا تھا !!

چھ۔چھوڑیں م۔مجھے درد !! اُس کی گرفت اپنی نازک کلائی پر محسوس کرتی مریم تکلیف سے بھرے لہجے میں گویا ہوئی

اج سے تکلیف ہی تمہارا مقدر ہے !!تمہاری زندگی میں تکلیف کے علاوہ اج کے بعد کچھ بھی نہیں داخل ہوسکے گا !! تُم ہر پل تڑپ تڑپ کر گزارو گی !! سمجھی تم !!

آریان مزید اُس کا کلائی پر گرفت سخت کرتا گویا ہوا تھا آریان کا لہجہ انتہا کی حد تک سرد تھا!!

مریم بری طرح رو رہی تھی اور آریان کو اُس کا رونا زہر لگ رہا تھا یا اُسے پوری میں ہی زہر لگ رہی تھی یہ کہنا صحیح ہو گا !! مریم کی ننھی جان اتنا سب برداشت نہیں کرپارہی تھی کیونکہ اُسے عادت نہیں تھی !!

کچھ لمحے خاموشی گزری تھی جب آریان نے اُس کی کلائی تھامے آگے کی جانب قدم بڑھائے!!

مریم اُس کے ساتھ کھینچتی چلی گئی وہ بری طرح سسک رہی تھی!!

آریان بڑے بڑے ڈھنگ بھر رہا تھا جو میں کو تقریباً بھاگنے والے انداز میں تے کرنا پڑھ رہا تھا !!

آریان حویلی کی بیک سائڈ ایا تھا اُس کی پکڑ اب بھی اُس نازک کلائی پر مضبوط تھی !!

مریم بری طرح روتی اپنا بازو مقابل کی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی !!

آریان نے بند کمرے کی جانب اتے اُس کی کلائی جھٹکے سے چھوڑی تھی !! وہ لوگ حویلی کی بیک سائڈ پر تھے !! آریان کا اچانک کلائی چھوڑنے پر مریم پیچھے کو لڑ کھڑائی تھی لیکن دیوار کا سہارا لیتی وہ خود کو گرنے سے بچا چکی تھی !!

میری زندگی تو کیا تمہاری جگہ اس حویلی میں بھی نہیں ہے اج سے تُم یہی رہو گی مجھے تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنی نفرت سے مجھے تُم سے !!! آریان اُس کے چہرے کو دیکھ غصے سے بولا آریان کی نظروں میں مریم کیلئے کوئی ہمدردی نہیں تھی بس بدلے کی آگ تھی جس میں مریم کو جلنا تھا !! وہ بھی بنا قصور کے !!

مریم نے سہم کر وہ جگہ دیکھی تھی بلکل ویران اک لائیٹ جل رہی تھی جس کی وجہ سے روشنی یہاں آرہی تھی لیکن پوری گلی بلکل خالی تھی !! کوئی شاید یہاں اتا جاتا نہیں تھا !!

آریان نے اُس کا بازو تھامے سامنے کمرے کا دروازہ کھولتے اُسے اندر دھکیلا تھا !! کمرے میں کچھ نہیں تھا بلکل خالی تھا بس کچھ پرانا سامان حویلی کا یہاں موجود تھا !!

کمرہ صاف تھا شائد یہاں کی صفائی ہوتی تھی روز !! لیکن کمرہ بلکل خالی تھی شاید اِدھر لائیٹ بھی نہیں تھی یا شاید کونے پر تھی !!

ن۔ نہیں پلز نہیں !! آریان کو جاتا دیکھ مریم کمرے سے باہر اتی روتے ہوئے بولی

اُسے اس جگہ سے خوف آرہا تھا وہ جگہ تھی ہی ایسی!!

آواز بند !! آریان اُسے دیکھ سرد آواز میں بولا

م۔میں یہاں اکیلی کیسے رہو نگی م۔مجھے ڈر لگ رہا ہے !! مریم منت بھرے لہجے میں بول رہی تھی

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا !! آریان نے ہے زاریت سے کہا

پ۔پلز مجھے حورین کے پاس ج۔۔۔۔ابھی مریم کہے رہی تھی جب آریان نے بات کاٹی

بکواس بند کرو میں کے کہا نا اپنی زبان سے تُم حورین کا نام نہیں لو گی!.؟؟آریان کی آواز اب معزز قدرے اونچی تھی اُس کا دماغ بری طرح خراب ہورہا تھا

مجھے ی۔یہاں اکیلا مت چھوڑیں م۔مجھے ڈر لگتا ہے اکیلے رہنے سے !! مریم سسکی بھرتی بولی

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا !! آریان اُسے دیکھ کہتا واپس اُس کی کلائی تھامے اُسے کمرے میں دھکیل چکا تھا مریم پھر سے باہر آئی تھی کمرے میں اُس کی سانسیں بند ہورہی تھی کیونکہ کمرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا اُدھر معائنے خیز خاموشی تھی اُسے پھر سے باہر اتا دیکھ آریان کا بچا کچا ضبط ختم ہوا تھا

نہایت ڈھیٹ ہو تُم !! آریان غصے سے اُس کی کلائی تھامے اُسے اندر کرتا گیٹ دھڑام سے باہر لے کر بند کرچکا تھا اب وہ دروازہ صرف باہر والا کوئی کھل سکتا تھا !!

یہ سب اتنی اچانک ہوا تھا کے مریم سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی !! آریان کے سختی سے اندر کلائی چھوڑنے پر وہ پھر سے دو تین قدم پیچھے لڑکڑائی تھی!!

ابھی وہ سنبھلتی اٹھتی کے آریان دروازہ بند کرچکا تھا مریم کی جان نکلی تھی !!

وہ بھاگتی ہوئی اپس دروازے کی جانب ائی !!

د۔دروازہ کھولیں پ۔پلز !! کھولیں !! مریم اپنے دونوں ہاتھوں سے دروازہ بجاتی روتے ہوئے بولی کمرے میں مکمل اندھیرا تھا

جب کے باہر آریان اِدھر سے نکلتا چلا گیا آریان کو لگ رہا تھا اشتعال سے اُس کی رگے پھٹ جائینگی !!

آریان کو سکون نہیں مل رہا تھا احمد کو خون میں رنگنے سے پہلے شاید وہ مل بھی نہیں سکتا تھا !!

آریان بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا اپنے کمرے میں ایا ڈرور سے سگریٹ نکالتے اُسے اپنے لبوں سے لگاتا آریان ٹریس کی جانب بڑھا تھا !

آریان صوفے پر بیٹھے اک کے بعد ایک سگریٹ پھونک رہا تھا لیکن سکون نہیں تھا ازبک کی یادیں اُس کی آوازیں آریان کے کانوں میں گنج رہی تھی !!

آریان کے سامنے کئی سگریٹ کے بچے ہوئے چھوٹے زراعت تھے جب کے وہ مسلسل سگریٹ پیتا خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا !!

دوسری جانب مریم تیزی سے دروازہ بجا رہی تھی !

ک۔کھولیں پھر دروازہ کوئی ہے !! وہ روتے ہوئے چیخ رہی تھی لیکن اُس کی آواز کہی نہیں جارہی تھی بیک سائڈ بس ملازمہ ایا کرتی تھی وہ بھی صبح کے وقت اس وقت یہاں کسی کا انا جانا نہیں تھا مریم کی سانسیں دھیمی چل رہی تھی اندھیرے کمرے میں اُسے کچھ نہیں دکھائی دے رہا تھا اک چھوٹی سی کھڑکی تھی جہاں سے بلکل تھوڑی سی چاند کی روشنی آرہی تھی

دروازہ کھولیں م۔مجھے ڈر لگ رہا ہے کوئی ہے پلز مجھے نکالو!! وہ مسلسل چیخ رہی تھی

کافی دیر تک مریم بجاتی بجاتی تھک چکی تھی لیکن کوئی نہیں تھا یہاں اُسے نکالنے والا اُسے اکیلے رہنے سے پہلے ہی ڈر لگتا تھا خاص کے اندھیرے بند کمرے میں !!

مریم نے ڈرتے ہوئے دھیرے سے اپنا رخ پیچھے گھمایا اُس نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا وہ بری طرح رو رہی تھی اُسے کمرے میں خوف ارہا تھا اُسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا !!

اُس نے دھیرے سے سامنے کی جانب قدم بڑھائے جب دروازہ کھلا تھا تو مریم نے وہاں لائیٹ دیکھی تھی مریم دھیرے سے آگے بڑھ رہی تھے اُس کا وجود بری طرح خوف سے کانپ رہا تھا !! اُس نے

دھیرے سے ہاتھ بڑھا کر بورڈ ڈھونڈنے کی کوشش کی جو اُسے جلد ہی مل چکا تھا !! اک اُمید کی کرن اُس میں جاگی تھی مریم نے جلدی سے بٹن دبایا یک دم کونے کی لائیٹ کھلی تھی جس سے کمرہ تھوڑا صحیح لیکن روشن ہوا تھا !!

مریم کی جان میں جان آئی تھی لیکن بند کمرے میں یہ خوف اُس کی جان لینے کو تیار تھا !!

کمرے میں بلکل خاموشی تھی اور یہ خاموشی مریم کو گھبراہٹ کا شکار کر رہی تھی روتے روتے اُس کی ہچکیاں بن چکی تھی !!

شول سر سے گرتی کندھوں پر آچکی تھی !!

مریم خوف سے چور چھوٹے چھوٹے قدم لیتی کونے پر جا کر سمٹ کر زمین پر بیٹھی تھی یہاں زمین کے علاوہ ایسی کوئی چیز نہیں تھی جہاں وہ بیٹھ سکے !!

مریم زمین پر بیٹھتی خود میں ہی سمٹ رہی تھی !!

کچھ پل کمرے کو دیکھنے کے بعد وہ پھر شدت سے روئی تھی

ی۔یا اللہ !! مریم نے اپنی شال کی مٹھیاں سختی سے بنائے تکلف سے چور ہو کر پکارا

وہ اپنا چہرا ہاتھوں میں تھامے شدت سے رو رہی تھی روتے روتے اُسے پیار بھی لگ رہی تھی اُس نے اِدھر اِدھر دیکھا یہاں پانی موجود نہیں تھا !

جسے دیکھ مزید بے بسی سے مریم بری طرح سسک رہی تھی اُس کی نازک کلائی پر آریان کی انگلیوں کے نشان چھپ چکے تھے جب کے اُسے اپنی کلائی پر تکلیف محسوس ہورہی تھی !!

تھوڑی سی تکلیف بھی مریم پر دوگنا اثر کرتی تھی اُسے نازو سے پالا گیا تھا یہ سوچ کر کے بڑے ہو کر اپنی نازک سی گڑیا کی زندگی بلکل اک خواب کی طرح ہو گی اُس کو اتنا حد تک نازو سے پالا گیا کے اب وہی نازکی مریم کیلئے بہت بھاری پڑھنے والی تھی !!

اچانک ہوا کا جھونکا چھوٹی سی کھڑکی سے اتا کھڑکی پر لگا پردہ ہلا گیا تھا جس سے تھوڑا شور بھرپا ہوا تھا جو اس معائنے خیز خاموشی بھی صاف سنائی دے رہا تھا مریم نے خوف سے کھڑکی کی جانب دیکھا تھا سردیوں کی شامیں تھی تو کمرہ اب بھی ٹھنڈا ہو رہا تھا حالانکہ پوری طرح بند تھا لیکن اُس چھوٹی سی کھڑکی سے کمرہ ٹھنڈا تھا مریم خوف سے بری طرح کانپ رہی تھی اس کی حالت غیر پہ غیر ہو رہی تھی اسے پیاس لگ رہی تھی لیکن یہاں کچھ پینے کے لیے نہیں تھا دروازہ بجا بجا کر وہ ہلکان ہو گئی تھی لیکن کوئی کھولنے والا نہیں تھا کمرے میں بہت کم لائٹ تھی!!

دوسری جانب ارحاب کو یہ معلوم ہوا تھا کے ونی میں مریم گئی ہے ارحاب نے تو پوری حویلی سر پر اٹھا لی تھی !!

وہ بے یقینی سے اپنے ماں باپ کو دیکھ رہا تھا وہ کیسے اُس پھول جیسی لڑکی کو مرنے کیلئے چھوڑ گئے تھے !!

آپ لوگ ایسا کیسے کرسکتے ہے بابا ؟؟ارحاب نے اپنی آنکھوں میں جان لیوا سرخی لیے کہا

کیونکہ اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا !! ضوریز شاہ نے اگلے لمحے جواب دیا تھا

تھا راستہ دوسرا !! خون بہا تھا دوسرا راستہ جب میں راضی تھا تو آپ نے کیوں میری بہن کو اُس آگ میں بھج دیا !! ارحاب کا صبر اب جواب دے گیا تھا اسلئے وہ بری طرح دھاڑا تھا گویا حویلی کی دیوار دیوار بھی حل کر رہ گئی تھی

تُم اک اکلوتے وارث ہو ہمارے !! ضوریز شاہ بھی دھاڑے تھے

وارث وارث وارث !! یہ کیا لگا رکھا ہے آپ لوگوں نے اسی حویلی کے وارث کی وجہ سے اج میری بہن اُس تکلیف کی آگ میں جل رہی ہے بھاڑ میں گیا وارث !!! ارحاب کا دماغ بری طرح خراب ہورہا تھا سوچنے سمجھنے کی حالت سے وہ بھی غافل ہورہا تھا !!

ارحاب بھی بے حد غصے کا تیز تھا لیکن وہ اپنے باپ کی عزت کرتے خاموش رہتا تھا اُن کے سامنے بس !!

اور اج تو حد ہوگئی تھی وہ اُس پر ہاتھ اٹھا چکے تھے اگر کوئی اور اٹھاتا تو ابھی زندہ نہ ہوتا ارحاب اسی وقت اُس کے ہاتھ توڑ دیتا کسی کی ہمت نہیں تھی ارہاب پر ہاتھ اٹھانا تو دور ایسا سوچنے کی بھی !!

ضوریز شاہ بھی اس چیز سے اچھی طرح واقف تھے لیکن پھر وہ اپنے بیٹے کی آگ کا مقابلہ کر رہے تھے جو ممکن نہیں تھا !!!

میں آپ لوگوں کو بتا رہا ہوں اگر میری بہن کے ساتھ وہاں کچھ بھی برا ہوا تو آپ لوگ میرا نیا روپ دیکھینگے!! میں بہت خاموش رہ لیا میری خاموشی کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہے آپ نے بابا !!! اگر میں خاموش تھا دو بس آپ کی عزت میں لیکن اب بس !!!

اگر مریم کو وہاں کوئی بھی تکلیف ہوئی تو میں پیچھے نہیں ہٹونگا!!

ارحاب غصے سے دھاڑا تھا پھر بنا لمحے کی دیری کیے وہ حویلی سے نکلتا چلا گیا وہ کھلی ہوا میں سانس لینا چاہتا تھا ورنہ اُس کو لگ رہا تھا وہ ساری دنیا کو آگ لگا دیگا !!

دوسری جانب صبح کا آغاز ہوا تھا !! مریم بھی رات میں سوتے سوتے دونوں گھٹنوں میں اپنا چہرہ چھپائے سوچکی تھی !!

حویلی کے بڑے دروازے سے اک خوبرو لڑکا اور اک لڑکی داخل ہوئے تھے!!

شاہ حویلی کے تمام لوگ باری باری لاؤنج میں آرہے تھے آریان کی تو ہمت جواب دے رہی تھی وہ اپنے جان سے عزیز بھائی کے جنازے میں شریک ہورہا تھا اس سے بڑا دکھ اور کیا ہوسکتا تھا ؟؟؟

آریان سفید قمیض شلوار میں باہر ایا تھا خوبصورت آنکھیں اس وقت سرخ تھی شاید وہ رات لمحہ بھر کیلئے بھی نہیں سویا تھا !! جب آریان لاؤنج میں ایا تو سامنے ہی سکندر شاہ اور زریام کھڑے تھے جب کے ادا سائی بھی صوفے پر بیٹھے تھے اُن کے چہرے کی رنگت زرد تھی مطلب صاف تھا اُنہیں ازبک کی موت کا معلوم ہوچکا تھا !!

آریان نے اُن کی جانب قدم بڑھائے

ادا سائی !! آریان نے نرمی سے اُنہیں پکارا تھا جب کے زریام اور سکندر شاہ بھی اسی جانب متوجہ تھے

پریشان مت ہو آپ سب ٹھک ہوجائیگا !!آریان نے نرمی سے اُنہیں اپنے سینے سے لگایا تھا !؛

کچھ ٹھک نہیں ہوگا میرے بچے ازبک چلا گیا گھر کی تمام رونق لے کر !! ادا سائی کی آنکھ سے اک انسوں نکل کر گرا تھا !!

آریان نے ضبط سے آنکھیں بند کرکے کھولی تھی جب دروازے سے دو لوگ داخل ہوئے سب نے بے وقت دیکھا تھا جہاں سامنے ہی!؛

شہرام شاہ اور انزل شاہ !! داخل ہوئے تھے انزل کی رنگت بے حد سرخ تھی گویا رونے کی وجہ سے ہوئی تھی وہی شہرام کا چہرہ بھی بھوجا ہوا تھا وہ دونوں ان کی دوسری پھپھو سائی کے بچے تھے جو اپنے ماں باپ کے جانے کے بعد اپنی خالا کے ساتھ لاہور میں رہتے تھے کافی بار اُن کو بلایا تھا کے وہ شاہ حویلی آکر رہے لیکن اُن کی خالا نہیں انے دیتی تھی !!

ازبک کا رشتا انزل شاہ سے پکّا تھا جب کے شہرام شاہ کا حورین سے !! اُن کے ماں باپ گزرنے کے بعد دونوں بچوں کا رشتا پکّا کردیا گیا تھا اس طرح اُن کو حویلی میں بھی رکھا جا سکتا تھا اور بن ماں باپ کی اولاد اور سب سے بڑھ کر اپنوں کو آنکھوں کے سامنے دیکھ سکتے تھے اخر ان کی بہن کے بچے تھے !!

شہرام اور انزل بھائی بہن تھے!!

اسلام علیکم!! شہرام نے اتے سلام کیا

وعلیکم السلام!! سب نے ایک زبان کہا جب شہرام فوراً آریان کی جانب ایا آریان کھڑے ہوتے اُسے اپنے سینے سے لگا چکا تھا جب کے زریام انزل کے سر پر ہاتھ رکھ رہا تھا وہ

آگے بڑھتی سکندر شاہ اور ادا سائی سے ملی وہ بلکل خاموش ہوچکی تھی یقیناً ازبک کی موت اُسے ہلا کر رکھ گئی تھی !!

اُن دونوں کا رشتا تے تھا یہ بات ازبک کو معلوم تھی لیکن اُس نے کبھی غور نہیں کیا اس بات کو ہوا میں اُرا دیا تھا اُس نے کبھی انزل کو اُس نظر سے دیکھا ہی نہیں جب کے یہ بات آخری فیصلہ تھی یہ ازبک کو نہیں پتہ تھا !!

شہرام ازبک سے ملتا زریام کے گلے لگا تھا پھر سکندر شاہ اور ادا سائی کے !!

کیسے جاسکتا ہے وہ اتنا جلدی ادا سائی !! شہرام آریان کو دیکھ بوجھل آواز میں بولا شہرام اور انزل آریان کو ادا سائی کہے کر پکارتے تھے

جن کی غنیمت گیا ہے اُن کو قبر میں سلانے سے کوئی نہیں روک سکے گا !! آریان کی آنکھوں میں سرد پن اُبھر رہا تھا !!

انزل کو روتا دیکھ آریان کی اُس کی جانب قدم بڑھاے

انزل سنبھالو خود کو !! آریان نے اُسے تسلی دی تھی انزل کی عمر چوبیس سال تھی وہ دکھنے میں بھی بہت پیاری نازک سی لڑکی تھی !!

سب جانتے تھے وہ کیوں رو رہی تھی جس کے ساتھ بچپن سے اپنا نام دیکھا تھا اُس کا اچانک سے چلے جانا کا گم اسان نہیں ہوتا !!

شہرام کی آنکھوں کا رنگ گرے تھا سفید رنگت گالوں پر ہلکی ہلکی بیرڈ!! وہ دونوں بہن بھائی بھی خوبصورتی میں کم نہیں تھے !!

رو مت میری بچی ازبک چلا گیا لیکن میں اپنی بیٹی کی شادی اک بہترین انسان سے کروانگا! سکندر شاہ آگے بڑھتے انزل کے سر پر ہاتھ رکھ بولیں

پھوپھا سائی ازبک کہا ہے مجھے اُنہیں دیکھنا ہے !! انزل روتے ہوئے بولی

جنازہ اتا ہو گا !! سکندر شاہ ضبط سے بولیں اور انزل کو لگ رہا تھا وہ پاگل ہو جائیگی !!

سکندر شاہ بھی انزل اور شہرام سے بہت پیار کرتے تھے!!

اتنے ہول میں حورین اتی دکھائی دی جو نظریں جھکائے آرہی تھی سامنے نظر اٹھاتے شہرام اور انزل کو دیکھ اُس کے قدم رکے تھے

حورین بچے اِدھر آپ انزل کو لے کر جاؤ اندر !! اُسے رکتا دیکھ زریام اُسے دیکھ بولا

شہرام نے بھی حورین کو دیکھا تھا جب کے حورین اُسے دیکھتی فوراً نظریں جھکا گئی تھی اُن دونوں کو معلوم تھا کے اُن دونوں کا رشتا آپس میں تے ہے !! لیکن اب تک کوئی نکاح وغیرہ نہیں ہوا تھا !!

حورین فوراً اسباب میں سر ہلاتی روتی ہوئی انزل کو تھام کر اندر کو جانب بڑھ گئی !!

انزل کو اپنے کمرے میں لاتے حورین نے بٹھایا تھا اُسے بری طرح سسکتے دیکھ حورین نے جلدی سے پانی گلاس بھر کر اُسے انزل کے لبوں سے لگایا تھا !!

انزل نے اک گھونٹ بھرتے اُسے پیچھے کیا تھا !!

ع۔عین !!اُس نے روتے ہوئے پکارا اُس کے پکارنے پر حورین کو یک دم مریم یاد ائی تھی لیکن پھر سر جھٹکتی واپس انزل کی جانب متوجہ ہوئی !!

انزل خاموش ہوجاؤ پلز !! حورین خود بھائی اپنے آنسن اندر دھکیل رہی تھی

خاموش ہوجاوں ؟؟ یہ تُم کیسے کہے سکتی ہو عین ازبک چلے گئے تُم جانتی ہو نہ ہم دونوں کے درمیان کونسا رشتا بندھنا تھا !!

میں اُنہیں پسند کرتی تھی بچپن سے اپنے ساتھ صرف انہی تصور کیا تو کیسے میں خاموش ہوجاؤں!! انزل روتے ہوئے بولی

حورین نے بھی اپنے انسوں صاف کیے تھے اُسے بھی رونا ارہا تھا لیکن ابھی اُسے انزل کو تسلی دینی تھی

لالا چلے گئے لیکن ہم سب ہے نہ تمہارے پاس !! حورین اُسے تسلی دینے کی کوششیں کر رہی تھی وہ جانتی تھی انزل کیلئے یہ وقت کتنا زدہ تکلیف دا ہوگا !!

دوسری جانب سٹور کا دروازہ کھلا ملازمہ صفائی کے گرز سے داخل ہوئی تھی دروازے کھولتے ہی سامنے مریم کو گھٹنوں کے چہرہ چھپائے سوتے دیکھ وہ تیزی سے اُس کی جانب ائی تھی !!

بی بی جی اٹھے !! ملازمہ نے مریم کو ہلایا یہ وہی ملازمہ تھی جو کل رات اُسے گاڑی سے نکالنے کیلئے ائی تھی

مریم کی یک دم آنکھ کھلی تھی اُس نے چہرہ اٹھائے اُسے دیکھا !!

مریم کی رنگت سرخ تھی گالوں پر مٹے مٹے انسوں کے نشان تھے !!

آپ ٹھک ہے ؟؟ مریم کو اپنی جانب دیکھتا پاکر ملازمہ نرمی سے بولی

مریم نے کچھ دیر مزید غائب دماغی سے اِدھر اُدھر نظریں دوڑائیں جب اُسے سب کچھ یاد انے لگا اُس نے جھٹ سے ملازم اکی طرف دیکھا تھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی !!

پ۔پلز مجھے یہاں سے باہر نکالیں میں اور نہیں رہ سکتی یہاں پلز !! ایک دم مریم کی آنکھوں سے انسوں بہنا شروع ہوئے تھے

ارام سے مجھے بتائے یہاں آپ کو کس نے چھوڑا تھا ؟؟ ملازمہ اُس کا چہرہ ہاتھ میں تھامے بولی اُنکی عمر پچاس سال تھی اسلئے وہ ممتا کے پیار کی عادی تھی کیونکہ اُن کی خود اک بلکل مریم جیسی خوبصورت نازک سی بچی تھی !!

اور وہ مریم کا دکھ تکلیف سمجھ سکتی تھی !!

ا۔ آریان لالا نے !! مریم روتے ہوئے بولی

جب کے مریم کی بات پر ملازمہ کو سانپ سنگھ گیا تھا وہ خوشی سے کھڑے ہوتی جانے لگی جب مریم نے اُس کا ہاتھ تھاما

ن۔ نہیں پلز مجھے اکیلا کت چھوڑ کر جائے مجھے بہت ڈر لگتا ہے اکیلے رہنے سے !! مریم اُس کا ہاتھ تھامے التجا لہجے میں روتے ہوئے بولی

بڑے سائی کی خلاف ورزی نہیں کر سکتی میں !! مجھے معاف کرنا میری بچی !! انہوں نے نرمی سے کہا

پ۔ پلز نہیں !! مریم نے سسکتے ہوئے کہا

جب وہ واپس مریم کا برابر میں بیٹھی !!

خاموش خاموش شاباش !!اُنہونے نرمی سے اُس کے انسوں صاف کیے تھے !!

م۔ مجھے جانا ہے یہاں سے !! مریم بس ایک ہی لفظ دوہرا رہی تھی کے اُسے یہاں سے جانا ہے !!

ابھی ممکن نہیں لاؤنج میں ہی تمام مرد حضرات ہے تمہیں بھوک لگی ہے ؟؟ انہوں نے اُس کے انسوں صاف کرتے استفسار کیا جب مریم کو اپنی بھوک کا احساس ہوا اُس نے واقعی کب سے کچھ نہیں کھایا ہوا تھا حالانکہ مریم کو بھوک برداشت نہیں تھی لیکن پھر بھی وہ اپنے درد میں بھوک بھی بھول چکی تھی !!

مریم نے فوراً اپنے ننھے پیٹ پر ہاتھ رکھا تھا جب اُسے شدت سے بھوک کا احساس ہوا اُس نے ملازمہ کو دیکھ معصومیت سے سر ہاں میں ہلایا !!

اُس کے معصوم چہرے کو دیکھ اُنہیں پیار ایا تھا !

ٹھک ہے میں ابھی لاتی ہُوں!! وہ کہے کر اٹھی

۔پ۔پلز مجھے بھی ساتھ لے جائے میرا یہاں دم گھنٹ رہا ہے !! وہ کھڑی ہوتی بھرائی آواز میں بولی

میری بچی کے نہیں لے جاسکتی مزید اپنے لیے مشکل کھڑی مت کرو !! میں تمہارے لیے کھانا لے کر اتی ہُوں! وہ کہے کر اب نرمی سے کمرے سے نکلتی چلی گی اور مریم اپنی جگہ سٹل تھی

اُسے پھر سے اپنی بے بسی پر رونا ایا تھا وہ بھاگتی ہوئی دروازے کی جانب گئی اُسے لگا تھا ملازمہ دروازہ کھول کر گئی ہو گی لیکن جو ہی مریم نے دروازہ بند دیکھا اس کی تمام امیدوں

پر پانی پھرا تھا وہ پھر سے دروازے کے ساتھ لگتی نیچے بیٹھتی چلی گئی چہرہ شدت سے اپنے گھٹنوں میں گرائے وہ پھر سے رو دی تھی اس وقت اس نازک جان پر کیا گزر رہی تھی کوئی اس سے پوچھتا

ملازمہ جلدی سے کچن کی جانب بڑی تھی مریم کے لیے کچھ کھانے کا لے کر وہ ٹرے بناتی حویلی کی دوسری سائیڈ سے بیک سائیڈ پر گئی تھی بیچ میں تمام

فرد تھے اور اگر ان میں سے کوئی بھی اسے یہ لے جاتے ہوئے حویلی کی بیک سائیڈ دیکھ لیتا تو یقینا سوال اٹھتے!!

وہ چپکے چپکے سے ٹرے تھا میں دوبارہ مریم کے کمرے کی جانب ائی تھی اور انہوں نے نرمی سے دروازہ کھول کے اندر کی جانب قدم بڑھانے چاہے لیکن مریم کے دروازے پر ہی بیٹھا ہونے کی وجہ سے وہ دروازہ کھول نہیں پائے

گڑیا !! انہوں نے نرمی سے پکارا ہوا انہوں نے دھیمی رکھنے کی کوشش کی تھی

تاکہ کوئی بھی غلطی سے بھی نہ سن پائے

مریم ان کی اواز سنتی جلدی سے دروازے سے ہٹی تھی جب وہ نرمی سے دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئے

اجاؤ کھا لو انہوں نے کھانے کی ٹرے نرمی سے زمین پر رکھتے مریم کو دیکھ کہا

مریم نے روتے ہوئے کھانے کو دیکھا کھانے کو دیکھ اس کی بھوک مزید بڑھی تھی

مجھے ہاتھ دھونے ہیں مریم اپنے ہاتھوں کی جانب اشارہ کرتی معصومیت سے بولی

وہ رہا واش روم دھو کر اجاؤ انہوں نے کونے پہ ہی بنے ایک چھوٹے سے گیٹ کی جانب اشارہ کیا جو یقینا واش روم تھا مریم کو حیرت ہوئی تھی کیونکہ وہ رات میں اتنی اپنی بے بسی پر رو رہی تھی کہ اس نے اس کمرے میں موجود دروازہ تک نہیں دیکھا

مریم چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ہچکچاتے ہوئے اندر داخل ہوئے سامنے ایک چھوٹا سا شیشہ تھا اور اس کے نیچے بیسن بیسن کو دیکھ مریم فورا سے اگے بڑھی نل کھولتے اس نے اپنی چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں پانی بھر کے حب سے پہلے اپنے منہ پر مارا تھا جو رونے کی شدت سے سود چکا تھا اور سرخ کی تو انتہا نہیں تھی مریم نے پانی مارتے اپنا چہرہ شیشے میں دیکھا وہ کہیں سے بھی پہلے والی مریم نہیں لگ رہی تھی اس کے چہرے پر اب بھی وہی معصومیت وہی خوبصورتی تھی لیکن بس اس کا چہرہ اس قدر تکلیف میں ڈوبا تھا کہ کوئی بھی اندازہ لگا سکتا تھا مریم کو اپنا اپ دیکھ کے پھر سے رونا ایا تھا وہ اپنے انسو اندر دباتی بمشکل خود کو مضبوط رکھتی جلدی جلدی ہاتھ دھو کر واپس باہر ائی اپنی پہنی ہوئی شول سے اس نے اپنا چہرہ صاف کیا اور فورا کھانے کی جانب ائی

مریم فورا نیچے بیٹھی تھی

ٹائم کیا ہو رہا ہے؟؟ مریم نے بھرائی اواز میں پوچھا

11 بج رہے ہیں!! ملازمہ نے بھی نرمی سے جواب دیا

عین اور پھپھو جان کہاں ہے ؟؟مریم کا اگلا سوال پوچھا گیا

بیٹا بعد میں بات کرلینا پہلے کچھ کھالو!! انہوں نے مریم کو ناشتے کی جانب متوجہ کیا جب مریم خاموشی سے اسباب میں سر ہلاتے کھانے لگی اتنے ملازمہ اسے پیار بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی انہیں اس بچی پر بے حد پیار ارہا تھا وہ تھی ہی اتنی پیاری ہر کسی کو پیار نہ اتا تو کیا اتا وہ جب تک اسے دیکھتے رہی جب تک مریم نے کھانا نہ کھایا وہ تھوڑا سا ہی کھا کر چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کے سائیڈ کر چکی تھی اس کا اتنے میں پیٹ بھر چکا تھا اس کی خراک بے حد کم تھی کیونکہ وہ تھی بھی تو چھوٹی سی

بس !!اس نے ٹرے اگے کرتے معصومیت سے کہا جب وہ مسکراتی ہوئی اس کی پیشانی پر لب رکھ دی ان کی پیشانی پر لب رکھنے کی دیر تھی ممتا کا احساس ہوتے مریم کی انکھوں میں پھر سے انسو بہنا شروع ہوئے تھے انہوں نے مریم کے انسو فوراً صاف کیے

میں باہر جا رہی ہوں مجھے بہت کام ہے تمہیں کچھ بھی چاہیے ہو تو مجھے بتا دینا میں تھوڑی تھوڑی دیر بعد یہاں پر چکر لگاتی رہوں گی ٹھیک ہے اور یہاں سے باہر نکلنے کی کوشش نہیں کرنا اگر سائیں کو پتہ چل گیا تو وہ بہت غصہ کریں گے اپ ابھی ان کے غصے سے

واقف نہیں ہو میں دیکھتی ہوں کچھ میں بڑی بی بی سے بات کروں گی لیکن ابھی حویلی میں بہت رش ہے کیونکہ اج ازبک سائی کا جنازہ ہے !!

انہوں نے مریم کو دیکھ تمام تفصیل سے اگاہ کیا جبکہ ازبک کے جنازے والی بات پر مریم کو اپنا سانس رکتا محسوس ہوا اسے ان باتوں سے بہت ڈر لگتا تھا کسی کا انتقال کا سننا یا ایسی باتیں سننے سے ہی اسے گھبراہٹ محسوس ہوتی تھی اور ازبک سے تو وہ پہلے بھی ملی تھی جب اُن کی تھوڑی سی بات ہوئی تھی وہ کتنا خوش مزاج تھا مریم تو اُسے اپنا دوست بھی بنا چکی تھی پھر اچانک سے یہ سب مریم کو دھچکا لگا تھا مریم خاموشی سے دیوار پر نظر جماگئی اسے سوچو میں گم دیکھ ملازمہ بھی نرمی سے اٹھتی دروازہ بند کیے اب یہاں سے نکل چکی تھی جبکہ مریم ہنوز سوچو میں گھوم رہی اگر وہ سوچوں سے نکلتی تو پھر اُسے اکیلے کمرے میں ڈر لگتا رات بھی اس نے کس طرح گزاری تھی صرف وہ جانتی تھی !!!

ظہر کا وقت ہوا تھا سب ہی لاؤنج میں اس وقت کھڑے تھے امیرہ بیگم صوفے پہ بیٹھی رو رہی تھی جبکہ حورین ان کے برابر میں بیٹھی انہیں چپ کروا رہی تھی دوسری جانب اُن کے برابر اور میں انزل بیٹھی خود چہرہ ہاتھوں میں دیے رو رہی تھی پھوپو سائیں چچی سائیں سب کی انکھوں میں انسو تھے سب ہی اس وقت رو رہے تھے جبکہ اریان زریام اور شہرام سائیڈ پر کھڑے تھے وہ تینوں ہی قمیض شلوار میں ملبوس تھے جب ازبک کے جنازے کو لاکر رکھا گیا

جنازے کو دیکھنے کی دیر تھی جب امیرہ بیگم انزل حورین پھوپو سائی چچی سائی سمیت سب کا ضبط ٹوٹا تھا سب بری طرح مزید شدت سے رو دیئے تھے جبکہ اریان نے اپنی آنکھیں سختی سے بند کیے دو تین گہرے سانس لیے تھے!!

اریان نے قدم جنازے کی جانب بڑھائے تھے جنازے کا چہرہ مکمل طور پر جلا ہوا تھا جسے دیکھ وہاں موجود سب کی روح تڑپ اٹھی تھی ایان خالی انکھوں سے ازبک کو دیکھ رہا تھا

اپنے لالا کو اتنی جلدی چھوڑ کر کیسے چلا گیا تو؟؟ ایان دل میں سوچتا ہوا بولا

تُو تو میرا شیر تھا نا شیر اتنی جلدی تو نہیں مرتے تُو کیسے چلا گیا؟؟؟

ایک بار بھی نہیں سوچا کہ تیرے لالا تیرے بغیر کتنا تکلیف میں ہو گا ؟؟؟

آریان ازبک کے چہرے پر نظریں جمائے بول رہا تھا

سب آگے اتے ازبک کو دیکھ رہے تھے رونے کی آوازیں شاہ حویلی میں گنج رہی تھی !!

کچھ دیر جنازہ اُدھر رکھنے کے بعد اب ازبک کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے لیجانے کا تبصرا ہوا تھا !!

آریان نے آگے بڑھ کے آخری بار ازبک کا چہرہ دیکھا تھا جو پہچانا تک نہیں جارہا تھا!!!

سکندر شاہ نے اُس کا چہرہ واپس سفید کپڑے سے ڈھکا!!

جب آریان کے ذہن میں اُس کی یقین چلنے لگی !! ازبک کو سفید رنگ بے حد پسند تھا !!

(لالا دیکھے کیسی لگ رہی ہے ؟؟ میں نے نئ شرٹ لی تھی !! ازبک آریان کے کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھول کر اندر اتا بولا !!

نئ لی ہے ؟؟ آریان نے شرٹ دیکھتے کہا جب ازبک نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

ازبک تیرے پاس اگر دو سو کپڑے ہے تو اُس میں سے 198 سفید ہے لگتا ہی نہیں تُو نے نئے لیے ہے لگتا ہے وہی پہن کر آگیا کبھی سفید کے علاوہ بھی کچھ لے لیا کر !! آریان نفی میں سر ہلاتا بولا

لالا آپ کو پتہ تو ہے سفید رنگ مجھے کتنا پسند ہے !! ازبک لاڈ سے بولا

پسند ہے لیکن دوسرے رنگ بھی زیب تن کرنے چاہیئے !! آریان اُس کے بال سنوارتا بولا

اچھا آپ بھی تو ہمیشہ سیاہ پینٹ شرٹ پہنتے ہے یا پھر ہڈی بھی سیاہ قمیض شلوار بھی زدہ تر سیاہ؟؟ ازبک ابرو اٹھائے بولا

کیونکہ میری زندگی سیاہ نوکتو سے شروع ہے اور اسی پر ختم مجھے زندگی میں رنگ نہیں پسند میں سیاہ زندگی میں رہنے والے شخص کو مجھے رنگ برنگی چیزے بری لگتی ہے چاہے وہ کپڑے ہو یا پھر زندگی !! لیکن صرف اپنی تیری نہیں تیری زندگی بے رنگ نہیں ہے آرہی ہے سمجھ؟؟؟ اب آئندہ تُو الگ الگ رنگ کے کپڑے لیگا!! اور اگر پھر سفید اٹھا کر لیا مار کھاے گا !!! آریان اُسے دیکھ کہنا ہاتھوں میں گھڑی پہن رہا تھا

لالا یہ کیا بات ہوئی ؟؟ آپ بھی انگ برنگی زندگی میں جیئے نا !! ازبک آریان کے شیشے میں نظر آتے عکس کو دیکھ بولا

نہیں مجھے نہیں پسند ! رنگ برنگی زندگی آگے خوبصورت ہے تو اتنی ہی ظالم بھی !! آریان خود پر پرفیوم چھڑک رہا تھا

پھر آپ مجھے کیوں رنگ برنگی زندگی میں جینے کہا بول رہے ہیں آگے وہ تکلیف دا ہے تو !! ازبک حیرت سے بولا

کیونکہ تیرے پیچھے تیرے لالا کھڑے ہیں کوئی بھی تکلیف تُجھے چھوٹے یہ کبھی ہو گا نہیں !! اور اگر کسی شخص نے تُجھے تکلیف دی تو زندہ زمین میں گاڑ دونگا !! آریان بالوں میں ہاتھ پھیرتا آخری نظر خود کو شیشے میں دیکھتا مڑا جہاں ازبک اُسے پیار بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا !!

آریان نے اپنی جانب اُسے دیکھتا پاکر سوالیہ نظروں سے دیکھا

لالا آپ کیوں ہے اتنے پیارے!! ازبک مسکرا کے کہتا آریان کے سینے سے لگا تھا

کیونکہ میرا بچا اتنا پیارا ہے !! آریان دھیما سا مسکرا کر اُس کے سر پر لب رکھ چکا تھا

چل میں جارہا ہُوں تُو بھی آرام کر اوکے !! آریان گھڑی میں وقت دیکھتا بولا

لالا آپ کب آئینگے میں بار ہوتا ہُوں آپ کے بغیر !! ازبک نے افسردگی سے کہا

جلدی انے کی کوشش کرونگا بور کیوں ہونا ہے زریام اور تُو باہر چلے جاؤ !! آریان نے حل رکھا

میں نہیں جارہا اُس کے ساتھ !! ازبک منہ بنائے بولا

اچھا تُو آرام کر میں اجاؤنگا جلدی !! آریان اُسے پیار سے سمجھاتا اب کمرے سے نکلتا اپنی منزل کو روانہ ہوا تھا !!

جب کے پیچھے ازبک اُداسی سے آریان کو جاتا دیکھ اب آریان کے بیڈ پر گرتا تکیا خود میں بھینیچے آنکھیں موند چکا تھا)

آریان کی آنکھوں کے سامنے یہ منظر چل رہا تھا !! جب زریام نے آریان کے کندھے پر ہاتھ رکھا

آریان نے سوچوں سے نکلتے سرخ آنکھوں سے زریام کو دیکھا جو اُسے بتا رہا تھا کے جنازہ اٹھانے کا وقت ہورہا ہے !!

یا اللہ مجھے ہمت دے !! آریان نے دل میں دعا مانگتے اب قدم واپس آگے بڑھاے

کندھا دینے کیلیئے آریان زریام شہرام اور سکندر شاہ تھے!!

جنازے کو اٹھایا گیا !! کندھا دیتے ہی درد کی لہر سب کے اندر دوڑی تھی یہ سوچ کے یہ اسی کا جنازہ تھا کیا جس کو بچپن سے لاڈ سے پالا گیا تھا ؟؟ اتنی جلدی کیسے وہ اس دنیا سے جاسکتا تھا ؟؟؟

رونے کی آوازیں مزید تیز ہوئی تھی امیرا بیگم کا تو حال برا ہوچکا تھا

دیکھتے دیکھتے جنازہ سب کی نظروں سے اوجھل ہوچکا تھا !!

امیرا بیگم کو سنبھالتے سب نے صوفے پر بٹھایا !! اُن کی حالت حد سے زدہ خراب ہورہی تھی!!!

اج کا دن سب کیلئے بے حد مشکل تھا گیا قیامت ٹوٹی تھی سروں پر !!

اچانک ہوجانے والے حادثے اتنے ہی تکلیف دا ہوتے ہیں !!

دوسری جانب مریم بھی اپنے کمرے میں بند مسلسل رو رہی تھی اُسے گھٹن محسوس ہورہی تھی اس کمرے میں وہ کھل کر سانس لینے کی کسی اس بند کمرے میں کب تک سانس لے سکتی تھی ؟؟؟

ضوریز شاہ کی حویلی میں ایزل کو ہوش آیا تھا !! اُس نے دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھولی

غائب دماغی کچھ منٹوں سر پر سوار رہی تھی !!

اُس نے اِدھر ادھر دیکھ اپنے برابر میں کنیز کو دیکھ اُس نے آنکھیں رگڑی پھر اٹھ کر بیٹھی !!

آپ ٹھک ہے چھوٹی ہی بی؟؟؟ کنیز نے استفسار کیا

جب ایزل نے اپنے شدید درد ہوتے سر کو سمبھالا

ہمم !! امی کہا ہے ؟؟ ایزل کو کچھ یاد نہیں آرہا تھا بس اُس کے سر پر شدید درد تھا

ابھی وہ اریبہ بیگم کا پوچھ رہی تھی جب وہ اندر داخل ہوئی

امی !! اُنہیں دیکھ ایزل نے پکارا جب اریبہ بیگم فوراً آگے ائی

ایزل میر بچی ٹھک ہو طبیعت کیسی ہے ؟؟؟انہوں نے پریشانی سے پوچھا

م۔میں ٹھک ہُوں بس سر بہت درد کر رہا ہے !! ایزل نے سختی سے آنکھیں بند کرکے کھولی جب اُسے کل کا کچھ کچھ یاد انے لگا اُس نے جھٹکے سے اریبہ بیگم کو دیکھا تھا

امی؟؟کل کیا ہوا تھا !! اُس نے فورا پوچھا

جب اریبہ بیگم نے نظریں پھیری تھی

امی؟؟ اُن کا نڑ ان پھیرنا اُسے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہا تھا

کل تُم بے ہوش ہوگئی تھی !! اُنہونے اُسے دیکھ کہا

پھر کیا ہوا امی کیا چھپا رہی ہے آپ؟؟

ل۔لالا !! لالا کہا ہے ؟؟ اچانک ایزل کے دماغ میں ایا تھا کہی جو وہ سوچ رہی وہ تو نہیں ہوا تھا وہ اٹھ کر تیزی سے اپنے اوپر سے کمفرٹر ہٹاتی نیچے بھاگی تھی

ایزل !! اچانک آفت پر اریبہ بیگم نے اُسے آواز دی لیکن وہ تیزی سے بھاگتی نیچے گئی رہی حویلی میں اس قدر خاموشی دیکھ اُسے اپنا آپ ڈوبتا محسوس ہوا

لالا !! ہے اُس کے لبوں پر یہ نام تھا وہ بھاگتی ہوئی ارحاب کے کمرے کی جانب بڑھی ارحاب جو اپنے کمرے سے نکل رہا تھا اچانک اوپر دکھنے پر ایزل نظر ائی !!

سامنے ارحاب کو دیکھ گویا ایزل کی جان میں جان آئی تھی کچھ لمحے وہ ارحاب کو دیکھتی رہی پھر تیزی سے بھاگتی ہوئی روتے ہوئے اُس کے سینے سے لگی رہی اتنے اریبہ بیگم بھی جلدی سے نیچے ائی تھی

ل۔لالا !! اُس نے روتے ہوئے پکارا

جی میری جان کیا ہوا طبیعت خراب ہورہی ہے درد ہورہا ہے کہی ؟؟ ارحاب اُس کی حالت دیکھ تڑپ کے گویا ہوا !!

ل۔لالا آپ ٹھک ہے ؟؟ ایزل نے ہنوز اُس کے سینے سے لگے کہا

ہاں میرا بچے میں ٹھک ہُوں !! ارحاب نے نرمی سے کہا

کچھ دیر مزید رونے کے بعد ایزل نرمی سے پیچھے ہوئی

مجھے لگا وہ۔ونی نہیں ہوئی تو خون بہا۔۔۔اس سے زدہ ایزل نہیں بول پائی وہ اتنا ہی کہتی شدت سے رو دی تھی جبکہ اس کی بات پر ارحاب نے تنے تاثرات کے ساتھ اریبہ بیگم کو دیکھا تھا

کس نے کہا بچے کے ونی نہیں ہوئی؟؟ ارحاب سنجیدگی سے بولا

جب کے ارحاب کی بات پر ایزل کے جھٹکے سے ارحاب کو دیکھا تھا جو اب تنے تصورات اپنے حسین چہرے پر لیے ضوریز شاہ کو دیکھ رہا تھا جو ابھی ابھی حویلی میں داخل ہوئے تھے

ک۔کیا مطلب !!!

وہ ابھی کہے رہی تھی جب اُس کے ذہن میں مریم کا خیال آیا !!

م۔مریم ؟؟ مریم کہا ہے لالا !! اچانک ایزل اِدھر ادھر دیکھنے لگی

امی مجھے بتائے مریم کہا ہے !! ایزل اریبہ بیگم کے پاس اتی بولی اُنہیں خاموش دیکھ ایزل جلدی سے بھاگتی ہوئی اوپر مریم کو دیکھنے کے گرز سے جانے لگی جب ارحاب کی آواز پر گویا اُس کے قدم رکے تھے

ونی میں بھیج دیا بابا سائی نے مریم کو!! ارحاب کی سرد آواز گونجی تھی ایزل کے قدم گویا آگے بڑھنے سے انکار کرچکے تھے

وہ مرے قدمو سے واپس پیچ میں ائی اُس نے بے یقینی سے اریبہ بیگم او ضوریز شاہ کو دیکھا

ب۔بابا سائی ایسا کیسے کرسکتے ہیں آپ مریم نہیں کرپائے گی برداشت !! ایزل بے یقینی سے بولی

زندگی میں پہلی بار ایزل اپنے باپ کے خلاف بول رہی تھی کیونکہ جو چیز غلط تھی وہ غلط تھی

ایزل !! اریبہ بیگم نے اُسے سختی سے پکارا

اج تک کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ حویلی کی کسی عورت نے اس طرح بڑوں کے فیصلوں میں بولا ہو یا کبھی ایزل نے اپنے بابا کی مرضی پر کچھ بلا!!

کیا امی ؟؟؟ آپ لوگوں نے اک بار بھی نہیں سوچا کے مریم کتنی نازک ہے امی آپ تو اچھے سے جانتی تھی وہ یہاں نہیں پلی بڑھی وہ ویدیش میں رہتی تھی خالا خالوں نے کسی

کانچ کی گڑیا کی طرح پالا تھا اُسے !! وہ ونی ہونے کے ظلم کیسے برداشت کریگی !! ایزل اب بھی بے یقینی سے بول رہی تھی اُس کی اک اک بات سچ تھی

امی وہ تانے برداشت کیسے کریگی ؟؟ اتنی سی چوٹ پر تڑپ جانے والی آپ لوگوں نے اک بار بھی نہیں سوچا ؟؟ ایزل آنکھوں میں بے یقینی لیے بولی

سوچنے سمجھنے کی صلاحیت یہاں کسی کے پاس ہوتی تو سمجھتے نا میری نازک سی گڑیا کو بھیج دیا اُس آگ میں !!

ارحاب کی سعد آواز پھر گونجی تھی

یہ سب تاریخ میں پہلی بار ہو رہا تھا جب ارحاب اور ایزل اپنے باپ کے خلاف کھڑے تھے!!

میری بات یاد رکھیے گا بابا سائی اگر مریم کو وہاں کچھ بھی تکلیف ہوئی تو میں ساری دنیا کو اگ لگا دوں گا میں اپ کو کبھی معاف نہیں کروں گا بابا !! جب جب مریم وہاں تکلیف میں ہوگی آپ کا وہی وارث اُس سے دگنا تکلیف میں ہوگا جسے بچانے کے چکر میں اپ نے اپنی ایک پھول جیسی بچی کو دلدل میں دھکیل دیا ایک ہی بار خون بہا میں اپ مجھے بھیج دیتے تو میں اس طرح روز روز نہیں مرتا جیسے میں اج سے مروں گا جب جب مریم کو تکلیف ہوگی

تب تب میں اپ سے دور ہوتا جاؤں گا اور ایک دن اتنا دور ہو جاؤں گا کہ میری واپسی ممکن نہیں ہوگی بابا سائیں!!

پھر رکھیے گا اپنا وارث اپنے پاس اُس وقت نہ آپ کے پاس آپ کے وارث ہوگا اور نا بیٹی !!

ارحاب انہیں دیکھ اپنے ایک لفظ پر زور دیتا انہیں یقین دلا رہا تھا کہ وہ جو کہہ رہا ہے وہ ایک دن ضرور سچ ہوگا!!

ضوریز شاہ خاموش تھے جب کے اریبہ بیگم کبھی ضوریز شاہ کو دیکھتی تو کبھی غصے سے آگ بگولا ہوئے ارحاب کو اج سے یہ ارحاب پہلے والا ارحاب نہیں تھا جو خاموش اور خوش مزاج تھا

اج سے ارحاب اپنی اصلی روپ میں واپس لوٹا تھا ارحاب اب بالکل بدل چکا تھا جو اس کی بہن کے ساتھ ہوا تھا وہ اسے اصل ارحاب بننے پر مجبور کر چکا تھا جو کسی سے کم نہیں تھا اپنی بہن کو تکلیف سے نکالنے کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا!!

بابا ؟؟ ایزل نے ضوریز شاہ کو پکارا

تو کیا کرتا میں ؟؟ اپنے اکلوتے بیٹے کو خود سے دور کردیتا ؟؟ تُم ونی ہورہی تھی ایزل لیکن تمہاری طبیت خراب ہوگئی پھر پیچھے مریم ہی تھی !! تُم لوگوں کو کیا لگتا ہے مجھے تکلیف نہیں

ہورہی ؟؟ تم سب سے پہلے میری بیٹی ہے وہ میرا خون ہے !! میرے دل پر کیا گزر رہی ہے تُم لوگ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے !! ضوریز شاہ کی آواز حویلی میں گونجی تھی

وہی خون جسے روز تڑپنے کیلئے چھوڑ دیا ؟؟؟ ارحاب غصے سے بولا اُس کا ضبط جواب دے رہا تھا

آپ اپنے وارث کو دور نہیں کرسکتے تھے نا ؟؟ لیکن آپ بھول گئے اس طرح بھی آپ اپنے وارث کو خود سے دور کرچکے ہے !! میں یہاں ہوکر بھی یہاں نہیں ہوں اب اس حویلی میں دم گھٹتا ہے میرا جس دن برداشت ختم ہوئی اُس دن اس حویلی سے اتنا دور چلا جاؤنگا کے کوئی نہیں جان پائیگا!!

ارحاب کہے کے نظریں پھیر گیا

میں نے یہ سب تیرے لیے کیا ہے !! ضوریز شاہ اُسے دیکھ بولیں

بہر شکریہ کرنے کیلئے اگر آپ نہ کرتے تو ٹھک رہتا !! کیونکہ جو آپ نے اب کیا ہے وہ موت سے زدہ تکلیف دہ ہے آپ اچھے سے جانتے تھے کے مریم مجھے میری اپنی اولاد کی طرح عزیز تھی کتنا پیار کرتا تھا میں اُس سے جیسے باپ اپنی بیٹی سے کرتا ہے اور آپ نے اُسے ہی میری نظروں سے اوجھل تکلیف کی سمندر میں بہا دیا ؟؟

ارحاب کا بس چلتا وہ ابھی اُس حویلی کو ہے آگ لگا دیا

ارحاب بچے !! اریبہ بیگم نے اُسے پکارا

کچھ نہیں کہے امی!! ارحاب کہے کے اب ایزل کے سر پر ہاتھ رکھ اُسے ریلیکس ہونے کا کہے کر حویلی سے نکلتا چلا گیا اُسے یہاں واقعی گھٹن محسوس ہورہی تھی

ایزل بھی اک نظر بے اعتباری کی اریبہ بیگم اور زرویز شاہ پر ڈالتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی

ضوریز شاہ کیسے سمجھاتے اپنے بچوں کو کے اُنہوں نے اک کو بچانے کیلئے دوسری کو سولی پر چھڑایا تھا لیکن کم سے کم وہ زندہ تو تھی کوئی اُن کا بچا اس دنیا سے تو نہیں گیا تھا نہ یہ بات نہ ایزل سمجھنے کو تیار تھی نا ارحاب!!!

ارحاب کا لہجہ بتا رہا تھا وہ کس قدر غصے میں ہے اور جو اُس نے کہا وہ ضرور ہو گا !!

اسی طرح اج کا دن بھی سب پر قہر بن کر ٹوٹا تھا !! کیونکہ اج اپنے جان سے عزیز بیٹے بھائی دوست !! کو ہمیشہ کیلئے خود سے دور کر دیا تھا !!

رات کا پہلا پہر تھا بارا کے کس پاس بج رہے تھے تمام مرد حضرات تو شام میں قبرستان سے آگیے تھے جب کے آریان اب تک حویلی میں نہیں آیا تھا اور نہ زریام وہ دونوں ڈیرے پر موجود تھے !!

آریان مسلسل ازبک کی سوچوں میں گم تھا جب کے زریام کا بھی یہی حال تھا کتنا مشکل ہوتا ہے اپنوں کو دور جاتے دیکھنا خاص کر وہ اپنے جن میں آپ کی جان بستی ہو؟؟؟

دوسری جانب مریم کو تیز بخار ہوچکا تھا وہ بمشکل اپنی شول کو خود پر لیے سردی پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی جو یقیناً اُسے بخار میں ہونے کئ وجہ سے لگ رہی تھی !!

اُس کا وجود بری طرح کپکپا رہا تھا اُسے عادت نہیں تھی ان سب چیزوں کی اسلئے جب وہ زدہ روتی تھی تو اکثر اُسے بخار اپنا اسیر کرلیتا تھا بس فرق صرف اتنا تھا پہلے وہ روتی نہیں تھی اور اب رونا ہی اُس کا مقدر تھا ؛!

بی بی سائی اُس بچی کو بخار ہورہا ہے بہت تیز!! ملازمہ گم سم بیٹھی امیرا بیگم کے پاس اتی پریشانی سے استفسار کرنے لگی جب اُن کے ذہن میں مریم کا خیال آیا اس دوران وہ ازبک کے گم میں اُس نازک جان کو تو بھول ہی گئ تھی !!

یا اللہ میری بچی !! امیرا بیگم فوراً کھڑی ہوئی تھی

کہا ہے مریم؟؟ اُنہونے ملازمہ سے استفسار کیا

حویلی کے پچھلے والے کمرے میں !! ملازمہ نے نظریں جھکائے بتایا

کیا؟؟وہاں تو کوئی نہیں آتا جاتا وہاں کس نے بھیجا اُسے !! وہ تیزی سے آگے بڑھتی ساتھ ساتھ ملازمہ سے پوچھنے لگی جو اُن کے ساتھ ہی چل رہی تھی

بڑے سائی نے !! ملازمہ نے جواباً بتایا جب امیرا بیگم نے آنکھیں بند کئے گہرا سانس لیا!!

آریان ابھی کسی کی نہیں سنے گا جب تک اُسے اُس کا بدلہ نہیں مل جاتا !! امیرا بیگم سوچتی ہوئی سر جھٹکتی تیزی سے بڑھنے لگی

کافی چلنے کے بعد وہ لوگ محل جیسی حویلی کے بیک سائڈ پر موجود تھے !

امیرا بیگم نے گہرا سانس لیتے فوراً دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوئی

سامنے ہی مریم زمین پر بیٹھی اپنا چہرہ گھٹنوں میں چھپائے بخار کی شدت سے دوہری ہورہی تھی !!

مریم میری بچی !! امیرا بیگم فوراً اتی اُس کے پاس بیٹھی جب کے اپنی پھپھو کی آواز سن اُس نے جھٹکے سے اوپر دیکھا تھا

مریم کا مرجھایا ہوا چہرہ دیکھ اُنہیں اپنا آپ ڈوبتا ہوا محسوس ہوا ؛!

پھپھو جان !! وہ نم آنکھوں سے کہتی اُن کے سینے سے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی !!

بس بس !! امیرا بیگم اُسے اپنے سینے میں بھینچے نم آواز میں بولی

پھپھو جان مجھے اپی کے پاس جانا ہے پلز مجھے یہاں نہیں رہنا !! وہ آوازوں سے رو رہی تھی اُس کے نکاح کو ابھی اک دن پورا نہیں ہوا تھا اور نہیں اُس نے اب تک آریان کا قہر

برداشت کیا تھا تو اب اُس نازک جان کی حالت اس طرح تھی جب آریان نے اُس پر برسنا تھا تو پھر کیا ہونا تھا ؟؟

مجھے معاف کردو میری جان!! امیرا بیگم آنکھیں زور سے منچے بولی

کیا میں کبھی نہیں جاؤنگی اپنی حویلی؟؟ وہ اُن کو دیکھتی معصومیت سے بولی آنکھوں میں موٹے موٹے انسوں جمع تھے !!

انشاءاللہ اللہ پر بھروسہ رکھو سب ٹھک ہو گا !! انہوں نے کہتے بے اختیار مریم کی پیشانی پر ہاتھ رکھا اُس کی جلنے کی مانند پیشانی کی تپش دیکھ امیرا بیگم نے گھبرا کر مریم کے معصوم چھوٹے سے چہرے کی طرف دیکھا اُس کا چہرہ سرخ ہورہا تھا

بخار کی شدت سے چہرہ سوج رہا تھا وہ خود کپکپا رہی تھی

امیرا بیگم نے اُس کی حالت دیکھ اُسے واپس سینے سے لگایا

مریم میری بچی تمہیں بہت تیز بخار ہے جلدی اٹھو شاباش !! امیرا بیگم نے اُس کا ہاتھ تھامے اُسے اٹھایا !!

مریم بھی فوراً اٹھی تھی اٹھتے ہی درد کی لہر اُس کے وجود میں دوڑی تھی جو یقیناً کافی وقت سے اک ہی سمت میں بیٹھنے کی وجہ سے تھی

مریم کو اپنی ٹانگوں میں جان نام کی بھی محسوس نہیں ہورہی تھی اُسے لگ رہا تھا کسی بھی لمحے وہ اپنا توازن کھو دیگی !!

امیرا بیگم نے اُسے تھام کر کمرے سے باہر کی جانب قدم بڑھائے !!

وہ اُسے لیے دھیرے دھیرے سے حویلی میں آئی تھی حویلی میں سناٹا تھا کوئی اس وقت نہیں تھا تمام ملازم بھی اپنے اپنے کوارٹر میں جاچکے تھے سوائے اُس ملازمہ کے جنہوں نے مریم کا امیرا بیگم کو بتایا تھا

صاعقہ تُم بھی جاکر ارام کرلو میں دیکھ لونگی مریم کو !! اُنہونے اُن ہی ملازمہ کو دیکھ کہا جب وہ اسباب میں سر ہلاتی کواٹر کی جانب بڑھی تھی !!

چلو! وہ مریم کی شول جو اُس کے کندھے پر اچکی تھی اُسے درست کرتی بولی مریم کا رونا مسلسل جاری تھا شاید ہی وہ کبھی اتنا روئی تھی جتنا اج رو رہی تھی !!

امیرا بیگم اُسے لیے آریان کے کمرے کی جانب ائی تھی وہ جانتی تھی ابھی آریان حویلی میں موجود نہیں ہے !!

مریم بس چہرہ جھکائے رو رہی تھی امیرا بیگم نے آریان کے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوئی!!

آؤ بیٹھو !! انہوں نے مریم کو بیڈ پر بٹھایا جب مریم نے اپنی جھیل جیسی آنکھیں اٹھا کر اوپر دیکھا تھا !!

وہ ایک نہایت بڑے الشان کمرے میں موجود تھی شاید ہی مریم نے کبھی اتنا خوبصورت کمرہ دیکھا ہو وہ کمرہ بے حد بڑا تھا گویا دو کمرے اک ساتھ اٹیچ ہو !!!

مریم نے نظریں گھمائی تھی کمرے میں داخل ہوتے ہی سامنے اک گول کنگ سائڈ بیڈ موجود تھا اُس کے سامنے بڑی میرا دائے جانب ڈریسنگ ٹیبل بیڈ کے کونوں پر سائڈ ٹیبل جب کے سامنے ہی اک کنگ سائز بڑا سودا اور دو بیٹھنے کے گرز سے صوفے موجود تھے صوفوں کے برابر میں اک شیشے کا دروازہ تھا جن پر سفید پردہ لگا تھا لیکن ہوا کے باعث پیدا اڑنے پر مریم دیکھ سکتی تھی کے دروازہ کھول کر جانے پر سویمنگ پول موجود ہے !!

جب کے اُس کے ہی برابر میں دائے جانب کمرے کی بالکنی نکلتی تھی جس پر سے آریان کا کمرہ اوپر ہونے کے باعث حویلی نظر آتی تھی !! جب کے بائے جانب چینجینگ روم کا دروازہ کھلتا تھا جو کہ نہایت یقینا بڑا تھا جب کے اُس کے ٹھک برابر میں باتھ روم کا دروازہ موجود تھا !!

آریان کا کمرہ نہایت اعلیٰ تھا اُس کے کمرے میں لگی اُس کی بے تحاشا تصویریں مریم کی آنکھوں کا مرکز بن رہی تھی !! کمرے میں ہر چیز کتنی قیمتی تھی وہ دیکھ کر معلوم ہورہا تھا

ڈریسنگ پر رکھے آریان کے بے تحاشا پرفیومز نہایت سلیقے سے رکھے تھے

زدہ تر تصویریں ازبک اور زریام کے ساتھ تھی جب کے بیڈ کے اوپر کنگ سائز فوٹو میں آریان مغرور شہزادہ اپنی تمام تر خوبصورتی لیے ہاتھ باندھ کر روپ سے کھڑا تھا چہرہ اُس میں بھی سنجیدہ تھا جب کے اُس نے فور پیس سوٹ پہنا ہوا تھا !!

یہ کمرہ کسی کا بھی خوابوں میں دیکھے جانے والا کمرہ ہوسکتا تھا کمرے میں دو اے سی موجود تھے اک بیڈ کے اوپر واقع دیوار پر جب کے اک صوفے کے اوپر دیوار پر !!

فرنیچر کا رنگ سیاہ تھا جو اس کمرے کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا !!

معلوم ہوتا تھا کے اس کمرے میں رہنے والا شخص نہایت سلیقے پسند ہے ہر چیز اپنی جگہ پر تھی !!

نہایت سلیقے سے!!

امیرا بیگم جلدی سے پانی کا گلاس اور دوائی لے کر ائی !!

مریم یہ جلدی سے کھاؤ میری بچی !!

اُس کا بخار مزید شدت پکڑتا دیکھ وہ جلدی سے دوائی اُس کے آگے کرتی بولی مریم جو کمرہ دیکھنے میں مصروف تھی اچانک باہر آئی تھی !

پھپھو جان مجھ سے گولی نہیں کھائے جاتی سیرپ پیتی ہُوں !!

وہ اُنہیں دیکھ بولی

سیرپ ؟؟ اچھا رکو !! میں۔لے کر اتی ہُوں !! امیرا بیگم مریم کو دیکھ کہتی حورین کے کمرے کی اور بڑھی تھی وہ جانتی تھی حورین کے پاس ضرور ہو گا سیرپ!!

امیرا بیگم بنا دروازہ بجائے اندر داخل ہوئی

سامنے ہی حورین گہری نیند سورہی تھی جب کے انزل بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاے بنا پلز جھپکائیں اپنے ہاتھوں کو گھور رہی تھی !

چہرہ رونے کی وجہ سے سوجا ہوا تھا !!

اُس کا رونا اُس کے پیار کا ثبوت تھا وہ ازبک شاہ سے پیار کرتی تھی !!

امیرا بیگم نے اُسے دیکھ چہرہ جھٹکا تھا وہ جانتی تھی یہ وقت اُس کے لیے کتنا مشکل ہو گا اسلئے بنا اُسے ڈسٹرب کیے وہ سائڈ ٹیبل سے بخار کا سیرپ لیتی کمرے نکل چکی تھی انزل اتنی سوچوں میں گم تھی کے اُس نے دھیان نہیں دیا کے کوئی ایا بھی تھا !!

امیرا بیگم واپس اوپر۔کی جانب بڑھی دروازہ کھلا تھا اسلئے وہ واپس اندر داخل ہوئی مریم ابھی بھی بیٹھی کمرے کو دیکھ رہی تھی !

امیرا بیگم نے جلدی سے آکر سپون میں سیرپ ڈالتے اُس کے لبوں کے قریب کیا جسے مریم فوراً پی چکی تھی

پانی یہ بہت کڑوی ہے !! مریم اپنے چہرے کے زاویے بگارتِ ہوئی بولی !!

جب امیرا بیگم کے لب مسکرائے بنا رہ نا سکے کتنے گھنٹوں بس اُن کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی

انہوں نے پانی کا گلاس اُس کے قریب کیا جسے مریم جلدی سے تھامتی پی چکی تھی !!

پھپھو جان یہ کس کا کمرہ ہے کتنے لوگ رہتے ہے یہاں ؟؟ مریم امیرا بیگم کو دیکھ بولی جو پانی اور سیرپ سائڈ ٹیبل پر رکھ رہی تھی

اج سے پہلے اِدھر بس اک رہتا تھا لیکن اج سے دو رہینگے !!امیرا بیگم دھیما سا مسکرا کر بولی

کیا اک؟؟ اتنے بڑے کمرے میں صرف اک ؟؟ اُسے حیرت ہوئی تھی وہ اپنی طبیعت بھولتی اُنہیں دیکھ بولی

ہاں !! انہوں نے اسباب میں سر ہلایا

کون رہتا تھا ؟؟ مریم نے پھر پوچھا

آریان !! یہ آریان کا کمرہ ہے اور اب سے آپ کا بھی ہی !! انہوں نے کہتے اُسے اٹھا کر لیٹنے کو اشارہ کیا

ک۔کیا آ۔آریان لالا کا !! مریم جھٹکے سے کھڑی ہوئی تھی

لالا نہیں کہتے!! سائی کہتے ہیں !! شوہر ہے نہ آریان آپ کے !! اور اس میں اتنی حیران ہونے والی کونسی بات ہے ؟؟امیرا بیگم اُسے مصنوعی گھورتی بولی

م۔میں کیسے ا۔آریان لالا م۔میرا مطلب اُن کے کمرے میں رہو نگی!! مریم پریشانی سے بولی

کیونکہ آپ آریان کی بیوی ہو !! انہوں نے اس کی معلومات اضافہ کیا لیکن مریم اب تک باہر اُلجھی ہوئی تھی اُسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اُسے الجھا ہوا دیکھ امیرا بیگم نے گہرا سانس لیا!!

مریم شادی ہوجانے کے بعد اک ہی کمرے میں تو رہتے ہے بچے !! انہوں نے اُسے سمجھایا

لیکن ہماری شادی نہیں ہوئی !! مریم جواباً بولی

شادی نہیں ہوئی لیکن نکاح تو ہوا ہے نہ ؟؟

ہاں لیکن پھر بھی پھپھو میں اُن کے کمرے میں نہیں رہ سکتی !! مریم نفی میں سر ہلاتی بولی

اور کہا رہو گی پھر ؟؟ اکیلے گیسٹ روم میں رہ لو گی ؟؟ انہوں نے اُسے دیکھ کہا

ن۔نہیں اکیلے نہیں میں آپ کے ساتھ رہ لونگی نا !مریم نفی میں سر ہلاتی پھر معصومیت سے بولی

امیرا بیگم کا دل کیا وہ اُس کی باتوں پر رو پڑے اب وہ اُسے کیسے سمجھائے کے وہ اکیلی تھوڑی رہتی ہے کمرے میں

مریم آپ کا کمرہ یہ ہے اج سے آپ اس گھر کی بڑی بہوں ہو !

ہو تو آپ چھوٹی سی لیکن رتبہ یہی ہے آپ کا اور آریان آپ کا شوہر ہے اور آریان کی ہر چیز اب سے آپ کی ہے !! امیرا بیگم اُسے سمجھاتی اُس کا بخار چیک کرنے کہی جو اتنا ہی تھا اُس کی پیشانی بے حد گرم تھی لیکن اُس ایک سوال ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے

اچھا بس باہر باتیں ہوگئی بہت تیز بخار ہے آپ کو لیٹو ادھر !! انہوں نے مریم کو بیڈ پر لٹاتے بیڈ پر ہی پھیلا نیچے کے سائڈ سلیقے سے سیٹ کمفرٹر اٹھا کر انہوں نے مریم کے اوپر ڈالا

اے سی کا ریموٹ اٹھا کر انہوں نے کمرے کے دو و اے سی بند کیے

اُنہیں اک تو اپنے بیٹے کی یہ بات سمجھ نہیں اتی تھی کے اتنی سردی ہونے کے بوجود وہ اپنے کرنے کے دونوں اے سی چلا کر رکھتا تھا کیا اُسے سردی نہیں لگتی تھی ؟؟

امیرا بیگم سر جھٹک کر سوچتی پانی اور پٹیاں لے کر ائی

مریم کے برابر میں بیٹھتی انہوں نے پٹیاں اُس کی پیشانی پر رکھنا شروع کی !!

مریم کا وجود اب بھی کپکپا رہا تھا بخار کی شدت تیزی پکڑ رہی تھی اور وہ کچھ ہی لمہوں میں نیند کی وادیوں میں بھی اُتر چکی تھی بہت کمزوری اُسے خود میں محسوس ہورہی تھی پورا جسم درد کر رہا تھا !!

امیرا بیگم کرنی دیر اُس کی پیشانی پر پٹیاں رکھتی تھی ساتھ ساتھ وہ دم پڑھتی اُس پر پھونک رہی تھی

اُس کی بخار کی شدت کم ہوتے دیکھ !!امیرا بیگم نے اُس کا معصوم چہرہ دیکھا وہ چہرے پر ڈھیروں معصومیت لیے گہری نیند سو رہی تھی !

خدا تمہارے لیے آسانیاں پیدا کریں میری بچی !! تُم جلدی آریان کے دل میں اپنا گھر کرلو ورنہ آریان کی نفرت تُم نہیں جھیل پاؤ گی!! اور اگر تمہیں اُس سے محبت ہوگئی تو اور آریان کی سفاکی تمہیں تکلیف دیگی !! اُس کے بھائی کا قصور وار اب تک زندہ گھوم رہا ہے !!

اور غلطی تو یہ ہے کہ تمہاری رگو میں بھی اُس خونی کی طرح خون دوڑ رہا ہے !

میں آریان کی ماں ہُوں اور مجھ سے زدہ آریان کو کوئی نہیں جانتا تھا اگر وہ اپنے بھائیوں سے محبت دلو جان سے کرتا ہے تو کسی سے نفرت بھی وہ دلو جان سے کریگا اور اُس کی

نفرت کی آگ تُم بن گئی ہو میر بچی خدا تمہیں ہمت دے !! وہ نم آنکھوں سے اُسے دیکھ سوچ رہی تھی !!

وہ جانتی تھی آریان کو وہ ازبک کے اگے کسی کو نہیں دیکھے گا !

امیرا بیگم اُس کی پیشانی چومتی اُس کے بخار کم ہونے پر آپ بیڈ سے اُترتی کمرے کی لائیٹ بند کیے دھیرے سے دروازہ بند کرتی اپنے کمرے کی جانب نکلتی چلی گئی !!

پوری رات آریان حویلی میں نہیں آیا تھا وہ مسلسل سگریٹ پر سگریٹ پیے جارہا تھا لیکن سکون کہی دور جاچکا تھا !!

بالآخر آریان نے صبح پانچ بجے حویلی کا رخ لیا تھا جب کے زریام رات جاچکا تھا جسے آریان نے زبردستی بھیجا تھا !!

آریان حویلی کے پارچ میں گاڑی پارک کرتا اندر داخل ہوا سامنے ہی صوفے پر سکندر شاہ اور امیرا بیگم بات کر رہے تھے !!

اُنہونے اک ساتھ نظریں اٹھائے آریان کو دیکھا جو اندر داخل ہورہا تھا !!

آریان بچے !! امیرا بیگم نے اُسے پکارا جب آریان نے وہی کا رخ لیا !!

جی امی !! آریان کہتا اُنہیں دیکھنے لگا

بیٹھو بچے !! اب کی بر سکندر شاہ بولیں تھے جب آریان اسباب میں سر ہلاتا سامنے والے صوفے پر بیٹھا

رات بھر سوئے نہیں ؟؟ سکندر شاہ سنجیدگی سے بولیں

آپ کو لگتا ہے مجھے نیند آئیگی؟؟ بدلے میں آریان نے سوال کیا

کیا حال بنا لیا آریان تُم نے اپنا اک ہی دن میں !! سکندر شاہ آریان کو دیکھ بولیں جس کی اوپر شرٹ کے دو بٹن کھلے تھے جب کے بال پیشانی پر بے ترتیبی سے پھیلے تھے رنگت سرخ ہورہی تھی وہ اُس حال میں بھی بہت پیارا لگ رہا تھا لیکن سکندر شاہ کو اپنا بیٹا وہی پسند ہے جو کسی چیز سے ہار نہیں مان سکتا

میرا حال جو بھی ہے بابا یہ تب تک ٹھک نہیں ہو گا جب تک ازبک کی موت کا بدلا پورا نہیں ہوجاتا !! آریان سرد لہجے میں بولا

ضرور ہو گا !! سکندر شاہ جواباً بولیں

اچھا میں نماز پڑھ کر اتا ہوں!! سکندر شاہ اپنی گھڑی میں وقت دیکھتے اٹھ کر نماز پڑھنے کو گرز سے آگے بڑھے تھے اب پیچھے آریان اور امیرا بیگم تھی

آریان!! آریان جو خود بھی جانے کیلئے اٹھ رہا تھا اُن کی بات پر اُنہیں دیکھنے لگا

جی؟؟؟ آریان بیٹھا ہی اپنا موبائل کھولتا بولا

بچے کل رات مریم کو بہت تیز بخار تھا !! امیرا بیگم نے نہیں شروع کی

میری بلا سے امی !! اُسے کچھ بھی ہو جئے یا مرے !! اس کا نام سن کر ہی آریان کا دماغ آؤٹ ہوا تھا

ایسا نہیں کہتے بیٹا بیوی ہے آپ کی !! امیرا بیگم سمجھانے والے انداز میں بولی

امی میں نے کل آپ کو بتایا تھا وہ لڑکی نا تو میری بیوی ہے اور نہ اس گھر کی فرد وہ بس اک قاتل کی بہن ہے !! آریان سرد لہجے میں بولا

لیکن بچے وہ اُس کا سگا بھائی نہیں ہے !! امیرا بیگم نے سمجھانا چاہا

امی کیا اپ کیلئے یہ کافی نہیں کے ازبک کے قاتل سے اُس کا کوئی رشتا ہے ؟؟ اور ویسے بھی وہ ونی میں ائی ہے وہ کوئی میری من چاہی بیوی نہیں ہے جو اُس کی خاطر داری کروں!!! آریان کا لہجہ جذبات سے آری تھا

ایسا نہیں کہتے بچے جیسا بھی ہے وہ آپ کی بیوی ہے وہ بہت چھوٹی ہے اُسے ان سب کی عادت نہیں آریان !! امیرا بیگم کا لہجہ بھی سنجیدہ ہوا تھا

تو میں کیا کروں امی اُسے عادت نہیں ؟؟بنا لے اپنی عادت کیونکہ اج سے اُس کی زندگی جہنم نا بنا دی تو میرا نام بھی آریان شاہ نہیں !!ونی میں ائی لڑکی ہے اُس کے ساتھ ویسا ہی سلوک ہو گا !!

آریان کا غصّہ پھر سے بڑھ رہا تھا

آریان بیٹا وہ چھوٹی ہے !! امیر بیگم پریشانی سے بولی

فیڈر پیتی بچی نہیں ہے !! امی آپ کو کیا ہوگیا ہے اُسے آپ اک ونی میں ائی لڑکی کی نظر سے دیکھے وہ میرے بھائی کی قاتل ہے میری نظر میں کیونکہ احمد سے جُڑا ہر رشتا میرے لیے میرے بھائی کا قاتل ہے !! آریان اُنہیں دیکھ بولا

اُس کی کیا غلطی ہے آریان؟؟ بس یہ کے وہ احمد کی بہن ہے ؟؟ امیرا بیگم نے سوالیہ نظروں سے کہا

ہاں !!اور یہ غلطی نہیں گناہ ہے !! اور گناہ کی معافی میری نظر میں صرف موت ہے یہ بات آپ اچھے سے جانتی ہے !! آریان اُنہیں دیکھ بولا جب امیرا بیگم نے جھٹکے سے اپنی نظریں اٹھائے اپنے بیٹے کا خوبرو چہرہ دیکھا تھا جو سرخ ہورہا تھا تصورات تنے ہوئے تھے

یہ کیا بول رہے ہو آریان اُس بچی کی جان لوگے ؟؟ امیرا بیگم نم آنکھوں سے بولی

آخر میں اُس کی موت لکھی ہے لیکن اُس سے پہلے بہت تکلیف دہ مراحل ہے جو اُسے تے کرنے ہے !! جب تک احمد نہیں مل جاتا تب تک وہ ہر اذیت برداشت کریگی اور جب احمد مل جائیگا تو احمد کے ساتھ ہی اسے بھی دنیا سے رخصت ہونا پڑے گا !! آریان سفاکی سے بولا

آریان !! امیرا بیگم نے تڑپ کر پکارا

امی قاتل کی بہن کیلئے آپ اس طرح کیسے تڑپ سکتی ہے کیا آپ کو ازبک یاد نہیں آتا ؟؟ کیا آپ اُس کے قاتلوں کو اتنی جلدی معاف کرسکتی ہے ؟؟ آپ نے ہے وہ جگرا لیکن مجھ میں نہیں ازبک کا قاتل زندہ موت مرے گا اور یہ میرا وعدہ ہے !! آریان اُنہیں دیکھ بولا آریان کا ہر لفظ سچا تھا ازبک کا قاتل زندہ نہیں رہنے والا تھا !!

آریان مریم کے ساتھ مت کرنا کچھ !! امیرا بیگم منت بھرے لہجے میں بولی

امی اب تک کیا کیا ہے ؟؟؟ اُس نے تو اب تک کچھ برداشت نہیں کیا جب سے نکاح ہوا ہے بس اک بار میرا اُس سے سامنا ہوا ہے !! کل سے کمرے میں بند تھی اس میں کیا ظلم ہوا ہے ؟؟

آریان سوالیہ نظروں سے بولا

بیٹا جب تک کریگی وہ برداشت ؟؟. امیرا بیگم نے سوالیہ نظروں سے کہا

اپنی آخری سانس تک !! آریان کا جواب بے وقت تھا

اُسے رہائی تب ملے گی جب یا تو وہ مرے گی یا پھر میں !! آریان سرد لہجے میں بولا

اللہ نا کریں آپ لوگوں کو کچھ ہو ! وہ تڑپ کر گویا ہوئی

آپ کچھ نہیں بولے گی امی اُس لڑکی ک معاملے میں اور آپ کو تو اب بھی اُس سے ہمدردی ہورہی ہے جب کے اب تک اُس نے اک پرسنٹ بھی تکلیف برداشت نہیں کی اور جب ونی میں ائی لڑکی کی طرح برتاؤ اُس کے ساتھ ہو گا تب آپ کا کیا ہو گا ؟؟ آریان کو امیرا بیگم کا ریکٹ سمجھ نہیں آرہا تھا

خیر جو بھی ہے !! میرے پاس دل صرف میرے اپنوں کیلئے ہے اور کسی کیلئے نہیں !!

آپ بھی ارام کریں فضول لوگوں کے بارے میں مت سوچے !! میں ہوں اُن کو اُن کے انجام تک پہنچانے کیلئے!! آریان کہتا اٹھ کھڑا ہوا جب امیرا بیگم بھی فوراً کھڑی ہوئی

آریان میری بات سنو بچے !! امیرا بیگم کی بھرائی آواز پر آریان کے قدم پھر رکے تھے

مریم اج سے آپ کے کمرے میں رہیگی اُس کی طبیعت ٹھک نہیں ہے ویسے بھی !! امیرا بیگم آریان کو دیکھ بولی جب کے اُن کی بات پر آریان کا دماغ مزید خراب ہوچکا تھا

یہ ممکن نہیں ہے !! آریان نے سرد لہجے میں کہا

یہ ممکن ہوچکا ہے بچے کل رات اُسے باہر تیز بخار تھا اُسے ارام کرنے کیلئے سکون کی ضرورت تھی !! ورنہ مزید اُس کی حالت خراب ہوجانی تھی !! میں اپنے ساتھ سلا نہیں سکتی تھی اور حورین کے ساتھ انزل سوئی ہے گیسٹ روم میں مریم کو ڈر لگے گا کیونکہ آپ جانتے ہو گیسٹ روم دوسری جانب ہے !اسلئے آپ کی بیوی ہونے کے ناطے اُسے آپ کے کمرے میں میں نے سلوا دیا تھا !!

امیرا بیگم سنجیدگی سے بولی جب کے اُن کی بات جیسے جیسے آریان سن رہا تھا اُس کے تصورات مزید سخت ہوتے جارہے تھے

وہ لڑکی مجھے میرے کمرے میں نہیں چاہیئے امی !! آریان ضبط سے بولا

بچے اُس کی طبیعت ٹھک نہیں ہے سمجھو بات تو وہ بخار میں تپ رہی تھی رات کو !! اُسے جب تک طبیعت ٹھک نہیں ہوتی اُس کی طب تک رہنے دو !! امیرا بیگم منت بھرے لہجے میں نم آواز سے کہتی آریان کو بےبس کر رہی تھی وہ جانتی تھی آریان کو اُن کی آنکھوں میں انسوں برداشت نہیں !!

امی میں اُسے اپنے کمرے میں تو لیا حویلی میں بھی برداشت نہیں کرونگا !! آریان نے نفی کی

میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہُوں آریان بس تب تک کیلئے رہنے دو اُسے جب تک اُس کی طبیعت ٹھک نہیں ہوجاتی اتنے سفاک مت بنو بچے !! امیرا بیگم کی آنکھ سے اک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا !!

وہ ابھی ہاتھ جوڑتی جب آریان تیزی سے آگے اتا اُن کا ہاتھ تھام گیا

یہ کیا کر رہی ہے آپ امی کیوں مجھے میری نظروں میں گرا رہی ہے !! آریان اُن کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے بے یقینی سے بولا

اُس نے فوراً امیرا بیگم کے انسوں صاف کرتے اُنہیں اپنے سینے سے لگایا تھا

امی آپ اک گیر لڑکی کیلئے میرے سامنے اس طرح کرینگی مجھے امید نہیں تھی !! وہ اُنہیں سینے سے لگایا بولا

وہ گیر نہیں ہے بچے وہ اب اس حویلی کی فرد ہے اور سب سے بڑی بات وہ بہت معصوم ہے وہ بے قصور ہے !! انہوں نے نم آواز میں کہا

بے قصور تو نا کہے امی!! آریان بمشکل خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کر رہا تھا

اچھا آپ روئے نہیں صرف تب تک رکھ رہا ہوں اُس کے بعد میرے کمرے میں تو کیا اُس حویلی میں بھی مجھے وہ نہیں چاہیئے !! آریان امیرا بیگم کو دیکھ عہد آنکھوں سے بولا جب امیرا بیگم نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

آپ ارام کریں !! آریان اُن کو پیشانی چومتا نرمی سے بولا جب وہ بھی آریان کے دیر سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی

یعنی ونی میں ائی لڑکی اب میرے کمرے میں رہیگی ؟؟ کیا مذاق چل رہا ہے !! آریان غصے سے سوچتا اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا اُس کا دماغ بری طرح خراب ہوچکا تھا اُس کا بس چلتا وہ ابھی مریم کو آگ لگا دیتا !! تاکے اُس کا قصہ ہی ختم ہوجاتا !

خیر بس میں تو یہ اب بھی تھا اُس کے لیکن آریان اُسے پل پل تڑپتا دیکھنا چاہتا تھا !!

آریان اپنی گھڑی ہاتھ سے اُتارتے اپنے کمرے میں داخل ہوتے دروازہ کھولتے اندر قدم رکھتے ہے اندھیرے نے اُس کا استقبال کیا تھا !!

آریان نے ہاتھ بڑھا کر لائیٹ کھولی !!

جس سے کمرے میں بیڈ کے سائڈ یعنی آدھے حصے میں روشنی ہوئی تھی آریان کی نظر بیڈ پر گئی تھی جہاں وہ معصوم جان دنیا جہاں بھلائے کسی معصوم بچے کی طرح کمفرٹر اپنے ننھے بیٹھو میں طاقت سے تھامے سمٹ کر رہ رہی تھی مطلب صاف تھا بخار کی وجہ سے اُسے سردی لگ رہی تھی !!

کیا بات ہے !! سب کا یہاں سکون برباد ہے نیندیں حرام ہوئی پڑی ہے اور خود سکون سے سورہی۔ہے !! اُسے سکون سے سویا دیکھ آریان کا بچا کچا ضبط ختم ہوا تھا !!

وہ بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا اُس کی جانب ایا !! اور غصے سے اُسے گھورنے لگا

یا اللہ مجھے صبر دے یہ نا ہو کے اج ہی اس کا کام تمام ہوجائے !! آریان اوپر دیکھتے دل میں سوچتا بولا

پھر جھٹکے سے مریم کی کلائی طاقت سے کھینچ چکا تھا جس سے مریم جھٹک سے اٹھ کر بیٹھی تھی!!

اہ !! کلائی طاقت سے کھینچنے کی وجہ سے اک چھوٹی سی سسکی اُس کے لبوں سے نکلی تھی اُسے بخار اب بھی ہورہا تھا اُس نے غائب دماغی سے اِدھر اُدھر دیکھا جب نظر اُس کے سر پر کھڑے آریان پر پڑی جو غصے کی آخری حد پار کرتا اُسے بھسم کردینے والے انداز میں دیکھ رہا تھا

آریان کی آنکھوں میں وحشت دیکھ مریم کی جان لبوں پر ائی تھی

ا۔آپ !! اُس نے سہم کے استفسار کیا

شٹ اپ ! کھڑی ہو یہاں سے !! آریان جو کب سے میڈم کے گیا دماغی سے باہر انے کا انتظار کر رہا تھا اب یک دم دھاڑا تھا

مریم نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ اپنی چیخ دبای تھی !! آنکھوں میں پل میں انسوں انا شروع ہوئے تھے !!

وہ بے اختیار پیچھے کسکھی تھی !!

آریان نے اُسے کھڑا نا ہوتے دیکھ دوبارہ اُس کی کلائی تھامتے اُسے کھڑا کیا !! مریم کسی نازک سی چیز کی طرح جھٹ سے کھڑی ہوئی تھی !! اُس کا قد آریان کے سینے جیتنا تھا !!

مت بھولو کے ارام اور سکون تمہاری زندگی نہیں ہے !! آریان اُس کے چہرے پر غرایا

مریم نے بہتے انسوں کے ساتھ روتے ہوئے اُسے دیکھا تھا اس وقت مریم کو آریان سے بے حد خوف محسوس ہورہا تھا !!

م۔میں !! وہ کچھ بولنا چاہتی تھی

آواز بند !! خبردار جو تم نے اک لفظ اپنے منہ سے نکالا !!آریان کی بات پر مریم کے قدم بے ساختہ پیچھے ہوئے تھے

آئندہ تُم مجھے اتنی ارام اور سکون سے نظر آگئی تو پھر کہنا !! اور آئندہ کے بعد اس بیڈ پر نظر نہ آؤ تم مجھے آرہی ہے سمجھ ؟؟ وہ دبی دبی آواز میں دھاڑا !!

جب کے اُس کی بات پر مریم نے روتے ہوئے فورا اسباب میں سر ہلایا تھا

جاؤ یہاں سے !! آریان نفرت سے اُسے دیکھتا بولا اُسے کوفت ہورہی تھی اُس لڑکی کی موجودگی سے بھی کیونکہ وہ نفرت کرتا تھا اُس سے

ک۔کہا جاؤں! مریم روتے ہوئے بولی

بھاڑ میں !! اُس کی بات پر آریان جو گھڑی ٹیبل پر رکھ رہا تھا اب واپس مڑتا چیخ کر بولا

مریم نے پھر سے اپنی چیخ لبوں پر ہاتھ رکھ دبای تھی

مریم فوراً سے اگے بڑھتی کمرے سے نکلنے لگی جب آریان کی آواز پر اُس کے قدم رکے

کس نے کہا تمہیں کمرے سے جانے کیلئے ؟؟؟ آریان کا لہجہ مزید سرد تھا

ا۔آپ نے ک۔کہا جاؤ یہاں سے !! مریم ٹوٹے لفظوں میں بولی

میں نے کمرے سے جانے کا نہیں کہا اپنے پاس سے فضول کام مت کیا کرو جو میں کہو صرف وہی سنا کرو ورنہ ابھی کے ابھی گولیاں تمہارے اندر اُتار کر تمہارا کام ہی ختم کردونگا؛! آریان غصے گرجا مریم نے خوف سے آریان کو دیکھا تھا

سامنے صوفہ دکھ رہا ہے ؟؟ یا اندھی ہو؟؟ اُدھر جاؤ تُم اس کمرے میں صرف میری ماں کی وجہ سے ہو اور صرف تب تک ہو جب تک تمہاری یہ دوگلی اور جھوٹی بیماری ختم نہیں ہوجاتی جلدی اپنے یہ ناٹک ختم کرو اور میرے کمرے سے دفا ہوجاو میں تمہارا چہرہ بھی نہیں

دیکھنا چاہتا !! آریان اُسے دیکھ اپنے لفظوں پر زور دیتا بولا اُس کے لہجے میں وحشت تھی جو مریم کی جان نکال رہی تھی !!

م۔میں ن۔نے جھوٹ۔نہیں بولا م

مجھے بخار ہے سچ میں !! وہ ہمت کرتے چھوٹے چھوٹے قدم لیتی آگے آئی

میں نے کہا نا بکواس مت کرنا میرے سامنے ؟؟اُس کے جواب پر آریان اُسے دیکھ گویا ہوا !!

جب مریم کی زبان کو بریک لگی !! آریان اُس سے نظریں پھیرتا اب چینجینگ روم سے اپنے کپڑے لیے شاور لینے کے گرز سے باتھ روم میں بند ہوا تھا اُس کے جاتے ہی مریم اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے شدت سے رونے لگی

اُس کا وجود پھر سے خوف کی وجہ سے کانپ رہا تھا اک تو بخار اوپر سے آریان کا قہر کا شروع ہوجانا جس کی اج پہلی بار بس شروعات تھی اج سے آریان کا برسنا اُس پر شروع ہوا تھا

اج سے مریم کو ہر تکلیف کا سامنا کرنا تھا !! اُس کا صبر اج سے شروع ہوا تھا !!

مریم اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ اپنے رونے کی آواز دبانے کی کوشش کر رہی تھی شاور کی اواز اندر سے اتی بند ہوتے دیکھ وہ تیزی سے صوفے پر بڑھتی سمٹ کر بیٹھ چکی تھی !!

اُس میں مزید ہمت نہیں تھی آریان کا سامنا کرنے کی !! جس طرف صوفا تھا اُس طرف اندھیرا تھا آریان مریم کو نہیں دیکھ سکتا تھا البتہ مریم اُسے ہلکی روشنی میں ضرور دیکھ سکتی تھی

اگر صوفے کی جانب کی لائیٹ کھلتی تو پورا کمرہ روشن ہوجانا تھا !!

آریان بنا شرٹ کے بلیک پینٹ میں باہر ایا تھا جس سے اُس کے کسرتی بازو سے بہتا وہ پانی اک منظر پیش کر رہا تھا سیکس پیک والا لمبا چوڑا سفید سینا !! کسرتی بازو جن پر سبز رگے نمایاں ہوتی مزید پرکشش اُسے دکھا رہی تھی !!

مریم تو آریان کو بنا شرٹ کے دیکھتی نظریں پھیر گئی تھی !!

وہ بری طرح خوف کی وجہ سے اپنے انسوں پیتی اپنے لبوں کو دانتوں کے بیچ کچل رہی تھی !!

آریان اپنے بال سکھاتا اب بیڈ پر پڑی اپنی شرٹ اٹھا کر پہنتا اے سی کا ریموٹ لیے دونوں کمرے کے اے سی کھولتا !! بیڈ پر اوندھے منہ گرتا کمرے کی لائٹ بند کرچکا تھا

اب کمرے میں پوری طرح اندھیرا ہو گیا تھا جبکہ دونوں اے سے چلنے کی وجہ سے چند ہی منٹوں میں کمرہ برف کی مانند ٹھنڈا ہو چکا تھا

مریم جسے بخار کی وجہ سے پہلے سردی لگ رہی تھی اچانک سے کمرے میں اتنی سردی ہوتے دیکھ اُس نے اپنی شوال پر پکڑ مضبوط کی تھی صوفے کے پاس ہی پتلا سا کمبل رکھا تھا جسے مریم نے جلدی سے خود پڑھ لیا لیکن وہ کمبل اس قہر برساتی سردی سے بچنے کے لیے یقینا ناکافی تھا!!

اُسے بری طرح سردی کا احساس ہورہا تھا !! اک تو بخار کی شدت اوپر سے آریان نے دونوں کمرے کے اے سی چلائے ہوئے تھے جس کی وجہ سے مریم اب بری طرح کانپ رہی تھی اک تو وہ اتنی نازک سی اوپر سے یہ قہر برساتی سردی !!

بے بسی سے اُس کی آنکھوں سے انسوں بہنا شروع ہوچکے تھے!!

اور پھر کچھ ہی لمہوں میں وہ قہر برساتی سردی اُسے سسکیاں بھرنے پر مجبور کرچکی تھی وہ چند لمہوں میں ہچکیوں سے رو رہی تھی !!

آریان جس کی ابھی آنکھ لگی تھی اپنے خاموشی پسند کمرے میں نازک سی سسکیاں محسوس کرتے اُس نے اپنی پرکشش غزالی آنکھیں کھولی تھی !!

آریان کو سمجھنے میں لمحہ نا لگا کے مریم رو رہی ہے !!

آریان نے بے زاری سے واپس اپنا سر تکیے پر گرایا کچھ دیر مزید اُس کی سسکیاں سنتے جب اُس کا ضبط ختم ہوا تو بول پڑا!!

سنو لڑکی اپنی یہ ڈرامے بازیاں میرے کمرے سے باہر جاکر کرو اب اگر تمہارے رونے کی آواز تھوڑی سی بھی مجھے ائی تو کمرے سے باہر نکال دونگا پھر گزارنا وقت سردی میں !!آریان سرد لہجے میں آنکھیں مندے ہی بولا

جب کے آریان کی سرد آواز سنتے مریم نے فوراً اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ اپنی سسکیاں روکنے کی کوشش کی تھی !!

لیکن ناکام اُسے بہت سردی لگ رہی تھی !!

م۔مجھے س۔سردی لگ رہی ہے !! مریم روتے ہوئے بولی

تو میں کیا کروں ؟؟؟آریان آنکھیں بند کئے ہی سفاکی سے بولا

جب کے مریم نے آنکھوں میں انسوں لیے اندھیرے میں نانظر انے والے آریان کی جانب دیکھا تھا کوئی اتنا سفاک کیسے ہوسکتا تھا !!

مریم فوراً اٹھتی تیزی سے باتھ روم میں داخل ہوئی تھی دروازہ بند کرتے اُس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا !!

کمرے کی طرح باتھ روم بھی اُس لہذ سے بے حد بڑا تھا !!

باتھ ٹب بیسن حد تک شیشے کے کونے بھی سیاہ اور سفید رنگ پر مشتمل تھے وہ باتھ روم سے زدہ کمرہ معلوم ہورہا تھا کیونکہ وہ کافی بڑا تھا !!

کمرے کی طرح خوبصورتی سے باتھ روم بھی سیٹ ہوا تھا دیکھنے والا آنکھیں بند کرکے بھی بتا سکتا تھا کے اس کمرے میں رہنے والا دولت سے مالا مال ہے

مریم نے روتے ہوئے پورے باتھ روم میں نظریں دوڑائی پھر دائے جانب لگے بڑے سے شیشے میں خود کو دیکھنے لگی !!

ابھی دو دن بھی اُس کے نکاح کو نہیں ہوئے تھے اور اس کا رو رو کر برا حال ہوچکا تھا باتھ روم میں آکر اُسے سکون ملا تھا کیونکہ کم سے کم یہاں اے سی تو نہیں تھا !!

مریم نے بغور اپنا چہرا دیکھا اُس کی چھوٹی سی ناک بےحد سرخ تھی نیلی آنکھوں میں موٹے موٹے انسوں کے ساتھ لال ڈورے بھی موجود تھے جب کے چھوٹا سا چہرہ سرخ ہورہا تھا !!

جسم بے حد ٹھنڈا پڑھ رہا تھا !! کپکپاہٹ اب بھی جاری تھی!!

کچھ ہی دیر میں اُس کا حال برا ہوچکا تھا !!

وہ پھر سے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے بری طرح رونے لگی !! اُسے یہ سب ابھی سے تکلیف دے رہا تھا تو آگے کیا ہونا تھا ؟

دس منٹ مزید مسلسل رونے کی بعد

مریم نے ہاتھ بڑھا کر گزر آن کیا پھر گرم پانی اپنی ننھے ہاتھوں میں بھر کر اُس نے چہرے پر مارا تھا !!

اک سکون کی لہر اُس کے وجود میں سرایت کر رہی تھی !!

مریم نے لگاتار اپنے چہرے پر پانی مار کر خود کو ریلیکس کیا !!

اُس کی روتے روتے بن جانے والی ہچکیاں اب بھی جاری تھی مریم کو یاد تھا وہ اپنی پوری زندگی میں کبھی ایسے نہیں روئی تھی !!

لیکن ابھی تو صرف آغاز تھا ابھی تو صرف اُس کا اور آریان کا سامنا اک بار ہوا تھا ابھی تو سب شروع ہوا تھا اتنی جلدی سب ٹھک ہو بھی سکتا تھا یہ ممکن نہیں تھا اور آریان کے سخت دل کو کوئی پگھلا سکے یہ نا ممکن تھا !!

کافی دیر خود کو ریلیکس کرنے کے بعد مریم اب دھیرے سے ہاتھ بڑھا کے دروازہ کھولتی کمرے میں داخل ہوئی!!

کمرے میں داخل ہوتے ہی دوبارہ سردی نے مریم پر حملا کیا تھا !!!

وہ پھر سے اپنی مٹھیوں میں اپنی پہنی گھٹنوں سے اوپر تک اتی کرتی لے چکی تھی !!

وہ کرتی اُس کے گھٹنوں سے بھی تھوڑی اوپر آرہی تھی اک تو وہ تھی سترہ سال کی اوپر سے اُس کا قد بھی زدہ بڑا نہیں تھا تو اُس پر ایسے ہی کپڑے اچھے لگتے تھے جن کی یہاں پابندی ہوا کرتی تھی

مریم واپس لزرتے ہوئے صوفے پر بیٹھی!!

لمحے میں پھر سے وہ کانپ رہی تھی !!

اُسے بہت سردی لگ رہی تھی !!

مریم بمشکل لزرتّے وجود کے ساتھ صوفے پر لیٹی!!

پھر پاس رکھا وہ ہلکا سا کمفرٹر اٹھا کر خود پر لیا لیکن وہ اس جان لیوا سردی سے بچنے کیلیئے ناکافی تھا !!

مریم نے کمفرٹر اپنے ننھے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائے طاقت سے تھاما !!

لیکن سردی پر کوئی تصورات نا پڑے!! دونوں اے سی پورے زورو شور سے چلتے کمرے کو برف بنا کر رکھے ہوئے تھے !!

صبح کا آغاز ہوا تھا اس وقت قریب نو بج رہے تھے جب زریام ضوریز شاہ کی حویلی جانب بڑھا !!

اس وقت مکمل خاموشی تھی جس کا مطلب صاف تھا سب اس وقت سو رہے ہیں !!

زریام نے گاڑی بیک سائڈ پر کھڑی کی !! جہاں کوئی موجود نہیں تھا !!

وہ تیزی سے گاڑی سے نکلتا بیک سائڈ سے ضوریز شاہ کی حویلی موجود بیسمینٹ میں بڑھا تھا !!

جہاں مکمل اندھیرا تھا زریام نے اپنے موبائل کی ٹارچ جلائی تھی !!

وہ تیزی سے بیسمنٹ میں داخل ہوا جہاں پہلے ایزل کھڑی ٹارچ ہاتھوں میں تھامے کھڑی تھی !!

ایزل !! زریام نے اُسے پکارا تھا جب ایزل نے جھٹ سے پیچھے دیکھا

زریام!! اُس نے بھرائی آواز میں پکارا

کیسی ہو تُم؟؟ ٹھک ہو اب طبیعت کیسی ہے تمہاری ؟؟؟

زریام پریشانی سے اُس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ گویا ہوا !!

م۔میں ٹھک ہُوں زریام !! وہ روتے ہوئے بولی

تُم رو کیوں رہی ہو !! زریام پریشانی سے بولا

وہی جو سب پر سو رات ہوا !! وہ اپنے انسوں صاف کرتی بولی

جب بابا نے کہا کے تمہارا اور لالا کا نکاح ہو گا مجھے لگا تھا کہ میرے جسم سے کسی نے جان نکال لی ہو!! یک دم زریام اذیت سے بولا

جب بابا نے کہا کے میرا نکاح آریان لالا سے ہو گا تو میرا بھی حال کچھ الگ نہیں تھا زریام!! ایزل بھی بھرائی آواز میں بولی

ایزل میں سوچ سوچ کر پاگل ہورہا ہُوں اگر تمھارا نکاح ہوجاتا میں تو جیتے جی مرجاتا!! اپنی محبت کو اپنی آنکھوں کے سامنے کسی اور کا ہوتے دیکھنا اسان نہیں ہوتا !!

اور سب سے بڑی بات شادی کے بعد تُم شاہ حویلی اتی اپنی نظروں کے سامنے میں تمہیں کیسے۔۔۔۔اس سے آگے زریام سے بولا نا گیا

بس یہی سوچ سوچ کر اتنا اسٹریس ہوا کے بے ہوش ہوگئی میں !! ایزل گہرا سانس بھرے بولی

کیونکہ قسمت کی لکیروں میں بھی یہی لکھا ہے کے ایزل شاہ صرف زریام شاہ کی ہے !!

زریام اُسے دیکھ مسکرا کر بولا

مسکراتے ہوئے اُس کا حسین چہرہ مزید خوبصورت لگتا ایزل کا دل بری طرح دھڑکا گیا تھا !!

لیکن مریم !! زریام مریم کیسی ہے ؟؟ وہ بہت چھوٹی ہے آریان لالا اُسے تکلیف تو نہیں دینگے نا !! یک دم اُس کی آنکھوں میں پھر سے انسوں انا شروع ہوئے تھے

ایزل لالا کے غصے سے سب واقف ہے جب تک احمد نہیں مل جاتا یا پھر لالا کا دل نہیں پگھلتا تب تک مریم پر ہر روز قیامت ٹوٹے گی لالا کی نظر میں مجرم کی کوئی معافی نہیں اور اُن کی نظر میں فلوقط مریم مجرم ہے جو ازبک کے قاتل کے بدلے ونی ہوئی ہے !!

زریام نے نرمی سے اُسے آگاہ کیا

لیکن زریام وہ بہت چھوٹی ہے اُس سے یہ سب برداشت نہیں ہو گا میں جانتی ہوں نہ آپ پلز کچھ کریں ! اُسے اس تکلیف سے بچائے !! ایزل اُس کا ہاتھ تھامے منت بھرے انداز میں بولی

میں پوری کوشش کرونگا لیکن ایزل تُم اچھے سے جانتی ہو یہ ممکن نہیں !! زریام اپنی پرکشش سیاہ آنکھیں ایزل کی براؤن آنکھوں میں گاڑے بولا

اُس کی بات پر ایزل کی آنکھوں میں مزید انسوں انا شروع ہوئے تھے

تمہارے انسوں مجھے تکلیف دے رہے ہیں ایزل شاہ !! زریام بے بسی سے بولتا اُس کے انسوں صاف کرنے لگا

زریام کیا ہم دونوں کبھی اک ہونگے ؟؟ دونوں خاندانوں کے بیچ نفرت کی وہ دیوار کھڑی ہوچکی ہے جو شاید کبھی نہیں ٹوٹ سکے گی !! اس میں اگر کسی کو ہم دونوں نے بارے میں پتہ چلا تو بہت مسئلہ بنے گا !! ایزل پریشانی سے بولی

میں بھی یہی سوچ رہا ہوں !! ہم دونوں کی حویلیوں میں پیار کرنا بھی شادی سے پہلے گناہ سمجھا جاتا ہے لیکن پیار تو کبھی بھی ہوجاتا ہے نہ اس پر ہمارا اختیار نہیں ہوتا !! زریام بھی گہرا سانس بھرے بولا

وہی تو !! ارحاب لالا اور بابا کو پتہ چلا تو بہت مسئلہ کھڑا ہوگا اور آپ کی حویلی میں آریان لالا یا ادا کو پتہ چلا تو آپ کیلئے بھی مشکل کھڑی ہونگی !! ایزل کے چہرے پر اب صرف پریشانی تھی

پہلے بہت آسان لگ رہا تھا ایزل میں نے سوچا تھا میں لالا کو ہمارے بارے میں بتا دونگا!! کیونکہ بس لالا کو راضی کرنا ہے لالا نے اگر اجازت دے دی یعنی وہ راضی ہوگئے تو سمجھے سب راضی ہے !!

لیکن اب جو بھی ہوا اُس سے لالا ماموں سائی کی حویلی میں رہنے والے تمام لوگوں سے کنارہ کرچکے ہیں اُنہیں نفرت ہوگئی ہے اب کچھ بھی پہلے جیسا نہیں ہے ! زریام ڈھینے والے انداز میں کرسی پر بیٹھا !!

اب کیا ہوگا زریام ؟؟ ہم کبھی اک نہیں ہوسکے گے کیا؟؟ ایزل بھرائی آواز میں بولی

ہم ضرور اک ہونگے ایزل !! زریام شاہ اتنا بھی کمزور نہیں کے اپنی پہلی محبت کو یو ادبی سے چھوڑ دے !!

لیکن مجھے وقت دو میں اپنے لالا کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا اک بار احمد مل جائے اُس کے بعد کافی چیزیں سنبھلنے میں آجائینگی !!

اس سے پہلے لالا کا غصّہ کم نہیں ہوگا !! زریام نے سمجھانے والے انداز میں بتایا جب کے ایزل فوراً اسباب میں سر ہلا گئی !!

تُم اپنا بہت سارا خیال رکھنا ایزل !! یہ فون رکھو میں تمہیں اس پر کول کرونگا !! مریم کا بھی بتا دونگا جیسا بھی ہوگا !! زریام بوجھل لہجے میں اُسے فون تھماتے ہوئے بولا

لیکن اگر امی نے دیکھ لیا تو !! ایزل زریام کو دیکھ بولی

تُم چھپا کر رکھنا !! اب یہ رکھو مجھے ڈیرے پر جانا ہے !! میں تمہیں کول کرونگا !! زریام کہتا کھڑا ہوا !!

ایزل نے بھی ہچکچاتے ہوئے فون تھاما جب زریام مسکرا کر اسے دیکھتا وہاں سے نکلتا چلا گیا پیچھے ایزل بھی ادھر ادھر دیکھتی جلدی سے بیسمنٹ سے نکلتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی لیکن بیسمنٹ سے نکلتے ہی اسے سامنے ارحاب نظر ایا جو فون پر مصروف ادھر سے ہی گزر رہا تھا !!

سامنے ارحاب کو دیکھ ایزل کی روح فنا ہوئی تھی ایزل نے تیزی سے دوبارہ پیچھے جانے کے لیے قدم اٹھائے لیکن ارحاب بھی نظریں اٹھائے اسے دیکھ چکا تھا ایزل کو بیسمنٹ کے پاس دیکھ ارحاب نے بے یقینی اور حیرت سے اسے دیکھا کیونکہ یہاں پر کوئی نہیں اتا جاتا تھا بس کبھی کبھی ارحاب اور دو تین ملازم ایا جایا کرتے تھے ملازم بھی محض صفائی کے لیے !!

ایزل ؟؟؟؟ ارحاب نے نا سمجھی سے اُسے پکارا وہ صبح صبح اِدھر کیا کر رہی تھی

ج۔جی ل۔لالا !! ایزل نے حلق تر کیا اُس کی حالت لمحے میں خراب ہونے لگی تھی پیشانی پر ننّھی ننّھی بندے نمودار ہورہی تھی !

یہاں کیا کر رہی ہو آپ؟؟ ارحاب اُسے دیکھ بولا

و۔وہ ل۔لالا میں !! ایزل کو سمجھ نہ ایا وہ کیا بولیں اُس کا دل ڈر سے بری طرح دھڑک رہا تھا

بولو بیٹا؟؟؟ ارحاب اُس کے قریب اتا بولا

لالا وہ میں دیکھنے ائی تھی یہاں!! ایزل بمشکل مسکرا کر بولی

کیا دیکھنے ائی تھی؟؟ ارحاب سوالیہ نظروں سے بولا

و۔وہ لالا میں عائشہ گل (ملازمہ) کو دیکھنے ائی تھی

عائشہ گل یہاں کیا کر رہی تھی ؟؟ ارحاب کو اُس کے جواب کچھ سمجھ نہیں آرہے تھے!!

ل۔لالا وہ تھی نہیں حویلی میں تو میں نے سوچا یہاں دیکھ لوں !! دراصل مجھے بھوک لگی تھی تو بس اُسے دیکھ رہی تھی !!

ایزل نارمل لہجہ رکھنے کی کوشش کر رہی تھی

ٹھک ہے گڑیا لیکن یہاں مت ایا کریں آپ پتہ ہے نہ یہاں سے باہر کا راستہ نکلتا ہے اور یہاں کوئی نہیں اتا !! ارحاب نے نرمی سے اُسے سمجھایا

جی لالا !! ایزل نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

چلو جاؤ شاباش !! ارحاب نے بغور اُس کا گھبرایا ہوا چہرہ دیکھا تھا پھر چہرہ جھٹکتا وہ اگے کی جانب نکلتا چلا گیا!!

پیچھے ایزل شکر کا کلمہ پڑھتی تیزی سے اپنے کمرے کی اور بھاگی تھی !!!

شہرام !! شہرام اس وقت لون میں بیٹھا تھا جب حورین اُس کے پاس ائی !!

شہرام جو موبائل میں مصروف کسی سے چیٹنگ کرتا مسکرا رہا تھا اب اُسے دیکھتے جھٹکے سے فون رکھ چکا تھا !!

ہاں ؟؟شہرام نے گردن گھمائیں اُسے دیکھا تھا

کیسے ہیں آپ ؟ حورین سامنے کرسی پر بیٹھتی کافی کا کپ اُس کے سامنے رکھتی بولی

میں ٹھک ہُوں آپ بتائے !! شہرام اُسے دیکھ دھیما سا مسکرا کر بولا

الحمدللہ میں بھی ٹھک اتنی صبح صبح یہاں ؟؟ حورین مسکرائی تھی

ہاں بس ایسے ہی موسم اچھا ہے سردیوں کا آغاز ہے تو بس!! شہرام اُسے دیکھ بولا

اوہ اچھا ! یہ لیں کافی!! حورین نے کپ اُس کی جانب بڑھتا

آپ کو یاد ہے ابھی بھی کے میں کافی پیتا ہُوں !! شہرام نے مسکرا کر کپ اٹھایا تھا !!

کیسے بھول سکتی ہُوں!! حورین نظریں جھکائے بولی

کیا مطلب ؟؟؟ شہرام نا سمجھی سے بولا

کچھ نہیں !! حورین جواباً بولی جب شہرام کا فون بجا

حورین نے بھی فون کی طرف دیکھا تھا !!جب کے شہرام جلد ہی فون بند کرتا الٹا کرچکا تھا !!

شہرام نے یہ کام بہت تیزی سے کیا تھا حورین نے الجھ کر اُسے دیکھا پھر وہم سمجھتی سر جھٹک گئی

اور بتائے ک۔۔۔ابھی حورین کچھ کہتی کے پھر فون بجا

شہرام نے فون اٹھا کر پھر کاٹا !

جی کیا کہے رہی تھی آپ؟؟شہرام اُس کی جانب متوجہ ہوا

آپ کول اٹھا لیں پہلے کوئی بات نہیں !! حورین نے موبائل کی جانب اشارہ کیا

ورونگ نمبر سے ہیں آپ چھوڑیں بتائے آپ کیا کہے رہی تھی !!! گویا شہرام اُس بات کو ختم کرنا چہا رہا ہو

جی میں کہے رہی تھی۔۔۔ابھی حورین نے اتنا بولا تھا کے پھر فون بجا

کون ہے یہ جو آپکو بار بار فون کر رہا ہے رونگ نمبر بلوک کیوں نہیں کردیتے آپ؟؟ حورین اُسے دیکھ بولی

آپ کو مجھے بتانے کی ضرورت نہیں کے مجھے کسے بلاک کرنا ہے اور کسے نہیں !! شہرام بھی سنجیدگی سے اُسے دیکھ بولا

م۔میرا وہ مطلب نہیں تھا آپ ناراض مت ہو میرا مطلب تھا بار بار کولذ آرہی ہے تو !! اُس کے ناراض ہونے پر حورین فوراً بولی

اٹس اوکے کوئی بات نہیں میں نے سائلینٹ پر لگادیا موبائل !! شہرام موبائل سائلینٹ پر لگا کر رکھتا بولا

لیکن وہ میسیج کی آواز پر ہینگ ہوتا موبائل حورین دیکھ سکتی تھی بار بار کسی کے لگاتار شہرام شاہ کو میسیج آرہے تھے !!

حورین نظرانداز کرتی اب شہرام سے بات کرنے لگی شہرام زدہ دلچسپی سے اُس سے بات نہیں کر رہا تھا !!

حورین نے یہ چیز بغور محسوس کی تھی !!!

آریان کی آنکھیں کھلی تھی آریان نے کروٹ لیتے ہاتھ بڑھا کر سائڈ ٹیبل سے اپنا فون اٹھایا اُسے کھولتے آریان نے وقت دیکھا تھا

صبح کے ساڑے نو بج رہے تھے !!

آریان گہرا سانس بھرے اٹھ کر بیٹھا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگانے کے بعد آریان موبائل میں مصروف ہوچکا تھا اُسے اتنا بھی اندازہ نہیں تھا کے اُس کے کمرے میں اُس کے علاوہ بھی کوئی اور ہے شاید وہ بھول چکا تھا !!

کچھ دیر موبائل میں مصروف رہنے کے بعد آریان نے کمرے کی لائیٹ کھولی تھی سامنے ہی مریم صوفے پر لیٹی تھی !!

اُس کی آنکھیں بند تھی وجود اب بھی لزر رہا تھا وہ سردی کی وجہ سے شاید برف کی مانند ٹھنڈی تھی !!

آریان نے بے زاریت سے بھری نظر اُس پر مارتے قدم چینجنگ روم کی جانب بڑھائے تھے!!

اگلے کچھ ہی منٹ میں وہ کپڑے لیے باہر ایا پھر شاور لینے کے گرز سے آریان باتھ روم میں بند ہو چکا تھا !!

پیچھے مریم ہنوز ایسے ہی لیٹی تھی سردی نے اُس کی جان نکالنے کی

گویا قسم کھا رکھی تھی !!

دس منٹ بعد آریان باتھ روم سے باہر ایا تھا !!

اپنے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتے آریان نے قدم شیشے کی جانب بڑھائے !!

اپنے بالوں کو سکھاتے اُس نے شیشے سے اک قہر برساتی نظر مریم پر ماری تھی

اتنا سکون سے کیسے سو سکتی ہو تُم!! آریان دل میں اُس سے مخاطب ہوا تھا پھر تیزی سے بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا اُس کی جانب ایا ؛؛

صبح ہوگئی ہے ماہرانی صاحبہ اٹھنے کی توفیق کرلیں ذرا !! آریان تیز آواز میں طنز بھرے لہجے میں بولا جب مریم نے اپنی سرخ آنکھیں دھیرے دھیرے کھولی سامنے آریان کو اپنے سر کھڑا دیکھ وہ جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی درد کی لہریں اب اُس کے پورے وجود میں دوڑ رہی تھی !!

اُسے کانپتا دیکھ آریان نے ایبرو اٹھای!!

لیکن خاموش رہا !!

میں نے کہا صبح ہوگئی ہے !! اُسے ہنوز بیٹھے دیکھ آریان دانت پیستا بولا

جب مریم فوراً کھڑی ہوئی اُس میں بلکل ہمت نہیں تھی کے وہ کھڑی بھی ہوسکے وہ کھڑی ہوئی تھی لیکن پھر لڑکھڑاتی ہوئی واپس زمین بوس ہوتی کے آریان اُس کی کلائی اپنے مضبوط ہاتھ میں تھام چکا تھا مریم کو اپنے پیروں کے نام کی بھی جان محسوس نہیں ہورہی تھی !

اُس کے ہاتھ بھی بے حد ٹھنڈے تھے لیکن آریان نے زور نہیں لیا

جان نہیں ہے کیا پیروں میں !! آریان غصے سے بولا

مریم بمشکل دوبارہ کھڑی ہوئی !!

اُس کے منہ سے اک لفظ نہیں نکل رہا تھا اُس سے بولا نہیں جارہا تھا!!

ابھی مزید بات ہوتی کے کمرے کا دروازہ بجا

اجاے !! آریان مریم سے دور ہوتا واپس ڈریسنگ کی جانب جاتا بولا

جب امیرا بیگم کمرے میں داخل ہوئی !!

اسلام علیکم!! آریان نے اُنہیں دیکھ سلام کیا جب انہوں نے مسکرا کر جواب دیا

امی آپ اتنی صبح صبح !! آریان اُنہیں دیکھ نا سمجھی سے بولا کیونکہ وہ کبھی بھی اتنا صبح صبح نہیں اتی تھی !

ہاں بھئی اپنی بیٹی کو دیکھنے ائی ہُوں!! وہ مسکرا کر کہتی نظروں کا مرکز مریم پر مرکوز کر گئی !!

جو صوفے پر بے سود بیٹھی تھی اُس کی نظریں مسلسل اک جگہ ٹکی تھی !!

اُس کو کپکپاتے ہوئے دیکھ امیرا بیگم تیزی سے اُس کی جانب بڑھی

جب کے امیرا بیگم کو مریم کے پاس جاتا دیکھ آریان گہرا سانس بھرے نفی میں سر ہلاتا ریڈی ہونے لگا اُسے کام سے جانا تھا اس وقت !!

مریم کیا ہوا میری بچی !! امیرا بیگم پریشانی سے بولی

جب کے مریم نے کوئی جواب نہیں دیا !!

انہوں نے مریم کا ہاتھ تھاما ہاتھ حد سے زدہ ٹھنڈے دیکھ امیرا بیگم نے تیزی سے اُس کی پیشانی چیک کی وہی پیشانی بے حد گرم تھی !!

امیرا بیگم نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ دور کیا مریم کی پیشانی جلنے کی مانند گرم تھی چہرہ بے حد سرخ ہورہا تھا

آریان مریم کو بہت تیز بخار چڑھ گیا ہے !! وہ پریشانی سے آریان کو دیکھ بولی جو ریڈی ہورہا تھا

امی میں نے تھوڑی دیا ہے اُسے بخار !! اک نظر شیشے میں اُنہیں دیکھ آریان مصروف انداز میں بولا

آپ نے نہیں دیا لیکن یہ آپ کے دونوں چلتے اے سی نے دیا ہے کمرہ دیکھو برف بنا ہوا ہے آریان !! امیرا بیگم پریشانی سے بولی

امی آپ اچھے سے جانتی ہے میں ہمیشہ ایسے ہی رہتا ہوں! میرا کمرہ ہے مجھے کوئی مسئلہ نہیں اب اک غیر لڑکی کیلئے میں کم سے کم اپنی عادت نہیں چھوڑ سکتا !! آریان کا لہجہ عام تھا

وہ کوئی غیر نہیں آپ کی بیوی ہے !! امیرا بیگم غصے سے بولی

امی وہ اس گھر میں محض ونی میں ائی لڑکی ہے آپ کیوں نہیں سمجھ لیتی !؟؟ اُس کیلئے اپنی بیوی ہونے کا لفظ سن آریان کا دماغ پھر سے خراب ہوا تھا

آریان ابھی یہ وقت نہیں ان باتوں کا اُسے بخار ہورہا ہے جلدی سے پانی اور پٹیاں لے کر آؤ !! امیرا بیگم غصے سے بولی جب کے اُن کی بات پر آریان نے حیرت سے اُنہیں دیکھا یعنی آریان شاہ جو جھک کر اپنے جوتے نہیں پہنتا تھا جو چائے کا کپ اٹھا کر ادھر سے اُدھر نہیں رکھتا تھا وہ اپنی نظر میں اک غیر لڑکی کی خاطر داری کرتا؟؟ آریان نے یہ چیزیں لمحے میں سوچی تھی

آریان جلدی دو بیٹا وہ سیرپ بھی دو !! آریان کو ہنوز کھڑے دیکھ انہوں نے دوبارہ کہا

آریان میں کچھ کہے رہی ہوں وہ رکھی سامنے پٹیاں اور پانی ساتھ ہی سیرپ بھی رکھا ہوا بس مجھے اٹھا دو !! انہوں نے پھر کہا جب آریان گہرا سانس بھرے غصے سے قہر برساتی نظر مریم کے معصوم چہرے پر مارتا سیرپ وغیرہ اٹھا کر امیرا بیگم کی جانب بڑھا تھا !!

اور خود کو یہ اک ونی میں ائی لڑکی کیلئے کرتے دیکھ آریان کی انا کو ٹھیس پہنچی تھی !!

حالانکہ یہ کوئی اتنا بڑا کام نہیں تھا لیکن آریان کیلئے یہ بھی ناقابلِ قبول تھا اُس کی ماں نا ہوتی تو آریان اپنا ضبط کھو دیتا ؟!

اور یہ مریم صوفے پر کیوں ہے ؟ یہ کمفرٹر کیا مطلب وہ پوری رات یہاں سوئی ہے ؟؟ امیرا بیگم سختی سے آریان کے حسین چہرے کو دیکھ بولی جو ڈریسنگ سے اپنی گھڑی اٹھا کر پہن رہا تھا

رات سے نہیں صبح جب ایا تھا صرف تب سے اور ویسے بھی امی صوفے پر سوئی ہے زمین پر نہیں سوئی جو اتنی نازکی دکھا رہی یہ !! آریان غصے سے بولا

آریان میں نے بتایا تھا نہ اُسے بخار ہے ! ارام دا جگہ چاہیئے ہوتی ہے!! امیرا بیگم بھی غصے میں آچکی تھی ساتھ ساتھ وہ اپنی گود میں رکھے مریم کے چہرے پر پٹیاں رکھ رہی تھی !!

امی صوفے پر کون سے کانٹے لگے ہیں جو ان مہارانی کو چب کر بے ارام کر رہے ہونگے !! آریان اپنے غصے پر قابو پانے کی پوری کوشش کر رہا تھا ورنہ وہ مریم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا !!

آریان میں نے آپ کو بتایا تھا وہ چھوٹی ہے اُس سے یہ سب برداشت نہیں ہوتا اور خاص کر اُس کو بخار ہے اور اوپر سے اس برف بنے کمرے میں اس پتلے سے کمفرٹر میں کیسے گزاریں ہونگے اُس نے یہ چند گھنٹے !!

کم سے کم بیڈ پر ہوتی تو ارام دا کمفرٹر تو ہوتا !! امیرا بیگم آریان کا سرخ چہرہ دیکھ بولی

میری سمجھ نہیں آرہا کیا گھول کر پلایا ہے اس نے آپ کو !! آریان نفی میں سر ہلاتا بولا

کچھ نہیں گھول کر پلایا بس یہ ہوا ہے کے وہ معصوم بچی غلطی سے آپ کی ریاست اور دسترس میں آچکی ہے جو اُس کیلئے اک تکلیف دہ مراحل ہے !!

اُس کو اتنی تکلیف دینا آریان جتنی بعد میں خود برداشت کر سکو!!

امیرا بیگم مریم کا سر اپنے ہاتھوں سے نرمی سے دباتی آریان کو دیکھ سختی سے گویا ہوئی

میں اس کو اتنی تکلیف دونگا جس کی یہ حقدار ہے اور یہ اس دنیا کی تمام تکلیفوں کی حقدار ہے رہی بات میری تکلیف کی تو مجھے تکلیف سے ڈر نہیں لگتا میں اس کی طرح نازک نہیں ہوں جو بات بات پر یوں مرنے والا ہوجاؤں!! آریان سفاکی سے بولا

میں جسمانی تکلیف کی بات نہیں کر رہی آریان جانتی ہوں بہت طاقت اور ہمت کے مالک ہے آپ !میں دلی تکلیف کی بات کر رہی ہوں!!

اگر مریم سے آپ کو محبت ہوگئی !! تو یہ تکلیف آپ کو برداشت کرنی ہوگی !! امیرا بیگم اُسے دیکھ بولی

امی یہ کبھی ممکن نہیں ہوسکتا اک ونی میں ائی لڑکی سے میں یعنی آریان شاہ پیار کریں یہ میں ہونے نہیں دونگا !! آریان شاہ اپنے خون کے آخری قطرے تک اک ونی میں ائی لڑکی سے محض نفرت کرونگا!! آریان پختہ سخت لہجے میں بولا

دل پر کسی کا اختیار نہیں ہوتا آریان !! پیار وہ چیز ہے جو کسی کو بھی ہوجاتی ہے !! اس کو اتنی تکلیف دینا جتنی اُس کے دور جانے پر آپ خود برداشت کرسکو یہ نہ ہو جب آپ کو اس سے محبت ہو تو آپ اسے خود سے دور کرچکے ہو !!

وہ تکلیف ناقابلِ برداشت ہوگی آریان

امیرا بیگم مریم کے سر پر مسلسل کبھی پٹیاں رکھ رہی تھی تو کبھی سر دبا رہی تھی !!جب کے کمرے کے دونوں اے سی وہ بند کرتی مریم پر کمفرٹر اچھے سے ڈال چکی تھی!!

جو کافی حد تک اُسے سکون دینے کا باعث بن رہے تھے جب کے مریم ابھی ہوش میں نہیں تھی وہ بار بار نیند کی گہرائیوں میں اُتر رہی تھی یقیناً بخار کی شدت سے !!

ایسا کبھی نہیں ہو گا امی !! آریان اُنہیں دیکھ بولا

ایسا ہو گا آریان !! امیرا بیگم کا لہجہ یقین دار تھا

دیکھ لیے گا !! میں کبھی اپنے بھائی کے قاتل کی بہن سے پیار تو کیا نرمی سے بھی پیش نہیں آسکتا !! کیونکہ میں اُس خون سے نفرت کرتا ہوں جو اُس کی رگو میں دوڑ رہا ہے ازبک کی موت میرے اندر اُس خون کیلئے نفرت پیدا کرکے گئی ہے جو میری آخری سانس تک میرے اندر رہیگی !! آریان ضبط سے کہتا بڑے بڑے ڈھنگ بھرتے کمرے سے نکلتا چلا گیا وہ یہاں مزید رک کر اپنا ضبط نہیں کھونا چاہتا تھا !!

مریم میری بچی !! امیرا بیگم نے نم آنکھوں سے مریم کو دیکھا !!

انہوں نے مریم کا چہرہ پوری طرح پانی سے تر کیا !!

جب مریم نے مندی مندی آنکھیں کھول کر اُنہیں دیکھا !!

کیسی ہے میری بچی اب ؟؟ انہوں نے پریشانی سے استفسار کیا

پ۔پھپھو جان!! مریم اتنا کہتی بمشکل اٹھتی اُن کے سینے سے لگی تھی اُن کے سینے سے لگتے ہی وہ زورو سے رونا شروع ہوئی تھی !!

اُسے بری طرح روتا دیکھ امیرا بیگم تڑپ کر اُسے اپنے سینے میں بھینچ گئی !!

مریم !! بس بس میری بچی کچھ نہیں ہوا !! انہوں نے مریم کو چپ کروانا چاہا لیکن اُس کا غم ہی ایسا تھا وہ مسلسل رو رہی تھی !!

امیرا بیگم نے اُسے کچھ دیر تو رونے دیا لیکن اُس کے رونے میں اضافہ دیکھ اُنہوں نے مریم کا چہرہ اپنے ہاتھ میں بھر کر انسوں صاف کیے !!

اُن کی خود کی آنکھیں بھی نم ہورہی رہی مریم کو دیکھ کر !!

انہوں نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر سیرپ اٹھاتے مریم کو پلایا اس سے پہلے بخار مزید اُسے چڑھتا !!

مریم آؤ بچے کھڑی ہو !! انہوں نے مریم کا ہاتھ تھامے اُسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن مریم سے اٹھا نہیں جارہا تھا!!

ن۔نہیں اٹھا جارہا پھپھو جان !! وہ سسکی بھرتی بولی اُس کا جسم ٹوٹ رہا تھا تکلیف اُس کی رگ رگ میں سرایت کر رہی تھی بخار کی شدت اُس معصوم جان کو توڑ کر رکھ گئی تھی

اُس کی حالت دیکھ امیرا بیگم کو اپنا آپ ڈوبتا محسوس ہورہا تھا !!

انہوں نے مریم کے بال جو بے ترتیب تھے اُنہیں ہاتھوں میں تھامے سمیٹ کر پونی بنائی !!

پھر مریم کا چھوٹا سا چہرہ اپنے ہاتھ میں تھاما !!

بھوک لگی ہے نا میری بیٹی کو؟؟ فریش ہوکر نیچے چلتے ہے !! امیرا بیگم اُسے دیکھ نرمی سے بولتی اُسے تھامے باتھ روم کی جانب بڑھی!!

مریم کا منہ دھلواتے انہوں نے ٹاول سے صاف کیا پھر کمرے میں اتے اُنہونے اُس کو اچھے سے شول سے ڈھاپا ساتھ ساتھ دم پڑھ کر پھونکّے!!

پھر وہ اُسے لیے کمرے سے نکلتی نیچے کی جانب بڑھی تھی !!

ساتھ میں ہی ملازمہ کو آریان کے کمرے کی صفائی کیلئے بھی بول چکی تھی!!

امیرا بیگم اور مریم نیچے آئے سامنے ہی ٹیبل پر ناشتا لگ رہا تھا !!

آریان اور سکندر شاہ اپس میں باتیں کر رہے تھے جب کے زریام اور شہرام وہی حورین اور انزل آپس میں لگے ہوئے تھے !!

سامنے امیرا بیگم کے ساتھ اتی مریم کو دیکھ وہاں موجود سب کے تصورات تنے تھے سوائے زریام کے اُس نے مریم۔کا چہرہ دیکھا تھا اُس نازک سی کلی کا چہرہ رونے کی وجہ سے سوجا ہونے کے ساتھ ساتھ سُرخ تھا !!

چہرے پر تھکن اور تکلیف کے آثار صاف واضح تھے اُسے دیکھتے ہی آریان فوراً نظریں پھیر چکا تھا جب کے سکندر شاہ بھی لمحے کی دیری کیے بنا اُس دیکھ نظریں پھیر چکے تھے

حورین نے مریم کو نفرت بھری نگاہ سے دیکھ واپس اپنا رخ انزل کی جانب کیا تھا حورین کو بےضاریت سے خود سے نظریں پھیرتے دیکھ مریم نے تکلیف سے آنکھیں بند کرکے کھولی اُسے کوئی نہیں دیکھ رہا تھا گویا اُس کی کوئی اہمیت نا ہو یہاں!!

اپنے انسوں پر ضبط پانے کی اُس نے کوشش کی تھی جب امیرا بیگم نے اُسے نرمی سے کرسی پر بٹھایا!!

انہوں نے بریڈ اور آملیٹ مریم کی جانب بڑھایا تھا لیکن مریم کا کچھ بھی کھانے کو دل نہیں کر رہا تھا طبیعت ناسازی میں کہاں دل کرتا ہے کچھ کھانے کا!!

نہیں پھپھو جان !! اُس نے انسوں پر ضبط پاتے بمشکل کہا حورین کی بے رخی اُسے سب سے زدہ تکلیف دے رہی تھی

اُس نے کم سے کم حورین سے یہ سب اُمید نہیں کی تھی !!

وہ اپنی اک بہترین دوست کھو رہی تھی اور یہ بات اک دن مریم سے زدہ حورین کو تکلیف دینی تھی ! جو اُس نے اپنی پھول جیسی دوست کو اس طرح بنا قصور کے اپنی نفرت کی راہ میں حائل کرلیا تھا

وہ اتنی نفرت کے قابل تھی کیا ؟؟ مریم کے ذہن میں یک دم یہ بات ائی تھی !!

نہیں !! اُس کے دل دماغ ہر چیز نے گواہی دی تھی وہ مومی گڑیا نفرت کے قابل نہیں تھی!!

مریم نے صبر کا گھونٹ پی کر جلدی سے پانی کا گلاس اپنے لبوں سے لگایا تھا اگر نا لگاتی تو انسوں پھر سے بہنے لگتے اُس نے ضبط کرنا نہیں سیکھا تھا اُسے رونا ارہا تھا لیکن وہ نہیں رو سکتی تھی!!

یہ ہے وہ ونی میں ائی لڑکی؟؟ انزل نے مریم کی جانب اشارہ کرتے کہا

ہاں!! حورین نے مختصر جواب دیا

تو یہ یہاں ہم سب کے بیچ بیٹھ کر ناشتا کیوں کر رہی ہے اس کو الگ ناشتا دینا چاہیئے اتنی شانو شوکت کی یہ حقدار نہیں ہے !! انزل حورین کو دیکھ بولی جب کے اُس کی آواز اتنی تھی کے مریم آسانی سے سن پارہی تھی انزل کی بات سن کر مریم نے ضبط سے اپنی آنکھیں میچی

وہی نا امی سائی پتہ نہیں کیوں اسے سر پر چڑھا رہی ہیں!!ونی میں ائی لڑکی ہے اور امی سائی ایسے اُس کا خیال رکھ رہی ہے گویا ہنسی خوشی شادی کرکے لائی ہو !!

حورین بھی حامی بھرتے ہوئے بولی

جب کے مریم نے چہرہ جھکائے اپنے انسوں صاف کرنے کی کوشش کی تھی یہ سب بہت جان لیوا تھا یہ سب مریم کی برداشت سے اتنی جلدی ہی باہر ہورہا تھا !!

انزل نے اک نظر مریم کو دیکھا پھر نفی میں سر جھٹکتی واپس حورین کی جانب کچھ کہنے کے گرز سے متوجہ ہوئی !!

جبکہ مریم اب اپنے ننھے ہاتھوں کی مٹھیا بنائیں اپنے انکھوں سے بہتے قیمتی انسو روکنے کی کوشش کر رہی تھی جو یقینا ناکام ٹھہرے تھے!!

لگتی تو چھوٹی سی ہے بہت بلکل بچی !!انزل حورین کو دیکھ بولی جو جوس کا سپ لے رہی تھی

چھوٹی ہی ہے ابھی اٹھارہ کی بھی نہیں ہوئی ستھرا کی ہے !! حورین نے جواباً دھیرے سے کہا کھانے کی ٹیبل پر کھانے کے دوران باتیں کرنا منع تھی اسلئے وہ دونوں ہلکے ہلکے باتیں کر رہی تھی لیکن پاس بیٹھی مریم اچھے سے سب کچھ سن پارہی تھی !!

ہمم معصوم بھی لگتی شکل سے تو کیسی ہے عادت میں ؟؟ انزل نے نیا سوال کیا

پتہ نہیں !! حورین سلگ کر بولی مطلب صاف تھا اُسے مریم کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنی تھی !!

اچھا اچھا ٹھک ہے غصّہ تو مت کرو !! اُس کے چہرے کے زاویے بھانپتے انزل نے نرمی سے کہا

اچھا ہ۔۔۔ابھی حورین کچھ کہنے لگی تھی جب زریام کی آواز ائی

حورین بچے ناشتا کرلو پہلے باتیں ہوتی رہینگی!! زریام اُسے دیکھ بولا

ج۔جی لالا!! حورین فوراً اسباب میں سر ہلاتی خاموشی سے ناشتا کرنے لگی

بابا مجھے اج دبئ کیلئے نکلنا ہے کام کے سلسلے میں !! آریان ناشتے کے بعد اب سکندر شاہ کی جانب متوجہ ہوا

کتنے دن لگینگے آپ کو؟؟ جواب میں امیرا بیگم کی جانب سے سوال کیا گیا سکندر شاہ جو کچھ کہنے لگے تھے اب خاموش ہوئے

اک دو ہفتے!! آریان اُنہیں دیکھ نرمی سے بولا

بیٹا جلدی نہیں آسکتے !!! وہ پھر بولی

امی میں پہلی بار نہیں جارہا میں تو پہلے بھی گیا ہوں پھر آپ اج !! آریان الجھ کر بولا

پہلے آپ اکیلے تھے لیکن اب آپ کی بیوی بھی ہے تو اس طرح اچھا نہیں لگتا !! امیرا بیگم آریان کے چہرے کو دیکھ بولی جب کے اُن کی بات پر زریام کو چھوڑ کر اک بار پھر سب کے تصورات تنے تھے

سکندر شاہ نے تو ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھی !!

جب کے آریان نے سرد گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا کیونکہ پچھلے گھنٹوں میں وہ امیرا بیگم کے منہ سے بیوی لفظ بہت بار سن چکا تھا !!

آریان نے بے ساختہ ہی مریم کو دیکھا تھا جو نیچے نظریں کیے ضبط سے مٹھیاں بنائے بیٹھی تھی !! آریان اگلے لمحے اُس سے نظر پھیر چکا تھا

کچھ دیر خاموشی رہی جب آریان کھڑا ہوا !!

اللہ حافظ !! آریان موبائل ٹیبل سے اٹھاتا امیرا بیگم کی پیشانی چومتا اب باہر نکلتا چلا گیا آریان کی رات کی فلائٹ تھی اور کچھ کام تھے جو آریان کو نپٹانے تھے !!

مریم ہنوز بڑے ضبط سے بیٹھی تھی

یہ ممانی سائی کو کیا ہوگیا ہے ونی میں آئی لڑکی کو بیویوں والا رتبہ دے رہی ہے !! انزل پھر حورین کے کان میں جھکتی بولی

کیا کریں پتہ نہیں کیا چہا رہی ہے امی سائی!! حورین بھی نفی میں سر ہلاتی بولی

پ۔پھپھو جان میں کمرے کی جارہی ہوا!! جب مریم کا ضبط ختم ہوا تو تیزی سے اٹھتی اپنے کمرے کی اور بھاگی تھی

اُس سے واقعی اب یہ سب برداشت نہیں ہورہا تھا !!

وہ تیزی سے بھاگتی کمرے میں پہنچی کمرے کا دروازہ بند کرتے اُس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا اگلے لمحے وہ بری طرح رو رہی تھی ؛!

اُسے سب سے زدہ تکلیف بس حورین کی باتیں اُس کا خود کی جانب بے ضاریت سے دیکھنا تکلیف دے رہا تھا !!

اُسے حورین کی اتنی بے رخی کی عادت نہیں تھی !!

زریام نے کول ملاتے ایزل کے فون کیا تھا !! ایزل جو اپنے کمرے میں بیٹھی پریشانی سے آنکھوں میں انسوں جمع کیے مریم کے بارے میں سوچ رہی تھی !!

جب اُس کا فون بجا ایزل جو گہری سوچوں میں گم تھی اچانک فون بجنے پر دبک کر کھڑی ہوئی !!

اہ !! اک چیخ اُس کے لبوں سے برآمد ہوئی تھی !!

جب اُس نے جھٹکے سے تکیے کے نیچے سے اتی موبائل کی آواز دیکھ اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ خود کو کوسا پھر تیزی سے دروازے کی جانب بڑھتی دروازہ بند کرچکی تھی اس سے پہلے کوئی اندر اتا !!

ایزل نے جلدی سے آگے بڑھتے موبائل نکالا سامنے ہی زریام کا نام جگمگا رہا تھا !!

ایزل نے اپنی پیشانی سے پسینے کی بندے صاف کرتے فوراً فون پک کرتے کان سے لگایا !!

اُسے ڈر تھا کوئی دیکھ نا لیں اُس کے پاس موبائل !!

ا۔اسلام علیکم!! اُس نے دروازے کی جانب دیکھتے دھیرے لہجے میں کہا

جب یک دم اُس کا دروازہ بجا تھا

وعلیکم السلام!! موبائل سے زریام نے جواب دیا

جب کے گیٹ بجنے کی آواز پر اُس کی روح فنا ہوئی تھی !!

ک۔کون!! اُس نے گیٹ پر انے والے سے پوچھا

میں ہوں چھوٹی بی بی آپ چیخی کیوں سب ٹھک ہے ؟؟ باہر سے عائشہ گل کی اواز آئی

ہ۔ہاں میں ٹھک ہُوں بس ہاتھ سے گلاس گر گیا تھا !! ایزل کو جو سمجھ ایا اُس نے بول دیا

اچھا دروازہ کھولیں میں صاف کر دیتی ہُوں !! اُس نے جواباً کہا

ن۔نہیں میں کرلونگی تُم جاؤ !! ایزل نے اندر سے ہی آواز لگائی جب عائشہ گل کندھے اچکاتی اپنے کاموں میں مصروف ہوئی تھی

ہ۔ہیلو زریام!! ایزل نے ڈرتے ہوئے پکارا

ہاں !! کیا ہوا تُم اتنا ڈر کیوں رہی ہو؟؟ مقابل سے زریام نے پوچھا

وہ مجھے ڈر لگ رہا تھا اگر عائشہ گل نے موبائل دیکھ لیا ہوتا تو امی سائی کو بتا دیتی!!ایزل بیڈ پر بیٹھی تھی

ہمم !! زریام نے ہنکارا بھرا

مریم کیسی ہے؟؟ ایزل نے فوراً پوچھا

ٹھک نہیں ہے !! اُسے بخار تھا امی سائی نے دوا وغیرہ دے دی ہے !! زریام نے نرمی سے مریم کی طبیعت کے بارے میں آگاہ کیا !!

آریان لالا ؟؟ ایزل نے محض اتنا کہا

لالا نے کچھ کہا نہیں جس سے معلوم ہو کے انکا رویہ کیسا ہے مریم کے ساتھ !!

لیکن مجھے پتہ ہے لالا اُسے کبھی قبول نہیں کرینگے !! زر یام گہرا سانس بھرے بولا

زر یام آپ کو اپنے لالا کو سمجھانا چاہیے بھلے وہ ونی میں ائی ہے لیکن اب اُنکی بیوی ہے !! ایزل سنجیدگی سے بولی

لالا کو سمجھانے والا اس دنیا میں ابھی پیدا نہیں ہوا !!! زریام نے جواب دیتے گھڑی میں وقت دیکھا تھا

میں دعا کر رہی ہوں کے مریم پر آزمائش صرف اتنی ائے جتنی وہ برداشت کرسکے کیونکہ زدہ اُس سے برداشت نہیں ہوگی !!

ایزل بھرائی آواز میں بولی

جانتا ہُوں وہ تو ہے بھی اتنی چھوٹی سی!! لگتا نہیں سترہ اٹھارہ سال کی ہے بلکل بچی لگتی ہے سولہ سال کی!! زریام نے اطفا کیا

ہمم زریام آپ سے جیتنا ہوسکے پلز اُس کا ساتھ دیئے گا وہ بہت نازو سے پلی ہے اب زندگی اُسے اتنا رلوائیگی!! ایزل کی آنکھ سے اک انسوں گرا تھا

تُم پریشان مت ہو میں ہُوں یہاں مریم سے بات کرتا ہوں میں کچھ سہارا ہوجائیگا !! زریام اُسے حد سے زدہ پریشان دیکھ نرمی سے بولا

ہاں پلز اور میری بات کروادیے گا اُس سے مجھے بہت یاد آرہی ہے اُس کی ابھی تو صرف دو دن ہوئے ہے اُسے گیے ہوئے !!

آپ پلز میری بات کروادیں اُس سے تاکے مجھے تسلی ہوجائے !! ایزل بھرائی آواز میں بولی

اوکے تُم فون رکھو میں دیکھتا ہوں مریم کو وہ کہا ہے پھر کول کرونگا ٹھک ہے ؟؟

زریام نے نرمی سے کہا

ٹھک ہے !! ایزل نے فوراً راضی ہوتے فون

رکھا تھا!!

اس وقت شام کے پانچ بجنے کو تھے اور مریم صبح سے اپنے کمرے میں بند تھی !!

جب امیرا بیگم نے دروازہ بجایا !!

مریم جو صوفے پر بیٹھی رو رہی تھی!! دروازے کی آواز پر فوراً اپنے انسوں صاف کرنے لگی

ا۔اجاے !! مریم کی آواز بہت بوجھل سی تھی گیا تھکن اُس کی آواز میں بھی محسوس ہورہی ہو !!

امیرا بیگم نرمی سے دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی

مریم بچے باہر آو تھوڑا گھمو پھیروں اس طرح کمرے میں بند رہ کر اور بیمار پڑھ جاوگی !!

امیرا بیگم اُس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ اُس کا بخار دیکھتی بولی جو کافی حد تک کنٹرول میں تھا !!

م۔میرا دل نہیں کر رہا پھپھو جان کمرے سے باہر انے کا !! مریم اپنے انسوں ضبط کرتی بمشکل بولی

یوں کمرے میں بند رونے سے اور طبیعت خراب ہوگی مریم !! اس طرح کرکے آپ خود کو تکلیف دے رہی ہو بچے !!امیرا بیگم پریشانی سے بولی

رونے کے سوا اور کچھ نہیں بچا پھپھو جان !! مریم انسوں صاف کرتی بولی جو نکل کر گردن میں جذب ہورہا تھا

اج پہلی بار مریم کے منہ سے ایسی کوئی بات انہوں نے سنی تھی اُسے تو بس شرارتیں سوجتی تھی یا ان حالاتوں میں وہ خاموش رہتی تھی لیکن ایسی بات اس نے اج پہلی بار کی تھی!!

امیرا بیگم کو دکھ ہوا تھا

ایسا نہیں کہتے بچے آزمائش ہے ختم ہوجائیگی !! وہ تسلی کے علاوہ اور اُسے کچھ نہیں دے سکتی تھی

مجھے اندازہ نہیں تھا پھپھو جان کے میرے ساتھ بھی کبھی ایسا ہوگا !! مریم اُنہیں دیکھ بھرائی آواز میں بولی

لاڈلوں کو زندگی کا تھپڑ بہت زور سے لگتا ہے میرے بچے !!

زندگی بہت ظالم ہے اُنہیں تکلیف دیتی ہے جنہیں تکلیف کا "ت" بھی روشناس نہیں ہوا ہوتا !!

امیرا بیگم بھی افسوس سے بول رہی تھی

جب مریم اُن کی گود میں سر رکھ کر لیٹی!!

پھپھو جان عین میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہی ہے کیا میری غلطی تھی کے احمد لالا نے ازبک لالا کو مار دیا ؟؟؟ وہ اُن کی گود میں سر رکھ چھت کو گھورتی ہوئی بولی !!

نہیں میری جان آپ کی کوئی غلطی نہیں تھی !! عین کیا کہے رہی تھی آپ کو نہیں پتہ کے اُس نے آپ کو کچھ کہا ہے مجھے بتاؤ میں کلاس لونگی اُس کی !!

امیرا بیگم نرمی سے اُس کی پیشانی چومتی بولی

وہ مجھے نظر انداز کر رہی ہے میری طرف دیکھتی بھی نہیں اور !! وہ کہے کر خاموش ہوئی انسوں کا پھندا گلے میں اٹکا کا

اور؟؟امیرا بیگم اُس کے خاموش ہونے پر بولی

اور و۔وہ کہے رہی تھی کے آپ مجھے سر پر چڑھا رہی ہے حالانکہ میں ونی میں ائی لڑکی ہُوں!! مریم نے کہتے ہوئے سختی سے آنکھیں میچی تھی !!

انسوں ٹوٹ کر آنکھ سے گرا تھا

ایسا کہا حورین نے میں لونگی کلاس اُس کی!! آپ اس کی باتوں پر دھیان مت دو میری مریم اب اس حویلی کی فرد ہے !! اسے اپنی حویلی سمجھو ٹھک ہے ؟؟اُنہوں نے نرمی سے اُسے سمجھایا جب کے اُنہیں حورین پر ٹوٹ کر غصّہ ایا تھا !!

پھپھو جان !! کچھ دیر بعد مریم نے پکارا

جی میری جان!! وہ اُس کی پیشانی نرمی سے دبا رہی تھی جس سے مریم کو سکون محسوس ہورہا تھا !!

یہاں غلطی کریں کوئی اور سزا کسی اور کو کیوں ملتی ہے ؟؟ اپنے دل میں مچلتے سوال کو اُس نے پیش کیا

اِدھر سالوں سے ایسا چلتا ارہا ہے یہاں خون بہا کے بدلے یا تو اُس خاندان کا وارث چاہیئے ہوتا ہے یا پھر ونی میں ائی لڑکی !! امیرا بیگم نرمی سے بولا

لیکن امریکہ میں ایسا نہیں ہوتا تھا یہاں سب کچھ بہت خوفناک ہے !!

کاش میرے موم ڈیڈ میرے پاس ہوتے تو اج میں اس تکلیف میں یہاں نہیں ہوتی !! یہ کہتے ہوئے وہ شدت سے رو دی تھی !!

امیرا بیگم نے نم آنکھوں سے مریم کو دیکھا

ا۔آپ کو پتہ ہے پھپھو جان مجھے لگتا تھا بابا اور مما مجھے بہت یاد کرتے ہونگے اور وہ مجھ سے موم ڈیڈ سے بھی زدہ پیار کرتے ہونگے لیکن میں غلط تھی !!

مما بابا تو مجھ سے پیار ہی نہیں کرتے اگر کرتے تو اس طرح ونی میں نہیں بھیجتے !!مریم اپنے انسوں بار بار صاف کر رہی تھی جو بار بار بے بسی سے نکل رہے تھے

نہیں روتے میری جان !! آپ کے مما بابا آپ سے پیار کرتے ہیں لیکن اُنہونے اس بار وارث چنا تھا ارحاب اکلوتا بیٹا ہے آپ کے بابا کا !! وہ اُسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی

ل۔لالا !! مجھے لالا کی بہت یاد آرہی ہے پھپھو جان پلز میری لالا سے بات کروادیں ! اچانک اُسے ارحاب کی شدت سے یاد انے لگی وہ روتے ہوئے منت بھرے انداز میں بولی

پلز پھپھو جان !!اُنہیں خاموش دیکھ وہ مزید روتے ہوئے بولی

بس ہاتھ جوڑنے کی قصر باکی تھی !!

مریم میری بچی !! اُسے بری طرح روتے دیکھ اُنہوں نے تڑپ کر اُسے اپنے سینے سے لگایا !!

بس بس !! میں کرواتی ہُوں بات ارحاب سے !! انہوں نے اُسے چپ کروانے کی کوشش کی

پہلے چپ ہو شاباش بلکل پھر بات کرواتی لالا سے !! انہوں نے اُس کے انسوں صاف کیے مریم بھی اُن کی بات سنتی فوراً چپ ہوئی اُسے بس اپنے لالا سے بات کرنی تھی

امیرا بیگم نے دروازے کو دیکھا پھر اٹھ کر آگے بڑھی دروازے کو بند کرتی وہ واپس مریم کے پاس ائی اور فون کھولتے اُنہوں نے ارحاب کو کول ملای !!

ارحاب جو اس وقت شہر میں موجود کبھی فائلز دیکھ رہا تھا فون بجنے پر اُس نے فون جیب سے نکالتے سامنے کیا !!

سامنے پھپھو جان نام جگمگاتا دیکھ ارحاب نے فون کان سے لگایا

اسلام علیکم!! ارحاب نے سلام کیا

وعلیکم السلام کیسے ہو بچے !!امیرا بیگم کی آواز موبائل سے سنائی دی

کیسا ہوسکتا ہُوں پھپھو جان بابا سائی نے کوئی کسر تو نہیں چھوڑی ٹھک ہونے کی خیر آپ بتائے کیسے کول کی میرے خیال سے تو وہاں پابندی ہوگی ہماری حویلی کے کسی بھی فرد سے بات کرنے کی؟؟؟ارحاب واپس فائل کھولتا اک ہاتھ سے موبائل تھامے بولا

م۔مریم کو بات کرنی ہے آپ سے بچے!!امیرا بیگم ارحاب کی بات پر شرمندہ ہو چکی تھی اسلئے دھیرے سے بولی

مریم !!؟ مریم کا نام سن کر اُس کا لہجہ ڈھیلا پڑا تھا فائل ہاتھ میں اسی طرح رہ چکی تھی !!

امیرا بیگم نے موبائل مریم کی جانب بڑھایا!کمرے کا دروازہ لوک کرلو میں تھوڑی دیر بعد اتی آپ لالا سے بات کرلو!! وہ مریم کو دیکھ کہتی کمرے سے باہر نکل چکی تھی !!

وہ چاہتی تھی مریم کمفرٹ سے بات کرسکے اگر وہ ہوتی تو وہ کھل کر بات یقیناً نہیں کرسکتی تھی !!

مریم نے اُن کے کہے کے مطابق کمرے کا دروازہ لوک کیا

ل۔لالا !! اُس کے بھرائی آواز میں پکارا

مریم میری جان کیسی ہو بچے !!اُس کی آواز سن کر ارحاب کا دل دھیما دھڑکا تھا اُسے شدت سے غلط ہونے کا احساس ہوا کیونکہ مریم کی آواز میں تکلیف اُس کے لالا محسوس کرچکے تھے

لالا !! ارحاب کی آواز سنتے وہ شدت سے رونے لگی !!

اُس کی رونے کی آواز سنتے مقابل میں کھڑے ارحاب کو اپنا آپ ختم ہوتا محسوس ہوا

مریم میری جان مجھے بتاؤ کیا ہوا ؟؟ ارحاب خود پر ضبط کرتا بولا

ک۔کچھ نہیں ہوا لالا !! وہ اپنے انسوں صاف کرتی بولی

مریم تمہیں کیا لگتا ہے تُم مجھ سے چھپا سکتی ہو کچھ ؟؟ تمہارا لالا تمہیں تُم سے زدہ جانتا ہے !! بتاؤ میری گڑیا کیا ہوا آریان نے کچھ کہا یا ادا نے؟؟

بتاؤ مجھے کھل کر!!! ارحاب نے بمشکل خود کو نارمل رکھتے کہا تاکے مریم بھی ریلیکس ہوسکے !!

مریم نے روتے روتے تمام بات ارحاب کو بتائی تھی !!

اور مقابل میں ارحاب کس ضبط سے کھڑا تھا کوئی اُس سے پوچھتا

بس بس مریم میرا بچا !! بس اور نہیں رونا آپ کے لالا کو آپ کے رونے سے تکلیف ہورہی ہے !! ارحاب ضبط سے آنکھیں میچتے بولا

ل۔لالا مجھے یہاں بس پھپھو جان پیار کرتی ہے اور کوئی نہیں آپ کو پتہ ہے عین کیا بول رہی تھی !!

وہ کسی معصوم بچے کی طرح تمام شکایت ارحاب کو لگا رہی تھی

مریم اُس دن تو میرا بچا آپ کہے رہی تھی کے عین آپ کی دوست ہے !! ارحاب جواباً بولا

بہت اچھی دوست تھی لالا اب پتہ نہیں اُسے کیا ہوگیا !! لالا میری تو کوئی غلطی نہیں ہے نہ کے میں ونی میں ائی ہُوں!!

وہ مجھے بے زاریت سے دیکھتی ہے !! اور اج صبح ناشتے پر وہ انزل اپی سے باتیں کر رہی تھی میرے بارے میں !!

مریم نے روتے ہوئے مزید باتیں ارحاب کو بتائی تھی اور ارحاب کا غصے سے برا حال ہورہا تھا

بس بس میرا بچا میرا تُم سے وعدہ ہے تُم پر ہوا اک اک ظلم کا بدلہ تمہارے لالا سود سمیت لیگا !! ارحاب کی آواز میں سرد پن آرہا تھا

لالا م۔مجھے یہاں نہیں رہنا !! مریم نے سسکتے ہوئے کہا

بہت جلد وہاں سے میری گڑیا واپس ائیگی میرا وعدہ ہے !! اُس سے پہلے وہ تمام تر بدلے میں سود سمید پورے کرونگا ! جب جب تمہیں تکلیف ہوگی تب تب انتقام بڑھتا جائیگا !!

ارحاب کیسے اپنے غصے کو قابو کریں کھڑا تھا کوئی اُس سے پوچھتا اب انتقام کی آگ ارحاب شاہ کے دل میں جل چکی تھی !! اُس کا حسین چہرہ سرخ ہورہا تھا غصے پر قابو کرنے کیلئے اُس نے اپنے مضبوط ہاتھوں کی مٹھیاں بنائی ہوئی تھی !!

ل۔لالا !! اُس نے کچھ دیر بعد پکارا جب ارحاب نے اپنی سرخ خون جھلکاتی آنکھیں کھولی

جی میرا بچا !! ارحاب نرمی سے بولا

ل۔لالا میں کسی کو معاف نہیں کرونگی !! م۔مما بابا کسی کو نہیں !! غلط فائدہ اٹھایا ہے سب نے میرا !!

لالا مجھ سے برداشت نہیں ہوتی یہ تکلیف !! وہ روتے ہوئے معصومیت سے بولی اُس کی تکلیف کا اندازہ کوئی بھی لگا سکتا تھا !!

میرا بچا میری جان ایسے نہیں روتے آپ بہت چھوٹی ہو اور میرا بچا مجھے ویسا ہی شرارتی پسند ہے اپنی معصومیت اور بچپنا مت کھونا مریم اتنی بڑی بڑی باتیں کرکے اپنا آپ مت ختم کرو!!

میری گڑیا پر مجھے اُس کی معصومیت پسند ہے اور اسے مت کھونا!!

ارحاب اُس کی باتیں سنتا بولا

میں خود نہیں بول رہی لالا خود بولا جارہا ہے !! یہ تکلیف بڑھتی جارہی ہے !! مریم انسوں صاف کرتی بولی!!

بہت جلد اس تکلیف کا سایہ بھی نہیں ہوگا میری گڑیا کے پاس بس رونا مت بچے !! ارحاب کا غصے سے برا حال ہورہا تھا وہ مزید خود پر ضبط نہیں رکھ سکتا تھا اسلئے فون بند کرتے بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا وہ آفس سے نکلتا اپنی حویلی کی جانب بڑھا تھا اُسے اس وقت ضوریز شاہ

پر انتہا کا غصّہ آرہا تھا اور مریم کی باتیں سن ارحاب کا دل کر رہا تھا وہ شاہ حویلی کو آگ لگا دے

ہ۔ہیلو لالا !! فون کٹتے پر مریم نے پکارا تھا لیکن مقابل سے فون رکھا جاچکا تھا !!

مریم پھر سے فون کو دیکھتی اب صوفے پر بے جان سی بیٹھی تھی !!

دوسری جانب اک گھنٹے کے سفر کو بعد ارحاب گاڑی روکتا اپنی حویلی کے اندر داخل ہوا اشتعال سے اُس کا برا حال ہورہا تھا !!

مریم کی اذیت اُسے خود میں محسوس ہورہی تھی وہ اپنی ننھّی سی بہن کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا !!

ارحاب حویلی میں داخل ہوا اُس نے طاقت سے پیر مارتے پاس رکھی ڈائننگ چھوٹی شاپس میز گرای تھی اُس کے گرنے سے میز پر رکھا کانچ کا واس زمین پر گر کر خاموشی گنجا تھا !!

ارحاب نے لمحے میں وہاں کا حال بگاڑ دیا تھا

ارحاب غصے سے پاگل ہوئے چیزیں اٹھا اٹھا کر پٹھک رہا تھا

چند لمہوں میں وہاں کا بڑا الشان لاؤنج کا حال قابل رحم ہوچکا تھا

قیمتی چیزیں زمین کی زینت بنی تھی تمام ملازمین آس پاس جمع ہوچکے تھے!!

ایزل ہڑبڑا کر اپنے کمرے سے نکل کر آئیگی وہی ضوریز شاہ اور اریبہ بیگم بھی اپنے کمرے سے نکل کر آئے تھے

لاؤنج کی حالت دیکھ سب نے حیرت سے ارحاب کو دیکھا تھا

ارحاب یہ کیا بچپنا ہے ؟؟ ضوریز شاہ کی گرجدار اواز وہاں گونجی

بچپنا؟؟؟ بچپنا میں نے کیا ہے یا آپ نے ؟؟؟

ارحاب دھاڑا تھا ایزل نے فوراً اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ اپنی چیخ روکی تھی

میری بہن وھاں تکلیف میں ہیں اور یہاں آپ لوگوں کو کوئی فرق نہیں پڑھ رہا ؟؟

کیسے بزدل ہے آپ بابا !! اپنی اولاد کو تکلیف میں جلنے کیلئے چھوڑ دیا !!

بھلے اُسے آپ نے نہیں پالا لیکن تھی تو آپ کی بیٹی نا وہ!!! اُس کی رگو میں آپ کا خون دوڑ رہا تھا نہ !! ارحاب مزید قوت سے دھاڑا تھا

ا۔ارحاب!! اریبہ بیگم نے اُسے پکارا

مر گیا ارحاب!! امی مر گیا آپ کا بیٹا !! وہی بیٹا جس کو بچانے کیلئے انہوں نے میری بہن کو وہاں بھیجا ہے!!

اور تو اور پیچھے سے اُس کی تکلیف میں کوئی پریشانی نہیں سب سکون سے ہے یہاں!!

میں نے آپ سے کہا تھا بابا اگر اُسے ذرا سی بھی تکلیف ہوئی تو میں کسی کو نہیں چھوڑونگا اور وہ ابھی تکلیف میں ہے ؛!

ارحاب اُنہیں دیکھ شیر کی مانند غرایا تھا

میں یہاں سے جارہا ہُوں !! اور آپ سمجھیے گا آپ کا وارث مر گیا آپ نے اپنی بیٹی بھی کھو دی اور اپنا بیٹا بھی !! ارحاب اُنہیں دیکھ غصے سے بولا جب کے اُس کی بات پر ضوریز شاہ سمید سب نے چونک کر اُسے دیکھا تھا

تُم کہی نہیں جاؤگے ارحاب !! ضوریز شاہ کی ربدار اواز پھر گونجی

اور کس نے کہا آپ کو اس بار بھی آپ کی چلے گی؟؟بہت ہوگیا بابا میری بہن کے ساتھ بہت نا انصافی کرلی آپ نے اب اور نہیں !! آپ مجھ پر زور نہیں چلا سکتے میں یہاں مزید رک کر آپ کی طرح کمزرف نہیں بن سکتا !!

ارحاب کا غصّہ آسمان چھو رہا تھا

ا۔ارحاب بچے نہیں!!۔۔اریبہ بیگم نے روتے ہوئے کہا

امی میں یہاں نہیں رکونگا!!,بابا میں نے کہا تھا آپ سب کے سامنے کے جب جب مریم کو تکلیف ہوگی میں آپ سے دور جاتا رہونگا اور اب میری بہن بہت تکلیف میں ہے میں آپ سے اتنا دور جاچکا ہوں کے اُس کی واپسی میری آخری سانسیں بھی تے نہیں کرپاینگی !!

میں آپ کو کبھی معاف نہیں کرونگا !! ارحاب غصے سے بولا

ل۔لالا !! ابھی ارحاب جانے کیلئے مڑتا کہ ایزل کی آواز پر قدم رکے

ارحاب واپس پیچھے مڑا تھا جب ایزل بھاگتی ہوئی اُس کے سینے سے لگی !!

ل۔لالا مت جائے پلز !! ایزل روتے ہوئے بولی

اپنا خیال رکھنا گڑیا !! جواباً وہ اُس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتا نرمی سے بولا

ن۔نہیں لالا مت جائے نہ !! ایزل ہنوز رو رہی تھی

اُس کے لالا کے جانے کے بعد اُسے تو اکیلا رہ جانا تھا !!

شاباش جاؤ ارام کرو !! ارحاب نے نرمی سے اُس کی پیشانی چومتے نہایت نرمی سے اُسے خود سے الگ کیا

ا۔ارحاب نہیں بچے مت جاؤ !! اریبہ بیگم بھی اتی روتے ہوئے بولی

امی میں یہاں اک لمحے اور نہیں رک سکتا !! ارحاب نے کہتے اُنہیں دیکھا

جانے دو اُسے !! جب ضوریز شاہ کی سرد آواز حویلی میں گونجی

س۔سائی ی۔یہ کیا کہے رہے ہیں آپ ؟؟ اریبہ بیگم نے بے یقینی سے کہا

میں نے کہا جانے دو اُسے !! اُن کی پھر سنجیدہ آواز وہاں گونجی ارحاب نے اُنہیں ناگواری سے دیکھا تھا

گویا وہ اُن کے کہنے پر جارہا ہو !! جب کے اُس نے تو پہلے ہی یہ فیصلہ کرلیا تھا کے وہ مزید یہاں نہیں رکے گا !!

ن۔نہیں۔۔ب۔بابا روکے لالا کو !! ایزل اُن کے پاس اتی اُن کا ہاتھ تھامے روتے ہوئے بولی

جانے دو اُسے خود ہی واپس آجائیگا جب گھر سے دور رہیگا خود عقل ٹھکانے اجائیگی !!ضوریز شاہ سرد لہجے میں بولا

آپ کو لگتا ہے میں واپس آؤنگا؟؟ تو یہ خیال اپنے دماغ سے نکال دیں ارحاب شاہ نام ہے میرا !! اگر واپس اس حویلی میں قدم میں نے رکھا تو میں اک سردار کی اولاد نہیں !!

جو میں نے کہا ہے وہ میں کرونگا میری زبان سے آپ سے زدہ اچھی طرح کون واقف ہوسکتا ہے ؟؟

مرجاؤنگا لیکن اس حویلی میں قدم نہیں رکھونگا اور یہ ارحاب شاہ کا آپ سے وعدہ ہے سب گواہ ہے اِدھر !! ارحاب اُنہیں دیکھ ہر لفظ پر زور دیتا بولا اب تو ضوریز شاہ کو صحیح معائنے میں پتہ لگ رہا تھا کہے جو ارحاب کہے رہا ہے وہ کریگا بھی !!

ارحاب اب ایک نظر اُنہیں دیکھتا بھاری قدم لیتا حویلی سے نکلتا چلا گیا !!

ب۔بابا روکے نا لالا کو !!!ایزل ضوریز شاہ کا بازو تھامتے بولتی

لیکن ضوریز شاہ خاموش رہے اگر وہ روکتے بھی تو ارحاب نے نہیں رکنا تھا, کیونکہ وہ واقف تھے اپنی خون سے !!

ہوگئی بات لالا سے ؟؟ امیرا بیگم قریب آدھے گھنٹے بعد کمرے میں داخل ہوتی بولی مریم جو سوچوں میں گم تھی اب جھٹ سے باہر آئی

جی ہوگئی شکریہ !! اُس نے فون اُن کی جانب بڑھاتے دھیمی آواز میں کہا مریم کو بہت سکون ملا تھا ارحاب سے بات کے !!

چلو آجاؤ شام ہوگئی لون میں ٹہل لو تھوڑا اچھا محسوس کروگی !! امیرا بیگم پیار سے اُس کی پیشانی چومتی بولی

آپ بھی اجاے نا !! مریم اُنہیں دیکھ بولی

چلو ٹھک ہے آجاؤ !! وہ مسکرا کر بولی مریم نے دوپٹہ اپنے سر پر لیا ارحاب سے بات کرکے پتہ نہیں کیوں لیکن اب وہ سکون میں تھی !!

امیرا بیگم اور مریم نیچے اُترتی لون میں ائی تھی !!

جب اندر سے اک ملازمہ نے آکر امیرا بیگم کو بتایا کہ اُنہیں اندر سکندر شاہ بلا رہی ہیں

مریم یہاں ٹہلو تھوڑا میں بات سن کر اتی ہُوں!! وہ اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے نرمی سے بولی جب مریم نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا

امیرا بیگم اندر کی جانب بڑھنے لگی جب اُنہیں لاؤنج میں حورین اور انزل نظر ائی جو آپس میں باتیں کرتی شاید لون میں ٹہلنے آرہی تھی

حورین !! امیرا بیگم نے رکتے اُسے پکارا

جی امی !! حورین اُنہیں دیکھ بولی

یہ کیا بولا ہے آپ نے مریم کو بیٹا؟؟اب آپ بھی ایسا کروگی اُس کے ساتھ!! وہ تو آپ کی اتنی اچھی دوست تھی پھر اب کیا ہوا ؟؟ امیرا بیگم اُسے دیکھ سختی سے بولی

اُس نے میری اپ کو شکایت لگائی ہے ؟؟ یعنی اب وہ اس حویلی میں غلط فہمیاں بھی ہمارے درمیان کھڑی کریگی ؟؟

حورین امیرا بیگم کو دیکھ بولی

اب وہ بھی اس خاندان کی فرد ہے حورین یہ بات کسی کو کیوں سمجھ نہیں آرہی ؟؟تمہارے لالا کی بیوی ہے وہ!! امیرا بیگم ہنوز سختی سے بولی

امی وہ ونی میں ائی ہے !! ازبک لالا کے قاتل کی بہن ہے اور آپ اُسے میرے لالا کی بیوی کہے رہی ہیں.؟حورین بے یقینی سے بولی

ان سب چیزوں میں تُم مت پڑو حورین چھوٹی ہو چھوٹی بن کر رہو یہ بڑوں کے معاملات ہے بس اتنا یاد رکھو وہ تمہارے لالا کی بیوی ہے آریان کی بیوی اس گھر کی بہوں!! امیرا بیگم اُسے سختی سے باور کروا رہی تھی

لیکن ام۔۔۔ابھی وہ کچھ کہنے لگی تھی جب انہوں نے بات کاٹی

اک اور لفظ نہیں !! آئندہ اگر مریم کا ساتھ نہیں دے سکتی تو اُس کو ایسی باتیں کرکے مزید مت توڑنا!!

یہ دنیا گول گھومتی ہے حورین کبھی خود کو اُس کی جگہ پر رکھ کر سوچنا !! امیرا بیگم اُسے دیکھ بولی

اللہ نا کریں کیسی باتیں کر رہی ہے آپ امی !! میرے کوئی بھی لالا کسی بے گناہ کا قتل نہیں کرسکتے جیسے اُس کے لالا نے کیا !!

جو اُس کے لالا نے کیا اُس کی سزا بعنت رہی ہے یہ !!اور آپ الٹا مجھے کہے رہی ؟؟ حورین خفگی سے بولی

حورین میں نے کہا نا یہ معاملات تمہارے نہیں ہے !! امیرا بیگم کا لہجہ مزید سخت تھا

یعنی امی اب آپ اک ونی میں ائی لڑکی کو اپنی سگی بیٹی سے زدہ فوقیت دینگی ؟؟ وہ نم آواز میں بولی

ممانی جان !! دیکھے رو رہی ہے وہ اس طرح کسی غیر کی باتوں میں آکر اپنی بیٹی کو تکلیف مت دیں آپ!! انزل جو کب سے خاموش تھی حورین کی آنکھوں میں نمی اترتے دیکھ جلدی سے بولی

وہ غیر نہیں ہے کب تک سمجاونگی میں !! امیرا بیگم اپنا سر تھامے بولی پھر اُدھر سے نکلتی اپنے کمرے کی اور بڑھی تھی اُنہیں لگ رہا تھا وہ پاگل ہوجائیگی !!

دیکھا حورین اُس نے تمہاری امی کو تمہارے خلاف بڑھکا نا شروع کردیا !! انزل اُسے دیکھ بولی

جب حورین نے نم آنکھیں اٹھائے اُسے دیکھا

آؤ لون میں چلے !انزل اُس کا ہاتھ تھامے باہر لون میں ائی اُن دونوں کی نظر سیدھا مریم پر گئی تھی جو کچھ فاصلے پر کھڑی اتنے ساری خوبصورت پھولوں کو دیکھ اپنا تمام دکھ بھلائے چہک رہی تھی !!

دو تین پھول اُس کے ہاتھ میں تھے جب کے باکی سب کو دیکھ وہ خوشی سے چہک رہی تھی !!

پھول اُسے بے حد پسند تھے جس کی وجہ سے کافی وقت بعد وہ مسکرا رہی تھی !!

دیکھا کیسے مسکرا رہی ہے کیسے خوشی سے چہک رہی ہے !! لگ ہی نہیں رہا ونی میں ائی ہے اک ونی میں ائی لڑکی کے اتنے عیش !! حد تک اُنکے کمرے میں بھی اس کو شفٹ کر دیا !!انزل مریم کو دیکھ بولی

برابر میں کھڑی حورین نے بھی مریم کو چہکتا دیکھا تھا!

اُسے مسکراتا دیکھ حورین کو اچھا لگا تھا لیکن اگلے پل انزل کی بات سن کر اُس نے اپنے دل کو کوسا

کیا ہوا ہے تمہیں ؟؟ اب بولو اُسے جاکر کے کیوں اس حویلی میں تمہیں برا بنا رہی ہے ؟؟ انزل دیکھ سکتی تھی حورین کے چہرے پر نرم تاثرات جو مریم کو مسکراتا دیکھ ہورہے تھے !!

ہ۔ہاں!! حورین نے فوراً اسباب میں سر ہلایا جب انزل اُس کا ہاتھ تھامے اُسے مریم کے پاس لے کر گئی !!

مریم کا رخ دوسری جانب تھا انزل نے مریم کی کلائی پکڑتے طاقت سے اُس کا رخ اپنی جانب موڑ

مریم جو چہک رہی تھی اچانک ہوئی آفت پر جھٹکے سے مڑی تھی سامنے حورین اور انزل کو دیکھ اُس کی مسکراہٹ سمٹی تھی !!

چند لمہوں میں مسکراہٹ اُس کے معصوم چہرے سے غائب ہوچکی تھی !

کیا کر رہی ہو تُم اِدھر ؟؟ انزل ابرو اٹھائے بولی

م۔میں و۔وہ ی۔۔۔اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولیں

بولا نہیں جاتا کیا تُم سے ؟؟ ٹھک سے بولو محترمہ !! اب بھی انزل بولی حورین ہنوز خاموش تھی

م۔میں یہاں ٹہلنے ائی تھی !! مریم اُنہیں دیکھ بولی

کیوں تمہارے باپ کی حویلی ہے ؟؟ یا خدا نخواستہ تم خود کو آریان کی بیوی سمجھنے لگی ہو؟؟ انزل ابرو اٹھائے بولی

جب کے اُس کی بات پر مریم کے گلے میں گلٹی اُبھری تھی !!

ا۔ایسا نہیں ہے م۔میں بس !! مریم کچھ بولنے لگی تھی جب انزل بولی

اک بات بتاؤ یہ کیا تُم حورین کے خلاف کر رہی ہو ممانی جان کو ؟؟ شرم نہیں آتی ماں بیٹی کے درمیان اختلافات کھڑے کرنے کی؟؟ حورین کو خاموش دیکھا انزل خود بولی

ن۔نہیں میں نے نہیں ک۔۔۔!!مریم نفی میں سر ہلاتی محض اتنا بول سکی تھی جب انزل نے بات کاٹی

بس چپ ہوجاؤ !! اگر آئندہ تُم نے کوئی بھی شکایت بلکل چار سال کے بچوں کی طرح ممانی جان کو لگائی تو تمہارا جینا حرام کردینگے اس حویلی میں !!

اتنی بھی کوئی ننّھی کاکی نہیں ہو تُم !! اور اِدھر اپنا حق مت سمجھنا تُم آریان کی بیوی نہیں ہو آرہی ہے سمجھ؟؟

جیتنا ایشو ارام میں تُم ہو شاید ہی کبھی کوئی ونی میں ائی لڑکی ہو گی!

انزل اُسے دیکھ بولی

یہ کیا ہورہا ہے ؟؟ پیچھے سے زریام کی آواز پر تینوں نے جھٹکے سے پیچھے زریام کو دیکھا

ا۔ادا سائی وہ ہم بس !! انزل سامنے زریام کو دیکھ اپنا لب دانتوں تلے دبا گئی تو کیا اُس کی باتیں زریام نے سن لی تھی ؟؟؟وہ یہی سوچ رہی تھی جب کے مریم چہرہ جھکائے انسوں کا گلا گھونٹ رہی تھی وہی زریام انزل کو گھور رہا تھا۔۔۔۔۔

حورین تو جب سے خاموش ہی تھی اسلئے ابھی بھی خاموشی سے نظریں جھکائے کھڑی تھی!!!

بولو کیا ہورہا ہے یہ ؟؟ انزل کے خاموش ہوجانے پر زریام نے پھر استفسار کیا

ک۔کچھ نہیں ادا سائی ہم بس یہاں ٹہلنے آئے تھے!! انزل بمشکل مسکراتی ہوئی بولی

ٹھک ہے جاؤ آپ دونوں !! زریام اُن دونوں کو دیکھ بولا جب وہ دونوں فوراً اسباب سر ہلاتی یہاں سے چلتی بنی

زریام نے نظریں مریم پر مرکوز کی جو چہرہ جھکائے اپنے انسوں روکنے کی کوشش کر رہی تھی

گڑیا!! زریام نے نرمی سے اُسے پکارا اُس کے لہجے میں بلکل اُس کے لالا ارحاب جیسی شفقت پیار تھا مریم نے جھٹ سے اوپر دیکھا جہاں زریام اُسے ہی دیکھ رہا تھا !!

سب ٹھک ہوجائیگا !! پریشان مت ہونا گڑیا !! آگے کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو آپ مجھے بتانا ٹھک ہے ؟؟؟اور اگر انزل حورین آپ کو کچھ کہتی ہیں تو آپ مجھے بتانا!! زریام نرمی سے بولا

اُس کے لہجہ میں نرمی دیکھ مریم کی آنکھیں نم ہورہی تھی!!

شکریہ لالا !! مریم بھرائی آواز میں بولی

ابھی اُس کا انسوں گرتا جب زریام نے اک قدم آگے بڑھاتے صاف کیا !

رونا نہیں ہے حالتوں کا ڈٹ کے مقابلہ کرنا ہے !! مشکل کا بعد آسانی ہے سنا ہوگا نا آپ نے ؟؟ زریام اُسے دیکھ بولا جب مریم نے فوراً اسباب میں سر ہلاتے اپنے انسوں صاف کیے

شاباش!! زریام اُس کے سر پر ہاتھ رکھ کہتا مزید کچھ دیر باتوں کے بعد حویلی میں جاچکا تھا !!

اور مریم نے دھیما سا مسکرا کر اُسے جاتا دیکھا پھر واپس پھولوں کی جانب متوجہ ہوئی

اک اُمید سی جاگی تھی دل میں !!دل کافی حد تک ہلکا لگ رہا تھا !!

اسی طرح اج کا دن بھی مسلسل گزر رہا تھا!!

شام ہونے والی تھی اور آریان اب تک نہیں ایا تھا حالانکہ اُس کی فلائٹ تھی اگلے بیس منٹ بعد !!

اور آریان کو فریش وغیرہ پہلے گھر پر آکر ہی ہونا تھا !!

جس وجہ سے زریام آریان کا ہی انتظار کر رہا تھا جب زدا وقت ہوا اور فلائٹ کا وقت نزدیک ایا تو بلآخر وقت دیکھتے زریام نے آریان کو کول ملای!!

تیسری بیل پر مقابل سے کول اٹھائی گئی

اسلام علیکم لالا !! زریام نے فون کان سے لگاتے سلام کیا

وعلیکم السلام!! مقابل سے آریان کی روبدار آواز آئی

لالا آپ آئے نہیں حویلی آپ کی فلائٹ ہے بیس منٹ بعد !! زریام نے دوبارہ گھڑی میں وقت دیکھتے کہا

یہاں سے فری نہیں ہوا ابھی فلائٹ کینسل کروا کر میں نے اک دو دن کے بعد کی کردی ہے !! یہاں کام ہے مجھے !!

آریان کی پرکشش اواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی

ٹھک ہے لالا پھر اجاے آپ حویلی!بابا سائی بول رہے تھے اُنہیں کچھ بات کرنی ہے آپ سے!! زریام نے اُسے آگاہ کیا

ہاں آدھے گھنٹے تک اتا ہُوں!! آریان نے کہتے فون رکھا جب کے زریام بھی سکندر شاہ کو بتاتا اب اپنے کمرے کی اور جاچکا تھا !!

شہرام اس وقت حویلی سے نکل رہا تھا جب کچن سے اتی حورین کی نظر اُس پر پڑی!!

شہرام کو تیزی سے حویلی سے نکلتے دیکھ حورین فوراً اُس کے پاس ائی

اسلام علیکم!! حورین نے فاصلے پر کھڑے ہوتے سلام کیا

وعلیکم السلام!! شہرام نے ہنوز جلد بازی میں جواب دیا گویا اُسے دیر ہورہی ہو !!

ک۔کہی جارہے ہیں آپ؟؟ حورین نے تھوڑا جھجک کر پوچھا تھا

ہاں کسی کام سے!! شہرام نے مختصر جواب دیا !!

اوکے آپ جائے لیکن جلدی آجایئے گا !! حورین مسکرا کر بولی

کیوں؟؟ شہرام نے ابرو اٹھائے استفسار کیا جب کے اُس کے سوال پر حورین شرمندگی سے اُسے دیکھنے لگی گویا اُس شخص میں لہٰذ بلکل نہیں تھا

ا۔ایسے ہی۔۔۔حورین شرمندگی سے بولی

اتنے شہرام کا فون بجا !! اُس نے فون کان سے لگایا

ہیلو!! شہرام نے فون کان سے لگاتے کہا

ہاں میں بس نکل رہا ہوں!! شہرام نے نہایت نرمی اور پیار سے مقابل کو جواب دیا تھا اور حورین کو عجیب کشمکش ہورہی تھی یہ سب دیکھ !!

شہرام فون رکھتا اب بنا اُسے دیکھے آگے بڑھتا حویلی سے نکلتا چلا گیا پیچھے حورین اپنی تمام سوچو کو جھٹکتی مسکرانے کی بے جاں کوشش کرنے لگی !! جو کے ممکن نہیں لگ رہا تھا حالانکہ شہرام جانتا تھا اُن دونوں کی بات بچپن سے تے ہے پھر بھی اُس کا اس طرح رویہ اُس کی سمجھ سے شاید بہت زد باہر تھا !!

اُسے بات کرنی تھی شہرام سے لیکن شاید مقابل بات کرنا نہیں چاہتا تھا یا پتہ نہیں کیا چل رہا تھا اُس کے اندر جس کا خلاصا ابھی نہیں ہوا تھا

قریب دو گھنٹے بعد آریان واپس حویلی ایا تھا !!

اس وقت سب لاؤنج میں ہی بیٹھے باتوں میں مصروف تھے جب گیٹ سے بھاری قدم کی اہٹ نے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا !!

مریم اس وقت یہاں موجود نہیں تھی شاید وہ اپنے کمرے میں تھی

اسلام علیکم!! آریان نے بلند اواز میں سلام کیا جس کا سب نے مشترکہ جواب دیا رہا تھا

وعلیکم السلام!!بیٹھو بچے !! سکندر شاہ نے آریان کو سامنے رکھے صوفے پر بیٹھنے کا اشارا کرتے کہا جب آریان صوفے پر پرجمان ہوا

ہمیں آپ سے کچھ بات کرنی تھی !! سکندر شاہ کی بھاری آواز وہاں گونجی اس وقت یہاں سب موجود تھے چاچی سائی پھپھو سائی !! جب کے حورین اور انزل کونے پر کھڑی تھی وہی امیرا بیگم سکندر شاہ کے برابر والے صوفے پر بیٹھی تھی زریام آریان کے برابر والے صوفے پر بیٹھا تھا !!

جب کے شہرام جو ابھی ابھی ہی واپس ایا تھا وہ آریان کے صوفے کے پیچھے کھڑا تھا !!

سکندر شاہ کیا بات کرنے والے تھے اس سے سوائے امیرا بیگم کے سب انجان تھے!!

جی بابا بولیں !! آریان سنجیدگی سے بولا

مکمل خاموشی تھی سب یقیناً سکندر شاہ کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے !!

ہم چاہتے ہیں اب حورین اور شہرام کی شادی کردی جائے !! سکندر شاہ نے اپنا فیصلہ پیش کیا

اُن کی بات پر شہرام جو چہرہ جھکائے موبائل میں کسی خاص شخص کے میسیج دیکھ پیار بھری نظروں سے مسکرا رہا تھا اب جھٹ سے آنکھوں میں دنیا جہاں کی بے یقینی سمائے اُنہیں دیکھنے لگا جب کے ساتھ شہرام اپنے سنے گیے الفاظوں پر غور کرنے کی کوشش کررہا تھا جو اُس پر قیامت کی طرح ٹوٹے تھے !!

وہی حورین نظریں جھکائے کھڑی تھی چہرے پر گلال بکھرے ہوئے تھے وہی انزل خوشی سے چہک کر یہ سب دیکھ رہی تھی !!

آریان کو پہلے پتہ تھا یہ ہونا ہے اسلئے آریان کے تصورات ہنوز ویسے ہی تھے!!

بہت اچھی بات ہے بابا شہرام اور انزل اب ویسے بھی یہی رہینگے!! شہرام اپنا بزنس بھی عروج پر پہنچا کر کامیاب انسان بن گیا ہے اور میرا بچا بھی ماشاللہ بڑا ہوگیا !!آریان اُنہیں دیکھ کہتا اخر میں نظریں گھمائیں حورین کو دیکھ پیار سے بولا

بلکل ایسا ہی ہیں !! ماشاللہ دونوں بالغ ہے اور بچپن سے دونوں کا رشتا تے ہیں !! تو مزید اس کام میں دیر نہیں کرتے !!

بڑوں کا فیصلہ ہے اُمید ہے بچوں کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا !! سکندر شاہ بلند اواز میں بولیں

ارے نہیں لالا سائی کسی کو کوئی مسئلہ نہیں شہرام ہمارا بچا ہے اخر کو ہماری مرحوم بہن کا اکلوتا بیٹا ہم لوگ جو فیصلہ کرینگے اُس کیلئے اول ہو گا پھر اُس کی مرحوم ماں کی بھی تو یہی خواہش تھی !! پھپھو سائی آگے اتی بختہ لہجے میں بولی

اس دوران شہرام کے چہرے کا رنگ فق پڑھ رہا تھا وہ سٹل کھڑا تھا گویا اک جگہ جم گیا ہو حد تک اُس کی پلک تک نہیں جھپک رہی تھی!!

موبائل پر بجنے لگاتار میسیج بھی اُسے اس کیفیت سے نہیں نکال پارہے تھے !!

ٹھک ہے پھر پندرہ دنوں میں شادی رکھتے ہیں کیا خیال ہے آریان ؟؟سکندر شاہ کچھ لمحے بعد بولے

بہتر بابا لیکن شادی دھوم دھام سے نہیں ہو گی کیونکہ ازبک کے بنا اس گھر کی خوشی دوبالا نہیں ہوسکتی !!اُس کو گیے زدا وقت نہیں ہوا اور میں نہیں چاہتا اب اس گھر میں کسی بھی چیز کی خوشی اُس طرح منائی جائے !!

!! آریان کا لہجہ احساسات سے پاک تھا ہمیشہ کی طرح سرد

بلکل ایسا ہی ہے آریان میں بھی اس بارے میں بات کرنے والا تھا شادی سادگی سے کرینگے ازبک کی یادوں سے ابھی کوئی نہیں نکلا !! سکندر شاہ کہے کر رکے جب آریان بولا

اور نہ کبھی کوئی نکل سکتا ہے اُس کی یادوں سے اس حویلی کی رونق تھا وہ بابا!!میرے دل میں شمع کی طرح جلتا تھا وہ!!ازبک کی یادوں نے آریان کو اک بار پھر اگہرہ تھا!!

ماحول کو سنجیدہ ہوتے دیکھ زریام جلدی سے کھڑا ہوا

دھوم دھام سے نہیں کرینگے لیکن منہ میٹھا کرسکتے ہیں !! یہ لیں بابا !! زریام نے مٹھائی کا ڈبا سکندر شاہ کے آگے کیا جب اُنہونے تھوڑی سی مٹھائی تھام کر کھائی

لالا !! زریام نے مٹھائی آریان کی جانب بڑھائی

تُجھے پتہ ہے میں میٹھا نہیں کھاتا!! آریان زریام کو دیکھ نرمی سے بولا

اوہ ہو میرے پیارے لالا !! خوشی کے موقعوں پر کھا لیتے ہیں !! زریام نے تھوڑی سی مٹھائی آریان کے آگے کی جب آریان نے تھوڑی سی چھکی پھر اسی مٹھائی کو تھامے آریان نے گردن گھمائیں اپنے پیچھے کھڑے شہرام کا پرکشش چہرہ دیکھا جو سٹل کھڑا تھا

شہرام !! آریان نے اُسے پکارا جب مقابل کی ساخت کیفیت جھٹکے سے ٹوٹی تھی

شہرام تمہیں لالا بلا رہے ہیں !! اُسے خاموش دیکھ زریام نے اُسے ہلایا

ج۔جی ادا سائی !! شہرام فوراً آریان کو دیکھ ہڑبڑا کر بولا

جب آریان نے کھڑے ہوتے اُسے مٹھائی کھلا کر اپنے سینے سے لگایا !!

مبارک ہو !! آریان نے اُس کی پشت تھپکتے ہوئے کہا

شہرام کو اپنا آپ ختم ہوتا محسوس ہورہا تھا !!

وہ حورین کو شاید اپنی بیوی کے روپ میں سوچنا بھی گوارا نہیں کر رہا تھا !!

مبارک ہو !! زریام نے بھی اُسے سینے دے لگایا

آریان نے حورین کو سینے سے لگاے اُس کے سر پر نرمی سے لب رکھے!!

جس کے بعد حورین اور انزل فوراً اندر بھاگ چکی تھی !!

اگر حورین کو پہلے پتہ ہوتا یہاں اُس کی شادی کی بات ہونے والی ہے تو وہ کبھی یہاں کھڑی نہیں ہوتی !! یہ سب انجانے میں ہوا تھا اسلئے وہ اب فوراً اندر بھاگی تھی!

مزید کچھ دیر کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں جاچکے تھے سوائے آریان اور شہرام کے آریان صوفے پر بیٹھا موبائل میں مصروف تھا جب کے شہرام بری طرح سوچوں میں الجھا تھا وہ آریان سے کچھ بات کرنا چہا رہا تھا لیکن بول نہیں پارہا تھا

کچھ کہنا ہے بچے؟؟؟اُسے الجھا ہوا دیکھ آریان اپنی غزالی آنکھوں سے اُسے دیکھ بولا

ج۔جی ادا سائی !! جھٹ سے سوچوں سے باہر اتے شہرام نے اٹکتے ہوئے کہا

بولو!! آریان نرمی سے بولا جب کے آریان فون بند کرتے اب مکمل طور پر شہرام کی جانب متوجہ تھا

کوئی پریشانی ہے ؟؟ اُسے پریشان دیکھ آریان کھڑا ہوا تھا کیونکہ شہرام پہلے ہے کھڑا تھا

نہیں ادا سائی !! شہرام نے نفی میں سر ہلایا

بتاؤ میرا بیٹا پھر کیا ہوا؟؟؟ آریان اُسے دیکھ پیار سے بولا

آریان کا اپنے لیے اس قدر پیار دیکھ اُس کا منہ نہیں پڑھ رہا تھا کے وہ اپنے ادا سائی کو بولیں کے اُسے حورین سے شادی نہیں کرنی !!

شہرام تُم جب بہتر محسوس کرو تب بتادینا کوئی مسئلہ نہیں فلحال مجھے تُم سے کو کہنا ہے !!

آریان کہے کر رکا

جی ادا سائی بولیں !! شہرام لمحے کی دیر کیے بنا بولا

حورین کا ہمیشہ خیال رکھنا جس طرح ازبک مجھے عزیز ہے اُسی طرح حورین بھی عزیز ہے !!

شہرام میری زندگی میں بہت کم لوگ ہے جن سے میں پیار کرتا ہوں اور تُم اچھے سے جانتے ہو جن سے میں پیار کرتا ہوں اُن کے اوپر تکلیف مجھے برداشت نہیں !!

میں جانتا ہوں تُم حورین کو ہمیشہ خوش رکھو گے مجھے کہنے کی ضرورت نہیں !! لیکن پھر بھی میں تُم سے کہنا چاہتا ہوں میری بہن کا خیال رکھنا میں نے ہمیشہ سے تمہیں ہی حورین کیلئے سوچا ہیں اور میں چاہتا بھی ہُوں تُم ہی حورین کے ہمسفر بنو!

میں بہت خوش ہوں تُم دونوں کیلئے !!

تُم سے بہتر شوہر حورین کیلئے کوئی اور نہیں ہوسکتا کیونکہ میں جانتا ہوں میرا شہرام اُسے دنیا کی ہر خوشی دیگا !!

شہرام کو دیکھ نرمی سے کہتے آریان نے اُسے سینے سے لگایا جب شہرام نے فوراً آریان کے گرد حصار باندھ کر آنکھیں میچی بے بسی رگ رگ میں دوڑ رہی تھی

وہ کیسے اب اپنے ادا سائی کا مان توڑ سکتا تھا؟؟؟شہرام نے سختی سے آنکھیں میچی

اک طرف اس کا پیار دوسری طرف جان سے عزیز ادا سائی

کہا جانا تھا اُسے اب؟؟؟ بے بسی سے چور وہ آریان کے گلے لگ سختی سے آنکھیں میچے ہوئے تھا

جاؤ بچے بہت رات ہوگئی سوجاؤ جاکر !! آریان نے اس کی پشت تھپتھپاتے ہوئے نرمی سے کہا

جب شہرام دھیرے سے اسباب میں سر ہلاتے مسکرا کر آریان کو دیکھتا اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا !!

پیچھے آریان کا رخ بھی اب اپنے کمرے کی جانب تھا !!

آریان موبائل پر نظریں جمائے بھاری قدم لیتا اپنے کمرے کا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا !!

یقیناً اُسے ذہن میں بھی نہیں تھا کے اب اُس کی کمرے میں اک عدد اُس کی بیوی بھی موجود ہوتی ہے !!

آریان نے جوہی نظریں اٹھائی سامنے ہی مریم شیشے کے دروازے کے آر موجود بالکنی میں کھڑی تھی !!

آریان کے کمرے میں سیدھا سامنے شیشے کے دروازے کے پیچھے بڑی الشان بالکنی تھی !!

مریم کا رخ دوسری جانب تھا آریان اگلے لمحے اُس سے نظریں پھیرتا شاور لینے کے گرز سے آگے کو جاچکا تھا !!

مریم نے بھی جھٹ سے پیچھے دیکھا جہاں آریان چینجنگ روم کا دروازہ بند کرچکا تھا !!

مریم نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبایا !!اور جلدی سے کمرے میں اتی واپس صوفے پر بیٹھی !!

اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کریں مریم بری طرح اپنے لبوں پر ظلم ڈھا رہی تھی!!

جب کچھ دیر بعد آریان شاور لے باہر ایا !!

گیلے بالوں سے گرتی وہ پانی کی بندے اُس کے چہرے پر گر رہی تھی !!

آریان نے بنا اک نظر مریم پر ڈالے سامنے ڈریسنگ کی جانب قدم بڑھائے

اپنے بال ڈرائے کرتے آریان نے بالوں میں ہاتھ پھیرا اس دوران مریم بلکل خاموشی سے چہرہ جھکائے بیٹھی تھی !!

محترمہ اگر آپ کی طبیعت ٹھک ہوگئی ہو تو جاؤ اور کافی بنا کر لاؤ!! آریان کی گرجدار اواز وہاں گونجی تھی

جب مریم نے چونک کر اُسے دیکھا مریم کی جانب آریان کی پشت تھی

سنا نہیں میں نے کیا کہا؟؟ آریان دانت پیستا بولا کہا عادت تھی اُسے اپنی بات دہرانے کی

ج۔جی!! مریم نے بمشکل ہی کہا

اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتی کچن کی جانب بڑھی !!

کچن کی داخل ہوتے مریم نے دھیرے سے قدم اندر بڑھائے پوری حویلی میں کوئی نہیں تھا مریم کو بری طرح خوف کا احساس ہورہا تھا !!

دل کی دھڑکنیں تیز ہونے کا سبب لے رہی تھی !!

مریم بمشکل خود کو سنبھالتی کافی بنانے کیلئے کافی مگ سلپ پر رکھنے لگی!!

وہ کافی بنا رہی تھی جب پھپھو سائی کی آواز اُسے اپنے پیچھے سے ائی!!

لڑکی!! اُن کی نفرت بھری آواز سن مریم جھٹ سے پیچھے مڑی

جہاں پھپھو سائی اُسے بری طرح گھور رہی تھی پھپھو سائی کی اگلی نظر سلپ پر رکھے کافی کے کپ پر پڑی تھی جسے دیکھ اُن کے تاثرات مزید بگڑے تھے!!

واہ بھئی واہ!! اتنے عیش سے رہ رہی ہے اک ونی میں ائی لڑکی لگ رہا ہے جیسے آریان کی من چاہی بیوی ہو!! سنو لڑکی یہ سب تمہارے لیے نہیں ہے تُم آریان کی بیوی بننے لائق نہیں ہو جو اس طرح اس حق سے اس حویلی میں رہو گی یہ سب خدمتیں اس گھر کی بہوں کیلئے دستیاب جو آئے گی لیکن آریان کی پسند سے !!

تو اپنی یہ ایشو آرام کی زندگی سائڈ پر رکھ دو آرہی ہے سمجھ؟؟

پھپھو سائی آگے اتی کافی کا کپ اُس کے ہاتھ سے تھامتے ہوئے حقارت سے بولی

آئندہ تُم مجھے کچن میں اپنے لیے کچھ بناتی دکھائی نہ دو اپنے اس دماغ میں بٹھالو تُم اک ونی میں ائی لڑکی ہو یعنی اک نوکرانی کی حثیت رکھتی ہو!! پھپھو سائی نے حقارت سے آخری وار پھینکا

مریم کی آنکھوں سے انسوں تیزی سے بہے رہے تھے اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا پھپھو سائی اُس سے نفرت کیوں کر رہی تھی؟؟ اور وہ بھی اتنی نفرت ؟؟

مریم خاموشی سے اُنہیں دیکھ رہی تھی آنکھوں سے انسوں پانی کی طرح بہے رہے تھے

کیا میری شکل دیکھ رہی ہو؟؟ دفا ہوجاؤ یہاں سے!! پھپھو سائی مریم کو دیکھ بولی

ی۔یہ کافی۔۔۔۔مریم کچھ کہے رہی تھی جب پھپھو سائی نے اُس کی بات کاٹی

بھاڑ میں گئی تمہاری کافی بتایا ہے نہ یہ سب اک ونی میں ائی لڑکی کیلئے نہیں ہے ؟؟ پھپھو سائی غصے سے بولی

ی۔یہ میرے لیے نہیں ہے !! مریم نے بمشکل بولا تھا وہ شدت سے رونا چاہتی تھی لیکن رو نہیں سکتی تھی !!

جب کے اُس کی بات پر پھپھو سائی نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

جھوٹ مت بولو!! بھابھی سائی کافی نہیں پیتی پھر کس۔۔۔۔۔وہ کہے رہی تھی جب جھٹکے سے رکی

ا۔آریان کیلئے؟؟ انہوں نے مریم کو دیکھ کہا جب مریم نے نظریں جھکائے بہتے انسوں کے ساتھ اسباب میں سر ہلایا

تو اِدھر کھڑی کیا کر رہی ہو بے وقوف لڑکی جلدی بناؤ اور دے کر آؤ آریان کو اُسے انتظار پسند نہیں !! اپنا منہ پہلے نہیں کھول سکتی تھی ؟؟

پھپھو سائی نے مگ سلیپ پر رکھتے غصے سے کہا مریم نے حیرت سے اُنہیں دیکھا تھا

اب کیا یہ فضول آنکھیں کھولیں مجھے دیکھ رہی ہو بناؤ کافی اور جلدی دے کر آؤ آریان کو!! پھپھو سائی اُسے دیکھ حقارت سے کہتی کچن سے باہر نکلی !!

پیچھے مریم اپنے انسوں صاف کرتی جلدی سے کافی بنا کر اپنے کمرے کی جانب بڑھی راستے میں بھی اُس کے انسوں پھسل پھسل کر عارض پر بہے رہے تھے!!

مریم کو سردی بھی لگ رہی تھی کیونکہ اُس نے بس دوپٹہ لیا ہوا تھا وہ کرتی اُسے سردی سے بچانے کیلئے ناقابلِ کافی تھی !!

مریم نے نظریں جھکائے کمرے کا دروازہ کھولا جہاں آریان سامنے صوفے پیٹ ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا اپنی تمام تر وجاہت سمید بیٹھا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا !!

مریم نے اُسے باتوں میں مصروف دیکھ دھیرے سے قدم اُس کی جانب بڑھائے پھر کافی کا کپ ٹیبل پر رکھتی مریم پھر سوچو میں گم ہوئی کے اب وہ کہا جاکر بیٹھے کیونکہ صوفے پر آریان بیٹھا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا بلآخر مریم نے ہمت کرتے قدم بیڈ کی جانب بڑھائے وہ بیڈ کے کونے پر چھوٹی سی جگہ میں بیٹھ چکی تھی !!

کچھ دیر بعد آریان نے فون رکھتے کافی کا کپ تھاما نظریں سیدھا اُس نازک جان پر گئی تھی !!

جس کی آنکھوں سے تیزی سے انسوں بہے رہے تھے !!وجود ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا !!

اک کافی کا کپ بنانے کے بعد اتنا سوگ منا رہی ہو؟؟؟آریان نے ابرو اٹھائے سرد لہجے میں پوچھا جب مریم نے فوراً اوپر دیکھا

لیکن خاموش رہی !!

کچھ پوچھ رہا ہوں!! آریان کی آواز تیز تھی

ن۔نہیں !! مریم نے فوراً نفی میں سر ہلایا

جب آریان کھڑا ہوا !!

کل سے میرا سارا کام تُم کروگی !! آریان نے اُس کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے سرد لہجے میں کہا اُسے اپنی طرف اتا دیکھ مریم کی سانسیں خشک ہوئی تھی

سمجھ ائی؟؟ آریان کی آنکھیں ہمیشہ کی طرح سرد تھی

ج۔جی۔۔مریم فوراً کھڑی ہوئی تھی

میرے کام میں کوئی بھی غلطی مجھے برداشت نہیں ہر کام مجھے وقت سے اور بلکل سلیقے سے چاہیئے !!

صبح چھے بجے مجھے کافی چاہیئے اک منٹ اگر تُم لیٹ ہوئی تو انجام کی ذمے داری تُم خود ہوگی !!

ساتھ بجے جوگنگ سے واپس آکر میں شاور لیتا ہوں میر کپڑے نکلے ہوئے ہونے چاہیئے !!

اور کل سے میرا ناشتا بھی تُم ہی بناؤگی !! آریان حکم دار لہجے میں اُسے دیکھ بولا جب کے مریم کی آنکھیں پھیل رہی تھی کیونکہ اُسے کھانا بنانا نہیں آتا تھا نہ اتنا جلدی اٹھنا اتا تھا !!

ن۔ناشتا !! مریم نے لفظ دہرایا

سنائی کم اتا ہے تمہیں؟؟ سنو لڑکی مجھے میری بات دہرانے کی عادت نہیں اگر اک بار میں میری بات تُم نے نہیں سنی تو اسی وقت تمہیں حویلی سے باہر پھینک دونگا !! آریان اُس کے چہرے پر دبی دبی آواز میں غرایا

مریم نے سانسیں روکی تھی اپنی !!

م۔مجھے ناشتا بنانا نہیں آتا !! مریم نے انسوں کا گلا گھونٹ کر پیتے بمشکل کہا

کیوں ابھی ابھی پیدا ہوئی ہو؟؟یا پھر خیر سے ہونے والی ہو !! ؟؟اتنی بڑی ہوگئی ہو اور کھانا بنانا نہیں آتا ؟؟

ویسے بھی یہ میرا مسئلہ نہیں ہے کل سے ناشتا تُم ہی بناؤگی اور اگر اُس میں کچھ بھی غلطی ہوئی تو تمہارا وہ حشر کرونگا کے یاد رکھو گی!! میں جو کہے رہا ہوں وہ میں کرونگا بھی !!

آریان اُس کی آنکھوں میں اپنی سرخ آنکھیں گاڑے بولا

مریم کے انسوں تیزی سے بہے رہے تھے

آریان نے اُس کے بہتے آنسوں دیکھ اُس کا بازو طاقت سے تھام کا اُس کا چہرہ اوپر کیا

یہ رونا دھونا کہی اور جاکر کرو میرے کمرے میں ہر وقت کا سوگ مجھے نہیں چاہیئے جب دیکھو تُم روتی رہتی ہو اور کچھ اتا ہے تمہیں رونے کا علاوہ؟؟

اگر اتنی نازک مزاجی چھوڑ کر کچھ بنانا سیکھ لیتی تو کم سے کم کسی کام کی تو ہوتی تُم !! آریان نے جھٹکے سے اُس کا بازو چھوڑتے غصے سے کہا

مریم نے اپنا بازو تھاما جو آریان کی چند منٹ ہی گرفت میں رہ کر ٹوٹنے کو ہو رہا تھا!!

مریم کے انسوں مزید زورو سے بہے رہے تھے!!

اپنی شکل گم کرو میرے سامنے سے اس سے پہلے میں کچھ کرجاوں!! آریان غصے سے بولا اُسے مریم پر پتہ نہیں کیوں لیکن حد سے زدا غصّہ تھا !!

مریم نے فوراً آگے بڑھتے صوفے کی جانب قدم بڑھائے !!

آریان بھی اب بنا مریم کو دیکھ بیڈ پر لیٹتا ریموٹ سے لائیٹ بند کرتا آنکھیں مند گیا !!

کافی ایسے ہی سائڈ ٹیبل پر رکھی رہ چکی تھی جسے آریان نے اک بار بھی نہیں پیا تھا !!

مریم خاموشی سے انسوں بہاتی خود بھی کب نیند کی گہرائیوں میں اُتر گئی اُسے خود پتہ نا چلا !!

اک اور صبح کا آغاز ہوا تھا زریام نے اج ایزل سے ملنے جانا تھا جس کی وجہ سے وہ صبح سویر ہی حویلی سے نکل چکا تھا

زریام کی گاڑی ضوریز شاہ کی حویلی کے پیچھے آکر رکی تھی زریام گاڑی روکتا بیسمینٹ کے پچھلے دروازے سے اندر داخل ہوا جہاں معمول کے حساب سے ایزل اُس کے انتظار میں تھی !!

ایزل !! زریام نے مسکرا کر اُسے پکارا

جب ایزل نے فوراً پیچھے دیکھا اور مسکرا کر اگے ائی

اسلام علیکم!! ایزل نے مسکرا کر سلام کیا

وعلیکم السلام کیسی ہو فیوچر وائف؟؟؟ زریام اُسے دیکھ بولا جب کے اُس کی بات پر ایزل کے چہرے پر گلال بکھرے تھے

اُف تمہارا یوں شرمانا مار جاتا ہے تمہارے عاشق کو؟؟ زریام دل والے مقام پر ہاتھ رکھ فلمی انداز میں بولا جب ایزل بے ساختہ ہنس دی

زریام مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی !! ایزل ایک دم سنجیدہ ہوئی تھی

حکم !! زریام پیار سے بولا

مجھے اچھا نہیں لگ رہا یہ سب مزید !! ایزل کہے کر رکی جب زریام نے اُسے نا سمجھی سے دیکھا

کیا مطلب؟؟؟ زریام کی نظروں میں یقیناً سوال تھا

م۔مطلب یوں چھپ کر ملنا کیونکہ ہم لوگ ابھی اک حرام رشتے میں بندھے ہے ابھی تک ہمارے درمیان نکاح کا رشتا نہیں ہے اُس سے پہلے ایک مرد عورت کے درمیان ہوتا رشتا ناجائز ہے !!ایزل آنکھیں زور سے میچے بولی جب کے اُس کی بات پر کچھ پل وہاں مکمل خاموشی چھا گئی تھی !!

کیا کہنا چھا رہی ہو؟؟؟ زریام کا چہرہ بھی سنجیدہ ہوا تھا

م۔مطلب یہ سب اب اچھا نہیں لگ رہا مجھے بنا پاک رشتے کے یوں ملنا !! ایزل نے ہنوز نظریں جھکائے بولا

تو اس نجائز رشتے کو جائز کرلیتے ہیں!! زریام گھمبیر آواز میں بولا جب ایزل نے جھٹ سے چہرہ اٹھائے زریام کا پر کشش چہرہ دیکھا !!

ک۔کیا مطلب؟؟ ایزل نے گویا اُس کی بات پر غور کرنا چاہا

مطلب اس حرام رشتے کو حلال کردیتے ہیں!! زریام نے پھر اُسے بتایا

لیکن آپ جانتے ہیں ہماری حویلی والے اک دوسرے کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتے جو ابھی ہوا ہے اُس کے بعد نا تو آپ کے بابا مانینگے اور نا میرے بابا یہ سماج ہمیں اک نہیں ہونے دیگا زریام !!

لالا !! وہ بھی گھر چھوڑ کر چلے گئے !! حورین بھرائی آواز میں بولی جب زریام نے چونک کر اُسے دیکھا

کیا مطلب؟؟ ارحاب کہا ہے ؟؟؟زریام نے ہنوز ویسے ہی سوال کیا

پتہ نہیں کل لالا حویلی سے چلے گئے وہ کہتے ہیں اب وہ کبھی واپس نہیں آئینگے !! ایزل کی آنکھ سے انسوں ٹوٹ کر گرا تھا!!

جسے آگے بڑھتے جلدی سے زریام نے تھاما !!

یہ انسوں صرف تمہاری آنکھ سے تب انے چاہیئے جب میں مرجاؤں!! اُس سے پہلے یہ مجھے برداشت نہیں !! اُس کا انسوں اپنے مضبوط ہاتھ میں تھامے زریام سرد لہجے میں بولا جب ایزل نے تڑپ کر اُس کا چہرہ دیکھا جو ضبط سے سرخ ہورہا تھا !!

ک۔کیا بول رہے ہیں آپ اللہ نا کریں آپ کو کچھ ہو !! ایزل تڑپ کر بولی

تو پھر ٹھک ہے یہ انسوں اب تمہاری آنکھوں میں نا آئے!! زریام نے اُس کا معصوم چہرہ دیکھ کہا جب ایزل نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

اچھا ہم کہا تھے تو اپنے رشتے کو حلال بنالیتے ہیں!! زریام پھر سے مدے پر ایا

ک۔کیسے؟؟ کوئی راضی نہیں ہو گا بلکہ اگر کسی تیسرے کو پیا چلا تو ممکن ہے کے پھر ہم دونوں کبھی شاید اک دوسرے سے مل بھی نہ پائے !! کیونکہ اگر غلطی سے بھی بابا امی کو پتہ لگ گیا تو مشکل ہے کے میں کمرے سے بھی نکل سکوں!!

ایزل اُداسی سے بولی

کسی کو پتہ چلے گا تب ہو گا نا یہ !! زریام ریلنگ سے ٹیک لگا چکا تھا

کیا مطلب؟؟ ایزل نے چونک کر اُسے دیکھا

مطلب ہم دونوں نکاح کر رہے ہیں تاکہ اس رشتے کو حلال بنا سکے کیونکہ اب تمہیں اچھا محسوس نہیں ہو رہا اس طرح سچ پوچھو تو مجھے بھی بہت بے چینی تھی لیکن ہم نکاح تو کر سکتے ہیں نہ!! زریام عام لہجے میں بولا جب کے ایزل کو حیرت کے جھٹکے لگ رہے تھے

سیدھا ب۔بتائے کیا بول رہے ہیں آپ !؟ ایزل کو سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ لوگ نکاح کرینگے کیسے؟؟

میری جان میں نے چائنیز میں نہیں کہا میں نے اردو میں کہا ہے کہ ہم دونوں نکاح کر رہے ہیں!! زریام گہرا سانس بھرے بولا

کوئی راضی نہیں ہو گا زریام آپ کو کیوں سمجھ نہیں ارہا ؟؟ ایزل سلگ کر بولی

تو کون بتا رہا ہے کسی کو؟؟ ہم دونوں بنا کسی کو بتائے نکاح کرینگے !! زریام نے گویا بم پھوڑا تھا ایزل کے سر پر!!

کیا !! ایزل چیخی

کیا ہوگیا اس میں اتنی حیرت کی کیا بات ہے ؟؟ زریام ایبرو اٹھائے بولا

اس میں حیرت کی بات ہے ہم کیسے کسی کو بنا بتائے مطلب کرسکتے ؟؟ایزل نے اُنگلیاں کو اپی میں رگڑنا شروع کیا وہ کافی کنفیوز لگ رہی تھی

ایزل تُم چاہتی کیا ہو ؟؟ زریام نے ڈھینے والے انداز میں کرسی پر بیٹھا

م۔۔میں !! ایزل خور کنفیوز تھی کے وہ چاہتی کیا ہے

تمہیں یہ رشتا ہلال کرنا ہے نہ ؟؟ تو یہ بس نکاح سے ہو سکتا ہے اس کے علاوہ ابھی تک ایسا کوئی طریقہ نہیں اس دنیا میں ایا!! تو اب اتنا حیران ہونا چھوڑ دو اور مجھے حامی دو کہ تم اسے نکاح کرنے کے لیے راضی ہو یا نہیں

تم اچھے سے جانتی ہو اگر ہم نے اپنے حویلی میں سے کسی کو بھی بتایا تو کوئی بھی راضی نہیں ہو گا اور خاص طور پہ اس پوائنٹ پہ تو کوئی راضی نہیں ہو گا کیونکہ تم اچھے سے جانتی ہو کہ حالات کیسے چل رہے ہیں اس میں صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم دونوں بنا کسی کو بتائیں نکاح کر لیں جب حالات تھوڑے سنبھلنے میں اجائیں گے تو ہم سب کو بتا دیں گے اور شاید

تب کوئی ہمیں کچھ نہیں بول سکے گا کیونکہ ہم ایک مضبوط رشتے کے اندر بندھے ہونگے اور اس سے یہ ہو گا کہ ہم دونوں کے بے چین دل کو راحت مل جائے گی اور ہم مزید حرام رشتے میں بندھ کر اپنے اللہ کی نظر میں گنہگار نہیں بنیں گے!!

زریام نے سمجھانے والے انداز میں اُسے دیکھ کہا لیکن ایزل کے چہرے پر خوف صاف واضح تھا مطلب صاف تھا وہ اتنا بڑا قدم اٹھانے کے لیے کافی زیادہ خوف سے آری تھی

اُس کے چہرے پر خوف دیکھ زریام نے اپنی آنکھیں میچ کر کھولی

تُم اس طرح ریکٹ کرکے مجھے میری نظروں میں گرا رہی ہو!! زریام سامنے نظریں جمائے بولا جب ایزل نے جھٹ سے زریام کو دیکھا

ن۔نہیں زریام ائی ایم سوری میں بس بابا امی کا سوچ رہی تھی کے جب اُنہیں پتہ لگے گا تو کیا ہو گا !! میں آپ سے محبت کرتی ہوں اور اپنے ساتھ صرف آپ کو ہمیشہ تصور کرتی ہوں اور کروں گی بھی !!

ایزل نے فوراً زریام کا ہاتھ تھامتے بات سنبھالنی چاہی

جب کے اس دوران وہ جلد بازی میں اپنی محبت کا اظہار بھی کر بیٹھی تھی جو اُس نے اج تک سامنے سے نہیں کیا تھا زریام یک ٹک اُسے دیکھ رہا تھا

تُم جانتی ہو تمہارے یہ لفظ مجھے کتنا سرشار کرگئے ہیں؟؟زریام بوجھل آواز میں بولا جب ایزل نے فوراً چہرہ جھکایہ تھا

ابھی میرا تُم پر کوئی حق نہیں ہے جو میں تمہیں چھو سکوں جس دن حق ہوگا اُس دن تمہیں بتاؤنگا تمہارا اک اظہارِ محبت زریام شاہ کو کتنی بار زندہ کرتا ہے !! زریام کے لہجے میں محبت پیار سب واضح تھا جب کے ایزل کا دل زورو سے دھڑک رہا تھا !!

مکمل خاموشی تھی دونوں کی تیز ہوتی سانسیں اور دل کی دھڑکنیں اُس خاموشی میں گنج رہی تھی !!

ان سب میں شاید وہ دونوں پہلے تھے جنہوں نے سرے عام محبت کی تھی جس کے انجام سے شاید سب بے خبر تھے ایزل مطمئن تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ زریام سب سنبھال لے گا!! وہ اپنی محبّت کو پانے کیلئے سب کچھ کریگا لیکن شاید وہ دونوں ابھی قسمت کے کھیل سے نہیں واقف تھے قسمت جب کھیل کھیلتی ہے تو عرش سے فرش پر پٹھکنے میں لمحہ نہیں لگاتی !!

تُم بہت خوبصورت لگتی ہو جب تُم شرماتی ہو!! زریام دھیما سا مسکرا کر بولا

میری دعا ہے تمہاری اس شرمو حیا کو ہمیشہ برقرار رکھا جائے !!تمہارے چہرے پر بکھرتا یہ گلال دل میں عجیب حل چل پیدا کرتا ہے !!

زریام کی باتیں سن ایزل کی حالت خراب ہورہی تھی کیونکہ زریام کبھی بھی ایسے سامنے سے کھل کر محبت کا اظہار نہیں کرتا تھا لیکن اج یہ لفظ اس کے منہ سے سنتے ایزل کی دھڑکن منتشر ہو رہی تھی شاید وہ ایزل کے منہ سے اظہار محبت سن کر اپنے جذباتوں پر قابو نہیں رکھ پا رہا تھا اس لیے وہ اپنے لفظوں کے ذریعے ان کو بیان کر رہا تھا وہ بتانا چاہ رہا تھا کہ وہ ایزل سے کتنی محبت کرتا ہے!

شہرام کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کریں؟؟ جب وہ حورین سے پیار نہیں کرتا تھا تو پھر کیسے شادی کر سکتا تھا ؟

اُسے کوئی راستہ دکھائے نہیں دے رہا تھا سوائے ایک کے ! جسے وہ انجام دینے کہا سوچ رہا تھا !!

اُسے حورین سے کسی بھی حال میں بات کرنی تھی اسلئے شہرام اپنے کمرے سے نکلتا حورین کو اِدھر اُدھر دیکھنے لگا کچن سے اتی آوازیں دیکھ اُس نے آگے قدم بڑھائے کیونکہ پکا نہیں تھا کے کچن میں حورین ہو کیونکہ وہ گھر کے تمام کام ملازمہ کرتی تھی لیکن حورین اپنے لیے کافی ہمیشہ خود بناتی تھی

کچن سے تیز باتوں کی آواز اتی دیکھ شہرام کو اندازہ ہورہا تھا !!

وہ کچن کے باہر کھڑا ہو کر دیکھنے لگا سننے حورین کھڑی تھی شہرام نے فوراً اندر قدم بڑھاے حورین جو کافی بنارہی تھی اسلئے اُسے محسوس نہیں ہوا کے کوئی اندر داخل ہوا ہے

حورین !! شہرام نے اُسے پکارا جب حورین نے جھٹ سے اُسے دیکھا جو کھڑا اُسے ہی دیکھ رہا تھا

جی !! حورین دھیما سا مسکرا کر بولی اُسے اچھا لگا تھا شہرام کا اُسے مخاطب کرنا !!

مجھے تُم سے کچھ بات کرنی تھی !! شہرام اُسے دیکھ بولا

جی بولیں ؟؟؟ حورین نے مسکراتی آنکھوں سے اُسے دیکھ کہا شاید وہ اُس سے اچھے کی اُمید رکھ رہی تھی

دراصل م۔۔۔ابھی شہرام بول رہا تھا جب پیچھے سے انزل کی آواز ائی جو کچن میں موجود سٹور میں تھی جہاں کچن میں استعمال ہوتے والا تمام سمان موجود تھا

اہم۔اہم!! انزل کی اواز پر وہ دونوں جھٹ سے پیچھے مڑے

لالا غلط بات ہے شادی سے پہلے نو باتیں !! پندرہ دن تو ہے شادی میں !! انزل اتی شہرام کو دیکھ بولی جب کے اُس کی بات پر حورین نے نظریں جھکائی تھی

ایسا کچھ نہیں ہے میں بس اُس سے ب۔۔۔شہرام کی بات پھر انزل نے کاٹی

لالا شادی کے بعد کریے گا نہ باتیں ابھی نہیں جائے آپ شاباش !! انزل نے شہرام کو جانے کا اشارا کرتے کہا جب شہرام نے گہرا سانس بھرا

پھر کچن سے نکلتا چلا گیا

اوہو لالا کیا کہے رہے تھے ویسے؟؟ شہرام کے جانے کے بعد انزل حورین کو دیکھ بولی

کچھ نہیں کہے رہے تھے کہنے والے تھے اتنے تُم آگئی !! حورین نے کندھے اچکائے

اس کا مطلب تُم چاہتی تھی کے لالا کچھ کہے؟؟ انزل شوخ لہجے میں بولی

کیا سننا چھا رہی ہو.؟حورین اُسے گھورتی ہوئی بولی جب انزل نے مسکراہٹ دبای

کچھ نہیں بھابھی جی !! انزل قہقہ لگاتی ہوئی بولی جب حورین مسکراتی ہوئی نظریں جھکا گئی!!

چھے بجنے میں دس منٹ تھے جب مریم کی آنکھ کھلی مریم رات میں بار بار اللہ تعالیٰ سے دعا کرکے سوئی تھی کے اُس کی آنکھ چھے بجے سے پہلے کھل جائے وہی ہوا تھا وہ اٹھ چکی تھی

مریم بمشکل اٹھ کر بیٹھو آنکھوں میں نیند کی خمارِ تھی !!

آنکھیں بار بار بند ہورہی تھی کہا عادت تھی اُسے اتنی جلدی اٹھنے کی ؟؟

مریم نے اِدھر ادھر نظریں دوڑائی چینجنگ روم کا دروازہ کھلا کر اس کا مطلب آریان اٹھ چکا تھا؟

مریم نے گھڑی میں وقت دیکھا پھر جلدی سے کھڑی ہوئی !

مریم جھٹ سے اپنا دوپٹہ لیتی کمرے سے باہر بھاگی تھی بس نو منٹ تھے اور اُسے کافی بنا کے کمرے میں پوہوچنا تھا

وہ تیزی سے کچن تک پہنچی حویلی میں اس وقت سب سورہے تھے بلکل سناٹا تھا

مریم کچن میں داخل ہوئی جلدی جلدی کافی بنانے لگی جلدی جلدی میں چینی کی جگہ میں نمک ملا چکی تھی اُسے اندازہ نہیں ہوا وہ بس جلدی جلدی بنا رہی تھی !!

مریم نے جلدی سے کافی مگ میں ڈالی کچن سے آریان کے کمرے کا راستہ کافی لمبا تھا لیکن تیزی سے بھاگنے کے تحت دو منٹ میں تے ہوجاتا تھا حویلی کافی بڑی ہونے کی وجہ سے حویلی کم اور محل زدا لگتا تھا !!

مریم کیلئے بھاگنا کوئی نئ بات نہیں تھی اپنے گھر میں ہر وقت وہ اِدھر سے اُدھر بھاگتی رہتی تھی فرق صرف اتنا تھا تب وہ شرارت کرکے بھاگتی تھی اور اج کچھ الگ معاملہ تھا !!

یا اللہ پلز چھے نا بجے ہو !! مریم کمرے کا دروازہ کھولتی داخل ہوئی اور فوراً سے گھڑی پر دیکھنے لگی جو فکس چھے بجا رہی تھی مریم نے سامنے دیکھا جہاں آریان شاور لے کر باہر آرہا تھا مریم نے اللہ کا شکر ادا کیا پھر جلدی سے آریان کی جانب قدم بڑھائے

آپ کی کافی!! مریم نے مگ اُس کی جانب بڑھاتے کہا جب آریان نے اپنی پر کشش سرد آنکھیں اٹھا کر اُسے دیکھا

پھر اگلے لمحے کافی تھامتے اُس سے نظریں پھیر گیا مریم بھی کنفیوز سی ہوتی واپس صوفے پر آکر بیٹھی

آریان اپنے بال بناتا اب کافی کا کپ تھامے اپنے لبوں سے لگا گیا جب کے دوسرے ہاتھ میں موبائل تھا جس میں آریان کسی کو شاید کول کر رہا تھا

اگلے لمحے کافی فواریں کی طرح باہر ائی تھی آریان نے اک سپ ہی لیا تھا جو اگلے لمحے باہر تھا !!

مریم نے جھٹ سے آریان کو دیکھا جو کھانس رہا تھا !!

مریم فوراً کھڑی ہوئی جب آریان نے اگلے لمحے قہر برساتی نظریں مریم پر مرکوز کی پل میں آریان کی آنکھوں میں خون اترا تھا چہرہ سنجیدگی کی آخری حدیں پار کر رہا تھا

آریان کی آنکھوں میں وہشت دیکھ مریم کا وجود لزر رہا تھا لیکن اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے ہوا کیا ہے ؟؟

اِدھر آؤ !! آریان کی سرد آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی مریم نے سانس روک کر دھیرے سے آگے کی جانب قدم بڑھاے

جہاں آریان کھڑا اُسے ہی وحشت زدا آنکھوں سے دیکھ رہا تھا

مریم اُس سے کچھ فاصلے پر آکھڑی ہوئی !!

ج۔جی ؟؟ اُسے خاموش دیکھ مریم نے لڑکھڑاتے لفظوں سے کہا

یہ پیو !! آریان نے کافی اُس کی جانب بڑھتے ہنوز سرد لہجے میں کہا وہ کس طرح غصّہ ضبط کیے کھڑا تھا صرف وہی جانتا تھا

میں نے کہا پیو اسے !! اب کی بار اپنا ضبط کھوتے آریان دھاڑا تھا مریم بے ساختہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی آنکھوں میں خوف پھیلا تھا جب کے وجود لرز رہا تھا !!

اگر اک سیکنڈ میں تُم نے یہ کپ نہیں تھاما تو اگلے سیکنڈ تمہاری جان لے لونگا میں !! آریان کا غصّہ اُس کے کنٹرول سے باہر ہورہا تھا مریم نے جلدی سے کپ تھاما اُس کی آنکھوں کے تیزی سے نمی اُتر رہی تھی کپکپاتے ہاتھوں سے کپ تھامتے مریم نے اپنے نزدیک کیا

اب اسے پینے کیلئے تمہیں الگ سے انویٹیشن دوں ؟؟آریان اُس کے چہرے پر غرایا

جب مریم نے زور سے آنکھیں نیچے کیکپاتے ہاتھوں کے ساتھ کافی کا کپ اپنے لبوں کے نزدیک کیا پھر ہمت کرتے کافی پی اُسے اب تک نہیں پتہ تھا کے کافی میں مسئلہ کیا ہے ؟

مریم نے کافی کا سپ لیا جب اُس کی آخنے جھٹ سے کھلی تھی

یہ باہر نہیں انی چاہیئے!!۔۔ابھی کافی مریم کے منہ سے نکلتی جب آریان کی وحشت زدا آواز کمرے میں گونجی مریم نے سہمتی آنکھوں سے اُس سنگ دل کو دیکھا

اگر یہ باہر آئی تو تُم حویلی سے باہر ہوگی !! آریان کی آواز تیز تھی

مریم کی آنکھ سے آنسوں گرا تھا نمک کافی مقدار میں ہونے کی وجہ سے اُس کافی کو پینا ممکن نہیں تھا !!

پیوں اسے !! اُس کے منہ میں موجود کافی کی جانب تھا اشارہ آریان کا جب مریم نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا بول تو وہ کچھ نہیں سکتی تھی کیونکہ کافی اُس کے منہ میں تھی

میں نے کہا پیو اسے !! آریان نے سختی سے کہا جب مریم نے بے بسی سے آنکھیں میچتے اُس زہر جیسی کافی کو اپنے حلق میں اُتارا

اُس کے ساتھ ہی اُسے بری طرح کھانسی اٹھی تھی پورا حلق نمک سے بھر چکا تھا بے بسی سے آنکھوں سے پانی گر رہا تھا !!

تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ گھٹیا حرکت کرنے کی؟؟ تُم نے جان بوجھ کر ڈالا ہے نہ اس میں نمک؟؟اُس کا بازو سخت گرفت میں لیتے وہ حلق کے بل دھاڑا آریان کا دماغ بری طرح خراب ہوچکا تھا

آریان کو دھاڑ پر مریم نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ اپنی چیخ دبای

اُس کی آنکھوں میں باقاعدہ خوف کی سرخی تھی حلق کانٹوں کی ماند چب رہا تھا جب کے آنکھوں سے انسوں خوف کی وجہ سے تیزی سے بہے رہے تھے !!

بولو۔۔اُسے خاموش دیکھ وہ پھر سے دھاڑا

م۔میں ن۔نے جان ب۔بوجھ کر نہیں۔۔۔وہ روتے ہوئے اتنا ہی بمشکل بولی

جھوٹ!! مجھے جھوٹ سے سخت نفرت ہے !! جھوٹ کہنے والو کا کیا حال ہو گا ہے جانتی ہو؟؟؟ آو دکھاتا ہوں !!! آریان نے سختی سے اُس کی کلائی تھامی اور بڑے بڑے ڈھنگ بھرتے باہر کی جانب قدم بڑھائے آریان کا اک قدم مریم کے ننھے چار قدمو کے برابر تے ہو پا رہا تھا

مریم تقریباً بھاگنے کے انداز میں اُس کے ساتھ کھینچی چلی جارہی تھی

روتے روتے برا حال ہورہا تھا خوف نے اُسے چاروں طرف سے اگھرا تھا

اوپر سے آریان کی سخت گرفت اُس کی نازک مومی کلائی پر !!

م۔مجھے درد ہورہا ہے !! آریان کی سخت گرفت جب اُس سے مزید برداشت نہیں ہوئی تو بمشکل بولی جب کے اُس کی بات پر آریان کو ذرا سا بھی فرق نہ پڑا وہ ہنوز آگے بڑھ رہا تھا ہے کے بال بکھرتے پیشانی پر بے ترتیبی سے پھیلے تھے

آنکھوں میں یقیناً اشتعال غصّہ موجود تھا

حویلی کے بیک سائڈ چاہتا وہ اندھیرا مریم کی سانسیں روک رہا تھا اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کریں؟؟

آریان نے اُس کا ہاتھ اک بند کمرے کی جانب لاکر چھوڑا تھا

آریان نے اک ہاتھ بڑھا کر بٹن دبایا تھا جب ہر جگہ اُجالا ہوا

مریم نے سہمتے ہوئے یہ سب دیکھ رہی تھی

بٹن دبنے کے ساتھ ہی کسی لوہے کہ دروازے کھلنے کی آواز پر مریم نے خوف سے لزرتے پیچھے دیکھا

سامنے کا منظر دیکھ اُس کی روح فنا ہوئی تھی کچھ بھی بولنے سے اُس کے لبوں نے انکاری کی تھی حد تک وہ سانس تک نہیں لے پارہی تھی !!

سامنے اک بڑا جاندار بلیک رنگ کا پینتھر کو کے چیتے کی نسل میں پائے جاتے ہیں جس کی آنکھیں اس وقت شکار کو ڈھونڈنے کیلئے تڑپ رہی تھی وہ پنجرے میں قید دکھائی دیا

مریم کو دیکھتے ہی پینتھر زور زور سے غرانے لگا گویا اُسے شکار پسند ایا ہو

جب اگلے لمحے اُس کی نظر آریان پر گئی وہ خاموش ہوتا چہرہ جھکا کر اوپر اٹھا تو کیا اُس نے ابھی ابھی ادب میں سلام کیا تھا؟؟؟ مریم سمجھنے سے قاصر تھی کیونکہ اُس کا دماغ کام نہیں کر رہا تھا اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کریں؟؟

یہ دیکھ رہی ہو؟؟ آریان نے نظریں مریم پر مرکوز کی

میری خلاف ورزی کرنے والے اس کا شکار بنتے ہیں !! آریان غصے سے بولا

م۔میں۔۔۔مریم روتے ہوئے اتنا ہی بول سکی سامنے پینتھر کی نظریں اُسے زمین میں دھسنے کو مجبور کر رہی تھی

وہ بری طرح رو رہی تھی حد تک روتے روتے ہچکیاں بن چکی تھی پینتھر کی لوں دیتی نظریں اسے اپنے جسم سے ار پار ہوتی محسوس ہو رہی تھی

وہ اسے ایسے ہی دیکھ رہا تھا جیسے ایک جانور اپنے شکار کو دیکھتا ہے!!

اس کی غراہٹ مریم کی سانسیں سے روکنے کے در پر تھی

م۔مجھے ڈر لگ رہا ہے پ۔پلز اس کو واپس بند کرے!!

مریم روتے ہوئے بولیں

پینتھر پہلے ہی پنجرے میں بند تھا لیکن اس کے اوپر والا پنجرا جس نے اس منظر کو چھپایا ہوا تھا جو ابھی ابھی بٹن دبانے سے کھلا تھا

مریم اس کی بات کر رہی تھی!!

ڈرنا چاہیئے تمہیں کیونکہ تُم نے اج اک بہت بڑی غلطی کی ہے !! وہ غلطی جو اج تو کسی نے نہیں کی !!آریان کا دل کر رہا تھا وہ ابھی اسے پینتھر کا شکار بنادیں

م۔میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا !! مریم نفی میں سر ہلاتی بولی

جھوٹ!!! آریان دھاڑا

مریم نے پر لبوں پر ہاتھ رکھ اپنی چیخ روکی تھی

ن۔نہیں !! مریم نے روتے ہوئے زورو سے نفی میں سر ہلایا

پینتھر یہ تمام مناظر دیکھ رہا تھا اپنے مالک کو اُس نازک لڑکی پر غصّہ کرتے دیکھ پینتھر میں مزید جوش ایا تھا وہ آگے کو اتا پوری قوت سے مریم پر غرایا اگر پنجرا کھلا ہوتا تو پینتھر اپنا کام کرچکا ہوتا !!

اُس کے شدید غرانے پر مریم چیختی

جھٹکے سے آریان کے سینے سے لگی تھی

یہ بلکل بے اختیاری میں ہوا تھا وہ آریان کے گرد حصار مضبوط کرتی اُس کے سینے میں چہرہ جھکائے بری طرح رو رہی تھی !! خوف سے اُس کا وجود کانپ رہا تھا شاید اُسے بھی نہیں پتہ تھا وہ کیا کر چکی ہے

جب کے اچانک ہونے والے عمل پر آریان کچھ لمحے سٹل کھڑا تھا اُس نے چہرہ جھکائے حیرت سے اُسے دیکھا جو بمشکل اُس کے سینے تک آرہی تھی اگلے لمحے پینتھر کی غراہٹ سے اریان حیرت کی دنیا سے باہر ایا

پینتھر جو آریان کے اتنا قریب کسی لڑکی کو دیکھ غصے سے آگ بگولا ہوچکا تھا اب قوت سے پہلے سے کئی زدا شدت لیے غرایا

آریان میں جھٹکے سے اُسے خود سے دور کیا

آریان کی آنکھوں میں مزید سرخی اُتری تھی اُس نے مریم کو خود کو دور کردیا تھا

وہ شاید اُسے اپنے قریب تو کیا دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا

آئندہ یہ غلطی مت کرنا !! وہ دھاڑا تھا

مریم نے اپنی بےخودی پر اپنا نچلا لب زورو سے دانتوں تلے دبایا وہ سسکیاں بھر بھر کر رو رہی تھی !!

چھوٹا سا چہرہ سرخ ہورہا تھا بٹن جیسی ناک گویا لگ رہا تھا جیسے پیدائشی لال ہو !!

دوپٹہ سرک کا شانو پر آچکا تھا !!

اگر مجھے پتہ چلا کے تُم نے یہ جان بوجھ کر کیا ہے تو اسی وقت تُم پینتھر کا شکار بنو گی کوئی نہیں آئیگا تمہیں بچانے سنا تُم نے ؟؟ آریان واپس اُس کا بازو تھامے اُسے تھوڑا نزدیک کرتے غرایا

مت بھولنا تُم میرے بھائی کے قاتل کی بہن ہو سگی نا سہی لیکن اُس حرام خون سے تمہارا خون بھی روشناس ہے !!

مت بھولنا کے میں آریان شاہ ہُوں اک پتھر دل انسان میں کبھی تمہیں بھولنے نہیں دونگا کے تُم کیا حیثیت رکھتی ہو میری نظروں میں !!

میری بیوی نہیں ہو تُم صرف ایک ونی میں ائی لڑکی ہو وہ بھی میرے جان سے عزیز بھائی کے بدلے ہوئی ونی !!

تُم نہیں جانتی ازبک میرے لیے کیا تھا !! میرے اندر کی جلتی آگ جب کم ہوگی جب تُم اذیت سے تڑپو گی بہت رہ لی تُم ارام سے اج سے تمہاری زندگی جہنم نہیں بنادی تو میرا نام

بھی آریان نہیں !! نفرت ہورہی ہے مجھے تُم سے۔۔آریان جھٹکے سے اُس کا ہاتھ چھوڑتا بولا اُس کے ہاتھ چھوڑنے پر مریم پیچھے لڑکھڑائی تھی

دل بری طرح درد کرنے لگا تھا رونے میں اضافہ ہوچکا تھا آریان اُس پر ایک قہر برساتی نظر ڈالتا

پینتھر کی جانب متوجہ ہوا اریان نے پینتھر کو آنکھ سے کچھ ہلکا سا اشارہ کیا تھا جس کو سمجھتے پینتھر فورا نیچے بیٹھا تھا!!

اریان نے اب بھاری قدم اٹھاتے وہاں سے قدم آگے بڑھائے تھے آریان کو جاتا دیکھ مریم بھی تیزی سے اُس کے پیچھے گئی تھی ورنہ یہاں اکیلے رکنا مریم کیلئے موت کے برابر تھا

آریان ضبط سے مٹھیاں بھینچے آگے بڑھ رہا تھا واپس حویلی میں داخل ہوتے اندر قدم بڑھاے!!

آریان بچے !! امیرا بیگم کی آواز پر آریان کے قدم رکے تھے آریان کا سرخ چہرہ اور آنکھیں دیکھ اُنہیں شدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا وہ اچھے سے اپنے بیٹے کے غصے سے واقف تھی

آریان خاموش رہا تھا ابھی امیرا بیگم آریان سے کچھ پوچھتی جب امیرا بیگم کی نظر پیچھے اتی مریم پر پڑی جو بری طرح رو رہی تھی

اسے ہچکیوں کے ساتھ روتا دیکھ امیرہ بیگم نے اپنے دل والے مقام پر ہاتھ رکھا!

یا اللہ۔۔۔وہ تڑپ کر مریم کے پاس ائی !!

مریم میری بچی کیا ہوا !! امیرا بیگم اُس کا چہرہ ہاتھوں کے تھامے پریشانی سے استفسار کرنے لگی

جو مریم فورا ان کے سینے سے لگتی مزید بری طرح رونے لگی!!

امیرا بیگم نے اگلی غصے سے بھری نظر اریان کے حسین چہرے پر ڈالی تھی جہاں وہ موبائل میں مصروف ہو چکا تھا جیسے گویا کچھ ہوا ہی نہ ہو

آریان !! امیرا بیگم نے سختی سے پکارا جب آریان نے اُنہیں دیکھا مریم کو اُن کے سینے سے لپٹے دیکھ آریان نے نفی میں سر ہلایا

کیا کیا ہے تُم نے اس کے ساتھ؟؟ امیرا بیگم ہنوز سختی سے بولی

ابھی تک تو کچھ نہیں کیا امی لیکن اس کی حرکتیں بتا رہی ہے بہت جلد کچھ ایسا ہو گا جو کسی سے دیکھا نہیں جائیگا !! آریان مریم کو دیکھ سرد لہجے میں بولا

آریان مجھے بتاؤ کیا کیا تھا اس نے جو رو رہی ہے ؟؟؟ امیرا بیگم آریان کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ مسلسل مریم کے انسوں صاف کر رہی تھی

پوچھے اس سے خود !! کافی میں نمک ملا دیا آنکھیں بند کرکے بنا رہی تھی؟؟ اگر ان آنکھوں کا استعمال نہیں کرنا تو کیوں رکھی ہے اس نے اپنے پاس ؟آریان کا لہجہ ہنوز سرد تھا

غلطی سے ہوگیا ہوگا آریان !! امیرا بیگم اپنے بیٹے کو دیکھ افسوس سے بولی

اور آپ اچھے سے جانتی ہے مجھے غلطیاں نہیں پسند !! اور خاص طور پر اس لڑکی کی تو بلکل نہیں آپ اپنی زبان میں اسے سمجھادیں اب میرے کسی بھی کام میں اس سے کوئی بھی غلطی ہوئی تو میں بہت برا پیش آؤنگا !! آریان سختی سے بولا نظریں مریم کے چہرے پر بھسم کردینے کو تھی !!

ابھی کون سا اچھا پیش آرہے ہو آپ اس کے ساتھ؟؟ امیرا بیگم بھی سختی سے بولی

اور آپ کو لگتا ہے اک ونی میں ائی لڑکی کے ساتھ اچھے سے پیش انا بنتا ہے .؟ نہیں کبھی بھی نہیں!!! آریان مریم پر آخری قہر برساتی نظریں ڈالتا اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا

مریم میری بچی بس بس کچھ نہیں ہوا !! آریان کے جانے پر امیرا بیگم جلدی سے مریم کی جانب متوجہ ہوئی جو اب تک بری طرح رو رہی تھی

مریم بچے صبح صبح اتنا رونا اچھی بات نہیں ہوتی خاموش ہوجاؤ بچے !! امیرا بیگم نے اُسے سینے سے لگایا

پھر اُسے لیے صوفے پر بیٹھی !! مریم ہنوز اُن کے ساتھ لگی روئے جارہی تھی

مریم !! بچے بس بس !! انہوں نے اُسے چپ کروانے کی کوشش کی

پھپھو ج۔جان۔۔۔مریم نے سسکی بھرتے اُنہیں پکارا

ہاں میری بچی بس بس !! وہ پریشانی سے مریم کے انسوں صاف کرتی بولی

مجھے ل۔لالا ک۔کے پاس جانا ہ۔ہے !! مرہم اُنہیں دیکھ بولی جب امیرا بیگم نے بے بسی سے مریم کو دیکھا

کیونکہ مریم امیرہ بیگم سےوہ مانگ رہی تھی جو ان کے بس میں نہیں تھا

اُنہیں خاموش دیکھ مریم مزید زورو سے رونے لگی

بس بس !! امیرا بیگم نے واپس اُسے سینے سے لگاتے چپ کروانے کی کوشش کی تھی جو کے کافی مشکل لگ رہا تھا

پھپھو ج۔جان پلز مجھے ل۔لالا کے پاس جانا ہے۔۔۔مریم کچھ دیر بعد دوبارہ بولی

مرنے کے بعد جاؤگی تُم اپنے لالا کے ساتھ بولو تو ابھی کردوں؟؟آریان جو جم جانے کیلئے واپس نیچے ایا تھا مریم کی بات سنتے اُسے دیکھ بولا جہاں مریم نے انکھیں میچتے اپنا چہرہ امیرہ بیگم کے سینے میں چھپایا تھا وہیں امیرا بیگم نے چہرہ گھمائیں غصے سے اریان کو گھورا تھا!!

آریان !! انہوں نے سختی سے پکارا

امی آپ اس لڑکی کی طرف داری نہیں لینگی میں نے پہلے دن ہی سب کو بتایا تھا !!آریان امیرا بیگم کو دیکھ بولا جب امیرا بیگم نے خاموشی سے نظریں واپس مریم پر مرکوز کی

جو خوف سے امیرا بیگم میں گھسنے کی کوشش کر رہی تھی

کچھ نہیں کر رہا وہ بچے مت ڈرو!! اُسے خود میں چھپتا دیکھ اُنہوں نے پیار سے بولا

چھپنے دیں امی کب تک چھپے گی جس دن موقع ملے گا زمین کے نیچے ہمیشہ کیلئے زندہ چھپا دونگا اس کو !! آریان مریم کو غصے سے گھورتا اب حویلی سے نکلتا چلا گیا اُس کی بات پر مریم مزید شدت سے روئی تھی جب کے امیرا بیگم نے گہرا سانس بھرے اپنے سر پھرے بیٹے کو جاتا دیکھا تھا جس کا غصّہ اُس نازک جان کو ختم کرکے رکھ دینے والا تھا

امیرا بیگم نے دوسری افسوس نظر اُس معصوم نازک جان پر ڈالی جو غلطی سے اُن کے جلاد بیٹے کی دسترس میں آچکی تھی !!

کیا ہونا تھا آگے۔۔امیرا بیگم یہی سوچ رہی تھی !!

انہوں نے اوپر چہرہ کیا

یا اللہ اس بچی پر رحم کرنا !! اپنے دل میں دعا مانگتی وہ واپس مریم کی جانب متوجہ ہوئی

مریم بس بچے بس !! گیا آریان اتنا نہیں روتے!! انہوں نے مریم کے آنسوں صاف کیے مریم نے تھوڑا سا چہرہ امیرا بیگم کے سینے سے نکالتے اِدھر اُدھر دیکھا آریان واقعی یہاں موجود نہیں تھا مریم کا اٹکا ہوا سانس بحال ہوا تھا اُس نے دھیرے سے چہرہ اٹھایا امیرا بیگم نے پوری طرح اُس کے انسوں صاف کیے

اب بتاؤ کیا ہوا ؟؟ امیرا بیگم کچھ لمحے بعد بولی

کیونکہ اب وہ مریم کو کافی حد تک ریلیکس کرچکی تھی لیکن پوری طرح مریم اب تک ٹھک نہیں ہوئی تھی آنکھوں میں خوف اب بھی تھا

پ۔ پھپھو جان!! اُس نے بھگی اواز میں پکارا

جی میری جان !! انہوں نے مریم کے بال سنوارتے کہا

م۔مجھے ناشتا بنانا نہیں آتا !! وہ بھرائی اواز میں بولی

تو کس نے کہا ہے بچے کے آپ بناؤ ناشتا؟؟؟ بھوک لگی ہے آپ کو؟؟ میں ابھی یشفع (ملازمہ) سے کہے کر بنواتی ہوں کیا کھائی گی میری بیٹی ؟؟امیرا بیگم دھیما سا مسکرا کر بولی

ن۔نہیں میں نے نہیں کھانا کچھ!!! ل۔لیکن انہوں نے کہا ہے کہ اب سے میں انکا سارا کام کرونگی!! مریم بھرائی آواز میں بولی جب امیرا بیگم نے لب بھینچے

بتائے نا پھپھو جان مجھے ناشتا بنانا نہیں آتا میں کیسے بناونگی ؟؟؟

مریم نے اُنہیں خاموش دیکھ پھر سے بھرائی آواز میں کہا

کوئی بات نہیں آریان تو ابھی گیا ہوا ہے تو ہم کسی اور سے ناشتا بنوادیتے ہیں آریان کو کیا پتہ کے کس نے بنایا ہے ؟؟ امیرا بیگم کچھ لمحے بعد بولی جب مریم کے پریشان چہرے سے پریشانی دور جانے لگی

ایسا ہوسکتا ہے ؟؟ مریم نے تصدیق کی

بلکل ہوسکتا ہے !! انہوں نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

آجاؤ ہم ناشتا بنواتے ہیں پھر آریان ساتھ بجے آئیگا تو آپ دے دینا !!امیرا بیگم کھڑی ہوتی بولی جب مریم بھی فوراً کھڑی ہوئی

وہ دونوں کچن کی اور بڑھی جہاں پہلے دوسری ملازمہ کام کر رہی تھی

کومل۔۔امیرا بیگم نے دوسری ملازمہ کو پکارا

جی بی بی جی؟؟ انہوں نے ادب سے کہا

آریان کیلئے بریک فاسٹ بناکے مریم کو دے دو !! اور بتانا مت کے آپ نے بنایا ہے ٹھک ہے ؟؟ وہ اُنہیں دیکھ بولی جب وہ فوراً اسباب میں سر ہلاتی اپنے کام میں مصروف ہوئی

کچھ ہی دیر میں ناشتا ریڈی تھا اتنے مریم اور امیرا بیگم آپس میں باتیں کر رہی تھی !!

یہ لو تیار ہوگیا ناشتا آریان اتا ہوگا آپ اُسے یہ دے دینا ٹھک ہے ؟؟ امیرا بیگم مریم کو دیکھ بولی جب مریم نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

امیرا بیگم اپنے کمرے میں جاچکی تھی جب کے مریم وہی انتظار کرنے لگی ڈر اُسے اب بھی لگ رہا تھا لیکن کو اور راستہ بھی تو نہیں تھا

وہ ایسے ہی پاس رکھے پھولوں کو دیکھنے لگی سامنے بنے ایکوریم میں وہ مچھلیاں جو مریم کو بے حد خوبصورت لگ رہی تھی!!

مریم کو نظر حورین پر پڑی تھی جو چہرہ جھکائے شائع لون کی جانب جا رہی تھی اس نے مریم کو نہیں دیکھا تھا

حورین کو دیکھ مریم فوراً کھڑی ہوتی اس کے پاس ائی

عین؟؟؟ مریم نے اُسے پکارا جب حورین نے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا اُس کا سرخ سوجا ہوا چہرہ دیکھ حورین کو عجیب سی تکلیف ہوئی تھی جسے وہ نظرانداز کرگئی

میرا نام حورین ہے !! حورین اُس سے نظریں پھیرتی بولی

لیکن میں تو آپکو عین بولتی ہوں نہ !! مریم دھیما سا مسکرا کر بولی

ضرورت نہیں ہے بولنے کی ؟؟ حورین منہ بناتی بولی جب مریم نے اُداسی سے اُسے دیکھا

تُم بہت بدل گئی ہو عین !! مریم افسوس سے بولی

تُم بھی بدل گئی ہو!! حورین خفگی سے بولی

میں؟؟ میں نہیں بدلی !! مریم نفی میں سر ہلاتی بولی

تُم بدل گئی ہو مان لو مریم !! حورین نفی میں سر ہلاتی بولی

کیسے بدل گئی میں عین؟؟ میں تو ویسے ہی ہُوں احمد لالا نے ازبک لالا کا قتل کیا تھا اُس کی ذمے داری تُم مجھے سمجھ رہی ہو کیا اس میں میرا قصور تھا عین؟؟ بس محض اتنا کے وہ میرے کزن ہیں تو تُم مجھے قصوروار سمجھ رہی ہو!!

میں نے تو کچھ نہیں کیا تھا نہ عین؟؟ پھر کیوں مجھ سے بات نہیں کر رہی اور تو اور مجھے ڈانٹ بھی رہی ہو !!

کبھی خود کو میری جگہ رکھ کر سوچوں نا عین!! بنا غلطی کی سزا بھگت رہی ہو اک بار تو سوچوں !! اتنا تکلیف یہ سب بھی نہیں دے رہا جتنی تکلیف تمہارا رویہ دے رہا تھا مجھے یقین تھا کہ بھلے پوری دنیا مجھے غلط سمجھے لیکن میری عین کبھی نہیں سمجھ سکتی لیکن میں غلط تھی سب سے پہلے منہ تُم نے پھیر لیا عین !! یہ سب ہونے سے کچھ گھنٹے پہلے ہی تو میں یہاں سے گئی تھی تُم نے کہا تھا تُم مجھے بہت یاد کرو گی !!

تُم تو مجھے میری جان کہتی تھی نا عین کہا گیا تمہارا وہ پیار!! تمہیں لگتا ہے تُم صحیح کر رہی ہو؟؟ مریم اُسے دیکھ بھرائی آواز میں بولی اور حورین خاموشی سے اُس کی باتیں سن رہی تھی

بولو نا عین؟؟ اُسے خاموش دیکھ مریم نے پھر کہا

ہاں میں صحیح کر رہی ہوں ہم نے بچپن سے یہی دیکھا ہے جو دیکھتے ھیں وہی سیکھتے ہے ونی میں کی لڑکی کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہوتا ہے !! حورین اسباب میں سر ہلاتی بولی

یہ اک گھٹیا سوچ ہے جس میں تُم بھی دب رہی ہو عین !! بے قصور کو سزا دینا اللہ کے نزدیک کتنا بڑا گناہ ہے یہ شاید یہاں کوئی نہیں جانتا !! مریم اپنے انسوں صاف کرتی بولی اُسے پتہ نہیں اتنی بڑی بڑی باتیں کہاں سے ارہی تھیں اسے خود سمجھ نہیں ارہا تھا اس کا جو منہ میں ارہا تھا وہ بول رہی تھی

یعنی تُم یہاں کے رواجوں کو گھٹیا بول رہی ہو؟؟ حورین نے ایبرو اٹھائے پوچھا

نہیں ! میں یہاں کی گھٹیا سوچ کو بول رہی ہوں!! بجائے یہ کے گنہگار کو سزا دی جائے تمہارے گاوں میں بے قصوروں کو سولی چھڑایا جاتا ہے عین !! مریم اُسے دیکھ دھمی آواز میں بولی

تو یہ گاؤں تمہارا نہیں ہے کیا ؟؟ حورین میں سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

نہیں !! یہ گاؤں میرا نہیں ہوسکتا ایسے رواج انصاف پسند دنیا میں نہیں ہوتے عین !! مریم نفی کرتی بولی

اتنی بڑی بڑی باتیں مت کرو کے بعد میں میں پچھتانا پڑے!! حورین اُسے دیکھ بولی

اور کیا رہ گیا اس کے علاوہ عین؟؟ دیکھا نہیں تُم نے اب کیسی ہوگئی ہوں میں؟؟ مریم نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

بھابھی جان !! اتنے انزل بھاگتی ہوئی حورین کے پاس آئی جب مریم کو دیکھیے اُس کے چہرے پ بے زاریت پھیلی

عین ایسے لوگوں کے پاس کیوں کھڑی ہو چلو جلدی شادی کے کپڑے ڈیسائڈ کرنے ہیں !! انزل اُس کا ہاتھ تھامے بولی جب کے اُس کے منہ سے حورین کیلئے بھابھی سن مریم نے حیرت سے حورین کو دیکھا

اتنی حیرت سے کیا دیکھ رہی ہو عین کو؟؟ انزل مریم کو دیکھ بولی

ا۔آپ بھابھی کیوں بول رہی ہے عین کو ؟؟ مریم نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

اب بھئی ہونے والی بھابی کو تو بھابھی ہی کہینگے نا ؟؟ میری بھابی ہے یہ ہونے والی اوہو تُم سوچ رہی ہوگی نا اس رتبے سے تمہیں کوئی کیوں نہیں پکارتا؟؟ کیونکہ تُم اس کے لائق نہیں ہو سیمپل!! انزل نے کندھے اچکائے

عین سچ میں؟؟ مریم اُس کی بات نظرانداز کرتی حورین کو دیکھ مسکرا کر بولی

میں نے بتایا ہے یقین نہیں آرہا جو عین سے پوچھ رہی ہو؟؟ انزل کے تو جیسے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی

ن۔نہیں میرا مطلب وہ نہیں تھا !! مریم نفی میں سر ہلاتی بولی

کو بھی تھا اپنے پاس رکھو عین چلو یار کپڑے سوچے ہیں شادی کے لیے!! انزل واپس حورین کی جانب متوجہ ہوئی

مبارک ہو عین !! مریم دھیما سا مسکرا کر کر اُداسی سے بولی اُس نے ہمیشہ حورین کو اپنے لالا کیلئے سوچا تھا لیکن جو رب کی مرضی ہم کچھ نہیں کرسکتے تھے

شکریہ !! حورین نے دھمی آواز میں کہا

چلو عین !! انزل اُس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اُسے گھسیٹتی اپنے ساتھ لے گئی اور پیچھے مریم اُداسی سے مسکرا رہی تھی

اُس نے کیا کچھ نہیں سوچا تھا کے عین کی شادی میں خون ینکوی کریگی لیکن خوشیوں نے شاید اُس سے منہ موڑ لیا تھا

اسلام علیکم آریان !! انزل آریان کو دیکھ بولی جو اندر داخل ہورہا تھا اُس کی آواز پر مریم نے بھی جھٹ سے پیچھے دیکھا تھا

اسلام علیکم لالا۔۔حورین نے بھی سلام کیا

وعلیکم السلام!! آریان نے جواب دیا

ادا سائی بولا کرو لالا کو! حورین نے اُس کے کان میں سرگوشی کی

تمہیں کیا ہورہا ہے ؟؟ انزل کے ایبرو اٹھائے پوچھا

وہ دونوں جھٹ سے سیدھی ہوئی تھی کیونکہ آریان سامنے متوجہ ہوا تھا

جاؤ آپ لوگ اپنے کمرے میں !! آریان اُن دونوں کو کہتا آگے بڑھا جب وہ دونوں فوراً اسباب میں سر ہلاتی آگے کو بڑھی

آریان نے نظریں اٹھائی سامنے ہی مریم کنفیوز سی اپنے ہاتھوں کو آپس میں رگڑ رہی تھی !!

ناشتا؟؟ آریان کی بھاری آواز گونجی اُسے بھوک نہیں تھی لیکن اُسے پھر بھی کھانا تھا !!

ی۔یہ رہا!! جھوٹ تھا نہ اسلئے مریم کی ہتھیلیاں پسینوں سے بھیگ رہی تھی

آریان نے نظریں گھمائیں ناشتے کو دیکھا جو کافی اچھا نظر آرہا تھا !!

یہ تُم نے بنایا ہے ؟؟ آریان سنجیدگی سے بولا جب مریم نے فوراً اسباب میں سر ہلایا آریان نے قدم ٹیبل کی جانب بڑھائے جس کے اوپر ناشتا رکھا تھا

آریان کا ہر بڑھتا قدم مریم کو پسینے سے بھگو رہا تھا وہ پہلی بار جھٹ کا سہارا لے رہی تھی اسلئے حالت خراب ہورہی تھی اگر غلطی سے بھی آریان کو پتہ لگتا کے یہ کھانا مریم نے نہیں بنایا تو انجام شاید سوچنے سے بھی ڈر لگ رہا تھا

آریان کرسی کھسکا کر بیٹھا !! وہ بہت گہری نظروں سے ناشتے کو دیکھ رہا تھا آریان کی اگلی نظر مریم پر اٹھی جس کی پیشانی اور ہتھیلیوں پر پسینے تھے

اُس کی پیشانی اور ہاتھوں پر پسینے دیکھ آریان نے ابرو اٹھائی!! کیونکہ دسمبر کا مہینہ تھا سردیاں زورو شور سے تھی اُس میں مریم کو پسینہ انا بہت کچھ آریان جیسے عقلمند شخص کو سمجھا گیا تھا !!

اِدھر آؤ!! آریان کی آواز پر اُس نے جھٹ سے اُسے دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا مریم نے حلق تر کرتے دھیرے دھیرے اُس کی جانب قدم بڑھائے تھے جب کے حالت لمحہ بہ لمحہ خراب ہورہی تھی۔۔۔

مریم چلتی ہوئی آریان تک پہنچی !!

پکا یہ تُم نے بنایا ہے؟؟ آریان نے ابرو اٹھائے استفسار کیا جب مریم نے دوبارہ۔اسباب میں سر ہلایا

یہ جھوٹ نہیں ہے ؟؟ آریان اُسے دیکھ بولا جب مریم نے فوراً نفی میں سر ہلایا

تو اتنا گھبرا کیوں رہی ہو؟؟اتنی سردی میں اپنے ہاتھ دیکھو کیسے بھیگ رہے ہیں چہرے کی ہوائیاں اری ہے !! جب جھوٹ بولا جاتا ہے تو کچھ ایسا ہی حال ہوتا ہے !! آریان اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا

م۔میں جھوٹ نہیں بول رہی !! مریم نے فوراً نفی کی

آریان بہت غور سے اُس کے چہرے کے ہر رنگ دیکھ رہا تھا صاف پتہ لگ رہا تھا وہ جھوٹ بول رہی ہے اور آریان کو جھوٹ سے سخت نفرت تھی !!

ٹھک ہے چلو کچن میں یہی چیز مجھے دوبارہ بنا کر دو !! آریان کھڑا ہوا تھا جب کے آریان کی بات پر مریم نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا جو اب ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھا رہا تھا

کیا ہوا ؟؟ چلو !!اُسے حیرت سے خود کی جانب دیکھتا پاکر آریان سنجیدگی سے بولا

ا۔آپ اس کو کھاے نا!! مریم نے بمشکل اپنے لہجے کو سمبھالا

نہیں مجھے یہ نہیں کھانا مجھے یہی چیز فریش کھانی ہے ؛! آریان اُسے دیکھ بولا

ی۔یہ فریش ہی ہے !! مریم نے فوراً کہا

میں نے کہا مجھے ابھی کے ابھی یہی چیز دوسری بنا کر دو!! اُس کے بار بار جواب پر آریان کا دماغ خراب ہوا تھا وہ دبی اواز میں غرایا

مریم نے سہم کر اُسے دیکھا مریم کی حالت اصل تو اب خراب ہونا شروع ہوئی تھی وہ ساخت کھڑی تھی جب آریان نے پھر اُسے سرخ آنکھوں سے دیکھا

چلو !! جلدی میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے جو میں تُم پر ضایع کروں!! اُسے اپنا وقت برباد کرتا دیکھ وہ غصے سے بولا

اُس کے لہجے میں سرد پن بڑھتا محسوس کرتے مریم کو جان جاتی محسوس ہوئی

لیکن اگر وہ کچن میں نا جاتی مسئلہ تب بھی تھا اور جاتی یقیناً تب بھی ہونے والا تھا !!

مریم نے کانپتے ہوئے قدم اگے کی جانب لیے !! آریان نے بھی پیچھے قدم بڑھائے تھے!!

مریم نے آنکھیں میچ کر کھولی بے بسی سے آنکھوں سے انسوں بہنے کو تیار تھے جنھیں وہ بہت مشکل سے صحیح لیکن قابو کر چکی تھی

مریم کو سمجھ نہیں آرہا تھا آگے کیا کریگی وہ کچن میں تین ملازمہ کام کر رہی تھی اک فریج میں چیزیں لگا رہی تھی اک ناشتا جب کے تیسری سبزیاں کاٹ رہی تھی !!

آریان کے داخل ہوتے ہی وہ تینوں سمجھ چکی تھی اب اُن کا یہاں کام نہیں وہ تینوں جلدی سے کچن سے باہر نکل چکی تھی ساتھ اُن تینوں کو جہاں آریان کو پہلی بار کچن میں دیکھ حیرانی ہوئی تھی وہی ساتھ مریم کو دیکھ حیرانی ختم ہوچکی تھی !!

کچن حویلی کے حساب سے ہی بڑا اور خوبصورت تھا کسی چیز کی کمی نہیں تھی ہر لحاظ سے مکلمل

چلو شروع ہوجاؤ !! میں بھی دیکھونگا تُم نے کیسے وہ ناشتا بنایا ؟؟ آریان سلپ سے ٹیک لگاتا بولا لہجہ سنجیدہ تھا

مریم چہرہ جھکائے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں رگڑ رہی تھی !!

میرے پاس فالتو وقت نہیں ہے بتایا ہے نہ ابھی!! اُسے پھر سے اپنا وقت برباد کرتے دیکھ آریان غصے سے تیز آواز میں بولا جب مریم نے فوراً آگے کی جانب قدم بڑھائے

اب سوچ کیا رہی ہو شروع کرو!! اُسے سلپ پر رکھی چیزوں کو گھورتا پاکر آریان دانت پیستا بولا

وہ!! مریم کچھ کہنا چاہتی تھی

ہاتھ چلاؤں بس جو ناشتا پہلے بنایا تھا دوبارہ وہی بناؤ !! آریان اُسے دیکھ بولا

مریم نے ہاتھ بڑھا کر کپکپاتے ہوئے انڈا اٹھایا اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے کیسے بنے گا وہ ناشتا جو ملازمہ نے بنایا تھا انسوں پر وہ ضبط رکھے کھڑی تھی

انڈا کس میں ڈالو گی؟؟ اُسے انڈے کو تھامے کنفیوز نظروں دیکھتا پاکر آریان ایبرو اٹھائے بولا

جب مریم نے فوراً آریان کو دیکھا

ک۔کس میں ڈالوں ؟؟مریم نے حلق تر کرتے پوچھا

میرے سر پر !! آریان بمشکل اپنے غصے پر ضبط کر رہا تھا !! وہ جانتا تھا وہ جھوٹ بول رہی ہے کے ناشتا اُس نے بنایا ہے لیکن وہ اُس کے جھوٹ کی حد دیکھنا چاہتا تھا !!ورنہ آریان اب تک اُسے پینتھر کا شکار بنا چکا تھا کیونکہ جھوٹ بولنے والوں کا اُس کی نظر میں یہی سزا تھی

جب کے آریان کے جواب پر مریم نے طاقت سے اپنے ننھے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائی

میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو؟؟ بناؤ !! آریان سفاکی سے بولا مریم نے پھر سے اپنی متوجہ سلپ کی جانب کی اُسے سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا کریں !!

کیا ہوا نہیں اتا بنانا ؟؟دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے سلپ سے ٹیک لگاے کھڑے اُس حسین مرد نے گھمبیر آواز میں بولا

جب مریم نے ہمت کرتے دھیرے سے نفی میں سر ہلایا

تو پھر بولا کیوں کے تُم نے بنایا تھا وہ!! ضبط توڑ کر وہ دھاڑا تھا مریم نے سختی سے آنکھیں میچتے قدم پیچھے اٹھائے تھے آنکھوں سے انسوں اب ٹوٹ کر گرے تھے

اگر تمہارا مزید اک قدم پیچھے بڑھا تو چلنے کے لائق نہیں چھوڑوں گا!! اسے مسلسل پیچھے قدم اٹھاتے دیکھ وہ سر لہجے میں بولا جب مریم کے پیچھے اٹھتے قدم رکے!!

واپس آؤ!! آریان کی شیر کی مانند دھاڑ پر اُس نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ اپنی چیخ دوائی تھی

میں نے کہا واپس آؤ!! اُسے وہیں کھڑے دیکھ کو پھر دھاڑا جب مریم فورا آگے آئی

جب تُم نے وہ بنایا نہیں تو جھوٹ کیوں بولا؟؟ آریان کو جھوٹ سے کتنی نفرت تھی وہ اس وقت اُس کی آنکھوں میں وحشت بیان کررہی تھی!!

م۔م۔مے۔۔۔۔وہ بولنا چھا رہی تھی لیکن رونے کی وجہ سے بول نہیں پارہی تھی!!

ٹھک سے بولو!! آریان کا دماغ پوری طرح خراب ہوچکا تھا

م۔م۔۔۔مریم سے اب بھی بولا نہیں جارہا تھا اُسے بری طرح خوف محسوس ہورہا تھا !! آریان جب جب غصے میں ہوتا تھا اُس کی جان جاتی تھی

میں نے کہا ٹھک سے بولو!! وہ اُس کا بازو اپنی گرفت میں لیتا اُس کے چہرے غرایا

آریان کی سانسیں مریم کے چہرے پر پارٹی اُسے جھلسا رہی تھی آریان کی نظروں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کرتے مریم کو اپنی جان جاتی محسوس ہورہی تھی !!

م۔مجھے ن۔ناشتا بنانا نہیں اتا !! وہ روتے ہوئے نظریں جھکائے بولی

کس نے بنایا ہے یہ ؟؟ آریان نے سرد لہجے میں کہا

ک۔کومل ا۔انٹی نے ؛! مریم نے نظریں جھکائے ہی جواب دیا

آریان کی طرف سے خاموشی محسوس کرتے مریم نے بمشکل نظریں اٹھائے اوپر دیکھا آریان کے چہرے پر سرخی دیکھ مریم کو سمجھ ارہا تھا

ابھی آریان ملازمہ کو بلاتا جب مریم نے اُس کا ہاتھ تھاما

ن۔نہیں آ۔ان کی کوئی غلطی نہیں ہے !! اُس کا بازو اپنے ننھے ہاتھوں میں تھامے مریم نے بھرائی آواز میں کہا

اس کا مطلب تمہاری غلطی ہے؟؟ اپنا بازو بنا اُس سے چھڑوائے آریان نے اس کے چہرے کو دیکھ سرد لہجے میں کہا

جب مریم نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا

یعنی تُم تیار ہو پینتھر کا شکار بننے کیلئے؟؟ آریان اُسے دیکھ بولا لہجہ احساسات سے پاک تھا جب کے اُس کی بات پر مریم کی روح فنا ہوئی تھی

اُس نے خوف سے آریان کو دیکھا جو اُسے ہی سرد نظروں سے دیکھ رہا تھا

ن۔نہیں !! مریم نے فوراً نفی میں سر ہلایا تیزی سے انسوں مسلسل بہے رہے تھے

تمہیں کیا لگ رہا ہے تمہارے نہیں سے میں وہ نہیں کرونگا جو میں چاہتا ہوں؟؟ اُسے سرخ آنکھوں سے گھورتا ہوا بولا

مریم خاموش رہی تھی بولتی بھی کیا !؟

میرے نزدیک جھوٹ بولنے والوں کی کوئی گنجائش نہیں آرہی سمجھ؟؟ وہ اُس کے چہرے پر اپنی سرخ آنکھیں گاڑے بولا

مریم نے سختی سے آنکھیں میچی تھی ابھی مزید بات ہوتی کے امیرا بیگم کچن میں داخل ہوئی آریان اور مریم اک دوسرے کے قریب کھڑے تھے مریم آریان کا بازو تھامے ہوئے تھی جب کے آریان غصے سے اُسے گھور رہا تھا مریم کی نظریں نیچے تھی!!

امیرا بیگم نے اُن دونوں کو قریب کھڑے دیکھ انے والی مسکراہٹ روکی

ابھی وہ واپس جاتی جب مریم کی نظر اُن پر پڑی

پھپھو جان! مریم اُنہیں دیکھ پکارتی بھاگتی ہوئی اُن کے سینے سے لگی اور بری طرح رونے لگی آریان نے غصے سے اُسے دیکھا تھا جو اُس کی ماں کے گلے لگے ایسے رو رہی تھی گویا آریان نے اُسے پینتھر کے اگر ڈال دیا ہو

مریم کیا ہوا بیٹے !! امیرا بیگم پھر سے پریشان ہوئی تھی

آریان پھر کہا ہے تُم نے اسے کچھ؟؟ امیرا بیگم نے غصے سے آریان کو دیکھا

ابھی کچھ نہیں کہا لیکن ابھی میں اسے پینتھر کا کھانا ضرور بناونگا!! آریان بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا نزدیک ایا مریم کا بازو طاقت سے تھامتے اُس نے اپنی جانب کھینچا پھر بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا آگے بڑھا مریم اُس کے ساتھ کھینچی چلی جارہی تھی !!

اُسے بری طرح خطرے کی گھنٹیاں بجتی دکھائی دے رہی تھی !! وہ رو رہی تھی

آریان چھوڑو اُسے ؛! امیرا بیگم خود بھی پیچھے بڑھتی پریشانی سے بولی آریان ان سنی کرتا آگے بڑھ رہا تھا !!

امیرا بیگم کی آواز پر حورین اور انزل بھی تیزی سے باہر آئے تھے

سامنے کا منظر دیکھ وہ لوگ بھی سمجھنے سے قاصر تھی

لیکن بہت جلد انہیں سب کچھ سمجھ آرہا تھا!!

انزل لالا پیچھے کیوں جارہے ہیں کہیں پ۔پینتھر!! حورین سامنے کا منظر دیکھ بولی جب۔ کے پینتھر کے نام پر اُس کی زبان لڑکڑائی تھی

جب کے انزل کے لب مسکرائے تھے

مریم کو روتا دیکھ حورین کو دل میں عجیب سی تکلیف ہو رہی تھی

انزل لالہ کو روکنا ہو گا مریم کو ایسی چیزوں سے بہت ڈر لگتا ہے!! حورین کہتی تیزی سے اگے بڑھنے لگے جب انزل نے اس کا تھاما

کوئی ضرورت نہیں ہے بیچ میں انے کی!! کرنے دو ویسے بھی تمہیں پتہ ہے آریان جو چاہے گا وہ ہر حال میں ہو گا!! انزل نے اُسے روکا

ک۔کیا کہے رہی ہو انزل مر جائے گی وہ اسے بہت خوف اتا ہے ایسی چیزوں سے!! حورین نے اپنا ہاتھ انزل کے ہاتھ سے چھڑوانے کی کوشش کرتے بے یقینی کہا

مر جانے دو تمہیں کیا ہو رہا ہے وہ ایک ونی میں ائی لڑکی ہے اُسے اپنے سر پہ سوار کرنے کی ضرورت نہیں ہے حورین میں نے تمہیں سمجھایا تھا نہ !! انزل نے اس کے ہاتھ پر پکڑ مضبوط کی!! ابھی آریان غصے سے آگے بڑھ رہا تھا جب اُس کا فون بجا فون پر جگمگاتا نام دیکھ آریان کے قدم بے ساختہ رکے تھے !!

اُس نے بنا مریم کی کلائی چھوڑے فون کان سے لگایا آنکھوں میں سرخی اب بھی تھی !!

سر!! مقابل سے ساحل کی آواز ائی

بولو!! آریان ہنوز سرد لہجے میں بولا

سر ابھی ابھی اسلامباد کے ہایوے پر احمد کی گاڑی دکھائی دی گئی ہے زدا دور نہیں گئی ہو گی!! ساحل نے اریان کو آگاہ کیا

جب اریان کی گرفت اس کی کلائی پر نرم پڑی!!

وہ نکلنا نہیں چاہیے جاؤ پیچھے میں اتا ہوں!! آریان کا دماغ احمد کا نام سن کر مزید خراب ہوا تھا وحشت جنون تھا جو اسے مار کر شاید ٹھنڈا ہونا تھا آریان نے اس کی کلائی چھوڑتے تیزی سے پیچھے کی جانب قدم بڑھائے !!!

دل میں جلتی آگ شاید احمد کی موت بھی ٹھنڈا نہیں کر سکتی تھی لیکن احمد کا مرنا تو تقدیر میں لکھا جاچکا تھا !!

پیچھے مریم کو امیرا بیگم نے سختی سے اپنے سینے میں بھینچا مریم کی آنکھ سے انسوں پانی کی طرح بہے رہے تھے !

وہ امیرا بیگم کے گرد اپنے ننھے ہاتھوں کا حصار باندھ چکی تھی !!

چلے ہونے والی مسز ؟؟ زریام بیسمنٹ میں داخل ہوتا بولا

اج وہ دونوں اپنے اس رشتے کو حلال اور پاک کرنے کا ارادہ رکھتے تھے ایزل بری طرح گھبرائی ہوئی تھی اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کریں؟؟ اگر غلطی سے بھی کسی تیسرے کو یہ بات پتہ لگ جاتی تو کتنی بڑی مشکلات کھڑی ہونی تھی وہ دونوں جانتے تھے!!

لیکن محبت میں مشکلات نہیں دیکھی جاتی!! زریام کے دل میں کوئی ڈر نہیں تھا

کیا ہوا؟؟ اُسے پریشانی سے خود کو دیکھتا پاکر زریام بھی سنجیدہ ہوا تھا

زریا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے!! ایزل سختی سے انکھیں میچے بولی ڈر اس کے چہرے پر واضع تھا

کس بات کا ڈر لگ رہا ہے میں ہوں نا!! زریام اسے دیکھ سنجیدگی سے بولا

ہم صحیح تو کر رہے ہیں نا؟؟ایزل گویا خود کو تسلی دلانا چاہ رہی تھی

اف کورس یہ تمہارا اور میرا دونوں کا فیصلہ تھا کہ اس رشتے کو حلال بنانا ہے اور کب تک اسے رشتے کی بنیاد حرام پر رکھے گئے محبت کی ہے اپنی محبت کو ادھوری تو نہیں چھوڑ سکتے نا!! اس محبت کو حلال تو بنانا ہے نا!! زریام اسے دیکھ ہنوذ سنجیدگی سے بولا اسے ایزل کا اس طرح بیہیویئر بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا

اگر کسی کو پتہ چل گیا تو بہت بڑی پرابلم کھڑی ہو جائے گی زریام نکاح کو چھوٹا فیصلہ نہیں ہے!! ایزل اُسے دیکھ بولی انکھوں میں انسو جمع ہو رہے تھے

تو کیا چاہتی ہو تُم؟؟ ہم لوگ ایک دوسرے کو بھول جائیں اپنی پہلی محبت بھول جائیں اپنی بے لوث محبت کو ختم کر کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں صرف اس ڈر سے کہ کسی کو پتہ لگ جائے گا تو ہمیں دور کر دیں گے ؟؟

اتنی کمزور سمجھی ہے تُم نے ہماری محبت؟؟ زریام اُسے دیکھ غصے سے بولا ایزل اس طرح کر رہی تھی جیسے اسے زریام پر بالکل بھروسہ نہ ہو جب کہ اس کا اس طرح ری ریکٹ زریام کو بہت عجیب محسوس ہو رہا تھا

نہیں ذریام میرا یہ مطلب نہیں تھا!! ایزل فوراً نفی میں سر ہلاتی بولی

پھر کیا مطلب ہے تمہارا ایزل مجھے صاف صاف بتادو !! اس طرح سے جو تُم مجھ پر ٹرسٹ نہیں کر رہی مجھے تکلیف ہو رہی ہے!! کیا اب تک میں تمہارا بھروسہ بھی نہیں جیت پایا!! زریام اسے دیکھ بولا اسے واقعی تکلیف ہو رہی تھی

ایسا نہیں ہے لیکن ا۔اگر بابا کو پ۔پتہ !! ایزل اپنے دل میں چھپے ڈر کو نکالنا چاہتی تھی

اس کا مطلب تُم اس نکاح کیلئے راضی نہیں ہو؟؟ زریام اُسے دیکھ بولا

م۔میں !! ایزل کچھ بولنے لگی تھی جب زریام نے بات کر دی

ایزل میں نے پوچھا تم اس نکاح کیلئے ابھی راضی ہو یا نہیں؟؟؟

زریام کا لہجہ سرد ہو رہا تھا

زریام میں!!! ایزل پھر کچھ بولنے لگی تھی !!

ایزل صرف ہاں یا نا میں جواب چاہیے مجھے!! زریام کو اپنا آپ بے معائنے محسوس ہورہا تھا اُسے ایزل سے اس طرح کی ریکٹ کی توقع نہیں تھی کیونکہ جہاں تک اُسے لگتا تھا ایزل اس پہ بہت ٹرسٹ کرتی تھی

لیکن یہ کوئی چھوٹی بات نہیں تھی اس لیے ایزل کافی زیادہ الجھی ہوئی تھی

زریام کی بات پر ایزل زور سے آنکھیں بند کئے اپنے ہاتھوں کی مٹھیا بنائے تکلیف ہوتے دل کے ساتھ دھیرے سے نفی میں سے ہلا گئی وہ واقعی شاید ابھی اس نکاح کے لیے تیار نہیں تھی زریام نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا تو جو کل تک اس رشتے کو حلال بنانے کی بات کر رہی تھی اور آج اچانک سے اس طرح نفی کررہی تھی گویا زریام کوئی غیر ہو جب کے نفی کرتے وقت ایزل کے دل میں کتنی تکلیف ہو رہی تھی صرف وہی جانتی تھی لیکن وہ واقعی ابھی اپنے ماں باپ سے چھپ کر اتنا بڑا قدم اٹھانے کی حالت میں نہیں تھی یا پتہ نہیں کیا تھا اس کے دل میں ایسا کون سا ڈر تھا جو ذریام کا سہارا بھی نہیں لے پا رہا تھا !!

زریام نے بکھرتی انکھوں کے درمیان اسے دیکھا تھا!!

ایزل نے زریام کی انکھوں میں دیکھا اس کی انکھوں میں تکلیف دیکھ ایزل کو اپنا اپ ختم ہوتا محسوس ہوا لیکن وہ کیا کرتی وہ اتنا بڑا قدم اٹھانے کی ابھی طاقت نہیں رکھتی تھی!!

ذ۔زریام !! ایزل نے اسے پکارا

کچھ مت بولو ایزل مجھے پتہ لگ گیا ہے تُم کیا چاہتی ہو لیکن ہم مزید حلال رشتے کو نہیں چلائیں گے جب تک تم نکاح کے لیے تیار نہیں ہو جاتی جب تک تمہیں مجھ پر یقین ہو جاتا ہم دوبارہ نہیں ملیں گے مزید گناہ میں اپنا اللہ کے قریب نہیں بنانا چاہتا ویسے ہی بہت گنہگار ہیں ہم جب تم نکاح کے لیے راضی ہو مجھے بتا دینا نکاح کرنے کے بعد ہی اب ہم ملیں گے!! بس ایک افسوس ہے مجھے کہ اب تک میں تمہارے دل میں وہ یقینی کا پہاڑ نہیں بنا پایا جو تم میرے دل میں بنا چکی ہو خیر کوئی بات نہیں اپنا خیال رکھو!! میرے ہی پیار میں کوئی کمی رہ گئی ہو گی!!

زریام اسے دیکھ بولا

ایزل نے تڑپ کر اُسے دیکھا تھا

ک۔کیا ؟؟ ایزل نے بے یقینی سے کہا یعنی نکاح تک وہ زریام سے نہیں مل پائے گی سوچ ہی کتنی غرق تھی

وہی جو تُم نے سنا !! زریام اُسے دیکھ کہتا اب جانے کیلئے جب ایزل نے اُس کا ہاتھ تھاما

ن۔نہیں زریام میں آپ سے ملے بنا اتنا وقت کیسے رہو نگی؟؟ ایزل نفی میں سر ہلاتی بولی

جب زریام کے چہرے پر اذیت بھری مسکراہٹ نے جگہ لی

یعنی تُم نے سوچ لیا ہے کہ تم نکاح کے لیے راضی ہونے میں اور مجھ پر یقین کرنے میں بہت وقت لوگی!! زریام کو اُس کی باتیں تکلیف دے رہی تھی

ن۔نہیں میں۔۔۔ایزل کو سمجھ نہ ایا وہ کیا بولے

چھوڑ دو مجھے سمجھ اگیا تم کیا کہنا چاہتی ہو لیکن اب ہم دونوں خاموش محبت کریں گے جب تک ہم اک پاک رشتے میں نہیں بندھ جاتے !! وہ تکلیف سے کہتا پھر اگے بڑھا جب اک بار پھر ایزل کی اواز پر قدم رکے

ن۔نہیں زریام ایسا مت بولیں ہم ملینگے روز!! ایزل اُس کے سامنے اتی بولی

ذریام نے اُسے تفنکی نگاہوں سے دیکھا یعنی اک طرف وہ اس پہ بھروسہ نہیں کرتی تھی اور ایک طرف اسے ملنا بھی تھا زر یام نے بے یقینی سے اسے دیکھا!!

تمہارے دماغ بھی کیا چل رہا ہے ایزل مجھے نہیں پتا!! زریام اُسے دیکھ کہتا آگے بڑھا اور حویلی سے نکلتا چلا گیا

وہ خوبرو مرد دس منزلہ بنے عالیشان بنگلے کی چھت پر بلیک پینٹ پر سفید شرٹ میں ملبوس دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے تمام تر وجاہت کے ساتھ کھڑا تھا وہ اتنی اچائی پر تھا کے نیچے موجود تمام گھر کسی چھوٹے سے کھلونے کی طرح لگ رہے تھے

کیا خبر ہے ؟؟ اُس کی پرکشش گھمبیر آواز گونجی وہ اپنے آپ چھے کھڑے اپنے آدمیوں سے متوجہ تھا

سر شاہ حویلی کے گھر شادی ہے اگلے 14 دن بعد !! پیچھے کھڑے شخص نے نظریں جھکائے جواب دیا

کس کی؟؟ اُس نے سامنے نظریں جمائے کہا

سکندر شاہ کی بیٹی کی!! اُس نے فوراً آگاہ کیا

حورین؟؟ اُس نے نام پکارا

جی ہاں !!

کس سے ہورہی ہے شادی؟؟ اگلا سوال ارحاب کی جانب سے ہوا

اُن ہی کے کزن شہرام شاہ سے !! وہ ہنوز نظریں جھکائے بولا

ٹھک سے جاؤ !! ارحاب نے حکم دیا جب پیچھے کھڑے بندے فوراً جانے کیلئے مڑے

اپنی بہن کی ہر اذیت کا بدلہ تمہاری بیٹی سے ہو گا سکندر شاہ !! ارحاب غصے سے چیخا تھا

اج اُس نے ماموں جانا یا آپ اُن کیلئے استعمال نہیں کیا تھا !!

اپنی بہن کو بہت جلد وہاں سے نکل والونگا لیکن پہلے وہ تمام بدلہ تمہاری بیٹی پر پورا ہو گا جو اذیت میری بہن برداشت کریگی وہی تمہاری بیٹی بھی کریگی!! ارحاب کی آنکھوں میں وہشت بدلے کی آگ بری طرح جل رہی تھی وہ کسی کو معاف نہیں کرنے والا تھا اپنی بہن کی اذیت کا اک اک بدلہ لینے کا وہ ارادہ رکھتا تھا

14 دن !! بس یہ 14 دن اور پھر وہ ہو گا جو کسی نے سوچا نہیں ہو گا !! ارحاب حلق کے بل دھاڑا تھا گویا سامنے سکندر شاہ ہو!! کیونکہ اُس کے نزدیک ونی اُنہوں نے ہی لی تھی!!

وہ اتنی قوت سے دھاڑا تھا کے کافی دور تک آواز گونجی تھی بدلے کی آگ ہر چین کروا سکتی تھی یہاں بدلے کے بدلے آگ ملتی ہے !!

ارحاب کی سرخ آنکھیں اُس کے اندر جلتی اس آگ کو بیان کر رہی تھی!!

وہ واقعی اب پہلے جیسا ارحاب نہیں رہا تھا وہ اپنے اصلی روپ میں آچکا تھا ک وہ کسی سے کم نہیں تھا کیونکہ وہ ارحاب شاہ تھا!

مریم بیٹھوں بچے !! انہوں نے مریم کو صوفے پر بٹھایا تھا حورین نے بھی مریم کے پاس جانے کیلئے قدم بڑھاے جب انزل نے پھر سے اُس کا ہاتھ تھاما

کیا کر رہی ہو انزل چھوڑو میرا ہاتھ دیکھو وہ کتنی بری طرح رو رہی ہے !! حورین نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کے دوبارہ کوشش کی

انزل نے غصے سے اسے گھورا تھا جب وہ اس کی گھوری نظر انداز کرتی زبردستی اپنا ہاتھ چھوڑوا کر صوفے کی جانب بڑھی جہاں مریم بری طرح رو رہی تھی اور امیرا بیگم اسے اپنے سینے سے لگاے بیٹھی تھی

مریم کچھ بول نہیں رہی تھی بس بری طرح رو رہی تھی!!

مریم !! حورین نے اس کے برابر میں بیٹھ کر اس کا ہاتھ تھاما

مریم نے فورا اسے دیکھا تھا

ایسے نہیں روتے !! حورین نے اُس کے انسوں اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے کہا

مریم کے چہرے پر اس حال میں بھی حورین کو دیکھ مسکراہٹ پھیلی تھی

حورین نے اُسے اپنے سینے سے لگایا جب مریم کی انکھوں سے مزید تیزی سے انسوں بہنا شروع ہوئے

ایک خوشی تھی کہ عین اس کے پاس ہے!!

بس بس!! روتے روتے اُس کی ہچکیاں بن چکی تھی جب حورین نے پانی کا گلاس اُس کے لبوں سے لگاتے نرمی سے کہا

مریم نے کپکپاتا ہاتھوں سے گلاس تھاما اور ایک گھونٹ پانی پیا !!

بس !! اس نے پانی کا گلاس پیچھے کرتے کہا جب حورین نے گلاس واپس ٹیبل پر رکھا

حورین کافی دیر تک اسے خود سے لگائے چپ کرواتے رہی جب مریم کا رونا تھوڑا کم ہوا تو اس نے اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا!! جبکہ حورین کو مریم کے پاس دیکھ امیرا بیگم کو خوشی ہوئی تھی

ناشتا کیا ؟؟ حورین اس کا مرجھایا ہوا چہرہ دیکھ بولی جب مریم نے دھیرے سے نفی میں سر ہلایا

میں نے بھی نہیں کھایا چلوٗ آجاوٗ مل کر ناشتہ کرتے ہیں!! حورین دھیما سا مسکرا کر بولی جب کے پیچھے کھڑی انزل کہ تن بدن میں اگ لگ رہی تھی

اس نے کتنی کوشش کی تھی حورین کو بھڑکانے کی اس نے جان لگا دی تھی کہ حورین مریم سے دور رہے اس کے باوجود بھی حورین کیسے مریم کے پاس بیٹھ کر اسے اتنے پیار سے سمجھا رہی تھی؟؟؟

یہی چیز انزل کو اندر سے کھا رہی تھی

جاؤ جلدی سے منہ دھو کراؤ گندا بچہ رو رو کر چہرہ کیسے سجا لیا ہے!! حورین اُس کا حد سے زدا سرخ چہرہ دیکھ بولی مریم کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تھی وہ اسباب میں سر ہلاتی کھڑی ہوئی پھر اپنے کمرے کی جانب بڑھی!!

ایک سکون سا تھا دل میں ہاں حورین اُس کے پاس تھی اسی لیے ہی تھا !!

مریم نے مسکراتے ہوئے جلدی سے چہرہ دھویا وہ معصوم سی بچی اپنا غم بھول چکی تھی اسے بس حوریں یاد تھی !! یہ ہوتی ہے سچی محبت!! حورین اس کے لیے بہت بڑی جگہ دل میں رکھتی تھی!!

کچھ ہی دیر میں مریم منہ ہاتھ دھوتی فریش ہوئے نیچے ائی تھی!! جہاں ملازمہ ناشتہ لگا رہی تھی

حورین ادھر اؤ!! انزل نے غصے سے حورین کو پکارا جب حورین اس کے پاس ائی

ہاں انزل بولو؟؟ حورین نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

یہ کیا کر رہی ہو تُم؟؟ انزل غصے سے بولی جب حورین نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

کیا کیا میں نے ؟؟ وہ نہ سمجھی سے بولی اسے انزل کی باتیں سمجھ نہیں ا رہی تھی

یہی جو تُم اُس لڑکی میں گھس رہی ہو میں نے منع کیا تھا نہ ؟؟انزل غصے سے بولی

انزل برا مت ماننا لیکن میں تمہاری غلام نہیں ہوں جو تم مجھے اس طرح حکم دے رہی ہو!! انزل کا اس طرح حکم دینا حورین کو بلکل پسند نہیں آیا تھا وہ اپنے بھائیوں کی اکلوتی بہن تھی جو بچپن سے لاڈ سے پالی گئی تھی اسے کسی کے حکم کی عادت نہیں تھی اپنے لالا اور ماں باپ کے علاوہ!!

جب کے اُس کی بات پر انزل نے اسے گھورا تھا !!

عین!! جب پیچھے سے مریم نے حورین کو پکارا حورین جو خود بھی سنجیدگی سے انزل کو گھو رہی تھی مریم کی اواز سن کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی اس نے مسکرا کر مریم کو دیکھا پھر اس کی جانب قدم بڑھائے انزل کو اپنی اگنورنس پر دل کیا وہ ساری دنیا کو اگ لگا دے!!!

آجاؤ!! حورین نے اُس کا ہاتھ نرمی سے تھامے ڈائننگ ٹیبل کی جانب قدم بڑھائے

بیٹھو!! حورین نے کرسی پیچھے کرتے اسے بیٹھنے کا کہا جب مریم مسکرا کر بیٹھی

حورین بھی اس کے برابر والی کرسی پر بیٹھی تھی!!

دیکھو ناشتے میں میں نے کیا بنوایا ہے تمہارے لیے؟؟ حورین نے اُسے ٹیبل کی جانب متوجہ کیا جہاں ہر چیز مریم کی فیورٹ تھی مریم کی پسند سے حورین اچھی طرح واقف تھی!!

تمہیں یاد تھا عین یہ سب چیزیں مجھے پسند ہیں؟؟ وہ بھرائی انکھوں سے بولی

میں بھول سکتی ہوں کیا؟؟؟ حورین نے اُس کے گال پر ہاتھ رکھ اُسے انسو روکنے کا اشارہ کیا!!

چلو جلدی سے کھانا شروع کرتے ہیں بہت بھوک لگ رہی ہے !! حورین نے مسکرا کر فوک میں بائٹ بھرتے مریم کے لبوں کے قریب کیا مریم نے مسکرا کر پہلے حورین کو دیکھا پھر اُس کے ہاتھ سے چنک کھایا

یہ بہت مزے کی ہے!! مریم مسکرا کر بولی کافی دن بعد وہ اس طرح فریلی خوشی سے کھانا کھا رہی تھی ورنہ تو اس کے حلق سے نوالا تک نہیں اترتا تھا!!

مریم نے پورا ناشتہ حورین کے ہاتھ سے کیا تھا حورین بھی مسکرا کر نوالہ اسے کھلاتی تو دوسرا خود کھاتی ان دونوں نے بہت ساری باتوں کے درمیان ناشتہ کیا تھا جبکہ دور بیٹھی امیرا بیگم خوشی سے مسکراتی دونوں کو دعا دے رہی تھی وہی انزل غصے سے ان دونوں کو گھور رہی تھی چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا!! اس کے لیے یہ چیز ناقابل قبول تھی!! کیوں؟؟ وجہ کوئی نہیں جانتا تھا !!

دوسری جانب آریان کی گاڑی ہارش ڈرائیونگ کرتی ہائی وے کی اور بڑھ رہی تھی!!

جب اُس کا فون بجا آریان نے فون کام سے لگایا

ہاں ساحل!! اریان فون کان سے لگاتے کہا

سر وہ گاڑی اگے نکل گئی ہے!! ساحل نے دھمی اواز میں کہا

مجھے اس گاڑی میں بیٹھا وہ شخص چاہیے اگر وہ نہیں ملا تو قسم خدا کی تم سب کو اج ہی دنیا سے رخصت کر دوں گا!! کسی کو زندہ نہیں چھوڑوں گا!!آریان کال پر ہی دھاڑا تھا

ساحل نے اپنا سانس روکا

ج۔۔جی ابھی ساحل اپنی بات پوری کرتا کے آریان کھٹاک سے موبائل بند کر چکا تھا!!

اُس کی آنکھوں میں سرخی بڑھ رہی تھی وہ تیزی سے فل سپیڈ میں ڈرائیونگ کر رہا تھا گاڑیوں کو پار کرتے اُسے کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی !؛

بیس منٹ کی ہارش ڈرائیونگ کے بعد آریان کی گاڑی احمد کی گاڑی کے سامنے اک جھٹکے سے رکی تھی ساتھ ہی آریان کے بندوں کی بلیک تمام گاڑیاں اُس بیچ میں موجود گاڑی کو گھیر چکی تھی

سامنے اریان کی گاڑی تھی جس نے اس گاڑی کو روکا تھا باقی ہر جگہ پوری طرح گاڑیاں لائن سے لگتی احمد کی گاڑی کو قید چکی تھی

آریان نے نیچے ہاتھ مارتے اپنی گن اٹھائی اُسے لوڈ کرتے آریان دروازہ کھولتا باہر نکلا !!

وہ بھاری قدم لیتا بیجو بیچ ایا تھا

جب کہ اریان کے ادمی بھی اب گاڑی سے اترتے اپنی اپنی گن تھام چکے تھے

احمد کی گاڑی میں موجود شخص اب تک باہر نہیں ایا تھا!!

آریان اُس گاڑی کو دیکھ تنزیہ مسکرایا تھا !!

باہر آ!! آریان سرد لہجے میں بولا

لیکن اندر بیٹھا شخص گویا باہر انے کو تیار نہیں تھا

آریان نے آنکھ سے ہلکا سا اشارہ کیا تھا جب اس کے دو بندے فورا اگیا ہے انہوں نے گاڑی کا دروازہ کھولا!! لیکن لوک تھا

انہوں نے پیچھے مڑتے کو دیکھا

ہٹو دونوں سامنے سے!! اریان نے ان دونوں کو دیکھ کہا جب وہ دونوں جلدی سے پیچھے ہوئے اریان نے گن کا نشانہ لیتے لوک پر گن چلاتے نشانہ لیا ایک جھٹکے میں کار لوک ٹوٹا تھا جب آریان کے بندوں نے فوراً دروازہ کھولتے اندر موجود شخص کو باہر نکالا

اس کا چہرہ ناکاپ سے ڈھکا دیکھ آریان نے گہیرا سانس لیتے اپنے غصے کو ضبط کیا تھا!!

اپنے غلیظ چہرے کا دیدار خود کروائے گا یا میں کرواؤں؟؟ آریان دبی دبی آواز میں غراتا بولا

مقابل کی آنکھوں میں خوف کی تحریر کوئی بھی پڑھ سکتا تھا !!

اپنی موت کا وقت گننا شروع کردے!! ساحل چہرے سے نقاب ہٹاؤ اس کے !! آریان کی بات پر ساحل تیزی سے اُس تک پہنچا پھر اُس کا نقاب کھولنے لگا جب اُس نے ساحل کے چہرے پر وار کرنا چاہا!! جو آریان آگے بڑھتا اُس کا ہاتھ تھامے روک چکا تھا آریان نے سخت گرفت سے اُس نقاب پوش لڑکے کا ہاتھ موڑا

اہ۔۔۔اُس کی درد ناک چیخ اُس ویرانی کے گونجی تھی

اریان سرخ آنکھیں اس کے چہرے پر گاڑے اُس کا ہاتھ سفاکی سے موڑ چکا تھا!!

ابھی اس کا ہاتھ ٹوٹتا جب آریان نے گرفتار سے آزاد کیا کیونکہ ابھی اسے مارنا نہیں تھا ابھی اسے بہت تڑپانہ باقی تھا!!

اہ۔۔ایک اور چیخ اس کی گونجی تھی ہاتھ بری طرح ٹوٹنے کو ہو رہا تھا

اریان کی گرفت کچھ لمحے میں اس کا ہاتھ اذیت سے دو چار کرچکا تھا !! یہ گرفت اُس گرفت کے اگے کچھ بھی نہیں تھی جو اریان مریم کے ہاتھوں پر پکڑتا تھا وہ بہت ہلکے ہاتھوں سے پکڑتا تھا لیکن مریم کے لیے وہ بھی حد سے زیادہ سخت گرفت ہوتی تھی اور اریان کے سخت گرفت یہ تھی جو ابھی ابھی اس نقاب پوش لڑکے کے ہاتھ پر بنی تھی اگر ایسی گرفت مریم کے انداز میں اریان اپناتا تو مریم کا ہاتھ اسی وقت کام کرنا چھوڑ سکتا تھا!!

ایسی غلطی مت کرنا؛! اریان نے اس کی انکھوں میں اپنی سرخ آنکھیں گاڑے سرد لہجے میں کہا

ہٹاؤ یہ پردہ اس کے چہرے سے!! آریان نے کہا تھا جب ساحل نے فوراً اُس کا نقاب ہٹایا نقاب کے نیچے چھپا چہرہ دیکھ سب نے حیرت سے دیکھا تھا !!

وہ احمد نہیں تھا جب کے آریان کا تصورات مزید تنے تھے آنکھوں میں شعلے بھڑکنے لگے تھے!!

غصے سے گردن کی نسیں نمایاں ہونے لگی تھی جبکہ حسین چہرہ سرخیاں برسا رہا تھا!! مقابل بھی چہرے پر تکلیف لیے کو اُس کی کلائی سے ہوتے اس کے چہرے تک دکھ رہی تھی اریان کے چہرے کو دیکھ رہا تھا!! جو لمحہ با لمحہ سرخی بڑھاتا آریان کا غصّہ بیان کر رہا تھا

تیرا بھائی کہا ہے؟؟ آریان نے سخت لہجے میں استفسار کیا جب سامنے کھڑا حمزہ سختی سے آنکھیں میچ گیا !!

میں نے پوچھا تیرا بھائی کہا ہے !! آریان نے آگے اتے دھاڑتے ہوئے پوچھا

م۔مجھے نہیں پتہ !! حمزہ نے نفی میں سر ہلاتے جواب دیا

جھوٹ!!! تیرا بھائی کہاں ہے تجھے پتہ ہی نا ہو ہی نہیں سکتا !!آریان کی غصے سے رگے تک نمایاں ہورہی تھی

جب کے سامنے کھڑا حمزہ جو احمد کا بڑا بھائی کا اپنے ہاتھ میں ہوتی شادی تکلیف سے دو چار تھا

م۔مجھے سچ میں نہیں پتہ !! حمزہ کی آنکھیں بھی تکلیف سے سرخ ہورہی تھی

یہ گاڑی احمد کی ہے کیا کر رہی ہے تیرے پاس؟؟ آریان نے سرد لہجے میں استفسار کیا

یہ گاڑی مجھے ہائی وے کے بیک سائڈ پر ملی ہے !! حمزہ نے نظریں جھکائے جواب دیا

جھوٹ مت بول !!ساری بات بتادیں اس سے پہلے حرام موت مارا جائے !! آریان کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی کے ابھی چھے کی چھے گولیاں اُس کے اندر اُتار دے

م۔میں سچ کہے رہا ہوں جس رات ازبک مرا تھا اُس رات سے احمد غائب ہے میں نے بھی بہت ڈھونڈا لیکن نہیں ملا!! حمزہ نے محض اتنا کہا

تُو کہا تھا؟؟ آریان کی طرف سے دوسرا سوال ایا

بول!! اُسے خاموش دیکھ وہ دھاڑا

م۔مجھے پتہ تھا احمد کے بدلے خون بہا ہو گا اسلئے حویلی سے بھاگ گیا تھا لیکن قسم خدا کی مجھے نہیں پتہ احمد کہا ہے !! حمزہ آریان کے سرخ چہرے کو دیکھ بولا

جب تک احمد نہیں مل جاتا جب تک تُو اک موت ائی بھی بتر زندگی گزارے گا اُس سے جُڑا ہر رشتے کو ختم کرکے رکھ دونگا !! اور جب احمد مل جائیگا اُس کے ساتھ ساتھ تُجھے بھی گولی مار دونگا تُم جیسے بزدل مرد کا اس دنیا میں کوئی کام نہیں کو ڈر کر چھپ جاتے ہیں پھر بلی کسی اور کو چڑھاتے ہیں!! آریان اُس کے چہرے پر غرایا

لے جاؤ اسے!! آریان سرخ آنکھیں پھیرتا بولا

جب حمزہ کے چہرے پر کالا ماسک پہناتے اُسے گاڑی میں بٹھایا گیا !!

آریان نے آگے بڑھتے گہرے گہرے سانس لیتے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کی جو کے کافی مشکل تھا اُسے اج احمد کی موت لکھنی تھی لیکن قسمت شاید وقت چاہتی تھی !!

آریان نے بھاری قدم لیتے گاڑی کی جانب قدم بڑھائے گاڑی میں بیٹھتے اس نے ڈیش بورڈ پر طاقت سے ہاتھ مارا

رگے اب تک نمایا تھی غصے کی انتہا نہیں تھی!!

میرا صبر بہت آزمایہ جارہا ہیں پھر اسی طرح ٹوٹ کر برسوں گا سب کچھ تحس نحس کرکے رکھ دونگا !! آریان اسٹیرنگ پر طاقت سے ہاتھ مارتا دھاڑا تھا

نیچے رکھی ازبک کی تصویر پر نظر جاتے ہی اریان کچھ پل ٹھہرا تھا انکھوں میں اشتیال کی سرخی بڑھی تھی اس نے ہاتھ اگے بڑھا کر ازبک کی تصویر تھامتے اپنے اگے کیا تاثرات دھیرے دھیرے ازبک کی یاد میں بدل رہے تھے

بہت جلدی چھوڑ کر چلا گیا نا؟؟نہیں بلکہ چھین لیا گیا جس نے بھی چھینا ہے کتے کی موت دوں گا!! تیرا بدلہ اس خاندان کا ہر فرد مر کر بھی نہیں چکا سکتا!!

تیری قیمت کیا تھی میری زندگی میں یہ احمد کی موت بتائیگی!! آریان ازبک کی تصویر سرخ آنکھوں سے دیکھتا دھیما لیکن سرد لہجے میں بولا

پھر مزید کچھ دیر تک ازبک کی تصویر دیکھتے اُسے نرمی سے واپس سامنے رکھا !! جہاں سے وہ ہمیشہ اریان کی نظروں کے سامنے رہے گی

پھر آریان نے ڈیرے کی جانب رخ لیا تھا وہ ابھی فلحال کسی سے بات کرنا نہیں چاہتا تھا اس لیے اس نے حویلی کا رخ لینے کے بجائے ڈیرے کا رخ لیا تھا

ڈیرے پر پہنچ کر آریان گاڑی سے اترتا اندر داخل ہوا !!

آریان نے اندر کی جانب قدم بڑھائے جب

ڈیرے پر شہرام کو دیکھ وہ ششدر ہوا تھا!! کیونکہ شہرام کبھی بھی یہاں نہیں آتا تھا

آریان آگے بڑھا جب شہرام فوراً آریان کو دیکھتا کھڑا ہوا

اسلام علیکم ادا سائی ! شہرام نے ادب سے سلام کیا

وعلیکم السلام!! آریان نے بھی اُسے دیکھ جواب دیا

خیریت یہاں کیسے؟؟ سوال پوچھتے آریان کرسی پر بیٹھا تھا ساتھ شہرام کو بھی بیٹھنے کہا اشارا کیا تھا

ادا سائی مجھے اپ سے کچھ بات کرنی تھی!! شہرام الجھ کر بولا اُسے پتہ نہیں تھا جب وہ کہے گا کے حورین سے اُسے شادی نہیں کرنی وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے تو کیا ہو گا؟؟ آریان کا کیا ریکشن ہو گا؟؟ وہ یہیں سوچ کر پاگل ہورہا تھا

ایسی کون سی بات تھی شہرام جو تُم یہاں آگیے میرے گھر پر انے کا بھی انتظار نہیں کیا ۔۔۔آریان اُسے دیکھ بولا

ادا سائی م۔مجھے شادی کے بارے میں بات کرنی تھی!! شہرام نظریں جھکائے بولا

شادی کے بارے میں؟ اچھا بولو!! اریان مکمل طور پر اس کی جانب متوجہ ہوا تھا

دراصل ادا م۔م۔۔شہرام سے بولا نہیں جا رہا تھا ایک طرف اس کی محبت جبکہ دوسری طرف جان سے عزیز ادا سائی!!

وہ زندگی کے اس موڑ پر تھا جہاں اسے کسی ایک چیز کو چننا تھا!!

شہرام کیا ہوا ہے تمہیں؟؟ سب ٹھیک ہے؟؟ اس کے چہرے کی رنگت اور اس کو لڑکھڑاتا دیکھ اریان نے سنجیدگی سے استغفار کیا

ج۔جی ادا سائی میں بلکل ٹھک ہُوں!! شہرام نے اسباب میں سر ہلایا

بولو کیا کہنا چھا رہے ہو؟؟ آریان اُسے دیکھ بولا

و۔وہ دراصل م۔۔۔ابھی وہ بول رہا تھا جب زریام ڈیرے میں داخل ہوا

لالا!! زریام کی اواز پر ان دونوں نے ایک ساتھ اوپر دیکھا تھا

ہاں؟؟؟ آریان نے اُسے دیکھ کہا جو حیرت سے یہ شہرام کو دیکھ رہا تھا

شہرام تُم یہاں خیریت ہے ؟؟ اُسے بھی حیرت ہورہی تھی

ہاں خیریت ہے وہ بس ایسے ہی! شہرام نے اسے دیکھ کہا جب زریام نے اس اسباب میں سر ہلایا

لالا آپ کی اج فلائٹ ہے !! زریام نے میر کو دیکھ کہا

جب آریان کو یاد ایا اج اُسے دبئ کیلئے لیتے

اوہ ہاں!! ٹینشن میں ذہن سے ہی نکل گیا !! آریان اُسے دیکھ بولتا اٹھ کھڑا ہوا

شہرام تمہیں جو بھی بات کرنی ہے حویلی میں یا پھر فون پر کرلینا!! آریان شہرام کو دیکھ نرمی سے بولا جب شہرام نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

آریان بھاری قدم لیتا اب ڈیرے سے نکلتا چلا گیا !!

دبئ میں بہت سے کام اٹکے تھے جو اُسے جاکر سلجھانے تھے۔۔

شہرام اور زریام بھی ساتھ ہی اپنی اپنی گاڑی میں حویلی کے لیے نکل چکے تھے!!

زریام حویلی پوہوچتے ہی اپنے کمرے میں داخل ہوا اس کے کمرے میں گھپ اندھیرا تھا !!

زریام بھاری قدم لیتا صوفے پر پرجمان ہوا صبح ایزل کا کہا اک ایک لفظ اُس کے دماغ میں چلتا اس کا سر بری طرح درد کر رہا تھا!!

اور جتنا خود کو سوچنے سے روک رہا تھا سوچے اتنا ہی اس پر حاوی ہو رہی تھی!!

اُسے تکلیف ہورہی تھی ایزل کے اس طرح ریکٹ سے کیونکہ اُسے امید نہیں تھی اور اگر کوئی شخص اپ کی امید پر پورا نہیں اترتا وہ تکلیف کیا ہوتی ہے وہ شاید اس دنیا کا ہر فرد اچھے سے جانتا تھا !

زریام ایزل سے بہت محبت کرتا تھا اور بدلے میں وہ ایزل سے یہ ایکسپیکٹ نہیں کر رہا تھا!!

اس نے انکھیں مندتے صوفے کی پشت سے ٹیک لگایا!!

اس کی انکھوں میں وہ منظر چل رہا تھا جب ایزل نے نکاح کے لیے نفی میں سر ہلایا تھا اچانک اس کے دماغ میں شدید تکلیف کا احساس ہوا!!

کیوں؟؟ اخر کیا کیا تُم نے ؟؟ وہ آنکھیں کھولتا شدید تکلیف ہوتے سر کے ساتھ بولا آنکھیں پل میں سرخ ہوئی تھی محبت کا جنون جو سوار تھا سر پر

مجھے تُم سے یہ امید نہیں تھی ایزل اخر کیوں میرے جذبات جانتے بوجھتے تم نے نکاح کے لیے انکار کیا کچھ غلط تو نہیں کر رہے تھے اس رشتے کو حلال ہی تو بنا رہے تھے!! زریام اپنا چہرہ ہاتھوں میں بھرا دھاڑا تھا

اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کریں ؟؟

یہ چیز اسے شاید اس وقت تکلیف نہیں دیتی جب ایزل اسے پہلے اس رشتے کو حلال بنانے کا نہ کہتی ایک دن پہلے اس نے کہا تھا کہ وہ اس رشتے کو حلال بنانا چاہتی ہے پھر اگلے ہی دن وہ اس بات سے مکر گئی تھی کیوں اخر؟؟؟ زریام کو یہی بات ستا رہی تھی

کچھ تو ہوا ہے اس ایک رات میں تم راضی تھی ایزل!! زریام کی آنکھوں میں سرخی اُتر رہی تھی گویا ابھی خون نکالنے لگیں گی

اک بار تو بتاتی ٹرسٹ ہی کر لیتی اتنے وقت میں تمہارا بھروسہ تو جیتا تھا نہ میں نے ؟؟ زریام بے بسی سے بولا

محبّت واقعی بڑی کمبخت ہوتی ہے!! اور اگر مرد کو ہو جائے تو کہیں کا نہیں چھوڑتی!! بے بسی پر ٹوٹنا کیا ہوتا ہے وہ اس وقت زریام سے کوئی پوچھتا

وہ ایزل سے محبت کرتا تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ وہ بھی اس سے محبت کرتی ہے کل تک وہ اس پر بھروسہ کرتی تھی پھر اج اچانک وہ کیسے مکر گئی تھی ؟؟نکاح کا فیصلہ اسی کا ہی تو تھا!! وہی تو چاہتی تھی اس رشتے کو مکمل کرنا اور جب اس کی بات پر زریام نے بھی اتفا کرتے اپنے دل کی سنی کیونکہ وہ اُسے اپنے محرم کے روپ میں ہی چھونا چاہتا تھا تو ایزل نے اس کے سارے جذبات توڑ دیے!! وہ یہی سوچ رہا تھا

جس سے ہم محبت کرتے ہیں اُسے چھونے کی توقع ہوتی ہے لیکن وہ زریام شاہ تھا وہ ایک بہترین مرد تھا جو صرف اپنے محرم کو چھونے کا پختہ ارادہ رکھتا تھا اس نے سوچ لیا تھا وہ ایزل کو جب تک نہیں چھوئے گا جب تک وہ اس کے محرم نق بنے ان کے پیار کو اک سال ہونے والا تھا لیکن زریام نے اسے چھوا تک نہیں تھا یہ تھی شاہ حویلی کے مردوں کی مردانگی!!

یہ محبت کسی کو تکلیف دے بنا نہیں سکتی ؟؟جب جب کسی کو محبت ہوئی تاریخ میں لکھا ہے وہ تب تب رویا ہے!!

آخری کیوں؟؟ محبت اسانی سے کسی کو دستیاب نہیں ہوتی؟؟؟کچھ محبت کے امتحان میں جیت جاتے ہیں کچھ یک طرفہ محبت کے نیچے دب جاتے ہیں جب کے کچھ تکلیف سے چور اپنی محبت کو چھوڑ دیتے ہے کیونکہ یہ سماج بہت ظالم ہوتا ہے !! تو پیار کرنے والوں کو کبھی کوئی خوش نہیں دیکھ سکتا!!

آریان حویلی میں داخل ہوا !! اس وقت لاؤنج میں کوئی بھی نہیں تھا یقینا سب اپنے اپنے کمروں میں تھے!!!

آریان نے اپنے کمرے کی پر قدم بڑھائے کمرے کا دروازہ کھولتے وہ اندر داخل ہوا!!

مریم اندر نہیں تھی اس نے تو غور بھی نہیں کیا وہ نظر انداز کرتا شاور لینے کے گرز سے باتھ روم میں بند ہوا!!

کچھ ہی دیر میں باہر نکلتے اریان نے گھڑی پر نظر ماری!!

اس کی فلائٹ میں بس ایک گھنٹہ ہی باقی تھا!!

وہ ریڈی ہورہا تھا جب مریم دروازہ کھولتی داخل ہوئی اسے پتہ نہیں تھا کہ اریان کمرے میں ہے اُسے لگا کے وہ اب بھی باہر ہے جبکہ اتنی دیر سے وہ حورین کے پاس تھی حورین اور وہ دونوں باتیں کر رہے تھے!!

مریم کے چہرے پر مسکراہٹ تھی نہایت پرسکون سی کیونکہ حورین اس کی جان سے عزیز دوست اس سے راضی تھی!!

مریم نے ایک بار بھی حورین کے پچھلے کچھ دنوں والے رویے پر شکوہ نہیں کیا تھا وہ ایسی تو تھی صاف دل کی ایک نازک سی گڑیا!!

مریم مسکراتی ہوئی داخل ہوئی سامنے آریان کو دیکھ اُس کی مسکراہٹ سمٹی تھی !!! وہ ایک جگہ سٹل ہوئی تھی!!

آریان ہاتھ میں گھڑی پہنتا اب شوز پہن رہا تھا !! مریم ساخت کیفیت میں اُسے دیکھ رہی تھی

جو بلیک ٹی شرٹ کے اوپر بلیک لیڈر کی جیکٹ جب کے بلیک ہی پینٹ میں ملبوس ہاتھ میں قیمتی گھڑی پہنے بالوں کو نفاست سے بنائے حد سے زدا پروقار نظر آرہا تھا!!

آریان ہر لحاظ سے اسی طرح تھا جس طرح مریم نے اپنے ہونے والے شاہ جی کو سوچا تھا وہ خوبصورت وجاہت سے بھرپور تھا لوگ اُس کی وہشت سے ڈرتے تھے!! جب کے وہ اک پتھر دل انسان تھا بس اک چیز مختلف تھی مریم نے سوچا تھا وہ جو بھی ہو بس اس سے پیار کرے اور باقی سب کے لیے پتھر دل ہو لیکن یہاں اریان اس کے لیے بھی پتھر دل تھا!!

اُس میں کسی چیز کی کمی نہیں تھی سوائے دل کی جو مریم کیلئے نہیں دھڑکتا تھا!!

مریم اُسے دیکھ رہی تھی جب بے ساختہ آریان نے بھی نظریں اٹھائے دروازے کی جانب دیکھا اُسے خود کی جانب دیکھتا پاکر آریان نے ابرو اٹھائے اُسے دیکھا

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ؟؟ اُسے مسلسل خود کو دیکھتا پاکر اریان سرد لہجے میں بولا

جب مریم جھٹکے سے دنیا میں اتی نظریں جھکا گئ

آریان اُس سے نظریں پھیرتا خود پر پرفیوم چھڑکنے لگا آخری نظر خود کو آئینے میں دیکھتے آریان نے بالوں میں ہاتھ پھیرا سائڈ ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھاتے وہ دروازے کی جانب بڑھا !!

اُسے دروازے کی جانب اتے دیکھ مریم فوراً سائڈ ہوئی تھی

آریان کمرے سے نکلتا ابھی اک دو قدم بڑھا تھا پھر کچھ سوچتا وہ رکا اور واپس سے کمرے میں داخل ہوا!!

مریم جو اس کے جانے کے بعد گہرا سانس بھر رہی تھی اسے واپس دیکھ اس نے اپنی سانس روکی تھی

یہ مت سمجھنا میں جارہا ہُوں تو تمہاری زندگی نارمل ہوجائیگی بس کچھ دن کی بات ہے واپس آکر اچھے سے دوبارہ شروع کرینگے !! چین تو تمھاری زندگی میں انے نہیں دونگا !! دعا کرو تمہارا وہ کمینہ بھائی مل جاے ورنہ ایسا کچھ ہو گا جو تُم سے دیکھا نہیں جائیگا !! آریان اُسے دیکھ سرد لہجے میں کہتا کمرے سے نکلتا چلا گیا

جب کے پیچھے مریم جو سختی سے اپنی مٹیوں میں اپنی کرتی پکڑے آنکھوں میں خوف کے ساتھ سانس روکے کھڑی تھی اب اک گہری سانس خارج کرنے لگی

جب ملازمہ نے دستک دی

کون؟؟مریم نے دروازے پر دیکھا جب ملازمہ داخل ہوئی

چھوٹی بی بی آپ کو بیگم صاحبہ بلا رہی ہے !! ملازمہ نظریں جھکائے بولی

آپ جائے میں آرہی ہُوں!! مریم اُنہیں دیکھ بولی جب وہ اسباب میں سر ہلاتی کمرے سے نکلتی چلی گئی

پیچھے مریم بھی اپنا دوپٹہ درست کرتی سیڑیاں اترتے نیچے کی جانب بڑی!!

سامنے ہی آریان سب سے مل رہا تھا مریم چھوٹے چھوٹے قدم لیتی حورین کے برابر میں جا کھڑی ہوئی!!

اس وقت آریان امیرا بیگم سے مل رہا تھا

اللہ حافظ !! اُنہیں اپنے سینے سے لگائے آریان کہتے پیچھے ہوا

االلہ حافظ خدا آپ کو اپنے حفظ و ایمان میں رکھے !! امیرا بیگم دعائے دیتی دم پڑھ کر پھوکنے لگی

اوکے بابا !! سکندر شاہ کی جانب متوجہ ہوتے آریان کے کہا تھا

خیریت سے جاؤ!! سکندر شاہ آریان کو دیکھ بولے

اللہ حافظ لالا !! حورین آگے ائی جب آریان نے اُسے سینے سے لگایا

خیال رکھنا !! آریان نے اُس کی پیشانی چومتے پیار سے کہا جب کے مریم اور انزل وہی متوجہ تھی اُن دونوں نے اتنے پیار سے بات کرتے آریان کو بس حورین ازبک اور زریام کے ساتھ دیکھا تھا !!

مریم کے لبوں پر اُداسی سی مسکراہٹ ائی تھی !!

آپ بھی لالا اپنا خیال رکھیے گا !! حورین مسکرا کر بولی اریان جا تو ایک ہفتے کے لیے رہا تھا لیکن یہ سب کے لیے کافی لمبا عرصہ تھا!!!

شہرام کو سینے سے لگاتے آریان نے نظریں گھمائیں دیکھا ہاں وہاں زریا موجود نہیں تھا!!

زریام کہاں ہیں؟؟ آریان نے امیرا بیگم کو دیکھ پوچھا

زریام اتے ہی اپنے کمرے میں چلا گیا تھا!! امیرا بیگم نے آگاہ کیا

شاید ارام کر رہا ہو گا!! کوئی بات نہیں کرنے دیں !! فون پر بات ہوجائیگی!!

آریان اب آنکھوں پر چشمہ لگا تھا حویلی سے نکلتا چلا گیا!! امیرا بیگم نے انکھوں ہی آنکھوں میں اریان کی نظر اتاری تھی!!

ہاں وہ مریم نے سے نہیں ملا تھا یہ بات امیرا بیگم نے بغور محسوس کی تھی!!

عین کتنے دن کیلئے گیے ہیں وہ؟؟ مریم نے حورین کو دیکھ پوچھا

لالا اک ہفتے کیلئے گیے ہیں مریم!! اُس نے اُسے نرمی سے بتایا

کوئی سمان لے کر نہیں گیے مطلب کپڑے وغیرہ؟؟ اپنے دل میں مچلتے سوال کو اس نے پیش کیا

مریم لالا کا ادھر اپنا گھر ہے ادھر لالا کا ہر سامان ہوتا ہے لالہ ہر دو دن مہینے بعد دبئ کا چکر لگاتے ہیں تو ان کا وہاں پر ہر سامان موجود ہوتا ہے!! حورین نے مسکرا کر اُس کی الجھن دور کی

اوہ اوکے !! مریم اسباب میں سر ہلاتی انزل نے خطرناک گھوری سے دونوں کو نوازتے اندر کی جانب قدم بڑھا ہے!!

حورین نے اُسے جاتا دیکھ گہرا سانس لیتے آنکھیں بند کرکے کھولی!!

وہ انزل کو بھی ناراض نہیں کر سکتی تھی ایک تو وہ اس کی دوست بھی تھی اور اب تو ہونے والی نند بھی!!

مریم تُم بیٹھو میں اتی ہُوں!! حورین مریم کو دیکھ نرمی سے کہتی اٹھی اور انزل کے پیچھے بڑھی

مریم نے بھی اُسے جاتا دیکھا تھا

انزل یار کیا ہوگیا ہے تمہیں؟؟ اُس کے کمرے میں داخل ہوتے حورین نے اُسے دیکھ کہا جب انزل غصے سے مڑی

یاد اگیا ہے تمہیں کہ میں بھی ہوں؟؟؟ انزل اُسے دیکھ بولی

یار میں بھولی کب ہُوں؟؟ حورین گہرا سانس لیتی بولی

اب بھی کیوں ائی ہو جاؤ نا اس جاہل لڑکی کے پاس!! انزل حقارت سے بولی

انزل زبان سمبھال کر بات کرو تُم مریم کے بارے میں بات کر رہی ہو!! حورین کو بلکل۔پسند نہیں آیا تھا اس طرح سے انزل کو مریم کے بارے میں کہنا

جاہل کو جاہل کہونگی!! تمہیں زدا برا لگ رہا ہے تو جاؤ اُس کے پاس ضرورت نہیں ہے تمہاری ہمدردی کی!! انزل اُسے دیکھ غصے سے بولی

انزل کس طرح بات کر رہی ہو تُم مجھ سے؟؟ حورین حیران تھی

تُم نے کون سا لاج رکھ لی تھی؟؟ انزل کہتی غصے سے رخ موڑ گئی جب حورین نے سختی سے آنکھیں بند کرکے کھولی

تُم غلط سمجھ نہیں ہو میں بھی بیچ میں پتہ نہیں کس شیطان کی اقوال ہو گئی تھی کہ کسی اور کی غلطی بیچاری مریم کو دے رہی تھی!! مجھے بہت شرمندگی ہوتی ہے اپنے اس رویے سے جو میں نے پچھلے دنوں مریم کے ساتھ اپنایا تھا!!

تم بھی مت کرو اس کے ساتھ اس طرح انزل اس کی تو کوئی غلطی نہیں ہے نا ازبک لالا کا قتل تو احمد لالا نے کیا ہے نا؟؟؟ پھر مریم سے کیوں نفرت ؟؟ اب مجھے بھی سمجھ اگیا کہ میں غلط تھی!!! حورین نے اُسے سمجھانا چاہا

اپنی تنقیدے اپنے پاس رکھو مجھے پتہ ہے کہ اس کے ساتھ کیسا سلوک کرنا ہے وہ ایک ونی میں ائی لڑکی ہے مت بھولو کے ونی میں لڑکیوں کے ساتھ کیسا سلوک ہوتا ہے! وہ اریان کے بیوی بننے کے قابل نہیں ہیں!! انزل اسے دیکھ دو ٹوک لہجے میں بولی

انزل پلز سوچ سمجھ کرہے بولو وہ اب میرے اریان لالا کی بیوی ہے!! حورین اُسے دیکھ خفگی سے بولی

اوہ پلز بیوی ؟؟ اس کی اوقات ہے آریان کی بیوی بننے کی وہ محض ایک بنی میں ائی لڑکی اور کچھ نہیں!! اور یہ بات میں تمہیں بھولنے نہیں دوں گی!! انزل اُسے دیکھ کہتی ساتھ ہی واش روم میں بند ہوتی دھڑام سے دروازہ بند کر گئی !!

جب کے پیچھے حورین نے نفی میں سر ہلایا تھا

جب کے دروازے کے باہر کھڑی مریم سب کو سنتی انکھوں سے باڑ توڑ کر انسوں پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی!!

اُس نے اپنی آواز روکنے کیلئے اپنے منہ پر اپنا ہاتھ رکھا !! انزل اُس سے اتنی نفرت کیوں کرتی تھی اس کی حقارت میں کہیں وہ لفظ مریم کے ننھے سے دل کو کرچی کرچی کر رہے تھے اسے یہ چیزیں بہت زیادہ محسوس ہوتی تھی اسے ان چیزوں کی عادت نہیں تھی ناطانوں

کی نہ کسی کے اس طرح بدتمیزی کی نہ کسی کی ایسی باتوں کی اور جب یہ پہلی بار ہو رہا تھا تو اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا وہ چہرے پر ہاتھ رکھ کے تیزی سے بھاگی تھی!!

مریم یہ لو بچے ارحاب کی کول!! امیرا بیگم نے فون مریم کی جانب بڑھاتے

اپنے انسو پر ضبط رکھتی مریم نے جلدی سے موبائل تھاما اور اوپر کی جانب دوڑ لگائی وہ ضبط مزید نہیں رکھ پا رہی تھی اسے رونا ارہا تھا

کمرے میں اتے ہی اس نے منہ پر ہاتھ رکھ اپنے رونے کی اواز دبای تھی جب فون پر نظر گئی اور ارحاب کال پر ہی تھا مریم نے فورا فون کان سے لگایا

ل۔لالا اُس نے بھرائی آواز میں پکارا!!۔

ارحاب جو اب تک بلڈنگ کے دسویں مالے پر کھڑا تھا مریم کی بھرائی ہوا سن کر تکلیف کی لہر اس کے وجود میں دوڑی تھی!!

جی لالا کی جان!! میرا بچا پھر رویہ ہے ؟؟ بمشکل اپنے لہجے کو نارمل کرتے ارحاب نے پیار سے پوچھا

ل۔لالا !! اپنے لال کی اس قدر پیار سے بھری اواز سن کر اس کے رونے میں اضافہ ہوا تھا وہ شدت سے بری طرح رونے لگی

جب کے مقابل نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھی

مریم بتاؤ مجھے بچے کیا ہوا؟؟ ارحاب کس طرح خود پر قابو پائے کھڑا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا

ل۔لالا وہ مجھ سے اتنی نفرت نہیں کیوں کرتی ہے ؟؟ ل۔لالا وہ کہے رہی تھی مجھے

ج۔جاہل !! مریم اتنا کہتی شدت سے رونے لگی جب کے مقابل میں ارحاب کا چہرہ سرخ ہوا تھا آنکھوں میں شولے بھڑکے تھے حسین چہرہ سرخی برسا رہا تھا

ل۔لالا وہ کہتی ہے م۔میں اُن کی بیوی بننے کے لائق نہیں ہوں!! وہ اتنا کہتی پھر شدت سے روئی تھی !! جب کے ارحاب کی سانسیں بھاری ہورہی تھی !!

وہ خاموش تھا

ل۔لالا مجھے یہاں نہیں رہنا!! وہ سسک کر بولی

ل۔لالا آپ کو پتہ ہے حورین کی پھپھو اُس رات کہے رہی تھی کے تمہارا کوئی حق نہیں ہے جو تُم کچن میں آکر اپنے لیے کچھ بھی بناؤ! یہ سب چیزیں ونی میں ائی لڑکی کے لیے نہیں ہوتی یہ سب اُن کی بیوی کیلئے ہے !! لالا ل۔لیکن پھپو جان کہتی ہیں م۔میں اُن کی بیوی ہُوں پھر کیوں وہ اس طرح کہے رہی تھی؟؟ مریم روتے ہوئے معصومیت سے شکوہ کرتی

سوال کر رہی تھی اور ارحاب خاموشی سے کھڑا تھا اُس کے اندر جلتا وہ طوفان اک نازک وجود کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتا تھا !!

حورین کی پھپھو سائی کے علاوہ جو پہلے آپ باتیں بتا رہی تھی وہ کس نے کی تھی ؟؟ ارحاب کو جیسے یقین تھا کہ وہ باتیں حورین نے کی تھی کیونکہ اس کے علاوہ اس گھر میں اور کوئی لڑکی نہیں تھی انزل کے بارے میں ارحاب کو نہیں پتہ تھا!!

حورین نے ؟؟ ارحاب نے خود پوچھا

حورین نے نخ۔۔۔ابھی وہ نہیں پورا کرتی انزل کا بتاتی جب موبائل یک دم آف ہوا

ہیلو لالا ؟؟ مریم نے بند فون کی سکرین دیکھی یعنی موبائل میں چارجنگ ختم ہوچکی تھی !

بچے؟؟؟ ارحاب نے بھی مریم کو پکارتے فون سامنے کیا لیکن فون کٹ چکا تھا

حورین!!! دوست ایسے ہوتے ہیں؟؟ ارحاب اتنا کہتا وہ باتیں سوچنے لگا جو مریم نے پہلے دن اتےارحاب کو بتا رہی تھی حورین کی تعریفوں کے پل باندھ دیے تھے اس نے!!اور اب کچھ دن پہلے کال پر سنے مریم کے الفاظ جو ہورین کی زیادتی بتا رہی تھی اور اب والے ارحاب کو اشتعال پاگل کرنے کو ہو رہے تھے!!

بدلہ سود سمید ہو گا اپنے بچے پر کیے ہر ظلم اور لفظ کا بدلہ دس گناہ زدا ہو گا بس کچھ دن اور پھر میں تمہیں بتاونگا تُم نے کیا کیا ہے حوریہ!! ارحاب غصے سے پاگل ہوتا حلق کے بل دھاڑا تھا !!

ارحاب بھوکے شیر کی مانند تھا !! جس کا شکار حورین شاہ تھی !! جو اپنے باپ کا کیا اور اپنے لفظوں کے لیے کی سود سمید چوٹ کھانے والی تھی وہ ارحاب شاہ کی نفرت کی دنیا میں قدم رکھنے والی تھی !! قسمت نے جو آگے سوچا ہوا تھا وہ بہت خوفناک تھا !!

لالا !! انزل تن فن کرتی شہرام کے پاس ائی جو کھڑا موبائل میں مصروف تھا

ہاں !! شہرام نے مڑتے اُسے دیکھا جس کا چہرہ غصے سے سرخ تھا

کیا ہوا گڑیا؟؟ شہرام نے اُس کا سرخ چہرہ دیکھ فون پاکٹ میں رکھتے کہا !!

لالا حورین!! وہ پاس اتی اتنا بولی

کیا ہوا حورین کو؟؟ اُس نے ہنوز اس طرح ہی سوال کیا

لالا اُسے کچھ نہیں ہوا اُس نے مجھ سے بتمزی کی ہے وہ بھی اُس دو ٹکے کی لڑکی کیلئے !! انزل اُسے دیکھ بولی

کس کے بارے میں بات کر رہی ہو؟؟

مریم کے بارے میں !!

اُس کی وجہ سے اُس نے مجھ سے بتمزی!! انزل خفگی سے بولی جب حورین اتی دکھائی دی جو اُسے ہی ڈھونڈتی آرہی تھی

آگئی پوچھے لالا اس سے !! اُسے اتا دیکھ انزل اُسے دیکھ بولی جب کے حورین بھی اُس دونوں کے پاس آکر رک چکی تھی

حورین تُم نے انزل سے بتمیزی کی ہے ؟؟؟ شہرام اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولا جب حورین نے حیرت سے انزل کو دیکھا جو چہرے پر فاتحہ سجائی ہوئی تھی!!

ن۔نہیں میں نے بدتمیزی نہیں کی!! حورین نے جواب دیا

جھوٹ مت بولو حورین!! انزل اُسے دیکھ بولی

شہرام حورین کو سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا !!

لیکن انزل م۔حورین کچھ کہنے لگی تھی جب شہرام نے بات کاٹی

معافی مانگو انزل سے! اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا

جب حورین نے چونک کر اُسے دیکھا کس بات کی معافی مانگتی ہو؟؟؟ جب اس نے کچھ کیا ہی نہیں تھا؟؟

لیکن شہرام م۔۔۔ابھی وہ پھر اپنا جملہ مکمل کرتی جب شہرام پھر بولا

معافی مانگنے میں صرف ایک لفظ استعمال ہو گا تم سے وہ بھی نہیں بولا جا رہا؟؟؟ اس کے لیے بھی اتنی بحث؟؟؟ شہرام کا لہجہ سخت تھا

جب کے حورین نے اب انزل کو دیکھا جو اس کے معافی مانگنے کا انتظار کر رہی تھی!!

حورین میں نے کہا معافی مانگو!! اُسے خاموشی سے انزل کو دیکھتا پا کر شہرام نے اسے دیکھ کہا

,

س۔سوری!! اُس نے نظریں جھکائے کہا سوری کہتے ہوئے اُس کے دل میں تکلیف کی لہر اٹھی تھی اس نے کبھی کسی سے سوری نہیں کہا تھا وہ جھکنے والے خاندان کی بیٹی نہیں تھی لیکن کہتے ہیں نا محبت جھکا کر رکھتی ہے ہاں وہ شہرام کو پسند کرتی تھی اور وہ اس کا ہونے والا شوہر بھی تھا اس لیے اس کے بعد کا مان رکھتے اس نے بنا غلطی کی معافی مانگی تھی!!

انزل کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی وہیں شہرام نے اب نظریں پھیری تھی

گڈ!! اُس نے کہتے اب وہاں سے قدم بڑھائے شاید وہ کہیں جارہا تھی!!

اٹس اوکے حورین! انزل مسکرا کر اُس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی

حورین نے بے یقینی سے اپنا ہاتھ دیکھا تھا جو اس کے ہاتھ میں تھا!!

اتنی جلدی تو شاید کوئی کرکٹ بھی رنگ نہیں بدلتی تھی جتنی جلدی انزل نے بدلا تھا!!

حورین کل ہم لوگ شاپنگ پر جارہے ہیں !! تو ریڈی رہنا ٹھک ہے ؟؟ انزل اس کا گال نرمی سے تھپتھپاتی اندر کی جانب بڑھی چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی!!

جب کے پیچھے حورین بس اُسے جاتا دیکھ رہی تھی !!

خیر اسی طرح اج کا دن بھی سب کا گزرا تھا زریام کا اپنے کمرے میں بند!!

جب کے مریم کا حورین کے ساتھ وہی انزل کا اپنے کمرے میں !!

حورین کیا میں اج یہی سوجاوں؟؟ مریم حورین کو دیکھ بولی

بالکل میری جان اجاؤ!! حورین نے مسکرا کر کہا

جب مریم مسکرا کر بیڈ پر لیٹی

عین کتنا اچھا لگ رہا ہے نہ ساتھ سونے میں ؟؟ میں نے تمہیں بہت مس کیا پچھلے دنوں!! مریم اُداسی سے بولی جب حرین کو اپنا وہ رویہ یاد ایا تو اس نے مریم کے ساتھ اختیار کیا تھا شاید وہ جانتی بھی نہیں تھی اسے اپنے رویے کی سزا کس طوفان میں ملنے والی تھی؟؟

اچھا کوئی بات نہیں چھوڑو عین!! ہم باتیں کرتے ہیں!! اُس کے چہرے پر ندامت دیکھ مریم فوراً سے رخ بدلتے بولی

حورین تمہاری شادی ہورہی ہے ؟؟ مریم نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا جب حورین نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

میری تو شادی نہیں ہوئی!! مریم منہ کے زاویے بگاڑتی کرتی بولی

جب حورین کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ پھیلی!!

میری جان شادی ہو تو گئی اپ کی!! اب آپ لالا کو بیگم ہیں اور لالا اپ کے شوہر !! حورین مسکرا کر اس کا چھوٹا سا چہرہ دیکھ بولی

لیکن شادی نہیں ہوئی نا عین نہ دلہن والے کپڑے پہنے نہ میں تیار ہوئی!! مریم اُداسی سے بولی اس دوران وہ یہ تک بھول چکی تھی کہ اس کی شادی ہوئی کس حالات میں تھی!!

کوئی بات نہیں ہم دوبارہ شادی کردے گے لالا کے ساتھ آپ کی!! جس میں آپ دلہن بن جانا اور لالا دولہا !! حورین نے مسئلے کہ حل پیش کیا

نہیں بنیں گے وہ !!وہ تو کہتے ہیں کہ میں ان کی بیوی نہیں ہوں!! وہ کہتے ہیں وہ مجھ سے نفرت کرتے ہیں!! مریم حورین کو دیکھ بولی جب حورین کو چپ لگی وہ بولتی بھی کیا؟؟

مریم لالا تمہارے ساتھ کس طرح رہتے ہیں کمرے میں میرا مطلب اُن کا انداز کیسا ہوتا ہے تُم سے بات کرنے کا؟؟ کچھ لمحے بعد حورین کچھ سوچتے ہوئے بولی

غصے والے!! ہمیشہ بہت غصے میں رہتے ہیں!! اُنہیں کوئی غلطی برداشت نہیں ہے!! اور تو اور وہ کہتے ہیں کہ اب میرے سارے کام تم کرنا!! میں نے اس دن کافی میں غلطی سے نمک ڈال دیا تھا!!

مریم بھرائی آواز میں بتانے لگی

پھر؟؟ حورین اُسے دیکھ بولی

پھر کیا؟؟ انہیں لگا کہ میں نے جان بوجھ کر ڈالا ہے پھر وہ مجھے پھینتھر کو دکھانے لے کر گئے تھے! اور کہنے لگے جو جھوٹ بولتا ہے وہ پینتھر کا شکار ہوتا ہے!! مریم بتاتے ہوئے بھی خوف کھا رہی تھی!!

حورین نے سختی سے لب بھینچے !!

لالا ایسے ہی ہے مریم وہ بہت سخت دل کے مالک ہے لیکن مجھے یقین ہے ایک دن تم لالا کے میں دل ضرور اپنی معصومیت سے جگہ بنا لو گی!!

مریم!!! اس نے کہتے ہیں مریم کو پکارا جب مریم نے اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

مجھ سے وعدہ کرو ایک!! وہ مریم کا ہاتھ تھامتے بولی

ہاں عین بولو!! مریم اُسے دیکھ بولی

تم کبھی بھی اپنی معصومیت مت کھونا مریم اسی معصومیت سے تم لالا کے دل میں جگہ بناؤ گی بچپنا مت کھو دینا تم ابھی بہت چھوٹی ہو خبردار جو تم نے اپنا بچپنا کھویا!! حورین اسے دیکھ بولی جو مریم کے ذہن میں اپنے لالا کی بات ائی وہ بھی تو یہی کہہ رہا تھا!!

اوکے وعدہ !! مریم کچھ لمحے بعد مسکرا کر بولی جب حورین کے لبوں پر بھی مسکراہٹ بکھری !!

حورین کیا تُم شادی کے بعد کہی چلی جاوگی؟؟مریم اُداسی سے بولی

نہیں مریم میں اسی حویلی میں رہوں گی!! حورین اُسے دیکھ مسکرا کر بولی

میں بھی اپنے گھر رہ لیتی نا عین!! مریم اُداسی سے بولی جب اک بار پھر حورین خاموش ہوئی مریم ابھی بہت چھوٹی تھی اس لیے اسے ان باتوں کی سمجھ نہیں تھی جو حورین اسے سمجھانا چاہ رہی تھی!! اس کے اور اریان کے رشتے کے نزاکت اور بھی بہت کچھ لیکن ابھی مریم اس رشتے کو سنبھالنے کے لیے بہت چھوٹی تھی!!

اچھا بس چلو سوجاؤ!! اچھے بچے دیر تک نہیں جاگتے !! حورین مسکرا کر کہتی اُس کی آنکھیں بند کرگئی مریم نے مسکرا کر آنکھیں مندے سونے کی کوشش کی جو اُسے کچھ ہی دیر میں نیند کی آغوش میں لے چکی تھی جب کے حورین بھی کچھ دیر بعد سو چکی تھی!!

کل کا دن نئے لمحات کے ساتھ کھڑا تھے دل سے سب کا انتظار کر رہا تھا !!

اک نئ صبح کا آغاز ہوا تھا !!

حورین! جب انزل نے حورین کے کمرے کا دروازہ بجایا

حورین اور مریم گہری نیند میں سو رہی تھی !! جب انزل نے دوبارہ دروازہ بجایا !! حورین کی آنکھ تو نہ کھلی البتہ مریم کی ضرور کھل گئ تھی!!

اس نے اپنی آنکھیں اپنے ننھے ہاتھوں سے رگڑتے ادھر ادھر دیکھا

دروازہ بجتا دیکھ وہ اٹھ کر بیٹھی!! پھر بیڈ سے اترتے اس نے دروازے کی جانب قدم بڑھائے

مریم نے نرمی سے دروازہ کھولا تھا کیونکہ مقابل جو بھی تھا وہ مسلسل دروازہ پٹ رہا تھا!!

حورین ک۔۔۔۔ابھی انزل کہتی جب اس کی نظر مریم پر پڑی!!

تم کیا کر رہی ہو حورین کے کمرے میں اور حورین کہاں ہیں؟؟مریم کو دیکھ اس کے تاثرات تنے تھے

عین سو رہی ہے!! مریم نے ام انداز میں جواب دیا

ہٹو سامنے سے !! اُسے سائڈ کرتی انزل کمرے میں داخل ہوئی

حورین اٹھ جاؤ یار !! اج شاپنگ پر جانا ہے !! انزل بیڈ کی جانب اتی حورین کو دیکھ بولی

جب اس کی تیز اواز پر حورین نے اپنی انکھیں کھول کر اسے دیکھا

نیند حورین کی آنکھو میں تھی !!

حورین بھی اٹھ کر بیٹھی تھی

انزل ابھی تو نو بجے ہیں شاپنگ پر تو دوپہر میں جائیں گے نا!! حورین اُسے دیکھ نیند سے بوجھل آواز میں بولی

ہاں یار لیکن ناشتہ وغیرہ کریں گے پھر ریڈی ہوں گے تو ٹائم ہو جائے گا نا!! انزل کافی ایکسائٹڈ لگ رہی تھی شاپنگ کے لیے

اچھا کس کے ساتھ جا رہے ہیں ہم؟؟؟ حورین نے کچھ دیر بعد بولا

لالا کے ساتھ جائیں گے!! انزل کچھ لمحے سوچنے کے بعد بولی

وہ جائیں گے ہمارے ساتھ تم نے پوچھ لیا ان سے وہ راضی ہے؟؟؟حورین کو حیرت ہوئی تھی

نہیں میں نے شہرام لالا سے پوچھا تو نہیں لیکن مجھے لگتا ہے کہ وہ چلیں گے!! انزل نے جواباً کہا

جبکہ مریم بیڈ کے پاس ہی کھڑی ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی!!

چلو یار اٹھو ناشتہ کرتے ہیں!!! انزل نے حورین کا ہاتھ تھامے اسے اٹھایا

انزل ویسے حورین کے ساتھ بہت اچھی تھی بس اس کا کل کا رویہ یاد کر کے حورین کو بہت عجیب محسوس ہو رہا تھا!!

جسے نظر انداز کرتے وہ اٹھی!!

میں فریش ہو کے اتی ہوں انزل تم چلو!! حورین دھیما سا مسکرا کر بولے

جب انزل حورین کو مسکرا کر دیکھتی کمرے سے نکلتی چلی گئی!!

آپ لوگ شاپنگ پر جا رہے ہیں؟؟؟ اُس کے جانے پر مریم اُسے دیکھ بولی

ہاں یار شادی کی شاپنگ!! حورین اپنے بال بناتی ابھی بھی نیند سے بھاری اواز میں بولی!

ہمم!! مریم اتنا کہتی رکی

اچھا حورین میں کمرے میں جا رہی ہوں!! مریم حورین کو دیکھ کہتی اُس کے کمرے سے نکلتی اپنے کمرے کی اور بڑھی تھی!!

مریم کو شاپنگ بہت پسند تھی وہ ہر ہفتے نئ شاپنگ کرتی تھی ہمیشہ نئے کپڑے وہ ایک بار پہنا ہوا سوٹ دوبارہ کبھی بھی نہیں پہنتی تھی!!

اس کی زندگی واقعی کسی محل کی شہزادیوں کی طرح گزری تھی!!

خیر ناشتے وغیرہ سے فارغ ہو کر اخر کار دوپہر بھی کچھ دیر بعد ہو ہی گئی تھی حورین اور انزل ریڈی ہو رہے تھے حورین نے مریم سے نہیں پوچھا تھا شاپنگ کے لیے کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یہ ممکن نہیں لیکن وہ بہت اداس تھی وہ مریم کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتی تھی!!

انزل ریڈی ہو؟؟ حورین اُسے دیکھ بولی جو شول خود پڑ لے رہی تھی

ہاں!! تُم ریڈی ہو؟؟ انزل نے جواب میں پوچھا

ہاں میں بھی ریڈی ہوں شہرام کہاں ہے؟؟؟ حورین نے پوچھتے اسے دیکھا

او گاڈ میں تو بھول ہی گئی میں نے تو لال کو بتایا ہی نہیں کہ ہمیں اُن کے ساتھ شاپنگ پر جانا ہے ایک منٹ یار میں بلا کر لاتی ہوں!! انزل پیشانی پر ہاتھ مارتی شہرام کے کمرے کی اور بڑھی تھی!!

لالا!! اس نے دروازے کے پاس جاتے کہا لیکن اندر سے کوئی جواب نہ ایا مزید دو تین بار دروازہ بجانے کے بعد انزل نے نرمی سے دروازہ کھول کر اندر دیکھا شہرام اندر موجود نہیں تھا اس کا مطلب وہ حویلی میں تھا ہی نہیں!!

انزل اداسی سے باہر ائی جہاں حورین کھڑی اسی کا انتظار کر رہی تھی!!

کیا ہوا انزل؟؟ اس کے چہرے پر اداسی دیکھ حورین اسے دیکھ بولی

یار لالا تو حویلی میں ہی نہیں ہے!! انزل اُسے دیکھ بولی جب حورین نے گہرا سانس بھرا

اگر مجھے نو بجے اٹھانے سے پہلے تم اپنے لالا کو بتا دیتی ہوں تو یہ سب نہیں ہوتا!! حورین خفگی سے کہتی لانچ کی جانب بڑھی !

جب انزل اس کے پیچھے بھاگ گئی

سوری یار مجھے پتہ نہیں تھا!! انزل ہنوز اُداسی سے بولی

جس طرح تم نے کل کی باتیں یاد رکھی تھیں اس طرح یہ بھی یاد رکھ سکتی تھی!! حورین نے اُسے دیکھ تنزیہ انداز میں کہا جب انزل نے چونک کر اسے دیکھا کیونکہ حورین اس طرح کی بالکل نہیں تھی

اب تم مجھے تانے مارو گی؟؟ انزل نرمی سے بولی

نہیں میں کون ہوتی ہوں تمہیں تانہ مارنے والی!! حورین بنا اسے دیکھ کہتی اگے بڑھی

مطلب صاف تھا حورین کو کل والا واقعہ دل پر لگا تھا

اچھا نا یار سوری لیکن کل تم واقعی اس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے مجھ سے بدتمیزی کر رہی تھی اس لیے مجھے غصہ اگیا تھا!! انزل اُس کے پیچھے چلتی بولی!!

انزل!! وہ کتنی قیمتی ہے پتہ لگ جائیگا بہت جلد !! وہ دل کی کتنی خوبصورت ہے یہ پتہ لگ جائے گا تمیں!! حورین اُسے دیکھ نرمی سے بولی جب انزل نے ناگواری چہرے پر سجائی

اب تم پھر اس لڑکی کی تعریف کے پل میرے سامنے باندھ رہی ہو جو میری نظروں میں بالکل احثیت نہیں رکھتی!! وہ بیزارت سے بولی

حورین خاموش رہی تھی اس کی بات پر وہ جانتی تھی انزل کو سمجھانا دیوار میں سر مارنے کے برابر ہے!!

اچھا یار موڈ ٹھک کرو مجھے شاپنگ پر جانا ہے شادی بہت قریب ہے اریان بھی گیے ہوئے ہے اک کام کرتے ہیں ذریام ادا تو گھر پر ہے نا ؟؟ اُن سے بولتے ہیں!! انزل یار انے پر چہک کر بولی

ہاں یہ ہو سکتا ہے لیکن اگر اریان لالا حویلی پر بھی ہوتے تو وہ پھر بھی نہیں جاتے انہیں نہیں پسند شاپنگ پر جانا خیر چلو!! حورین نے بھی حامی بھری وہ دونوں ڈرائیور کے ساتھ جا سکتی تھی لیکن وہ لوگ جانا نہیں چاہتی تھی وہ لوگ گھر کے کسی فرد کے ساتھ جانا چاہتی تھی باہر پارچ میں لائن سے بہت ساری گاڑیاں اور گارڈز موجود تھے لیکن بات یہاں لڑکیوں کی تھی!

وہ دونوں ذریام کے کمرے کا رخ لے چکی تھی

دروازے پر پہنچتے انزل دروازہ نوک کیا!!

جب اندر سے اجازت ملنے پر وہ دونوں اندر داخل ہوئی

زریام اس وقت ریڈی ہو رہا تھا

آپ لوگ؟؟ان دونوں کو یہاں دیکھ زریام نا سمجھی سے بولا

جی ادا سائی دراصل ہمیں شاپنگ پر جانا تھا شہرام لالا بھی چلے گئے تو اپ پلیز ہمارے ساتھ شاپنگ پر چلیں گے؟؟ انزل نے منت بھرے لہجے میں کہا

مجھے تو ابھی کام!!! زریام اپنی بات پوری کرتا جب انزل بولی

پلیز ادا سائی چل لیں شادی میں اتنا کم وقت رہ گیا ہے ہمیں شاپنگ پر جانا ہے دیکھیں ہم دونوں بالکل ریڈی ہیں!!

انزل کا لہجہ ہنوز منت بھرا تھا

زریام نے گہرا سانس بھرا تھا

ٹھک ہے اتا ہُوں میں !! زریام اُنہیں دیکھ بولا

شکریہ تھینک یو سو مچ ادا سائی!! انزل کے چہرے پر خوشی کے اثار بکھرے تھے!!

وہ دونوں مسکراتی ہوئی کمرے سے نکلتی چلی گئ

زریام بھی ریڈی ہوتا باہر ایا اسے کسی کام سے جانا تھا جسے اب وہ ان دونوں کی شاپنگ کے بعد کرنے کا ارادہ رکھتا تھا!!

اس دن کے بعد سے نا زریام نے ایزل کو کول کی تھی اور نہ ایزل نے زریام کو زریام اس کی کال کا انتظار کر رہا تھا لیکن اس کی کال نہیں ائی تھی!!

زریام بری طرح الجھا ہوا تھا وہ سمجھنا چھا رہا تھا کے اُس اک رات میں ایسا کیا ہوا تھا جو ایزل نے اُس سے نکاح کیلئے انکار کر دیا تھا؟؟

خیر اپنی سوچوں کو جھٹکتا وہ باہر ایا تھا

چلے ؟؟زریام وہاں پوشتان دونوں کو دیکھ بولا

جی ادا سائی چلیں ہم دونوں ریڈی ہیں!! انزل نے فورا حامی بھری

جب وہ تینوں باہر نکلے!!

زریام کے باہر اتے ہی گارڈ نے اگے بڑھتے چابی اسے تھمائی!!

جب زریام نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی!! حورین پیسنجر سیٹ پر بیٹھی تھی جب کے انزل پیچھے بیٹھی تھی!!

زریام نے آنکھوں پر چشمہ لگاتے گاڑی سٹارٹ کرتے مول کی جانب بڑھائی تھی !! راستے میں حورین پر انزل کی نہ ختم ہونے والی باتیں جاری تھی!!!!!!

مریم اپنے کمرے میں بیٹھی بور ہورہی تھی!! حورین بھی نہیں تھی جس کے پاس جاکر وہ باتیں کرسکے !!

آریان کا کمرہ بہت بڑا تھا لیکن اُس کے بغیر ویران تھا مریم بور ہوتی کھڑی ہوئی کمرے کا دروازہ کھولتے اُس نے نیچے کی جانب قدم بڑھائے !!

حویلی میں ہر جگہ ملازم کام کر رہے تھے!! مریم ٹہلتی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی پھر وہ امیرا بیگم کے کمرے کا رخ لے چکی تھی!!

ہمیشہ کی طرح مریم نے دروازہ بجایا تھا!!

آجاؤ بیٹا!! امیرا بیگم کی اجازت دینے پر مریم اندر داخل ہوئی!!

وہ کسی سے فون پر بات کر رہی تھی !!

مریم میری بچی آؤ اِدھر !! اسے دروازے کے پاس کھڑا دیکھ انہوں نے اپنے پاس انے کا کہا

ہاں آریان دیکھو مریم بھی آگئی اُس سے بھی بات کرلو ذرا!! امیرا بیگم نے فون پر موجود آریان سے کہا تھا جب مریم کا نام سن کر اریان کے تاثرات تنے

جب کے مریم بھی اریان کا نام سن کر سٹل ہوئی تھی یعنی فون پر اریان تھا.؟.

جس طرح اریان کو مریم سے بات نہیں کرنی تھی مریم کو بھی اس سے بات نہیں کرنی تھی کیونکہ وہ ہمیشہ اس سے غصے سے بات کرتا تھا جو مریم کو ہمیشہ خوف سے دوچار کر کے رکھتا تھا!!

امی مجھے بہت کام ہے میں اپ کو بعد میں کال کروں گا!! آریان سنجیدگی سے کہتا ہے ابھی فون رکھتا جب امیرا بیگم کی اواز پر رکا

اریان میں نے کہا نا مریم سے بات کرو پھر فون رکھنا کبھی اپنی ماں کی بھی سن لیا کرو بچے!!! امیرا بیگم خفگی سے بولی

امی کیسی باتیں کر رہی ہیں اپ تو ایسے بول رہی ہیں جیسے میں اپ کی سنتا نہیں ہوں!! آریان بھی خفگی سے بولا

سن لیتے ہو بچے لیکن مریم کے بارے میں نہیں سنتے!! امیرا بیگم نے جواباً کہا

امی اپ کے کہنے پر اس کو اپنے کمرے میں رکھ تو لیا اور کیا کروں!! آریان سنجیدگی سے بولا

بیوی ہے وہ آپ کی!! اب وہ اس کا بھی کمرہ ہے اپ کی ہر چیز پر اس کا حق ہے بس اور مجھے کوئی بات نہیں سننی آپ!! مریم سے بات کرو میں اسے فون دے رہی ہوں!! امیرا بیگم فیصلے کن لہجے میں بولی وہ پہلے کبھی بھی ایسا نہیں کرتی تھی لیکن جب سے مریم ائی تھی وہ اس کے حق کے لیے اریان کو حکم دیتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی اریان ان کی بات مان لیتا ہے تھوڑا ضدی تھا ان کا بیٹا لیکن مان جاتا تھا!! لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ ایک بار جو وہ کہہ دے اسے اس کی جگہ سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہٹا سکتی تھی !! اپنے بیٹے کے ضدی مزاج اور غصے سے وہ گ رگ سے واقف تھی

انہیں تو سمجھ نہیں اتا تھا وہ اتنی نرم مزاج ان کا بیٹا جس کا غصہ سب کچھ تباہ و برباد کرنے کی حد رکھتا تھا جس کا غصہ اپنے باپ سے بھی زیادہ تھا وہ کس پر چلا گیا تھا؟؟

خیر امیرا بیگم نے موبائل مریم کو تھمایا جو کھڑی اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے پر رگڑتی کنفیوز نظروں سے دیکھ رہی تھی

یہ لو مریم بات کرو اریان سے!! امیرا بیگم نے موبائل اُس کی جانب بڑھاتے کہا

ن۔نہیں !! مریم نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا جب کہ مقابل سے سنتے اریان نے ابرو اٹھائی تھی

مریم بات کرو!! امیرا بیگم نے سختی سے مریم کو بھی کہا

مریم نے بے بسی التجائی آنکھوں سے امیرا بیگم کو دیکھا جو اسے سختی سے انکھیں دکھاتی موبائل لینے کا اشارہ کر رہی تھی!!

مریم !! انہوں نے سختی سے اس کے نام پر زور دیا جو مریم نے نہ چاہتے ہوئے بھی دھیرے سے ہاتھ بڑھاتے موبائل تھاما!!

تم بیٹھ کر بات کرو میں اتی ہوں مجھے باہر کچھ کام ہے!! امیرا بیگم کہے کر کھڑی ہوئی اور کمرے سے نکلتی چلی گئ تاکہ وہ کمفرٹیبل رہ کر بات کر سکے!! شاید وہ بھول گئ تھی کہ وہ دونوں کوئی نارمل کپل نہیں تھے جو کال پر پیار بھری باتیں کرتے ایک دوسرے کو یاد داستان سناکر اک دوسرے کا حال پوچھتے !! چلو مریم تو پوچھ بھی لیتی لیکن پھر مقابل کیا کیا ؟؟

مریم نے کپکپاتے ہاتھوں سے فون کان سے لگایا!!

ا۔السلام علیکم!! مکمل خاموشی تھی جب مریم نے ہمت کرتے سلام کیا

وعلیکم السلام!! آریان کی ہمیشہ کی طرح سرد آواز اُس کا کانوں سے ٹکرائی

پھر دوبارہ مکمل خاموشی چھا رہی تھی!!

کچھ بولنا ہے یا یو ہی میرا وقت برباد کرنا ہے؟؟؟ اُسے خاموش دیکھ وہ دانت پستہ بولا

اس کا ایک ایک لمحہ قیمتی تھا اور یہاں پر وہ خاموش رہ کر ضائع کر رہی تھی!!

م۔میں کیا بولوں ؟؟ مریم نے الٹا سوال کیا

یعنی تمہیں کچھ نہیں بولنا چلو میں ہی بول لیتا ہوں کیسے گزرا پھر تمہارا کل دن سکون میں ؟؟آریان نے تنزیہ لہجے میں کہا جب مریم نے نچلا کھ دانتوں تلے دبایا تھا اُسے سمجھ نہ ایا وہ کیا بولیں؟؟

بولو؟؟ اُسے خاموش دیکھ سرد آواز کانوں سے ٹکرائی !!

آریان اس وقت دبئ میں موجود اپنے بڑے عالیشان بنگلے کی بالکنی میں کھڑا کافی پی رہا تھا

آ۔اچھا تھا !! جب کچھ سمجھ نہ ایا تو مریم نہ سمجھی سے بولی جبکہ اس کی بات پر مقابل نے اُسے داد دی تھی

جتنا اچھا اب لگ تھا ہے میرے واپس انے پر اتنا ہی سب برا لگے گا !! آریان کی بات پر مریم کو چپ کو لگی تھی !

مجھے پتہ ہے اپ ہے ہی بہت برے!! مریم خفگی سے بڑبڑائی جبکہ اس کے بربراہٹ مقابل سن چکا تھا

اگر اریان سامنے ہوتا تو ایک لفظ مریم کی زبان سے نہیں نکلنا تھا لیکن کیونکہ وہ فون پر تھا اس لیے وہ بے دہانی میں دھیمی اواز میں بولی وہ اس بات سے انجان تھی کہ مقابل اس کے بربڑاہٹ سن چکا ہے!!

میں کتنا برا ہوں ابھی تم نے دیکھا نہیں ہے واپس ایلینے دو بتاتا ہوں اپنے برے ہونے کی بس میں نے جھلک دکھائی ہے واپس اکر پورا ڈیمو دکھاتا ہوں!! آریان کی مزید سرد آواز اُس کے کان میں گونجی جب اپنی بات یاد کرتے اور آریان کی بات پر مریم کا چہرہ ہدامت سے سرخ ہونے لگا!! یعنی اس کے وہ بڑبڑاہٹ اریان شاہ سن چکا تھا؟؟

سوچتے مریم نے اپنی پریشانی ہاتھ میں تھامی تھی!!! وہ تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ اریان کو کبھی اس کے سامنے اس طرح بھی بول سکتی ہے!!

م۔میں نے ایسا تو بلکل نہیں کہا !! مریم نے فورا ہمت جمع کرتے اپنی صفائی پیش کی

پھر جھوٹ!! آریان کی بات پر مریم نے مزید شدت سے اپنے لب کو زخمی کرنا شروع کیا!!

مجھے لگتا ہے تمہارا دل بھر گیا ہے تمہاری زندگی سے!! تم زندگی سے فنا ہونا چاہتی ہو تو سیدھے مجھے بتادو کیوں فضول میں جھوٹ بول کر میرا دماغ خراب کرتی ہو؟؟ آریان غصے سے بولا

مریم خاموش ہوئی تھی شائد کچھ تھا ہی نہیں بولنے کیلئے !!

جب مریم کو فون پر مقابل سے ایک پینتھر کی غراہٹ سنائی دی!!

مریم کو لگا وہ اوازیں اس کے پاس جا رہی ہیں!!

اہ!! وہ خوف سے چیختی بیڈ پر کھڑی ہوئی !!

اور اِدھر ادھر دیکھنے لگی کمرے میں کوئی موجود نہیں تھا !!

جب کے اس کی چیخ پر مقابل میں موجود اریان نے کچھ لمحے کے لیے فون اپنے کان سے دور کیا تھا!!

کون سا اسپیکر فٹ ہے اس دو فٹ کی لڑکی میں !! غصے سے سوچتا آریان نے پھر فون کام سے لگایا

فضول میں میرے سر میں درد مت کیا کرو!! کبھی رو کر کرتی ہو تو کبھی چیخ کر کرتی ہو!! اس کے علاوہ تمہیں کچھ اتا ہے؟؟ آریان سنجیدگی سے بولا

اسے مریم پر بہت غصّہ ارہا تھا کیوں؟؟ وہ نہیں پتا تھا!!

پ۔پینتھر کی آواز! مریم اِدھر اِدھر دیکھتی بھرائی آواز میں بولی

لگتا ہے پینتھر تمہیں کچھ زیادہ ہی پسند اگیا ہے!! تبھی تو تمہیں خالی کمرے میں بھی وہ سنائی دیتا ہے!! آریان سنجیدگی سے بولا

ا۔ایسا کچھ نہیں ہے !! کہیں سے تو اواز ائی ہے پینتھر کی!! مریم نے یقین سے کہا

جب اریان نے پیچھے مڑتے اپنے پیچھے کھڑے پینتھر کو دیکھا!!

جو اس کے پینتھر کا بچہ تھا!! جیسے دبئ میں ہی رکھا گیا تھا!!

اریان نے مریم کو بتانا ضروری نہیں سمجھا وہ کیوں ہی بتاتا اسے؟؟؟اریان نے سوچا تھا

فضول میں میرا دماغ خراب مت کرو اور فون رکھو!! بے زاریت سے کہتے اریان نے فون بند کیا اسے خود بھی نہیں پاتا تھا کہ وہ اس لڑکی سے اتنی لمبی بات کر بھی کیسے سکتا تھا؟؟؟

جب میں فون پر بات کر رہا ہوں تو مت غرایا کرو ورنہ وہ بہرا کر دے گی مجھے کسی دن!!
اریان پینتھر کو دیکھ کہتا اب سنجیدگی سے اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا اسے بہت سارا کام تھا اتنا وقت تو یہیں ضائع ہو گیا تھا بقول اریان کے!! اریان کا دبئ میں ایک ایک لمحہ قیمتی ہوا کرتا تھا!!

دوسری جانب زریام کی گاڑی مال کے سامنے رکی تھی!!!

زریام نے گاڑی انلاک کی جب وہ تینوں باہر نکلے!!

مول میں داخل ہوتے ہی انزل اور حورین خوشی سے چیچی تھی ایسا نہیں تھا کہ وہ لوگ پہلی بار ارہی تھی فرق صرف اتنا تھا کہ اُن لوگو شاپنگ کرنا بہت پسند تھی جو کہ ہر لڑکی کا ایک پسندیدہ کام تھا!!

کہاں جانہ ہیں پہلے اپ لوگوں نے؟؟ زریام اُن دونوں کو دیکھ بولا

پہلے وہاں جائیں گے ادا سائی!! انزل نے سامنے کی جانب اشارہ کیا تھا جب زریام نے سر کو خم دیا

اک الشان دکان پر پہنچتے وہ اندر داخل ہوئے!!

واؤ ادھر تو بہت پیارے کپڑے ہیں!! انزل مسکرا کر بولی

ہاں یار واقعی!! حورین نے بھی اتفاق کیا

وہ دونوں اب کپڑے دیکھ رہی تھی جبکہ زریام سائیڈ پر کرسی پہ بیٹھا اپنے فون میں مصروف سب کی نظروں کا حسار بن رہا تھا!!

وہ بلیک پینٹ پر وائٹ شرٹ میں ملبوس بالوں کو بنائیں ہاتھ میں قیمتی گھڑی پہنے سب کی توجہ کا مرکز بن رہا تھا وہ اس پاس کی نظروں سے ان جان اپنے فون میں مصروف تھا!!

اس کے گلے میں پہنی وہ چین جو وائٹ شرٹ کا دو بٹن کھلے ہونے کی وجہ سے دکھائی دے رہی تھی وہ اس کی پرسنلٹی میں مزید اضافہ کر رہی تھی!!

خوبصورت آنکھیں موبائل پر مرکوز تھی!! جب زریام کا فون بجا !!

زریام اک نظر ان دونوں کو دیکھتا کال سننے کے لیے دکان سے باہر نکلا تھا!!

کال اس کے مینجر کی تھی اور یہاں بہت شور تھا !!

زریام نے باہر اتے فون کان سے لگایا

اسلام علیکم سر !! مقابل سے ادب میں سلام کیا گیا

وعلیکم السلام ہاں بولو!! زریام نے بھی جواب دیتے پوچھا

جب مینیجر زریام کو بات بتانے لگا زریام نے بے ساختہ نظریں اٹھائی ہوئی تھی ایک لمحے میں وہ نظریں پھیر گیا لیکن کچھ محسوس کرتے زریام نے جھٹکے سے دوبارہ سامنے دیکھا تھا

سامنے کا منظر دیکھ وہ ساخت ہوا تھا!!

وہ ایزل تھی؟؟؟ ہاں اپنی محبت کو زریام شاہ کروڑوں میں بھی پہچان سکتا تھا!!

زریام ہانک بنا دیکھ رہا تھا نظر ایزل کے برابر میں چلتے اس مرد پر جا ٹکی تھی جو ایزل سے باتیں کر رہا تھا ساتھ اس کے ہاتھوں میں دو تین شاپر بھی تھے جو یقینا ان کی شاپنگ تھی وہ ارحاب نہیں تھا اس کے فیملی میں موجود سب کو وہ اچھی طرح جانتا تھا!!

پھر کون تھا وہ ؟؟

حیرت کا جھٹکا تو تب لگا جب ایزل کو مسکرا کر اس سے بات کرتے دیکھا!!

زریام نے فوراً ساخت کیفیت سے نکلتے ہیں اپنے چہرے پر ماسک پہنا اور اگے بڑھا!!

ایزل تمہیں بھوک لگی ہے؟؟ برابر میں چلتے ہیں شخص نے پوچھا تھا جبکہ پیچھے اتے ذریام نے یہ بات ارام سے سنی تھی!!

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے!! ایزل نے منع کیا تھا

لیکن بھئی مجھے تو ہے!! وہ اس طرح اُس سے بات کر رہا تھا گویا اُسے عرصے سے جانتا ہو!!

چلو آجاؤ !! اُس نے ایزل کی نازک کلائی تھامی تھی جب کے زریام کی نظر اُس کی کلائی پر ٹھہر چکی تھی جسے اج تک زریام شاہ نے نہیں تھاما تھا اور وہ اس قدر آسانی سے تھام چکا تھا ؟؟

اپنی محبت پر کسی غیر کا ہاتھ دیکھ زریام کے دل میں تکلیف کے ساتھ اک طوفان اٹھا تھا!!

انکھیں پل میں سرخ ہوئی تھی!! زریام نے خود پر قابو رکھنے کیلئے طاقت سے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائی تھی !!

ایزل نے نا محسوس انداز میں اُس سے کلائی چھڑوانی چاہی جو نا زریام کی نظر میں ائی اور نہ مقابل میں کھڑے اُس شخص کے !!

چلو بھی؛! وہ اُس کی کلائی پر گرفت سخت کرتا کینٹن میں داخل ہوا تھا !!

تُم یہاں بیٹھو میں ابھی آرڈر دے کر اتا ہُوں!! وہ کرسی پر اُسے بٹھاتا ارڈر دینے کے لیے بڑھا تھا!!

ایزل کرسی پر بیٹھی اُس کا انتظار کرنے لگی!!

اُس کے چہرے کی بجھی ہوئی رنگت سب سے انجان تھی کیونکہ اُس کا رخ دوسری جانب تھا !!

زریام سرخ انکھوں سے اس کی پشت دیکھ رہا تھا

دل کرچی کرچی ہوتا ٹوٹ رہا تھا !!

جب وہ واپس ایا !!

آرڈر دے دیا ہے تمہارا فیورٹ وائٹ سوس پاستا !! اُس نے کرسی پر بیٹھتے کہا زریام کا دل مزید شدت سے ٹوٹا تھا کیونکہ ایزل کی فیورٹ چیزیں صرف اُن لوگوں کو پتا تھی جو اُس کے بے حد قریب تھے!!!

تھینک یو!! ایزل نے دھمی آواز میں کہا تھا

چلو جی آگیا تمہارا پاستا !! پہلا بائٹ میرے ہاتھ سے !! اُس نے پاستے کا بائٹ فوک میں بھرتے اُس کے لبوں کے قریب کیا

ن۔نہیں میں کھا لوں گی خود!! ایزل نے نفی کی

ارے مجھے پتا ہے تم کھا لو گی میرے ہاتھ سے کھا لو کوئی مسئلہ تھوڑی ہے!! اُس نے کہتے مزید اُس کے لبوں کے قریب فوک کیا تھا !!

جب ایزل نے نا چاہتے ہوئے بھی منہ کھولتے بائٹ لیا تھا !!

بس میں خود کھا لوں گی شکریہ !! ایزل اُسے دیکھ نرمی سے کہتی فوک تھام چکی تھی !!

اور بتاؤ کیا چل رہا ہے لائف میں !! اُس نے مسکرا کر بات شروع کی تھی

سب ٹھک!! ایزل نے جواب دیا تھا باہر کھڑے زریام کا بدن شولوں پر بھڑک رہا تھا!!

کیا یہ اک خوفنا خواب تھا؟؟؟ یا پھر وہ حقیقت جو ذریام کے لیے مرنے کے برابر تھی!!؟؟

اُس کی ایزل ایسی تو نہیں تھی !!

زریام کس طرح خود پر قابو پائے کھڑا تھا صرف وہی جانتا تھا!!

کھانے سے فارغ ہوتے وہ دونوں کھڑے ہوئے تھے!!

اچھا تھا نہ کھانا !! باہر نکلتے اُس شخص نے ایزل کو دیکھ کہا تھا !!

جی اچھا تھا!! ایزل دھمی آواز میں بولتی زریام کے پاس سے گزری جب اس کے قدم رکے تھے زریام کی خوشبو اس کے ناک سے ٹکرائی تھی اس نے بے ساختہ پیچھے دیکھا جب زریام خود اپنا رخ موڑ چکا تھا!!

کیا ہوا ایزل؟؟ اس کے مڑنے پر اس کے ساتھ موجود شخص نے پوچھا

نہیں کچھ نہیں!! ایزل نے اپنا وہم سمجھتے واپس رخ اگے کیا

زریام نے واپس اپنا رخ سیدھا کیا تھا!!

لیکن پھر جو ہوا وہ زریام کی برداشت سے باہر تھا!!

اس شخص نے ایزل کے گرد حصار باندھنا چاہا تھا اور یہاں زریام کے صبر کی اخری حد تھی!!

وہ کوئی کم ظرف مرد نہیں تھا!! جبکہ اس کے گرد وہ حسار بنانے والا ہے اس بات سے ایزل انجان تھی

ابھی وہ شخص ایزل کی بیک پر ہاتھ رکھتا جب زریام نے اگے بڑھتے اس شخص کا ہاتھ پکڑا تھا!!

ان دونوں کا رخ سامنے تھا اس شخص نے جھٹ سے اپنے ہاتھ پر سخت گرفت محسوس کرتے پیچھے دیکھا اس کے پیچھے دیکھنے پر ایزل نے بھی ساتھ ہی پیچھے دیکھا تھا!!

کیا بدتمیزی ہے چھوڑو میرا ہاتھ!! وہ شخص غصے سے بولا جبکہ ایزل ماسک میں چھپے زریام کے محض ان گہری انکھوں کو دیکھ کے پہچان چکی تھی کے وہ زر یام ہے !!

زریام کو دیکھ ایزل کی انکھیں بھی حیرت سے پھیلی تھی!!

انزل اور حورین جو کب سے زریام کو ڈھونڈ رہی تھی اب سامنے کھڑے دیکھ دونوں تیزی سے زریام کی جانب ائی تھی!!

میں نے کہا چھوڑوں میرا ہاتھ!! زریام کی لہو لہان آنکھیں خود کی انکھوں میں گڑے دیکھ اور اپنے ہاتھ پر اس کی بڑھتی ہوئی گرفت محسوس کرتے وہ تیز اواز میں بولا

آواز نیچے ! زریام جو کب سے خاموش تھا اس کی تیز اواز پر قوت سے دھاڑا تھا

اس پاس کے چلتے لوگ سب رک کر ان دونوں کو دیکھ رہے تھے

جب کے حورین اور انزل بھی رکتی یہ سب دیکھ رہی تھی!!

کیا مسئلہ ہے میرا ہاتھ چھوڑو ہو کون!! وہ اپنی کلائی چھڑواتا غصے سے بولا

جب زریام نے شدت سے ایک پنچ اس کے گال پر رسید کیا!! وہ پیچھے جا کر منہ کے بل گرا تھا

جب کے ایزل حورین اور انزل کی چیخ بے ساختہ تھی

ایزل منہ پر ہاتھ رکھیں حیرت سے آنکھیں کھولے بے یقینی سے یہ سب دیکھ رہی تھی!!

زریان تیزی سے اگے بڑھا اس نے ایک اور پنچ اس کی گال پر رسید کیا تھا ابھی وہ پہلے وار سے بھی نہیں سنبھلا تھاجب دوسرے سے ایک بار پھر نیچے گرا!!

لوگ زریام کو روکنے اگے انے لگے!!

سب رک جائیں!! کوئی ایک قدم اگے نہیں ائے گا!! زریام دھاڑتے ہوئے بولا جب سب اپنی جگہ پر رکے تھے !!

ایزل کی آنکھوں میں تیزی سے نمی اتر رہی تھی وہ شخص زمین سے اٹھا زریام جو ایزل کی جانب رخ لے رہا تھا اُس شخص نے زریام نے پیٹ پر طاقت سے پنچ مارا تھا

زریام اس کے لیے تیار نہیں تھا وہ پیچھے کو لھڑکھڑایا تھا لیکن بہت جلد خود کو سنبھال بھی چکا تھا!!

زریام نے خون برساتی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا!!

وہ شاید پہلا تھا جس نے زریام شاہ پر ہاتھ اٹھانے کی ہمت کی تھی!!

زریام غصے سے آگے ایا !! جب کے وہ شخص بھی آگے ایا تھا چند لمحوں میں ان دونوں کے بیچ بری طرح لڑائی تھی ہو چکی تھی!!

لالا !! حورین نے آگے انا چاہا

ادا سائی!! انزل نے بھی پریشانی سے پکارا تھا !!

کچھ آدمی آگے اتے اُن دونوں کو اک دوسرے سے پیچھے کرنے لگے

جب کے زریام اُس کا کولر طاقت سے تھامے اُسے زخمی کر رہا تھا !! ماسک سرک کر حسین چہرے سے نیچے گرا تھا !!

جب معاملہ ہاتھوں سے نکلنے لگا تو ایزل آگے ائی!!

زریام بس کریں پیچھے ہو!! ایزل کی آواز قدرے اونچی تھی ! اُس کی آواز پر زریام جو اک اور پنچ اُس پر رسید کرنے لگا تھا اُس کا ہاتھ ہوا میں رکا تھا اُس نے سرخ آنکھوں سے ایزل کے چہرے کو دیکھا جس کی آنکھوں میں انسوں تھے جب کے چہرہ سرخ تھا !!

لیکن اج زریام کو اُس کے آنسوں سے تکلیف نہیں ہوئی تھی !! وہ کیسے کسی اور مرد کو خود کو چھونے کی اجازت دے سکتی تھی ؟؟وہ زریام شاہ کی امانت تھی اُس کی اکلوتی محبت ؟؟ وہ کسی غیر مرد کے قریب بھی کیسے جا سکتی تھی؟؟ غصے سے سوچتے زریام کی آنکھوں کے مزید خون اترا تھا

ہٹے چھوڑیں عرش کو!! ایزل نے زریام کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے اس سے عرش کو ازاد کروانا چاہا

عرش کافی زخمی ہوچکا تھا !!

زریام نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا

میں نے کہا چھوڑیں اُنہیں !! ایزل نے اس کے ہاتھ سے اس کا گریبان چھڑوانا چاہا!!

جب زریام نے جھٹکے سے عرش کا کولر چھوڑا وہ کھڑا ہوا تھا !!

عرش ارام سے کھڑے ہوئے!! ایزل نے خفگی سے زریام کو دیکھتے نیچے پڑے زخمی ہوئے عرش کو اٹھاتے ہوئے کہا

ایزل نے عرش کہا تھا ہم تو اسے اٹھانا چاہا تھا جب کے زریام سرخ آنکھوں سے یہ دیکھ رہا تھا!!

ایزل کا کسی اور کو چھونا دل میں بے دردی سے زریام کے چھریاں گھونپ رہا تھا!!

آپ ٹھک ہے عرش؟؟ ایزل نے اُسے اٹھاتے پریشانی سے پوچھا کیونکہ عرش کے چہرے سے خون نکل رہا تھا!!

ہ۔ہاں میں ٹھک ہُوں!! عرش نے دھیرے سے اسباب میں سر

کون ہے یہ؟؟ عرش نے اُسے دیکھ کہا جب ایزل نے پہلے زریام کو دیکھا جو اُس کے جواب کے انتظار میں تھا پھر عرش کو دیکھا جو خود بھی اپنے سوال کے جواب کا منتظر تھا

بولو ایزل کون ہے یہ؟؟ عرش سختی سے بولا اُس کی آواز اونچی تھی

آواز نیچے رکھ اُس سے اونچی آواز میں بات مت کرنا!! ایزل سے اونچی اواز میں بات اسے کرتے دیکھ زریام پھر غصے سے آگے ایا!!

رکے !! کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو ہمارے معاملات میں دخل اندازی کی!! جب ایزل کی سنجیدہ آواز اور اُس کے الفاظوں پر زریام کے قدم رکے تھے اُس نے بے یقینی سے ایزل کو دیکھا وہ اس کی ایزل تو نہیں تھی؟؟؟

ادا سائی!! پیچھے سے انزل نے اتے اُس کا بازو تھاما جب کے دوسرا بازو حورین تھام چکی تھی ان دونوں کی آنکھوں میں انسوں تھے

کچھ نہیں ہوا سب ٹھک ہے !! اُن دونوں کو پینک ہوتے دیکھ زریام نے نرمی سے دونوں کے سر پر ہاتھ رکھ کہا پھر سامنے متوجہ ہوا !!

چلے عرش!! ایزل اُسے سنبھالتی ہوئی بولی

مجھے جواب چاہیئے ایزل کون ہے یہ ؟؟ اور کیوں حملا کیا اس نے مجھ پر؟؟ عرش کا سوال وہی کا وہی تھا جب کے ایزل نے پھر زریام کو دیکھا تھا جو سرخ آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا!!

حورین اور انزل کی سمجھ سے سب کچھ باہر تھا, آس پاس لوگ جمع ہوئے رش لگاکر یہ تماشا دیکھ رہے تھے !! وہ لوگ اس وقت شہر کے مال میں تھے جہاں زریام کو ہر کوئی جانتا تھا یہاں پہ ویڈیوز بن رہی تھی جن پر غصے میں ہونے کی وجہ سے زریام نے غور نہیں کیا سونے پر سواگا اس کا ماسک بھی نیچے گر چکا تھا!!

شدید تکلیف کے بعد بھی عرش کو ایزل سے جواب چاہیے تھا!! جب کے وہ کچھ پل کیلیئے خاموش تھی کیونکہ جواب شاید اُس کے پاس تھا اور وہ دینا نہیں چاہتی تھی جبکہ اس کی

خاموشی بے یقینی سے دیکھ رہا تھا یعنی وہ اپنی محبت کی گواہی بھی نہیں دے سکتی تھی؟؟؟ ایزل کا ہر عمل زریام کا دل بری طرح توڑ رہا تھا !!

جن کے ہم بہت نزدیک ہوتے ہیں ان کی چھوٹی چھوٹی باتیں بھی دل پر ایسے وار کرتی ہیں گویا کوئی بے دردی سے جان نکال رہا ہو!! اور یہاں تو پھر بہت بڑی بات تھی!!!

بتاؤ ایزل کیا لگتا ہوں میں تمہارا؟؟ اسے خاموش دیکھ زریام نے بے یقینی سے کہا تھا

اس کی بات پر ایزل نے ایک نظر زریام کو دیکھا پھر دوسری نظر عرش کو جو اس کے جواب کا منتظر تھا!!

کچھ بولو گی تم؟؟ایزل بتاؤ کیا تم اسے جانتی ہو یہ کیا لگتا ہے تمہارا؟؟عرش کی اواز دھمی تھی یقیناً زریام کے کہے مطابق

ن۔نہیں !! میں نہیں جانتی انہیں !!ایزل نے دھیرے سے نفی میں سر ہلاتے کہا بولتے ہوئے پورے جسم میں درد سرایت کر رہا تھا جبکہ مقابل میں کھڑا زریام ساخت ہوا تھا اسے اپنے کانوں پر بھروسہ نہیں ارہا تھا دل مزید ٹکڑوں میں بٹ رہا تھا!!

وہ بے یقینی سے ایزل کو دیکھ رہا تھا یعنی ان کا ایک سال کا بے لوس پیار وہ ایک سیکنڈ میں جھٹلا گئی تھی؟؟

دیکھا جناب نہیں جانتی وہ اپ کو ہو گئی تسلی؟؟؟ عرش سختی سے بولا جب کے زریام اس پاس کی باتوں سے انجان لا تعلق بس بے یقینی سے ایزل کو دیکھ رہا تھا!!

جو نظریں جھکائے کھڑی تھی

اک منٹ تمہیں نام کیسے پتا تھا اس کا؟؟ اچانک عرش کے دماغ میں بات ائی تھی

جب وہ فوراً ایزل کی جانب رخ کرتا بولا

اس کے سوال پر سٹپٹائی!! اس نے چھٹ سے عرش کو دیکھا

بزنس مین ہیں کون نہیں جانتا وہ دیکھیں سامنے مال میں بھی پوسٹر لگا ہے!! ایزل نے سامنے کی جانب اشارہ کرتے کہاں جہاں پوسٹر لگا تھا

عرش نے اُس پوسٹر کو دیکھا پھر اسے تسلی ائی تھی!!

سن لیا بھائی صاحب ایسے ہی کسی کے راستے میں نہیں اجاتے فضول میں ٹائم برباد کر دیا اوپر سے فضول میں مار پیٹھ کی!! عرش زریام کو دیکھ غصے سے بولا

جب کے زریام کچھ باتیں نہیں سن رہا تھا اس کی نظریں بس ایزل پر تھی !!

زریام کو اپنے دل میں شدید درد ہوتا محسوس ہو رہا تھا!!

اس سے بڑا اور کیا دکھ دکھایا جائیگا ؟؟ محبوب سامنے ہو گا اور پیار جھٹلایا ہو گا !!

اس وقت زریام کی کیفیت کوئی اُس سے پوچھتا!! ایزل نے کن انکھیاں اٹھا کر تکلیف بھری انکھوں سے ذریام کو دیکھا تھا جو بے یقینی اور اپنے ٹوٹتے مان کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا!!

کیا ہو گیا تھا ایزل کو ؟؟ وہ اج زریام کی ایزل نہیں لگ رہی تھی؛!

چلو ایزل !! عرش نے ایزل کی کلائی تھامی تھی !!

لیکن ایزل اور زریام اک دوسرے کو دیکھ رہے تھے!! عرش نے ایزل کو دیکھا پھر اس کی نظروں کے تعاقب میں زریام کو دیکھا!! ان دونوں کو ایک دوسرے کو دیکھتا پا کر اس کا خون کھولا تھا

تمیز نام کی چیز ہے یا پھر نہیں شرم نہیں اتی کسی کی منگ کو گھورتے ہوئے؟؟ وہ زریام جو دیکھ تیز آواز میں بولا تھا

جب کے اُس کی بات تھی یا نوکیلے پتھر؟؟ جو زریام نے وجود میں جھٹکے سے سرایت کر رہے تھے !!

اس نے ساخت کیفیت سے نکلتے جھٹکے سے عرش کو دیکھا!!

جو اُسے ہی غصے سے گھور رہا تھا !!

م۔منگ ؟؟ نہ چاہتے ہوئے بھی پہلی بار زریام کی اواز لڑکھڑائی تھی

کیونکہ یہ لفظ اسے دنیا کا سب سے دردناک لفظ لگ رہا تھا!!

ہاں منگ!! میری منگ ہے جسے تُم اس طرح گھور رہے ہو!! گویا عاشق ہو اک دوسرے کے !! ایزل نے کہا ہے نہ ؟؟ تمہیں نہیں جانتی اب پیچھا چھوڑو ہمارا!!

عرش ہنوز غصے سے بولا

جب کہ دنیا جہاں کی بے یقینی مزید زریام کی انکھوں میں ائی تھی اس نے بے یقینی سے پاگل ہوئے ایزل کو دیکھا!!

جو نظریں جھکا گئی تھی!!

زریام کو لگ رہا تھا اس کی زندگی کوئی بے دردی سے اپنی مٹیوں میں جکڑ کر ختم کر رہا ہے!!

چلو ایزل!! عرش نے اُس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کی اور بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا مال سے نکلتا چلا گیا!!

ایزل نے ایک بار مڑ کر پیچھے دیکھنے کی کوشش کی لیکن عرش اپنی رفتار بڑھا چکا تھا!!

اور زریام خالی انکھوں سے اسے جاتا دیکھ رہا تھا

کس حق سے روکتا؟؟ جو حق تھا وہ تو ایزل نے لمحے میں ختم کر دیا تھا !! وہ اس حد تک اگئی تھی کہ اس نے زریام شاہ کو ماننے سے ہی انکار کر دیا تھا!!

ان کے بیچ گزرے وہ خوبصورت پل اور ڈھیروں باتیں کیا وہ ایک لمحے میں بھولی جا سکتی تھی؟؟؟

زریام کے ذہن میں یکدم ایا تھا

ادا سائی!! وہ بس ساخت کیفیت میں دیکھ رہا تھا جب انزل نے اسے متوجہ کیا!

زریام نے ساخت کیفیت سے نکلتے دھیرے سے گردن گھماتے اپنے دائیں جانب دیکھا!!

جہاں حورین اور انزل نم آنکھوں سے اُسے ہی دیکھ رہی تھی ان دونوں میں سے کسی کو بھی کوئی بات نہیں معلوم تھی!!!

لالا کیا ہوا ہے ؟؟ ایزل اس طرح کیوں بول رہی تھی اور آپ کی کیوں لڑائی ہوئی اُن سے ؟؟ پلز بتائے !! حورین نے بھرائی آواز میں کئی سوال کیے تھے

کچھ نہیں ہوا بچو سب ٹھیک ہے او گھر چلتے ہیں مجھے میری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی باقی کی شاپنگ بعد میں کر لینا!! زریام نے اپنے دل میں ہوتے شدید درد کو سنبھالتے بمشکل کہا

جب ان دونوں نے فورا اسباب میں سر ہلایا!!

زریام نے نظریں اٹھائے اس پاس دیکھا اتنے لوگوں کو جمع دیکھ اس نے انکھیں بند کر کے کھولی پھر خاموشی سے بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا مول سے نکلتا چلا گیا جب کے ساتھ ہی حورین اور انزل بھی باہر نکلی تھی!!

زریام کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑ رہا تھا؛؛

اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس مال کو ہی آگ لگا دے!!

وہ تیزی سے گاڑی میں بیٹھا تھا حورین اور انزل بھی اتی جلدی سے گاڑی میں بیٹھی جب زریام نے گاڑی حویلی کی جانب بڑھائی گاڑی کی سپیڈ بہت تیز تھی حورین اور انزل زریام کا چہرہ ہی دیکھ رہی تھی جو بے حد سرخ تھا زریام کی آنکھوں میں سرخی اتری ہوئی تھی جبکہ نظر سامنے جمی تھی!!

حورین کے دوسری نظر زریام کے ہاتھ پر گئی تھی اسٹیرنگ پر اس کی پکڑ دیکھ حورین نے آنکھیں بند کرکے کھولی اسٹیرنگ پر اس کی پکڑ حد سے زیادہ مضبوط تھی گویا ابھی جڑھ سے اکھاڑ دے گا!!

حورین اپنے لالا کے غصے سے اچھی طرح واقف تھی وہ جانتی تھی وہ غصے پر قابو پانے کے لیے اسٹیرنگ پر سخت گرفت کر چکا ہے!!!

سارے راستے حورین اور انزل بھی خاموش رہی اُن دونوں نے بھی بولنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ زریام کی اسٹیرنگ پر پکڑ اس کے انکھوں میں سرخی اور چہرے کا لال رنگ اس کا اشتعال بتا رہا تھا!

ادھے گھنٹے کا راستہ دس منٹ میں ہارش ڈرائیونگ سے تے ہوا تھا!!

گارڈ نے جلدی سے دروازہ کھولا جب زریام نے گاڑی پورچ پر روکی!!

پھر جھٹ سے دروازہ کھولتے زریام بھاری تیز قدم لیتا اندر کی جانب بڑھا تھا !!

پیچھے حورین اور انزل گاڑی سے نکلتی پریشانی سے اک دوسرے کو دیکھنے لگی!!

انزل میری بات سنو اندر امی یا کسی کو بھی ابھی ہوئے واقعہ کے بارے میں مت بتانا ٹھک ہے ؟؟حورین ہدایت کرتے کہا جب انزل نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

وہ دونوں بھی اندر بڑھی تھی !!

کیا ہوا زریام کو غصے میں ہیں کیا؟؟ میرا بیگم جو اپنے کمرے سے نکلتی ارہی تھی سامنے زریام کو بھاری قدم لیتے دیکھ وہ سمجھ چکی تھی اس لیے وہ حورین کو دیکھ بولی

نہیں امی ایسی کوئی بات نہیں ہے بس لالا کی طبعیت ٹھک نہیں ہے !! حورین نے اُنہیں دیکھ کہا

یا اللہ خیر طبیعت خراب ہے میرے بچے کی میں ابھی دیکھتی ہوں!! امیرا بیگم اپنے سینے پر ہاتھ رکھے پریشانی سے جانے لگی جب حورین سامنے آئی!!

ن۔نہیں امی لالا کہہ رہے تھے کہ وہ کچھ دیر ارام کریں گے تو کوئی بھی ان کے کمرے میں نہیں آئے !! حورین نے جلدی سے انہیں روکتے کہا

اچھا چلو ٹھیک ہے تھوڑی دیر بعد دیکھ لونگی!! امیرا بیگم اسباب میں سر ہلاتی بولی

مریم کہاں ہے؟؟ان کی نظر اب بھی زریام کے بند کمرے کے دروازے پر دیکھ حورین نے بات پلٹنی چاہی!!

اپنے کمرے میں ہے بچے!! امیرا بیگم نے جواب دیا

لالا کب ائیں گے دبئ سے امی؟یاد انے پر اس نے پوچھا تھا

اپ کی شادی سے پہلے اجائیں گے بچے شادی میں چودا دن ہے نا بارا تیرا دن میں اجاینگے!!

اتنی لیٹ امی لالا کو بولے نا وہ جلدی ا جائیں!! حورین اداسی سے بولی

میں نے بہت بولا بچے لیکن اپ کو پتہ ہی ہے ان کا کام ہوتا ہے!! امیرا بیگم نے اسے اگاہ کیا

پھر مریم کی شاپنگ وہ کون کرے گا؟؟ حورین کے ذہن میں اچانک ایا تھا

بچے اپ کو کیا لگ رہا ہے اگر آریان یہاں ہوتے تو وہ خود کرتے مریم کی شاپنگ؟؟ جس حساب سے ابھی ازبک کا موت کا جنون اس کے سر پہ سوار ہے یہ ممکن نہیں ہے!! ڈیزائنر کو گھر پہ بلواؤں گی اب سارے کپڑے اپ لوگ گھر پر ہی دیکھ لینا اج اپ لوگ شاپنگ پر چلے گئے اچھی بات ہے لیکن اب ڈیزائنر گھر پہ اجائے گا تو اپ لوگ اپنے سارے جوڑے اور جیولری وغیرہ سب کچھ انہیں سے ہی لے لینا!! اور مریم کی شاپنگ بھی وہ اپنی پسند سے کر لے گی!! امیرہ بیگم نے اسے دیکھا

یہ تو بہت اچھی بات ہے !! حورین کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی !!

چلو جاؤ فریش ہو جاؤ شاباش!! امیرا بیگم اسے پیار سے کہتی اب اپنے کمرے کی اور بڑھی تھی!!

زریام اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا اس نے دروازہ کھٹاک سے بند کیا!

ذریام کو سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا کرے غصہ اس کے سر پر سوار ہو رہا تھا بے بسی اس کی رگ رگ میں دوڑ رہی تھی ایزل کے الفاظ اس کے ذہن میں گونج رہے تھے وہ لمحے میں ڈریسنگ پر رکھی چیزیں زمین بوس کر چکا تھا غصے سے اس کا حال برا ہو رہا تھا وہ اپنے کمرے کی قیمتی چیزے اس طرح پھینک رہا تھا گویا ان کا نام و نشان مٹا کر چھوڑے گا وہ ہر چیز اٹھا اٹھا کر پٹک رہا تھا چند لمحے میں اس خوبصورت کمرے کی حالت ناقابل دید تھی زریام کی حالت بھی بگڑی تھی بال پیشانی پر پھیل چکے تھے شرٹ کے اوپر کے دو بٹن کھلتے شرٹ کو

بے ترتیب کر چکے تھے اسے اچانک شدید اکسیجن کی کمی محسوس ہوئی وہ تیزی سے اگے بڑھتا اپنے کمرے کا کانچ کے دروازہ کھولتا باہر بالکنی میں نکلا تھا اس نے اپنی شرٹ کا مزید اک بٹن کھولتے بے ساختا سانس لینے کی کوشش کی تھی جب انکھوں کے سامنے عرش اور ایزل کا منظر یاد ایا جس میں اس نے ایزل کا ہاتھ تھاما ہوا تھا جس کو یاد کرتے ذریام کو مزید اکسیجن کی کمی محسوس ہوئی اس نے بے ساختہ ریلنگ پر دونوں ہاتھ رکھتے چہرہ نیچے گرا کر گہرے گہرے سانس بھرے تھے!!

"میں نہیں جانتی "ایزل کے ان الفاظوں نے ذریام کو کہی کا نہیں چھوڑا تھا

"یہ میری منگ جسے تم اس طرح گھور رہے ہو"جب یہ الفاظ سنائی دیے تو زریام کی انکھیں یک دم کھلی تھی

ذریام کی انکھوں میں اس قدر اشتعال تھا گویا ابھی انکھوں سے خون بہے گا!!

کیوں؟؟ اخر کیوں ایزل؟؟؟زریام قوت سے چیخا تھا شاید وہ چیخ کر اپنا سکون ڈھونڈ رہا تھا جو کہ ممکن نہیں تھا

ہمارا وہ پیار تم ایک لمحے میں کیسے بھلا سکتی ہو؟؟تم نے مجھے پہچاننے سے منع کر دیا؟؟زریام کے قدم لڑکھڑاے تھے

م۔۔منگ!! اچانک زریام کے لبوں نے حرکت لی

منگ؟؟؟ کیا مطلب؟؟ اب اس کے ذہن میں بس یہی الفاظ بار بار گونج رہا تھا

تم زریام شاہ کے علاوہ کسی اور کی منگ ہو سکتی ہو؟؟تم نے مجھے دھوکہ دیا؟؟میرے پیار کو مجھ پر روند کر چلی گئی؟؟؟

تم کیسے میرے علاوہ کسی اور کا نام اپنے ساتھ سوچ بھی سکتی ہو؟؟! تم کیسے میرے علاوہ کسی کی منگ کہلائی جا سکتی ہو؟؟

زریام نے اپنا سر ہاتھوں میں تھاما تھا جب وہ چیخا!!

وہ الفاظ اسے پاگل کرنے کو تھے تو کیا وہ سچ میں اس کی منگ تھی؟؟

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میں اپنی محبت کو کسی اور کا ہونے نہیں دے سکتا ! وہ یکدم دھاڑا تھا

مجھے ایک بار تو بتا دی؟! مجھے پتہ ہے تم بھی مجھ سے پیار کرتی ہو یہ کوئی مجبوری ہو گی تمہاری!!

ہاں میں جانتا ہوں تم ایسی نہیں ہو میری ایزل ایسی ہی نہیں میں سب ٹھیک کر دوں گا میں جانتا ہوں تم صرف میری ہو!! زریام اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتا بولا

اتنا سب ہو جانے کے بعد بھی اسے ایزل پر بھروسہ تھا!! کیونکہ زریام شاہ اس سے سچی محبت کرتا تھا

ایزل شاہ صرف زریام شاہ کی تھی!!

زریام نے جھٹ سے اپنا فون نکالتے ہیں ایزل کو کال ملائی!!

مقابل سے کال کاٹی گئی تھی کول کٹنے پر زریام کی پکڑ موبائل پر کمزور ہوئی تھی!!

یہ پہلی بار تھا جب ایزل نے اس کا فون کاٹا تھا!!

ضرور اس پاس کوئی ہو گا ہاں میں جانتا ہوں تم ایسا نہیں کر سکتی!! شاید زریام خود کو تسلی دے رہا تھا

اس کی حالت پھر بھی غیر ہو رہی تھی وہ الفاظ یاد کرتے اس کے دل میں بری طرح تکلیف اٹھ رہی تھی وہ بوجھل سے قدم کے ساتھ اتا صوفے پر ڈھینے والے انداز میں بیٹھا تھا

کمرے میں ہوتا ابھی بھی وہ مائینے خیز اندھیرا زریام کو کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا!!

خیر اسی طرح وقت گزرتا جا رہا تھا اور حورین کی شادی کا وقت قریب نزدیک اتا جا رہا تھا حورین کی شادی میں بس دو دن رہ گئے تھے پرسو اس کی مائیو تھی اور پھر سادگی سے نکاح مایو بھی بالکل سادگی سے ہونی تھی باہر والا کوئی نہیں ارہا تھا بس گھر کے ہی فرد ہونے تھے اس کے بعد نکاح سادگی سے ہو کر اسے رخصت کر دینا تھا کوئی ولیمہ وغیرہ نہیں ہونا تھا

کیونکہ ابھی تک کوئی ازبک کی یادوں سے نہیں نکلا تھا اور نہ کوئی کبھی نکلنے والا تھا سب اس پہ اتفاق بھی کر چکے تھے ڈیزائنر کو بلا کر سب کی شاپنگ بھی مکمل ہو چکی تھی جب کے اج اریان نے دبئ سے واپس انا تھا!!

فائنلی اج لالہ واپس ارہے ہیں! حورین خوشی سے چہک کر بولی وہ پچھلے دنوں سے بہت زیادہ آریان کو یاد کر رہی تھی اریان جب بھی دبئ جاتا تھا یا کبھی بھی کوئی باہر ملک جاتا تھا حورین اسے بہت زیادہ مس کرتی تھی اس کے جانے سے پتہ نہیں کیوں گھر بہت خالی لگتا تھا حالانکہ اریان جب یہاں ہوتا تھا تب بھی وہ اپنے کمرے یا کام میں مصروف ہوتا تھا لیکن پھر بھی اس کی غیر موجودگی سب کو محسوس ہوتی تھی!!

ہاں کافی دنوں بعد!! انزل بھی مسکرا کر بولی

وہ دونوں اس وقت لاؤنج میں بیٹھی تھی

جب اریان کی گاڑی رکنے کی اواز باہر سے سنائی دی!!

ان دونوں نے ایک ساتھ نظر اٹھائے سامنے دیکھا تھا

اریان کی بڑی بلیک رنگ کی کار پارچ پر رکی تھی !!

جب گارڈ نے فورا اگے بڑھتے دروازہ کھولا!!

اریان گاڑی سے باہر نکلا تھا!!

پھر اریان بھاری قدم لیتا اندر کی جانب بڑھا تھا !!

گھر میں داخل ہوتے ہی حیرین اور انزل کی نظر اس پر پڑی تھی جو بلیک رنگ کے ٹریک سوٹ میں ملبوس تھا بلیک ہڈی کے ساتھ بلیک ہی ٹریک سوٹ کی پینٹ!!

بلیک شوز ہاتھ میں قیمتی گھڑی انکھوں پر کالا چشما لگائے وہ کوئی ریاست کا شہزادہ ہی معلوم ہو رہا تھا!!

ایک ہاتھ میں موبائل تھا!! جب کے دوسرے ہاتھ سے اریان نے آنکھوں پر لگا چشمہ اتارا تھا

لالا !! حورین خوشی سے چہک کر تیزی سے آگے آئی تھی!!

جب آریان نے اُسے سینے سے لگایا !!

کیسا ہے میرا بچا؟؟ آریان نے اُسے سینے سے لگاتے کہا پھر اُس کے بالوں پر نرمی سے لب رکھے

میں ٹھک ہُوں لالا آپ کیسے ہیں !! حورین مسکرا کر بولی جب کے انزل ستائش نظروں سے آریان کو دیکھ رہی تھی بنا پلک جھپکائیں !!

کرم اللہ کا !! آریان پیار سے بولا !!

اس کا لہجہ ہمیشہ جہاں سرد رہتا تھا وہیں حورین زریام شہرام اور اذبک کے لیے بہت زیادہ پیار بھرا!!

آریان آگے بڑھا تھا !!

اسلام علیکم امی !! سامنے امیرا بیگم جو یہی آرہی رہی اریان اُنہیں دیکھ بولا

وعلیکم السلام!! کیسا ہے میرا بچا !! امیرا بیگم نے نم آنکھوں کے ساتھ آریان کی پیشانی چومتے کہا

الحمدللہ!! آریان اُنہیں سینے سے لگاتا بولا

جب نظر سکندر شاہ پر پڑی جو خود بھی ٹریک سوٹ میں ملبوس تھے

امی کیا ہوا ہے یہ آپ کے مزاجی خدا کو؟؟ نمازیں پڑھنے کی عمر میں جوگنگ کر رہے ہیں؟؟ آریان ابرو اٹھائے اُنہیں دیکھتا پھر امیرا بیگم کو دیکھ بولا

جب انہوں میں مسکراہٹ دبای !!

ایسا نہیں بولتے باپ ہیں بیٹا آپ کے !! وہ آریان کو دیکھ بولی

امی اب سچ بھی نہیں کہے سکتے ؟؟ آریان نے کندھے اُچکاتِ کہا

آگیے سپتر صاحب!! سکندر شاہ کی نظر آریان پر گئی جب وہ بلند آواز میں بولی

جی بابا خیر سے اگر آپ کو دکھ رہا ہوں تو آگیا ہوں!! آریان اُنہیں دیکھ دونوں ہاتھ اپنی ہوڈی کی جیب میں ڈالتا بولا

اس کے جواب پر سکندر شاہ نے ایبرو اٹھائی تھی !!

دبئی میں کام ہی کرتے ہو نا کہیں یہ نہ ہو دبئی سے بہو کا تحفہ دے دو ہمیں! اس کی بات پر سکندر شاہ اپنا بدلہ لیتے ہوئے بولے جب کہ وہ اپنے بیٹے کے مزاج سے اچھی طرح واقف تھے!

اپ کو کیسے پتہ چلا بابا؟؟ اتنا سچ نہیں بولنا تھا!! اریان الٹا انہیں دیکھ مصنوعی حیرت سے بولا جب سکندر شاہ نے دانت پیسے!!

تم کیوں صبح صبح مجھ سے بحث کرنے کے موڈ میں ہو؟؟؟ سکندر شاہ نے جواباً کہا

ارے اب یہ بحث کہا سے اگئی ؟؟ ابھی آپ نے ہی تو کہا کے بہوں کا تحفہ مت دے دینا!!

اسی کا جواب دے رہا ہوں!! کے آپ کو کیسے پتہ چلا؟؟ آریان ہنوز مصنوعی حیرت سے بولا جب کے اُس کی بات اور اُس کے لہجے پر سکندر شاہ کو بری طرح تب چڑھ رہی تھی جس سے اریان بہت لطف اندوز تھا!!

پوری دنیا میں واحد اریان تھا جو سکندر شاہ کو اس طرح تپا سکتا تھا اس کے علاوہ کسی کی ہمت نہیں تھی حد تک ان کی بیوی بھی ان کے سامنے نظریں نہیں اٹھاتی تھی !!

یعنی برخوردار تم وہاں پر کام کرنے نہیں جاتے؟؟؟ سکندر شاہ نے پاس اتے کہا حالانکہ وہ اچھے سے جانتے تھے کے آریان کو وہاں ایک لمحے کی فرصت نہیں ہوتی تھی کام سے لیکن پھر بھی یہ کیوں بحث ہو رہی تھی کسی کو نہیں پتہ تھا !!

نہیں بابا میں وہاں کام کرنے نہیں جاتا !! آریان نے فرمانبرداری سے نفی میں سے ہلایا

تو پھر کیا کرتے ہو؟؟؟وہ سنجیدگی سے بولے

اپ کو کیا لگتا ہے؟؟ اریان شاہ الٹا سوال کیا

جس حساب سے تم جواب دے رہے ہو مجھے معاملہ بہت خراب لگ رہا ہے !!! یاد رکھنا تمہاری بیوی میری پسند سے ائے گی!!! سکندر شاہ نے اعلانیہ انداز میں کہا

مسٹر شاہ شاید اپ بھول رہے ہیں کہ اپ میری ایک عدد بیوی پہلے ہی لا چکے ہیں!! اریان نے اس لہجے میں کہا تھا کہ سکندر شاہ اندر تک جھل بھن چکے تھے!!

مسٹر آریان شاہ اپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ ایک ونی میں ائی لڑکی ہے اپ کی بیوی نہیں!! اریان شاہ کی بیوی کا رتبہ تم اچھے سے جانتے ہو تمہاری بیوی جو ہو گی وہ راج کریگی

اس حویلی پر !! اور وہ کوئی ایسی عام لڑکی نہیں ہوگی!! سکندر شاہ سنجیدگی سے بولے جب کہ سیڑھیوں کے اوپر کھڑی مریم سٹل یہ ساری باتیں سن رہی تھی

ہر کچھ اپ کی مرضی سے تو نہیں ہو سکتا نا بابا؟؟؟ اپ جو بھی کہیں میرے نکاح میں ہے وہ میرے دسترس میں آکر میری بیوی ہی کہلائی نا؟؟؟ اب ماننا یا نہ ماننا وہ الگ بات ہے لیکن اپ ایک بار اپنی مرضی کر چکے ہیں وہ اپ کی مرضی سے ہی میرے نکاح میں ائی ہے اب دوبارہ اپ کو میں اپنی مرضی نہیں کرنے دوں گا!! اریان نے پرسکون لہجے میں جواب دیا تھا اور سکندر شاہ سلگ اٹھے تھے

اریان یہ باتیں ہی صرف اُنہیں سلگانے کے لیے کر رہا تھا!!

اور وہ اس بات سے بھی انجان تھا کہ باتوں ہی باتوں میں انہیں سلگانے کے چکر میں مریم کو میری بیوی بھی کہہ چکا ہے!! جبکہ وہ اسے اپنی بیوی مانتا نہیں تھا اور نہ کبھی ماننے کے ارادہ رکھتا تھا!!

وہ صرف سکندر شاہ کو تپ چڑھانے کے لیے ساری باتیں کر رہا تھا جس میں وہ کامیاب ہو بھی چکا تھا!!

جبکہ مریم کے لیے بیوی کا لفظ اریان کے منہ سے سنتے امیرا شاہ اور حورین کے جہاں لب مسکرائے تھے وہی انزل نے ضبط سے مٹھیاں بنائی تھیں جب کہ اوپر کھڑی مریم کو پتہ

نہیں کیوں لیکن بہت اچھا احساس ہو رہا تھا لیکن وہ معصوم جان کیا جانے کہ معاملہ کچھ اور ہے!!

یعنی تم نے پورا پلان بنا لیا ہے کہ اب تم دبئ سے اپنی مرضی سے ہی اپنی بیوی لے کر اؤ گے؟؟؟ سکندر شاہ تپے ہوئے لہجے میں بولی

آپ کو ٹینشن ہورہی ہے ؟؟ آریان نے لطف اندوز لہجے میں کہا

ظاہر ہے ہ۔۔۔وہ جذبات میں بولتے جا رہے تھے جب جھٹکے سے رکے

نہیں !! مجھے کیوں ہو گی ٹینشن؟؟وہ یکدم اکڑ سے بولے جب اریان نے نچلا لب دانتوں تلے دبائے اپنی مسکراہٹ دبائی

مریم بہت غور سے آریان کا چہرہ دیکھ رہی تھی جہاں شوخی تھی جو مریم اج پہلی بار دیکھ رہی تھی ورنہ ہمیشہ آریان کے چہرے پر سرد تاثرات ہی ہوتے تھے واللہ وہ چہرے پر شرارت سجائے بھی کتنا خوبصورت لگ رہا تھا!!

مان لیجیے شاہ صاحب ڈر لگ رہا ہے آپ کو!! اریان گاڑی کی چابیاں اپنے ہاتھ میں گھماتا دل فریب انداز میں بولا

کیوں مانوں چھوٹے شاہ جب ایسا ہے ہی نہیں تو؟؟ سکندر شاہ اکڑ سے بولے

جب اریان نے ون سائیڈ مسکراہٹ اُن کی جانب اچھالی جس پر وہ سٹپٹائے!!

ایک ہاتھ میں گاڑی کی چابیاں گھماتا مسلسل انہیں دیکھ رہا تھا!!!

میں سکندر شاہ ہُوں بھولوں مت !!!

نہ میں کسی سے ڈرتا ہوں اور نہ مجھے ٹینشن ہوتی ہے اور رہی بات تمہاری شادی کی تو وہ لڑکی میری پسند سے ہی ائے گی!! سکندر شاہ سنجیدگی سے بولے اریان کے چہرے پر وہ جلا دینے والی مسکراہٹ اُنہیں اندر تک جلا رہی تھی

باقی سب بھی خاموشی سے یہ منظر دیکھ رہے تھے!!

اپ بھی مت بھولیں کہ میں بھی اریان شاہ ہوں جو ایک بار کہہ دیتا ہوں پھر اس سے مجھے میرا باپ بھی نہیں ہٹا سکتا!! اریان بھی سنجیدگی سے بولا

دیکھتے ہے!! سکندر شاہ نے پرجوش سے کہا

!! Ok Mr Shah just watch

!!Write anywhere !!Whatever Aryan Shah wants will happen

So far no one has been born in this world who can dissuade me from

!!my decision to do what I once say

(لکھ لیں کہیں بھی جو اریان شاہ چاہے گا وہی ہو گا اب تک کوئی اس دنیا میں پیدا نہیں ہوا جو مجھے میرے فیصلے سے ہٹا سکے جو میں ایک بار کہتا ہوں وہ کرتا ہوں)

آریان اُنہیں دیکھ مزید ایک دل جلا دینے والی مسکراہٹ پھینکتا دل فریب انداز میں کہتا جانے کے لیے اگے بڑھا

میں بھی تمہارا باپ ہوں اریان شاہ!! وہ پیچھے سے بلند اواز میں بولے

!!If it comes to Aryan Shah, no one will be able to shake the decision

(اگر بات ہو گی آریان شاہ کی تو فیصلہ کوئی نہیں ہلا سکے گا)

آریان بنا پیچھے مڑے بولا

میں تم سے ڈرتا نہیں ہوں اریان شاہ ہو گا تو وہی جو میں چاہوں گا!! سکندر شاہ غصے سے بولے جب آریان کے بڑھتے قدم رکے اُس نے دل فریب انداز میں پیچھے مڑتے جتاتی انکھوں سے سکندر شاہ کو دیکھا!!

اگر ڈر نہیں لگتا تو کیوں دبئ میں بندے بھیجے تھے مجھ پر نظر رکھنے کے لیے؟؟؟ اریان پرسکون انداز میں دونوں ہاتھ اپنی پینٹ کی جیب میں ڈالتا بولا

جب کہ اس کی بات پر سکندر شاہ سٹپٹائے تھے تھے یعنی ان کی چوری پکڑی جا چکی تھی؟؟ اب انہیں سمجھ ایا تھا کہ اریان کیوں انہیں تب چڑھا رہا تھا یہی وجہ تھی جو اریان انہیں اندر تک جلا رہا تھا!! اور یہی وجہ تھی جو آریان کے چہرے پر دل جلا دینے والی مسکراہٹ تھی!!

م۔میں نے ؟؟ کس نے کہا ہے تمہیں ؟؟ میں کیوں بھیجوں گا تمہارے پیچھے بندے تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے آریان شاہ!! سکندر شاہ پھر سے روب سے بولے!!

جب اریان کے لبوں پر تنزیہ مسکراہٹ پھیلی!!

تو اپ کو پروف چاہیے؟؟ آریان نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

باقی سب بھی خاموشی سے دیکھ رہے تھے جبکہ سیڑھیوں پر کھڑی مریم بھی پرسوچ نظر سے سب دیکھ رہی تھی!!

ہاں !! دو کوئی پروف!! سکندر شاہ اکڑ سے بولے وہ یہ تک بھول گئے تھے کہ سامنے کوئی عام بندہ نہیں بلکہ انہی کا بیٹا اریان شاہ ہے جو ان سے دس ہاتھ آگے ہیں!!

آریان نے ہلکی سی نظریں گھماتے برابر میں کھڑے ساحل کو دیکھا جو کھڑا اُسے ہی دیکھ رہا تھا

اریان کا مطلب سمجھتے ساحل نے فورا اپنا موبائل نکالتے سامنے کیا!!

اور اک ریکارڈنگ پلے کی!!

(ہر لمحے کی خبر اریان کی مجھے چاہیے وہ کہاں جاتا ہے کیا کرتا ہے !! اور نظر رکھنا کوئی لڑکی تو نہیں ہے اس کی زندگی میں؟؟ ویسے تو میں بہت اچھے سے جانتا ہوں آریان کو اُسے لڑکیوں میں بالکل لگاؤ نہیں وہ تو انہیں دیکھتا بھی نہیں لیکن پھر بھی لڑکیوں کا بھی کوئی بھروسہ نہیں ہے کبھی بھی پھنسا لیتی ہیں دھیان رکھنا اس کے ہر لمحے کی خبر مجھے چاہیے)!!!

سکندر شاہ کی اواز ساحل کے موبائل سے گونجی تھی

جب سب نے حیرت سے سکندر شاہ کو دیکھا تھا وہی آریان نے پرسکون انداز میں ریلنگ سے ٹیک لگاے جو جتاتی انکھوں سے انہیں دیکھا تھا

جو اب سٹپٹا کر ادھر ادھر دیکھ رہے تھے!!

بولے شاہ صاحب بولے کہ یہ فیک وائس ہے یہ اپ کی اصلی اواز نہیں ہے بولے میں انتظار میں ہوں اپ کے!! آریان اُنہیں خاموش دیکھ بولا

ہ۔ہاں ایسا ہی ہے یہ میری اواز نہیں ہے اج کل انٹرنیٹ پر کیا کیا چل رہا ہے یہ کسی اور کی اواز ہے!! سکندر شاہ بڑے روپ سے بولے گویا سچ بول رہے ہوں

مجھے پتہ تھا اس لیے پہلے سے انتظام کر کے لایا ہوں!! اریان نے کہہ کر ہلکا سا دروازے کی جانب دیکھا تھا جب دو گارڈز ایک بندے کو پکڑے ہوئے اندر داخل ہوئے اسے دیکھ سکندر شاہ نے انکھیں پھیلاتے نظر گھمائی تھی

اپنی بات سے مکرنا نہیں دوں گا اپ کو!! آریان نے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے روبدار اواز میں کہا

اس طرح اریان کے علاوہ سکندر شاہ کے سامنے کوئی بھی نہیں کھڑا ہو سکتا تھا

اب کچھ کہنا ہیں؟؟ یا بھی کہہ دیں کہ اس کو نظر رکھنے کے لیے اپ نے نہیں کہا!! آریان اُنہیں دیکھ بولا

معافی چاہتا ہوں سکندر صاحب لیکن اپ کے بیٹے نے مجھے پکڑ لیا تھا نظر رکھتے ہوئے!! وہ بندہ جو گارڈ کی گرفت میں تھا وہ بمشکل بولا

!!Oops

آریان نے مصنوعی بیچارگی سے سکندر شاہ کو مزید سلگایا تھا

کم سے کم دیکھ تو لیتے کہ کس پر نظر رکھوا رہے ہیں اپ؟؟ اگر مجھ پہ نظر رکھوانی تھی تو کوئی انڈر کور افیسر بھیج دیتے ایسے معمولی ڈیٹیکٹر سے میرا کیا بنے گا؟؟ اگر انڈر کور کو

بھیجتے اپ تو جہاں اس کو میں نے ایک دن پکڑا ہے اسے میں ایک دن پانچ منٹ میں پکڑ لیتا کم سے کم پانچ منٹ کے اور خبر تو اپ کے پاس ہوتی!! اریان افسوس سے بولا

میں اس کو اسی وقت پکڑ لیتا اگر میں پورا دن گھر میں نہ ہوتا بہت بزی ہوتا ہوں نا میں یہاں اپ کی طرح فری نہیں ہوتا دراصل بس اسی لیے جیسے ہی باہر نکلا اپ کا یہ چوزہ گاڑی کے پیچھے کیمرہ کھولے کھڑا تھا اور اپ تو جانتے ہیں میری نظروں سے اج تک نہ کوئی بچا ہے اور نہ کوئی بچے گا چاہے وہ اپ ہی کیوں نہ ہو !! اریان بالوں میں ہاتھ پھیرتا سکندر شاہ کو دیکھ بولا!!

اریان سے کچھ ہی سیڑیوں کے فاصلے پر مریم کھڑی تھی آریان نے مریم کو نہیں دیکھا تھا لیکن مریم اریان کو دیکھ چکی تھی!!

سکندر شاہ کا حاضر جواب جھٹکے سے رکا تھا !!

غلطی ان کی یہی اچھی طرح جانتے بوجھتے بھی انہوں نے اریان سے پنگا لیا تھا!! اب انجام کی باری تھی!!

اریان کے چہرے پر تصورات سکندر شاہ کو تپ چڑھا رہے تھے کہنا غلط نہیں ہو گا کہ ان کا مقابلہ ان کے خود کے بیٹے سے تھا جو ان سے دس ہاتھ ہر چیز میں اگے تھا!!!

جب کے باکی سب بھی حیرت سے سکندر شاہ کو دیکھ رہے تھے اُنہیں اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس طرح کرکے اریان پر نظر بھی رکھوا سکتے ہیں!!

بولے گے نہیں کچھ؟؟ انہیں خاموش دیکھ اریان نے ائیبرو اٹھائے استفسار کیا

نہیں بولنا مجھے کچھ! سکندر شاہ سنجیدگی سے بولے

ٹھیک ہے نہیں بولیں اس کا مطلب یہ بات ثابت ہے کہ سکندر شاہ ڈرتے ہیں!! اریان کندھے اچکاتا ریلیکس انداز میں کہتا واپس جانے کے لیے مڑا تھا!!

میں نہیں ڈرتا!! اُن کی آواز اونچی تھی

اواز نیچے رکھیں !! آریان دبی دبی آواز میں غرایا جو غصہ وہ کب سے ضبط کیے کھڑا تھا اب وہ لمحے میں باہر ایا تھا!! اریان کو امید نہیں تھی ان سے اس چیز کی

اس کا دماغ بہت دیر سے خراب تھا جو وہ قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا!!

غلطی جس کی ہوتی ہے اس کو چیخنا شعبہ نہیں دیتا مسٹر شاہ یہ بات اپ کی کہی ہے نا؟؟؟ !! آریان سرد لہجے میں بولا

وہاں مکمل خاموشی چھا گئی تھی

اج سکندر شاہ اپنی ہی کہی بات میں پھنس چکے تھے!!

آریان کے چہرے پر غصے کے چڑھتے تاثرات دیکھ سب نے حلق تر کیا تھا!!

ایک اخری سرخ نظر سامنے کھڑے سکندر شاہ پر ڈالتے وہ جانے کے لیے مڑا تھا!

امیرا بیگم اور حورین بھی سکندر شاہ کو سنجیدگی سے دیکھ رہی تھی آریان کا غصہ جائز تھا تو یہ تو غنیمت تھی کہ اس نے ان پر غصہ نہیں کیا تھا کیونکہ وہ اپنے باپ کے بہت عزت کرتا تھا لیکن ان کے باپ شاید اپنے بچے کو اچھی طرح جانتے ہوئے بھی پنگے لے رہے تھے !!

اریان اوپر سیڑھیوں کی جانب بڑھا جب نظر مریم پر پڑی جو سیڑھیوں پر ہی کھڑی تھی اسے ایک نظر دیکھتے اریان نظریں پھیرتا اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا؟ ہاں اسے سکندر شاہ پہ بہت زیادہ غصہ ارہا تھا اس لیے وہ لاؤنج میں مزید نہیں رکنا چاہتا تھا!!

جب کہ چند لمحے ہی اریان کے دیکھنے پر مریم فورا نظریں بھی جھکا گئی تھی!!!!

دیکھ رہی ہو اپنے بیٹے کو کس طرح باپ سے بات کر رہا ہے!! اریان کی جانے پر سکندر شاہ پھر سے اکڑ کر بولے کیونکہ ان کے اکڑ ان کے بیٹے کے سامنے تو نہیں چلتی تھی لیکن بیوی کے سامنے ضرور چلتی تھی!!

ان کی بات پر امیرا بیگم نے خفگی سے سکندر شاہ کو دیکھا تھا لیکن بولی کچھ نہیں پھر کچلا لمحے بعد وہ پھر سے مڑتی اپنے کمرے کی اور چل دیتی ان کی خاموشی پر سکندر شاہ جو پہلے

ہی سلگے ہوئے تھے اب مزید اندر تک سلگ اٹھے تھے جبکہ ان کے خفگی سے دیکھنے پر وہ ادھر ادھر دیکھنے لگے تھے!!

حورین اور انزل بھی یہاں سے جا چکی تھی!!

کون سا شیر میں نے پیدا کر لیا کے اتنا بڑا ہو گیا اب تو باپ کے سامنے ہی کھڑا ہو جاتا ہے!! سکندر شاہ سلگ کر بولے

آپ کی غلطی ہے نہیں کرنا تھا پیدا !! میں کون سے انتظار میں تھا کہ اپ مجھے پیدا کریں گے!! آریان جو ذریام کو دیکھنے پھر سے نیچے ایا تھا سکندر شاہ کی بات سنتا بلند اواز میں بولا

جب صرف سکندر شاہ نے فوراً سیڑھیوں پر دیکھا جہاں سے اریان نیچے ارہا تھا!!

دیکھ لوں گا تمہیں!! سکندر شاہ آریان کو دیکھ بولے

اوکے !!! تصویروں میں دیکھ لیے گا کیونکہ میرے پاس ٹائم نہیں ہے!! زریام کے کمرے کی اور بڑھتے اریان نے پیچھے سے ہانگ لگا کر مزید سکندر شاہ کو تپ چڑھایا تھا

سکندر شاہ غصے سے اریان کی پشت گھورتے اپنے کمرے کے اور بڑھے تھے!!

آریان زریام کے کمرے کے پاس پہنچا زریام کے کمرے کا دروازہ پہلے ہی کھلا تھا!!

آریان نے ہاتھ مارتے پورا کھولا اور اندر داخل ہوا !!

کمرے کی بکھری حالت دیکھتے آریان نے ابرو اٹھائی پھر اگلی نظر اریان کی بیڈ کی جانب اٹھی تھی جہاں زریام اوندھے منہ گرا شاید سو رہا تھا!!

کمرے میں کون سا زلزلہ ایا تھا؟؟کمرے کے حد سے زیادہ حالت خراب دیکھ یہی معلوم ہورہا تھا !!

اریان نے قدم زریام کی جانب بڑھائے تھے!!

کمرے میں گھپ اندھیرا تھا لیکن کھڑکی سے اتی روشنی نے کمرے کو کافی حد تک روشن کیا تھا!!

آریان نے اُس کا چہرہ سیدھا کرتے دیکھا !!

اس کا حد سے زیادہ سرخ چہرہ دیکھ اریان سمجھ چکا تھا کہ کچھ ہوا ہے!!

لیکن ابھی وہ اس کی نیند خراب نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے واپس اس کا سر نرمی سے تکیے پر سیدھا کرتے اریان نے اس کی پیشانی چومی!!

کمرے میں کافی سردی تھی یقینا وہ بھی اپنے دونوں اے سی چلا کر زور و شور سے کمرے کو برف بنا چکا تھا!! اریان نے کمفرٹر ٹھیک سے اس پر ڈالا پھر کمرے سے نکلتا چلا گیا!!

زریام کے کمرے کی صفائی نہیں ہو رہی کیا اس کے کمرے کی حالت کیا ہو رہی ہے؟؟ باہر اتے زریام اک ملازم کو دیکھ بولا

کیونکہ کمرے کے حالت سے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ زریام نہیں چیزوں کو اوپر سے پٹک پٹک کر پھینکا ہے لیکن اس کے بعد صفائی تو ہو سکتی تھی وہ کیوں نہیں ہوئی تھی اریان وہی پوچھ رہا تھا!!

صاحب ہم گیے تھے چھوٹے صاحب سے پوچھنے لیکن وہ ہمیشہ منع کر دیتے ہیں وہ اپنے کمرے میں کسی کو نہیں انے دیتے بلکہ وہ تو کافی دنوں سے اپنے کمرے سے بھی زیادہ نہیں نکل رہا ہے!! لیکن جب بھی صفائی کا بولتے ہیں تو وہ منع کر دیتے ہیں!!

ملازم نے نظریں جھکائے آگاہ کیا!

ٹھیک ہے!! اریان پور سوچ کہتا واپس سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا!!

زریام کے اٹھنے پر وہ اس سے بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اریان موبائل پر مصروف کمرے کا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا جب کے مریم اس وقت کمرے میں موجود نہیں تھی!!

مریم میں بول رہی ہوں نا جاؤ کمرے میں اریان تھکا ہوا ایا ہے اسے کسی چیز کی ضرورت ہوگی جا کر دو!! امیرہ بیگم کب سے مریم کو سمجھا رہی تھی کہ وہ اپنے کمرے میں جائے لیکن وہ دبک کر ان کے کمرے میں ان کے ساتھ چپکی ہوئی بیٹھی تھی!!

نہیں پھپھو جان !! میں نے نہیں جانا پلز !! مریم فوراً نفی میں سر ہلاتی بولی

اُس میں ہمت نہیں تھی اریان کا سامنا کرنے کی

مریم!! انہوں نے سختی سے پکارا جہاں وہ چاہ رہی تھی اُن دونوں میں نزدیکیا آئے وہی مریم مزید آریان سے دور بھاگ رہی تھی!!

پلز پھپھو جان مجھے نہیں جانا !! ان کے سختی سے کہنے پر مریم بے بسی سے بولی

بچے آپ آریان کی بیوی ہو!! بیوی ہونے کہا مطلب ابھی آپ کو سمجھ نہیں آئیگا نا بیوی کے فرض پتہ ہونگے کیونکہ آپ بہت چھوٹی ہو!! لیکن میں جو سمجھا رہی ہمیں بچے کرلو اُسے !!

امیرا بیگم سمجھانے والے انداز میں بولی

مجھے نہیں جانا ! مریم اب بھی اپنی بات پر قائم پر تھی

مریم اٹھو شاباش جاؤ اپنے کمرے میں !! دیکھو آریان کو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے؟؟

امیرا بیگم نے اُسے دیکھ کہا جب مریم نے اخری بے بس نگاہ اُن پر ڈالی

شاباش!! امیرا بیگم نے اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کہا جب مریم گہرا سانس لیتی کھڑی ہوئی!

اور پھر چھوٹے چھوٹے قدم لیتی کمرے سے جانے لگی

مریم اتنے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاؤ گی تو بچے کب پہنچو گی اپنے کمرے میں اپ کو پتہ ہے نا اپنا کمرہ یہاں سے کتنا فاصلے پر ہے تھوڑا تیزی سے جاؤ!! اسے بہت زیادہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے دیکھ امیرا بیگم نے ڈپٹا

مریم نے سختی سے آنکھیں بند کرکے کھولتے تھوڑے تیزی سے قدم کمرے سے باہر بڑھائے!!

پھپھو جان کیوں مجھے اُن کے پاس بھیج دیتی ہے؟؟ جب دیکھو مجھ پر غصّہ کرتے ہیں!! مریم غصے سے بڑبڑاتی اپنے کمرے کی اور بڑھ رہی تھی

دروازے کے پاس پہنچتے مریم نے گہرا سانس بھرے دروازے کے لوک پر ہاتھ رکھ کر دھیرے سے گھمایا پھر دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی سامنے ہی اریان صوفے پر بیٹھا موبائل میں مصروف تھا!!

ٹانگ پر ٹانگ جمائے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے ایک ہاتھ صوفے کے ٹاپ پر رکھیں جب کہ دوسرے ہاتھ میں موبائل تھامے بیٹھا تھا !!

دروازہ کھولنے کی آواز پر آریان نے اپنی غزالی آنکھیں اٹھا کر اوپر دیکھا جہاں مریم کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی

ویلکم!! آریان اُسے کھڑا دیکھ گھمبیر آواز میں بولا جب مریم نے چونک کر اُسے دیکھا!!

ایسے کیوں دیکھ رہی ہو ؟؟میں نے کہا تھا نا میرے سارے کام تم کرو گی پچھلے ادھے گھنٹے سے میں اس کمرے میں ہوں اور تم کہاں ہو؟؟ آریان اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولا آنکھیں ہمیشہ کی طرح سرد تھی!!

م۔میں؟؟ مریم کو سمجھ نہ ایا وہ لیا بولے!!

اس کمرے میں تمہارے علاوہ کوئی ہے؟؟ آریان نے کھڑے ہوتے سخت لہجے میں استفسار کیا

ن۔نہیں!! جب مریم نے فورا نفی میں سے ہلایا

تو ظاہر ہے تم سے ہی بول رہے ہو!! پورے آدھے گھنٹے کہا تھی؟؟ آریان نے اُس کی جانب قدم بڑھاتے کہا جب مریم نے حلق تر کیا !!

پ۔پھوپو جان کے پاس!! مریم نے قدم پیچھے اٹھاتے کہا

کیا کر رہی تھی وہاں؟؟؟ اریان نے مزید ایک سوال کیا

ب۔بیٹھی تھی!! مریم کی اواز لڑکھڑا رہی تھی!!

تم سکون سے بیٹھنے کے لیے یہاں ائی ہو؟؟؟ اریان کے ذہن میں اچانک ہی ازبک یاد ایا تھا اور سامنے کھڑا وہ نازک وجود اس کے بدلے ونی ہوکر ایا تھا ایان کا لہجہ تبھی مزید سخت ہوا تھا!!

جب کے آریان کی بات پر مریم خاموش ہوئی تھی!!

میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا اور اب دوبارہ کہہ رہا ہوں سکون اور ارام تمہارے زندگی میں ایگزسٹ نہیں کرتا تم میرے بھائی کے بدلے ائی ہو!! تم کبھی بھی میرے بھائی کی موت کا بدلہ نہیں چکا سکتی!! تمہیں پتہ بھی ہے ونی کا مطلب کیا ہوتا ہے؟؟؟ آریان اُسے سرخ انکھوں سے دیکھتا بولا! جب بھی وہ ازبک کی موت تھوڑی دیر کے لیے بھی بھولتا تھا تب ہی مریم کا چہرہ دیکھو اسے فوراً یاد دلا دیتا تھا!!

اور ازبک کے معاملے میں آریان خود کی بھی نہیں سنتا تھا!!

اریان کی بات پر مریم ہنوس خاموش رہی تھی انکھوں میں نمی اتر رہی تھی!!

بولو!! اسے خاموش دیکھ اریان بلند اواز میں بولا

اریان اور مریم کے بیچ میں فاصلہ قریب تین چار قدم کا تھا مریم مزید پیچھے نہیں جا سکتی تھی کیونکہ پیچھے دیوار تھی

ن۔نہیں پتا!! مریم نے فورا تیزی سے نفی میں سے ہلاتے کہا

جب پتہ چلے گا تو اپنا آپ بے مائینے لگے گا!! آریان اُسے دیکھ ہنوز سرد لہجے میں بولا

ک۔کیا مطلب؟؟ مریم نے اپنی انکھیں اٹھاتے اسے دیکھا تھا

یہاں میں تمہیں مطلب سمجھانے نہیں بیٹھا میرے پاس فضول وقت نہیں ہے یہاں پر ضائع کرنے کے لیے جا کر میرے کپڑے نکالو اور کافی لے کر اؤ پانچ منٹ کے اندر اندر میرے لیے!!

اور خبردار جو اس بار کوئی غلطی ہوئی!! اریان نے سرد لہجے میں کہتے اخر میں اس کی انکھوں میں اپنی انکھیں گاڑے کہا تھا

مریم نے فورا اسباب میں سے ہلایا نظریں نیچی تھی!!

آریان اس پر ایک سخت نظر ڈالتا اب شاور لینے کے لیے باتھ روم میں بند ہوا تھا!!

جب مریم چینجنگ روم کی جانب بڑھی جہاں اریان اور اس کے کپڑے ہوتے تھے!!

چینجنگ روم کی وار ڈراپس بہت زیادہ بڑی بڑی اور الشان بنی ہوئی تھی مریم نے کچھ دیر اریان کے سارے کپڑوں پر نظر ڈالی پھر ڈارک براؤن شرٹ اور بلیک پینٹ نکال کر مریم باہر ائی بیڈ پر کپڑوں کو رکھتے اب وہ کافی بنانے کے گرز سے کمرے سے باہر نکلی تھی!!

کچن میں پھپھو سائی کو دیکھ مریم کے قدم رکے تھے !!

اُف خدایا اب کیا کروں؟؟کچن سے تھوڑا فاصلے پر رکتے مریم نے سوچتے ہوئے کہا

سیدھا سیدھا جا کے بول دیتی ہوں کہ ان کے لیے کافی بنانے ائی ہُوں!! مریم دل میں خود سے کہتی اب کچن کی جانب بڑی تھی

پھپھو سائی کا رخ دوسری جانب تھا!! مریم اگے بڑھتی کافی بنانے کے گرز سے تیاری کرنے لگی جب پیچھے کی اوازوں سے پھپو سائیں پیچھے مڑی

انہوں نے گھوری سے مریم کو نوازا تھا خود پر کسی کی نظر محسوس کرتے مریم نے بھی نظریں اٹھائے انہیں دیکھا تھا!!

میں اپنے لیے نہیں بنا رہی کافی!! ان کی گھوری کا مطلب سمجھتے مریم نے پہلے وضاحت دی

جب ان کے تاثرات نارمل ہوئے!!

آریان کے لیے؟؟انہوں نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے پوچھا جب مریم نے فورا اسباب میں سر ہلایا

ٹھک ہے بناؤ!! مریم پر ناگوار نظر مارتی اب کچن سے باہر نکلی تھی

انہیں کیا ہوا ہے ؟؟میں نے ان کا کیا بگاڑا ہے جو یہ مجھ پر غصہ کرتی ہیں!! مریم اپنی چھوٹی سی ناک پھلاتی غصے سے سوچتی ہوئی بولی

اریان کا تو سمجھ اتا تھا کہ وہ ونی میں ائی تھی اس لیے وہ اس پہ غصہ کرتا لیکن پھپو سائی کو کیا مسئلہ تھا مریم یہی سوچ رہی تھی!!

یہی سوچتے سوچتے مریم نے جلدی سے کافی بنائی اور اپنے کمرے کی اور بڑھی!!

مریم دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی!! اریان شاور لے کر آچکا تھا !!پینٹ میں ملبوس وہ ٹاول سے اپنے بال صاف کر رہا تھا!!

اسے شرٹ لیس دیکھ مریم نے فورا نظر پھیری!!

اپ کپڑے پہنے!! مریم نے نظریں پھیرے ہی کہا جب آریان نے نظریں گھمائیں اُسے دیکھا جو دوسری جانب دیکھ رہی تھی

خدا کا خوف کرو لڑکی!! پہنے تو ہوئے ہیں!! اس کی بات پر آریان اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولا

م۔میرا مطلب شرٹ پہنے !! مریم نے اپنا جملہ درست کیا

میرا کمرہ ہے میری مرضی نہ پہنو تو کیا؟؟ آریان نے الٹا سوال کیا

اپ کو شرم نہیں اتی ایسے گھومنے میں؟؟اس کے جواب پر مریم تپ کر بولی

جب اریان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا وہ اج پہلی بار اس طرح اس سے بات کر رہی تھی!!

شرم کس بات کی؟؟ اپنے کمرے میں ہوں میں!! اریان نے اسے دیکھ جواب دیا اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ اسے جواب ہی کیوں دے رہا ہے

پھر بھی!! اور ویسے بھی اتنی سردی ہو رہی ہے!! مریم ہنوز دوسری جانب دیکھتی بولی

وہ کبھی بھی حاضری جواب میں آریان سے بات نہیں کرتی تھی اج پہلی بار تھا جو آریان کے ساتھ ساتھ مریم کو خود بھی حیرت کے جھٹکے دے رہا تھا یعنی وہ کس طرح بات کر رہی تھی؟؟

بہت زبان نہیں چلنے لگی تمہاری؟؟ اریان کا لہجہ سخت ہوا تھا جب مریم نے فورا اپنی حاضری جوابی کو بریک لگائی

میرے سامنے فضول بولنے کی ضرورت نہیں ہے !! مجھے بالکل نہیں پسند کہ کوئی مجھ سے حاضری جواب کرے؛! یہ تمہاری پہلی اور اخری غلطی تھی اگر ائندہ تم نے کوئی بھی فضول بات میرے سامنے کی تو اپنے انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی!!

آریان اُس کے روبرو کھڑا ہوتا سرخ انکھوں سے بولا!!

جبکہ یقینا مریم خاموش تھی

اریان اس پر ایک سرد نگاہ ڈالتا اب اپنی شرٹ بیڈ سے اٹھاتا چینجنگ روم کی جانب بڑھا تھا!!

اریان شاہ نہیں غصے والے شاہ نام ہونا چاہیے تھا ان کا!! اریان کے جاتے ہی مریم غصے سے بولی جب کہ اج اس نے پہلی بار اپنے لبوں سے اریان کا مکمل نام ادا کیا تھا!!

غصے والے کیوں جلادیا نام رکھو نا کیونکہ میں تمہیں جلاد بن کر دکھاؤں گا اور یہ میرا وعدہ ہے!! میں تم پر اس قدر سفاکی سے برسونگا شاید ہی تم نے کبھی تصور کیا ہو گا!! تمہاری تکلیف مجھے سکون دے گی!! میرے بھائی کے قتل کے بدلہ ائی ہو تم!! وہ بھائی جو یہاں رہتا تھا!!! مریم جو سمجھ رہی تھی اریان چینجنگ روم میں جا چکا ہے اب وہ مریم کی بات سنتا غصے سے اس کے قریب اتا غرایا

مریم نے بے ساختہ اپنی سانس روکی تھی!!

تمہارا پورا خاندان بھی میرے بھائی کی موت کا بدلہ نہیں چکا سکتا مت بھولنا کہ تم کس وجہ سے ادھر کھڑی ہو جس وجہ سے تم یہاں کھڑی ہو وہ وجہ تمہیں ختم کر دینے کی حد رکھتی ہے میں خاموش ہوں تمہارے ساتھ کچھ نہیں کر رہا تو یہ مت سمجھنا کہ ساری زندگی تم اس طرح سکون سے رہو گی تمہاری زندگی جہنم نہ بنا دی تو میرا نام بدل کر رکھ دینا اس خاموشی کو اپنے سکون کی خاموشی مت سمجھنا یہ خاموشی انے والے ان تمام طوفانوں کی خاموشی ہے جو تم پر قہر بن کر برسیں گے!!

اریان اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کرتا دبی دبی اواز میں غرایا اس کی گرم سانسیں مریم کے چہرے پر پڑ رہی تھی جبکہ مریم سانس روکے آنکھیں سختی سے میچ چکی تھی!!

خوف سے اس نے اپنے ننھی مٹیوں میں اپنی کرتی طاقت سے بند کر لی تھی!!

انکھوں میں نمی جمع ہو رہی تھی!!

جتنی نازکیاں تم میں ہے نا اتنا ہی تم پر قہر نہ ٹوٹا تو میں اپنے باپ کی اولاد نہیں!! اریان اس کا کپکپانا محسوس کرتا غصے سے بولا!!

اتنے وقت میں آریان یہ تو جان چکا تھا کہ مریم ضرورت سے زیادہ نازک ہے وہ بس اس کی باتوں سے ہی کانپنے لگ جاتی تھی تو اریان کا قہر اس نے کیسے برداشت کرنا تھا؟؟

آنکھیں کھولو!! اس کی بند آنکھیں دیکھ وہ سرد لہجے میں بولا

جب مریم نے فورا ہلکے ہلکے کرتے اپنے انکھیں کھولی اس کی انکھوں میں موٹے موٹے انسو جمع تھے!!

اگر اریان کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اس کے اس قدر معصومانہ انداز پر پگھل جاتا لیکن سامنے اریان شاہ تھا ایک سفاک دل کا انسان جو اپنے بھائی کی موت کا بدلہ لینے کے لیے اس نازک وجود کو بھسم کر دینے کی عاد واقف تھا!!

یہی انسوں!! تمہارے یہی انسو تمہارے مقدر بنیں گے جتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر تم روتی ہو جب میری کہی باتیں سچ ہو گی تو مجھے نہیں لگتا کہ تم زندہ بھی رہ پاؤ گے حد سے زیادہ نازکیاں بھی اچھی نہیں ہوتی اور تم کچھ زیادہ ہی نازک ہو چکی ہو!!

تمہاری یہ نازک مزاجی نا ختم کر دی تو پھر کہنا!! اریان اس کا بازو تھامتا اُس کے چہرے پر غرایا

مریم کی آنکھ سے اک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا!!

لگتا ہے تمہارے گھر والوں نے تمہیں بہت زیادہ پیار دیا ہے لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ ماں باپ تمہیں پیار دے سکتے ہیں جنہوں نے تمہیں ونی کر دیا ونی کا مطلب وہ اچھے سے جانتے ہیں ونی میں ائی لڑکی مرے یا جیے کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا اور تمہارے ماں باپ نے تمہیں ونی کر دیا سوچ سکتی ہو کیا مقام ہے ان لوگوں کے پیار سے نازک ہوئی ہو تم جنہوں نے تمہیں وقت انے پر ذبح کرنے کے لیے چھوڑ دیا!! اریان اس کا انسوں شہادت کی انگلی سے صاف کرتا سرد لہجے میں بولا

وہ واقعی سفاک تھا مریم کو معلوم ہو چکا تھا اس میں دل نے بھی کوئی چیز نہیں تھی یہ بات اریان خود کہتا تھا!!

م۔میرے دوسرے موم ڈیڈ ت۔تھے!! مریم کی آنکھوں سے مزید انسوں گرے تھے

اگئی نا بات!! اگر تمہارے نازک مزاجی ان لوگوں کے پیار سے ہوتی جنہوں نے تمہیں ونی کر دیا تو کبھی بھی تم یہاں موجود نہیں ہوتی!!

خیر اب جو بھی ہیں سچ تو یہی ہے کہ تم ونی میں ائی ہو اور بدقسمتی سے تم میری دسترس میں اگئی ہو میں اگر نفرت کرتا ہوں وہ بھی جی جان سے اور اگر کسی سے پیار کرتا ہوں وہ بھی جی جان سے اور قسمت کی مرضی سے تم میری نفرت کی لسٹ میں ائی ہو نفرت کے ساتھ میری سفاکی تم پر جھیلنا پوری زندگی کے لیے فرض ہو چکی ہے پوری زندگی تم اسی قید میں رہو گی ایک ایسی قید جہاں تم سانس لینا چاہو گی لیکن لے نہیں سکو گی موت مانگو گی لیکن موت نہیں ائے گی میں تمہیں اس طرح سفاک بن کر دکھاؤں گا جہاں تک تم نے کبھی سوچا بھی نہیں ہو گا!!

اریان اس کے بازو پر سخت گرفت کرتا بولا نظر اس کے چہرے پر مرکوز تھی لہجے میں پختہ اور شدت صاف ظاہر تھی جو اس بات کی بیانی دے رہی تھی

کہ اریان جو کہہ رہا ہے وہ ضرور سچ ہو گا!!

کیونکہ اریان وہی کہتا تھا جو کرنے کا ارادہ رکھتا تھا!!

مریم کی آنکھوں سے اک کے بعد ایک انسوں گر رہے تھے !!

اریان کے لفظ ہی اسے اندر تکلیف دیتے تھے تو اس کا عمل اس کے جان لینے کے برابر ہونا تھا !!

اریان اُس کا بازو جھٹکے سے چھوڑتا اب غصے سے چینجنگ روم کی جانب بڑھا تھا!!

اور پیچھے مریم نے بے ساختہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ اپنا رونا قابو کیا تھا!!

لیکن انکھوں سے انسو تیزی سے بہے رہے تھے!!

اب بارا تیرا دنوں میں شہرام نے بہت بار کوشش کی حورین سے بات کرنے کی لیکن حورین کے پاس ہمیشہ ہی انزل ہوتی تھی کبھی امیرہ بیگم تو کبھی مریم وہ بات نہیں کر پاتا تھا شہرام کب سے حورین کو بتانے کا ارادہ کر رہا تھا کہ وہ اس سے شادی نہیں چاہتا کیونکہ وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے لیکن موقع ہی نہیں مل رہا تھا شادی کے دن قریب ارہے تھے پرسوں ان دونوں کی مایو تھی!!

جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا شہرام پر پریشانی بسیرا کر رہی تھی

حورین بہت زیادہ خوش تھی!! انے والے وقت سے انجان انے والا وقت اس پہ کس قدر قہر بن کر ٹوٹنے والا ان سب سے انجان وہ خوش تھی!!

زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا اج اچھی ہے تو کل بہت بری ہوگی وقت پلٹنے میں لمحہ نہیں لگتا اور یہ اصل زندگی کا اصول تھا !

اگر اج اپ عرش پر ہو تو کل فرش پر ہوگے !!

خیر شہرام حورین سے بات نہیں کر پا رہا تھا پتہ نہیں کیا چل رہا تھا اس کے دماغ میں!!

اریان فریش وغیرہ ہو کر نیچے ایا تھا کیونکہ ملازم نے اسے بتا دیا تھا کہ زریام اٹھ چکا ہے!!

اریان بھاری قدم لیتا زریام کے کمرے کی اور بڑھا تھا !!

آریان دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا جہاں سامنے ہی زریام صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے انکھیں مندے بیٹھا تھا جب کے کمرے میں مکمل اندھیرا تھا بس کھڑکی سے اتی ایک چھوٹی سی کرن زریام کے خوبرو چہرے پر پڑ رہی تھی!!

کیا ہوا ہے تُجھے؟؟ اریان کی روبدار اواز کمرے میں گونجی تھی جب زریام نے جھٹ سے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا!!

جہاں اریان کھڑا سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا!!

کمرے کی حالت اب بھی ایسے ہی تھی گویا ابھی ابھی کوئی حادثہ پیش آیا ہو!!

لالا اپ کب ائے!! زریام فوراً کھڑا ہوتا اریان کی جانب قدم بڑھاتا بولا

تو دنیا میں ہوگا تو پتہ لگے گا نا!! اریان اُسے دیکھ بولا جب زریام اتا اریان کے سینے سے لگ اس سے ملا!!

اریان نے بھی اسے اپنے سینے سے لگایا!!

کیا حال بنایا ہوا ہے کمرے کا !! اس کے پیچھے ہونے پر اریان اسے دیکھ بولا

کچھ نہیں لالا وہ بس ایسے ہی!! زریام اِدھر اُدھر دیکھتا بولا

اریان نے بہت غور سے اس کا چہرہ دیکھا تھا اس کی آنکھیں بہت زیادہ سرخ تھی جبکہ چہرے پر بھی سرخی صاف ظاہر تھی!!

اب سیدھا سیدھا منہ کھولے گا یا نہیں؟؟ آریان اُسے دیکھ بولا

لالا واقعی کوئی بات نہیں ہے بس میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے!! زریام آریان کو دیکھ بولا لہجہ نارمل رکھنے کی اس نے پوری کوشش کی تھی!!

کیا چل رہا ہے پچھلے دنوں سے تیرے ساتھ !!نہ کوئی خیر نا کوئی خبر اور تو اور مجھے پتہ چلا ہے کہ تُو پچھلے دنوں سے اپنے کمرے سے بھی زیادہ باہر نہیں ارہا !! آنکھیں سرخ ہے چہرہ سرخ ہو رہا ہے!! کمرے کی حالت بکھری ہوئی ہے!! اس کے بعد بھی تُو یہ بول رہا ہے

تجھے کچھ نہیں ہوا بس طبیعت خراب ہے!!؟؟ آریان نے سنجیدگی سے کہتے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

وہ جانتا تھا زریام اسے جھوٹ بول رہا ہے!! ہر چیز چیخ چیخ کر گواہی دے رہی تھی کہ کچھ ہوا ہے!!!

زریام نے نظریں اٹھا کر اریان کو دیکھا جو اسے ہی سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا کیونکہ اسے اپنے سوال کا جواب چاہیے تھا!!

لالا مجھے پیار ہو گیا ہے کسی سے!! بالاخر ہمت کرتے زریام نے بات سامنے رکھی تھی

جبکہ اس کی بات پر اریان کے تاثرات ٹس سے سے مس بھی نہیں ہوئے تھے وہ ہنوس سنجیدہ چہرے سے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے اسے دیکھ رہا تھا

پھر؟؟اریان نے لفظی سوال کیا

ابھی سے نہیں لالا ایک سال سے!! زریام نے نظریں جھکائے ایک اور راز کھولا

پھر؟؟ اریان نے آگے بولنے کا کہا

لالا میں اس سے بہت پیار کرتا ہوں حد سے زیادہ مجھے بھی نہیں یقین تھا کہ میں بھی کبھی کسی سے پیار کر سکتا ہوں لیکن لالا میں اس سے اپنی جان سے بھی زیادہ پیار کرتا ہوں اس

کے بغیر جینے کا سوچ بھی نہیں سکتا لیکن جو ہوا ہے وہ میرے لیے ناقابل برداشت ہے وہ سب مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا لالا!! زریام کی انکھوں میں ضبط کی سرخی اتر رہی تھی

کیا ہوا ؟؟؟ اریان ہنوز اسی طرح بولا

لالا کچھ دن پہلے ہم مول گئے تھے وہاں وہ مجھے ملی اکیلی نہیں کسی کے ساتھ اس نے مجھے پہچاننے سے منع کر دیا وہ کہتی ہے کہ وہ مجھے نہیں جانتی ایک سال کا پیار ایک لمحے میں جھٹلایا گیا!! لیکن لالا مجھے پتہ ہے اس کی کوئی مجبوری ہو گی میں اسے اچھی طرح سے جانتا ہوں وہ بھی مجھ سے محبت کرتی ہے میری محبت یک طرفہ نہیں ہے لالا ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ضرور اس کی کوئی مجبوری ہو گی جس کی بنا پر اس نے یہ بات کہی ہے میں اس سے بات کرنا چاہتا ہوں لیکن وہ میری کال نہیں اٹھا رہی میں اس سے ملنا چاہتا ہوں لیکن وہ مجھ سے ملنے اس مخصوص جگہ پہ اتی ہی نہیں جہاں ہم پچھلے ایک سال ملتے رہے !! اگر اس کی کوئی مجبوری ہے تو وہ مجھے بتائیں نا میں سب ٹھیک کر دوں گا لیکن وہ مجھ سے بات ہی نہیں کر رہی!!

زریام اریان کو دیکھ شدت سے بول رہا تھا اس کے ہر ایک ایک لفظ میں اس کا پیار جھلک رہا تھا وہ ایزل سے جنون کی حد تک پیار کرتا تھا تاریخ میں لکھا گیا جس نے دل و جان سے پیار کیا ہے وہی پیار اُس کی جان پر بھاری پڑا ہے !! سچا پیار کرنے والے ہمیشہ تڑپتے ہیں!! مثال زریام شاہ تھا!!

لالا میں کیا کروں ؟؟ میں پاگل ہو جاؤں گا!! جس لڑکے کے ساتھ وہ ائی تھی وہ کہتا ہے کہ وہ اس کی منگ ہے!

وہ الفاظ میرے ہر پل کانوں میں گونجتے میری جان لمحہ بہ لمحہ نکال رہے ہیں!!

پھر اس کا یہ کہنا کہ وہ مجھے نہیں جانتی وہ میرے دل پر کس طرح وار کر رہا ہے لالا میں لفظوں میں میں نہیں کر سکتا!!

زریام اریان کو دیکھ کھولا زریام کی انکھوں میں انسو نہیں تھے لیکن اس کی انکھوں کی سرخی ہر چیز بیان کر رہی تھی!!

لالہ میں نے سنا تھا کہ پیار تکلیف دیتا ہے لیکن جب مجھے پیار ہوا تو وہ اتنا خوبصورت تھا کہ میں نے اس بات کو جھٹلایا کہ نہیں پیار کبھی تکلیف نہیں دے سکتا اور خاص کر میرا پیار تو بالکل نہیں مجھے یقین تھا لالا لیکن اج وہی پیار مجھے اتنا تکلیف دے رہا ہے کہ میری جینے کی چاہت ختم ہو رہی ہے!!

زریام بے بسی سے بولا

جب اریان نے اسے اپنے سینے سے لگایا!! زریام کو اس وقت سہارے کی ضرورت تھی!!

جو صرف آریان شاہ پوری کر سکتا تھا !

اریان اس دوران مکمل خاموش تھا اس نے خاموشی سے اس اپنے سینے میں بھینچا!!

زریام نے بھی اریان کے گرد حصار باندھ کر آنکھیں مندی تھی !!

زریام کی حالت نے پیار نامی لفظ نے آریان کو مزید خود سے دور کر دیا تھا!!

اج زریام کی حالت نے ایک بار پھر سے اریان کو سوچنے پر مجبور کیا تھا کہ پیار کبھی بھی تکلیف اور رسوائی کے سوا کچھ نہیں دیتا!!

پیار نامی لفظ پہلے ہی اریان سے بہت دور تھا اب مزید آریان کے نزدیک دور ہوچکا تھا پیار نامی اُس لفظ سے آریان کو کوفت محسوس ہورہی تھی!!

یہی وجہ تھی جو اج تک آریان نے نا کبھی پیار کو اپنے نزدیک انے کی اجازت دی تھی اور اج کے بعد مزید پختگی سے نا دینی تھی!!

کیا سوچا ہے تُو نے؟؟ کچھ لمحے بعد آریان اُسے ہنوز سینے سے لگائے بولا کیونکہ زریام آنکھیں مندے اُس کے سینے سے لگا تھا!!

کچھ نہیں پتہ لالا !!! زریام آنکھیں کھولتا بولا جب آریان نے نرمی سے اُسے اپنے سامنے کیا

کیا حالت بنالی ہے اپنی؟؟ آریان اُس کے بکھرے بال سرخ رنگت دیکھ بولا

زریام خاموش تھا

پیار کیا ہے تو اُسے ہر حال میں حاصل کرنا ہے !! کم ظرف مردوں کی طرح چھوڑنا نہیں ہے !! تُو شاہ حویلی کا وارث ہے !! اصل مرد !! محبت اگر کرلی تو اُسے ہر حال میں اپنا بنانا ہے !! آریان اُسے دیکھ بولا جب زریام نے فوراً نظریں اٹھائے اریان کا چہرہ دیکھا !!

سمجھ رہا ہے ؟؟ اُسے خاموشی سے خود کی جانب دیکھتا پاکر آریان نے استفسار کیا جب زریام نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

جی لالا !! میں نے محبت کی ہے دلوں جان سے بلکل سچی!! ہر حال میں اُسے اپنا بنا کر رہونگا!! زریام عہد لہجے میں بولا

اور یہ محبت میں اتنا کمزور مت پڑ کمزوری شعبہ نہیں دے رہی تجھ پر مت بھول کے تو زریام شاہ ہے محبت میں ٹوٹنے والوں میں سے نہیں بلکہ محبت کو ڈٹ کر پانے والوں میں سے یا تو محبت نہیں کرنی تھی یا پھر اگر کر لی تو اس طرح کمزور نہیں پڑنا تھا اپنا مقام اپنا نام اپنا عہدہ کبھی مت بھولنا اور محبت کے معاملے میں تو کمزور کبھی بھی مت بننا اگر تُونے دل و جان سے محبت کر ہی لی تو اسے اپنا بنا کر دم لینا ہے !!!

تجھے اپنے پیار پر بھروسہ ہے کہ اس کی کوئی مجبوری ہوگی تبھی اس نے کہا ہے تو پھر ٹھیک ہے اس مجبوری کو پتہ لگا کر سب ٹھیک کرنے کی کوشش کر! سے بچپن ہر حالتوں کا ڈٹ کر سامنا کرنا سیکھا ہے ہم نے!!

اس طرح حالاتوں سے خاموش ہو کر کمزور پڑنا نہیں !!

اریان اس کے بال پیشانی سے پیچھے کرتا بولا

چل واپس جلدی شاور لے کر آ میں صفائی کا بولتا ہوں پہلے جیسا بن واپس !! ائندہ میں تجھے ایسے نہ دیکھوں !! آریان اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولا جب زریام نے فورا اسباب میں سر ہلایا

چل جا شاباش !! آریان نے نرمی سے اس کے گال تھپتھپاتے کہا !! جب زریام فورا شاور لینے کے گرز سے باتھ روم کی جانب بڑھ چکا تھا!!

اریان کے سمجھانے پر اسے بہت ہمت ملی تھی!! کمزوری دور بھاگ چکی تھی ہمت قبضہ کر چکی تھی!!

رک!! آریان کی آواز پر زریام کے بڑھتے قدم رکے اُس نے پیچھے مڑتے آریان کو دیکھا !!

ہمارا اصول ہے محبت بھی دلو جان سے اور نفرت بھی !! مت بھولنا اسے !! محبت کی ہے تو اُسے پانے کیلئے جی جان لگا دینا !! اور ہاں زندگی کے ہر موڑ پر تیرا بڑا بھائی ہمیشہ تیرے ساتھ ہو گا !!

تُو زندگی کی ہر مشکلات میں اپنے بھائی کو کھڑا پاے گا !!

شیر کا بچا ہے تُو!! عہد و دنیا کی محبت میں قدم رکھ لیا ہے تو اس پر پورا اترنا محبت میں بہت ازمائشے ہوتی ہے اس کا سامنا بھی کرنا ہے ہمیشہ ڈٹ کر بنا کسی کمزوری کے!! اریان اسے دیکھ بولا اریان کے ہر لفظ سے زریام کے وجود میں ہمت طاقت سرایت کر رہی تھی!!

اس کے لب مسکرائے تھے !! کتنے دنوں بعد مسکرا رہا تھا وہ!! اسے اپنے لالا کے سہارے کی ضرورت تھی! جو اُسے مل چکا تھا !!

سمجھ گیا لالا !! زریام اریان کو دیکھ مسکرا کر بولا

جب آریان نے سر کو خم دیا !! جب زریام شاور لینے کے گرز سے پھر اگے بڑھا جب کہ اریان کمرے سے نکلتا زریام کے کمرے کی صفائی کرنے کا کہتا اب ڈائننگ ہال کی جانب بڑھا تھا کیونکہ ناشتے کا وقت ہو رہا تھا سب نے وہی انا تھا !!

حورین کو بھی اریان سے بہت ساری باتیں کرنی تھی اتنے دنوں کی اس کے پاس اتنی ساری باتیں جمع ہو گئی تھیں جو وہ ہر روز پورے دن کی داستان اریان کو سنایا کرتی تھی!! حورین نے اب تک شہرام کے اس رویے سے اریان کو اگاہ نہیں کیا تھا وہ سوچ رہی تھی شاید شہرام کسی وجہ سے ڈسٹرب ہے شادی کے بعد ٹھیک ہو جائے گا لیکن یہ محض صرف حورین کی سوچیں تھی!!

آریان ڈائننگ ٹیبل کی جانب ایا تھا کیونکہ وہاں پہلے ہی سب بیٹھے ناشتے پر آریان اور زریام کا انتظار کر رہے تھے

اریان کرسی کس کا تھا کنگ سائز کرسی جو بلکل بیچ میں موجود تھی اُس پر بیٹھا!

شہرام کہا ہیں نظر نہیں ارہا!! اریان نے شہرام کو ناپا کر امیرہ بیگم کو دیکھ کہا

پتہ نہیں بچے شہرام تو حویلی میں ہی بہت کم رہتا ہے اکثر وہ باہر ہی رہتا ہے حویلی سے !!امیرا بیگم نے دھیمی اواز میں اریان کو اگاہ کیا

جب خاموشی سے سر کو خم دیا

اتنے زریام بھی فریش ہو کر کھانے کی ٹیبل پر ایا تھا امیرہ بیگم نے کافی دنوں بعد اسے اس طرح دیکھا تھا سب کے چہرے پر زریام کو دیکھ مسکراہٹ چل رہی تھی اب وہ پھر سے پہلے والا ہی زریام شاہ لگ رہا تھا اپنی وجاہت سے بھرپور پرسنلٹی کے ساتھ!!

مریم نہیں ائی ؟؟ امیرا بیگم اِدھر ادھر دیکھتی بولی

میں آگئی پھپھو جان!! جب مریم کی آواز پر انہوں نے نظریں گھمائیں سامنے دیکھا جہاں سے مریم آرہی تھی

مریم کو دیکھ حورین اور امیرہ بیگم کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تھی!!

بیٹھو بچے !! امیرا بیگم نے آریان کے برابر والی کرسی پر اُسے بیٹھنے کا اشارا جب مریم تھوڑا ہچکچاتی اریان کے برابر والی کرسی پر بیٹھی

اس دوران اریان خاموش تھا!! کیونکہ وہ حورین کی باتیں سن رہا تھا

ناشتے کے دوران حورین کی باتیں جا رہی تھیں جن کو اریان سن کر جواب دے رہا تھا شہرام اب بھی حویلی میں موجود نہیں تھا حالانکہ صبح کا وقت تھا وہ کافی دنوں سے اریان سے کچھ بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن پتہ نہیں اسے کیا ہو جاتا تھا وہ کر ہی نہیں پا رہا تھا خیر شادی میں بس ایک دن تھا پرسوں حورین شہرام کی مایو تھی اور اس کے اگلے دن نکاح!!

دوسری جانب ارحاب کا غصہ ویسا کا ویسے ہی تھا بلکہ وقت کے ساتھ مزید بڑھتا جا رہا تھا مریم کا رونا اس کی باتیں اس کے ذہن میں ہر وقت چلتی رہتی تھی جو اسے وہ ارحاب بننے پر مجبور کر رہی تھی جو اس دنیا کو تباہ کر کے بھی رکھ سکتا تھا!!

بس نکاح کا دن جس کا ارحاب شدت انتظار کر رہا تھا!!

خیر وقت کا کام ہے گزرنا اسی طرح بیچ کے دو دن بھی گزر چکے تھے مائیو بہت زدا سادگی سے ہوئی تھی نکاح میں انا تھا سب نے !!

اور اج کا نکاح کا دن جو سب کیلئے بہت زدا اہمیت رکھتا تھا !!

حورین بھی بہت خوش تھی جب کے مریم بھی حورین کیلئے خوش تھی !!

اس دوران شہرام حد سے زیادہ پریشان تھا اسے سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا کرے اس کی زندگی میں جو بھی ہو رہا تھا وہ سب غلط تھا کم سے کم اس کی مرضی کے مطابق تو کچھ نہیں ہو رہا تھا!

شہرام یہ رہی تمہاری شیروانی جلدی سے پہن کر تیار ہو جاؤ لالہ بھی تیار ہونے گئے ہیں نکاح کا اغاز ہے ایک سے ڈیڑھ گھنٹے بعد!! زریام شرام کے کمرے میں داخل ہوتا بولا

شہرام سٹل بیڈ پر بیٹھا کسی گہری سوچو میں گم تھا!! یہ سب جو بھی ہو رہا تھا بہت غلط تھا !!

شہرام؟؟ اسے اپنی جگہ سے نا ہلتا دیکھ زریام نے اس کے پاس جاتے اسے ہلایا جب وہ جھٹ سے ہوش کی دنیا میں واپس ایا

ج۔جی ادا سائی؟؟ شرام زریام کو دیکھ بولا

یار تیار ہو جاؤ جلدی!! ذریام نے اسے پھر سے اگاہ کیا شہرام اور زریام میں زدا عمر کا فرق نہیں تھا !!

قریب تین چار سال کا ان دونوں کے بیچ عمر کا فرق ہے تھا لیکن پھر بھی شہرام بچپن سے اسے بھی ادا سائی کہے کر پکارتا تھا!!

جی!! شہرام نے بے بسی سے شروانی تھامتے کہا جب زریام بھی اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا اسے بھی ریڈی ہونا تھا!!

نکاح کا اہتمام حویلی میں رکھا گیا تھا حویلی کیونکہ بہت بڑی تھی اگر اس وقت ازبک زندہ ہوتا تو حورین کی شادی کتنی دھوم دھام سے ہونی تھی یہ کسی نے سوچا بھی نہیں تھا لیکن یہاں ازبک کی یادوں نے سب قید کر رکھا تھا نکاح حویلی میں ہی ہو رہا تھا پورے خاندان کے لوگ اور کچھ خاص لوگ جن کو آریان اور سکندر شاہ نے بلایا تھا انہوں نے نکاح میں شرکت کرنی تھی !! اریان اور زریام کی تیاریاں دیکھ رہے تھے حالانکہ بہت سارے ملازم تھے تیاری دیکھنے کے لیے لیکن پھر بھی اریان اپنی نظروں کے سامنے سب کچھ کروا رہا تھا

شاہ ویلی کا خاندان بہت بڑا تھا اور سب کو دعوت دینے پر سب نے ہی حویلی کچھ دیر تک پہنچ جانا تھا جس کی وجہ سے افر و تفری لگ جانی تھی!!

اریان میرے بچے ہیں اپ بھی جاکر تیار ہو جاؤ مہمان انے والے ہوں گے!! امیرا بیگم جو لاؤنج میں کسی کام سے ائی تھی سامنے اریان کو اب تک ایسے ہی کھڑے دیکھ وہ فورا اریان کے پاس اتی بولی

بس جا رہا ہوں ریڈی نے!! اریان انہیں دیکھ بولا

جا نہیں رہا بیٹا ابھی جاؤ شاباش جلدی مہمان انے والے ہوں گے!! امیرا بیگم نے آریان کو دیکھ کہا کیونکہ کچھ ہی دیر میں مہمانوں نے اجانا تھا

اریان اسباب میں سر ہلاتا اب خود بھی اپنے کمرے کے اور بڑھا تھا کیونکہ وقت کافی زیادہ ہو چکا تھا نکاح کا اغاز ہونے میں بہت کم ہوا وقت باقی تھا اریان اپنے کمرے کا دروازہ کھولتا داخل ہوا!!

سامنے ہی مریم پوری طرح تیار ہوئے اپنی ہیل کا ہک بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی !!

وہ نیچے اپنے پاؤں پر جھکی تھی!! اس نے نہیں دیکھا کہ اریان کمرے میں داخل ہوا ہے

اریان نے اسے جھکا ہوا دیکھا کیونکہ آریان کو سمجھ نہیں ایا تھا وہ کیوں جھکی ہوئی ہے؟؟

خیر ابھی اریان کو بہت دیر ہو رہی تھی اس نے نظر انداز کرتی چینگ روم کی جانب قدم بڑھاے اپنے کپڑے لیتے آریان شاور لینے کے گرز سے بڑھا تھا !!

دوسری جانب ارحاب وائٹ ٹی شرٹ کے اوپر بلیک جیکٹ میں ملبوس بلیک ہی پینٹ کے ساتھ کھڑا سگریٹ پر سگریٹ ایک کے بعد ایک پھونک رہا تھا ہر لمحے شاہ حویلی کی خبر کان میں لگے بلوٹوتھ سے اسے مل رہی تھی!!

بس کچھ وقت اور !! اپنے اندر جلتی یہ بدلے کی آگ اور ہر اک حساب پورا ہو گا اور اتنی اذیت سے پورا ہو گا کہ دیکھنے والا تڑپ اٹھے گا!!!

اب میں وحشی بن کر دکھاؤں گا!!

ارحاب کے دل میں مسلسل بدلے کی اگ بری طرح جل رہی تھی اس میں جلدی بدلے کی آگ حورین پر اس طرح ٹوٹنے والی تھی کسی کے گمان میں بھی نہیں تھا اپنی بہن کی محبت !!پھر بدلے کی اگ اور پھر اپنے باپ کی طرف سے غصہ یہ تینوں نے مل کر ارحاب کو وحشی بننے پر مجبور کر دیا تھا وہ پہلے والا ارحاب اب کہیں سے بھی نہیں تھا!!

ہاں حالتوں نے اُسے بھی بدل دیا تھا!!

حورین پر اسے مزید غصہ تھا کیونکہ مریم حورین کے بہت زیادہ قریب تھی مریم ہمیشہ حورین کی باتیں اس سے کیا کرتی تھی پھر حورین کا وہ بدلتا رویہ مریم کو کتنی تکلیف دے رہا تھا اس سے کہیں زیادہ ارحاب کو تکلیف دے رہا تھا کیونکہ وہ مریم کا رونا دیکھ چکا تھا!!جو صرف حورین کی وجہ سے تھا !! اسے رونا ہی سب سے زیادہ حورین کے بدلتے رویے پر ارہا تھا!!

اب سے کچھ گھنٹے بعد سب کچھ بدلنے والا تھا!!!

ان دو دن ذریام نے ایزل کو کال کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ہنوز اس کا فون بند جا رہا تھا زریام کو بھی زیادہ ٹائم نہیں مل رہا تھا کیونکہ وہ لوگ نکاح کی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے نکاح کے بعد بعد زریام ایزل سے کسی بھی طرح ملنے کا ارادہ رکھتا تھا!!

خیر جب آریان شاور لے کر باہر ایا تو سامنے ہی کمرے میں امیرا بیگم بھی موجود تھی جو صوفے پی بیٹھی تھی جب کے مریم شیشے کے سامنے کھڑی جولری پہننے کی کوشش کر رہی تھی!!

پپو جان مجھ سے نہیں پہنے جا رہا یہ! وہ ڈائمنڈ کا نیکلیس جو امیرا بیگم نے مریم کو تھماتے ابھی پہننے کا کہا تھا اس کا سیٹ مریم سے نہیں پہنا جا رہا تھا اس نے کبھی بھی ہیوی جیولری نہیں پہنی تھی حالانکہ وہ اتنا بھی ہیوی نہیں تھا لیکن وہ مریم کے لیے ہیوی تھا کیونکہ اُسے عادت نہیں تھی ان سب چیزوں کی!!

بچے میں پہنا دیتی لیکن ابھی ابھی تم نے میرے ہاتھوں مہندی لگا دی ہے!! میں کیسے پہناؤں؟؟ امیرا بیگم اپنے ہاتھوں میں لگی چھوٹی چھوٹی ٹکیوں کو دیکھ بولی جو مریم نے بھی ان کے ہاتھوں پر لگائی تھی وہ چاہ کر بھی نہیں پہنا سکتی تھی کیونکہ مہندی ہتھیلی پر لگی ہوئی تھی!!

مریم نے بے بسی سے اُنہیں دیکھا جب امیرا بیگم کی نظر اریان پہ پڑی

اریان نے مریم کو پچھلے ایک دن سے نہیں دیکھا تھا کیونکہ وہ کل کا پورا دن امیرا بیگم کے ساتھ تھی کیونکہ جیولرز ائے ہوئے تھے جس کی وجہ سے امیرا بیگم نے مریم کو نیچے ہی روکا تھا ابھی بھی جب آریان کے کمرے میں انے پر نظر پڑی تو مریم نیچے جھکی ہوئی تھی !!

کوئی بات نہیں اریان اگیا ہے چلو اریان مریم کو یہ نیکلس پہنا دو بچے!! جلدی سے دیر ہو رہی ہے مہمان انے والے ہوں گے!! امیرا بیگم ہاتھ کا اشارہ مریم کی جانب کرتی ہے اریان سے مخاطب ہوئی

آریان جو ٹاول سے اپنے بال رگڑتا اگے بڑھا تھا ان کی بات پر اس کے قدم رکے تھے اس نے حیرت سے پیچھے مڑ کر امیرا بیگم کو دیکھا تھا

یعنی اب آریان شاہ نے یہ کام کرنے تھے ؟؟

جب کہ میرا بیگم کی بات پر مریم نے حلق تر کرتے تیزی سے نفی میں سر ہلا کر امیرہ بیگم کو منع کرنا چاہا لیکن وہ اس کی جانب متوجہ کہا تھی؟ وہ اریان کی جانب متوجہ تھی امیرہ بیگم ہمیشہ مریم کو اسی طرح پھنسا دیا کرتی تھی!!

میں اچھا لگوں گا یہ کام کرتے ہوئے؟؟ آریان اُنہیں دیکھ بولا

بچے کسی غیر کا تھوڑی کر رہے ہو اپنی بیوی کا کر رہے ہو آپ کی بیوی ہے کر سکتے ہو آؤ جلدی شاباش یہ پہنا مریم کو اسے پہنا نہیں جا رہا!! امیرا بیگم کا لہجہ فیصلہ کن تھا

جب سے نکاح ہوا ہے اپ مجھے ہزار بار بتا چکی ہے امی کے یہ میری بیوی ہے !! آریان سلگ کر بولا

بیٹا تا کہ اپ بھولو نہیں کیونکہ اپ بھول جاتے ہو نا کہ وہ اپ کی بیوی ہے کچھ حقوق ہوتے ہیں بیویوں کے جب کو ادا کرنا آپ پر فرض ہے جلدی سے اسے پہناؤ شاباش اور جلدی سے نیچے اؤ وقت نہیں ہے!! امیرہ بیگم حکم سناتی ہیں اب خود بھی کھڑی ہوتی کمرے سے باہر نکلنے کیلئے بڑھی

امی میں نے نہیں پہنانا!! اس کو بولے خود پہ اتنی کوئی ننھی بچی نہیں ہے کہ ایک نیکلس تک نہیں پہنا جارہا اور کیوں کرنی ہے یہ تیاریاں؟؟اریان سنجیدگی سے بولا!!

وہ ننھی ہی ہے بچے اس کو دیکھ لو ذرا دوسری بات کیوں کرنہ ہے کا مطلب؟؟ آپ کو چھوٹی بہن کا نکاح ہے مریم گھر کی بڑی بہو ہے مہمان آرہے ہیں !!

شادی کے بعد پہلا کام ہے یہ!! امیرہ بیگم نے اریان کو آگاہ کیا

امی اپ ہمیشہ وہ وجہ کیوں بھول جاتی ہیں جس وجہ سے ہم دونوں اس رشتے میں موجود ہے ؟؟ہم دونوں کوئی عام کپل نہیں ہے اپ جتنی بھی کوشش کرلی یہ رشتہ ویسا نہیں ہو سکے گا جس طرح اپ چاہ رہی ہیں۔

وہ ایک بدلے میں ائی لڑکی ہے!! کے میرے بھائی کی موت کا بدلہ چکائے گی زندگی بھر اور کچھ نہیں اپ کو لگتا ہے میرے بھائی کے قاتل سے جڑا کوئی بھی رشتہ میرا پیار ہو سکتا ہے؟؟ اپ کو سچ میں لگتا ہے ؟ امی اس سوچ کو نکال دیں اپنے دماغ سے!! میرے بھائی کے قاتل سے جڑا ہر رشتا ازبک کی موت کا بدلہ پورا نہیں کر سکتا اس خون سے نفرت ہے مجھے جن کے ہاتھ میرے بھائی کے خون سے رنگے ہیں !!

اریان کے انکھوں میں سرخی اُتر رہی تھی جب کے امیرا بیگم اور مریم خاموشی سے آریان کی باتیں سن رہے تھے

بچے وہ سب اپنی جگہ لیکن مریم آپ کی بیوی!!! امیرا بیگم ابھی کہے رہی رہی جب آریان بولا

ایک جگہ پر؟؟یعنی ازبک اک جگہ پر؟؟امی آپ کیا کیسے کہے سکتی ہیں؟؟اریان نے بے یقینی سے انہیں دیکھا تھا

ازبک ہمیشہ سے بیچ میں تھا بیچ میں ہے اور بیچ میں ہمیشہ رہے گا ساری زندگی اس کی جگہ ایک جگہ پر نہیں ہو سکتی!!!

آپ کو پتہ ہے نہ امی مجھے ازبک کس حد تک عزیز تھا ؟؟ یا تو ازبک یا پھر کچھ نہیں جب انسان کی سب سے قریب چیز یا شخص اُس سے دور جاتا ہیں نا وہ درد آپ کے جسم پر نہیں

آپ کی روح پر وار کرتا ہیں باہر سے اپ کو لگتا ہو گا کہ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن ازبک کا جانا میری روح کو گھائل کر کے گیا ہے!!

جس کا حساب اس خون کو اپنی اخری سانس تک چکانا ہو گا!!

میں اپنی بات پہ قائم رہنے والوں میں سے ہوں امی اپ نے ہی پیدا کر کے پالا ہے نا مجھے میری زد سے تو واقف ہوں گی نا اپ؟؟ اسے میری ضد سمجھ لیں میں اپنی اخری سانس تک اس خون سے محض نفرت کروں گا!! اریان کی اواز بلند اور پختہ خیض تھی انکھوں میں جنون تھا جبکہ اواز بھی اشتیال سے بھاری ہو رہی تھی چہرہ شدت سے سرخ پڑ رہا تھا!!

امیرا بیگم خاموش رہی آریان کا غصّہ اُس کے چہرے پر دکھ رہا تھا

جبکہ مریم بھی نظریں جھکا کر خاموشی اریان کی باتیں سن رہی تھی واقعی اگر کوئی قیمتی شخص ہم سے دور جاتا ہے تو ہمیں کچھ نہیں دکھتا کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور خاص کر اگر بیچ میں بدلے کی آگ ہو تو دنیا ختم کرنے کی طاقت رکھتا ہے بندہ!!!

اریان کا دل بہت زیادہ پتھر تھا اس بات کو وہ خود قبول کرتا تھا اس کے دل پر نہ اج تک کوئی لڑکی دستک دے پائی تھی اور نہ کبھی دینی تھی لیکن یہ تو وقت نے بتانا تھا کہ کیا کبھی مریم اریان کے دل پر دستک بھی دے پاتی ہے یا اریان نے اسی طرح رہنا تھا !!

لالہ مہمان انا شروع ہو گئے ہیں اجائیں!! ابھی مزید کچھ بات ہوتی جب زریام اتا اریان کو دیکھ بولا

اریان نے چہرے پر ہاتھ پھیرتے خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کی!!

اتا ہُوں میں !! پھر شیشے کی جانب بڑھا اریان نے مریم کو اب تک نہیں دیکھا تھا اریان نے جلد ہی بال ڈرائے کرتے بال بنائے ہاتھوں میں گھڑی پہنتے پرفیوم خود پر چھڑکتے!! اریان نے شوز پہنتے نیچے کی جانب قدم بڑھاے

امیرا بیگم نے گہرا سانس بھرے مریم کو دیکھا جو خود بھی انہیں دیکھ رہی تھی مریم کی آنکھوں میں انسو نہیں تھے کیونکہ اس بار اریان نے اسے کچھ نہیں کہا تھا!! خیر امیرہ بیگم کمرے سے باہر نکلی!!

انزل اِدھر آؤ بچے !! انزل کو وہاں سے گزرتا دیکھ امیرا بیگم نے اواز لگاتے ہیں اسے پکارا!!

جی ممانی جان! انزل ان کے پاس اتی بولی

بیٹا کمرے میں جاؤ مریم کو نیکلس پہنا دو اس سے پہنا نہیں جا رہا!! امیرا بیگم اُسے دیکھ بولی پھر بنا رکے نیچے بڑھی تھی کیونکہ مہمان انا شروع ہوچکے تھے

واہ بھائی مہارانی صاحبہ سے نیکلیس بھی نہیں پہنا جا رہا !! واہ!!!!انزل بڑبڑاتی ہوئی اریان کے کمرے کا دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی جب اس کے قدم رکے تھے!؟ کتنے سالوں بعد وہ

اریان کا کمرہ دکھ رہی تھی وہ سٹل ہوئی انکھیں پھیلائے کمرہ دیکھنے لگی کمرہ پہلے سے زیادہ خوبصورتی سے بن چکا تھا ہر جگہ لگی وہ اریان کی تصویریں انزل کو اپنی جانب اٹریکٹ کر رہی تھی کمرے میں پھیلی ہوئی اریان کے پرفیوم کی خوشبو جسے وہ ابھی ابھی لگا کر گیا تھا وہ پورے کمرے میں گھوم رہی تھی!!

انزل نے اُس خوشبو میں گہرا سانس بھرا تھا!!

دروازے کی اواز پر مریم نے بھی چہرہ گھماتے اُسے دیکھا تھا جو للچائی نظروں سے کمرے کی ہر چیز دیکھ دیکھ رہی تھی!!

جی؟؟؟اسے ہنوز خاموش دیکھ مریم اُسے دیکھ بولی جب انزل ہوش کی دنیا میں لوٹی اُس نے مریم کو دیکھا تھا !!

جو گھٹنوں تک اتی قیمتی لیکن ہلکے کام والی خوبصورت فراک کے ساتھ نیچے پلازو پہنے بالوں کو کھلا چھوڑیں ہلکا سا میکاپ کیے ہاتھوں میں چوڑیاں کانوں میں چھوٹے چھوٹے بندے پہنے اسمان سے اتری کوئی پری معلوم ہورہی تھی !!

انزل نے غور سے اس کے کپڑے اور اس کا چہرہ دیکھا تھا وہ واقعی بہت خوبصورت تھی مریم نارمل اریان کے سینے سے نیچے تک اتی تھی لیکن چھوٹی ہیل کی وجہ سے وہ اریان کے سینے تک ارہی تھی

انزل نے اُسے دیکھ بے زاری آنکھوں میں سجائی

اتنا تیار ہو نا تم پر شعبہ نہیں دیتا ویسے!! انزل قدم با قدم چلتی اس کے نزدیک اتی بولی

کیوں؟؟ مجھے نہیں لگتا اس سے اپ کو کوئی پرابلم ہونی چاہیے!! مریم اسے دیکھ بولی پہلے وہ بہت ڈر ڈر کے رہتی تھی لیکن اب اس میں ہمت اتی جاری تھی انزل کو جواب دینے کی کیونکہ انزل کا کوئی حق نہیں تھا کہ وہ جب دل کرے اسے اکر ذلیل کر کے چلی جائے!

واہ بھائی بڑی زبان چلنے لگی ہے تمہاری تو!! خدانخواستہ خود کو آریان کی بیوی تو نہیں سمجھنے لگی ہو؟؟یہ غلطی مت کرنا!! اس کے جواب پر انزل کا دماغ خراب ہوا تھا

سمجھنے نہ سمجھنے کی بات نہیں یہ سچ تو یہی ہے کہ میں ان کی بیوی ہوں!! مریم اُسے دیکھ بولی اس قدر حاضری جواب پر مرہم کا دل کہیں نہ کہیں ڈر رہا تھا لیکن وہ مزید اپنی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتی تھی!!

بکواس بند کرو مت بھولو تم ونی میں ائی ہو سے صرف بدلے کے تحت !!!

اریان تم سے محض بدلہ لینگے اسلئے اُن کی بیوی سمجھنے کی غلطی مت کرنا خود کو!! ادھر دکھاؤ اپنا گلا تمہیں نیکلیس پہنانے ائی تھی تمہاری فضول بکواس سننے نہیں!! انزل غصے سے بولی

پھر آگے اتی اُس نے مریم کی کلائی طاقت سے پکڑتے رخ پیچھے کیا !!

اور نیکلیس تھاما نیکلیس کو دیکھ مزید اُس کی آنکھیں پھیلی یہی اُس نے نیکلس پر ہاتھ لگا کے دیکھنا چاہا!!

ہاں وہ اصلی ہیرے تھے ایک نہیں بلکہ کئی نیکلیس میں جڑے ہوئے تھے!!

اُس نے شیشے سے مریم کا چہرہ دیکھا جس پر یہ ہار پہننے کی کوئی خوشی نہیں تھی کیونکہ اسے یہ چیزیں نہیں پسند تھی!! اور نہ اسے ہیرے کے بارے میں اتنی زیادہ معلومات تھی!!

یہ وہ ہار تھا جو امیرا بیگم نے ہمیشہ سے اریان کی دلہن یعنی اپنی بڑی بہو کے لیے لے کر رکھا تھا جو اج سے مریم کا ہو چکا تھا کیونکہ وہ ان کی بڑی بہو تھی!!

انزل نے حسرت سے اُس ہار کو دیکھا تھا !!

جب مریم کی نظریں خود پر محسوس کرتے اُس نے جلدی جلدی اُس کا ہار بند کیا !!

جب اس کی نظریں قریب سے مریم کے چہرے پر پڑی انزل مریم کے کافی قریب تھی اس کی ناک میں پہنی وہ لونگ دیکھ اسے ششدد پڑا تھا!!

یہ دور سے تو انزل کو نظر نہیں ائی تھی اج مریم کی خوبصورتی میں اس کی لونگ کی وجہ سے چار چاند لگے ہوئے تھے وہ چھوٹی سی ہیرے کی لونگ مریم کی ناک میں کسی تارے کی مانند چمک رہی تھی اس لونگ نے اس کے چہرے پر چار چاند لگا دیے تھے مریم کو خود اپنے چہرے پر وہ لونگ بہت پسند ارہی تھی وہ بار بار خود کو دیکھ مسکرا رہی تھی اسے یہ سب

چیزیں پسند نہیں تھی لیکن یہ ناک پر پہنی وہ لونگ اسے بہت زیادہ پسند ائی تھی اس کی ناک میں پہنی وہ چھوٹی سی لونگ کل جیولر کے انے پر ہی پہنی گئی تھی اس سے پہلے وہ لونگ اس کی ناک میں نہیں تھی!!

انزل غصے سے بھری انکھوں سے اُس لونگ کو گھور رہی تھی

لیں مہارانی صاحبہ ہو گیا اپ کا ہار بند !! انزل اپنے غصے پر قابو پاتی اسے تنزیہ لہجے میں کہتی تیزی سے کمرے سے باہر نکلی تھی!!

لونگ؟؟؟یہ ممانی جان کو کیا ہو گیا ہے ایک ونی میں آئی لڑکی کو لونگ دے دی یہ لونگ صرف ان بیویوں پر اچھی لگتی ہے جو سچ میں بیویاں بن کر اتی ہیں!! ممانی جان اُس کو سچ میں اپنی بہوں سمجھنے لگی ہے کیا ہو گیا ہے انہیں!! انزل غصے سے سوچتی ہوئی نیچے کی جانب بڑھ رہی تھی اس کے تن بدن میں اگ لگ رہی تھی اس لونگ کو دیکھ کر !!

پیچھے مریم بھی نفی میں سر ہلاتی اپنی ناک میں پہنی اس لونگ پر ایک بار ہاتھ رکھ کر مسکرا کر دیکھتی متوجہ ہوئی تھی !!

ابھی بس تھوڑے ہی مہمان آئے ہوئے تھے جو شاہ خاندان کے ہی تھے وہ سب اس وقت امیرا بیگم کے کمرے میں بیٹھ چکے تھے لاونج خالی تھا صرف ملازم کام کر رہے تھے !!

حورین بھی بالکل تیار ہو چکی تھی اب وہ انزل کے موبائل میں تصویریں لے رہی تھی!!

جب دروازہ بجا!!

اجاے!! حورین نے انے کی اجازت دی جب ایک ملازمہ اندر داخل ہوئی!!

بی بی جی اپ کو حویلی کے پیچھے والے گارڈن میں شہرام صاحب بلا رہے ہیں!!

ملازمہ نے آکر اگاہ کیا جبکہ ان کی بات پر حورین کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی!!

ٹھیک ہے!! اس نے ملازمہ کو دیکھ کہا جب ملازمہ کمرے سے باہر نکلی!.

حورین مسکرا کر کھڑی ہوئی پھر ادھر ادھر دیکھتی نیچے کی جانب بڑھی ہاں لاؤنج میں اس وقت اور کوئی بھی نہیں تھا یہی دیکھتی وہ حویلی کی بیک سائڈ کی جانب بڑھی تھی !!

چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ تھی!!

حورین چھوٹے چھوٹے قدم لیتی بیک سائیڈ ائی بیک سائیڈ کافی زیادہ چلنے کے بعد اتا تھا کیونکہ وہ بالکل حویلی کا وہ پچھلا حصہ تھا جو ہمیشہ بند رہتا تھا!!!

حورین کی نظر سامنے اٹھی جہاں شہرام بے چینی سے بار بار چکر کاٹتا گھڑی پہ وقت دیکھ رہا تھا وہ بلیک شیروانی میں ملبوس بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا لیکن اس کے چہرے پر وہ بے چینی کے تاثرات بہت کچھ بیان کر رہے تھے!!

حورین اسے مسکرا کر دیکھتی اس کے قریب گئی!! کسی کی موجودگی کا احساس کرتے شہرام نے بھی نظریں اٹھائے سامنے دیکھا سامنے حورین کو دیکھ وہ دو قدم چلتا اس کے قریب ایا

حورین نے نظر جھکائی تھی شاید وہ شہرام سے اپنی تعریف اکسپیکٹ کر رہی تھی!!!

حورین اس وقت وائٹ اور گولڈن غرارے میں ملبوس ہلکا سا میک اپ کیے نہایت خوبصورت لگ رہی تھی!!!

خوشی کے تاثرات چہرے پر ظاہر تھے جو ایک سچی محبت کرنے والے کے چہرے پر ہوتے ہیں!!

خیر حویلی کے بیک سائیڈ بہت کم انا جانا تھا سب کا!!

یہاں بہت کم ہی لوگ اتے تھے زیادہ تر ملازم ورنہ ادھر کسی کا بھی انا جانا نہیں تھا بیک سائیڈ سے ایک اور دروازہ نکلتا تھا جو سیدھا حویلی سے باہر جاتا تھا! جسے حویلی کا دوسرا اور بیک دروازہ بھی کہا جاتا تھا!!

جو ہمیشہ بند رہتا تھا!! کیونکہ سب کا انا جانا مین دروازے سے ہی تھا

حورین مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے!! شہرام اسے دیکھ بولا اواز سنجیدہ تھی!!

جی بولیں!! اس کی اواز میں عجیب سی سنجیدگی محسوس کرتے حورین نے اسے دیکھا تھا!!

اس کے چہرے پر بے چینی کے تاثرات حورین نے پڑھنے میں ایک لمحہ نہ لگایا وہ اس سے محبت نہیں کرتا تھا لیکن حورین تو کرتی تھی نا!!

دیکھو حورین تم بہت اچھی ہو مجھے تم سے کوئی مسئلہ نہیں ہے تم پیاری بھی دکھتی ہو !!لیکن مجھے تم سے محبت نہیں ہے میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں اور اسی سے شادی کروں گا!! اگر تمہاری شادی مجھ سے ہو جاتی ہے تو نہ تم خوش رہ سکو گی اور نہ میں!! کیونکہ میں تمہیں کبھی بھی پیار نہیں دے پاؤں گا!! اور میرا پیار مجھ سے دور ہو گا تو میں بھی خوش نہیں رہ سکوں گا!!!

میں یہ نکاح نہیں کرنا چاہتا مہربانی کر کے اس نکاح سے انکار کر دو!! شہرام اسے دیکھ بے صبری سے ایک سانس میں بولا!!

جبکہ بے یقینی نے حورین کو اگھرا تھا

وہ بے یقینی سے شہرام کے باتیں سن رہی تھی گویا کوئی خواب دیکھ رہی ہو جب کہ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ رہے تھے!!!

حورین تُم سن رہی ہو؟؟؟ اُسے سٹل بے یقینی سے خود کی جانب دیکھتا پاکر شہرام نے متوجہ کرنا چاہا

اپ ایسا کیسے کہے کرسکتے ہیں میرے ساتھ ؟؟

آخر نکاح کے دن اپ اکر مجھ سے بول رہے ہیں کہ اپ کسی اور سے محبت کرتے ہیں اور میں نکاح سے انکار کردوں؟؟ اپ کو پتہ بھی ہے اپ کیا بول رہے ہیں؟؟ حورین اسے دیکھ بے یقینی سے بولی

مجھے پتہ ہے میں کیا بول رہا ہوں حورین یہ اج کی بات نہیں ہے میں پچھلے پندرہ دنوں سے میں تمہیں بتانے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن ہمیشہ تمہارے پاس کوئی نہ کوئی ضرور ہوتا ہے میں تمہیں پہلے دن ہی یہ بتا دینا چاہتا تھا کہ میں تم سے محبت نہیں کرتا اور تم سے شادی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا لیکن موقع ہی نہیں ملا!! شہرام کے چہرے پر شرمندگی کے کوئی تاثرات نہیں تھے

مجھے یقین نہیں ارہا یہ سب اپ بول رہے ہیں!! حورین کی انکھوں میں تیزی سے نمی اتر رہی تھی!

حورین یہ فضول رونے دھونے کا وقت نہیں ہے تم اندر جاؤ اور ابھی ابھی ادا سائی کو منع کرو کہ تم مجھ سے نکاح نہیں کرنا چاہتی!! شہرام نے اسے دیکھ کہا جب حورین نے انسو سے بھری انکھوں سے اسے دیکھا!!

اپ کو اتنا آسان لگ رہا ہے یہ سب؟؟ شاید پتہ نہیں ہے کہ لالہ کی کتنی امیدیں ہیں اپ سے اور اپ وہ امیدے ایک لمحے میں توڑ چکے ہیں میں اپنے لالا کا مان نہیں توڑ سکتی جس طرح اپ نے توڑا ہے!! اگر اپ کو مجھ سے نکاح نہیں کرنا تو اپ جاکر خود لالا کو بولیں !!!

عورت کے کندھے پر رکھ کر بندوق چلانا اپ جیسے کم ظرف مردوں کا کام ہے!! حورین اپنے دل میں ہوتی تکلیف کو اگنور کرتی انسو کے ساتھ کسی شیرنی کی مانند غرائی!! وہ بھی اپنے ان شیر بھائیوں کی اکلوتی بہن تھی جو محبت کے معاملے میں کبھی کمزور نہیں پڑ سکتے تھے!!

حورین مجھ سے بدتمیزی مت کرو تم کوئی نہیں ہوتی مجھے کم ظرف کہنے والی!! یہ سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے اور تم پہلے ادا سائی کو منع کردیتی نکاح کے لیے تو یہ سب نہیں ہوتا!! شہرام لمحے میں سارا الزام حورین کو دے چکا تھا!!!

حورین میں بے یقینی سے اسے دیکھا کوئی اتنا کیسے گر سکتا تھا؟؟؟ حورین نے اسے دیکھ سوچا تھا

اب مجھے گھورنا بند کرو اور اندر جا کر ادا سائی کو بولو کہ تم مجھ سے نکاح کے لیے راضی نہیں ہو!! کیونکہ میں تم سے نکاح نہیں کر سکتا میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں!! شہرام اُسے دیکھ سرد لہجے کے کہتا اب بیک سائڈ سے نکلتا حویلی کی اور بڑھا تھا !!

پیچھے حورین نے انسو سے بھری انکھوں سے اسے جاتا دیکھا تھا وہ اسے منت کر کے اس کے پیر پکڑ کے نہیں روک سکتی تھی اس نے یہ سیکھا ہی نہیں تھا کسی کے سامنے جھکنا چاہے وہ پھر وہ محبت ہو یا دشمنی اس نے اسے ایک بار بھی نہیں روکا تھا یا ایک بار بھی اسے نہیں کہا تھا کہ مجھ سے نکاح کرلیں !! میں آپ سے محبت کرتی ہوں!! وہ بس ٹوٹی بکھری

آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی جب زبان سے کچھ نہ بولا جائے تو اندر کا حال صرف بندہ محسوس کر سکتا ہے زبان سے بول کر خود کو ہلکا کیا جا سکتا ہے!!

لیکن حورین نے زبان سے کچھ نہیں بولا تھا اب اس کے دل کا حال صرف وہ اور اس کا رب جانتا تھا!!

شہرام کے جاتے ہی اس نے جھٹکے سے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھا تھا وہ اس کم ظرف کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی!!

لمحے میں حورین کی روتے روتے ہچکیاں بن چکی تھی وہ اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ اپنی سسکیوں کے گلے گھوٹ رہی تھی وہ تو سد شکر تھا کہ اس طرف کوئی نہیں انے والا تھا !!

حورین کو اپنے پیروں سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی اس نے بے ساختہ لڑکھڑاتے قدموں سے پیچھے دیوار کو تھاما ورنہ اسے لگ رہا تھا وہ کسی بھی لمحے زمین بوس ہو جائے گی!!!

میرے ساتھ ہی کیوں؟؟؟ حورین نے روتے ہوئے کہا تھا

ہاتھ پاؤں اس کے مکمل ٹھنڈے پڑ چکے تھے!!! جب کے چہرہ لمحے میں رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا!!

اُس کی رونے کی اوازیں بیک سائیڈ پر گونج رہی تھی!!!

حورین نے قدم اگے بڑھانے چاہے لیکن قدموں نے اٹھنے سے انکاری کی تھی!!

اس نے جو ہی اگے بڑھنے کی کوشش کی اس کے قدم پھر سے لڑکھڑائے وہ پیچھے باہر نکلنے کے اس دروازے سے جا لگی!!! جس کے باہر شاید تالا تھا!!!

حورین نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر خود کو نارمل رکھنا چاہا

حورین کیلئے یہ ذلت کی بات تھی!!!

اس کے نکاح والے دن جس دن وہ پوری طرح تیار ہوئی تھی!! خود کے ساتھ کسی کو جوڑنے کیلئے !! اس کی وہ تیاری بے معائنے تھی؟؟

حورین کی سانس رک رہی تھی !! وہ بری طرح رو رہی تھی !!

جب اچانک اس نے پیچھے والے دروازے سے تیز اوازیں سنی شاید کوئی پیچھے والا دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا تھا جس سے حورین ٹیک لگاے کھڑی تھی !!

حورین نے چونک کر پیچھے دیکھا تھا کیونکہ اج سے پہلے ایسا کبھی بھی نہیں ہوا تھا بیک سائیڈ سے کوئی بھی نہیں اتا جاتا تھا!!

یہ دروازہ ہمیشہ سے بند تھا !!

حورین نے اگے بڑھنا چاہا لیکن قدم ساتھ نہیں دے رہے تھے وہ یہاں سے نکلنا چاہتی تھی کیونکہ دروازے کے پیچھے سے اتی ہے اوازیں بہت تیز تھی یقینا بہت کا تالا بے رحمی سے توڑا جارہا تھا !!

ابھی حورین پیچھے کو بھاگتی جب وہ دروازہ جھٹکے سے کھلا!!

اہ!! حورین کی چیخ گونجی تھی جو کسی کے کانوں تک نہ پہنچی!!

حورین کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی خوف آنکھوں میں بسیرا کرنے لگا تھا جب اک شخص اندر داخل ہوا!!

چہرے پر ماسک لگاکر اپنا حسین چہرہ چھپائے وہ سامنے کھڑا خوبرو شخص شخص سرخ انکھوں سے حورین کو دیکھ رہا تھا !!

حورین کو دیکھتے ہی اس کی انکھوں میں خون اترا تھا!! جبکہ حورین اس کا چہرہ دیکھنے سے قاصر تھی کیونکہ ارحاب شاہ کا چہرہ ماسک سے چھپا ہوا تھا!!

حورین کا دل مانو دھڑکنا بھول گیا تھا !!

ک۔کون ؟؟حورین نے ٹوٹے لفظوں میں استفسار کیا

ارحاب خاموش تھا اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا جب کے حورین کی نظر دروازے سے باہر پڑی تھی بلیک فل بلیک ٹریک سوٹ میں ملبوس چہرے پر ماسک لگاے بہت سے گارڈ ہاتھ میں پسٹل تھامے باہر کھڑے تھے یقیناً وہ ارحاب کے بندے تھے

حورین کی انکھوں سے تیزی سے انسوں گر رہے تھے !!

حورین نے جوہی اگے بڑھنا چاہا پیچھے سے کسی نے اُس کے چہرے پر رومال رکھا تھا حورین نے رومال اپنے چہرے سے ہٹانا چاہا!!یقیناً ناکام!!

یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کہ حورین چیخ بھی نہ سکی!!

چند لمہوں میں ہی وہ بے ہوش ہوچکی تھی جب پیچھے رومال رکھنے والی لڑکی آگے ائی!

ایلسا نے حورین کو تھاما ارحاب نے اج بھی اپنی تربیت کا صاف خلاصہ کیا تھا اس نے خود حورین کو ہاتھ لگایا تھا اور نہ کسی مرد کو لگانے دیا تھا!!

ایلسا نے حورین کو تمام کر قدم باہر کی جانب بڑھاے

اس پاس سے انجان حورین ہوش کھوچکی تھی !

ایلسا نے اُسے گاڑی میں ڈالا تھا !! ارحاب نے خونخار نظر شا حویلی پر ڈالی تھی!!

اج سے شروع ہوگی بدلے کی آگ!! بدلہ دس گناہ زدا نا ہوا تو میرا نام ارحاب شاہ نہیں!!

اسی حویلی میں میری بہن کا انسو گرا تھا اب اس کا جب جب انسوں گرے گا اس حویلی کی بیٹی کو دس گناہ زدا نصیب ہونگے !!

پتہ چلے گا تڑپنا کسے کہتے ہیں!! ارحاب شاہ حویلی کو دیکھ عہد امیز لہجے کے ساتھ سرخ آنکھوں سے بولتا بیک سائڈ سے باہر نکلا !!

ارحاب نے اتے ڈریسنگ سیٹ سمبھالی باکی پیچھے موجود پچاس سے زائد گارڈ اپنی اپنی گاڑیوں پر پرجمان ہوئے تھے !!

ارحاب کی گاڑی کے ساتھ تمام گاڑیاں اپنی منزل کو روانہ تھی !!

آریان اور زریام ساتھ نیچے اُترے تھے اس وقت مہمانوں کا انا شروع ہو چکا تھا

کچھ ہی دیر میں لاؤنج ہول مہمانوں سے چہک رہا تھا!!

آریان ایک ملازم کی بات سن رہا تھا جو اکر اریان کو کسی چیز سے اگاہ کر رہا تھا!! امیرا بیگم سمید سب یہاں تھے سوائے سکندر شاہ کے جو اب سامنے ارہے تھے!!

آریان اور زریام اس وقت سفید قمیض شلوار میں ملبوس نہایت پروقار نظر آرہے تھے !!

جب کے

اریان کی نظر سکندر شاہ پر بے ساختہ پڑی تھی ! اُنہیں اپنے جیسا سفید قمیض شلوار پہنا دیکھ آریان نے ایبرو اچکائی

اب میچنگ کرکے کیا ثابت کرنا چاہ رہے ہیں بابا !! آریان کے لبوں نے حرکت لی تھی جب کہ برابر میں کھڑا زریام مسکرایا تھا!!

اُنہیں اچھا لگتا ہے کے وہ سیم ڈریسنگ کریں ہم لوگوں جیسی!! زریام اپنے پاس سے بتاتا بولا

جبکہ اریان خاموش رہا تھا

مہمان اب اکر مل رہے تھے !! جب آریان کی نظر شہرام پر پڑی جو اسی کے پاس ارہا تھا!!

ماشاءاللہ میرا شیر!! آریان اُسے شیروانی میں ملبوس دیکھ سینے سے لگاتا بولا

شہرام نے اپنی انکھیں سختی سے میچی تھی! یہ سوچ کر کے کچھ دیر بعد وہ اپنے ادا سائی کی خوشی خاک میں ملانے والا ہے!!

بہت پیارے لگ رہے ہو ماشاءاللہ!! زریام نے بھی اُسے سینے سے لگایا

سب خیریت ہے ؟؟اسے خاموش دیکھ آریان اُسے دیکھ بولا

جی ادا سائیں سب خیریت ہے!! شہرام نے مسکرانے کی کوشش کی تھی

چلو اچھی بات ہے !! اریان نے اس کا کندھا تھپتھپایا

پھر کول کرنے کے گرز سے اندر کی جانب بڑھا !!

مریم بچے یہ گجرے اندر رکھ آؤ!! امیرا بیگم نے گجروں کی تھال مریم کو تھماتے کہا !!

جی پھوپو جان! مریم اسباب میں سر ہلاتی ہوں اس تھال کو تھامتی اندر کی جانب بڑھی تھی اسے یہ تھال ڈائننگ پر رکھنی تھی !!

سارے مہمان باہر ہی تھے اس لیے اندر سناٹا تھا!!

مریم تھال تھامے اندر بڑھ رہی تھی اُس کے پیروں میں چھوٹی ہیل تھی زدا بڑی نہیں تھی !!

مریم آگے بڑھ رہی تھی جب اس کے قدم رکے کیونکہ سامنے ہی اریان کھڑا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا اس کی پشت مریم کی طرف تھی!!

مریم نے انکھیں بند کر کے کھولیں!!

یا اللہ مدد کرنا!! مریم دل میں معصومیت سے دعا کرتی تیزی سے آگے بڑھی تاکے تھام رکھ سکے!!

آریان نے کسی کی اہٹ محسوس کرتے نظریں گھمائیں دیکھا تھا

جہاں مریم اندھا دھن جلدی جلدی تھال رکھ رہی تھی !! گویا اُس کی فلائیٹ چھوٹ رہی ہو!!

مریم تھال رکھتی جوہی پیچھے مڑی نیچے فرش ہونے کی وجہ سے اس کا پیر سلپ ہوا تھا!!

اہ!! اُس کی چیخ گونجی تھی آریان نے جھٹکے سے اُسے دیکھا پھر اک ہی جست میں آگے بڑھتے اُس کا ہاتھ تھاما !!

اریان نے محسوس کیا تھا وہ بہت ہی زیادہ کمزور سی ہے آئین کیلئے اس کا وزن بالکل نہ ہونے کے برابر تھا!!

مریم جو گرنے کے ڈر سے سختی سے آنکھیں مینچ چکی تھی کچھ دیر بعد اب دھیرے دھیرے سے آنکھیں کھولنے لگی اپنے ہاتھ پر کسی کی مضبوط گرفت دیکھ اسے حوصلہ ملا تھا اس نے دھیرے سے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا جہاں اریان اسے ہی دیکھ رہا تھا ایک ہاتھ میں اس کا فون اب بھی کان سے لگا تھا جب کہ دوسرے ہاتھ سے اس نے مریم کا ہاتھ تھاما ہوا تھا!!

اریان نے ہاتھ کو آگے کیا جب مریم فورا سیدھا کھڑی ہوئی!!

آریان اُس کے چہرے کو یک ٹک دیکھ رہا تھا !!

نظریں گویا ٹھہر سی گئی تھی مقابل میں موجود شخص سر سر بولتا رہ گیا لیکن آریان بس اُس کے چہرے میں موجود اک مخصوص چیز کو دیکھ رہا تھا !!

اریان کی نظر اس کی ناک میں پہنی چھوٹی سی نوز پن پر ٹھہر چکی تھی جو اس کے چہرے پر واقعی کسی چاند کی مانند چمک رہی تھی!

بے ساختہ اریان کے گلے میں گلٹی ابھر کر مدہم ہوئی تھی!!

کچھ چیزیں کچھ لوگوں پر بہت سوٹ کرتی ہیں اسی طرح نوز پن مریم پر بہت زیادہ سوٹ کر رہی تھی!!

اپنی طرف اریان کو دیکھتا پاکر مریم نے فورا نظریں جھکائیں تھی!! جب کہ اسے وجہ نہیں پتہ تھی کہ اریان اسے کیوں دیکھ رہا ہے!! ؟

اُس کے نظر جھکانے پر اس کا چہرہ بھی نیچے ہوا تھا جب نوز پن اریان کی انکھوں سے اوجھل ہوئی!!

آریان جھٹ سے ہوش کی دنیا میں ایا تھا !! اریان نے گہرا سانس بھرتے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا!!

وہ خود سے اُس لڑکی کو دیکھنے کی اُمید نہیں رکھتا تھا !!

دیکھ کر نہیں چل سکتی کیا ہر وقت گرتی پڑتی رہتی ہو!! خود کو واپس اپنے میک پر لاتے اریان اسے دیکھ سنجیدگی سے بولا

پ۔پاؤں پھسل گیا تھا ہل کی وجہ سے میرا!!مریم دھیمی اواز میں بولی نظریں نیچے تھی !!

لالا اجاے باہر نکاح شروع ہونے لگا ہے !! زریام آریان کو بلانے کے گرز سے ایا تھا جب ساتھ مریم کو بھی دیکھ وہ خاموش ہوا تھا!!

ہاں چل!! مریم سے نظر پھیرتے ہیں اریان زریام کے ساتھ ہی اب وہاں سے نکلتا لاؤنج کی جانب بڑھا تھا !!

پیچھے مریم اُس کی پشت دیکھ رہی تھی ایک چھوٹی سی مسکراہٹ بے ساختہ اس کے لبوں پر بکھری تھی!!

اس نے اپنا وہ ہاتھ دیکھا جسے ابھی ابھی اریان نے تھاما تھا!!

پھر دھیما سا مسکراتی اب خود بھی باہر نکلی تھی!!

باہر سب مریم کو دیکھ حیران تھے اور ساتھ ساتھ کچھ عورتیں باتیں بھی بنا رہی تھی کیونکہ انہوں نے پہلی بار کسی ونی میں ائی لڑکی کو اتنی تیاری کے ساتھ اے شو ارام کے ساتھ دیکھا تھا ورنہ ونی میں ائی لڑکی کا حال وہ سب جانتے تھے!!

نکاح کا آغاز کریں !! اریان نے مولوی صاحب کو دیکھ کہا تھا کیونکہ پہلے شہرام کا نکاح پڑھا جا رہا تھا!!

شہرام کے چہرے کی ہوائیں اڑی ہوئی تھی ایک بار نکاح ہو جانا تھا اس کے بعد بات اس کے ہاتھ سے نکل جانی تھی وہ حد سے زیادہ پریشان تھا دل دھڑکنا مانو بھول گیا تھا!!

مریم انزل جاؤ بچوں آپ دونوں حورین کے سر پر دوپٹہ وغیرہ ڈال دو مووی صاحب نے اندر انا ہے پھر نکاح کیلئے !! امیرا بیگم مریم کو انزل کو دیکھ بولی

انزل تو اپنے لالا کا نکاح دیکھنے کیلئے کچھ دیر کا انہیں کہتی رک چکی تھی!!

جب کے مریم حورین کے کمرے کی اور بڑھی تھی!!

عین!! مریم نے داخل ہوتے اُسے پکارا

عین؟؟ کمرے میں نظر دوڑاتے مریم نے پھر پکارا

باتھ روم میں ہوگی !! مریم کہتی اب اگے بڑھی

عین کیا تُم اندر ہو؟؟ مریم نے باہر سے اواز لگا کر پوچھا !!

لیکن کوئی جواب نہ ایا !! کچھ دیر بعد مریم نے دروازہ کھولا لیکن باتھ روم میں بھی حورین شاہ موجود نہیں تھی !!

عین؟؟ مریم کو اب پریشانی ہونے لگی تھی کیونکہ اس کمرے کے سوا وہ کہیں اور اس وقت نہیں پائی جا سکتی تھی!!

مریم تیزی سے کمرے سے بہت ائی اُس نے اس پاس کے کمروں میں دیکھا کچھ ہی دیر میں وہ تمام کمرے چھان مار چکی تھی!! اب صحیح پریشانی نے اُس نازک جان کو اگہراء تھا !!

مریم تیزی سے لاؤنج میں ائی!!

پھپھو جان !! مریم نے گھبرا کر اُنہیں پکارا جب امیرا بیگم جو نکاح کے آغاز پر اُس جانب متوجہ تھی !! اب فوراً مریم کو دیکھنے لگی ؛

مریم بچے کیا ہوا اتنا گھبرائی ہوئی کیوں ہو؟؟وہ مریم کا چہرہ دیکھ پریشانی سے بولی مرد حضرات تھوڑا اگے تھے جبکہ ساری لیڈیز تھوڑا پیچھے کھڑی تھی اریان شہرام کے سامنے والے صوفے پر بیٹھا تھا جب کے سکندر شاہ اس کے برابر والے صوفے پر!!

نکاح کا اغاز بس ہونے لگا تھا بس گواہ سائن کر رہے تھے اس کے بعد نکاح ہونا تھا!! شہرام کے چہرے پر تیزی سے پسینہ ارہا تھا جسے وہ بار بار ٹشو سے صاف کر رہا تھا اب چاہ کر بھی اپنے چہرے کے زاویے شہرام نارمل نہیں رکھ پا رہا تھا کیونکہ بات کافی حد تک بڑھ چکی تھی!!

پھوپو جان وہ ہ۔حورین !! مریم اتنا کہتی رکی

کیا ہوا حورین کو بچے سب ٹھک ہے ؟؟ امیرا بیگم کے چہرے پر بھی گھبراہٹ پھیلی تھی!!

پھپھو جان حورین اپنے کمرے میں نہیں ہے میں نے باہر بھی ہر جگہ دیکھ لیا لیکن حورین کہی بھی نہیں ہے !! مریم اُنہیں دیکھ بولی

بچے یہیں کہی ہوگی کہاں جا سکتی ہے وہ!! امیرا بیگم نرمی سے بولی

نہیں پھوپو جان میں نے ہر جگہ دیکھ لیا وہ کہیں نہیں ہے!! مریم نفی میں سر ہلاتی بولی کیونکہ وہ ہر جگہ چیک دیکھ کر اچکی تھی حورین کہیں بھی نہیں تھی!!

آؤ دیکھتی ہوں میں !!

امیرا بیگم مریم کے ساتھ آگے کو بڑھی تھی !! وہ دونوں حورین کے کمرے میں داخل ہوئے!!

حورین بچے !! امیرا بیگم نے آواز لگائی !!

انہوں نے اگے بڑھتے ہوئے باتھ روم چیک کیا لیکن وہ وہاں بھی نہیں تھی!!

یا اللہ!! انہوں نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تھا پھر وہ دونوں کمرے سے باہر نکلے امیرا بیگم نے بھی سارے کمرے چیک کیے!! حد تک کچن تک وہ لوگ دیکھ کر اچکی تھی لیکن حورین کہیں پر بھی نہیں تھی!!

یا اللہ خیر کرنا !! امیرہ بیگم کو اب مشکل نے اگہرا تھا دل میں ہزار وسوسے تھے جن کی وہ دعا کر رہی تھی کہ وہ سچ نہ ہو!!

امیرا بیگم پریشانی سے اپس لاؤنج میں ائی تھی !

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

نکاح کے اغاز پر مولوی صاحب نے بلند اواز میں بسم اللہ بڑھی تھی!!

امیرا بیگم تیزی سے آگے ائی

زریام کی نظر آمیرا بیگم کے گھبرائے ہوئے چہرے پر پڑی تھی !!

آریان بچے اِدھر آؤ!! امیرا بیگم آریان کو دیکھ بولی ان کی اواز پر اریان نے بھی نظریں اٹھائے ان کو دیکھا تھا!!

پھر اسباب میں سر ہلاتا اریان کھڑا ہوا اور امیر بیگم کی جانب ایا!

کیا ہوا ہے سب خیریت ہے اپ اتنا پریشان کیوں ہے!! ان کے چہرے پر حد سے زیادہ گھبراہٹ دیکھ اریان اُنہیں دیکھ بولا جب کے زریام بھی اچکا تھا

امی کیا ہوا؟؟ زریام بھی آگے اتا بولا

ہ۔حورین کہی بھی نہیں ہے !! انہوں نے تیزی سے جمع ہوتی نمی کے ساتھ کہا

حورین نہیں ہے ؟؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے یہی کہی ہو گی ابھی اجائے گی کہاں جانا ہے حورین نے !! آریان اُنہیں دیکھ بولا

بیٹا کہیں پر بھی نہیں ہے حورین ہم پوری حویلی دیکھ چکے ہیں!! امیرا بیگم روتے ہوئے بولی

امی روئے تو نہیں کچھ نہیں ہوا اجائیگی حورین یہی کہیں ہو گی میں دیکھتا ہوں !! انہیں روتا دیکھ آریان اُن کے انسوں صاف کرتا بولا

گڑیا سنبھالنا ہم اتے ہے !! آریان کے آگے بڑھنے پر ذریام مریم کو امیر بیگم کا خیال رکھنے کا کہتا اریان کے پیچھے بڑھا تھا!!

مریم بھی فورا اسباب میں سر ہلاتی امیرا بیگم کا ہاتھ تھام کر انہیں اندر لے جانے لگی!!

آریان اور زریام نے آگے بڑھتے زنان کھانا اور حویلی کے پیچھے کی طرف دیکھا تھا جہاں سب کا انا جانا نہ ہونے کے برابر تھا!!

کچھ ہی دیر میں یہ بات اُن کے بھی سامنے تھی کے حورین حویلی میں موجود نہیں ہے !!

آریان تیزی سے سی سی ٹی وی روم کی جانب بڑھا تھا جب کے زریام ساتھ ہی تھا !!

اور پیچھے شہرام ان باتوں سے انجان ادھر ادھر دیکھ رہا تھا لیکن اس تسلی سے بیٹھا تھا کہ حورین ابھی منع کر دے گی اس نکاح کیلئے !!

اسے تھوڑا تھوڑا یہ بھی لگ رہا تھا کہ سب اس لیے خاموش ہوئے ہیں کہ حورین نے بتا دیا اسے نکاح نہیں کرنا ایک یہ امید شہرام کے دل میں جاگی تھی!!

زریام اور اریان سی سی ٹی وی لگے کمرے میں داخل ہوئے!!

کرسی پر بیٹھا کنٹرولر جو ہر وقت یہاں موجود ہوتا ہے وہ اس وقت یہاں موجود تھا ہی نہیں!!

زریام نے فورا کرسی پر بیٹھتے سی سی ٹی وی کی فوٹیج پلے کرنا شروع کیے ابھی سے ایک گھنٹہ پہلے کی!

جب کے آریان اُس کرسی کے پیچھے کھڑا سی سی ٹی وی غور سے دیکھنے لگا!!

زریام حویلی کی بیک سائیڈ والی فوٹیج بڑی کر!! آریان کی گھمبیر آواز گونجی جب زریام نے فوٹیج بڑی کی

لالا یہ دیکھیں لاؤنج والی فوٹیج پر سات بج کر نو منٹ پر حورین لاؤنج سے گزری ہے !!
زریان فٹیج کو دیکھ بولا لیکن جوہی باہر والی فٹیج چلی ان دونوں کی انکھوں میں بے یقینی پھیلی تھی کیونکہ حورین اس میں بیک سائیڈ جارہی تھی تھی جدھر کسی کا انا جانا نہیں تھا!!

بیک سائڈ ؟؟ آریان کے لبوں نے حرکت لی

حورین وہاں کیوں گئی تھی !! ؟ان دونوں کے ذہن میں یہی سوال تھا

وہ دونوں یک ٹک سی ٹی وی کو دیکھ رہے تھے جب ٹھیک سات منٹ بعد وہاں سے شہرام باہر اتا دکھائی دیا!!

مزید حیرانی نے ان دونوں کو اگھرا تھا کیونکہ وہاں گئی حرین تھی اور ایا شہرام تھا!!

اب تک کی پوری فوٹیج وہ لوگ دیکھ چکے تھے لیکن حورین کی واپسی نہیں ہوئی تھی!!

شہرام حورین کے ساتھ تھا لیکن واپس صرف شہرام ایا حورین نہیں ائی !! آریان فوٹیج دیکھتا بولا

چل بیک سائڈ !! آریان کہتا باہر نکلا جبکہ ذریام بھی ساتھ ہی باہر نکلا تھا وہ دونوں تیزی سے حویلی کی دوسری بیک سائڈ جہاں دروازہ تھا اُس جانب بڑھے تھے !!

جو دوسری بیک سائیڈ جہاں اریان کے زریام ابھی دیکھ کر ائے تھے اس بیک سائیڈ پر ملازموں کا انا جانا لگا رہتا تھا لیکن دروازے کی سائیڈ والی سائیڈ پر کوئی اتا جاتا نہیں تھا!

مہینے میں کسی ملازم نے چکر لگایا تو لگایا !!

اریان اور زریام جیسے ہی باہر پہنچے سامنے والا دروازہ کھلا دیکھ اُن دونوں کے قدم رکے تھے!!

آریان آگے بڑھا جب نظر نیچے پڑے تالے پر پڑی جسے یقینا ارحاب کے بندوں نے توڑا تھا!!

دروازہ کھلا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے!! آریان اُس دروازے سے باہر ایا تھا !!

جب نظر اُدھر موجود گارڈ پر پڑی جو شائد بے ہوش تھا ! بیک سائیڈ کی رکھوالی کے لیے باہر موجود چھ سات گارڈ ہوتے تھے جو اب ادھر ادھر نظر جانے پر سب ہی بے ہوش پڑے دکھائی دے رہے تھے!!

گاڑیوں کے ٹائر کے نشان زمین پر ابھی بھی تھے!!

آریان خاموشی سے دیکھ رہا تھا ہمیشہ کی طرح چہرے کے تصورات سنجیدہ تنے ہوئے تھے !!

شہرام!! آریان کہتا بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا حویلی میں داخل ہوا

جہاں آریان اب تک مولوی صاحب کے برابر میں بیٹھا تھا!!

نکاح رکوا دیا گیا تھا!! شہرام کے چہرے پر پرسکونی آچکی تھی!!

شہرام حورین کہا ہے ؟؟ آریان اتا اُسے دیکھ بولا جب کے آریان کی بات پر شہرام نے نا سمجھی اُسے دیکھا تھا

کیا مطلب ادا سائی!! وہ بھی کھڑا ہوا تھا

اریان یہاں سب مہمان تماشہ دیکھ رہے ہیں اندر چلو!! ابھی اریان کچھ کہتا جب سکندر شاہ ادھر ادھر دیکھ بولے

آریان بنا اُنہیں دیکھے سرد تاثرات کے ساتھ اندر کی جانب بڑھا تھا!!

شہرام زریام اور سکندر شاہ بھی اندر کی جانب پڑے تھے!!

انزل مریم امیرا بیگم پھوپو اور چاچی سائیں سب اندر پہلے ہی موجود تھے !!

شہرام مجھے بتاؤ گڑیا کہا ہے !! آریان اتا اُسے دیکھ سرد لہجے کے بولا

ادھا سائیں مجھے کیسے پتہ ہو گا کہ حورین کدھر ہے!! وہ نہ سمجھی سے دھیمی اواز میں بولا

شہرام تُم اور حورین دونوں حویلی کی بیک پر سائڈ کیا کرنے گیے تھے ؟؟تم لوگ جانتے ہونا اُدھر کوئی نہیں اتا جاتا !!

آریان اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا

حورین کے وہاں جانے کے بعد ٹھیک سات منٹ بعد تم وہاں سے باہر ائے ہو لیکن اس کے بعد حورین اب تک واپس نہیں ائی!!

ہم نے وہاں جا کر دیکھا ہے بیک سائیڈ کا دروازہ کھلا ہے سارے گارڈز بے ہوش ہیں گاڑی کے ٹائروں کے نشان ہیں اور حورین وہاں پر نہیں ہیں!! اب کی بار ذریام غصے سے غرایا

سیدھا سیدھا شق شہرام پر ہی جا رہا تھا ہر کسی کا کیونکہ وہاں سے صرف شہرام موجود تھا !!

شہرام نے زریام کی باتیں سنتے کچھ لمحے ساخت کیفیت میں اسے دیکھا پھر اچانک اس کے ذہن میں اگے بولنے کا اجار جاگا تھا !!

جی ادا سائی حورین نے مجھے کول کرکے وہاں بلایا تھا !! شہرام نے بات شروع کی

کیوں؟؟

ادا سائیں دراصل وہ مجھ سے نکاح نہیں کرنی چاہتی تھی!! شہرام کہے کر رکا جب سب نے جھٹ سے بے یقینی کے عالم میں شہرام کو دیکھا!!

کیسا کیسے کہے سکتے ہو تُم شہرام؟!! آریان کا لہجہ مزید سخت ہو رہا تھا

یہ سچ ہے ادا سائی دراصل وہ کسی اور کو پسند کرتی تھی!! شہرام کہے کر رکا

شہرام اپنی حد میں رہو تمہیں پتہ بھی ہے تم کیا بکواس کر رہے ہو؟؟اس کی بات پر اریان قوت سے دھاڑا تھا

اریان کی دھاڑ پر سب ہی لزرے تھے جبکہ مریم نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا شہرام نے خود کو مضبوط رکھا جب کہ دل اندر سے خوف سے کانپ رہا تھا

ادر سائی مجھے پتہ تھا اپ یقین نہیں کریں گے لیکن یہی سچ ہے اس نے مجھے کال کر کے بلایا تھا جب میں گیا تو اس نے مجھے بولا کے وہ مجھ سے نکاح نہیں کرنا چاہتی وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے وہ چاہتی تھی کہ میں آپکو نکاح سے منع کر دو اور اپ کو اکر یہ کہوں کہ میں حورین سے نکاح نہیں کرنا چاہتا!! لیکن میں اپ کا بھروسہ نہیں توڑ سکتا تھا میں یہاں کسی کا بھروسہ نہیں توڑ سکتا تھا میں نے اسے منع کیا کہ تم اس طرح مت کرو ادا سائی کا بھروسہ ٹوٹے گا سب گھر والوں پر کیا گزرے گی میں نے اسے بہت سمجھایا لیکن وہ کہتی ہے کہ تم جا کر بولو تمہیں مجھ سے نکاح نہیں کرنا میں نے اسے صاف صاف منع کر دیا تھا کہ میں کسی کا بھروسہ کبھی نہیں توڑ سکتا لیکن اس نے مجھے کہا کہ وہ مجھ سے کسی صورت میں شادی نہیں کرے گی وہ کسی اور سے پیار کرتی ہے جب میں نے اسے صاف منع کر دیا کہ میں ادا سائی کو منع نہیں کروں گا نکاح کے لیے تو اس نے اسی وقت کسی کو کال کی تھی میں تو وہاں سے اچکا تھا کیونکہ میرا دماغ اس کے بعد سے بہت خراب ہو چکا تھا اس نے وہاں اُسے کول کی تھی جس سے وہ پیار کرتی ہے گاڑی کے انے پر وہ اس کے ساتھ چلی گئی ادا سائیں وہ جس سے پیار کرتی ہے وہ اس کے ساتھ بھاگ چکی ہے!!

شہرام دھمی آواز میں کہنے لگا وہ جیسے جیسے کہے رہا تھا سب بے یقینی سی دیکھ رہے تھے جب کہ اریان کی انکھوں میں خون اتر چکا تھا اس نے خون برساتی انکھوں سے شہرام کو دیکھا تھا

میں اپنے بچے کو اچھی طرح جانتا ہوں وہ اس طرح نہیں کر سکتی شہرام جو سچ ہے وہ بتا دو ورنہ بہت برا ہو گا!! آریان اُسے دیکھ غرایا

ادا سائی آپ کو یقین نہیں آئیگا کیونکہ وہ اپ کی بہن ہے لیکن اپ یقین کر لیں کہ اس گھر کی بیٹی اپ سب لوگوں کی عزت کی دھجیاں اڑا کر اس گھر سے اپنے معشوق کے ساتھ بھاگ چکی ہے!! شہرام کے لفظ کسی نوک کی طرح تھے جب کے اُس کی بات پر آریان اپنا تمام تر ضبط کھو چکا تھا !!

شہرام !! وہ دھاڑتا ہوا اگے ایا تھا!!

اُس نے شہرام کا کولر اپنی مٹھیوں میں جکڑا !!

اور نہیں!! مزید ایک اور لفظ نہیں!! ورنہ تمہاری زبان کھینچ لوں گا میں!! آریان اُس کے چہرے پر دھاڑا

امیرا بیگم اور مریم رو رہی تھی !! جب کے سکندر شاہ خاموش تھے لیکن اُن کی آنکھوں میں سرخی سب بیان کر رہی تھی !!

ادا سائی میرا مقصد آپکو ہرٹ کرنا نہیں ہے !! ائ ایم سوری!! اریان ک حد سے زیادہ غصے میں اتا دیکھ وہ خوف سے بولا !!

ان لوگوں کی اوازیں باہر موجود عورتیں سنتی باتیں بنا رہی تھی!!

سب کی انکھوں میں حیرت اور بے یقینی پھیلی ہوئی تھی!!

یعنی سکندر شاہ کی بیٹی شاہ خاندان کی بیٹی بھاگ چکی تھی؟؟ عورتوں کی زبان پر یہی باتیں چل رہی تھی!!

حورین ایسا نہیں کر سکتی!! میں جانتا ہوں اسے!! خبردار جو تم نے مزید بکواس اور حورین کیلئے کی تو!! آریان اُس کے چہرے پر دھاڑا

میری بات یاد رکھنا شہرام اگر میرے بچے کے غائب ہونے میں تمہارا ہاتھ ہوا تو میں تمہیں زندہ دفن کر دوں گا اور یہ میرا تم سے وعدہ ہے اپنی بات سے میں مکرتا نہیں ہوں!!
آریان جھٹکے سے شہرام کا کولر چھوڑتا اس کے چہرے پر غراتا اپنا فون نکال کر کسی کو کال ملا رہا تھا!!

اسلام علیکم بوس ! مقابل سے سلام کیا گیا

ابھی کے ابھی اسلامباد کے تمام ہائی وے پر ناکہ بندی لگواؤ!!

ہر اتی جاتی گاڑی کی تلاشی لو!! آریان سرد لہجے میں فون پر آرڈر دیتا جھٹکے سے فون رکھ چکا تھا

اوکے ب۔۔ابھی مقابل کہہ رہا تھا جب اریان فون رکھ چکا تھا!!

آریان کو یقین تھا کہ حورین کڑنیپ ہوئی ہے وہ اپنے بچے کو اچھی طرح جانتا تھا !! حورین ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی بات سب سے پہلے اریان کو بتاتی تھی !! یہی وجہ تھی جو اریان کو یقین تھا کہ حورین کبھی بھی اس سے اتنی بڑی بات نہیں چھپا سکتی!!

آریان مت کرو یہ سب !! سکندر شاہ کی آواز گونجی وہ جو کب سے خاموش تھے !!

سب نے اُنہیں دیکھا تھا !!

مت کرو !! ہماری عزت کی دھجیاں اڑا کر بھاگ گئی وہ!! سکندر شاہ دھاڑے تھے

بابا !! آریان بھی دوبدو دھاڑا تھا

بابا ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں اپ کیا اپ کو اپنی بیٹی پر اتنا بھی بھروسہ نہیں ہے!! زریام بھی غصے سے اُنہیں دیکھ بولا آواز اونچی تھی !!

جتنا یقین اریان کو حورین پر تھا اتنا ہی یقین سے زریام کو بھی حورین پر تھا

اسے میری بیٹی مت کہو!! نہیں ہے وہ میری بیٹی!! میری بیٹی گھر سے نہیں بھاگ سکتی !! سکندر شاہ غصے سے دھاڑتے ہوئے بولے جب کے اریان اور زریام کو چھوڑ کر سب کی انکھوں میں بے یقینی پھیل رہی تھی یعنی سکندر شاہ ایک لمحے میں اپنی بیٹی پر سے بھروسہ کھو چکے تھے یہ کیسا باپ کا پیار تھا؟؟

بابا بنا سب کچھ جانے صرف ایک طرف کی جھوٹی کہانیاں سن کر اتنا مت بولیں کہ بعد میں مشکلات کھڑی ہو!! آریان اُنہیں دیکھ سرد لہجے میں بولا!!

آریان کا غصّہ اُس کے سر پر سوار ہورہا تھا

کچھ مشکلات کھڑی نہیں ہوں گی سارے ثبوت صاف ہیں کہ شہرام نے جو بتایا ہے وہی سچ ہے!!

اس نے شہر ہم کو کہا وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے حویلی کے پیچھے گئی وہ جہاں کوئی نہیں اتا جاتا تالا ٹوٹا پڑا ہے گاڑیوں کے نشانو سے کیا ثابت ہوتا ہے؟ یہی کہ وہ بھاگ گئی ہے اپنے باپ بھائی کی سالوں بنائی عزت اک لمحے میں ملیامیٹ کرکے بھاگ چکی تھی!!! سکندر شاہ کا بھی غصے سے برا حال تھا

لیکن وہ شہرام کی بات پر یقینا کرچکے تھے جب کے شہرام جہاں دل میں خوش تھا وہی آریان کی ناگوار نظریں خود پر دیکھتے اسے تکلیف ہو رہی تھی!!

وہ اپنے ادا سائی کو خود سے نفرت کسی حال میں نہیں کروانا چاہتا تھا لیکن اریان اچھے سے جانتا تھا کے حورین ایسا نہیں کر سکتی اس بات سے صاف ظاہر تھا کہ شہرام جھوٹ بول رہا ہے لیکن کوئی ثبوت نہیں تھا اریان کو جھوٹ سے سخت نفرت تھی اور خاص کر جو نوکیلی

باتیں شہرام نے کی تھی وہ اریان شاہ کی بہن کے لیے تھی جو اس کی بہن کم اولاد زیادہ تھی!!

جس کے خلاف آریان کچھ نہیں سن سکتا تھا !!

ان سب میں جہاں شہرام کے لیے آسانیاں پیدا ہوئی تھی وہی اریان کی ناگواری اس کے حصے میں ائی تھی جو اُسے تکلیف دے رہی تھی ؛!!

بس بہت ہوگیا !! اور اک لفظ نہیں بابا !! خبردار جو کسی نے بھی حورین پر کوئی بھی فضول الزام لگائے !! یہ سب جھوٹ ہے !! اور یہ بات ثابت میں بہت جلد کر دوں گا!! آریان شیر کی مانند ضبط کھوتا غصے سے تیز اواز میں دھاڑا گویا دیواریں بھی لزر گئی ہو!

اریان خون خار نظر شہرام پر ڈالتا بڑے بڑے ڈھنگ بڑھتا باہر نکلا!!

باہر ساری عورتیں اسی بارے میں باتیں کرتی اپنی طرف سے اور نمک مرچیں لگا رہی تھی یہ بات بہت جلد پورے گاؤں میں پھیل جانی تھی!! یہی ڈر سکندر شاہ کو تھا جو وہ ایک لمحے میں اپنی نازوں سے پالی اس بیٹی پر سے بھروسہ کھو چکے تھے جو دو بھائیوں کے بعد اکلوتی انہیں نصیب ہوئی تھی!؛

کیا باپ کا پیار اتنا کمزور ہوتا ہے ؟؟سکندر شاہ کے اس انداز نے سب کو سوچنے پر مجبور کر دیا تھا!!

امیرا بیگم بری طرح رو رہی تھی !! مریم اُنہیں چپ کرواتی اپنے تیزی سے اتے انسوں صاف کر رہی تھی جب کے انزل خاموش کھڑی تھی !!

شہرام بھی یہاں سے نکلتا ہے اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا ؛! ایک ڈر اس کے دل میں اجاگر کر چکا تھا اگر اریان کو سچ پتہ لگ جانا تھا تو شہرام کو واقعی آریان زندہ دفن کرنے کا جنون رکھتا تھا کیونکہ اس بار بات اس کی بہن پر ائی تھی!!

جس کی عزت کو ایک لمحے میں وہ شخص ملیہ میٹ کر چکا تھا!!

پورے شہر میں نقابندی لگائی جاچکی تھی !! ہر گاڑی کو تلاشا جارہا تھا !!

گھر کی بیک سائیڈ پر کوئی بھی کیمرہ نہیں تھا!! اگر ہوتا تُو کافی مدد مل سکتی تھی !!

حورین بے ہوشی کی حالت میں اب بھی موجود تھی !! قریب دو گھنٹے بعد اُس کی آنکھوں نے دھمی سی حرکت لی تھی !! اُس نے دھمی سے آنکھیں کھولنے چاہی لیکن سر گویا درد ائے پھٹ رہا تھا سر پر ایسا وزن تھا گویا کسی نے بھاری چیز رکھی ہو!!

حورین کی آنکھیں بھی نہیں کھل رہی تھی اُس نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولی !!

اہ !! اپنے سر میں ہوتے شدید درد سے اُس نے اہ بھری تھی اس وقت اُس کا دماغ بلکل کام نہیں کر رہا تھا !!

پانچ منٹ تک اُس نے خود کو بمشکل سنبھالتے آنکھیں کھولنا چاہی!!

تھوڑی تھوڑی آنکھیں کھولتے اُس نے گردن گھمائیں اِدھر اُدھر دیکھا !!

کچھ دیر غائب دماغی سے وہ دیکھنے لگی تھی !!

لیکن آہستہ آہستہ دماغ حاضر ہورہا تھا !! تمام سوچے دماغ میں آرہی تھی !!

اور جیسے جیسے آرہی رہی حورین کی آنکھوں میں خوف پھیل رہا تھا !!

اُس نے اِدھر ادھر نظریں دوڑائی وہ کمرہ بلکل خالی تھی پورے کمرے میں اندھیرا تھا!! بس سامنے سے اتی اُس چھوٹی سی جگہ سے روشنی کمرے کے بیچوں بیچ پڑتی بلکل تھوڑا سا اُجالا کر رہی تھی حورین ارام سے کمرے کو دیکھ پارہی تھی !! اُس کمرے میں بس اک کرسی رکھی تھی حورین نے اِدھر ادھر دیکھتے کھڑا ہونا چاہا!!

خوف اُس کی رگ رگ میں سرایت کر رہا تھا آنکھوں میں نمی تیزی سے جمع ہورہی تھی !!

حورین کھڑی ہوئی!!

کوئی ہ۔ہے!! حورین کرسی کا سہارا تھامتے روتے ہوئے بولی

وہ اب تک اسی نکاح کے لباس میں ملبوس تھی !!

کوئی ہے پ۔پلز !! حورین پھر بولی جب اُس کی نظر کمرے کے دروازے پر پڑی

یا اللہ !! حورین روتے ہوئے کہتی دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی دروازے کی جانب بڑھنے لگی پیروں میں گویا جان محسوس نہیں ہورہی تھی اُسے !!

حورین مرے قدمو سے آنکھوں میں خوف بھرے اِدھر ادھر دیکھتی دروازے تک پہنچی!!

حورین نے دروازے کے لوک پر ہاتھ رکھ کر کھولنا چاہا لیکن یقیناً دروازہ لوک تھا جو اک اُمید اُس کے دل میں جاگی تھی وہ بھی ختم ہوئی تھی !

دروازہ لوک دیکھ اُس کے رونے میں مزید اضافہ ہوا تھا

کوئی ہ۔ہے پ۔پلز کھولو!! وہ اپنے ہاتھوں سے دروازہ بجاتی روتے ہوئے بولی لیکن آگے سے کوئی جواب نہ ایا یہاں عجیب سی معائنے خیز خاموشی تھی ؛!

کوئی ہ۔ہے !! حورین نے مزید زورو سے دروازہ پٹا

پ۔پلز کھولو!!! وہ مسلسل دروازہ بجا رہی تھی لیکن مقابل سے کوئی نہیں ارہا تھا !!

کافی دیر تک دروازہ بجانے کے بعد وہ تھکتی دروازے کے ساتھ لگتی بیٹھتی چلی گئ

پ۔پلز کھولو!! پھر سے کہتی حورین اپنا چہرہ ہاتھوں میں بھرے شدت سے رونے لگی!!

ل۔لالا!! اُس نے آریان کو شدت سے یاد کیا تھا

لالا کہا ہے آپ اجاے نا !! حورین روتے ہوئے آریان سے مخاطب ہوئی جب کے اُس سے کئی دور موجود آریان کے دل میں عجیب سی تکلیف اٹھی تھی

حورین!! اُس کے لبوں نے حرکت لی تھی !!

آریان نے آنکھیں بند کرکے کھولی

اُس کی حفاظت کرنا !! میں جانتا ہوں اُس نے کچھ نہیں کیا !! وہ میرا بچا ہے وہ ایسا کبھی کوئی کام نہیں کرسکتی جس سے اُس کے لالا کا سر جھکے !! اُس کی حفاظت کرنا !! آریان آسمان کو دیکھ کہتا گہرا سانس بھرتا خود کے دل۔میں ہوتی عجیب کیفیت کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا !!

ل۔لالا !! حورین پھر شدت سے اُسے پکارتی رو رہی تھی !! اُسے بہت خوف محسوس ہورہا تھا !!

اندھیرے سے اُسے بھی بولا ڈر لگتا تھا اوپر سے کمرے میں موجود وہ اکیلی !!

خوف سے وہ کانپ رہی تھی !؛

جب پیچھے سے دروازہ کھلنے کی آواز ائی حورین نے جھٹ سے چہرہ اٹھائے اوپر دیکھا کوئی دروازہ کھول رہا تھا جس سے ٹیک لگاے حورین بیٹھی تھی !!

حورین جھٹکے سے دروازے سے دور ہوئی تھی !!

آنکھوں میں خوف مزید پھیلنے لگا تھا دل شدت سے دھڑک رہا تھا ؛!

یہ سب کیا ہورہا تھا سب کی سمجھ سے باہر تھا!!

حورین خوف بھری انکھوں سے دروازے کی جانب دیکھ رہی تھی!!

جب اک لڑکی کمرے میں داخل ہوئی تھی وہ کوئی اور نہیں بلکہ ایلسا ہی تھی!!

حورین نے اندھیرے میں اسے دیکھنے کی کوشش کی تھی لیکن صاف چہرہ نظر انے سے قاصر تھا!!

ایلسا قریب پچیس سالا لڑکی تھی !!

ک۔کون ؟؟حورین نے لذرتے ہوئے پوچھا تھا !!

جبکہ ایلسا بلکل خاموش تھی!!

سنو لڑکی شور مت کرو یہاں!! چپ چاپ بیٹھ جاؤ کیونکہ تم جتنا بھی چلا لو تمہاری یہاں سے واپسی ممکن نہیں!! ایلسا کی آواز اِدھر گونجی تھی

جبکہ کسی لڑکی کی اواز سن جہاں اسے تھوڑا سا سکون ملا تھا وہی اس کی بات پر حورین کی کپکپاہٹ میں اضافہ ہوا تھا!!

پ۔پلز مجھے جانے دو !! اگلے لمحے حورین روتی ہوئی بولی

کوئی فائدہ نہیں ہے تمہارا رونے کا!! اس لیے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم خاموشی سے بیٹھ جاؤ!!

ایلسا جذبات سے اری اواز میں کہتی اندھیرے میں نظر اتے حورین کے اقس کو دیکھنے لگی!!

جب باہر سے کسی بھاری قدموں کی اواز سنائی دی!!

بھاری قدم سن حرین کی جان لبوں پر ائی تھی کوئی کمرے میں ارہا تھا جبکہ ایلسا ایک سائیڈ پر کھڑی ہوتی نظر جھکا چکی تھی!!

جب کمرے میں ارحاب شاہ داخل ہوا!! ارحاب کے انے پر ایلسا فوراً کمرے سے نکل چکی تھی !!

جبکہ خوف سے حورین کے انسو میں مزید روانگی ہوئی تھی!!

ان بھاری قدموں کو اپنی طرف اتا دیکھ حرین قدم پیچھے اٹھا رہی تھی!!

ک۔کون ؟؟ حورین نے پھر پوچھا تھا !!

جب ارحاب نے سائڈ پر رکھی کرسی پر ٹانگ ماری وہ کرسی سیدھا سامنے لگی تھی !!

بیٹھو اِدھر !! ارحاب کی نہیں سرد آواز اُس خالی کمرے میں گونجی تھی !!

جب کے کسی کی روبدار بھاری آواز پر حورین کو لگا وہ کسی بھی وقت اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکے گی

پ۔پلز مجھے جانے۔۔۔حورین روتے ہوئے کہنے لگی تھی

میں نے کہا بیٹھو اِدھر!! اُس کی آواز قدرے اونچی تھی

حورین اس شخص کا چہرہ دیکھنے سے قاصر تھی!! جبکہ کہیں نہ کہیں اسے اواز جانی پہچانی لگ رہی تھی

حورین بری طرح رو رہی تھی ؛! اُس کا وجود بری طرح کپکپا رہا تھا

وہ گھبراہٹ سے دوچار ہوئی کپکپاتے ہوئے کرسی پر بیٹھی تھی!

دل اتنا زورو سے دھڑک رہا تھا گویا کسی بھی لمحے اچانک سے بند ہو جائے گا!!

اُس کے بیٹھنے پر دوسری کرسی ارحاب نے ایک جھٹکے سے سامنے کرتے حورین کے روبرو رکھی تھی !!

بیچ میں فاصلہ تھوڑا سا تھا!!

ارحاب اس کرسی پر پرجمان ہوا تھا!! جب ایک چھوٹی سی کھڑکی کمرے میں کھلی تھی جس سے تھوڑی روشنی ارحاب اور حورین کے چہرے پر ائی تھی پورے کمرے میں ابھی بھی اندھیرا تھا لیکن اب وہ دونوں ایک دوسرے کا چہرہ صاف دیکھ سکتے تھے!!

حورین نے خوف سے بھری انکھوں سے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا تھا لیکن انکھوں میں انسو جمع ہونے کی وجہ سے سب دھندلا نظر ارہا تھا حورین نے اپنے دونوں ہاتھوں سے فورا اپنے انسو صاف کیے اسے وہ چہرہ وہ جانا پہچانا لگ رہا تھا اس نے انسو صاف کرتے سامنے بیٹھے اس شخص کو دیکھا تھا جب کے سامنے موجود شخص کو دیکھ وہ سٹل ہوئی تھی!!!

انکھیں گویا جھپکنا بھول گئی تھی یکدم اس نے اپنی سانس رو کی تھی!!

انکھوں میں بے یقینی سمائی تھی!! یعنی سامنے موجود شخص سچ میں ارحاب شاہ تھا؟

ا۔ارحاب!! حورین کے لبوں نے بے ساختا حرکت لی تھی

جب کے ارحاب جو سرخ انکھوں سے کرسی پر بیٹھا ٹانگ پر ٹانگ جمائے اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کے لبوں سے اپنا نام سنتے اس کے حسین چہرے پر ایک تنزیہ مسکراہٹ نے جگہ لی تھی !!

اُس کی مسکراہٹ میں چھپی وہ بدلے کی آگ حورین محسوس کرسکتی تھی !! جن سے ہم پیار کرتے ہیں ان کی تکلیف ہمیں حیوان بننے پر بھی مجبور کرتی ہے!!!

مریم کا اک اک انسوں ارحاب کو جنونی بنا رہا تھا !!

ا۔اپ ؟؟ اس کے چہرے پر وہ تنزیہ مسکراہٹ دیکھ عجیب سے ڈر نے حرین کو مزید اگہرا تھا جب حورین نے دوبارہ اسے پکارا!!

ہاں میں !! حیرانی ہورہی ہے ؟ ارحاب نے ابرو اٹھائے استفسار کیا

جبکہ اس کی بات پر حورین نے فورا اسباب میں سر ہلایا تھا

اب سے جو جو تمھاری زندگی میں ہو گا وہ سب تمہارے لیے بے یقینی کا حامل ہو گا!! ارحاب اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا

جب اُس کی بات پر حورین نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائی تھی!!

ضبط سے دو چار وہ بمشکل بیٹھی تھی!!

ارحاب نے اُس کی ہاتھوں کی مٹھیاں دیکھ مزید اک تنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اُسے دیکھا تھا !!

ا۔آپ لاے ہے مجھے یہاں ؟؟ حورین نے ہمت کرتے پوچھا انسوں اب بھی بہے رہے تھے!!

تمہیں نہیں لگتا؟؟ ارحاب نے الٹا سنجیدگی سے استفسار کیا

اپ چہرے سے مسکراہٹ ہٹ چکی تھی چہرے کے تاثرات خطرناک حد تک تن چکے تھے!!

ک۔کیوں؟؟ اُس نے بھرائی آواز میں پوچھا !! یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ سامنے ارحاب کو دیکھ اس کے ڈر میں تھوڑی کمی ائی تھی کیونکہ وہ ارحاب کو جانتی تھی !!

کہا جائے تو وہ اس کا کزن تھا!! سگا نہیں لیکن سگے سے کم بھی نہیں!!

بدلہ !! ارحاب کا جواب لفظی تھا جب کے اُس کی بات پر حورین کی آنکھیں پھیلی تھی !!

اُس نے چونک کر اسے دیکھا تھا وہ کس بدلے کی بات کر رہا تھا؟؟

ب۔بدلہ کیسا بدلہ ؟؟ حورین نے اُسے دیکھ کہا تھا

ہر اس انسو کا بدلہ جو تمہاری وجہ سے مریم کی آنکھوں میں ایا تھا ہر اس تکلیف کا بدلہ جو مریم کو ملی !! اس گھٹیا فیصلے کا بدلہ جو تمہارے باپ نے ونی کرکے لیا تھا!!

بتاؤ ان سب میں مریم کی کیا غلطی تھی؟؟قتل کرنے والا اس کا سگا بھائی نہیں بلکہ اس کا کزن تھا!! ارحاب یک دن دھاڑا تھا ساتھ ہی حورین کے خوف سے ایک چیخ بھی گونجی تھی!!

جانتے بوجھتے ہوئے کہ وہ کتنی چھوٹی ہے تمہارے باپ نے ونی کا فیصلہ لیا حالانکہ کوئی غیر نہیں تھے ہم پھپو جان نے بابا کو اپنا بھائی بنایا ہوا تھا اب سے نہیں بچپن سے اور ایک لمحے

میں تمہارے باپ نے وہ سب بھلا دیا ازبک کے قتل میں مریم کا ہاتھ نہیں تھا جو اس کو ظلم کے لیے بھیج دیا!!

سب گنہگار ہے تمہارا باپ بھی اور میرا باپ بھی جس نے ونی میں اپنی بیٹی بھیج دی!! جانتے بوجھتے کہ ونی میں لڑکی کا کیا حال ہوتا ہے!!

کتنی چھوٹی ہے ابھی اس کی عمر کا بھی لحاظ نہیں کیا کسی نے ابھی اس کا بچپن بھی ختم نہیں ہوا تھا اور اسے سولی پر لٹکا دیا!!

ارحاب کی انکھوں میں خون اتر رہا تھا اواز لمحہ بہ لمحہ مزید سرد ہوتی بھاری ہو رہی تھی اس کا غصہ اس کی اواز سے معلوم ہو رہا تھا!!

شاید یہ سب واقعی ہی ارحاب کی برداشت سے باہر ہو گیا تھا!!

جبکہ حرین انکھوں میں انسو بھرے بس ارحاب کی باتیں سن رہی تھی!!

بڑوں نے تو اپنا گھٹیا فیصلہ اس معصوم جان پر تھوپ دیا اس کو تو کر دو سائیڈ!!

پھر ائی میری بہن تمہارے گھر اور تم نے کیا کیا ؟؟مریم کا مان مریم کی دوستی ایک لمحے میں چکنا چور کر دی ؟تم اچھے سے جانتی تھی وہ تمہارے کتنے زیادہ قریب ہے اور تم نے بھی اسی کو قصور وار ٹھہرایا !!؟تم کیا سمجھتی ہو مجھے کچھ نہیں پتا؟؟ ارحاب حورین کو دیکھ غرایا تھا

حورین نے بے ساختہ اپنا سانس روکا تھا !! انکھوں سے انسو تیزی سے روانگی ہونا دوبارہ سے شروع ہو چکے تھے!!

مریم کو اتنی تکلیف کسی نے نہیں دی ہو گی جتنی تمہارے الفاظوں نے دی تھی!! تم سوچ سکتی ہو کسی معصوم بے قصور جان کو اکیلا چھوڑ دینا کیا ہوتا ہے؟؟؟

مجھے یقین نہیں اتا ایک لڑکی ہوتے ہوئے تم نے ایک لڑکی جو تمہاری کسی زمانے میں دوست ہوا کرتی تھی اسے ہی قصوروار ٹھہرایا اپنے بھائی کی موت کا!!! حالانکہ تم اچھی طرح جانتی تھی کہ مریم کی کوئی غلطی نہیں ہے تم نے اس سے نفرت صرف اس بنیاد پر کی کے وہ ایک ونی میں ائی لڑکی تھی؟؟ کیا ونی میں انے سے پہلے وہ تمہاری دوست نہیں تھی ؟؟کیا وہ ونی میں انے سے پہلے وہ وہ مریم نہیں تھی جس پر پھیلے تُم جان وارتی تھی؟؟ ارحاب اُسے دیکھ اک ایک لفظ پر زور دے رہا تھا

حورین نظریں جھکا چکی تھی خوف کے ساتھ ساتھ اسے بہت زیادہ شرمندگی بھی تھی وہ واقعی بہت سیلفش ہو چکی تھی اس نے مریم کے ساتھ یقیناً اچھا نہیں کیا تھا حالانکہ وہ جانتی تھی کہ اس وقت مریم کو سب سے زیادہ ضرورت اس کی تھی لیکن پھر بھی اس نے اسے اپنے الفاظوں سے کتنا زیادہ دکھ پہنچایا تھا حورین سوچ سکتی تھی!!

ا۔ائی ایم س۔سوری!! حورین نے روتے ہوئے کہا تھا

تمہیں لگتا ہے تمہاری سوری سے سب ٹھیک ہو جائے گا؟؟نہیں !! ہرگز نہیں ساری زندگی نہیں اب تم ایک بدلے کی اگ میں جلو گی!! میرے اندر جلتی وہ بدلے کی اگ تم پر برسے گی!!

اور خدا کی قسم اس طرح برسے گی کہ روح کانپ جائے گی دیکھنے والے کی!!

اپنے باپ کے فیصلے اور اپنے کیے کی سزا اب تم ساری زندگی اس جرم میں کاٹو گی جو تم نے کبھی سوچا بھی نہیں ہو گا!! جب جب مریم کو تکلیف ہو گی تب تب دس گنا زیادہ تمہیں تکلیف ہو گی!! اور جو تکلیف میری بہن کو ہو چکی ہے اس کا ازالہ تم کرو گی!!

ارحاب اس کی انسو سے بھری انکھوں میں اپنی حد تک سرخ انکھیں گاڑے بولا

جب کے اُس کی بات پر حورین کے انسوں میں مزید روانگی ہوئی تھی !!

پ۔پلز مجھے جانے دیں!! وہ روتے ہوئے بولی اسے ارحاب سے خوف محسوس ہو رہا تھا اس کی اواز میں وہ بدلے کی اگ اس کے لہجے میں وہ عہد حرین کی جان نکال رہا تھا!!

ایسا ہی بولا ہو گا مریم نے بھی!! جس طرح مریم ونی ہوکر قید ہوئی ہے ٹھک اسی طرح تُم پر قیامت نا ٹوٹی تو میں خود کو گولی سے شوٹ کرونگا یہ میرا وعدہ ہے تُم سے !! ارحاب کی بات پر حورین کا وجود لزرا تھا

ارحاب اس وقت واقعی صرف بدلے کی آگ میں جل رہا تھا جو سب سے بڑی آگ تھی جس کا مقابلہ شاہ خاندان سے تھا !!

ن۔نہیں !! پ۔پلز !! حورین نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

یہی رونا !! اسی رونے کی وجہ سے یہ کھیل شروع ہوا ہے اور اسی پر ختم ہو گا !! اُس کے انسوں دیکھ ارحاب سرد لہجے میں بولا

ن۔نہیں۔۔۔حورین نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا

خاموش !! وہ دھاڑا تھا حورین نے خوف سے آنکھیں میچی تھی !!

ارحاب نے موبائل نکالتے ایک میسج کیا تھا!! جس سے ایلسا کے ہم دم مولوی صاحب کے ساتھ کچھ لوگ آئے تھے !!

حورین دروازے سے کسی کو اتا دیکھ سٹل ہوئی تھی!!

جب مولوی صاحب کا چہرہ روشنی میں دیکھ اس کی روح فنا ہوئی تھی اُن کے ہاتھ میں کاغذات دیکھ حورین کو کافی کچھ سمجھ آچکا تھا جو اس کیلئے کسی طوفاں سے کم نہ تھا !!

ی۔یہ کیا !! حورین نے خوف سے کانپتے ارحاب کو دیکھ پوچھا!!

تمہاری زندگی بھر کی دردناک قید!! ارحاب نے اُسے دیکھ جذبات سے اری لہجے میں کہا!!

حورین کے رونے میں مزید اضافہ ہوا تھا

ن۔نہیں پ۔پلز یہ نہیں!! حورین روتے ہوئے ارحاب کو دیکھ بولی

جبکہ اس کی بات کو ارحاب نظرانداز کرچکا تھا

نکاح شروع کریں!! ارحاب کی بھاری آواز گونجی اُس کی اواز پر حرین نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا!!

بچی کا نام؟؟مولوی صاحب نے کاغذات پر نظر جمائے پوچھا ہاتھ میں پین تھا!!

حورین شاہ!! ارحاب کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے دونوں ہاتھ اپنی کرسی کے دائیں بائیں رکھیں بلند آواز میں بولا !! نظر حورین کے چہرے پر مرکوز تھی !!

والد کا نام؟؟؟ مولوی صاحب نے پوچھا تھا

سکندر شاہ!! ارحاب نے اُن کے نام پر بمشکل ضبط کیا تھا!! حورین کو کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے؟؟

ن۔نہیں مجھے نہیں کرنا یہ نکاح پلز نہیں کریں!! حورین روتے ہوئے ارحاب سے تقریبا منت ہی کر رہی تھی

ارحاب نے اس کی یہ بات بھی نظر انداز کی تھی!! وہ مولوی صاحب کی جانب متوجہ تھا

ا۔ارحاب پ۔پلز نہیں مجھے نہیں کرنا یہ نکاح مجھے جانا ہے لالا کے پاس!! حورین مزید شدت سے روتے ہوئے بولی

ارحاب اب بھی خاموش رہا!! اُسے خاموش دیکھ حورین نے مزید بولنا چاہا!!

م۔مجھے ج۔۔۔ابھی حورین بول رہی تھی جب ارحاب بلند آواز میں بولا

بکواس بند بلکل!! اُس کی آواز اونچی اور سرد تھی

پ۔پلز مجھے نہیں کرنا نکاح!! حورین روتے ہوئے بولی ارحاب نے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائیں خود پر ضبط کرنے کی کوشش کی!!

آپ دو منٹ کیلئے باہر جائے !! ارحاب مولوی کو دیکھ بولا جب وہ اسباب م میں سر ہلاتے باہر نکلے ساتھ ایلسا اور موجود لوگ جنہیں گواہ کے طور پر استعمال کرنا تھا وہ لوگ بھی نکلے تھے!!

اُن کے جاتے ہی ارحاب اُس کی جانب متوجہ ہوا تھا !!

اگر تم نے ایک لفظ اور بکواس کی تو اچھا نہیں ہو گا !! ارحاب اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا

م۔مجھے ج۔جانے دیں !! حورین اُسے دیکھ بولی جبکہ اس کی ایک ہی رٹ پر ارحاب کا دماغ بری طرح خراب ہو رہا تھا!!

م۔مجھے ن۔۔۔ابھی حورین اپنی بات پوری کرتی جب ارحاب غصے سے دو چار اُس کی کرسی پر جھکا تھا !!

حورین نے سانس روکی تھی اُن کے بیچ فاصلا تھوڑا سا تھا

بکواس مت کرنا میں نے کہا!!! تم چاہ کر بھی یہاں سے نہیں نکل سکتی ساری زندگی!! تمہیں اپنے نکاح میں لے کر وہ تمام تکلیف سے دو چار کرواؤں گا جن کا حساب تُم نے ساری زندگی چکانا ہے !!

گیا گزرا نہیں ہوں ! بلکہ ارحاب شاہ ہُوں!! بنا نکاح کے کی لڑکی کو چھونا میری تربیت پر گوارا نہیں!!

اس لیے چپ چاپ نکاح کرو اور اپنی زندگی کو جہنم میں دھکے لو!! اب اس اگ میں ساری زندگی تم نے جلنا ہے !! تمہاری ساری منتیں تمہارا رونا کسی کام نہیں انے والا کیونکہ اس وقت میرے اندر جو جنونی بدلے کی آگ دھنس رہی ہے اس کا ازالہ ساری زندگی نہیں ہو سکے گا!! ارحاب اُس کے چہرے پر حلق کے بل دھاڑا تھا !!

حورین نے آنکھیں سختی سے میچتے اپنی نکاح کی قمیض کو مٹھیوں میں جکڑا تھا !!

ارحاب پیچھے ہوتا اپنی کرسی پر بیٹھا !! اُس نے اب تک حورین کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا !

نکاح ہو رہا تھا تمہارا!! تمہاری یہ تیاریاں تمہارا یہ سمجھنا کسی اور کے لیے تھا اب فرق صرف اتنا ہے کہ تمہاری یہ تیاریاں تمہارا یہ سنوارنا میرے لیے کسی نفرت سے کم نہیں ! تمہاری ان تیاریوں سے نفرت ہو رہی ہے مجھے!! اپنے نکاح میں انے والی لڑکی کو میں کسی اور کیلئے پہنا گیا لباس میں نہیں دیکھ سکتا !! بھلے پھر یہ نکاح صرف تمہاری زندگی کو جلسانے والا ہی کیوں نہ ہو!!

ار حاب اُسے دیکھ اپنے ہر لفظ پر زور دیتا بولا تھا !! اب اُس کی نظر حورین کے کپڑو پر بھی گئی تھی!! جو کسی اور کے لیے پہنے گئے تھے!!

کسی کی بہن کی زندگی برباد کرنے کے بعد تمہارا باپ اپنی بیٹی کی زندگی سنوارنے چلا تھا؟؟

ارحاب غصے سے سوچتا کرسی پر ٹانگ مار چکا تھا

اس کا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا بلکہ بڑھتا جا رہا تھا!!

ایلسا !! اُس نے بلند اواز میں اُسے پکارا تھا جب باہر کھڑی ایلسا فوراً اندر ائی

لے کر جاؤ اسے!! لباس تبدیل کروا کر یہ تمام سنگھان اُتار کر پھینکو جو کسی اور مرد کیلئے تھا !!

اس کے چہرے پر کسی قسم کا سنوارنا نہیں چاہیئے مجھے!! ارحاب کا اشارہ اس کے چہرے پر ہوئے میک اپ کی طرف تھا!!

ایلسا فورا اسباب میں سر ہلاتی حورین کی جانب ائی تھی !!

چلے !! اُس نے حورین کا ہاتھ تھام کر اُسے اٹھانا چاہا حورین نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا !!

اٹھو !! ورنہ ابھی کے ابھی تمہیں اس اندھیرے کمرے میں ہمیشہ کیلئے بند کرکے چلا جاؤنگا !! ارحاب اُسے دیکھ بولا لہجے میں احد تھا یقینا جو وہ کہہ رہا تھا وہ کر سکتا تھا!

اُس کی بات پر حورین نے پھر سانس روکی تھی !! وہ باقاعدہ ہچکیوں سے رو رہی تھی !!

ایلسا نے اُس کا بازو پکڑا اور اسے زبردستی لے جانے لگی!! حرین روتے ہوئے اس سے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس نے طاقت سے پکڑ رکھا تھا!!

رکو!! اب یہ ایلسا دروازے تک پہنچی تھی جب ارحاب کی آواز پر اُس کے قدم رکے !!

سیاہ رنگ!! سیاہ رنگ کا لباس زیب تن ہونا چاہیئے !! ارحاب کا رخ سامنے تھا!!

اُس کی بات پر ایلسا اسباب میں سر ہلاتی زبردستی حورین کو باہر لیتے نکلی تھی !! حورین روتے ہوئے مسلسل اس سے اپنا ہاتھ چھڑوا رہی تھی!! راستے میں منت بھی کر رہی تھی لیکن ایلسا اس طرح بنی ہوئی تھی گویا اسے کچھ سنائی نہیں ارہا ہو!!

حورین نے روتے ہوئے اِدھر ادھر دیکھا تھا اُس کی نظریں ٹھہری تھی !! اُس اندھیرے کمرے سے نکلتے جو بیسمینٹ تھی اوپر چڑھتے اک بھی ہی الشان حویلی اُسے دیکھنے کی ملی تھی !!

وہ حویلی حد سے زدا خوبصورت تھا !! حورین کچھ پل ساخت ہوئی تھی !! جتنا خوفناک وہ کمرہ لگ رہا تھا اس سے کہیں زیادہ خوبصورت اوپر یہ حویلی تھی !!

ایلسا اُسے لیے اک کمرے میں داخل ہوئی تھی !!

یہیں کھڑی رہنا!! وہ اسے بیڈ کے پاس چھوڑتی وارڈروب کی جانب بڑھی تھی!! کمرہ نہایت خوبصورت تھا !!

ایلسا کمرے کو لاک کرنا نہیں بھولی تھی کیونکہ وہ کوئی بھی رسک نہیں لے سکتی تھی اگر حورین نے یہاں سے غائب ہونا تھا تو شاید اس کی موت ارحاب کے ہاتھوں لکھ جانی تھی !

م۔مجھے نکاح ن۔نہیں کرنا پ۔پلز مجھے میرے گھر جانا ہے !! حورین روتے ہوئے اُس کی پشت دیکھ بولی جب کے اُس کی بات پر ایلسا خاموش رہی تھی !!

م۔میں تُم سے بول رہی ہوں ت۔تُم بھی تو اک لڑکی ہو نہ پلز مجھے جانے دو!! حورین اُسے خاموش دیکھ پھر بولی حرین کی بے بسی اس کی اواز سے جھلک رہی تھی!!

ایلسا اب بھی خاموش تھی !! وہ کوئی جواب نہیں دے رہی تھی اُس نے خاموشی سے اک سیاہ رنگ کا لباس نکالا اور حورین کے روبرو ائی !!

یہ پکڑوں!! وہ رہا باتھ روم! اپنا چہرہ اچھی طرح سے دھو لو اور ان کپڑوں کو پھن کر آؤ!! یہ جیولری بھی اتارو!!

اپنا میک اپ بہت اچھی طرح صاف کرنا!! ایلسا اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولی ایلسا صرف ضرورت کی بات بول رہی تھی ورنہ وہ مسلسل خاموش تھی اس کے علاوہ اس کے چہرے کے تاثرات تب سے حورین سنجیدہ ہی دیکھ رہی تھی!!

ن۔نہیں !! حورین نے نفی میں سر ہلایا تھا

جلدی کرو!! ایلسا اُسے دیکھ بولی پھر سائڈ پر اتی کھڑی ہوئی

م۔مجھے ج۔جانا ہے اپنے لالا کے پاس پ۔پلز !! حورین اُس کے قریب اتی بولی

تم اپنا اور میرا دونوں کا وقت برباد کر رہی ہو تمہارے رونے کا کوئی فائدہ نہیں !!جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو اسی میں تمہاری بھلائی ہے اگر اپنی جان کی حفاظت چاہتی ہو تو جیسا ہو رہا ہے ہونے دو جاؤ اسے چینج کر کے اؤ!! ایلسا اُسے دیکھ ہنوز سنجیدگی سے بولی

ایلسا الگ ہی کوئی باہر سے ائی لڑکی لگ رہی تھی!! وہ پاکستانی نہیں تھی !! لیکن وہ اردو بہت اچھی طرح بول رہی تھی گویا پاکستانی ہو!!

ایلسا دکھنے میں بھی بہت پیاری تھی !!

حورین نے بے بسی سے اُسے دیکھا تھا !! وہ کوئی بات سننے کو تیار نہیں تھی !! حورین سمجھ چکی تھی اُس کا رونا اُس کے سامنے فضول ہے !!

حورین اپنے انسوں صاف کرتی باتھ روم کی جانب بڑھی تھی !! باتھ روم کا دروازہ بند کرتے اُس نے شیشے میں خود کو دیکھا تھا !!

رونے کی وجہ سے اُس کا چہرہ سرخ ہورہا تھا !! اُس کی نظر اپنے لباس پر گئی لباس کو دیکھتے ہے شہرام کی باتیں یاد ائی تھی اُس نے اذیت سے اپنی آنکھیں سختی سے میچی !!

شہرام کا اک اک لفظ اُس کے کان میں سنائی سے دے رہا تھا !! کتنے بڑے حادثے اک ہی دن اُس پر ٹوٹ رہے تھے جو حورین سے برداشت نہیں ہورہے تھے !!

حورین شہرام کی باتیں یاد کر اپنے دونوں ہاتھ سلپ پر رکھتے اک بار پھر شدت سے رو دی تھی !!

شہرام اُس کے ساتھ ایسا کیسے کرسکتا تھا ؟؟ وہ اُس سے پیار کرتی تھی اُسے پیار کا سلا یہ ملا تھا ؟؟ اگر محبت کا سلا ایسا تھا تو حورین کو کبھی دوبارہ پیار نہیں کرنا تھا !!

حورین بری طرح رو رہی تھی !! باہر اُس کے رونے کی آواز سنتے ایلسا دروازے کے نزدیک ائی

لڑکی جلدی آؤ باہر !! ایلسا نے آواز دی تھی جب حورین نے جھٹکے سے دروازہ کی اور دیکھا تھا وہ کچھ پل شہرام کے لیے اُس ظلم کی وجہ سے حال بھول چکی تھی !!

حورین نے نل کھولتے پانی بھر کر اپنے چہرے پر مارا !! وہ بے دردی سے اپنے چہرے پر ہوا میکپ ہٹا رہی تھی!! جسے اک کی گھڑی میں حورین نے بڑی چاہ سے کیا تھا !!

اُسے اُمید نہیں تھی اُس نے کبھی خوابوں میں بھی نہیں سوچا تھا وہ تیاری جسے اُس نے ہمیشہ سے شہرام کے ساتھ تصور کیا تھا اُسے وہ اس طرح بے دردی سے اپنے ہی ہاتھوں سے اُجارے گی

لیکن کہتے ہے نا کسی چیز پر بھروسہ کرو یا نہ کرو !! لیکن کبھی زندگی پر بھروسہ نہ کرنا !!

حورین نے بے دردی سے گلے میں پہنا گولڈ کا نیکلیس اور بندے اُتارے تھے اپنا سیٹ ہوا دوپٹہ اُس نے جھٹکے سے اُتارا تھا بالوں پر بری طرح کھینچاو پڑا تھا لیکن وہ تکلیف کچھ نہیں تھی جو زندگی نے اُسے دی تھی !!

حورین نے اچھی طرح اپنا چہرا صاف کیا !!اپنے لبوں پر لگی سرخ لپسٹک کو دیکھ اس کے لبوں پر تنزیہ مسکراہٹ ائی تھی!! وہ چہرہ صاف کرنے کے بعد!! ایلسا کا دیا ہوا سیاہ لباس پہن کر دھیرے سے دروازہ کھولتے باہر ائی !!

حورین کا چہرہ ہر میک اپ سے پاک تھا !! جو مزید خوبصورت دکھنے کا باز بن رہا تھا!! ایلسا اُسے دیکھ بیڈ سے اُس کا دوپٹہ اٹھاتی اس کے پاس ائی!!

ایلسا نے خاموشی سے اس کے سر پر دوپٹہ ڈال کر اُسے پہنایا!! حورین کو حیرت ہوئی تھی کیونکہ وہ سمجھ چکی تھی کہ ایلسا پاکستانی نہیں ہے اور نہ اس نے خود دوپٹہ پہنا ہوا تھا!!

خیر ایلسا اُسے دوپٹہ پہناتی اب اس کا بازو تھامے کمرے سے نکلی تھی!!

حرین کی انکھوں سے پھر سے انسوں بہے رہے تھے!!

ایلسا اُسے لیے واپس نیچے اترتی بیسمنٹ کی جانب ائی تھی!! اُس کمرے میں داخل ہوتے اُس نے حورین کو اسی کرسی پر بٹھایا جس پر وہ پہلے بیٹھی تھی !!

ارحاب جو موبائل پر کچھ کر رہا تھا اب اس نے نظریں اٹھائے اپنے سامنے بیٹھی حورین کو دیکھا تھا اسے سیاہ لباس میں دیکھ ارحاب اپنا فون رکھتا سیدھا ہوا تھا!!

یہ رنگ ! اسے سیاہ رنگ کہتے ہیں!! تمہاری زندگی سے تمام رنگ چھین کر سیاہ نہ بنا دی تو میں اپنے باپ کی اولاد نہیں!!

ارحاب اس کے پہنے گئے سیا رنگ کو دیکھ بولا!! جب کے حورین کا دل خوف سے بری طرح لذر رہا تھا !

انکھوں سے انسو پھسل پھسل کر گردن پر جذب ہورہے تھے!!

اب چپ چاپ نکاح میں حامی دو اور اپنی سیاہ زندگی کا اغاز کرو!! ارحاب اُسے دیکھ کہتا پیچھے ایلسا کو اشارہ کر چکا تھا جس سے مولوی صاحب اندر ائے تھے!!

صرف تمہارا قبول ہے سننا ہے !! اس کے علاوہ اور کوئی لفظ تمہاری زبان سے ادا ہوا تو ابھی اور اسی وقت تمہیں بولنے کے بوج سے نافذ کردونگا میں!! ارحاب اُسے دیکھ کہتا کرسی سے ٹیک لگا چکا تھا حورین نے سختی سے اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بنائیں خود پر ضبط کیا تھا!!

شاید وہ کھل کر رو بھی نہیں سکتی تھی !!

شروع کریں!! ارحاب مولوی صاحب کو دیکھ بولا !! جب مولوی صاحب نے نکاح کا آغاز کیا !!

بسم اللہ الرحمن الرحیم!!

انہوں نے اغاز کرتے وقت بلند اواز میں ادا کیا

وہ کرسی پر جمان ہوئے!!

حورین شاہ ولد سکندر شاہ آپ کا نکاح ارحاب شاہ ولد ضوریز شاہ کے ساتھ پچاس لاکھ حق مہر مقرر کیا گیا ہے !!کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟؟

مولوی صاحب حورین کو دیکھ ہولے جب کے حورین خاموشی سے انکھیں میچے اپنے انسوں پر ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی!!

اُس کو خاموش دیکھ ارحاب نے اپنی لہو لہان آنکھیں اس کے چہرے پر مرکوز کی تھی!!

جواب دو!! ارحاب کی آواز دھیمی تھی لیکن بہت زیادہ سخت تھی !! اس کی سخت اواز حورین کے سماعتوں سے ٹکرائی تھی

جب حورین نے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولی!!

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟؟مولوی صاحب نے پھر پوچھا حرین نے ایک نظر سامنے بیٹھے ارحاب شاہ کو دیکھا جو اسے بھسم کر دینے والی انکھوں سے دیکھ رہا تھا!! حورین نے آنکھیں بند کی !! آریان کا چہرہ اُس کی آنکھوں کے سامنے آیا تھا !! وہ اپنی زندگی کا اتنا بڑا قدم اپنے لالا کے بغیر اٹھانے جا رہی تھی!!

دوسرا چہرہ زریام کا ایا تھا جس میں اُس کی جان بستی تھی !! اس نے کبھی نہیں سوچا تھا زندگی کے اس فیصلے پر اُس کے لالا اُس کے ساتھ نہیں ہونگے اور آخری تصویر اُس ستمگر کی ائی تھی جس سے حورین شاہ نے پیار کیا یہ بات اک دن حورین سے زدا شہرام کو رلانے

والی تھی !!

ق۔قبول ہے !! شہرام کا چہرہ اپنی نظروں سے جھٹکتے حرین نے شدید تکلیف ہوتے دل کے ساتھ کہا؛؛

اُس کی دل میں بری طرح درد اٹھ رہا تھا!!

حورین شاہ ولد سکندر شاہ آپ کا نکاح ارحاب شاہ ولد ضوریز شاہ کے ساتھ پچاس لاکھ حق مہر مقرر کیا گیا ہے !!کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟؟

مولوی صاحب نے پھر پوچھا !!

ق۔قبول ہے !! حورین نے بھرائی آواز میں کہا آنکھوں سے انسوں تیزی سے بہے رہے تھے اُسے اتنے وقت میں سمجھ آچکا تھا کے اب اُس کے رونے کہا کوئی فائدہ نہیں اُس کے رونے کا ارحاب کو کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ اُس کے دل میں محض بدلے کی آگ تھی !! جس کے اگے کسی انسان کو کچھ نہیں دکھتا!!

اسی طرح تیسری بار بھی پوچھے جانے پر حرین نے حامی دی تھی تیسری حامی پر اس کا وجود لزر اٹھا تھا!!اج سے وہ خود پر شاید اپنا حق بھی کھو چکی تھی !اب اُس کے آپ پر اُس کی روح پر صرف ارحاب شاہ کا حق تھا!!

ارحاب شاہ ولد ضوریز شاہ اپ کا نکاح حورین شاہ ولد سکندر شاہ کے ساتھ پچاس لاکھ حق مہر قرار دیا گیا ہے کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟مولوی صاحب جانب متوجہ ہوئے تھے !!

ارحاب کے نظریں حرین کے چہرے پر مرکوز تھی!! جس کی حدت حرین صاف محسوس کر پا رہی تھی۔

قبول ہے !! ارحاب نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا!!

ارحاب شاہ ولد ضوریز شاہ اپ کا نکاح حورین شاہ ولد سکندر شاہ کے ساتھ پچاس لاکھ حق مہر قرار دیا گیا ہے کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟مولوی صاحب جانب متوجہ ہوئے تھے !!

مولوی صاحب نے دوبارہ پوچھا تھا

قبول ہے !! اپنے دل میں عہدوں کے مقام قائم کرتے ارحاب نے کہا تھا

تیسری بار بھی پوچھے جانے پر ارحاب نے حامی دی تھی

مولوی صاحب نے کاغذات اور پین حورین کی جانب بڑھائے تھے حورین نے نظریں اٹھائے اُن کاغذات کو دیکھا جسے اُس نے ابھی تھاما نہیں تھا!!

سائن کرو!! ارحاب کی سرد آواز خاموش میں گونجی تھی

حورین نے بے بسی سے قلم اور کاغذات تھامے تھے!! حورین کے ہاتھ کپکپا رہے تھے!! اُس کے کاغذات اپنے سامنے کیے !!

حد ک

تک اس سے قلم بھی نہیں پکڑا جا رہا تھا اس کے ہاتھ اس طرح کپکپا رہے تھے جیسے یہاں بہت سردی ہو!! حورین نے اپنے کپکپاتے ہاتھوں پر قابو پانا چاہا تھا!!

ارحاب کی نظر اُس کے بری طرح کا کانپتے ہاتھوں پر ہی تھی!!

حورین نے روتے ہوئے سائن کرنا شروع کیے !! وہ چند سائن اُسے دنیا کا سب سے بھاری کام لگ رہا تھا !!

اُس نے اپنا نکاح اس طرح اور ان حالتوں میں تو نہیں چاہا تھا!! حورین نے دستخط کیے تھے یہ صرف دستخط نہیں تھے بلکہ حق تھا جو حورین خود پر ارحاب شاہ کو سونپ رہی تھی!! یہ سائن۔اُس کی پوری زندگی ارحاب کے نام کر رہے تھے!!

حورین کے سائن پر اب کاغذات اور قلم ارحاب کی جانب بڑھائے گئے!!

ارحاب نے قلم اور کاغذات تھامے اپنے سامنے کیا!!

ارحاب نے اگلے لمحے دستخط کیے تھے!؛ وہ چند لمحوں میں دستخط کرتا پیپرز سامنے رکھ چکا تھا!!

مبارک ہو اپ دونوں اج سے نکاح کے پاک رشتے میں ہیں!! مولوی نے مبارک دی تھی جب ارحاب نے اُنہیں سخت گھوری سے نوازا !!

یعنی وہ اس نکاح کی مبارکباد دے رہے تھے جس نکاح کی بنیاد ہی بدلا تھا؟؟

ارحاب کے اشارے پر ارحاب کے ایک بندے نے مولوی صاحب کو نرمی سے اٹھایا تھا پھر وہ اُنہیں لیے باہر کی جانب بڑھا تھا!!

ارحاب بھی اک نظر حورین کو دیکھتا اب اٹھ کر باہر نکلا تھا !!

ارحاب نے ہاتھ آگے کیا جب اُس کے آدمی نے اک نوٹوں کی گڈی اُس کے ہاتھ پر رکھی!! ارحاب نے وہ مولوی کی جانب بڑھائی تھی!!

رکھو اسے !! دس لاکھ ہے !! ارحاب نے اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہا!!

ا۔اک نکاح کے دس لاکھ؟؟ وہ حیرانی سے بولے

نہیں !! منہ بند رکھنے کے دس لاکھ!! یہ نکا ہوا ہے بھول جاؤ!! یہ بات اس حویلی سے باہر نہیں جانی چاہیے !! اس بات کو یہیں دفن کر کے جاؤ !! ارحاب اُسے دیکھ بولا جو حیرانی سے پیسے دیکھ رہا تھا

جو حکم !! انہوں نے اسباب میں سر ہلایا جب ارحاب نے آدمی کو اشارا کیا کو مولوی کو لے کر اُنہیں باہر تک چھوڑنے کے گرز سے بڑھ چکا تھا !

ارحاب بنا واپس کمرے میں جاتا اپنے ٹیرس کی اور بڑھ چکا تھا !! پیچھے کمرے میں ایلسا اور حورین تھی !!

چلو آجاؤ !! ایلسا نے اُس کا ہاتھ تھامے جو کھڑا کیا

ک۔کہا؟؟ حورین نے بھرائی آواز میں پوچھا

کمرے میں !! جہاں سے اج کے بعد تُم رہو گی!! وہ سنجیدگی سے جواب دیتی اُسے لیے آگے بڑھی حورین بھی خاموشی سے اُس کے ساتھ چلتی جا رہی تھی اب کچھ بچا ہی نہیں تھا !! جس کی وہ منت کرتی ایلسا اُسے لیے حویلی کے شاندار کمرے میں داخل ہوئی تھی !! کمرے میں داخل ہوتے ہی ارحاب کی پرفیوم کی خوشبو پھیلی تھی جب کے اُس کی لگی تصویریں پھر ڈریسنگ پر پڑے اُس کے بے تحاشا پرفیوم اور گھڑیاں دیکھ حورین سمجھ چکی تھی یہ ارحاب کا کمرہ ہے جو نہایت الشان اور بڑا تھا !!

اسلامباد کے تمام انے جانے والے راستے میں ناکہ بندی لگائی جاچکی تھی

ہر ایک گزرتی گاڑی کو ہائی سیکورٹی سے چیک کیا جا رہا تھا!! لیکن کسی میں بھی حورین موجود نہیں تھی !!

اک عزت دار خاندان کیلئے یہ سب کسی موت کے برابر تھا !! لیکن آریان کو صرف حورین کی فکر تھی !!

کیونکہ اسے اپنی بہن پر بھروسہ تھا!! اریان کا دماغ پہلے شہرام کی باتوں سے بری طرح خراب ہوا تھا اوپر سے کوئی خبر نہ ملنے کی وجہ سے اریان کا دماغ عجیب رستم میں تھا ؛!

رات کے دو بجنے کو تھے لیکن کوئی خبر نہیں ائی تھی !! آریان اور زریام بھی حویلی سے نکلتے اپنی گاڑی کی جانب بڑھے تھے!!

اُن لوگوں نے بھی وہ جگہ تراشی تھی جہاں انہیں تھوڑا تھوڑا شک تھا!! لیکن حورین کہیں پر بھی نہیں تھی

حد تک اسے کسی نے دیکھا بھی نہیں تھا!!

لالا !! زریام نے آریان کو پکارا تھا جو سامنے نظریں جمائے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا !!

لالا حورین مل جائیگی !! زریام نے تسلی دینی چاہی

میں لاؤنگا اُسے کسی بھی حال میں !! جس نے بھی اُسے دور کیا ہے !! وہ اپنی موت کی گنتی گنے گا!! آریان کی آواز میں سرد پن کوئی بھی محسوس کر سکتا تھا

خیر حویلی کے باہر اُن کی گاڑی رک چکی تھی !! وہ دونوں نکلتے اندر داخل ہو رہے تھے!! اندر امیرا بیگم کا رو رو کر برا حال تھا!! اریان اور زریام اندر کی جانب بڑھے تھے!!

جب میرا بیگم جو سب کے ساتھ لاؤنج میں ہی بیٹھی تھی اب تیزی سے اٹھ کر اریان کی جانب ائی!!

ا۔اریان بچے حورین ملی ؟؟ کہا ہے میری بچی؟؟ امیرا بیگم روتے ہوئے بولی جب اریان نے ضبط سے آنکھیں میچی

نہیں امی !! لیکن حورین مل جائیگی بہت جلد ! زریام اُنہیں تھامتے ہوئے بولا

جب کے ذریام کی بات پر وہ مزید شدت سے روئی تھی پیچھے کھڑی مریم بھی اپنے انسوں پر ضبط نہیں رکھ پا رہی تھی!!

اریان !! امیرا بیگم نے روتے ہوئے اُسے پکارا جب اریان نے اُنہیں اپنے سینے سے لگایا اریان خاموش تھا آنکھیں سُرخ تھی چہرہ احساسات سے ہمیشہ کی طرح پاک تھا !!

حورین بہت جلد یہاں ہوگی !! میرا آپ سے وعدہ ہے!! اریان اُن کی پیشانی چومتا ہے نرمی سے بولا کیونکہ ابھی امیرا بیگم کو تسلیوں کی ضرورت تھی!!

امیرا بیگم اُس کے سینے سے لگے مزید شدت سے روئی تھی !! اپنی بیٹی کا جانے کا دکھ اُن سے برداشت نہیں ہو رہا تھا!!

کچھ دیر بعد اریان اُنہیں بٹھاتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا !!

مریم جاؤ بچے بہت رات ہوگئی ہے جاکر سوجاؤ !!امیرا بیگم اپنے انسوں پر زبردستی قابو پاتی مریم سے مخاطب ہوئی رات کا کافی زیادہ وقت ہو چکا تھا اور مریم اب تک نہیں سوئی تھی !!

نہیں پھپھو جان میں نہیں جارہی آپ کو چھوڑ کر !! مریم نے نفی میں سر ہلایا آنکھوں سے انسوں اب بھی جاری تھے!

میں ٹھک ہُوں میری جان !! میں بھی سونے جارہی ہُوں جاؤ اوَ بھی شاباش !! امیرا بیگم اُسے دیکھ بولی حالانکہ وہ جانتی تھی کہ انہیں نیند نہیں انے والی لیکن مریم کو سمجھانے کا یہی طریقہ تھا!!

اُن کی بات پر مریم اسباب میں سر ہلا گئی کیونکہ اگر امیرا بیگم نے اپنے کمرے میں چلے جانا تھا تو یہاں پر مریم کا کوئی اور نہیں تھا!! اک حورین تھی جو جاچکی تھی !!

مریم امیرا بیگم کے انسوں اپنے ہاتھو سے صاف کرتی اُنکے سینے سے لگی جب کے مریم کو سینے سے لگتے دیکھ اُنہیں شدت سے حورین کا احساس ہوا تھا وہ بھی تو ایسے ہی کرتی تھی !!

مریم کسی نے لگتے ہی انہیں ایسا لگا تھا جیسے ان کی حورین واپس اُن کے پاس اگئی ہو!!

اُن کے انسوں نے مزید روانگی پکڑی تھی وہ مریم کو سینے سے لگائے اپنے انسوں پر قابو نہ پاسکی!

یا اللہ رحم میرا دل بند ہو جائے گا!! امیرا بیگم دل میں اپنے رب سے مخاطب ہوئی تھی !!

پھر جلدی سے اپنے آنسوں صاف کرتے اُنہوں نے مریم کی پیشانی چومی!

جاؤ میرا بچہ سو جاؤ!! وہ دوبارہ خود پر ضبط رکھتی بولی جب مریم بھی اپنے انسوں صاف کرتی کھڑی ہوئی پھر اپنے کمرے کی اور بڑھی

جب کے راستے میں ڈھیروں سوچے اُس کے دماغ میں نہیں تھی !!کیونکہ وہ اک ننھی جان تھی !! اُس کے ذہن میں بس حورین تھی !! اور اس کا غائب ہوجانا تھا !!

جو سوچ سوچ کر اس کے بھی انسو بہہ رہے تھے!! بلآخر مریم اپنے کمرے کا دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی !

کمرے میں گھپ اندھیرے نے اس کا استقبال کیا تھا!!

مریم نے اِدھر ادھر دیکھا پھر ہاتھ بڑھا کر کمرے کی لائیٹ کھولی!! سامنے ہی اریان سنگل صوفے پر بیٹھ سگریٹ کے گہرے کش ہوا کے سپرد کر رہا تھا !!

اُس کے ہاتھ میں سگریٹ دیکھ مریم کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی ! جب کے کمرے میں اجالا ہو جانے کے بعد بھی اریان کی نظریں مریم پر نہیں اٹھی تھی اس کی نظریں ایک دیوار پر ٹکی تھی شاید وہ بہت گہری سوچ میں گم تھا!!

ا۔آپ سگریٹ کیوں پی رہے ہیں؟؟ مریم نے ہمت کرتے پوچھنا ضروری سمجھا

جب کے اُس کی آواز پر اریان نے نظریں جھکائے اپنے سامنے کھڑے اُس نازک وجود کو دیکھا تھا جس کا چہرہ صاف نظر نہیں آرہا تھا کیونکہ مریم کی پشت لائیٹ کی جانب تھی !!

اور مریم نے اک طرف کی لائیٹ کھولی تھی جس کی وجہ سے اریان مریم کا چہرہ صاف نہیں دیکھ پا رہا تھا البتہ مریم اریان کا چہرہ بالکل صاف دیکھ پا رہی تھی!!

میری مرضی !! لفظی جواب دیتے اریان نے سگریٹ کا کش بھرا تھا

ی۔یہ نقصان دیتی ہے !! اس کو نہیں پینا چاہیے!! اس سے طبیعت خراب ہو جاتی ہے!! مریم نے آگے بڑھتے اُسے بتانا چاہا!!

ہونے دو !! اریان نے لفظی جواب دیا نظریں دوبارہ دیوار پر مرکوز تھی

چہرے کے تاثرات سخت تھے اور اواز ابھی بھی سرد تھی !!

ل۔لیکن!! مریم نے کچھ بولنا چاہا

تمہیں مسئلہ کیا ہے ؟ کہا ہے نہ میں نے ہونے دو جو ہونا ہے !! پھر دماغ خراب کر رہی ہو!! اریان جس کا دماغ پہلے الجھا ہوا تھا مریم کو مسلسل کچھ نہ کچھ بولتے سن اسے دیکھ بلند اواز میں بولا

جب کے مریم خاموش ہوئی تھی !!

مریم کو سگریٹ کے دھوئے سے الرجی تھی !! جیسے جیسے دھوا اُس کے منہ میں جارہا تھا اُسے عجیب سانس لینے میں دشواری محسوس ہو رہی تھی!!

پورے کمرے میں دھواں پھیلا ہوا تھا لیکن پیچھے کھلی بالکنی کے دروازے سے وہ جاتا بھی جا رہا تھا لیکن مریم کی نام میں مسلسل دھوا جارہا تھا

مریم تیزی سے چینجنگ روم کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوئی تھی!!

اُس نے ان کپڑوں کو اُتارتے اپنا ہلکا پھلکا سا لباس پہنا!!

پھر دھیرے سے دروازہ کھولتی باہر ائی باتھ روم میں بند ہوتے اُس نے منہ ہاتھ دھویا !! کھلے بالوں کو جوڑے میں قید کرتے وہ باہر ائی !,

کمرے میں پھر دھواں پھیلا ہوا تھا یہ مریم کو بے ساختہ کھانسی اٹھی تھی!! آریان ہنوز سامنے دیوار پر نظریں جمائے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاے بیٹھا تھا !

مریم نے کھانسی پر قابو پاتے بیڈ کی صوفے کی جانب قدم بڑھائے جہاں اُسے سونا تھا !!

وہ سنگل صوفہ جس پر اریان بیٹھا تھا وہ مریم کے صوفے سے صرف دو انچ کے فاصلے پر تھا !!

مریم۔خود پر کمبل لیتی لیٹی تھی لیکن دھوا مزید تیزی سے اُس کی ناک میں جارہا تھا وہ اک بار پھر کھانسی تھی !!

مریم نے کمبل سر تک لیکن اُس میں بھی اُس کا سانس رک رہا تھا !!

جوہی چہرہ باہر نکالا سگریٹ کا وہ دھوا اُس کی جان نکالنے کو تیار کھڑا تھا!!

م۔مجھے سانس نہیں ارہا !!آپ اس کو بجھا دیں !!مریم اٹھ کر بیٹھتی ہمت کرتی اُس سے مخاطب ہوئی

جب کے آریان خاموش رہا تھا !!

اُسے خاموش دیکھ مریم تھوڑا سا آگے ہوئی !! جب کھانسی بری طرح اٹھی !!

م۔مجھے کھانسی اٹھ رہی ہے سانس لینے میں بھی مسئلہ ہورہا ہے !! اسے مت پیے!! مریم کی آواز اب تھوڑی اونچی تھی تیار اریان سن سکے

میری بلا سے تُم مر جاؤ!!اریان ہنوز دیوار پر نظریں جمائے سرد لہجے میں بولا جب کے اُس کی بات پر مریم کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی !!

اب مریم کو بری طرح کھانسی اٹھ رہی تھی !! اُسے ہمیشہ سے ہی اس دھوئے سے الرجی تھی !!

دوسری جانب حورین صوفے پر بیٹھی مسلسل انسوں بہا رہی تھی !!

نیند یقیناً آنکھوں سے کوسو دور تھی ارحاب کہا تھا وہ نہیں جانتی تھی ارحاب اب تک کمرے میں نہیں آیا تھا !!

حورین بے بسی کی انتہا پر تھی !!

لالا !! ا۔آپ اجاے نا ! حورین نے شدت سے اک بار پھر اریان کو یاد کیا تھا

وہ جانتی تھی اُس کا چلے جانہ حویلی میں کیا رنگ لایا ہوگا !! جب کے وہ تو اس بات سے بھی انجان تھی کے اُس کے جانے پر شہرام نے کیا تہمتِ لگائی ہے اُس پر !!

وہ مسلسل رو رہی تھی!! ایک وقت ایسا بھی ایا ہے جب روتے روتے اس کے انسو بھی ختم ہو چکے تھے!! اُس کی آنکھوں خشک ہورہی تھی !!

رات کے تین بجنے کو تھے ارحاب اب بھی نہیں تھا اور حورین بھی دعا کر رہی تھی کے ارحاب کمرے میں نا آئے !! اُسے ارحاب سے حد سے زدا خوف محسوس ہورہا تھا !! فلحال اس کے ذہن میں اپنے گھر والے تھے!!

کیا سوچ رہے ہونگے سب ؟؟ اپنی بے بسی پر اُس کا مرنے کو جی چھا رہا تھا !!

وہ چھا کر بھی اپنے گھر واپس نہیں جا سکتی تھی!!

اک نئ خوبصورت صبح کا آغاز ہوا تھا !!

یقیناً کوئی بھی رات سو نا سکا تھا !!

زریام نے اپنے بجتے موبائل کی جانب دیکھا تھا

زریام آگے بڑھا اور اپنا موبائل اٹھاتے سامنے کیا !! سامنے "میری جان" نام جگمگاتا دیکھ زریام نے بے ساختہ کچھ لمحے اپنی سانس روکی تھی !!

دل بے ساختہ زورو سے دھڑکا تھا !!

زریام نے فون ریسیو کرتے کان سے لگایا !!

ہیلو؟؟ زریام نے فون کان سے لگاتے کہا مقابل میں موجود ایزل نے بھی زریام کی آواز سنی تھی !!

مجھے آپ سے ملنا ہے ابھی اور اسی وقت !! ایزل کی آواز سنائی دی اج ہمیشہ کی طرح ایزل کی اواز دھیمے نازک لہجے میں نہیں تھی !!

زریام محسوس کرچکا تھا

ٹھک ہے !! زریام نے جواب دیتے فون رکھا پھر گاڑی کی جب یہ اٹھا تھا باہر نکلا!!

دل میں جہاں حورین کی سوچ سے اندھیرا تھا ایزل کی اواز سن کر تھوڑا سکون ایا تھا لیکن اب بھی اس کے دماغ میں صرف حورین چل رہی تھی!

زریام حویلی سے نکلتا پارچ پر ایا گاڑی میں بیٹھتے اُس نے گاڑی حویلی سے نکالتے ضوریز شاہ کی حویلی کی جانب لی تھی !!

فاصلہ کم ہونے کی وجہ سے اگلے پانچ منٹ میں ہی وہ ضوریز شاہ کی حویلی کے باہر پہنچ چکا تھا!!

زریام نے بیک سائیڈ پہ گاڑی پارک کی !! پھر گاڑی کا دروازہ کھولتے وہ باہر ایا ؛

رخ سیدھا بیسمنٹ کی جانب تھا !! زریام کے قدم پتہ نہیں کیوں لیکن جانے سے انکاری کر رہے تھے

لیکن اُسے ایزل سے کسی بھی حال میں بات کرنی تھی اس لیے وہ اندر کی جانب بڑھتا چلا گیا!!

مخصوص جگہ پر پہنچ کر اس کے قدم رکے تھے سامنے ہی ایزل کھڑی تھی ایزل کو دیکھ کر گویا زریام کے دل کو سکون ایا تھا دل عجیب قوت سے دھڑکا تھا ایزل کی پشت اس کی جانب تھی وہ ابھی ایزل کا چہرہ دیکھنے سے قاصر تھا!!

ایزل!! زریام کی پرکشش آواز اُس ویرانی نے گونجی تھی جب ایزل نے جھٹ سے پیچھے مڑ کر زریام شاہ کو دیکھا تھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا !

اُسے دیکھتے ہی وہ ہر چیز بھول چکا تھا ! بس یاد تھی تو صرف ایزل شاہ !! حد تک اُس دن مال میں ہوا واقعہ بھی وہ بھول چکا تھا جس کی وجہ سے اس کی روح زخمی ہوئی تھی !!

ایزل بھی کچھ لمحے اُسے دیکھتی رہی پھر آگے ائی !!

ایزل کا چہرہ سنجیدہ تھا زریام لمحے میں اُس کے تصورات کا جائزہ لے چکا تھا وہ کہیں سے بھی اُس کی ایزل نہیں لگ رہی تھی اُس کے چہرے پر تو کبھی اس طرح سے سنجیدہ تاثرات ہوتے ہی نہیں تھے! اور خاص کر جب وہ زریام کے سامنے ہوتی تھی!!

مجھے آپ سے کچھ بات ہے !! ایزل نے اُس کے چہرے سے نظریں پھیرتے کہا

بولو!! زریام کی نظریں اُس کے چہرے پر تھی !!

جو آپ نے اُس دن مول میں کیا وہ غلط تھا میں چاہتی ہُوں آپ عرش سے معافی مانگے !! ایزل سامنے دیوار پر نظریں جمائے بے تاثر بولی جب کے زریام نے جھٹ سے اسے بے یقینی سے دیکھا تھا تو کیا اس نے اسے اس بات کے لیے ز ریام کو بلایا تھا؟ وہ سوچ نا سکا!!

کیا کہا تم نے؟؟ زریام کو اپنے کانوں پر یقین نہیں ایا تھا

میں نے کہا میں چاہتی ہوں اپ عرش سے اس دن کے لیے معافی مانگی!! ایزل نے پھر اپنی بات دہرائی

تمہیں پتہ بھی ہے تم کیا بول رہی ہو ایزل؟؟ زریام اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا

میں بہت اچھی طرح جانتی ہوں کہ میں کیا کہہ رہی ہوں!!! ایزل نے اُسے نہیں دیکھا تھا اُس کی نظریں دیوار پر تھی

اس غیر مرد نے تمہارا ہاتھ پکڑا تھا وہ بھی میرے سامنے !!!یہ حق میں نے اج تک خود ادا نہیں کیا جو وہ کر رہا تھا!!

اور تم کہہ رہی ہو میں نے غلط کیا تھا ؟؟ زریام سرد لہجے میں بولا

زریام وہ کوئی غیر مرد نہیں ہے!! ایزل سنجیدگی سے بولی جب کے اُس کی بات پر وہ کچھ لمحے رکا تھا

تمہارا صرف ایک بھائی ہے ارحاب اور وہ ارحاب نہیں تھا اس کے علاوہ اور کون تھا؟؟ اگر وہ تمہارا کوئی کزن تھا تو وہ بھی غیر کہلائے گا!! وہ بھی تمہارا اپنا نہیں تھا ایزل کسی کو بھی اس طرح اپنا مت کہو!! زریام اسے دیکھ سرد لہجے میں بولا

وہ میرا بھائی یا کزن نہیں ہے وہ میرے منگیتر ہیں اور یہ بات اپ کو پہلی بار نہیں بتائی جا رہی مال میں عرش نے بھی یہ بات اپ کو بتائی تھی کہ میں ان کی منگ ہُوں!! ایزل کی آواز بنا جذبات سی تھی جب کے اُس کی بات پر زریام نے شدت سے دعا کی تھی کہ یہ ایک محض خواب ہو اس کی انکھ کھلے اور یہ خوفناک خواب ٹوٹ جائے!!

ایزل شاہ زریام شاہ کے علاوہ کسی اور کی منگ ہونے کا کہہ بھی کیسے سکتی تھی؟؟

ایزل بکواس مت کرو!! وہ غصے سے دھاڑا

آواز نیچے رکھیں پلز زریام !! ایزل اُسے دیکھ بولی لیکن جلد دوبارہ نظر پھیر گئی!!

بتاؤ کیا مجبوری ہے تمہاری ایزل جس کی وجہ سے تم یہ کہہ رہی ہو کوئی زبردستی کر رہا ہے تمہارے ساتھ مجھے بتاؤ میں سب سنبھالوں گا سب ٹھیک کر دوں گا !!

ایزل ایک بار مجھے بتاؤ تم کس کے دباؤ میں اکر یہ سب باتیں کہہ رہی ہوں میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو تم اس طرح ایک لمحے میں ہماری محبت کو ٹھکرا نہیں سکتی !! زریام اُسے دیکھ شدت پسندی سے گویا ہوا

زریام میں کوئی چھوٹی بچی نہیں ہوں جو کسی کے دباؤ میں اکر یہ ساری باتیں کہوں گی اور نہ ہی میں مجبور اور لاچار ہوں جو مجبوری میں اکر یہ سب کروں گی!! بلکہ میں نے کیا کیا ہے؟؟ ایزل سنجیدگی سے بولی جب زریام نے بے یقینی سے اُس سنگ دل کو دیکھا جو پہلی بار زریام شاہ کے دل کو چکنا چور کر رہی تھی!!

تُم نے کیا کیا ہے ؟؟ ایزل تم ایسا کہہ بھی کیسے سکتی ہو ؟؟تم ہمارا ایک سال کا پیار ایک لمحے میں ٹھکرا رہی ہو تم صرف میری ہو صرف میری!! تمہارے نام کے ساتھ صرف میرا نام جڑے گا! زریام کی انکھیں سرخ ہو رہی تھیں

میرے ساتھ کسی اور کا نام منگنی کے بعد ہی جڑ چکا تھا کچھ دنوں بعد ہماری شادی ہے!! کچھ دن بھی نہیں بس سات آٹھ دنوں میں ہماری شادی ہے!! تو میں اپ سے مہربانی کر کے درخواست کرتی ہوں کہ ہمارے بیچ میں مت ایئے گا!! ایزل اُسے دیکھ بولی

جب کے اُس کی بات پر زریام کو لگا وہ سچ سے کوسو دور ہے یہ اس کے ایزل نہیں تھی وہ تو کبھی ایسی باتیں نہیں کرتی تھی!! اُسے یہ محض اج خواب لگ رہا تھا !! جو ایک خوفناک منظر بن کر اس کے سامنے درحقیقت پڑا تھا!!

ایزل !! اُس نے بے یقینی سے اُس کا نام پکارا

بولیں !! ایزل نے گہرا سانس بھرے کہا

تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے تم کیا بول رہی ہو ؟ہم نے ساتھ جینے مرنے کے وعدے کیے ہوئے ہیں ہم لوگ نکاح بھی کرنے والے تھے تم نے ہی تو کہا تھا کہ تم اس نے رشتے کو پاک بنانا چاہتی ہو پھر اچانک ایسا کیا ہوا ہے جو تم اس طرح سے ریکٹ کر رہی ہو؟؟ تم بھی مجھ سے محبت کرتی تھی میں اچھی طرح جانتا ہوں!! زریام اُسے دیکھ بولا آواز میں بلکہ بے بسی کہیں نہ کہیں محسوس ہو رہی تھی جب کہ انکھیں بے انتہا سرخ تھی

وہ پیار نہیں تھا!! میں نے کبھی اپ سے پیار کیا ہی نہیں!! اپ بس ایک استعمال کرنے کے ذریعا تھے میرے لیے !!

میں نے صرف عرش سے محبت کی ہے !! جس سے میری کچھ دنوں میں شادی ہے !! ایزل کے لفظ تھے یہ خنجر ؟

جو اک اک کرکے زریام کے دل پر وار کرکے لمحہ بہ لمحہ جان نکال رہا تھا

یہ جھوٹ ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا سچ!! زریام اُسے دیکھ بولا

اپ یقین کریں یا نہ کریں اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا!! ایزل نے جواباً کہا تھا زریام کو دھیرے دھیرے یقین ارہا تھا یہ کوئی خواب نہیں تھا یہ حقیقت تھی!!

جو ذریام ہم نے کبھی نہیں سوچی تھی!!

کیا مطلب ایزل !! ت۔تم نے کبھی مجھ سے پیار نہیں کیا ؟؟؟ زریام کی اواز بے ساختہ لڑکڑائی تھی محبت شیر کو بھی زخمی کر دیتی ہے مثال زریام تھا

نہیں !! میں نے کبھی اپ سے پیار نہیں کیا!!ایزل کا جواب فوری ایا تھا

تمہارا لہجہ اور تمہاری باتیں بالکل مختلف ہیں ایزل جو سچ ہے وہ مجھے کھل کر بتا دو!! زریام شاید اب بھی اسی آس میں تھا کہ ابھی ایزل کہے یہ سب جھوٹ ہے!! لیکن اس کے آس بے معنی تھی

میں اپ کو بہت بار بتا چکی ہوں دوبارہ بول رہی ہوں سچ یہی ہے کہ میں نے کبھی اپ سے پیار نہیں کیا!!!

ایزل کے جواب پر بے ساختہ زریام کے دل میں درد اٹھا تھا

پھر وہ سب جو پچھلے ایک سال سے ہم لوگ مل رہے تھے؟ وہ باتیں وہ خوبصورت یاد ہے؟ اور تمہارا اس دن کہنا ہے کہ تم اس رشتے کو حلال بنانا چاہتی ہو وہ سب کیا تھا ؟مجھے ہر چیز کا جواب چاہیے !! زریام اُسے دیکھ بولا

میں اپ کو کسی بھی سوال کی جواب دہ نہیں ہوں !! وہ سب جھوٹ تھا کچھ بھی سچ نہیں تھا ہمارا رشتہ ہی جھوٹ ہے!! کیونکہ میں نے کبھی آپ سے پیار کیا ہی نہیں !! ایزل کا جواب اب بھی وہی تھا !!

تُم نے میرے ساتھ کھیل کھیلا ہے ؟؟ زریام کی آواز میں وحشت اُتر رہی تھی

ہاں !! یہی سمجھ لیں !!اور آپ یعنی زریام شاہ!! اُس کھیل کے پھنستے چلے گئے ؟؟ایزل نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا

مجھے یقین نہیں آرہا یہ تُم بول رہی ہو!! زریام کو اب بھی یقین نہیں ہورہا تھا

اجاے گا یقین جب ٹھیک ہے اٹھ دن بعد میری شادی کی پکچر اپ کو ریسیو ہو گی دیکھنے کے لیے!! اُس تصویر کو دیکھ کر یقین کر لیے گا!! ایزل نظریں جھکائے سنجیدگی سے بولی

تُم بہت غلط کر رہی ہو ایزل!! میں نہیں مانتا تمہاری وہ باتیں تمہارا وہ پیار جھوٹا تھا!! زریام دل کے ہاتھوں مجبور ہوکر اک بار پھر بولا

میں پھر سے وہی کہوں گی اپ مانے یا نہ مانے مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا سچ یہی ہے کہ میں نے کبھی اپ سے پیار کیا ہی نہیں!! میری شادی ہورہی ہے وہ بھی عرش سے اگلے اٹھ دن بعد !! پھر میں نہیں چاہتی کہ اس دن کوئی بھی تماشا ہو!! وہ دن میری زندگی کا بہت بڑا دن ہونے والا ہے !!

ایزل دونوں ہاتھ سینے پر باندھتی بولی

تو تُم سچ میں شادی کر رہی ہو؟؟ زریام نے کسی امید سے پوچھا تھا کہ اب وہ اگے سے منع کر دے

اور کیا ثبوت دوں آپ کو؟؟؟جب میں کہے رہی ہوں کے میری شادی ہے تو اس کا مطلب ہے !!ایزل آنکھیں بند کرکے کھولتی بولی

تُم نے دھوکا دیا ہے مجھے ؟ زریام نے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائے کہا

جو سمجھنا ہے سمجھ لیں!! ایزل نے حکمی جواب دیا

تُم ایسی سنگ دل تو نہیں تھی ایزل!! زریام اُس کے چہرے پر سجے سنجیدہ تصورات کو دیکھ بولا

میں ہمیشہ سے ہی ایسی تھی!! مہربانی کر کے اپ یہاں سے جائیں اور ہاں کبھی بھی ہماری زندگی میں دوبارہ مت ایئے گا کیونکہ اب میری شادی ہو رہی ہے اور میں بہت زیادہ خوش ہوں!!ایزل نے اُسے دیکھا تھا

زریام نے خالی انکھوں سے اسے دیکھا تھا وہ اس سے محبت نہیں کرتی تھی؟؟یہ احساس ہی کتنا جان لیوا تھا!!

لیکن حقیقت ہمیشہ تکلیف دہ ہوتی ہے اور یہ حقیقت تھی!!

جائے یہاں سے !! ایزل اُسے دیکھ ہولی

بکواس بند !! مزید اک اور لفظ نہیں بہت کرلی تُم نے بکواس جتنی کرنی تھی!! اپنا ضبط توڑتے وہ حلق کے بل دھاڑا تھا وہ تو شکر تھا کہ بیسمنٹ سے باہر اواز نہیں جاتی تھی ورنہ تو سب نے جمع ہو جانا تھا!!

میرے ہی گھر پر کھڑے ہو کر مجھ پر ہی چیخنے کا اپ کو کسی نے حق نے نہیں دیا ہے! وہ مال تھا ادھر اپ نے جو کرنا تھا اپ کر چکے ہیں!! اپ نے عرش کو ہرٹ کیا اُنہیں چوٹ پہنچائی!!

تب میں نے اپ کو کچھ نہیں کہا کیونکہ وہ میرا گھر نہیں تھا لیکن یہاں اپ میرے گھر پر کھڑے ہیں!! تو آواز نیچے رکھے !! ایزل دوبدو بولی اس کی اواز اونچی تھی اس نے پہلی بار زریام سے اونچی اواز میں بات کی تھی

تُم جانتی نہیں ہو میں کس حد تک جا سکتا ہوں ایزل !! زریام شاہ ہُوں میں !! میری نفرت مت بنو!! کیونکہ میں پیار بھی دلو جان سے کرتا ہوں اُس کیلئے اپنی جان بھی قربان کر سکتا ہُوں اور نفرت بھی دلو جان سے کرتا ہوں !! اُس میں خود کی بھی نہیں سنتا میں !! زریام اک قدم اُس کے قریب ہوتے اُس کے چہرے پر غرایا ذریام کی آنکھیں حد سے زدا سرخ

ہورہی تھی دل میں تکلیف ہوتی اُسے گہرے سانس بھرنے پر مجبور کر رہی تھی جسے وہ نظر انداز کر رہا تھا!!

آپ کو جو کرنا ہے وہ کر لیں!! لیکن میری زندگی میں دوبارہ مت ایئے گا !! میں اپنی زندگی کا نیا آغاز کرنے لگی ہوں!! جس میں میرے ساتھ میرا شوہر ہو گا میں نہیں چاہتی ہے کہ اگے زندگی کے کسی بھی موڑ پر میں اپ کو دیکھوں!! ایزل سنجیدگی سے بولی

اٹھ دن ؟؟ اٹھ دن بعد ہے نہ تمہاری شادی ؟؟ زریام نے اُسے دیکھ اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائے ضبط سے کہا تھا

ہاں !! ایزل نے اسباب میں سر ہلایا

ٹھک ہے میں زریام شاہ تمہیں زبان دیتا ہُوں تمہاری شادی سے پہلے پہلے میری شادی ہوگی!! زریام کی آواز گونجی تھی اُس کی بات پر ایزل نے چونک کر اُسے دیکھا تھا

میں نے کہا نا مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی !! ایزل اُسے دیکھ بلند اواز میں بولی

آواز نیچے رکھو!! زریام اُسے دیکھ بولا اُسے سمجھ نہیں ارہا تھا کوئی اتنا سنگ دل کیسے ہو سکتا ہے ایزل کی آنکھوں میں کسی قسم کو شرمندگی نہیں تھی !!

میری شادی ہو گی لیکن وہ تم نہیں ہو گی!! اور یہ بات مجھ سے زدا اک دن تمہیں تکلیف سے دو چار کریگی ایزل شاہ !! زریام اپنے دل میں ہوتے درد کو نظرانداز کرتے اُسے دیکھ بولا

یعنی اپ کسی اور کو پسند کرتے ہیں ؟؟ایزل ایبرو اٹھائے بولی

میں زریام شاہ ہُوں!! محبت میں مر مٹنے والوں میں سے محبت میں دھوکہ دینے والوں میں سے نہیں !!میرا خدا گواہ ہے تمہارا میری زندگی میں انے کے بعد تمہارا میری زندگی سے انے سے پہلے کبھی کسی لڑکی کو نظر اٹھا کر نہیں دیکھا اپنے ساتھ صرف ہمیشہ سے تمہیں دیکھا ہے کبھی کسی لڑکی کے لیے کچھ نہیں سوچا کبھی کسی لڑکی کے لیے اپنے دل کو دھڑکنے نہیں دیا یہ دل صرف تمہارے لیے دھڑکتا تھا لیکن اج کے بعد سے نہیں دھڑکے گا !! میری محبت کا ثبوت دینے کی مجھے ضرورت نہیں ہے میرا خدا جانتا ہے کہ میں نے صرف تمہیں چاہا ہے!! اور ایک جنون کی حد تک!!

تمہارے آگے کبھی کسی کو نہیں دیکھا میں نے ایزل شاہ تُم اک لمحے میں زریام شاہ کو بے مول کر گئی!!

تُم نے اک لمحے میں وہ کر دیا جو میں نے کبھی برے سپنے میں بھی نہیں سوچا تھا!! میں نے ہمیشہ تمہاری امیدوں پر پورا اترنے کی کوشش کی تھی!! میں نے تمہیں ٹوٹ کر چاہا تھا ایزل

!! اتنا کے شاید ہی کسی نے اج تک کسی کو چاہا ہو گا بدلے میں میں نے تمہاری محبت نہیں مانگی تھی صرف تمہیں مانگا تھا!!

تم نے وہ بھی چھین لیا مجھ سے تُم نے خود کو مجھ سے چھین لیا ایزل تُم صرف میری تھی تُم نے بس اک لمحے میں سب ختم کردیا !!

جس سے ہم جنون کی حد تک محبت کرتے ہیں اس کے اوپر کسی کی نظریں بھی ہمارے اوپر جان لیوا ور کرتی ہیں اسی طرح اُس دن عرش کا تمہیں ہاتھ لگانا میرے دل کو کرچی کرچی کر گیا تھا کیونکہ میں تم سے بے انتہا محبت کرتا تھا!! اس کے بعد بھی مجھے تم پر اور اپنے پیار پر بھروسہ تھا مجھے پتہ تھا کہ کوئی مجبوری ہو گئی جس کے تحت تم یہ سب کہہ رہی تھی میرا خدا جانتا ہے ایک لمحے کے لیے بھی تم پر کسی قسم کا شک نہیں کیا!!!

کیونکہ مجھے بھروسہ تھا کہ تمہیں بھی مجھ سے پیار ہے !! لیکن شاید میں غلط تھا !! زریام اُسے دیکھ بولا

اُس کی آواز میں تھکاوٹ تھی لیکن چہرے پر کوئی تصورات نہیں تھے

دل کا حال ایسا تھا کہ کوئی بھی سن کر رو پڑے!! اُس کی باتوں پر ایزل خاموش تھی اس نے مزید کچھ بھی نہیں بولا

کچھ نہیں بولنا تمہیں ؟؟ اسے خاموش دیکھ زریام نے سوالیہ نظروں سے پوچھا تھا

نہیں !! کچھ نہیں کہنا مجھے اپ پلیز یہاں سے جائیں !!! ایزل سنجیدگی سے بولی

تمہیں سچ میں کوئی فرق نہیں پڑ رہا ایزل؟؟سوچ سمجھ کر جواب دینا!! تمہارا یہ جواب ہم دونوں کی زندگی کا فیصلہ کرے گا!! ذریام اُسے دیکھ شدت سے گویا ہوا

اس کی بت پر ایزل نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائی پھر گہرا سانس لیا

میرا جواب اب بھی ویسا ہی ہے

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ذریام!! ایزل نے اس کی انکھوں سے نظریں پھیرتے جواب دیا تھا

یہی بات میری انکھوں میں دیکھ کر کہو!! زریام اُس کی پھیری جانے والی نظریں دیکھ بولا

میں آپ کے ہم کی پابند نہیں ہوں !!

تُم ہو!! جب تک ہو تب تک تم میری انکھوں میں دیکھ کر نہیں کہہ دیتی کہ تمہیں کسی چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا!! زریام کی نظریں اُس کے چہرے پر ہی ٹکی تھی

ہمیشہ زد اچھی نہیں ہوتی زریام !! ایزل دیوار پر نظریں جمائے بولی

تُم تو میری زد سے اچھی طرح واقف ہو نہ ؟؟ زد میں اپنی خوشی بھی نہیں دیکھتا میں !! زد میری کمزوری اور طاقت دونوں ہے اور گرز تُم بھی میری محبت کی زد بن چکی ہے!! زریام اُس کی آنکھوں میں اپنی سرخ آنکھیں گاڑے بولا

جب بے ساختہ ایزل نے اُسے دیکھا تھا

اب یہ نظریں میری آنکھوں سے نہیں پھیرنی چاہیئے ؛؛ اُسے دیکھ زریام نے وحشت زدا آواز میں کہا ایزل چھا کر بھی نظریں نا پھیر پائی

اب بولو تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا !! زریام کی آواز گونجی تھی

میں نے کہا بولو!! زریام کی آواز اونچی تھی ایزل بس اُس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی

م۔مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا !! پتہ نہیں کیوں لیکن اُس کی آواز بے ساختہ لڑکھڑائی تھی

جب کے اُس کی بات پر زریام کے لبوں پر ایک تھکی ہوئی مسکراہٹ ائی تھی!! ایک ہاری ہوئی مسکراہٹ!!

ہاں زریام شاہ اج اپنی محبت کی بازی ہار چکا تھا !! تاریخ میں پھر اک محبت کرنے والا تکلیف میں لکھ دیا گیا !!

میرا وعدہ ہے تُم سے تمہاری شادی سے پہلے میں کسی کو اپنی زندگی میں شامل کرونگا !! اپنی زد کو میں اُس کی حد تک پہنچاونگا!! جس تکلیف سے میں تمہارے ساتھ کسی اور کا نام سن کر تڑپ رہا ہوں جب میری زندگی میں کوئی ائے گا تب میں تمہیں دیکھوں گا!!

تم تو بہت اچھی طرح جانتی ہو نا مجھے ایک بار جو کہہ دیا سو کہہ دیا یاد رکھنا تمہاری شادی سے پہلے کوئی میری زندگی میں شامل ہو گا !!

اپنی زد میں !! میں اس حد سے بھی گزرونگا!! زریام اُسے دیکھ کہتا جانے کیلیئے مڑا جب کے ایزل ساخت سی کھڑی اُس کی باتیں سن رہی تھی !!

بڑھتے ہوئے زریام کے قدم رکے تھے وہ پیچھے مڑا!!

یہ دکھ ہمیشہ رہیگا مجھے!! یہ دکھ میری زندگی برباد کریگا !!

محبت میں رسوائی اج سے زریام شاہ نے بھی دیکھ لی !! محبت کے معاملے میں پھیلی وہ افوائیں جیت گئی اور زریام شاہ کے خوبصورت محبت ہار گئی!! زریام اُسے دیکھ کہتا اب بنا رکے آگے بڑھتا چلا گیا اور پیچھے ایزل اُس کی جاتی پشت دیکھ رہی تھی !!

زریام کے قدم بھی اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے وہ تیزی سے اپنی گاڑی میں بیٹھا گاڑی میں بیٹھ کر اس نے گاڑی حویلی کی جانب روانہ کی تھی زندگی کیوں ہوتی ہے اتنی ظالم ؟؟ہمیشہ محبت کرنے والوں کو کیوں تڑپاتی ہے!! زریام کی پکڑ اسٹیرنگ پر مضبوط تھی !!

اندر عجیب تکلیف کا سما تھا !! وہ تکلیف جو زریام بمشکل برداشت کر رہا تھا اس نے اج ایزل کا اک الگ روپ دیکھا تھا جو وہ کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا

اریان صبح اٹھے ریڈی ہورہا تھا !! اُسے حورین کو کسی بھی حال میں ڈھونڈنا تھا !!اریان کا دماغ اب بھی حورین کی جانب تھا یقینا یہ کوئی چھوٹی بات نہیں تھی!!

مریم سو رہی تھی !! ریڈی ہوتے ہوئے آریان کی نظر شیشے سے اس پر گئی تھی جو صوفے پر سمٹ کر سو رہی تھی!!

اُسے سوتا دیکھ اریان کا دماغ مزید خراب ہوا تھا رات بھر کوئی بھی بندہ نہیں سویا تھا سوائے مریم کے!!

جو رات سے سکون لیے سو رہی تھی !!

اریان ضبط سے مٹھیاں بناتا قدم بہ قدم چلتا اس کے نزدیک ایا!!

اٹھو !! آریان کی بھاری پرکشش آواز کمرے میں گونجی لیکن مریم پر کوئی اثر نہ پڑا وہ ہنوز سو رہی تھی

اریان نے ضبط سے اُسے دیکھا

جب نظر دوبارہ اک بار پھر اُس کی نوز پن پر گئی تھی پتہ نہیں کیوں لیکن وہ چھوٹی سی نوز پن اُسے اپنی جانب متوجہ کر رہی تھی کچھ لمحے ہنوز نوز پن کو دیکھنے کے بعد اریان نے جھٹکے سے سر جھٹکا

کیا مسئلہ ہے میرے ساتھ !! اریان نے خود کو ڈپٹا پھر واپس اُس کی جانب متوجہ ہوا !!

ہیلو میڈم تمہارے باپ کا گھر نہیں ہے یہ جو سکون سے سو رہی ہو!! اریان کی آواز سخت تھی لیکن مقابل ابھی بھی نہ اٹھا تھا مریم واقعی کہیں سے بھی ونی میں لڑکی نہیں لگتی تھی !!

امیرا بیگم نے اُسے ہر چیز دی تھی جو اک لڑکی کے پاس ہونی چاہیئے!!

یہی وجہ تھی جو نکاح میں عورتیں مریم کو دیکھ باتیں بنا رہی تھیں کیونکہ ونی میں لڑکی کا اتنا خوبصورت حال نہیں ہوتا

اریان کو غصہ ارہا تھا کیونکہ وہ اپنی بات دو بار دہرانے کا عادی نہیں تھا

میں نے کہا اٹھو !! اب کی بار اُس نے اُس کی کلائی پکڑ کر کھینچی تھی جب مریم کسی پتنگ کی طرح بیٹھی تھی لیکن پھر لہراتی وہ اریان کے بازو پر گری تھی!!

اریان نے ابرو اٹھائے اُسے دیکھا تھا تو کیا وہ بے ہوش تھی !!

لڑکی اٹھو!! اریان نے نہ چاہتے ہوئے بھی اس کا گال تھپتھپایا تھا

جب اس کا چہرہ پیچھے کی جانب گرا یہ بات واضح ہو رہی تھی کہ وہ ہوش میں نہیں ہے !!

اریان نے ضبط سے آنکھیں بند کرکے کھولی!! اس کا دل نہ کبھی مریم کے لیے دھڑکا تھا اس کے دل میں مریم کیلئے کوئی احساس نہیں تھے اریان کا دل بہت سخت تھا اس کو پگھلانا اسان نہیں تھا!!

ابھی اریان کچھ بولتا جب کمرے کا دروازہ کھولتی امیرا بیگم کمرے میں داخل ہوئی!!

مریم اریان کے بازو پر گری ہوئی تھی اریان کا اک ہاتھ اُس کے گرد موجود تھا !! بنا دروازہ بجائے امیر بیگم کا انا کچھ یہ رنگ لایا تھا!!

انہوں نے سامنے دیکھا مریم کو اریان کے بازو پر گرے دیکھ پہلے تو اُنہیں کچھ اور لگا لیکن پھر اریان کو بری طرح اس کے چہرے کو گھورتا پاکر امیرہ بیگم نے حالاتوں کو سمجھنا چاہا

کیا مصیبت ہے !! آریان سلگ کر بولا جب کہ اس کی اواز امیرا بیگم سن چکی تھی!!

اریان کی بات امیرا بیگم فورا ان کے نزدیک ائی تھی

اریان !! انہوں نے اریان کو پکارا جب اریان نے چہرہ گھمائیں اُنہیں دیکھا جن کی نظروں میں سوال تھا جب کے رونے اور جاگنے کی وجہ سے آنکھیں سوجی ہوئی اور سرخ بھی تھی وہ یہاں اریان سے حورین کے بارے میں پوچھنے ائی تھی

شکر ہے امی آپ اگئی دیکھے اسے!! عجیب ناٹک شروع کیے ہوئے ہے !! اریان نے مریم کو جھٹکے سے چھوڑا تھا وہ واپس صوفے پر گری تھی !! وہ زیادہ اونچائی پر نہیں تھی اسلئے اُسے لگا نہیں تھا !!

ارام سے کیا کر رہے ہو!! امیرہ بیگم اریان کو کہتی مریم کی جانب متوجہ ہوئی

مریم میری جان!! امیرا بیگم نے اُس کے گال تھپتھپائے جبکہ اریان بے ذاریت سے دیکھتا اب واپس ریڈی ہونے لگا تھا

مریم؟؟ انہوں نے پھر اُس کا گال تھپتھپایا تھا لیکن اگے سے کوئی جواب نہیں!!

اریان مریم بے ہوش ہے بچے ڈاکٹر کو کول کرو جلدی !! امیرا بیگم کے چہرے پر اچانک پریشانی نے بسیرا کیا تھا

امی پانی مارے چہرے پر اٹھ جائیگی!! اریان نظر انداز کرتا اپنی گاڑی کی چابیاں اٹھا رہا تھا

اُسے اس طرح مریم کے معاملے میں لاپرواہی برتتے دیکھ امیرا بیگم غصے سے کھڑی ہوئی!!

اریان میں کہے رہی ہوں ڈاکٹر کو کول کرو !! تمہاری بیوی بےہوش ہے اور مجھے یقین ہے اس میں آپ کا ہاتھ ضرور ہو گا !!امیرا بیگم آریان کو دیکھ بولی جب اریان نے چونک کر اُنہیں دیکھا تھا

کیا مطلب امی؟ یہ بے ہوش ہے تو میری غلطی؟ اریان اُنہیں دیکھ بولا

پتہ چل جائیگا جب ڈاکٹر آئیگی ابھی ڈاکٹر کو کول کرو!! امیرا بیگم غصے سے کہتی واپس مریم کی جانب متوجہ ہوئی اریان نے خون خار نظروں سے مریم کو دیکھا تھا!!

پھر اپنا فون نکالتے ساحل کو میسج کیا جس پر ساحل اگلے ہی لمحے اوکے سر کا ریپلائی دیتا فیمیل ڈاکٹر کو کال کرنے لگا تھا!!

اریان کو جاتا دیکھ امیرا بیگم پھر بولی

اریان بچے ڈاکٹر کے انے تک تو رک جاؤ تمہاری بیوی ہے کوئی غیر نہیں ہے!! امیرا بیگم کو سمجھ نہیں آرہا تھا کس زبان میں جو سمجھایا جائے کے وہ اُس کی بیوی ہے !!

اریان نے ضبط سے گہرا سانس لیا پھر جا کر بیڈ پر دونوں پاؤں نیچے کرتے تھے تھا پھر موبائل کھولتے اس میں مصروف ہوا!!

موبائل پر اب تک حرین کی کوئی خبر نہیں ائی تھی اب تک ہائی وے بند تھے لیکن سب کا یہ کہنا تھا کہ ہائی وے سے کوئی گاڑی گزری ہی نہیں جس میں حورین موجود ہو!!

ہر جگہ تلاش شروع کروا دی گئی تھی جس کے سلسلے میں اریان خود بھی جا رہا تھا!!

کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر ملازمہ کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی تھی!!

اسلام علیکم!! ڈاکٹر نے اریان اور امیرا بیگم کو دیکھ سلام کیا

وعلیکم السلام!!

ڈاکٹر میری بچی کو دیکھے یہ بے ہوش ہے !! امیرا بیگم پریشانی سے ڈاکٹر کو دیکھ بولی

یہ صوفے پر کیوں موجود ہے !! ڈاکٹر مریم کو دیکھ بولی ساتھ رکھا کمبل دیکھ کر وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ یہیں سوئی تھی!!

پہلے تو آپ لوگ انہیں بیڈ پر شفٹ کریں!! اسے صوفے پر دیکھ ڈاکٹر نے ہدایت دی!!

اریان اُسے بیڈ پر لٹاو!! امیرا بیگم اریان کو دیکھ بولی جب اریان کو فون پر مصروف تھا اب نظریں اٹھائے اُنہیں دیکھنے لگا

امی اتنی بھی وہ بھاری نہیں ہے !! ہلکی سی ہے اوَ اٹھا کر کرلیں!! اریان اُنہیں دیکھ بولا

آپ شوہر ہے اُنکے آپ کردیں زدا اچھا رہیگا!! جواب امیرہ بیگم کو چھوڑ کر ڈاکٹر کی جانب ایا تھا

اریان کا غصہ اسمان پہ چڑھ رہا تھا یعنی اس میں کیا لوجک تھی کہ وہی اسے اٹھا کر لٹاے گا اگر شوہر ہے تو!!

جلدی کریں آپ کی وائف کا علاج شروع کرنا ہے !! ڈاکٹر اُسے بیٹھے دیکھ بولی جب اریان فون بند کرتا کھڑا ہوا اُس کا بس چلتا وہ اس نازک جان کو ہی ختم کر دیتا جس کی وجہ سے بار بار اس کا دماغ ہو رہا تھا!!

اریان نے خود پر قابو پاتے اُسے باہوں میں بھرا اور بیڈ پر لٹایا اُس نے محسوس کیا تھا اریان کیلئے مریم کا وزن نا ہونے کے برابر تھا!!

وہ واقعی بہت نازک تھی !!

اریان اُسے لٹاتا جانے لگا جب امیرا بیگم نے پھر روکا !! امیرا بیگم ہی تھی شاید اس دنیا میں جو اریان سے اپنی بات منوا سکتی تھی!!

اریان پھر گہرا سانس بھرے سامنے صوفے پر بیٹھ چکا تھا جس پر کوئی دیر پہلے مریم سو رہی تھی!!

اریان پھر فون کی جانب متوجہ ہو چکا تھا اسے بہت سارے کام تھے حورین کو ڈھونڈنے وہ خود جانا چاہتا تھا لیکن یہاں سے وہ نکل ہی نہیں پا رہا تھا؛!

ڈاکٹر نے مریم کو چیک کرنا شروع کیا !!

اُس کی سانسیں بہت دھمی چل رہی تھی !! ڈاکٹر نے جلدی سے اُسے ڈرپ لگائی تھی !!

ڈاکٹر کو ڈرپ لگاتے دیکھ امیرہ بیگم کا کلیجہ منہ کو ایا تھا یعنی نوبت یہاں تک اگئی تھی؟

ڈرپ ؟؟ڈاکٹر خیریت ہے کیا ہوا ہے مریم کو؟؟ امیرا بیگم اُنہیں ڈرپ لگاتے دیکھ بولی

ان کی سانسیں بہت دھمی چل رہی ہے !! ڈاکٹر نے کہتے اُسے آکسیجن لگایا تھا تاکہ سانس نارمل ٹمپریچر پر اجاے !!

جب کے اُن کی بات پر امیرا بیگم نے اپنے دل والے مقام پر ہاتھ رکھا تھا جب کہ اریان ہنوز ایسے بیٹھا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو!!

لیکن کیوں ڈاکٹر کیا ہوا ہے اسے رات میں بالکل ٹھیک ہوں نیچے سے اوپر ائی ہے! امیرا بیگم نے ڈاکٹر کو دیکھ اگلا سوال کیا !!

شاید کسی چیز کا دھواں جس سے انہیں الرجی ہو ہمیں کسی چیز سے الرجی ہو اور اگر وہ ہمیں زیادہ حملہ کر جائے تو اکثر یہی ہوتا ہے اور جس حساب سے ان کی صحت ہے اس حساب سے ہر چیز انہیں بہت جلدی اٹیک کرتی ہیں یہ حد سے زیادہ نازک اور کمزور ہیں اپ لوگوں کو ان خیال رکھنے کی ضرورت ہے اتنا کمزور ہونہ سہی نہیں ہے !!

جن سے انہیں الرجی ہے کوشش کریں اس چیزوں سے انہیں دور رکھیں!!

دیکھیں بہت بھاری مقدار میں الرجی والی چیز ان کے اوپر اٹیک کر گئی ہے جس کی وجہ سے ان کی سانس بہت دھیمی چل رہی ہیں اور پتہ نہیں یہ کب سے بے ہوش بھی ہوں گی!!

آپ لوگوں نے کسی دھوئے والی چیز کو اس پاس دیکھا انکے ؟؟ ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں بتاتی پوچھنے لگی !!

ہاں !! سگریٹ !! اریان نے پرسکون انداز میں جواب دیا اُس کے چہرے پر کوئی پریشانی نہیں تھی جب کہ اریان کی جواب پر امیرا بیگم نے غصے سے دو چار اریان کو دیکھا تھا

آئندہ پلز خیال کریے گا !! آپ کی وائف کیلئے یہ ٹھک نہیں ہے !! ڈاکٹر اریان کو دیکھ نرمی سے بولی

پھر دوبارہ مریم کو چیک کرنے لگی

ان کی نظر بھی اتار دیے گا ماشاءاللہ بہت پیاری ہیں اپ کی بہوں!! مریم کا معصوم اور حسین چہرہ دیکھ ڈاکٹر کہے بنا رہ نہ سکی!! مریم دیکھنے میں بہت خوبصورت تھی اسے دیکھتے ہی دل کرتا تھا کہ بندہ اس کی جانب راغا ہوتا جائے!!

شکریہ !! ڈاکٹر کی بات پر امیرہ بیگم نم آنکھوں سے دھیما سا مسکرائی تھی ایک طرف بیٹی کا دکھ دوسری طرف بیٹی جیسی بہو کا دکھ!! ہر مشکل ایک ساتھ ارہی تھی

انہیں زیادہ سے زیادہ ہیلدی فروٹس دیں تاکہ ان میں تھوڑی جان بنے خون کی بھی کافی کمی ہے ان میں دیکھیں ان کے ہاتھ مکمل سفید ہو رہا ہے!! ان کو فروٹس وغیرہ دیں ان کی ڈائٹ کا خیال رکھیں ورنہ انے والی زندگی میں ان کے لیے پرابلمز کھڑی ہو سکتی ہیں اسپیشلی

ڈیورنگ دا پریگنینسی!! ڈاکٹر مریم کے ہاتھ دیکھتی اُنہیں آگاہ کرنے لگی جب کے اُن کی آخری بات پر اریان اریان کو بے ساختہ پھندا لگا تھا اُس نے اگلے لمحے گلاس اٹھا کر اپنے لبوں سے لگاتے اک گھونٹ میں سارا اپنے گلے میں اتارا تھا!!

امیرہ بیگم جو ڈاکٹر کی بات پر جی کہنے لگی تھی اب دونوں پیچھے متوجہ ہوئی تھی!!

جہاں اریان پانی پی کر گلاس ٹیبل پر رکھ رہا تھا

اریان بچے کیا ہوا ؟؟ امیرا بیگم پریشانی سے استفسار کرنے لگی

کچھ نہیں امی ٹھک ہُوں میں!! اریان خود کو نارمل کرتا واپس فون کھولیں اس میں متوجہ ہوا تھا

چلے مجھے اجازت دیں !! خیال رکھیں ان کا بہت سارا اور ان کی ڈائٹ کا تھوڑی صحت بنائیں ان کی اور کوشش کریں الرجی والی چیزوں سے انہیں بہت دور رکھیں یہ کسی چیز کو کنزیو نہیں کر پائیں گی اگر کوئی چیز یا الرجی ان پر اٹیک کرے گا تو وہ آسانی سے کر جائے گا ان کے اندر بیماری سے لڑنے والے ہارمونز بہت ہی کم ہوں گے !! اس لیے ان کی صحت کا خیال رکھیں تاکہ چھوٹی چھوٹی بیماریاں ان پر اٹیک نہ کر سکیں!!

ڈاکٹر کہتی کھڑی ہوئی

بہتر ڈاکٹر !! میں خیال رکھونگی اب !! امیرا بیگم نے فوراً جواب دیا تھا

ڈاکٹر کہتی کھڑی ہوئی جب میرا بیگم نے ملازمہ کو اشارہ کیا جس پر وہ ڈاکٹر کو لیے باہر کی جانب بڑھی تھی اور وہی کے وہی وہ فیس بھی دے چکی تھی اب پیچھے کمرے میں مریم امیرا بیگم اور اریان موجود تھے جب کے میرا بیگم اریان کو گھور رہی تھی !! اور اریان اس سے انجان فون پر دیکھ رہا تھا

اریان ؟؟ امیرا بیگم نے سخت لہجے میں اریان کو پکارا جب اریان نے نظر اٹھائے انہیں سوالیہ نظرو سے دیکھا

یہ کیا ہے سب ؟؟امیرا بیگم سنجیدگی سے بولی

کیا امی؟؟ آریان نے سوالیہ نظریں لیے دیکھا تھا

میں نے کہا تھا نا مریم کی حالت کہیں نہ کہیں اپ کی وجہ سے ہے !! سنا ہے نہ ڈاکٹر نے کیا کہا؟.

توجہ کی ضرورت ہے اُسے کمزور ہے وہ!! امیرا بیگم اریان کو دیکھ بولی

امی میں نے ٹھیکا نہیں لیا ہوا اس کا!! اریان مریم کو گھورتا ہوا بولا

نکاح کے دستخط خود ہی کیے تھے نا؟؟ یا زبردستی کسی نے ہاتھ پکڑ کے کروائے تھے!! نکاح نامے پر دستخط کرنے کا مطلب ہوتا ہے اب وہ بچی مکمل طور پر آپ کی ذمہ داری ہے!!امیرا بیگم سختی سے بولی

یہ نکاح کے دستخط اس کی ذمہ داری اٹھانے کے لیے نہیں بلکہ بدلے کے طور پر کیے گئے تھے امی اور اپ یہ بات اچھی طرح جانتی ہیں !! صرف اپ کی وجہ سے یہ اب تک اپ کو اس طرح دکھ رہی ہے!!

میرا بس چلے تو ہمیشہ کے لیے قصہ ختم کر دوں !!نہ کوئی الرجی والا دھواں اس کے اندر جائے گا اور نہ یہاں پہ دماغ خراب ہو گا میرا!! حرین کو گیے بارا گھنٹے ہو چکے ہیں !! اس کی اب تک کوئی خبر نہیں ہے اور یہاں میں اُسے ڈھونڈنے کے بجائے اس فضول چیز میں لگا ہوا ہُوں!! آریان غصے سے بولا اُس کا ضبط جواب دے رہا تھا

یہ فضول چیز نہیں ہے !! ڈاکٹر نے جو کہا ہے اج سے اس سب چیزوں پر عمل ہو گا اس کی ڈائٹ کا خیال رکھنا ہے اریان ورنہ ڈاکٹر نے کہا نا انے والی زندگی میں مشکلات کھڑی ہوں گی !! امیرا بیگم اریان کو دیکھ بولی

کون سی انے والی زندگی؟؟ کس زندگی کی بات کر رہی ہے آپ؟

جہاں محض بدلا ہے جہاں صرف رسوائی ہے؟ اریان نے انہیں سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا

اریان میں اپ دونوں کی انے والی زندگی کی بات کر رہی ہوں!!امیرا بیگم اُسے دیکھ بولی

میں بھی وہی بول رہا ہوں امی!! ہمارے انے والی زندگی کوئی بھی نہیں ہے!! میں کبھی نہیں بھول سکتا کہ وہ کس نسبت سے ائی ہے میں کچھ بھی بھول سکتا ہوں لیکن اپنے ازبک کو نہیں!!

ابھی اور انے والی زندگی میں کبھی بھی اسے ویسی زندگی کبھی نہیں ملے گی جس طرح اپ چاہتی ہیں!!

جیسا چل رہا ہے امی ویسا چلنے دیں کیونکہ اگر میں اپنی ضد پر اگیا تو اپ اچھی طرح جانتی ہیں کہ پھر کوئی مجھے میری زد سے نہیں ہٹا سکتا!!

اب میں فضول یہاں پر وقت اس لڑکی کے لیے برباد نہیں کر سکتا!!

اللہ حافظ !! اریان انہیں دیکھ کہتا اپنی گاڑی کی چابیاں اور موبائل اٹھاتا کمرے سے نکلتا چلا گیا!!

پیچھے امیرہ بیگم نے نفی میں سر ہلایا وہ جانتی تھی ان سب کے لیے وقت درکار ہے!! جس طرح کی زندگی وہ اریان اور مریم کو ایک ساتھ دیکھنا چاہتی ہیں وہ اسان نہیں تھی اور ابھی تو بالکل ممکن نہیں تھی!!

امیرا بیگم بیڈ پر بیٹھی تھی !! انہوں نے مریم کی پیشانی چومی ڈاکٹر کہہ کر گئی تھی اسے دو سے تین گھنٹے میں ہوش اجائے گا!!

جس کے فورا بعد اسے کچھ کھلانا ہے!! کیونکہ اس کا پیٹ کھالی تھا لیکن پھر بھی ڈرپ بہت ضروری تھی اس لیے ڈاکٹر نے لگا دی تھی!!

زریام سے گاڑی چلانا دشوار ہورہا تھا !! اس سے گاڑی نہیں چل رہی تھی ایزل کی وہ باتیں کسی خنجر کی طرح اس کے وجود پر وار کرتی اسے لمحہ بالمحہ توڑ رہی تھی!!

اس کی ایزل ایسی تو نہیں تھی چند دنوں میں وہ اتنا کیسے بدل سکتی تھی!!

زریام حارش ڈرائیونگ کر رہا تھا وہ اس پاس کی گاڑیوں کو بھی نہیں دیکھ رہا تھا اس کا دماغ کام نہیں کر رہا تھا انکھوں کے سامنے دھندلاہٹ ارہی تھی!!

سر میں ہوتے شدید درد پر اس نے جھٹکے سے گاڑی روکی تھی!!

اہ !! وہ اسٹیرنگ پر طاقت سے ہاتھ مارتا چیخا تھا!! شاید وہ کہیں اپنا سکون ڈھونڈ رہا تھا جو ایزل اپنے ساتھ چھین کر لے کر جاچکی تھی!!

کوئی اتنا بے رحم کیسے ہوسکتا ہے ؟؟ زریام کے دل میں خیال آیا تھا

اگر اس کی جان لینی تھی تو ایک ہی بار گولی اس کا وجود میں اتار کر لے لیتی یوں لمحہ بالمحہ اسے زندگی بھر تڑپنے کے لیے کیوں چھوڑ دیا گیا تھا؟؟

زریام نے پھر گاڑی اسٹارٹ کی تھی!! ایک بار پھر وہ ہارش ڈرائیونگ کرنا شروع کر چکا تھا!!

زریام بار بار اپنا چہرہ جھٹک رہا تھا اس کی انکھوں میں بار بار دھندلاہٹ ارہی تھی!!!

اس نے لمحے کے لیے اپنی انکھیں بند کر کے کھولی تھیں جب اگلے لمحے ایک لڑکی کی زریام کی گاڑی سے ٹکر ہوئی تھی ہارش ڈرائیونگ کی وجہ سے وہ لڑکی زریام کی گاڑی سے ٹکراتی ایک چیخ کے ساتھ دور جا کر گری تھی!!

کسی کی چیخ اور سامنے اس لڑکی کو اچھل کر دور گرتے دیکھ زریام نے جھٹکے سے بریک لگا کر گاڑی روکی تھی اس کی گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی!!!

زریام نے تیزی سے گاڑی کا دروازہ کھولا وہ گاڑی سے اترتا تیزی سے اگے کو بڑھا!! پورا روڈ کھالی تھا اُس لڑکی کے سر سے خون نکل رہا تھا اور وہ موقع پر ہوش بیگانہ ہو چکی تھی!!

زریام نے اِدھر ادھر دیکھا کہ کوئی لڑکی ہو اور اسے اٹھا کر زریام کی گاڑی میں رکھ سکے لیکن اس پاس کوئی نہیں تھا زریام نے اس کا گال تھپتھپایا لیکن وہ بے ہوش تھی !!

زریام نے آسمان کو دیکھا تھا ! وہ اسکی غیر محرم کو ہاتھ نہیں لگانا چاہتا تھا لیکن یہ مجبوری تھی!!

تیری رضا یا رب!! اس کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے اگر وقت پر ڈاکٹر کو نہ دکھایا غلطی کی ہے سدھارنا ہے!! زریام اسمان کی جانب کہتا واپس نیچے متوجہ ہوا اس نے اس لڑکی کو اپنی

باہوں میں اٹھایا تھا پھر تیزی سے گاڑی کی جانب بڑھا زریام نے اس لڑکی کو پیچھے کی سائیڈ ترتیب سے لٹایا اور خود تیزی سے اکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی!!

زریام کا دماغ اب بھی درد سے پھٹ رہا تھا!! لیکن ابھی اس لڑکی کی جان ضروری تھی جس کی حالت زریام کی وجہ سے ہوئی تھی!!

زریام تیز ڈرائیونگ کرتا گاڑی کا رخ ہاسپٹل کی جانب بڑھا چکا تھا اس لڑکی کے سر سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا!!

کچھ ہی دیر میں بارش ڈرائیونگ کے بعد زریام کی گاڑی ہاسپٹل کے اگے رکی تھی!! زریام تیزی سے گاڑی سے اترتا اُس کی جانب ایا !!

اُس نے دروازہ کھولتے اُس لڑکی کو اپنی باہوں میں بھرا تھا!! زریام اُسے لئے تیزی سے اندر کی جانب بڑھا تھا !!

اس کے سر سے نکلتا مسلسل خون تیزی پکڑ رہا تھا ! زریام تیزی سے اندر داخل ہوا!!

ڈاکٹر !! ڈاکٹر !!

زریام نے داخل ہوتے ہی بلند اواز میں پکارا جب نرس اور ڈاکٹر بھاگتے ہوئے زریام کی جانب آئے

جب کے اک نرس اسٹریچر لیے تیزی سے آگے ائی تھی!! زریام نے فوراً اُس لڑکی کو اس ٹریچر پر لٹایا

جلدی دیکھے انہیں !! خون بہت تیزی سے نکل رہا ہے انہیں کچھ نہیں ہونا چاہیے!! زریام نے ڈاکٹر کو دیکھ کہا

جب وہ فورا اسباب میں سر ہلاتے تیزی سے اسے لیے اپریشن تھیٹر کی جانب بڑھے تھے اس کے کپڑے پورے خون میں ہو چکے تھے!!

زریام نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا!! اگر اس لڑکی کو خدانخواستہ کچھ ہو جاتا تو زریام نے ہمیشہ زندگی بھر گلٹ میں ہی رہنا تھا!!

کیا ہوگیا ہے مجھے !! دھیان سے گاڑی نہیں چلا سکتا تھا میں !! اپنی مشکل میں کسی اور کی جان جان جھوکے میں ڈال دی!! زریام اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا غصے سے خود سے مخاطب ہوا!!

اب اس کا دماغ تین طرف الجھا ہوا تھا پہلے حورین کا جانا پھر ایزل کا اس کا دل زخمی کرنا اور اب اس کی وجہ سے کسی کی جان مشکل میں آجانا !!

اچانک زریام کا موبائل بجا تھا !! اُس نے موبائل کھولتے سامنے کیے !!

سامنے لالا نام جگمگا رہا تھا !! اُس نے فوراً فون کان سے لگایا

السلام علیکم لالا!! اُس نے ادب سے سلام کیا

وعلیکم السلام کہاں ہو صبح سے زریام !! آریان کی آواز سنائی دی

لالہ میری گاڑی سے ایک لڑکی کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اس کے سر سے بہت خون بہ رہا ہے میں اسے لیے ہاسپٹل ایا ہوں بس دعا کریں لالا کہ اس کی جان بچ جائے اگر اسے کچھ ہو گیا تو ساری زندگی میں اس احساس سے کیسے جیوں گا کہ میری وجہ سے کسی بے گناہ کی جان چلی گئی!! زریام پریشانی سے بولا

ان کے لیے گنہگاروں کو مارنا کوئی مشکل بات نہیں تھی لیکن بے گناہ کو جان سے مارنا اک بہت بڑی اُخوت تھی اُس کی نظر میں !!

ایکسڈنٹ ؟؟ کیا ہوا ہے زریام اج تک تم سے کو ایکسیڈنٹ نہیں ہوا کچھ ہوا ہے ؟؟اریان زریام کی اواز سے سمجھ چکا تھا کے اُسے کچھ ہوا ہے

یوں سمجھ لیں لالا جیسے کسی نے میرے جسم سے روح نکالی ہو!! اور میں مردہ ہوچکا ہُوں!! زریام بکھرے لہجے میں بولا مقابل میں موجود اریان نے گہرا سانس لیا تھا!!

آریان ڈرائیونگ کر رہا تھا جس کی وجہ سے سگنل این میچ ہوتے کال کٹ ہوئی تھی!! اریان نے حورین کی تلاش ہر جگہ جاری کروادی تھی!!

وہ خود بھی جارہا تھا!! بظاہر تو سب دکھنے میں نارمل لگ رہا تھا لیکن اندر سے حورین کی پریشانی اسے کھائے جا رہی تھی!!

دوسری جانب سکندر شاہ اپنے کمرے میں سے باہر نہیں ائے تھے وہ بس کمرے میں بیٹھے تھے امیرہ بیگم ان سے کوئی بات نہیں کر رہی تھی!!

جس طرح انہوں نے ان کی بیٹی پر بھروسہ توڑا تھا امیرہ بیگم ان سے کبھی بات بھی نہیں کرنا چاہتی تھی!!

امیرا بیگم مطمئن تھی کیونکہ اریان کو حرین پر بھروسہ تھا!! جس کا مطلب تھا سب ٹھک ہے !! اور وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اریان حرین کو بہت جلد ڈھونڈ لے گا!!

اریان کے ذہن میں محض حورین تھی !!

دوسری جانب مریم پر کمفرٹر ڈالتی امیرہ بیگم نیچے ائی تھی!!

وہ اپنے کمرے کی اور بڑی تھی جب اندر داخل ہوتے ہی ان کی نظر سکندر شاہ پر پڑی جو صوفے پر بیٹھے صوفے کی پشت سے اپنا سر ٹکائے انکھیں موندے کسی گہری سوچوں میں گم تھے!!

پتہ چلا تمہاری بیٹی کا کچھ؟؟ آنکھیں مندے ہی اُنہوں نے سوال کیا

جب کے اُن کی بات پر امیرا بیگم نے بے یقینی سے انہیں دیکھا تھا!!

تمہاری بیٹی؟ لمحے میں وہ اب ہماری بیٹی سے صرف میری بیٹی ہو گئی؟؟ امیرا بیگم بے یقینی سے بولی

میری بیٹی اپنے باپ اور بھائی کی عزت یوں اچھال کر نہیں جا سکتی!! انہوں نے اپنی آنکھیں کھولی تھی

اتنی جلدی بھروسہ کھو دیا اپنی ہی بیٹی پر اپ نے !!بچپن سے لے کر اب تک اپ نے ہی اسے پالا ہے اتنا سا بھی بھروسہ نہیں کر پائے اپ اس پر؟؟ امیرا بیگم کو حیرت ہورہی تھی

تمہیں اب بھی لگ رہا ہے کہ شہرام غلط ہے؟؟ انہوں نے سوالیہ نظروں سے پوچھا تھا

ہاں وہ غلط ہے !! امیرا بیگم نے دوب دو جواب دیا وہ پہلی بار سکندر شاہ کو اس طرح جواب دے رہی تھی!!

وہ غلط اسلئے لگ رہا ہے کیونکہ تمہاری بیٹی ہے حورین !! اریان کو کہو جب بھی کسی کے ہاتھ اُسے ملے تو سیدھا گولی مارو دے دونوں کو!! اس حویلی میں دوبارہ نہ قدم رکھے وہ دونوں!! سکندر شاہ سفاکی سے بولے جب امیرا بیگم نے بے یقینی سے انہیں دیکھا!

آپ کو اپنی پرورش پر بھروسہ نہیں ہے !! خود کو اتنا بھی مت مجبور کریں کہ جب سچ سامنے ائے میری بچی کی بے گناہ ہی سامنے ہو اپ اس سے نظریں تک نہ ملا پائیں!! امیرا بیگم اُنہیں دیکھ سنجیدگی سے بولی پھر ڈریسنگ ٹیبل سے کچھ میڈیسن نکالنے لگی

مجھے ملانی بھی نہیں ہے تمہاری بیٹی سے نظریں!! سکندر شاہ جذبات اری کہتے واپس صوفے کے پشت سے ٹیک لگاے آنکھیں موند چکے تھے جب کہ امیرہ بیگم بھی نفی میں سر ہلاتی دوائی اٹھاتی اب کمرے سے نکلتی چلی گئ انہیں اس کمرے میں رہنے سے بھی کوفت ارہی تھی وہ سکندر شاہ کے اس پاس بھی نہیں دکھنا چاہتی تھی!!

حورین صوفے پر بیٹھی بیٹھی سو چکی تھی !! رات بھر نہ ارحاب کمرے میں ایا تھا اور نہ وہ اٹھ کر کہیں گئ تھی وہ صوفے پر بیٹھے بیٹھے ہی سو چکی تھی جب صبح کے چھ بجے کمرے کا دروازہ کھول کر ارحاب کمرے میں داخل ہوا اسے نہیں پتہ تھا کہ حورین اسی کمرے میں ہے!!

وہ ہاتھ میں سگریٹ اور لائٹر تھامے داخل ہوا تھا اریان اور ارحاب میں بہت ساری چیزیں ایک جیسی تھی ان کا غصہ اور سب سے بڑی بات وہ دونوں ہی غصے اور سوچوں میں ہمیشہ سگریٹ پیتے تھے!!

ارحاب داخل ہوا جب نظر صوفے پر بیٹھے بیٹھی سوئی حورین پر پڑی!! اُسے دیکھتے ہی ارحاب نے قدم اُس کی جانب بڑھائے تھے!!

ارحاب کی آنکھوں میں اس وقت خون اترا ہوا تھا !! وجہ کوئی نہیں جانتا تھا !! ارحاب کرسی رکھتا اُس کے سامنے بیٹھا تھا !!

ارحاب نے سنجیدگی چہرے پر سجائے بغور اس کا چہرہ دیکھا تھا!!

معصوم چہروں کے پیچھے چھپا فریب صرف سنا تھا اور اج دیکھ بھی لیا !!

اسی معصوم چہرے کے پیچھے چھپا وہ نفرت کا گھاٹ جو مریم کے لیے تمہارے دل میں تھا اسے کس طرح چکاؤ گی تم؟؟ دل کرتا ہے اک ساتھ ہی سارے بدلے لے کر قصہ ختم کر دوں!!

لیکن پھر مریم یاد اتی ہے ایک ساتھ تمہیں اذیت دے کر موت دینا نا تمہارے لیے اذیت کا حامل ہو گا نہ تمہارے باپ اور بھائی کے لیے جس طرح میری بہن لمحہ بہ لمحہ تڑپ رہی ہے اسی طرح تم ہر لمحے تڑپو گی !!

ارحاب اُس کے چہرے پر نظریں جمائے اک اک لفظ پر زور دے رہا تھا !! ارحاب کے ہاتھ میں گن بھی موجود تھی جسے وہ سیدھے ہاتھ میں تھاما ہوا تھا!!

ارحاب نے اپنی گن سے اُس کے چہرے پر پیشانی سے لے کر تھوڑی تک اک لکیر کھینچی تھی!!

اپنے چہرے پر کچھ چبن محسوس کرتے حرین میں بیدار ہوئی تھی مسلسل کوئی چیز اپنی پیشانی سے لے کر تھوڑی پر رینگتے دیکھ یک دم اس کی انکھ کھلی تھی!!

حورین نے دھمی دھمی آنکھ کھولی پھر اپنے گال پر کچھ محسوس کرتے اس نے جھٹکے سے سیدھا چہرہ کیے سامنے دیکھا!! جہاں ارحاب بیٹھا سرد نظروں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا !!

نظر اپنے گال پر رکھی گن پر گئی تو حورین کی روح فنا ہوئی تھی !!

انکھوں میں یک دم خوف اترا تھا!!

گ۔گن ا۔اسے پیچھے ! حورین کی اواز لڑکھڑا رہی تھی اور انکھوں میں تیزی سے نمی اتر رہی تھی وہ ہل نہیں رہی تھی اس ڈر سے کہ ابھی ہلی تو گن چل جائے گی!!

تمہیں لگتا ہے تُم سے پوچھ کر پیچھے کرونگا ؟؟ ارحاب نے ایبرو اٹھائے استفسار کیا

پ۔پلز ا۔اسے پیچھے !! حورین کی سانسیں اکھڑ رہی تھی انسو پھر پھسل پھسل کر گال پر گر رہے تھے!!

آنکھوں میں خوف کے سوا کچھ نہ تھا !!

یہ خوف تب نہیں ایا تھا جب اپنے لفظوں سے اُسے تکلیف دے رہی تھی؟؟ ارحاب دبی دبی آواز میں غرایا وہ رات بھر سویا نہیں تھا ثبوت اُس کی آنکھیں تھی !!

جب کے ارحاب کے غرانے پر حرین سختی سے اپنی انکھیں میچی تھی !!

ارحاب نے کچھ لمحے بعد نرمی سے گن پیچھے کرتے گن پر پھینک ماری پھر کرسی کی پشت سے ٹیک لگاے سیدھا بیٹھا !!

اپنے چہرے سے گن ہٹتی محسوس کرتے حورین نے رکا ہوا سانس ایک گہرا سانس لیے برابر کیا تھا!!

حورین اپنے انسو صاف کر رہی تھی لیکن وہ بار بار ارہے تھے!!

کوئی کام اتا ہے کرنا یا صرف بے گناہوں کو اپنے لفظوں سے مات دینی اتی ہے؟؟ ارحاب نے ایبرو اٹھائے استفسار کیا

وہ اُسے طنز کر رہا تھا جو حورین کو تکلیف دے رہے تھے

اس کی بات پر حورین خاموش رہی تھی !! بولتی بھی کیا !؟

اُسے خاموش دیکھ ارحاب اپنا ضبط کھوتا اُس کے قریب ہوا !!

ارحاب نے اُس کے سر کے پیچھے ہاتھ رکھتے اُس کا چہرہ اپنے نزدیک کیا تھا !!اچانک ہونے والے حملے کیلئے حورین تیار نہیں تھی وہ جھٹکے سے اُس کے قریب ہوئی تھی !!

اُن دونوں کا چہرہ اتنا نزدیک تھا کے ارحاب کی گرم سانسیں حورین کے چہرے پر پڑتی اُس کا چہرہ جھلسا رہی تھی !!

میری اک بات کا جواب چاہیئے مجھے !! ارحاب اُس کے چہرے پر غرایا جب کہ حورین سختی سے اپنی انکھیں میچ چکی تھی دھڑکنے تیزی سے دھڑکنے لگی تھی !!

اُس کی سخت گرفت اپنے سر پر محسوس کرتے حورین نے اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا !! لیکن اُس کی گرفت میں کوئی کمی نہ ائی وہ خون برساتی انکھوں سے حورین کو دیکھ رہا تھا!!

جس کے چہرے پر اب تکلیف کے آثار تھے!!

جبکہ حرین کی انکھوں سے انسو مسلسل بہے رہے تھے!! جو شاید ارحاب کو سکون دے رہے تھے !!

ارحاب نے گن اُس کے چہرے پر رکھ اُس کے گال سے انسوں گن کی مدد سے بے رحمی سے صاف کیے تھے دوبارہ گن اپنے اتنے قریب دیکھ حورین کی جان لبوں کر ائی تھی!!

اُس نے گن کو اپنے اتنے قریب دیکھ اک بار پھر سانس روکی تھی !! وہ بھلے ہی بہت مضبوط تھی لیکن گن کے آگے اُسے کچھ نہیں دکھتا تھا !!

ارحاب گن کی نوک سے اُس کے گال کے انسوں سائڈ جھاڑتا تنزیہ مسکرایا تھا !! اُس کی مسکراہٹ دیکھ حورین نے بے ساختہ سانس لی تھی !!

حورین کے انسوں کتنی تیزی سے نکل رہے تھے شاید اسے بھی معلوم نہیں تھا!! جب کے اُن کے چہرے اب بھی عام دوسرے کے اتنے ہی نزدیک تھے !!

ارحاب اُس کی آنکھوں میں مسلسل دیکھ رہا تھا ارحاب جب جب اُسے دیکھ رہا تھا مریم کا معصوم چہرہ اُس کی آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا!

ا۔ارحاب !! اُس نے اپنے سر میں ہوتے شدید درد کو محسوس کیے اُس کی گرفت اسان کرنی چاہی تھی جب کے اُس کے لبوں سے پہلی بار اپنا نام سنتے ارحاب کے لبوں پر تنزیہ مسکراہٹ ائی تھی

اور اگلے لمحے وہ مسکراہٹ سرد تاثرات میں تبدیل ہو چکی تھی ارحاب نے جھٹکے سے سر کے پیچھے سے اپنا ہاتھ ہٹایا اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھا !!

حورین نے فوراً اپنا دوپٹہ درست کیا تھا؛! جب کے ارحاب سرخ آنکھیں لیے بس اُسے دیکھ رہا تھا!!

جب دروازہ بجا !! ارحاب نے انے والے کو انے کی اجازت دی جب ایلسا کمرے میں داخل ہوئی !!

سر آپ کی کافی!! ایلسا نے کافی کا کپ آگے بڑھایا جب کے نظریں حورین پر تھی جو ایلسا کو دیکھ مزید اپنا چہرہ جھکا چکی تھی گویا وہ اُس کا رونا نا دیکھ سکے!!

رکھو یہاں!! ارحاب نے سامنے اشارا کیا جب ایلسا کافی رکھتی دوبارہ حورین کو دیکھتی دھیرے سے کمرے سے نکلتی چلی گئی!!

زریام پریشانی سے ووٹ کے آگے چکر کاٹ رہا تھا اپریشن تھیٹر کا دروازہ اب تک بند تھا اندر موجود لڑکی کی خبر اب تک کوئی نہیں ائی تھی!!

وہ پریشانی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا امید کر رہا تھا کہ وہ لڑکی ٹھیک ہوگی!! جب اچانک اپریشن تھیٹر کا دروازہ کھولتے ہیں ڈاکٹر باہر ائے

پیشنٹ کے ساتھ آپ ہیں؟؟ ڈاکٹر زریام کو دیکھ بولے جب فورا ڈاکٹر کے پاس ایا

یس میں ہی ہوں !! کیسی طبیعت ہیں اُن کی؟؟ زریام نے بے صبری سے پوچھا

دیکھے آپ کے پیشنٹ کے سر پر بہت گہرائی چوٹ ائی ہے !! اس کے علاوہ ان کا کافی خون بھی بہہ چکا ہے!! ہمارے پاس جو بھی خون اویلیبل تھا وہ ہم نے ان کو چڑھا دیا ہے ہمیں مزید خون کی ضرورت ہے !!! ڈاکٹر زریام کو دیکھ بولے

کیا خون ہے اُن کا ؟ زریام نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

-O

یہ بہت ریر خون ہے ہمارے پاس اس کا ارجنٹ کوس نہیں ہے!! ڈاکٹر نے اسے اگاہ کیا

میرا خون -0 ہے اپ کو جتنا خون چاہیے اپ لے لیں لیکن اس لڑکی کی جان بچا لیں انہیں کچھ نہیں ہونا چاہیے!! زریام پہلی بار زندگی میں کسی سے درخواست کر رہا تھا وہ واقعی اس لڑکی کی زندگی چاہتا تھا وہ نہیں چاہتا تھا اس کی وجہ سے ایک فیملی بکھر جائے!!

ٹھیک ہے اپ اجائیں میرے ساتھ!! ڈاکٹر کہتے اگے کو بڑھے تھے زریام بھی ان کے پیچھے بڑھا تھا

جاتے جاتے زریام نے اپریشن تھیٹر کے دروازے سے دیکھا تھا اس لینی کو ابھی بھی ڈاکٹروں نے گھیرا ہوا تھا!!

زریام کا دماغ ہر جگہ الجھا ہوا اس کے سر میں درد کا سبب بن رہا تھا!!

ڈاکٹر نے زریام کا خون لیا !!

ڈاکٹر !! ڈاکٹر خون لے کر جانے لگے جب زریام کی اواز پر ان کے قدم رکے وہ پیچھے مڑے تھے

میرا خون ضائع نہیں جانا چاہیے یہ اس کی زندگی کے لیے کام انا چاہیے!! زریام سامنے نظر جمائے بولا ڈاکٹر سمجھ چکے تھے اس لڑکی کی جان زریام کو بہت عزیز ہے!!

ہم کوشش کر رہے ہیں!! ڈاکٹر نے جوابا کہا

کوشش نہیں سفل چاہیے مجھے اس کا اپریشن !!اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے ساری زندگی کا سوال ہے !! زریام ہنوز سامنے نظر جمائے بولا

جب کے ڈاکٹر اسباب میں سر ہلاتے اب اپریشن تھیٹر کی جانب دوبارا بڑھ چکے تھے!!

زریام نے کرسی کی پشت پر اپنا سر ٹکاتے انکھیں موندی تھی جب ایزل کے الفاظ اس کی دماغ میں چلنے لگے زریام نے بے اختیار اپنا سر ہاتھ میں تھاما تھا!!

اچانک ہی زریام کی انکھوں میں سرخی اتری تھی!!

کمزور پڑھ رہا ہوں محبت میں لیکن یہ نہیں بھولوں گا میں کوئی عام شخص نہیں بلکہ زریام شاہ ہوں !!

مجھے تم سے محبت ہے اور ہمیشہ رہے گی لیکن جس طرح تم نے میری محبت کو گالی بنا دیا ہے وہ میں کبھی نہیں بھولوں گا جس سے ہم پیار کرتے ہیں اس کے ساتھ کسی شخص کا نام بھی دیکھ کر کیسے تکلیف ہوتی ہے تم بھی محسوس کرو گی!!

میں سیدھا کسی کو اپنی زندگی میں شامل کروں گا!! اور سب سے پہلا پیغام تُم دیکھو گی!!

زریام نے اپنے تکلیف ہوتے دل کو پھر نظر انداز کیا تھا وہ محبت میں کمزور پڑ رہا تھا لیکن وہ پڑنا نہیں چاہتا تھا لیکن تاریخ گواہ ہے محبت کرنے والے ہمیشہ کمزور پڑے ہیں!!

زریام نے ایزل سے شاید حد سے زیادہ ہی محبت کر لی تھی؛؛اس کا نتیجہ کچھ یہ نکلا تھا جب وہ اس کی محبت کو ٹھکرا کر گئی تو زریام سے برداشت نہیں ہو رہا تھا!!

کسی چیز کی امید نہ لگائی جائے اور وہ ہو جائے بہت تکلیف ہوتی ہے زریام اس چیز محسوس کر چکا تھا!!

میں نے تمہیں ٹوٹ کر چاہا تھا!! میری محبت کا یہ سلا تو میں ڈیزرو نہیں کرتا تھا!! زریام اٹھ کر ہاسپٹل کی بالکنی میں جا کھڑا ہوا تھا جہاں سے پورا شہر نظر ارہا تھا!!

لمحہ بہ لمحہ اس کی انکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھی ایزل کے الفاظ اسے پاگل کر رہے تھے!!

زریام کو بے اختیار سانس لینے میں مسئلہ ہوا تھا جب ایزل کے یہ الفاظ اس کے کانوں میں گونجے تھے " میری شادی ہے عرش کے ساتھ" اس کے الفاظ پر زریام نے بے ساختہ گہرے گہرے سانس لینے کی کوشش کی تھی!!

اس کے قدم اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے؛کیونکہ ابھی ابھی اس کا کافی خون جسم سے لیا گیا تھا اور اس کے بعد زریام نے کوئی جوس وغیرہ نہیں پیا جس کی وجہ سے اسے تھوڑے تھوڑے سے چکر ارہے تھے جسے وہ اپنے اوپر سوار نہیں کر رہا تھا! ابھی بے ساختہ وہ پیچھے کو ہوتا جب ایک ادمی نے اُسے تھاما !!

زریام نے گردن گھمائے اس شخص کو دیکھا تھا!! جس کی داڑھی کافی لمبی تھی اس کی عمر اتنی نہیں لگ رہی تھی لیکن اس کے ہلیے نے اسے کافی بتر بنایا ہوا تھا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے قمیض سینے سے تھوڑی پھٹی ہوئی تھی!!

اس کی انکھیں بھی کافی سرخ تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کافی دنوں سے سویا نہیں ہے!!

سنبھال کر لڑکے;!! اس نے اپنی بھاری اواز میں کہا تھا زریام نے بغور اس کا چہرہ دیکھا تھا

جب کہ وہ شخص بھی بہت غور سے زریام کے نقوش پڑھ رہا تھا پھر بے ساختہ کچھ دیر بعد مسکرانے لگا

اس کے مسکرانے پر زریام نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا تھا وہ کیوں مسکرا رہا تھا بھلا؟؟

کیا ہوا ؟ اپ مسکرا کیوں رہے ہیں؟؟زریام نے سوالیہ نظروں سے پوچھا تھا

لگتا ہے تم بھی محبت میں ہارے ہوئے انسان ہو!! وہ زریام کے روبرو اتا عجیب سا مسکرا رہا تھا

جبکہ اس کی بات پر زریام کے لبوں پر بھی تھکی ہوئی مسکراہٹ ائی تھی!

اپ کو کیسے پتا؟؟ زریام نے الٹا سوال کیا تھا ان سے

بہت اچھی طرح سے ٹوٹے ہوئے انسانوں کا چہرہ پڑھنا اگیا ہے مجھے بہت ٹوٹے ہوئے لگ رہے ہو کسی اپنے نے دھوکا دیا ہے؟؟ انہوں نے زریام کے نقوش بھانپتے کہا

جبکہ ان کی بات پر زریام کے انکھوں کے سامنے ایک بار پھر اپنی ایزل کا چہرہ گھومنے لگا تھا جو بہت بے دردی سے سب زخمی کر کے گئی تھی!!

وہ شخص میرے دل میں بستا تھا میری پہلی محبت تھی ٹوٹ کر چاہا تھا میں نے اسے!! اس کے علاوہ کبھی کسی لڑکی کو اپنی زندگی میں تصور نہیں کیا!! میرا ماننا تھا محبت ایک بار کرو لیکن دل و جان سے کرو!! بہت محبت کرتا ہوں میں اس سے!! زریام سامنے نظریں جمائے تھکے ہوئے لہجے میں بولا

اس کی اواز بہت تھکی تھکی لگ رہی تھی!!

محبت روگ ہے میرے بھائی!! اگر سو بندے محبت کرتے ہیں تو سفل صرف دس کی ہوتی ہے باقی 90 تو ہماری طرح ٹوٹے عاشق رہ جاتے ہیں!! وہ ذریام کو دیکھ بولا جب زریام نے بے ساختہ اسے دیکھا تھا

یعنی آپ بھی؟؟زریام نے سوالیہ نظروں سے پوچھا جب انہوں نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

یہ دیکھ رہے ہو محبت میں ناکامی کا سبب ہے کسی زمانے میں!! میں بھی تمہاری طرح ہی ہوا کرتا تھا میں نے بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہا تھا تم جانتے ہو جب اس نے میری محبت کو ٹھکرایا تھا تو میں اسی جگہ جہاں تم کھڑے ہو اکر کھڑا ہوا تھا!!پھر اُس کے بعد اج تک یہی رہتا ہُوں!!

انہوں نے زریام کو مسکرا کر بات بتائی تھی وہ مسلسل مسکرا رہے تھے زریام یہ چیز بغور محسوس کر رہا تھا!!

محبت میں ناکامی ہوئی تھی لیکن اپ کی فیملی بھی تو ہوگی نا اپ واپس گھر کیوں نہیں گئے ہمیشہ کے لیے یہیں کیوں رہ گئے؟؟زریام نے الجھ کر پوچھا

یہی تو غلطی ہو گئی!! اب جو جو ٹوٹا ہوا شخص یہاں اتا ہے میں اسے یہی سمجھاتا ہوں کہ محبت میں ناکامی کے بعد اپنے گھر والوں کو اپنی ماں کو کبھی مت چھوڑنا میں نے بھی محبت میں ناکامی کے بعد اپنی ماں کو اکیلا چھوڑ دیا تھا میں خود تو اپنی الجھنوں میں قید ہو چکا تھا اور وہاں میری ماں مجھے یاد کرتی کرتی اس دنیا کو چھوڑ کر چلی گئی تھی!! یہ بتاتے ہوئے ان کی انکھوں میں انسو تھے جب کے زریام نے انکھیں بند کر کے کھولی تھی!!

بہت برا لگ رہا ہے سن کر !! زریام دھیمے لہجے میں بولا

میں نے اپنی زندگی میں بس یہ سیکھا ہے کبھی محبت مت کرو!! کیونکہ 90 پرسنٹ محبت میں ناکام ہوتے ہیں!! انہوں نے زریام کو دیکھ کہا تھا اور زریام خاموشی سے سن رہا تھا

میں نے سنا تھا محبت بہت خوبصورت ہوتی ہے اور میری بھی بہت خوبصورت تھی لیکن شاید قسمت کو وہ خوبصورتی پسند نہیں ہے ؛! اس لیے بہت جلدی چھین لی وہ خوبصورتی مجھ سے!! زریام نے دونوں ہاتھ بالکنی کی ریلنگ پر رکھ چہرہ جکھایا تھا

آغازِ محبت ہر کسی کا خوبصورت ہوتا ہے اور سب سمجھتے ہیں اس کا اختتام بھی خوبصورت ہو گا!!

محبت ایک ایسی گفہ کی طرح ہے جہاں سے گزر گئے تو اگے روشنی اور اگر بیچ میں پھنس گئے تو صرف اندھیرا اور میں بھی وہ پھنسا ہوا مسافر ہوں! وہ اتنی گہری باتیں کر رہا تھا کہ ذریام بار بار اسے دیکھنے پر مجبور ہو رہا تھا!!

اس کے چہرے پر تکلیف کے اثار اب بھی تھے!!

کتنا وقت ہو گیا؟؟زریام نے اس کی حالت دیکھ سوالیہ نظروں سے پوچھا!!

اج نو سال پورے ہوجائینگے !! اُس نے سامنے نظر جمائی تھی جبکہ اب اس کے لبوں پر مسکراہٹ نہیں تھی!!

اپ کے پیار میں کمی ائی؟؟ زریام نے بے ساختہ پوچھا

نہیں!! اگر محبت ایک بار دل سے ہو جائے تو کبھی نہیں مرتی بلکہ ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے!! اس انسان کی اچھا دل میں ختم ہو جاتی ہے لیکن محبت کسی کونے میں دفن ہو کر بڑھتی دیتی ہے بالکل کسی پودے کی طرح!! جس کا بیج بویا جاتا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتا ہے بالکل اسی طرح محبت کا پودا بھی دل میں بڑھتا جاتا ہے!! انہوں نے زریام کو دیکھ کہا

میری محبت اُس کیلئے کبھی کم نہیں ہوگی وہ میری پہلی محبت تھی اور سب سے بڑی بات وہ میرے دل میں رہتی تھی!! لیکن شاید ہم اک دوسرے کیلئے نہیں بنے تھے!! اس کے الفاظ میرے دل پر خنجر کی طرح وار کر رہے ہیں!! زریام نے ریلنگ پر پکڑ مضبوط کی تھی جبکہ انکھیں سختی سے میچی تھی

عاشق کے الفاظ بہت تیکھے ہوتے ہیں!! سیدھا دل پر وار کرتے ہیں!! وہ زریام کے چہرے پر نہ ختم ہونے والی تکلیف دیکھ سکتے تھے!!

وہ واقعی بہت تکلیف میں لگ رہا تھا ایزل کے الفاظ اس کے کانوں میں بجنا بند ہی نہیں ہو رہے تھے!!

مزید کچھ دیر گزری تھی جب ایک نرس ادھر ائی!!

مسٹر زریام اپ ہیں جو ان لیڈی کے ساتھ ہیں؟؟ نرس زریام کو دیکھ بولی

جی میں ہی ہوں!! زریام نے اسباب میں سر ہلایا

ڈاکٹر اپ کو بلا رہے ہیں کائنڈلی پیشنٹ کی رپورٹ لے لیں اکر !! اس نے پروفیشنل انداز میں آگاہ کیا

ٹھک ہے میں ارہا ہُوں!! زریام کہتا جانے لگا

زریام !! جب اُس شخص نے پکارا زریام نے رک کر بے ساختہ پیچھے دیکھا تھا

بہت پیارا نام ہے تمہارا جاتے جاتے بس یہ دعا دوں گا کہ ہمیشہ خوش رہو محبت میں ٹوٹ کر بکھرنا مت خود کو سنوارنا محبت میں بکھر جانے والوں کا حال کچھ میرے جیسا ہوتا ہے!! دل سے دعا ہے میری تمہاری ہم سفر ایسی ہو جو تمہاری زندگی سوار کر تمہارے ہر زخم پر محبت کے مرہم رکھے!! وہ ذریام کا بجھا ہوا چہرہ دیکھ بولے

ہمسفر ہو گا میری زندگی میں شامل لیکن اس سے محبت نہیں کر پاؤں گا کیونکہ محبت صرف اُس سے ہے جس نے اپنے الفاظوں سے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا!! جب میں اپنی زندگی میں شامل ہونے والی لڑکی سے محبت نہیں کروں گا تو میں سامنے سے محبت ایکسپیکٹ نہیں کروں گا اگر میں اسے محبت نہیں دے سکتا تو مجھے مقابل سے بھی محبت نہیں چاہیے کیونکہ میں اپنا دل صرف ایک لڑکی کو دے چکا ہوں اور شاید ہمیشہ اسی کے پاس رہے گا وہ جہاں بھی رہے بس خوش رہے! لیکن اس سے پہلے میں اپنی زندگی میں کسی کو شامل کروں گا!!

اپنے محبوب کا نام کسی اور کے ساتھ دیکھ کیا تکلیف ہوتی ہے یہ میں نے محسوس کی ہے اور کر رہا ہوں اگر اس کے دل میں ذرا سی بھی میرے لیے محبت ہوگی تو اسے بھی محسوس ہوگی!!

ایک سال بہت بڑا عرصہ تھا اس میں تو ہمیں کسی جانور سے بھی پیار ہو جاتا ہے میں تو پھر انسان تھا پھر اسے مجھ سے کیسے محبت نہیں ہوئی؟؟وہ کہتی ہے اسے مجھ سے محبت نہیں !! زریام تھکے ہوئے لہجے میں کہتا اب اگے متوجہ ہوتا ڈاکٹر کی جانب بڑھا تھا

کیسی ہیں وہ ؟؟ ڈاکٹر جو کھڑے دوسرے ڈاکٹر سے بات کر رہے تھے زریام ان کے پاس پہنچتا بولا

اپ کے پیشنٹ کو خون چڑھا دیا ہے وہ ٹھیک ہے کچھ دیر میں انہیں ہوش بھی اجائے گا لیکن سر پر گہری چوٹ کی وجہ سے وہ اپنی یادداشت کھو چکی ہیں انہیں اپنے ماضی کا کچھ بھی یاد نہیں!! اب وہ حال میں جیے گی!! ڈاکٹر زریام کو دیکھ بولے جبکہ ان کی بات پر زریام کی انکھوں میں بے یقینی پھیلی تھی

اس نے ساخت کیفیت میں معاملات کو سمجھنے کی کوشش کی یعنی اگر اس لڑکی کی یاداشت چلی گئی تھی وہ کیسے اس سے اس کے گھر والوں کا اس کا گھر پوچھتا وہ کیسے اسے صحیح سلامت اس کے گھر بھیجتا اسے تو اس کے بارے میں کوئی معلومات تک نہیں تھی!!

زریام کے ذہن میں لمحہ بھر ساری سوچیں ائی تھی !!

کب تک ائے گی ان کی یاداشت واپس ڈاکٹر؟؟ اُس نے پریشانی سے استفسار کیا

کچھ معلوم نہیں کتنا عرصہ لگے گا!! ڈاکٹر نے جوابا کہا

اپ کو ان کے پاس کوئی ائی ڈی کارڈ یا کوئی اڈنٹی ملی جس کے تحت ہم ان کے گھر والوں کا پتہ لگا لیں؟؟زریام نے اگلا سوال کیا تھا

نہیں ہمیں ان کے پاس کوئی اڈنٹی نہیں ملی لیکن کیا یہ اپ کی پیشنٹ نہیں ہے؟؟ مطلب اپ کی فیملی ممبر نہیں ہے؟ ڈاکٹر نا سمجھی سے بولیں کیونکہ جس حساب سے ذریام کے چہرے پر پریشانی تھی انہیں لگ رہا تھا کہ وہ زریام کی فیملی ممبر ہے

نہیں !! دراصل ان کا ایکسیڈنٹ میری گاڑی سے ہوا تھا!! تب میں اُنہیں ہاسپٹل لے کر ایا ان کے ساتھ کوئی تھا بھی نہیں یہ اکیلی تھی!! ذریام نے ڈاکٹر کو آگاہ کیا

!!Then we need more people like u

مطلب کسی اور کے لیے اتنا فکر مند ہونا کسی کی جان کی پرواہ کرنا بہت کم لوگوں میں ہوتا ہے اب اگے بھی اپ کو ان کا خیال رکھنا پڑے گا کیونکہ اب یہ اپنی فیملی کے بارے میں سب کچھ بھول چکی ہے انہیں کچھ یاد نہیں اب اپ ان کو جو بتائیں گے صرف ان کو وہی یاد ہو گا!! ڈاکٹرز زریام کو دیکھ بولے

ابھی زریام کچھ جواب دیتا جب کسی ارجنٹ کیس میں ڈاکٹر کو ایسکیوز کرتے دوسرے وارڈ میں جانا پڑا!!

زریام کو مزید سوچوں نے اگہرا تھا

اگر اپ کو اپنے پیشنٹ سے ملنا ہو تو اپ مل سکتے ہیں اپ کے پیشنٹ کو ہوش ارہا ہے !! کچھ دیر وہیں سٹل کھڑے رہنے کے بعد ایک نرس نے اکر اُسے آگاہ کیا !! جب زریام دھیرے سے اسباب میں سر ہلا گیا

زریام قدم لیتا اب اگے بڑھا تھا اس نے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا پھر آنکھیں بند کر کے کھول کر گہرا سانس لیا !! پھر دھیرے سے ہینڈل گھماتا اندر داخل ہوا

بیڈ پر لیٹی لڑکی اوپر چھت کو گھور رہی تھی اس کے سر پر وائٹ پٹی بندھی تھی!!

زریام قدم با قدم چلتا اُس کے نزدیک بڑھا !! وہ ہنوز انکھیں کھولے چھت کو گھور رہی تھی

وہ لڑکی دکھنے میں نہایت خوبصورت تھی اس کی عمر 18 یا 19 سال لگ رہی تھی سفید دودھیا رنگت کی مالک!! کالی سیاہ بالکل زریام کی طرح انکھیں !! گھنی پلکیں عنابی لب چھوٹا سا چہرہ جس کے اوپر محض معصومیت کے سوا اور کچھ نہیں تھا!!

ہاتھ پر ڈرپ لگی تھی جو اس کے پیٹ پر رکھا تھا!!

السلام علیکم!! زریام نے اُس کے قریب پہنچتے کہا کیونکہ اسے سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا بولے اسلئے جو سمجھ ایا وہ بول گیا!!

جب اُس لڑکی نے چھت سے نظر ہٹاتے دھیرے سے دائیں جانب کھڑے زریام شاہ کو دیکھا تھا!!

و۔وعلیکم السلام!! وہ دھمی اواز میں بولی اس کی اواز نہایت خوبصورت اور نازک تھی!!

آپ کون ہیں؟؟ اُس لڑکی نے سوال کیا جبکہ اس کے سوال پر زریام کو سمجھ نہ ایا وہ کیا بولے زریام گہری سوچوں میں گم ہوا تھا

بتائے نا ا۔آپ کون ہے اور میں کون ہوں؟؟ اُس نے بھرائی اواز میں دوبارہ استفسار کیا

م۔میں آپ کا دوست !! ہاں دوست !! زریام اُسے دیکھ بولا

دوست؟ اُس نے لفظ ادا کیا

ہاں دوست !! اور آپ !! زریام رکا تھا کیونکہ اسے تو اس لڑکی کا نام ہی نہیں پتا تھا وہ اسے اس کا نام کیسے پتہ تھا؟؟

آپ کا نام کیا ہے ؟؟زریام کے رکنے پر اس نے خود سے پوچھا

میرا نام زریام ہے !! زریام اُسے دیکھ بولا

اور میرا نام کیا ہے؟؟ وہ بالکل بچوں کی طرح سوال کر رہی تھی

آپ کا نام !! زریام پھر رکا تھا کیونکہ اسے سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا بولے

آپ کا نام ہے کائزل!! ایزل کا نام سوچتے زریام نے اپنے سامنے موجود لڑکی کا نام خود رکھا تھا!!

شاید وہ دنیا کا پہلا مرد تھا جو اپنے سامنے موجود ایک جوان حسین لڑکی کا نام خود رکھ رہا تھا!!؟؟

کائزل؟ یہ تو بہت پیارا نام ہے!! بے ساختہ اس لڑکی کے لب مسکرائے تھے

میرے مما بابا ہے ؟؟ اُس نے اگلا سوال کیا

بلکل ہیں !! گھر پر ہیں اپ کے ماما بابا ابھی ہم لوگ چلیں گے نا گھر!! زریام اُسے دیکھ بولا

ٹھک ہے !! میرا ایکسڈنٹ کیسے ہوا تھا ؟؟ اُس نے اگلا سوال کیا

آپ کا ایکسیڈنٹ میری گاڑی کے سامنے اکر ہوا تھا!! زریام نے اُسے آگاہ کیا

میرے یہاں درد ہورہا ہے !! اُس نے اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھا تھا جہاں کافی گہرائی چوٹ تھی

کوئی بات نہیں یہ ٹھیک ہو جائے گی!! اپ بار بار ادھر ہاتھ مت لگاے !! زریام نے اُسے تنقید کی جس پر وہ فورا عمل کرتی ہے اپنا ہاتھ اپنی پیشانی سے ہٹا گئ!!

گڈ گرل !! زریام اُسے دیکھ بولا

مجھے بھوک لگی ہے!! وہ معصومیت سے زریام کو دیکھتی آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے بولی!!

کیا کھائیں گی آپ؟؟ زریام نے سوالیہ نظریں لیے پوچھا

کچھ بھی کھالیتی ہُوں میں !! اُس نے جواب کہا دیکھنے سے معلوم ہو رہا تھا وہ کہ بڑے گھرانے سے تعلق نہیں رکھتی تھی!! وہ شاید بہت غریب گھرانے سے تعلق رکھتی تھی !! کیونکہ اس کے چہرے کی معصومیت سب بیان کر رہی تھی

ٹھیک ہے میں لے کر اتا ہوں اپ کے لیے کچھ کھانے کا!! ذریام اُسے دیکھ کہتا کمرے سے باہر نکلا

ذریام کو سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا کرے لیکن وہ اس معصوم لڑکی کو ادھر چھوڑ بھی نہیں سکتا تھا!! اس کی وجہ سے اس کی یادداشت گئی تھی وہ خود غرض نہیں تھا جو اپنی غلطی کسی اور پہ تھوپ کر اسے ایسے چھوڑ جاتا!! زریام سوچوں میں گم ہاسپٹل سے باہر نکلا تھا تاکہ اس کے لیے کچھ کھانے کو لے سکے!!

زریام نے ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق اس کے لیے بہت سارا اچھا اچھا کھانا لیا اور واپس اندر کی جانب بڑھا

غریب گھرانے کے بچے اکثر اپنی عمر سے زیادہ دماغ سے میچور ہو جاتے ہیں یہی ہوا تھا کائزل کے ساتھ!! بھلے اس کے سوال بہت بچوں والے تھے لیکن اس کی اواز میں میچورٹی کوئی بھی محسوس کر سکتا تھا!!

زریام کھانا لیے اندر داخل ہوا!!

آپ کا کھانا !! زریام نے اُس کے سامنے کھانا رکھتے کہا یہ بھی زندگی میں پہلی بار ہو رہا تھا جب زریام کسی کے لیے خود کھانا سرف کر رہا تھا!!

زریام نے ٹیبل سامنے رکھی جب فورا نرس اگے ائی تاکہ وہ کھانا لگا سکے!! لیکن کائزل نے نرس کو خوف بھری نگاہ سے دیکھا تھا!! جس کو سمجھتے زریام نے نرس کو جانے کا اشارہ کیا

جب وہ فورا کمرے سے نکلتی چلی گئی زریام نے خود اس کی ٹیبل پر کھانا رکھا!!

اپ کھانا کھا لیں میں باہر انتظار کر رہا ہوں پھر اپ مجھے بتا دیئے گا!! زریام اسے دیکھ بولا وہ چاہتا تھا وہ کمفرٹیبل ہو کر کھانا کھا سکے یقینا جو اس کے سامنے نہیں کھا سکتی تھی!!

نہیں آپ یہی بیٹھ جاؤ !! آپ بھی کھالو!! وہ کھانا زریام کی جانب بڑھاتی بولی

نہیں اپ کھائیں یہ اپ کھانا ہے مجھے ویسا بھی بھوک نہیں ہے!! زریام نے پلیٹ واپس اُس کی جانب بڑھائی

جب ڈرپ لگے ہاتھوں سے چمچ تھامتی دھیرے سے کھانے لگی اتنے زریام بھی سامنے صوفے پر بیٹھے موبائل پر مصروف ہو چکا تھا تاکہ وہ کمفرٹیبل ہو کر کھانا کھا سکے

موبائل کھولتے ہی سامنے وال پیپر پر لگی ایزل کی تصویر اسے دکھائی دی تھی جسے دیکھتے ایک بار پھر درد کی لہر زریام شاہ کے وجود میں دوڑی تھی سر میں دوبارہ شدید درد اٹھا تھا جو زریام کو سر تھامنے پر مجبور کر چکا تھا

زریام نے گہرے گہرے سانس لیے!؛وہ خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن غم اتنا بڑا اور تازہ تھا کہ وہ اس میں ناکامیاب ہو رہا تھا!!

دوسری جانب امیرہ بیگم مریم کے برابر میں بیٹھی ایتیں پڑھ پڑھ کر اس پر پھونک رہی تھی!!

جب قریب ایک گھنٹے بعد مریم کو ہوش ایا تھا مریم نے دھیرے دھیرے سے انکھیں کھولی

میرا بیگم کو نہیں معلوم تھا کہ اسے ہوش اچکا ہے وہ مسلسل ایتیں پڑھ رہی تھی جب مریم نے دھیرے سے گردن گھمائے اپنے برابر میں بیٹھی امیرا بیگم کو دیکھا جن کے ہاتھ میں کتاب تھی!!

پ۔پھپو جان!! مریم نے انہیں پکارا تھا جب انہوں نے جھٹکے سے مریم کو دیکھا

مریم میری بچی ہوش اگیا ہے تمہیں کیسی طبیعت ہے؟؟وہ اپنے انسو صاف کرتی بولی یقینا وہ حورین کی یاد میں انسو بہا رہی تھی

میں ٹھیک ہوں پھوپو جان لیکن اپ رو کیوں رہی ہیں حورین کا کچھ پتہ چلا حورین اگئی کیا گھر واپس؟؟مریم نے اٹھتے ہی اُن سے سوال کیے

نہیں بچے ! حورین واپس نہیں ائی اریان گیا ہوا ہے دعا کرو کوئی خیر کی خبر ہو!؛امیرا بیگم نم اواز میں بولی

اپ فکر نہیں کریں پھپو جان انشاءاللہ سب ٹھیک ہو گا ہورین مل جائے گی!! مریم ان کے انسو صاف کرتی بولی جب امیرا بیگم نے اسے اپنے سینے میں بھیجا!! انہوں نے کبھی بھی حرین اور مریم میں فرق نہیں کیا تھا!!

وہ مریم کو سینے سے لگائے شدت سے رونے لگی جبکہ انہیں روتا دیکھ مریم کی انکھوں میں بھی انسوں اُتر رہے تھے!!

ارحاب کافی کا کپ وہی چھوڑے اٹھ کر باتھ روم میں شاور لینے کے گرز سے بند ہوا تھا اس کا سر بری طرح گھوم رہا تھا!!

جبکہ اس کے جانے کے بعد حورین نے سوکھ سانس لیا تھا ورنہ گویا اس کا سانس ایک جگہ اٹکا ہوا تھا!!

حرین کچھ پل ادھر ادھر دیکھتی رہی جب نظر کھلی ہوئی بالکنی پر پڑی جب وہ دھیرے سے کھڑی ہوئی اور کمرے کی بالکنی کی جانب بڑھی یہ بالکنی رات سے کھلی تھی لیکن اتنی ٹینشن میں اس کا دھیان ہی نہیں گیا تھا!!

بالکنی کو شاید بند نہیں کیا گیا تھا بالکنی میں جاتے ہی حرین کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی !!۔

وہ جہاں بھی تھی سامنے ایک روڈ نکل رہا تھا جہاں گاڑیوں کا انا جانا تھا؟! اسے حیرانی اس بات پر رو رہی تھی کہ اسے ہر چیز بہت چھوٹی چھوٹی لگ رہی تھی وہ شاید تھوڑی اونچائی پر تھی ؛!

حورین نے اِدھر اِدھر راستہ تلاش کرنا چاہا تھا گویا وہ نکل سکے!!

جب کہ انکھوں سے انسو مسلسل بہہ رہے تھے!!

کوئی راستہ نہ دکھنے پر حرین دونوں ہاتھ ریلنگ پر رکھ کھڑی ہوئی نیچے دیکھنے میں بھی اسے ڈر لگ رہا تھا کیونکہ اونچائی بہت زیادہ تھی وہ دونوں ہاتھ ریلنگ پر رکھ ادھر ادھر دیکھتی وہاں کا معائنہ کرنے لگی انکھیں بالکل کھالی تھیں انسو کے سوا انکھوں میں کچھ نہیں تھا!

وہ ابھی کھڑی دیکھ رہی تھی جب اس کی نظر ایک جانی پہچانی گاڑی پر پڑی!!

اس کی انکھیں ایک دم پوری طرح کھلی تھی!!

لالا!! اس کے لبوں نے دھیرے سے حرکت لی تھی ہاں وہ گاڑی اریان کی تھی

جو ٹریفک کی وجہ سے سامنے والے روڈ پر کھڑی تھی اریان گاڑی میں بیٹھا اپنی گھڑی میں وقت دیکھ رہا تھا جو حورین دیکھنے سے قاصر تھی لیکن وہ گاڑی اریان کی تھی!!

حورین کا دل بے ساختہ زوروں سے دھڑکا تھا سانسیں بے ساختہ گہری ہوئی تھی !!

لالا !! وہ چیخی تھی اب وہ بری طرح رو رہی تھی!! اریان کے دل میں بھی عجیب کشمکش ہو رہی تھی

لیکن وہ روڈ کافی دور تھا حورین کی اواز وہاں یقینا نہیں جانی تھی اوپر سے گاڑیوں کی اوازیں

لالا !! وہ پھر چیخی !! وہ ہاتھ بھی ہلا رہی تھی کہ اریان اسے دیکھ لیں لیکن گاڑیوں کے ہورن نے ہر چیز کی اواز دبا رکھی تھی!!

لال۔۔۔ابھی وہ پھر چیختی جب پیچھے سے ارحاب نے اُس کا ہاتھ کھینچ کر جھٹکے سے طاقت لیے بالکنی کا دروازہ دھڑام سے بند کیا

حورین جو بری طرح رو کر دوبارہ اپنے لالہ کو پکارنے لگی تھی اچانک افت پر وہ ارحاب کے سینے سے جا لگی تھی !!

ارحاب کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا غصہ اس کی رگ رگ میں سرائیت کر رہا تھا!!

جبکہ یہاں بالکنی کا دروازہ بند ہوا تھا اور وہاں اریان کی نظریں اس عالیشان گھر پر اٹھی تھی اسے عجیب سا کچھ احساس ہوا ابھی اریان اس احساس کو سمجھتا ہے جب پیچھے سے گاڑی کا ہورن سنائی دیا کیونکہ اگے ٹریفک کھل چکا تھا اریان نفی میں سر ہلاتے اپنے چہرے کو جھٹکتا گاڑی کا اسٹیرنگ تھامتا گاڑی اگے بڑھا چکا تھا!!

م۔میرے لالا !! پلز مجھے اُن سے ملنے دیں !! حورین اپنی کلائی اُس کے ہاتھ سے چھڑوانے کی کوشش کرتی روتے ہوئے بولی!!

جب ارحاب نے اُس کے ہاتھ کو جھٹکا دیا جس سے وہ سیدھا اس کے اگے اکر کھڑی ہوئی!!!

اب تک مریم اپنے لالا سے نہیں مل پائی اور تمہیں لگ رہا ہے کہ تم مل پاؤ گی؟؟ ارحاب اُس کے چہرے پر دھاڑا تھا

حورین نے سہم کر سانس روکا تھا حورین نے اس کی انکھوں میں دیکھا اس کی آنکھیں خون انگارہ بنی ہوئی تھی!!

ارحاب کا غصّہ اُس کے کنٹرول سے باہر ہو رہا تھا!!

تمہاری ہمت کیسے ہوئی بالکنی میں جانے کی!! ارحاب اُس کے بازو پر سخت گرفت کرتا دھاڑا

م۔میں !! حورین روتے ہوئے کچھ کہنے لگی

تُم کیوں وقت سے پہلے مرنا چاہتی ہو؟؟ ارحاب اپنی گرفت مضبوط کرتا بولا اس کی گرفت میں وہ کسی مچھلی کی طرح مچل رہی تھی

م۔مجھے لالا سے ملنا ہیں !! حورین روتے ہوئے بولی

کبھی نہیں !! جب مر جاؤ گی تو تمہاری لاش تمہارے لالا کو بھجوا دوں گا!! پھر ملتی رہنا اپنے لالا سے !! تم یہاں سے تب ہی رہائی پا سکتی ہو تب یا تم مرو گی یا پھر میں مرونگا!! اور ان دونوں میں سے ابھی کچھ بھی نہیں ہو رہا!!

ہر کیے کی سزا تم پر سود سمیت قربان کر کے مروں گا میں!! ورنہ اس سے پہلے نہ تم مرو گی اور نہ میں!! ارحاب اُس کے چہرے پر دھاڑا حورین کے رونے میں اضافہ ہورہا تھا

ارحاب کی نظر اس کے ہاتھ پر پڑی جس سے وہ ابھی بالکنی میں کھڑی ہلاتی اشارے کر رہی تھی

یہی ہاتھ تھا نا تمہارا جس سے تم اپنے لالا کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی؟؟

ارحاب نے اُس کا ہاتھ تھام کر اپنے سامنے کیا تھا!! اس کی انکھوں اور اواز میں وحشت حرین کو اپنے کانوں میں خطرے کی گھنٹیاں بجتی محسوس کرا رہی تھی!!

م۔مجھے لالا !! حورین ابھی کچھ کہتی کے ارحاب نے اُسے بیڈ پر دھکا دیا تھا!!حورین توازن کھوتی بیڈ پر گری تھی !!

ارحاب نے تیش کے عالم میں آگے بڑھتے ٹیبل پر رکھا وہ گرم کافی کا کپ اٹھایا!!

اور اُسے لیے حورین کی جانب ایا غصے سے ارحاب کی نسے تک نمایاں ہورہی تھی !!

وہ اسے اس کے گھر والوں سے دور رکھ کر اسی طرح تڑپانا چاہتا تھا جس طرح مریم تڑپ رہی تھی!! پھر کیسے وہ اس کے خلاف ورزی کر کے بالکنی میں جا کر اس طرح پکار رہی تھی !!

یقیناً اور مردوں نے بھی اُسے اس طرح دیکھا ہو گا بالکنی میں کھڑے!!

حورین جو پھر کھڑی ہورہی تھی ! ارحاب نے اُسے دوبارہ دھکا دیا تھا

میری خلاف ورزی کا انجام تُم اج دیکھو گی !! تمہیں جب میں نے ایک بار بتایا ہے کہ تم اپنوں سے نہیں مل سکتی صرف ابھی کیا ساری زندگی نہیں پھر تمہیں کیوں سمجھ میں نہیں ارہی!!

وہ اسے خونخار نظروں سے دیکھ رہا تھا اور حرین خوف بھری نگاہ سے ارحاب کو دیکھ رہی تھی جب نظر ارحاب کے ہاتھ میں پکڑی کافی کے کپ پر پڑی تو کیا وہ جو سوچ رہی تھی وہی تھا؟؟

حورین کا دماغ کام کرنا بند ہوا تھا!!

جب ارحاب نے اس کی نازک کلائی پکڑ کر اپنے سامنے کی!!

آئندہ تُم جب یہ گھٹیا حرکت کرنے کا سوچو گی تمہیں اپنے ہاتھ پر یہ زخم ہمیشہ یاد ائے گا!! ارحاب سرد لہجے میں کہتا صفاکی وہ گرم کافی لمحے میں اس کے ہاتھ پر پلٹ چکا تھا

حرین کی انکھیں پھیلی تھی ساتھ اس کی دل خراش چیخ کمرے میں گونجی تھی!!

اہہہ۔۔۔اس چیخ میں چھپا درد کوئی بھی پڑھ سکتا تھا

اُس کا ہاتھ بری طرح جلا تھا لمحے میں وہ مزید شدت سے رونے لگی تھی!!

اس نے اپنا ہاتھ ارحاب کے ہاتھ سے چھڑوانے کی کوشش کی

لیکن ارحاب کی گرفت مضبوط تھی وہ اس کے چہرے پر تکلیف کے اثار مسلسل دیکھ رہا تھا جو اسے سکون دے رہے تھے!!

حرین کا ہاتھ لمحے میں سرخ ہوا تھا وہ ہچکیوں سے رونے لگی !!

م۔میرا ہاتھ !! وہ روتے ہوئے بولی اس کا ہاتھ اب تک ارحاب کی سخت گرفت میں تھا

ہاں تمہارا وہی ہاتھ جس سے تُم باہر کھڑے ہوکر بے شرمو کی طرح لہرا رہی تھی!! تمہیں سچ میں لگا تھا تم اتنی جلدی اس گرفت سے ازاد ہو جاؤ گی؟؟ ارحاب نے سرد لہجے میں سوال لیے پوچھا

لیکن حرین جواب دینے کے بجائے مزید اچھی طرح سے رونے لگی اس کے ہاتھ میں بری طرح تکلیف ہو رہی تھی کافی کا ایک ذرا بھی کافی کے کپ میں نہیں بچا تھا ارحاب نے پورا اس کے ہاتھ پر الٹ دیا تھا جب کے بیڈ پر بھی وہ کافی گری تھی!!

م۔میرا ہاتھ جل رہا ہے !! وہ روتے ہوئے بولی

بہت اچھی بات ہے اب جب جب کوئی الٹی حرکت کرو گی تب تب اسی طرح تمہیں سزائے ملے گی!! یہاں پر غلطی کی کوئی معافی نہیں چھوٹی سے چھوٹی غلطی کی بھی تمہیں دل خراش سزا ملے گی تو سوچ کر ہر چیز کرنا کیونکہ میں خود میں دل نہیں رکھتا! ارہاب اس کے سسکتے ہوئے چہرے کو دیکھ سفاکی سے بولا

ارحاب نے جھٹکے سے اس کی کلائی چھوڑی تھی!! جب حورین فوراً اپنا ہاتھ تھامتے مزید رونے لگی

ہاتھ میں جلن ناقابل برداشت تھی جبکہ ہاتھ اتنا سرخ ہو رہا تھا گویا ابھی خون برسانے لگے گا!!

ارہاب اسے سرد نظروں سے دیکھتا سگریٹ اور لائٹر اٹھاتا کمرے سے باہر نکلا تھا!! جب کے جاتے ہوئے وہ کمرے کا دروازہ دھڑام سے بند کرنا نہیں بھلا تھا

اس کے جانے پر حرین تیزی سے باتھ روم کی جانب بھاگی تھی!!

اس نے نل کھولتے اپنا ہاتھ ٹھنڈے پانی کے نیچے رکھا!!

وہ مسلسل رو رہی تھی جب دروازے کھلنے کی اواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی!!

ایلسا کمرے میں داخل ہوئی جب باتھ روم سے اتی پانی کی اوازوں سے اس نے باتھ روم کی جانب قدم بڑھائے باتھ روم کا دروازہ بند نہ ہونے کی وجہ سے وہ صاف نظر آرہا تھا حورین اندر کھڑی اپنا ہاتھ دھو رہی تھی!!

ایلسا کی پہلی نظر بیڈ پر اٹھی تھی بیڈ پر کافی دیکھ دوسری نظر اُس نے اندر بڑھتے حورین کو دیکھا تھا

جو بری طرح رو رہی تھی اس کے رونے کی اواز باتھ روم سے باہر بھی ایلسا سن سکتی تھی

ایلسا خاموشی سے اندر داخل ہوئی اس نے خاموشی سے حورین کی کلائی تھام کر اپنے اگے کی جو سرخ ہو رہی تھی!!

ایلسا کے چہرے کے تاثرات ٹس سے مس نہ ہوئے تھے اس نے حرین کا ہاتھ تھاما اور قدم کمرے سے باہر کی جانب بڑھائے حرین بھی روتی ہوئی اس کے ساتھ کھینچی چلی جا رہی تھی

ایلسا نے اُسے صوفے پر بیٹھایا ! پھر خاموشی سے چینجنگ روم کی جانب بڑھی ارحاب کے کمرے کا چینجنگ روم بہت بڑا تھا بالکل ایک کمرے کی طرح اس نے واٹ ڈراپ کے سامنے بنے ایریا سے فرسٹ ٹیٹ باکس اٹھایا اور واپس کمرے کی جانب اپنے قدم بڑھائے

ایلسا صوفے پر حورین کے برابر میں بیٹھی اب تک نہ حورین نے ایک لفظ کہا تھا اور نا ایلسا نے وہ دونوں خاموش تھی حورین بری طرح سے سسک رہی تھی اس کے ہاتھوں میں بری طرح درد ہو رہا تھا وہ اتنے درد برداشت کرنے کی عادی نہیں تھی !!

ایلسا نے بیٹھتے اُس کی کلائی تھامی اور نرمی سے دوائی لگانے لگی!!

اہ!!! دوائی لگنے کی وجہ سے زخم پر اسے جلن ہو رہی تھی جس پر اسے سسک کر اپنا ہاتھ پیچھے کرنے کی کوشش کرنے کی لگی

ایلسا نے دوبارہ خاموشی سے اس کا تھاما کیونکہ اگر مزید تھوڑی دیر ہو جاتی تو زخم کافی بڑا ہو جانا تھا ایلسا دوائی لگا کر پٹی کرنا چاہتی تھی!!

ایلسا نے اُس کا ہاتھ تھام کر پٹی کی اس دوران حرین کی سسکیاں کمرے میں گونج رہی تھیں کیونکہ زخم پر دوائی لگنے سے اور جلن ہو رہی تھی!!!

ایلسا نے اچھی طرح اس کے ہاتھ پر دوائی لگانے کے بعد نرمی سے پٹی کی!!

کچھ دیر بعد اس نے حرین کو دیکھا جو روتے ہوئے اپنے ہاتھ پر بندی پٹی کو دیکھ رہی تھی!!!

ایلسا کھڑی ہوئی بیڈ کے سائیڈ ٹیبلز پر رکھی ٹشو باکس سے اس نے تین چار ٹشو نکالے اور حورین کی جانب آئی!!

اس نے خاموشی سے ان ٹشو کو حرین کی جانب بڑھایا حرین نے نظر اٹھائے پہلے اسے دیکھا پھر اس کے ہاتھ میں پکڑے ٹشو کو!!

کچھ لمحے بات حورین نے نرمی سے ٹشو کو تھاما اور اپنے انسو صاف کرنے لگی !

وہ بری طرح رونا چاہتی تھی لیکن ابھی رو نہیں سکتی تھی

ایلسا خاموشی سے اپنا فون نکال کر کسی کو فون لگانے لگی !!

!! Come in sir room and clean it Also change bedsheet

ایلسا نے فون پر کسی کو کہتے کول رکھی !! حورین خاموشی سے رونے کا مشغلہ فرما رہی تھی

ایلسا خاموشی سے وہی کھڑی رہی جب دروازہ بجاتے اک ملازمہ داخل ہوئی !!

وہ بھی خاموشی سے اتی کمرہ صاف کرنے لگی اس نے بیڈ شیٹ اتارتے نئ بیڈ شیٹ بیڈ پر چڑھائی تھی!!

پورے پانچ منٹ میں وہ کمرے کو پھر سے نیا کر چکی تھی جبکہ ایلسا ہنوز ایسے ہی کھڑی تھی اور حورین ایسے ہی بیٹھی رو رہی تھی!!

کمرہ صاف ہونے کے بعد ملازمہ خاموشی سے کمرے سے نکلتی چلی گئ!!

حورین حیران تھی یہاں پر رہنے والے لوگ ضرورت سے زیادہ نہیں بولتے تھے بالکل خاموش رہتے تھے!!

حورین ابھی پوچھنے کی حالت میں نہیں تھی!!

سر کو مت بتانا کہ میں نے تم پر پٹی کی ہے!! اپنا ہاتھ جتنا ہو سکے سر سے چھپا کر رکھنا!! ایلسا اُس دیکھ کہتی اب کمرے سے نکلتی چلی گئ!!

اس نے ارحاب کو غصے سے کمرے سے نکلتا دیکھا تھا تبھی وہ فورا اندر داخل ہوئی تھی !!

شام کے ساتھ بج چکے تھے حورین کا کوئی اتا پتہ نہیں تھا ہر جگہ سیکیورٹی بہت زیادہ تگڑی تھی!!

اریان نے گاڑی روکتے گاڑی کی پشت سے ٹیک لگایا تھا !!

اس نے آنکھیں بند کرکے گہری سانس لی وہ اریان شاہ جو کبھی نہیں تھکتا نہیں تھا اپنی بہن کی وجہ سے اج وہ خود میں تھکان محسوس کر رہا تھا!!

حویلی سے کالز ارہی تھی!! جب اریان نے گاڑی واپس گھر کی جانب گھمائی وہ کافی دور اچکا تھا گاؤں سے باہر شہر کے کونوکونوں تک!!

اریان کی انکھیں بے حد سرخ ہو رہی تھیں!! چند گھنٹوں میں اس کی گاڑی حویلی کے سامنے رکی تھی!!

اریان گاڑی سے باہر نکلا اور اندر کی جانب بڑھا!!

وہ بہت بوجھل دکھائی دے رہا تھا !!

اریان !! اریان میرے بچے حورین کے بارے میں کچھ پتہ چلا؟؟ جب امیرا بیگم اُس کے پاس اتی بے صبری سے بولی

اریان نے ضبط سے اپنی آنکھیں میچی تھی!!

کچھ پتہ نہیں چلا !! اریان نے نفی میں سر ہلاتے کہا

پھر خاموشی سے اپنے کمرے کی اور بڑھ گیا !! پیچھے امیرا بیگم صوفے پر بیٹھی تھی ایک بار پھر انسو نے انہیں اگہرا تھا .!!

اریان سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے کا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا تھا!! جب مریم کی نظر اُس پر پڑی جس کے بال پیشانی پر بے ترتیبی سے پہلے تھے انکھیں سرخ ہو رہی تھی چہرہ ہر جذبات سے عاری تھا لیکن چہرے پر تھوڑی تھکاوٹ تھی جو مریم نے اج سے پہلے نہیں دیکھی تھی!

اریان خاموشی سے شاور لینے کے گرز سے باتھ روم میں بند ہوا تھا !!

مریم جو بیڈ پر بیٹھی تھی اب وہ بھی کھڑی ہوچکی تھی لیکن اریان نے اسے نہیں دیکھا تھا

وہ اریان کے باہر انے کا انتظار کرنے لگی تاکہ اس سے حورین کے بارے میں پوچھ سکے مریم کی طبیعت اب کافی بہتر تھی!! ننّھے ہاتھ میں کینولا ابھی بھی لگا تھا!!

تقریبا 15 منٹ بعد اریان شاور لے کر باتھ روم سے باہر بنا شرٹ کے بلیک ٹراوزر کے ساتھ!! ٹاول سے سے بالوں کو صاف کرتا ایا تھا !!

مریم جو بیڈ پر بیٹھی تھی اب فوراً نظریں جھکا گئی تھی !! اریان نے ٹاول صوفے پر پھینکا ! جب نظریں بیڈ کی جانب اٹھی!!

مریم نے بھی بے ساختہ نظریں اٹھائے اریان کے چہرے کو بغور دیکھا تھا!! وہ اس حالت میں بھی حد سے زیادہ پیارا لگ رہا تھا!!

جسے دیکھ مریم کا دل زوروں سے دھڑکا تھا وہ واقعی بہت پیارا تھا!! پتہ نہیں کیوں لیکن مریم کو اس کے چہرے پر چھائی وہ بوجھل سی تھکان تکلیف دے رہی تھی

اریان کا سر بری طرح درد کر رہا تھا اگر کوئی اور ہوتا اریان کی جگہ تو اب تک بیڈ پر ہوتا لیکن وہ اریان تھا وہ اپنے اوپر بیماریوں کو حاوی نہیں کرتا تھا!!

اپنے سر میں شدید درد کو دیکھتے ہیں اریان نے آنکھیں بند کرکے کھولی تھی

جس کا علاج صرف ایک تھا !! اریان نے ڈریسنگ سے سگریٹ اٹھائی !!

اُسے سگریٹ اٹھاتے دیکھ!! مریم نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبایا اس لیے نہیں کہ اسے الرجی ہے بلکہ اس لیے کہ یہ چیز اریان کی جان کو خطرہ دے سکتی ہے !

اریان سگریٹ تھامے کمرے کی بالکنی میں نکل چکا تھا اریان کے کمرے کی بالکنی بہت بڑی اور عالی شان تھی!!

وہاں رکھے صوفے پر اریان پرجمان ہوا ٹانگ پر ٹانگ رکھے اُس نے سگریٹ کی گہرے کش لیے تھے!!

جو اُس کا سر درد تو درست کر رہے تھے لیکن ساتھ ساتھ اسے مزید بوجھل کر رہے تھے!!

اریان اک کے بعد ایک سگریٹ سلگاتا سامنے پھینک رہا تھا !!

انکھوں میں مزید سرخی لمحہ با لمحہ اترتی جا رہی تھی!!

دوسری جانب زریام پیپرز سائن کر رہا تھا!! کائزل کے ڈسچارج کے لیے!!

کچھ اور چند چیک اپس کے بعد زریام اسے حویلی لے جا سکتا تھا!!

زریام ہاتھ میں پکڑے پیپرز تھامیں انہیں پڑھتا ہوا اندر داخل ہوا!!

جب کایزل پر نظر پڑی جو پنک فروک میں ملبوس تھی!! نرس اسے زریام کے کہنے پر ڈریس دے چکی تھی

کائزل خود کو شیشے میں دیکھ گھوم رہی تھی یہ شیشہ نرس نے لاکر رکھا تھا!!

میں کیسی لگ رہی ہوں!! زریام کو دیکھتے ہی وہ سیدھی ہوتی مسکرا کر بولی

ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہے آپ!! زریام دھما سا مسکرا کر کہتا واپس پیپرز کی جانب متوجہ ہوا تھا!!

کائزل پیروں کو چھوتی پنک فراک میں ملبوس بالوں کی چوٹی بنائے میک اپ سے پاک چہرے کے ساتھ نہایت خوبصورت لگ رہی تھی!!

جب کے پیشانی پر ایک سائیڈ کے کونے پر بینڈج لگی تھی!!

کائزل واپس بیڈ پر بیٹھی تھی۔!!نرس بھی حیران تھی وہ بس زریام سے بات کر رہی تھی باقی سب کے سامنے وہ اس طرح سنجیدگی سے بیٹھی تھی جیسے اس سے زیادہ سنجیدہ طبیعت کا کوئی اور مالک ہی نہ ہو!!

زریام سمجھ چکا تھا پچھلی زندگی میں وہ حالتوں سے گزر کر اپنی عمر سے زیادہ بڑی ہو چکی تھی!!

چلیں کائزل گھر چلتے ہیں!! زریام کھڑا ہوا تھا اُسے گھر بھی جانا تھا کیونکہ وہ صبح سے اسی جگہ تھا !!

اس کی بات پر کائزل فورا کھڑی ہوئی!! کائزل نے اپنا دوپٹہ جو سینے پر پھیلا تھا اسے پورا اپنے سر سے لے کر خود پر ڈالا!! پھر زریام کے پیچھے قدم بڑھائے کیونکہ زریام پہلے ہی کمرے سے نکل چکا تھا !

زریام نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں کائزل چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ہوں اس کے پیچھے ارہی تھی اس کے گرد پوری طرح دوپٹہ لپٹا ہوا تھا اس حرکت پر پتہ نہیں کیوں لیکن زریام کے لب مسکرائے تھے !

وہ مسکرا کر واپس سامنے کی جانب متوجہ ہوا!!

وہ دونوں ہاسپٹل سے باہر نکلے اس دوران وہ دونوں ہی خاموش تھے!!

زریام نے ہاتھ میں پکڑی چابی پر کلک کرتے گاڑی انلاک کی!!

یہ گاڑی اپ کی ہے؟؟ بڑی BMW کو دیکھ اُس نے حیرت سے پوچھا

جب زریام نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا!! زریام نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا جب کایزل مسکرا کر گاڑی میں بیٹھی!!

زریام نے اکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اس کا دماغ حرین اور ایزل کی جانب اب بھی الجھا ہوا تھا!! جو اس کے سر درد کی وجہ بن رہا تھا وہ خاموش رہنا چاہتا تھا!!

زریام نے خاموشی سے گاڑی پارکنگ سے نکالتے حویلی کی جانب روانہ کی تھی !!

میں اپ کو کیا کہہ کر بلاؤں؟؟ گاڑی کچھ لمحے چلی تھی جب کایزل سوچتی ہوئی بولی

چہرہ سنجیدہ تھا!!

جو دل کریں آپکا !! زریام مختصر جواب دیتا بولا جبکہ نظر روڈ پر تھی اور دھیان پوری طرح ڈرائیونگ کی اور!!

آن ؟؟ آن کہے کر بلاؤں!؟ اچانک یہ لفظ اس کے دماغ میں گردش کیا تھا جب وہ فورا بولی

ٹھک ہے !! زریام نے اسباب میں سر ہلایا ! کائزل بھی مسکراتی اب سامنے کی جانب متوجہ ہوئی تھی !

راستہ لمبا تھا اور کائزل بور ہو رہی تھی!! میں یہ چلالوں آن؟؟ کائزل سامنے لگے ٹیبلٹ کو دیکھ بولی!!

جب زریام نے اسباب میں سر ہلاتے ہیڈ فون اس کی جانب بڑھایا کائزل نے فورا مسکر کر ہیڈ فون اپنے کانوں پر لگایا تھا!!

کیا دیکھنا ہے !!

اریان ٹیبلٹ پر اُنگلیاں چلاتا یوٹیوب ڈھونڈ رہا تھا!!

کچھ بھی!! کائزل کے ذہن میں کسی چیز کا بھی نام نہیں تھا!!

زریام نے خود ہی کارٹون لگاے تھے!! وہ جانتا تھا لڑکی بڑی ہو یا چھوٹی اسے کارٹون ہمیشہ پسند ہوتے ہیں !! یہ بات اسے ہمیشہ کی طرح اُس کی ایزل کی وجہ سے یاد ائی تھی!! ایزل

بھی کارٹون دیکھا کرتی تھی اور زریام کو اس کی ادا بہت پسند تھی جیسے ہی ایزل کا ذکر پھر اس کے دماغ میں ایا اس کے الفاظ زریام کے کانوں میں چبنے لگے!! وہ ایزل کو کچھ دیر بھولنا چاہتا تھا وہ جب جب اسے سوچ رہا تھا اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا!! وہ نہیں چاہتا تھا کہ ایک بار پھر ایکسیڈنٹ ہو اور کسی لڑکی کی جان کی بازی لگے اسے اپنی جان کی کوئی فکر نہیں تھی لیکن اس کے ساتھ بیٹھا اک اور وجود بھی تھا !!

کائزل کان میں ہیڈ فون لگائے اب ٹیبلٹ پر چلتے کارٹون غور سے دیکھ رہی تھی جب زریام نے اپنا فون نکالتے کسی کو کول ملای!!

وہ یہی سوچ رہا تھا کہ کائزل کے گھر والے بہت پریشان ہوں گے!!

زریام نے فون کان سے لگایا !!

یس سر؟؟ اُس کے مینجر نے کول اٹھائی تھی !!

سمیر میری بات سنو!! اس شہر میں موجود تمام پولیس اسٹیشن سے پتہ کرو کسی لڑکی کے غائب ہونے کی رپورٹ ائی ہے ؟اور اگر نہیں ائی تو سارے پولیس اسٹیشن کو بولو جب بھی کوئی بھی رپورٹ اس طرح کی ائے تو وہ تمہیں انفارم کریں نام تو کائزل کا مجھے اصلی نہیں پتا لیکن اس کی عمر 18 19 کے اس پاس ہے!! زریام نے اس کا حلیہ بتانے کے لیے کائزل کو دیکھا تھا

قد تھوڑا چھوٹا ہے آنکھیں گہری سیاہ ہیں!! اور بال بالکل سیاہ لمبے ہیں!!

زریام کہہ کر رکا جب نظر کائزل کے ہاتھ میں پہنے بینڈ پر پڑی۔

اور ہاں اُس کے ہاتھ پر ایک بینڈ ہے ریڈ کلر کا شاید یہ کسی منت پر باندھا جاتا ہے!!

یہ حولیہ پولیس اسٹیشن میں بتاؤ میں کائزل کی تصویر نہیں دے سکتا میں نہیں چاہتا وہ غیروں کی نظروں میں اۓ!!

زریام فون پر کہتے رکا

جی بہتر سر میں ابھی سارے پورے اسٹیشن کا انفارم کرتا ہوں!!

سمیر فوراً بولا جب زریام نے فون بند کیا اور واپس ڈرائیونگ کی جانب متوجہ ہوا!!

ساڑھے چھ سے ساڑے ساتھ بج چکے تھے اور مسلسل اریان ایک گھنٹے سے سگریٹ پر سگریٹ پھک رہا تھا!!

جبکہ مریم اس کا انتظار کرتی کرتی کب سو چکی تھی اسے معلوم ہی نہ ہوا وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاے اس کا انتظار کر رہی تھی لیکن اب وہ بیڈ پر ہی ان سب سے انجان سو چکی

تھی!! حالانکہ یہ وقت نہیں تھا سونے کا لیکن کیونکہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس وجہ سے اسے بار بار نیند ارہی تھی!!

قریب اٹھ بجے اریان کمرے میں داخل ہوا تھا اسے تھوڑا ارام کرنا تھا وہ بہت تھکان سا محسوس کر رہا تھا؟! نظر بیڈ پر پڑی تھی جہاں مریم سو رہی تھی!!

اریان کی آنکھیں پہلے سے کہیں زیادہ سرخ ہو چکی تھی شاید مسلسل زیادہ تعداد میں سگریٹ پینے کی وجہ سے!!!

اریان اتا بیڈ کی دوسری جانب لیٹا!! جب تک وہ سگریٹ پی رہا تھا اس کا سر کا درد ٹھیک تھا لیکن اب پھر سے سر درد کر رہا تھا!! اریان نے آنکھیں مندے سونے کی کوشش کی لیکن یقینا نیند اس کی انکھوں سے کوسو دور تھی !!

بہت بے چینی ہو رہی تھی اسے اور یہ سب اسی زندگی میں پہلی بار ہو رہا تھا!!

وہ بہت زدا تھک چکا تھا !!

اریان نے مسلسل ادھا گھنٹہ سونے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام رہا!!

اریان نے بے ساختہ مریم کی جانب کروٹ لی تھی!! جب نظر سیدھا مریم کے معصوم چہرے پر پڑی اتفاق سے وہ بھی اریان کی جانب ہی کروٹ چہرہ کیے سو رہی تھی اس کے

دونوں ہاتھ اس کے گال کے نیچے تھے جبکہ وہ چھوٹے سے چہرے پر ڈھیروں معصومیت سجائے سوتی چھوٹی چھوٹی سانس بھر رہی تھی !!

وہ بہت گہری نیند میں تھی وہ دیکھنے سے ہی لگ رہا تھا جب کہ اریان کی نظریں اس کے پورے چہرے کو چھوڑ کر اس کی ناک میں پہنی نون پن پر جا ٹھہری تھی!!

وہ چاہ کر بھی اس کی طرف سے نظریں نہ ہٹا پایا!! بنا پلک جب کا ہے وہ بس اس کی چھوٹی سی ناک دیکھ رہا تھا!! جو سرخ ہو رہی تھی!!

اُس پر پہنی وہ نون شاید اپنی طرف اریان شاہ کو متوجہ کرنے کے لیے ہی بنی تھی!!

اریان نے بے ساختہ مریم کا ہاتھ کھینچ جس سے وہ اریان کے قریب ہوئی تھیں !!

مریم کی نیند ہمیشہ سے بہت پکی تھی اور اریان کو یہ بات لمحے میں سمجھ اچکی تھی!!

اب اُن دونوں کے درمیان فصلا بہت کم تھا!!

اریان نے بے ساختہ اپنا ہاتھ بڑھاتے شہادت کی انگلی اس کی نوزپن پر رکھی تھی!!

بے ساختہ اُسے چھونے کی خواہش جو جاگی تھی دل میں اریان اس وقت خود اتنا بوجھل تھا اسے خود نہیں پتہ تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے!!

اریان بے ساختہ کروٹ لیتا اُس کے اوپر اتا اُس پر سایہ فگن ہوا تھا !!

بس اس کا چہرہ ہی دیکھنے سے اریان کے دماغ میں تمام تر سوچے جا چکی تھی جب کے سر کا درد کم ہو رہا تھا۔یہ چیز اریان محسوس نہیں کر پایا تھا!!

آریان نے دل کے ہاتھوں مجبور ہوکر کچھ دیر اپنے اگلے عمل پر بیڑیاں ڈالنے کی کوشش کی!! لیکن ناکام رہا کیونکہ وہ شاید یہ بھی بھول جا چکا تھا کہ وہ اریان شاہ ہے ایک پتھر دل کا انسان!!

اریان نے جھک کر بے ساختہ اُس کی نوز پن پر لب رکھے تھے

اریان کا دل اس کی زندگی میں پہلی بار شدت سے دھڑکا تھا !! جسے اریان خود بھی محسوس کرنے سے قاصر تھا! جب کے سوتی ہوئی مریم کی سانسیں بے ساختہ گہری ہوئی تھی جو اریان بغور محسوس کر سکتا تھا!!

مریم اریان سے 13 سال چھوٹی تھی یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ اریان شاہ سے تیرا سال چھوٹی لڑکی اس کا دل زندگی میں پہلی بار دھڑکا گئی تھی!!

اریان نے اپنا چہرہ اٹھایا !! سر کا درد کب کا غائب ہو چکا تھا اریان کو پتہ ہی نہ چلا!! جب کے مریم گہری نیند میں سو رہی تھی !!

اریان کچھ پل اُس کا چہرہ دیکھتا رہا پھر بے ساختہ اُس کی گردن میں چہرہ چھپا گیا !!

اریان اس کے اوپر ضرور تھا لیکن اس نے اپنا پورا وزن اس پر نہیں ڈالا تھا وہ جانتا تھا وہ کبھی بھی اس کا وزن برداشت نہیں کر پائے گی!!

اریان نے اس کی گردن میں چہرہ چھپایا اور آنکھنے پتہ نہیں کیسے لیکن خود بخود بند ہو رہی تھی!! اریان کی آنکھیں خود بند ہوئی تھی !!

کب وہ ساری بے چینی ہٹتی اسے سکون کی اغوش میں لے چکی تھی اریان کو خود بھی پتہ نہیں چلا!!

وہ پانچ منٹ میں ہی اس کی گردن میں چہرہ چھپائے گہری نیند میں سوچکا تھا!!

مریم کے سانسیں کافی گہری ہو رہی تھی اریان کا تھوڑا وزن اس کے اوپر تھا جو اس کے لیے بہت زیادہ ہو رہا تھا!!

جب کہ اریان کی گہری سانسیں اُس کی گردن پر پڑھ رہی تھی !!

خیر دونوں گہری نیند سکون کی اغوش میں سو رہے تھے!!!

زریام کی گاڑی حویلی کے آگے رکی تھی!!

کائزل!! اس نے چہرہ گھمائے کائزل کو پکارا

لیکن اس کے کانوں میں ہیڈ فون لگے ہونے کی وجہ سے اسے سنائی نہیں ایا!!

زریام نے ٹیبلٹ پر ہاتھ مارتے ویڈیو روکی جب کائزل نے فورا زریام کو دیکھا

جب کے ایزل جو عرش کے ساتھ باہر ٹہلنے ائی تھی !! اُس کی نظریں سامنے زریام کی گاڑی پر جمی تھی !!

وہ کافی دور تھی جس طرف اندھیرا تھا وہ زریام کو دیکھ سکتی تھی لیکن زریام اسے نہیں دیکھ سکتا تھا جبکہ عرش نیچے بیٹھا اپنی شولیز باندھ رہا تھا!!

کائزل گھر اگیا ہے!! زریام نے اُسے دیکھ کہا

کیا ؟سچ میں گھر اگیا!! اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تھی جب زریام نے اسباب میں سر ہلایا

زریام نے گاڑی انلوک کی پھر وہ گاڑی سے اترا جب کہ کائزل کو گاڑی کھولنا نہیں ارہی تھی!!

آن یہ کیسے کھلے گا؟ وہ پریشانی سے بولی جب زریام گاڑی کی دوسری جانب ایا!!

زریام نے اس کی طرف اکر دروازہ کھولا!!

جب کائزل مسکراتی ہوئی گاڑی سے باہر نکلی جب کے ایزل کی نظریں یہیں تھی!!

زریام کی گاڑی سے کسی لڑکی کو دیکھ ایزل بنا پلک جھپکائیں دیکھتی رہی !!

کائزل گاڑی سے اتری تھی جب اسکی لمبی فروک اس کے پیروں میں ائی !!

ان!! وہ چیخی تھی اس نے اپنا توازن برقرار رکھنے کی کوشش کی لیکن ناکامیاب ٹھہری!!

جب کے اُس کی چیخ پر زریام جو اگے بڑھ رہا تھا اس نے جھٹکے سے پیچھے دیکھا!! ابھی کائزل گرتی جب زریام نے فورا اگے بڑھتے اسے تھاما!!

خوف کے مارے وہ انکھیں میچ چکی تھی جبکہ دور کھڑی ایزل انکھیں پھیلایے سارا منظر دیکھ رہی تھی!!

کائزل ٹھیک ہو اپ.؟ اُسے سیدھا کرتے زریام نے پریشانی سے استفسار کیا اس کی طبیعت ویسے ہی ٹھیک نہیں تھی اور اب دوبارہ اگر وہ گر جاتی!!

خود کو محفوظ محسوس کرتے کائزل نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولی

میں ٹھیک ہوں آن!! اُس نے گہرا سانس لیا تھا ورنہ اسے لگا تھا وہ زمین بوس ہو جائے گی!!

چلے اجاے !! زریام نے اسے اگے انے کا اشارہ کیا جب کائزل چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اگے ائی زریام گاڑی بند کرتا اس کے پیچھے چلا۔

اس حویلی میں !! زریام نے اُسے اپنی حویلی کی جانب اشارا کیا

آن یہ آپ کی حویلی ہے ؟؟ اتنی بڑی حویلی دیکھ کائزل مسکرا کر بولی جب زریام نے اسباب میں سر ہلایا

وہ دونوں اندر داخل ہوئے!

جبکہ عرش جو کب سے اپنے شولیس بندتا ایزل کو سامنے دیکھتا ہوا دیکھ رہا تھا غصے سے اب اس کی آنکھیں سرخ پڑھ رہی تھی!!

تمہارے اندر شرم نام کی چیز ہے یا نہیں.؟ عرش غصے سے گرجا جب جھٹکے سے ایزل نے اپنی نظریں گھمائے عرش کو دیکھا

اگر اپنے ایکس کو دیکھنے سے فرصت مل گئی ہو تو چلیں گھر اس لیے نہیں ائے تھے ٹہل پر کہ تم بے شرموں کی طرح کسی دوسرے مرد کو دیکھو!! عرش غصے سے بولتا آگے بڑھا

جب کے پیچھے ایزل انکھیں بند کر کے کھولتی خود بھی عرش کے پیچھے بڑھی تھی!!

زریام اور کائزل حویلی میں داخل ہوئے تھے!! لاؤنج میں اس وقت امیرہ بیگم صوفے پر بیٹھی تسبیاں پڑھ رہی تھیں جب کے انکھوں سے انسو مسلسل جاری تھے ٹھیک سامنے سکندر شاہ بیٹھے ٹانگ پر ٹانگ جمائے امیرہ بیگم کو دیکھ رہے تھے!!

کسی کے قدموں کے اہٹ سنتے آمیرا بیگم اور سکندر شاہ نے ایک ساتھ سامنے دیکھا تھا!!

سامنے زریام کے ساتھ ایک لڑکی کو دیکھ ان دونوں کی انکھوں میں سوال پھیلے تھے وہ دونوں کھڑے ہوئے

السلام علیکم امی السلام علیکم بابا!! زریام نے ان دونوں سے سلام کیا

وعلیکم السلام!! یہ کون ہے بچے!! امیرہ بیگم آگے اتی نم آنکھوں سے زریام کی پیشانی چومتی پھر کائزل کی جانب دیکھتی بولی

یہ کائزل ہے امی یہ اس کا گھر ہے!! میں اپ کو بتاتا ہوں سب!! زریام کایزل کے سامنے انہیں سب نہیں بتانا چاہتا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کائزل کسی بھی قسم کی حساس کمتری کا شکار ہو کے یہ اس کا گھر نہیں ہے!!

کیونکہ زریام کائزل کے انکھوں میں دیکھ چکا تھا وہ نا سمجھی سے اُنہیں دیکھ رہی تھی کیونکہ انہوں نے ابھی کون کا سوال اسی کے لیے استعمال کیا تھا!!

زریام کی انکھوں کی تحریر پڑتے امیرا بیگم فورا کائزل کو دیکھ مسکرائی!

کیسی ہو میری بچی!! امیرا بیگم کائزل کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے مسکرا کر بولی جبکہ ان کے لہجے میں پیار محسوس کرتے کایزل کے لب بھی مسکرائے تھے!!

میں ٹھیک ہوں امی اپ کیسی ہیں!! کایزل ان کے سینے سے لگی تھی جبکہ اس کے لبوں سے اپنے لیے امی سن پتہ نہیں کیوں لیکن امیر بیگم کو اچھا لگا تھا جبکہ زریام چہرہ جھکائے بے ساختہ دھیما سا مسکرایا تھا!! شاید اسے بھی اچھا لگا تھا!!

میں بھی ٹھیک میری جان!! اپنے انسو اندر دھکیلتی وہ نارمل بننے کی کوشش کر رہی تھی لیکن یقینا ان کی بیٹی ان کے پاس نہیں تھی وہ کیسے نارمل ہو سکتی تھی!!

امی حورین؟؟زریام نے بے چینی سے سوال کیا جب امیرہ بیگم کی انکھوں میں انسو جمع ہونے لگے

زریام صبح سے اریان سے کانٹیکٹ میں تھا وہ جانتا تھا حورین کا کوئی پتہ نہیں لگا لیکن وہ پھر ایک امید سے پوچھ رہا تھا!!

کچھ نہیں پتہ چلا بیٹا!! وہ اپنے انسو پر قابو پاتی بولی

سکندر شاہ بھی سوالیہ نظروں سے دونوں ہاتھ اپنی پشت پر باندھے اکڑ سے کھڑے زریام کو دیکھ رہے تھے!!

دعا!! کائزل کو اس کے روم میں لے جاؤ بچے!! امیرہ بیگم ملازمہ سے مخاطب ہوئیں

جب دعا (ملازمہ) فوراً اسباب میں سر ہلاتی کایزل کی جانب ائی

ابھی وہ کائزل کا ہاتھ تھامتی جب کائزل ہیں اپنا ہاتھ پیچھے کیا اور فورا زریام کو دیکھا

اس کی انکھوں میں خوف کی تحریر پڑتے ذریام اُس کی جانب متوجہ ہوا!!

کائزل!! ڈرو مت یہ اپ کو اپ کے کمرے میں لے کر جائیں گی اپ کو ارام کی ضرورت ہے کافی لمبا سفر کر کے ائے ہیں نا ؟اور اپ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے!! اس لیے اپ ارام کرو!! وہ اپ کو کچھ نہیں کہیں گی بس اپ کو اپ کے کمرے میں چھوڑ کر ارہی ہیں!! زریام نے نرمی سے اسے سمجھایا

لیکن کائزل اب بھی زریام کو دیکھ رہی تھی!!

شاباش جاؤ!! زریام نے نرمی سے کہا جب کائزل دھیما سا مسکراتی اسباب میں سر ہلا گئی

پھر ملازمہ کے ساتھ اپنے کمرے کی اور بڑھی تھی!!

پیچھے زریام نے امیرا بیگم اور سکندر شاہ کی سوالیہ نظریں دیکھی!!

پھر گہرا سانس لے کر صوفے پر بیٹھا!!

زریام نے ایک ایک کر کے ساری بات ان دونوں کو بتائی!! جبکہ امیرا بیگم کی انکھوں میں پریشانی پھیلی تھی!!

بہت اچھا کیا بچے آپ نے جو بچی کو یہاں لے ائے ورنہ کیسے رہتی وہ اسے تو کچھ یاد بھی نہیں تھا!! امیرا بیگم پریشانی سے بولی جب کہ سکندر شاہ سنجیدگی سے سن رہے تھے وہ بالکل خاموش تھے!!!

امی لالہ کہاں ہے؟؟زریام نے کچھ لمحے بعد انہیں دیکھ کہا

بیٹا وہ اپنے کمرے میں ہے!! امیرا بیگم دھیمی اواز میں بولی!!

حرین کا کچھ پتہ نہیں لگ رہا امی!! لیکن انشاءاللہ بہت جلد حورین ہمارے پاس ہو گی!! ان کی سوجی ہوئی انکھیں دیکھ زریام انہیں اپنے سینے سے لگاتا بولا!!!

انشاءاللہ!! وہ بھرائی اواز میں بولیں

سب انجان تھے کہ حورین کہاں ہے!! یہ چیز کوئی چھوٹی نہیں تھی اس وجہ سے سب کو بہت تکلیف دے رہی تھی!!

ایک نئ خوبصورت صبح کا اغاز ہوا تھا!! قریب صبح کے ساڑھے چھ بجے تھے جب مریم نے اپنے نازک وجود پہ وزن محسوس کرتے دھیرے دھیرے قبکھنے کھولی رات بھر وہ اتنی گہری نیند میں تھی کہ اس کی ایک بار بھی انکھ نہیں کھلی لیکن معمول کے حساب سے اس کی انکھ کھل رہی تھی!!

مریم نے آنکھیں کھولتے کچھ دیر غائب دماغی سے ادھر ادھر دیکھا!! کمرے میں اندھیرا ہونے کے باز وہ کچھ بھی ٹھیک سے دیکھ نہیں پا رہی تھی!!

دھیرے دھیرے جب سمجھ انے لگا ہے اپنی گردن پر کسی کی گہری سانس محسوس کرتے خوف اس کی انکھوں میں پھیلا تھا حد سے زیادہ خوف اس لیے تھا وہ جانتی تھی اریان نہیں ہو سکتا کیونکہ اریان تو اس کے قریب بھی نہیں بھٹکتا تھا لیکن اج وہ غلط تھی !!

اہ!!! مریم قوت سے چیخی تھی جب کے اُس کی گردن میں چہرہ چھپائے گہری نیند میں سوئے اریان کی انکھ جھٹکے سے کھلی تھی کیونکہ وہ اتنا تیز چیخی تھی اور اریان اُس کے کافی قریب تھا

اریان نے انکھیں کھولتے اندھیرے میں اس کا چہرہ دیکھنے کی کوشش کی!!

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ پاگل ہوگئی ہو!! اپنے کان پر ہاتھ رکھ اریان غصے سے نیند سے بھاری اور گھمبیر اواز میں بولا کیونکہ مریم واقعی بہت تیز چیخی تھی!

م۔مجھے لگ رہا ہے میرے اوپر کوئی ہے !! مریم اریان کی اواز اپنے قریب سے محسوس کر چکی تھی لیکن اسے اب بھی یہ یقین تھا کہ وہ اریان ہے!! مریم سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اریان اس کے اتنا قریب ہو گا!!

جب کہ اس کی معصوم سی بات پر اریان کے ذہن میں ساری بات ائی تھی !!

اریان نے سوچتے اپنا نچلا لب دانتوں تلے بری طرح دبایا تھا اسے اپنی بے خودی پر بے بے تحاشہ غصہ ایا تھا وہ خود کو کوستا جھٹکے سے کھڑا ہوا!!

جب کے مریم نے چین کا سانس لیا تھا!!

اریان نے ریمورٹ اٹھاتے کمرے کی لائٹ ان کی!!

پھر انجان بنتا چینجنگ روم کی جانب بڑھا !! وہ خود کو اب بھی بری طرح ڈپٹ رہا تھا کیا ضرورت تھی یہ سب کرنے کی؟؟لیکن وہ اچھی طرح ہوش میں ہوتا تو اپنے ہوش سنبھالتا نا اک تو سر بے تحاشا درد کر رہا تھا پھر سگریٹ پر سگریٹ پھونک کر وہ سوچتے سمجھنے کی صلاحیت شاید کھو چکا تھا!!

پاگل ہو گیا ہے کیا؟؟ چینجنگ روم کا دروازہ دھڑام سے بند کرتے اریان شیشے کے سامنے کھڑے خود سے مخاطب ہوا

کیسے ؟؟ اخر کیسے اتنی بے خودی ہو سکتی ہے مجھ سے ؟؟ اریان خود بہت الجھا ہوا تھا

ڈیبٹ!! غصے سے اُس نے ٹیبل پر طاقت سے ہاتھ مارا تھا

کیا سوچ کر ونی ائی تھی اور کیا ہورہا ہے !! اریان اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا

اس کا بس نہ چلتا وہ خود کو شوٹ کر لیتا اپنی اس قدر بے خودی پر!!

ریلیکس صرف تجھے پتہ ہے اسے نہیں پتہ اور اج کے بعد اگر تُو یوں بہکا اپنے ہاتھوں سے گولی مار دونگا !! اریان شیشے میں خود سے مخاطب ہوتا خود کو ہی وارننگ دے رہا تھا!!

اریان بالوں میں ہاتھ پھیر کر ریلیکس ہوتا اب ورڈ ڈراپ سے شرٹ نکالنے لگا!! شرٹ پہنتے وہ باہر ایا ؛؛

جہاں مریم بیڈ پر بیٹھی سوچو میں گم تھی اس کے چہرے پر خوف کے آثار پھیلے ہوئے تھے وہ محسوس کر سکتی تھی اپنی گردن پر کسی کی سانسیں وہ بہت الجھی ہوئی تھی تو کون تھا ؟؟مریم کا دماغ یہیں لگا ہوا تھا

اریان کی نظر سیدھا بیڈ پر پڑی تھی اس لمحہ نہیں لگا سمجھنے میں کہ مریم کیا سوچ رہی ہے؟

اپنا دماغ فضول چلانے سے بہتر ہے کہ اٹھو اور میرے لیے کافی بنا کر لاو!! اریان شیشے کے سامنے جاتا اپنے بال بناتا بولا

م۔میں آپ کو سچ بولی رہی ہوں کوئی تھا !! مریم کھڑی ہوتی اریان کے پاس اتی اسے یقین دلانے کی کوشش کر رہی تھی

کون ہو سکتا ہے کمرے میں تمہارے اور میرے علاوہ؟؟ اریان اُسے گھورتا ہوا بولا

وہی تو مسئلہ ہے کہ اپ کے اور میرے علاوہ کوئی بھی نہیں تھا کمرے میں لیکن پھر بھی مجھے کسی کی سانسیں اپنی گردن پر محسوس ہو رہی تھی میں سچ کہہ رہی ہوں میرا یقین

کریں شاید!! شاید اس کمرے میں بھوت ہے!! مریم اریان کو دیکھ بتاتی اخر میں ڈرتی ہوئی بولی اس نے بہت ساری کتابوں میں پڑھا تھا کہ بہت انسان کے برابر میں بھی لیٹے ہوتے ہیں اور بھی بلا بلا اس کے دماغ میں وہی چل رہا ہے!!

جبکہ اس کی معصومیت سے بھری بے تکی بات پر اریان نے بے ساختہ اس کا چہرہ دیکھا تھا!!

یعنی تم سیدھا سیدھا یہ کہہ رہی ہو کہ میرے کمرے میں بھوت ہیں سیریسلی؟؟اریان نے ابرو اٹھائے استفسار کیا

ہاں دیکھیں مجھے یہی لگتا ہے!!! میں جھوٹ نہیں بول رہی ہوں میں محسوس کر سکتی تھی کسی کے سانسیں اور جیسے ہی میں چیخی وہ جو بھی تھا میرے اوپر سے ہٹ گیا کمرے میں اندھیرا ہو رہا تھا ورنہ میں بھوت کو خوب مارتی! مریم شروع میں معصومیت سے بتاتی اخر میں غصے سے بولی

اریان نے اس کے تاثرات بغور دیکھے

تم اور بھوت کو مارتی ؟اپنی جان دیکھی ہے تم نے؟ بھوت پھونک مارتا اور تم جا کر اگلے ملک گرتی!! اریان سلک کر اسے دیکھ بولا وہ سیدھا سیدھا اریان کو مارنے کی باتیں کر رہی تھی

جب کہ اریان کی بات پر مریم ہکا بکا اسے دیکھنے لگی تو کیا وہ اس کی بذتی کر رہا تھا؟

ایسا نہیں ہے میرے اندر بہت جان ہے!! مریم نے اپنی صفائی پیش کی

دکھاؤ اپنی جان! تمہاری ہائٹ کتنی ہے؟؟ اریان ٹیبل سے ٹیک لگاتا دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے بولا

ہ۔ہوگی ۵ فٹ!! مریم اِدھر ادھر دیکھتی بولی

مجھے تو دو فٹ لگتی ہے!! پھر ماشاءاللہ تمہاری صحت!! اریان طنز کے تیر ہی تو چلا رہا تھا

ایسا نہیں ہے میں بہت طاقت رکھتی ہوں ہاں باہر سے دکھتی نہیں ہوں لیکن وہ الگ بات ہے !!اندر سے صحت ہونی چاہیے باہر سے نہیں!! مریم ادا سے بولی

یہ صرف تمہاری سوچ ہے بی بی باہر سے صحت کا فائدہ ہوتا ہے اندر رکھ کر تم نے اپنی صحت کا اچار ڈالنا ہے؟؟ آریان اُسے دیکھ بولا

تو اپ سیدھا سیدھا مجھے یہ کہہ رہے ہیں کہ میرے اندر جان نہیں ہے ؟؟ مریم بھی دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھتی بولی

یہی میں نے صاف الفاظوں میں کہا ہے پھر بھی سمجھ نہیں اتا تو دوبارہ بھی میرا یہی جواب ہے!! اریان سنجیدگی سے بولا

ایک بار بھوت ائے میرے سامنے اسے اٹھا اٹھا کر پٹکوں گی نا پھر اپ دیکھیے گا کہ کس کی جان زیادہ ہے!! مریم پختا لہجے میں بولی اسے خود پر یقین تھا

بھوت کے سامنے تُم اک چھوٹی سی چیز ہو گی جسے وہ اپنی ایک انگلی میں اٹھا کر ایسے جھاڑے گا جیسے کوئی بقایا چیز جھاڑتے ہیں !!اریان نے اس کی غلط فہمی دور کرنا چاہی

یہ اپ کو کیا ہو رہا ہے؟؟یہ بھوت اور میرا میٹر ہے نا؟؟ اس کمرے میں بھوت ہے اور میں اچھی طرح جانتی ہوں اب اس بھوت سے مجھے کیسے نپٹنا ہے وہ مجھے اتا ہے!! مریم فیصلہ کن لہجے میں بولا

مریم نہیں جانتی تھی وہ اریان سے اس طرح کیسے باتیں کر رہی ہے جیسے وہ لوگ سالوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہو اور ان کے درمیان رشتہ بالکل پرفیکٹ ہو!!

اچھا کیسے نپٹو گی اُس بھوت سے؟؟ اریان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

بہت سارے طریقے میں نے نیٹ پر دیکھا تھا اگر ہم بھوت سے ریکویسٹ کریں کہ بھوت بھائی پلیز چلے جائیں ہمارے گھر سے تو وہ چلا جاتا ہے اور ہم کسی بابا کے پاس جا سکتے ہیں وہ ہمارے بھوت بھگا سکتا ہے!! پھر اور بھی بہت سارے طریقے نیٹ پر میں سارے دیکھ لوں گی لیکن میرے پاس تو موبائل ہی نہیں ہے اپ مجھے اپنا موبائل دے کر جایئے گا میں بہت

سارے طریقے دیکھ کر اپ کے انے سے پہلے پہلے بھوت کو بھگا دوں گی وعدہ!!! مریم اریان کو دیکھ اک سانس میں بولی

اور تمہیں سچ میں لگتا ہے میں تمہیں اپنا موبائل دوں گا؟؟ اریان نے سوالیہ نظریں لیے پوچھا تھا

ایسا بھی کیا ہے اپ کے موبائل میں ہاں مانا ائی فون ہے سب کے پاس نہیں ہوتا لیکن پھر بھی!! میں بھی تو اپ کے کچھ لگتی ہوں اپ مجھے تو دے ہی سکتے ہیں لیکن خیر اگر اپ کو نہیں دینا تو کوئی بات نہیں میں پھپو جان سے ان کا فون لے لوں گی اس میں طریقے دیکھ لوں گی!! مریم خفگی سے بولی

اچھا کیا لگتی ہو تم میری؟؟ اریان نے اُسے دیکھ پوچھا

جب مریم نے اپنے الفاظوں میں غور کیا

ا۔ آپ کو نہیں پتہ؟ مریم نے کن اکھیوں سے اسے دیکھتے دھمیں لہجے میں بولا اچانک اس کا لہجہ اتنا دھیما ہوتے دیکھ اریان نے بمشکل ہی صحیح لیکن اپنی مسکراہٹ دبائی تھی ورنہ پہلے تو وہ اتنا تیز بول رہی تھی جیسے اریان کمرے سے باہر کھڑا ہو

نہیں مجھے نہیں پتا تم بتا دو تم میری کیا لگتی ہو تاکہ مجھے پتہ ہو !! اور میں تمہیں اپنا موبائل بنا سوچے سمجھے دے دوں!! ورنہ ایسے کسی ایرے گرے کو میں اپنا موبائل کیسے دوں؟ اریان سنجیدگی سے بولا

ا۔آپ کو سب پتہ ہے !! زیادہ انجان مت بنے!! مریم دبی اواز میں خفگی سے بولی

اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں تمہیں اپنا موبائل دے دیتا مجھے نہیں پتہ کہ تم میری کیا لگتی ہو تم مجھے بتا دو بتانے میں تمہاری زبان جل جائے گی؟؟ کب سے فضول بولے جا رہی ہو لیکن یہ نہیں بتا رہی کہ تم میری کیا لگتی ہو!!؟ اریان دانت پیستا بولا

یہ اپ کو کیا ہو جاتا ہے فورا ہی غصے میں اجاتے ہیں!! غصے کے علاوہ اپ کو کچھ اتا بھی ہے یا نہیں !! مریم ہنوز خفگی سے بولی

نہیں مجھے غصے کے علاوہ کچھ نہیں اتا!!آریان سنجیدگی سے کہتا اپنے موبائل اٹھائے صوفے پر بیٹھتا اُس میں مصروف ہوا !

سنے نا !! مریم نے کچھ لمحے بعد اُسے پکارا لیکن وہ نظرانداز کیے اپنے موبائل میں مصروف رہا

ایسے بھی کیا اپ لڑکیوں کی طرح نخرے دکھا رہے ہیں سن لیں میری بات؟؟ مریم غصے سے بولی جب اریان نے اپنے موبائل پر اپنی پکڑ مضبوط کی

م۔میں آپ کی وائف لگتی ہوں!! مریم نے وضاحت دی جب اریان کے موبائل پر چلتے ہاتھ رکے اریان نے نظر اٹھائے مریم کو دیکھا تھا!! جو اپس میں اپنے ہاتھوں کو مسلتی اسے ہی دیکھ رہی تھی

وائف کا مطلب پتہ ہے ؟ اریان نے موبائل رکھتے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے روپ سے کہا

ہ۔ہاں!! مریم نے اسباب میں سر ہلایا

تو بتانے کے لیے تمہیں الگ سے انویٹیشن دوں؟؟اسے خاموش دیکھ اریان نفی میں سر ہلاتا بولا

دے دیں اگر دے رہے ہیں تو!! مریم نے یہ بات کہی تھی لیکن بہت دھیمے لہجے میں اس بات سے جان کہ اس کی دھمیں لہجے میں کہی بات بھی سامنے بیٹھا آریان شاہ سن چکا ہے!!

تمہاری زبان فضول نہیں چل رہی اج کل؟

لگام لگانے کی ضرورت ہے خود لگا لو کیونکہ اگر میں لگانے پر ایا تو برداشت نہیں ہو گا تم سے!! اریان اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا

جب کے اُس کی بات پر مریم نے خفگی سے اریان کو دیکھا تھا

تم کچھ مطلب بتا رہی تھی وائف کا!! اریان اسے دیکھ بولا

وائف کا مطلب بیوی ہوتا ہے !! مریم نے اسے اگاہ کیا تھا گویا

کیا بات کر رہی ہو؟ نہیں کرو !! تمہیں کیسے پتہ چلا ؟؟اریان جو اُس سے کچھ اور ایکسپیکٹ کر رہا تھا اب اس کی بات پر مصنوعی حیرت سے پوچھنے لگا

اپ کو نہیں پتہ تھا؟؟ مریم نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

اگر پتہ ہوتا تو تم سے پوچھتا؟؟ اریان نے الٹا سوال کیا

ہاں یہ بھی ہے!! مریم نے عقلمندوں کی طرح اسباب میں سر ہلایا

چلو یہی بتا دو کہ بیوی کا مطلب تمہیں پتہ ہے؟؟ اریان نے اُسے دیکھ کہا وہ پوری طرح اپنے سامنے کھڑے اس نازک وجود سے مخاطب تھا

دیکھیں وائف کا مطلب بیوی ہوتا ہے بیوی کا مطلب مجھے نہیں پتہ کہ کیا ہوتا ہے!! مریم اُسے دیکھ بولا

میں مطلب کی بات نہیں کر رہا میں اس کی تشریح کی بات کر رہا ہوں بیوی لفظ کی تشریح بھی تمہیں پتہ ہے ؟؟ اریان تنزیہ لہجے میں بولا جب مریم سوچ میں پڑی

نہیں تشری تو مجھے نہیں پتا اپ بتا دیں!! مریم آریان کو دیکھ بولی

میرے پاس اتنا فضول وقت نہیں ہے لیکن شارٹ فون میں بس اتنا بتا دیتا ہوں کہ بیوی بننا اسان نہیں ہے بہت سے حقوق ہوتے ہیں !! جو تمہارے بس کی بات نہیں ہے!! اریان تنزیہ لہجے میں کہتا کھڑا ہوا کیونکہ اُس کا فون بج رہا تھا اریان فون سنتا کمرے کی بالکنی میں بڑھا تھا لیکن پیچھے مریم کو پرسوز سوچوں میں ڈال کر چلا گیا تھا اب اس کا ننھا دماغ اریان کی بات میں ہی الجھ چکا تھا اب اسے کسی بھی طرح بیوی کی تشری پتہ کرنی تھی!!

فلحال وہ کچھ سوچتی اب اریان کی کافی بنانے کے لیے کمرے سے باہر نکلی تھی!! جب جھٹکے سے اس کے قدم رکے اس نے معاملات کو سمجھنے کی کوشش کی اس نے جھٹ سے بیڈ کی جانب دیکھا تھا اسے اب سمجھ ارہا تھا وہ رات میں بیڈ پر سوئی تھی!!

یا اللہ میں بیڈ پر سوگئی تھی رات میں ؟؟ مریم کی انکھیں حیرت سے باہر انے کو تھیں چہرہ سرخ پڑ رہا تھا پتہ نہیں کیوں لیکن پڑھ رہا تھا!!

مریم نے اپنا سر ہاتھ میں تھاما!!

جب اسے بالکنی سے اریان واپس اتا دکھائی دیا!!

سنے !! مریم اریان کے قریب جاتی بولی جب اریان نے اُسے دیکھا

م۔میں رات میں بیڈ پر سو گئی تھی اپ مجھے اٹھا دیتے!! مریم اِدھر ادھر دیکھتی شرم سے دھوی بولی لیکن اسے بولنا تھا

میں نے تمہارا ٹھیکا لیا ہوا ہے؟؟ اریان نے سوالیا نظروں سے دیکھا

اپ کا بیڈ ہے اپ کے بیڈ پر میں سو گئی تھی تو مجھے اٹھا دیتے ہیں اپ!! مریم غصے میں لیکن دھیمی اواز میں بولی

یہ تو ہماری غلطی ہے نا کہ تم میرے بیڈ پر سوئی!! اریان اُسے دیکھ بولا

وہی تو میں نے مانی نہ غلطی!! میں غلطی سے سوگئی یہاں!! مریم کنفیوز انداز میں بولی

اسے کنفیوز ہوتے دیکھ اریان نے نفی میں سر ہلایا اگر اسے کنفیوز ہو رہا تھا تو وہ اس متعلق بات ہی نہ چھیڑتی ہے خیر اریان نظر انداز کرتا شاور لینے کے گرز سے باتھ روم میں بند ہوا تھا!!

پیچھے مریم بھی اب شرم کم کرنے کی کوشش کرتی دوپٹہ اچھی طرح خود پر لیتی کمرے سے باہر نکلی تھی تاکہ اریان کی کافی اس کے شاور لے کر انے سے پہلے پہلے کمرے میں پہنچا دے !!

مریم ابھی سیڑھیاں اتر کر نیچے جاتی جب اس کی نظر نیچے پورشن میں موجود اک نازک وجود پر گئی !!

مریم اسے دیکھتی نہ سمجھی سے نیچے اتری!! پھر اس کی جانب قدم بڑھائیں!!

ہیلو!! مریم نے اُس کہ قریب پہنچتے کہا جب کہ کائزل جو زریام کے موبائل پر یوٹیوب میں مصروف تھی اب اس کی اواز پر اسے دیکھنے لگی

ہیلو!! کائزل اسے دیکھ بولی وہ دونوں بھی ایک دوسرے کو نہیں جانتے تھے اس لیے دونوں کی انکھوں میں نا سمجھی تھی !

ائ ایم سوری لیکن میں اپ کو جانتی نہیں ہوں کیا اپ اپنا تعارف مجھے کروائیں گی کون ہیں اپ؟؟ مریم اُسے دیکھ بولی جب کے اُس کو بات پر کائزل نے مزید نہ سمجھی سے مریم کو دیکھا تھا اگر وہ اس گھر کی فرد تھی تو کوئی اسے کیوں نہیں پہچان رہا تھا!!

یہ میرا بھی گھر ہے !! کائزل دھیما سا مسکراتی معصومیت سے بولی اس کے لہجے میں معصومیت کوٹ کوٹ کر بھری تھی

اپ کون ہیں؟؟کائزل مریم کو دیکھ بولی

وہ دونوں ایک ساتھ کے ہی لگ رہے تھے

میں مریم !! مریم مسکرا کر بولی

اپ نے آن کو دیکھا ہے؟؟ کائزل سوالیہ نظروں سے بولی جب مریم نے نا سمجھی سے اسے دیکھا وہ کس کی بات کر رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی

کون آن؟؟ آپ کس کی بات کر رہی ہے !! مریم نا سمجھی سے بولی

میرے آن !! اُن کا اصل نام۔۔۔کائزل سوچنے لگی جب اس کے دماغ میں اچانک کل زریام کا بتایا ہوا نام ایا

ہاں زریام !!! زریام نام ہے ان کا!! کائزل مسکرا کر بولی

جب مریم کے ساری بات سمجھ ائی

اچھا لالا کی بات کر رہی ہیں اپ ! مریم مسکرائی

میرے تو آن ہے !! وہ کھڑی ہوئی تھی اس کے معصومیت سے کہنے پر مریم بے ساختہ ہولے سے ہنسی تھی

جی جی آپ کے آن ہیں!! مریم مسکرا کر بولی اسے کائزل پسند ائی تھی وہ تھی ہی اتنی پیاری اوپر سے اس کی معصومیت اس پر چار چاند لگا رہی تھی

آن آگیے !! پیچھے سے زریام کو اتا دیکھ کائزل خوشی سے چہک کر بولی

گڈ مارننگ !! زریام اتا اُن دونوں کو دیکھ بولا

گڈ مارننگ لالا کیسے ہیں آپ..؟مریم اسے دیکھ مسکرا کر بولی

میں ٹھیک ہوں گڑیا اپ کیسی ہیں!! زریام اُسے دیکھ بولا وہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا مریم اور ایزل میں فرق جہاں مریم اتنی معصوم تھی وہاں ایزل اسے اتنا بڑا دھوکہ کیسے دے سکتی تھی زریام نے سمجھنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا!!

آن !! کائزل کی اواز پر اس نے کائزل کو دیکھا

انہیں پتہ ہی نہیں تھا میرے بارے میں!! کائزل اسے دیکھ بولی

وہ اس لیے کائزل کیونکہ مریم کل ہی واپس حویلی ائی ہے کل اپ نے نہیں دیکھا نا رات میں انہیں!! زریام نے بات سنبھالی جب کائزل نے فورا اسباب میں سر ہلایا

جبکہ مریم خاموش رہی تھی وہ جانتی تھی زریام جو بھی بول رہا ہے کسی وجہ سے ہی بول رہا ہو گا!!

کیا لگتی ہیں مریم اپ کی اور میری!! کائزل مسکرا کر بولی

رشتے میں تو بھابھی ہیں لیکن کیونکہ میرے بڑے بھائی کی منکوحہ ہے اس لیے میں نام لیتا ہوں مریم کا لیکن اپ بھابھی بول سکتی ہے !! زریام کائزل کو دیکھ بولا

اوہ!! واؤ ٹھیک ہے پھر میں اج سے اپ کو بھابھی بولوں گی!! کائزل کو اچھا لگا تھا

آن چلے باہر ووک پر؟؟ کائزل زریام کو دیکھ سوالیہ نظروں سے بولی

جب زریام نے اسباب میں سر ہلایا وہ دونوں لون کی جانب بڑھے تھے جب کے مریم مسکراتی کچن کی جانب!!

مریم کچن میں داخل ہوئی جب نظر انزل پر پڑی جو اپنے لیے کولڈ کافی بنا رہی تھی !! مریم اُسے نظرانداز کرتی اریان کیلئے کافی بنانے کیلئے آگے ائی

کچن میں کسی کی اہٹ محسوس کرتے انزل نے چہرہ گھمائے اپنے پیچھے دیکھا جہاں مریم اریان کے لیے کافی بنانے کا سامان نکال رہی تھی

اُسے دیکھ ہمیشہ کی طرح انزل کے تاثرات بگڑے تھے!!

تم اب تک اریان کے کمرے میں رہ رہی ہو؟؟ انزل کپ میں چمچ گھماتی بولی جب مریم نے نا سمجھی سے اُس کی طرف دیکھا

کیا مطلب ہے اپ کا ؟؟ مریم نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

مطلب مجھے پتہ چلا ہے کہ اریان تمہیں اپنے کمرے میں برداشت نہیں کرنا چاہتا !! جب تُم بیمار تھی صرف تب ترس کھا کر اریان نے تمہیں اپنے کمرے میں رہنے کی اجازت دی تھی اب تو تم بالکل فٹ ہو پھر اب کیوں رہ رہی ہو اریان کے کمرے میں کس حق سے؟؟ انزل سختی سے اپنا ہاتھ کپ میں چلاتی بولی

اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اپنا غصہ کس پر نکالے اس لیے بے جان چمچ اور بے جان کپ پر نکال رہی تھی!!

مجھے نہیں لگتا اپ کو ان سب معاملات میں پڑھنے کی ضرورت ہے!! اور رہی بات حق کی تو اپ اچھی طرح جانتی ہیں کہ میرا کیا حق ہے بیوی ہوں میں ان کی!! مریم اُسے دیکھ بولی

خود کو بیوی کا نام دے کر بیوی لفظ کی توہین مت کرو تم ایک ونی میں ائی لڑکی ہو اور ونی میں ائی لڑکی کبھی بھی کسی کی بیوی نہیں ہو سکتی اور اریان شاہ کی تو بالکل نہیں میری بات کان کھول کر سن لو مریم جتنا جلدی ہو سکے اریان کے کمرے سے نکل جاؤ ورنہ اگر میں نے کچھ کیا تو تمہیں بہت برا لگے گا!! انزل اُسے دیکھ بولی

اب اپ اپنی حد سے گزر رہی ہیں مس انزل اگر میں اپ کو کچھ کہتی نہیں ہوں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میرے پاس زبان نہیں ہے بہت اچھی طرح جواب دینا اتا ہے مجھے اپ جیسے لوگوں کو!! مریم سنجیدگی سے بولی

اب تم مجھے سکھاؤ گی کہ میری حد کیا ہے بکواس بند کرو!! خود کو اس گھر کا فرد سمجھنے کی غلطی بھی مت کرنا ورنہ اتنی بری طرح تمہیں عرش سے فرش پر پھٹکوں گی دوبارہ اٹھ نہیں پاؤ گی!! اس کے جواب پر انزل کو اگ لگی تھی جب وہ غصے سے بولی

عرش سے فرش پر پٹکنا صرف میرے اللہ کا کام ہے اپ اس کے کام میں مداخلت کریں گی تو خود ہی کہیں عرش سے فرش پر نہ گر جائیں!! مریم دو ٹوک لہجے میں بولی جبکہ اس کی بات مقابل کو اندر تک سلگا گئی تھی

تم حد سے گزر رہی ہو مریم!! تم مجھے جانتی نہیں ہو!! انزل اُس کے قریب ائی تھی

مجھے ضرورت بھی نہیں بلکہ اپ کو جاننے کی اپ کو ضرورت ہے مجھے جاننے کی میں اُن کی بیوی ہوں اور اس سچ کو کوئی نہیں جھوٹلا سکتا!! مریم ہنوز دو ٹوک لہجے میں بولی

تمہارے بولنے سے کیا ہو گا؟؟؟بہت زبان چل رہی ہے پہلے دن تو تمہارے منہ سے ایک لفظ نہیں نکلتا تھا اور اب ایسے بول رہی ہو جیسے سب کی مرضی سے اس گھر میں ائی ہو تم کبھی کسی کے دل میں جگہ نہیں بنا پاؤ گی یہ بات میری لکھ کر رکھ لو تم!! انزل اُسے دیکھ دھمکی امیز لہجے میں بولی

یہ تو وقت بتائے گا!! سچائی کی ہمیشہ جیت ہوتی ہے دیکھیے گا ایک دن سب مجھے دل سے قبول کریں گے کیونکہ سچ تو یہی ہے نا میں ان کے نکاح میں ہوں؟؟مریم کو مزہ ارہا تھا اسے سلگا ہوا دیکھنے میں اس لیے مریم اپنے الفاظوں سے اسے مزید سلگا رہی تھی اور اس میں وہ کامیاب بھی ہو رہی تھی کیونکہ انزل بری طرح سلگ رہی تھی!!

اور مریم کا دل اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ قہقہ لگانے کا کر رہا تھا!

بہت جلدی اپنی غلط فہمی تم کھودو گی!! انزل کہتی اپنا کافی کا کپ اٹھائے کچن سے نکلتی چلی گئی!!

جب کے پیچھے مریم نفی میں سر ہلاتے جلدی جلدی اریان کی کافی بنانے لگی!!

کیونکہ اسے ابھی بیوی لفظ کی تشریح بھی پتہ کرنی تھی!! اس لیے وہ جلدی سے کافی بنا رہی تھی !!

صبح کے اغاز پر حرین کی انکھ کھلی سچ تو یہ تھا وہ ساری رات سو نہیں سکی تھی ابھی چند گھنٹوں پہلے ہی اس کی آنکھ لگی تھی وہ اج بھی روتے روتے سوئی تھی!! اس نے انکھیں کھولتے ادھر ادھر دیکھا اج بھی ارہاب کمرے میں موجود نہیں تھا یعنی وہ رات بھر کمرے میں نہیں ایا تھا!!

حورین کچھ لمحے ادھر ادھر دیکھتی اٹھ کر باتھ روم میں بند ہوئی تھی اچھی طرح منہ ہاتھ دھونے کے بعد اُس نے برش کیا !!

پھر واپس باہر ائی کتنی دیر وہ کمرے میں ٹہلتی رہی!! جب بوریت کی انتہا ہوئی تو وہ دھیرے سے دروازے کی جانب بڑھی!! وہ نکاح والی رات سے اب تک اس کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی!!

حورین نے دھیرے دھیرے قدم آگے کی جانب بڑھائے اُس نے اپنے کمرے کا دروازہ دھیرے سے کھولا اور باہر نکلی!!

اس دن رات کی وجہ اور پھر حالاتوں کی وجہ سے وہ حویلی نہیں دیکھ پائیں تھی !! باہر نکلتے ہی اس کی انکھوں میں چمک پھیلی تھی!!

اس کے کمرے سے باہر نکلتے ہی سامنے اک نہایت بڑا بلیک اور گولڈن تھیم پر فانوس لٹک رہا تھا!!

حورین نے اگے بڑھتے ریلنگ پر ہاتھ رکھا کیونکہ اس کا کمرہ اوپر تھا اور اس کے کمرے سے تھوڑا سا اگے جاکر ریلنگ تھی!! حورین نے ریلنگ پر ہاتھ رکھ کر نیچے جھانکا!!

ماشاءاللہ !! اس کے لبوں سے لفظ ادا ہوا تھا کیونکہ حویلی پوری بلیک اور گولڈن تھیم پر بنی تھی اور یقینا نہایت خوبصورت تھی نیچے اسے بہت سارے ملازم کام کرتے دکھائی دے رہے تھے جبکہ نظر ایلسا پر جاٹکی کی تھی جو کھڑی فون پر کچھ بات کر رہی تھی!!

حورین حویلی کو دیکھنے لگی ساتھ ساتھ قدم بھی دھیرے دھیرے اٹھا رہی تھی وہ حویلی کی خوبصورتی میں سب کچھ فل وقت بھول چکی تھی!!

حورین دیکھتی اب سیڑھیاں اترنے کے لیے سیڑھی پر قدم رکھ چکی تھی

حد تک سیڑیاں بھی بلیک اور گولڈن تھیم پر بنی تھی!! وہ سمجھ چکی تھی یقینا ارحاب کا فیورٹ کلر بلیک اور گولڈن ہو گا!! حورین دھیرے دھیرے سیڑھیوں سے اترتی ادھر ادھر دیکھتی اس الشان حویلی کا جائزہ لے رہی تھی اور ساتھ ساتھ ماشاءاللہ کہتی مسکرا بھی رہی تھی!!!

حورین کچھ ہی دیر میں بہت ساری سیڑھیاں اترتی نیچے پہنچ چکی تھی اس نے اخری سیڑھی پر قدم رکھا تھا جب ایلسا کی نظر اس پر پڑی!!

ایلسا فوراً تیزی سے اگے ائی تھی!!

اپ کو کچھ چاہیئے تھا؟ اوپر سے کول کر دیتی آپ !! ایلسا اس کے قریب اتی سنجیدگی سے بولی

اوپر فون؟حورین نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

ٹیلی فون ہے جس میں صرف اپ نیچے ہی کال لگا سکتی ہیں اور کسی بھی نمبر پر اس پہ کال نہیں جائے گی!! ایلسا نے اسے اگاہ کیا اس کے بعد کا مطلب سمجھتے پتہ نہیں کیوں لیکن حرین کو شرمندگی ہوئی تھی!!

بتائیں اپ کو کچھ چاہیے؟؟ ایلسا نے اُسے خاموش دیکھ پھر استفسار کیا

نہیں مجھے کچھ چاہیے نہیں میں کمرے میں بور ہو گئی تھی بس اس لیے ادھر اگئی!! حورین اُسے دیکھ بولی

ابھی سر حویلی میں نہیں ہے اپ حویلی میں گھوم سکتی ہیں لیکن جیسے ہی سر ائیں امید ہے کہ اپ اپنے کمرے میں چلی جائیں مجھے نہیں لگتا وہ اپ کو ادھر ادھر گھومتے دیکھ خوش ہوں گے!! ایلسا ہنوز سنجیدگی سے بولی حورین سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی کیا کبھی ایلسا مسکراتی نہیں؟

ٹھک ہے !! حورین نے اسباب میں سر ہلایا !!

ایلسا اسے راستہ دے چکی تھی تاکہ وہ حویلی دیکھ سکے!!

ایلسا کو اپنے ساتھ اتے دیکھ حورین رکی

میرا خیال ہے اپ اپنا کام کرلیں میں حویلی دیکھ لوں گی اور پھر اوپر بھی چلی جاؤں گی اپ بے فکر رہیں اپ کو میری وجہ سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے!! حورین اُسے دیکھ نرمی سے بولی

نہیں میں اپ کے ساتھ ہی ہوں اپ چلیں!! ایلسا جواباً بولی جب حورین خاموش ہوتی آگے کی جانب بڑھی

حویلی نہایت خوبصورت تھی!! وہ دیکھ کر پتہ نہیں کیوں لیکن کافی خوش ہوئی تھی!! وہ اس دوران بھی بھول چکی تھی کہ وہ یہاں ائی کس مقصد سے ہے!!

اپ لوگ کب سے ہیں اس حویلی میں؟؟ حورین نے آگے بڑھتے سوال کیا

اپ پلز حویلی دیکھ لیں !! اس نے جواب دینے کے بجائے اس کے سوال کو ختم کرتے ہوئے کہا جبکہ اس کے جواب پر حرین خاموش ہو چکی تھی

یہ کچن ہے ؟؟ باہر پوچھتے حرین اسے دیکھ بولی جب ایلسا نے اسباب میں سر ہلایا

حورین اندر داخل ہوئی تھی!! حویلی کی طرح کچن بھی کافی عالی شان تھا یہ حویلی اسے اپنی حویلی کی یاد دلا رہی تھی اس کی حویلی بھی تو بالکل اسی طرح خوبصورتی رکھتی تھی!!

حورین مسکرائی وہی کچن سے باہر اتے وہ لاونج کو دیکھنے لگی لاؤنج میں صرف وہ اور ایلسا ہی تھے!!

حرین پینٹنگز دیکھ رہی تھی جب ایلسا کا فون بجا !

!! Excuse me

اپ یہیں رہیے گا میں فون سن کر اتی ہوں!! ایلسا اسے دیکھ کہتی اب وہاں سے باہر نکلی تھی

جب حورین اسباب میں سر ہلاتی ہوں واپس پینٹنگز کی جانب متوجہ ہوئی تھی جب اس کی نظر سامنے رکھے ٹیلیفون پر پڑی!!

ٹیلی فون دیکھ حورین کو احساس ہوا تھا ہر چیز کا جب وہ فوراً اِدھر ادھر دیکھتی فوراً ٹیلیفون تک پہنچی !!

وہ اریان کو کال ملانا چاہتی تھی اس بات سے انجان کے اس ٹیلی فون پر جو بھی نمبر ڈال کر کال لگا لو صرف ارحاب اور حورین کے کمرے میں موجود ٹیلی فون پر جاتا ہے اور اُس کمرے میں موجود ٹیلیفون سے جو بھی نمبر ڈال کر کال کیا جائے وہ اس والے ٹیلی فون پر بجتا ہے اور حرین اس بات سے انجان تھی !!

حورین نے تیری سے اگے بڑھتے ٹیلیفون تھاما پھر دوبارہ پیچھے مڑتے ادھر ادھر دیکھا پھر جلدی سے اریان کا نمبر ملانے لگی ایلسا کال سننے دوسرے لاونج میں گئی تھی جبکہ اس بات سے ایلسا اور حورین دونوں انجان تھی کہ ارحاب گھر میں اتا اپنے کمرے کی اور کب کا بڑھ چکا ہے وہ لوگ اس طرف ہونے کی وجہ سے دیکھ نہیں پائی تھی اور نہ ارحاب دیکھ پایا تھا

ارحاب کمرے میں داخل ہوا اس نے پورے کمرے میں نظریں دوڑائیں کمرے میں حرین موجود نہیں تھی!!

باتھ روم کا بند دروازہ دیکھ اسے لگا وہ باتھ روم ہے!!

ارحاب اپنی شرٹ کے اوپری تین بٹن کھولتا صوفے پر بیٹھتا پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موند چکا تھا

جب فون بجا !!

حورین جلدی جلدی اریان کا نمبر ملاتی ٹیلی فون کان سے لگا چکی تھی اگے سے بیل جاتی دیکھ حورین کے دل میں اک اُمید جاگی تھی جبکہ دل زوروں سے دھڑک رہا تھا!!

لالا پلز اٹھائے !! حورین دھڑکتے دل کے ساتھ بولنے لگی

جب کے ارحاب جو ابھی ابھی آنکھیں مند کر بیٹھا تھا !! فون بجنے کی اواز پر اس نے اپنی پرکشش آنکھیں کھولیں تھی!!

ارحاب نے ہاتھ مارتے سائڈ پر رکھا ٹیلیفون اٹھاتے کان سے لگایا !!

جب کے وہ واپس صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے انکھیں منہ چکا تھا

ارہاب نے محض فون کان سے لگایا تھا جبکہ وہ بولا کچھ نہیں!!

ہ۔ہیلو!! حورین کی ایک سنائی دی جب ارحاب کی بند انکھیں بے ساختہ کھلی

ہیلو لالا !! اپ سن رہے ہیں؟؟ میں حورین لالا مجھے یہاں پر زبردستی رکھا ہے اور اپ کو پتہ ہے ارحاب نے مجھ سے زبردستی نکاح کیا ہے لالا !! ان سب کے پیچھے اور کوئی نہیں

بلکہ ارحاب ہیں!! لالا مجھ بہت ڈر لگ رہا ہے یہاں اپ پلیز کسی بھی طرح یہاں سے مجھے لے جائیں!! مجھے نہیں پتہ ہے جگہ کون سی ہے لیکن کل اس روڈ پہ میں نے اپ کی گاڑی دیکھی تھی میں اپ کو اواز لگا رہی تھی لیکن ارحاب نے مجھے روک لیا ایک بہت بڑی سی حویلی ہے لالا کل اپ اس روڈ پر بھی ائے تھے پلیز وہاں اکر مجھے لے جائیں!! وہ مجھ سے بدلا لے رہے ہیں !! بہت بے رحمی سے اغاز کیا ہے لالا پلز آپ اجاے میرے پاس زدا وقت ہے کوئی دیکھ لے گا مجھے!! حورین روتے ہوئے ساری بات بتانے لگی جب کے مقابل میں موجود ارحاب خاموشی سے اُس کی بات سن رہا تھا اور جیسے جیسے سن رہا تھا اس کی انکھوں میں خون اتر رہا تھا

وہ ہنوز خاموش رہا اس نے ایک لفظ کہے بغیر فون رکھا!!

جبکہ حرین بھی جھٹکے سے فون رکھ چکی تھی اسے کسی کی اہٹ محسوس ہو رہی تھی یقینا ایلسا ارہی تھی

اب اپ کو اپنے کمرے میں جانا چاہیے سر انے والے ہوں گے!! ایلسا اسے دیکھ بولی وہ اب تک اس بات سے انجان تھی کہ ارہاب اچکا ہے!!

ایلسا اس کی انکھوں میں انسو دیکھ چکی تھی لیکن اس نے پوچھنا شاید ضروری نہیں سمجھا حرین اس کی بات پر سر کو خم دیتی دھیرے سے واپس۔سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے کی اور بڑھی تھی ایک دل میں امید سی جاگئی تھی چہرے پر پرسکونی تھی جو ایلسا نے بغور محسوس

کی تھی اسے اب امید تھی اس نے اپنے لالا کو بتا دیا ہے جو کسی بھی حال میں اسے یہاں سے چھڑوالے جائینگے !! اسے بختا یقین تھا اپنے لالا پر لیکن وہ اس بات سے انجان تھی کہ اس کی بات تو اس کے علاوہ نے سنی ہی نہیں تھی!!

تو پھر کیسے وہ بچانے اتا؟؟

آن !! واک کرتے کرتے کائزل نے زریام کو پکارا جو گہری سوچوں میں گم تھا زریام اکیلے رہنا چاہتا تھا لیکن کائزل چاہتی تھی کہ وہ اس کے ساتھ واک کرے

آن؟؟ اسے گہری سوچو میں گم دیکھ کائزل نے دوبارہ پکارا لیکن زریام اب بھی بہت گہری سچوں میں گم تھا اس کی انکھیں سوچو کے درمیان بھی سرخ پڑ رہی تھی یقینا وہ ایزل کی باتیں یاد کر رہا تھا!!

آن!! اب کی بار اس کا بازو تھامتے ہلایا تھا جب زریام نے ایک جھٹکے سے اسے دیکھا

ہ۔۔ہاں ؟؟ زریام اُسے دیکھ بولا کائزل نے زریام کی سرخ آنکھیں دیکھ سہمتے ہوئے زریام کو دیکھا

ا۔آن آپ کی آنکھیں اتنی سرخ کیوں ہورہی ہیں ؟؟ کائزل نے وجہ جاننی چاہیے

جب زریام نے فورا چہرہ جھٹکا

کچھ نہیں ہوا شاید نیند پوری نہیں ہوئی ہوگی نا اس کی وجہ سے!! زریام نرمی سے بولا

اپ کی نیند پوری نہیں ہوئی؟ ان اپ جا کر سو جائیں ہم واک بعد میں کر لیں گے!! کائزل زریام کو دیکھ پریشانی سے بولی کیونکہ اس کی آنکھیں بہت زیادہ سرخ تھی کائزل کو اصل وجہ تو ذریام نہیں بتا سکتا تھا لیکن نیند کی وجہ جانتے ہی کایزل کے چہرے پر پریشانی پھیل چکی تھی!!

?Are u sure

زریام نے تنقید کی جب اس نے دھیرے سے اسباب میں سے ہلایا

اوکے ! آپ بھی اپنے کمرے میں جا کر ارام کر لو پہلے اؤ میڈیسن کھاتے ہیں!!

زریام کی اواز ضبط سے بھاری ہو رہی تھی!!

کائزل بھی زریام کے پیچھے ہی اندر گئی تھی!!

زریام نے صوفے پر بیٹھتے کائزل کو ابھی بیٹھنے کا اشارہ کیا جب کائزل فورا اتی صوفے پر بیٹھی زریام نے اسے میڈیسن دی جو صبح کھانے کی تھی!!

پہلے یہ پینا ہیں پھر ے میڈیسن!! ٹھک ہے ؟؟ زریام اسے دیکھ بولا جب کائزل نے فورا اسباب میں سر ہلایا

گڈ گرل میں جا رہا ہوں تھوڑی دیر ارام کرنے اپ بھی میڈیسن کھا کر ارام کرنے جانا!!

زریام اُسے کہتا اب کھڑے ہوئے اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا وہ اکیلا رہنا چاہتا تھا

اپنے کمرے کا دروازہ شدت سے بند کرتے زریام نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا!!

زریام کا سر درد سے پھٹ رہا تھا ایزل کی باتیں اس کے ذہن سے جانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی وہ کیسے خود پر کنٹرول کر رہا تھا یہ صرف زریام شاہ جانتا تھا زریام نے جھٹکے سے سائیڈ ٹیبل کی چیزیں زمین بوس کی تھی کچھ ہی لمحے میں وہ اپنے عالی شان کمرے کی حالت بگاڑ کر سکون ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس کا سکون یہاں موجود تھا ہی نہیں!!

اپنے کمرے کی حالت بگاڑنے کے بعد زریام تھکے ہارے لہجے میں صوفے پر بیٹھا تھا!!

اہ!!! وہ قوت سے چیخ تھا

اپنی انکھوں میں چھاتی نمی وہ بار بار پیچھے دکھیل رہا تھا وہ رونا نہیں چاہتا تھا!!

تو کیا اس کی ایزل بے وفا تھی؟وہ لفظ اسے اندر سے چیر پھاڑ رہا تھا

اخر کیوں؟؟ تم نے دھوکہ دینے کے لیے مجھے ہی کیوں چنا ایزل؟ زریام اپنے ہاتھ میں پکڑی ایزل کی تصویر کو دیکھ بکھرے لہجے میں بولا

جب اچانک اس کے دماغ میں کچھ ایا زریام نے اپنا موبائل اٹھاتے ایزل کو کال ملائی اب تک وہ نمبر بند جاتا تھا لیکن اج اس پر رنگ ہو رہی تھی!!

پتہ نہیں کیوں لیکن رنگ جانے پر زریام کے دل میں ایک چھوٹی سی امید جاگی تھی وہ اتنی محبت کی شدت میں جکڑا ہوا تھا کہ ایزل کے صاف الفاظوں کے بعد بھی اسے ایک امید جاگی تھی یہی تو ہوتا ہے سچا پیار اور زریام شاہ نے سچا پیار کیا تھا!!!

کافی دیر بیل جانے کے بعد مقابل سے فون اٹھایا گیا!!

زریام کا دل زوروں سے دھڑکا تھا

ہیلو ایزل!! زریام نے ایک امید لیے یہ لفظ ادا کیا تھا

تم کیوں نہیں چھوڑ دیتے اس کا پیچھا؟؟بتایا ہے نا میری منگ ہے وہ ہماری شادی ہے اب سے دس گیارہ دن بعد !!

تمہیں مال میں بھی سمجھایا تھا پھر ایزل نے بھی تمہیں سمجھایا تمہیں کیوں سمجھ نہیں اتا؟؟؟

اگر اب تم نے دوبارہ اس نمبر پر کال کی تو میں پولیس کو بتاؤں گا اگر شرم لحاظ ہے تو اس کا پیچھے چھوڑ دو وہ کسی اور کی منگ ہے!! میں نے سنا تھا شاہ لوگ بہت عزت کے معاملے میں پختہ ہوتے ہیں لیکن یہاں تو بگیرتیاں چل رہی ہیں!! عرش سرد لہجے میں بولا وہ اصولا

بول زریام کو بھی رہا تھا لیکن اخری لفظ اس نے سامنے کھڑی ایزل کو بھی دیکھ لفظ چباتے ہوئے بولا تھا

بکواس بند کر!! کب سے سنے جا رہا ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ذات پر انگلی اٹھائے گا تو!! زریام دھاڑا تھا اس کی دھاڑ پر عرش نے کچھ لمحے فون کان سے دور کیا تھا

کچھ لمحے کے لیے وہ سہا تھا لیکن پھر واپس نارمل ہوتا فون کان سے لگا چکا تھا!!

تو پھر ؟ پھر کہاں گئی تمہاری وہ ذات کسی اور کی منگ کو بار بار میسج کرنا بار بار کال کرنا اس کو بولنا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں یہ کہا کی زاد ہے تمہاری؟؟ایزل اب سے نہیں بہت عرصے سے میری منگ ہے تم کیوں نہیں سمجھ جاتے اس نے تمہیں صرف استعمال کیا ہے؟؟ عرش سرد لہجے میں بولا

مجھے ایزل سے اک اخری بار بات کرنی ہے!! زریام نے اپنے غصے پر قابو پاتے کہا ورنہ اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ عرش کو ابھی اوپر پہنچا دے!!

میں نے کہا نا اب ایسا کچھ نہیں ہو گا!! عرش کی جانب سے یقینا انکاری تھی

میں بھی کہہ رہا ہوں نا کہ مجھے اخری بار اس سے بات کرنی ہے!! زریام سرد لہجے میں بولا

وہ تُم سے بات کرنا نہیں چاہتی!! عرش نے جواباً کہا

یہی بات میں اس کے منہ سے سننا چاہتا ہوں اور اگر اگلے لمحے تُو نے اسے موبائل نہ دیا میں قسم کھاتا ہوں وہیں اکر گولیاں تیرے وجود کے اندر نہ اتاری تو میرا نام زریام شاہ نہیں !! زریام نے وحشت زدہ لہجے میں کہا اس کے لہجے میں انتہا کی حد تک وحشت تھی جسے محسوس کرتے عرش نے نا چاہتے ہوئے بھی فون ایزل کی جانب بڑھایا تھا؛

ہیلو!! ایزل کی ایک مقابل سے سنائی دی تھی اور یہاں اکر زریام ہمیشہ خود کو بے بس محسوس کرتا تھا وہ بس اس کی اواز سنتا تھا اور وہ اپنے اندر بے بسی محسوس کرتا تھا وہ ہر کسی سے لڑ سکتا تھا سوائے ایزل کے اس کی اواز سن کر پتہ نہیں کیوں لیکن اس کے وجود میں سکون سرایت کر رہا تھا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اب ایزل اس کی نہیں رہی لیکن پھر بھی اس نے تو محبت کی تھی نا بھلے ہی مقابل نے نا کی ہو

ایزل!! اس نے پور امید اواز میں اسے پکارا تھا

بولے!! اگے سے جذبات سے اری اواز سنائی دی گئی تھی

کیسی ہی تم؟ زریام نے آنکھیں بند کرکے کھولیں تھی اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔

میں تو ٹھیک ہوں لیکن مجھے نہیں لگتا کہ اپ ٹھیک ہیں میں نے اپ سے بولا تھا کہ ائندہ مجھے کال مت کیجیے گا لیکن پھر بھی اپ کال کر کے میری زندگی میں پریشانیاں پیدا کر رہے ہیں خود بھی چین سے جیں اور مجھے بھی جینے دیں ائندہ مہربانی کر کے اب مجھے کال مت

کیجئے گا میں اپ کو پہلے ہی بتا چکی ہوں میری شادی ہے کچھ دنوں میں اس طرح آپ مجھے کال کر کے میرے لیے ہی مشکلات کھڑی کر رہے ہیں اگر اپ نے کبھی بھی مجھ سے تھوڑا سا بھی پیار کیا ہو گا تو اپ مجھے دوبارہ کال نہیں کریں گے اس سوچ کے ساتھ کہ اپ کی کال سے میرے لیے پریشانیاں کھڑی ہو رہی ہیں!! ایزل ہیں فورا ہی ساری بات کہی تھی

جب کے مقابل مزید ٹوٹ کر بکھر رہا تھا

کیا تم سچ میں اپنا راستہ الگ چن چکی ہو؟؟ ذریام م نے پھر ایک امید سے پوچھا

میں اپنا راستہ بہت پہلے سے الگ چن چکی ہوں اور یہ بات میں اپ کو بار بار بتا چکی ہوں لیکن اپ کی سمجھ نہیں ارہی خدا کے لیے اپ خود بھی چین سے جی لیں اور مجھے بھی جینے دیں!! ایزل سفاکی سے بولی

تمہیں لگتا ہے میں اور تم ایک دوسرے کے بغیر چین سے جی سکتے ہیں؟؟زریام نے گہرا سوال کیا تھا

بالکل جی سکتے ہیں کوئی کسی کے لیے نہیں مرتا!! ایزل کا جواب بھی فوری تھا۔

اگر محبت ہوتی تو تم یہ کبھی نہیں کہتی ایزل محبت میں لوگ مر جاتے ہیں مجھے نہیں دیکھ رہی پل پل مر رہا ہوں میں تمہاری اس بے رخی پر!! زریام بے بسی سے بولا اج وہ خود کو بہت بے بس محسوس کر رہا تھا!!

دیکھیں زریام میرا راستہ الگ ہو چکا ہے میری شادی ہی کچھ دنوں میں آپ مہربانی کر کے اپنی زندگی کی نئی شروعات کریں کسی کے پیچھے بھاگنے سے ہمیں کچھ نہیں ملتا!!

سوائے رسوائی بے بسی کے جس طرح اپ ابھی بے بس پڑ رہے ہیں اس کے علاوہ اپ کو اس رشتے سے کچھ نہیں ملے گا اس سے اچھا ہے کہ اپ اپنی زندگی کی نہیں شروعات کریں؛!! ایزل گہرا سانس بھرے بولی

تم اس قدر سفاک نہیں تھی ایزل!! زریام نے ضبط سے کہا

وقت سب سکھا دیتا ہے!! اور اپ کہہ رہے تھے کہ اپ مجھ سے پہلے شادی کریں گے کہاں تک پہنچی اپ کی شادی؟؟ ایزل نے سوال پوچھا تھا جبکہ اس کے سوال پر مقابل کا دل ٹوٹا تھا یعنی اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ زریام کسی اور سے شادی کر لے

بہت جلد بھلے ہی تمہاری شادی سے چند منٹ پہلے کروں لیکن ہو گی تو میری شادی تم سے پہلے ہی ایزل شاہ!! کبھی نہ کبھی تم نے تھوڑی تو محبت کی ہو گی مجھ سے یہ بات میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں وہ محبت جو ابھی خاموش ہو کر کہیں دل میں بیٹھی ہے!! وہ اس دن نکل کر تمہارے سامنے کھڑی ہو گیا ایزل جس وقت میں کسی اور سے شادی کروں گا!!

اور اپنی شادی کا سب سے پہلا پیغام تمہیں ہی دوں گا وعدہ ہے میرا!! زریام کہتا فون رکھ چکا تھا

زریام نے پلو ہاتھ میں تھاما پھر کیوٹ سے چیخا!!

اسے اکسیجن کی کمی محسوس ہو رہی تھی زریام نے اپنی شرٹ کے تین چار بٹن کھولے تھے!!

محبت میں ٹوٹ کر بکھرنا کسے کہتے ہیں وہ ذریام محسوس کر پا رہا تھا وہ پوری رات سویا نہیں تھا وہ کچھ پل سکون کے چاہتا تھا لیکن اسے نیند نہیں ارہی تھی تنگ اکر زریام اٹھا سائیڈ ٹیبل سے میڈیسن کا باکس اٹھاتے زریام نے نیند کی گولیاں ایک ساتھ پانچ سے چھے کھائی تھی وہ جانتا تھا یہ اس کی جان بھی لے سکتا ہے لیکن فی الحال اسے بس سکون چاہیے تھا!! اس نے نیند کی ہائی ڈوز گولیاں پانچ چھے گلے میں اتارتے بیڈ کی جانب قدم بڑھائے وہ بس سونا چاہتا تھا اسے نیند نصیب نہیں ہو رہی تھی!! کیونکہ نیند بھی اس سے رخ موڑ چکی تھی بالکل اس کی ایزل کی طرح؟

زریام بیڈ اوندے منہ گرا تھا نیند کی ہائی ڈوز کی وجہ سے چند لمحوں میں اسے گہری نیند اپنی اغوش میں لےچکی تھی اب یہ گولیوں کا اس پہ کیا ری ایکشن ہونا تھا وہ اس بات سے انجان سو چکا تھا!!

حورین قدم بقدم لیتی ہے اپنے کمرے کی اور بڑھ رہی تھی سیڑھیاں طے کرنے کے بعد اس نے دروازے کے اگے اکر اپنے قدم روکے اسے ابھی ایلسا نے نیچے سے بتایا تھا کہ ارحاب آچکا ہے ؛! یہی وجہ تھی جو حورین سے کمرے میں داخل نہیں ہوا جا رہا تھا!!

حورین نے ہمت کرتے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوئی !!

نظر سیدھا سامنے صوفے پر اٹھی تھی جہاں ارحاب صوفے کی پشت پر اپنا چہرہ ٹکائے انکھیں مندے بیٹھا تھا!!

اُسے آنکھیں مندے دیکھ حورین نے سکھ کا سانس لیا پھر اندر داخل ہوتے نرمی سے دروازہ بند کیا!!

حورین کی سمجھ نہیں آرہا تھا اب وہ کیا کریں؟؟

اگئ اپنے لالا کو کول کرکے ؟؟ آنکھیں مندے ہی ارحاب کی سرد آواز گونجی تھی

جب کہ اس کی بات پر حرین کی ہوائیاں اڑی تھیں حرین نے حیرت سے اسے دیکھا اس کی بات کچھ دیر میں سمجھ اتے حرین کے پورے وجود میں کپکپاہٹ دوڑی تھی انکھوں میں خوف پھیلا تھا یعنی ارحاب جان چکا تھا جو وہ ابھی نیچے کر کے ائی تھی؟؟؟

حورین کے گلے میں گلٹی ابھر کر مدھم ہوئی تھی ؛!

اسے خاموش دیکھ ارحاب نے اپنی انکھیں کھولتے اسے دیکھا تھا ارحاب اب بھی پرسکونی سے وہی بیٹھا تھا

بولو ؟؟ ارہاب نے اسے دیکھ سرد لہجے میں استفسار کیا

ن۔نہیں!! حورین نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا

نہیں؟؟ تو پھر کپکپا کیوں رہی ہو چہرے کی ہوائیاں بھی اڑ رہی ہیں رنگت زرد پڑ رہی ہے پھر یہ سب کیوں؟؟ ارہاب نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

ا۔ایسا کچھ نہیں ہے!! حورین نے دوبارہ نفی میں سر ہلایا

ادھر آؤ! ارحاب نے وہی بیٹھے ہوئے کہا

ج۔جی ؟؟اس کی بات پر حرین اسے دیکھتی ہوئی بولی

کم سنتی ہو؟ میں نے کہا ادھر اؤ!! ارحاب سرد لہجے میں بولا وہ اپنے غصے پر قابو پانے کی بہت کوشش کر رہا تھا!!

حرین کا قدم بہ قدم چلتی اس کے نزدیک ائی وہ مسلسل کپکپا رہی تھی اسے نہیں پتہ تھا کہ ارہاب کو کیسے پتہ لگا؟

خیر حرین چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ارہاب کے نزدیک پہنچی

ارحاب نے جھٹکے سے اُسے اپنی تھائی پر بٹھایا تھا !! حورین جو ان سب کے لیے تیار نہیں تھی وہ ایک جھٹکے سے اُس کی تھائی پر بیٹھی تھی

حورین نے خوف سے چور ہو کر گردن تھوڑا سا دائیں جانب موڑتے ارحاب کو دیکھا جو اسے ہی سرخ نظروں سے دیکھ رہا تھا!!

حرین بے ساختہ اُس کی گود سے اٹھنا چاہا !

جب ارحاب نے اُس کی کمر کے گرد حصار مضبوط کیا !!

!! Don't u dare

ارحاب اُس کے کان کے قریب جھکتے غرایا جب حورین کی مزاحمتیں رکی اُس نے خوف سے ارحاب کو دیکھا

ارحاب نے سرخ آنکھوں سے اُس کے چہرے کو دیکھا !! جس کا چہرہ بھی خوف کی وجہ سے سرخ پڑ رہا تھا حورین کا وجود خوف سے کانپ رہا تھا

مجھے لے جائیں لالہ یہاں سے مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے نہیں پتہ لالا یہ کون سی جگہ ہے لیکن کل آپ جس روڈ پر آئے تھے میں اپ کو اوازیں دے رہی تھی لیکن ارحاب نے روک لیا تھا ان سب کے پیچھے اور کوئی نہیں بلکہ ارہاب ہیں !! انہوں نے مجھے کڈنیپ کیا

ہے بدلہ لینے کے لیے!! ارحاب اس کے کان کے قریب جھکتا اس کے کہے ایک ایک الفاظ بولتا سرد لہجے میں استفسار کرنے لگا

جب کہ وہ جیسے جیسے بول رہا تھا حورین کی انکھوں میں حیرانی کے ساتھ مزید خوف پھیل رہا تھا یعنی ارحاب ایک اک بات جانتا تھا لیکن کیسے؟؟

بولا ہے نا تم نے یہی چیز؟؟ یا میں غلط بول رہا ہوں؟؟؟ ارحاب نے سوالیہ نظروں سے پوچھا جب حورین نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا

م۔میں نے نہیں بولا !! ارحاب کی گرفت اپنے پیٹ پر بڑھتی دیکھ حورین خوف سے چور بولی

انسوں آنکھوں میں اتر رہے تھے جنہیں وہ بہت مشکل سے اندر دھکیل رہی تھی!!!

اچھا !! پھر کیوں اتنا کانپ رہی ہو؟؟ سچے لوگوں کا یہ حال تو نہیں ہوتا جو اس وقت تمہارا ہو رہا ہے!! چہرہ اتنا سرخ پڑ رہا ہے بدن پورا ٹھنڈا پڑ رہا ہے تمہارا!! ارحاب اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا

مجھے ایک بات بتاؤ!! ارحاب کچھ لمحے بعد بولا

تمہیں اپنی زندگی سے پیار نہیں ہے یا پھر مرنے کا بہت شوق ارہا ہے؟؟ ارحاب نے سوالیہ نظروں سے پوچھا جب حورین کو لگا اس کا سانس رک رہا ہے

اُس نے نم آنکھیں لیے ارحاب کو دیکھا!!

تمہیں لگتا ہے تم اتنی اسانی سے ادھر سے نکل جاؤ گی؟؟ یک دم ارحاب کی آواز اونچی ہوئی تھی حورین نے طاقت سے اپنا دوپٹہ اپنی گرفت میں لیا تھا

م۔میں نے نہیں کیا کچھ!! حورین اب بھی اپنی بات پر قائم تھی

اور اگر یہ بات میں نے ثابت کر دی تو؟؟ارہاب خود پر ضبط رکھتا بولا ورنہ اس کا ضبط جواب دے رہا تھا

اس کی بات پر حورین خاموش رہی تھی !! ارہاب کی نظر اس کے ہاتھ پر گئی تھی جس پر اب پٹی بندھی ہوئی تھی!! پٹی کو دیکھ ارحاب نے ابرو اُچکای ؛!

کس نے کی ہے تمہارے ہاتھ پر یہ پٹی؟؟ ارحاب نے سفاکی سے اُس کا ہاتھ اپنی سخت گرفت میں لیتے کہا

تازے زخم پر ارہاب کی بڑھتی گرفت حرین کو سسکی بھرنے پر مجبور کر چکی تھی!!جب ارحاب نے سفاکی سے اپنی پنے مضبوط کی تھی

م۔مجھے تکلیف ہورہی ہیں!! حورین نے سسکی بھرتے کہا

اور مجھے تمہاری یہ تکلیف سکون دے رہی ہے یقین کرو تم جب بھی تکلیف میں ہوتی ہو میری روح تک سکون میں ہوتی ہے!! ارحاب اُسے دیکھ سفاکی سے بولتا اپنی گرفت مزید سخت کر گیا

حرین کی انکھوں سے ایک کے بعد ایک انسو گرے تھے!! اُس نے تڑپ کر ارحاب کو دیکھا جو لمحہ بہ لمحہ اپنی گرفت سخت کر رہا تھا!!

پلز!! حورین نے بہتے آنسوں کے ساتھ کہا

میں نے پوچھا تمہارے ہاتھ پر بینڈج کس نے کی!! وہ دھاڑا تھا جب حرین نے اپنی سانسیں روکی

حرین میں ابھی کچھ بولنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی وہ اسے کیا جواب دیتے حورین خاموشی سے خوف بھری انکھوں سے ارحاب کو دیکھتی رہی جبکہ اس کی خاموشی پر ارحاب کا غصہ مزید ساتھ اسمان کو پہنچ چکا تھا اس نے حرین کے ہاتھ پر جھٹکا دیتے اسے مزید خود کے قریب کیا جھٹکے دینے سے اس کے ہاتھ میں تکلیف کی لہر دوڑی تھی جس سے ایک چھوٹی سی چیخ اس کے لبوں سے برامد ہوئی تھی!!

اہ!! حورین نے تکلیف سے چور ارحاب کو دیکھا تھا!!

میری بات کان کھول کر سن لو میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا مجھے میری پہلی بات میں جواب چاہیے!! وہ اُسے اپنے قریب کرتا اپنی سانسیں اُس کی گردن پر چھوڑتا دھاڑا

حورین کو لگا تھا وہ کبھی بھی بے ہوش ہوجائیگی!!

بتاؤ کس نے کی ہے پٹی تمہارے ہاتھ پر!! اور اگر اس بار جواب نہ دیا تو میں تمہیں بولنے کے لائک نہیں چھوڑوں گا!! ارحاب سرخ آنکھیں اس کی انکھوں میں گاڑے بولا

ا۔ایلسا نے !! ارحاب کی مزید بڑھتی گرفت اپنے ہاتھ پر محسوس کرتے حورین بہتے انسوں کے ساتھ بولی

اسے تکلیف ہو رہی تھی وہ کھل کر رونا چاہتی تھی!! لیکن پتہ نہیں کیسے لیکن ضبط کر رہی تھی!!

جبکہ اس کے جواب پر ارحاب کی آنکھوں میں مزید وحشت نے اپنی جگہ لی تھی!!

تمہیں کیا لگتا ہے میں نے تمہیں یہ تکلیف اس لیے دی تھی؟ کہ بینڈج ہو کر یہ تکلیف تم سے دور چلی جائے؟؟ ارہاب نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا جب حرین نے نفی میں سر ہلایا

تو پھر یہ پٹی کیوں کروائی تم نے؟ ارحاب دھاڑا تھا حورین ضبط کھوتی شدت سے رونے لگی

چپ بلکل!! وہ دھاڑا حورین نے اُسے دیکھا تھا

اگر اک انسوں کر باہر ایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا !! ارحاب سفاکی سے بولا جب حورین نے فوراً اپنے انسوں صاف کیے وہ جانتی تھی ارحاب کچھ بھی کر سکتا ہے!!

گڈ!! ایسے ہی ہر بات مانا کرو!! ورنہ اپنے انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی!! اب مدے پر اتے ہیں !! ارحاب اُسے دیکھ کہتا واپس اُس کے ہاتھ کی جانب متوجہ ہوا

اتارو اس پٹی کو!! ارحاب سفاکی سے بولا حکم لہجے میں موجود تھا

ک۔کیا ؟؟ حرین نے حیرت سے پوچھا

میں نے کہا اتارو اس پٹی کو!! ارہابّ کے لہجے میں وحشت تھی حورین نے کپکپاتے ہاتھوں سے پٹی کھولنا شروع کی!!

ارحاب کو ایلسا پر بھی بہت غصہ ارہا تھا وہ اُس سے بعد میں سوال رکھنے ارادہ رکھتا تھا !!

حورین نے دھیرے سے ہاتھ پر بندھی پٹی کھولنا چاہی لیکن ناکام ٹھہری کیونکہ ایلسا نے بہت سختی سے باندھے ہوئی تھی!!

ن۔نہیں کھل رہی !! حورین نے کافی کوششیں کیے ارحاب کو دیکھ کہا

کیا خیال ہے پھر ؟؟ ارحاب ائیبرو اٹھائے بولا جب حرین نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا !!

تمہیں پتہ ہے تم اس وقت مجھے کس قدر تیش دلا رہی ہو؟؟ اُسے اپنی جانب دیکھتا پاکر وہ ضبط سے بولا حورین نے فوراً نظریں جھکائی تھی

م۔میں لالا کے پاس جانا چاہتی ہوں!! حورین روتے ہوئے بولی

سیدھا سیدھا بولو یعنی تم مرنا چاہتی ہو؟؟ ارحاب نے جملہ درست کرتے کہا

اپ کے لیے اتنا اسان ہے کسی کی بھی جان لینا؟؟ حورین نے ہمت کرتے سوال کیا جب کے اس کے سوال پر ارحاب کے چہرے پر تنزیہ مسکراہٹ ائی تھی

ہاں!! اور خاص کر جن کو سود سمیت ان کی غلطی واپس لوٹانی ہوتی ہے ان کو مارنے میں مجھے بہت مزہ اتا ہے !! ارحاب تنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا

اپ غلط کر رہے ہیں ارحاب !! حورین نے اُسے بتانا چاہا جب کے اُس کی بات پر ارحاب نے ایبرو اٹھائے اُسے دیکھا تھا وہ تب سے اب ارحاب کے سامنے بول رہی تھی

اب تم مجھے بتاؤ گی کہ میں کیا غلط کر رہا ہوں اور کیا صحیح؟؟ ارحاب قہقہ لگا کے ہنسا حورین نے ضبط سے آنکھیں میچی تھی

میں بالکل ٹھیک کر رہا ہوں بلکہ میں الٹا کم کر رہا ہوں !!جتنی تم حقدار ہو اپنے باپ بھائی اور اپنے کیے کی اس کے حساب سے تو تمہیں اب تک مر جانا چاہیے لیکن تم اب تک زندہ ہو تو شکر مناؤ اس بات کا ورنہ جو تمہارے باپ نے ونی لینے کا فیصلہ کرکے ہمارے منہ پر

ذلت کا تماچہ مارا تھا اس حساب سے تو تمہیں اب تک مر جانا چاہیے! تمہیں جینے کا کوئی حق نہیں ہے اگر جی رہی ہو تو ایک ایک لمحے کا شکر ادا کیا کرو کیونکہ تمہاری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے جب بھی میرا دل کیا میں تمہاری جان بہت بے دردی سے نکالوں گا !! اچانک ہی ارحاب اسے دیکھتا وحشت سے غرایا تھا !!

حورین نے اپنے انسوں صاف کرنے چاہے!!

تمہاری بے بسی نا مجھے بہت سکون دے رہی ہے تمہارے گھر پر بھی یہی حال ہو گا تمہارے گھر والے تڑپ رہے ہوں گے نا ظاہر ہے بیٹی جو گھر سے غائب ہو چکی ہے!! اب سب کو سمجھ ارہا ہو گا خاص کر تو ہمارے اس کم ظرف باپ کو جس نے رشتے کا بھی لحاظ نہیں کیا!! اس نے ایک میں نہیں لی تھی نا اسے پتہ چلے گا ونی کا بدلہ اپنے بیٹی کی صورت میں کیسے چکایا جاتا ہے !! ونی لے کر ہمارے منہ پر ذلت کا تماچا مارا تھا نا؟؟ اب بیٹی کا حویلی سے لاپتا ہو جانا اُس کے دونوں گالوں پر ذلت کا تماچا بن کر نہ لگا تو میرا نام بھی ارحاب شاہ نہیں !! ارحاب اُسے دیکھ بولا جب حورین نے تڑپ کر اُسے دیکھا کوئی اتنا سفاک کیسے ہو سکتا تھا؟؟

اپ مجھ سے بدلہ لے رہے ہیں وہ کافی نہیں ہے جو اپ میرے بابا کے بارے میں بھی ایسے الفاظ استعمال کر رہے ہیں؟؟ حورین بے ساختہ بولی

بکواس بند !! ارحاب دھاڑا حورین نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ اپنی چیخ روکی تھی

تم مجھے بتانے والی کوئی نہیں ہوتی نکاح کیا ہے تو یہ مت سمجھنا کہ ہر چیز بولنے کی تمہیں اجازت دی ہے وہ تین سائن پتہ ہے کس لیے تھے ؟؟اج تو تم بول لی لیکن ائندہ اپنی زبان بند رکھنا اگر تم نے فضول بکواس کی تو اس ابن کو ہی تمہارے وجود سے الگ کر دوں گا تم میری نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی تم میرے لیے مہز بدلے لی اشیا ہو جس کو جب دل کرے گا میں اٹھا کر کہیں سے بھی کہیں پٹک دوں گا میں تمہارے باپ کے لیے کوئی بھی لفظ استعمال کروں یا تمہارے ساتھ کچھ بھی کروں تم بولنے والی کچھ نہیں ہوتی ارہی ہے تمہاری سمجھ؟؟ خاموشی اپنے لبوں پر اختیار کر لو کیونکہ اگر میں نے تمہیں خاموش کروایا تو وہ زندگی بھر کا خاموش ہونا ہو گا!! ارحاب اُس کے چہرے پر دھاڑتے ہوئے بولا اس کی دھاڑ حرین کو بری طرح رونے پر مجبور کر رہی تھی

خاموش بلکل!! اور صفا کی تو یہ بھی تھی کہ مقابل اسے رونے تک نہیں دے رہا تھا!!

یہ انسوں گرے نہیں !! ورنہ میں کیا کر گزروں گا یہ میں بھی نہیں جانتا اپنی سلامتی چاہتی ہو تو ان انسو کو اندر کر لو!! ارحاب اُس کے چہرے پر غرایا حورین نے جلدی جلدی اپنے انسوں صاف کیے تھے

بے بسی کی اخری انتہا کہاں ہوتی ہے وہ حورین دیکھ رہی تھی!!

اس کی انکھوں میں بے بسی دیکھ ارحاب کے چہرے پر مزید تنزیہ مسکراہٹ ائی تھی !!

اپ کی کافی !! مریم کمرے میں داخل ہوتے اریان کو کافی دیتی بولی

مجھے نہیں پینی !! اریان مصروف انداز میں بولا اسے دیر ہو رہی تھی

لیکن ابھی تو اپ نے کہا تھا کہ کوفی بنا کر لاؤ!! مریم منہ بناتی بولی

اور ابھی ہی میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے نہیں پینی!! اریان اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہتا اب جانے لگا

اچھا سنے تو!! مریم بھاگتی ہوئی اریان کے پاس ائی !!

حورین کا کچھ پتہ چلا ؟؟ مریم نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

جب اریان اُس کا سوال نظرانداز کرتا کمرے سے باہر نکلا وہ مریم کو جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا تھا!!

سڑو شاہ!! مریم منہ فلائی کہتی خود بھی کمرے سے نیچے کی جانب بھاگی تھی

اریان کا رخ امیرا بیگم کے کمرے کی جانب تھا!! جب کے مریم بھی وہی جارہی تھی !! اسے بیوی نام کی تشری جو پوچھنی تھی

اریان نے دروازہ نوک کیا جب اندر موجود تھا امیرا بیگم نے انے کی اجازت دی

اسلام علیکم امی!! اریان نے داخل ہوتے کہا

وعلیکم السلام!! امیرا بیگم نے کھڑے ہوتے اریان کی پیشانی چمی سکندر شاہ سامنے گی صوفے پر بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے!!

اریان اُنہیں ایسے اگنور کر رہا تھا گویا وہ کمرے میں موجود ہی نہ ہو! وہ انتظار کر رہے تھے کہ اریان انہیں بھی سلام کرے گا اصولا وہ اخبار کی جانب متوجہ تھے لیکن کان سامنے کی جانب

امی اپنا خیال رکھیے گا میں جا رہا ہوں رات تک اجاؤں گا نہیں تو پھر کل ہی اؤں گا !!

اریان اُنہیں سینے سے لگاتا بولا

خیر سے جاؤ!! امیرا بیگم نم آنکھوں سے اک بار پھر اریان کی پیشانی چومتی بولی حورین کا غم سب کو اندر سے دن بدن کھائے جا رہا تھا!!

اریان بھی امیرا بیگم کی پیشانی چومتا اب جانے لگا

باپ بھی بیٹھا ہے اِدھر تمہارا !! سلام تو دور کی بات ہے دیکھنا بھی گوارا نہیں کر رہے ہو!!

اسے جاتا دیکھ سکندر شاہ خود بولے جب کے اُن کی بات پر اریان کے لبوں کے کنارے اک طنز بھری مسکراہٹ پھیلی تھی

باپ؟وہی باپ جس نے لمحے میں اپنی بیٹی پر بھروسہ کھو دیا؟اپنی اس با کردار بیٹی پر جسے بچپن سے نازوں سے پالا گیا تھا؟؟اپ نے حورین پر بھروسہ کھویا ہے اس کا مطلب اپ نے مجھ پر بھی بھروسہ کھو دیا!!اریان بنا اُنہیں دیکھ سرد لہجے میں بولا

جبکہ اریان کی بات پر سکندر شاہ خاموش رہے

کہا جارہے ہو؟؟سکندر شاہ نے دوسرا سوال کیا

نہ اج تک کسی کو بتا کر گیا ہوں اور ناچ بتا کر جاؤں گا!! اور جو کچھ اپ نے کیا ہے اس کے بعد مجھے نہیں لگتا کہ میں کبھی اپ کی طرف دیکھوں گا بھی!! اریان کا لہجہ مزید سخت ہو رہا تھا

باپ ہوں میں تمہارا مجھے پتہ ہے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں!! سکندر شاہ بھی سختی سے بولے

خود کو بار بار باپ کہہ کر کیا ثابت کرنا چاہ رہے ہیں تب اپ بندے نا جب ایک کم ظرف ادمی اپ کی بیٹی پر الزام لگا رہا تھا!! اریان نے اُنہیں سرخ نظروں سے دیکھا تھا

تم اب بھی اپنی آنکھوں پر پٹی باندھے ہوئے تو آریان !! تمہاری بہن بھاگ گئی ہے اس گھر سے!! اسکندر شاہ غصے سے بولے جب کے اُن کی بات پر اریان نے ضبط سے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائی !!

وقت بتائے گا کس کی جیت ہوتی ہے !! اس سے پہلے اگر اپ نے حورین کے بارے میں کچھ بھی غلط کہا تو میں کیا کر گزروں گا وہ اپ اچھی طرح جانتے ہیں!! میرے پیٹ پیچھے یا میرے سامنے حرین کو کچھ بھی غلط نہیں کہیں گے اپ!! ورنہ میں بھی اپ ہی کا بیٹا ہوں میرے مزاج سے تو اچھی طرح واقف ہوں گے نا اپ!!! اریان اُنہیں دیکھ سرد لہجے میں کہتا اب بنا رکے کمرے سے نکلتا چلا گیا وہ جتنا سکندر شاہ کی طرف دیکھتا تھا اس کا غصہ اس کے سر پر حاوی ہوتا تھا!! وہ غصے سے دو چار ہورہا تھا !!

جب کے اُس کی بات پر سکندر شاہ بھی غصے سے کھڑے ہوتے کمرے سے نکلتے چلے گئے

اریان جیسے ہی کمرے سے باہر ایا نظر مریم پر پڑی جو خاموشی سے کھڑی اندر سے اتی آوازے سن رہی تھی آریان کو دیکھ مریم نے فوراً نظریں جھکائی تھی جب کے آریان سرخ آنکھوں سے اُسے دیکھتا حویلی سے نکلتا چلا گیا !!

سکندر شاہ کے بھی کمرے سے جانے کے بعد مریم امیرہ بیگم کے کمرے میں داخل ہوئی تھی!! امیرا بیگم بیڈ پر بیٹھی اپنے انسوں صاف کر رہی تھی یہ معاملہ دن بدن بڑھتا جا رہا تھا یہ معاملہ باپ اور بیٹے کے بیچ میں دوریوں کا سبب بن رہا تھا!!

پھپھو جان !! مریم اُن کے برابر میں اتی بیڈ پر بیٹھی امیرا بیگم نے نم آنکھیں لیے مریم کو دیکھا

اپ رو رہی ہیں !! مریم معصومیت سے استفسار کرنے لگی

نہیں میری جان!! امیرا بیگم دھیما سا مسکرائی

پھپھو جان مجھے آپ سے اک لفظ کی تشریح پتہ کرنی تھی !! مریم اُنہیں دیکھ آنکھیں ٹپٹپاتے ہوئے بولی

ہاں بچے بولو!! وہ مسکرا کر مریم کے بال پیچھے کرتی بولی

وہ مجھے بتایئے کے بیوی لفظ کی تشریح کیا ہوتی ہیں ؟؟ کون کون سے حق ہوتے ہیں !! سب مجھے بتا دیں پلز ز ز ز!! مریم پلز کو لمبا کھینچتی ہوئی بولی مطلب صاف تھا اسے کسی بھی حال میں اس بات کی تشریح پتا کرنی تھی

جبکہ اس کی بات پر میرا بیگم نے حیرت سے اسے دیکھا!! پھر کچھ لمحے بعد وہ بے ساختہ مسکرائیں

اپ کو کس نے بولا ہے تشریف پتہ کرنے کے لیے؟ امیرا بیگم بے ساختہ ہنسی تھی وہ حورین کے جانے کے بعد اب کھل کر ہنسی تھی وہ بھی مریم کے معصوم سوال اور اُس کے معصوم انداز پر

اپ کے بیٹے نے !! مریم منہ پھلائے بولی جب امیرا بیگم کی انکھوں میں مزید حیرت نے جگہ لی

اریان نے کہا ہے؟؟انہیں حیرانی ہوئی تھی

انہوں نے کہا ہے !!! دیکھیں میں اپ کو پوری سٹوری بتاتی ہوں پہلے وہ کہنے لگے بتاؤ کہ میں ان کی کیا لگتی ہُوں تو میں نے انہیں بتایا کہ وائف لگتی ہوں پھر وہ کہنے لگے کہ وائف کا مطلب کیا ہوتا ہے میں نے کہا بیوی تو کہتے ہیں کہ بیوی کی تشریح کیا ہوتی ہے وہ مجھے نہیں پتہ تھا تو کہہ رہے ہیں بیوی کے کچھ حقوق ہوتے ہیں جو تمہارے بس کی بات نہیں تو میں اپ سے جاننا چاہتی ہوں اپ مجھے ساری باتیں بتا دیں تاکہ میں اُنہیں کر کے دکھاؤں کہ میں کر سکتی ہوں!! مریم نے ایک سانس میں انہیں ساری بات بتائی تھی جب کہ میرا بیگم مسکرا کر اس کی باتیں سن رہی تھی

بیوی کے دو طرح کے حقوق ہوتے ہیں ایک شوہر کی ہر چیز ٹائم پر کرنا جیسے اچھی بیویوں کی طرح اس کے کپڑے نکال دینا اسے کافی ٹائم سے دے دینا!! اس کے انے پر کھانے کا پوچھنا!! اس کے ساتھ خوش اخلاقی سے بات کرنا ایسے ہی بہت سارے!! اور ایک دوسرے طرح کے حقوق بھی ہوتے ہیں!!

امیرا بیگم اُسے بتاتی خاموش ہوئی

کون سے ؟ آپ مجھے سارے بتادیں!! اور ویسے ہی میں اچھی بیوی تو ہوں ہی!! مریم اُنہیں دیکھ آنکھیں ٹپٹپاتے ہوئے بولی!!

امیرا بیگم کچھ لمحے اس کا چہرہ دیکھتی رہی ہوں اُنہیں سمجھ نہیں ارہا تھا وہ اس کو بتائیں یا نہیں!!

بولیں نا پھپھو جان!! مریم اُنہیں دیکھ بولی

وہ میں اپ کو بعد میں بتاؤں گی!! اب امیرا بیگم مسکرا کر بولی وہ جانتی تھی ابھی اریان اور اس کے درمیان اج تک پیار کا رشتہ تک قائم نہیں ہوا!! ابھی تو اغاز تھا مریم کو بہت جدوجہد کرنی تھی!! یا وقت نے کچھ کرنا تھا لیکن فلحال وہ جانتی تھی اریان مریم سے محبت نہیں کرتا!! وہ اپنے بیٹے کے سخت مزاج سے اچھی طرح واقف تھی!!

چلے ٹھک ہے !! اپ بعد میں بتا دیے گا اتنے میں یہ والے حقوق کرتی ہوں ٹھیک ہے!! مریم اُنہیں دیکھ بولی

ہاں ٹھک ہیں !! وہ گہرا مسکرائی تھی!!

مریم ان کی گود میں سر رکھ کے لیٹی !!

اور اُنہیں صبح ہوا بھوت والا قصہ بتانے لگی جسے سن کر امیرا بیگم حیرت میں اچکی تھی!!

چودہ دن بعد!!

ایزل شاہ ایلف ضوریز شاہ آپ کا نکاح عرش خان ولد احمد خان سکہ راج الوقت 5 لاکھ کے ساتھ قرار دیا گیا ہے کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہیں ؟

مولوی صاحب نے گھنگھٹ میں چھپے ایزل کے چہرے کی جانب دیکھتے کہا

مقابل سے ایزل خاموش رہی تھی جب برابر میں کھڑی اریبہ بیگم نے اُسے ہلایا

کیا آپ کو قبول ہیں ؟؟ مولوی صاحب دوبارہ استفسار کرنے لگے

ق۔قبول ہے!! ایزل نے رضامندی دی تھی

ایزل شاہ ایلف ضوریز شاہ آپ کا نکاح عرش خان ولد احمد خان سکہ راج الوقت 5 لاکھ کے ساتھ قرار دیا گیا ہے کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہیں ؟

قبول ہیں !! ایزل کی نظریں نیچے تھی گھونگٹ میں چھپا اس کے چہرے کے تاثرات فلحال سب دیکھنے سے قاصر تھے تو یہاں بھی کچھ بتایا نہیں جا سکتا کہ اس کا تاثرات کیسے تھے!!

مولوی صاحب نے تیسری بار بھی پوچھا جب اس نے اپنے رضامندی دی!!

مولوی صاحب نے پیپرز ایزل کی جانب بڑھائے تھے!!

ایزل نے اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے پیپر اور پین تھامتے سائن کیے تھے!!

جب مولوی صاحب عرش کی جانب متوجہ ہوئے!!

عرش خان ولد احمد خان آپ کا نکاح ایزل شاہ ولد ضوریز شاہ سکہ راج الوقت پانچ لاکھ کے ساتھ قرار دیا گیا ہے کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟

مولوی صاحب عرش کو دیکھ بولے !!

قبول ہیں !! عرش کی نظریں سامنے جمی تھی !!

عرش خان ولد احمد خان آپ کا نکاح ایزل شاہ ولد ضوریز شاہ سکہ راج الوقت پانچ لاکھ کے ساتھ قرار دیا گیا ہے کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟

قبول ہے !!

تیسری بار بھی پوچھنے پر عرش نے رضامندی دی تھی پھر پیپرز اور پین تھامتے عرش نے بھی دستخط کیے تھے!!

جب سب نے کھڑے ہوتے ان دونوں کو مبارکباد دی تھی!!!

عرش خوش دلی سے سب کے گلے لگتا سب کی مبارک باد وصول کر رہا تھا!!!

تیرا دن پہلے !!

زریام لون میں بیٹھا تھا !! قریب رات کے دو بجے کا وقت ہے اب اکثر ایسا ہی ہونے لگا تھا اسے رات بھر نیند نہیں اتی تھی وہ ایسے ہی لون میں بیٹھا کرتا تھا؛!

اس کی نظر سامنے جمی تھی! انکھوں میں سرخیاں تھی وہ ہنوز سٹل بیٹھا تھا جب مین گیٹ کھلنے کی اواز ائی تھی زریام اس قدر گہری سوچوں میں گم تھا کہ اسے گیٹ کی اواز بھی اپنی طرف متوجہ نہ کر سکی گارڈ نے اگے بڑھتے تیزی سے دروازہ کھولا تھا جب اریان شاہ کی گاڑی پورچ پر اکر رکی اریان کل صبح جو گیا تھا وہ اج رات واپس لوٹا تھا کچھ کام تھے جو اُسے نپٹانے تھے حورین کا کہیں پتہ نہیں چل رہا تھا !!ہر جگہ ڈھونڈا جا رہا تھا!! اریان کی گاڑی پورچ پر اکر رکی!! اریان گاڑی سے اترتا لون سے گزرتے اندر کی طرف بڑھا جب نظر بیچو بیچ بیٹھے زریام پر پڑی !! لان میں اسمان کے بیچو بیچ صوفے پر بیٹھا کسی گہری سوچ میں گم تھا ؛؛

اریان نے اپنا ہاتھ اگے کرتے سب سے پہلے گھڑی میں وقت دیکھا پھر زریام کی جانب قدم پڑا ہے!!

دو بج رہے ہیں زریام!! اریان اُس کے نزدیک اتا بولا جب کہ اریان کی اواز پر زریام جھٹکے سے سخت کیفیت سے واپس ایا تھا اس نے جھٹکے سے اپنا چہرہ اٹھائے اریان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا!!

السلام علیکم لالا!! زریام کھڑا ہوتا اُسے دیکھ بولا

وعلیکم السلام!! اتنی رات ہو گئی سوئے کیوں نہیں اب تک؟؟ اریان اُسے دیکھ سوالیہ نظروں سے بولا

بس نیند نہیں ارہی تھی لالا !! زریام اُسے دیکھ دھیمے لہجے میں بولا

نیند نہیں ا رہی تھی یا کوئی بات پریشان کر رہی ہے؟؟ اس کے چہرے کے تاثرات پڑتے اریان نے خدشہ ظاہر کیا تھا جو کہ بالکل درست تھا

نہیں لالا بس ایسے ہی!! زریام نے نفی میں سر ہلاتے کہا

اس کی حد سے زدا سرخ آنکھیں دیکھ اریان سمجھ چکا تھا کوئی بات اسے بہت اندر تک چب رہی ہے!!

اریان نے خاموشی سے آگے بڑھتے اُسے اپنے سینے سے لگاتے اُس کی پشت تھپتھپائی بچپن سے لے کر آج تک ایسا ہی تھا !! جب بھی زریام مشکل میں ہوتا تھا اسے ہمیشہ اریان کا حسار چاہیے ہوتا تھا!! حالانکہ ان دونوں میں عمر کا زیادہ فرق نہیں تھا لیکن پھر بھی اریان تھا تو بڑا ہی!!

اریان کے گلے لگتے ہی اس نے اپنی انکھیں زور سے میچی تھی!!

لالا !! زریام نے اُسے پکارا

ہمم!! اُسے سینے سے لگائے اریان نے ہنکارا بھرا

وہ کسی اور سے شادی کر رہی ہے لالا !! زریام اریان کے سینے سے ہی لگے بھاری ہوتی گھمبیر اواز کے ساتھ بولا

تم نے کوشش کی سمجھانے کی؟؟اریان نرمی سے اسے اپنے سامنے کرتا بولا

بہت کوشش کی لیکن وہ خود میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی میں سمجھ رہا تھا اس کی کوئی مجبوری ہو گی لیکن نہیں لالا اس کی کوئی مجبوری نہیں تھی وہ کہتی ہے وہ عرش سے کافی وقت سے ریلیشن میں تھی وہ ہمیشہ سے اسے پیار کرتی تھی اس نے کبھی مجھ سے محبت ہی نہیں کی اخری لمحے تک میں ایک امید سے اس سے بات کرتا رہا لیکن میں غلط تھا لالا غلطی ہو گئی بہت بڑی جو محبت کر لی!! زریام بکھرے لہجے میں بولا

اریان خاموش تھا !!

بیٹھ جا!! اریان نے اُسے صوفے پر بٹھایا اور خود سامنے بیٹھا

زریام اس معاملے میں میں تجھے کچھ نہیں کہوں گا میں نے کبھی کسی سے محبت نہیں کی اور تجھے دیکھ کر مزید محبت سے دور ہو گیا ہوں اگر محبت کا نتیجہ یہ ہے تو اچھا ہے میں نے اج تک کی سے محبت نہیں کی اور نہ کبھی کروں گا تجھے جو ٹھک لگ رہا ہے تُو وہ کر لیکن میری

ایک بات یاد رکھنا محبت کے پیچھے اتنا مٹ ٹوٹنا کے خود کو بھول جائے !! تیرے پیچھے تیری پوری فیملی ہے سب سے بڑا تیرا بھائی ہے!! جو ہمیشہ تیرے ساتھ ہے !!

سمجھ رہا ہے ؟؟ اریان اُسے دیکھ بولا جب زریام نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

لالا میں ٹوٹ رہا ہوں لیکن اپ سے وعدہ کرتا ہوں خود کو نہیں بھولوں گا!! میری محبت محبت سے بہت اگے بڑھ چکی ہے لالا اب وہ میری ضد بن چکی ہے اور اپ کو پتہ ہے یہ زد دنیا کی سب سے بری چیز ہے!!

وہ کسی اور سے شادی کر رہی ہے میں اس سے پہلے کسی سے شادی کروں گا!! اور یہ میری ضد ہے جسے میں ہر حال میں پورا کروں گا کبھی نہ کبھی تو اس نے میرے لیے کچھ محسوس کیا ہو گا نا جس تکلیف سے میں گزر رہا ہوں اس کے ساتھ کسی کا نام سن کے وہ بھی گزرے گی لالا!!! زریام کی انکھوں میں مزید سرخی کی اتری تھی

یہ فیصلہ سوچ سمجھ کر لیا ہے تُو نے؟؟ اریان نے تنقید کی

بہت سوچنے کے بعد لیا ہے لالا یہی درست ہے!! میں کبھی کسی سے پیار تو نہیں کر پاؤں گا لیکن اپنی زد ضرور پوری کروں گا!! زریام اریان کو دیکھ بولا جب اریان نے سر کو خم دیا زریام کی اواز میں اس کی پختگی معلوم ہو رہی تھی وہ کافی ٹوٹ چکا تھا اخری ٹوٹنے کے بعد مراحل تے ہوتے ہیں زریام شاہ وہی کر رہا تھا!!!

چل شاباش بہت رات ہوگئی ارام کرو جاکر !! اریان کھڑا ہوتا بولا جب زریام بھی کھڑا ہوا تھا وہ دونوں ساتھ باتیں کرتے ہوئے اندر داخل ہوئے تھے زریام اپنے کمرے میں جب کہ اریان اوپر کی جانب اپنے کمرے کی اور بڑھ چکا تھا

اریان زریام کے بارے میں ہی سوچتا اپنے کمرے کا دروازہ کھولتا داخل ہوا!!

سامنے کا منظر دیکھ اس کے چہرے پر حیرانی پھیلی تھی!!

کیونکہ مریم صوفے پر سمٹ کر بیٹھی کمفرٹر اپنے گرد لپیٹے بچوں کی طرح رو رہی تھی!! کمفرٹر سے بس اس کا چہرہ باہر تھا!! وہ سو سو کرتی رو رہی تھی !!

کیا ہوا تمہیں ؟؟ اریان اُسے دیکھ ابرو اٹھائے بولا وہ اتنی رات کو رو رہی تھی ؟؟لیکن کیوں!؟ اریان سمجھنے سے قاصر تھا

مریم نے اپنے انسوں سے بھری آنکھیں اٹھائے اریان کو دیکھا پھر بھاگ کر اریان کے پاس ائی!! ,

ب۔بھوت!! مریم بھرائی آواز میں بولی

بھوت ؟؟ اریان نا سمجھی سے بولا

ہ۔ہاں کمرے میں پھر بھوت ایا تھا !! وہ سوں سوں کرتی بولی

تم مجھے سیدھا سیدھا بتاؤ گی کہ کیا ہوا ہے؟؟ اریان اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولا

میں بھوت کو بھگانے کے طریقے دیکھ رہی تھی اُس میں سے ایک طریقہ تھا کے ہمیں چار کینڈل جلا کر رات کے ٹھیک 12 بجے بھوت والے کمرے میں بیٹھنا ہے اور بالکل بیچو بیچ کمرے میں بالکل اندھیرا کر دینا ہے!! میں نے وہی کیا

ساتھ اس میں یہ بھی بولا تھا کہ آنکھیں بھی بند کرنی ہے!! میں نے آنکھیں بند کی تھی جب تیز تیز ہوائیں چلنے لگی!!

اور اور بارش بھی ہورہی تھی !! کھڑکی سے کھٹ کھٹ کی اوازیں ارہی تھی !! یہ ساری نشانیاں بھوت کے انے کی ہیں!! وہ روتے ہوئے اریان کو بتا رہی تھی

جب اریان نے نظریں گھمائے دائے جانب دیکھا جہاں موسم خراب ہو رہا تھاجب کے موسم تو شام سے ہی خراب ہو رہا تھا لیکن وہ کھٹکھٹ اس لیے ہو رہی تھی کیونکہ مریم نے بالکنی کرنے کا دروازہ کھولا تھا یا شاید وہ خود کھل گیا تھا تیز ہوا سے !!

اریان نے نفی میں سر ہلایا !! میر آگے بڑھتے بالکنی کا دروازہ بند کیا !!

بالکنی کا دروازہ کھلا تھا !! فضول میں رونا دھونا مت کیا کرو ہر وقت ؛؛ اریان اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا

جب کے مریم اپنا رونا بھولتی اب منہ پھلائے اُسے دیکھنے لگی

وجہ ہوتی ہے رونے کے پیچھے میرے !! مریم آگے اتی بولی

اپنی یہ وجہ اپنے پاس رکھو !! اور بلکل خاموش میرا سر درد کر رہا ہے !! !! اریان کا لہجہ ہمیشہ کی طرح سرد تھا

کیوں؟؟ مریم جواباً بولی اریان نے خون برساتی آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا کچھ دن وہ اُسکے ساتھ نرمی سے کیا بنا خود کی مرضی کے پیش انے لگا تھا اُس کی تو زبان ہی نہیں بند ہورہی تھی !!

اریان نے اُس کے حاضر جواب پر اپنا ضبط کھوتے اُس کا بازو سختی سے تھامتے اپنے قریب کیا

بکواس مت کیا کرو میرے سامنے !! وہ اُس کے چہرے پر دھاڑا اُس کی بس ہوچکی تھی !! اُس میں برداشت کی عادت نہیں تھی اج تک کسی نے اریان کے آگے جواب دینے کی ہمت نہیں کی تھی جو مریم بڑی آسانی سے کر رہی تھی

اریان کا دماغ حورین کی طرف تھا اسلئے وہ باکی چیزوں کو فراموش کر بیٹھا تھا جس کا نتیجہ یہ تھا کہ مریم کے اندر بظاھر اریان کا خوف نظر نہیں آرہا تھا وہ آسانی سے جواب دے رہی تھی ؛؛

جب کے اُس کے دھاڑنے پر مریم نے سختی سے آنکھیں میچی !!اُس نیچے ہونا چاہا لیکن اُس کے بازوں پر اریان کی گرفت مضبوط تھی وہ دور نا ہوسکی

میں تمہیں پہلی اور اخری بار سمجھا رہا ہوں مجھے اپنے آگے جواب دینے والے لوگوں سے نفرت ہیں !! جو میرے سامنے جواب دیتا ہے وہ جواب دینے کے قابل نہیں رہتا !! جب تک یہاں ہو خود پر ترس کھاؤ کیونکہ میں تُم پر کبھی ترس نہیں کھاؤں گا!! تم میرے لیے الگ نہیں ہو!! جو سزا سب کو ملتی ہیں وہ تمہیں ملنے میں دیر نہیں لگے گی جان سے جاؤ گی!!

اریان اُس کے چہرے پر غرایا

اُس کا دماغ بری طرح خراب ہورہا تھا !؛

مریم نے سہمتی نگاہ سے آریان کو دیکھا

مریم کی آنکھو میں نمی اُتر رہی تھی !!

کچھ دن بدلاؤ محسوس کیا تو یہ مت سمجھنا میں اب بھی ویسا ہی ہُوں!!!! میں تمہاری سوچ سے زدا خطرناک ہُوں لڑکی !! بچا کر رکھو خود کو !! ورنہ وقت سے پہلے میرے ہاتھو سے ضائع ہوجاؤ گے!! تمہارا وہ کمینہ بھائی میرے بھائی کو مار کر کہا چھپا ہیں وہ پتہ لگ گیا ہے مجھے!! سالا بیمار پڑا ہے!! پہلے اچھی طرح درست ہوجائے پھر تمہاری آنکھوں کے سامنے اُسے موت کے گھاٹ اتارنگا !! پھر تمہارے ساتھ کیا کرنا ہیں دیکھ لونگا !! اریان اُس کے چہرے پر سرد لہجے میں غرایا اک جھٹکے سے اُس کا بازو چھوڑ چکا تھا مریم اک دو قدم پیچھے ہوئی تھی اُس نے حیرت سے اریان کو دیکھا وہ احمد کی بات کر رہا تھا ؟ ہاں !!

ا۔احمد لالا مل گیے؟ مریم نے ٹوٹتے لہجے میں کہا

ہاں وہ تمہارا احمد کمضرف لالا مل گیا ہے !! اور بہت جلد زمین کے نیچے پہنچ جائیگا!! اریان غزیلے لہجے میں کہتا باتھ روم میں بند ہوا تھا!!!

اس کا دماغ پوری طرح خراب ہو چکا تھا وہ شاور لینا چاہتا تھا!!!

جب کے پیچھے مریم نم آنکھوں سے باتھ روم کے بند دروازے کو دیکھ رہی تھی ذہن میں بس اریان کے بولے گیے الفاظ گونج رہے تھے کیا وہ احمد کو سچ میں مار دے گا ؟سوچ کر ہی مریم کی روح کانپ گئی تھی اسے تو ایسی باتوں سے بھی آکسیجن کی کمی محسوس ہوتی تھی وہ بہت چھوٹے دل کی مالک تھی اسے ایسی چیزیں برداشت نہیں ہوتی تھی!!

مریم دہلتے دل کے ساتھ صوفے پر بیٹھی تھی!! مسلسل احمد کی سوچیں دماغ میں گم رہی تھی

مریم کے لیے اب بھی احمد بے قصور تھا اسے نہیں لگتا تھا احمد ایسا کر سکتا ہے !!

مریم صوفے سے اٹھ کر بیڈ پر بیٹھتی اریان کا انتظار کرنے لگی

قریب 15 منٹ بعد شاور لے کر وہ باہر ایا تھا!!

مریم نے چہرہ اٹھائے اُسے دیکھا جو بنا اسے دیکھیں شیشے کے سامنے جاتا اپنے بال بنانے لگا

میری بات سنیں!! مریم کھڑی ہوتی ہے اریان کے نزدیک ائی تھی اس کی انکھوں میں انسوں تھے

جبکہ اس کی بات اریان نے سرے سے اگنور کی تھی!! وہ جا کر صوفے پر بیٹھا تھا جبکہ مریم اس کے جواب نہ دینے پر منہ پھلا چکی تھی

میں اپ سے کچھ کہہ رہی ہوں!! مریم اٹھ کر اریان کے نزدک ائی تھی

اور تمہیں کیوں لگتا ہے کہ میں تمہاری بات سنوں گا؟؟ اریان بنا اُسے دیکھے سنجیدگی سے بولا نظریں اپنے چلتے فون پر تھی جس پر وہ کچھ کر رہا تھا!!

اپ کو میری بات سننی پڑے گی!! مریم کا چہرہ مزید پھلا تھا

ا۔اپ احمد لالا کے ساتھ ایسا مت کریے گا !! مریم نے ہمت کرتے اپنے انسو گلے میں اتارتے بمشکل کہا جب کے اُس کی بات پر موبائل پر چلتا اریان کا ہاتھ رکا تھا!!

اُس نے ایبرو اٹھائے اپنے کچھ فاصلے پر کھڑی ہے مریم کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

خبردار جو تُم اس معاملے کے بیچ میں بھی ائی تو!! اریان غزالی لہجے میں بولا

ا۔آپ اُنہیں نہیں مارینگے ؛!مریم نے نفی میں سر ہلایا

بکواس مت کرو مریم !! اریان نے ضبط سے کہا اس فوراً اُس نے پہلی بار مریم کا نام اپنے لبوں سے ادا کیا تھا جبکہ اس کے لبوں سے پہلی بار اپنا نام سنتے مریم دل پتہ نہیں کیوں لیکن بہت زوروں سے دھڑکا تھا!!

اریان کے لبوں سے اس کا نام بہت خوبصورت لگ رہا تھا!!

مریم نے جلدی سے خود کو سنبھالا!!

پلیز اپ احمد لالہ کو کچھ مت کیجئے گا ازبک لالا چلے گئے کیونکہ دنیا میں ان کا وقت پورا ہو چکا تھا زندگی اور موت صرف اللہ کے ہاتھوں میں ہیں!! مریم اریان کو دیکھ بولی

بے شک !! اسے کوئی جھوٹلہ نہیں رہا لیکن سبب تمہارا وہ کم ظرف لالا بنا ہے میرے ازبک کو چھیننے والا تمہارا خاندان ہے!! نفرت کرتا ہوں میں اُس شخص سے اور جس سے نفرت کرتا ہوں اس کی لاش بھی دیکھ کر لوگ کانپ جاتے ہیں !! اریان اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا اریان سے تو رہا نہیں جا رہا تھا وہ کب احمد کو زندہ زمین میں دفن کرے!!

ا۔آپ سچ میں انہیں جان سے مار دیں گے؟؟ مریم بھرائی اواز میں بولی

اس کے مرنے کے بعد سب سے پہلے تمہیں دکھاؤں گا بلکہ اس کا موت کا تماشہ تم اپنی انکھوں سے دیکھوگی پھر تمہیں ضرور یقین ائے گا کیونکہ ابھی تمہیں یقین دلانے کا نام میرا کوئی موڈ نہیں !! اریان کہتا واپس اپنے موبائل کی جانب متوجہ ہوا

جب کے مریم خاموشی سے بیڈ پر جاکر بیٹھی !! پہلے تو کچھ لمحے بھرائی آنکھوں سے اریان کو دیکھتی رہی پھر منہ پھلائے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ گئی!!

پتہ نہیں کیوں وقت کے ساتھ ساتھ اسے اریان سے اٹیچمنٹ ہو رہی تھی ایسی اٹیچمنٹ جیسے وہ لوگ بہت سالوں سے ساتھ ہو!!

وہ غصے سے اپنے سامنے بیٹھے اریان کو دیکھ رہی تھی جس کی نظریں مسلسل موبائل پر تھی!!

مریم نے غصے سے بیڈ پر ڈھنے والے انداز میں ہاتھ پھیلائے

بیچ میں تکیوں کی دیوار کھڑی کی!! اور ادھے سے زدا بیڈ پر کھل کر سونے کی کوشش کرنے لگی!! اُسے غصّہ ارہا تھا اریان پر !! جب کے آریان ان سب سے باخبر اپنے موبائل میں مصروف تھا!!

بیچ میں وہ تکیے کی دیوار کیوں کھڑی کر چکی تھی یہ کوئی نہیں جانتا تھا !!

مریم چھت کو گھور رہی تھی جیسے سارا قصور چھت کا ہو!! اریان کو صوفے سے اٹھتا دیکھ مریم نے انکھیں بند کر دی سونے کی ایکٹنگ کی

اریان نے نظریں اٹھائے بیڈ پر دیکھا تھا !! وہ دونوں ہاتھ پیر پھیلائے بیچ میں تکیے رکھے کوشش کر رہی تھی کہ وہ پورا بیڈ گھیر لے جب کہ بیڈ جہاز جائز تھا وہ اس کہ اتنا پھیل کر سونے پر بھی ادھے سے زیادہ نہیں بھرا تھا کیونکہ مریم تھی ہی چھوٹی سی!!

اریان کی نظر پہلے اس کو سونے کے انداز پڑ گئی پھر بے ساختہ بیچ میں رکھے تکیوں پر !!

اریان نے ابرو اٹھائے اُسے دیکھا پھر بیڈ کی دوسری جانب قدم بڑھائے

اریان بیڈ پر لیٹا بیچ میں رکھے دونوں تکیے اٹھا کر اک اریان نے اپنے سر کے نیچے رکھا دوسرا اپنے نزدیک کیونکہ بیچاری مریم نے اسی کے پلو اٹھا کر بیچ میں لگائے تھے!!

جب کے بیچ سے دیوار ہٹتی محسوس کرتے مریم نے جھٹکے سے آنکھیں کھول کر چہرہ دائے جانب گھمائیں اریان کو دیکھا جو اپنے سر کے نیچے تکیہ سیٹ کر رہا تھا؛!

کیوں ہٹائی ہے یہ دیوار آپ نے بیچ سے ؟؟ مریم اسے دیکھ خفگی سے بولی

بی بی دیوار کھڑی کرنے کے لیے دوسرے تکیے لیے جاتے ہیں اگر ان کی دیوار کھڑی رہے گی تو میں کس پر سوں گا تم پر؟؟ اریان اُسے دیکھ سلگ کر بولا

جب کے اُس کی آخری بات پر مریم کی زبان کو بریک لگی تھی

م۔مجھ پر کیوں سوئیں گے اپ؟؟ مریم اِدھر ادھر دیکھتی بولی

تم بھی پیلو کی طرح دکھتی ہو نا!! اریان نے شانے اُچکائے وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاے بیٹھا تھا !!

اسے خود نہیں پتہ تھا وہ جب بھی اس لڑکی سے بات کرتا تھا اس کا لہجہ خود بخود نرم ہوتا تھا اریان نہیں جانتا تھا کیسے کیوں لیکن وہ جب بھی اس سے بات کرتا تھا وہ اپنے حواس کھو دیتا تھا وہ اصلی والا اریان لگتا ہی نہیں تھا جس طرح وہ ابھی اُس سے سے بات کر رہا تھا یہ وہ اریان کہیں سے نہیں لگ رہا تھا جو کچھ دیر پہلے تھا!! اریان اپنے حواسوں پر قابو رکھنا بہت اچھے سے جانتا تھا لیکن پتہ نہیں کیوں سامنے موجود لڑکی میں ایسا کیا تھا!! شاید اُس کی ناک میں پہنی وہ نوز پن!! اریان جب بھی اس کا چہرے کو دیکھتا تھا اس کی نظریں اس کی نوس پن پر ہوتی تھی ہر کسی کے کمزوری ہوتی ہے اب شاید اریان کی کمزوری مقابل کی نوز پن بن رہی تھی!! یعنی اریان شاہ کسی چیز کا اسیر ہورہا تھا ؟؟اس کی پوری زندگی میں یہ پہلی بار تھا

اگر اج نوز پن مریم کی ناک میں نا ہوتی تو شاید اریان کبھی بھی اس سے اتنی نرمی سے بات نہیں کر رہا ہوتا لیکن وہ جب بھی اس کے چہرے کو دیکھتا تھا نظر محض اس چھوٹی سی چیز پر جا رکتی تھی!!!

اس بیچ دیوار بنیگی!! مریم غصے سے کھڑی ہوتی صوفے سے کشن اٹھا کر بیچ میں دیوار بنانے لگی !!

جب کے آریان اس کی حرکت نظر انداز کرتا سامنے موجود ایل ای ڈی کھول چکا تھا اسے نیند نہیں ارہی تھی جبکہ وفے وفے سے وہ مریم کی حرکتیں بھی دیکھ رہا تھا جو اسے دیوار کھڑی کر رہی تھی جیسے دو ملکوں کا موازنا ہونے سے روک رہی ہو!!

یہ دیوار نہیں ٹوٹے گی!! مریم آریان کو دیکھ حکمیہ لہجے میں بولی اس کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ اریان کو حکم دے رہی ہے جبکہ اس کے حکم دار لہجے پر اریان کا دماغ پوری طرح خراب ہوا تھا

بہت برا ہوا تمہیں پتا ہے جس چیز کا مجھے حکم دیا جائے وہ چیز مجھے ہر حال میں کرنی ہوتی ہے کیونکہ مجھے حکم ماننا اتا نہیں اور کسی کو حکم اپنے سامنے چلاتا ہوا میں لمحہ بھر دیکھتا نہیں !! میرے سامنے حکم چلانے والا نا اج تک کوئی پیدا ہوا ہے نہ کوئی ہو گا!! اریان نے جھٹکے سے ہاتھ مار کر تکیے سے بنی وہ دیوار توڑی تھی

مریم نے حیرت سے آنکھیں پھیلائے اپنے ادھے گھنٹے کی محنت دیکھی تھی جسے اس نے بڑی مشکل سے سیٹ کیے تھے!!

یہ کیا کیا اپ نے!! اپنی محنت کو ملیا میٹ دیکھ مریم رونے کی تیاری پکڑ رہی تھی اسے پھر سے رونے کی تیاری پکڑتا دیکھ اریان جھجھلایا تھا وہ ہر بات پر روتی کیوں تھی؟؟اریان سمجھ نہیں پایا تھا !!

اُس کی آنکھ سے انسوں گرتا جب اریان نے اُس کی کلائی پکڑتے اسے ایک جھٹکے سے اپنے نزدیک کیا مریم کسی کٹی پتنگ کی طرح اُس کے سینے میں آسمای تھی اریان کے پہلی بار خود کے اتنا نزدیک ہونے پر مریم کا دل مانو کانوں میں بج رہا تھا اُس نے جھٹ سے اریان کو بھرائی انکھوں سے دیکھا مریم کی انکھوں سے بس انسو گرنے والے تھے!!

خبردار جو اک بھی انسوں نیچے گرا !! اریان اُس کے چہرے پر گرجا اُسے اُس کے آنسوں غصّہ دلا رہے تھے

مریم کے انسوں میں روانگی ہونے لگائی تھی اریان کے غصے سے اُس کی جان جاتی تھی!!

میں نے کہا انسوں نہیں انے چاہیئے !! اگر اک بھی انسوں باہر ایا تو میں بہت برا پیش آؤنگا !! اریان اپنی سانسیں اس کے چہرے پر چھوڑتا ہر لفظ پر زور دیتا بولا

جب مریم نے فوراً اپنے انسوں اپنے دونوں ننّھے ہاتھوں سے صاف کیے !!

اریان کا جیسا اُسے ہمیشہ خوف میں مبتلا کرتا تھا !! پھر اتنا ہی نرم رویہ بولنے کی شے بھی دیتا تھا جو اسے دیکھنے سے ہی معلوم ہو رہا تھا

مریم دونوں ہاتھوں سے انسوں رگڑتی نہایت معصوم لگ رہی تھی وہ نظریں جھکائے اپنے انسوں بار بار صاف کر رہی تھی جو نکلے جارہے تھے!!

وہ واقعی بہت معصوم تھی!! وہ اپنے انسو صاف کرتی بہت کیوٹ لگ رہی تھی!! ساتھ ساتھ وہ منہ کے کیوٹ زاویے بناتی اپنے رونے پر کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی تھی اور اریان محض خاموشی سے بس اسے دیکھ رہا تھا!! اریان کی سانسیں مریم کے چہرے پر پڑتی اُس کی سانسیں اوتھل پوتھل کرنے کا سبب بن رہی تھی!!

م۔میں !! مریم نے اُس کی نظروں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کرتے کچھ بولنا چاہا

ششش!! اریان نے گھمبیر آواز میں کہا وہ گہری نظروں سے مریم کا چہرہ دیکھ رہا تھا

تم اتنی معصوم ہو یا صرف دکھتی ہو!! ؟ اریان نے اُس کی پیشانی کے ساتھ اپنی پیشانی جوڑتے بے ساختہ پوچھا !! مریم کے دونوں ہاتھ پہلے ہی اریان کے ہاتھوں میں تھے

میں ہوں معصوم!! مریم فورا بولی

جب کہ اس کے جواب پر پتہ نہیں کیوں لیکن پھر بھی اریان نے اپنی مسکراہٹ دبای تھی !!

کبھی کبھی معصوم چہرے کے پیچھے چھپا اک اور چہرہ بھی ہوتا ہے!! اتنا معصوم ہونا اس چیز کا خدشہ تو نہیں کر رہا ؟؟ اریان نے اُسے تپ چھڑانے کا سوچتے اپنے مسکراہٹ دبائے کہا جب کے اُس کی بات تھی کہ مریم کے تن بدن میں آگ لگی تھی وہ خود کے بارے میں ایسا نہیں سن سکتی تھی!!

میرا ایک ہی چہرہ ہے اور وہ بھی بہت معصوم اور پیارا سا ہے جو اپ دیکھ رہے ہیں نا یہ! میں بہت معصوم ہُوں اپ کو پتہ نہیں ہے میری معصومیت کے چرچے کتنے ہوتے تھے ارے امریکہ میں تو جہاں جاؤں وہیں چرچے ہو رہے تھے!! مرہم اک ادا سے بولی جب آریان نے ایبرو اٹھائی

اریان کچھ پل اسے دیکھتے سمجھنے کی کوشش کرنے لگا کہ اس میں ایسا کیا ہے جو اریان شاہ اس کی جانب کھینچا چلا جا رہا ہے وہ دونوں ابھی جتنے نزدیک تھے اریان یہ نہیں چاہتا تھا غضب تو یہ تھا کہ وہ اُسے دور بھی نہیں کر پا رہا تھا!!

تم مجھے خود کے قریب کرنے کا سبب بن رہی ہو لڑکی جتنی جلدی ہو سکے اس کمرے سے شفٹنگ کرو!! میں تمہیں مزید یہاں پر برداشت نہیں کر سکتا میں تمہارے قریب نہیں انا چاہتا!! اریان اُسے دیکھ گھمبیر آواز میں بولا جب کے وہ دونوں اب بھی اک دوسرے کے نزدک تھی

جب کے اُس کی بات پر مریم نے جھٹکے سے اریان کو دیکھا تھا !!

جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا دونوں کی آنکھیں ملی تھی اور مریم فوراً نظریں جھکا چکی تھی

اپ میرے کافی قریب ہیں اس وقت !! مریم نظریں جھکائی بولی

جانتا ہُوں!! اریان نے لفظی جواب دیا

پتہ ہیں کیوں؟؟ مریم نے اُسے دیکھ پوچھا جب اریان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا

وہ تو مجھے بھی نہیں پتا!! مریم کہتی بے ساختہ ہولے سے ہنسی جب کے آریان بھی بے ساختہ اُس کی بات پر ہولے سے ہنسا تھا !!سب چیزیں بے ساختہ ہورہی تھی !!مریم نے پہلی بار اُسے ہنستا ہوا دیکھا تھا تھوڑا سا ہی صحیح لیکن دیکھا تو تھا وہ ہنستے ہوئے قیامت ہی تو ڈھا رہا تھا وہ سنجیدگی میں جتنی قیامت ڈھاتا تھا ہنستے ہوئے وہ مریم کے دل پر چھوریاں چلا چلا رہا تھا !!

اس دنیا کا سب سے خوبصورت منظر مریم کو اس کی ہنسی لگی تھی!!

بے ساختہ اُن دونوں کی آنکھیں پھر ایک دوسرے سے ٹکرائی تھی جب اریان کے موبائل نے اس خاموشی کو توڑا!!

اریان جھٹکے سے اُس سے دور ہوا پھر اپنا موبائل اٹھایا کول ریسیو کرتے اُس نے کان سے لگایا پھر ائی کر جانے لگا جب واپس بیڈ پر کھچاؤ محسوس کیا کیونکہ مریم کے ہاتھ میں پہنا بریس لیٹ اریان کی شرٹ سے الجھ چکا تھا!!

مریم اُسے آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اُس سے نہیں ہورہا تھا !! اریان فون ہولڈ پر لیے گہرا سانس لیتے بیڈ پر بیٹھا!! پھر سنجیدگی سے وہ اُس کا بریسلیٹ اپنے شرٹ سے نکالنے لگا

اگر اپنی معصومیت کے چرچے کروانے کے علاوہ کچھ کام سیکھ کر اتی کم سے کم اتنا چھوٹا سا کام تو کر ہی سکتی تھی!! اریان اُسے دیکھ تنزیہ لہجے میں بولا پھر اٹھ کر موبائل اٹھاتا بالکنی کی جانب بڑھا

جتنی ارجنٹ بیس پر میری شادی ہوئی ہے نہ اتنی ارجنٹ تو میں سوکر بھی نہیں اٹھ سکتی تھی !! اتنی جلدی والی شادی میں اپ کو صرف لڑکی ہی مل سکتی ہے !! یہ سب کرنے والی سگڑ لڑکی نہیں!! مریم نے سلگ کر ہانک لگائی !! جب کے آریان نے پیچھے مڑ کر اُسے گھورا وہ کچھ بول نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ فون تھا ! اریان کے دیکھنے پر مریم نے خاموش ہوتے اک کیوٹ سی اسمائل چہرے پر سجائی جیسے اس نے تو کچھ بولا ہی نہ ہو!!

کیا چیز تھی وہ ؟؟ کوئی سمجھ نہیں پایا تھا !!

اریان کو فون پر مصروف دیکھ مریم چینجنگ روم کی جانب پڑی تھی!! ڈھلی سے نائیٹ سوٹ میں ملبوس وہ بہار ائی !! اُس نائٹ سوٹ میں وہ کوئی بچی معلوم ہو رہی تھی وہ اس کے اتنے بڑا تھا کے مریم کا بس چہرہ نظر ارہا تھا ہر تک آستین بھی ہاتھ کو تھامے نیچے تھی !!

یقیناً وہ اس کا نائیٹ سوٹ نہیں تھا !!

یہ اتنا بڑا نائیٹ سوٹ پہنتے ہیں یہ؟؟ جہاز ہیں یا انسان !! خود کو شیشے میں دیکھتی مریم بمشکل اپنے چہرے پر آئے بال دونوں ہاتھوں سے پیچھے کرنے کی کوشش کرتی گویا ہوئی تھی !!

جب کے آریان بلکنی میں کھڑا فون پر بات کر رہا تھا!!

سڑو شاہ ہر وقت سڑتے رہتے ہیں مجھے لگتا ہے میری خوبصورتی سے سڑتے ہیں!! مریم غصے سوچتی بیڈ پر بیٹھی

خوبصورتی کی تو وہ بھی ہیں!! جلتے نہیں ہوں گے خوبصورتی کی تو ان کے پاس بھی نہیں ہے لیکن پھر بھی !! مریم خود سے ہی جواب دیتی منہ کے زاویے بگاڑتی اریان کی پشت دیکھنے لگی!!

اُسے بھی اریان کا نرم لہجہ اچھا لگتا تھا لیکن وہ جانتی تھی کے آریان کے ذہن میں بدلے میں آگ کس قدر اُبھر رہی تھی ؛! جو وقت انے پر پھٹ سکتی تھی خیر جیسا بھی تھا اریان کا یہ انداز بے حد خوبصورت تھا

اس دن سے اگلی صبح لگ چکی چکی تھی لیکن زریام اپ تک نہیں اٹھا تھا یقینا گولیوں کی ہیوی ڈوز کی وجہ سے کائزل کافی دفعہ اکر چیک کر چکی تھی جبکہ امیرہ بیگم بھی کافی دفعہ چیک کرا چکی تھی لیکن زریام ہنوز سویا پاتا ہوا مل رہا تھا!!

صبح کے 11 سے 12 بجے تھے جب کائزل دوبارہ زریام کے کمرے میں داخل ہوئی یہ اس کا بیسوا چکر تھا جو وہ صبح سے اب تک لگا چکی تھی!!

یہ آن کو کیا ہو گیا اتنا لمبا تو کبھی نہیں سوئے!! کائزل زریام کو بیڈ پر سویا دیکھ بولی

پھر دھیرے دھیرے چلتی بیڈ کی جانب بڑھی!! بیڈ تک پہنچتے اس نے پھر زریام کو دیکھا

پھر اس کے بازو پر ہاتھ رکھے!!

آن!! گڈ مارننگ !! صبح ہوگئی ہے!! کائزل نے اسے نرمی سے ہلاتے ہوئے کہا!!

لیکن مقابل سے کوئی جواب نہ ایا!!

آن!! اس بار اُس نے تھوڑا تیز ہلایا تھا لیکن اب بھی مقابل کی جانب سے کوئی جواب نہ ایا!!

کائزل نے کچھ سوچتے نرمی سے اسے سیدھا کرنا چاہا لیکن اس نازک جان سے زریام سیدھا تک نہیں ہو رہا تھا لیکن اس نے کافی جدوجہد کے بعد زریام کو سیدھا کیا تھا اس نے زریام کا چہرہ دیکھا جو بے حد سرخ تھا انکھیں بند تھی اس کے دل میں پتہ نہیں کیسی لیکن عجیب سی پریشانی کے لہر دوڑی تھی اس نے اپنا ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھتے اس کا بخار چیک کرنا چاہا جب ایک دم اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا تھا زریام کو یقینا بہت تیز بخار تھا!!

آن کو تو بہت تیز بخار ہے!! اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کرتے پریشانی سے کہا پھر تیزی سے کمرے سے باہر کو بھاگی وہ امیرا بیگم کو ڈھونڈ رہی تھی لیکن اسے امیرا بیگم کا کمرا نہیں پتہ تھا اس نے سامنے کھڑی ملازمہ کو دیکھ اس کی جانب قدم بڑھاے!!

سنے !! آن کو بہت تیز بخار ہے کیا آپ مجھے میڈیسن اور پٹیاں دے سکتی ہیں ؟؟ اُس نے ملازمہ کے پاس اتے کہا

کس کو بخار ہے ؟؟ چھوٹے شاہ کو؟؟ ملازمہ نے مطلب استفسار کیا جب کائزل نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

ملازمہ نے بھی جلدی سے کائزل کی مانگی گئی چیزیں اسے تھمائی پھر امیرا بیگم کو بتانے ان کے کمرے کی اور بڑھی تھی!! جبکہ کائزل نے زریام کے کمرے کا رخ لیا تھا!!

دروازہ کھول کر کائزل اندر داخل ہوئی پھر جلدی سے بیڈ پر بیٹھی اس نے ایک پٹی پانی میں بھگوتے زریام کی پیشانی پر رکھی تھی!!

اس کی انکھوں میں نمی جمع ہو رہی تھی زریام کا حد سے زیادہ سرخ چہرہ دیکھ وہ نم انکھوں سے ایک کے بعد ایک پٹی اُس کو پیشانی پر رکھ رہی تھی جبکہ دوسری جانب ایزل کی شادی کی تیاریاں ہو رہی تھیں!!

کائزل تب تک پٹیاں رکھتی رہی جب تک زریام کو ہوش نہیں ایا تھا اس دوران امیرا بیگم بھی پریشانی سے زریام کے کمرے میں ائی تھی وہ بھی پریشانی سے بیٹھی دم وغیرہ پڑھ کر ذریام پر پھوک رہی تھی جب کے ان کی نظر مسلسل کائزل پر تھی جو حد سے زیادہ پریشان لگ رہی تھی اسے ذریام کے لیے اتنا پریشان دیکھ امیرا بیگم کے چہرے پر ایک چھوٹی سی مسکان ائی تھی!!

آن کا بخار تو کم ہو گیا لیکن ابھی تک اٹھ کیوں نہیں رہے!!؟؟ کایزل پریشانی سے امیرا بیگم کو دیکھ سوال کرنے لگی کیونکہ کافی دیر ہو چکی تھی اور زریام کو ہوش نہیں ایا تھا

بیٹا ڈاکٹر کو بلایا ہے ڈاکٹر اجائیں وہی بتا سکتے ہیں! امیرا بیگم خود بھی پریشانی سے زریام کو دیکھ رہی تھی اس لیے پریشانی سے جواب دینے لگی جب ڈاکٹر کمرے میں داخل ہوئے

السلام علیکم !!ان کے انے پر سلام کیا گیا جب انہوں نے جواب دیا

ڈاکٹر یہ دیکھیں آن کو ہوش نہیں ارہا میں کب سے پٹیاں رکھ رہی ہوں لیکن وہ سو رہے ہیں اپ پلیز ان کو اٹھائیں لائزل ڈاکٹر کو دیکھتے ہی منت بھرے لہجے میں بولی جب ڈاکٹر اگے آئے!!

اپ فکر مت کریں میں دیکھتا ہوں!! ڈاکٹر نرمی سے کہتے زریام کے نزدیک ہے انہوں نے زریام کو چیک کرنا شروع کیا تھا!! جب کہ امیرا بیگم اور کائزل خاموشی سے ڈاکٹر کو دیکھ رہی تھی

پورے چیک اپ کے بعد!! ڈاکٹر چیک اخری نظر زریام کو دیکھتے ہیں ان دونوں کی جانب متوجہ ہوئے جو انہیں سوالیہ نظروں میں بے صبری سے انہیں دیکھ رہی تھی

اپ کے پیشنٹ نے زیادہ تعداد میں نیند کی گولیاں لی ہیں!جس کی وجہ سے انہیں ہوش نہیں ارہا میں نے انجیکشن دے دیا ہے کچھ دیر تک یہ اٹھ جائیں گے اٹھتے ہی سب سے پہلے انہیں کچھ کھانے کی دیجیے گا کوشش کریں اتنے زیادہ مقدار میں نیند کی گولیاں کسی کو نہ لینے دیں!! صحت کے لیے اور جان کے لیے دونوں چیزیں بہت قیمتی ہیں اور اتنی مقدار میں گولیاں اسے ختم کر دیں گی!! اپ کے پیشنٹ نے تو کور بھی کر لیا ہمت رکھتے ہیں یہ ورنہ باقی پیشنٹ اس مقدار میں نیند کی گولیاں کھا کر برداشت نہیں کر پاتے!! ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں بتانے لگے جب کہ ان دونوں کی انکھوں میں بے یقینی پھیلی تھی تو کیا زریام نے جان بوجھ کر اتنی ہائی کیپیسٹی کی نیند کی گولیاں لی تھی وہ دونوں سوچنے پر مجبور ہو چکی تھی لیکن کیوں؟؟ اگلا سوال یقینا دماغ میں یہی ارہا تھا

شکریہ ڈاکٹر،!!امیرا بیگم نے ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا جب ملازم ڈاکٹر کو گیٹ تک چھوڑنے گئی تھی!!

آن نے نیند کی گولیاں لی تھی لیکن کیوں کیا انہیں نیند نہیں ارہی تھی؟؟ کایزل سوالیہ نظروں سے امیرہ بیگم کو دیکھ بولی جن کے پاس خود کوئی جواب نہیں تھا!!

ارحاب شام کے وقت کمرے میں داخل ہوا تھا!!

جب نظر صوفے پر بیٹھی حورین پر پڑی جو خاموشی سے بیٹھی دیوار کو گھور رہی تھی اسے دیکھ ارہاب کے تاثرات سخت ہوئے تھے!! ارحاب کمرے میں داخل ہوا !!

ارام کرتے کرتے تھکتی نہیں ہو تم جب دیکھو بیٹھی رہتی ہو!! ارحاب اُسے دیکھ سنجیدہ لہجے میں بولا

جب حورین نے نظر اٹھائے نم آنکھوں سے سامنے کھڑے ارحاب کو دیکھا جو اسے ہی گھور رہا تھا!!

تو اپ کیا چاہتے ہیں کیا کروں؟؟ حورین اُسے دیکھ بولی

سب کچھ!! سب کچھ کرو!! اج سے اس حویلی کا ہر کام تم کروگی تمہیں مہارانی بنانے کے لیے تو یہاں لایا نہیں گیا جو ہر وقت ایک جگہ بیٹھ کر ارام فرماتی ہو!! اب سے اس کمرے کے میرے اور اس پوری حویلی کے تمام کام تم کرو گی!!

جب پورے دن بزی رہو گی تو اچھا لگے گا اس طرح ایک جگہ بیٹھ کر کاہلی سے تمہارا پیچھا چھڑے گا!! ارحاب سرد لہجے میں تنزیہ باتیں کہتا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھا تھا!!

جب کہ حرین کی انکھوں میں مزید نمی اتری تھی اس نے اپنے گھر پہ کبھی کوئی کام نہیں کیا تھا سوائے چائے بنانے کے!!

اِدھر آؤ!! ارحاب کی جانب سے حکم ایا تھا جب حورین دھیرے سے کھڑی ہوتی اُس کے نزدک ائی!!

پاؤں دباؤ میرے !! ارحاب کے حکم پر حورین نے جھٹکے سے اُسے دیکھا اسے اپنے کانوں پر بھروسہ نہی ارہا تھا

اسے بے یقینی سے اپنی جانب دکھتا پا کر ارحاب نے ایبر اٹھای

یقین کر لو کیونکہ اگر میں نے تمہیں یقین دلایا تو تمہیں طریقہ پسند نہیں ائے گا!! اس لیے چپ چاپ جو کہہ رہا ہوں وہ کرو!! اور میں تمہیں دوبارہ بتا رہا ہوں کہ میں جو ایک بار میں بولوں اس اپنے کان کھول کر سنا کرو!! پیر دباؤ میرے!! ارحاب سرد لہجے میں بولا اواز قدری اونچی تھی !!

حرین کی آنکھ سے اک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا!! وہ نرمی ائے بیڈ پر بیٹھی!!

اُس نے اپنے کپکپاتے ہاتھ ارحاب کے پیر پر رکھے تھے!!

حورین کے انسوں میں مزید روانگی ہوئی تھی اُس نے دھیرے دھیرے اُس کے پیر دبانا شروع کیے تھے جن کے ارحاب آنکھیں مندے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا چکا تھا !!

تمہارے اندر جان ہے بھی یا نہیں تمہارے باپ نے تمہیں کھلایا پلایا نہیں ہے کیا ؟؟اُس کے ہاتھوں کی بےجان سی طاقت محسوس کرتے ارحاب نے انکھیں کھولتے اسے دیکھتے ہوئے کہا!!

جب حورین نے انسوں سے بھری آنکھیں اٹھا کر اُسے دیکھا !!

م۔میں نے کبھی یہ کام نہیں کیا !! حورین نے ہمت کرتے بھرائی آواز میں کہا

لیکن اب کرو گی !! ہر روز کرو گی یہ تمہارے باپ کا گھر نہیں ہے جو اپنی مرضی سے رہو گی یہ میرا گھر ہے یہاں صرف میری مرضی چلے گی اور جو میں کہوں گا تم وہی کرو گی!!ورنہ انجام سے تُم اچھی طرح واقف ہو!! ارہابؔ اُسے دیکھ وحشت زدہ آواز میں بولا جب حورین نے سہمی ہوئی نگاہ سے اُسے دیکھا

سنا ہے تمہارے باپ نے تم پر بھروسہ کھو دیا ہے جب سے تم یہاں پر ائی ہو تمہارے باپ نے تمہیں ہی دوش دینا شروع کر دیا ہے وہ کہتا ہے کہ تم جان بوجھ کر کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہو!! وہ تو اب تمہیں اپنی بیٹی ماننے سے بھی انکار کر رہا ہے !! ارحاب آنکھیں مندے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاے بولا جب کے اُس کی بات تھی یا بے یقینی کے جھٹکے ؟

حرین نے ارحاب کی بات پر اُسے ایک جھٹکے سے دیکھا تھا انکھوں میں دنیا جہاں کی بے یقینی تھی کہیں نہ کہیں ایک مان تھا کہ اس کا باپ ایسا نہیں کر سکتے!! اسے اپنے باپ پر مان تھا !!

ا۔آپ جھوٹ بول رہے ہیں!! میرے بابا کبھی ایسا نہیں کرسکتے !! مجھے میرے بابا کے خلاف بھڑکانے کی کوشش مت کریں!! میں اپنے بابا کے خلاف ایک لفظ نہیں سنوں گی!! حورین ارحاب کو دیکھ شیرنی کی مانند غرائی!!

جب ارحاب نے اپنی آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا

اپنے کمزرف باپ کے لیے میرے سامنے اواز اونچی مت کرو اس انسان کے لیے میرے سامنے بول کر تم اپنے لیے مشکل کھڑی کر رہی ہو تکلیف تو تمہیں برداشت کرنی پڑے گی نا؟ اور یقین نہیں ارہا تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لو!! ارحاب اُسے دیکھ سرد لہجے کے کہتا سامنے لگی اے لی ڈی کھول چکا تھا جس پر فوٹیج شو ہو رہی تھی!! اس میں صاف سکندر شاہ کے بولے گئے الفاظ سنائی دے رہے تھے اور ساتھ ساتھ پوری ویڈیو بھی چل رہی تھی!!

حورین جیسے جیسے سکندر شاہ کی وہ کڑوی باتیں سن رہی تھی اُسے اپنا آپ ختم ہوتا محسوس ہورہا تھا!!

جب کے یقینا انسوں ایک بار پھر اپنا ضبط توڑتے پانی کی طرح بہے رہے تھے!!

"میری بیٹی نہیں ہیں وہ میری بیٹی کبھی بھی اپنے باپ بھائی کی عزت روند کر یوں گھر سے اپنے یار کے ساتھ نہیں بھاگ سکتی " سکندر شاہ کے یہ الفاظ سن کر حورین کو اپنے زندہ ہونے پر افسوس ہوا تھا !!

جب کے ارحاب کے چہرے پر پرسکونی تھی سکندر شاہ کے چہرے پر الجھے ہوئے تاثرات دیکھ!!

سکندر شاہ کی اس بات پر حرین اپنا ضبط کھو کر اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں گرائے شدت روئی تھی ارحاب جو فٹیج دیکھ رہا تھا اس کے شدت سے رونے پر ارحاب نے نظر گھماتے اسے دیکھا تھا! جو دونوں ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپائے اوازو سے رو رہی تھی!!

اپنا یہ سوگ ختم کرو!! تمہارے لیے سب سے اچھی بات یہ ہے کہ تمہارے لالا نے تم پر بھروسہ نہیں کھویا بہت بھروسہ کرتے ہے تمھارے دونوں لالا تُم پر !! ارحاب اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا پھر ریموٹ پر کلک کرکے دوسرا کلپ پلے کیا جس میں اریان اپنے باپ کے سامنے کھڑا حورین کے اگے کسی ڈھال کی طرح کھڑا تھا!!

حورین جو بری طرح رو رہی تھی ایل ای ڈی سے اپنے لالا کی اواز اتی سن اس نے جھٹکے سے ایل ای ڈی کو دیکھا تھا جب اریان کے الفاظ اس کے کانوں میں بسیرا کرنے لگے !!

"حورین نے کچھ نہیں کیا مجھے اس پر پورا بھروسہ ہے خبردار جو کسی نے پورا سچ جانے بغیر اس پر الزام لگایا میں حورین کے خلاف اس گھر میں کچھ نہیں سنوں گا!!" اریان کی آواز پر اور الفاظ پر حورین کو اپنے وجود میں سکون کی پہر دوڑتی محسوس ہوئی تھی خوشی کے انسوں تیزی سے بہے رہے تھے

اُس کے لالا اُس پر بھروسہ کرتے تھے اس سے زدا اور کیا حورین کیلئے حساس کی بات ہو سکتی تھی!!

فوٹیج ختم ہونے پر ارحاب نے ایل ای ڈی بند کی تھی اسے رونے کا مشغلہ فرماتے دیکھ ارحاب نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی!!

میں نے کہا اپنا سوگ منانا بند کرو!! ارحاب دھاڑا تھا جب حورین نے آنکھیں سختی سے میچتے اپنے انسوں پر قابو پانے کی کوشش کی !!

ا۔آپ تو بہت خوش ہونگے نہ ؟؟ حورین اپنے انسوں صاف کرتی ارحاب کو دیکھ بولی

حد سے زیادہ!! دیکھا ہے تمہارے باپ کے چہرے کی اڑتی ہوئی ہوائیاں یہ مجھے سکون دے رہی ہیں!! ارحاب کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی

اپ صحیح نہیں کر رہے یہ سب!! پلز مجھے جانے دیں !! اپنی طرف سے بدگمانی میں بابا کی برداشت نہیں کر سکوں گی!! حورین اذیت سے بولی

کیا کرو گی اپنے کم ظرف باپ کو یقین دلانے کے لیے؟ اسے تم پر یقین کبھی نہیں ائے گا کیونکہ اسے تو اپنی پرورش پر بھروسہ نہیں ہے باپ کا رشتہ اتنا کمزور ہوتا ہے تو پھر لعنت ہے اُس کے باپ ہونے پر! باپ کا رشتا تو ایسا ہوتا ہے جہاں ساری دنیا آپ کے خلاف ہو گی وہاں اپ کا باپ آپ کے ساتھ کھڑا ہو گا وہ بنا دیکھے بنا کچھ جانے تم پر اس قسم کے بڑے بڑے الزام لگا سکتا ہے اور تم چاہتی ہو تم اس کو صفائیاں دو گی؟ ارحاب اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا جب حورین خاموش ہوئی وہ ٹھیک ہے تو کہہ رہا تھا اس نے غلط کہا کیا تھا؟

میرے پاس اتنا فضول وقت نہیں ہے!! جاؤ اور کھانا لے کر آؤ !! اُسے سوچوں میں گم دیکھ ارحاب سنجیدگی سے بولا جب حورین دھیرے سے کھڑی ہوئی!!

پھر انسوں صاف کرتی چھوٹے چھوٹے قدم لیتی کمرے سے باہر کی اور بڑھی !! وہ دروازہ کھولتی بہار نکلی!! پھر آگے بڑھتی سیڑھیاں اترنے لگی !

وہ ایلسا نے کھانے کے بارے میں پوچھنے کا ارادہ رکھتی تھی حرین کو سارے کام اتے تھے بس وہ اپنے گھر میں کرتی نہیں تھی!! کیونکہ کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی یہاں بھی ضرورت نہیں تھی بہت سے ملازم تھے لیکن کیونکہ ارحاب کا حکم تھا اس لیے حورین کو ماننا تھا !! حورین نیچے اترنے لگی جب کسی کی نظریں خود پر محسوس کی !!

حورین نے نظریں اٹھائے اِدھر اُدھر دیکھا تھا !! وہ کسی کی گہری نظریں خود پر محسوس کرسکتی تھی !!

جب اُس کی نظر سامنے کھڑے گارڈ پر پڑی جو کھڑا اُسے ہی دیکھ رہا تھا اُسے عجیب نظروں سے خود کی جانب دیکھتا پاکر حورین نے فوراً نظریں پھیری!!

گارڈ قریب پینتیس سال کا تھا رنگ سانولا تھا !! چہرے پر کشش بالکل نہیں تھی!! حورین اُس کی نظر خود پر مسلسل محسوس کرتی اب کچن کا رخ تیزی سے لے چکی تھی !!

وہ ایلسا کو ڈھونڈ رہی تھی !!

ایلسا !! ایلسا!! ایلسا کے نے نظر انے پر حورین نے اُسے آوازے دینا شروع کی!!جب ایلسا ڈائننگ روم سے نکل کر باہر ائی وہ کچھ کام کر رہی تھی لیپ ٹاپ پر!!

ایلسا باہر ائی تھی جب نظر کچھ فاصلے پر کھڑے اسی گارڈ پر گئی تھی

کیا ہوا ظہیر ؟ تُم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟ ایلسا اُسے دیکھ بولی

کام سے ایا تھا!! جب ظہیر بمشکل حورین سے نظریں ہٹا کر ایلسا کو دیکھ بولا جب ایلسا نے سر کو خم دیا پھر واپس حورین کی جانب متوجہ ہوئی

اج کا کھانا بن گیا ؟؟ حورین ایلسا کو دیکھ سوالیہ نظروں سے بولی جب ایلسا نے اسباب میں سر ہلایا

میں نے بنوا دیا ہے کھانا اگر اپ کو چاہیے تھا تو کول کر دیتی اوپر سے!! ایلسا اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولی

مجھے نہیں کھانا ارحاب کیلئے لینا ہے !! حورین اُسے دیکھ بولی

سر اج کمرے میں کھانا کھائیں گے؟؟وہ روز نیچے ڈائننگ پر کھانا کھاتے ہیں!! ایلسا اُسے دیکھ بولی

انہوں نے کمرے میں منگوایا ہے شاید وہ کمرے میں ہی کھائیں گے!! حورین جواباً بولی

ٹھیک ہے اپ کمرے میں جائیں میں کھانا بھجوا دیتی ہوں!! ایلسا اُسے دیکھ بولی

نہیں میں لے جاؤں گی خود!! ارحاب کی بات یاد کرتے حورین فوراً بولی پھر کچن کی اور بڑھی

ایلسا بھی اُس کے ساتھ ہی پیچھے ائی تھی !!

کچن بہت الشان اور پیارا بنا ہوا تھا حورین کو پسند ایا تھا !! حورین نے پلیٹ اٹھاتے سلپ پر رکھی!!

پھر نرمی سے کھانا اُس میں ڈالا!! اس پلیٹ کو ٹرے میں رکھتے حورین نے پانی کا گلاس وغیرہ ٹرے میں رکھا تھا

جبکہ ایلسا خاموشی سے پیچھے کھڑی دیکھ رہی تھی!!

حورین نے کھانا نکالتے ٹرے ہاتھوں میں تھامی!!

میں کسی ملازمہ کے ہاتھ بھجوا دیتی ہوں!! ایلسا اسے دیکھ بولی جب حورین نے نفی میں سر ہلایا اب وہ مزید کوئی رزق نہیں لے سکتی تھی ارحاب کے غصے کا!!

حورین کچن سے نکلتی اوپر جانے لگی اسے تب بھی اپنے اوپر کسی کی گہری نظر محسوس ہو رہی تھی وہ محسوس کرتی تیزی سے اپنے کمرے کی اور بڑھی تھی !!

اریان جوہی فون رکھتا پیچھے مڑا نظر سیدھا بیڈ پر بیٹھی مریم پر پڑی جو اس کے نائٹ سوٹ میں ملبوس الجھی ہوئی تھی!!

مریم جیسی اک اور اُس میں ارام سے آسکتی تھی !! وہ اپنے ننھے ہاتھوں سے خود کو سنبھالتے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ اسے دیکھ اریان نے اپنی مسکراہٹ تباہی تھی کیونکہ وہ بہت زیادہ فنی لگ رہی تھی!!

اریان نے بیڈ کی طرف قدم بڑھاتے اور بیڈ کے سامنے کھڑا ہوا !! جب مریم نے فورا نظر اٹھائے سامنے کھڑے اریان کو دیکھا !! جو اُسے ہی سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا!!

میری بات سنیں یہ جہاز ہے یا نائیٹ سوٹ ؟؟ مریم منہ پھلائے اریان کو دیکھ بولی

تمہارے لیے جہاز ہی ہے ورنہ نارمل انسانوں کے لیے نائٹ سوٹ ہے!! اریان جواب دیتا گلاس میں پانی ڈالتا گلاس اپنے لبوں سے لگا گیا جب کہ اریان کی بات پر مریم نے حیرت سے اسے دیکھا

اپ کا کیا مطلب ہے میں انسان نہیں ہوں؟؟مریم حیرت سے بولی

تم جو سمجھو!! اریان نے شانے اُچکائے تھے!!

میں انسان ہی ہوں اپ کا مطلب میں اچھی طرح سمجھ چکی ہوں!! میں سمارٹ ہوں اس لیے مجھے پورا نہیں ارہا!! مریم خفگی سے کہتی اپنا خدشہ بتانے لگی

پوائنٹ یور لائن تم اسمارٹ نہیں تم حد سے زیادہ پتلی ہو!! اسے سمارٹ ہونا نہیں کہتے!! اریان نے اس کی لائن درست کی تھی!!

میں پتلی نہیں ہوں!! میں سمارٹ ہوں!!مجھے موٹے لوگ پسند نہیں ہیں اور نہ میں خود موٹا ہونا چاہتی ہوں!! مریم کھڑی ہوتی تھی

بی بی موٹا ہونے اور صحت مند ہونے میں فرق ہوتا ہے!! اور میرا تمہیں ان دونوں کے بیچ فرق بتانے کا بالکل موڈ نہیں ہے!! اس لیے اب چپ ہو جاؤ اور مجھے سونے دو!! اریان کہتا بیڈ پر لیٹا تھا

بنا دیوار کے ہم نہیں سوئیں گے!! مریم نے اپنا فیصلہ پیش کیا

زیادہ فلموں کے سین کرنے کا دل کر رہا ہے تو اٹھو یہاں سے اور جا کے سامنے صوفے پر سو تم لائک ہی نہیں ہو اس بیڈ پر سونے کے!! اریان اپنی آنکھیں مندے کہتا اب سونے کی تیاری کر رہا تھا

نہیں صوفے پر میری کمر میں درد ہو جاتا ہے اتنے دن کیسے سوئی ہوں نا یہ میں جانتی ہوں اب نہیں سوؤں گی اپ جائے صوفے پر!! مریم نفی میں سر ہلاتی بولی

اپنی کمر کا علاج کرواؤ اور جا کر صوفے پر سو!! رہی بات میرے سونے کی تو میرا بیڈ میرا کمرہ میری مرضی میں اپنے بیڈ پر ہی سوؤں گا تم میرا فضول دماغ مت خراب کرو ورنہ فضول کچھ سن لو گی تم!! پھر دوبارہ تمہارا رونے والا باجا شروع ہو جائے گا جس کو اب میں برداشت نہیں کر سکتا اگر اب تم دوبارہ روئی تو میں تمہیں کمرے سے باہر نکال دوں گا چڑ ہو رہی ہے تمہارے رونے سے مجھے!! اریان سرد لہجے میں کہتا ریموٹ پر ہاتھ مارتے کمرے کی لائٹ بند کر چکا تھا

تو آپ مت ڈرایا کریں نا مجھے!! نا آپ اپنے غصے سے ڈرائیں گے اور نا میں رو گی کیسا آئیڈیا؟؟ مریم اندھیرے میں نظر اتے اریان کو دیکھ بولی

اب مجھے تمہاری اواز نہیں انی چاہیئے !! اریان گھمبیر آواز میں بولا

جبکہ اس کی بات پر مریم نے منہ بنایا تھا

ٹھیک ہے لیکن صبح میرے پلین کے بارے میں لازمی سوچیے گا!!! مریم کہتی خود بھی لیٹ کر آنکھیں موند چکی تھی

کچھ ہی دیر میں وہ دونوں نے نیند کی اغوش میں اتر چکے تھے!!

زریام کی آنکھ کھلی تھی اُس نے دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھولنا شروع کی تھی !!

جبکہ اسے آنکھیں کھولتے دیکھ امیرا بیگم اور کایزل کی جان میں جان ائی تھی!!

آن!! کائزل فورا زریام کے نزدیک اتی بولی جب زریام نے ہلکی سی آنکھیں گھمائے کائزل کو دیکھا جو اسے ہی پریشانی سے دیکھ رہی تھی!!

زریام نے اٹھ کر بیٹھنا چاہا جب امیرا بیگم نے مدد کی!! زریام بیٹھ کر بیڈ کروآن سے ٹیک لگا چکا تھا !!

زریام میری جان کیسی طبیعت ہے آپ کی؟؟ امیرا بیگم نم آنکھیں لیے بولی

میں ٹھیک ہوں امی پریشان مت ہو اپ!! زریام اُنہیں دیکھ بولا پھر نظریں کائیزل پر گئی جو انکھوں میں موٹے موٹے انسو جمع کیے اسے ہی دیکھ رہی تھی

کائزل میں ٹھیک ہوں!! پریشان نہیں ہوتے اچھی بات نہیں ہے !! اسے پریشان ہوتا دیکھ زریام نے نرمی سے کہا کیونکہ کسی بھی چیز کی ٹینشن لینا یا پریشان ہونا اس کے لیے صحیح نہیں تھا!!

آن آپ نے نیند کی گولیاں اتنی ساری کیوں کھائی تھی ؟؟ وہ بھرائی آواز میں بولی جب کے اُس کے سوال پر زریام خاموش ہوا تھا! اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا اور اگر تھا تو وہ بتا نہیں سکتا تھا!!

بولیں نا آن!! کائزل نے پھر سوال کیا

کیونکہ مجھے نیند نہیں ارہی تھی بس اس لیے کھانی میں نے ایک ہی تھی بس بے دھیانی میں زیادہ کھالی!! زریام نرمی سے بولا

دیکھ کر کھایا کریں آن ڈاکٹر کہے رہے تھے یہ آپ کی جان کیلئے ٹھک نہیں ہے !! کائزل بیڈ پر بیٹھی تھی اس کے چہرے پر پریشانی کوئی بھی دیکھ سکتا تھا

اب خیال رکھوں گا!! زریام اسے دیکھ دھیما سا مسکرا کر بولا

امیرا بیگم نے پھر مسکرا کر اُن دونوں کو دیکھا تھا!!

امیرا بیگم نے ملازمہ کو ناشتہ لگانے کا کہا تھا!!

زریام بچے اپ فریش ہو جاؤ ناشتہ لگانے کا کہہ دیا ہے ناشتہ کر لو ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اپ کو فورا ناشتہ کرنا ہے!! امیرا بیگم زریام کو دیکھ بولی جب زریام میں سر کو خم دیا

امیرا بیگم اور کایزل

کمرے سے باہر نکل چکی تھی جبکہ زریام فریش ہونے باتھ روم میں بند ہو چکا تھا اسے سر میں درد محسوس ہو رہا تھا جسے وہ نظر انداز کر چکا تھا کیونکہ وہ مزید امیرا بیگم اور کایزل کو پریشان نہیں کر سکتا تھا!!

آن کا چہرہ دیکھا تھا آپ نے مما ؟؟ کتنا سرخ ہورہا تھا !! مجھے پریشانی ہورہی ہے !! وہ دونوں ساتھ کمرے سے باہر نکلی تھی جب کائزل امیرہ بیگم کو دیکھ اداسی سے بولی

پریشان میں تو بیٹا ٹھیک ہو جائے گا زریام!! دعا کرو!! دیکھو بےہوش اگیا ہے نا ابھی ناشتے کے بعد پورا ٹھیک ہو جائے گا!! امیرا بیگم مسکرا کر اُسے اپنے سینے سے لگاتی بولی جب کایزل بھی مسکرا کر ان کے سینے سے لگی ایک دو دنوں میں ہی کائزل اور امیرہ بیگم کی بہت اچھی بانڈنگ بن چکی تھی!!

وہ دونوں ہی ٹیبل پر بیٹھتی اب زریام کا انتظار کرنے لگی !!

جب کچھ دیر بعد زریام باہر ایا تھا !! بلیک شرٹ اور بلیک کی پینٹ کے ساتھ وہ اج پہلے والا ہینڈسم زریام لگ رہا تھا!! زریام اتا کرسی پر بیٹھا تھا اسے بھوک نہیں تھی لیکن وہ ان دونوں کی تسلی کے لیے تھوڑا سا کھانے کا ارادہ رکھتا تھا !!

زریام کے اتے ہی کائزل نے اُسے دیکھا اپنے آن کو دیکھ اُس کے چہرے پر مسکراہٹ نے جگہ لی تھی!!

آن !! اپ یہ کھائے یہ بہت مزے کا ہے !! کائزل نے مسکرا کر ڈش اُس کے آگے کی تھی

جب زریام نے دھما سا مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

اپ دونوں نے کیا ناشتا ؟؟ زریام اُن دونوں کو دیکھ بولا

میں نے تو کرلیا لیکن کائزل نے نہیں کیا صبح سے بار بار آپ کو دیکھنے ارہی تھی اُسے آپ کے ساتھ ناشتہ کرنا تھا !! امیرا بیگم زریام کو دیکھ مسکرا کر بولی

جب زریام نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا

کائزل بارا بج رہے ہیں اتنی دیر بھوکا نہیں رہتے !! اپ ناشتا کرلیا کریں !! زریام اُسے دیکھ بولا

اپ بھی تو بھوکے تھے !! کائزل جواباً بولی

میری بات الگ ہے !! مجھے بھوک برداشت ہوجاتی ہے !! زریام نے جواباً کہا

مجھے بھی ہوجاتی ہے!! کائزل جواباً بولی

ہاں جی میں نے دیکھا تھا آپ کی برداشت!! زریام اپنی مسکراہٹ دبائے بولا کیونکہ وہ جانتا تھا اسے بھوک برداشت نہیں ہے !

آن آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں؟؟ وہ خفگی سے بولی

ارے ایسا نہیں ہے !! بھلا میں کیوں اؤ کا نازک بناونگا!! زریام نے مسکرا کر نفی میں سر ہلاتے کہا وہ بار بار مسکرانے کی بے جاں کوشش کر رہا تھا!!

ورنہ دل سے اتی مسکراہٹ تو ایزل اپنی بے وفائی کے ساتھ لے جا چکی تھی !!

چلے آپ بھی ناشتا کریں شاباش!! زریام نے پلیٹ اُس کے آگے کی تھی

میں آپ کے ساتھ آپ کی پلیٹ میں کھالوں؟؟ کائزل نے سوالیہ نظریں لیے پوچھا جب زریام کچھ پل خاموش رہا

ہاں بیٹا کھالو!! زریام کو خاموش دیکھ امیرا بیگم نے کہا جب کے زریام خاموشی سے ناشتے کی جانب متوجہ ہوچکا تھا !! کائزل بھی مسکرا کر ناشتا شروع کرچکی تھی!!

حورین کمرے میں ٹرے تھامے داخل ہوئی تھی ارحاب اتنے فریش ہوکر آچکا تھا !! حورین نے کھانا ٹیبل پر رکھا !!

اپ کا کھانا!! حورین نے ناشتا ٹیبل پر رکھتے کہا

جب ارحاب خاموشی سے اتا صوفے پر بیٹھا جب کے حورین سامنے والے صوفے پر بیٹھ چکی تھی !!

تم نے کھانا کھایا ہے ؟؟ ارحاب نے سوالیہ نظرو سے اُسے دیکھ کہا

جب حورین نے دھیرے سے نفی میں سر ہلایا

آؤ اور کھاؤ!! ارحاب کا لہجا ہمیشہ کی طرح اٹل تھا

م۔مجھے بھوک نہیں ہے !! حورین نے نظریں جھکائے نفی میں سر ہلایا

میں نے تم سے پوچھا نہیں ہے تمہیں بتایا ہے کہ اؤ اور کھانہ کھاؤ!! ارحاب اُسے دیکھ بولا

جب حورین نے بے بسی سے اسے دیکھا

حورین کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں تھا!! کیونکہ اس پر سارے حق صرف ارحاب کے تھے!!

اٹھ رہی ہو یا۔۔!!ارحاب ابھی غصے سے دھاڑتا جب وہ فوراً کھڑی ہوئی

حورین نمی اپنے اندر دوبارہ اتارتی چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ارحاب کی طرف بڑھی تھی!!

بیٹھو اِدھر!! ارحاب نے اپنی تھائی پر بیٹھنے کا اشارا کا اشارا کا اشارہ کیا تھا!! جب کے حورین نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا اس کو نفی میں سر ہلاتے دیکھ ارحاب نے ضبط سے مٹھیاں بنائی تھیں پھر اُس کی کلائی تھام کر اک جھٹکے سے اُسے اپنی زبان کھینچا جس سے وہ کسی کٹی پتنگ کی طرح ارحاب کی گود میں بیٹھی تھی

حورین کی دھڑکنے تیز ہوئی تھی یقیناً ارحاب کی نزدیکی پر

کسی بھی خوش فہمی میں مت رہنا لڑکی !! اور یہ تو ہر گز مت سمجھنا کے مجھے تمہارے کھانے یا نہ کھانے کی فکر ہے!! میرا مقصد تمہیں زندہ رکھنا ہے کیونکہ اتنی اسان موت تو تم ڈیزرو نہیں کرتی!!

ابھی مجھے اور تڑپتا ہوا دیکھنا ہے تمہیں تمہارے گھر والوں کو!! جس کیلئے تمہارا زندہ ہونا ضروری ہے !! اسلئے وقت سے کھانا کھاؤ!! اپنی صحت کا خیال رکھو کیونکہ اگر بیمار ہو گی تو یہاں پر تمہیں دیکھنے والا کوئی نہیں ہے!! ایسے ہی بیمار پڑی پڑی مر جاؤ گی اس سے اچھا ہے کہ خود اپنی فکر کر لو!! ارحاب اُس کے کان کے غرایا تھا جب کے اُس کی بات پر حورین کی آنکھوں سے انسوں گرے تھے شاید وہ اسی غلط فہمی میں شکار ہو رہی تھی جو ارحاب نے ابھی ابھی دور کی تھی!!

شروع کرو!! ارحاب نے اُسے کھانے کا بول رہا تھا جب کے حورین کو رونا ارہا تھا تو کھایا کیسے جاتا !حورین خاموشی سے انسوں بہا رہی تھی اُسے انسوں بہاتے دیکھ ارہاب نے اپنا غصہ کنٹرول کرنا چاہا پھر ہاتھ آگے بڑھا کر خود نوالہ بناتے حورین کے لبوں کے نزدک کیا !!

حرین نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا!!

جب ارحاب نے سرخ آنکھوں سے اُسے گھورا اُسے خود کی جانب غصے سے دیکھتا پاکر حورین نے دھیرے سے اپنا منہ کھول کر نوالہ اپنے حلق میں اُتارا تھا !!

ارحاب خاموشی سے اُسے کھانا کھلا رہا تھا اور ساتھ ساتھ خود بھی کھا رہا تھا !! حورین بھی بار بار اپنے انسوں صاف کر رہی تھی !!

سب کی زندگیاں بہت عجیب راستے پر چل رہی تھی جو کب رکنی تھی کوئی نہیں جانتا تھا خیر وقت سب ضرور جانتا تھا انتظار تھا اُس وقت کا جب قسمت نے کوئی نیا رخ لینا تھا

امی مجھے اپ سے کچھ بات کرنی ہے!! زریام ناشتے کے بعد امیرا بیگم کو دیکھ بولا

ہاں بچے بولو! امیرہ بیگم بھی زریام کی جانب متوجہ تھی جبکہ کائزل بھی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی!!

پھر اچانک کایزل کو کوئی چیز یاد ائی جس کو دیکھنے وہ اپنے کمرے کی اور بھاگی تھی !!

میں اتی ہُوں مما اور آن!! کائزل کہتی اگلے لمحے ان کی انکھوں سے اوجھل ہو چکی تھی جبکہ اس کی سپیڈ پر امیرا بیگم مسکرا رہی تھی!

ہاں بچے بولو؟؟کائزل کے جانے پر وہ دوبارہ زریام کی جانب متوجہ ہوئی تھی!!

امی میں شادی کرنا چاہتا ہوں!! زریام سامنے نظر جمائے بولا جبکہ اس کی بات پر امیرہ بیگم نے زھرام کو حیرت سے دیکھا تھا کیونکہ اج پہلی بار وہ شادی کی بات کر رہا تھا ورنہ وہ کبھی بھی شادی کا ذکر نہیں کرتا تھا!! حیرانی زدا اس بات کی ہوئی تھی کہ گھر میں حرین موجود نہیں تھی پھر بھی زریام یہ باتیں کر رہا تھا !!

اچھی بات ہے بیٹا تو کوئی لڑکی اپ کو پسند ہے یا میں دیکھوں؟؟ امیرا بیگم سوالیہ نظریں لیے بولی

امی میں جانتا ہوں اپ کیا سوچ رہی ہیں یہی کہ حورین گھر پر نہیں ہے اس کا کوئی ایسا پتہ نہیں اور میں ایسی بات کر رہا ہوں امی مجھے یقین ہے پورا حورین جہاں بھی ہے بالکل ٹھیک ہے!! میرا دل کہتا ہے! لیکن یہ جو میں کرنے جا رہا ہوں یہ بہت ضروری ہے یہ میری زبان ہے اور اپنی زبان سے ہٹنا میں نے نہیں سیکھا!! زریام اُنہیں دیکھ بولا جب امیرا بیگم دھیما سا مسکرائی

پھر کون ہے وہ لڑکی جس سے اپ شادی کرنا چاہتے ہیں جسے اپ نے زبان دی ہے !! امیرا بیگم زریام کو دیکھ بولی

جس کو زبان دی ہے اس سے شادی نہیں کرنی میں نے اس کو زبان دی کہ اس کی شادی سے پہلے اپنی شادی کروں گا لڑکی مجھے کوئی پسند نہیں ہے آپ اپنی مرضی سے دیکھ لیں جیسا بھی ہی ہے لیکن شادی مجھے 10 دنوں کے اندر کرنی نے !! زریام کا لہجہ فیصلہ کن تھا جبکہ اس کی اخری بات پر امیر بیگم کی آنکھیں مزید حیرت سے کھلی تھی !!

زریام بیٹا 10 دن میں کیسے ہو گا سب شادی کا؟؟ وہ سوالیہ نظروں سے بولی

ابھی مجھے بس سادگی سے نکاح کرنا ہے!! زریام نے جواباً کہا

لیکن!! امیرا بیگم کچھ بولنے لگی تھی

پلز امی!! مجھے سادگی سے ہی کرنا ہے نکاح !! زریام نے اُنہیں دیکھ کہا

ٹھک ہے بچے جیسا آپ کی مرضی میں اریان سے بات کرونگی! ویسے میری نظر میں اک لڑکی ہے !! امیرا بیگم موبائل میں مگن کائزل کو اتے دیکھ کن اکھیوں سے بولی زریام اُن کی نظریں نہیں دیکھ پایا تھا اس لیے سر کو دھیرے سے خم دے گیا وہ جانتا تھا امیرا بیگم کی بہت سی دوست ہیں یہاں جس میں سے یقینا ہو کسی کی بیٹی کی بات کر رہی ہوں گی!!

زریام اب خود بھی اپنے فون مصروف ہوچکا تھا !!

آن!! جب کائزل کی اواز سمحتو سے ٹکرائی !! ذریآم نے چہرہ گھمائی کایزل کو دیکھا تھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی !!

مجھے شاپنگ پر جانا ہے !! وہ زریام کو دیکھ بولی

ٹھک ہے لیکن اج نہیں مجھے تھوڑے کام ہے ہم کل چیلنگے ہمم؟؟ زریام اُسے دیکھ نرمی سے بولا کیونکہ اج کچھ کام تھے جو اسے نپٹانے تھے!!

نہیں آن کل تک بہت دیر ہوجائیگی چلے!! وہ ضدی انداز میں بولی

کائزل م۔۔۔ابھی زریام کچھ کہنے لگا تھا جب امیر بیگم بولی

بیٹا چلے جاؤ کائزل کو لے کر کام تو بعد میں ہوتے رہینگے !! وہ مسکرا کر بولی شاید وہ خود بھی یہی چاہتی تھی

ٹھیک ہے تھوڑی دیر تک چلتے ہیں اپ ریڈی ہو جائیں!! ذریام کائزل کو دیکھ بولا جب کائزل خوشی سے چہک کر اسباب میں سر ہلاتی اپنے کمرے کی اور بھاگی تھی !!

یہ بھی ہوگیا یہ بھی ہوگیا واؤ!! یہ کتنا اچھا لگ رہا ہے !! مریم کچن میں کھڑی کیک کو دیکھ بول رہی تھی !!

اسے ابھی کچھ دیر پہلے ہی معلوم ہوا تھا کہ اج اریان کی برتھ ڈے ہے اریان گھر پہ موجود نہیں ہے لیکن وہ اُسے سرپرائز دینے کے منصوبے بناتی تیاریاں کر رہی تھی!!

(کچھ دیر پہلے)

مریم اپنے کمرے میں موجود کتاب پڑھ رہی تھی جب اسے وہ کتاب پسند نہیں ائی وہ بیزاریت سے اٹھی اور اسٹڈی روم میں داخل ہوئی!!

جہاں طرح طرح کی بہت سی بکس رکھی تھی!! مریم مسکرا کر آگے ائی پھر لائبریری نما بنے شیلف سے بک ڈھونڈنے لگی اُسے پڑھنے کا بہت شوق تھا وہ کالج بھی جانا چاہتی تھی لیکن جب سے وہ اس گھر میں ائی تھی اس کا انا جانا بند ہوچکا تھا !!

مریم ایک کے بعد ایک بکس نکالتی کوئی انٹرسٹ بکس ڈھونڈ رہی تھی جسے وہ پڑھ سکے!!

جب اچانک اس کے سامنے اک بک ائی اُس نے اُس بک کو تھاما !!

یہ تو کافی پرانی لگ رہی ہے!! مریم کے لبوں نے حرکت لی وہ بے ساختہ اُسے کھول گئی !!

پہلا صفہ کھولا ہی تھا جب نظر بک میں رکھی تصویر پر پڑی وہ کسی کے بچپن کی تصویر تھی شاید !!

واؤ یہ کتنا پیارا بچہ ہے !! مریم اُس خوبصورت بچے کو دیکھ واری گئی تھی اُسے نہیں پتہ تھا یہ کون ہے لیکن جو بھی تھا وللہ بچپن میں بھی بلا حسین تھا

مجھے بھی ایسا ہی بے بی چاہیئے !! ہائے کاش میرے پاس بھی میرا بے بی ہو بلکل اس تصویر میں بنے بچے کی طرح !! مریم اُداسی سے بولی

جب بے ساختہ تصویر کو اپنے ننّھے ہاتھوں میں پکڑے وہ جائزہ لینے لگی جب اُس کی نظر پیچھے لکھی ڈیٹیل پر گئی!!

تصویر پر اریان شاہ کا نام دیکھ مریم سٹل ہوئی تھی!!

وہ اُس نام کو بار باہر پڑ رہی تھی گویا یقین کرنا چاہتی ہو اچھا تو یہ سڑو شاہ ہے ؟ مریم شرمیلا سا مسکرا کر بولی پتہ نہیں کیوں لیکن ہے شرم آرہی تھی !!

نو ڈاؤٹ بچپن میں بھی بہت پیارے تھے اور اب بھی بہت زیادہ پیارے ہے !! مریم نے اُس بات کو قبول کیا تھا

جب اُس کی نظر نیچے ڈیٹ آف برتھ پر گئی !!

23 جنوری!! کو اتی ہے ان کی برتھڈے اور اج کیا ہے ؟؟ مریم نے کہتے بے ساختہ سامنے لگا کیلنڈر دیکھا کلینڈر پر سیم ڈیٹ دیکھ اُس نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا !!

شٹ!! اج ہی برتھڈے ہے اُن کی؟؟ لیٹ ہو گئی میں کوئی بات نہیں ابھی بھی وقت ہے ابھی دوپہر کے دو بج رہے ہیں وہ تو ائیں گے رات تک تب تک میں بہت ساری پلیننگ کر لوں گی!! مریم منصوبے بنانے لگی

پھر بنا وقت ضایع کیے تیزی سے اپنے کمرے سے نکلتی نیچے کو بھاگی تھی!!

پھپھو جان!! مریم ہوا کی طرح ان کے کمرے میں داخل ہوئی تھی جب امیرا بیگم جو تسبیح پڑھ رہی تھی انہوں نے ہڑبڑا کر مریم کو دیکھا

جی بچے سب ٹھیک ہے ؟؟خیریت ہے سب؟؟اس کے اس طرح انے پر انہوں نے پوچھنا ضروری سمجھا

نہیں پھپو جان کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے!! مریم پریشانی سے نفی میں سر ہلانے لگی جب امیرہ بیگم کے چہرے پر مزید پریشانی نے اپنا بسیرا کیا

کیا ہوا بچے ؟؟ بتاؤ مجھے مجھے پریشانی ہو رہی ہے!! امیرا بیگم پریشانی سے استفسار کرنے لگی

پھپھو جان اپ کو پتہ ہے اج کیا ہے؟؟ اج اپ کے بیٹے کی برتھ ڈے اور ہم سب بھولے پڑے ہیں! مریم پریشانی سے بولیں جب کہ امیرہ بیگم نے اسے دیکھ صدمے سے سانس لیا تھا

بچے اریان کو برتھ ڈے بنانا پسند نہیں ہے اسی لیے ہم لوگ نہیں بناتے اُنہیں کسی کا وش کرنا بھی پسند نہیں ہے بس ازبک اور زریام اریان کو وش کرتے ہے ہمیشہ سے!!! میرا بیگم نے نرمی سے اسے آگاہ کیا

اس بار میں بھی کروں گی بلکہ میں ان کی پوری برتھ ڈے بناؤں گی اُنہیں برتھڈے منانا نہیں پسند لیکن مجھے

منانا پسند ہے پھپھو جان سال میں ایک بار اتی ہے صرف برتھ ڈے اگر تب بھی نہیں بنائیں گے تو فائدہ میری بھی برتھ ڈے انے والی ہے تین مہینے بعد اگر میں اُن کی بناؤں گی تو پھر وہ میری برتھ ڈے بنائیں گے نا !!,اگر میں ان کی نہیں بناؤں گی تو پھر وہ میری کیسے بنائیں گے؟ مجھے بتائیں؟ انہوں ضرور پسند ائے گا تو جلدی سے جا کر تیاریاں کرتی ہوں ٹائم بہت کم ہے!! مریم خود سے اک سانس میں بولتی بنا امیرا بیگم کی بات سنے کمرے سے نکل چکی تھی امیرا بیگم پیچھے سے اواز دیتی رہی لیکن مریم بالکل تیزی سے ہوا کی طرح ادھر سے غائب ہو چکی تھی اسے بہت ساری تیاریاں کرنی تھی حد تک وہ اتنا تیزی سے بھاگی تھی کہ وہ امیرا بیگم کی اواز تک نہیں سن سکی تھی!! لیکن لے جاتے جاتے وہ امیرا بیگم کا کا موبائل لے جانا نہیں بھلی تھی !!

مریم تیزی سے دوڑتی کچن میں داخل ہوئی!!

اج وہ سب اپنے ہاتھوں سے بنانے کا ارادہ رکھتی تھی ہا مانا اسے کچھ بنانا نہیں اتا تھا لیکن یوٹیوب بابا زندہ باد!! مریم امیرا بیگم کا موبائل کھولتی جلدی سے ترکیب نکالنے لگی وہ اج کیک بھی خود بنانے کا ارادہ رکھتی تھی!!

کیا مجھے بتائیں گی کہ سارا سامان کیک بنانے کا کہاں رکھا ہے؟؟کچن میں کام کرتی ہوں ملازمہ کو دیکھ مریم موبائل پر نظر جمائے بولی کیونکہ وہ موبائل پر ریسیپی دیکھ رہی تھی

جی چھوٹی بی بی ضرور!! لیکن اپ ارام سے بیٹھے یہاں ہم بنا دیتے ہیں!! ملازمہ مسکرا کر بولی

نہیں نہیں اج سب کچھ میں خود بناؤں گی آپ بس مجھے بتادیں !! مریم مسکرا کر بولی

میں تو ابھی کھانا بنا رہی ہوں اپ کو ریحام سب سمجھا دے گی!! ملازمہ مریم کو دیکھ بولی اسے مریم بہت پسند تھی مریم کی معصومیت سے اسے بہت پیار تھا!!

ریحام کون؟مریم نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

میری بیٹی!! گھر پر کوئی نہیں ہوتا تو اسے اکیلے چھوڑنا اچھا نہیں لگا بس اسی لیے اپنے ساتھ لے اتی ہوں اسے!! ملازمہ نے نرمی سے اُسے آگاہ کیا

تو کہا ہے آپ کی بیٹی؟؟ مریم ادھر ادھر دیکھتی بولی کیونکہ اسے ریحام کہیں پر بھی نظر نہیں ارہی تھی

وہ رہی !! جب ریحام ہاتھ میں پانی کا گلاس تھامے اندر داخل ہوئی!! دوپٹہ سر پر اچھی طرح لیے نظریں جھکائے گھٹنوں تک اتی قمیض کے ساتھ ٹراؤزر میں ملبوس وہ اچھی لگ رہی تھی کپڑے اس کے پرانے تھے یقینا لیکن اس کے چہرے کی معصومیت اور خوبصورتی اس کو ڈھک رہی تھی!!

ماشاءاللہ اپ کی بیٹی تو بہت پیاری ہے!!مریم ریحام کو دیکھ مسکرا کر بولی جب کسی لڑکی کی اواز پر ریحام نے نظریں اٹھائے مریم کو دیکھا تھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی

کیسی ہے آپ؟؟ مریم نے اس کے پاس اتے اپنا ہاتھ اس کے اگے بڑھایا تھا یقینا سلام کے لیے!! جب کے مریم کا ہاتھ دیکھ ریحام پہلے تو کچھ دیر سوچتی رہی پھر جلدی سے اپنا ہاتھ اپنے دوپٹے سے صاف کرنے لگی تاکہ وہ مریم سے ہاتھ ملا سکے!! اُس کی حرکت پر مریم نے منہ پھلایا

اپ کو ہاتھ ملانے کے لیے ہاتھ صاف کرنے کی ضرورت نہیں ہے اپ کے ہاتھ پہلے ہی صاف ہے اور اگر نا بھی ہوتے تو اپ ایسے بھی ملا سکتی ہے !! مریم اس کا تھامتے ہوئے بولی جب وہ مریم کو دیکھنے لگی

مجھے نہیں لگا تھا کہ امیر لوگ بھی اتنے اچھے ہوتے ہیں!! ریحام نم اواز میں بولی

اپ کا اج پہلا دن ہے نا یہاں اسلئے !! اپ اس حویلی کے ہر فرد سے ملیں گی تو اپ کو ہر کوئی یہاں پر اتنا اچھا ہی ملے گا امیری یا غریبی تو سب خدا کے ہاتھوں میں ہے لیکن یہاں پر کوئی کسی کو نیچا نہیں دکھاتا اپ کو یہاں سب اچھے ملیں گے!! مریم۔ مسکرا کر اُس کے گلے لگتی بولی جب ریحام نے اُس کے گرد حصار باندھا !! ریحام ملازمہ کی بیٹی تھی لیکن وہ دکھنے میں بہت ہی زیادہ خوبصورت تھی!!

چلیں بہت دیر ہو رہی ہے اب اپ مجھے سارا سامان بتا دیں کہ کہاں کہاں رکھا ہوا ہے تاکہ میں جلدی سے کام شروع کر دوں !! مریم گھڑی میں وقت دیکھتی بولی

ویسے ایک بات ہے اج اپ کا پہلا دن ہے اپ کو کیسے پتہ ہے کہ ساری چیزیں وہاں رکھی ہوئی ہیں!! مریم کو اچانک یاد آیا جب وہ پرسوز بولی

صبح سے ائی ہوئی ہوں ماں سائی نے ساری باتیں بتا دی ہیں ہر چیز کی جگہ بتا دی ہے!!ریحام مسکرا کر بولی جب مریم بھی مسکرائی

اب وہ موبائل سے ریسپی دیکھتی ہر وہ چیز نکال رہی تھی جو ویڈیو میں استعمال کی جا رہی تھی!!

گڈ اب یہ سارا سامان نکل چکا ہے بس بنانا شروع کرنا ہے!! سارا سامان اپنے سامنے دیکھ مریم خوشی سے بولی وہ اج پہلی بار ککنگ کر رہی تھی اس لیے اسے اچھا لگ رہا تھا!!

مریم موبائل سامنے سلپ پر ٹکاتی ریسپی کے ساتھ ساتھ اپ کیک بنانے لگی کیک بنانے کے بعد وہ باقی سارے ڈشز بنانے کا ارادہ رکھتی تھی!! جیسے جیسے وہ ویڈیو میں بتایا جا رہا تھا مریم ویسے ہی کر رہی تھی جو بالکل ٹھیک بھی ہو رہا تھا جبکہ ریہام اس کی پوری مدد کر رہی تھی لیکن مریم چاہتی تھی کہ وہ سب کچھ خود ہی کرے اس لیے وہ زیادہ سے زیادہ کام خود ہی کر رہی تھی!!

(حال)

واقعی بی بی سائی یہ بہت اچھا بنا ہے !! ریحام کیک کو دیکھ بولی

بی بی سائی نہیں اپ مجھے مریم بول سکتی ہیں میں اپ سے چھوٹی ہوں!! مریم اُسے دیکھ بولی کچھ ہی دیر میں ان دونوں کی کافی اچھی بونڈنگ بن چکی تھی اب وہ لوگ اچھے دوست تھے

لیکن ہم اپ کے گھر کے ملازمہ ہیں رتبہ تو ہمارا چھوٹا ہے نا؟؟ ریہام جوابا بولی

لیکن ہم لوگ دوست ہیں!! اور دوستوں میں تو نام ہی لیا جاتا ہے نا؟؟ مریم شانے اُچکاتی بولی جب مریم نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا !!

اب مریم مزید ریسپی دیکھتی اچھے اچھے کھانے تیار کر رہی تھی وہ امیرہ بیگم سے پہلے ہی اریان کی فیورٹ ڈشز پوچھ چکی تھی تو جو جو اریان کو پسند تھا وہ بنا رہی تھی!!

کوکنگ کرنا اتنا اچھا کام ہے مجھے اج پتہ لگ رہا ہے!! مریم ریحام کو دیکھ مسکرا کر بولی ساتھ ساتھ کام بھی کر رہی تھی

کوکنگ کرنا بے شک اچھا کام ہے لیکن اپ کو اس وقت اچھا اس لیے لگ رہا ہے کیونکہ اپ اپنے پسندیدہ شخص کے لیے سارے کام کر رہی ہیں!! اور اپنے پسندیدہ شخص کے لیے کام کرنا بہت خوبصورت لگتا ہے!! ریحام نے مسکرا کر اسے سچائی سے اگاہ کیا جب کہ مریم سیٹل ہوئی تھی اس نے کچھ پل ریہام کو دیکھا

کیا سچ میں؟؟ مریم نے سوالیا نظروں سے پوچھا تھا جب ریحام نے اسباب میں سر ہلایا !!

مریم شرمیلی سی مسکان اپنے چہرے پر سجاتی واپس کام میں مگن ہوئی تھی !!

ارحاب نے اُسے کھانا کھلاتے ہیں اپنی گود سے اٹھایا پھر اپنے مسلسل بجتے موبائل کی جانب بڑھا!!

حورین بھی خاموشی سے صوفے پر بیٹھ چکی تھی !! ارحاب فون پر بات کرتا بالکنی میں جاچکا تھا !!

جب کے حورین اپنے انسو مسلسل صاف کر رہی تھی!! برتن رکھنے کے گرز سے وہ ٹرے تھامتے اپنے کمرے سے باہر نکلی!!۔

وہ نیچے کا رخ لے چکی تھی کیونکہ برتن یقینا کچن میں ہی جانے تھے!!

حورین کے انسوں اب بھی بہے رہے تھے جسے وہ نظر انداز کرتی کچن کی اور بڑھ رہی تھی!!

نیچے اترتے ہی اسے ایک بار پھر کسی کی گری نظر اپنے وجود کے ار پار محسوس ہو رہی تھی!!

حرین خود کو مضبوط کرتی کچن کی اور بڑی تھی وہ کچن میں برتن کو رکھ رہی تھی جب کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی!! اُس نے پیچھے دیکھا جب نظر اسی گارڈ پر پڑی جو سامنے کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا!!

حرین جلدی جلدی برتن رکھ کر جانے لگی لیکن راستے میں ہی وہ گارڈ کھڑا تھا!

ہ۔ہٹے!! حورین نے تھوڑا دور ہوئے کہا

اپ رو رہی ہیں؟؟ اُس کی بھاری گھمبیر آواز سنائی دی

نہیں !! اپ ہٹیں میرے سامنے سے!! حورین اپنے انسوں صاف کرتی نکلنے کی کوششیں کر رہی تھی لیکن وہ عین کچن کے دروازے کے بیچو بیچ کھڑا تھا حورین نہیں جا سکتی تھی!!

اپ میری بات کا جواب صحیح سے دے سکتی ہیں اور اگر نہیں دے سکتی تو میں دیکھ سکتا ہوں کہ اپ رو رہی ہیں!! گارڈ کی عمر بڑی تھی اُس کا چہرہ عجیب جہالت برسا رہا تھا!!

دیکھیں اپ کو اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہونا چاہیے میرے راستے چھوڑے ورنہ میں شور مچاوں گی!! حورین اُسے دیکھ غصے سے بولی اسے اب بھی اس کی گہری نظریں خود پر محسوس ہو رہی تھی جس پر حورین بار بار اپنا دوپٹہ اچھی طرح خود پر لے جا رہی تھی!!

شور مچا کر کیا کریں گی اپ؟میں نے اپ کے ساتھ تو کچھ نہیں کیا میں تو بس اپ سے بات کر رہا ہوں!! میں بس اپ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ اپ بہت خوبصورت ہیں جن کو اپ کی قدر نہیں ہے ان کے پاس رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے جو اپ کی قدر کرتے ہیں ان کی طرف اپنا رخ لیجئے!! گارڈ کی گھمبیر آواز سنائی دی

دیکھیں میرا راست۔۔۔۔۔۔ابھی حرین اپنی بات پوری کرتی جب وہ بولا

دیکھ ہی تو رہا ہوں! وہ جہالت سے بولا جبکہ حورین کا چہرہ حدامت سے سرخ پڑ رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی زمین پھٹے اور وہ اس میں دھنس جائے!! کیونکہ اس کی غلیظ نظریں وہ محسوس کر سکتی تھی!!

ایلسا !! ارحاب!! حورین اگلے لمحے پکارنا شروع کر چکی تھی ابھی وہ مزید تیزی سے چیختی جب گارڈ نے اُس کے لبوں پر ہاتھ رکھا !! حورین سٹل ہوئی تھی یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کے سمجھ سے باہر تھا !!

حورین نے جھٹ سے ہوش کی دنیا میں اتے اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے ہٹانا چاہا!! حورین کی انکھوں سے تیزی سے انسو بہ رہے تھے!!

ششش!! اواز نہیں انی چاہیے اپ کی باہر!! اگر چیخے گی چلائیں گے تو ہمیشہ کے لیے اس پیلیس میں بند ہو کر رہ جائیں گی میں اپ کی مدد کروں گا اپ کو اس حوالی سے نکالنے میں !! وہ اس کے لبوں پر اپنی گرفت سخت کرتا بولا

جب کے اُس کی بات پر حورین نے اُسے جھٹکے سے دیکھا تھا تو کیا وہ اُس کی سچ میں مدد کرنے والا تھا !!

حورین کی مزاہمت ترک ہوتے دیکھ اس نے نرمی سے اپنا ہاتھ اس کے لبوں سے ہٹایا!!

س۔سچ میں آپ میری مدد کرینگے ؟؟ حورین نے اُس سے فاصلہ بناتے کہا

ہاں میں اپ کو اپ کے لالہ کے پاس چھوڑ کر اؤں گا!! سب لوگ بہت پریشان ہیں اپ کے حویلی میں اپ کو ڈھونڈنے کی تلاش ہر جگہ جاری کی ہوئی ہے!! گارڈ نے اُسے آگاہ کیا جب کے اُس کی بات پر حرین کمزور پڑی تھی کیونکہ بات اس کے گھر والوں کے لیے ہو رہی تھی اس کے لالہ کے لیے ہو رہی تھی!!

اپ مجھے سچ میں میرے لالا کے پاس چھوڑ دیں گے؟؟ حورین نے روتے ہوئے پوچھا

ہاں میں اپ کو خود چھوڑ کر اؤں گا اپ کے لالا کے پاس!! اُس نے اسباب میں سر ہلایا جہاں اس کی نظروں سے حورین کو یقین نہیں ہو رہا تھا وہیں اس کی بات پر ہو رہا تھا کیونکہ اس کی انکھوں پر صرف اپنے گھر والوں سے ملنے کی پٹی بندی تھی!!

اپ کسی کو بھی مت بتانا جب گھر پر کوئی بھی نہیں ہو گا میں اپ کو یہاں سے نکال لوں گا اور خود اپ کو اپ کی اصل جگہ پر چھوڑ کر اؤں گا!! اس سے پہلے کسی کو بھی شک نہیں ہونا چاہیے!!! گارڈ نے حورین کو دیکھتے تنقید کی

جب وہ فورا اسباب میں سر ہلا گئی

ٹھیک ہے میں کسی کو نہیں بتاؤں گی لیکن جتنا جلدی ہو سکے اتنی جلدی مجھے میرے لالا سے ملنا ہے!! حورین اُسے دیکھ بھر ائی اواز میں بولی

اپ ہمیشہ کے لیے اپنے لالا کے پاس چلی جائیں گی! میں چھوڑ کر اؤں گا نا اپ کو!! گارڈ نے کہا حورین کے دل میں سکون سا ایا تھا کے وہ اپنے لالا سے مل سکے گی!! ابھی کارڈ مزید کچھ کہتا جب پیچھے سے کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی گارڈ نے جھٹکے سے پیچھے دیکھا جہاں ارحاب سیڑھیوں سے اتر رہا تھا اس کے ہاتھ میں موبائل تھا جس پر اس کی نظریں تھی!!

گارڈ جلدی سے راستے سے ہٹتا ارحاب کی جانب بڑھا تھا !!

السلام علیکم سر !! وہ خود کو نارمل کرتا ارحاب کو دیکھ بولا جب ارحاب نے فون سے نظریں ہٹائے اسے دیکھا

وعلیکم السلام!! ارحاب نے اسے جواب دیا جب نظر سائیڈ پر سے اتی حرین پر پڑی جو کچن سے نکل رہی تھی ارحاب نے غور کیا تھا ابھی گارڈ بھی وہیں سے نکلا تھا!!

حرین کے چہرے پر انسو کے مٹے مٹے نشان دیکھ کر ارحاب کچھ پل اس کا چہرہ دیکھتا رہا!!

حرین!! ارہاب نے اسے پکارا جب حورین نے فورا نظر اٹھائے اسے دیکھا جب کہ گارڈ بھی حورین کو ہی دیکھ رہا تھا حورین کا دوپٹہ سر سے سرک کر شانوں پر گرا تھا جب ارحاب کی اگلی نظر دوبارہ حرین کے چہرے سے ہٹا کر گارڈ پر مرکوز کی تھی !! جس کی گہری نظریں حورین کے چہرے پر ٹکی تھی جو نیچے بھی جارہی تھی!! لیکن ارحاب تو کیا حورین بھی نہیں دیکھ پائی تھی!! ارحاب نے محض اتنا دیکھا تھا کہ وہ حورین کے چہرے کو دیکھ رہا ہے اور اس کا صرف حورین کے چہرے کو دیکھنا ارحاب شاہ کا دماغ اوٹ کر چکا تھا

اپنی نظروں کو سنبھال کر رکھو زین ورنہ انہیں نکالنے میں مجھے لمحہ نہیں لگے گا !! ارحاب اُس کے چہرے پر غرایا لمحے میں اس کی انکھوں میں خون اترا تھا جب کہ گردن کی نسیں لمحے میں نمایاں ہونے لگی تھی شاید وہ بہت ضبط سے کھڑا تھا جب کے ارحاب کی بات پر گارڈ نے جھٹکے سے نظریں جھکائی

م۔معافی چاہتا ہوں سر !! اُس نے فوراً معافی مانگی

بیوی ہے میری!! اگر نظر اٹھا کر بھی اسے دیکھا تو تمہیں دیکھنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا!! بہت پرانے بندے ہو میرے اس لیے اس بار معاف کر رہا ہوں ورنہ اس غلطی کے لیے میں سیدھا سزا انجام دینا بہتر سمجھتا ہوں!! ایسا کوئی کام مت کرنا جس کی وجہ سے بے موت مارے جاؤ میرے ہاتھوں سے!!! ارحاب سرد لہجے میں بولا

جب گارڈ نے جلدی سے اسباب میں سر ہلایا کیونکہ ارحاب کی انکھوں میں خون اترا ہوا تھا لہجہ خطرناک حد تک وحشت زدا تھا اس حد تک گویا وہ گارڈ کو ابھی انجام تک پہنچا دے گا!! اسے صرف گارڈ کا حورین کو دیکھنا ہی اتنا تیش میں دلا گیا تھا اور جب اُسے پتہ چلتا کے گارڈ نے اسے چھوا بھی ہے تو وہ اپنا تمام ضبط کھو دیتا !!

ارہاب نے حرین کی کلائی اپنی سخت گرفت میں لے کر اسے اپنے نزدیک کیا پھر اس کا دوپٹہ کندھوں سے گرا ہوا اس کے سر پر ڈالا!! حورین کا چہرہ سرخ پڑا تھا اُسے اندازہ نہیں تھا اُس کا دوپٹہ اُس کے کندھوں پر آچکا ہے کیونکہ پہلے ہی اُس کی کرتی کافی گہرے گلے کی تھی پھر گارڈ کی وہ نظریں !!

ارحاب کا چہرہ غصے سے سرخ پڑھ رہا تھا اُس نے حورین کا ہاتھ تھاما اور تیزی سے اوپر بڑھنے لگا !! حورین بھی اُس کے ساتھ کھینچی چلی جارہی تھی !!

گارڈ نے چور نظر سے حورین کی پشت دیکھ تھی پھر اپنی خیر مناتا وہاں سے نکل گیا کیونکہ اگر ارہاب اسے مزید حورین کو گھورتا ہوا دیکھ لیتا تو یقینا زندہ زمین میں گاڑ دیتا !!

ارحاب اُسے لیے غصے سے اپنے کمرے کی اور بڑھا !! کمرے میں داخل ہوتے ارحاب نے اک جھٹکے سے دروازہ دھڑام سے بند کرتے اُسے دروازے کے ساتھ پن کیا تھا !!

اُس کے اطراف میں ہاتھ رکھ ارحاب اُس کے چہرے کے قریب جھکا !!

تم اتنی لاپرواہ کیسے ہوسکتی ہو!! ارحاب اُس کے چہرے پر دھاڑا تھا زین کی وہ نظریں ارحاب کو اپنے اندر چبتی محسوس ہو رہی تھی!! کیونکہ اس کی شانوں پر گرتا وہ دوپٹہ گارڈ نے بھی دیکھا تھا اور یہ بات ارحاب جانتا تھا !!

جب کے اُس کی دھاڑ پر حورین نے سختی سے اپنی آنکھیں میچی تھی !!

آنکھوں میں آنسوں جمع ہورہے تھے !! اُسے انکھیں میچی دیکھ ارحاب نے اُس کا چہرہ اپنے ہاتھو کی سخت گرفت میں پکڑا!!

مجھے جواب چاہیے تم سے!! اس حویلی میں بہت سے کام کرنے والے ہے !! اور تمہاری اسی طرح کی لاپرواہی رہی تو تمہیں اس کمرے سے قدم باہر نہیں نکالنے دونگا میں پڑی رہنا یہی!! ارحاب غصے سے بولا اُس کا غصّہ قابو نہیں ہورہا تھا وہ کوشش کر رہا تھا خود پر ضبط کرنے کی لیکن نہیں ہو رہا تھا

ا۔آپ کو کیا فرق پڑتا ہے !! حورین ہمت کرتے بولی جب کہ اس کی بات اس وقت نمک پر مرچ لگانے کے برابر تھی!!

ارحاب جو اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا اس کی بات پر اس کا غصہ پھر اسی ٹریک پر اکھڑا ہو چکا تھا ارحاب نے قہر برساتی نظروں سے حرین کے چہرے کو دیکھا!!

تم میرے نکاح میں ہو!! جانتی ہو مطلب ؟؟ مطلب میری عزت !! جب تک میری قید میں ہو جب تک تمہارے نام کے ساتھ میرا نام جڑا ہے تم میری عزت ہو !! اور مجھے میری عزت بہت عزیز ہے!! مجھے فرق پڑتا ہے جب میری عزت پر آنچ آئیگی!! ارحاب اُس کے چہرے پر غرایا جب کہ اس کے چہرے پر اس کی گرفت مزید سخت پڑی تھی!!

حورین کی آنکھوں میں مزید تیزی سے انسوں پیدا ہورہے تھے!!

م۔میں نے جان بوجھ کر دوپٹہ نہیں گرایا تھا وہ غلطی سے گرا تھا!! حورین اُس بات کو نیا رخ دے چکی تھی جبکہ اس کی بات پر ارحاب نے اسے بے یقینی سے دیکھا تھا اس نے یہ کب کہا تھا کہ حرین نے جان بوجھ کر گرایا دوپٹہ؟؟

تم اپنا دماغ فضول مت چلاؤ حورین!! میری بکواس سنو جو میں کر رہا ہوں!! تمہاری لاپرواہی کی وجہ سے دوپٹہ گرا ہے!! اور اگر یہ لاپرواہی دوبارہ ہوئی تو تمہاری جان نکالوں گا میں !! ارحاب اُس کے چہرے کے قریب اپنا چہرا کرتا سرد لہجے میں غرایا

جب کے حورین نے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائی تھی ارحاب کی بڑھتی گرفت اس کے چہرے پر تکلیف دے رہی تھی!! وہ انسوں سے بھری آنکھوں کے ساتھ ارحاب کو دیکھ رہی تھی !!

م۔میں !!حورین نے دوبارہ کچھ الٹا سیدھا بولنا چاہا

چپ بلکل!! ارحاب دھاڑا تھا اسے پتہ تھا وہ دوبارہ بات کو کوئی نیا رخ دے دے گی جو ارحاب کا دماغ مزید گھما دے گی!!

فضول کوئی مزید الٹی بات کر کے اپنے لیے مشکل کھڑی مت کرو !! تم میرا قہر برداشت نہیں کر سکو گی حورین!! خود پر رحم کھاؤ جتنی تکلیف برداشت کر سکتی ہو اتنا ہی بولو!!

ارحاب اُسے دیکھ سرد لہجے میں اپنے ایک ایک لفظ پر زور دیتا بولا

حورین اب باقاعدہ اپنا سارا ضبط کھوتی اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں گرائے شدت سے رونے لگی!!

جب کے اُس کے بری طرح رونے پر ارحاب نے اپنے لو بھینچے تھے!! ارحاب نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے خود کو نارمل کرنا چاہا لیکن اس کا غصہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا!!

ائندہ کے بعد تمہاری یہ لاپرواہی کمرے کے باہر میں برداشت نہیں کرونگا !! کپڑے درست پہنو اتنے سارے کپڑے تمہارے کبرڈ میں تمہیں یہی کپڑے ملتے پہننے کے لیے؟؟ اُس کا

فٹ سا لباس دیکھ وہ غصے سے بولا ارحاب نے اس کے کپڑوں پر غور نہیں کیا تھا لیکن اب وہ غور کر رہا تھا وہ کافی فٹ قمیض پہنی ہوئی تھی !!

ک۔کیا ہوا ہے اس لباس کو!! حورین روتے ہوئے بولی

میں دکھاؤں کیا ہوا ہے ؟؟ منہ چھپاتی پھرو گی تُم مجھ سے اگر میں نے دکھایا تو !! اس سے اچھا ہے جاؤ شیشے کے سامنے اور کھڑی ہوجاؤ خود کو غور سے دیکھو کیا مسئلہ ہے اس لباس میں!! ارحاب سرد لہجے میں بولا

مجھے یہ کپڑے پسند ہیں!! حرین کو نہیں پتا تھا اس کے کپڑوں میں کیا خرابی ہے وہ ابھی رونے میں مصروف تھی لیکن اس کے جو منہ میں ایا وہ بولے جا رہی تھی!!

لیکن مجھے نہیں پسند !! یہاں تمہاری پسند ناپسند نہیں چلے گی جو میں کہوں گا وہی ہو گا جاؤ اور اپنا یہ لباس بدل کر آؤ!! ارحاب ضبط سے مٹھیاں بنائے بولا

م۔میں نہیں کرونگی!! حرین غصے سے بولی اُسے ارحاب کا بار بار غصّہ کرنا غصّہ دلا رہا تھا !!

ٹھک ہے !! یہ نیک کام میں انجام دے دیتا ہوں!! اس کے ڈھیٹ پنے پر دانت پیس کر کہتے ارحاب اُس کی جانب بڑھا جب کے اُس کی بات پر حورین کا چہرہ سرخ پڑا تھا !!

ن۔نہیں کے کرلونگی!! وہ کہتی تیزی سے چینگ روم میں بھاگی تھی اور پیچھے ارحاب اپنے چہرے پر ہاتھ مارتا خود کے غصے کو قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا،!!

حد سے زیادہ ضدی ہے دماغ درست کرنا پڑے گا کر دوں گا!! ارحاب ضبط سے کہتا کمرے کا دروازہ کھولتا اب کمرے سے نکلتا چلا گیا اسے کسی ضروری کام سے جانا تھا جس میں وہ پہلے ہی کافی لیٹ ہو چکا تھا!!

جاتے جاتے ارحاب کے قدم رکے اس نے پھر اپنا رخ اپنے کمرے کی جانب لیا

میری نظر 24 گھنٹے تم پر ہی ہیں دوبارہ یہ غلطی تم سے نہ ہو ورنہ تمہیں اس غلطی پر پچھتانے پر مجبور کر دنگا میں !! میری بات اپنے ذہن میں بٹھا لینا میں جو کہتا ہوں وہ کر کے دکھاتا ہوں اتنے وقت میں تمہیں پتہ تو لگ گیا ہو گا!! ارحاب باہر کھڑا ہی بولا جب کے اندر موجود حورین اُس کی باتیں سن رہی تھی !!

امید ہے سن لیا ہو گا تم نے سب!! اگر نہیں سنا تو واپس آکر بہت اچھے سے سناونگا!! ارحاب کہتا اپنی گھڑی میں وقت دیکھتا اب واپس نیچے اترا تھا جب ایلسا نے فورا گاڑی کی چابیاں ارحاب کی جانب بڑھائی

میرے کمرے میں کوئی بھی بنا نوکیے نہیں جائے گا تم بھی نہیں!! حورین اجازت دے گی تو اندر جانا یہ بات سب کو بتا دو!! ارحاب اُسے دیکھ کہتا

چابی تھامتے اب منزل کو روانہ ہوچکا تھا !! وہ نہیں چاہتا تھا حورین کی پرائیویسی میں کوئی بھی دخل انداز ہو

جبکہ پیچھے ایلسا نے اسباب میں سر ہلاتے بغور ارحاب کا سرخ چہرہ دیکھا تھا وہ سمجھ چکی تھی ارحاب غصے میں ہے اس نے ایک نظر چہرہ اوپر کیے ارحاب کے کمرے کا بند دروازہ دیکھا تھا پھر گہرا سانس لے کر دوبارہ اپنے کاموں میں مصروف ہو چکی تھی!!

مریم سب کچھ ریڈی کرتے ہیں تیزی سے اپنے کمرے کی اور ائی تھی اس نے گھڑی میں وقت دیکھا شام کے ساتھ بج رہے تھے یہ اریان کے انے کا وقت تو نہیں تھا لیکن وہ امیرا بیگم اسے کال کروانے کا ارادہ رکھتی تھی!!

مریم تیزی سے چینگ روم کی داخل ہوئی !

کیا پہنوں؟؟اپنے بے تحاشہ کپڑے وارڈ ڈراپ میں دیکھ وہ سوچوں میں پڑ چکی تھی یہ سارے کپڑے امیرا بیگم نے کچھ دن پہلے ہی منگواتے مریم کی ورڈ ڈراپ میں سیٹ کروائے تھے اس کی زندگی بہترین زندگی تھی وہ کہیں سے بھی ونی میں آئی لڑکی نہیں لگتی تھی!!

کافی دیر کے بعد مریم نے ایک بلیک کلر کا سوٹ ڈیسائیڈ کیا تھا!! جسے وہ اب گھور گھور کر دیکھ رہی تھی

برتھ ڈے پر بلیک پہنا ٹھیک رہے گا کیا؟ اف کورس ناٹ !!دوسرا دیکھتے ہیں!! خود سے ہی جواب دیتی مریم اب دوسرا سوٹ ڈھونڈنے لگی بہت جلدی اسے بے بی پنک کلر کا سوٹ میل چکا تھا جس میں گھٹنوں سے تھوڑی اوپر اتی تک کرتی تھی جبکہ نیچے پلازو!!

ہاں یہ نا بہت پیارا!! مریم کہتی اب جلدی سے نکالتی باتھ لینے کے گرز سے باتھ روم میں بند ہوئی تھی

اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی پتہ نہیں کیوں لیکن اسے بہت اچھا محسوس ہو رہا تھا!!

کچھ دیر میں شاور لے کر مریم اپنے بال سکھانے لگی !! ڈائر سے بال سکانے کے بعد اس نے اپنے بال بنانہ شروع کیے تھے اس کے بال کافی لمبے ہونے کی وجہ سے کبھی کبھی اس سے سنبھلتے بھی نہیں تھے!!

اف خدایا کیا کروں میں!! اپنے بالوں کو اپنے کنٹرول سے باہر ہوتا دیکھ مریم سلگ کر بولی وہ کب سے اپنے بالوں کو سیٹ کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن مجال ہے جو وہ ہو جاتے!!

خیر مریم نے عقلمندی کا استعمال کرتے اپنے پیچھے سے بالوں کو پکڑتے رول کیا!! جس سے بال اُس کے کنٹرول میں انا شروع ہوئے!!

اُس نے لبوں پر لپسٹک لگائی تھی !! میک اپ کے نام پر سوائے لپس ٹک کے اور کچھ نہ تھا!!

اُس نے ملازم سے کنڈلز منگوا کر اپنے کمرے میں رکھی تھی !! کمرہ بھی ننھے خوبصورت بنا ہوا تھا

جتنا اس سے ہو سکتا تھا اس نے وہ کیا تھا!! اب بس انتظار اریان شاہ کا تھا !!

زریام اور کائزل مول ائے تھے راستے میں کائزل کی باتیں جاری تھی جن کا ذریام جواب دے رہا تھا!!

کیا چاہیئے آپ کو؟؟مال میں داخل ہوتے زریام نے اُسے دیکھ استفسار کیا

مجھے بس لپسٹک چاہیے!! کائزل مسکرا کر بولی جب کے اُس کی بات پر زریام نے حیرت سے اسے دیکھا تھا

بس لپس ٹک ؟ اُس نے حیرت سے پوچھا جب کائزل نے اسباب میں سر ہلایا

ذریام حیرت کی دنیا سے باہر ایا

اب آگیے ہیں تو اپ شاپنگ کر لیں اپنی ویسے بھی اپ کے پاس زدا چیزیں نہیں ہیں جو جو چاہیے سب لے لیں باقی مزید کچھ چاہیے ہو تو اپ امی کو بتادینا !! زریام اُسے دیکھ بولا

نہیں آن میرے پاس سب ہیں مجھے بس لپسٹک چاہیئے !! یہ مال واقعی بہت مہنگا ہے اتنا خرچہ نہیں کروا سکتی میں اپ کا!! کائزل کا ڈر بے ساختہ زبان پر ایا تھا جب زریام نے جھٹکے سے اُسے دیکھا

پھر بے ساختہ دھیما سا مسکرایا

میں نے سنا تھا لڑکیوں کو شاپنگ کا بہت شوق ہوتا ہے!! زریام اُسے دیکھ بولا

ہوتا ہے لیکن اتنا مہنگا مہنگا لینے کا نہیں!! وہ جواباً بڑی سادگی سے بولی

اپ اس کی فکر مت کریں جو چیز بھی پسند ارہی ہے وہ لے لیں اتنا کچھ بھی مہنگا نہیں ہے یہاں پر!! زریام ریلیکس انداز میں کہتا آگے بڑھا

اجاے یہ رہی لیڈیز کے کپڑوں کی شاپ!! زریام اُسے سامنے اشارا کرتا خود بھی اسی سمت میں بڑھا جب کے کائزل بھی اُس کے ساتھ ہی تھی

کائزل تھوڑا جھجک رہی تھی اس نے اتنا مہنگا مال نہیں دیکھا تھا یہ مول حد سے زیادہ بڑا اور فینسی تھا یہاں پر گذرتے لوگوں کی ڈریسنگ بتا رہی تھی !!

کائزل اور زریام شاپ میں داخل ہوئے تھے!!

بتائے کائزل لیا پسند ارہا ہیں آپ کو؟؟ زریام اندر لگے بے تحاشا کیجول ڈریسز کو دیکھ بولا جن کو کائزل منہ کھولے دیکھ رہی تھی!!

اسے یہ سب ہی بے حد پسند آئے تھے !!

کائزل؟؟اسے حیرت میں ڈوبا دیکھ زریام نے اسے اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا جب وہ جھٹکے سے مڑتی زریام کو دیکھنے لگی زریام نے شاپ کی جانب اشارہ کیا مطلب سعد تھا کے وہ کپڑے پسند کرے اسے کون سے چاہیے!!

کائزل بچے جلدی کرو مجھے دیر ہورہی ہیں!! زریام نے گھڑی میں وقت دیکھتے کہا اُسے دیر ہورہی تھی

آن۔۔چلتے ہیں نا اپ اپنا کام کرلیں ہم شاپنگ بعد میں کر لیں گے!! کائزل جواباً بولی

نہیں اپ پہلے شاپنگ کریں پھر جائیں گے!! زریام نے جواباً کہا جب کائزل کنفیوز ہوتی ادھر ادھر دیکھنے لگی زریام نے اس کا چہرہ بغور دیکھا ان سب کے بیچ وہ کنفیوز ہو رہی تھی اس کی کنفیوژن سمجھتے زریام خود آگے بڑھا اور کچھ کپڑے نکلوائے جو اسے پسند ارہے تھے!!

کائزل کیسا ہے یہ؟؟ اک نہایت خوبصورت ٹاپ اور کیپری کو دیکھ زریام کائزل کو دیکھ بولا !!

اچھا ہیں آن بلکہ بہت پیارا ہیں!! کائزل کا دل بھی اس ڈریس پہ پہلے ہی اچکا تھا زریام نے اس کی پسند کے مطابق یہ نکلوایا تھا جب وہ خوشی سے چہک کر آگے گئی اس کی خوشی پر زریام پہ ساختہ دھما سا مسکرایا تھا

اور پسند کریں !!زریام نے اسے متوجہ کیا

ایک منٹ !!کائزل کہتی شاپ کیپر کی جانب متوجہ ہوئی

اس ڈریس کے پرائز کیا ہیں ؟؟اسی کیپی اور ٹاپ کے پرائس وہ پوچھ رہی تھی جو ابھی ابھی ذریام نے پسند کیا تھا

ابھی زریام اسے منع کرتا جب شاپکیپر بول پڑا

میم یہ پندرہ ہزار کا ہیں!! شوپ کیپر نے جواب دیا تھا جب کائزل کی آنکھیں پھیلی

پندرہ ہزار ؟؟ کیا ہوگیا آپ کو اس میں سونا اور ہیرے جڑے ہیں کیا؟؟ کائزل حیرت سے بولی

کائزل اٹس اوکے !! زریام نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ اُسے متوجہ کرنا چاہا کیونکہ وہ شاپ کیپر کو بری طرح گھور رہی تھی

اگر ایک ایک ڈریس 15 ہزار کا ائے گا تو اس میں تو ہمارا گھر چلے جائے گا؛! کائزل خفگی سے بولی جبکہ شاپ کیپر حیرت سے دیکھ رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا زریام اور شاہ حویلی کا ہر فرد یہی سے شاپنگ کرتا تھا وہ لوگ کبھی بھی کسی بھی چیز کی قیمت نہیں پوچھتے تھے بس ڈائریکٹ لینے والا کام کرتے تھے اس لیے اُسے اج حیرت ہو رہی تھی جبکہ کایزل کی بات پر ذریام نے اپنی مسکراہٹ دبای تھی!!

کایزل 15 ہزار کا ہے اس میں گھر نہیں جائے گا کوئی بات نہیں اپ کو جو بھی پسند ارہا ہے لے لو؛! زریام اُسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ سمجھے تب نا!!

کم کریں!! فائنل کیا ہوجائینگے ؟؟ کائزل شوپ کیپر کو دیکھ بولی جو زریام کو حیرت سے دیکھ رہا تھا جب کے ذریام اِدھر ادھر دیکھ رہا تھا

فائنل چودا ہزار پانچ سو!! شاپ کیپر نے جواباً کہا

500 کم کر کے اپ نے بہت بڑا احسان کر دیا!! واہ!! وہ خفگی سے بولی

اپ اک کام کریں یہ سارے پیک کردیں اور گاڑی میں رکھ وادیں!! زریام کہتا اب کائزل کو لیے شاپ سے باہر جانے لگا

جبکہ کائزل کی انکھیں پھیلی تھی

آن یہ کیا بول رہے ہیں اپ یہ سارے تقریبا 12 13 ہیں پتہ نہیں کتنے لاکھ کا بجٹ بنے گا یہ کیا کر رہے ہیں اپ چھوڑیں منع کریں اُنہیں ایسے تو نہیں ہوتا آپ نے کم بھی نہیں کروایا یہ لوگ لوٹتے ہیں عوام کو!! زدا زدا بتا کر!! کائزل زریام کو دیکھ پٹر پٹر بول رہی تھی جب زریام نے قدم روکتے اُس کے سر پر ہاتھ رکھا زریام کے سر پہ ہاتھ رکھنے کی دیر تھی جب جھٹکے سے اُس کی زبان رکی تھی

ریلیکس!! کچھ نہیں ہوتا پیسو سے!! زریام دھمی آواز میں بولا جب کے ہاتھ نرمی سے اب بھی اُس کے سر پر تھا

ہمم؟؟ زریام نے کہتے پوچھا جب کے اُس کے سحر میں جکڑی کائزل واپس اپنی دنیا میں ائی

ہ۔ہاں جی!! کائزل نے فوراً اسباب میں سر ہلایا جب زریام نے نرمی اۓ اپنا ہاتھ اُس کے سر سے ہٹایا

اور کیا لینا ہیں؟؟ اب وہ لوگ آگے بڑھ رہے تھے جب کے کسی کی نظریں زریام خود پر محسوس کر رہا تھا!!

زریام نے رکتے پیچھے دیکھا جب ایزل پر اُس کی نظر گئی کو عرش کے ساتھ کھڑی یہی عرش کسی سے فون پر بات کر رہا تھا !!

ایزل کو دیکھتے زریام کا دل زورو سے دھڑکا تھا بے شک نا قدروں کے سامنے پیار کرنے والو کے دل ایسے ہی دھڑکتے ہیں!!

شاید ایزل نے اُسے کائزل کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بھی دیکھا تھا

زریام کی نظر ایزل کے ہاتھ پر گئی جہاں پٹی بندی ہوئی تھی تو کیا اُسے لگی تھی ؟؟ زریام نے تڑپ کر اُس کا چہرہ دیکھا !!

زریام کے قدم بے ساختہ اُس کی جانب اٹھے تھے جب کے عرش کی نظر آتے زریام پر پڑی تھی !!

زریام کو اتا دیکھ اُس نے جھٹکے سے ایزل۔کی وہی زخمی کلائی اپنی سخت گرفت میں بھری تھی

یہاں بھی بلا لیا اپنے یار کو تُم نے ؟؟ ارہ اُس کے کان کے قریب جھکتا غرایا جب کے اُس کی بات پر ایزل نے ضبط سے آنکھیں میچی تھی

م۔میں نے نہیں بلایا!! اُس نے جواباً کہا

عرش مصنوعی مسکراہٹ چہرہ پر سجاتا زریام کے نزدک ایا جب کے ایزل کو وہ پیچھے کرچکا تھا

ہائے برو!! کیسے ہیں آپ؟؟ دراصل ہم لوگ اپنی شادی کی شاپنگ کرنے ائے تھے وہ دس دن باکی ہیں سب!!

ارے ہاں یاد ایا یہ کارڈ!! یہ لیں ہماری شادی کا ضرور آیئے گا !! اُس نے کارڈ نکالتے اُسے زریام کی جانب بڑھایا تھا زریام کے دل میں ایک تکلیف کی لہر دوڑی تھی !!

اسے اپنے پاس رکھو!! تمہاری شادی سے پہلے میری شادی کا انویٹیشن ائے گا آپ لوگوں کے پاس ضرور انا!! ہر چیز کا بہت اچھی طرح اہتمام کیا جائیگا آخری گھر کے چھوٹے بیٹے کی شادی ہوگی!! پورا گاؤں دیکھے گا زریام شاہ کی شادی ہے اخر !! زریام سُرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ اک اک لفظ پر زور دے رہا تھا

واؤ نائیس ہم ضرور آئینگے !! کہا ہیں اپ کی منگتر اوہ اچھا وہ ماشاللہ بہت پیاری ہیں!! عرش مسکرایا پھر پیچھے کھڑی کائزل کو دیکھا جو خوبصورتی میں اعلیٰ تھی

جب کے ایزل نے بھی کائزل کو دیکھا تھا

ہاں یہی ہیں میری منگیتر !! بہت پیار کرتا ہوں میں اس سے پیار کو مکمل کرنے کیلیئے شادی تو کرنی ہوگی نا !! زریام اک جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولا اب بہت ہوگیا تھا زریام کی برداشت سے سب باہر تھا جب ایزل کو اس کے جذبات کی پرواہ نہ تھی تو وہ کب تک اک سائے کے پیچھے بھاگتا ؟؟

وہ جانتا تھا وہ کائزل سے پیار نہیں کرتا اُس نے کبھی کائزل کو ایسی نظروں سے دیکھا تک نہیں لیکن ابھی اُسے سرد ایزل کے تصورات بھانپنے تھے!!

ہم بھی اک دوسرے سے بہت پیار کرتے ہیں اسی لیے اپنے پیار کو مکمل کرنے جا رہے ہیں!! عرش بھی ایزل کو اپنے ساتھ لگاتا مسکرا کر بولا جبکہ اس کا ہاتھ ایزل کی پشت پر دیکھ زریام کے اندر عجیب سا طوفان اٹھ رہا تھا لیکن وہ کس حق سے بولتا ؟ایزل تو سارے حق چھین چکی تھی !! زریام مسلسل زبردستی کا مسکرا رہا تھا

ایزل کی نظریں محض کائزل پر تھی جو کچھ فاصلے پر کھڑے سامنے موجود کیٹ کو دیکھ رہی تھی وہ ان ساری باتوں سے انجان تھی اسے کچھ بھی نہیں پتہ تھا کہ ادھر کیا باتیں ہو رہی ہیں یہی وجہ تھی کہ زریام نے وہ بات کہی تھی ورنہ یقینا کایزل ہوتی تو وہ کبھی بھی یہ بات نہیں کہتا!!

اچھی بات ہے !! بہت اچھے لگتے ہیں اپ لوگ ایک ساتھ بہت خوبصورت جوڑی ہے اپ لوگوں کی خدا ہمیشہ خوش رکھے !! اپنے دل میں ہوتی تکلیف کو نظرانداز کرتے وہ بھاری آواز میں بولا ایزل نے چونک کے اُسے دیکھا

اور کہاں کہاں وہ اپنے سچے پیار کا ثبوت دیتا ؟ایزل نے کیا کچھ نہیں کیا اس کے ساتھ اس کے بعد بھی وہ اسے دعا دے رہا تھا کہ وہ ہمیشہ خوش رہے یہی تو تھا اس کا سچا پیار وہ ہمیشہ ایزل کو خوش دیکھنا چاہتا تھا!!

خدا حافظ خیال رکھنا اپنا !! زریام ایزل کو دیکھ کہتا اب جانے کیلئے مڑا اُس کے قدم اگے بڑھنے سے انکاری کر رہے تھے وہ گہرے سانس لیا آگے بڑھا

چلے کایزل !! زر یام کائزل کو دیکھ بولا جب کائزل نے اسباب میں سر ہلایا

اب وہ دونوں آگے بڑھتے اپنی اپنی منزل روانہ ہوئے تھے!!

اس وقت سکندر شاہ اور امیرا بیگم لاؤنج میں بیٹھے تھے اُس دونوں کے درمیان مکمل خاموشی تھی !!

امیرا بیگم اب سکندر شاہ سے بہت کم بات کرتی تھی صرف ضروری بات کا جواب اور سوال ورنہ اب انہوں نے اُن سے باتیں کرنا مکمل ختم کردیا تھا !!

مریم اپنے کمرے میں اریان کا انتظار کر رہی تھی وہ پوری طرح تیار تھی !!

امیرا بیگم کی نظریں گیٹ پر تھی جب اریان کی گاڑی رکنے کی اواز ائی!!

پھر کچھ دیر بعد اریان گھر میں داخل ہوا تھا امیرہ بیگم اور سکندر شاہ کے نظریں گیٹ پر ہی تھی!!

جب کے سُرخ چہرے سے نظریں ہوتی بازو پر گئی تھی اُس کے بازوں سے خون رس رہا تھا !! اُس وقت زریام اور کائزل بھی حویلی اچکے تھے!!

لیکن اُسے پرواہ کہا تھی وہ اپنے موبائل پر کچھ کرتا داخل ہوا تھا اس کا ارادہ سیدھا اسٹڈی روم میں جانے کا تھا جہاں جا کر وہ اپنے کپڑے بدلنے کا ارادہ رکھتا تھا اس نے نہیں سوچا تھا کہ لاؤنج میں ہی اس وقت امیرہ بیگم اور سکندر شاہ بیٹھے ہوئے ہوں گے کیونکہ وہ اکثر اس وقت یہاں موجود نہیں ہوتے تھے وہ لوگ اپنے کمرے میں پائے جاتے تھے لیکن جونا ہی اریان نے نظر اٹھائی سامنے دونوں کو دیکھ اس کے قدم رکے تھے !!

پھر کیا تھا اریان نے گہرا سانس بھرا کیونکہ اگے کی تمام کاروائی کے لیے وہ تیار تھا!!

اریان میرا بچا!! امیرا بیگم تڑپ کر اگے ائی تھی لمحے میں ان کی انکھوں سے انسو جاری ہوئے تھے

امی !! کچھ نہیں ہوا !! اُنہیں روتے دیکھ اریان نے اُس کا چہرہ ہاتھ میں تھاما

اریان خون بہ رہا ہے بچے اور اپ کہہ رہے ہو کچھ نہیں ہوا ؟؟وہ روتے ہوئے بولی کیونکہ اریان کے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا اتنے ذریام بھی اپنے کمرے سے باہر نکلا سامنے کا منظر دیکھ وہ بھی چونکا تھا پھر تیزی سے اریان کی جانب ایا!!

لالا !! کیا ہوا ہیں اپ کو ؟؟ زریام پریشانی سے زریام کا ہاتھ تھامتے اُسے صوفے پر بیٹھا چکا تھا

سکندر شاہ سنجیدگی سے اریان کو دیکھ رہے تھے جو اریان سرے سے نظر انداز کر رہا تھا!!

گولی چھو کر گزری ہیں بس کوئی بڑی بات نہیں ہیں!! اریان ریلیکس انداز میں بولا جب کے گولی کا نام سن امیرا بیگم کو لگا انہوں نے کچھ غلط سن لیا ہیں

گ۔گولی کیسے بچے ؟؟ کیا ہوا تھا !! ان کے رونے میں مزید اضافہ ہوا تھا

راستے میں تھوڑی ان بن ہو گئی تھی سب ٹھیک ہے کچھ بھی نہیں ہوا!! اریان اُنہیں سینے سے لگاتا بولا وہ بہت زدا پینک ہورہی تھی

زریام نے ملازم کے ہاتھ اندر سے فرسٹ ٹیڈ باکس منگوایا تھا جو اب آچکا تھا !!

دکھائے لالا !! زریام خاموشی سے اُس کا سفید بازوں تھام گیا جب اریان نے اوپر پہنی جیکٹ اتاری اندر پہنی ٹی شرٹ کی آستین پہلے ہالف تھی اسلئے ضرور نہیں پڑی اوپر کرنے کی!!

زریام خاموشی سے اُس کا زخم صاف کرنے لگا جس پر سے خون بہے رہا تھا !!

صاف معلوم ہو رہا تھا کہ گولی ابھی کچھ دیر پہلے ہی لگی ہیں!!

کیا کر کے آئے ہو ؟؟ سکندر شاہ کی روبدار اواز وہاں گونجی تھی جبکہ ان کی بات پر اریان نے کچھ جواب نہیں دیا تھا وہ ان سے بات تک نہیں کرنا چاہتا تھا!!

میں نے کچھ پوچھا ہیں اریان شاہ کیا کر کے آئے ہو؟؟ گولی کوئی مذاق نہیں ہیں !! سکندر شاہ پھر اکڑ سے بولے

میرے لیے مذاق ہی ہے اور رہے گا !! مجھے پتہ ہے مجھے کیا کرنا ہے!! اریان سرد لہجے میں بولا

باپ ہُوں تمہارا پریشانی ہوتی ہیں تمہاری !! گولی لگنے سے تمہاری جان بھی جا سکتی تھی!! سکندر شاہ غصے سے بولے

اپنی 31 سالہ زندگی میں نہ کبھی موت سے ڈرا ہوں اور نہ کبھی ڈروں گا کم ظرف نہیں ہوں ہمیشہ موت کے اگے بھی ڈٹ کے کھڑا ہوں جب موت انی ہو گی آجیگی!! اریان دوبدو جواب میں بولا

میں تمہارا باپ ہوں اریان مجھے ہر چیز پتہ ہونی چاہیے اب مجھے صاف صاف بتاؤ کیا ہوا ہے جو تمہیں گولی لگی ہے!! سکندر شاہ اب بھی اپنی بات پر قائم تھے

جاسوس نہیں لگائے اپ نے میرے پیچھے کیوں لگا دیتے نا؟؟اریان تنزیہ لہجے میں بولا شاید اسے کسی اور پہ غصہ تھا جس کا نشانہ سکندر شاہ بن رہے تھے کیونکہ وہ پہلے ہی اپنی حرکتوں کی وجہ سے اریان کی نظروں سے کافی گرے ہوئے تھے!!

تم مجھے طنز کر رہے ہو؟؟ وہ غصے سے بولے

ہاں!! بلکل ٹھک پہنچانے آپ !! اریان فوراً بولا جب کے سکندر شاہ جو اس سے نا کا جواب ایکسپیکٹ کر رہے تھے اس سے ہاں کا جواب موصول ہوتے دیکھ وہ گڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھنے لگے اریان شاہ واقعی ان سے دس ہاتھ اگے تھا وہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے اج انہوں سمجھ ارہا تھا!!!

جب کے اوپر کھڑی مریم اریان کے ہاتھ سے خون بہتا دیکھ مانو اس دنیا سے غافل ہو چکی تھی اس کی نظر بس اریان کے بازو پر ٹھہر چکی تھی کوئی اسے نہیں دیکھ پا رہا تھا لیکن وہ سب کو دیکھ سکتی تھی زریام خاموشی سے اریان کا زخم صاف کرتا پٹی کر رہا تھا جب کہ امیرا بیگم خاموشی سے انسوں بہاتی دم پڑھ پڑھ کر اریان پر پھونک رہی تھی اور اریان نیچے نظر کیے آپنے موبائل کو دیکھ رہا تھا اوپر کھڑی مریم باقاعدہ کپکپا رہی تھی اسے تو خون سے ویسے ہی ڈر لگتا تھا اور خون بھی ایان شاہ پر تھا !!

وہ امیرہ بیگم سے اریان کے بارے میں ہی پوچھنے ائی تھی جب یہ خوفناک منظر دیکھ وہی رک چکی تھی!!

لالا اپنا دھیان رکھا کریں !! اپ کیلئے موت ڈر کا بائز نہیں ہیں لیکن ہمارے لیے آپ کی زندگی بہت انمول ہے!! جس طرح اپ ایک ہے اس طرح اپ کی زندگی بھی صرف ایک ہے!! ہمیں فرق پڑتا ہے اپ کے ہر درد سے اپنے لیے نا صحیح میرے لیے خود کا خیال رکھا کریں آپ کی بغیر کچھ لوگ اپنی زندگی ہار جائیں گے ان میں سے ایک میں بھی ہوں گا اپ کے بغیر زندگی کا تمام سرف ختم ہو جائے گا!! زریام اریان کو دیکھ دھمی آواز میں بولا

جب کے آریان خاموشی سے اُس کی باتیں سن رہا تھا !!

کچھ نہیں ہو گا مجھے!! میں ہمیشہ تیرے پاس ہُوں! کبھی مر بھی گیا تو تُو ہمیشہ مجھے خود کے نزدک محسوس کریگا !؛ اریان نے مسکرا کر اُسے اپنے سینے سے لگایا تھا !!

جب کے مریم واپس اپنے کمرے میں دوڑ لگا چکی تھی اُس کے دل میں بری طرح درد اٹھ رہا تھا جبکہ کسی کے بھاگنے کی اواز پر سب نے ایک ساتھ اوپر دیکھا جب کے تب تک مریم اپنے کمرے میں جا چکی تھی!!

کون ہیں اوپر؟؟ اریان نے امیرا بیگم کو دیکھ پوچھا

مریم !! انہوں نے جواباً کہا

کوئی انزل کے بارے میں بھی خیر خبر رکھ لے میری بھتیجی ہے وہ!! مریم کے نام سے انہیں یکدم انزل یاد ائی تھی

انزل اپنے کمرے میں ہی رہتی ہے!! میں نے بولا تھا کل بھی کہ باہر اکر بیٹھ جائیں یہاں پر لیکن نہیں ائی!! امیرا بیگم بنا اُنہیں دیکھ بولی

میں تھوڑا ارام کرنا چاہتا ہوں!! سکندر شاہ کو جواب میں کچھ بولتا دیکھ اریان بولا وہ مزید کچھ بھی نہیں سننا چاہتا تھا !!

ٹھک ہیں بچے آپ ارام کرو!! میں ہیلدی والا دودھ کمرے میں بھجواتی ہوں!! امیرا بیگم جواباً بولی

نہیں امی اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے ابھی میں یہی ہوں تھوڑی دیر بعد کمرے میں چلا جاؤں گا اپ لوگ ارام کرے جاکر میں بلکل ٹھک ہُوں!! اریان اُنہیں دیکھ بولا جب وہ ناچہاتے ہوئے بھی اسباب میں سر ہلا گئ

زریام بھی اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا جب کے امیرا بیگم بھی اور سکندر شاہ اہستہ سے کھڑے ہورہے تھے اریان سمجھ چکا تھا وہ کچھ بولنا چاہتے ہیں!!

بڑھاپا آگیا ہیں اپ پر مان کیوں نہیں لیتے کب سے اٹھنے کی کوشش کر رہے ہیں !! اریان نے اُنہیں بنا دیکھے جگہ جب کے اُس کی بات پر اُن کے تن بدن میں آگ لگی تھی !!

جوان ہوں ابھی میں !! اپنے بچوں کی شادی دیکھنے سے پہلے نہیں بوڑھا ہونے والا میں!! ابھی تمہاری اور زریام کی شادی پوری دھوم دھام سے کرنی ہیں مجھے!! سکندر شاہ سلگ کر کہتے کھڑے ہوئے پھر بربراتے ہوئے اپنے کمرے کی اور بڑھے!!

پیچھے اریان نفی میں سر ہلاتا اپنے پیچھے رکھا تکیا صوفے کی شروع میں رکھتا اُس پر اپنا سر رکھ لیٹا پیر سیدھا پھلاتے وہ اپنا بازو پیشانی پر رکھ کر آنکھیں موند گیا !!

جب کے مریم اپنے کمرے میں بیٹھی انسوں بہا رہی تھی دل۔کے ہاتھوں مجبور ہوکر قریب بیس منٹ بعد وہ اٹھی اور دھیرے سے کمرے سے باہر ائی

کمرے سے باہر نکلتے اُس نے بالکنی میں جھانکا سامنے ہی اریان صوفے پر آنکھیں مندے لیٹا اُسے نظر ایا شاید وہ سوچکا تھا؟؟ مریم کی آنکھوں میں اب بھی موٹے موٹے انسوں تھے جنھیں وہ بار بار رگڑ کر صاف کر رہی تھی !!

مریم ڈھیر سے سیڑھیاں اترنے لگی انسوں اب بھی مسلسل جاری تھے !! وہ دھیرے سے نیچے اُتری !

پھر چھوٹے چھوٹے قدم لیتی آریان کے پاس ائی جس کا زخمی بازوں اُس کی پیشانی پر تھا !!

اُس کی پٹی پر لال خون دیکھ مریم کو مزید رونا ایا تھا وہ نرمی سے اریان کے برابر میں بیٹھی !!

اریان شاید سو رہا تھا !! مریم نے اپنا کپکپاتے ہوئے ہاتھ کو نرمی سے اُس کی جانب بڑھانا چاہا جو ہوا میں رک چکا تھا !!

اُس نے آنکھیں بند کیے گہرا سانس کیا پھر دھیرے سے اریان کے زخمی بازوں پر ہاتھ رکھ اُس کا بازوں نرمی سے اُس کی آنکھوں سے ہٹانے کی کوشش کرنے لگی!!

جس میں وہ کچھ ہی دیر میں کامیاب ہوچکی تھی !! اُس نے اریان کا بازو نرمی سے اپنے ہاتھ میں تھاما اور مزید آریان کے نزدک ہوکر بیٹھی اُس کے انسوں مسلسل جاری تھے؛؛

اُس نے نرمی سے اپنا کپکپاتا بایاں ہاتھ اُس کے زخم پر پٹی کے اوپر سے پھیرنا چاہا!!

د۔درد ہورہا ہو گا انہیں !! وہ خود سے ہی روتے ہوئے بولی

بر تھڈے والے دن بھی کوئی اس طرح گھر اتا ہے کیا ؟؟ وہ روتے ہوئے خفگی سے بولی

مریم کچھ دیر تک اریان کا چہرہ دیکھتی رہی جس کی انکھیں بند تھی یقینا وہ نیند میں تھا مریم نے پھر سے اس کے زخم کو دیکھا وہ جب جب اس کے زخم کو دیکھ رہی تھی اسے رونا ارہا تھا مریم نے اک بار پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر نرمی سے جھکتے اس کی پٹی پر لب رکھ تھے لاؤنج مکمل طور پر خالی تھا حد تک کوئی ملازم بھی نہیں تھا یقیناً سب کواٹر میں جا چکے تھے!!

مریم نرمی سے اُس کے سینے پر سر رکھ چکی تھی اُس نے اس کے سینے پر سر رکھ آنکھیں موندی تھی مریم کو لگ رہا تھا جیسے سارا سکون اس شخص کی باہوں میں ہے اس کے سینے پر سر رکھتے اس کے جسم میں ایک سکون کی لہر دوڑی تھی دل اتنا تیزی سے دھڑکا تھا گویا اسے سنبھالنا ممکن نہ ہو رہا ہو اس کا چہرہ خود بخود سرخ پڑ رہا تھا پتہ نہیں کیوں لیکن وہ خود اریان کی طرف کھچی چلی جا رہی تھی وہ اُس کا درد محسوس کر سکتی تھی جو اریان کو تو نہیں ہو رہا تھا البتہ مریم کو ضرور رہا تھا!!

مریم کی آنکھوں سے انسوں بہتے اریان کے سینے پر گر کر اُس کی ٹی شرٹ بھگو رہے تھے!!

مریم کے ہاتھ میں اب بھی اریان کا زخمی ہاتھ تھا !!

امیرا بیگم جو کسی کام سے لاؤنج میں ائی تھی سامنے کا منظر دیکھ اُن کے قسم رکے تھے

مریم اریان کے سینے پر سر رکھے انکھیں مندے بیٹھی تھی!! امیرا بیگم کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ نے جگہ لی تھی!!

خاموشی سے وہ واپس اپنے کمرے کی اور مڑ چکی تھی وہ نہیں چاہتی تھی وہ ان اُسے ڈسٹرب کریں!!

مریم کچھ دیر بعد اٹھی پھر اریان کے کان کے قریب جھکی

ہیپی برتھ ڈے س۔سڑو شاہ!! مریم ہوچکی بھرتی بالکل دھیمی اواز میں بولی اسے بہت رونا ارہا تھا

اریان نیند میں کروٹ بدل چکا تھا جس سے اب اُس کا حصار مریم کے گرد تھا اُس کی سانسیں گہری ہورہی تھی!!

مریم اچانک آفت پر بوکھلا کر آریان کا سویا ہوا حسین چہرہ دیکھنے لگی !!

مریم نے نظریں گھمائے اپنے پیچھے اریان کا حصار دیکھا اریان نے نیند میں زخمی بازوں سے اُس کے گرد حصار باندھا تھا جو مریم کو تکلیف دے رہا تھا کیونکہ مریم کو لگ رہا تھا یہ چیز اریان کو تکلیف دے رہی ہے!!

مریم نے اپنے انسوں صاف کرتے نرمی سے اس کا ہاتھ اپنے گرد سے ہٹایا!!

درد ہورہا ہوگا آپ کو!! ایسے نہیں کرتے !! وہ خفگی سے سوئے ہوئے اریان کو ڈپٹی اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام گئی تھی

میں نے تو برتھ ڈے پہ دینے کے لیے اپ کو اتنا اچھا سرپرائز پلین کیا تھا لیکن اپ کی تو طبیعت ہی نہیں ٹھیک!! اپ کی برتھ ڈے بھی ختم ہونے والی ہیں میں نے سوچا تھا میں اپ کے ساتھ کیک کٹ کروں گی بے شک ہر خواہش پوری نہیں ہوتی!! مریم ٹوٹے دل کے ساتھ کہتی اریان کو دیکھنے لگی

میں آپ کیلئے کچھ کھانے کا لاتی ہیں پھر اٹھاونگی!! مریم سرگوشی نما آواز میں کہتی اٹھی اور کچن کی اور بڑھی!!

کچن میں بھی اس کے انسو مسلسل گر رہے تھے!! شاید وہ خود بھی نہیں جانتی تھی!! وہ اریان کیلئے اپنے بنائے گئے کھانے میں اک پلیٹ تیار کرتی باہر ائی تھی جب نظر صوفے پر پڑی جسے دیکھ وہ چونکی تھی کیونکہ صوفے پر اریان موجود نہیں تھا!!

یہ کہا گیے ؟؟مریم حیرت سے بولی اب انکھوں میں انسو کے ساتھ ساتھ حیرت بھی تھی

مریم اِدھر ادھر دیکھنے لگی وہ تیزی سے صوفے تک پہنچی صوفے کے نیچے تو نہیں ہے مریم نیچے بیٹھتی سوفے کے نیچے جھانکنے لگی

نہیں یہ جگہ بہت چھوٹی ہے اور سڑو شاہ تو بہت بڑے ہیں!! وہ خود سے کہتی کھڑی ہوئی پھر ٹیبل پر رکھے گلدان کو اٹھا کے اس کے اندر جھانکنے لگی

اس کے اندر بھی نہیں ہے!! وہ منہ پہلا کر بولی پھر اِدھر ادھر دیکھنے لگی آگے بڑھتے اُس نے اس نے اسٹڈی روم کی جانب قدم بڑھائے اسٹڈی روم میں داخل ہوتے اس نے ادھر ادھر دیکھا وہ سٹڈی روم میں بھی موجود نہیں تھا مریم اگے بڑھی اور سٹڈی روم کے باتھ روم میں جھانکنے لگی!! وہ وہاں بھی موجود نہیں تھا مریم کو سچ والی پریشانی ہو رہی تھی!!

وہ باہر نکلتی امیرا بیگم کے کمرے کی اور بڑھی اُن کے کمرے کا لوک دروازہ دکھ اُس نے لب بھینچے پھر کچھ سوچتی تیزی سے اپنے کمرے میں بھاگی کمرے کا دروازہ کھولتی وہ جیسے اندر داخل ہوئی سامنے اریان کو بیٹھے دیکھ وہ سٹل ہوئی تھی!!

وہ صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا فون میں مصروف تھا ٹھک سامنے جیسے مریم نے ٹیبل پر کیک سجایا تھا وہ اب بھی ویسا ہی تھا

دروازے کی اواز پر اریان نظر اٹھایا اسے دیکھا جو ششدر بنی صرف اسے ہی دیکھ رہی تھی!!

کچھ دیر تک اریان اس کی مسلسل نظر خود پر محسوس کرتا رہا!!

آؤ کیک کاٹو!! اریان کی گھمبیر آواز وہاں گونجی جب مریم حیرت کی دنیا سے باہر ائی !!

اُسے اک کے بعد ایک جھٹکے لگ رہے تھے ؛؛ وہ ایک بار پھر حیرت میں ڈوبی اریان کو دیکھنے لگی!! اسے پھر سے سٹل ہوتا دیکھ اریان نے انکھیں بند کر کے کھولی!!

آجاؤ !! اریان اُسے دیکھ بولا جب مریم دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اُس کی جانب آئی !!

کیک کاٹنا ہے یا یوں ہی وقت برباد کرنا ہے؟؟ اریان دانت پیستا بولا کیونکہ مریم حیرت کی دنیا سے باہر انے کے لیے تیاری نہیں تھی!!

ج۔جی ک۔کاٹتا ہیں! وہ اریان کو دیکھ بولی

آؤ پھر !! اریان کے جواباً کہا جب وہ چھوٹی چھوٹی قدم لیتی اُس کے برابر میں بیٹھی !!

اریان سنگل صوفے پر بیٹھا تھا اور اسی کے برابر میں بڑا صوفا تھا!!

ٹیبل سامنے ہونے کی وجہ سے وہ سنگل صوفے کے اگے ہی تھی اور مریم کے چھوٹے چھوٹے ہاتھ مقابل صوفے سے ٹیبل تک پہنچنے سے قاصر تھے!

اریان نے نائف اٹھائی اور اُسے مریم کے ہاتھ کے نزدک کیا !!

اور اُسے اشارہ کیا جب مریم ہاتھ اگے بڑھانے لگے لیکن ہاتھ اگے بڑھانے پر بھی اس کا ہاتھ ٹیبل تک نہیں پہنچ رہا تھا اس کی ہائٹ کی طرح اس کے ہاتھ بھی چھوٹے تھے!!

اریان نے گہرا سانس بھرا پھر دائے جانب دیکھتے اک جھٹکے سے اُس کا ہاتھ اٹھائے اُسے اپنی گود میں بٹھایا !!

یہ سب اتنی اچانک ہوا تھا کے مریم سمجھنے سے قاصر تھا اُس کا دل زورو سے دھڑک رہا تھا اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا ہو رہا ہے!،

ا۔آپ !! مریم نے کچھ بولنا چاہا

میرے پاس وقت نہیں ہیں مجھے اور بھی کام ہیں کٹ کرو!! اریان سنجیدگی سے کہتا اُس کا رخ آگے کی جانب کر گیا !! مریم کی پشت اریان کے سینے سے لگی تھی !!

مریم نے اریان کا اشارہ سمجھتے اپنا کپکپاتا ہاتھ اریان کے ہاتھ پر رکھا جس سے وہ نائف تھامے ہوئے تھااریان نے اس کا کپکپاتا ہاتھ بغور محسوس کیا وہ سن سکتا تھا اس کی تیز ہوتی دھڑکنیں وہ بہت قریب سے اس کی تیز ہوتی دھڑکنیں محسوس کر پا رہا تھا کیونکہ ان دونوں کے بیچ فاصلہ نہ ہونے کے برابر تھا خیر ا اپنا ہاتھ کیک کی جانب لے کر گیا!!

پھر دھیرے سے کٹ کرنے لگا !!

ہیپی برتھڈے ٹو یو سڑو ش۔۔۔ابھی مریم اپنا آخری لفظ مکمل کرتی جب جھٹکے سے رکتی اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبا گئی کیا بول گئی تھی وہ اُس نے ہمت نہیں تھی پیچھے دیکھنے کی وہ اریان کے تصورات دیکھنا نہیں چاہتی تھی مریم نے خود کو کوسا!! اس سے کافی چیزیں بہت بے دیانی میں ہو جاتی تھی اور مریم کو اپنی عادت زہر لگتی تھی!!

مریم نے مشکل سے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبائے پیچھے دیکھا !! جہاں اریان ایبرو اٹھائے اُسے ہی گھور رہا تھا

دونوں کا ہاتھ وہی کیک کی نائف پر ایسے ہی رک چکا تھا!!

م۔میں۔۔مریم نے کچھ بولنا چاہا

ایک تو میں یہاں تمہارے ساتھ بیٹھ کر کیک کٹ کر رہ ہوں حالانکہ جو میں نے اج تک نہیں کیا اور تم مجھے پھر بھی۔۔اریان اُسے دیکھ دانت پیستا بولا

ا۔اب ہر وقت تو اپ سڑو شاہ بنے رہتے ہیں نا بس اس لیے میرے منہ سے نکل گیا!!

مریم اُسے دیکھ بولی

تمہارے ساتھ بحث ہی فضول ہیں!! اریان کہتا اُسے اپنی گود سے اُتارتے واپس دوسرے صوفے پر بیٹھا چکا تھا

ابھی وہ خود کھڑا ہوتا ہے جب مریم فورا کھڑے ہو کر واپس اس کی گود میں اکر بیٹھی!!

اریان نے ایبرو اٹھائے اُسے دیکھا تھا جو خود بھی اپنی حرکت پر سرخ پڑ رہی تھی

ک۔کیک کٹ نہیں ہوا ابھی!! اس نے وضاحت دی!! جب اریان نے گہرا سانس بھرتے واپس نائف تھامی!! برتھ ڈے بنانا واقعی اریان کو اچھی نہیں لگتی تھی اسے پسند ہی نہیں تھا نا اب سے اور نہ بچپن سے لیکن جب وہ کمرے میں داخل ہوا تب کمرے کی سجاوٹے کو سمجھ چکا تھا کہ مریم نے کافی زیادہ محنت کی ہے دل نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس کی طرف راگو ہو اور وہ اس کے ساتھ کیک کٹ کرے لیکن پتہ نہیں پھر بھی کیوں کر رہا تھا!!

مریم نے بھی مسکرا کر نائف تھامی جب اُن دونوں نے کیک کٹ کیا !!

مریم نے کیک کا چھوٹا سا پیس اٹھا کر اریان کے لبوں کے نزدک کیا

میں کیک نہیں کھاتا!! اریان نے سنجیدگی سے جواب دیا

کھالیں پلز ز ز ژ!! اس نے پلیز کو کافی لمبا کیا تھا اور وہ یہ کرتی ہوئی حد سے زیادہ کیوٹ لگ رہی تھی اس کا رخ اریان کی جانب تھا وہ اب بھی اریان کی گود میں ہی بیٹھی تھی!!

اریان نے کیک کا چھوٹا سا پیس کھایا تھا!! اسے کیک میں بہت الگ سا ٹیسٹ محسوس ہوا تھا وہ کیک بہت اچھا تھا سب سے الگ خیر اریان میں نظر انداز کرتے مریم کو دیکھا!!

پوری رات یہی بیٹھنا ہیں؟؟ اُسے نا اٹھتا دیکھ اریان اُس کے کان کے قریب جھکتا بولا جب مریم نے محسوس کیا وہ کافی دیر سے یہاں بیٹھی ہوئی ہے

مریم ایک جھٹکے سے کھڑی ہوئی تھی!! جب اریان بھی کھڑا ہوا اُسے فریش ہونا تھا اُس کے بعد ہی اُسے سکون کی نیند انی تھی !!

اریان اب بنا اُسے دیکھے باتھ روم میں بند ہوچکا تھا !! وہ شاور لے کر ریلیکس ہونا چاہتا تھا ورنہ اس کا سر بہت درد کر رہا تھا!!!

جب کے آریان کے جانے پر مریم صوفے پر بیٹھتی اب کیک کو دیکھ رہی تھی جو حد سے زیادہ مزیدار لگ رہا تھا

ہائے کتنا ٹیسٹی بنا ہے اور انہیں بتایا کہ میں نے بنایا ہے تو یہ تو بے ہوش ہو جائیں گے!!مریم خود سے داد دیتی بولی

پھر ہاتھ اگے بڑھا کر کیک کا پیس توڑ کر اپنے لبوں کے نزدک کرچکی تھی!!

ویسے اصولاً تو کیک انہیں مجھے اپنے ہاتھوں سے کھلانا چاہیے تھا میں نے بھی تو کھلایا ہے پھر بھی چلو کوئی نہیں بہت زیادہ ان رومینٹک ہے ان کو رومینٹک بنانا پڑے گا تھوڑا سا!!

ہائے میں پڑھتی تھی ہیرو اتنے رومانٹک ہوتے تھے ناول میں اور میرا ہیرو بلا کر ان رومانٹک!! مریم خود سے ہی بڑبڑاتی منہ بناتی ہوئی بولی اسے ناولز پڑھنے کا بہت شوق تھا وہ نولز میں ہیروز کو دیکھتی تھی لیکن اریان تو بالکل اسے رومینٹک نہیں لگتا تھا خیر مریم اب کیک اپنے منہ میں رکھ چکی تھی کیک کھاتے ہی اسے ایک احساس محسوس ہوا تھا کیونکہ کیک واقعی بہت زبردست تھا اس نے پہلی بار کوکنگ کی تھی اور وہ اس میں کامیاب ہو چکی تھی شاید اس لیے کیونکہ اس نے بہت زیادہ دل سے بنایا تھا یہ سب اریان کے لیے!! اور جو کام دل سے کیے جائیں خوبصورت تو ہوتے ہی ہیں!!

مریم مزے سے کیک کھا رہی تھی جب اریان شاور لے کر باہر ایا !! وہ ٹاول سے اپنے بال رگڑتا باہر ایا تھا مریم اُسے ہی دیکھ رہی تھی

جب کہ اریان بنا اُسے دیکھے شیشے کے سامنے جاتا اپنے بال سوکھا کر بنانے لگا مریم یہ چیز نوٹ کرتی تھی حالانکہ اسے بیڈ پر ہی سونے جانا ہوتا تھا لیکن وہ پھر بھی اپنے بال ہمیشہ بنا کر سوتا تھا!!

میری بات سنے یہ اپ ہمیشہ رات میں بال کیوں بنا کر سوتے ہیں ائی مین اپ نے سونا ہی ہوتا ہے تو کون دیکھے گا؟؟ مریم نے کیک کا بڑا حصہ اپنے منہ میں رکھتے اسے دیکھ کہا جب اریان نے شیشے میں سے ہی اسے دیکھا

لیکن خاموش رہا اسے خاموش دیکھ مریم نے پھر کچھ کہا

بتائے !! کہیں خوابوں میں لڑکیاں تو نہیں اتی جنہیں امپریس کرنے کے لیے اپ بال بناتے ہو؟؟ مریم نے اپنا خدشہ ظاہر کیا ساتھ ساتھ وہ بڑے مزے سے کیک کھا رہی تھی!!

مجھے ضرورت نہیں ہے کسی کو امپریس کرنے کی یہ میری عادت ہیں بچپن سے نے بال بنا کر سوتا ہوں!! اریان سنجیدگی سے جواب دیتا واپس اپنے بالوں کی جانب متوجہ ہوئے

اپ کو کیوں ضرورت ہوگی کسی کو امپریس کرنے کی لڑکیا تو اپ سے خود امپریس ہو جاتی ہوگی کیوں ؟؟ جیسے م۔۔۔ابھی مریم جذبات میں اتے "میں" کا لفظ پورا کرتی جب اس کی زبان کو بریک لگی جبکہ اس کی بات پر اریان نے جھٹکے سے مڑ کر اسے دیکھا تھا

ہاں کیا کہے رہی تھی تُم بولو ؟؟ اُس کے خاموش ہونے پر اریان نے اُسے دیکھ کہا

ک۔کچھ نہیں!! مریم نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا

لیکن تم ابھی کچھ بول رہی تھی!! اریان اُسے دیکھ بولا

ن۔نہیں میں تو کچھ نہیں کہہ رہی تھی اپ کے کان غلط سن رہے ہیں!! مریم نے پھر سے کیک کا اک بڑا پیس منہ میں ڈالتی بولی اُسے اتنے مزے سے کیک کھاتے دیکھ پتہ نہیں کیوں لیکن اریان کا دل کیا تھا کیک کھانے کا!!

اریان بیڈ پر بیٹھتا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گیا ساتھ فون ہاتھ میں پکڑ کر اس میں مصروف ہوا لیکن وہ کن اکھیوں سے مریم کو دیکھ رہا تھا جو مزے سے بڑے بڑے کیک کے پیس اپنے منہ میں رکھ رہی تھی!!!

امم واؤ یمی!! مریم نے کیک کے اوپر سے مزید ایک پیس لیتے مدہوش لہجے میں کہا

پچھلے بیس منٹ سے تُم یہی کھا رہی ہو تعریف اب یاد آرہی ہیں؟؟ اریان سلگ کر بولا وہ اتنے مزے سے کھا رہی تھی اور اس نے ایک بار بھی اریان سے نہیں پوچھا تھا!!

یہ اتنا مزے کا ہے کہ ہر لفظ پر تعریف نکل رہی ہیں وہ میں دل ہی دل میں کہہ رہی تھی اس بار لبوں پر آگئی!!

مریم مزے سے کیک چباتی ہوئی بولی جبکہ اریان نے لب بھینچے تھے وہ جس طریقے سے مزے لے کر کھا رہی تھی کسی بھرے پیٹ کو بھی بھوکا کرنے کا اختیار رکھتی تھی اور اریان نے تو پھر کچھ نہیں کھایا تھا!!

بھوکڑ کہیں گی ایک بار بھی نہیں پوچھا!!اریان سلگ کر سوچتا واپس اپنے موبائل کی جانب متوجہ ہوا

بس میرا پیٹ بھر گیا آپ کھالیں! کچھ دیر بعد پورے کیک میں سے بس ایک کیک کا پیس بچاتی مریم احسان کرنے والے انداز میں بولی

اریان نے اسے دیکھا پھر نیچے بچے اک کیک کو پیس کو دیکھا !!

تمہارا پیٹ تو اتنا سا ہے یہ سارا کیک گیا کہاں ہے؟؟ اریان اُسے دیکھ بولا اسے واقعی حیرت ہو رہی تھی کیونکہ مریم کا پیٹ اتنا چھوٹا سا تھا اور کیک تھوڑا بڑا!!

جبکہ اریان کی بات پر مریم نے ایبرو اٹھائی

اپ کو کیسے پتہ ہے کہ میرا پیٹ بڑا ہیں یا چھوٹا؟؟ مریم اُسے دیکھ بولا

بی بی تم نے اندھا سمجھا ہوا ہے مجھے میں دیکھ سکتا ہوں بلکہ کوئی بھی دیکھ سکتا ہے!! مجھے لگا تھا تم اک بائٹ سے زیادہ نہیں کھا سکو گی بلکہ تمہارا تو کیک دیکھنے سے پیٹ بھر جائے گا!! اریان تنزیہ لہجے میں بولا وہ اس کی صحت پر ہی مت کر رہا تھا جو کہ کافی زیادہ کمزور تھی!!

میں کھاتی ہوں!! میرا پیٹ اندر سے بہت بڑا ہے باہر سے چھوٹا دکھتا ہے !! مریم کندھے اُچکاتے ہوئے بولی

اگر یہی کھانے کی قوت تم ہیلدی فوڈ پر رکھ لیتی تو اج اچھی خاصی صحت ہوتی یوں تیلی کی طرح سیدھی نہیں ہوتی تم !!!

اپنے صحت دیکھو اور جس طرح تم نے کیک کھایا ہے اسی طرح کھانے پر بھی غور کرو تاکہ تھوڑی صحت بنے تمہاری!!

ایسا لگتا ہے ابھی ہوا ائے گی اور تمہیں اپنے ساتھ لے جائیگی!! اریان تنزیہ لہجے میں بولا یقینا وہ اس سے بدلہ لے رہا تھا جو اُس نے مزے سے کیک اکیلے اکیلے کھایا تھا!!

میں نے اپ کو بتایا تھا نا میں بہت طاقت رکھتی ہوں بس باہر سے دکھتا نہیں ہے!! مریم خفگی سے بولی

اور میں نے بھی کہا تھا نا باہر سے دکھنا ضروری ہوتی ہے اندر رکھنے سے کچھ نہیں ہوتا!! اریان بنا اُسے دیکھ بولا

ائیں کھائے یہ کیک آپ کی برتھ ڈے کا ہے اپ ہی نہیں کھائیں گے تو پھر مجھے اچھا نہیں لگے گا!! مریم اس اخری بچے کیک کے پیس پر اشارہ کرتی بولی جب اریان نے حیرت سے اُسے دیکھا

یعنی وہ پورا کیک صفایا کرکے آخری پیس پر اُسے یہ کہے رہی تھی

بہت جلدی یاد نہیں آگیا تمہیں یہ میری برتھ ڈے کا کیک ہیں؟؟یہ بھی کیوں چھوڑا اسے بھی کھا جاؤ!! اریان دانت پیستا بولا

میں بھولی کب تھی مجھے تو پتہ ہے یہ اپ کی برتھ ڈے کا کیک ہیں اب ائے جلدی سے کھائیں اسے پلیز ورنہ اس پر میری نیت خراب ہو رہی ہے!! مریم کیک کو دیکھ بولی اس کا دل کر رہا تھا وہ یہ پیس بھی اٹھا کر کھا لے جبکہ اس کی بات پر اریان نے مزید حیرت سے اُسے دیکھا تھا یعنی وہ ابھی بھی اس پیس کو کھانے کے ساخت رکھتی تھی ؟؟اریان نے بغور اُس کا پیٹ دیکھا جو حد سے زیادہ چھوٹا تھا پھر وہ مقدار جو وہ کھا رہی تھی اریان اُسے پہلی بار کھاتا ہوا دیکھ رہا تھا یہ بات سچ تھی کھانے کو دیکھ کر اس کا پیٹ بھر جاتا تھا !!اسلئے یہ سب حیرت کا باعث تھا یقیناً اگر امیرا بیگم بھی دیکھتی تو اُن کا بھی ریکشن یعنی ہوتا !!

وہ ہیلدی چیزیں کھانے کے بجائے ایسی چیزیں کھاتی تھی!!

کیوں چھوڑا ہیں کھا جاؤ!! نظر ارہاہے تمہاری نیت خراب ہو رہی ہے اُس پر ! جب پورا کیک کھا چکی ہو تو یہ بھی کھا لو مجھ پر اتنی مہربانی کیوں کر رہی ہو؟؟ اریان اُسے دیکھ بولا وہ کافی سلگا ہوا لگ رہا تھا

پکا؟؟مریم کے اس لفظ نے اُسے مزید تپ چڑھائی تھی

ہاں پکا !!اریان کہتا اپنے موبائل پر نظریں جما گیا

اوکے !! مریم کندھے اچکا کر کہتی وہ پیس بھی اٹھا چکی تھی جب کے آریان کا دل کیا اپنا سر دیوار میں مار لیں اس نے کہا وہ یہ بھی کھالیں تو وہ یہ بھی کھا رہی تھی؟؟

سنے نا !! اپنے لبوں کے نزدیک جاتے کیک کو روکتی مریم اریان کو دیکھ بولی جب وہ نزرانداز کرتا اپنے فون میں مصروف رہا !!!

پکا کھا لوں یہ بہت مزیدار ہیں یہ میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہیں زندگی میں پہلی بار بہت محنت سے بنایا ہیں چار گھنٹے لگا کر بس اس کی ڈیکوریشن کی ہے میں نے !! یوٹیوب والی اپی کی ویڈیو 106 بار دیکھی ہے میں نے!! پھر جاکر یہ اتنا ٹیسٹی کیک بنا ہے اور اپ کو پتہ ہے میں نے اس میں بہت زیادہ محنت کی ہے اور بہت پیار سے بھی بنایا ہے!! مریم معصومیت سے آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے بولی

جس پیار سے تم نے بنایا ہے نا وہ پیار نظر ارہا ہیں اپنے لیے ہر چیز پیار سے ہی بنائی جاتی ہے جیسے تم نے کیک بنایا ہے اپنے لیے پیار سے!! اریان اُسے دیکھ بولا

نہیں میں نے اپ کے لیے بنایا ہے ! مریم نے وضاحت دی

لگ تو نہیں رہا !! اریان نے جواباً کہا

اب میں نے یہ پیس بچایا تو ہیں آپ کھا نہیں رہے تو میں کیا کروں؟؟ مریم معصومیت سے بولی

مجھے نہیں کھانا!! اریان کہتا اب بیڈ پر لیٹ چکا تھا وہ سونا چاہتا تھا !! ابھی مریم کچھ کہتی جب اُس کی نظر اریان کے ہاتھ پر پڑی جس پر اب پٹی نہیں تھی یقیناً وہ شاور لینے کی وجہ سے ہٹا چکا تھا اور اب بازوں پر زور پڑھ کر لیٹنے کی وجہ سے وہ اُس کے بازو سے پھر سے خون ایا تھا جو بیڈ کی سفید چادر پر گرا تھا !!

اریان نے تو اسے سرے سے اگنور کیا تھا جبکہ مریم وہ دیکھ سٹل ہوئی تھی ہاتھ میں پکڑا کیے گئے اس طرح ہی رہ چکا تھا!!

اریان اب آنکھیں موند کر بازو آنکھوں پر رکھ چکا تھا جبکہ اس کے ہاتھ سے بہتا خون مریم کی آ بخنے سُرخ کر رہا تھا !!

مریم کچھ دیر بعد تیزی سے اٹھی اور بھاگ کر بیڈ کی جانب آئی!!

ا۔آپ کا ہاتھ!! وہ اگلے لمحے شدت سے روئی تھی اریان جو آنکھیں مند چکا تھا اُس کے رونے کی اواز پر اس نے جھٹ سے اپنے انکھوں سے بازو ہٹایا تھا!!

کیا ہوا ؟؟ اریان نے اُسے دیکھ پوچھا

خ۔خون!! مریم نے اُسے اس کے ہاتھ کی جانب متوجہ کیا!!

خود ہی رک جائے گا تم خاموش ہو جاؤ!! اریان اُسے دیکھ بولا وہ کیا شخص تھا اسے کیا تکلیف نہیں ہوتی تھی؟؟ اس کے چہرے پر ذرا سا بھی تکلیف کا نشان نہیں تھا ایسا لگ رہا تھا گولی اریان کو نہیں بلکہ مریم کو لگی ہے کیونکہ درد تو اس کے چہرے پر تھا!!

ی۔یہ بہت بہے رہا ہے !!میں بینڈیج کرتی !! مریم کہتی تیزی سے چھیننگ روم میں بھاگی وہاں سے فرسٹ ٹیڈ باکس لیتے وہ بھاگ کر اریان کے پاس ائی !!

بیٹھے اٹھ کر جلدی !! وہ اپنے انسوں زبردستی صاف کرتی بولی

میں ٹھیک ہوں بالکل یہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گا!! اریان کا جواب اب بھی وہی تھا

پلز اٹھے !! وہ ہوچکی بھرتے ہوئے بولی جب یقیناً اریان کو اٹھنا پڑا

اریان خاموشی سے بیڈ کروان سے ٹیک لگا کر بیٹھا!!

جب مریم بیڈ پر چڑھ کر اس کی جانب ائی!! مریم نے اس کا بازو تھاما اور اپنے سامنے کیا!! مریم کے انسوں مسلسل بھی رہے تھے اس نے جلدی سے کاٹن نکال کر اریان کا زخم اہستہ اہستہ صاف کرنا شروع کیا!!

وہ بہت احتیاط سے اس کا زخم صاف کر رہی تھی لیکن اس کا زخم صاف کرتے ہوئے بھی اسے رونا ارہا تھا !! اریان اُس کا چہرہ دیکھ رہا تھا جہاں مسلسل انسو نیچے بہے رہے تھے!!

مریم نے اچھی طرح صاف کرتے پٹی کرنا شروع کے تھی

درد ہورہا ہیں؟؟پٹی کرتے وقت مریم نے اسے دیکھ بھرائی اواز میں پوچھا جب کہ انسو اب بھی جاری تھی

جبکہ اس کے سوال پر اریان نے دھیرے سے نفی میں سر ہلایا اریان کے نظریں اس کے چہرے پر تھی!!

مریم نے دھیرے دھیرے بہت احتیاط سے اس کے ہاتھ پر دوبارہ پٹی کی!!

تم رو کیوں رہی ہو؟؟ اریان نے اُسے دیکھ بے ساختہ پوچھا

ک۔کیونکہ آپ کے خون نکل رہا ہے!! مریم نے پٹی کرتے ہوئے مصروف انداز میں کہا

ایگزیکٹلی خون میرے نکل رہا ہے پھر تم کیوں رو رہی ہو؟؟ اریان کا سوال وہی تھا جب کے اُس کے سوال پر مریم نے انسوں سے بھری آنکھیں لیے اُسے دیکھا

کیونکہ میرا دل کر رہا ہے رونے کا!! مریم کہتی اپس پٹی کرنے لگی

یہ تمہارا دل ہمیشہ تمہیں رونے پر ہی اکساتا رہتا ہے اپنے دل کو سمجھاؤ کہ رونا تھوڑا کم کریں !! اریان سمجھ چکا تھا وہ اس کی بات کا الٹا جواب دے رہی ہے اس لیے اسی کے انداز میں بولا!!

مریم خاموشی سے انسوں بہاتے اپنے کام میں مصروف تھی !!

اپ کو درد کیوں نہیں ہوتا؟؟ مریم نے بے ساختہ سوال کیا جو سوال اسے کب سے پریشان کر رہا تھا جبکہ اس کے سوال پر اریان کے لبوں کے کنارے چھوٹی سی مسکراہٹ ائی تھی

ان چھوٹے زخموں سے مجھے کچھ نہیں ہوتا!!اریان میں جواب دیا تھا

یہ چھوٹا نہیں ہے گولی لگی ہے اپ کو گولی کیسے لگی کس نے ماری؟؟مریم نے اگلا سوال کیا تھا

مجھے نہیں لگتا یہ جاننا تمہارا ضروری ہے!! اریان نے جواباً کہا

ہے میرا جاننا ضروری!! مجھے بتائیں یہ گولی اپ کو کس نے ماری؟؟اور آپ یہ گولی والے لوگوں کے پاس جاتے کیوں ہیں؟؟مت جایا کریں نا یہ بہت خطرناک ہوتی ہے!! مریم اُسے دیکھ بولی وہ اسے ایسے سمجھا رہی تھی کہ وہ اس کی ٹیچر ہو جب کہ اریان بنا پلک جھپکائے اسے دیکھ رہا تھا اب مریم کو کون بتائے اُن کے شوہر جناب کیلئے گن کچھ معائنے نہیں رکھتی تھی!!

اُس کا تو روز کا کام تھا !!

ہوگئی؟؟ اریان نے پٹی کو دیکھ کہا جب مریم نے اسباب نے سر ہلایا

اپ ڈاکٹر کے پاس کیوں نہیں چلے جاتے؟؟وہ اپ کو میڈیسن دے دیں گی یہ جلدی ٹھیک ہو جائے گا!! مریم اُسے دیکھ بولی

میں ڈاکٹر کے پاس نہیں جاتا اور خاص طور پہ چھوٹے سے زخم کے لیے تو بالکل نہیں!! اریان جواب دیتا واپس سونے کیلئے لیٹ رہا تھا

اپ نے مجھے بتایا نہیں یہ گولی کیسے لگی اپ کو!! مریم کا سوال اب بھی یہی تھا شاید اسے یہ چیز معلوم کرنی تھی

میں نے کہا نا تمہارا جاننا ضروری نہیں؛!اریان نے سنجیدگی سے کہا جب مریم بھی خاموش ہوئی

مریم اٹھ کے ڈریسنگ کی جانب بڑھی اُسے اپنی ناک میں تھوڑا درد محسوس ہورہا تھا شاید لونگ کی وجہ سے اس نے اج تک ایسا کچھ بھی نہیں پہنا تھا اسی لیے اسے تھوڑا عجیب سا فیل ہو رہا تھا اج وہ اپنی ناک میں پہنی لونگ صبح تک اُتار کر رکھنے کا ارادہ رکھتی تھی پھر صبح دوبارہ وہ پہن لینے کا منصوبہ بنا چکی تھی کیونکہ اگر امیرہ بیگم اسے بنا لونگ کے دیکھ لیتی تو یقینا ڈانٹتی امیرا بیگم نے اسے تنقید کی تھی کہ وہ لونگ کبھی نہیں اتارے!!

شہرام زیادہ تر حویلی سے باہر ہی رہتا تھا اریان اور زریام نے اس سے بات کرنا بالکل ختم کر دی تھی !! اریان اس کی طرف دیکھتا بھی نہیں تھا!!

میں تُم سے ملنا چاہتا ہوں!! شہرام نے میسیج لکھ کر بھیجا وہ ائینا سے بات کر رہا تھا جو یقینا اس کا پیار تھی !! پوری رات کو اسی سے باتیں کرتا تھا وہ اس کے سحر میں جکڑتا جا رہا تھا!!

ٹھک ہیں مل لیتے ہیں مجھے بھی تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے!! اُس نے جواباً کہا تھا جب شہرام کے لبوں پر اک مسکراہٹ ائی

ٹھک ہیں میری جان! وہ پیار سے جواب دیتا اب ریڈی ہونے کیلئے کھڑا ہوچکا تھا !! وہ اُس کے پیار میں بری طرح گرفتار ہوچکا تھا جس سے نکل پانا کافی مشکل ہوچکا تھا !!!

حورین اپنے کمرے میں بیٹھی مسلسل اپنے ہاتھو کو اپس میں رگڑ رہی تھی اسے ایک امید ملی تھی اس گارڈ سے وہ اسے اس اس حویلی سے باہر نکال کر اس کے لالا کے پاس پہنچا دے گا حورین بہت خوش تھی کیونکہ وہ اپنے لالا کے پاس جانے والی تھی!!

حرین کو گارڈ سے بات کرنی تھی یہ پوچھنے کے لیے کہ وہ کب اسے اس کے لالا کے پاس پہنچائے گا!!

اسلئے حورین ہمت کرتی نیچے سڑیاں اترنے لگی!! اس کی نظریں ادھر ادھر تھی وہ یہ دعا کر رہی تھی کہ نیچے ایلسا نہ ہو! وہ نیچے اُتری پھر اِدھر ادھر دیکھنے لگی !!

نا ایلسا یہاں موجود تھی اور نہ ہی گارڈ حرین نے باہر کی جانب قدم بڑھاے یقینا اُس گارڈ نے وہیں پایا جانا تھا حورین چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اگے جا رہی تھی وہ پہلی بار اس طرف جا رہی تھی اج سے پہلے وہ کبھی بھی باہر کا راستہ نہیں دیکھ سکی تھی اس نے تھوڑا سا چہرہ نکال کر جھانکا سامنے ہی وہ گارڈ کھڑا موبائل پہ کچھ کر رہا تھا!!

اُسے دیکھ حورین کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تھی!!

حورین نے دیکھا یہاں اور بھی بہت سے گارڈز کھڑے تھے حورین کو سمجھ نہ ایا وہ اُسے اپنی جانب کیسے متوجہ کریں!!

جب بے اختیار گارڈ نے نظر اٹھا کر اُسے دیکھا اس کے دیکھنے کی دیر تھی جب حرین نے جلدی سے اسے ہاتھ ہلا کر اپنی جانب متوجہ کیا!!

گارڈ نے عجیب نظروں سے حورین کو دیکھا تھا پھر تیزی سے اُس کی جانب ایا !!

ا۔آپ نے کہا تھا اپ مجھے یہاں سے نکال کر مجھے لالہ کے پاس لے کر جائیں گے تو کب لے کر جائیں گے؟؟ حورین اُسے دیکھ بولی

جب آپ کہے!! وہ اُسے گہری نظروں سے دیکھ بولا

مجھے جلدی اپنے لالا کے پاس جانا ہے ابھی چلیں؟؟ حورین اُسے دیکھ بولی

ابھی تو یہ ممکن نہیں باہر بہت سے اور گارڈ بھی ہیں کسی نے بھی دیکھ لیا یا کسی کو بھی شک ہو گیا تو بہت بڑی مصیبت کھڑی ہو جائے گی میں موقع دیکھتا ہوں موقع دیکھتے ہی پھر میں اپ کو بتاتا ہوں ٹھیک ہے!! وہ ہنوز حورین کو عجیب نظروں سے دیکھ بولا

ٹھک ہیں۔لیکن پلز جلدی !! حورین اُسے دیکھ بولی

ہاں بہت جلد !! وہ مسکرایا تھا جب حورین واپس مڑتی جانے لگی اُس گارڈ نے اُس کا ہاتھ پکڑا تھا حورین نے چونک کر پیچھے دیکھا پھر اپنا ہاتھ اُس سے چھڑوانے کی کوشش کی جو اس کے سخت گرفت میں تھا!!

میرا ہاتھ چھوڑیں!! حورین گھبراتی ہوئی بولی

ارے ارے گھبرائے نہیں میں بس یہ کہے رہا تھا کہ مجھے کیا انعام ملے گا؟؟ گارڈ نے اُس کا ہاتھ تھامے کہا

م۔میں آپنے لالا سے کہے کر بہت اچھا انعام دلوا دوں گی!! حورین اُسے دیکھ بولی ساتھ ساتھ اپنا ہاتھ اُس سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی!

لیکن وہ انعام اپ دے سکتی ہیں مجھے!! گارڈ اُسے دیکھ بولا جب حورین نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا

ابھی گارڈ اس کے نزدیک ہوتا جب پیچھے سے ایلسا اُسے اتے دکھائی ڈی گارڈ نے جھٹکے سے حورین کا ہاتھ چھوڑا تھا

کیا ہو رہا ہے یہاں ؟ایلسا کی آواز پر حورین پیچھے مڑی تھی

میم راستہ بھٹک گئی تھی تم کہاں ہوتی ہو دھیان رکھا کرو ان کا!! گارڈ اُسے دیکھ بولا

میں یہیں تھی! جاؤ تم اپنا کام کرو!! ایلسا نے اُسے دیکھ کہا جب گارڈ آخری گہری نگاہ حورین پر ڈالتا باہر نکلا !!

اپ کو جو بھی کام ہوا کرے اپ مجھے بتا دیا کریں!! ایلسا اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولی

جب حورین بنا جواب دیے اپنے کمرے کی اور بڑھی !!

ایلسا !! جاتے جاتے وہ مڑی!! جب کے ایلسا نے اُسے دیکھا تھا

میرے سر میں درد ہیں مجھے کافی بھجوا دوگی پلز؟؟ حورین اُسے دیکھ بولی اس کے سر میں واقع بہت درد ہو رہا تھا اس کی ہمت نہیں تھی ورنہ وہ خود اپنے لیے کافی بنا لیتی!!

میں بھجواتی ہوں!! ایلسا نے جواباً کہا اور پھر کچن میں موجود ملازمہ کو حکم دیا جب کے حورین اوپر جاچکی تھی!!

ایلسا نے اُسے جاتا دیکھا پھر وہ جگہ جہاں سے گارڈ گیا تھا اُسے کچھ عجیب لگا جسے وہ نزرنداز کر گئی!!

زریام میں نے کچھ سوچا ہیں آپ کیلئے !! زریام اور امیرا بیگم اس وقت لاؤنج میں بیٹھے تھے جب وہ نرمی سے بولی

جی امی؟؟ زریام جو فون پر کچھ کر رہا تھا اج اُنہیں دیکھ بولنے لگا

اپ کو شادی کرنی ہے نا!! مجھے لگتا ہے اپ کے لیے کائزل سے اچھا کوئی نہیں ہو سکتا!! امیرا بیگم بولی جب زریام کے کی بورڈ پر چلتے ہاتھ رکے اس نے حیرت سے امیرا بیگم کو دیکھا تھا کیونکہ اس نے کائزل کو کبھی ایسی نظروں سے نہیں دیکھا تھا اسے اپنی جانب دیکھتا پا کر امیر بیگم نے مزید بولنا چاہا ذریام جب اپ کی طبیعت خراب تھی صبح سے کتنے چکر اس سے اپ کی کمرے میں لگائے تھے بار بار وہ آپ کو دیکھ رہی تھی اور جب اسے معلوم ہوا کہ اپ کو بخار ہے کئی گھنٹے وہ بیٹھ کر اپ کے سر پر پٹیاں رکھتی رہی بار بار مجھ سے پوچھ رہی تھی کہ اپ ٹھیک تو ہو جائیں گے نا اس کے چہرے پر وہ پریشانی انکھوں میں خوف میں نے دیکھا تھا اور ایک ہمسفر کے لیے یہی ہونا کافی ہے وہ اپ کی فکر کرتی ہے ! امیرا بیگم نے نرمی سے زریان کو اگاہ کیا

زریام خاموش ہوا تھا اُس نے نظر اٹھائے دور بیٹھی کا کایزل کو دیکھا جو ایل ای ڈی بھی دیکھ رہی تھی

زریام مجھے نہیں لگتا کہ سوچنے کی ضرورت ہے!! اُسے سوچوں میں گم دیکھ امیرا بیگم اُسے دیکھ بولی

جب زریام کے ذہن میں اج مال میں ہوا واقعا یاد ایا اسے کسی بھی حال میں ایزل سے پہلے نکاح کرنا تھا وہ اپنی بات کا پکا تھا پھر بھلے اس کا نقصان ہی کیوں نہ ہو ایزل کتنی خوش تھی اپنی زندگی میں!! اس نے ہر لحاظ سے زریام کو توڑنے کی کسر پوری کی تھی!!

امی کایزل اصل نام کا کایزل نہیں ہے نکاح تو اصل نام سے ہوتا ہے نا!! کچھ دیر بعد زریام انہیں دیکھ بولا

کیا مطلب کائزل کا نام کائزل نہیں ہے؟وہ الجھ کر بولی

کائزل کی یادداشت جانے کے بعد اسے اپنا نام بھی یاد نہیں تھا اس کی کوئی پہچان نہیں ملی کائزل کا نام میں نے خود رکھا ہے اس کا اصل نام مجھے نہیں پتا میں نے پتہ لگوانے کے لیے بولا ہوا ہے بہت جلد پتہ جائے گا لیکن نہ پتہ لگا اس کا بھی کچھ نہیں کہہ سکتا میں!! زریام ٹانگ پر ٹانگ رکھے دیوار پر نظر جمائے بولا جب اُس کا فون بجا !!

زریام نے فون اٹھا کر کان سے لگایا تھا!!

السلام علیکم سر!! مقابل سے سلام کیا گیا جب زریام نے جواب دیا

سر جس لڑکی کا اپ نے پتہ لگانے بولا تھا ان کا اصل نام فاریہ بنت جاسم ہیں !! ان کے باپ اور ماں کا انتقال بچپن میں ہو چکا تھا یہ اپنی خالہ کے ساتھ رہتی تھی جن کا انتقال ابھی کچھ دن پہلے ہوا ہے ان کا اس دنیا میں اور کوئی بھی نہیں ہے!!! مقابل سے ساری معلومات بتائی گئ

فاریہ!! یہ لفظ دہراتے زریام نے فون رکھا تھا جبکہ امیرا بیگم نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا

فاریہ کون!؟؟؟امیرا بیگم نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

کائزل!!! زریام نے اُسے دیکھ کہا اُس کی نام کی طرح وہ بھی بہت نازک تھی

کیا مطلب زریام ؟؟امیرہ بیگم کو اس کے ادھی ادھوری باتیں سمجھ نہیں ارہی تھی

کائزل کا اصل نام فاریہ ہے اس کا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے!! زریام نے اُس پر نظریں جمائے کہا

کیوں کوئی نہیں ہے ہم ہیں نا اس کے!! امیرا بیگم فوراً بولی جب زریام دھیما سا مسکرایا

یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ نام بھی پتہ لگ گیا ہے ہمیں لیکن ہم کائزل کو کائزل سے ہی بلائیں گے نکاح پر فاریہ ضرور ہو گا لیکن ہم لوگوں کیلئے وہ کائزل ہی رہیگی!! امیرا بیگم مسکرا کر بولی جب زریام نے اسباب میں سر ہلایا

شاید وہ دنیا کا پہلا ہونے والا شوہر تھا جس نے اپنی ہونے والی بیوی کا نام خود رکھا تھا وہ بھی اُس کی بالغ عمر میں !!

صبح کا آغاز ہوا تھا امیرا بیگم نے اریان کے کمرے کا دروازہ نوک کیا تھا!! کل رات اریان کے گولی لگنے کی وجہ سے امیرا بیگم رات پر سو نہیں پائی تھی!! رات بھر حورین کو یاد کرتے کرتے اُنکی روتی ہوئی گزری تھی!! وہ اپنے بچوں کے سامنے اپنے درد ظاہر نہیں کرتی تھی وہ جانتی تھی وہ لوگ خود بھی حرین کو لے کر کافی پریشان ہیں اسی طرح اریان اور زریام بھی اپنے دکھ ان کے سامنے ظاہر نہیں کرتے تھے وہ تینوں ہی اپنے اندر خود سے لڑ رہے تھے حورین کی یاد ہر پر ہر کسی کو ستاتی تھی!! کوئی ظاہر نہیں کرتا تھا وجہ اک دوسرے کو پریشان نا کرنا تھا!!حورین کی تلاش اب بھی زورو شور سے جاری تھی اریان کو یقین تھا حورین جہاں بھی ہیں بالکل ٹھیک ہے اس کی عزت حفظ و ایمان میں ہے اریان کا دل بالکل پرسکون تھا وہ محسوس کر سکتا تھا!! خیر صبح ہوتے ہی امیرا بیگم نے دروازے پر دستک دی!!

اریان جو پہلے اٹھ کر ریڈی ہورہا تھا اب دروازے کی جانب دیکھنے لگا

اجاے !! اریان نے انے کی اجازت دی جب وہ نرمی سے دروازہ کھولتی اندر ائی!!

اسلام علیکم امی!! میں نیچے ہی ا رہا تھا!! اریان اُنہیں دیکھ بولا

وعلیکم السلام اریان مجھے بتاؤ بچے اپ کا ہاتھ کیسا ہے خون تو نہیں بہہ رہا تھا!! وہ پریشانی سے اریان کے پاس اتی بولی

امی میرا ہاتھ بالکل ٹھیک ہے اور خون بھی نہیں بہے رہا!! اریان انہیں دیکھ بولا وہ نہیں چاہتا تھا وہ پریشان ہوں کیونکہ پہلے یہ وہ حرین کی وجہ سے بہت پریشان تھی پھر وہ مزید پریشانی نہیں دینا چاہتا تھا !!

امیرہ بیگم کی نظر بیڈ پر پڑی جہاں مریم سو رہی تھی!

مریم کو دیکھ وہ مسکرائی !!

مجھے بہت اچھا لگتا ہے جب اپ اور مریم ساتھ ہوتے ہو!! امیرا بیگم مسکرا کر بولی کیونکہ پچھلی بار انہوں نے مریم کو صوفے پر سوتے دیکھا تھا اج اسے بیس پر سوتے دیکھ انہیں اچھا لگا تھا!!

جب کے اُن کی بات پر اریان خاموش رہا تھا !!

ڈاکٹر کے چلے جانا بچے رات میں بھی خون نکل رہا تھا نا اپ کے بازوں پر ؟؟ امیرا بیگم بیڈ پر لگے کل اریان کے بازو سے گرتا خون دیکھ بولی

اریان نے بھی اُن کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تھا!!

بازو پر زور پڑنے کی وجہ سے نکلا تھا لیکن مریم نے پٹی کر دی تھی دوبارہ!! اریان نے نرمی سے اُنہیں آگاہ کیا پھر بال بنانے لگا !!

میں کچھ کہہ رہی ہوں بچے!! اپ ڈاکٹر کے چلے جاؤ!! چیک کروا لو ایک بار کہ انفیکشن وغیرہ تو نہیں ہوا!! امیرا بیگم واپس اریان کی جانب متوجہ ہوئی

امی گولی چھو کر گزری ہے انفیکشن نہیں ہوتا ایسے!! میں بالکل ٹھیک ہوں اپ پلیز پریشان نہ ہوں!! اریان اُنہیں پریشان ہوتا دیکھ بولا

جب مریم کی آنکھ کھلی اس نے دھیمی دھیمی آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا جہاں میرا بیگم اسے ہی دیکھ رہی تھی!!

اٹھ گئی میری بچی!! امیرا بیگم مسکرا کر اُسے دیکھ بولی جب مریم مسکرا کر اٹھ کر بیٹھی !!

صبح صبح بھی مریم کا چہرہ حد سے زیادہ کھل رہا تھا!! امیرا بیگم نے اپنے دونوں حسین بچوں کی نظر اتاری تھی ان کی جوڑی اسمان سے اتری خوبصورت جوڑی لگتی تھی وہ دونوں ساتھ مکمل لگتے تھے کاش وہ دونوں الگ حالاتوں میں ملے ہوتے ازبک کی موت اور بدلہ ان کے

بیچ نہ ہوتا جو ان کو چاہ کر بھی اس طرح کا قریب نہیں ہونے دے سکتا تھا جس طرح کا وہ دونوں ہونا ڈیزرو کرتے تھے!! خیر وقت جانتا تھا آگے کا نیاز !!

کیسی ہو میری. جان!! امیرہ بیگم مریم کے پاس اتے بیڈ پر بیٹھی تھی

میں ٹھک ہُوں اپ کیسی ہیں؟؟مریم انہیں دیکھ بولی جبکہ اس دوران اریان ریڈی ہو رہا تھا

کرم اللہ کا !! انہوں نے مریم کے چہرے پر ہاتھ رکھ کہا اب اریان چینجنگ روم میں جا چکا تھا

پھپو جان!! جب مریم نے انہیں اداسی سے پکارا

جی!! انہوں نے مریم کو دیکھا تھا

مجھے بابا لالا اپی مما سب کی بہت یاد آرہی ہیں!! مریم اُداسی سے اُن کے سینے پر سر رکھتی بولی کافی وقت ہو چکا تھا اب مریم کو اپنے گھر والوں کی یاد ارہی تھی!!

جبکہ مریم کی بات پر امیرہ بیگم خاموش رہی تھی وہ بولتی بھی کیا؟؟

پھپھو جان؟؟انہیں خاموش دیکھ مریم نے پھر سے استفسار کیا جب انہوں نے فورا مریم کو دیکھا جو چہرے پر معصومیت سجائے انہیں ہی دیکھ رہی تھی

تھوڑی دیر بعد اریان چینجنگ روم سے باہر ایا تھا!!

مریم اٹھو اور ریڈی ہو جاؤ کہی جانا ہیں ہمیں !! اریان کی سرد آواز کمرے میں گونجی تھی اُس کا چہرہ ہمیشہ کی طرح سنجیدہ تھا !! جب کے اُس کی آواز پر امیرا بیگم سمید مریم نے بھی اُسے حیرت سے دیکھا تھا !!

یقینا اریان کی یہ بات ان دونوں کے لیے حیرت کی حامل تھی اریان یقینا اسے کہیں بھی لیے نہیں جاتا تھا!!

امیرا بیگم حیرت کی دنیا سے نکل کر گہرا مسکرائیں تھی جبکہ مریم تو گویا حیرت کی دنیا میں ڈوب بھی چکی تھی

مریم جاؤ ریڈی ہو کر آؤ نا بچے !!اُسے اب تک اریان کو دیکھتا پاکر وہ مریم کو دیکھ بولی

جب مریم حیرت کی دنیا سے باہر ائی

ک۔کہا جانا ہیں ؟؟ مریم نے اریان کو دیکھ کہا

جتنا کہا ہیں فلحال اتنا کرو!! وہ محض اتنا کہتا اپنا موبائل ڈریسنگ سے اٹھائے دروازے کی اور بڑھتا کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا!!

مریم جاؤ جلدی ریڈی ہو کر آؤ !! امیرا بیگم مسکرا کر بولی جب مریم بھی نرمی سے اسباب میں سر ہلاتی اٹھ کر فریش ہونے باتھ روم میں بند ہوئی تھی!

امیرا بیگم مسلسل مسکرا رہی تھی!! وہ تو یہی چاہتی تھی کہ اریان اور مریم ایک دوسرے کے قریب اجائیں!!

مریم اگلے دس منٹ میں مکمل ریڈی تھی گھٹنوں تک اتی ڈھیلی ڈھالی سی خوبصورت کرتی میں ملبوس نیچے کیپری کے ساتھ بالوں کو کھلا چھوڑے ہمیشہ کی طرح میک اپ کے نام پر پنک لپسٹک لگاے وہ بالکل تیار تھی!!

میک اپ کر لو نا اور بچے !! امیرا بیگم اسے دیکھ بولی

نہیں پھوپو جان ایسے ہی ٹھک ہیں اس سے زیادہ میک اپ میں مجھے بہت الجھن ہو گی!! مریم نے نفی میں سر ہلایا امیرا بیگم نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا جہاں لڑکیوں کو میک اپ کا شوق ہوتا تھا وہاں مریم ان سے بالکل مختلف تھی اسے میک اپ کا شوق نہیں تھا بس لپسٹک لگانے کا شوق تھا جو ہمیشہ وہ لگاتی تھی!!

اچھا چلو آجاؤ!! اُس کا دوپٹہ اُس کے سر پر اچھی طرح ڈالتے پھر اُس کی شال اُس کے گرد پھیلاتا امیرا بیگم نے اس کا ہاتھ تھاما

پھوپو جان اس شال کی کیا ضرورت ہے؟؟ شول سے مریم کو بہت الجھن ہو رہی تھی اس لیے ہمیشہ کی طرح وہ اج الجھ کر بولی!!

ضرورت ہے بیٹا !! بغیر شول کے آپ حویلی سے باہر کیسے جاؤگی؟؟ امیرا بیگم نے اُسے دیکھ نرمی سے کہا

پھوپو جان میں پیروں سے جاؤں گی نا!! وہ معصومیت سے جواب دینے لگی جب امیرہ بیگم کی ہنسی چھوٹی

بی بی سائی چھوٹی بی بی سائی کو شاہ سائی بلا رہی ہیں !! ملازمہ نے دروازے پر دستک دیتے انہیں اگاہ کیا کہ مریم کو اریان بلا رہا ہے

واؤ شاہ سائی!! مریم مسکرا کر بولی جب امیر بیگم جو اگے جانے لگی تھی رک کر اس کی بار پر اسے نہ سمجھی سے دیکھنے لگی

اپ نے پہلی بار سنا ہے؟؟ یہاں کے تمام ملازم اسی طرح اریان کو شاہ سائیں اور زریام کو چھوٹے سائی سے بلاتے ہیں!! امیرا بیگم اُسے دیکھ بولی

کتنا اچھا لگتا ہے نا اپ بھی تو اپنے ہسبنڈ کو شاہ سائی سے بلاتی ہے!! مریم مسکرا کر بولی جب امیرا بیگم نے مسکرا کر اُسے دیکھا

یہ سب اچھا ہیں؟؟ مریم کے چہرے پر پرسکون سی مسکراہٹ دیکھ انہوں نے سوالیہ نظروں سے پوچھا جب مریم نے فورا اسباب میں سر ہلایا!!

امیرا بیگم نے مسکرا کر اس کی پیشانی چمی پھر وہ دونوں کمرے سے باہر نکلے تھے !! کیونکہ امیرا بیگم جانتی تھی اریان کو انتظار پسند نہیں اگر مزید انتظار ہوتا تو یقینا اریان کا قہر مریم کو برداشت کرنا پڑتا!!

وہ دونوں نیچے اُتری تھی سامنے اریان زریام سے کچھ بات کر رہا تھا !!

لالا آپ کا بازو کیسا ہیں؟؟ زریام اریان کو دیکھ بولا

ٹھک ہیں تُو بتا کیا سوچا تُو نے پھر ؟ اریان اُسے دیکھ سوالیہ نظروں سے بولا

جب کے ذریام سمجھ چکا تھا کہ اریان کس بارے میں بول رہا ہے!!

م۔۔۔ابھی وہ بتانا شروع کرتا جب مریم کی آواز ائی

چلے !! مریم اریان کو دیکھ بولی اریان نے نظریں گھمائے اُسے دیکھا تھا جو شول میں چھپی اک نازک گڑیا لگ رہی تھی اُس کا چہرہ صاف نظر آرہا تھا جب کے سر پر دوپٹہ تھا

اریان نے سنجیدگی سے واپس رخ موڑا

کہی جارہے ہیں آپ لالا ؟ زریام نے سوالیہ نظریں لیے کہا

ہاں ایک بہت ضروری کام سر انجام دینا ہے!! اریان اُسے دیکھ بولا جب زریام فوراً اسباب میں سر ہلا گیا اب اریان باہر کی جانب بڑھا تھا جب کے مریم بھی پیچھے چلی تھی !!

گارڈ نے فورا اگے اتے اریان کو گاڑی کی چابی تھمائی جسے تھامتے اریان نے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی

گارڈ نے فرنٹ ڈور مریم کیلئے کھولا تھا جب مریم شکریہ ادا کرتی گاڑی میں بیٹھی ؛! اریان نے گاڑی سٹارٹ کرتے پارچ سے نکالتے منزل کو روانہ کی تھی

مریم نے کنکیوں سے اریان کو دیکھا جو بلیک ٹی شرٹ کے اوپر بلیک جیکٹ پہنے بلیک ہی پینٹ میں بڑا جاذب نظر آرہا تھا !! مریم کا دل زورو سے دھڑکا تھا ہمیشہ کی طرح اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی کچھ کہو یا نہ کہو یہ بات سچ تھی کہ اس کے چہرے پر سنجیدگی خوب ڈھاتی تھی!!

ہم کہا جارہے ہیں؟؟راستے میں مکمل خاموشی تھی یا مریم نے خاموشی کو توڑا کیونکہ وہ بور ہو رہی تھی

جب پہنوچ جائینگے تو پتہ چل جائے گا !! اریان نے سامنے نظریں جمائے کہا مریم نے منہ بنایا تھا گاڑی اُس کی حویلی کے آگے ہی گزر کر جارہی رہی جوہی مریم نے منہ بناتے رخ شیشے کی جانب موڑا سامنے ضوریز شاہ کی حویلی دکھائی تھی

وہ جھٹکے سے سیدھا ہوکر بیٹھی تھی

بابا !! اُسے حویلی کے آگے ضوریز شاہ نظر آئے تھے جو حویلی میں داخل ہورہے تھے اس لیے دھیرے سے صحیح لیکن مریم کے لبوں نے حرکت لی تھی

اُس کی آواز سنتے اریان نے گردن گھمائے اُسے دیکھا جو باہر دیکھ رہی تھی گاڑی کے شیشے بند نہیں تھے ورنہ یقیناً وہ نہیں دیکھ پاتی!!

سامنے ضوریز شاہ کو دیکھ اریان کے تصورات تنے تھے مریم کو اُنہیں دیکھتا پاکر اریان نے جھٹکے سے ہاتھ مار کر مریم کے سائڈ کا شیشہ اوپر چڑھایا تھا ضوریز شاہ مریم کو نہیں دیکھ پائیں تھے ! اپنے سائڈ کا شیشہ بند ہوتے تھے مریم نے جھٹکے سے اریان کو دیکھا

جو سرد نظروں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا !! شیشہ بند ہو جانے کے بعد کچھ بھی نظر نہیں اتا تھا !!

ی۔یہ کیوں بند کیا آپ نے کھولے نا اسے بابا تھے وہاں!! مریم اریان کو دیکھ نم آواز میں بولی

جب کے آریان نظرانداز کرتا ڈرائیونگ کی جانب متوجہ تھا!! جب سے مریم کا نکاح ہوا تھا اس کے بعد مریم پہلی بار حویلی سے نکلی تھی!!

پ۔پلز کھولے نا اسے !! مریم کی آنکھ سے اک انسوں ٹوٹ کی گرا تھا اُسے اپنے بابا کو دیکھ شدت سے رونے کا دل کیا تھا

اریان اب بھی نظرنداز کرتا گاڑی کی سپیڈ مزید بڑھا گیا تھا اُس کی حویلی کافی پیچھے چھوٹ چکی تھی اتنی کے اب پیچھے دیکھنے پر بھی نظر نہیں آرہی تھی لیکن پھر بھی مریم بار بار اسے شیشہ نیچے کرنے کا بول رہی تھی

ا۔۔ابھی مریم دوبارہ بولتی جب وہ دھاڑا

خاموش !! وہ ضبط کھوتا دھاڑا تھا ! مریم نے سہم کر اُسے دیکھا جس کا چہرہ سرخ پڑھ رہا تھا

وہ ضوریز شاہ کی نظر مریم پر پڑنے بھی نہیں دینا چاہتا تھا جس طرح وہ ازبک کی شکل دیکھنے کے لیے تڑپ رہا تھا اس طرح اس حویلی کے ہر فرد کو تڑپنا تھا!!

مریم اپنے انسوں صاف کرتی سیدھی ہوکر بیٹھی لیکن یقینا انسوں بار بار اُس کے چہرے سے گر رہے تھے!!

وہاں سے نکلنے کا بس یہی راستہ تھا ورنہ اریان کبھی بھی اس راستے سے نہ اتا وہ اس حویلی کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا!!

اُسے نفرت تھی ان سب چیزوں سے !! خیر باکی کا راستہ بھی گہری خاموشی میں کٹا تھا !! مسلسل گاڑی اک گھنٹے چلتی رہی مریم پریشان تھی اخر جا کہا رہے تھے جو اتنی دیر ہورہی تھی اب تو مریم کے انسوں بھی تھم چکے تھے !! وہ خاموشی سے گاڑی کی پشت سے ٹیک لگاے اپنے بابا کے بارے میں سوچ رہی تھی !!

وہ یہ تک بھول گئی تھی کے اُس کے باپ نے کس طرح اُسے کتنی آسانی ونی کر دیا تھا !!

اریان کی گاڑی جھٹکے سے اک جگہ رکی تھی !! مریم نے سامنے دیکھا جسے دیکھ وہ حیران ہوئی تھی

یہ علاقہ بالکل پہاڑوں میں تھا اس پاس کوئی ابادی نہیں تھی!!

اریان نے گاڑی انلوک کی وہ باہر نکلا تھا اُس نے مریم کے طرف اتے اُس کی طرف کا دروازہ کھولا

باہر آو!! اریان نے دروازہ کھولتے سرد لہجے میں کہا

ہ۔ہم یہاں کیوں آئے ہیں!! مریم ہنوز بیٹھے ہی استفسار کرنے لگی جب اریان گاڑی کے شیشے پر ہاتھ رکھ کے نیچے جھک کر اس پر جھکا

میں نے کہا باہر آؤ!! اریان اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کرتا غرایا مریم نے خوف سے آنکھیں بند کرکے کھولی

پھر نرمی سے باہر ائی !! اُس نے اس پاس نظریں دوڑائی !!

ی۔یہاں کوئی رہتا نہیں ہیں ؟؟ مریم اریان کو دیکھ بولی جو سامنے دیکھ رہا تھا

نہیں !! اریان نے لفظی جواب دیا

مریم نے آگے دیکھا تھا وہ جگہ جتنی اونچائی پر تھی اتنی خطرناک بھی تھی لیکن وہ دکھنے میں بہت خوبصورت بھی لگ رہی تھی!!

سامنے لگے اس ویران سی جگہ پر پھول دیکھ مریم کے لب مسکرائے تھے

اُس نے ہاتھ اگے بڑھا کر اک پھول توڑا!! پھر مسکرا کر اسے اپنے ناکے قریب کرتے سونگنے لگی اسے پھول بہت پسند تھے!!

اریان پیچھے مڑ کر اسے دیکھا تھا جو بالکل بچوں کی طرح پھول کو دیکھ مسکرا رہی تھی!!

اریان سنجیدگی کچھ لمحے اُس کا چہرہ دیکھتا رہا!

سر !! کسی آواز پر اُن دونوں نے اک ساتھ سامنے دیکھا تھا!!

مریم کو حیرت کے جھٹکے تو تب لگے جب بلیک ٹریک سوٹ میں ملبوس کچھ لوگوں کے ساتھ بیچ میں اُس نے احمد کو دیکھا جس کے ہاتھ دونوں پیچھے تھے اور چہرہ جھکا ہوا تھا!!

اریان مریم کی جانب متوجہ ہوا ہمیشہ کی طرح مریم سے شال سمبھالی نا گئی پھر مائنے خیز تیز ہواؤں نے اُس کی شال زمین بوس کرنے کی قسم کھائی تھی ابھی وہ بے ترتیب ہو کر نیچے کرتی جب اریان نے تھامی!!

اریان نے ٹھک سے اُس پر چادر سنجیدگی سے ڈالی

مجھے لاپرواہیاں زہر لگتی ہیں!! اسے سنبھالو اب یہ تُم پر سے ذرا بھی نہ ہٹے!! اُس کے کان کے قریب جھکتے وہ دھمی آواز میں غرایا

جب مریم نے فوراً اپنی شول درست کرتے مضبوط ہاتھوں میں پکڑا!! اریان اب واپس سامنے کی جانب متوجہ ہوا

ا۔احمد لالا !! مریم کی آواز پر احمد نے نظریں اٹھائے سامنے دیکھا تھا

مریم !! احمد کے لبوں سے لفظ ادا ہوا

خبردار !! خبردار جو اپنی گندی زبان سے اُس کا نام لیا تو !! اریان دھاڑا تھا

تم پوچھ رہی تھی نا ہم کہاں اور کیوں جا رہے ہیں؟ اج تمہارے اس لالا کا آخری دن ہیں !! اج یہ اپنی اصل جگہ پوہوچ جائیگا ! جس بے دردی سے تُو نے میرے ازبک کی جان لے کر اسے مجھ سے چھینا تھا!! اس سے کئی گنا زیادہ بے دردی سے تیری جان لوں گا میں!! اریان کی آنکھوں میں وحشت اُتر رہی تھی

جب کے مریم نے اریان کی بات پر جھٹ سے اُسے دیکھا تھا مریم کو لگا اُس نے کچھ غلط سنا ہیں !!

ک۔کیا کہے رہے ہیں آپ؟؟ مریم نے اُسے دیکھ کہا

وہی جو تم نے سنا!! میں نے کہا تھا نا اس کی موت تمہاری آنکھو کے سامنے ہوگی اس لیے تم اس وقت یہاں موجود ہو اپنا دل مضبوط کر لو کیونکہ جس بے دردی سے تمہارا لالہ مرنے والا ہے اگر کمزور دل سے دیکھو گی تو مر جاؤ گی!! اریان سرد لہجے میں بولا اُس کی آنکھوں میں وحشت دیکھ مریم کا دل بند ہورہا تھا

ن۔نہیں !! پلز ایسا نہیں کریے گا !! مریم فوراً نفی میں سر ہلاتی بولی

یقیناً ایسا نہیں ہوتا اگر یہاں ہوتا !! موت کے بدلے موت میری زندگی کا یہی اصول ہے بس فرق صرف اتنا ہے کہ تکلیف دس گنا زیادہ ملے گی!! اریان پرسکون انداز میں بولا نظریں سامنے تھی

مریم کی آنکھوں سے تیزی سے انسوں بہے رہے تھے !! بچپن میں احمد اور اس کی بہت بنتی تھی ارہاب کے بعد وہ احمد کو اپنے دل سے لالا مانتی تھی!!

جب وہ امریکہ میں تھی تب بھی احمد کافی حد تک اُس کے کانٹیکٹ میں تھا وہ بھی اُسے اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح سمجھتا تھا اور یقینا اسی طرح پیار بھی کرتا تھا !! مریم تھی ہی اتنی پیاری اور معصوم ہر کسی کی محبت کے لائق تھی وہ!!

ل۔لالا !! مریم نے روتے ہوئے اُسے پکارا جب احمد نے دوبارہ نظریں اٹھائے اُسے دیکھا مریم کو روتا دیکھ احمد کے دل میں تکلیف اٹھی تھی

مریم نے قدم اگے کی جانب احمد کی طرف بڑھائے !! اُن دونوں کے بیچ زدا فیصلہ پہلے بھی نہیں تھا !! لیکن جو فیصلہ تھا اُسے وہ قدمو سے تے کر رہی تھی ؛

مریم خبردار جو تُم نے اک اور قدم اُس کی جانب بڑھایا!! اریان کی غراہٹ پر مریم کا اگلا اٹھتا قدم رکا مریم نے پیچھے اریان کو التجائی نظروں سے دیکھا جسے اریان نظرانداز کرچکا تھا

ابھی وہ احمد تک پہنچتی جب اریان نے اُس کی نازک کلائی اپنی سخت گرفت میں لے کر اُسے اپنی زبان کھینچا مریم جھٹکے سے اریان کے نزدک ہوئی تھی! اریان کے تمام آدمیوں کی نظریں نیچے اور چہرہ جھکا ہوا تھا وہ لوگ اوپر کا منظر دیکھنے سے قاصر تھے !!

م۔مجھے لالا سے ملنا ہیں پلز ملنے دیں!! مریم اپنی کلائی اُس کے ہاتھ سے چھڑواتی التجائے نظروں سے بولی!!

اریان خاموشی سے اُس کی کلائی اپنی سخت گرفت میں لیے سرخ آنکھوں سے احمد کو دیکھ رہا تھا جس کی نظریں مریم پر تھی

آنکھیں نیچے !! اریان اُسے دیکھ قوت سے دھاڑا احمد نے جھٹکے سے اپنی نظریں نیچے کی تھی ؛! اب اُن سب کی نظریں نیچے جب اریان مریم کی جانب متوجہ ہوا جو ملسسل اپنی کلائی اس کے ہاتھ سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی!!

میرا دماغ خراب مت کرو مریم !! سیدھی کھڑی ہو کر مہز دیکھنے کا کام کرو جس کیلئے تمہیں یہاں لایا گیا ہیں !!! اریان اُسے دیکھ اپنے ہر لفظ پر زور دیتا بولا

ن۔نہیں مجھے نہیں لگتا احمد لالا کسی کا قتل کرسکتے ہیں !! پلز آپ ایسا نہیں کریں اُن کے ساتھ!! مریم اسی التجائے نظروں سے دیکھتی بولی جب اریان کے چہرے پر تنزیہ مسکراہٹ نے اپنی جگہ لی!!

ہر قاتل کے چہرے پر نہیں لکھا ہوتا کے وہ قاتل ہیں !! غلطی کی ہے تو غلطی کی سزا بھی ملے گی!! جو محض موت ہے!! اس کو موت کے گھاٹ اتار کر سکون میرے اندر اُترے تھے ازبک کے موت کی وہ جلتی اگ اس کو تڑپتا ہوا دیکھنے سے پوری ہو گی!! اتنا انتظار کیا ہے میں نے صرف اس وقت کے لیے جب اس کی موت میرے سامنے ہو گی !!

اج جس بے دردی سے اس کی چاند نکلے گی یہاں کے پرندے بھی کانپ جائیں گے!! دیکھنے کی ہمت ہیں تو دیکھو!! اریان اُسے اپنے نزدک کرتا بولا اریان کی آنکھوں میں وحشت مریم کو سب بیان کر رہی تھی کہ جب وہ کہہ رہا ہے وہ کرے گا بھی!!

اریان نے اُس کی کلائی چھوڑ کر اُسے اپنے پیچھے کیا !! پھر اپنی ہاتھ اگے بڑھایا جب ساحل نے آکر اک چاقو اُس کے ہاتھ پر رکھا جو چھوٹا تھا لیکن کتنی دھار کا تھا وہ دیکھنے سے معلوم ہورہا تھا !!

اُس کے ہاتھ میں وہ دھار والی چیز دیکھ مریم کی سانسیں تھمی تھی جب کے آریان اُس چاقو کو اپنے سامنے کر گیا تھا !!

نظریں احمد پر موجود تھی !!

اس کی نظروں کے تعاقب میں احمد کو دیکھتے مریم نے خوف بھری نگاہ سے اریان کو دیکھا تھا جو سامنے کی جانب متوجہ تھا

اریان نے اک قدم آگے بڑھایا تھا جب پیچھے سے مریم نے اُس کا ہاتھ طاقت سے تھاما

ن۔نہیں پلز !! اپ اُنہیں نہیں مارے!! مریم نے اُس کا ہاتھ تھامے کہا تھا مریم کا دل بند ہونے کو تھا

اریان کی وحشت زدا نظروں سے مریم کو دیکھا اسے بار بار احمد کا سائڈ لیتے دیکھ اریان کا دماغ خراب ہو رہا تھا!!

مریم آواز نا ائے مجھے تمہاری !! اریان اُسے دیکھ بولا جب مریم نے نفی میں سر ہلایا

پلز نہیں!! وہ روتے ہوئے بولی وہ آپکو گرفت اریان کے ہاتھوں پر مزید مضبوط کر رہی تھی اس کا دل ماننے کو تیار ہی نہیں تھا کہ احمد بھی کبھی کسی کو قتل کر سکتا ہے وہ تو کتنا اچھا تھا!!

مریم یہ خطرناک منظر نہیں دیکھ سکتی تھی !!

اریان نے اُس سے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا جب مریم نے مزید گرفت سخت کری؛؛

میرا ہاتھ چھوڑو!! اریان اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا جب مریم نے نفی میں سر ہلایا

اریان نے ضبط سے آنکھیں بند کرکے کھولی پر اک جھٹکے سے اپنا ہاتھ اُس کی گرفت سے آزاد کیا پھر قوس بھاری قدم لیتا اُس کی جانب بڑھنے لگا !!

ن۔نہیں !! مریم نے تیزی سے اتے دوبارہ اریان کی کلائی تھامی تھی خوف سے اُس کا وجود لزر رہا تھا

اریان نے بنا اُسے دیکھے احمد کو اپنے سامنے کیا !!

دیکھا تمہاری بہن تمہارے لیے کتنا تڑپ رہی ہے ؟حالانکہ تمہارے بدلے میں وہ ونی ہو کر جہنم کی زندگی میں ائی تھی!! اس پر اس طرح کے ظلم نہیں ہوئے نا اس لیے وہ اس وقت تمہارے لیے رو رہی ہے!! پتہ ہے کیوں نہیں ہوئے؟کیونکہ میرے دل میں جلتی آگ مہز تجھے تڑپتا دیکھنے سے کم ہونی تھی!! اج وہ وقت اگیا ہے!! پورے دو مہینے ہو چکے ہیں اج میرے ازبک کو مجھ سے دور ہوئے!!

60 دن 26 گھنٹے 13 منٹ اور دو سے سیکنڈ پہلے تُو نے اپنے ان غلیظ ہاتھوں سے ازبک کی جان لی تھی نا ؟؟ اب کیا خیال ہے پہلے تیرے ہاتھوں سے ہی شروع کیا جائے!! تڑپ کیا

ہوتی ہے اب تُو دیکھے گا!! ہر ایک لمحہ گن کر گزارا ہے میں نے صرف اس وقت کے لیے جب تُو میرے سامنے ہو گا اور تیری موت میرے ہاتھوں میں!! پہلے سوچا تھا تُجھے زندہ زمین میں دفن کروں گا لیکن اتنی اسان موت نہیں دے سکتا!! تڑپنا بھی تو بنتا ہے زندگی کی فریاد کرنا بھی تو بنتا ہے!! اریان اُس کے چہرے پر غرایا تھا اُس کا ہر لفظ اُس کی وحشت بیان کر رہا تھا !!

جب کے مریم بری طرح لذر رہی تھی ؛! اریان نے چاقو احمد کی گردن پر رکھا تھا جب کے مریم کی آنکھیں باہر انے کی ہوئی تھی !!

ن۔نہیں !! مریم روتے ہوئے چیخی اُس نے اریان کا ہاتھ پیچھے کرنا چاہا اریان نے اپنی وحشت زدا نظریں دائے جانب کیے اُسے دیکھا تھا جو بری طرح رو رہی تھی !!

اریان اُس کے کان کے قریب جھکا !!

اج کچھ بھی ہو جائے کوئی مجھے نہیں روک سکتا!! نا اج تک مجھے کوئی میرے فیصلے پر روک سکا ہے اور نہ روک سکے گا اور تم تو بالکل نہیں اپنی یہ نازک مزاحمتے روک دو مریم ورنہ مجھے تمہارے لیے بھی وحشی بننے میں وقت نہیں لگے گا!! اور میری وحشت تم برداشت نہیں کر پاؤ گی!! اریان اُسے بار بار مزاحمت کرتے دیکھ اُسے دیکھ ضبط سے بولا

پلز م۔مت کریں ایسا ؛! مریم اب بھی اپنی بات پر قائم تھی وہ اریان کی شرٹ سینے سے اپنی ننھی مٹھیوں میں جکڑے اُسے احمد کی جان لینے سے روک رہی تھی ؛!

مریم اریان کا ہاتھ تھامے اُسے آگے کی جانب لانے جو کوشش کر رہی تھی لیکن اریان اپنی جگہ سے ذرا سا بھی نہ ہلا!!!

پھر گہرا سانس لے کر اریان خود تھوڑا اگے ایا تھا !!

مریم نے نا محسوس انداز میں احمد کو کچھ اشارہ کیا تھا اریان کے سارے ادمیوں کی نظریں نیچے تھی!

احمد اُس کا اشارا سمجھ رہا تھا جب کے آریان نے اُس کی کن اکھیوں کو دیکھا پھر اُس کی سمت میں احمد کو!! اریان سمجھ چکا تھا مریم اسے کچھ اشارہ کر رہی ہے!!

اور مریم اسے کیا اشارہ کر رہی ہے اریان وہ بھی سمجھ چکا تھا وہ اریان شاہ تھا ہر چیز کو دیکھ کر جاننے میں اسے لمحہ نہیں لگتا تھا!!

اُسے احمد کو اشارے کرتے دیکھ اریان نے اپنی ایبرو اٹھائی اور انے والی تنزیہ مسکراہٹ کو روکا !! وہ اُسے دیکھ رہا تھا جب کے آریان نے چہرہ جھکایا

پھر دل میں تین تک کی گنتی گنے اک کہنے کی دیر تھی کے احمد تیزی سے پیچھے کو بھاگا تھا !! اریان نے مڑ کر اُسے دیکھا جو تیزی سے بھاگا تھا اریان کا دلفریب بلند قہقہ وہاں گنجا تھا

اُس کے قہقہ پر مرہم نے جھٹ سے اُسے دیکھا تھا اسے ہنستا دیکھ جہاں مریم کا دل دھڑکنا بھولا تھا وہیں اس سچویشن میں ہنستا دیکھ مریم کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا!! وہ ہنستے ہوئے بے حد خوبصورت لگ رہا تھا اگر حالات کوئی اور ہوتے تو مریم اس کی مسکراہٹ میں کھو جاتی ہے لیکن ابھی اس کا ہنسنا اُسے خطرے کی گھنٹیاں بجتی سنائی دے رہا تھا !!

ا۔آپ ہنس کیوں رہے ہیں ؟؟ مریم اُسے دیکھ بولی وہ جانتی تھی احمد بھاگ چکا ہے اس لیے وہ پرسکون سی تھی!!

تمہاری معصومیت پر جانم!! تم کیوں اتنی معصوم حرکتیں کرتی ہو؟؟ اریان اپنی ہنسی روکتا اُسے دیکھ سرخ چہرے کے ساتھ بولا ہنسے کی وجہ سے اُس کا چہرہ سرخ ہوتا مزید خوبصورت لگ رہا تھا !!

جب کے اُس کے "جانم" لفظ پر مریم کے قدم لڑکڑائے تھے کتنا حسین لگ رہا تھا یہ لفظ اُس کے لبوں سے !!

ک۔کیا مطلب !! مریم نے اپنی تیز ہوتی سانسوں کے درمیان پوچھا

مطلب یہ !! کے جہاں تُم نے اپنے لالا کو بھاگنے کا اشارا کیا ہیں اگے وہاں وال کینو ہے مطلب جانتی ہو؟؟ جسے تُم اُس دن کتاب میں پڑھ رہی تھی ہاں جاالا مکھی!!

اگر اس میں ایک بار وہ گر گیا تو زندہ جل جائے گا کیا تم اس طرح اس کی موت چاہتی تھی؟؟پہلے مجھے بتا دیتی اتنا وقت نا برباد کرتے !! فضول اتنا وقت ضائع ہو گیا میرا!! ویسا یہ موت بھی تکلیف سے دو چار ہیں؛!! کیا کہتی ہو؟؟ ٹھک کہے رہا ہوں نہ میں؟؟مطلب زندہ اگ میں جل کر تڑپ تڑپ کر مرنا انٹرسٹنگ!! ویری انٹرسٹنگ!! اریان اُسے دیکھ پرسکون انداز میں مسکراہٹ کے ساتھ بولا جب کے اُس کی بات پر مریم کے ہوش اڑے تھے!!

مریم نے بے یقینی سے اس راستے کو دیکھا جہاں سے ابھی ابھی احمد بھاگا تھا پھر مریم نے خوف سے اریان کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا !!

ن۔نہیں !! اُنہیں روکے !! مریم اریان کو دیکھ بولی

ارے تم نے خود ہی تو اسے بولا ہے جانے کا!! تمہاری مرضی تھی کہ وہ اس طرح مرے!!اریان ایبرو اٹھائے بولا

ن۔نہیں !! مجھے نہیں پتہ تھا وہاں وال کینو ہے!! مریم تیزی سے نفی میں سر ہلاتے بولی

اب تو پتہ چل گیا نا!!؟ اس کی چیخوں کا انتظار کرتے ہیں!! اریان پرسکون سا پہاڑ پر ہاتھ رکھ کھڑا ہوا !! اُس کے چہرے پر پرسکون مریم کو اپنی جان نکالتے محسوس کروا رہی تھی !!

ن۔نہیں مجھے جانا ہو گا اُنہیں روکنے !! مریم بھرائی آواز میں کہتی تیزی سے آگے بڑھی !!

اگر تمہارا اک قدم اور آگے بڑھا تو میں تمہاری جان نکال لونگا !! اریان وہی کھڑے اُسے دیکھ بولا جب مریم کا بڑھتا قدم رکا!!

اریان قدم لیتا اُس کی جانب ایا !!

جن کی موت قسمت میں لکھ دی جائے انہیں کوئی نہیں روک سکتا تمہارے اس لالہ کی موت بھی لکھ دی گئی ہیں!!

اریان اُس کے نزدک اتا بولا جب دوسری جانب سے احمد کی اک چیخ سنائی دی تھی اُس چیخ پر سب نے اک ساتھ پیچھے دیکھا تھا جس طرف احمد بھاگا تھا اسی طرف سے اس کے چیخنے کی اواز ائی تھی!

!Opppss

اُس کے چیخنے پر اریان مصنوعی ہمدردی چہرے پر سجائے مریم کو دیکھنے لگا جو اُس جانب دیکھ رہی تھی سے چیخ ائی تھی !!

میں۔۔مریم بری طرح رونا شروع ہوئی تھی وہ پھر سے آگے کو بھاگنے لگی جب اریان نے اُس کی کلائی پکڑ کر اپنی کباب کھینچی وہ اریان کے سینے کا حصہ بنی تھی !! اریان نے اُس کی کمر پر اپنی سخت گرفت کی !!

پ۔پلز اُنہیں بچا لیں !! مریم شدت سے رو رہی تھی !!

مرنے والے کو کوئی نہیں بچا سکتا !! اریان نے پر سکون انداز میں جواب دیا

م۔مجھے جانے دیں میں اُنہیں بچا لونگی!! مریم اُس کی گرفت اپنی کمر سے ہٹانے کی کوشش کرتے سسکتے ہوئے بولی

لیکن اریان کی گرفت ذرا نرم نا پڑی احمد کی اک اور چیخ وہاں سے سنائی دی تھی جب اریان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی اُس کی چیخ اُسے سکون دے رہی تھی

لگتا ہے کافی درد میں ہے تمہارا لالا !! وہ مریم کو دیکھ ہنوز ہمدردی سے بولا

جبکہ احمد کی ایک اور چیخ پر مریم کے رونے میں اضافہ ہوا تھا وہ اریان کے حسار میں مزاہمت کرتی نکلنے کی کوشش کرنے لگی!!

ا۔اُنہیں بچائے پ۔پلز !! مریم روتے ہوئے اُسے دیکھ بولی جب کے آریان کی نظریں سامنے تھی

پ۔پلز مت کریں ایسا !! مریم نے اریان کی شرٹ دونوں مٹھیاں میں جکڑے کہا

میں نے کیا کیا ہے؟؟ اریان اُسے دیکھ مصنوعی حیرت سے ہوا

ا۔اُنہیں بچائے !! اُنہیں کچھ ہوجائے گا پلز !! وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی مزید احمد کی چیخوں نے اُسے مزید مزاحمت کرنے پر مجبور کیا تھا وہ کسی بھی طرح اریان کے حصار سے نکل کر احمد تک پہوچنا چاہتی تھی !

اُسے اپنے سینے پر زور دیتے دیکھ اریان نے اُس کی دونوں کلائی اُس کی پشت پر باندھی!! اریان کی نظریں ہنوز سامنے تھی ! اُس کی چیخ تھوڑے فاصلے سے آرہی تھی!! منظر دیکھنے سے تو وہ لوگ قاصر تھے لیکن اوازیں اریان کو سکون دے رہی تھی وہ اسے تڑپتا ہوا دیکھنا بھی چاہتا تھا لیکن یقینا یہاں مریم کے موجود ہونے کی وجہ سے وہ نہیں گیا تھا !! کیونکہ مریم جس طرح رو رہی تھی وہ اپنے آپے سے باہر ہورہی تھی !! مسلسل اس کے لبوں پر یہی رٹ تھی کہ اریان اُسے چھوڑے اور احمد کو بچائے!! مریم احمد کے پاس جانا چاہتی تھی !!

اہ!! احمد کی درد ناک چیخ سنائی دی جو اب قدرے اونچی تھی !! اُس کی چیخ مریم کے وجود کو لذرا گئی تھی !! مریم نے ہچکیاں بھر کر روتے ہوئے اریان کی دیکھا جس کا چہرہ ہر جذبات سے آری تھا نظریں سامنے تھی

ک۔کوئی اتنا سفاک کیسے ہوسکتے ہیں !! وہ روتے ہوئے بولی

ہر کوئی نہیں!! صرف اریان شاہ اتنا سفاک ہو سکتا ہے!! اریان نے اُسے دیکھ اک مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا

م۔مجھے چھوڑے مجھے لالا کے پر جانا ہیں!! وہ دوبارہ روتے ہوئے کوششیں کر رہی تھی لیکن اریان نے اپنا حصار مزید سخت کیا تھا ؛!! وہ اریان کے سینے سے لگی کھڑی تھی اُس کے دونوں ہاتھ اُس کی پشت پر اریان کی گرفت میں تھے !!

کافی دیر تک رونے کے بعد وہ نڈھال پڑ رہی تھی نڈھال پڑتے ہوئے اس نے اپنا چہرہ اریان کے سینے پر گرایا تھا انسو مسلسل انکھوں سے بہے رہے تھے جبکہ ہچکیاں تیزی سے ابھر رہی تھی!!

اُس کا وجود اُس کی باہوں میں لزر رہا تھا ؛! وہ مسلسل خود کو اس سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی!! بار بار وہ اریان سے منت بھرے لہجے میں احمد کو بچانے کا کہے رہی تھی !! لیکن وہ سفاک بنا کھڑا تھا اُس کے چہرے پر کسی قسم کے جذبات نہیں تھے !! وہ ہر چیز فراموش کیے سامنے دیکھ رہا تھا

تمہارے لالا کی چیخیں بند ہو گئی لگتا ہے بیچارا مر گیا!! اُس کے کان کے قریب جھکتے اریان سنجیدگی سے بولا جب کے اُس کی بات سنتی مریم بے سمجھتا پھر اوازوں سے رونا شروع ہوئی تھی !!

اب اُس میں اتنی بھی ساخت نہیں تھی کے وہ حل پاتی وہ رو رو کر خود کو نڈھال کرچکی تھی !! اریان نے نرمی سے اُس کے ہاتھ آزاد کیے لیکن وہ اب بھی ایسی کھڑی چھوٹی چھوٹی

سسکیاں بھر رہی تھی!! اُس کا سر اریان کے سینے پر تھا شاید وہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت فل وقت کھوچکی تھی!!!

اریان اُس کا ہاتھ تھامے گاڑی کی جانب بڑھا وہ بھی مرے قدموں کے ساتھ اس کے ساتھ چلی جا رہی تھی!!

اریان نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتے اُسے بٹھایا!! پھر اکر ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی مریم ہنوز بیٹھی رو رہی تھی !! اس کے علاوہ وہ اپنی بے بسی پر اور کیا ہی کرتی؟؟

اریان پرسکون تھا آریان نے اکر ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی !!!

م۔مجھے نیچے اُتارے مجھے لالا کو دیکھنا ہیں !! مریم روتے ہوئے بولی

مرے ہوئے کو دیکھو گی؟؟ اُس کی لاش کی ایسی حالت نہیں ہوگی کے تُم دیکھ پاؤ!! پہلے اپنا دل تھوڑا مضبوط کر لو پھر انا!!! اریان سنجیدگی سے کہتا گاڑی سٹارٹ کرچکا تھا !! مریم اُس کی بات پر مزید شدت سے روئی تھی !!

اور اریان گاڑی سٹارٹ کرتا گاڑی منزل کو روانہ کرچکا تھا !!

گاڑی روکے !! مریم اپنے انسوں صاف کرتی اریان کو دیکھ بلند اواز میں بولی اس کی اواز تھوڑی اونچی تھی!!

اریان نے نظر انداز کرتے گاڑی منزل کی جانب بڑھائے رکھی !!

اپ ایسا کیسے کرسکتے ہیں میرے لالا کے ساتھ!! وہ بے یقینی سے بولی

مجرم کی سزا موت ہی ہوتی ہے!! اریان سرد لہجے میں استفسار کیا

وہ مجرم نہیں ہے!! میں یقین نہیں کر سکتی کہ وہ کسی کی جان لے سکتے ہیں اپ گاڑی روکے مجھے ان کے پاس جانا ہیں مجھے اپ کے ساتھ نہیں جانا!! وہ قوت سے چیخی تھی

آواز نیچے !! اپنا ضبط کھوتا وہ بھی دھاڑا تھا کہاں پسند تھا اسے اپنے سامنے کسی اونچی اواز میں بات کرتے سننا!!

اُس کی دھاڑ پر مریم کے انسوں میں مزید روانگی ہوئی تھی وہ کسی بھی طرح یہاں سے نکلنا چاہتی تھی!!

م۔میں آپ کو کبھی معاف نہیں کرونگی!! مریم روتے ہوئے بولی

تم سے معافی مانگ کون رہا ہے؟؟ اریان نے ایبرو اٹھائے کہا تھا

مریم نے ٹوٹتی انکھوں سے اریان کو دیکھا تھا جس کے چہرے پر پرسکونی تھی!!

م۔مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا مجھے میرے گھر جانہ ہیں !! بابا کے پاس !! وہ اریان کو دیکھ بولی

تمہیں لگتا ہیں یہ ممکن ہیں ؟ اریان نے الٹا سوال کیا تھا

م۔مجھے نیچے اُتارے مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ آپ نے میرے لالا کی جان لی ہیں !! وہ شدت سے بولی انسوں بنا رکے انکھوں سے بہہ رہے تھے احمد کی چیخے اب بھی اس کے کانوں میں گنج رہی تھی!!

وہ لوگ پہاڑی سے کافی دور اچکے تھے جہاں احمد مرا تھا!!

مریم چاہ کر بھی واپس نہیں جا سکتی تھی!!

اپنا دماغ خود درست کر لو کیونکہ اگر میں نے درست پر لگایا تو تمہیں طریقہ بالکل پسند نہیں ائے گا!! اریان ضبط سے بولا اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کچھ کر گزرے!!

مجھے اپ کے ساتھ نہیں رہنا مجھے گاڑی سے اتاریں آپ کی وجہ سے میرے لالا !! وہ روتے ہوئے اس سے آگے کا نہیں کہے پائی اریان نے ضبط سے لب بھینچے وہ زیادہ دیر خود پر ضبط نہیں رکھ سکتا تھا کیونکہ مریم اب اُس کا دماغ بری طرح خراب کر رہی تھی !!

اگر تم اب خاموش نہیں ہوئی تو اچھا نہیں ہو گا !! اریان نے اُسے دیکھ سرد لہجے میں کہا

نہیں ہو گی میں خاموش !! مجھے نیچے اُتارے مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ مجھے لالا کے پاس جانا ہیں! وہ روتے ہوئے لیکن غصے سے بولی اُس کی نظر میں اُس کے لالا کی موت کا ذمے داری اریان تھا جس کے ساتھ اب وہ نہیں جانا چاہتی تھی

م۔مجھے۔۔۔ابھی وہ دوبارہ بولتی جب اریان نے جھٹکے سے گاڑی روکی

ٹھک ہیں جاؤ اترو نیچے !! بیچوں بیچ گاڑی روکتے اریان سامنے نظر جمائے وحشت زدہ اواز میں بولا اس کا ضبط ختم ہو چکا تھا اب جو مریم چاہتی تھی وہ وہی کر رہا تھا!! جب مریم فوراً اپنی سائڈ کا دروازہ کھولتی باہر ائی!! باہر کا منظر دیکھ اس کی انکھوں میں خوف اترا تھا وہ علاقہ بالکل سنسان تھا دور دور تک یہاں پر کوئی ابادی نہیں تھی حد تک یہاں پر پہاڑ بھی نظر نہیں ارہے تھے بس جنگل ہی جنگل اگے کو دکھ رہا تھا!!

اریان کی انکھوں میں بھی غصے سے سرخی اتر رہی تھی!!

اریان نے بنا اُسے دیکھے گاڑی پھر سے سٹارٹ کی تھی!! اور پھر وہ اگلے لمحے گاڑی آگے بڑھا چکا تھا !!

مریم نے انسوں سے بھری آنکھوں سے گاڑی کو دیکھا پھر اِدھر ادھر دیکھنے لگی آس پاس کا دیکھتے اُس کی آنکھوں سے انسوں انے میں مزید روانگی ہوئی تھی !!

نہ وہ اگے جا سکتی تھی اور پیچھے تو یقینا نہیں!! خوف سے اس کا وجود لزر رہا تھا !! اُس نے خوف سے بھری آنکھوں سے اریان کی بلیک گاڑی کو جاتا دیکھا تھا جو جلد اُس کی نظروں سے اوجھل ہوچکا تھا !!

اچانک موسم کی خرابی ہونے لگی تھی خوف مریم کی رگ رگ میں سرایت کر رہا تھا وہ اُس سنسان جگہ کے بیچو بیچ اکیلے کھڑی تھی!!

ل۔لالا !! اُس نے بمشکل پکارا اب وہ بری طرح خوف سے رو رہی تھی جب اچانک بجلی کی کڑکنے کی آواز ائی

اہ!! وہ چیخی تھی اُسے بجلی کڑکنے سے بہت ڈر لگتا تھا !! اُس کے رونے میں مزید اضافہ ہوا تھا !!

ک۔کوئی ہیں!! وہ اپنا چہرا ہاتھوں میں گرائے بولی مریم اپنی جگہ سے ہل نہیں پا رہی تھی!!

اچانک ہلکی ہلکی بندے آسمان سے انا شروع ہوئی تھی پانی کی بوندوں سے ڈرتے مریم کے قدم پیچھے لڑکرائے تھے!!

وہ شدت سے رونے لگی !! اُسے اپنی موت کافی قریب سے نظر ارہی تھی!!

یہ اس کا اپنا فیصلہ تھا اور وہ اپنے فیصلے پر بھر کر پچھتا رہی تھی!!

ک۔کوئی ہیں؟ پ۔پلز ہیلپ!! مریم کے قدم پیچھے لڑکڑا رہے تھے ہچکیوں سے اس کا وجود لزر رہا تھا

اگلے لمحے بارش میں اضافہ ہوا تھا موسم کی خرابی کا صبح سے ہی بتایا جارہا تھا !!پھر کچھ دیر پہلے چلتی تیز ہواؤں نے اُس بات پر امین کہا تھا

بارش شروع ہونے پر مزید ماحول گھمبیر بنا تھا!! مریم پیچھے کو ہوتی دیوار سے جا لگی بارش کا تیز پانی اُسے بھگو رہا تھا ٹھنڈ کا موسم تھا اوپر سے خوف اسے کپکپانے پر مجبور کر رہا تھا

ش۔شاہ س۔سائی ..اُس نے خوف سے آنکھیں میچے شدت سے اریان کو یاد کیا تھا ! کیونکہ یہ بات تو جھوٹ لائے نہیں جھٹ رہی تھی کہ مریم اس کے ساتھ محفوظ محسوس کرتی تھی!! جب تک وہ اس کے ساتھ تھا اس جگہ کا خوف مریم کی رگ میں بھی نہیں گزرا تھا!!

اچانک اُسے کسی کے قدمو کی آہٹ سنائی دی وہ اہٹ جنگل سے آرہی تھی!!

مریم نے جھٹکے سے پیچھے مڑ کر جنگل میں دیکھا!! سامنے کا منظر دیکھ اُس کی آنکھیں باہر انے کو تھی

پینتھر !! جو اریان کے پینتھر سے تھوڑا مختلف تھا پالتو پینتھر سے کئی زیادہ خطرناک جنگل سے نکل کر ارہا تھا !!

ا۔۔۔مریم نے کچھ بولنا چاہا جب پینتھر کی جان لیوا دھاڑ سنائی دی

اہ!! اس کی دھاڑ پر مریم کی چیخ بلند ہوئی تھی پینتھر نے بغور اپنے خوبصورت شکار کو دیکھا!!

اُسے دیکھ پینتھر کی انکھوں میں چمک اتری تھی اج اسے اچھا شکار ملا تھا!!

پینتھر کا قدم اس کی جانب بڑھا تھا جب مریم نے قدم پیچھے اٹھانا شروع کیے!!

رونے میں مزید اضافہ ہوا تھا اس کا سر بری طرح چکرا رہا تھا!!!

مریم بمشکل پیچھے قدمو سے لڑکھڑاتی گئی یہ جنگل تھا اس میں یقینا اور بھی بہت جانور تھے!!

مریم ابھی پیچھے کو گرتی جب اس نے خود کو سنبھالا!! بارش تیزی سے ہو رہی تھی جو مریم کی انکھوں میں دھندلاہٹ کا سبب بن رہی تھی!! مریم بارش سے پوری طرح گیلی ہو چکی تھی؛!

پینتھر کو اپنی جانب اتا دیکھ مریم تیزی سے اگے کو بھاگی تھی اسے نہیں پتہ تھا وہ کس سمت میں بھاگ رہی ہے!! اس کے بھاگنے کی دیر تھی جب پینتھر نے بھی دوڑنا شروع کیا !!

مریم کو لگا تھا اج اُس کا آخری دن ہیں وہ خوف سے دو چار آگے کو بھاگ رہی تھی ساتھ پیچھے بھی دیکھ رہی تھی !!

اس سنسان راستے میں بارش ہوتی اک عجیب ماحول پیدا کر رہی تھی اوپر سے وہ چھاتا اندھیرا ماحول میں گرما گرمی کا سبب بن رہا تھا ؛!

ش۔۔شاہ۔۔اُس کے لبوں سے مہز یہی ادا ہورہا تھا اُسے اریان کی شدت سے یاد ارہی تھی یقیناً اگر وہ یہ زد نا کرتی تو ابھی یہ سب نا ہوتا !؛

مریم کی حالت خراب ہورہی تھی اوپر سے پیچھے اتے پینتھر کی غراہٹ اُسے زمین میں دھنسنے کی دعوت دے رہی تھی ؛!

سردی مزید بڑھتی جارہی تھی کیونکہ دل ڈھلتا شام میں مبتلا ہورہا تھا !!

اوپر سے بارش کی وجہ سے اندھیرا رات کی طرح لگ رہا تھا!!

ب۔بچاؤ م۔م۔۔۔مریم سے بولا تک نہیں جارہا تھا اُس کی شال سرک کر پتہ نہیں کہا گر چکی تھی اُس کے گلے میں اپنا باریک سا دوپٹہ تھا جو سر پر نہیں تھا!! یقینا گلے میں موجود بارش کی وجہ سے اُس کے کپڑوں سے چپکا تھا !!

مریم آگے کو بھاگ رہی تھی جب اُس کے قدم جھٹکے سے رکے اُسے اپنے سامنے اک عجیب سا شخص نظر ایا جو سفید چادر پہنے کھڑا تھا آنکھوں میں عجیب سے تصورات تھے !!

شاید وہ اس جنگلی پینتھر کا مالک تھا !!

پ۔پلز میری مدد کریں و۔وہاں!! مریم بری طرح ہانپتی کانپتی روتے ہوئے بولی جب کے وہ شخص عجیب نظروں سے چمک لیے مریم کو دیکھ رہا تھا

کبھی دیکھا نہیں ہیں اس سنسان علاقے میں اتنی خوبصورت لڑکی!! وہ اپنی بھاری آواز میں بولا اُس کی آواز میں بھی مکاری صاف محسوس ہورہی تھی

پ۔پلز اُسے میرے پاس انے سے روکے !!پینتھر کو بڑھتے دیکھ مریم روتے ہوئے چیخی وہ بھاگتے بھاگتے کہاں اچکی تھی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی وہ کافی دیر سے بھاگ رہی تھی بارش کی روانگی میں مزید اضافہ ہوا تھا !!

اُس شخص نے اپنے پینتھر کو کچھ اشارہ کیا جس پر وہ رکا!! اور پھر کچھ لمحے مریم کو دیکھنے کے بعد واپس پلٹتا پیچھے کو جانے لگا!!

مریم نے سانس میں سانس ائی تھی وہ گہرے گہرے سانس بھر رہی تھی

یہاں کیا کر رہی ہو تم بیوٹی فل لیڈی!! وہ مریم کو دیکھ بولا مریم نے جلدی سے اپنا دوپٹہ اتار کر سر پر پہن کر اُسے اچھی طرح خود پر ڈالنا چاہا جس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہوئی تھی سامنے موجود شخص کے چہرے پر عجیب مسکراہٹ ائی تھی

م۔میری مدد کریں م۔مجھے اپنا فون دیں پلز مجھے کول کرنی ہیں!! وہ اُس شخص کو دیکھ بولی

کسے کول۔کرنی ہیں ؟ وہ سوالیہ نظروں سے بولا

ا۔آپ پلز مجھے فون دیں !! وہ روتے ہوئے بولو

اتنی جلدی بھی کیا ہیں؟؟اب یہاں اگئی ہو تو اپنا دیدار تو ٹھیک سے کروا دو!! ویسے بھی یہاں اتنی خوبصورت لڑکیاں کا بھی اتی نہیں تم پہلی ہو!! وہ ہنستا ہوا بولا اور مریم کو اس کا ہنسنا زہر لگ رہا تھا

مریم نے مزید اپنا دوپٹہ خود پر اچھی طرح لیا !! اُسے عجیب نظروں سے خود کی جانب دیکھتا پاکر مریم کو مزید خوف نے اگہرہ تھا !!

م۔میں جارہی ہُوں!! وہ گہرے سانس لیتی جانے لگی

اتنی جلدی کیا ہیں بیوٹی فل لیڈی ؟ وہ مریم کے سامنے آکھڑا ہوا تھا مریم کی آنکھوں میں خوف کے زلزلے اباد تھے!!

اُس نے اپنا ہاتھ مریم کے اگے بڑھایا تھا یقیناً اُسے چھونے کیلئے !!

ن۔نہیں !! مریم نے قدم پیچھے لیے تھے !! وہ روتے روتے نڈھال ہوچکی تھی مریم مسلسل قدم پیچھے لے رہی تھی جب کہ سامنے موجود شخص مسلسل قدم اس کے قریب لے رہا تھا!!

پیچھے کیوں جارہی ہو؟ میں نے تمہاری مدد کی ہے نا؟ وہ شخص اُسے دیکھ بولا مریم کو اُس کی آواز سے جھرتی وہ غلاظت زمین میں زندہ دفن ہونے اسے زدا خطرناک لگ رہی تھی !!

پ۔پلز م۔مجھ سے دور رہے !! مریم روتے ہوئے بولی وہ شخص مریم کے قریب پہنچ چکا تھا!!

حد سے زدا سردی کی وجہ سے مریم اپنے ہوش کھو رہی تھی اُس میں مزید ہمت نہیں تھی کچھ بھی کرنے کی اُس شخص نے پھر سے اپنا ہاتھ مریم کو چھونے کیلئے بڑھایا مریم نے روتے ہوئے کچھ کرنا چاہا ابھی وہ مریم کو چھوتا جب اس کا ہاتھ کسی بھاری ہاتھ میں طاقت سے تھاما گیا تھا !!

اہ!! وہ سسکتا جھٹکے سے اوپر دیکھنے لگا جہاں سامنے اریان اُس کا ہاتھ اپنی پوری طاقت میں تھامے اُسے وحشت زدا نظروں سے دیکھ رہا تھا اریان کے چہرے کے تاثرات ایسے تھے مانو وہ سامنے موجود شخص کے ساتھ کچھ بھی کر گزرے گا!!

اہ۔۔میرا ہاتھ چھوڑو!! وہ سیسکتا ہوا بولا اسے اپنے ہاتھ میں بے حد تکلیف محسوس ہو رہی تھی کیونکہ اریان کی گرفت بے حد سخت تھی بارش کا تیز پانی ان تینوں کو نیچے بھگو رہا تھا بارش کی وجہ سے اریان کے بال اس کی پیشانی پر پھیلے تھے پیشانی پر پھیلے بالوں سے وہ گرتا پانی ایک خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا مریم نے جھٹکے سے اپنے دائیں جانب اریان کو دیکھا اریان کو دیکھ مانوں اُسے پوری دنیا مل گئی تھی سکون اس کی رگ رگ میں سرایت کرنے لگا تھا!! کیونکہ اب اسے معلوم تھا وہ بالکل محفوظ ہے!!

وہ جھٹکے سے روتے ہوئے اریان کے سینے سے لگی تھی !! اریان کے سینے سے لگتی وہ مزید پھوٹ پھوٹ کے روئی تھی اس وقت وہ اتنی خوف میں مبتلا تھی وہ یہ تک بھول گئی تھی کے کچھ دیر تک وہ اریان کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی اُسے دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی !!

اس کے ذہن میں اس وقت سوائے خوف کے اور کچھ نہ تھا!! اریان نے اُس شخص کا ہاتھ طاقت سے پکڑتے جھٹکے سے چھوڑا تھا وہ شخص اریان کے جھٹکے سے چھوڑنے کی وجہ سے دور جا کے گرا تھا !!

اریان نے اپنے سینے کی جانب دیکھا جہاں وہ اریان کے سینے سے لپٹی بری طرح رو رہی تھی !! کڑکتی بجلی نے اسے مزید اریان میں سمٹنے پر مجبور کیا تھا!؛ وہ لوگ اس وقت گاؤں سے بہت دور تھے!!

اریان نے جھٹکے سے اپنی جیکٹ اتاری مریم کو تھوڑا دور کرتے اُس مریم کے اوپر اپنی جیکٹ ڈالی تھی !!

اریان کی آنکھوں میں خطرناک حد تک سرخی تھی اُس نے دوبارہ اُس شخص کو دیکھا پھر مریم کو پیچھے کرتے اگے بڑھا!!

اریان نے اُسے گریبان سے پکڑ کر اٹھایا تھا !!

اُسے چھونے کی کوشش کیسے کی تُو نے ؟؟ اریان اُس کے چہرے پر وحشت زدا دھاڑا تھا اُس شخص کے معنی چھوڑا طبق روشن ہوئے تھے اس شخص نے مریم کو بالکل بھی نہیں چھوا تھا لیکن چھونے کی کوشش کی تھی!!

اور یہی بات اریان شاہ کو جنونی بنانے کیلئے کافی تھی !!

اریان نے شدت سے پنچ اُس کے چہرے پر مارا تھا اُس شخص کے ساتھ مریم کی چیخ بھی بلند ہوئی تھی اُسے ایسی چیزوں سے ویسے ہی خوف اتا تھا!!

اریان نے اگلے لمحے اپنی پسٹل کی تمام گولیاں اُس کے وجود میں اتاری تھی !!

میری نظر میں غلطی کی یہی سزا ہیں !! اور تُو تو پھر گناہ کرنے چلا تھا !! اریان غراتا جھٹکے سے اُسے پٹھک چکا تھا !!

جب کے گولیوں کی آواز اور سامنے کا دل دہلا دینے والا منظر مریم کی چیخے نکل وہ چکا تھا !!

مریم نے بے یقینی سے اُس مرے ہوئے شخص کو دیکھا پھر بے یقینی سے اریان کو دیکھا جو اپنے ہاتھوں پر لگا خون بارش کے پانی سے جھاڑ رہا تھا !

اور پھر یہ اخری منظر تھا جو مریم نے دیکھا تھا اس کے بعد مریم کا سر بری طرح چکرایا اریان نے بھی جھٹکے سے اسے دیکھا تھا وہ سمجھ چکا تھا وہ بے ہوش ہو رہی ہے اریان تیزی

سے اس کی جانب بڑھا ابھی وہ زمین بوس ہوتی جب اریان نے اُس کے گرد حصار باندھ کر اُسے اپنے حصار میں قید کیا

اریان کی جیکٹ اُسے کور کرنے کیلئے کافی تھی اریان نے اپنی جیکٹ کا ہیڈ اُس سر پر پہنایا کیونکہ بارش کا تیز پانی اُس کے سر پر گر رہا تھا جو یقیناً ٹھک نہیں تھا !!

اریان نے ادھر ادھر دیکھا سردی بڑھتی جا رہی تھی لیکن بارش کے رکنے کا کوئی امکان نہیں تھا!! اریان نے مریم کو اپنی بانہوں میں اٹھایا مریم بے جان وجود کی طرح اُس کی باہوں میں اٹھی تھی !! اُس کو اٹھائے اب اریان آگے کی جانب بڑھ رہا تھا مریم کا وزن حد سے زدا ہلکا تھا !!

سمجھ پانا مشکل تھا کہ اس کے اندر کچھ ہے بھی یا نہیں؟

تیز بارش کا پانی مریم کو بانہوں میں اٹھانے کی وجہ سے مریم کے چہرے پر پڑھ رہا تھا اریان نے مزید جیکٹ ہیڈ اُس کے چہرے کے اوپر کیا تھا وہ پوری طرح اُس کے جیکٹ میں قید ہوئی نہایت خوبصورت لگ رہی تھی !!

اُس کا چہرہ زرد پڑھ رہا تھا بدن اُس کی بانہوں میں بری طرح کانپ رہا تھا !!

اریان آگے کو بڑھ رہا تھا ؛! تھوڑا دور چلنے کے بعد اریان کی گاڑی سامنے ہی دکھائی تھی اریان نے تیزی سے گاڑی کا دروازہ کھولا

مریم کا وجود سرد پڑھ رہا تھا ؛؛ اریان نے نرمی سے اُسے فرنٹ سیٹ بیک کرتے لٹایا!! اُسے احتیاط سے لٹاتے اریان نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی !!

موسم بہت خراب ہورہا ہیں!! اریان نے کہتے گاڑی اسٹارٹ کی ساتھ اپنا فون نکال کر سامنے کیا !!

ڈیم اٹ اسے بھی ابھی ختم ہونا تھا !! اپنے فون کو بند دیکھ وہ غصے سے چیخا اندھیری رات کی طرح چاندنی چھا چکی تھی حالانکہ ابھی رات نہیں ہوئی تھی شام کا وقت تھا لیکن ایسا لگ رہا تھا کہ ادھی رات ہو رہی ہے!!

اریان نے گاڑی آگے کو بڑھائی یہ راستہ اسی لیے ہی اتنا سنسان تھا کیونکہ یہ شہر اور گاؤں سے کافی دور تھا!! اور یہاں سے ان لوگوں کا گاؤں بہت دور تھا!!

اریان نے مریم کی بگڑتی حالت دیکھ گاڑی کو مزید رفتار میں اگے بڑھایا تھا !!

بارش میں لمحہ بہ لمحہ مزید اضافہ ہو رہا تھا!!

قریب پندرہ منٹ بعد اریان نے گاڑی اک ہوٹل کے آگے روکی تھی !! یہاں سے آگے جانا ابھی ٹھک نہیں تھا !!

اریان کو اپنی کوئی پریشانی نہیں تھی لیکن مریم کی حالت مزید خراب ہو رہی تھی اس کا چہرہ زرد پڑ رہا تھا اس لیے اریان نے سب سے پہلا جو ہوٹل ایا اس کے اگے گاڑی روکی اور تیزی سے گاڑی سے باہر ایا!

اریان نے مریم کی گاڑی کا دروازہ کھولا اور اُسے باہر نکالا !! مریم کو اٹھاتے اُس نے اپنا موبائل لیتے ہوٹل کو جانب قدم بڑھائے !! ہوٹل میں بھی بس کاؤنٹر پر لڑکی بیٹھی تھی !! بارش کی وجہ سے سب اپنے کمروں میں تھے

یہ ہوٹل سب سے زیادہ عالی شان تھا!! اوپر تک دیکھنے پر بھی اس کیا اخر معلوم نہیں ہوتا تھا !!

دیکھنے سے اس کی قیمتی معلوم ہو رہی تھی!! اریان نے مریم کو بانہوں میں بھرا اور اندر کی جانب بڑھا !

?Sir how can I help u

لڑکی نے اُسے دیکھ کہا جب نظر مریم پر پڑی جو ہوش سے بے گناہ تھی

کیا ہوا ہے انہیں ؟؟ وہ پریشانی سے کہتی ہے سے سے کاؤنٹر سے باہر ائی ابھی وہ مریم کو ہاتھ لگا کر دیکھتی جب اریان نے مریم کو اپنے نزدیک کیا

اپ مجھے روم کیز دیں!! اریان اُسے دیکھ بولا جب وہ شرمندہ سا ہوتی اپنا ہاتھ پیچھے کیے چابی نکالنے لگی اریان نے والٹ سے نکال کر کئی پانچ ہزار نوٹوں کی گڈی کاؤنٹر پر رکھی !!

نوٹ بلکل گیلے نہیں ہوئے تھے!! کیونکہ یہ پینٹ کی جیب میں محفوظ تھے اس کے باوجود بھی اریان نے اپنا کارڈ بھی نکالتے کاؤنٹر پر رکھا تھا!!

سر یہ ویسے بھی بہت زیادہ ہیں اپ کارڈ اپنا واپس رکھ سکتے ہیں!! لڑکی نے اریان کو دیکھ کہا

اریان بنا کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی کو دیکھ چابی اٹھاتا جانے لگا !!

Sir room no 56!!

اُس نے پیچھے سے آواز لگای تھی

اریان لفٹ میں داخل تھا !!

لفٹ ففتھ فلور پر جا رہی تھی!! جب اریان کی نظر مریم کے چہرے پر پڑی اریان نے اُس کے چہرے سے ہیٹ تھوڑا سا پیچھے کیا ؛؛ جب مریم کا چھوٹا سا چہرہ نظر انے لگا !!

ضدی لڑکی!! اریان اُسے دیکھتا بولا جب لفٹ کھلی اریان باہر ایا تھا سامنے ہی ۵۶ روم دکھائی دے رہا تھا اریان کمرے کا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا !!

کمرہ ہوٹل اور ہماری سوچ کے مطابق بے حد بڑھا تھا !! کافی اسپیس تھی کمرے میں بیچو بیچ بیڈ رکھا تھا !!

جو کنگ سائز تھا !! اریان نے اتے مریم کو اُس پر نرمی سے لیٹایہ !! پھر اُس پر رکھا وہ موٹا سفید کمبل اُس پر ڈالا مریم کے بے جان وجود میں گرمی کا احساس ہوا تھا اریان ریموٹ تھامتے کمرے کے تمام ہیٹر آن کرچکا تھا !!

وہ خود بھی بہت بھیگ چکا تھا لیکن اریان کی گاڑی میں اُس کے کپڑو کی اک آد جوڑی ہمیشہ موجود ہوتی تھی!!

جو اریان نے نیچے کاؤنٹر پر ٹیلیفون سے فون کرتے منگوائی تھی !!

اگلے لمحے اُس کے دروازے پر دستک دیتا لڑکا سوٹ دے کر جا چکا تھا!! اریان مریم کو دیکھتا باتھ روم میں بند ہوا !! پہلے اُس کا چینج کرنا ضروری تھا!! اریان شاور لیے اگلے کچھ منٹوں میں چینج کیے باہر ایا تھا ساتھ اُس کے ہاتھ میں باتھ روب تھا ؛!

اُس نے بیڈ کی جانب قدم بڑھائے !! کچھ پل وہ اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبائے مریم کو دیکھنے لگا !!

پھر اپنے ہاتھ میں موجود باتھ روپ میں دیکھا !!

تیری بیوی ہیں کچھ غلط نہیں ہو گا یہ!! دل سے آواز ائی

نہیں !! بلکل نہیں !! دماغ نے نفی کی تھی

مر جائیگی وہ!! دل نے پھر آواز لگای

مرنے دو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا !! دماغ نے جواباً کہا تھا

اگر فرق نہیں پڑتا تو کیوں دوبارہ اسے بچانے گئے تھے اگر فرق نہیں پڑتا تو کیوں اس ہوٹل میں اس وقت موجود ہو؟ اگر فرق نہیں پڑتا تو کمرے میں کیوں سارے ہیٹر ان ہیں حالانکہ تمہیں بالکل نہیں پسند ہیٹر میں لمحے بھی رہنا!! اگر فرق نہیں پڑتا تو اس کے وجود پہ تمہاری جیکٹ کیا کر رہی ہے؟ اور اگر فرق نہیں پڑتا تو تم اُس کیلئے یہ سب کیوں کر رہے ہو؟؟ اگر فرق نہیں پڑتا تو جو کام تم نے اپنی پوری زندگی کسی کیلئے نہیں کیا پھر وہ اس کیلئے کیوں کر رہے ہو؟؟ دل سے آواز ائی تھی اریان ساخت کھڑا تھا !!

اس نے محسوس کیا تھا جو وہ کافی دیر سے محسوس نہیں کر پایا تھا وہ کب سے سارے کام کر رہا تھا جیسے کہ مریم کو اچھی طرح کور کرنا ہیٹر بند کرنا اپنے کپڑے چینج کرنا تاکے مریم کو اُس سے ٹھنڈ نا لگ جائے !! وہ سب کچھ مریم کے لیے تو کر رہا تھا جو کام وہ کبھی نہیں کر رہا تھا اج وہ کرنے لگا تھا بنا خود کے بھی جانے !!

نہیں وہ بس مہز اک ہمدردی ہیں!! دماغ نے نفی کی

ہمدردی اور تمہارے اندر؟ اریان شاہ تم ایک سفاک انسان ہو تم ہمدردی کرنا نہیں جانتے !! دل نے کہا تھا

بس !! بہت ہوگیا !! اریان نے تیز اواز میں کہا

اگر اُسے جلد ان بھیگے کپڑوں سے آزاد نا کیا گیا تو مر جائیگی وہ!! اریان اُسے دیکھ رہا تھا جب دل نے آخری آواز لگائی

اریان نے گہرا سانس لیا پھر مریم کے چہرے پر بیٹھتا وہ زرد پن دیکھا اریان نے کمرے کی تمام لائیٹس بند کی تھے !!

پھر نرمی سے اُس کے نزدک ایا !!

اریان نے اُس کے اوپر سے کمبل ہٹایا تھا اندھیرے میں اُسے کچھ نظر نہیں آرہا تھا اُس نے اندازِ سے بلکل نرمی لیے اُسے کچھ لمحے میں باتھ روب میں قید کیا تھا !!

اُسے بانہوں نے اٹھا کر بیڈ کے دوسری جانب شفٹ کیا کیونکہ بیڈ کی ایک سائیڈ جس پر ابھی مریم سو رہی تھی وہ بھیگ چکی تھی!!

اریان نے وہاں سے کمبل ہٹایا وہ جلد خشک ہوجانی تھی کیونکہ کمرے میں ہیٹرز زورو شور سے چل رہے تھے!! اریان نے مریم کو نرمی سے بیڈ پر لٹایا !!

پھر اچھی طرح کمبل اُس پر ڈالا!! اُسے اچھی طرح پورے کمبل میں کور کرتے اب وہ پاس کھڑا دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اُسے دیکھ رہا تھا جس کا چہرہ اب اہستہ اہستہ زرد پن کھو رہا تھا کیونکہ کمرے میں ہیٹر چلنے کی وجہ سے پھر کمبل میں قید ہونے کی وجہ سے اسے کافی گرمائی میں محسوس ہو رہی تھی!!

اریان نے اپنا فون چارج پر لگا دیا تھا اریان نے گھڑی میں وقت دیکھا شام کے بعد بج رہے تھے اریان نے دوسری نظر کھڑکی پر ڈالی جہاں ایسا لگ رہا تھا کہ رات ہو رہی ہے!!

اریان نے فون کی جانب قسم بڑھائے فون تھوڑا چارج ہوچکا تھا اریان نے فون کھولتے سامنے کیے

امیرا بیگم اور زریام کی کافی کولز ائی ہوئی تھی یقیناً اتنی تیز بارش کی وجہ سے وہ لوگ پریشان ہورہے تھے!!

زریام بچے اریان نے کول اٹھائی ؟؟ موسم بہت خراب ہورہا ہیں!! اب تک نہیں ائے دونوں بچے!! امیرا بیگم پریشانی سے بولی

امی میں کب سے ٹرائی کر رہا ہوں لیکن لالا کا فون بند جا رہا ہے!! زریام نے جواباً کہا

اللہ خیر کریں میرے بچوں پر !! امیرا بیگم پریشانی سے بولی جب زریام۔کا فون بجا امیرا بیگم۔اور زریام نے اک ساتھ فون کو دیکھا تھا !!

لالا کا فون !! زریام نے کہتے فون کان سے لگایا جب کے امیرا بیگم کی جان میں جان ائی تھی!!

لالا کہا ہیں اپ لوگ ؟ موسم بہت خراب ہورہا ہیں!! اپ لوگ ٹھک ہیں نا ؟؟ زریام فون کان سے لگاتا بولا

ہاں زریام سب ٹھک ہیں!! یہ کہتے اریان نے بیڈ پر سوئی مریم کو دیکھا تھا

کہا ہیں اپ لوگ اور کب تک آئینگے ؟ اب کی بار امیرا بیگم بولی تھی

امی موسم بہت خراب ہورہا ہیں لگتا ہے۔رات بھر بارش ہوگی ! اس وقت گاؤں انا ممکن نہیں کیونکہ میں گاؤں سے بہت دور ہُوں!! صبح جیسے بارش رکے گی انشاءاللہ میں انے کی کوشش کرونگا !! رہی بات ابھی کہا ہونے کی تو ہم ہوٹل میں ہیں!! اریان نے فون پر نرمی سے ساری بات بتائی نظریں اب بھی مریم پر تھی !!

چلو شکر ہیں میرے بچے ٹھک ہیں!!بلکل ٹھک کیا اریان اپ نے ان حالات میں انا بلکل ٹھک نہیں !! روڈز پر بھی انے جانے والے کو رونا جارہا ہے کیونکہ تیز ہوائے رخ لے رہی ہیں اور پھر بارش کا زور !! امیرا بیگم خوشی کا کلمہ پڑھتی بولی

مزید دو تین باتیں کرتے اریان نے فون رکھا تھا !! اریان نے شیشے کے سامنے کھڑے ہوتے اپنے نم بالوں میں ہاتھ پھیرا !! پھر اپنے بال سکھاتے اُس نے اپنے بال بنائے !!

شیشے سے نظر آتے مریم کو دیکھ اریان نے گہرا سانس بھرا

تُو اریان شاہ ہی ہیں نہ ؟؟کیونکہ لگ نہیں رہا !! اریان خود کو شیشے میں دیکھ بولا اُسے خود یقین نہیں آرہا تھا وہ کیسے اک ونی میں ائی لڑکی کیلئے یہ سب کرسکتا تھا؟؟

کہی تمہیں اُس سے اٹریکشن تو نہیں ہورہی ؟؟ دل سے آواز آئی تھی

ہر گز نہیں !! اس دنیا میں کوئی ایسا پیدا نہیں ہوا کو مجھے اپنا اسیر کریں!! اریان شیشے میں دیکھ سرد لہجے میں بولا

لیکن مجھے لگتا تھا تُم سے تیرا سالا چھوٹی لڑکی پیدا ہوچکی ہیں!! دل کہا بعض انے والا تھا

شٹ آپ بلکل خاموش !! میں خود میں دل نہیں رکھتا !! میرا دل کسی کیلئے نہیں دھڑکتا !! یہ اٹریکشن پیار محبت یہ سب فلمی باتیں ہیں اصل دنیا میں خود مرجاؤنگا لیکن کبھی کسی سے محبّت نہیں کرونگا !! اریان سامنے دیکھ سرخ آنکھوں سے بولا

اور اگر محبت ہوگئی تو؟؟ سوال کیا گیا

یا تو اُس کی جان لےلونگا یا پھر اپنی !!اریان نے جواب ایا

اُف!! یعنی محبّت میں مرجانا یا مار دینا بہتر ہیں؟؟

ہر کسی کیلئے نہیں!! صرف میرے لیے !!اریان نے کہتے بالکنی کی جانب قدم بڑھائے تھے!!

تم کیوں پھر اُس کی پرواہ کر رہے ہو؟ دل نے سوال پوچھا تھا

کیونکہ اس کی جان خطرے میں ہے؟ اور میں اسے اتنی جلدی مرنے نہیں دے سکتا وہ ایک ونی میں ائی لڑکی ہے!! یہ بات سب بھول سکتے ہیں لیکن میں نہیں!! اریان بالکنی کے شیشے کے دروازے کے ار کھڑا ہوتا اسمان کو دیکھنے لگا جس پر زور و شور سے بجلیاں کڑک رہی تھیں!!

پیار بالکل ان بجلیوں کی طرح ہوتا ہے!! جیسے بارش تھمے گی یہ بھی کہی سوجائیگی!! پیار کرنے والے محض تکلیف کے اور کچھ نہیں اٹھاتے!!

زریام کو دیکھ لو!! پیار اک فضول چیز ہیں جس میں اریان شاہ کبھی نہیں پڑھ سکتا !! اریان نے آسمان کو دیکھ کہا تھا !! دل سے آواز انا بند ہوچکی تھی دماغ بھی خاموش ہوکر بیٹھ چکا تھا !!

کافی دیر وہی کھڑے رہنے کے بعد اریان نے بیڈ کی جانب قدم بڑھائے !!

مریم کی رنگت پر سرخیاں بکھر رہی تھی وہ جانتا تھا اُس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا اریان نے اگے بڑھتے!!

کچھ سوچ کر اُس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا اُسے بخار کم تھا !!

اریان نے ساتھ پر رکھا فون اٹھا کے نیچے کاؤنٹر پر کول تھی!!

?Yes sir how can I help u

کاؤنٹر سے آواز آئی

Fever cold medicine ,White sauce pasta & 2 cup coffee

روم نمبر 56 !! اگلے پانچ منٹ میں چاہیئے مجھے !!!

اریآن نے سنجیدگی سے کہتے فون رکھا اسے بھوک نہیں تھی اس لیے اریان نے اپنے لیے بس کافی منگوائی تھی !!

اریان سامنے صوفے پر بیٹھتا اپنا فون کھول چکا تھا !! ساحل کے میسج ائے ہوئے تھے جّن کا اریان نے جواب دیا تھا جب اگلے پانچ منٹ کے اندر اندر دروازہ بجا اریان نے فون سے نظریں ہٹا کر اوپر دیکھا !!

پھر کھڑا ہوتا دروازے تک پہنچا اریان نے دروازہ کھولا جب وہ اک ویلینگ ٹیبل۔پر تمام چیزیں لیے دکھائی دیا!!

اریان نے اُس کے ہاتھ سے وہ تھامی جب وہ تھینک یو سر کہتا وہاں سے گیا !!

اریان نے کمرے کا دروازہ بند کیا !!

یہ سارے کام اس نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں کیے تھے اس لیے اج کرتے ہوئے اسے کافی عجیب لگ رہا تھا!!

اریان نے قدم بیڈ کی جانب بڑھائے !! وہ مریم کو یقیناً اٹھانے کا ارادہ رکھتا تھا !!

اریان کچھ پل اُسے دیکھتا رہا!!

لڑکی اٹھو!! اریان اُسے دیکھ بولا لیکن یقیناً مریم نہیں اٹھی وہ گہری نیند میں سو رہی تھی !!

اریان اُس کے قریب جھکا !!

مریم !! اُس کے کان کے قریب جھکے اُس نے اُس کا نام پکارا مریم کی نیند ہلکی سی ٹوٹی تھی !

اٹھ جاؤ ورنہ میں اپنے طریقے سے اُٹھاونگا جو یقیناً تمہیں میرا طریقہ زہر لگے گا!! وہ اُس کے کان کے قریب جھکتا سنجیدگی سے بولا!!

مریم اب بھی گہری نیند سو رہی تھی!!

تمہیں پتہ بھی ہیں تم وہ پہلی شخص ہو جس کے سامنے میں اپنی بات ہر بار دہراتا ہوں اگر کوئی اور ہوتا تو ابھی یقینا زندہ نہ ہوتا!! اریان اُسے دیکھ ضبط سے بولا اُسے غصّہ ارہا تھا وہ مریم کو تین چار بار بلا چکا تھا لیکن مقابل نے لمبا سونے کی قسم کھا رہی تھی !!

مریم نیند میں کروٹ بدل چکی تھی وہ کافی حد تک ہلکا محسوس کر رہی تھی لیکن اب بھی اُسے اپنے وجود میں سوتے ہوئے بھی کمزوری کا احساس ہورہا تھا !!

اس کے کروٹ بدلنے پر اریان سمجھ چکا رہا اب وہ بے ہوش نہیں ہیں بس نیند میں گم ہیں !! مریم کا چہرہ سرخ پڑ رہا تھا یقینا بخار کی وجہ سے!! جس کی میڈیسن اریان نے منگوائی تھی جو یقینا مریم نے اٹھ کر ہی کھانی تھی جس کا شاید اُس کا دل نہیں کر رہا تھا یا اُس میں ہمت نہیں تھی کچھ معلوم نہیں تھا !!

گاڑی روکے !! مریم اپنے انسوں صاف کرتی اریان کو دیکھ بلند اواز میں بولی اس کی اواز تھوڑی اونچی تھی!!

اریان نے نظرانداز کرتے گاڑی منزل کی جانب بڑھائے رکھی !!

اپ ایسا کیسے کرسکتے ہیں میرے لالا کے ساتھ!! وہ بے یقینی سے بولی

مجرم کی سزا موت ہی ہوتی ہے!! اریان سرد لہجے میں استفسار کیا

وہ مجرم نہیں ہے!! میں یقین نہیں کر سکتی کہ وہ کسی کی جان لے سکتے ہیں اپ گاڑی روکے مجھے ان کے پاس جانا ہیں مجھے اپ کے ساتھ نہیں جانا!! وہ قوت سے چیخی تھی

آواز نیچے !! اپنا ضبط کھوتا وہ بھی دھاڑا تھا کہاں پسند تھا اسے اپنے سامنے کسی اونچی اواز میں بات کرتے سننا!!

اُس کی دھاڑ پر مریم کے انسوں میں مزید روانگی ہوئی تھی وہ کسی بھی طرح یہاں سے نکلنا چاہتی تھی!!

م۔میں آپ کو کبھی معاف نہیں کرونگی!! مریم روتے ہوئے بولی

تم سے معافی مانگ کون رہا ہے؟؟ اریان نے ابرو اٹھائے کہا تھا

مریم نے ٹوٹتی انکھوں سے اریان کو دیکھا تھا جس کے چہرے پر پرسکونی تھی!!

م۔مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا مجھے میرے گھر جانہ ہیں !! بابا کے پاس !! وہ اریان کو دیکھ بولی

تمہیں لگتا ہیں یہ ممکن ہیں ؟ اریان نے الٹا سوال کیا تھا

م۔مجھے نیچے اُتارے مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ آپ نے میرے لالا کی جان لی ہیں !! وہ شدت سے بولی انسوں بنا رکے انکھوں سے بہہ رہے تھے احمد کی چیخے اب بھی اس کے کانوں میں گنج رہی تھی!!

وہ لوگ پہاڑی سے کافی دور اچکے تھے جہاں احمد مرا تھا!!

مریم چاہ کر بھی واپس نہیں جا سکتی تھی!!

اپنا دماغ خود درست کر لو کیونکہ اگر میں نے درست پر لگایا تو تمہیں طریقہ بالکل پسند نہیں ائے گا!! اریان ضبط سے بولا اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کچھ کر گزرے!!

مجھے اپ کے ساتھ نہیں رہنا مجھے گاڑی سے اتاریں آپ کی وجہ سے میرے لالا !! وہ روتے ہوئے اس سے آگے کا نہیں کہے پائی اریان نے ضبط سے لب بھینچے وہ زیادہ دیر خود پر ضبط نہیں رکھ سکتا تھا کیونکہ مریم اب اُس کا دماغ بری طرح خراب کر رہی تھی !!

اگر تم اب خاموش نہیں ہوئی تو اچھا نہیں ہو گا !! اریان نے اُسے دیکھ سرد لہجے میں کہا

نہیں ہو گی میں خاموش !! مجھے نیچے اُتارے مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ مجھے لالا کے پاس جانا ہیں! وہ روتے ہوئے لیکن غصے سے بولی اُس کی نظر میں اُس کے لالا کی موت کا ذمے داری اریان تھا جس کے ساتھ اب وہ نہیں جانا چاہتی تھی

م۔مجھے۔۔۔ابھی وہ دوبارہ بولتی جب اریان نے جھٹکے سے گاڑی روکی

ٹھک ہیں جاؤ اترو نیچے !! بیچوں بیچ گاڑی روکتے اریان سامنے نظر جمائے وحشت زدہ اواز میں بولا اس کا ضبط ختم ہو چکا تھا اب جو مریم چاہتی تھی وہ وہی کر رہا تھا!! جب مریم فوراً اپنی سائڈ کا دروازہ کھولتی باہر ائی!! باہر کا منظر دیکھ اس کی انکھوں میں خوف اترا تھا وہ علاقہ بالکل سنسان تھا دور دور تک یہاں پر کوئی ابادی نہیں تھی حد تک یہاں پر پہاڑ بھی نظر نہیں ارہے تھے بس جنگل ہی جنگل اگے کو دکھ رہا تھا!!

اریان کی انکھوں میں بھی غصے سے سرخی اتر رہی تھی!!

اریان نے بنا اُسے دیکھے گاڑی پھر سے سٹارٹ کی تھی!! اور پھر وہ اگلے لمحے گاڑی آگے بڑھا چکا تھا !!

مریم نے انسوں سے بھری آنکھوں سے گاڑی کو دیکھا پھر اِدھر ادھر دیکھنے لگی آس پاس کا دیکھتے اُس کی آنکھوں سے انسوں انے میں مزید روانگی ہوئی تھی !!

نہ وہ اگے جا سکتی تھی اور پیچھے تو یقینا نہیں!! خوف سے اس کا وجود لزر رہا تھا !! اُس نے خوف سے بھری آنکھوں سے اریان کی بلیک گاڑی کو جاتا دیکھا تھا جو جلد اُس کی نظروں سے اوجھل ہوچکا تھا !!

اچانک موسم کی خرابی ہونے لگی تھی خوف مریم کی رگ رگ میں سرایت کر رہا تھا وہ اُس سنسان جگہ کے بیچو بیچ اکیلے کھڑی تھی!!

ل۔لالا !! اُس نے بمشکل پکارا اب وہ بری طرح خوف سے رو رہی تھی جب اچانک بجلی کی کڑکنے کی آواز ائی

اہ!! وہ چیخی تھی اُسے بجلی کڑکنے سے بہت ڈر لگتا تھا !! اُس کے رونے میں مزید اضافہ ہوا تھا !!

ک۔کوئی ہیں!! وہ اپنا چہرا ہاتھوں میں گرائے بولی مریم اپنی جگہ سے ہل نہیں پا رہی تھی!!

اچانک ہلکی ہلکی بندے آسمان سے انا شروع ہوئی تھی پانی کی بوندوں سے ڈرتے مریم کے قدم پیچھے لڑکرائے تھے!!

وہ شدت سے رونے لگی !! اُسے اپنی موت کافی قریب سے نظر ارہی تھی!!

یہ اس کا اپنا فیصلہ تھا اور وہ اپنے فیصلے پر بھر کر پچھتا رہی تھی!!

ک۔کوئی ہیں؟ پ۔پلز ہیلپ!! مریم کے قدم پیچھے لڑکڑا رہے تھے ہچکیوں سے اس کا وجود لزر رہا تھا

اگلے لمحے بارش میں اضافہ ہوا تھا موسم کی خرابی کا صبح سے ہی بتایا جارہا تھا !!پھر کچھ دیر پہلے چلتی تیز ہواؤں نے اُس بات پر امین کہا تھا

بارش شروع ہونے پر مزید ماحول گھمبیر بنا تھا!! مریم پیچھے کو ہوتی دیوار سے جا لگی بارش کا تیز پانی اُسے بھگو رہا تھا ٹھنڈ کا موسم تھا اوپر سے خوف اسے کپکپانے پر مجبور کر رہا تھا

ش۔شاہ س۔سائی ..اُس نے خوف سے آنکھیں میچے شدت سے اریان کو یاد کیا تھا ! کیونکہ یہ بات تو جھوٹ لائے نہیں جھٹ رہی تھی کہ مریم اس کے ساتھ محفوظ محسوس کرتی تھی!! جب تک وہ اس کے ساتھ تھا اس جگہ کا خوف مریم کی رگ میں بھی نہیں گزرا تھا!!

اچانک اُسے کسی کے قدمو کی آہٹ سنائی دی وہ اہٹ جنگل سے آرہی تھی!!

مریم نے جھٹکے سے پیچھے مڑ کر جنگل میں دیکھا!! سامنے کا منظر دیکھ اُس کی آنکھیں باہر انے کو تھی

پینتھر !! جو اریان کے پینتھر سے تھوڑا مختلف تھا پالتو پینتھر سے کئی زیادہ خطرناک جنگل سے نکل کر ارہا تھا !!

ا۔۔۔مریم نے کچھ بولنا چاہا جب پینتھر کی جان لیوا دھاڑ سنائی دی

اہ!! اس کی دھاڑ پر مریم کی چیخ بلند ہوئی تھی پینتھر نے بغور اپنے خوبصورت شکار کو دیکھا!!

اُسے دیکھ پینتھر کی انکھوں میں چمک اتری تھی اج اسے اچھا شکار ملا تھا!!

پینتھر کا قدم اس کی جانب بڑھا تھا جب مریم نے قدم پیچھے اٹھانا شروع کیے!!

رونے میں مزید اضافہ ہوا تھا اس کا سر بری طرح چکرا رہا تھا!!!

مریم بمشکل پیچھے قدمو سے لڑکھڑاتی گئی یہ جنگل تھا اس میں یقینا اور بھی بہت جانور تھے!!

مریم ابھی پیچھے کو گرتی جب اس نے خود کو سنبھالا!! بارش تیزی سے ہو رہی تھی جو مریم کی انکھوں میں دھندلاہٹ کا سبب بن رہی تھی!! مریم بارش سے پوری طرح گیلی ہو چکی تھی؛!

پینتھر کو اپنی جانب اتا دیکھ مریم تیزی سے اگے کو بھاگی تھی اسے نہیں پتہ تھا وہ کس سمت میں بھاگ رہی ہے!! اس کے بھاگنے کی دیر تھی جب پینتھر نے بھی دوڑنا شروع کیا !!

مریم کو لگا تھا اج اُس کا آخری دن ہیں وہ خوف سے دو چار آگے کو بھاگ رہی تھی ساتھ پیچھے بھی دیکھ رہی تھی !!

اس سنسان راستے میں بارش ہوتی اک عجیب ماحول پیدا کر رہی تھی اوپر سے وہ چھاتا اندھیرا ماحول میں گرما گرمی کا سبب بن رہا تھا ؛!

ش۔۔شاہ۔۔اُس کے لبوں سے مہز یہی ادا ہورہا تھا اُسے اریان کی شدت سے یاد ارہی تھی یقیناً اگر وہ یہ زد نا کرتی تو ابھی یہ سب نا ہوتا !؛

مریم کی حالت خراب ہورہی تھی اوپر سے پیچھے اتے پینتھر کی غراہٹ اُسے زمین میں دھنسنے کی دعوت دے رہی تھی ؛!

سردی مزید بڑھتی جارہی تھی کیونکہ دل ڈھلتا شام میں مبتلا ہورہا تھا !!

اوپر سے بارش کی وجہ سے اندھیرا رات کی طرح لگ رہا تھا!!

ب۔بچاؤ م۔م۔۔۔مریم سے بولا تک نہیں جارہا تھا اُس کی شال سرک کر پتہ نہیں کہا گر چکی تھی اُس کے گلے میں اپنا باریک سا دوپٹہ تھا جو سر پر نہیں تھا!! یقینا گلے میں موجود بارش کی وجہ سے اُس کے کپڑوں سے چپکا تھا !!

مریم آگے کو بھاگ رہی تھی جب اُس کے قدم جھٹکے سے رکے اُسے اپنے سامنے اک عجیب سا شخص نظر ایا جو سفید چادر پہنے کھڑا تھا آنکھوں میں عجیب سے تصورات تھے !!

شاید وہ اس جنگلی پینتھر کا مالک تھا !!

پ۔پلز میری مدد کریں و۔وہاں!! مریم بری طرح ہانپتی کانپتی روتے ہوئے بولی جب کے وہ شخص عجیب نظروں سے چمک لیے مریم کو دیکھ رہا تھا

کبھی دیکھا نہیں ہیں اس سنسان علاقے میں اتنی خوبصورت لڑکی!! وہ اپنی بھاری آواز میں بولا اُس کی آواز میں بھی مکاری صاف محسوس ہورہی تھی

پ۔پلز اُسے میرے پاس انے سے روکے !!پینتھر کو بڑھتے دیکھ مریم روتے ہوئے چیخی وہ بھاگتے بھاگتے کہاں اچکی تھی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی وہ کافی دیر سے بھاگ رہی تھی بارش کی روانگی میں مزید اضافہ ہوا تھا !!

اُس شخص نے اپنے پینتھر کو کچھ اشارہ کیا جس پر وہ رکا!! اور پھر کچھ لمحے مریم کو دیکھنے کے بعد واپس پلٹتا پیچھے کو جانے لگا!!

مریم نے سانس میں سانس ائی تھی وہ گہرے گہرے سانس بھر رہی تھی

یہاں کیا کر رہی ہو تم بیوٹی فل لیڈی!! وہ مریم کو دیکھ بولا مریم نے جلدی سے اپنا دوپٹہ اتار کر سر پر پہن کر اُسے اچھی طرح خود پر ڈالنا چاہا جس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہوئی تھی سامنے موجود شخص کے چہرے پر عجیب مسکراہٹ ائی تھی

م۔میری مدد کریں م۔مجھے اپنا فون دیں پلز مجھے کول کرنی ہیں!! وہ اُس شخص کو دیکھ بولی

کسے کول۔کرنی ہیں ؟ وہ سوالیہ نظروں سے بولا

ا۔آپ پلز مجھے فون دیں !! وہ روتے ہوئے بولو

اتنی جلدی بھی کیا ہیں؟؟اب یہاں اگئی ہو تو اپنا دیدار تو ٹھیک سے کروا دو!! ویسے بھی یہاں اتنی خوبصورت لڑکیاں کا بھی اتی نہیں تم پہلی ہو!! وہ ہنستا ہوا بولا اور مریم کو اس کا ہنسنا زہر لگ رہا تھا

مریم نے مزید اپنا دوپٹہ خود پر اچھی طرح لیا !! اُسے عجیب نظروں سے خود کی جانب دیکھتا پاکر مریم کو مزید خوف نے اگہرہ تھا !!

م۔میں جارہی ہُوں!! وہ گہرے سانس لیتی جانے لگی

اتنی جلدی کیا ہیں بیوٹی فل لیڈی ؟ وہ مریم کے سامنے آکھڑا ہوا تھا مریم کی آنکھوں میں خوف کے زلزلے اباد تھے!!

اُس نے اپنا ہاتھ مریم کے اگے بڑھایا تھا یقیناً اُسے چھونے کیلئے !!

ن۔نہیں !! مریم نے قدم پیچھے لیے تھے !! وہ روتے روتے نڈھال ہوچکی تھی مریم مسلسل قدم پیچھے لے رہی تھی جب کہ سامنے موجود شخص مسلسل قدم اس کے قریب لے رہا تھا!!

پیچھے کیوں جارہی ہو؟ میں نے تمہاری مدد کی ہے نا؟ وہ شخص اُسے دیکھ بولا مریم کو اُس کی آواز سے جھرتی وہ غلاظت زمین میں زندہ دفن ہونے اسے زدا خطرناک لگ رہی تھی !!

پ۔پلز م۔مجھ سے دور رہے !! مریم روتے ہوئے بولی وہ شخص مریم کے قریب پہنچ چکا تھا!!

حد سے زدا سردی کی وجہ سے مریم اپنے ہوش کھو رہی تھی اُس میں مزید ہمت نہیں تھی کچھ بھی کرنے کی اُس شخص نے پھر سے اپنا ہاتھ مریم کو چھونے کیلئے بڑھایا مریم نے روتے ہوئے کچھ کرنا چاہا ابھی وہ مریم کو چھوتا جب اس کا ہاتھ کسی بھاری ہاتھ میں طاقت سے تھاما گیا تھا !!

اہ!! وہ سسکتا جھٹکے سے اوپر دیکھنے لگا جہاں سامنے اریان اُس کا ہاتھ اپنی پوری طاقت میں تھامے اُسے وحشت زدا نظروں سے دیکھ رہا تھا اریان کے چہرے کے تاثرات ایسے تھے مانو وہ سامنے موجود شخص کے ساتھ کچھ بھی کر گزرے گا!!

اہ۔۔میرا ہاتھ چھوڑو!! وہ سیسکتا ہوا بولا اسے اپنے ہاتھ میں بے حد تکلیف محسوس ہو رہی تھی کیونکہ اریان کی گرفت بے حد سخت تھی بارش کا تیز پانی ان تینوں کو نیچے بھگو رہا تھا بارش کی وجہ سے اریان کے بال اس کی پیشانی پر پھیلے تھے پیشانی پر پھیلے بالوں سے وہ گرتا پانی ایک خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا مریم نے جھٹکے سے اپنے دائیں جانب اریان کو دیکھا اریان کو دیکھ مانوں اُسے پوری دنیا مل گئی تھی سکون اس کی رگ رگ میں سرایت کرنے لگا تھا!! کیونکہ اب اسے معلوم تھا وہ بالکل محفوظ ہے!!

وہ جھٹکے سے روتے ہوئے اریان کے سینے سے لگی تھی !! اریان کے سینے سے لگتی وہ مزید پھوٹ پھوٹ کے روئی تھی اس وقت وہ اتنی خوف میں مبتلا تھی وہ یہ تک بھول گئی تھی کے کچھ دیر تک وہ اریان کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی اُسے دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی !!

اس کے ذہن میں اس وقت سوائے خوف کے اور کچھ نہ تھا!! اریان نے اُس شخص کا ہاتھ طاقت سے پکڑتے جھٹکے سے چھوڑا تھا وہ شخص اریان کے جھٹکے سے چھوڑنے کی وجہ سے دور جا کے گرا تھا !!

اریان نے اپنے سینے کی جانب دیکھا جہاں وہ اریان کے سینے سے لپٹی بری طرح رو رہی تھی !! کڑکتی بجلی نے اسے مزید اریان میں سمٹنے پر مجبور کیا تھا!؛ وہ لوگ اس وقت گاؤں سے بہت دور تھے!!

اریان نے جھٹکے سے اپنی جیکٹ اتاری مریم کو تھوڑا دور کرتے اُس مریم کے اوپر اپنی جیکٹ ڈالی تھی !!

اریان کی آنکھوں میں خطرناک حد تک سرخی تھی اُس نے دوبارہ اُس شخص کو دیکھا پھر مریم کو پیچھے کرتے اگے بڑھا!!

اریان نے اُسے گریبان سے پکڑ کر اٹھایا تھا !!

اُسے چھونے کی کوشش کیسے کی تُو نے ؟؟ اریان اُس کے چہرے پر وحشت زدا دھاڑا تھا اُس شخص کے معنی چھوڑا طبق روشن ہوئے تھے اس شخص نے مریم کو بالکل بھی نہیں چھوا تھا لیکن چھونے کی کوشش کی تھی!!

اور یہی بات اریان شاہ کو جنونی بنانے کیلئے کافی تھی !!

اریان نے شدت سے پنچ اُس کے چہرے پر مارا تھا اُس شخص کے ساتھ مریم کی چیخ بھی بلند ہوئی تھی اُسے ایسی چیزوں سے ویسے ہی خوف اتا تھا!!

اریان نے اگلے لمحے اپنی پسٹل کی تمام گولیاں اُس کے وجود میں اتاری تھی !!

میری نظر میں غلطی کی یہی سزا ہیں !! اور تُو تو پھر گناہ کرنے چلا تھا !! اریان غراتا جھٹکے سے اُسے پٹھک چکا تھا !!

جب کے گولیوں کی آواز اور سامنے کا دل دہلا دینے والا منظر مریم کی چیخے نکل وہ چکا تھا !!

مریم نے بے یقینی سے اُس مرے ہوئے شخص کو دیکھا پھر بے یقینی سے اریان کو دیکھا جو اپنے ہاتھوں پر لگا خون بارش کے پانی سے جھاڑ رہا تھا !

اور پھر یہ اخری منظر تھا جو مریم نے دیکھا تھا اس کے بعد مریم کا سر بری طرح چکرایا اریان نے بھی جھٹکے سے اسے دیکھا تھا وہ سمجھ چکا تھا وہ بے ہوش ہو رہی ہے اریان تیزی سے اس کی جانب بڑھا ابھی وہ زمین بوس ہوتی جب اریان نے اُس کے گرد حصار باندھ کر اُسے اپنے حصار میں قید کیا

اریان کی جیکٹ اُسے کور کرنے کیلئے کافی تھی اریان نے اپنی جیکٹ کا ہیڈ اُس سر پر پہنایا کیونکہ بارش کا تیز پانی اُس کے سر پر گر رہا تھا جو یقیناً ٹھک نہیں تھا !!

اریان نے ادھر ادھر دیکھا سردی بڑھتی جا رہی تھی لیکن بارش کے رکنے کا کوئی امکان نہیں تھا!! اریان نے مریم کو اپنی بانہوں میں اٹھایا مریم بے جان وجود کی طرح اُس کی باہوں میں اٹھی تھی !! اُس کو اٹھائے اب اریان آگے کی جانب بڑھ رہا تھا مریم کا وزن حد سے زدا ہلکا تھا !!

سمجھ پانا مشکل تھا کہ اس کے اندر کچھ ہے بھی یا نہیں؟

تیز بارش کا پانی مریم کو بانہوں میں اٹھانے کی وجہ سے مریم کے چہرے پر پڑھ رہا تھا اریان نے مزید جیکٹ ہیڈ اُس کے چہرے کے اوپر کیا تھا وہ پوری طرح اُس کے جیکٹ میں قید ہوئی نہایت خوبصورت لگ رہی تھی !!

اُس کا چہرہ زرد پڑھ رہا تھا بدن اُس کی بانہوں میں بری طرح کانپ رہا تھا !!

اریان آگے کو بڑھ رہا تھا ؛! تھوڑا دور چلنے کے بعد اریان کی گاڑی سامنے ہی دکھائی تھی اریان نے تیزی سے گاڑی کا دروازہ کھولا

مریم کا وجود سرد پڑھ رہا تھا ؛؛ اریان نے نرمی سے اُسے فرنٹ سیٹ بیک کرتے لٹایا!! اُسے احتیاط سے لٹاتے اریان نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی !!

موسم بہت خراب ہورہا ہیں!! اریان نے کہتے گاڑی اسٹارٹ کی ساتھ اپنا فون نکال کر سامنے کیا !!

ڈیم اٹ اسے بھی ابھی ختم ہونا تھا !! اپنے فون کو بند دیکھ وہ غصے سے چیخا اندھیری رات کی طرح چاندنی چھا چکی تھی حالانکہ ابھی رات نہیں ہوئی تھی شام کا وقت تھا لیکن ایسا لگ رہا تھا کہ ادھی رات ہو رہی ہے!!

اریان نے گاڑی آگے کو بڑھائی یہ راستہ اسی لیے ہی اتنا سنسان تھا کیونکہ یہ شہر اور گاؤں سے کافی دور تھا!! اور یہاں سے ان لوگوں کا گاؤں بہت دور تھا!!

اریان نے مریم کی بگڑتی حالت دیکھ گاڑی کو مزید رفتار میں اگے بڑھایا تھا !!

بارش میں لمحہ بہ لمحہ مزید اضافہ ہو رہا تھا!!

قریب پندرہ منٹ بعد اریان نے گاڑی اک ہوٹل کے آگے روکی تھی !! یہاں سے آگے جانا ابھی ٹھک نہیں تھا !!

اریان کو اپنی کوئی پریشانی نہیں تھی لیکن مریم کی حالت مزید خراب ہو رہی تھی اس کا چہرہ زرد پڑ رہا تھا اس لیے اریان نے سب سے پہلا جو ہوٹل ایا اس کے اگے گاڑی روکی اور تیزی سے گاڑی سے باہر ایا!

اریان نے مریم کی گاڑی کا دروازہ کھولا اور اُسے باہر نکالا !! مریم کو اٹھاتے اُس نے اپنا موبائل لیتے ہوٹل کو جانب قدم بڑھائے !! ہوٹل میں بھی بس کاؤنٹر پر لڑکی بیٹھی تھی !! بارش کی وجہ سے سب اپنے کمروں میں تھے

یہ ہوٹل سب سے زیادہ عالی شان تھا!! اوپر تک دیکھنے پر بھی اس کیا اخر معلوم نہیں ہوتا تھا !!

دیکھنے سے اس کی قیمتی معلوم ہو رہی تھی!! اریان نے مریم کو بانہوں میں بھرا اور اندر کی جانب بڑھا !

?Sir how can I help u

لڑکی نے اُسے دیکھ کہا جب نظر مریم پر پڑی جو ہوش سے بے گناہ تھی

کیا ہوا ہے انہیں ؟؟ وہ پریشانی سے کہتی ہے سے سے کاؤنٹر سے باہر ائی ابھی وہ مریم کو ہاتھ لگا کر دیکھتی جب اریان نے مریم کو اپنے نزدیک کیا

اپ مجھے روم کیز دیں!! اریان اُسے دیکھ بولا جب وہ شرمندہ سا ہوتی اپنا ہاتھ پیچھے کیے چابی نکالنے لگی اریان نے والٹ سے نکال کر کئی پانچ ہزار نوٹوں کی گڈی کاؤنٹر پر رکھی !!

نوٹ بلکل گیلے نہیں ہوئے تھے!! کیونکہ یہ پینٹ کی جیب میں محفوظ تھے اس کے باوجود بھی اریان نے اپنا کارڈ بھی نکالتے کاؤنٹر پر رکھا تھا!!

سر یہ ویسے بھی بہت زیادہ ہیں اپ کارڈ اپنا واپس رکھ سکتے ہیں!! لڑکی نے اریان کو دیکھ کہا

اریان بنا کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی کو دیکھ چابی اٹھاتا جانے لگا !!

!!Sir room no 56

اُس نے پیچھے سے آواز لگای تھی

اریان لفٹ میں داخل تھا !!

لفٹ ففتھ فلور پر جا رہی تھی!! جب اریان کی نظر مریم کے چہرے پر پڑی اریان نے اُس کے چہرے سے ہیٹ تھوڑا سا پیچھے کیا ؛؛ جب مریم کا چھوٹا سا چہرہ نظر انے لگا !!

ضدی لڑکی!! اریان اُسے دیکھتا بولا جب لفٹ کھلی اریان باہر ایا تھا سامنے ہی ۵۶ روم دکھائی دے رہا تھا اریان کمرے کا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا !!

کمرہ ہوٹل اور ہماری سوچ کے مطابق بے حد بڑھا تھا !! کافی اسپیس تھی کمرے میں بیچو بیچ بیڈ رکھا تھا !!

جو کنگ سائز تھا !! اریان نے اتے مریم کو اُس پر نرمی سے لیٹایہ !! پھر اُس پر رکھا وہ موٹا سفید کمبل اُس پر ڈالا مریم کے بے جان وجود میں گرمی کا احساس ہوا تھا اریان ریموٹ تھامتے کمرے کے تمام ہیٹر آن کرچکا تھا !!

وہ خود بھی بہت بھیگ چکا تھا لیکن اریان کی گاڑی میں اُس کے کپڑو کی اک آد جوڑی ہمیشہ موجود ہوتی تھی!!

جو اریان نے نیچے کاؤنٹر پر ٹیلیفون سے فون کرتے منگوائی تھی !!

اگلے لمحے اُس کے دروازے پر دستک دیتا لڑکا سوٹ دے کر جا چکا تھا!! اریان مریم کو دیکھتا باتھ روم میں بند ہوا !! پہلے اُس کا چینج کرنا ضروری تھا!! اریان شاور لیے اگلے کچھ منٹوں میں چینج کیے باہر ایا تھا ساتھ اُس کے ہاتھ میں باتھ روب تھا ؛!

اُس نے بیڈ کی جانب قدم بڑھائے !! کچھ پل وہ اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبائے مریم کو دیکھنے لگا !!

پھر اپنے ہاتھ میں موجود باتھ روپ میں دیکھا !!

تیری بیوی ہیں کچھ غلط نہیں ہو گا یہ!! دل سے آواز ائی

نہیں !! بلکل نہیں !! دماغ نے نفی کی تھی

مر جائیگی وہ!! دل نے پھر آواز لگای

مرنے دو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا !! دماغ نے جواباً کہا تھا

اگر فرق نہیں پڑتا تو کیوں دوبارہ اسے بچانے گئے تھے اگر فرق نہیں پڑتا تو کیوں اس ہوٹل میں اس وقت موجود ہو؟ اگر فرق نہیں پڑتا تو کمرے میں کیوں سارے ہیٹر ان ہیں حالانکہ تمہیں بالکل نہیں پسند ہیٹر میں لمحے بھی رہنا!! اگر فرق نہیں پڑتا تو اس کے وجود پہ تمہاری جیکٹ کیا کر رہی ہے؟ اور اگر فرق نہیں پڑتا تو تم اُس کیلئے یہ سب کیوں کر رہے

ہو؟؟ اگر فرق نہیں پڑتا تو جو کام تم نے اپنی پوری زندگی کسی کیلئے نہیں کیا پھر وہ اس کیلئے کیوں کر رہے ہو؟؟ دل سے آواز ائی تھی اریان ساخت کھڑا تھا !!

اس نے محسوس کیا تھا جو وہ کافی دیر سے محسوس نہیں کر پایا تھا وہ کب سے سارے کام کر رہا تھا جیسے کہ مریم کو اچھی طرح کور کرنا ہیٹر بند کرنا اپنے کپڑے چینج کرنا تاکے مریم کو اُس سے ٹھنڈ نا لگ جائے !! وہ سب کچھ مریم کے لیے تو کر رہا تھا جو کام وہ کبھی نہیں کر رہا تھا اج وہ کرنے لگا تھا بنا خود کے بھی جانے !!

نہیں وہ بس مہز اک ہمدردی ہیں!! دماغ نے نفی کی

ہمدردی اور تمہارے اندر؟ اریان شاہ تم ایک سفاک انسان ہو تم ہمدردی کرنا نہیں جانتے !! دل نے کہا تھا

بس !! بہت ہو گیا !! اریان نے تیز اواز میں کہا

اگر اُسے جلد ان بھیگے کپڑوں سے آزاد نا کیا گیا تو مر جائیگی وہ!! اریان اُسے دیکھ رہا تھا جب دل نے آخری آواز لگائی

اریان نے گہرا سانس لیا پھر مریم کے چہرے پر بیٹھتا وہ زرد پن دیکھا اریان نے کمرے کی تمام لائیٹس بند کی تھے !!

پھر نرمی سے اُس کے نزدک ایا !!

اریان نے اُس کے اوپر سے کمبل ہٹایا تھا اندھیرے میں اُسے کچھ نظر نہیں آرہا تھا اُس نے اندازِ سے بلکل نرمی لیے اُسے کچھ لمحے میں باتھ روب میں قید کیا تھا !!

اُسے بانہوں نے اٹھا کر بیڈ کے دوسری جانب شفٹ کیا کیونکہ بیڈ کی ایک سائیڈ جس پر ابھی مریم سو رہی تھی وہ بھیگ چکی تھی!!

اریان نے وہاں سے کمبل ہٹایا وہ جلد خشک ہوجانی تھی کیونکہ کمرے میں ہیٹرز زورو شور سے چل رہے تھے!! اریان نے مریم کو نرمی سے بیڈ پر لٹایا !!

پھر اچھی طرح کمبل اُس پر ڈالا!! اُسے اچھی طرح پورے کمبل میں کور کرتے اب وہ پاس کھڑا دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اُسے دیکھ رہا تھا جس کا چہرہ اب اہستہ اہستہ زرد پن کھو رہا تھا کیونکہ کمرے میں ہیٹر چلنے کی وجہ سے پھر کمبل میں قید ہونے کی وجہ سے اسے کافی گرمائی میں محسوس ہو رہی تھی!!

اریان نے اپنا فون چارج پر لگا دیا تھا اریان نے گھڑی میں وقت دیکھا شام کے بعد بج رہے تھے اریان نے دوسری نظر کھڑکی پر ڈالی جہاں ایسا لگ رہا تھا کہ رات ہو رہی ہے!!

اریان نے فون کی جانب قسم بڑھائے فون تھوڑا چارج ہوچکا تھا اریان نے فون کھولتے سامنے کیے

امیرا بیگم اور زریام کی کافی کولز ائی ہوئی تھی یقیناً اتنی تیز بارش کی وجہ سے وہ لوگ پریشان ہورہے تھے!!

زریام بچے اریان نے کول اٹھائی ؟؟ موسم بہت خراب ہورہا ہیں!! اب تک نہیں ائے دونوں بچے!! امیرا بیگم پریشانی سے بولی

امی میں کب سے ٹرائی کر رہا ہوں لیکن لالا کا فون بند جا رہا ہے!! زریام نے جواباً کہا

اللہ خیر کریں میرے بچوں پر !! امیرا بیگم پریشانی سے بولی جب زریام۔کا فون بجا امیرا بیگم۔اور زریام نے اک ساتھ فون کو دیکھا تھا !!

لالا کا فون !! زریام نے کہتے فون کان سے لگایا جب کے امیرا بیگم کی جان میں جان ائی تھی!!

لالا کہا ہیں اپ لوگ ؟ موسم بہت خراب ہورہا ہیں!! اپ لوگ ٹھک ہیں نا ؟؟ زریام فون کان سے لگاتا بولا

ہاں زریام سب ٹھک ہیں!! یہ کہتے اریان نے بیڈ پر سوئی مریم کو دیکھا تھا

کہا ہیں اپ لوگ اور کب تک آئینگے ؟ اب کی بار امیرا بیگم بولی تھی

امی موسم بہت خراب ہورہا ہیں لگتا ہے۔رات بھر بارش ہوگی ! اس وقت گاؤں انا ممکن نہیں کیونکہ میں گاؤں سے بہت دور ہُوں!! صبح جیسے بارش رکے گی انشاءاللہ میں انے کی کوشش کرونگا !! رہی بات ابھی کہا ہونے کی تو ہم ہوٹل میں ہیں!! اریان نے فون پر نرمی سے ساری بات بتائی نظریں اب بھی مریم پر تھی !!

چلو شکر ہیں میرے بچے ٹھک ہیں!! بلکل ٹھک کیا اریان اپ نے ان حالات میں انا بلکل ٹھک نہیں !! روڈز پر بھی انے جانے والے کو رونا جارہا ہے کیونکہ تیز ہوائے رخ لے رہی ہیں اور پھر بارش کا زور !! امیرا بیگم خوشی کا کلمہ پڑھتی بولی

مزید دو تین باتیں کرتے اریان نے فون رکھا تھا !! اریان نے شیشے کے سامنے کھڑے ہوتے اپنے نم بالوں میں ہاتھ پھیرا !! پھر اپنے بال سکھاتے اُس نے اپنے بال بنائے !!

شیشے سے نظر آتے مریم کو دیکھ اریان نے گہرا سانس بھرا

تُو اریان شاہ ہی ہیں نہ ؟؟کیونکہ لگ نہیں رہا !! اریان خود کو شیشے میں دیکھ بولا اُسے خود یقین نہیں آرہا تھا وہ کیسے اک ونی میں ائی لڑکی کیلئے یہ سب کرسکتا تھا؟؟

کہی تمہیں اُس سے اٹریکشن تو نہیں ہورہی ؟؟ دل سے آواز آئی تھی

ہر گز نہیں !! اس دنیا میں کوئی ایسا پیدا نہیں ہوا کو مجھے اپنا اسیر کریں!! اریان شیشے میں دیکھ سرد لہجے میں بولا

لیکن مجھے لگتا تھا تُم سے تیرا سالا چھوٹی لڑکی پیدا ہوچکی ہیں!! دل کہا بعض انے والا تھا

شٹ آپ بلکل خاموش !! میں خود میں دل نہیں رکھتا !! میرا دل کسی کیلئے نہیں دھڑکتا !! یہ اٹریکشن پیار محبت یہ سب فلمی باتیں ہیں اصل دنیا میں خود مرجاؤنگا لیکن کبھی کسی سے محبّت نہیں کرونگا !! اریان سامنے دیکھ سرخ آنکھوں سے بولا

اور اگر محبت ہوگئی تو؟؟ سوال کیا گیا

یا تو اُس کی جان لےلونگا یا پھر اپنی !!اریان نے جواب ایا

اُف!! یعنی محبّت میں مرجانا یا مار دینا بہتر ہیں؟؟

ہر کسی کیلئے نہیں!! صرف میرے لیے !!اریان نے کہتے بالکنی کی جانب قدم بڑھائے تھے!!

تم کیوں پھر اُس کی پرواہ کر رہے ہو؟ دل نے سوال پوچھا تھا

کیونکہ اس کی جان خطرے میں ہے؟ اور میں اسے اتنی جلدی مرنے نہیں دے سکتا وہ ایک ونی میں ائی لڑکی ہے!! یہ بات سب بھول سکتے ہیں لیکن میں نہیں!! اریان بالکنی کے شیشے کے دروازے کے ار کھڑا ہوتا اسمان کو دیکھنے لگا جس پر زور و شور سے بجلیاں کڑک رہی تھیں!!

پیار بالکل ان بجلیوں کی طرح ہوتا ہے!! جیسے بارش تھمے گی یہ بھی کہی سو جائیگی!! پیار کرنے والے محض تکلیف کے اور کچھ نہیں اٹھاتے!!

زریام کو دیکھ لو!! پیار اک فضول چیز ہیں جس میں اریان شاہ کبھی نہیں پڑھ سکتا !! اریان نے آسمان کو دیکھ کہا تھا !! دل سے آواز انا بند ہوچکی تھی دماغ بھی خاموش ہوکر بیٹھ چکا تھا !!

کافی دیر وہی کھڑے رہنے کے بعد اریان نے بیڈ کی جانب قدم بڑھائے !!

مریم کی رنگت پر سرخیاں بکھر رہی تھی وہ جانتا تھا اُس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا اریان نے اگے بڑھتے!!

کچھ سوچ کر اُس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا اُسے بخار کم تھا !!

اریان نے ساتھ پر رکھا فون اٹھا کے نیچے کاؤنٹر پر کول تھی!!

?Yes sir how can I help u

کاؤنٹر سے آواز آئی

Fever cold medicine ,White sauce pasta & 2 cup coffee

روم نمبر 56 !! اگلے پانچ منٹ میں چاہیئے مجھے !!!

اریآن نے سنجیدگی سے کہتے فون رکھا اسے بھوک نہیں تھی اس لیے اریان نے اپنے لیے بس کافی منگوائی تھی !!

اریان سامنے صوفے پر بیٹھتا اپنا فون کھول چکا تھا !! ساحل کے میسج ائے ہوئے تھے جّن کا اریان نے جواب دیا تھا جب اگلے پانچ منٹ کے اندر اندر دروازہ بجا اریان نے فون سے نظریں ہٹا کر اوپر دیکھا !!

پھر کھڑا ہوتا دروازے تک پہنچا اریان نے دروازہ کھولا جب وہ اک ویلینگ ٹیبل۔پر تمام چیزیں لیے دکھائی دیا!!

اریان نے اُس کے ہاتھ سے وہ تھامی جب وہ تھینک یو سر کہتا وہاں سے گیا !!

اریان نے کمرے کا دروازہ بند کیا !!

یہ سارے کام اس نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں کیے تھے اس لیے اج کرتے ہوئے اسے کافی عجیب لگ رہا تھا!!

اریان نے قدم بیڈ کی جانب بڑھائے !! وہ مریم کو یقیناً اٹھانے کا ارادہ رکھتا تھا !!

اریان کچھ پل اُسے دیکھتا رہا!!

لڑکی اٹھو!! اریان اُسے دیکھ بولا لیکن یقیناً مریم نہیں اٹھی وہ گہری نیند میں سو رہی تھی !!

اریان اُس کے قریب جھکا !!

مریم !! اُس کے کان کے قریب جھکے اُس نے اُس کا نام پکارا مریم کی نیند ہلکی سی ٹوٹی تھی !

اٹھ جاؤ ورنہ میں اپنے طریقے سے اُٹھاونگا جو یقیناً تمہیں میرا طریقہ زہر لگے گا!! وہ اُس کے کان کے قریب جھکتا سنجیدگی سے بولا!!

مریم اب بھی گہری نیند سو رہی تھی!!

تمہیں پتہ بھی ہیں تم وہ پہلی شخص ہو جس کے سامنے میں اپنی بات ہر بار دہراتا ہوں اگر کوئی اور ہوتا تو ابھی یقینا زندہ نہ ہوتا!! اریان اُسے دیکھ ضبط سے بولا اُسے غصّہ ارہا تھا وہ مریم کو تین چار بار بلا چکا تھا لیکن مقابل نے لمبا سونے کی قسم کھا رہی تھی !!

مریم نیند میں کروٹ بدل چکی تھی وہ کافی حد تک ہلکا محسوس کر رہی تھی لیکن اب بھی اُسے اپنے وجود میں سوتے ہوئے بھی کمزوری کا احساس ہورہا تھا !!

اس کے کروٹ بدلنے پر اریان سمجھ چکا رہا اب وہ بے ہوش نہیں ہیں بس نیند میں گم ہیں !! مریم کا چہرہ سرخ پڑ رہا تھا یقینا بخار کی وجہ سے!! جس کی میڈیسن اریان نے منگوائی تھی جو یقینا مریم نے اٹھ کر ہی کھانی تھی جس کا شاید اُس کا دل نہیں کر رہا تھا یا اُس میں ہمت نہیں تھی کچھ معلوم نہیں تھا !!

اسے نہ اٹھتا دیکھ اریان نے اسے گھورا تھا!!

پھر گہرا سانس بھرے اریان نے اُس کی کلائی تھام کر اُسے اٹھانے کی کوشش کی جب مریم نے دھیمے دھیمے اپنی انکھیں کھولیں اریان نے اس کے کلائی پکڑتے محسوس کیا تھا کہ اسے مزید تیز بخار ہوتا جا رہا ہے!!

جب مریم نے آنکھیں کھولی تو اس کی انکھیں بے حد سرخ تھی یقیناً بخار کی شدت سے !!

اٹھو اور کچھ کھا لو پھر میڈیسن لینی ہے!! اریان اُسے دیکھ بولا

مریم نے اپنی دھیمی دیھی میں آنکھیں کھولی تھی جب اسے اپنے سامنے کھڑا حسین شخص نظر ایا !!

یقینا مریم ابھی پوری طرح ہوش میں نہیں تھی اس لیے اس کے ذہن میں کچھ بھی بات نہیں ارہی تھی!! وہ اپنے اندر بہت کمزوری محسوس کر رہی تھی!!

اریان نے اُسے کھانے کی جانب متوجہ کیا !!

م۔مجھے بھوک نہیں ہیں!! وہ بوجھل اواز میں بولی اُسے کچھ یاد نہیں تھا

صبح سے کچھ نہیں کھایا تُم نے پھر میڈیسن سے پہلے کچھ کھانا پڑے گا جلدی کھڑی ہو!!

اریان اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولا مریم نے دوبارہ اسے دیکھا تھا

اریان نے دوبارہ اُسے کھڑے ہونے کا اشارہ کیا جب وہ دھیرے سے خود پر سے کمبل ہٹاتی کھڑی ہوئی!!

اُس کا باتھ روب پورا پیرو تک تھا کیونکہ وہ کافی چھوٹی تھی تو جو باتھ روب چھوٹا تھا وہ بھی اس کے پورا ا رہا تھا!!

مریم کا سر اب بھی بری طرح چکرا رہا تھا!!

اس کے قدم ایک بار پھر لڑکرائے تھے ابھی وہ دوبارہ گرتی جب اریان نے اس کا ہاتھ تھاما!!

دھیان سے چلو!! آریان اُسے دیکھ بولا جب مریم صوفے پر بیٹھی جس کے آگے اُس کا وائٹ سوس پاستا رکھا تھا !!

اریان وہی کھڑا اُسے دیکھ رہا تھا!!

میری بلکل ہمت نہیں ہورہی کھانے کی!! وہ کہتی اپنا سر صوفے کی پشت پر گرا چکی تھی!!

تھوڑا سا کھا لو میڈیسن ری ایکشن کر جائے گی!! وہ سنجیدگی سے بولا مریم نے ہمت کرتے سامنے رکھی پلیٹ اٹھای!!

بخار کی وجہ سے اس کے جسم میں بالکل بھی ساخت نہیں تھی!!

اریان نے بغور اس کا کپکپاتا ہوا ہاتھ دیکھا!! پھر گہرا سانس بھرے اُس سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھا !!

اُس کے ہاتھ سے پلیٹ تھامتے اریان نے خود نوالہ اُس کے لبوں کے نزدک کیا

کیونکہ مریم کے ذہن میں کچھ دیر پہلے ہوا جنگل میں واقعی کچھ نہیں تھا اس لیے اس نے بھی ارام سے منہ کھول کے کھا لیا تھا!!

اس نے ابھی دو تین بائٹس ہی کھائے تھے جب اہستہ اہستہ اس کے دماغ میں ساری باتیں انے لگی!!

جیسے جیسے ارہی ہیں تو اس کہ تاثرات بدل رہے تھے!!

اُس نے جھٹ سے اریان کو دیکھا وہ منظر یاد ایا جب اریان نے اس کے لالہ کو تڑپتے ہوئے چھوڑا تھا پھر وہ منظر یاد ایا جب جنگل میں اس شخص کو بے رحمی سے مارا تھا!!

اریان جو دوسرے ہاتھ سے اپنے فون میں مصروف تھا اچانک مریم کو خود کی جانب دیکھتا پاکر اس کی جانب دیکھنے لگا اس کے بدلتے ہوئے زاویے دیکھ اریان نے ابرو اٹھائی!!

کیا ہوا ہیں تمہیں ؟؟اریان اسے دیکھ سنجیدگی سے بولا اس کا لہجہ ہمیشہ کی طرح سنجیدہ محض سرد تھا!!

ا۔آپ میں میرے لالا کو بچانے نہیں دیا !! ا۔اور اک شخص کی اتنی آسانی سے جان لے لی!! کیسے کرسکتے ہیں آپ ایسا ؟؟ وہ اریان کو دیکھ بے یقینی سے بولی اواز اب بھی بوجھل تھی !!

جب کے وہ مزید فاصلہ بنا چکی تھی وہ پیچھے کو ہوئی تھی جب کے اُس کی بات پر اریان نے پلیٹ ٹیبل پر رکھی!!

تمہارے سامنے ہی کیا ہے نا پھر کیسے کہہ سکتی ہو میں کیسے کر سکتا ہوں؟ اریان اُسے دیکھ سوالیہ نظریں لیے بولا

اپ اتنا پرسکون کیسے ہو سکتے ہیں دو لوگوں کی جان لے کر!! مریم نے بے یقینی سے کہا

دیکھ نہیں رہی پرسکونی میرے چہرے پر؟؟ اریان نے الٹا سوال کیا تھا

مریم کی آنکھوں میں تیزی سے نمی اتا رہی تھی وہ بس اریان کو بے یقینی سے دیکھ رہی تھی وہ منظر اس کی انکھوں سے جا ہی نہیں رہا تھا جب اریان نے اس شخص کی جان لی تھی اور اس کے لالا کو تڑپتے ہوئے چھوڑا تھا!!

ا۔آپ اک قاتل ہیں!مریم کھڑی ہوئی تھی

یہ بات میں جانتا ہوں تم مجھے کوئی نئ بات بتاؤ!! اریان نے کہتے ٹانگ پر ٹانگ جمائی!!

اُس کا لہجہ سرد ہونے کے ساتھ پرسکون تھا یعنی اسے دو لوگوں کی جان لے کر کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا مریم یہی سوچ رہی تھی!!

م۔مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا !! مریم نے قدم پیچھے لیے تھے

نہ تم اپنی مرضی سے میری زندگی میں ائی تھی اور نہ اپنی مرضی سے میری زندگی سے جاؤ گی ادھر تمہاری مرضی بالکل نہیں چلے گی!!اریان اُسے دیکھ بولا وہ ضبط کر رہا تھا خود پر

ا۔آپ ایسا کیسے کرسکتے ہیں! اگلے لمحے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی !!

خاموش بالکل!! وہ ضبط کھوتا دھاڑا تھا مریم نے سہمی نے نگاہ سے اُسے دیکھا جبکہ انسو میں روانگی مزید بڑھی تھی!!

واپس آکر بیٹھو!! اریان اُسے دیکھ غرایا

جب مریم نے روتے ہوئے تیزی سے نفی میں سر ہلایا!!

میں نے کہا یہاں اکر بیٹھو!! اُس کا لہجہ مزید غزالی تھا

مریم کو اپنی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی وہ اریان کا غصّہ برداشت نہیں کر پاتی تھی پھر بخار کو شدت!!

اگر مزید ایک بار میں نے تمہیں یہاں اکر بیٹھنے کا کہا تو اچھا نہیں ہو گا !! اریان ضبط سے مٹھیاں بھینچے بولا

اس کی انکھوں میں سرخی اترتے دیکھ مریم روتے ہوئے اُس کے پاس ائی تھی !! اریان نے اُسے اپنی گود میں بٹھایا !!

مریم نے مزاحمت شروع کی تھی !! جب اریان نے اُس کے گرد گرفت مضبوط کی یقینا وہ اس کی وارننگ تھی !!

مریم نے مزاحمت روکی تھی !!

اریان نے اُس کا پاستا اُسے تھمایا!!

یہ ختم چاہیئے مجھے!! اریان اُسے دیکھ بولا

م۔مجھے نہیں کھانا!! مریم نے نفی میں سر ہلایا

صاف صاف کیوں نہیں کہہ دیتی تُم چاہتی ہو میں تمہیں کھلاؤ!! اریان اُسے دیکھ بولا جب مریم کی آنکھیں حیرت سے پھیلی کیونکہ وہ یہ تو نہیں چاہتی تھی!!

ا۔ایسا کچھ نہیں ہیں میں خود کھا لوں گی!! مریم کہتی دھیمے سے چمچ اٹھاتی پاستہ خانے کی کوشش کرنے لگی!!!

انسوں مسلسل آنکھوں سے بہے رہے تھے وہ اریان سے دور جانا چاہتی تھی !!

وہ اس کے لالا کو تڑپتا ہوا چھوڑ چکا تھا!! وہ اُس کے لالا کی موت کا سبب تھا کیسے وہ اس شخص کے قریب رہتی؟

مریم کی آنکھوں سے انسوں ٹوٹ ٹوٹ کر اس کی باتھ روب پر گر رہے تھے !!

اریان سنجیدگی سے بیٹھا اپنے فون پر نظر جمائے مرکوز تھا !! وہ جانتا تھا اگر ابھی اُس نے کچھ نہیں کھایا تو مزید بیماری اس پر حملہ کرے گی!!

تھوڑے سے پاستے کے بعد مریم کی بس ہو چکی تھی اس سے مزید نہیں کھایا جا رہا تھا؛!
مریم نے ٹیبل پر پلیٹ رکھتے پھر سے اٹھنا چاہا جب اریان نے میڈیسن اُس کی جانب بڑھائی!!

م۔مجھے نہیں کھانی!! وہ نفی میں سر سنجیدگی سے بولی جب کہ انکھوں سے انسو اب بھی نکل رہے تھے

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ؟ہر بات پر نہیں نہیں بہت سر چڑھا لیا ہے نا میں نے تمہیں؟؟غلطی میری ہی ہیں !! وہی ٹھک تھا نہ جب مجھے ذرا فرق نہیں پڑتا تھا تُم جیو یا مرو ؟ اریان دھاڑا تھا اُس کا ضبط ختم ہوچکا تھا وہ ہر چیز کا بار بار نفی کر رہی تھی!!

اُس کی دھاڑ پر مریم نے آنکھیں بند کرتے اپنی سسکیاں دبانی چاہی اریان کا غصے سے برا حال تھا!! اسے نفی سننے کی عادت نہیں تھی!!

میڈیسن لو!ٹھیکا نہیں لیا ہوا میں نے تمہارا!! جلدی درست ہوجاؤ ورنہ مجھے سفاکی پر اترنے میں وقت نہیں لگے گا تمہارے بیمار ہونے کا جانتے بوجھتے بھی تُم پر قہر ڈھانا مشکل نہیں ہیں میرے لیے اپنے لیے مشکل مت کھڑی کرو !! میرا دماغ جس دن بھی اپنی جگہ سے اوٹ ہوا وہ دن تمہارے لیے وحشت زدہ ہو گا!! اور وہ وحشت زدا ن دن اج مت بناؤ اپنی حالت دیکھو اور خود پر رحم کھاؤ کیونکہ میں تم پر رحم نہیں کروں گا؛!! اریان اُس کے کان کے قریب جھٹکا غزالی آواز میں غرایا تھا

اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کچھ کر گزرے وہ ہمیشہ مریم کے معاملے میں خود پر ضبط کرتا تھا اور ابھی بھی کر رہا تھا حالانکہ اس نے ضبط رکھنا سیکھا نہیں تھا!!

مریم کے کانپنے میں مزید اضافہ ہوا تھا اب وہ بری طرح اُس کے غصے کی وجہ سے رو رہی تھی اُس کی سسکیاں کمرے میں گنج رہی تھی !!

اریان نے میڈیسن اُسے کھلانے کیلئے اُس کے لبوں کے قریب کی!!

م۔مجھ سے یہ نہیں کھائی جاتی م۔میں سیرب پیتی ہُوں!! وہ روتے ہوئے بولی اریان سنجیدگی سے اُسے اپنی گود سے اٹھاتا نیچے کول کرکے سیرب کا بول چکا تھا !!

سر اپ کا بول کر وہ خود بیڈ پر جا کے بیٹھ چکا تھا جبکہ مریم صوفے پر بیٹھی چھوٹی چھوٹی سی سسکیاں بھرتے اُسے دیکھ رہی تھی جو سنجیدگی سے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاے اپنے فون میں مصروف ہوچکا تھا!!

غصے سے اُس کا چہرہ سرخ پڑھ رہا تھا !!

مریم کو ملسل احمد کی درد ناک چیخیں اپنے کان میں محسوس ہورہی تھی!!

وہ ابھی پوری طرح ساخت میں نہیں تھی !! ورنہ شاید وہ کچھ اور کرتی؟ خیر وہ تو صبح معلوم ہونا تھا جب مریم نے پوری طرح ہوش میں انا تھا !!

گیٹ بجا تھا !! اریان نے انے کی اجازت دی جب لیڈی اسٹاف میں سے لڑکی داخل ہوئی!!

سر سیرب!! وہ اندر اتی بولی

جب اریان نے ٹیبل پر رکھنے کا کہا !! جب کے اُسے دیکھ مریم چہرہ جھکا گئی تھی وہ نہیں چاہتی تھی وہ اس کے انسو دیکھے!!

وہ سیر اب رکھتی خاموشی سے اُنکے کمرے سے نکلتی چلی گئی!!

اُس کے جانے پر مرہم نے سیرب کو دیکھا پھر اریان کو!!

پیو!! اریان بنا اُسے دیکھ بولا جب اریان نے کپکپاتے ہاتھوں سے چمچ تھاما!!

پھر سیرپ نکالتے سیرپ پیا!! سرپ پینے پر وہ عجیب عجیب منہ بنا رہی تھی کیونکہ سیرپ کافی کڑوا تھا!!

مریم نے جلدی سے پانی پیا !! اُس کا چہرہ رونے کی وجہ سے سرخ پڑھا تھا!! بدن کپکپا رہا تھا!!

مریم ٹیشو سے اپنا چہرہ صاف کر رہی تھی جب اس کی نظر اپنے باتھ روب پر پڑی اس نے تب سے اب پہلی بار اپنا باتھ روپ دیکھا تھا ؛!

باتھ روپ کو دیکھ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی اسے یاد تھا جب وہ بے ہوش ہوئی تھی تو وہ اپنے کپڑوں میں ملبوس تھی!! مریم نے حیرت سے آنکھیں پھاڑے پہلے اپنے باتھ روب کو دیکھا پھر نظریں اٹھائے اریان کو دیکھا !!

م۔میرے کپڑے کس نے تبدیل کیے ہیں؟؟ مریم بمشکل خود کو سنبھالتی ہوئی بولی جب کے اُس کی بات پر اریان ہنوز ایسے ہی رہا اس کی جانب سے کوئی ری ایکشن یا جواب نہیں ایا تھا!!

ب۔بتائے ی۔یہ باتھ روب کس نے پہنایا ہیں مجھے؟؟ مریم نے دوبارہ پوچھا

تم بھول گئی؟؟تم خود ہی تو پہن کر سوئی تھی !! اریان اُس کے تصورات بھانپتے مصنوعی سیارت سے بولا

م۔میں؟؟ مریم الجھ کر بولی

ہاں !! تمہیں یاد نہیں ہے کیونکہ تمہارا دماغ خراب ہوا پڑا ہے! جب صبح فریش اٹھو گی نہ ؟ سب یاد آجائیگا!! اریان نے کہتے پانی کا گلاس اپنے لبوں سے لگایا تھا جب کہ اریان کی بات پر مریم نے سکھ کا سانس لیا تھا اُسے اریان کی بات پر یقین اچکا تھا

تمہیں کیا لگا ؟؟ اُسے سکون کا سانس لیتے دیکھ اُس نے ایبرو اٹھائے کہا

م۔مجھے ل۔لگا آپ نے !! وہ اپنے انسوں صاف کرتی بمشکل بولی اس کا سر بھاری ہو رہا تھا وہ سونا چاہتی تھی!!

دماغ سے پھر ہر چیز نکلنے لگی تھی اریان جانتا تھا جب وہ صبح اٹھے گی تو اس کے ری ایکشن بہت الگ ہوں گے!!

وہ بھی پورے ہوش میں نہیں تھی تب ہی وہ اپنے لالا کی تڑپ نہیں بھول پا رہی تھی جب اس نے پورے ہوش میں ہونا تھا تب یقیناً اُس نے دوسری مریم بن جانا تھا !!

ویسے اگر یہ بات سچ ہوتی ہے تو کیا ہوتا؟؟ اریان نے اُسے دیکھ سوالیہ نظرو سے کہا جب مریم کے گال دھک کر سرخ ہوئے بس یہ چیز سوچنے میں ہی وہ شرم سے پاگل ہو رہی تھی!!

اُس کے چہرے پر اتا وہ سرخ پن دیکھ اریان نے نفی میں سر ہلایا !!

اریان موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھتا اب سونے کے لیے لیٹ رہا تھا!! وہ بھی بھی تھک گیا تھا اور ارام کرنا چاہتا تھا!!

جب اچانک بجلی کڑکی!! مریم کی نظر کھڑکی پر گئی تھی جہاں بارش زورو شور سے ہورہی تھی !

اہ!! بجلی کی تیز کڑک نے اسے چیخنے پر مجبور کیا تھا!! اریان نے اس بات پر بھی کوئی رد عمل نہیں دیا وہ جانتا تھا وہ کس بات پر چیخی ہیں!!

جیسے جیسے رات ہو رہی تھی بجلیاں کڑکنا شروع ہو رہی تھیں!!

اکر سوجاؤ چپ چاپ!! اُسے کچھ بولنے کی تیاری کرتے دیکھ اریان آنکھیں مندتا سنجیدگی سے بولا

م۔مجھے آپ کے ساتھ نہیں سونا !! وہ بوجھل آواز میں بولی

خدا کا خوف کرو لڑکی !! بیڈ پر سونا ہیں میرے ساتھ نہیں!! اریان نے گھمبیر آواز میں کہا جب مریم کا چہرہ مزید سرخ ہوا

م۔میرا مطلب بیڈ پر نہیں سونا !! اُس نے نفی میں سر ہلاتے کہا

ٹھیک ہے تو صوفے پر سو جاؤ اور اگر صوفہ پسند نہ اۓ تو زمین پر سو جاؤ!! اریان کہتے سائڈ کا لیمپ بند کیا !!

مریم کی آنکھ سے مزید ایک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا وہ یہ چیز تو بھول گئی تھی کہ وہ اس کی پسندیدہ بیوی نہیں ہیں جس کے وہ نکرے اٹھائے گا!! اور مریم کچھ دیر پہلے بے ہوشی کی حالت میں کی گئی اریان کی کیر نہیں جانتی تھی !!

اریان کو سکون سے سوتا دیکھ مریم نے اپنے انسوں صاف کیے وہ صوفے پر لیٹی لیکن اُسے سردی لگ رہی تھی وہ بری طرح کانپ رہی تھی اور پھر سب سے ڈراونی چیز بجلی کڑکنا جو لمحہ با لمحہ تیز ہوتی جا رہی تھی!! مریم کو سب سے زیادہ ڈر بجلی کڑکنے سے لگتا تھا !!

مریم نے خوف سے کشن خود میں بھینچا !! کمرے میں اندھیرا تھا بس اک سائڈ کا لیمپ کھلا تھا !! جو کمرے میں تھوڑی روشنی کیے ہوئے تھا!!

مریم خوف بھری نگاہ سے کھڑکی کی جانب دیکھ رہی تھی جہاں لمحے بھر کے لیے سب روشن ہو رہا تھا!!

موسم بہت زیادہ خراب ہو رہا تھا یہ اسمان کا حال سب بتا رہا تھا شیشے کی کھڑکی کے دروازے سے بھی اوازیں ارہی تھی اگر یہ دروازہ نہ ہوتا تو پھر مریم کا حال کیا ہوتا اوازوں سے!!

مزید تیز بجلی کڑکی جب مریم کی برداشت ختم ہوئی!! وہ لذرتے ہوئے کھڑی ہوئی!!

بخار کی شدت بڑھنے سے اس کے کپکپانے میں اضافہ ہو رہا تھا؛! اُس کی سسکیاں اب بھی کمرے میں گنج رہی تھی !! جس پر اریان ضبط سے مٹھیاں بھینچے لیٹا تھا !!

مریم قدم بہ قدم چلتی بیڈ کے نزدیک ائی ! اپنی جانب اتے وہ کچھ پل اریان کو دیکھتی رہی جس کا بازو اس کی انکھوں پر تھا!! پھر مریم نے اپنے سائڈ کی جگہ دیکھی!! بیڈ کنگ سائز تھا اس لیے اس پہ کافی جگہ تھی!! ان دونوں کے لیٹنے کے بعد بھی!!

مریم اپنے انسوں صاف کرتی دھیمے سے بیڈ پر بیٹھی !! اُس کے انسوں بار بار آنکھوں سے گر رہے تھے؛!!

وہ خاموشی سے اریان کو دیکھ رہی تھی جب بجلی کڑکنے کی اواز نے اُسے جلدی سے کمبل میں گھسنے پر مجبور کیا !!

وہ ایک جھٹکے سے کمبل میں گھسی تھی!! اُسے اپنے وجود میں بلکل طاقت محسوس نہیں ہورہی تھی یقینا سیرپ نے بھی اثر کوئی دیر میں ہی کرنا تھا!!

وہ کمبل میں گھسنے کے بعد سختی سے آنکھیں میچ گئی ؛! اُسے بجلی کی اواز خوف میں مبتلا کر رہی تھی!!

اریان نے آنکھوں سے بازو ہٹاتے اپنے برابر میں دیکھا !! جہاں وہ کمبل میں گھسی تھی!!

خیر اریان واپس بازو آنکھوں پر رکھتا آنکھیں موند چکا تھا !! مریم کو اب بھی بے حد سردی لگ رہی تھی لیکن اس کے خوف کا سبب بس وہ جان لیوا اوازیں تھی جو قدرت سے ارہی تھی!! اسمان اج جم کے چیخ رہا تھا!

یہ کمرہ اوپر ہونے کی وجہ سے اوازے زیادہ تیز ارہی تھی!! مریم خوف سے پاگل ہورہی تھی یہ بات نئ نہیں تھی اسے بچپن سے ہی بجلی سے ڈر لگتا تھا!!

بے بسی سے اُس کی آنکھوں سے تیزی لیے آنسوؤں بہے رہے تھے!!

خوف سے دو چار ہو کر اس نے کمبل سے اپنا منہ نکال کر اریان کو دیکھا!! جو سکون سے سو رہا تھا!!

ا۔آپ اٹھے ہیں؟؟ اُس نے تنقید کرنے کیلئے پوچھا لیکن اریان کی جانب سے کوئی جواب نہ ایا !! مریم اپنے انسوں صاف کرکے اپنی ناک رگڑتی اریان کے قریب ہوئی!!!!

دھیرے دھیرے وہ اریان کے قریب ہوئی!! پھر دوبارہ تسلی کرنا چاہا کے وہ سو رہا ہے نہ؟

اُس نے قریب جھکتے اُسے دیکھا ہاں وہ سو رہا تھا !! اُسے یقین ہوچکا تھا مریم اُس کے قریب ہوتی اُس کے برابر میں لیٹی!!

مزید بجلی کڑکی تھی جب مریم اریان کے ساتھ چپکتی اس کی شرٹ اس کے سینے سے اپنی ننّھی مٹھی میں دبوچ گئی!!

اُس کے بازو میں اپنا چہرہ چھپاتے مریم بلکل اُس کے نزدک آچکی تھی!!

دوسرے ہاتھ سے اُس کا بازو تھامتے مریم سختی سے آنکھیں میچ چکی تھی اُن دونوں کے درمیان فاصلے نام کی کوئی چیز نہیں تھی !!

مریم کی سانسیں اریان کی گردن پر پڑھ رہی تھی مریم کی سانسیں بے حد گرم تھی کیونکہ اسے بخار بہت تیز ہو رہا تھا!! وہ بری طرح کانپ رہی تھی؛؛ مریم سختی سے آنکھیں میچ چکی تھی کچھ دیر میں نیند اُسے اپنی آغوش میں لے چکی تھی !!

اریان نے آنکھوں سے بازوں ہٹا کر اپنے برابر میں اُسے دیکھا !!

جو بری طرح کانپ رہی تھی اُس کے بازو میں چہرہ چھپائے وہ بالکل بچوں کی طرح سو رہی تھی!!

اریان کچھ پل چھت کو گھورتا رہا!! پھر ہاتھ بڑھا اور سائڈ ٹیبل سے ریموٹ اٹھایا ! اریان نے ریموٹ اٹھاتے ایک بٹن پر کلک کیا تھا!!

جس سے اُس کھڑکی کے آگے پردہ گرا تھا اسے ہوا یہ تھا کہ بجلی کی اوازیں اندر نہیں ارہی تھیں!!

اریان نے کچھ پل اُسے دیکھا اُسے حد سے زدا کپکپاتے دیکھ اریان نے اپنا بازو اُس کے گرد پھیلاتا ہے اسے اپنے حسار میں لیا!! وہ کروٹ بدل چکا تھا جس سے مریم کا چہرہ اُس کے سینے میں چھپ رہا تھا ٹھک طریقے سے اُس پر کمبل درست کرتے وہ آنکھیں موند چکا تھا!!

وہ اس کی کپکپاہٹ پر یہ سب کر رہا تھا جس کا فائدہ فوراً ہوچکا تھا اُس کے سینے سے لگتے ہی اُس کی کپکپاہٹ میں کمی دکھنا شروع ہو چکی تھی!!

اریان بھی آنکھیں مندتا کچھ دیر میں نیند کی وادیوں میں اُتر چکا تھا !!

اتنی تیز بارش ہورہی تھی اور ارحاب اب تک گھر نہیں پہنچا تھا !!

حورین نے بالکنی کے بند دروازے سے باہر ہوتی تیز بارش دیکھی پھر بالاخر صبر کا پیمانہ ختم ہونے پر وہ دروازہ کھولتی نیچے کی جانب بڑھی

حرین ابھی ابھی ٹی وی میں دیکھ چکی تھی ملک کے حالات کے بارے میں!! اندھی طوفان بتائے ہوئے تھے !! جو اندازہ ہو رہا تھا!!

ایلسا بات سنو!! حورین نیچے اُتری تھی جب نظر ایلسا پر پڑی جو لیپ ٹاپ پر کچھ کام کرنے میں مصروف تھی!!

یس ؟ ایلسا نے لیپ ٹاپ سے نظر ہٹائے اسے دیکھا تھا!!

ارحاب نہیں آئے اب تک بارش تیز ہورہی ہیں!! پتہ نہیں کیوں لیکن وہ پوچھ رہی تھی اس کے بارے میں وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کیوں؟

سر شاید اج رات حویلی اسکے !! اُس نے سنجیدگی سے جواب دیا

کیوں؟؟ حورین نے جواباً پوچھا تھا

موسم کی خرابی کی وجہ سے!! وہ ہوٹل میں رکے ہیں!! صبح ہی ان کا انا ہو گا!! اُس نے جواباً کہا جب حورین اسباب میں سر ہلا گئ!!

دوسری جانب ارحاب کی گاڑی اسی ہوٹل کے اگے رکی تھی جس میں پہلے ہی اریان اور مریم موجود تھے !!

بارش کی وجہ سے ارحاب بھی اج رت یہاں گزارنے کا ارادہ رکھتا تھا ؛؛ ارحاب گاڑی سے نکلتا اندر داخل ہوا تھا !!

روم کی چابی لے کر وہ th5 فلور کی جانب بڑھا تھا

اُس کے کمرے کا نمبر 58 تھا !! ارحاب کان میں بلوٹوتھ لگائے کسی سے بات کرتا اپنے روم کی جانب بڑھا تھا !!

حورین وہی صوفے پر بیٹھ چکی تھی اپنے کمرے میں وہ بھی بور ہوچکی تھی !! ایلسا خاموشی سے کام کر رہی تھی جب کہ حرین ایل ای ڈی میں نیوز دیکھ رہی تھی !!

کچھ دیر بعد ایلسا اٹھ کر کسی کام سے باہر کو جاچکی تھی اب حورین اکیلی صوفے پی بیٹھی تھی!!

جب وہ گارڈ حورین کے پاس ایا !! حرین جس کی نظر ایل ای ڈی پر تھی کسی کی موجودگی محسوس کرتے اس نے پیچھے دیکھا جہاں وہی گارڈ کھڑا اسے دیکھ رہا تھا!!

حورین فوراً اپنا دوپٹہ درست کرتے کھڑی ہوئی!!

السلام علیکم!! حرین سلام کیا تھا

وعلیکم السلام!! پھر کیا سوچا اپ نے کب جانا ہے اپ کو اپنے لالہ کے پاس؟ وہ حورین کو دیکھ بولا جبکہ اس کی بات پر حورین نے جھٹ سے اسے دیکھا تھا حرین تو کب سے بیتاب ہو رہی تھی اپنے لالا سے ملنے کے لیے!!

م۔مجھے ملنا ہیں لالا سے!! وہ اُسے دیکھ بولی

پھر اج کیسا رہیگا ؟ ابھی سر بھی گھر پر نہیں ہے چلیں؟ گارڈ اُسے دیکھ بولا

لیکن موسم بہت خراب ہو رہا ہے!! حورین اُسے دیکھ موسم کی صورتحال بتاتی بولی

کوئی بات نہیں ہم لوگ ارام سے پہنچ جائیں گے اپ کے لالا پاس میں ہی ہیں!! اُس نے جواباً کہا تھا

سچ میں لالا پاس میں کہاں ہے وہ اپ میری ان سے بات کروا سکتے ہیں!! حورین کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی!!

اپ چل کر خود ان سے بات کر لیجئے گا!! چلے جلدی تیار ہوجائے !! گارڈ نے حورین کو دیکھ کہا جب حورین فوراً خوشی سے اسباب میں سر ہلا گئی ؛؛

پھر اپنے کمرے کی اور بھاگی !! پیچھے گارڈ نے اُسے مسکراتا دیکھا تھا !!

حرین خوشی خوشی جلدی سے جاتی ریڈی ہونے لگی!! اس کے چہرے پر نہ ختم ہونے والی مسکراہٹ تھی وہ قریب ایک ماہ بعد اپنے لالا سے ملنے والی تھی!! حالانکہ وہ جانتی تھی کہ موسم بہت خراب ہے لیکن پھر بھی وہ اس کے ساتھ جا رہی تھی!! حورین جلدی سے ریڈی ہوکر نیچے ائی !!

حرین ابھی اگے کو بڑھتی جب ایلسا کی آواز ائی !!

حورین! اُس کی آواز پی حورین کے قدم رکے اُس نے حلق تر کرتے پیچھے دیکھا جہاں ایلسا اسے ہی دیکھ رہی تھی!!

کہا جارہی ہو تُم؟ ایلسا اُسے دیکھ بولی

م۔میں؟؟ میں تو کہیں نہیں جارہی!! حورین نے نفی میں سر ہلایا

لیکن تم مین گیٹ کی طرف جارہی ہو!! ایلسا کی نظریں تفتیش کر رہی تھی

میں بس باہر کا موسم دیکھنے جا رہی تھی!! حرین نے خود کو مضبوط رکھتے مزید جھوٹ کہا

ریڈی ہوئی ہو تُم؟ کوئی خاص وجہ ؟؟ ایلسا اُسے ریڈی دیکھ بولی

اب میں ریڈی بھی نہیں ہو سکتی؟تمہیں اس چیز سے بھی پرابلم ہے؟اپنی بات چھپانے کیلئے وہ ایلسا پر الٹی پڑی

میرا وہ مطلب نہیں ہیں حرین میں بس یہ بول رہی ہوں کہ تم عام طور پر تیار نہیں ہوتی اس لیے اج تیار ہوئی ہو بس اس لیے پوچھ لیا!! اُس نے سنجیدگی سے جواباً کہا

تم ارحاب کی مینجر ہو !! تو اپنی حد تک رہو میری پرسنل باتوں میں مت دخل اندازِ کرو!!حورین اُسے دیکھ غصے سے بولی اس کی بس ہوچکی تھی ایلسا کا ہر بات پر سوال کرنا اُسے زہر لگ رہا تھا

تم مجھ سے کس طرح بات کر رہی ہو حورین!! ایلسا دھمی آواز لیکن سنجیدہ لہجے میں بولی

اب تمہیں میری بات کرنے سے بھی پرابلم ہو رہی ہے اب تن مجھے سکھاؤ گی کہ مجھے کیسے تم سے بات کرنی ہے اور کیسے نہیں؟؟ حورین اُسے دیکھ بولی

تم میری ہر بات کا غلط مطلب نکال رہی ہو!! ایلسا نے جواباً کہا تھا

ایلسا تم اس وقت یہاں سے جاؤ!! ارحاب کی مینجر ہو اس حویلی کی مالکن نہیں جو ہر کام تمہیں بتا کر ہو گا!! حورین اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولی

ہر چیز کو دیکھنے کی ذمہ داری میری ہے اور یہ ذمہ داری اج سے نہیں ہے بہت پہلے سے ہے بہت پہلے سے ہر چیز میں دیکھتی ہوئی ارہی ہوں!! ایلسا نے جواباً کہا

لیکن اب سے نہیں دیکھو گی اب میں اگئی ہوں نا اب سے میں دیکھوں گی!! تو جو کام ہے اس کی حد تک رکھو مجھ سے سوال جواب ائندہ کے بعد مت کرنا؛! پتہ نہیں کیا ہوا تھا حورین کو جو وہ اس طرح بات کر رہی تھی

ایلسا بھی بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی کیونکہ اج تک اس نے اس طرح ایلسا سے بات نہیں کی تھی؛؛

مجھے لگتا ہے ارام کرنے کی ضروری ہیں آپ کو!! ایلسا اُسے دیکھ بولی

تمہیں میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے پتہ ہے کہ مجھے کب ارام چاہیے اور کب نہیں تم یہاں سے جاؤ اور خود ارام کرو اس وقت تمہیں ارام کی ضرورت لگ رہی ہے!!حورین اُس سے رخ پھیر چکی تھی !!

(سوری ایلسا لیکن یہ کرنا میری مجبوری بن گئی ہیں میں جانتی ہوں اگر میں تم سے نرمی سے بات کروں گی تو تم کبھی بھی مجھے اکیلا نہیں چھوڑوں گی اور میں اپنے لالا سے ملنے کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہوں مجھے اپنے لالا سے ملنا ہے) حورین رخ پھیرتی آنکھیں مچتے ہوئے بولی اس کے چہرے پر شرمندگی تھی وہ کبھی بھی ایلسا سے اس طرح بات نہیں کرنا چاہتی تھی!!

ایلسا اُسے دیکھتی اب وہاں سے نکلتی جانے لگی پھر کچھ سوچ کر دوبارہ مڑی!!

حرین اپنے کمرے میں چلی جاؤ!! کچھ بھی ایسا مت کرنا جو تمہارے لیے مشکل کھڑی کریں!! ارحاب سر غصے کے بہت تیز ہیں ان کا غصہ تم سے برداشت نہیں ہو گا!! تو پلز کچھ بھی کرنے سے پہلے سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا!! کبھی کبھی زندگی میں ہم کسی پر اندھا یقین کرتے ہیں!! اور وہ اندھا یقین ہمارے لیے بہت مشکلات کھڑی کرتا ہے!! تم اس طرح کے انسانوں میں مت شمار ہونا !! عقلمندی سے ہر قدم دیکھ کر رکھنا ہے ! رات بہت ہو گئی ہے اپنے کمرے میں جاؤ!!

ایلسا اُسے دیکھ کہتی اب وہاں سے نکلتی چلی گئی

معاف کرنا ایلسا لیکن میں اپنے لالا سے ملنے کیلئے کچھ بھی کرونگی!! وہ اُسے جاتا دیکھ سوچ رہی تھی !!

حورین اِدھر ادھر دیکھتی باہر نکلی !! گیٹ سے نکلتے پورچ اتا تھا اور پھر مین گیٹ!!

حرین دروازے تک پہنچی باہر پارچ میں بھی تیزی سے بارش گر رہی تھی!! حورین نے اُس گارڈ کو ڈھونڈا !!

جو سامنے سے ارہا تھا !! حورین اُسے دیکھ مسکرائی اُسے بس اپنے لالا سے ملنا تھا !!

ٹیڈی ہیں اپ؟ وہ حورین کو دیکھ بولا وہ بہت گہری نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا!!

ہاں میں ریڈی ہوگئی ہوں پلز مجھے لالا کے پاس لے جائے !! وہ بھرائی آواز میں بولی

ٹھک ہیں چلے !! اُس نے راستہ دیا ساتھ چھتری بھی اُسے تھمائی جسے حورین تھام گئی تھی

گاڑی میں بیٹھے !! اُس نے گاڑی کا دروازہ اُس کیلئے کھولا

میں پیچھے سیٹ پر بیٹھ جاؤں ؟ اُسے آگے کا دروازہ کھولتے دیکھ حرین ہچکچاتے ہوئے بولی

ارے !! اپ اتنی پریشان کیوں رہی ہیں اپ مجھ پر یقین رکھتی ہیں نا؟؟ وہ اُسے دیکھ بولا جب حورین نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا

اف کورس اپ مجھ پر یقین رکھتی ہیں تبھی تو اپ میرے ساتھ جا رہی ہیں ورنہ کوئی کیسے کسی غیر کے ساتھ اس طرح جا سکتا ہے!! وہ عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا

اپ بس مجھے میرے لالا سے ملوا دیں!! حورین نے بات اپنی مرضی پر لاتے کہا

اپ اندر بیٹھیں گی تو اپ کے لالہ سے ملنے جائیں گے نا!! اُس نے حورین کو اندر بیٹھنے کا اشارا کیا تھا

حورین ہچکچاتے ہوئے فرنٹ سیٹ پر بیٹھی پورچ میں لائن سے چار پانچ گاڑیاں کھڑی تھی جس میں سے اک یہ گاڑی تھی جس میں وہ لوگ بیٹھے تھے!!

ڈرائیور نے حرین کے سائیڈ کا دروازہ بند کیا!! پھر گہرا مسکرا کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالنے لگا !!

اتے اتے وہ اپنی مسکراہٹ سمیٹ چکا تھا!! حورین خوش تھی اس کے ذہن میں بس اپنے لالا سے ملنے کی خواہش لگی ہوئی تھی!! اُس نے یہ تک نہیں سوچا تھا کہ اس کا یہ قدم ارحاب کا کیا ری ایکشن لائے گا ؟؟اور اُس کے اس قدم سے ارحاب کا جو قہر ہو گا کیا وہ اُسے سہ پائیگی؟؟ اُس نے کچھ نہیں سوچا تھا !!

گاڑی پورچ سے نکالتے ڈرائیور نے منزل کو روانہ کی تھی !! اس وقت جو ہمیشہ مزید گارڈ اور ڈرائیور یہاں موجود ہوتے تھے وہ کوئی بھی پورچ میں نہیں تھا!!

یہ چیز حرین نے بغور محسوس کی تھی لیکن وہ اسے نظر انداز کر گئی!!

ایلسا کچھ دیر بعد اپنے کمرے سے باہر ائی تھی اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا حرین کے کمرے کا بند دروازہ دیکھ اسے لگا حرین کمرے کے اندر ہے!! پھر وہ واپس اپنے کام میں مصروف ہوچکی تھی !!

اُسے بلکل اندازہ نہیں تھا کے حورین ایسا قدم بھی اٹھا سکتی ہیں !!

آن!! کائزل لیں زریام کو پکارا جو صوفے کو پشت پر اپنا سر ٹکائے ایزل کی یادوں میں گم تھا!!

جو سچی محبت کرتے ہیں ہمیشہ وہی کیوں تکلیف میں رہتے ہیں!؟

آن؟؟اسے کوئی ری ایکشن نہ دیتے دیکھ کائزل نے اُسے ہلایا

ہ۔ہاں ؟؟ وہ جھٹ سے گہری سوچوں سے گم ایا تھا اُس کے آنکھیں کھولنے پر کائزل کی نظریں اُس کی آنکھوں پر گئی جو حد سے زدا سرخ تھی !!

ا۔ان آپ کی آنکھیں!! کائزل اُس کی آنکھیں دیکھ بولی

کچھ نہیں ہوا سب ٹھک ہیں !! زریام اُسے پریشان دیکھ بولا

آن آپ کو نیند ائی ہیں؟ آپ جاکر سوجائے آپ کی آنکھیں کیوں سرخ ہو رہی ہیں کیا اپ کی طبیعت خراب ہے اپ کو بخار تو نہیں ہو رہا؟؟ وہ پریشانی سے زریام کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر دیکھنے لگی!!

لمحے میں اُس کے چہرے پر بے انتہا پریشانی تھی!اور زریام نے بغور اُس کے چہرے پر اپنے لیے پریشانی دیکھی تھی !!

کائزل میں ٹھک ہُوں!! اسے اپنے لیے پریشان ہوتا تھا زریام نرمی سے بولا

آن پکّا آپ ٹھک ہیں؟ پھر اپ کی انکھیں کیوں سرخ ہو رہی ہیں!! کائزل ہنوز پریشانی سے بولی

بس نیند نا پوری ہونا وجہ ہیں!! میں کچھ دیر سوؤں گا تو ٹھیک ہو جاؤں گا!! زریام اُسے دیکھ بولا

ٹھک ہیں آن!! پھر اپ جا کر پہلے سو جائیں ہم لوگ بعد میں باتیں کر لیں گے!! کائزل مسکرا کر بولی جب زریام سر کو خم دیتا اٹھ کر اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا وہ اکیلا پن چاہتا تھا!! اتنا تو وہ جانتا تھا کہ وہ کبھی دوبارہ محبت نہیں کر سکے گا اس کی ایک ہی محبت تھی جو ایزل شاہ تھی وہ کسی اور کی ہو رہی تھی وہ اپنے دل میں اس کی محبت کو دفن کرنے کا ارادہ

رکھتا تھا لیکن وہ دوبارہ محبت نہیں کر سکتا تھا وہ یہ بات بھی جانتا تھا!! اور نہ اسے کبھی دوبارہ محبت کرنی تھی!!

وہ اپنی ایک محبت میں اپنی پوری زندگی وف کرنے کے لیے تیار تھا!!

یہ کہا آئے ہیں ہم؟حورین دائے جانب چہرہ گھمائے گارڈ کو دیکھ کہا کیونکہ وہ گاڑی روک چکا تھا اور حرین کو سامنے بہت سناٹا نظر ارہا تھا

اپ کو پتہ تو ہے اپ کے لالہ کے پاس!! اُس نے جواباً مسکرا کر کہا

لالا یہاں ہیں؟؟ وہ الجھ کر بولی

جی ہاں اپ کے لالا یہی ہے!! چلیں اتریں گاڑی سے!! وہ کہتا گاڑی سے اترا تھا حرین بھی نہ سمجھی سے دروازہ کھولتی باہر ائی!! اسے خوف محسوس ہوا تھا کیونکہ رات کا اندھیرے میں اس وقت کوئی بھی نہیں تھا اوپر سے تیز بارش!!

اجاے !! وہ کہتا آگے بڑھا حرین بھی چھوٹے چھوٹے قدم لیتی پیچھے بڑھ رہی تھی اسے یہ جگہ بہت عجیب لگ رہی تھی لیکن اس کے ذہن میں ابھی کچھ اور اتا ہی کیوں؟ وہ گارڈ کے پیچھے جا رہی تھی جبکہ گارڈ ایک مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجائے اگے بڑھ رہا تھا!!

وہ لوگ اندر داخل ہوئے حورین نے یہ چیز بھی محسوس کی تھی کہ یہ راستہ کافی لمبا ہو چکا تھا قریب پون گھنٹے بعد اس جگہ پہ گاڑی رکی تھی اگے ایک گھر تھا جو پورا اندھیرے میں ڈوبا تھا!!

ایسا لگتا تھا اس جگہ کوئی اتا جاتا نہیں!!

ی۔یہاں اتنا اندھیرا کیوں ہیں؟حورین نے گھبرا کر پوچھا !! اس دوران وہ لوگ مسلسل اگے بڑھتے جا رہے تھے!!

وہ لوگ اس وقت اُس گھر میں داخل ہوچکے تھے !! جہاں مکمل اندھیرا تھا !!

کیونکہ مجھے اندھیرا بہت پسند ہے!! گارڈ کی عجیب آواز وہاں گونجی تھی !! بس چاند کی روشنی اندر ارہی تھی جو بارش ہونے کی وجہ سے کافی ہلکی پڑ رہی تھی جب کے ہلکی ہلکی گھبراہٹ حرین کو ہونا شروع ہو چکی تھی!!

پ۔پلز لائٹ کھولیں اور لالا کہاں ہے!! حورین نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا

اوکے سویٹ ہارٹ!! وہ کہتا سائیڈ میں لگے بٹن پر کلک کر چکا تھا جس سے اُس کمرے کی لائیٹ جلی تھی !!

حورین نے جھٹکے سے ادھر ادھر نظر دوڑا کر دیکھا یہ کمرہ بالکل خالی تھا بس اک کونے پر بہت رسیاں اور چاقو پڑے تھے!!

چاکو اور رسی کو دیکھ حورین کی انکھوں میں بے یقینی پھیلی تھی!! اُس نے جھٹکے سے اُس گارڈ کو دیکھا

جو عجیب سی شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ حرین کو دیکھ رہا تھا!!

ی۔یہ سب کیا ہیں ؟ م۔میرے لالا کہا ہیں!! حورین کی اواز لڑ کھڑا رہی تھی اسے شدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا!!

یہاں تمہارے اور میرے علاوہ کوئی بھی نہیں ہے سویٹ ہارٹ!! وہ حورین کے قریب ایک قدم اٹھا چکا تھا جب کے حورین نے اک قدم پیچھے لیا تھا !!

ک۔کیا مطلب !! م۔میرے لالا !! اپ نے کہا تھا مجھے میرے لالا سے ملوائیں گے!! حورین گھبراتی ہوئی بولی اس کی دھڑکنے تیز ہوئی تھی

میں تو کچھ بھی کہتا ہوں اب تم نے یقین کر لیا وہ تو تمہاری غلطی ہے نا؟؟ اُس نے جواباً کہا

م۔مجھے واپس گھر جانا ہیں!! حورین کہتی آگے بڑھنے لگی,

اب تم یہاں سے ایک قدم اور باہر نہیں نکال سکتی!! اُس نے اُس کے سامنے آتے کہا حورین کی آنکھوں میں خوف اترا تھا یہ سب وہ ہو رہا تھا جو اس نے سوچا بھی نہیں تھا!!

پ۔پلز مجھے جانے دیں !! ک۔کیا چاہتے ہیں آپ مجھ سے ؟؟ حورین کی انکھوں میں نمی اتر رہی تھی

جو میں چاہتا ہوں وہ میں خود لے لوں گا!! ویسے کتنی بے وقوف ہونا تم؟اتنے اشارے بھی نہیں سمجھ سکی ارحاب سر کا مجھے غصے میں دیکھنا پھر ایلسا کا اُس طرح مجھ سے بات کرنا ؟؟ان کو میرے پر شک تھا کہ میں صحیح ادمی نہیں ہوں اور ارحاب سر شاید مجھے نکالنے بھی والے تھی جوب سے!! لیکن انہیں صرف شک تھا!!

اس شک کو تم نے یقین میں بدل دیا!! وہ غلیظ قہقہ لگا کے ہنسا تھا حورین کو اُس کا قہقہ اپنی جان نکالتا محسوس کروا رہا تھا !!

ا۔ارحاب ی۔ تمہیں چھوڑے گے نہیں!! حورین نے قدم پیچھے لیتے کہا

جانتا ہوں!! تبھی تو اتنی دور ایا ہُوں!! یہاں وہ ہمیں نہیں ڈھونڈ پائینگے !! سویٹ ہارٹ اور اپنا کام تُم سے نکل واکر میں یہاں سے دور بھاگ جاؤنگا !! وہ پھر قہقہ لگا کر ہنسا تھا حورین کو وہ پاگل لگ رہا تھا وہ بات بات پر قہقہ لگا کر ہنس رہا تھا !!

پ۔پلز مجھے جانے دیں!! حورین روتے ہوئے بولی

نہیں نہیں روتے نہیں ہیں!! وہاں تمہاری زندگی عجیب تھی نا ؟؟ارحاب سر تُم سے پیار نہیں کرتے تھے !! تم ان کے لیے محض بدلے کا سامان تھی !! اور تم جانتی ہو وہ تمہیں بچانے

بھی نہیں ائیں گے پتہ ہیں کیوں؟؟ کیونکہ تم مہز بدلے میں ائی لڑکی ہو!! اس لیے میرا راستہ بالکل صاف ہے!! وہ کہتا چیئر پر بیٹھا تھا !! وہ حورین کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا

م۔مجھے جانا ہیں گھر اپس پ۔پلز !! وہ روتے ہوئے بول رہی تھی

کیا رکھا ہے اُدھر ؟؟ کچھ بھی تو نہیں ہے!! سوائے رونے کے! میرے پاس رہ جاؤ بائے گوڈ بہت خوش رکھوں گا!! وہ تمہارے ہاتھ پر کو گھاؤ تھا وہ ارحاب سر نے دیا تھا نہ ؟؟ جو شخص تمہیں تکلیف دیتا ہے تمہیں اُس کے پاس جانا ہیں؟ اس لیے میں بہت پیار سے کہہ رہا ہوں کہ میرے پاس لے جاؤ اگر تم نے مزاحمت کی تو میں اپنا کام کر کے یہاں سے بھاگ جاؤں گا!!

تمہارے لیے ایک بہت اچھی افر ہے!! ہم دونوں ہمیشہ ساتھ رہینگے !! وہ حورین کو دیکھ بولا

ک۔کیا بکواس کر رہے ہو!! میرا نکاح ہوا ہیں ارحاب سے !! وہ روتے ہوئے غصے سے چیخی تھی اس انسان کے غلیز باتیں اُسے غرانے پر مجبور کر رہی تھی

اوہ غصّہ بھی اتا ہیں تمہیں؟؟ کیا ہوتا ہے نکاح سے!! انہوں نے کبھی دل سے تمہیں اپنی بیوی نہیں مانا اور یقینا تم نے بھی کبھی انہیں اپنا شوہر نہیں مانا ہو گا!! وہ کبھی تمہارے نزدک نہیں آئینگے ہونگے تو کیا خیال ہے پھر ؟ وہ تنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا

بکواس بند !! وہ میرے شوہر ہیں اور میں ان کی بیوی!! اور میں انہیں دل سے اپنا شوہر مانتی ہُوں!! حورین شیرنی کی طرح گرائی تھی

سویٹ ہارٹ جھوٹ مت بولو میں سب جانتا ہوں!!! خیر چھوڑو پھر کیسا لگ رہا ہے اس قید سے آزاد ہوکر ؟ وہ ٹانگ پر ٹانگ جمائے بولا

پ۔پلز مجھے جانے دو! ارحاب کے پاس !! وہ بے بسی سے بولی آنکھوں سے انسوں تیزی سے بہے رہے تھے

یہی چیز مجھے زہر لگتی ہے! انسان بھی نا بہت مطلبی ہوتے ہیں!! کچھ دیر پہلے تمہیں اپنے لالا کے پاس جانا تھا اور اب تمہیں اور سر کے پاس جانہ ہیں!! میری ایک بات کان کھول کر سن لو تم یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گی!! وہ سنجیدگی سے بولا اُس کی گہری نظریں حورین کو جھلسا رہی تھی !!

حورین نے اِدھر ادھر دیکھا سامنے دروازہ تھا جہاں بالکل اندھیرا تھا!!

حورین تیزی سے وہاں کو بھاگی !! ابھی وہ دروازے تک پہنچتی جب وہ گاڑی اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر کی جانب کھینچ چکا تھا!!

چھوڑو مجھے!! حورین نے اپنا آپ اُس سے چھڑوانے کی کوشش کی !! حورین بھرپور کوشش کر رہی تھی انسوں تیزی سے بہہ رہے تھے دل دھڑک دھڑک کر باہر ا رہا تھا!!

اُس کا دل شدت سے ارحاب کو یاد کر رہا تھا !! وہ اُس کا شوہر تھا اُس کا محافظ پھر بھلے ان دونوں کے درمیان رشتہ کیسا بھی چل رہا تھا!!

گارڈ حورین کے ہاتھ قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا !! لیکن حورین خود کو چھڑوانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی!! جب گارڈ نے اُس کے گلے پر ہاتھ رکھا ! وہ اُس کی گردن اپنے ہاتھ میں دبوچ گیا حورین کا سانس یک دم رکا تھا !!

اُس نے اُس کا ہاتھ اپنی گردن سے ہٹانا چاہا!! لیکن وہ اس میں ناکام رہی!! دیکھتے دیکھتے کچھ دیر میں حرین بے ہوش ہو چکی تھی!!

رات بھر ارہاب کو ایک عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی وہ پوری رات سو نہیں پایا تھا!! وہ سمجھ جاتا شاید وہ ہوٹل میں موجود ہے نئ جگہ ہے اس لیے لیکن یہ چیز درست نہیں تھی!!

وہ نہیں جانتا تھا اسے عجیب سی بے چینی کیوں ہو رہی ہے!؟ بالاخر اس نے رات کے دو بجے فون نکالتے ایلسا کو کال ملائی!!

اگلے ایک دو بیل پر ہی مقابل سے کال اٹھا لیا گیا تھا!!

اسلام علیکم سر !! ایلسا نے سلام کیا

وعلیکم السلام حرین کہاں ہے؟ ارحاب نے فون کان سے لگاتے کہا

اپنے کمرے میں ہیں سر !! ایلسا نے جواب دیا کیونکہ اُسے یہی لگ رہا تھا کے حورین اپنے کمرے میں ہیں!!

وہ ٹھک ہیں؟ اُس نے بے ساختہ پوچھا

جی سر وہ ٹھک ہیں!! ایلسا نے جواب دیا

ٹھک ہیں!! اتنا کہتے ارحاب نے فون رکھا تھا !!

دیکھتے دیکھتے یہ رات بھی گزر چکی تھی!! مریم کی آنکھ کھلی اُس نے دھیرے دھیرے سے آنکھیں کھول کر کچھ دیکھنا چاہا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا!! لیکن وہ لیمپ اب بھی چل رہا تھا!!

مریم نے کچھ دیر نہ سمجھی سے دیکھا

وہ اریان سے لگی تھی!! اُس کا ہاتھ اریان کے سینے پر تھا !! جب کے چہرے بازو میں چھپا تھا!! وہ ماحول کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی!!

اب وہ پوری طرح اپنے ہوش میں تھی !! اُس نے لیمپ سے اریان کا چہرہ دیکھا ابھی ابھی اٹھنے کی وجہ سے غائب دماغی اُس کے سر پر سوار تھی!!

اُس کی نظریں اریان کے چہرے پر رک چکی تھی! اُس کی آنکھیں بند تھی وہ گہری نیند سوتا ہوا بے حد خوبصورت لگ رہا تھا!!

مریم کے دل نے بے ساختہ بٹ مس کی تھی!! وہ اریان کے اتنا قریب تھی یہ سوچ کر ہی اُس کا دل کانوں میں بج رہا تھا !!

ابھی اُس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تھا وہ نرمی سے اریان کی پیشانی پر پھیلے بال پیچھے کرنا چاہتی تھی

کیونکہ یہ حسرت اُس کے دل میں اٹھی تھی!! ابھی وہ درست کرتی جب اریان کا فون بجا مریم نے جھٹکے سے ہاتھ پیچھے کیا تھا وہ ہوش کی دنیا میں ائی تھی غائب دماغی دور گئی تھی!!

وہ جھٹکے سے آٹھ کر بیٹھی!! جب کے فون بجنے کی آواز پر اریان نے دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھولی!!

آنکھیں کھولتے ہی مریم نظر ائی جو بیڈ سے اُتر رہی تھی اریان اٹھ کر بیٹھتا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاے فون کان سے لگا گیا !!

مقابل پر ساحل تھا جو اریان کو کچھ بتا رہا تھا!! اریان سنجیدگی سے اُس کی بات سن رہا تھا !! مریم اٹھ کر فوراً باتھ روم میں بند ہوئی تھی!!

اُس نے دروازہ بند کیا اور خود دروازے کے ساتھ بیٹھتی چلی گئی!! اب کل ہوا احمد کے ساتھ وہ درد بھرا عمل اُس کی آنکھوں کے سامنے چل رہا تھا!!

اور جیسے جیسے چل رہا تھا اس کی انکھوں میں تیزی سے نمی اتر رہی تھی!!

ا۔احمد لالا !! اُس کے لبوں نے لفظ ادا کیا تھا اُس کی چیخیں کان میں گنج رہی تھی جب مریم نے فورا اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا!!

ن۔نہیں !! م۔مجھے یہ آوازے تکلیف دے رہی ہیں!! وہ روتے ہوئے چیخی اس نے یہ سب پہلی بار دیکھا تھا اور وہ بہت چھوٹے دل کے مالک تھے اور سب سے بڑی بات وکٹم اس کا لالا تھا!! اس لیے اس کا یہ رد عمل جائز تھا!!

م۔مار دیا اُنہیں نہیں بچایا!! مریم روتے ہوئے بولی

جب اس کی انکھوں میں وہ منظر ایا جب اریان نے سفاکی سے اُس شخص کو مارا تھا جو جنگل میں تھا !

وہ یاد کرتے مریم نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا

ک۔کسی کی جان لینا اتنا آسان ہوتا ہے؟؟ قاتل ہیں وہ!! وہ اپنا چہرا ہاتھوں میں گرا چکی تھی !! اس نے یہ سب بس کہانیوں میں پڑا تھا جو چیزیں کہانی میں اچھی لگ رہی تھی بہت ساری زندگی میں اتنی ہی بھیانک!!

خوف سے وہ پھر کانپ رہی تھی اُسے اریان سے خوف محسوس ہورہا تھا ؛!

ی۔یا اللہ!! مریم نے اوپر دیکھا تھا اُس کی سسکیاں باتھ روم میں گنج رہی تھی !

انکھوں کے سامنے سے وہ دونوں دردناک منظر جا ہی نہیں رہے تھے!!

اریان جو فون پر بات کر رہا تھا واشروم سے اُس کے رونے کی آواز سن ضبط سے مٹھیاں بھینچ گیا !! صبح صبح اُس کا دماغ خراب ہورہا تھا !!

اریان نے کول کاٹی مقابل سے ساحل سر سر کرتا رہ گیا!! جب کے آریان فون رکھ کر بیڈ سے اٹھا !!!

اُس کے رونے کی آواز تیز ہورہی تھی !! جو اریان کا دماغ پوری طرح خراب کر رہی تھی!!

اریان دروازے تک پہنچا ؛! اُس نے دروازے کا لوک گھمایا لیکن دروازہ لوک تھا!!

باہر آو!! اریان نے سرد لہجے میں کہا جب کے اُس کی آواز پر اندر موجود مریم نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ اپنے رونے کی آواز روکی تھی!!

مریم باہر آو!! اُس کی آواز قدرے اونچی تھی !! اُس کی آواز میں سرد پن اُس پر حاوی ہورہا تھا !!

مریم لضرتے وجود کے ساتھ کھڑی ہوئی!! پھر کپکپاتے ہاتھوں سے دروازہ کھولنے لگی !! اُس کی ہمت نہیں ہورہی تھی لیکن وہ جانتی تھی اسے دروازہ ہر حال میں کھولنا پڑے گا !

مریم نے کپکپاتے ہاتھوں سے دروازہ کھولا!!دروازہ کھولتے ہی اُسے سامنے اریان نظر ایا جس کا رخ دوسری جانب تھا !!

مریم دھیرے سے باہر ائی !! جب دروازے کی آواز پر اریان نے اُسے دیکھا اُس کے چہرے پر انسوں دیکھ اریان نے ضبط سے آنکھیں میچ کر کھولی!!

ایسا کون سا ظلم ہوا ہے تم پر جو تمہارا ماتم ختم نہیں ہو رہا؟؟ اریان اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا

میرے لالا کو مار دیا اپ نے اس سے بڑا اور کیا ماتم ہو سکتا ہے؟ مریم اریان کو دیکھ اپنے انسو صاف کرتی بولی لیکن انسو بھی بہت ڈھیٹ تھے وہ بار بار نکل رہے تھے!!

اس شخص کا ماتم مت کرو جو خود اک قاتل ہیں!! اریان اُسے دیکھ اپنے ہر لفظ پر زور دیتا بولا

اپ بھی تو ایک قاتل ہیں!! اپ نے میرے لال کو نہیں بچایا پھر جنگل میں اُس انسان کو سفاکی سے مار دیا اپ کے لیے اتنا اسان ہے کسی کی بھی جان لینا ؟؟ وہ بھرائی آواز میں بولی

گنہگاروں کو سزا دینے والا قاتل نہیں ہوتا!! آریان اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا !

اپ نے اتنی آسانی سے کیسے دو دو لوگوں کے جان لے لی!! وہ اب بھی بے یقینی سے اریان کو دیکھ رہی تھی

دوبارہ لے کر دکھاؤں ؟ اریان نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

اپ کے پاس دل ہے بھی یا نہیں؟؟مریم اُسے دیکھ بولی جب اریان کے لبوں کے کنارے چھوٹی سی مسکراہٹ پھیلی!!

نہیں !! نہیں ہیں میرے اندر دل!!اُس نے جواب بے حد پرسکون سے دیا تھا!!

ا۔آپ کو کوئی پچھتاوا نہیں؟ اُسے پرسکون دیکھ مریم نے پوچھنا چاہا

پچھتاوا غلطیوں کا ہوتا ہے اور میں کبھی غلطی نہیں کرتا!! اریان کہتا صوفے پر بیٹھا تھا

کسی کی جان لینا اپ کی نظر میں غلطی نہیں ہے؟؟ مریم نے بے یقینی سے اُسے دیکھا !!

نہیں!! وہ جواباً کہتا سگریٹ اپنے لبوں سے لگا چکا تھا !!

نفرت ہیں م۔مجھے آپ سے !! وہ بلند اواز میں بول رہی تھی

اور مجھے بے حد پسند ہے جب لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں !! اریان نے سگریٹ کا گہرا کش بھرا رہا تھا اریان سے چاہ کے بھی کوئی نفرت نہیں کر سکتا تھا!! اور اگر کوئی اس کے

ہاتھوں سے مرنے والا شخص کرتا تو اس کی بیانی کا موقع ہی نہیں ملتا کیونکہ اریان اس شخص کو فورا ہمیشہ کے لیے سلا دیتا ہے!!!

رہی بات لڑکیوں کی تو وہ سوائے اس پر فدا ہونے کے اور کچھ نہیں کر سکتی اور نفرت تو بہت دور ہو گئی!!

اریان سے سب محبت کرتے تھے اسے اپنی لائف میں نفرت کی کمی محسوس ہو رہی تھی وہ چاہتا تھا اس سے کو نفرت کریں وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کوئی اس سے نفرت کب تک کر سکتا ہے!!

م۔مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا !! مریم اپنے انسوں صاف کرتی بولی

اچھا اور کچھ ؟ اُس نے سگریٹ کا گہرا کش بھرتے کہا !!

مریم نے آنکھیں سختی سے میچی اس کے سر میں پوری طرح درد ہو رہا تھا وہ منظر بار بار انکھوں کے سامنے چل رہا تھا!!

کیا ہوا ڈر لگ رہا ہے؟؟ اس کی انکھوں میں خوف دیکھ اریان نے ایبرو اٹھائے کہا!! اُس کے جواب میں مریم خاموش رہی تھی وہ اپنی جگہ سے ایک انچ نہیں ہل رہی تھی ایک تو خوف اوپر سے اریان کے چہرے پر پرسکونی!!

اپنا یہ رونا دھونا بند کرو!! کیونکہ یہ بالکل فضول کا رونا ہے اگر تمہیں سچ میں رونے کا دل کر رہا ہے تو مجھے بتاؤ!! میں تمہیں وجہ دے دیتا ہوں رونے کی!! اریان اُسے دیکھ سرخ آنکھوں سے بولا جب کے آریان کی بات پر مریم نے اپنی سانس روکی تھی ؛!

اپ کیلئے لوگوں کو تکلیف دینا بہت آسان ہے نہ !! مریم اُسے دیکھ غصے سے بولی

بہت اسان ہے!! اریان نے فوراً سگریٹ کا کش بھرے کہا

مریم کے چہرے پر غصے سے بھرے تاثرات وہ بہت غور سے دیکھ رہا تھا!!

ا۔آپ کو تکلیف ہوگی جب آپ کو پتہ چلے گا!! مریم نے اُسے دیکھ غصے سے کہا اُس کی باتوں میں بھی اس کی معصومیت جھلک رہی تھی!!

مجھے تکلیف سے ڈر نہیں لگتا!! تکلیفوں پر رونے والے مجھے زہر لگتے ہیں؛!! اور میری نظر میں مرد کبھی نہیں روتے!!! اریان سنجیدگی سے بولا

و۔وہ اس لیے کیونکہ اپ کو کبھی پیار نہیں ہوا!! جس دن اپ کو کسی سے پیار ہو گا اور وہ شخص اپ سے دور جائے گا اپ بھی روئیں گے!! اپ کا یہ بھرم ٹوٹ جائے گا!! مریم اُسے دیکھ بھرائی آواز میں لیکن بھرپور غصے میں بولی

جب اریان بے ساختہ دھیما سا مسکرایا تھا

پیار ؟؟ اور وہ بھی مجھے؟؟ تمہیں لگتا ہیں میں کبھی کسی سے پیار کرونگا ؟ اریان نے اُسے دیکھ سوالیہ نظروں سے کہا

اس پر اپ کا بس نہیں ہو گا اپ کو خود محبت ہو جائے گی!! دیکھیے گا ! وہ محبت اپ کو کمزور بنا ہی دے گی!! مریم نے جواباً کہا اسے بھی نہیں پتہ تھا وہ ایسی باتیں کیوں کر رہی ہے

کہاں سے دیکھیں ہیں یہ ڈائیلاگ تم نے؟؟ اریان نے سگریٹ کا دھواں ہوا میں پیوست کیا تھا!!

یہ سچ بات ہے!! میں نے ناول بھی پڑھا ہیں شاہ میر سکندر بھی ابرش سکندر کیلئے روئے تھے!! وہ بھی بہت مضبوط ہیں وہ بھی کبھی نہیں روتے لیکن اپنی محبت کے لیے وہ روئے تھے جب ان کی محبت ان سے دور چلی گئی تھی!! مریم نے جواباً کہا

اپنے ننھے ہی دماغ پر اتنا زور مت ڈالو!! بات سب سے پہلے یہ اتی ہے کہ مجھے کسی سے پیار ہو جو کبھی ممکن نہیں ہے!! میں کبھی کسی سے پیار نہیں کر سکتا!! میں اس دنیا کی ہر لڑکی سے نفرت کرتا ہوں جس سے میرا کوئی رشتا نہیں !! اریان نے جوابا کہا وہ صوفے کی پشت ٹیک لگا چکا تھا!!

یعنی اپ مجھ سے نفرت نہیں کرتے؟ مریم نے بے ساختہ پوچھا

تمہیں کس نے کہا کہ میں تم سے نفرت نہیں کرتا؟ اگر میں تم سے نفرت نہیں کرتا تو میں تم سے پیار بھی نہیں کرتا!! اریان کہتا کھڑا ہوا تھا

اپ جیسا سفاک انسان انسان کیسے کریگا پیار !! مریم نے چہرہ جھٹکتے کہا

ایگزیکٹلی مائ پوائنٹ!! اریان کندھے اچکا کر کہتا بالکنی کا دروازہ کھولے اندر داخل ہوا تھا!!

م۔مجھے اپ کے ساتھ نہیں رہنا مجھے اپنے گھر جانا ہے لالا کے پاس!! مریم پھر آگے اتی بولی

اور تمہیں لگتا ہیں تُم جو بولوگی وہ ہوجائیگا ؟ یہاں محض میری چلتی ہے!! پہلے تمہارے باپ کو تھوڑا تڑپنے تو دو!! ابھی وقت ہی کتنا ہوا ہے تمہیں اُس سے دور ہوئے ؟ اریان کا لہجہ ہنوز سرد تھا

ا۔اُنہونے کچھ نہیں بگاڑآ اپ کا!! مریم نے رخ موڑتے اسے دیکھا

اس کے خون نے تو بگاڑا ہے نا؟؟اریان نے کافی کا کپ اپنے لبوں سے لگایا تھا جو ابھی ابھی ویٹر دے کر گیا تھا!!

مریم نے آنکھیں بند کی تھی!! انسوں ٹوٹ ٹوٹ کر آنکھوں سے گر رہے تھے !! وہ اریان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی!! لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کے یہاں سے نکلنا اسان نہیں!!

بارش اب تک ہورہی تھی جس سے موسم کافی سہانا تھا !! رات کے مقابلے میں بارش کم تھی لیکن بارش رکی نہیں تھی کافی روڈ سٹک ہو چکے تھے!!

اریان کافی پیتا بالکنی سے نکل کر واپس کمرے میں ایا تھا!! مریم اب تک اس کی جگہ پر کھڑے انسو بہا رہی تھی!

اگر تمہارا ماتم ختم ہو گیا ہو!! تو جاؤ اور چینج کر کے اؤ!! اُس کا رونا اریان کو غصے میں مبتلا کر رہا تھا جسے وہ بار بار نظر انداز کر رہا تھا!!

م۔میں نہیں کرونگی!! مریم نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا اس کی روتے روتے چھوٹی چھوٹی ہچکیاں بن چکی تھی !!

میں نے تم سے پوچھا نہیں !! میں نے تمہیں بتایا ہے !! اور اگر اب تم نے میرے کسی بھی بات پر نفی کی تو میں ہر لحاظ بھول جاؤں گا!! مجھے نہ سننا زہر لگتا ہے اور جو چیز مجھے زہر لگتی ہے تم وہی حرکت بار بار کر کے میرا دماغ خراب کر رہی ہو!! اریان اُس کے قریب اتا اُس کے چہرے پر دبی دبی اواز میں غرایا تھا

مریم نے فوراً دو قدم پیچھے لیے تھے !! اُسے اریان سے خوف محسوس ہورہا تھا !!

اُسے پیچھے قدم لیتے دیکھ اُس نے ایبرو اٹھائی!!

ایک قدم اور لو پیچھے !! اریان اُسے دیکھ وحشت زدا آواز میں بولا جب مریم کے پیچھے بڑھتے قدم رکے!!

ارے رک کیوں گئی؟؟ لو پیچھے قدم !! پھر اس کے بعد تم دوبارہ چل سکی تو میرا نام اریان شاہ نہیں!! اریان اپنی سرخ آنکھیں اُس کی خوف سے بھرپور آنکھوں میں گاڑے بولا!!

بہت اچھی بات ہے جو تمہیں میری سفاکیت کا پتہ لگ چکا ہے!! اُسے اپنی جانب خوف سے بھری آنکھوں میں دیکھتے پاکر وہ دبی دبی آواز میں غراتا باتھ روم میں بند ہوا تھا!!

اس کے جانے پر مریم بے جان سی صوفے پر بیٹھی تھی!!

بہت جلد چلی جاؤنگی!! نہیں رہوں گی اپ کے ساتھ!! جو شخص اتنی اسانی سے کسی کی جان لے سکتا ہے وہ سفاک تو ہوگا !! وہ روتے ہوئے اپنے انسوں صاف کرتی بولی

اس وقت وہ بے بسی کی اخری کرن پر تھی!! جہاں کا کوئی راستہ اسے سمجھ نہیں ارہا تھا!! مریم نے بیڈ پر دیکھا اس کے کپڑے رکھے تھے وہ کپڑے بالکل نئے تھے!!

وہ اریان نے اُس کیلیئے منگوائے تھے؟ ہاں اور منگوا سکتا ہے؟ابھی وہ سوچ رہی تھی جب اس نے فورا اپنی سوچوں کو جھٹکا

م۔میں نفرت کرتی ہوں ان سے!! وہ اپنے ننھے ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپاتی بولی پھر کھڑی ہوئی!!

وہ اب بھی دھیرے دھیرے کانپ رہی تھی!! باتھ روم سے شاور کی اواز ارہی تھی یقینا وہ شاور لے رہا تھا!! مریم نے اپنے کپڑے تھامے اور چینجنگ روم کی جانب بڑھی !!

اگلے کچھ دیر میں وہ دونوں باہر تھے مریم پہلے ہی بیڈ پر بیٹھی تھی کیونکہ وہ بس چینج کر کے ائی تھی!!

اریان گیلے بالوں کے ساتھ باہر ایا !! مریم نے اسے دیکھا پھر اگلے لمحے اس سے نظریں پھیری!! وہ اُسے دیکھنا نہیں چاہتی تھی یا شاید وہ ڈر رہی تھی کہ اگر وہ اسے دیکھے گی تو اس سے نفرت نہیں کر پائے گی!! اور وہ اپنے لالا کے قاتل سے نفرت کرنا چاہتی تھی !!

اریان اُسے نظرانداز کرتے اپنے بال بنانے لگا !! ہاتھ میں گھڑی پہنتے وہ مکمل تیار تھا!!

چلو!! اریان نے آنکھوں پر چشمہ لگایا اور بنا اُسے دیکھے سنجیدگی سے آگے بڑھا مریم بھی کھڑی ہوتی اپنی شول خود پر اچھی طرح لیے اریان کے پیچھے بڑھی !!

ایلسا کافی دیر سے انتظار کر رہی تھی لیکن حورین نیچے نہیں ائی تھی وہ صبح ہوتے ہی نیچے ایا کرتی تھی بالاخر ایلسا نے فیصلہ کیا کہ وہ اس کے کمرے میں جا کے دیکھے گی شاید اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے بس اسے لیے وہ اوپر جاکر دیکھنے کا ارادہ رکھتی تھی !!

ایلسا موبائل میں مصروف اوپر کی جانب پڑی اس نے حرین کے کمرے کا دروازہ بجایا جب سے ارحاب نے کہا تھا کہ وہ بھی دروازہ بجا کر اندر جایا کرے تب سے وہ بنا دروازہ بجائے اندر نہیں جاتی تھی؛!!

پہلی نوک پر کوئی جواب نہیں ایا اس نے دوبارہ دروازہ بجایا!! لیکن اس بار بھی مقابل سے کوئی جواب نہیں دیا گیا!!

حورین!! اس نے دروازہ بجاتے اسے پکارا لیکن اب بھی اندر سے کوئی اواز نہ ائی!!

خیریت تو ہے؟؟ ایلسا کے لبوں نے حرکت لی تھی!!

کافی بجانے پر بھی جب دروازہ نہ کھلا تو ایلسا کو مجبورا دروازہ کھول کر خود اندر جانا پڑا!!

حورین!! بیڈ خالی دیکھ اُس نے حورین کو پکارا !!

وہ باتھ روم کی جانب بڑھی باتھ روم کا دروازہ بند تھا وہ کچھ دیر باتھ روم کے باہر انتظار کرتی رہی لیکن واش روم سے بھی کوئی پانی کی اواز نہیں ارہی تھی!!

اُس نے دھیرے سے باتھ روم کا دروازہ کھولتے دیکھا لیکن اس میں بھی کوئی موجود نہیں تھا!!

واٹ!! حورین کہا ہیں!! ایلسا نے فوراً بالکنی میں جا کر دیکھا لیکن وہ وہاں پر بھی موجود نہیں تھی حرین نیچے نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ ایلسا صبح سے نیچے تھی اور اس نے حرین کو نیچے اتا نہیں دیکھا تھا!!

حورین!! وہ اوازیں لگاتے ہوئے تیزی سے کمرے سے باہر نکلی !!

حورین!! اُس نے پکارتے ہوئے اوپر کے پورشن کے تمام کمرے چیک کیے کسی بھی کمرے میں حرین موجود نہیں تھی ایلسا تیزی سے نیچے بھاگی !!

اس نے نیچے والا پورا پورشن دیکھا!! لیکن وہ کہیں پر بھی موجود نہیں تھی!!

اوہ گوڈ!! ایلسا کو بری طرح ٹینشن ہوئی تھی اُس نے باہر جاتے گارڈ کو دیکھا !!

سنو حورین یہاں سے گئی ہیں؟؟ اُس نے گارڈز سے پوچھا جو بارش کی وجہ سے ریم کوٹ پہنے کھڑے تھے!!

نہیں !! اُن سب نے نفی میں سر ہلایا !! قلعہ فوراً اندر بھاگی تھی !!

وہ لیپٹاپ کھول کر سامنے بیٹھی اُس نے فوراً سی سی ٹی وی فٹیج چلائی!!

صبح کے فوٹیج میں کچھ بھی نہیں دکھائی دے رہا تھا ایلسا نے جلدی سے رات کی فوٹیج نکالی!!

جب حورین اور اُس کی آخری بار بات ہوئی تھی ایلسا وہ غور سے دیکھ رہی تھی!!

ایلسا کے اندر جانے کے بعد حورین باہر کی جانب بڑھی تھی!

اوہ نو!! مجھ سے اتنی بڑی غلطی کیسے ہو سکتی ہے!! ایلسا نے اپنا سر تھاما تھا !!

ظفر ؟ اُس نے گارڈ کو دیکھ حیرت سے لفظ دہرایا

فوٹیج میں حرین گارڈ سے کوئی بات کر رہی تھی جو سنائی نہیں ارہا تھا!!

اگے باہر والی فوٹیج چلی تھی جس میں وہ اُسے لیے گاڑی میں بیٹھا تھا !

ایلسا کی آنکھیں حیرت اور گھبراہٹ سے پھیل رہی تھی !! اس نے دیکھا تھا اس وقت اور کوئی گارڈ دروازے پہ موجود نہیں تھا!! لیکن ابھی یہ وقت یہ سب دیکھنے کا نہیں تھا!!

وہ گاڑی دیکھتے دیکھتے اس کی نظروں سے اوجھل ہوئی تھی!!

میں سر کو کیا جواب دوں گی؟؟ اتنی بڑی غلطی کیسے کر سکتی ہوں میں؟ ایلسا نے اپنا سر ہاتھ میں تھاما !!

اس نے ایک جھٹکے سے ظفر کو کال ملائی تھی!! لیکن مقابل کا فون بند جا رہا تھا!! اسے جلدی سے اس کے نمبر کی لوکیشن ٹریس کی لیکن اس کی اخری لوکیشن اسی حویلی کی دکھائی دی تھی اس نے یہاں سے نکلتے وقت ہی اپنا فون بند کر دیا تھا!!

میں سر کو کیسے بتاؤں؟ ایلسا گھبراہٹ سے چور بولی اس لیے وہ تمام کوشش کر رہی تھی لیکن ساری کوششیں ناکام جا رہی تھیں ظفر نے بہت سوچی سمجھی پلیننگ کی تھی!!

جب کوئی راستہ نظر نہ ایا تو ایلسا نے اپنا موبائل نکال کر ارحاب کو کال ملائی تھی!!

ایلسا کی پیشانی پر ننھی ننھی پسینے کی بندے تھی !! ہاتھ ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا!!

ارحاب جو شاور لے کر نکلا تھا فون بجنے پر اُس نے فون کان سے لگایا

ہاں بولو!! اُس نے فون کان سے لگاتے کہا

س۔سر !! ایلسا کی اواز پہلے لفظ پر ہی لڑکھڑائی تھی

ہمم سن رہا ہوں!! ارحاب نے جواباً کہا

س۔سر حورین !! ایلسا نے مہز اتنا کہا

کیا ہوا حورین کو؟ ارحاب فوراً بولا

س۔سر حورین حویلی میں موجود نہیں ہیں!! ایلسا نے گہری سانس لیتے کہا

کیا مطلب حویلی میں نہیں ہے تو کہاں ہے؟؟ ارحاب کی سنجیدہ اواز اس کے کانوں سے ٹکرائی

سر مجھے نہیں پتا وہ کہاں ہے!! میں نے سی سی ٹی وی چیک کیا ہے وہ رات میں ظفر کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر کہیں گئی ہیں؛! ایلسا نے آنکھیں سختی سے میچے کہا

کیا بکواس کر رہی ہو تم؟ اچانک اُس کی آواز پر وحشت اُتری تھی

سر میں سچ کہہ رہی ہوں!! مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ رات میں چلی گئی ہیں میں نے ابھی انہیں دیکھا تو کہیں پر بھی نہیں تھی سی سی ٹی وی میں وہ ظفر کے ساتھ جاتی دکھائی دی ہیں!! ایلسا نے اُسے ساری بات بتائی !!

وہ دونوں ہی جانتے تھے کہ ظفر اچھا انسان نہیں ہیں!! ارحاب کی آنکھوں میں سرخی اُتر رہی تھی !!

اور اس کی آواز میں وحشت محسوس کرتے ہیں ایلسا گہرے سانس بھر رہی تھی کیونکہ سب اس کی لاپرواہی کی وجہ سے ہوا تھا اسے حورین کی دیکھ بھال کے لیے کہا گیا تھا جو وہ نہیں رکھ پائی تھی!!

تم ہوش میں ہو تم کیا بول رہی ہو؟؟ ارحاب کا دماغ بری طرح خراب ہوا تھا

س۔سر میں سچ کہے رہی ہُوں!! اس نے آنکھیں سختی سے میچے کہا

ارحاب نے جھٹکے سے فون رکھا تھا وہ تیزی سے شرٹ پہنتا اپنے بالوں کو ہاتھ کی مدد سے سیٹ کرتے!!

ارحاب نے سائیڈ ٹیبل پر پڑی گاڑی کی چابیاں اور اپنا موبائل اٹھاتے تیزی سے باہر کی جانب قدم بڑھائے!!

اریان اور مریم کاؤنٹر پر تھے ان دونوں کا رخ دوسری جانب تھا!! جب کہ ارحاب تقریباً بھاگنے والے انداز میں لفٹ سے نیچے ایا تھا!!

مریم نے بے اختیار پیچھے مڑ کر دیکھا !! جہاں سے ارحاب تیزی سے آگے کو بڑھا تھا ارہاب یقینا مریم کو نہیں دیکھ پایا تھا اریان کا رخ دوسری جانب تھا!! اسے اس ساری کاروائی کا نہیں پتہ تھا!!

مریم نے بے یقینی سے چہرہ گھماتے ارحاب کو تیزی سے اگے بھاگتا دیکھا تھا !!

وہ کچھ ہی پل میں مریم کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا!!

ل۔لالا! جب اس کی پشت نظروں سے اوجھل ہوئی تو مریم کے لبوں نے حرکت لی جب کہ اریان جس کا رخ دوسری جانب تھا اس کے منہ سے یہ لفظ سنتے اریان نے پیچھے مڑتے اسے دیکھ جو بے یقینی سے گیٹ کو دیکھ رہی تھی اریان بھی اس کی نظروں کی سمت میں گیٹ کی جانب دیکھا لیکن تب تک ارہاب وہاں سے نکل چکا تھا!!

ل۔لالا !! وہاں پر لالا تھے !! مریم اُس جگہ کو دیکھتی بولی پھر تیزی سے باہر کو بھاگی !!

مریم !! اریان نے سنجیدگی سے اُسے پکارا وہ بھی اُس کے پیچھے گیا تھا !! مریم جب باہر نکلی تو ارحاب گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا !!

لالا۔۔۔اس نے پکارا تھا لیکن تب تک وہ گاڑی لے کر اگے جا چکا تھا!! اریان نے باہر اتے اُس گاڑی کو دیکھا اسے پتہ تھا یہ ارحاب کی گاڑی ہیں!!

دوسری نظر اریان نے مریم کے چہرے پر مرکوز کی تھی جہاں پر وہ بھرائی انکھوں سے اس کار کو دیکھ رہی تھی!!

چلو!! اریان سنجیدگی سے کہتا اپنی گاڑی کی اور بڑھا !! مریم نے فوراً اپنے انسوں صاف کیے اور خود بھی اریان کے پیچھے چلی!!

اریان نے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی جب کے مریم پیچھے کا دروازہ کھولنے لگی

اپنا ڈرائیور سمجھا ہیں مجھے؟؟ اگے اکر بیٹھو!! اُسے پیچھے کا دروازہ کھولتے دیکھ وہ سرد لہجے میں بولا

م۔مجھے نہیں بیٹھنا آگے !! مریم نے ہمیشہ کی طرح نفی کی

ٹھک ہیں !! کھڑی رہو یہیں!! اریان نے قحطِ گاڑی سٹارٹ کی مریم کی آنکھوں میں مزید نمی اُتری تھی !!

وہ یہ بات جانتی تھی کہ وہ جو کہہ رہا ہے وہ کر سکتا ہے !! جنگل میں تو وہ بچانے واپس اگیا تھا یہاں شاید نہ بھی ائے کیونکہ مریم جانتی تھی وہ اس سے محبت نہیں کرتا!!

اریان نے گاڑی سٹارٹ کی تھی جب مریم فورا آگے کا دروازہ کھولتی اندر بیٹھی!! اس وقت بارش رک چکی تھی لیکن ہلکی ہلکی بوندے ہو رہی تھی موسم حد سے زیادہ خوبصورت ہو رہا تھا ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے صبح کے چھ بجے ہوں جب کہ ماحول میں کافی اندھیرا اندھیرا سا تھا!!!

اس کے بیٹھنے پر اریان نے کوئی رد عمل نہ دیا واپس اپنی انکھوں پر چشمہ لگاتے اس نے گاڑی سٹارٹ کی تھی!!

اُسے حویلی جانا تھا !! اس لیے رخ حویلی کی جانب ہی تھا !!

م۔میرے لالا تھے وہاں مجھے اُن کے پاس جانا ہیں !! مریم نے گہری خاموشی توڑی تھی!!

جب کہ اریان بنا اس کی بات کا کوئی بھی جواب دیے پوری طرح ڈرائیونگ کی جانب متوجہ تھا!!

م۔میں اپ کے ساتھ نہیں جانا چاہتی!! اریان کو خاموش دیکھ وہ پھر بولی اسے کوئی نہ جواب دیتے تھے نہ چاہتے ہوئے بھی مریم نے منہ پھلایا!!

یہ بات وہ صبح سے کئی بار کہہ چکی تھی اسلئے اب اریان اس کی کوئی بھی بات کا اثر بھی لے رہا تھا!! یقینا لے لیتا تو پھر مریم میں بولنے کی ہمت نہ ہوتی!!

ارحاب بارش ڈرائیونگ کر رہا تھا اس کی انکھوں میں خون اترا تھا جبکہ پیشانی کی رگے تک نمایا تھی!!

گارڈ کے لیے اس کی انکھوں میں وحشت تھی!! کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ حرین کو زبردستی لے جایا گیا ہوگا اسے گویا یقین تھا کہ حرین اپنی مرضی سے نہیں جا سکتی کسی غیر مرد کے ساتھ اس کا یہ بھرم کچھ دیر میں ٹوٹنے والا تھا!!

ادھے گھنٹے میں ارہاب کی گاڑی حویلی کے اگے رکی تھی!! ارحاب اپنی گاڑی سے نکلتا تیزی سے اندر کو بڑھا ایلسا وہی پریشانی سے ادھر ادھر چکر کاٹتی موبائل پر کچھ کر رہی تھی!!

ارہاب کو دیکھ اُس نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھچیں تھی اسے خوف ا رہا تھا!!

کہا ہیں حورین!!! اتے ہی اُس کا یہ سوال تھا

س۔سر ز۔ظفر کے ساتھ !! ایلسا نے اُسے دیکھ کہا وہ ارہاب کی انکھوں میں بہتر دیکھ چکی تھی

بکواس بند کرو اپنی وہ کبھی بھی کسی غیر مرد کے ساتھ ایسے نہیں جا سکتی حد تک میں بھی اسے زبردستی یہاں لے کر ایا تھا بھول گئی ہو کیا؟وہ ایک پاک دامن لڑکی ہے!! سی ٹی وی دکھاؤ مجھے!! ارحاب دھاڑا تھا

وہاں کھڑے تمام ملازم سہم کر نظریں جھکا گئے تھے!! جب کے ایلسا نے فوراً اسباب میں سر ہلاتے لیپٹاپ کھولا !!

ارحاب صوفے پر بیٹھا تھا جب ایلسا نے سی سی ٹی وی فٹیج اُس کے سامنے چلائی!!

جیسے جیسے وہ دیکھ رہا تھا اس کی انکھوں میں مزید دہشت کے ساتھ بے یقینی بھی تھی اس میں صاف دکھائی دے رہا تھا کہ حرین اس سے کافی دنوں سے بات کر رہی تھی پھر اس کے بعد جس حساب سے وہ ریڈی ہو کر نیچے گئی تھی اس سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ اپنی مرضی سے جا رہی ہے پھر اس کا گیٹ سے باہر نکلنا اور گارڈ سے بات کرنا اگے والے فوٹیج ارحاب کے بس سے باہر ہو رہی تھی جس میں گارڈ نے حرین کے لیے اگے کا دروازہ کھولا تھا اس فوٹیج میں گارڈ حرین کے بے حد نزدیک تھا!!

ارحاب کی آنکھیں ایسے سرخ ہو رہی تھی جیسے ابھی خون برسانے لگیں گی اگے والی فٹیج میں وہ گارڈ کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی جب گاڑی پورچ سے نکلتی ہائی وے پر نکلی تھی!!

ارحاب کچھ پل سٹل تھا !!

سر ظفر اچھا ادمی نہیں ہے حورین اس کے ساتھ چلی تو گئی ہے لیکن یقینا اسے اس ادمی کی غلاظت کا نہیں پتا ہو گا ہمیں حرین کو بچانا ہو گا اس سے پہلے کچھ غلط ہو جائے!! ایلسا ارہاب کو دیکھ بولی

شٹ آپ!! ارحاب دھاڑا تھا جب ایلسا نے اپنی سانس روکی

کچھ غلط نہیں ہو گا !! جب تک میں زندہ ہوں تب تک تو بالکل نہیں!! اس لیے سوچ سمجھ کر بولو!! بیوی ہیں وہ میری !! وہ ایلسا پر غرایا تھا !!

تمہیں میں نے کیا کہا تھا ؟حورین کا خیال رکھنے کا!! تمہاری انکھوں کے سامنے وہ اس گھر سے چلی گئی اور تمہیں خبر تک نہیں ہوئی!! ارحاب حلق کے بل دھاڑا !!

آئی۔ایم س۔۔۔ابھی وہ اپنی پوری بات مکمل کر دی جب ارحاب نے اس کی بات کاٹی!!

ایلسا خاموش ہوجاؤ !! وہ دھاڑا ہوا کہتا اب تیزی سے حویلی سے باہر نکلا تھا ایلسا کی آنکھوں میں پہلی بار نمی اتری تھی!! جو اس نے جلدی سے صاف کی!!

ارحاب نے فون کان سے لگایا !؛

سمیر؟ فون کان سے لگاتے اُس نے لفظ ادا کیا

جی سر!! اگے سے سمیر نے فورا کہا تھا!,

ایک کام کرو اک چٹ بھیج رہا ہوں اُسے ٹریس کرو جلدی ! ارحاب نے کہتے فون رکھا !!

اگلے لمحے چٹ سمیر کے پاس تھی سمیر فورا اپنے کام پر لگ چکا تھا!!

ارحاب کا دماغ ماؤف ہورہا تھا ؛؛ وہ ھارش ڈرائیونگ کر رہا تھا!!

دوسری جانب حورین کی انکھ کھلی اس نے دھیرے دھیرے اپنی انکھیں کھولی تھی وہ جیسے جیسے اپنی انکھیں کھول رہی تھی اسے سب چیزیں زیادہ مقدار میں نظر ارہی تھی کیونکہ اس کا سر بری طرح گھوم رہا تھا!!

حورین نے دھیرے سے چہرہ جھٹکا پھر اوپر دیکھنے کی کوشش کی اس کا سر اتنا درد کر رہا تھا گویا ابھی پھٹ جائے گا!!

اسے کچھ دیر لگی تھی لیکن اہستہ اہستہ اسے سب صاف نظر انے لگا تھا حرین نے غایب دماغی سے ادھر ادھر دیکھا وہ اسی کوٹیج کے کمرے میں موجود تھی!! غضب یہ تھا کہ وہ یہاں اکیلی تھی!!

حورین نے سامنے دیکھا صبح ہونے پر اک چھوٹی سی روشنی کی کرن سامنے بنے چھوٹے سے دائرے سے ارہی تھی!!

موسم اچھا ہونے کی وجہ سے دھوپ بالکل نہیں نکلی تھی!!

حورین نے کھڑا ہونا چاہا لیکن اُس نے محسوس کیا کے اس کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے ہیں حرین نے بے یقینی سے اپنے ہاتھ اور پاؤں دیکھے!!

اپنے ہاتھ اور پاؤں بندے دیکھ اُسے ہر چیز یاد انے لگی تھی اچانک اس کی انکھوں میں خوف اترا تھا!!

اسے بری طرح پچھتاوا ہو رہا تھا اس نے کیوں ایک غیر مرد کی بات پر یقین کیا؟ کیوں وہ کسی غیر مرد کے ساتھ اپنے محرم کے گھر سے نکلی تھی؟ غلطی اس کی تھی وہ یہ چیز قبول کر چکی تھی اور اسے اس غلطی کی بہت بڑی قیمت ادا کرنی تھی!!

ک۔کوئی ہیں !! پ۔پلز میری مدد کرو!! اچانک اس کی انکھوں سے تیزی سے انسو بہنا شروع ہوئے تھے

وہ اپنے ہاتھ پیر چلاتی انہیں کھولنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن رسی کافی طاقت سے باندھی گئی تھی!!

ا۔ارحاب !! اُس نے آنکھیں سختی سے میچے اسے یاد کیا تھا!! اُسے شدت سے ارحاب یاد ایا تھا کئی گرم سیال اس کی انکھوں سے نیچے گرے تھے!!

کچھ ہی لمحوں میں اس کی سسکیاں اس بند کمرے میں گنج رہی تھی!!

ک۔کوئی ہیں!! وہ روتے ہوے پکا رہی تھی!!

میں ہوں نہ ڈرلنگ !! ظفر کمرے میں داخل ہوا تھا !! اُسے دیکھ حورین کی انکھوں میں نفرت کے ساتھ ساتھ خوف مزید جنم لے چکا تھا!!

گڈ مارننگ !! کیسی گزری تمہاری رات اوہو میں تو بھول گیا تم تو بے ہوش تھی!! اُسے اپنی جانب دیکھتا پا کر وہ مزید اس کے قریب انے لگا تھا!!

د۔دور رہو مجھ سے !! حورین چیخی تھی جب ظفر کے قدم رکے

اوہو!! ایسے نہیں چلاتے سویٹ ہارٹ تمہیں سننے والا دور دور تک کوئی نہیں ہے ارہاب سر کو یاد کر رہی ہو ؟وہ نہیں ائیں گے تمہیں بچانے!! پہلا وہ تم سے محبت نہیں کرتے دوسرا یہ جگہ کسی کو نہیں معلوم!! ظفر اُسے دیکھ ایک عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا

اس نے پھر حرین کی جانب ایک قدم بڑھایا تھا جب حورین پھر چیخی!!

م۔میں نے کہا دور رہو!! وہ شیرنی کی طرح غرای تھی جب ظفر کے قدم ایک بار پھر رکے اب اس کے چہرے پر سنجیدہ تاثرات تھے!!

ایسے مت چیخو ڈارلنگ !! تمہیں تو میرا شکر ادا کرنا چاہیے رات بھر تم میرے پاس تھی تمہاری بے ہوشی کا میں نے فائدہ نہیں اٹھایا اسی بات کا شکر ادا کر لو ورنہ میں چاہتا تو رات ۔۔۔ظفر ابھی مزید اگے بولتا جب حورین بولے

مزید میرے لیے غلیظ لفظ اپنے منہ سے مت نکالنا تم کچھ نہیں کر سکتے میرے ساتھ!!

حورین اپنے انسوں پیتی غصے سے بولی وہ بھی نہیں جانتی تھی اس کے پاس ہمت کہاں سے ارہی ہے؟

تو تمہیں بہت بھروسہ ہے خود پر کہ میں تمہارے ساتھ کچھ نہیں کر سکتا؟؟بجائے یہ کہ تم میرا شکر ادا کرو الٹا تم مجھ پر الٹی پڑ رہی ہو!! لگتا ہے تمہیں بتانا پڑے گا کہ تم ایک محض کمزور عورت ہو اور میں تمہارے ساتھ جو چاہے کر سکتا ہوں!! ظفر غصے سے بولا

اس کی بات پر حرین نے اپنی سانس روکی تھی اصل خوف تو اب شروع ہوا تھا!!

م۔میرے قریب انے کی کوشش مت کرنا !! حورین نے اُسے اپنے قریب اتے دیکھ اپنے لہجے کو مضبوط رکھتے کہا!!

میں تو آؤنگا ڈرلنگ بہت قریب آؤنگا !! تمہارا بھرم توڑنا ہے نا !! تمہیں بہت بھرم ہیں نے خود پر؟ وہ ٹوٹے گا!! ظفر غلیظ لہجے میں بولا حورین جو باتوں باتوں میر اپنے ہاتھ اور پیر کی رسی ڈھیلی کر چکی تھی!!

اب صحیح موقع کا انتظار کر رہی تھی!! اُس کی آنکھوں میں خوف سے انسوں روانگی پکڑ رہے تھے ابھی ظفر اس کے نزدیک اتا جب حرین اپنے دونوں ہاتھوں سے پوری طاقت لیے اُسے پیچھے دھکیلتی تیزی سے کھڑی ہوئی!!

اُس نے ایک لمحے کی دیر کیے بنا تیزی سے اگے کی جانب دوڑ لگائی!!

اپنا دوپٹہ سختی سے ہاتھوں میں دبوچے وہ تیزی سے باہر کو بھاگی تھی !! رسی کھل کر زمین پر گر چکی تھی !!

اُس کے دھکا دینے پر ظفر پیچھے کو گرا تھا ظفر نے جھٹکے سے پیچھے دیکھا جہاں سے حورین تیزی سے باہر جو بھاگی تھی!!

کوٹیج سے نکلتے ہی سارا جنگل اس کا استقبال کر رہا تھا!! حورین نے حیرت سے سب دیکھا تھا رات اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ یہ جنگل نہیں دیکھ پائی تھی!! وہ بنا رکے تیزی سے بھاگتے اُس جنگل میں داخل ہوئی تھی !!

اُسے خود کو بچانا تھا !! اس لیے وہ بنا دیکھے تیزی سے اگے کو بھاگ رہی تھی!!

ظفر تیزی سے اٹھتا خود بھی باہر کو بھاگا !!

حرین اسے سامنے بھاگتے دکھائی دے چکی تھی وہ اس کے پیچھے ہی بھاگا تھا!!

اے لڑکی رکو!! وہ پیچھے سے چیخا تھا جبکہ اپنے پیچھے سے اس کی اواز سن حورین کی سانسیں تیز ہورہی تھی وہ مزید تیزی سے آگے کو بھاگی تھی!

اُس کے بال پوری طرح کھلتے پشت پر پھیلے تھے دوپٹہ سر سے گرتا شانوں پر ا چکا تھا ! حرین کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا انکھوں سے انسو مسلسل بہے رہے تھے اس کی گردن پر ظفر کی انگلیوں کے نشان تھے جب کہ سر بری طرح چکرا رہا تھا!!

حورین کے پیرو میں کوئی چپل نہیں تھی جس کی وجہ سے اچانک اُس کے پیر میں کانٹا چبا تھا!!

اہ!! وہ درد بھرائی سسکی بھرتے جھٹکے سے رکی تھی !! اُس کے پیر سے خون ایا تھا یقیناً کوئی نوکیلا کانٹا اس کے پیروں پر چبھا تھا!!

تکلیف سے حرین کے انسوں میں مزید روانگی ہوئی تھی !! اُس نے پیچھے دیکھا ظفر اُس کے پاس پہنچنے ہی والا تھا اپنا درد نظر انداز اس نے پھر دوبارہ سے تیزی سے بھاگنا شروع کیا!! اس سے بھاگا نہیں جا رہا تھا کیونکہ بھاگنے پر وہ پھر ایسا لگ رہا تھا جیسے نوکیلی کیلوں پر چل رہا ہے!! وہ تکلیف سے روتے ہوئے تیزی سے آگے کو بھاگ رہی تھی

بارش کی ہلکی ہلکی بوندیں اس کے چہرے پر گر رہی تھی!!

ک۔کوئی ہیں بچاؤ مجھے!! ک۔کوئی ہیں !! ارحاب !! وہ بھاگتے ہوئے بول رہی تھی !!

رکو ورنہ اچھا نہیں ہوگا!! ظفر نے ہانک لگائی لیکن حورین نے رکنے کی غلطی نہیں کی وہ پہلے ہی بہت بڑی غلطی کر چکی تھی یہاں اکر وہ مزید کوئی غلطی نہیں کر سکتی تھی!!

وہ خود کو جتنا کوس رہی تھی اسے کم لگ رہا تھا!! وہ کیسے کسی غیر مرد پر بھروسہ کر سکتی تھی؟

حورین تیزی سے بھاگتے ہوئے اگے بڑھ رہی تھی جب اچانک بیچ میں کسی چیز سے ٹکراتے وہ منہ کے بل سامنے گری تھی !

اہ!! ایک چیخ اُس کی جنگل میں گونجی تھی !! کوئی پتھر تھا جو اس کے پیروں میں ایا تھا پتھر سے اس کا پیر بری طرح ٹکرایا تھا اس کا پیر آگے سے بھی زخمی ہوتا خون نکال رہا تھا !! جب کے منہ کے بل گرنے کی وجہ سے اس کی پیشانی پتھر پر بری طرح لگا تھا!!

آ آ آ !!تکلیف سے چور ہوئے اُس کی مزید ایک چیخ وہاں گونجی تھی اُس کی پیشانی کے کونے سے تیزی سے خون ایا تھا !! ایک کونا بالکل زخمی ہو چکا تھا پھر میں بری طرح تکلیف ہورہی تھی جو یقینا اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی!!

ظفر اُس کے پاس پہنچ چکا تھا اب وہ گہرے گہرے سانس بھر کے غصے سے حرین کو دیکھ رہا تھا!!

کہاں تک بھاگتی ہتم سویٹ ہارٹ؟ٹھکانہ تو تمہارا میں ہی ہوں!!! وہ اُس کی پشت دیکھ بولا حورین ہمت کرتی سیدھی ہوئی تھی !! وہ اٹھ کر بیٹھی اُس کا سر ایسا لگ رہا تھا جیسے گول گول گھوم رہا ہے!!

سامنے ظفر کو دیکھ حورین کی پوری انکھیں کھلی تھی اس نے ہمت نہیں ہاری!! وہ پیچھے کو کھسکی تھی اس سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا

اس کے پیچھے کھسکنے پر ظفر نے اس کے قریب مزید قدم اٹھایا تھا!!

ن۔نہیں!! حورین روتے ہوئے مزید پیچھے کو کھسکی تھی!! جب ظفر دوبارہ اس کے قریب ہوا!!

پ۔پل مجھے جانے دو !! حورین اُسے دیکھ بنتی والے انداز میں بول رہی تھی کیونکہ اب اسے کوئی راستہ نظر نہیں ارہا تھا!!

ارے یہ کیا شیرنی سے سیدھا ہرن؟؟ نہیں نہیں سوئٹ ہارٹ یہ بہت غلط بات ہے ابھی جو تم نے اندر اتنی تڑی دکھائی ہے اسے توڑنا ہے مجھے!! وہ غلاظت سے کہتے گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا تھا

حورین مزید پیچھے ہوئی تھی!!

اپ پیچھے ہونے کا کوئی فائدہ نہیں!! وہ عجیب سا مسکرایا تھا اور حرین کو اس کی نظر اور اس کی مسکراہٹ نفرت سے کم نہیں لگ رہی تھی!!

حرین مزید پیچھے نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ پیچھے ایک پیڑ تھا!!

ظفر اُس کے قریب جھکا تھا حورین نے اپنے ہاتھوں سے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی لیکن اب حورین میں ساخت نہیں بچی تھی وہ ہر طرح سے زخمی تھی!!

اس کی انکھیں بند ہو رہی تھیں یہ اس کی ہمت تھی جو اب تک ہوش میں بھی تھی!!

ظفر نے اک جھٹکے سے اُس کا دوپٹہ کھینچا تھا !! دوپٹہ کھینچنے پر حورین کی آنکھیں مزید اشیرا سے بند ہوئی تھی وہ ہوش ہو رہی تھی کیونکہ اس کے سر پر گہری چوٹ ائی تھی!!

جب کے اپنا دوپٹہ اُس کے ہاتھ میں دیکھ حورین نے ہمت کرتی اپنی آنکھیں کھولی!!

م۔میرا دوپٹا!! اُس نے بوجھل آواز اور نازک سی ہمت کے ساتھ اپنا ہاتھ اپنے دوپٹے کے قریب بڑھایا تھا آنکھوں سے انسوں نکل نکل کر گردن میں جذب ہورہے تھے!!

یقیناً کسی پر اندھا یقین کرنا اپ کی زندگی برباد کر دیتا ہے!! لیکن یہاں اُس کا کوئی محافظ تھا!! جن لڑکیوں کہ نہیں ہوتے اُنہیں یہ غلطی اپنا سب سے بڑا گناہ لگتی ہیں!!

حورین نے ہمت کرتے اپنا دوپٹہ لینا چاہا ظفر اُس کا ہاتھ جھٹکتا غلاظت سے قہقہ لگا اُس پر جھکنے لگا !!

حورین نے اُس کے سینے پر ہاتھ رکھ اُسے دور کرنا چاہا ظفر اُس کے قریب جھکا تھا حرین میں اب بالکل ہمت نہیں تھی!!

ابھی ظفر اُس کی گردن پر اپنے لب رکھتا جب کسی نے طاقت سے اپنا پیر اُسے مارا تھا وہ اتنی طاقت سے تھا کے ظفر حورین سے دور دائے جانب گرا تھا ؛!

حورین نے بند ہوتی آنکھیں کھولی تھی !! ارحاب فوراً گھٹنوں کے بل بیٹھا اُس نے حورین کا چہرہ اپنے ہاتھو میں بھرا !!

حورین ؟ اُس نے حرین کا چہرہ تھپتھپایا حورین نے آنکھیں کھول کر سامنے چہرے کو دیکھا ارحاب کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ تھا !!

اُس کی آنکھوں میں وحشت تھی!!

ا۔ارحاب !! حورین کے لبوں نے لفظ ادا کیا تھا ارحاب نے اپنی جیکٹ اُتارتے اُسے پہنائی تھی اُس کا دوپٹہ ظفر کے ہاتھوں میں دیکھ ارحاب نے ضبط سے آنکھیں بند کرکے کھولی تھی !!

جیکٹ اُسے پہناتے ارحاب نے اُسے کھڑا کیا جب کے ظفر بے یقینی سے ارحاب کو دکھ رہا تھا وہ یہاں کیسے پہنچ سکتا؟؟

پیچھے سے ایلسا اور سمیر بھاگتے ہوئے آئے تھے ایلسا نے فورا اگے اکر حرین کو تھاما!!

ا۔ارحاب!! حورین بے جان سی ارحاب کے سینے سے لگی تھی اُس نے آخری قوت تھی جو اُس کی آنکھیں کھول کر دیکھ رہی تھی !! ارحاب سامنے نظریں جمائے وحشت زدہ آنکھوں سے پیڑ کو دیکھ رہا تھا !!

اُس نے نرمی سے حورین کو ایلسا کے ہاتھوں تھمایا !! اور خود پیچھے مڑتا ظفر کی جانب متوجہ ہوا!!

اس وقت ارحاب کی لیا حالت تھی کوئی اُس سے پوچھتا !!

ارحاب اب وحشت زدا نظروں سے سامنے ظفر کو دیکھ رہا تھا اشتعال سے اُس کا ہاتھ ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا!! اس کی گردن ہاتھوں پر رگے تک نمایاں تھی!!

چلو حورین!! ایلسا اُسے لے کر آگے جانے لگی

ن۔نہیں ا۔ارہاب !! حورین کچھ بولنا چاہ رہی تھی!!

جاؤ حورین !! اُس کی آواز سنتے ارحاب کی آواز گونجی تھی حرین ہوش کھو رہی تھی یہ بات ارحاب جانتا تھا اس لیے ایلسا اسے جلد سے جلد ہاسپٹل لے جانے کا کام کرنے والی تھی!!

حورین چلو!! ایلسا اُسے تھامے آگے کی جانب بڑھی تھی !! ارحاب بھاری قدم لیتا ظفر کے نزدیک ایا جس کا پیر ایک جھاڑ میں پھنس چکا تھا وہ بے دردی سے اپنا پاؤں نکال رہا تھا تاکہ وہ بھاگ سکے!!

ارحاب نے اُس کا گریبان پکڑ کر اُسے اوپر اٹھایا اوپر اٹھنے کی وجہ سے بے دردی سے اس کا پاؤں اس جھاڑ سے نکلا تھا جس کے ساتھ اس کی ایک چیخ گونجی تھی!!

ارحاب نے اک جھٹکے سے حورین کا دوپٹہ اُس کے ہاتھ سے کھینچا !!

ارحاب نے اُس کی گردن پر اپنا مضبوط ہاتھ رکھا !!

تیری ہمت کیسے ہوئی حورین پر گندی نظریں بھی ڈالنے کی!! وہ حلق کے بل دھاڑتا اُسے گھسیٹتے ہوئے پیچھے لے کر گیا تھا!!

اہ! ایک چیخ کے ساتھ وہ پیچھے کو ہوتا گیا ارہاب نے اُسے پیڑ سے لگاتے اُس کی گردن سختی سے ہاتھوں میں دبوچی!!

بہت بڑی غلطی کردی!! ارحاب اُسے دیکھ دھاڑتا اُسے پیڑ میں دھنسا تھا اس کے گلے پہ گرفت مضبوط سے مضبوط کر گیا ظفر کی انکھیں باہر انے کو تھیں اس کی سانس رک رہی تھی وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے ارہاب کا ہاتھ پیچھے کرنے کی کوشش کر رہا تھا جس میں یقینا وہ مسلسل ناکام ہو رہا تھا!!

ارحاب نے اُسے جھٹکے سے نیچے پھینکا تھا !! بے رحمی سے اس کا سر طاقت سے جھاڑ سے ٹکرایا تھا!!

ارحاب نے اُس کے اد مرے وجود کو دیکھ اُس کی پشت پر اپنا پیر طاقت سے رکھا تھا!! ظفر زمین میں دھستا ہوا چلا جا رہا تھا!! ارحاب طاقت سے اپنا پیر رکھے اُس کی چیخے نظرانداز کرتا سرخ آنکھوں سے سامنے دیکھ رہا تھا

بارش کی وجہ سے مٹی ساری گیلی تھی ارہاب کے طاقت سے اس کی پشت پر پیر کی وجہ سے اُس کی کمر کی ہڈی سے کچھ اواز ائی تھی وہ زمین میں دھستا چلا گیا اور ارہاب نے تب تک اپنا پیر اس پر سے نہیں ہٹایا تھا جب تک اس کی چیخیں اور ہلچل نہ رکی وہ زندہ زمین میں دفن ہو چکا تھا!!

وہ الٹا زمین میں دھسا یہاں کی زینت بن چکا تھا!!

س۔سر!! اس کے مرنے کے بعد بھی ارحاب کو ہنوز ایسے دیکھ سمیر نے اُسے پکارا جب ارحاب بنا کوئی جواب دیے اپنے پیر سے ظفر کے غلیظ وجود کو للکارتا پیچھے کو بڑھتا بھاری قدم لیتا جنگل سے باہر کی جانب بڑھا تھا!!

سمیر کے پاس ایلسا کی کول اچکی تھی وہ حرین کو لیے ہاسپٹل کی اور نکل چکی تھی!!

ارحاب ڈرائیونگ سیٹ سنبھالنے لگا جب سمیر نے روکا

سر میں ڈرائیونگ کرتا ہوں!! وہ دھیمے لہجے میں بولا وہ جانتا تھا اس وقت ارہاب حد سے زیادہ غصے میں ہیں اس لیے اس نے عقلمندی کا مظاہرہ کر کے خود ڈرائیو کرنے کا فیصلہ لیا!!

ارحاب ہنوز مٹھیاں بنائے ہوئے تھا اس کی انکھوں میں اب بھی وہی وحشت تھی وہ اکر پسنجر سیٹ پر بیٹھا سمیر نے جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور گاڑی اسٹارٹ کرتے منزل کو روانہ کی وہ لوگ بھی ہاسپٹل ہی جا رہے تھے!!

(کچھ دیر پہلے)

ارحاب نے سمیر کو جو چٹ دی کی تھی اگلے لمحے سمیر اس کی پوری لوکیشن ٹریس کرتا ارہاب کے نمبر پر بھیج چکا تھا!! ارحاب ہارس ڈرائیونگ کر رہا تھا جب اس کے ذہن میں کچھ دن پہلے یہ چٹ والی کہانی ائی تھی!!

(کچھ دن پہلے)

کھانا کھاؤ!! ارحاب نے حورین کو دیکھ کہا تھا جو صوفے پر بیٹھی تھی

م۔مجھے بھوک نہیں ہیں! اُس نے نفی میں سر ہلایا

صبح سے بھوکی ہو اور کہہ رہی ہو تمہیں میں بھوک نہیں لگ رہی تم انسان بھی ہو یا نہیں؟؟ وہ غصے سے بولا

جب کہ حرین نے جواب خاموشی اسے دی تھی اس کی خاموشی پر ارحاب نے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کی!!

کھڑی ہو اور کھانا کھاؤ!! ارحاب نے حکم دیا

کوئی اور اختیار تو اپ نے چھوڑا نہیں مجھ پر کم سے کم کھانا تو مجھے اپنی مرضی سے کھانے نہ کھانے کی اجازت دیں!! حورین اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولی جبکہ اس کی بات پر ارحاب نے ایبرو اٹھائی تھی

تم یہاں اپنی مرضی سے نہیں ائی ہو یا پورے قبول کر کے تمہیں اپنی بیوی نہیں بنایا گیا ہے جو تم پر کوئی مرضی چھوڑی جائے گی!! یہاں میری مرضی چلتی ہے اور چلے گی چپ چاپ اکر کھانا کھاؤ!! ارحاب نے جواباً کہا

حورین نے اپنی انکھوں سے انسو صاف کیے اور خاموشی سے کھڑی ہوتی کھانے کی جانب ائی!! ابھی وہ ٹیبل پر بیٹھتے ہیں جب ارہاب نے اُس کی کلائی سختی سے پکڑتے اُسے اپنے نزدیک کیا!!

ائندہ تمہارے یہ تاثرات مجھے تمہارے چہرے پر نہیں چاہیے!! اس کے چہرے پر سنجیدگی دیکھ وہ اپنے ہر لفظ پر زور دیتا بولا

کیا مطلب!! حورین نے بے اختیار پوچھا ارحاب نے اُس کی گردن پر ہاتھ رکھا تھا !! حورین کی سانسیں فورا تیز ہوئی تھی

اس چہرے پر صرف بے بسی تکلیف نظر انے چاہیے مجھے اس کے علاوہ یہ سنجیدگی تمہارے لیے نہیں بنی!! یہاں نخرے اٹھانے نہیں بیٹھا میں تمہارے زندہ رہنا ہے تم نے میرا ظلم برداشت کرنے کے لیے!! وہ سرد لہجے میں کہتا حورین کی گردن پر گرفت مضبوط کرچکا تھا !!

یہ گرفت سے وہ حرین کی گردن پر ایک چیٹ لگا رہا تھا جو وہ باتوں باتوں میں کب لگا چکا تھا حرین کو پتہ ہی نہیں چلا چٹ لگا کر اس نے اس کی گردن اپنی گرفت سے ازاد کی تھی حرین نے حیرت سے اسے دیکھا اسے امید نہیں تھی کہ وہ اس کی گردن کو اتنی اسانی سے ازاد کرتے گا کیونکہ حرین کو اس عمل سے تکلیف ہو رہی تھی اور ارہاب تو اس کو تکلیف دینا ہی چاہتا تھا!!

لیکن یہ تکلیف اسے چٹ لگانے کے لیے دی تھی تاکہ اسے بالکل اندازہ نہ ہو!!

اپ بہت بے رحم ہیں!! حورین اُسے دیکھ بولی

میری بےرحمی تُم نے دیکھی کہاں ہے جس دن دیکھ لو گی بےرہمی کا لفظ بہت چھوٹا لگے گا تمہیں میرے لیے!! ارحاب سنجیدگی سے کہتا بیڈ پر بیٹھا تھا

اگلے دو سیکنڈ میں تم مجھے کھاتی ہوئی دکھائی دو اگر نہیں دکھائی دی تو تمہیں میرے لیے بے رحمی لفظ بہت چھوٹا لگنے لگے گا!! ارحاب کہتا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا چکا تھا!! جب کے

نظریں فون پر مرکوز تھی !! وہ جانتا تھا وہ اس کے سامنے تو کبھی نہیں کھائے گی!! اسلئے وہ خود کو فون میں مصروف دکھا رہا تھا حورین فوراً بیٹھی تھی !!

اُس نے پلیٹ اور سپون ہاتھوں میں تھاما کھانے میں بریانی تھی جو اُسے سب سے زدا پسند تھی !!

سب نے بڑی بات اسے بہت تیز بھوک لگی تھی وہ تو ارحاب کو ایسے ہی منا کر رہی تھی!!

بریانی کی خوشبو اُس کے حواسو پر چھا رہی تھی اس نے فوراً ایک نہیں والا اپنے منہ میں رکھا تھا بریانی حد سے زیادہ مزے کی ہونے وجہ سے اس نے جلدی سے دوسرا نوالہ بھر کر اپنے منہ میں ڈالا وہ پہلا نوالا ختم ہونے سے پہلے ہی دوسرا نوالہ اپنے منہ میں بھر رہی تھی جس سے اس کا منہ پھول رہا تھا ارحاب نے کن اکھیوں سے اس کی جانب دیکھا حرین نے بھی بے اختیار اسے دیکھا تھا حورین کا منہ دونوں طرف سے بھرا ہوا تھا وہ بہت سے زیادہ کیوٹ لگ رہی تھی حرین نے جھٹکے سے نظریں جھکائیں جبکہ پتہ نہیں کیوں لیکن اس کا یہ چہرہ دیکھ ارحاب کے چہرے پر ایک مسکراہٹ ائی تھی جسے وہ اگلے لمحے چھپا چکا تھا !!

یہ منظر یاد کرتے ہیں ارہاب نے جھٹکے سے موبائل کو دیکھا وہ چیٹ ہو رہا ہے ان کی لوکیشن بتا رہی تھی ارحاب نے تیزی سے گاڑی اسی سمت میں ہارش ڈرائیونگ سے بڑھائی تھی جبکہ سمیر اور ایلسا بھی دوسری گاڑی میں اسی جگہ کو نکل چکے تھے !!

زندگی میں پہلی بار ارہاب کا دل ڈر رہا تھا کہ حرین کے ساتھ کچھ غلط نہ ہو جائے!! حرین کی ایک غلطی سب پر بھاری پڑ رہی تھی!!

(حال)

گاڑی روکو سمیر!! گاڑی اگے کو روانا تھی جب ارحاب کی اواز گاڑی میں روکی سمیر نے نہ سمجھی سے پہلے ارحاب کو دیکھا پھر سائیڈ میں گاڑی روکی!!

ارہاب کو گاڑی کا دروازہ کھولتے دیکھ سمیر نے موسم کو دیکھا جو دوبارہ سے خراب ہو رہا تھا بارش تیزی پکڑ رہی تھی ملک کے یہی حالات اگلے ایک ہفتے تک بتائے تھے!!

سر باہر تیز بارش ہو رہی ہے!! سمیر نے لفظ دہرائے !! ارہاب بنا جواب دیے گاڑی سے باہر نکلا تھا!! اُس نے آگے کی جانب قدم بڑھائے اُس نے انکھیں بند کر کے اسمان کی جانب دیکھا تھا کی تیز مقدار اُس کے چہرے پر پڑتی اُسے پورا بھگا رہی تھی !

ارہاب نے سختی سے انکھیں بند کیے گہرے گہرے سانس لیے!! اسے عجیب کیفیت ہو رہی تھی!! وہ جنگل میں منظر اس کی انکھوں سے نکل ہی نہیں رہا تھا !! حورین کی حالت !! اور وہ سب؟ ظفر نے حرین کو چھوا نہیں تھا صرف بنا دوپٹے کے دیکھا تھا تب ارحاب کی یہ حالت تھی اگر ظفر اسے چھو لیتا تو تب کیا ہوتا !!

اُف خدایا رحم!! اُس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا!! تیز ہوائیں اور بارش اس پر پڑ رہی تھی!!

سمیر گاڑی سے باہر ایا !! ارحاب کو آنکھیں بند کیے اوپر کی جانب دیکھتا پاکر وہ سمجھ چکا تھا !! اُس نے بھی ضبط سے آنکھیں بند کرکے کھولیں اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی ارحاب کے پاس جانے کی!!

ارجب نے اپنی شرٹ کے اوپری دو بٹن کھول کر مزید گہرا سانس لیا !! ماحول اُسکے اندر کی کیفیت کو ٹھنڈا کرنے کے لیے تھوڑا سا کام کر رہا تھا!! اس وقت ارہاب کیا محسوس کر رہا تھا وہ ارہاب اور اس کے خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا!!

س۔سر چلے پلز بہت تیز بارش ہو رہی ہے!! سمیر آگے اتا دھمی آواز میں بولا جب ارحاب نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور خاموشی سے اتا فرنٹ سیٹ پر بیٹھا جب سمیر نے فورا ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے گاڑی منزل کو روانہ کی!!

وہ لوگ ہاسپٹل جارہے تھے!! سمیر جتنی جلدی ہو سکتا تھا ڈرائیونگ کر رہا تھا لیکن پھر بھی بارش کی وجہ سے زیادہ تیز نہیں چلایا جا سکتا تھا!

تم جلدی چلاؤ گے گاڑی؟؟ بالاخر ارحاب نے اسے دیکھ غصے سے پوچھا

سر بارش ہو رہی ہے اگے کا کچھ بھی صاف نظر نہیں ارہا!! بس اسلئے ! اُس نے وضاحت دی

تم اترو میں کرونگا ڈرائیو !! ارحاب اُسے دیکھ بولا جب سمیر نے فوراً نفی میں سر ہلایا وہ ارحاب کو گاڑی چلانے نہیں دے سکتا تھا وہ دیکھ سکتا تھا کہ ارحاب کسی گہری سوچوں میں گم ہے اور اس میں گاڑی چلانا بالکل ٹھیک نہیں ہے!!

سر میں کوشش کر رہا ہوں!! سمیر نے کہتے گاڑی کی سپیڈ مزید بڑھائی تھی جب کہ ارحاب چہرہ کھڑکی کی جانب کیے واپس گہری سوچوں میں گم ہوا تھا!!

اریان کی گاڑی شاہ حویلی کے اگے رکی تھی!! گاڑی پورچ میں داخل ہوتے ہیں گارڈ نے دروازہ بند کیا! جب اریان گاڑی سے اترا جبکہ مریم گاڑی میں بیٹھی رہی!!

اریان اگے بڑھ رہا تھا لیکن کچھ سوچتے اس نے پیچھے دیکھا جہاں مریم ہنوز گاڑی میں بیٹھی تھی اریان نے گہرا سانس لیا پھر قدم اس کی جانب بڑھائے !!

گاڑی کا دروازہ کھولتے اریان نے اُسے سرد انکھوں سے دیکھا!!

باہر اؤ!! اریان کی اواز بے حد سنجیدہ تھی جب کہ اریان کی بات پر مریم نے فورا نفی میں سر ہلایا!!

باہر ارہی ہو یا میں گاڑی کو لاک کروں اور ایک بار میں نے گاڑی کو لاک کر دیا تو ہمیشہ کے لیے تم اسی میں بند رہ جاؤگی میں تو کھولوں گا نہیں اور میرے علاوہ کوئی اس گاڑی کو کھول نہیں سکتا!! اس لیے اپنے فضول کے نخرے میرے سامنے مت دکھایا کرو!! کیونکہ

میں کسی کے نخرے نہیں اٹھاتا!! اریان اُسے دیکھ دبی دبی اواز میں غرایا تھا جب کے اریان کی بات پر مریم نے خفگی سے اسے دیکھا!!

پھر سنجیدگی سے گاڑی سے نکلتی اندر کی اور بڑھ گئی وہ بار بار بھول جاتی تھی کہ اس کی ناز اٹھانے والی اور نخرے دکھانے والی زندگی اب ختم ہو چکی ہے وہ اپنی اس زندگی کو ہمیشہ کے لیے خدا حافظ کہہ چکی تھی اب وہ اپنی نئی زندگی میں قدم رکھ چکی تھی جہاں اس کے نخرے اٹھانے والا کوئی نہیں تھا اور اریان شاہ جو اس سے محبت نہیں کرتا وہ اس کے نخرے کیسے اٹھا سکتا تھا؟

اریان کو تو شاید یہ بھی فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ اس کی زندگی سے جائے اریان نے صرف اسے اس لیے یہاں رکھا تھا تاکہ وہ اس کے باپ سے دس گنا زیادہ بدلہ لے! اریان کے نزدیک گناہ کی سزا دس گنا زیادہ ہی ہوتی تھی!!

اریان بھی اب سنجیدگی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اندر کی اور بڑھا تھا!!

السلام علیکم!! اریان نے اندر داخل ہوتے سلام کیا کیونکہ لاؤنج میں امیرہ بیگم زریام بیٹھے تھے خیر بیٹھے تو سکندر شاہ بھی تھے لیکن اریان کے نزدیک وہ یہاں موجود ہی نہیں تھے!!

وعلیکم السلام کیسے ہو میری جان !! امیرا بیگم جو مریم کو پیار کر رہی تھی اب اٹھ کر اریان کے پاس ائی

میں بالکل ٹھیک اپ بتائیں اپ کیسی ہیں ! اریان نے ان کی پیشانی چمی تھی

میں بھی بالکل ٹھیک بچے میں تو بہت پریشان ہو گئی تھی کل رات پھر اپ کی کال کے بعد سکون ملا پھر ابھی بھی اتنی تیز بارش ہو رہی تھی ٹینشن ہو رہی تھی ہمیں کہ پتہ نہیں کیسے ائیں گے بچے!! امیرا بیگم پریشانی سے استفسار کرنے لگی

لالا کیسے ہیں آپ؟کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی اتنی تیز بارش میں انے میں!! زریام کھڑا ہوتا اریان کے پاس ایا تھا جب اریان نے اُسے گلے لگایا

نہیں یار کوئی پریشانی نہیں ہوئی تو بتا کیسا ہے؟وہ لوگ ایسے مل رہے تھے جیسے بہت مہینوں بعد ایک دوسرے سے مل رہے ہو!!

سکندر شاہ دیکھ رہے تھے کہ قبریان ان سے بھی بات کریں لیکن وہ شاید ایک بار پھر بھول چکے تھے کہ اریان اب ان سے کیوں ہی بات کرے گا اور میرا بیگم اور سریا اپ کی لاونج میں بیٹھ چکا تھا جب کہ مریم بھی امیرا بیگم کے برابر میں بیٹھی ہوئی تھی

جبکہ کائزل ابھی ابھی کمرے سے نکل کر ائی تھی!!

آن!! وہ یہ کہتے ہوئے ائے تھی لیکن سامنے سب کو دیکھ وہ یکدم خاموش ہوئی تھی!!

آجاؤ بچے ! امیرا بیگم اس کی خاموشی پر اسے اشارے سے اپنے پاس انے کا کہتی بولی جب وہ تھوڑا آگے ائی!!

گھبراؤ نہیں کائزل بیٹھو!! زریام اس کے تاثرات بھانپ چکا تھا اس لیے نرمی سے بولا جبکہ کائزل فورا اسباب میں سر ہلاتی صوفے پر بیٹھی تھی!!

زریام کایزل کے بارے میں اریان کو پہلے بتا چکا تھا اس لیے اریان اپنے موبائل میں مصروف ہو چکا تھا

کائزل بچے سلام کرو ادا سے!! اسے خاموش دیکھ امیرا بیگم نے اسے سلام کرنے کا کہا

السلام علیکم!! اس نے فورا تھوڑی بلند اواز میں سلام کیا

وعلیکم السلام!! اریان نے لمحے بھر کے لیے اسے دیکھتے سلام کا جواب دیا پھر واپس موبائل کی جانب متوجہ ہوا!!

یہ میرے لالا ہیں!! جن کا میں نے اپ کو بتایا تھا!! اریان نام ہیں انکا!! زریام نے تعارف کروایا جب کائزل نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا تھا

مزید کچھ باتوں کے بعد مریم اور کائزل اپس میں باتیں کرتی مریم کے کمرے کی اور بڑھ چکی تھی مریم اسے اوپر والا اپنا پورشن دکھانے گئی تھی کیونکہ کائزل اور مریم کی کچھ ہی دیر میں کافی اچھی دوستی ہو چکی تھی اب لاونج میں صرف بڑے ہی بیٹھے تھے!

لالا مجھے اپ سے کچھ بات کرنی تھی!! زریام نے بات شروع کی تھی اریان جس کی نظر موبائل پر تھی زریام کی بات پر اب اس کی جانب متوجہ ہوا!!

لالا میں شادی کرنا چاہتا ہوں!! زریام نے اریان کو دیکھ کہا یہ بات اریان کو پہلے بھی پتہ تھی لیکن یہ بات نہیں پتہ تھی کہ کس سے؟

جبکہ ذریام کی بات پر سکندر شاہ نے حیرت سے اسے دیکھا تھا!!

کیا بول رہے ہو زریام تمہیں پتہ بھی ہے؟تمہاری شادی میں اپنی مرضی سے کروں گا پہلے ہی اریان کی شادی ونی میں ائی لڑکی سے ہوئی ہے لیکن تمہاری شادی میں اپنی پسند سے کروں گا!! سکندر شاہ غصے سے بولے

اریان نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھی جب کہ امیرا بیگم دیکھ چکی تھی اور اب وہ دل میں یہ دعا کر رہی ہوں کہ اریان غصے میں نا ائے !!

بابا جس سے مجھے شادی کرنی ہے وہ میرا آخری فیصلہ ہیں!! زریام نے فیصلہ کن لہجے میں کہا جب سے سکندر شاہ نے حرین کے اوپر سے اعتماد توڑا تھا تب سے زریام اور اریان بالکل ان سے بات نہیں کرتے تھے!!

زریام جو میں تمہیں کہہ رہا ہوں وہ بات مانو اریان کی شادی بھی ہوگی دھوم دھام سے میری پسند کی لڑکی سے ونی میں ائی لڑکیاں کبھی بیوی نہیں ہوتی سمجھاؤ اپنے بھائی کو اور تم خود بھی سمجھ جاؤ میں خاندانی لڑکی تمہارے لیے لاؤں گا!! سکندر شاہ اُسے دیکھ بولا وہ ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھے روپ سے بول رہے تھے!!

اریان کو لگ رہا تھا اگر ایک لمحے وہ مزید بیٹھا تو ان کو کچھ نہ کچھ کہہ دے گا جو یقینا ان سے برداشت نہیں ہو گا!! الفاظ اریان کے لبوں پر تھے لیکن امیرا بیگم اسے انکھوں سے التجا کر رہی تھی کہ وہ غصے میں نہ ائے صرف اس لیے اریان خاموش ہو چکا تھا ورنہ سکندر شاہ کے الفاظوں پر وہ انہیں کس طرح سے چپ کرواتا تھا وہ سب جانتے تھے اریان صرف امیرا بیگم کا چہرہ دیکھ کر خاموش ہوا تھا!! اس لیے وہ ضبط سے کھڑا ہوتا اگے کی جانب بڑھا جب کے زریام اٹھ کر فوراً اریان کی جانب ایا وہ دونوں ٹریس کا رخ لے چکے تھے!!

لالا !! زریام اور اریان اب ساتھ ٹریس کی جانب بڑھ رہے تھے جب زریام نے اریان کو دوبارہ پکارا

ہمم!! اریان نے ضبط سے حنکارا بھرا تھا زریام سمجھ چکا تھا وہ سکندر شاہ کی وجہ سے غصے میں ہے!!

لالا میں کائزل سے نکاح کرونگا !! زریام کے آریان ٹریس پر پہنچ چکے تھے جب زریام نے اریان کو بتایا

چھوٹی نہیں ہیں وہ تُجھ سے ؟ اریان ان سوالیہ نظروں سے دیکھا

چھوٹی تو ہیں!! مریم کی ہم عمر ہوگی یا اک آدھ سال بڑی!! زریام نے آگے کیا

اگر مریم ونی نہ ہوتی تو کبھی بھی میری زندگی میں شامل نہیں ہو سکتی تھی وہ مجھ سے 14 سال چھوٹی ہے اتنا ڈفرنس ایک کپل کے بیچ ٹھیک نہیں ہے اس کا مزاج بالکل بچوں والا ہے!! لیکن کائزل تیرے لیے بیسٹ اپشن ہے!! کیونکہ یاداشت کھونے کے بعد سب سے اہم کردار اس کی زندگی میں تُو ہی نبھاتا ہے تو یہ اچھا ہے کہ تم دونوں ہم سفر بن جاؤ!! اریان اُسے دیکھ بولا زریام کا مریم کا ذکر کرنے پر اریان نے یہ بات کہی تھی لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ زریام اور کائزل ایک دوسرے کے ساتھ خوش رہ سکتے ہیں اس لیے اریان اسے دیکھ دھیما سا مسکرا کر بولا!!

زریام نے بھی سر کو خم دیا تھا اریان دیکھ چکا تھا وہ خوش نہیں ہے اور کیوں نہیں ہے اریان وہ یہ بھی جانتا تھا!!

کبھی کبھی زندگی میں جو چیزیں ہوتی ہیں وہ اگے جاکر بے حد خوبصورت بن جاتی ہے تیرا یہ فیصلہ اگے زندگی میں خوبصورت بن سکتا ہے!! اریان اسے پریشان دیکھ بولا

لالا کیا اپ کا اور مریم کا رشتہ خوبصورت بنے گا؟ذریام نے بے اختیار پوچھا

نہیں زریام ہم دونوں ہی کا دوسرے کے لیے نہیں بنے ہم لوگوں کا مزاج بالکل نہیں ملتا وہ بالکل الگ ہے اور میں بالکل الگ میں کبھی پیار نہیں کر سکتا اور اسے پیار چاہیئے ہوتا ہیں!! وہ بچپن سے جس سوسائٹی میں پلی بڑی ہے اسے ہمیشہ سے پیار ملا ہے اس نے ہمیشہ پیار دیکھا ہے اور میں اسے پیار نہیں دے سکتا کیونکہ میں اس سے پیار نہیں کرتا جب تک

میرا بدلہ پورا نہیں ہو جاتا صرف تب تک وہ میرے پاس ہے اس کے بعد میں اسے اس کی زندگی میں ازاد کر دوں گا پھر وہ جیسے رہنا چاہے رہ سکتی ہے!! احمد کو تو اس کی اصل جگہ پہنچا دیا لیکن یہ صرف ایک گناہ تڑپ تھی !!

ضوریز شاہ کو پتہ تو لگنا چاہیے کہ جس بیٹی کو ارام سے انہوں نے ونی کر دیا اس کے جانے کے بعد کیسی تڑپ ہوگی ؟؟ مریم پر ایسا کوئی ظلم نہیں ہوتا جس سے وہ ونی میں ائی لڑکی لگے لیکن یہ بات ضوریز شاہ کو نہیں پتہ !! مجھے اُس حویلی کی پل پل کی خبر ہے شروع شروع میں سب بالکل نارمل تھے میں حیران تھا یہ دیکھ کر کوئی اپنی بیٹی کو جہنم میں دھکیل کر اتنا سکون میں کیسے ہو سکتا ہے!! لیکن پچھلے اک ہفتے سے کافی بدلاؤ ارہا ہے اُس حویلی میں !!

اور یہ بدلاؤ ان کی تڑپ کا نشان بتا رہا ہے!! نفرت ان لوگوں سے نہیں ہے نفرت ان کے رگوں میں دوڑتے اس خون سے ہے!! کتنی اسانی سے ازبک کو چھین لیا نا اور کسی کو کوئی فرق نہیں پڑا جب پہلی بار ازبک کی موت کے بعد ہم اس حویلی گئے تھے تو ضوریز شاہ ایسے ری ایکٹ کر رہے تھے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو یہ اس چیز کا بدلہ ہے میرے بھائی کی موت کے بعد بھی ان کا ایسا ری ایکٹ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو وہ اب تک میرے دل میں کسی آگ کی طرح جھولتا ہے اور اسی کا بدلہ ان سے لیا جا رہا ہے!! جو ابھی کچھ دن پہلے ہی

شروع ہوا ہے انہیں پتہ لگ رہا ہو گا کے اپنے دل کے سب سے نزدیک انسان کو کھو جانے کا دکھ ہوتا کیا ہے؟؟

جب تک میں ضوریز شاہ کو مریم کے لیے اس طرح تڑپتا ہوا نہیں دیکھوں گا جس طرح میرا دل اس دن تڑپ رہا تھا جب مجھ سے ازبک دور گیا تھا تب تک مریم اس قید سے باہر نہیں نکل سکتی جس دن ضوریز شاہ کے چہرے سے سکون ہٹتا وہ تڑپ محسوس کروائے گا جو اُس دن میں کر رہا تھا اسی روز میں مریم کو آزاد کردونگا !! اریان سامنے نظریں جمائے سنجیدگی سے کہے رہا تھا اور زریام اریان کی باتیں بہت غور سے سُن رہا تھا !!

یہ چیز تو میں نے بھی دیکھی تھی ازبک کی موت پر بھی ماموں جان کو کوئی فرق نہیں پڑھ رہا تھا !؛

زریام نے بھی کچھ سوچتے ہوئے کہا

کوئی رشتہ نہیں ہے ہمارا ان سے!! جب اریان نے سنجیدگی سے کہا جس پر زریام نے سر کو خم دیا

میں نے اسی دن سوچ لیا تھا جس طرح ازبک کی موت پر ان کے چہرے پر اب بھی سکون ہے وہ سکون بہت جلد ان کے چہرے سے چھن جائے گا اور اس کا اغاز ہو چکا ہے!! اغاز اپنی مرضی سے ہوا ہے لیکن اختتام میں کروں گا!! اریان نے سرد لہجے میں کہا

احمد کی موت کے بعد بدلے کی اگ اریان کے دل میں کم ہو چکی تھی لیکن ضوریز شاہ کی کو اپنے سکون کی قیمت بہت بھاری طرح چکانی تھی!! اریان نے بہت لمبے عرصے انتظار کیا تھا وہ ہر چیز بہت تحمل سے لیکن بہت خطرناک طریقے سے کرتا تھا!!

خیر چھوڑ یہ سب کائزل کو بتایا نکاح کے بارے میں؟ اریان اُسے دیکھ بولا جب زریام نے نفی میں سر ہلایا!!

وہ دونوں ٹیرس پر شیشے کے دروازے کے اوے کھڑے تھے کیونکہ دوسری جانب بہت تیز بارش ہو رہی تھی وہ لوگ بارش کو ہی دیکھ رہے تھے !!

امی بتا دیں گی کائزل کو لالا مجھے نکاح کل کرنا ہے صرف تین دن بچے ہیں اس کا نکاح ہونے میں اس سے پہلے مجھے میرا نکاح کرنا ہے!! زریام نے بختا لہجے میں بولا

مقابلے میں اپنی زندگی میں برباد کرنا !! سوچ سمجھ کے ہر فیصلہ کرنا ہیں !! اریان اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ بولا

لالا کچھ چیزیں انا پر اجاتی ہیں میں نے اس کے سامنے اپنی انا تک کو کچل کر رکھ دیا تھا وہ انا جو مجھ میں ہے میں نے اس کے سامنے ختم کر دی تھی جو کوئی نہیں کر پایا وہ کر چکی تھی میں نے ہر ممکن کوشش کی اپنی محبت کو بچانے کی لیکن وہ تو کسی اور سے محبت کرتی تھی ایک سال کا پیار جھوٹا پیار تھا اب اگر یہ صحیح ہیں تو پھر یہی صحیح میں ہمیشہ اس سے محبت

کروں گا میری محبت اس کے لیے کبھی کم نہیں ہوگی کیونکہ بھلے اس نے مجھ سے محبت نہیں کی لیکن میں نے تو اس سے سچی محبت کی تھی نا ؟میں کائزل سے کبھی محبت نہیں کر سکوں گا یہ نکاح صرف ایک سمجھوتہ ہے جسے میں پوری زندگی نبھاؤں گا لیکن صرف ایک سمجھوتے کی طرح وہ اپنی زندگی میں خوش رہے لیکن اس سے پہلے میں کسی کا ہو کر دکھاؤں گا اس کی محبت ایک سحر کی طرح ہے لالا جو مجھے مکمل طور پر اپنے اندر جکڑ چکی ہے میں نے بہت کوشش کی اپنے اندر سے اس کی محبت ختم کرنے کی لیکن میں ناکام رہا اس نے میری انا توڑ کر رکھ دی اس کے بعد بھی میرا دل اس سے محبت کرنے پہ اکساتا ہے!! اس کی محبت اپنے دل کے ایک کونے پر رکھ کر میں اپنی زندگی میں اگے بڑھوں گا اپ کو پتہ ہے لالا ایک پل تو ایسا بھی ایا تھا جب میں بھول چکا تھا کہ میں زریام شاہ ہوں!!

زریام کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہورہی تھی اس کا حسین چہرہ سرخیاں برسا رہا تھا!!

تجھے دیکھ کر ایک بار پھر یہ چیز مجھے ظاہر ہو گئی کہ محبت ایک فضول چیز ہے!! جو انسان کو توڑ کر رکھ دیتی ہے اس کی انا ختم کر دیتی ہے!! انسان مر جائے لیکن کبھی کسی سے محبت نہ کرے!! اریان نے تیز ہوتی بارش کو دیکھ کہا تھا جب زریام اداسی سے مسکرایا

لالا دنیا میں محبت ایک واحد چیز ہے جو بےاختیار ہوتی ہے اس پہ ہمارا اختیار نہیں ہوتا یہ کب ہو جاتی ہے ہمیں یہ بھی پتہ نہیں لگتا محبت کرنے سے پہلے میں بھی سوچتا تھا کہ کبھی کسی سے محبت نہیں کر سکتا لیکن جس سے محبت ہونی ہوتی ہے اس سے ایک دم اتنی محبت

ہوتی ہے کہ اس کے بغیر جینے کا سوچنے میں بھی ہمارا سانس رکنے لگتا ہے محبت جتنا خوبصورت احساس ہے اس کے ٹوٹ جانے کے بعد اتنا ہی جان لیوا اثر!! زریام گھمبیر آواز میں بولا اس کے گہرے لفظ اس کی تکلیف بیان کر رہے تھے!!

اریان نے بے اختیار اُس کا چہرہ دیکھا تھا جو ضبط سے سرخ ہورہا تھا !!

گاڑی ہاسپٹل کے اگے رکی تھی!! ارحاب گاڑی سے نکلتا فوراً اندر کی جانب بڑھا تھا سمیر بھی گاڑی سے نکلتا بھاگنے والے انداز میں اندر داخل ہوا تھا ایلسا بتا چکی تھی کہ وہ لوگ کون سے ہاسپٹل میں ہے!!

ایلسا روم کے آگے ٹہل رہی تھی جب ارحاب کو دیکھتی وہ فورا اس کے پاس ائی ارحاب کا حد سے زیادہ سرخ چہرہ دیکھ وہ سمجھ چکی تھی کے وہ بہت ضبط سے کھڑا ہیں!!

حورین کہا ہیں؟ارہاب اسے دیکھ بولا

سر اندر ہے وہ !! ان کی پیشانی پر کافی گہری چوٹ ائی ہے پیر پر بھی کافی لگی ہے !! ایلسا نے دھمی آواز میں بتایا

ایلسا مت بھولنا یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے!! اگر حورین کو کچھ بھی ہوا تو تم.. ارہاب ضبط سے کہتا کہتا خاموش ہوا پھر چہرہ پھیر تا آگے کی اور بڑھا !!

ایلسا نے آنکھیں بند کرتے اپنے انسوں اندر دھکیلے تھے!!

کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر ائی تھی!! ارحاب وہی بیٹھا تھا !!

ان لیڈی کے ساتھ کون ہے؟ ڈاکٹر ارحاب کو دیکھ بولی

بیوی ہیں میری !! کیسی ہیں وہ ؟ ارحاب کھڑا ہوتا اُن کے پاس اتا بولا اس کے لہجے میں پریشانی دکھ رہی تھی

اجائیں کلینک میں میں اپ کو بتا دیتی ہوں!! ڈاکٹر کہتی کلینک میں داخل ہوئی ارحاب بھی کلینک میں گیا تھا

بیٹھے !! انہوں نے ارحاب کو بیٹھنے کا کہا جب ارحاب نے ضبط سے مٹھیاں بھنیچی یہاں اُسے حرین کی حالت جاننے میں انتظار نہیں ہو رہا تھا اور یہاں وہ اُسے بیٹھنے کا کہہ رہی تھی !!

خیر ارحاب خود پر ضبط کرتا بیٹھا!!

اپ کی وائف کی پیشانی پر کافی گہری چوٹ ائی ہے خون بھی کافی بہا ہے لیکن ہم نے انہیں خون چڑھا دیا ہے رہی بات پیر پر تو کچھ کاٹا ان کے پیر کے اندر گیا تھا اسے بھی نکال لیا ہے !!

اور اس ٹیسٹ کا جو باہر کھڑی لیڈی نے کہا تھا کرنے کا اس کا رزلٹ بھی ا چکا ہے اپ دیکھ لیں!! ڈاکٹر ایک فائل ارہاب کی جانب بڑھاتے ہوئے بولی جب ارحاب نے نہ سمجھی سے اُسے دیکھا ایلسا کون سا ٹیسٹ کروانے کے لیے کہہ سکتی تھی؟ ارحاب نے تو اسے کوئی ٹیسٹ کروانے کا نہیں کہا!!

ایلسا نے کہا تھا؟ ارحاب نے نا سمجھی سے کہا

مجھے ان کا نام تو نہیں پتا لیکن باہر کھڑی لیڈی جو انہیں گھر والا بتا رہی تھی انہوں نے یہ ٹیسٹ کروانے کا کہا تھا اور انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ ٹیسٹ صرف انہیں ہی دکھایا جائے باکی کسی کو نہ دکھایا جائے لیکن اپ ان کے شوہر ہیں اپ کا دیکھنا ضروری ہے!! ڈاکٹر نے فائل کی جانب ارحاب کو متوجہ کرتے کہا

ارحاب نے فائل کھولی اور جیسے جیسے وہ پڑھ رہا تھا اس کا دماغ پوری طرح خراب ہو رہا تھا یعنی ایلسا اُس کی بیوی پر الزام لگا رہی تھی؟

اس ٹیسٹ میں صاف لکھا ہے کسی بھی جنس نے اپ کی وائف کو نہیں چھوا تو اپ ریلیکس کر سکتے ہیں ایسا کوئی بھی سمٹم ان میں نہیں پایا گیا وہ بالکل سیف ہے !! اور مجھے ایک اور چیز آپ سے کنفرم کرنی تھی !! ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہتی رکی

جب کے ارحاب کا چہرہ سرخ پڑھ رہا تھا اُس کا بس نا چلتا وہ ایلسا کو گولی مارو دیتا !!

باہر کھڑی لیڈی نے کہا کے پیشنٹ اور آپ کی شادی کو کچھ مہینے ہوچکے ہیں تو آپ دونوں اب تک فی؟؟ ابھی وہ آگے بولتی جب ارحاب نے بات کاٹی

!!Enough

ارحاب غصے سے غراتا ہوا کھڑا ہوا وہ بھاری قدم لیتا باہر نکلا سامنے ایلسا کھڑی تھی ارحاب تیزی سے اُس کی جانب بڑھا اُس کا ہاتھ طاقت سے تھامتے ارحاب بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا آگے کی جانب بڑھی جس جگہ کوئی نہیں تھا وہاں لاکر اُس کا ہاتھ ارحاب نے جھٹکے سے چھوڑا تھا!!

کیا بکواس ہیں یہ ؟؟ ارحاب نے وہ فائل طاقت سے دیوار پر ماری تھی جبکہ ایلسا سمجھ چکی تھی وہ کس بارے میں بات کر رہا ہے

سر میں اس لیے یہ ٹیسٹ کروائے ہیں کیونکہ اپ نے دیکھا تھا نا کہ ظفر حورین کے کتنا نزدیک ت۔۔۔ابھی وہ بات مکمل کرتی جب ارحاب نے اس کی بات کاٹی!!

اپنی حد میں رہو مجھے حیوان بننے پر مجبور مت کرو کس کی اجازت سے تم نے ٹیسٹ کروائے ہیں؟کون ہو تم حورین کی؟؟ وہ دھاڑا تھا

س۔سر میں بس !!

ایلسا مزید کوئی بکواس مت کرنا ورنہ میں اپنا ضبط کھو دوں گا تم نے سیدھا سیدھا اس کے کردار پر انگلی اٹھائی ہے جب اسے میں نے دیکھا تھا پہلی نظر میں مجھے معلوم ہو چکا تھا کہ حورین محفوظ ہیں !! میرے دل نے گواہی دی تھی کے کچھ غلط نہیں ہوا !! جب میرا دل گواہی دے چکا تھا تو ان کاغذی چیزوں کی کیا ضرورت تھی؟؟ وہ ہنوز دھاڑا تھا ایلسا نے آنکھیں بند کی تھی

تم پہلے بہت گر چکی ہو مزید خود کو میری نظروں میں مت گراؤ وہ بیوی میری ہے!! یہ سارے معاملات میں تمہیں دخل اندازی دینے کی کسی نے اجازت نہیں دی تمہیں جس کام کے لیے رکھا ہوا ہے صرف وہ کرو ورنہ تمہیں اس کام سے نکالنے میں مجھے لمحہ نہیں لگے گا ضبط کر رہا ہوں تو میرے ضبط کو مت آزماؤ تمہارا کوئی لینا دینا نہیں تھا اس معاملے سے پھر بھی تم نے فضول ٹیسٹ کروائے ؛؛اگر ائندہ تم میری پرسنل لائف میں دخل اندازی دینے کی کوشش کرو گی تو میرا الگ روپ دیکھو گی!! ارحاب اُسے دیکھ کہتا اب وہاں سے نکلتا چلا گیا پیچھے ایلسا نے اپنا سر ہاتھوں میں تھاما تھا وہ ایسا تو نہیں چاہتی تھی ہر کام خراب ہو رہا تھا!! وہ جتنا صحیح کرنے کی کوشش کر رہی تھی سب پھر سے خراب ہو رہا تھا جو بھروسہ اس نے ارہاب کی نظر میں سالوں سے بنایا تھا وہ لمحے میں ٹوٹ رہا تھا !!

ارحاب دروازہ کھولتا حرین کے کمرے میں داخل ہوا اس کے سر پہ پٹی بندی تھی منہ پر اکسیجن لگا تھا جب کہ ہاتھوں پر ڈرپ تھی ارہاب جاتا کرسی پر بیٹھا!!

وہ منظر اُس کی انکھوں کے سامنے پھر سے چل رہا تھا جب ظفر اُسے غلیظ نظروں سے دیکھ رہا تھا!! جب ظفر نے اُس کا دوپٹہ کھینچا تھا !! جب ظفر نے اُسے بنا دوپٹے کے دیکھا تھا !!

اہ!! ارحاب نے اپنا سر ہاتھ میں تھاما یہ چیز ارحاب سے برداشت نہیں ہورہی تھی !! اُس کا غصّہ جواب دے رہا تھا

تم ایسا کیسے کر سکتی ہو حورین؟اس حویلی سے نکلنے کے لیے تم کسی غیر مرد پر بھروسہ کر سکتی ہو؟

ارحاب اُسے دیکھ ضبط سے بول رہا تھا پھر اچانک وہ حورین کے چہرے سے نظریں پھیر گیا !!

ارحاب کا حورین پر غصّہ جائز تھا لیکن وہ ابھی کچھ نہیں کرسکتا تھا کیونکہ حورین بے ہوش تھی!!

جانے انجانے میں صحیح لیکن حرین بہت غلط قدم اٹھا چکی تھی!! اور اس کا یہ قدم اس سے کہیں زدا ارحاب کو تکلیف دے رہا تھا !! وہ منظر اُس کی آنکھوں سے نہیں نکل رہا تھا !!

حیرت کی بات تو یہ تھی کہ حرین ایک میچور لڑکی تھی کیا اسے ظفر کی وہ غلیز آنکھیں دکھی نہیں؟یا اس نے دیکھ کر بھی نظر انداز کیا؟یہ ہو سکتا تھا!!

ارہاب نے حورین کا چہرہ دیکھا پھر کھڑا ہوتا وہ کمرے سے نکلتا چلا گیا!!

حرین 20 سال کی دماغ سے میچور لڑکی تھی ایسا بھی نہیں تھا کہ اس میں بچپنا تھا جو بچپنے میں کی گئی غلطیاں معاف کرتی جائیں

خیر اگے کیا ہونا تھا وہ وقت نے بتانا تھا!!

اریان اور زریام کافی دیر بعد ٹیرس سے نیچے ائے تھے!!

اسلام علیکم!! انزل نے کافی دن بعد اریان کو دیکھا تھا جب وہ فوراً اریان اور زریام کے نزدیک ائی!!

وعلیکم السلام!! اُن دونوں نے جواب دیا

کہاں ہو اج کل تم دکھائے نہیں دے رہی!! اریان اُسے دیکھ بولا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ اپنے بھائی کی وجہ سے کمرے سے باہر نہیں اتی!!

بس اریان لالا نے کو کیا اس کے بعد نظر نہیں ملا پاتی کسی سے!! انزل افسردگی سے بولی

اپنے بھائی کی غلطیوں کی سزا خود کو مت دو زندگی میں ادھے لوگ تو اسی بات سے پیچھے رہ جاتے ہیں کیونکہ غلطی کرتا کوئی ہیں اور سزا کوئی بھگتا ہیں !! اریان اُسے دیکھ نرمی سے بولا یہ بات کرتے ہوئے ذہن میں مریم تھی!!

جی آپ بلکل ٹھک کہے ہیں !! بہت بہت شکریہ اریان مجھے سمجھانے کیلئے !! انزل اُسے مسکرا کر کہتی بولی

کوئی بات نہیں کمرے میں بند مت رہا کرو امی کے پاس بیٹھ جایا کرو دماغ فریش ہو گا!! اریان نے نرمی سے کہا غلطی آگے شہرام نے کی تھی تو انزل کیوں ذمے داری ہوتی ؟

شکریہ میں بیٹھوں گی اب ممانی جان کے پاس !! اپ بتائیں کیسے ہیں؟ انزل مسکرا کر بولی جوابا اریان نے محض سر کو خم دیا تھا!!

ابھی مزید بات ہوتی جب اریان کا فون بجا! اریان فون اٹھاتا اب فون پر بات کرتا وہاں سے نکل چکا تھا جب کے زریام پہلے جاچکا تھا !!

پیچھے انزل اریان کو گہری نظروں سے دیکھ رہی تھی چہرے پر ایک گہری مسکراہٹ تھی اریان کے کچھ لفظی اس کے چہرے پر مسکراہٹ لانے کے سبب بن چکے تھے!! ایسے لوگ اس دنیا میں بہت کم تھے جن کے الفاظ ہی لوگوں کو مسکرانے پر مجبور کر سکتے تھے!! ان میں سے ایک اریان تھا اُس کا تو چہرہ ہی کسی کو بھی مسکرانے پر مجبور کر سکتا تھا!!

اپ بہت اچھے ہیں اریان !! یہ تعریف میں اپ کے سامنے بھی کروں گی!! اُسے جاتا دیکھ وہ دل میں سوچ رہی تھی پھر مسکراتی ہوئی لان کی جانب بڑھی تھی !!

اریان بھی اپنے کمرے کر اور بڑھا تھا اس وقت صبح کے گیارہ بج رہے تھے لیکن موسم دیکھ اب بھی ایسا لگ رہا تھا جیسے صبح کے چھ سات بج رہے ہوں دھوپ کا کوئی نام و نشان نہیں تھا!! جو بھی کہو موسم بڑا خوبصورت تھا!!

یہ دیکھو کایزل یہ ہیں میرا کمرہ !! مریم نے دروازہ کھولتے اُسے اپنا کمرہ دکھایا تھا

واؤ ماشاءاللہ اپ کا کمرہ تو بہت پیارا ہے!! کائزل نے خوشی سے کہا اریان کا کمرہ واقعی بہت خوبصورت او بڑا تھا

مریم اس کے جواب میں مسکرائی تھی وہ دونوں اندر داخل ہوئے

یہ ہیں وارڈروب!! مریم نے چینجنگ روم میں داخل ہوتے کہا !!

اور یہ آپ کے میکپ کا سامان ! نائس ماشاللہ سب بہت پیارا ہیں!! چینجنگ روم کو دیکھتے بھی اس کے منہ سے ماشاءاللہ نکلا تھا چینجنگ روم بھی پورا ٹائلو سے بنا تھا اس میں شیشے کے دروازے لگے تھے واڈ ڈراپ کا الگ مریم کی چیزوں کا الگ !! اریان کی گھڑیاں اور پرفیوم الگ اریان کے شوز الگ شیشے کے شاندار وڈ میں موجود تھے!!

اریان کی شرٹس الگ قمیض شلوار الگ ٹی شرٹ , پینٹ الگ !! کاٹ پینٹ الگ ہر چیز نہایت سلیقے سے شیشوں کے پیچھے ہینگر میں ٹکی تھی!!

اب وہ دونوں چینجنگ روم سے نکلتی کمرے میں اچکی تھی!! جب اریان نے کمرے کا دروازہ کھولا اُسے نہیں پتہ تھا اندر کائزل بھی ہیں !! جب کے آریان فون پر بات کرتا داخل ہوا تھا !!

کائزل نے مریم کو دیکھا پھر بائے کرتی کمرے سے نکلتی چلی گئی !! اریان نے شاید اسے دیکھا نہیں تھا یا دیکھا بھی ہو تو غور نہیں لیا !!

مریم نے اریان کو گھورا پھر جاکر بیڈ پر بیٹھی!! جب کے آریان فون پر بات کر رہا تھا کچھ دیر بعد وہ فون رکھتا پیچھے مڑا جہاں مریم بیڈ پر بیٹھے ناول پڑ رہی تھی!!

جاؤ اور کافی بنا کر لاؤ !! اریان اُسے دیکھ کہتا صوفے پر بیٹھا !!

میں نہیں بناؤں گی!! مریم بڑی ہمت سے بولی جب کے اُس کے جواب پر اریان جو اپنی شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا اب اُسے ایبرو اٹھائے دیکھنے لگا مریم میں کافی ہمت اچکی تھی پہلے وہ کچھ بھی نہیں بولتی تھی اور اب جو اس کے منہ میں اتا تھا وہ بول دیتی تھی یہ اریان کی دی ہوئی ڈیھل کا نتیجہ تھا بقول اریان کے!!

تمہارا دماغ بہت خراب ہو چکا ہے نا اسے درست کرنے کی ضرورت ہے!! بہت اچھے سے کروں گا رکو تم!! اریان اُسے دیکھ کہتا اپنی شرٹ کے بٹن کھول چکا تھا

ب۔باتھ روم میں جاکر شرٹ اُتارے نا !!! کمرے میں کون شرٹ اتارتا ہے؟ مریم اُس کے چوڑے سینے سے بمشکل نظر ہٹاتی بولی جس طرح اس نے نولز میں اپنے لیے ہیرو سوچے تھے نا اریان بالکل ویسا ہی تھا فرق صرف اتنا تھا اریان بہت زیادہ سفاک تھا!! وہ مریم سے محبت نہیں کرتا تھا ورنہ باقی سب اریان میں ناول کے ہیرو جیسا تھا !!

میرا کمرہ کیا کر لو گی؟ اریان اُسے دیکھ بولا ساتھ اپنی شرٹ اُتار کر کھڑا ہوا ابھی مریم کبھی کہتی جب اریان نے اپنی شرٹ اُس کے اوپر اچھالی اریان کی شرٹ مریم کے اوپر گری تھی مریم کا چہرہ پورا اس کی شرٹ سے ڈھک چکا تھا!!

مریم نے بے اختیار گہرا سانس لیا !! پھر شرٹ کو اپنے اوپر سے ہٹاتے غصے اریان کو دیکھا جو دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اُسے ہی دیکھ رہا تھا !!

اُس کا سیکس پیکس والا سینا مریم کو اپنی جانب متوجہ کر رہا تھا!! جس سے وہ بار بار نظریں چرا رہی رہی لیکن جب تک چرا سکتی تھی اریان نے اُس کی نظروں کے تعاقب میں اپنے سینے کو دیکھا پھر اُس کی گہری نظرے خود پر محسوس کرتے ایبرو اٹھائی!!

شرم تو نہیں ارہی ہو گی نا تمہیں؟؟اریان کی گھمبیر اواز کمرے میں گونجی جس سے مریم ہوش کے دنیا میں واپس ائی

شرم کس بات کی کس نے بولا ہے اپ کو یہاں کھڑے ہو کر اپنے جسم کی نمائش کریں؟ مریم جواباً بولی اس کے جواب پر اریان کچھ پل اسے دیکھتا رہا اب وہ واقعی بہت بولنا شروع ہو چکی تھی!!

میں تمہارا دماغ ٹھکانے پر لگاتا ہُوں بہت اوٹ ہو گیا ہے!! وہ سنجیدگی سے کہتا اُس کی جانب قدم بڑھا رہا تھا جب کے مضبوط مریم اُس کو مسلسل گھور رہی تھی!!

ک۔کیا ؟؟اپ ادھر کیوں آرہے ہیں؟؟اسے اپنی جانب اتا دیکھ مریم کی اواز خود لڑکڑائی تھی حالانکہ وہ کوشش کرتی تھی کہ وہ اریان کے سامنے بالکل اس سے نہ ڈرے!!

ابھی تو بتایا ہے تمہارا دماغ ٹھکانے پر لگانے!! اریان نے سنجیدگی سے کہا جب کے مریم نے بمشکل خود کو مضبوط رکھنے کی کوشش کی

اریان بیڈ کے قریب پہنچتا دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے اسے گھورنے لگا !!

جب کے مریم نے بھی انکھیں چھوٹی لیے اریان کو گھورا تھا

جب اریان اک ہاتھ بیڈ کی سائڈ ٹیبل جب کے دوسرا ہاتھ بیڈ پر رکھ مریم پر جھکا مریم نے اپنا چہرہ پوری طرح بیڈ کراؤن سے ٹکایا تھا !!

ا۔آپ !! مریم نے کچھ بولنا چاہا لیکن کہتے کہتے خاموش ہوئی

ہمم بولو ؟پہلے تو بڑی زبان چل رہی تھی تمہاری اب کیا ہوا ہے!! مزید اپنا چہرا اُس کے چہرے کے قریب کرتے وہ ایبرو اٹھائے بولا

جب کہ مریم سے کہا کچھ بولا جا رہا تھا؟؟مریم کی دھڑکنے تیز ہو رہی تھی

ا۔آپ تھوڑا پ۔پیچھے۔۔۔مریم نے گہرے گہرے سانس لیتے کہا

کیوں؟ اریان نے اگلے لمحے سوال کیا

ک۔کیونکہ م۔مجھ سے بولا نہیں جارہا !! مریم کا بس نہیں چل رہا تھا وہ بیڈ کراؤنڈ کے اندر دھس جاتی!!

ضرورت بھی نہیں ہے بولنے کی خاموش رہا کرو کیونکہ جب بھی بولتی ہو مجھے غصہ دلاتی ہو!! اریان دانت پیستا ہوا بولا جب نظر اُس کی ناک میں پہنی نوز پن پر گئی !!

یہ مریم نے اتار دی تھی لیکن ابھی اکر اُس نے پھر پہنی تھی کیونکہ امیرا بیگم اسے ہمیشہ ڈانٹتی تھی جب بھی وہ یہ اتارتی تھی !!

یہ پچھلے دنوں نہیں تھی ؟ اریان نے بے اختیار پوچھا جب مریم نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا

ک۔کیا ؟؟ اس کی اواز بار بار لڑکڑا رہی تھی!!

یہ!! تمہاری نوز پن!! اریان نے گہری نظروں سے دیکھ کہا جب مریم نے دھیرے سے نفی میں سر ہلایا وہ فرمانبرداروں کی طرح جواب دے رہی تھی کیونکہ اسے پتہ تھا اریان اُس کے بے حد نزدیک ہے اسلئے وہ کچھ نہیں کر سکتی !!

یہ تب سے ہی ہیں !! میں نے اسے نہیں اُتارا !! اُس نے جھوٹ بولا تھا کیونکہ اُسے لگا کے اریان اسے غور سے دیکھتا نہیں تو کیوں اسے سچ بتانا؟ جب کے اُس کے نفی میں سر ہلانے پر اریان مزید اُس پر جھکا !!

جھوٹ!! اُس کی سانسیں مریم کی گردن پر پڑھ رہی تھی

ا۔ آپ کو کیسے پتہ ؟مریم نے بھی الٹا سوال کیا

میں تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتا !! وہ گھمبیر آواز میں بولا جب مریم نے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کی اُسے چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصّہ ارہا تھا !!

دور ہٹے مریم نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ اُسے دور کرنا چاہا!!

جبکہ یقینا اس کے ہلانے سے وہ ایک انچ بھی نہ ہلا تھا!!

اریان مزید اس پر جھکا تھا مریم کو لگ رہا تھا وہ بے ہوش ہو جائیں گی!!

ہ۔ہٹے!! مریم نے دوبارہ اسے پیچھے کرنا چاہا اس بار بھی اس کی کوشش ناکام رہی اریان مسلسل داد دینے والے انداز میں اسے دیکھ رہا تھا

بہت ہاتھ نہیں چل رہے تمہارے؟؟اسے بار بار اپنے سینے پر زور دیتے تھے اریان نے سنجیدہ لہجے میں استفسار کیا حالانکہ چہرہ اب بھی اتنا ہی قریب تھا

مریم نے بمشکل اس کی انکھوں میں دیکھا اس کی انکھوں میں اب بھی سرد پن اور سنجیدگی دیکھ مریم کو حیرت ہوئی تھی کوئی شخص اتنا سنجیدہ کیسے رہ سکتا تھا؟

وہ مسکراتا نہیں تھا بہت کم موقعوں پر کبھی کبھی مسکرا دیا تو مسکرا دیا ورنہ اس کی مسکراہٹ نصیب ہی کہاں ہوتی تھی ؟

مریم نے ہنوز اپنی مزاحمت جاری رکھے اور اس کے سینے پر زور دیتی اسے پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی تھی

اریان ی۔۔جب انزل دروازہ کھولتی دھڑام سے اندر داخل ہوئی سامنے کا منظر دیکھ باقی کے الفاظ اس کے لبوں میں ہی دم توڑ چکے تھے وہ ہانک بنے اک ہاتھ ہینڈل جب کا دوسرا ہاتھ دیوار پر رکھے حیرت اور بے یقینی سے سامنے دیکھ رہی تھی کیونکہ اریان واقع مریم کے بے حد نزدیک تھا مریم کا چہرہ بالکل بیڈ کراؤن سے لگا تھا جب کہ اریان اس پر مکمل طور پر جھکا تھا!!

دروازے اور انزل کی اواز پر ان دونوں نے ایک ساتھ دروازے کی اور دیکھا تھا!! سامنے انزل کو دیکھ مریم کا بس نہیں چل رہا تھا وہ زمین میں دھنس جائے جبکہ اریان ہنوز مریم پر جھکے چہرہ گھمائے انزل کو غصے سے دیکھ رہا تھا پھر بالکل پرسکون انداز میں سیدھا کھڑا ہوا!!

چہرہ مزید سنجیدہ ہو چکا تھا!! اریان کچھ لمحے بعد صوفے پر جا کر بیٹھ اپنے موبائل میں مصروف ہوچکا تھا!! اس دوران مکمل خاموشی تھی!! جبکہ حیرت کے ساتھ ساتھ انزل کی عجیب نظر اریان پر بھی مرکوز تھی اس کا سکس پیک والا چٹانی مضبوط چوڑا سینہ اسے اپنی جانب متوجہ کر رہا تھا وہ بہت گہری نظروں سے اس کے سینے کو دیکھ رہی تھی!! جہاں انکھوں میں سرخی اتری تھی ان دونوں کو اتنا قریب دیکھ وہیں اس کی انکھوں میں خماری کی سرخی بھی اتر رہی تھی!!

جبکہ مریم بھی فورا سیدھا اٹھ کر بیٹھی تھی

کافی دیر خاموشی دیکھ مریم نے انزل کو دیکھا اُسے اریان کو بنا پلک جھپکائیں گھورتا پا کر مریم کا تو مانو دماغ خراب ہوا تھا!! مریم اگلے لمحے کھڑی ہوئی تھی بھلے ہی اریان سے وہ دور جانا چاہتی تھی لیکن پتہ نہیں کیوں اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا انزل کا اریان کو دیکھنا !!

کیا آپ کو پتہ نہیں ہے کسی کے کمرے میں انے سے پہلے دروازہ ناک کرتے ہیں؟؟ اسے اب بھی اریان پر سے نظر نہ ہٹاتا دیکھ مریم غصے پر ضبط کرتی بولی جب کے اُس کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں ائی تھی جب کے آریان ہنوز فون میں مصروف تھا؛؛

مریم کی بات پر انزل نے غصے سے اسے دیکھا تھا اب اس کی انکھوں میں غصے کی سرخی اتر رہی تھی!!

یہ کسی کا کمرہ نہیں اریان کا کمرہ ہیں!! وہ بھی اپنے ہر لفظ پر زور دیتی ہوئی بولی

اریان کے ساتھ اُن کی اک عدد بیوی بھی اس کمرے میں رہتی ہے اگر اپ کو پتہ ہو تو!! مریم نے بھی اپنے ہر لفظ پر زور دیا تھا جب کے اُس کی بات اور اُس کے لبوں سے پہلی بار اپنا نام سن کر اریان کے کیبورڈ پر چلتے ہاتھ رکے تھے!!

اُس نے بے اختیار نظر اٹھا کر مریم کو دیکھا تھا جو غصے سے انزل کو دیکھ رہی تھی!! ابھی کوئی کچھ بولتا جب اریان کا فون بجا وہ فون سننے کے لیے اٹھتا بالکنی میں داخل ہوا تھا!! اور یہی صحیح موقع تھا انزل کے زہر اگلنے کا!!

بیوی نہیں ونی میں ائی لڑکی کہو!! ونی میں ائی لڑکی کبھی بیوی نہیں ہوتی اپنا مقام وہ مت سوچو جو تمہارا ہے ہی نہیں !! وہ اب حد سے زیادہ غصے میں تھی جو غصہ وہ اریان کے

سامنے دبا رہی تھی اب وہ کھل کر سامنے ایا تھا وہ غصے سے دو چار مریم کے نزدیک ائی تھی!!

سچ کو کب تک جھوٹ لائیں گی اپ؟؟ مریم نے جواباً پوچھا جب انزل تنزیہ ہنسی

تم کب تک جھٹلاؤ گی سچ کو؟؟تم ونی میں ائی ہو اس لیے اریان کی زندگی میں شامل ہوئی ہو ورنہ اریان کی تم جیسی چوائس بالکل نہیں ہے!!! وہ ایک میچور انسان ہیں اُنہیں تم جیسی بچپنے سے بھرپور بیوی سوٹ نہیں کرتی!! وہ جتنا سنجیدہ طبیعت کا مالک ہیں تم اتنی ہی بچکانہ سوچ رکھتی ہو!!! اور ایسے دو مختلف لوگوں کا جوڑ بالکل نہیں ہوتا!! تم کہیں سے بھی اریان کی ٹائپ کی نہیں ہو!! اسلئے اریان سے دور رہو ان کے قریب انے کی کوشش مت کرنا!! انزل غصے سے غزالی لہجے میں بولی

جب کہ مریم سٹل ہوئی اس کی باتیں سن رہی تھی!! اریان کو بالکنی سے اتا دیکھ انزل نے جلدی سے اپنے چہرے کے تاثرات ٹھنڈے کیے اواز بالکنی تک نہیں جاتی تھی یہ بات انزل جانتی تھی !! کیونکہ اس حویلی کا ہر کمرہ اور دروازے وہ اس پروف تھے اور بالکنی کا دروازہ شیشے کا ہونے کی وجہ سے اواز مزید نہیں جاتی تھی!!!

کیوں ائی تھی تم یہاں ؟اور کیا تمہیں پتہ نہیں کہ میرے کمرے میں ہمیشہ نوک کر کے انے کی اجازت ہے سب کو؟؟اور یہ بات ابھی کی نہیں ہمیشہ سے اس حویلی کے ہر فرد کو معلوم ہے!! مجھے میری مرضیوں میں مداخلت نہیں پسند!! اریان اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولا

ا۔اریان میں بس ی۔یہ!!! اریان کے کہنے پر اسے جم کے شرمندگی ہوئی تھی وہ جانتی تھی کہ اریان کو بے حد زہر لگتا ہے کہ اس کے کمرے میں بنا نوک کیے کوئی داخل ہو ہمیشہ سے ملازم سے لے کر حویلی کا ہر فرد(ازبک کو اور زریام کو چھوڑ کر) ناک کر کے اتا تھا نوک کیے بنا انا یعنی اریان سے اپنی شامت تیار کرنا تھا!!

اسی لیے کبھی کوئی ملازم یہ غلطی کرتا ہی نہیں تھا!! اریان کے رویے سے ہر کوئی واقف تھا اسے غلطیاں پسند نہیں تھی کیونکہ وہ خود کبھی غلطی نہیں کرتا تھا!!

اس کے اٹک اٹک کر بولنے پر اریان نے کوئی خاص ری ایکشن نہیں دیا تھا جبکہ مریم بغور انزل کو ہنوز سٹل دیکھ رہی تھی اسے خاموش دیکھ اریان اپنی شرٹ اٹھاتا چینجنگ روم میں داخل ہوا تھا کچھ ہی دیر میں وہ باہر بھی آچکا تھا !! اُس نے ٹریک سوٹ پہنا تھا !! بلیک ہڈی کے ساتھ ٹریک سوٹ کا ہی بلیک ٹراوزر!! واللہ اس پہ کالا رنگ کمال جچ رہا تھا!!

بولو ؟ اُسے خاموش دیکھ اریان اپنے ہاتھ میں گھڑی باندھتا اگے کو اتا بولا!!

میں نے آپ کا فیورٹ ڈیزرٹ بنایا ہے!! انزل نے مسکرا کر کہا

شکریہ انزل لیکن ابھی میرا بالکل موڈ نہیں ہے کچھ کھانے کا!! اریان شیشے کے سامنے اپنے بال بنا رہا تھا

لیکن اریان اپ کو بہت پسند ہے وہ ڈیزرٹ!! میں نے بہت دل سے بنایا ہیں آپ نہیں کھائے گے تو مجھے اچھا نہیں لگے گا !! وہ اُداسی سے بولی جب اریان نے شیشے سے اُس کا اُداس چہرہ دیکھ گہری سانس بھری

ٹھک ہیں !! تم چلو میں اتا ہوں!! اریان کے جواب پر انزل کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا

ٹھک ہیں!! وہ خوشی سے کہتی بیزاریت بھری نظر مریم پر ڈالتی کمرے سے نکلتی چلی گئی جب کے مریم بھی خاموشی سے بیڈ پر اکر بیٹھی تھی !!

کچھ دیر بعد اریان ریڈی ہوچکا تھا اسپورٹس شوز پہنتے اب وہ کمرے سے باہر نکل رہا تھا مریم غور سے اسے دیکھ رہی تھی وہ کیوں تھا اتنا پرفیکٹ؟؟اتنا پیارا کوئی کیسے ہو سکتا تھا؟؟ مریم سوچنے پر مجبور ہو رہی تھی کیونکہ ٹریک سوٹ میں وہ واقعی قیامت ڈھا رہا تھا!! اوپر سے اس کے ہمیشہ ترتیب سے بنائے بال !!

مریم فورا بیڈ سے اٹھی اور کمرے سے باہر نکلتی باہر ریلنگ پر ہاتھ جمائے نیچے جھانکنے لگی !! اریان بیجو بیچ بنی الشان بڑی سیڑھیوں سے اُتر رہا تھا!!جس کے ختم ہونے پر لاؤنج انا تھا جو اوپر کھڑی مریم پورا دیکھ سکتی تھی اپنے کمرے سے نکلتے ہی جو ریلنگ اتی تھی اس کے پاس اتے مریم حویلی کا حد سے زیادہ بڑا ہال لاؤنج اور نیچے بنے کمروں کے دروازے بھی دیکھ سکتی تھی!!

حویلی نہایت بڑی اور عالی شان تھی اور اس کو ڈیزائن بھی بہت پروفیشنل یونیک طریقے سے کیا گیا تھا؛؛

مریم نے اریان سے نظریں ہٹاتے لاؤنج میں دیکھا جہاں انزل صوفے کے سامنے رکھی ٹیبل پر ڈیزرٹ رکھ رہی تھی!!

اریان آئے بیٹھے !! انزل نے اُسے بیٹھنے کا کہا اریان اُس کے اشارے کرتے صوفے کو چھوڑ کر اپنی سے ایک صوفے پر بیٹھا تھا!!

انزل نے فوراً اکر پلیٹ اُس کی جانب بڑھائی !!

انزل میں اتنا میٹھا صبح صبح بلکل نہیں کھاتا اسے کم کرو!! اسے پلیٹ بھرتے دیکھ اریان نے اُسے دیکھ کہا جب انزل نے مسکرا کر اسے دیکھا!!

کوئی بات نہیں اپ کھا لیں جتنا کھائے جا رہا ہے اسی سے !! اُس نے پلیٹ اور فوک اُس کی جانب بڑھایا تھا جسے مجبورا اریان کو تھامنا پڑا اریان صرف اسلئے اتنی صبح میٹھا کھا رہا تھا تاکہ اسے یہ نہ لگے کہ گھر والے اسے نظر انداز کر رہے ہیں اس کے بھائی کے کمینے پن کی وجہ سے وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اپنے بھائی کی حرکت کی وجہ سے احساسِ کمتری کا شکار ہو!!!

اریان نے ڈیزرٹ کا بائٹ لیا !!

جب کے اوپر کھڑی مریم کی گرفت ریلنگ پر مضبوط ہو رہی تھی!!

ہمم!! نائس!! اریان نے اسے دیکھ کہا ڈیزرٹ واقعی کافی مزے کا تھا جب کے انزل کے چہرے پر گہری مسکراہٹ پھیلی تھی!!

اپ کو پسند ایا؟؟ وہ خوشی سے بولی

ہاں کیونکہ یہ مزے کا ہے!! اریان نے دھیما سا مسکرا کر اُسے دیکھا تھا !!

جب کہ اس کے مسکرانے پر جہاں انزل دل و جان سے فدا ہوئی تھی وہی مریم کے تاثرات بگڑ رہے تھے

انزل اریان سے چار پانچ سال چھوٹی تھی اور اریان کے لیے ایک بہن کی حیثیت رکھتی تھی اب اریان اس کے لیے کیا حیثیت رکھ رہا تھا وہ ہم کچھ نہیں کہہ سکتے!!

کبھی کسی نے اسے فورس بھی نہیں کیا تھا کہ وہ اریان کو ادا کہے صرف اس لیے کہ اسے برا نہ لگ جائے!!

بس اس سے زیادہ میں نہیں کھا سکتا !! تھوڑا سا کھا کر اریان نے پلیٹ ٹیبل پر رکھی تھی !!

اپ جم جا رہے ہیں؟ اُسے ٹریک سوٹ میں ملبوس دیکھ انزل نے کہا جب اریان نے سر کو خم دیا

شکریہ بچے !! اریان اُس کے گال نرمی سے تھپتھپاتے اب وہاں سے نکلتا چلا گیا جب کہ پیچھے انزل کو وہ ہارٹ اٹیک ہی تو دے گیا تھا !! اُس نے جھٹکے سے اپنے گال پر ہاتھ رکھا جسے اریان نرمی سے جسٹ انگلیوں کے کونوں سے ہلکا سا تھپک کر گیا تھا!! پھر اُس کا وہ لفظ "بچے " اُف انزل کو چکر کھانے پر مجبور کر رہا تھا !؛

جبکہ یہ منظر دیکھ مریم کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ریلنگ اُکھاڑ کر پھینک دے !! یہ بات شاید انزل کو جاننے کی ضرورت تھی کہ وہ اسے بہن سمجھتا تھا اور یہ نرمی سے تھپتھپانا بھی اسی کا حصہ تھا کیونکہ اریان ہمیشہ حرین کے گال بھی اس طرح نارمی سے تھپتھپاتا تھا اکثر جب کسی چیز کا شکریہ ادا کرنا ہوتا تھا یا کسی بات کی اجازت دینی ہوتی تھی!! یہ چیز انزل کے سامنے ہی ہوتی تھی اسے پتہ لگ جانا چاہیے تھا کہ وہ اسے بھی بہن سمجھتا ہے اس عمل کے بعد تو یقینا سمجھنا چاہیے تھا لیکن شاید وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی!!

انزل کی نظر اوپر کھڑی مریم پر پڑی!! مریم کو دیکھ اُس کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ ائی وہ ایک ادا سے وہ پلیٹ اور چمچ اٹھا کر صوفے پر بیٹھی جس سے ابھی ابھی اریان نے کھایا تھا؛!

مریم اُسے ہی دیکھ رہی تھی جب انزل نے وہی سپون جس سے اریان نے کھایا تھا اس میں ڈیزرٹ بھرتے مریم کو جتاتی نظروں سے دیکھتے انزل نے اپنے منہ میں ڈالا تھا!!

جب کے مریم کا تو ضبط جواب دینا شروع ہوچکا تھا !!

بے شرم !! مریم کہتی تیزی سے اپنے کمرے میں داخل ہوئی تھی وہ مزید یہاں کھڑی نہیں ہو سکتی تھی ورنہ یقینا وہ کچھ ایسا بولتی جو انزل کو اگ لگا دیتا!!

کیسی بے شرم لڑکی ہے!!! شرم نام کی چیز ہی نہیں ہے کہنے کو تو گاؤں میں پلی بڑی ہے شرم کے مکھوٹے پہنے ہوئے ہیں اور اب دیکھو کیسے دیکھ رہی تھی انہیں!مریم غصے سے بیڈ کی ڈریسنگ کرتی بڑبڑا رہی تھی!!

وہ غصے سے تکیے پٹک پٹک کر بیڈ پر رکھ رہی تھی لیکن اس کا ضبط اس کے بس سے باہر ہو رہا تھا غصے سے دو چار اس نے اتنی محنت سے سیٹ کیے بیڈ کی ڈریسنگ اگلے لمحے میں بری طرح بگاڑی تھی!! اس نے کنفرٹر اٹھا کر بند دروازے پر دے مارا !! پھر تکیہ اٹھا کر طاقت سے کمرے میں دروازے پرمارا تھا وہ ایک کے بعد ایک تکیے اور کشن اٹھا اٹھا کر دروازے پر مار رہی تھی گویا وہ دروازہ انزل ہو !!

جب اچانک دروازہ کھول کر اریان داخل ہوا اتنے مریم اک اور تکیہ پھینک چکی تھی ابھی وہ اریان کو لگتا جب اریان فوراً تکیے کو کیچ کر چکا تھا!! اریان نے پہلے اپنے ہاتھ میں تھامے پلو کو دیکھا پھر مریم کو دیکھا جو کمرے کی حالات بگاڑ کر اب بیڈ پر خود بھی بکھری حالت میں بیٹھی گہرے گہرے سانس بھر کر اریان کو دیکھ رہی تھی !!

مریم کے بال بکھر کر اس کے چہرے پر پھیل چکے تھے!! جب کے اب وہ فوراً سیدھی ہو کر بیٹھتی اپنے بال اس طرح درست کر رہی تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو!!

اریان خاموشی سے آگے ایا بیڈ پر پہنچے اُس نے تکیا بیڈ پر رکھا نظریں مریم پر مرکوز تھی ؛!

اریان ڈریسنگ سے اپنا موبائل اٹھانے لگا جسے وہ لے جانا بھول چکا تھا!! مریم طاقت سے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبا چکی تھی اسے نہیں پتہ تھا کہ اریان واپس ائے گا!

اریان موبائل اٹھاتا اب کمرے سے نکلتا چلا گیا!! اس کی خاموشی پر مریم نے سکھ کا سانس لیا !!

اُف خدایا !! دروازہ تو لاک کر لیتی میں!! مریم کا دل کیا وہ اپنا سر دیوار میں مار لے!!

کائزل مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے!! زریام لون میں ایا تھا جہاں کائزل پھولوں کو دیکھ رہی تھی

جی آن بولیں ؟؟وہ مسکرا کر زریام کی جانب متوجہ ہوئی تھی

کائزل میں تم سے جو بات کرنے جا رہا ہوں اسے غلط مت سمجھنا ٹھنڈے دماغ سے سوچنا اس کے پیچھے کی وجہ میں تمہیں فلحال نہیں بتا سکتا لیکن وقت انے پر میں تمہیں ضرور بتاؤں گا!!

زریام نے بات شروع کرنا چاہی جب کہ زریام کی باتوں پر اس کی مسکراہٹ سمٹ چکی تھی اسے پتہ چل چکا تھا معاملہ سیریس ہیں !!

آن مجھے پریشانی ہو رہی ہے جلدی بتائیں!! کائزل زریام کے پاس ائی تھی

دراصل !! زریام کو سمجھ نہ ایا وہ کیا بولے

ہمم؟؟ وہ بے صبری سے بولی اُسے بات جاننی تھی !!

مجھ سے شادی کروگی؟ زریام نے اُسے دیکھ کہا جب کے اُس کی بات پر کائزل نے حیرت سے اُسے دیکھا اسے اپنے کانوں پر بھروسہ نہیں ہوا تھا وہ جانتی تھی زریام ایسی باتوں اور چیزوں سے کافی دور رہتا ہے اتنے وقت میں وہ اتنا تو زریام کو جان چکی تھی!!

آن ا۔آپ۔۔۔اُس نے کچھ بولنا چاہا

اگر تمہیں عجیب لگ رہا ہے تو اٹس اوکے تم مجھے بتا سکتی ہو تمہیں اگر وقت چاہیے سوچنے کے لیے تم وہ بھی لے سکتی ہو اور اگر تمہارا جواب انکار میں ہو گا تو مجھے تب بھی کوئی مسئلہ نہیں میرے ناراض ہونے کے ڈر سے یا اس کے علاوہ بھی کسی بھی ڈر سے تم اپنا جواب منتخب مت کرنا وہ جواب دینا جو تمہارا دل چاہتا ہے !! اور اگر تمہارا جواب ہاں میں ہو گا تو اس نکاح کہ پیچھے کی وجہ میں تمہیں نکاح کے بعد بتاؤں گا!! زریام نے دھیما سا مسکرا کر کہا وہ نہیں چاہتا تھا وہ عجیب محسوس کریں !!

جب کے کائزل ہنوز ذریام کو دیکھ رہی تھی !!؛

کائزل کو یک ٹک خاموشی سے اپنی جانب دیکھتا پاکر وہ دھیرے سے مسکرا کر اسے دیکھتا واپس مڑتا جانے لگا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ کایزل کو وقت دیا جائے سوچنے کے لیے کیونکہ معاملہ ایسا تھا کہ سوچنے کے لیے وقت مقرر تھا!!

میں کرونگی آپ سے شادی آن !! پیچھے سے اُس کی آواز پر زریام کے قدم رکے تھے زریام نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا جو خوبصورت سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے ہی دیکھ رہی تھی!!

زریام رات کے وقت باہر کسی کام سے گیا تھا رات کے قریب دس بج رہے تھے پر وہ ڈرائیو کرتا گھر ہی ارہا تھا !!جب اچانک اس کی گاڑی کے سامنے ایک گاڑی اکر رکی

زریام نے جھٹکے سے اپنی گاڑی روکی تھی ورنہ ایکسیڈنٹ بہت برا ہونا تھا!!

اندھا ہے سالا کیا !! زریام غصے سے کہتا گاڑی سے باہر نکلا

دکھائی نہیں دیتا کیا یہ گاڑی چلانا نہیں اتی!!! نکل باہر سکھاتا ہُوں!! بھاری قدم بھرتے اُس کی گاڑی تک پہنچتے وہ غصے سے غرایا

جب دروازہ کھول کر عرش باہر نکلا عرش کو دیکھ ذریام کو حیرت ہوئی تھی

تم؟ زریام اُسے دیکھ بولا جب وہ چلتا ہوا زریام کے مقابل اکھڑا ہوا

ہاں میں!! کیسے ہو؟ عرش نے مسکرا کر پوچا

تمہارے سامنے ہُوں!! دکھ رہا ہوں یا نہیں؟زریام سنجیدگی سے بولا

معافی چاہتا ہوں جانتا ہوں ایکسیڈنٹ ہو جاتا اگر گاڑی وقت پر نہ رکتی تمہاری!! عرش نے مسکرا کر کہا

کچھ کہنا ہے تمہیں؟ اُسے اپنی جانب دیکھتا پاکر زریام نے اُسے دیکھ کہا ابھی بات ہوتی جب اک گولی چلنے کی آواز ائی تھی !!

زریام نے چہرہ نیچے کیے اپنا سینا دیکھا تھا جہاں سے خون کی اک قطار نکل کر فوارے کی طرح باہر ائی تھی!!

زریام کی آنکھوں میں لال ڈورے پڑ رہے تھے!! اگلے لمحے زریام نے عرش کو دیکھا تھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا

ک۔کیوں دکھائی اپنی اوقات؟ زریام نے اپنے سینے پیر ہاتھ رکھ غصے سے کہا اس کی انکھوں میں موت کا ڈر نہیں تھا

کیونکہ میری ہونے والی بیوی تم سے پریشان ہے!! تمہاری باتیں اُسے ستاتی ہیں !! اور میں نہیں چاہتا کہ تمہاری وجہ سے وہ پریشان ہو!! عرش مسکرا کر کہتا گاڑی میں بیٹھے اب وہاں سے تیزی سے نکلتا چلا گیا !!

جب کے زریام نے دوسرے ہاتھ سے اپنا فون نکال کر سامنے کیا ایک ہاتھ اس کے سینے پر تھا اس کا ہاتھ پورا خون سے لتھ پتھ ہو رہا تھا اچانک ہی وہ گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا تھا اشتعال سے ہاتھ کانپ رہے تھے زریام نے اریان کو کال ملا کر فون اپنے کان سے لگایا تھا!! اس کی انکھوں میں اب بھی کوئی خوف نہیں تھا حالانکہ گولی لگنے کے بعد تو لوگوں کو اپنی زندگی کی فکر ہوتی ہے لیکن اس کی انکھوں میں کوئی فکر نہ تھی!!

اریان جو کافی پیتا لیپ ٹاپ پر کچھ کر رہا تھا فون بجنے کی اواز پر اریان نے فون سامنے کیا !!

اگے سے نام پڑھتے اریان نے فون کان سے لگایا؟!

ہاں زریام؟؟ فون کان سے لگاتے اریان نے کہا تھا

ل۔لالا !! زریام کی بھاری آواز سنائی دی گئی تھی

زریام تُو ٹھیک ہے کیا ہوا ہے تجھے؟ اریان کو شدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا

ہ۔ہاں میں ٹھک ہُوں لالا !! م۔میں بس کچھ کہنا چاہتا ہوں اگر یہ میری اخری کال ہوئی اپ سے!!

ا۔آپ میرے لیے بہت خاص ہیں !! میں بہت پھر کرتا ہوں اپ سے !! زریام کو بھاری آواز اس کی تکلیف ایا کر رہی تھی اریان سمجھ چکا تھا کچھ بہت غلط ہوا ہے زریام کو اپنی زندگی موت کا نہیں پتہ تھا اسی لیے وہ اریان کو یہ بات ابھی کہہ چکا تھا کیونکہ کچھ چیزیں پچھتاوے پر نہیں چھوڑنی چاہیے!!

زریام کہا ہے تُو ؟ اریان کھڑا ہوا تھا دل اک بار عجیب طرح دھڑکا تھا

ل۔۔لکھنؤ روڈ ب۔۔۔ابھی وہ پوری جگہ بتاتا جب اس کے ہاتھ سے فون گرا تھا اور یک دم زریام بھی زمین بوس ہوا تھا !!

آنکھیں بند ہونے لگی تھی آنکھوں کے بند ہونے سے پہلے اخری تصویر اس دشمن جان کی تھی جس سے ذریام شاہ نے سچی محبت کی تھی!!

زریام ؟ اریان نے لفظ ادا کیا تھا اریان فون رکھتا تیزی سے کمرے سے نکلا بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا وہ نیچے اترتا تیزی سے اپنی گاڑی تک پہنچا!!

گاڑی میں بیٹھتے اس نے اگلے لمحے گاڑی ہائی وے پر اتاری تھی! اریان گاڑی فل سپیڈ میں چلا رہا تھا وہ ایڈریس سن چکا تھا اریان کو پتہ تھا کچھ ایسا ہوا ہے جو نہیں ہونا چاہیے تھا!!

ساحل کہا ہو تُم ؟ اریان کان میں لگے بلوٹوتھ سے ساحل سے مخاطب ہوا لکھنو روڈ یہاں سے 30 منٹ کی دوری پر تھا اور ہارش ڈرائیونگ کے بعد وہ راستہ زیادہ سے زیادہ 16 17 منٹ میں طے ہو جانا تھا لیکن اریان اتنی بھی دیر نہیں کرنا چاہتا تھا!!

سر میں کام سے ہائی وے بی میں ایا ہوں!! ساحل نے ادب سے جواب دیا

گڈ جلدی لکھنو روڈ پر جاؤ !! تم وہاں سے بہت نزدیک ہو !! میں بھی پہوچ رہا ہوں!! اریان نے کہتے خون رکھا ساحل جی کہتا فورن گاڑی میں بیٹھتا بتائے گئے راستے پر نکلا تھا

اریان نے مزید گاڑی کی سپیڈ بڑھائی وہ 30 منٹ کا راستہ 10 منٹ میں طے کرنے والا تھا!! کچھ ہی دیر میں اس کی گاڑی جھٹکے سے رکی تھی!! سامنے ہی ساحل نیچے پڑے زریام کا سر اپنی گود میں رکھے اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا!!

اریان تیزی سے گاڑی سے باہر اتا تیزی سے آگے کو بڑھا !!

زریام !! اریان گھٹنوں کے بل بیٹھتا زریام کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر گیا اریان کی نظر اس کے سینے پر پڑی جہاں سے خون کسی پانی کی طرح بہے رہا تھا !!

سر ہاسپٹل لے جانا ہو گا !! ساحل کہتا کھڑا ہوا اُن دونوں نے زریام کو اٹھایا جو ہوش کھو چکا تھا !!

اریآن کی آنکھیں سُرخ ہورہی تھی !! یقینا جس نے بھی یہ کیا تھا وہ زندہ نہیں رہنے والا تھا!!

تیزی سے پاس موجود ہاسپٹل کی جانب گاڑی بڑھائی گئی!! زریام کو فوراً اندر لے جایا گیا !!

ارحاب جو حورین کے کمرے سے نکلتا اپنے موبائل میں مصروف آگے ارہا تھا اس نے بے اختیار نظر اٹھائی سامنے زریام کو وینٹیلیٹر پر اپریشن تھیٹر میں لے جایا جارہا تھا !!

اریان اور ساحل بھی ساتھ تھے اگلے لمحے تیزی سے جانے کی وجہ سے وہ منظر ارحاب کی انکھوں سے اوجھل ہو چکا تھا!!

وہ اپنا وہم سمجھتا اب آگے کو بڑھ چکا تھا !! کیونکہ وہ ٹھیک سے نہیں دیکھ پایا تھا!! جب کے حورین کے کمرے کے سامنے ایلسا بیٹھی تھی !! ارحاب شاید کول سننے باہر جارہا تھا

اگلے لمحے زریام کو آپریشن تھیٹر میں شفٹ کیا اریان کی شرٹ پر بھی کافی خون لگ چکا تھا!!

پیشنٹ کے ساتھ اپ ہیں؟ ڈاکٹر باہر اتے بولے

اپ کے پیشنٹ کو گولی لگی ہے اپریشن کرنا ہوگا جس کے لیے اپ کے سائن چاہیئے !! ڈاکٹر آریان کو دیکھ بولے

وہاں میرے بھائی کو گولی لگی ہے اور یہاں اپ مجھ سے اپریشن کے لیے سائن مانگ رہے ہیں کیا دماغ خراب ہو گیا ہے اپ لوگوں کا؟ سائن کے چکر میں اگر اسے کچھ ہوا تو اس ہاسپٹل کو اگ لگا دوں گا میں !! اریان دھاڑا تھا ڈاکٹر نے اپنے دل والے مقام پر ہاتھ رکھا

ہ۔ہم کر چکے ہیں شروع آپریشن بس سائن۔۔ڈاکٹر نے وضاحت دینی چاہیے

بھاڑ میں گئے سائن!! مجھے میرا بھائی بالکل ٹھیک چاہیئے !! اریان نے ہنوز دھاڑتے ہوئے کہا جب ساحل نے اُسے تھاما چیخوں پکار سنتے سب وہی دیکھ رہے جسے سنتے ارحاب کال کٹ کرتا خود بھی اُس جانب ایا وہ ٹھیک سے دیکھ نہیں پا رہا تھا کہ سامنے کون ہے کیونکہ ہلچل لگی ہوئی تھی وہاں!!

ہ۔ہم پوری کوشش کر رہے ہیں سر !! ڈاکٹر نے اُسے دیکھ کہا

کوشش نہیں!! مجھے ہر حالت میں زریام بالکل ٹھیک جاہیئے!! اُس نے اپنے ہر لفظ پر زور دیا تھا جب ڈاکٹر فورا اسباب میں سر ہلاتے واپس آپریشن تھیٹر میں داخل ہوئے!!

ڈیم اٹ!! اریان نے اپنا ہاتھ دیوار میں مارا تھا !!

یہاں تماشہ ہو رہا ہے ؟ سب کو یہی متوجہ دیکھ ساحل سب کو دیکھ بولا جب سب اپنے اپنے کام پر لگے سامنے سے ہٹنے کی وجہ سے اب ارحاب سامنے کا منظر ٹھک سے دیکھ پارہا تھا !!

ہاں وہ اریان ہی تھا اُس کے کپڑوں پر خون دیکھ وہ تیزی سے آگے ارحاب اور اریان بہت اچھے دوست تھے لیکن ونی والے واقع کے بات ان دونوں کی بات چیت بالکل ختم ہو چکی تھی!!

ارحاب تیزی سے بھاگتا اریان کی جانب ایا !!

اریان کیا ہوا ہیں؟ کس کو گولی لگی ہیں!! ارحاب اریان کو دیکھ پریشانی سے بولا جب اریان نے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا وہ دونوں ایک دوسرے کی اواز لاکھوں میں بھی پہچان سکتے تھے!!

ارحاب !! اریان کے لبوں نے لفظ ادا کیا تھا جب ارحاب آگے بڑھتا اُس کے سینے سے لگا !!

ارحاب نے آنکھیں بند کی تھی کافی مہینوں بعد وہ دونوں دوست ایک دوسرے کے امنے سامنے تھے!!

اریان نے اُس کے گرد حصار نہیں باندھا تھا جسے محسوس کرتے ارحاب نے اُس کی پشت پر زور دیا اُس کا مطلب سمجھتے اریان نے بھی اُس کے گرد حصار باندھا تھا!! بچپن سے ارحاب کا یہی طریقہ تھا جب بھی اریان اُس کے گردن حصار نہیں باندھتا تھا وہ اُسے ایسے ہی متوجہ کرتا تھا !!

اس وقت وہ دونوں شاید یہ بھی بھول چکے تھے کہ وہ دونوں اب ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں؛! کیونکہ جو رشتہ ہے وہ لوگوں کے بیچ قائم ہو چکا تھا وہ نفرت کے سوا اور کچھ نہیں تھا!!

کسے گولی لگی ہیں ؟؟ کچھ دیر بعد پیچھے ہوتے ارحاب نے اُسے دیکھ کہا

زریام کو !! اریان نے اُسے دیکھ جواب دیا

کیا ؟؟ کیسے ؟ کس نے ماری ؟ ارحاب اُسے دیکھ بولا

کچھ نہیں پتا فحال!! زریام ٹھیک ہو جائے پھر جس نے بھی یہ نیچ حرکت کی ہے زندہ نہیں چھوڑوں گا سالے کو!! اریان غصے سے بولا

تُو یہاں کیا کر رہا ہے!! کون ہے ہاسپٹل میں؟ اریان نے اُسے دیکھ پوچھا

میری بیوی !! ارحاب نے جواباً کہا

شادی کرلی تُو نے ؟ اریان اُسے دیکھ بولا جب ارحاب نے اسباب میں سر ہلایا

مریم کیسی ہیں ؟ارحاب نے اُسے دیکھ کہا

ٹھیک ہے!! اریان نے مختصر جواب دیا نظر اپریشن تھیٹر کے دروازے پر جاٹکی تھی !!

ارحاب کو بھی پریشانی ہورہی تھی زریام کیلئے !!

فکر مت کر کچھ نہیں ہو گا اُسے !! اریان کے کندھے پر ہاتھ رکھ ارحاب نے نرمی سے کہا وہ دونوں ہی اپریشن تھیٹر کے اوپر جلدی ریڈ لائٹ کو دیکھ رہے تھے جس کا مطلب صاف تھا کے اندر اپریشن چل رہا ہے!! ڈر صرف اس بات کا تھا کے گولی دل پر نے لگی ہو کیوں اریان نے دیکھ تھا گولی سینے پر دل کی جانب لگی ہیں !! وہ ازبک کو کھوچکا تھا وہ زریام کو نہیں کھو سکتا تھا !!

اگر ارہاب اور اریان کا کسی اور حالت میں سامنا ہوتا تو یقینا وہ ایک دوسرے کے قریب بھی نہ اتے لیکن یہ حال ایسا تھا کہ وہ دونوں ہر چیز بھول چکے تھے ایک دوسرے سے ہر بدلے کی آگ کیونکہ اس وقت مہز زریام اور اُس کی جان کی فکر تھی دماغ میں باکی سب فلحال معائنے رکھتا تھا!!

کچھ دیر بعد اپریشن تھیٹر کے دروازے پر جلتی ریڈ لائٹ بجھی تھی!!

جب ڈاکٹر اندر سے باہر ائے!! اریان اور ارحاب دروازے کی جانب ہی موجود تھے

کیسا ہیں زریام !! اریان فوراً ڈاکٹر کے پاس ایا تھا

گولی دل سے بہت قریب لگی ہے وہ تو شکر ہے کہ دل پر نہیں لگی گولی چھو کر گزرنے کی وجہ سے خون کافی بہے چکا ہیں اپریشن تو کامیاب ہو گیا ہے لیکن اگلے 12 گھنٹے ان کے لیے

تھوڑے پیچیدہ ہو سکتے ہیں 12 گھنٹے میں اُنہیں ہوش آگیا تو ٹھیک ورنہ ہمیں سرجری کرنی ہو گی!!

ڈاکٹر نے اپنے پروفیشنل انداز میں بتایا اور پھر وہ وہاں سے نکلتے چلے گئے جب کے وہ لوگ خاموشی سے سن رہے تھے

سر کچھ نہیں ہو گا زریام سر کو!! ساحل نے اتے اریان کو دیکھ کہا تھا جب کے آریان خاموشی سے کھڑا تھا

جب ایلسا ارحاب کے پاس ائی !!

سر ! میم کو ہوش ارہا ہیں !! ایلسا ارحاب کو دیکھ بولی جب ارحاب نے سر کو خم دیا !!

پھر حورین کے کمرے کی اور بڑھا !! اریان وہی بینچ پر بیٹھ چکا تھا جب اُس کا فون بجا گھر سے مسلسل کول رہی تھی کیونکہ کسی کو بھی اس واقعے کے بارے میں نہیں پتا تھا!!

بالاخر ایک اور بار فون بجا تھا جب اریان نے فون اٹھا کر کان سے لگایا کیونکہ فون امیرا بیگم کی جانب سے تھا !!

اریان بچے کہا ہو آپ ؟ زریام بھی نہیں ایا گھر نا فون اٹھا رہا ہے سب ٹھک ہیں ؟امیرا بیگم کی پریشانی سے بھرپور اواز اسے سنائی دی جب اریان نے انکھیں بند کر کے کھولی اس کی انکھوں میں بے انتہا سرخی تھی!!

زریام کو گولی لگی ہیں !! اریان نے سامنے نظریں جمائے بتایا کیونکہ اب مزید یہ بات نہیں چھپائی جاسکتی تھی جبکہ امیرہ بیگم نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تھا!!

یا اللہ !! بچے یہ کیا کہے رہے ہیں آپ ؟ امیرا بیگم کا دل تیزی سے خوف کے مارے دھڑکا تھا

بابا کو فون دیں امی !! اریان اُن کی آواز سے اُن کی تکلیف سمجھ سکتا تھا جب کے آریان کی بات پر امیرا بیگم نے فون سکندر شاہ کی جانب بڑھایا تھا!!

ہاں اریان ؟ انہوں نے فون کان سے لگاتے کہا

زریام کو گولی لگی ہے اگلے 12 گھنٹے اس کے لیے ٹھیک نہیں بتائے اگر امی ہاسپٹل انے کا زدا کہے تو انہیں ڈرائیور کے ہاتھ ہاسپٹل بھیج دیجیے گا ورنہ ہو سکے تو انہیں گھر پر ہی رکھیے گا!! اریان سنجیدگی سے کہتا فون بند کرچکا تھا جبکہ سکندر شاہ جو کچھ کہنے لگے تھے اب بند فون کو دیکھنے لگے!!

انہیں بھی تکلیف ہوئی تھی لیکن وہ بہت مضبوط تھے وہ خود کو کبھی بھی کمزور نہیں دکھاتے تھے اور اندر کے حال سے کوئی واقف نہیں تھا!! وہ سٹل بیٹھے تھے!!

شاہ سائی گولی لگی ہیں میرے بچے کو مجھے ہاسپٹل جانا ہیں !! اگلے لمحے امیرا بیگم شدت سے روئی تھی !!

جب سکندر شاہ نے اپنی سرخ کے اٹھا کر انہیں دیکھا!! اندر داخل ہوتی مریم جو اُن کے کمرے میں ارہی تھی یہ سن کر جھٹکے سے رکی تھی!!

گولی ؟ لیکن کسے ؟اس کے دل نے یہ شدت سے دعا کی تھی کہ وہ کوئی اپنا نہ ہو!!

پ۔پھوپو جان کس کو گولی لگی ہے؟مریم نے تیزی سے کمرے میں اتے پوچھا

ز۔زریام کو !! انہوں نے روتے ہوئے بتایا جب مریم نے بے اختیار سینے پیر ہاتھ رکھا تھا !!

یا اللہ !! کیسے ہیں اب لالا پھپھو جان !! مریم اُنکے پاس اتی پریشانی سے بولی اُسے ایسی چیزوں سے ویسے ہی بہت خوف اتا تھا

کچھ نہیں پتہ بیٹا !! امیرا بیگم اپنے انسوں صاف کرنے کی بے جان کوشش کر رہی تھی

ہمیں ہاسپٹل جانا چاہیے !! چلے پھپھو جان !! مریم اُن کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی اس دوران سکندر شاہ کی نظریں سامنے مرکوز تھی

ہ۔ہاں چلو !! کون سے ہاسپٹل میں ہیں میرا بچا ؟ امیرا بیگم سکندر شاہ کو دیکھ بولی جب سکندر شاہ نے سنجیدگی سے ہاسپٹل کا نام بتایا کیونکہ وہ دیکھ سکتے تھے امیرا بیگم کی حالت وہ کسی بھی حال میں زریام کو دیکھنا چاہتی تھی اگر نہ دیکھتی تو ان کی حالت بگڑ جاتی کیونکہ سکندرشاہ انہیں اچھے سے جانتے تھے!!

ان کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا جو ان کی پریشانی بیان کر رہا تھا لیکن وہ بھی سکندر شاہ تھے کیوں ہی ظاہر کرتے؟

مریم اپنے کمرے کی اور بھاگی تھی اُس نے تیزی سے شول اٹھائی پھر دوبارہ نیچے دوڑ لگائی تھی!!

وہ بھاگتی ہوئی واپس امیرہ بیگم کے کمرے میں ارہی تھی جب اس کی ٹکر انزل سے ہوئی!!

دیکھ کر نہیں چل سکتی تم؟ انزل اُسے دیکھ غصے سے بولی جب اس کی نظر مریم کی انکھوں میں انسو پر پڑی!!

جو مریم بنا اسے جواب دیے تیزی سے امیرا بیگم کے کمرے کی اور بھاگی تھی وہ انزل سے بحث کر کے اپنا وقت برباد نہیں کر سکتی تھی جبکہ اسے تیزی سے ان کے کمرے کی اور جاتا دیکھ انزل کو بھی کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا اسلئے اس نے بھی امیر بیگم کے کمرے کا رخ لیا تھا!!

چلیں پھوپو جان جلدی!! مریم اُن کے پاس اتی بولی جو خود بھی روتے ہوئے شال لے رہی تھی

ممانی جان کیا ہوا ہے سب ٹھیک ہے؟ انزل کمرے میں داخل ہوئے انہیں دیکھ بولی لیکن انہوں نے روتا ہوا دیکھ اسے بھی سمجھ اچکا تھا کہ کچھ بہت غلط ہوا ہے!!

ماموں کیا ہوا!! انہیں روتا دیکھ انزل نے سکندر شاہ سے پوچھا

گولی لگی ہے زریام کو!! انہوں نے سنجیدگی سے گھمبیر آواز میں بتایا دل عجیب کیفیت میں مبتلا ہو رہا تھا جب کہ ان کی بات پر انزل نے بے یقینی سے دیکھا!!

ا۔ادا سائی کو گولی!! اُس کے قدم بے ساختہ دیوار کی اور لڑکھڑاے تھے اس نے فورا دیوار کو تھاما !!

اس دوران کائزل اپنے کمرے میں سو رہی تھی اس لیے اسے ان سب معاملے کے بارے میں کچھ نہیں پتا تھا!!

م۔میں بھی جاؤنگی ہاسپٹل !! وہ خود کو سنبھالتی ہوئی بولی اس دوران مریم امیرا بیگم کو سمبھال رہی تھی وہ تینوں باہر گاڑی کی اور بڑھے تھے

پھپھو جان کچھ نہیں ہو گا لالا کو!! مریم کی آنکھیں خود بھی بار بار نم ہو رہے تھے اس وقت وہ لوگ گاڑی میں بیٹھے تھے کیونکہ گاڑی ہاسپٹل کی جانب روانہ تھی!!

کچھ ہی دیر میں گاڑی ہاسپٹل کے اگے بھی رکی تھی!! جب وہ تینوں گاڑی سے نکلتے اندر کی جانب بڑھے !

سنیں مسٹر زریام شاہ کون سے وارڈ میں ہے؟انزل نے کاؤنٹر پر جاتے لڑکی سے پوچھا تھا

!! Give me a second mam

وہ یہ کہتی اپنے کمپیوٹر سے دیکھنے لگی اتنے وہ لوگ انتظار کر رہے تھے

زریام شاہ پہلے اپریشن تھیٹر میں تھے لیکن اب انہیں روم میں شفٹ کر دیا گیا ہے یہاں سے سیدھا جا کر رائٹ اپ لوگ لیں گے تو وہیں سے دوسرا کمرہ ہے!! لڑکی نے اُنہیں راستہ سمجھایا جب تیزی سے وہ لوگ اسی راستے کی اور بڑھے !!

اریان زریام کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا اُس کے چہرے پر آکسیجن لگا تھا جبکہ سینے پر ایک پٹی بندھی تھی جس پر سے خون صاف واضح تھا ہاتھ پر ڈرپ لگی تھی جس سے مسلسل زریام کو خون چڑھایا جا رہا تھا آنکھیں بند تھی جنہوں نے جب کھولا تھا کوئی نہیں جانتا تھا!!

اریان قدم بقدم چلتا اس کے نزدیک پہنچا!! اُس کے نزدیک کھڑے اریان اُسے دیکھ رہا تھا !! اریان نے ایک لفظ نہیں کہا تھا وہ بالکل خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا !!

کافی دیر اسے یوں ہی خاموشی سے دیکھنے کے بعد اریان نے نظر لائیو مشین پر ڈالی جہاں زریام کی سانسیں بہت دھیمی دکھائے دے رہی تھی!!

اریان نے اک بار پھر آنکھیں بند کرکے کھولی تھی!! اُس کے دل میں تکلیف ہوئی تھی زریام کو اس طرح دیکھ !! زریام کو انجکشن وغیرہ لگوانے سے عجیب سا محسوس ہوتا تھا اس

لیے وہ کبھی بھی انجکشن نہیں لگواتا تھا لیکن اج حالات اتنے نازک پیدا ہو چکے تھے کہ کئ ڈرپ اُسے لگائی جاچکی تھی !!

وہ اس وقت مشینوں میں جکڑا تھا !! ابھی مزید وقت گزرتا جب باہر سے کسی کی آواز انا شروع ہوئی !!

اریان نے اپنا سرخ چہرہ گھمائیں دروازے کی جانب دیکھا دروازے کے بیچ میں شیشے کا ہول تھا جہاں سے وہ امیرا بیگم کو دیکھ سکتا تھا اریان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا ایک نظر سے زریام کو دیکھتے وہ باہر کی جانب بڑھا تھا!!

اریان کمرے کا دروازہ کھولتا باہر نکلا !!

ا۔اریان بچے کہا ہیں زریام کیسا ہیں وہ ؟ امیرا بیگم روتے ہوئے اریان کی جانب ائی تھی جب اریان نے اُنہیں اپنے سینے سے لگایا

اندر ہے ٹھیک ہے وہ امی آپ بس دعا کریں کہ اسے ہوش اجاے !! اریان نے اُنہیں تسلی دی جب امیرا بیگم نے اُس ہول سے اندر جھانکا !!

م۔میں جاؤں اندر ؟امیرا بیگم اریان کو دیکھ بولی جب اریان نے اسباب میں سر ہلایا امیرا بیگم فوراً اپنے انسو صاف کرتی دروازہ کھولتے اندر داخل ہوئی تھی !!

جب کے آریان بینچ پر بیٹھا تھا !! انزل اور مریم دونوں اُس کی بے حد سرخ آنکھیں دیکھ چکی تھی ؛؛ انزل فوراً اریان کے برابر میں اکر بیٹھی!!

اریان کچھ نہیں ہوگا ادا سائی کو سب ٹھیک ہو جائے گا پریشان مت ہو!! انزل اریان کے حسین چہرے کو دیکھ بولی جب کے مریم خاموشی سے سامنے دیوار سے ٹیک لگاے کھڑی ہوچکی تھی !!

ہمم انشاءاللہ !! اریان نے کہتے نظریں اٹھائی جب نظر مریم پر گئی جسے وہ پہلے نہیں دیکھ پایا تھا کیونکہ وہ کونے میں کھڑی تھی!!

مریم بھی نم آنکھیں لیے اریان کو دیکھ رہی تھی وہ اندر اس لیے نہیں گئی تھی کیونکہ ایک وقت میں ایک بندہ ہی اندر جانا الاوڈ تھا!! اریان نے نظریں دوبارہ دیوار کی جانب مرکوز کی تھی

مریم دیکھ سکتی تھی اریان کے چہرے پر سنجیدگی میں بھری وہ پریشانی جو زریام کیلئے تھی !! لیکن وہ اب بھی سنجیدہ تھا کیونکہ وہ بھی تو سکندر شاہ کا بیٹا تھا!!

جو صرف اپنوں کے لیے جذبات رکھتے تھے ان کو بھی وہ کھل کر ظاہر نہیں کرتے تھے!! لیکن مریم دیکھ پارہی تھی اریان کے چہرے پر تکلیف کی کرنے!!

ارحاب حورین کے کمرے کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا !! حرین سیدھی لیٹے اوپر چھت کو گھور رہی تھی ؛؛ اُس کے چہرے پر اب بھی آکسیجن ماکس تھا کیونکہ اسے گھبراہٹ کی وجہ سے سانس لینے میں مشکل پیش ہو رہی تھی!!

ارحاب نے قدم اُس کی جانب بڑھائے تھے قدموں کی اہٹ محسوس کرتے حرین دھیرے سے سر دائے جانب گھمائے دیکھا جہاں سے ارحاب بھاری قدم لیتا اسی کی جانب ا رہا تھا!! ارحاب کو دیکھ حورین کی آنکھوں میں اتری تھی وہ جانتی تھی جو اس نے کیا ہے وہ ناقابل معافی ہے!! اسے خود پر غصہ ا رہا تھا وہ کیسے کسی گیر مرد کے ساتھ جا سکتی تھی؟

ارحاب بیڈ کے نزدیک پہنچا تھا جب حرین نے اپنا ہاتھ دھیما سا بڑھا کر اپنے چہرے سے اکسیجن ماکس نیچے کیا !!

کیوں کر رہی ہو اسے نیچے پہنے رہو !! ارحاب نے روکا تھا جب حورین نے دوبارہ نیچے کیا !!

ا۔ارحاب !! حورین نے اُسے پکارا حورین کی سانسیں اب بالکل دیھمی چل رہی تھی اکسیجن کی اب ضرورت نہیں تھی!! وہ بہتر محسوس کر رہی تھی!!

اُس کے پکارنے پر ارحاب نے سنجیدگی سے اُسے دیکھا تھا۔

ا۔ائی ایم س۔۔۔ابھی وہ اپنی بات پوری مکمل کرتی جب ارحاب بولا

تمہارے لیے اتنا بولنا ٹھیک نہیں ہے ارام کرو!! وہ سنجیدگی سے کہتا جانے کیلئے مڑا جب حورین نے اُس کا ہاتھ تھاما

وہ جانتی تھی وہ مزید ارحاب سے دور ہوچکی ہے!! لیکن وہ کوشش کرنا چاہتی تھی!!

ا۔ارحاب میں۔۔حورین کہتے کہتے رکی

ارام کرو تم کچھ چاہیئے ہو تو بتا دینا!! ارحاب نے کہتے نرمی سے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ سے آزاد کروایا پھر خاموشی سے اسی کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھا !! حورین کی آنکھوں سے انسوں ٹوٹ کر تکیے میں جذب ہوا تھا !؛

یہ میں نے کیا کر دیا؟ اتنی بڑی غلطی کیسے ہوگئی مجھ سے ؟ کیا ارحاب اب مجھ سے نفرت کرینگے ؟ ک۔کیا سب دوبارہ ختم ہوگیا ؟کیا وہ مجھے ناپاک سمجھتے ہیں ؟ اُنہیں لگتا ہے اب میں اُنکے قابل نہیں ؟حورین کے دل میں ہزار خیالات ارہے تھے اُسے لگ رہا تھا ارحاب اسلئے اُس سے بات نہیں کر رہا کیونکہ وہ اُسے ناپاک سمجھنے لگا ہیں لیکن یہ تو حورین کی بچکانہ سوچ تھی ارحاب کے دل میں ایسا کچھ نہیں تھا!! یہ بات حرین کو چھوڑ کر سب جانتے تھے

حورین نے انسو سے بھری انکھوں سے چہرہ دائے جانب گھمائے سامنے صوفے پر بیٹھے ارحاب کو دیکھا جو فون میں مصروف تھا!!

پھر دوبارہ چہرہ سیدھے کیے وہ اپنی غلطی کو کوس رہی تھی؛! جس کی وجہ سے شرمندگی اس کی رگ رگ میں سمائی ہوئی تھی اسے بھی اپنا وجود بہت بے معائنہ لگ رہا تھا اُسے بھی ضفر کی وہ غلیظ نظریں اب بھی اپنے وجود کے ار پار ہوتی محسوس ہو رہی تھی

اسے اب سمجھ ارہا تھا ظفر اسے اتنی عجیب نظروں سے کیوں دیکھ رہا تھا حورین تب سمجھ نہیں پائی تھی لیکن اب اسے ہر چیز بہت اچھے سے سمجھ ارہی تھی جب معاملہ پورا ہاتھ سے نکل چکا تھا!!

میم!! ساحل نے مریم کو دیکھ کہا تھا جب مریم نے اپنی انسوں سے بھرپور نظریں اٹھائے اُسے دیکھا

اپ کو کچھ چاہیئے ؟ ساحل اُسے دیکھ بولا کیونکہ روتے روتے اس کا چہرہ سوجھ چکا تھا اسے پانی کی ضرورت تھی

پ۔پانی !! مریم نے اُسے دیکھ کہا جب وہ اسباب میں سر ہلاتا پانی لینے بڑھا تھا اس دوران اریان خاموشی سے بیٹھا اک جگہ کو دیکھتے سوچو میں گم تھا جب کہ برابر والی کرسی پر انزل بیٹھی تھی جو خود بھی سوچو میں گم تھی !؛

ا۔ارحاب !! حورین نے اُسے پکارا کیونکہ حورین کو بھی پانی پینا تھا اس کے پکارنے پر ارحاب نے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا تھا

م۔مجھے پانی چاہیئے !! حورین نے دھیمی اواز میں کہا جب ارحاب سر کو خم دیتا کھڑا ہوا

ارحاب کمرے سے باہر نکلا ایلسا اور سمیر سامنے موجود تھے لیکن ارحاب نے اُن سے نہیں کہا وہ خود باہر کی جانب بڑھا تھا

سر اپ کچھ لینے جا رہے ہیں مجھے بتا دیں میں لے اتا ہوں؟ سمیر فوراً کھڑا ہو کر ایا تھا

نہیں میں لے اؤں گا تم بیٹھو جا کر! ارحاب سنجیدگی سے کہتا اگے بڑھا وہ اس کے لیے باہر سے پانی خریدنے کا ارادہ رکھتا تھا کیونکہ ارحاب نہیں چاہتا تھا وہ ہاسپٹل کا پانی پیے!!

ارحاب آگے کو بڑھ رہا تھا جب کے مریم کی نظریں بھی بائے جانب بنے کولئیڈور

میں تھی جہاں سے وہ ساحل کا انتظار کر رہی تھی اُسے بہت پیاس لگ رہی تھی!!

مریم مسلسل اُس جگہ کو دیکھ رہی تھی جب ارحاب وہاں سے گزرتا آگے کو بڑھا تھا مریم جھٹ سے سیدھی ہوئی تھی اُسے اپنی آنکھوں پر بھروسہ نہ ہوا اُس نے بے یقینی سے دیکھا

ن۔نہیں میرا وہم ہو گا لالہ کیوں ہونگے ہاسپٹل میں؟ مریم نے نفی میں سر ہلاتے اپنی تمام سوچوں کو جھٹکا کیونکہ کولیڈور تھوڑا فاصلے پر تھا تو اسے لگا وہ اس کا وہم ہے!!

پانی !! ساحل نے پانی کی بوتل اسے تھمائی

شکریہ بھائی!! اُس نے مسکرا کر کہتے بوتل تھامی انزل خاموشی سے اریان کو دیکھ رہی تھی جس نے ایک بار بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تھا!!

مریم بینچ پر بیٹھی اُس نے بوتل اپنے لبوں سے لگائی۔ تھی دو تین گھونٹ پانی کا پیتے اُس نے انزل کو دیکھا جو مسلسل اریان کو دیکھ رہی تھی !!

مریم نفی میں سر ہلاتے کھڑی ہوئی اور اریان کی جانب ائی !!

پانی پی لیں !! مریم نے بوتل اریان کی جانب بڑھائی تھی جب اریان نے نظریں اوپر اٹھائے اسے دیکھا

تمہیں لگتا ہے تمہاری جھوٹی بوتل سے اریان پیے گے ؟ انزل نے اُسے دیکھ ایبرو اٹھائے کہا جس پر مریم ابھی بوتل پیچھے کرتی جب اریان نے بوتل کو تھاما!!

اریان کا کچھ دل نہیں کر رہا تھا بولنے کا اس لیے وہ خاموش تھا!! اریان نے خاموشی سے بوتل کھولی!! مریم نے جتاتی نظروں سے انزل کو دیکھا تھا جب کے انزل نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائی تھی !!

اریان نے دو گھونٹ بھرتے بوتل بند کی تھی اس بوتل کو انزل نے تھامنا چاہا جب مریم نے فوراً بوتل تھامی

اور خاموشی سے واپس سامنے اکر بیٹھی انزل ضبط سے مٹھیاں بھینچتی رہ گئی !! مریم دوبارہ بائے جانب متوجہ ہوئی تھی وہ مکمل طور پر تھوڑی دیر پہلے ہوا واقعہ اپنا وہم سمجھ چکی تھی

وہ بوتل کا ڈھکن بند کھول کر رہی تھی جب ارحاب بوتل لے کر واپس اندر جاتا دکھائی دیا مریم ایک جھٹکے سے کھڑی ہوئی تھی!!

اُس کی انکھوں میں ایک بار پھر بے یقینی نے اپنا بسیرا کیا تھا اُس کے ہاتھ سے بوتل چھوٹ کر گری تھی !

لالا !! وہ یہ لفظ ادا کرتی تیزی سے اگے کو بھاگی تھی فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے اسے تھوڑا وقت لگ رہا تھا کولیڈور پار کرنے میں!!

ارحاب حورین کے کمرے کا دروازہ کھولتے داخل ہوا تھا مریم جھٹکے سے رکی وہ بس ایک سیکنڈ پہلے ائی تھی تو وہ ارحاب کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ چکی تھی اگر وہ ایک سیکنڈ اور لیٹ ہو جاتی تو شاید ایک بار پھر وہ ارحاب سے نہ مل پاتی!!

ارحاب سامنے موجود کمرے میں داخل ہوا تھا !!کون تھا اس کمرے میں؟؟ یہی سوچ کر مریم کے دھڑکنیں مزید تیز ہو رہی تھی!! کوئی اپنا؟ ایزل ؟ ماما بابا ؟ کون ؟اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی جب کے اُس کے بھاگنے پر اریان اور انزل نے بھی فوراً اُسے دیکھا تھا !!

اریان کھڑا ہوا اور بھاری قدم کیا اُسی جانب جارہا جہاں مریم بھاگی تھی جب کے انزل بھی اریان کے پیچھے بھاگی تھی !!

مریم اپنے دل کو سمجھاتی تیزی سے بھاگتے ہوئے اُس کمرے کے باہر پہنچی ابھی وہ کمرے کا دروازہ کھولتی جب ایلسا فورا آگے ائی !!

??Excuse me miss

ایلسا نے مریم کا ہاتھ تھامیں اُسے روکا

میرا ہاتھ چھوڑیں اندر میرے لالا ہے!! مریم نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا

اپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے یہاں اپ کے لالا نہیں ہیں !! ایلسا اُسے دیکھ بولی کیونکہ ایلسا مریم کو نہیں جانتی تھی!!

یہاں میرے لالا ہیں میں نے ابھی ابھی انہیں جاتے دیکھا ہے پانی کے بوتل لیے وہ اندر جا رہے تھے!!

مریم کی آنکھوں سے تیزی میں انسوں گر رہے تھے

کیا نام ہے اپ کے لالا کا؟ اُسے خدشہ ہوا تھا

ا۔ارحاب !! ارحاب نام ہے میرے لالا کا !! مریم نے اُسے دیکھ بھرائی آواز میں کہا جب ایلسا کا شق یقین میں بدلہ ایلسا نے نرمی سے اُس کا ہاتھ چھوڑا تھا

اپ یہاں انتظار کریں میں سر سے پوچھ کر اتی ہوں میں اپ کو ایسے اندر جانے نہیں دے سکتی!!! ایلسا کہتی اندر داخل ہونے لگی پھر کچھ سوچتی ہوئی رکی!!

اپ کا نام ؟ ایلسا نے مریم کو دیکھ کہا

م۔مریم !! مریم نام ہیں میرا !! مریم نے بتایا انسوں تیزی سے انکھوں سے گر رہے تھے وہ ارحاب کے گلے لگنا چاہتی تھی !!

جب کے ارحاب پانی کی بوتل لیے اندر داخل ہوا تھا اُس نے حورین کی جانب قدم بڑھائے !!

حورین بھی اُسے ہی دیکھ رہی تھی ؛! ارحاب نے پانی کی بوتل اُس کے نزدیک بڑھائی تھی!! لیکن وہ پانی خود نہیں پی سکتی تھی کیونکہ وہ لیٹی ہوئی تھی!!

ارحاب نے خاموشی سے بنا کچھ کہے سنجیدگی سے اُس کی کمر کے پیچھے ہاتھ رکھ کر اُسے نرمی سے بٹھایا حورین اب کافی بہتر محسوس کر رہی تھی اس لیے وہ ارام سے اٹھ کر بیٹھ چکی تھی!! بس اٹھتے وقت اس کے سر میں تکلیف کی لہر اٹھی تھی کیونکہ اس کے سر پر کافی

گہری چوٹ ائی تھی اس کے علاوہ اس کا پاؤں بھی بے حد زخمی تھا اسلئے پاؤں میں بھی درد محسوس ہو رہا تھا!!

ارحاب نے اُسے اٹھا کے بٹھایا !! پھر پانی گلاس میں نکالتے اُس کے لبوں کے نزدیک کی !! حورین نے خود گلاس تھاما تھا جب ارحاب نے سنجیدگی سے اپنا ہاتھ پیچھے کیا !؛

اگر وہ خود پانی پینا چاہتی تھی تو اس میں کوئی مسئلہ نہیں تھا!! حورین نے دھیرے سے پانی پینا شروع کیا جب ایلسا کمرے میں داخل ہوئی !!

سر !! اُس کی پکار پر اُن دونوں نے اک ساتھ ایلسا کو دیکھا تھا

سر باہر اک لڑکی ہے وہ اپ کو اپنا بھائی کہہ رہی ہے اور اپ سے ملنا چاہتی ہے!! ایلسا نے ارحاب کو دیکھ نرمی سے بتایا تھا

جب کے ارحاب کے بوتل رکھتے ہاتھ رکے تھے اس کے دل نے بھی وہی سوچا تھا جو سچ تھا ارحاب نے جھٹکے سے رخ اُس جانب کیا

کیا نام ہیں ؟ ارحاب نے بے اختیار پوچھا

مریم بتا رہی ہیں وہ اپنا نام !! ایلسا نے جواباً کہا حورین اور ارحاب نے بےاختیار جھٹکے سے اک دوسرے کو دیکھا تھا

جب دروازہ کھول کر مریم اندر داخل اُس سے صبر نہیں ہورہا تھا انسوں میں روانگی بڑھ رہی تھی !! دروازہ جھٹ سے کھلنے کی آواز پر اُن تینوں نے دروازے کی جانب دیکھا تھا!!

جہاں مریم اک ہاتھ سے دروازہ تھامے سامنے ارحاب کو سٹل دیکھ رہی تھی اُن دونوں کی نظریں ملی تھی مریم یقیناً حورین کو نہیں دیکھ پائیں تھی کیونکہ نظریں تو کئی ماہ بعد اپنے لالا پر جاٹھہری تھی !!

ل۔لالا !! مریم نے روتے ہوئے کہا تھا ائی کے انسوں میں اضافہ ہوچکا تھا وہ تیزی سے بھاگتی ارحاب کے سینے سے لگی تھی

مریم !! ارحاب نے بھی لفظ ادا کرتے اُس کے گرد حصار باندھتے اُسے اپنے سینے سے لگایا تھا !!

حورین کے لب مسکرائے تھے جب کیا انکھوں میں نمی اتری تھی!!

مریم شدت سے روئی تھی اس کی رونے کی آواز کمرے میں گنج رہی تھی !! اُس کمرے کا دروازہ پورا کھلا ہوا تھا جب کے آریان جو مریم کو لینے پہنچا تھا سامنے کا منظر دیکھ اُس کے قدم رکے تھے !!

اس کی نظر بھی بیڈ پر موجود حورین پر گئی ہی نہیں تھی کیونکہ بیڈ بلکل بائے جانب تھا

بس بس بچے !! اسے مزید شدت سے روتے دیکھ ارحاب نے اُس کا چہرہ اپنے سامنے کیا !!

وہ بری طرح رو رہی تھی بالکل کسی چھوٹے بچوں کی طرح جو اوازو شروع روتا ہیں !!

اس کی سسکیاں کمرے میں گونج رہی تھی!! جب کے انزل بھی ٹھیک اریان کے پیچھے رکی تھی اور سامنے کا منظر دیکھ رہی تھی!!

اریان مریم انزل کہا ہیں ؟ امیرا بیگم نے کمرے سے نکالتے ساحل سے پوچھا تھا

پتہ نہیں آنٹی پہلے میم تیزی سے اُس جانب بھاگی پھر سر انہیں دیکھنے گیے اور ابھی تک نہیں ائے !! ساحل نے نرمی سے بتایا

کہا مجھے لے کر چلو بیٹا!! اُنہیں نے ساحل کو دیکھا جب ساحل انہیں لیے اسی جانب بڑھا جہاں سے وہ سب لوگ گئے تھے!!

اریان کے چہرے پر غصے کی سرخی اُتری تھی وہ بھاری قدم اٹھاتا اندر داخل ہوا تھا جب کے حورین جو مریم کو دیکھ رہی تھی اچانک اُس کی نظر اریان پر اٹھی تھی اور یہ منظر تھا جب حورین کے دل نے ایک بٹ مس کی تھی وہ اریان کو دیکھنے کے لیے تڑپ چکی تھی مریم اور حرین میں ایک چیز اک جیسی تھی وہ دونوں ہی اپنے لالا سے بے حد محبت کرتی تھی اور ان سے ملنے کے لیے تڑپ رہی تھی حرین سٹل ہوئی تھی اس کے ہاتھ میں پانی کا گلاس اسی طرح رہ چکا تھا پلکیں جھپکنے سے سے انکار کر چکی تھی وہ قریب تین چار ماہ بعد اریان کو دیکھ

رہی تھی !! جبکہ اریان تیزی سے مریم کی او بڑھا تھا اریان کی انکھوں میں غصے کا جہاں آباد تھا !؛

ارحاب مریم کے انسوں صاف کر رہا تھا جب کے مریم شدت سے رو رہی تھی اریان نے مریم کے پاس پہنچے۔اُس کی کلائی طاقت سے اپنی جانب کھینچی مریم کی کٹی پتنگ کی طرح اریان کے سینے کا حصہ بنی تھی !! مریم نے روتے ہوئے اُسے دیکھا جس کی آنکھوں میں وحشت اُس کی جان نکالنے کیلئے کافی تھی !!

چھ۔چھوڑے مجھے لالا !! مریم جھٹکے سے اُس سے خود کو چھڑواتی واپس ارحاب کی جانب بڑھی تھی یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کہ کسی کو کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا!!

اریان نے مریم کی کلائی سخت گرفت میں لے کر اُسے آگے بڑھنے سے روکا!!

اریان چھوڑ اُس کا ہاتھ !! ارحاب غصے سے بولا کیونکہ مریم مسلسل اپنا ہاتھ اریان کے ہاتھ سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی ساتھ بری طرح رو بھی رہی تھی!!

مجھے مت سیکھا مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں!! وہ وحشت زدا آواز میں کہتا مریم کو لیے لے جانے لگا جب مریم نے نفی میں سر ہلایا اریان نے اُسے وحشت زدہ انکھوں سے دیکھا تھا لیکن مریم اس لیے مضبوط تھی کیونکہ سامنے اس کے لالا کھڑے تھے

مریم چلو!!اریان نے ضبط سے کہا اُس کا غصّہ جواب دے رہا تھا جب کے حورین اب بھی کو حرکت نہیں کر رہی تھی گلاس اُس کے ہاتھ میں اب بھی ایسے ہی تھا وہ بس سٹل اریان کو دیکھ رہی تھی اُسے اپنی آنکھوں پر بھروسہ نہیں ہو رہا تھا!!

ن۔نہیں !! مجھے لالا کے پاس جانا ہیں چھوڑ دیں مجھے آپ !! مریم نے روتے ہوئے اپنا ہاتھ اُس سے چھڑوانے کی دوبارہ کوشش کی تھی وہ مزید شدت سے روئی تھی !

اریان مریم کا ہاتھ چھوڑ!! ارحاب نے ضبط سے کہا

بیوی ہے میری چھڑوا سکتا ہے تو چھڑوا!! اریان ضبط سے غرایا

بہن ہے میری!! میرے پاس انا چاہتی ہیں چھوڑ اُس کا ہاتھ !! ارحاب نے مریم کے قریب قدم اٹھایا تھا جب مریم نے دوسرے ہاتھ سے ارحاب کا ہاتھ تھامنا چاہا ابھی وہ تھامتی جب اریان نے اُسے اپنی جانب کھینچا

بہن ؟تیری بہن تیرے لیے تبھی مر چکی تھی جب وہ ونی ہو کر ائی تھی میری دسترس میں ائی تھی اب وہ صرف میری بیوی ہے اس کا کسی سے کوئی رشتہ نہیں!! اریان اُسے دیکھ غرایا

ونی ہونے سے رشتے ختم نہیں ہوتے اریان شاہ !! ارحاب بھی دوبدو غرایا

میری نظر میں ہو جاتے ہیں!! کوئی رشتہ نہیں ہے اس کے ساتھ تم لوگوں کا!! کان کھول کر سن لے!! اریان دھاڑا تھا جب کے مریم بے یقینی سے اریان کو دیکھ رہی تھی

بکواس بند کر اریان !! بہن ہے وہ میری اس دنیا کی کوئی طاقت یہ رشتہ ختم نہیں کر سکتی!! ارحاب بھی دھاڑا تھا

لیکن میں نے کر دیا یہ رشتا ختم!! اریان کا لہجہ فیصلہ کن تھا اُس کے آواز بھی وحشت صاف واضح تھی!!

م۔مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا ! مجھے لالا کے پاس رہنا ہیں !! مریم نے اریان سے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا

اگر ایک بار میں نے تمہارا یہ ہاتھ چھوڑ دیا تو مرتے دم تک نہیں تھاموں گا اور یہ میری وعدہ ہے!! اگر یہ ہاتھ چھوٹا تو ازبک کی قسم یاد رکھنا دنیا اِدھر کی اُدھر ہوجائے اریان شاہ تمہاری طرف دیکھے گا بھی نہیں !! اریان اُس کے چہرے پر دھاڑا تھا مریم نے اپنی سانس روکی تھی ایک پل کے لیے دل دھڑکنا بھول چکا تھا اریان کے الفاظ اس کے دل کو چیر چکے تھے!! لیکن پھر احمد کی وہ دردناک چیخے اور اریان کی بے رحمی اسے یاد ائی تھی

اریان کیوں اُس لڑکی کا ہاتھ نہیں چھوڑ رہے !! نکال پھنکے اسے اپنی زندگی سے نہیں ہے وہ لائک اپ کے!! انزل کھڑی اُسے دیکھ سوچ رہی تھی

کرونا مزامت چھڑواؤ ایک بار اپنا ہاتھ میں پھر وہ کبھی تمہارا ہاتھ نہیں تھامیں گے کیونکہ جو وہ ایک بار کہہ دیتے ہیں پھر انہیں ان کی بات سے کوئی نہیں ہلا سکتا!! انزل سامنے دیکھ مسلسل یہی سوچ رہی تھی

ل۔لالا احمد لالا نہیں رہے !! مریم نے روتے ہوئے ارحاب کو بتایا تھا کہ ارحاب نے جھٹکے سے اُسے دیکھا

کیا ؟ اُس نے پوچھنا چاہا جب مریم نے اسباب میں سر ہلایا

یعنی تم اپنا بدلہ لے چکے ہو اریان شاہ!!! پھر کس حق سے تُم مریم کو اپنے پاس رکھنے کا ارادہ رکھتے ہو ؟ ارحاب غصے سے غرایا

میری مرضی !! اس دنیا میں مجھے روکنے والا نہ اج تک کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہو گا جو میں چاہوں گا وہی ہو گا اس خون کے تمام لوگ بھی ختم ہو جائیں گے تب بھی ازبک کی موت کا بدلہ پورا نہیں ہو گا!! جب تک میں چاہوں گا یہ میرے پاس رہے گی!! اور اگر کسی نے بھی اس میں مداخلت کرنے کی کوشش کی تو زندہ دفن کر دوں گا!! اریان دھاڑا تھا مریم نے خوف بھری آنکھیں اٹھا کر روتے ہوئے اریان کو دیکھا ابھی ارحاب غصے سے کچھ کہتا جب اک آواز سب کو اپنی جانب متوجہ کر چکی تھی!!

ل۔لالا !! حورین کی آواز پر اریان کے تصورات یک دم ڈھیلے پڑے تھے یہ اواز تو لاکھوں میں بھی پہچانی جا سکتی تھی! جب کے مریم کی ہلچل بھی رکی تھی!!

اریان نے دھیرے سے چہرہ گھمایا تھا سامنے کا منظر دیکھ مانو وقت رک سا گیا تھا حورین بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی پیر بے حد درد کر رہا تھا لیکن اسے اپنی تکلیف کی کوئی فکر نہیں تھی وہ انکھوں میں انسو بھرے اریان کو دیکھ رہی تھی!!

ارحاب نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھی

لالا !! حورین نے اریان کی جانب قدم اٹھائے تھے یہ سب ہو کیا رہا تھا ؟یہ سب جو بھی ہو رہا تھا وہ سب کو حیرت کے جھٹکے دے رہا تھا!! جب کے مریم اور انزل نے بھی ایک ساتھ بیڈ کی جانب دیکھا تھا!!

سامنے حورین کو دیکھ اُن دونوں کو یہ سب محض خواب لگا تھا

اریان !! مریم !! امیرا بیگم اُنہیں پکارتی ہوئی وہاں پہنچی تھی داخل ہوتے ہی ان کی سیدھی نظر حرین پر اٹھی تھی اور انہیں لگا تھا کہ وہ جو بھی دیکھ رہی ہیں وہ سچ ہے ہی نہیں!!

اج کا دن بھی تاریخ میں لکھا جانا تھا ایک کے بعد ایک جھٹکے ہر کسی کو مل رہے تھے خیر اب اگے دیکھنا تھا اور کیا باقی تھا ہونا

حورین اپنے قدم اٹھاتے اریان کی جانب بڑھ رہی تھی اور باکی سب بس حورین کو دیکھ رہے تھے کسی کو یقین نہیں ا رہا تھا!! خیر اریان کو دیکھ یقین تو حورین کو بھی نہیں ایا تھا لیکن اتنے وقت وہ سٹل بیٹھے یقین کر چکی تھی!! اور اب اسے اپنے لالا کے گلے لگنا تھا!!

زندگی بھی نہ بڑے عجیب عجیب کھیل کھیلتی ہے سب کا سامنا کروایا بھی تو کیسے حالات میں!! خیر آگے کیا ہونا تھا یہ تو بعد میں ہی معلوم ہونا تھا!!

حورین اریان کے قریب پہنچی تھی سب لوگ بالکل اسی طرح کھڑے تھے!!

حورین نے اپنے انسوں صاف کیے جو کہ پانی کی طرح بہہ رہے تھے کچھ پل اُس نے اریان کا چہرہ دیکھا

پھر وہ جھٹکے سے اریان کے سینے سے لگی تھی !!

اپنے ہاتھ پر اریان کی نرم گرفت دیکھ مریم نے اپنا ہاتھ اریان سے آزاد کروایا تھا جب کہ اریان نے چہرہ نیچے کیے دھیرے سے دیکھا تھا جہاں حورین اُس کے سینے سے لگی شدت سے روئی تھی

اریان نے ان تمام معاملات پر یقین کرنا چاہا!!

لالا ک۔کیسے ہیں آپ؟جب حورین کی اواز پر اریان یقین کی دنیا میں واپس ایا تھا

اریان نے حرین کہ گرد حصار باندھا اریان نے اُسے اپنے سینے سے لگایا تھا جبکہ حرین کے انسوؤں میں روانگی بڑھی تھی!!

حورین !! میرا بچا !! اریان کی آواز ضبط سے گھمبیر ہورہی تھی اریان نے اُس کے بال نرمی سے سہلاتے اُس کے بالوں پر لب رکھے تھے جب کے حورین اریان کی محبت سے بھرپور آواز سن مزید شدت سے روئی تھی!!

ارحاب ہنوز ضبط سے مٹھیاں بیچے کھڑا تھا!!

حرین کی گرفت اریان کے گرد مضبوط تھی گویا وہ ابھی چھوڑے گی اور اریان پھر اُس سے دور ہوجائیگا !!

جب کے آریان اُسے اپنے سینے سے لگائے کھڑا تھا کافی دیر یوں ہی گزر چکی تھی سب اسی طرح کھڑے تھے جب حرین کی اواز نے خاموشی کو توڑا

ل۔لالا !! حورین نے اریان کو دیکھا تھا جس کی آنکھیں سُرخ ہورہی تھی

کیسا ہیں میرا بچا ؟ اریان نے اُس کا چہرہ ہاتھ میں تھامے کہا وہ بھائی کے پیار کی شفقت اس کے لہجے میں وہ بھرپور پیار !! حورین نے بہت یاد کیا تھا یا یوں کہو کہ ہر پل یاد کیا تھا!!

م۔میں ٹھک ہُوں لالا آپ کیسے ہیں ؟ حورین دھیما سا مسکرانے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ حرین کی بات پر اریان نے سر کو خم دیا تھا!!

حورین کیا ہوا تھا بچے اُس رات ؟ اریان نے اُس کے انسوں صاف کرتے ہوئے کہا تھا

جب کے آریان کی بات پر حرین نے ارہاب کو دیکھا تھا جس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا جبکہ مریم ارحاب کا ہاتھ تھامیں کھڑی تھی!!

اس کے ارحاب کو دیکھنے پر اریان نے بھی اس کی نظروں کی سمت میں ارحاب کو دیکھا تھا کچھ خدشے تھے جو اریان کے دماغ میں ائے تھے اریان واپس حرین کی جانب متوجہ ہوا

حورین؟بولو بچے !! اریان نے اُس کے مسلسل بہتے انسوں صاف کیے تھے جب کے حورین خاموش تھی کیا بتاتی وہ ؟

حرین!! میری بچی!! امیرا بیگم کی اواز پر سب نے ایک ساتھ دائیں جانب دیکھا تھا سامنے اپنی ماں کو دیکھ حرین کے قدم بے ساختہ لڑکھڑائے تھے جب اریان نے اسے تھاما حرین کے انسو پھر روانگی سے بہا شروع ہو چکے تھے اس نے اریان کو دیکھا جب اریان نے اسباب میں سر ہلاتے اُسے امیرا بیگم کے پاس جانے کا کہا!! حرین فورا امیر بیگم کے قریب جاتی ان کے سینے سے لگی تھی!!

امیرا بیگم اور حورین دونوں ہی شدت سے رو رہی تھی یہ لمحہ ایسا تھا کہ کوئی تیسرا دیکھتا تو روئے بنا رہ نہیں سکتا تھا!! اریان سامنے دیوار کو دیکھ رہا تھا حرین کر ارحاب کو دیکھنا کافی کچھ سمجھا رہا تھا بس حورین کا سب بتانا باقی تھا؛!

کچھ دیر بعد حورین پیچھے ہوئی امیرا بیگم نے اس کی پیشانی چمی تھی!!

کہا تھی میری بچی تُم؟ ٹھک ہو ؟امیرا بیگم دیوانوں کی طرح اس کا چہرہ چوم رہی تھی!!

میں ٹھک ہُوں امی !! حورین نے انکھوں سے مسکرا کر کہا جب اریان کی نظر حرین کے ہاتھ میں پہنی ڈرپ پر پڑھی ان سب کے دوران کسی کی نظر اس پر گئی نہیں تھی

جب کے پیشانی پر لگی وہ اک طرف پٹی دیکھ اریان کا چہرہ مزید ضبط سے سرخ ہورہا تھا

جس بہن کو نازو سے پالا گیا ہو جس کو کبھی کوئی تکلیف نہ ملی ہو جس پر تکلیف انے سے پہلے اس کے بھائیوں سے گزر کے اتی ہو اسے اتنی تکلیف میں دیکھ کر کوئی بھائی کیسے اپنے ضبط میں رہ سکتا تھا؟؟

حورین !! اریان کی آواز پر حورین نے پیچھے مڑ کر اریان کو دیکھا تھا اس کی نظر اپنی پیشانی پر لگی چوٹ پر دیکھ حورین کو سمجھ ا چکا تھا!!

کیسے لگی؟ اریان نے اُسے دیکھ پوچھا تھا لہجہ گھمبیر تھا آنکھوں میں سرخی تھی

ل۔لالا وہ۔۔۔حورین کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا بولے؟؟ کیا وہ یہ بولتی کے وہ اپنی غلطی کی وجہ سے اغوا ہوئی تھی ؟؟

ک حرین بیٹا بتاؤ اپنے لالا کو یہ سب کیا چل رہا ہے آپ ہاسپٹل میں ہو چوٹ لگی ہے آپ کو ارحاب اس کمرے میں آپ کے ساتھ ہیں ہر بات پر آپ ارحاب کو دیکھ رہی ہو کیا چل رہا ہے یہ سب ؟بتاؤ اپنے بھائی کو!! امیرا بیگم کی آواز پر حورین نے اسباب میں سر ہلایا لیکن حرین سے بتایا نہیں جا رہا تھا!!

بس بہت ہو گیا!! ادھر اؤ حورین !! جب ارحاب کی بھاری آواز وہاں گونجی اب اُس کا ضبط جواب دے چکا تھا

جب کے ارحاب کی بات پر حورین نے پہلے اریان کو دیکھا جس کے چہرے پر نہ سمجھی تھی یہ سب ہو کیا رہا تھا کسی کو کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا حرین نے اپنے انسو صاف کرتے ارحاب کی جانب قدم بڑھائے!!

جب کے اسے ارحاب کی جانب قدم بڑھاتے دیکھ سب کی انکھوں میں بے یقینی اتری تھی یہاں موجود ہر فرد کی آنکھوں میں بے یقینی تھی!!

حورین ارحاب کے قریب پہنچتی رکی

بیوی ہے میری!! ارحاب نے لفظی جواب دیا جب کے اُس کی بات پر جہاں سب نے انہیں دیکھا تھا وہیں اریان ہنوس دیوار کو دیکھ رہا تھا!!

کچھ دیر بعد اریان نے حورین کو دیکھا جو مسلسل اریان کو ہی دیکھ رہی تھی!؛ اریان کی انکھوں میں سوال پڑھ کر حورین اریان کی جانب انے لگی جب ارحاب نے اُس کا ہاتھ تھام کر روکا!!

اگر تمہیں اپنے لالا کے ساتھ جانا ہو تو یاد رکھنا میں تمہیں نہیں روکوں گا!! اگر تم جانا چاہتی ہو تو جاؤ !! ارحاب نے کہتے اُس کا ہاتھ چھوڑا تھا جب کے حورین نے بے بسی سے ارحاب کو دیکھا تھا حورین دھیرے سے چلتی اریان کے قریب پہنچی!!

حرین سچ کیا ہے؟ اریان نے اُسے دیکھ کہا تھا جب حورین نے دھیرے دھیرے ساری بات اریان کو بتائی!!

جب کے جیسے جیسے اریان سن رہا تھا اس کے چہرے کے تاثرات سخت سے سخت ہوتے جا رہے تھے غصے سے گردن کی رگے نمایا ہونے لگی تھی!! جب کے مریم بھی بے یقینی سے سب سن رہی تھی اُس نے بے یقینی سے اپنے لالا کو دیکھا اس کے لالا اتنے سنگ دل تو نہیں تھے!!

مریم کو بے یقینی سے اپنی جانب دیکھتا پا کر ارحاب نے آنکھیں بند کر کے کھولی تھی!!

ل۔لالا ؟ آپ ایسا کیسے کرسکتے ہیں ؟اپ تو اتنے سنگ دل نہیں تھے!! بدلے کے لیے اپ نے حرین کو تکلیف دی اس سے زبردستی نکاح کیا! اس میں حرین کی کیا غلطی تھی ؟ مریم ارحاب کو دیکھ بے یقینی سے بولی آنکھوں سے انسوں گر رہے تھے!!

جب کے آریان کا ضبط جواب دے رہا تھا اریان نے اک جھٹکے سے آگے بڑھ کر ارحاب کا کولر تھاما تھا !! اریان کی آنکھوں میں وحشت کے جہاں اب اتے یہ سب اتنی اچانک ہوا تھا کہ کسی کو سمجھ ہی نہ ایا!!

ل۔لالا !! چھوڑ دیں اُنہیں !! حورین نے تیزی سے آگے بڑھتے اریان کا ہاتھ تھاما تھا جب کے آریان کا دماغ بری طرح خراب ہو چکا تھا!!

چھ۔چھوڑیں میرے لالا کو!! مریم نے بھی اریان کا ہاتھ پیچھے کرنا چاہا جب اریان نے وحشت زدا آنکھوں سے مریم کو دیکھا !!

تیری ہمت کیسے ہوئی حورین کے ساتھ یہ اب کرنے کی !! اریان اُس کے چہرے پر دھاڑا تھا

میری ہمت کی بات مت کرو اریان شاہ !! بدلے کی اگ ہر کسی کو ختم کر کے رکھ دیتی ہے!! ارحاب بھی دوبدو دھاڑا تھا

کس چیز کے بدلے کی اگ؟ مریم سب کے سامنے تم لوگوں کی رضامندی سے ونی ہوئی تھی بدلے کی آگ میرے اندر تھی !! اریان اُس کے چہرے پر دھاڑا تھا

بنا قصور کے ونی ہوئی تھی !! احمد اس کا سگا بھائی نہیں تھا اور یہ بات سب جانتے تھ !! ارحاب کی آنکھیں بھی سرخ تھی وہ بھی شیر کی طرح غرا رہا تھا!! وہ دونوں اک دوسرے کا کولر پکڑے کھڑے تھے جب کے حورین اور مریم اُن دونوں کو اک دوسرے سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن گویا وہ اج ایک دوسرے کو ختم کرنا چاہتے تھے!!

اریان ابھی اُس کے چہرے پر ضبط کھوتا طاقت سے پنچ مارتا جب سکندر شاہ کی آواز پر ہاتھ رکا تھا!!

کیا ہورہا ہیں یہ ؟ اُن کی سخت آواز گونجی تھی جب کے اُن کی آواز سن اریان کا دماغ مزید خراب ہوا تھا

حورین نے انسو سے بھری انکھوں سے اپنے بابا کو دیکھا تھا لیکن پھر ان کی وہ باتیں یاد ائی جو انہوں نے حرین کے جانے پر کہیں تھی حورین نے یقین ٹوٹتی آنکھوں سے انہیں دیکھا اس کے بعد ان سے نظریں پھیری جس باپ کو بیٹی پر بھروسہ نہیں تھا پھر وہ بیٹی کیوں اپنے باپ کے پاس جا کر اپنے ذلالت کرواتی!!

ل۔لالا پلز چھوڑ دیں اُنہیں !! حورین نے روتے ہوئے منت بھرے لہجے میں کہا تھا اریان کو حورین کا رونا تکلیف دے رہا تھا اریان نے خود پر ضبط کرنے کی کوشش کرتے ارہاب کا کولر چھوڑا تھا وہ حورین کو مزید روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا!!

حورین تُم یہاں! سکندر شاہ حورین کو دیکھ بولے جب کے حورین نے ان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا

لیکن کچھ پل کی خاموشی کے بعد اس نے سکندر شاہ کو دیکھا تھا وہ اپنے ادب و لحاظ نہیں بھول سکتی تھی!!

دیکھیں اپ کے سامنے ہوں بابا!! بھاگی نہیں تھی کسی کے ساتھ اتنا گرا ہوا سمجھ لیا تھا اپ نے اپ کو اپنے پرورش پر ہی بھروسہ نہیں تھا!! حورین اُنہیں دیکھ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولی انسو تیزی سے بہے رہے تھے

ارحاب تُم ؟؟حرین کے بعد پر انہوں نے کچھ پل ادھر ادھر دیکھا پھر بات کو سنبھالنے کے لیے وہ ارحاب کی جانب متوجہ ہوئے جبکہ ارہاب نے ان سے نظریں پھیری تھی وہ ان نفرت کرتا تھا ان کی وجہ سے ہی مریم اس آگ میں جل رہی تھی !!

حرین بیوی ہے ارحاب کی !! امیرا بیگم نے جواباً کہا جب سکندر شاہ نے چونک کر انہیں دیکھا

کیا ؟ یہ کیا کہہ رہی ہو تم!! انہوں نے تنقید کی

میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نکاح ہوا ہے ان دونوں کا اور سب سے بڑی بات اپ کی بیٹی بھاگی نہیں تھی جس پر اتنے الزام اپ نے لگائے تھے!! امیرا بیگم اُنہیں دیکھ بے تاثر لہجے میں بولی

حورین چلو میرے ساتھ !! اریان حورین کو دیکھ بولا جب کے حورین نے پہلے اریان کو دیکھا پھر ارہاب کو جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا چہرہ سخت تھا

حورین بے شک اپنے گھر جانا چاہتی تھی لیکن ابھی اس وقت جو اسے ٹھیک لگ رہا تھا وہ کرنے کا ارادہ رکھتی تھی !!

کچھ پل کی خاموشی وہاں چھا چکی تھی !!

حورین چلو بیٹا ہمارے ساتھ !! سکندر شاہ کی آواز پر اریان اور ارحاب کو چھوڑ کر سب نے اُنہیں چونک کر دیکھا تھا یعنی رنگ بدلنا تو کوئی سکندر شاہ سے سیکھتا جس بیٹی پر کل الزام لگا رہے تھے اج اس کی بے گناہی ثابت ہونے پر اسے ہی بیٹا بلا رہے تھے!!

حورین نے ایک بار پھر ارحاب کو دیکھا تھا جو اب اسے نظر پھیر چکا تھا اسے پتہ تھا وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ جائیں گی اور ارحاب اُسے روکنے کا بالکل ارادہ نہیں رکھتا تھا!!

حورین پہلے ہی ارحاب کو بہت زیادہ ناراض کر چکی تھی !! حورین کچھ پل انکھیں میچے کھڑی رہی!!

ن۔نہیں بابا !! میں اپنے گھر جاؤنگی!! اور میرا گھر میرے شوہر کا گھر ہیں !! حورین کی بات پر ارحاب نے جھٹ سے چونک کر اُسے دیکھا تھا حرین سے اس بات کی امید نہیں تھی!!

لالا !! حورین اریان کے پاس ائی تھی !!

ل۔لالا !! میں ارحاب کے ساتھ جاؤنگی اب میرا نکاح ہوچکا ہے !! میرے بھلے ہی کیسے بھی حالاتوں میں ہمارا نکاح ہوا تھا لیکن اب وہ میرے شوہر ہیں!! حورین اریان کا ہاتھ تھامے بھرائی اواز میں بولی

حرین میں تمہیں تمہارے کسی بھی فیصلے پر تنقید نہیں کرونگا بچے !! اگر تمہیں لگتا ہے یہ تمہارے لیے ٹھیک ہے تو تم وہی کرو!! لیکن میری بات یاد رکھنا تم کوئی عام لڑکی نہیں ہو!! جو مجبوری اور لاچاری کی زندگی گزارے گی جب بھی کوئی بھی تکلیف ہو چھوٹی سے چھوٹی آنچ بھی تمہیں لگے تو یاد رکھنا تمہارا بھائی تمہارے پیچھے کھڑا ہے!! کبھی بھی اپنی زندگی مجبوری میں مت جینا !! تمہارا گھر تمہارے لیے ہمیشہ کھلا ہے جب بھی کچھ بھی ایسا ہو جو تمہارے برداشت سے باہر ہو چکا ہو تو اپنے گھر آجانا !! اور اگر تمہیں ذرا سے بھی تکلیف ہوئی تو تمہارے اس نامدار شوہر کو زندہ نہیں چھوڑوں گا!! اریان حورین کو دیکھ کہتا اخر میں ارہاب کو دیکھ غصے سے بولا

میں نے تو ہاتھوں میں چوڑیاں پہنی ہوئی ہیں نا!! ارحاب نے جواباً ائی برو اٹھائے کہا

لگ تو یہی رہا ہے کہ تُو نے ہاتھ میں چوڑیاں پہنی ہے!! تبھی تو سب سے چھپ چھپا کر زبردستی سے نکاح کیا ہے میری بہن سے!! اریان تنزیہ لہجے میں کہتا مقابل کو اندر تک سلگا چکا تھا !؛

ابھی ارحاب کچھ کہتا جب حورین فوراً بولی

شکریہ لالا!! میرے ہر فیصلے پر میرا ساتھ دینے کے لیے کچھ بھی ہو مجھے ہمیشہ بھرم رہتا ہے کہ میرے ساتھ میرے لالا ہیں جو مجھ پر سے کبھی بھروسہ نہیں توڑ سکتے ایسے حالاتوں میں بھی جب سب کا یقین توڑنا بنتا تھا اپ نے مجھ پر یقین رکھا لالا اپ نے میری زندگی میں ہمیشہ باپ کی شفقت مجھے نوازی ہے!! اپ نے ہمیشہ ایک باپ کی طرح میرا خیال رکھا ہے اور اب بھی رکھ رہے ہیں!! میرے لیے میرے باپ آپ ہیں !! حورین ایک بار پھر اریان کے سینے سے لگی تھی جب کے اُس کی بات پر سکندر شاہ کے لیے ڈوب مرنے کا مقام تھا!!

جہاں امیرا بیگم مریم اور انزل کے لب مسکرائے تھے وہی حورین کو اریان کے اتنے نزدیک دیکھ پتہ نہیں کیوں لیکن ارحاب کا دماغ خراب ہو رہا تھا!! جیسے کچھ دیر پہلے ارحاب کے قریب مریم کو دیکھ اریان کا ہورہا تھا !!

اریان نے اُس کی پیشانی چومی حورین کے لب مسکرائے تھے اپنے لالا کے شفقت بھرے لمس پر جب کے ارحاب کا ضبط جواب دے گیا تھا

بس کریں سالے صاحب ذرا تھوڑا فاصلہ بنا لیں میری بیوی سے!! ارحاب کی آواز گونجی تھی

کیوں مرچے لگ رہی ہیں؟؟وہ بھی ٹھہرا اریان شاہ !!!

نہیں لگنی چاہیے کیا؟ ارحاب نے ایبرو اٹھائے کہا

تمہیں مرچیں لگے یا نہ لگے اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا !! اریان نے سنجیدگی سے کہا

لالا تھینک یو!! حورین نے اریان کو دیکھ مسکرا کر کہا

کوئی بات نہیں بچے !! جب بھی کوئی مسئلہ ہو یا تمہارا نامدار شوہر تمہیں تکلیف دینے کی کوشش کریں بس ایک بار مجھے کول۔کر دینا ! معذرت لیکن پھر تمہیں اپنے شوہر کو کھونا پڑے گا !! اریان نے نرمی سے حورین کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا جب کے ارحاب نے ایبرو اٹھائے اُسے دیکھا تھا

مریم خاموشی سے کھڑی حورین کو دیکھ رہی تھی جب حرین کی نظر مریم پر پڑی حرین مسکرا کر مریم کے قریب ائی تھی!!

حورین نے مریم کو اپنے سینے سے لگایا مریم نے بھی نم انکھوں سے مسکرا کر حرین کی گرد اپنا حسار باندھا تھا!!

کیسی ہو عین؟ مریم نے بھرائی اواز میں پوچھا

میں بالکل ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟ حورین نے جواباً پوچھا

میں بھی ٹھک !! عین اب سے میں تمہیں بھابھی بولوں ؟ اُس کے گلے لگے مریم نے سوالیہ نظروں سے پوچھا یہ پوچھتے وقت اس کی اواز بہت دھیمی تھی اس لیے حرین کے علاوہ اور کوئی نہیں سن پایا

تمہیں جو ٹھیک لگے تم وہ بول سکتی ہو!! حورین نے مسکرا کر کہا پھر نرمی سے پیچھے ہوئی اریان نے مریم کو دیکھا تھا جب مریم نے فوراً ارحاب کا ہاتھ تھاما اریان نے ایبرو اٹھائے اُسے دیکھا پھر اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کیا!!

مریم اگر تمہارے ساتھ نہیں جانا چاہتی تو تم اُس سے کوئی زبردستی نہیں کروگے اریان شاہ!! ارحاب سخت لہجے میں بولا جہاں ماحول تھوڑا سا ٹھنڈا ہو چکا تھا اب وہ پھر سے گرم ہو رہا تھا!

کیوں سالے صاحب زبردستی کرنے کا حق صرف اپ کو ہیں ؟ اریان نے سنجیدگی سے کہا جب کے وہ ارحاب کو اندر تک سلگا رہا تھا

میں اپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی مجھے لالا کے ساتھ جانا ہے!؛ مریم نے ارحاب کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کی تھی گویا اریان اسے ابھی کھینچتا ہوا لے جائے گا!!

تم سے پوچھا میں نے ؟ اریان نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھ پوچھا

مریم تمہارے ساتھ نہیں جائے گی اریان!! ارحاب آگے ایا تھا

ان دونوں کی تاثرات اب سخت ہو رہے تھے جبکہ حرین جو شکر ادا کر رہی تھی کہ سب ٹھیک ہو رہا ہے اب پھر سے پریشانیوں نے سب کے چہروں پر بسیرا کیا تھا!! جب کے سکندر شاہ خاموشی سے یہ سب دیکھ رہے تھے!!

تم اپنا بدلہ لے چکے ہو!! اب مریم تمہارے ساتھ نہیں جائیگی اور خاص کر وہ تمہارے ساتھ جانا بھی نہیں چاہتی!! ارحاب اریان کی آنکھوں میں دیکھ سنجیدگی سے بولا

مجھے چیلنج مت کرنا تم!! اریان نے بھی اُس کی آنکھوں میں دیکھ کہا

لالا ہٹے!! میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤنگی!! مجھے میرے لالا کے ساتھ جانا ہیں !! مریم آگے اتی ارحاب کو پیچھے کیے بھرائی آواز میں بولی

تمہارا نا دماغ خراب ہو چکا ہے ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے!! اریان نے اُسے دیکھ وحشت زدہ لہجے میں کہا

اریان بچے !! اگر وہ ابھی ارحاب کے ساتھ جانا چاہتی ہے تو اسے جانے دو کچھ دنوں تک ا جائے گی بچے!! اریان کو دوبارہ غصے میں اتا دیکھ امیرا بیگم نے بات سنبھالنی چاہی!!

اسے اس کے لالا سے ملنے دے دیا یہ بڑی بات نہیں ہے امی؟ جو اسے اس کے ساتھ جانے دوں ؟ اریان نے سوالیہ نظروں سے کہا تھا

دیکھ لو اخری بار اپنی بہن کا چہرہ اس کے بعد جب تک میں نہیں چاہوں گا دیکھنے بھی نہیں دوں گا!! اریان ارحاب کو دیکھ بولا

جب کے مریم نے خوف بھری نگاہ سے اریان کو دیکھا تھا جس کا لہجہ ہمیشہ کی طرح اٹل تھا جب کے آنکھوں میں سرخی اور وحشت بھری تھی جس پر وہ مسلسل ضبط کر رہا تھا

تم مجھے روکو گے میری ہی بہن کا چہرہ دیکھنے سے؟ ارحاب نے غراتے ہوئے پوچھا

ہاں بلکل !! اریان نے لفظی جواب دیا اس کی انکھوں میں محض پختگی تھی کہ جو وہ کہہ رہا ہے وہ کرے گا!!

اریان نے مریم کی کلائی تھامتے اُسے اپنی جانب کیا جب مریم کے انسوں میں روانگی ہوئی وہ واقعی ہی اریان کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی!! وہ احمد کی موت نہیں بھول سکتی تھی!!

م۔مجھے نہیں جانا !! مریم نے روتے ہوئے کہا تھا اس کے تیزی سے بہتے انسو دیکھ اریان نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھی!!

اریان چھوڑو اُس کا ہاتھ !! ارحاب دھاڑا

اواز نیچے!! اریان دگنا دھاڑا کہاں پسند تھا اسے کوئی اس سے اونچی اواز میں بات کرے!!

اگر اب تم نے کوئی بھی مزاحمت کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا!! اریان مریم کے قریب جھکتا غزالے لہجے میں بولا!!

اپ سے برا کوئی ہے بھی نہیں!! مریم نے روتے ہوئے کہا جب کے اُس کی بات پر اتنے غصے والے ماحول میں بھی اریان کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تھی جسے وہ اگلے لمحے چھپا چکا تھا!!

چھ۔چھوڑے!! مریم بری طرح روئی تھی جب کے آریان نے غصے سے اُسے گھورتے اِدھر اُدھر نظریں دوڑائی سب اُنہیں ہی دیکھ رہے تھے

میں بے شرم نہیں ہوں لیکن میری بیوی کا دماغ خراب ہو چکا ہے اس لیے مجھے مجبورا یہ کرنا پڑے گا!! اریان بلند اواز میں کہتا مریم کو اپنی باہوں میں بھر چکا تھا اور اس کا یہ عمل سب کے لیے آنکھیں پھاڑنے جیسا تھا جب کہ ساحل تو ہوم کو بنے دیکھ رہا تھا اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا کہ اریان کسی لڑکی کو اپنے اتنے نزدیک بھی کر سکتا تھا!!

سب اِدھر ادھر دیکھنے لگے تھے اریان نے آگے کی جانب قدم بڑھائے پھر کچھ سوچتے ہوا وہ ارحاب کے نزدیک ایا !!

اگر حرین کو کوئی بھی تکلیف ہوئی تو خیر منا لینا!! اریان اُسے دیکھ کہتا اب بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا !! جب کے مریم کی مزاحمت جاری تھی وہ مسلسل روتے ہوئے یہی کہہ رہی تھی کہ اسے اریان کے ساتھ نہیں جانا!!

ارحاب غصے سے آگے بڑھتا جب حورین نے تیزی سے اتے ارحاب کا ہاتھ تھامتے اسے روکا

ارحاب نے حورین کو دیکھا جو اسے انکھوں سے نفی میں اشارہ کر رہی تھی ارحاب گہرا سانس بھرے نرمی سے اُس سے اپنا ہاتھ آزاد کروا چکا تھا حورین نے نم آنکھوں سے ارحاب کو دیکھا تھا ؛!

اللہ حافظ بچے !! امیرا بیگم نے حورین کی پیشانی چومتے کہا

امی اپ لوگوں نے بتایا نہیں اپ لوگ ہاسپٹل کیوں ائے ہیں؟ حورین نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

گولی لگی ہے تمہارے بھائی کو!! سکندر شاہ کی اواز پر حرین نے بے یقینی سے انہیں دیکھا تھا!!

ز۔زریام لالا کو؟ حورین نے امیرا بیگم کو دیکھ بے یقینی سے کہا جب انہوں نے نم آنکھوں سے اسباب میں سر ہلایا

ک کہا ہیں وہ ؟کیسی طبیعت ہے ان کی!! حورین کی آنکھوں میں تیزی سے انسوں انا شروع ہوئے تھے

اسی ہاسپٹل میں ہیں !! اور اگلے 12 گھنٹے میرے بچے کے لیے ٹھک نہیں بتائے گئے!!امیرا بیگم اپنے انسوں صاف کرتی بولی جب کے حورین کے دل میں تکلیف اٹھی تھی !!

ا۔امی مجھے ملنا ہیں لالا سے !!حورین اپنے آنسوں صاف کرتی بولی جب کے اس دوران ارحاب بھی کمرے سے نکل کر جاچکا تھا!!

چھ۔چھوڑیں مجھے نیچے اتارے مجھے اپ کے ساتھ نہیں جانا!! مریم روتے ہوئے اریان کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہے رہی تھی جب کے آریان اُس کے بار بار رونے پر اپنا غصہ کیسے ضبط کر رہا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا!! اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہورہی تھی !!

اریان نے گاڑی کا دروازہ کھولتے اُسے فرنٹ سیٹ پر بٹھایا !!

ن۔نہیں مجھے نہیں جانا !! مریم نے روتے ہوئے اک بار پھر مزاحمت کی !!

چپ!!! بلکل چپ!! اریان جو اُس کے سیٹ بیلٹ لگا رہا تھا اب اس کے چہرے پر دھاڑا جب کے مریم نے اپنی سانس روکی تھی!! اس نے خوف بھری نگاہ سے اریان کو دیکھا جو وحشت زدہ انکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

اب اگر تمہاری اواز ائی تو تمہیں۔۔۔اریان کہتے کہتے خاموش ہوا پھر گاڑی کے دروازہ بند کرتے ڈرائیور سیٹ پر ایا!!

اریان نے گاڑی سٹارٹ کی تھی جب کے مریم اب تک سانس روکے بیٹھی تھی جب کے انسوں تیزی سے بہے رہے تھے!!

اریان نے خاموشی سے ڈرائیونگ سٹارٹ کرتے گاڑی شاہ حویلی کی جانب بڑھائی تھی ساتھ وہ فون پر ساحل کو میسج کر رہا تھا!!

میں کچھ دیر تک اتا ہُوں ہاسپٹل جیسا بھی ہو مجھے کول کرکے بتانا اور زریام کو اکیلے مت چھوڑنا !! اریان نے میسج کرتے ہیں موبائل ڈیش بورڈ پر رکھا تھا مریم کی اوازیں نا محسوس کرتے اُس نے مریم کو دیکھا جو سانس روکی خاموشی سے رونے کا مشغلہ فرما رہی رہی تھی

سانس لو!! اُسے کافی دیر تک سانس نا لیتے دیکھ اریان اُسے دیکھ بولا جب کہ اریان کی بات پر مریم نے نفی میں سر ہلایا !!

اریان نے ضبط کرتے گاڑی کو اک جھٹکا دیتے روکا اب یہ مریم کا سر ڈش بورڈ پر لگتا جب اریان نے اپنا ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کیا جھٹکا لگنے سے مریم نے گہرا سانس لیا تھا!!

اس نے جھٹ سے اریان کو دیکھا

اس لیے کہہ رہا تھا سانس لے لو اپنی بات منوانے کے میرے پاس بہت طریقے ہیں اور میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا میرے طریقے تمہیں بالکل پسند نہیں آئے گے اہستہ اہستہ تمہیں اپنے ہر طریقے سے روشناس کرواؤں گا!! اریان نے کہتے گاڑی پھر سٹارٹ کرتے منزل کو روانہ کی تھی!!

مریم نے اپنے انسوں صاف کیے لیکن وہ تھے کے ائے جا رہے تھے اسے اپنے لالا کے ساتھ جانا تھا!!

اس لیے اسے بہت رونا ارہا تھا!! یہ بات سچ تھی وہ اریان کے لیے فیلنگز رکھنے لگی تھی لیکن اریان کی سفاکی احمد کی چیخے اس کا اسانی سے کسی کی بھی جاں لے لینا مریم کو اُس سے دور جانے پر مجبور کر رہا تھا !!

باقی کا سارا راستہ خاموشی سے کٹا تھا بس مریم کے رونے کی اواز ارہی تھی جو اریان کا بری طرح دماغ خراب کرتے اسے غصہ دلا رہی تھی!!

گاڑی شاہ حویلی کے آگے رکی تھی اریان اپنی ڈرائیونگ سیٹ سے اترتا پیسنجر سیٹ کی جانب ایا!! مریم کے سائڈ کا دروازہ کھولتے وہ اس پر جھکا

باہر اؤ!! اریان اُسے دیکھ بولا جب مریم نے نفی میں سر ہلایا

میں نے کہا باہر اؤ!اریان نے سخت لہجے میں کہا جب مریم نے روتے ہوئے بے بسی سے اُسے دیکھا

اتی ہو یا میں؛! اُسے وہی بیٹھے دیکھ اریان غصے سے کچھ کہتا جب مریم سیٹ بیلٹ کھولتی باہر نکلی!!

اب اندر چلنے کے لیے تمہیں الگ سے انویٹیشن دوں؟ اُسے بدھ بنے ایک ہی جگہ پر کھڑے تھے اریان نے ایبرو اٹھائے کہا اریان نے اپنی پوری زندگی میں کبھی اپنی بات نہیں دہرائی تھی جیسے وہ مریم کے سامنے دہراتا تھا اتنا ڈھیٹ پن اریان کے سامنے دکھانے کی کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی اور اگر کوئی کر بھی لیتا تھا تو وہ زمین میں موجود ہوتا تھا!!

لیکن یہاں مریم ہمیشہ ہر چیز پر نفی کرتے اریان کا ضبط ازما رہی تھی!!

اریان نے اُسے دیکھا جو دھیٹو کی طرح کھڑی رو رہی تھی!! اریان نے اگلے لمحے اُسے اپنے کندھے پر اٹھایا تھا

اہ!! مریم کی چیخ گونجی تھی

ن۔نیچے اُتارے!! یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟ مریم نے مزاحمتیں کرنی چاہیے لیکن اریان کسی چیز کی طرح اسے اپنے کندھے پر ڈالے اندر کی اور بڑھ رہا تھا!!

اُس کے اندر داخل ہونے پر تمام ملازمین اپنی نظر جھکا چکے تھے!!

اُتارے مجھے نیچے !! مریم اریان کی شرٹ اپنی ننھی مٹھیوں میں بھرے روتے ہوئے بولی جب کے آریان خاموشی سے بنا کچھ کہے اُسے کندھے پر ڈالے سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے کی اور بڑھ رہا تھا!!

اریان نے کمرے کا دروازہ کھولتے اندر کی جانب قدم بڑھائے بیڈ کے قریب پہنچتے اُس نے مریم کو بیڈ پر پھینکا تھا !!

اہ!! مریم کی چیخ اک بار پھر گونجی تھی بیڈ پر موجود میٹریس نہایت نیم تھا لیکن پھر بھی مریم چیخی تھی!!

دوسری جانب انزل کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا اریان کا اس طرح مریم کو باہوں میں اٹھا کر لے کر جانا انزل کو اندر تک سلگا گیا تھا ! وہ سکندر شاہ کے ساتھ بیٹھی تھی جو زریام کے کمرے کے اگے لگی بینچ پر بیٹھے تھے!!

ماموں جان !! انزل نے اُنہیں پکارا جب سکندر شاہ نے اُسے دیکھا تھا

مامو جان مریم تو ونی ہو کر ائی ہے تو کیا اپ سب لوگ اسے اریان کی بیوی کے طور پر قبول کر لیں گے؟ انزل نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

بالکل نہیں اریان میرا پہلا بیٹا ہیں !! اس کی شادی بہت دھوم دھام سے ہوگی پورا گاؤں دیکھے گا!! ونی تو بس بدلے کی محض پر ہوئی ہے!! سکندر شاہ نے جوابا کہا جب انزل کے لبوں پر گہری مسکراہٹ نے جگہ لی تھی !!

ارحاب !! حورین نے ارحاب کو پکارا جو سنجیدگی سے بیٹھا دیوار کو گھور رہا تھا حرین کی پکار پر ارحاب نے اُسے دیکھا تھا

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی !! حورین ارحاب کی دیکھ بولی ارحاب صوفے پر بیٹھا تھا جبکہ حرین ہاسپٹل کے بیڈ پر

اگر یہ بات ظفر کے متعلق ہیں تو مت کرنا!! ارحاب نے سنجیدگی سے کہا

ل۔لیکن میں کچھ چیزیں اپ کو بتانا چاہتی ہوں!! حورین نے بھرائی آواز میں کہا ارحاب جانتا تھا وہ اپنی صفائی میں کچھ کہنے والی ہے لیکن ارحاب کو کسی صفائی کی ضرورت نہیں تھی!!

مجھے کچھ نہیں سننا حورین ارام کرو !! ارحاب سنجیدگی سے کہتا کھڑا ہوا!! وہ نہیں چاہتا تھا حرین اپنے کردار کو لے کر کوئی بھی صفائی دے کیونکہ وہ بخوبی جانتا تھا کہ وہ بالکل پاک دامن ہے لیکن ارحاب اس سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ جو اس نے غلطی کی تھی

اس سے ارحاب کی جگہ کوئی بھی ہوتا تو یقینا بات نہ کرتا وہ تو اس کی طرف دیکھتا بھی نہیں لیکن یہ تو ارحاب شاہ تھا !! وہ حرین کی پکار پر اس کی طرف دیکھ بھی رہا تھا اور اس کی بات کا جواب بھی دے رہا تھا!!

ابھی ارہاب باہر نکلتا جب دروازہ کھول کر ایلسا اندر داخل ہوئی!!

سر ہم حورین کو ڈسچارج کر کے گھر لے کر جا سکتے ہیں بس ڈاکومنٹ ہے جس پر اپ کو سائن کرنے ہے اپ سائن کر دیں پھر حورین ڈسچارج ہو جائے گی!! ایلسا اُسے دیکھ بولی جب ارحاب بنا اُسے دیکھے باہر نکلتا کاؤنٹر کی اور بڑھا تھا تاکہ سائن کر سکے!!

حرین یہ لو کپڑے اسے جا کر چینج کر لو پھر گھر بھی چلنا ہیں !! ایلسا نے اُسے اُس کے کپڑے تھماتے ہوئے کہا

شکریہ !! حورین نے اپنے کپڑے تھامے تھے ایلسا اسے کپڑے دینے کے بعد جانے لگی تھی جب حرین کی اواز پر رکی!!

ایلسا !! حرین کی اواز پر نے ایلسا رک کر اسے دیکھا تھا

ائی ایم سوری مجھے معاف کر دینا میں نے تمہاری بات نہیں مانی اور میں چلی گئی تھی کاش میں تمہاری بات سن لے تی تو اج ارحاب اتنا ناراض نا ہوتے مجھ سے !! وہ بھرائی آواز میں بولی

کوئی بات نہیں غلطیاں انسانوں سے ہوتی ہے!! ایلسا دھیما سا مسکرا کر بولی

ویسے تمہیں سوری مجھ سے نہیں سر سے کرنا چاہیے تمہیں شاید پتہ بھی نہیں تمہارے جانے کے بعد وہ کتنا پریشان ہو گئے تھے میں نے ان کے چہرے پہ ایسی پریشانی پہلے کبھی نہیں دیکھی !! ایلسا نے اُسے آگاہ کیا جب کے اُس کی بات پر حورین نے چونک کے اُسے دیکھا تھا تو کیا ارحاب سچ میں اُس کیلئے فکر مند تھا حورین یہی سوچ رہی تھی!!

اریان دونوں ہاتھ باندھے مریم کو گھور رہا تھا جو خود بھی انسوں بہاتے بیڈ پر بیٹھی اریان کو گھور رہی تھی !!

زبردستی کسی کو اپنے پاس رکھنا آپ کو ٹھک لگتا ہے ؟ مریم نے اپنے انسوں صاف کرتے کہا

تمہیں جو سمجھنا ہے سمجھو میں تمہیں کسی چیز کی صفائی نہیں دینے والا!! اریان اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولا

ل۔لیکن مجھے لالا کے پاس۔۔۔ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتی جب اریان نے بات کاٹی پچھلے ادھے گھنٹے میں مریم نے یہ بات 500 دفعہ کہیں تھی !! اور اب اریان کا دماغ خراب ہو چکا تھا اگر اریان کی جگہ کوئی اور ہوتا یقیناً اس کا بھی یقینا ہو جاتا!

خاموش !! بلکل خاموش !! وہ دھاڑا تھا اس کا ضبط اب ختم ہو چکا تھا اُس کی دھاڑ پر مریم کی آنکھوں میں مزید آنسوں انا شروع ہوئے تھے

خبردار جو اب تم نے اپنے کمینے لالا کا نام بھی لیا تو پتہ نہیں ہے کیا کیا اس نے؟ اریان اُس کا بازو تھامے اُسے اپنے قریب کرتے اس کے چہرے پر گرایا تھا

خبردار جو آپ نے م۔میرے لالا کو ایسا بولا ! مریم روتے ہوئے غصے سے بولی

جبکہ اس کی بات پر اریان نے ائیبرو اٹھائی تھی!!

کیا کر لو گی تم؟ اریان نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

میں بہت کچھ کر سکتی ہوں!! مریم ہنوز انسوں سے بھری آنکھوں سے اریان کو دیکھ رہی تھی

جو کرنا ہے تم کر لو!! لیکن تمہارے بھائی نے جو حورین کے ساتھ کیا ہے وہ میں تو کیا کوئی بھی نہیں بھولے گا!! اس کا بدلہ تمہارے لالا کو چکانا پڑے گا !! تمہیں کیا لگ رہا ہے اتنی اسانی سے چھوڑ دوں گا اسے؟؟ہاسپٹل میں کوئی تماشہ نہیں ہوا تو اس کا مطلب یہ معاملہ ختم ہوا ؟؟اریان اُسے دیکھ اپنے ہر لفظ پر زور دیتا بولا جبکہ اس کی بات پر مریم نے جھٹکے سے اُسے دیکھا تھا!!

ا۔آپ کیا کرنے والے ہیں؟ مریم نے سانس روک کہا

میں تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتا!! اس کا بازو چھوڑے اریان سیدھا ہوا تھا

م۔میرے لالا کو کچھ مت کریے گا !! مریم بھی بیڈ سے اُتری تھی

جب کے آریان اُس کی بات نظرانداز کرتے اب دروازے سے باہر نکل رہا تھا اسے واپس ہاسپٹل بھی جانا تھا جبکہ اسے جاتا دیکھ مریم بھاگتے ہوئے ائی تھی!!

ا۔آپ میرے لالا کے ساتھ کچھ نہیں کرینگے !! مریم اُس کا بازو تھامے اُسے روکتی ہوئی بولی

جب کے آریان نے رک اور اُس کا چہرہ دیکھا پھر خاموشی سے اپنا بازو آزاد کرواتے وہ سیڑھیوں سے اترتا چلا گیا

جب کے مریم کا دل شدت سے رونے کا کر رہا تھا!!

کچھ لمحے وہی کھڑے رہنے کے بعد مریم نیچے کو بھاگتی تھی اُسے بھی واپس ہاسپٹل جانا تھا اپنے لالا کے پاس اریان پورچ سے نکل چکا تھا جبکہ مریم بھاگتے ہوئے نیچے ائی تھی جب راستے میں ملازمہ نے روکا!!

چھوٹی بی بی کہا جارہی ہیں آپ؟ ملازمہ اُس کے راستے میں اتی بولی

ہ۔ہٹے مجھے جانا ہے !! مریم اُنہیں ہٹاتی جانے لگی یہ وہ ملازمہ نہیں تھی جس سے مریم کی دوستی تھی یہ کوئی دوسری ملازمہ تھی!!

نہیں آپ نہیں جاسکتی !! اُس نے مریم کی کلائی تھامی تھی مریم نے حیرت سے اُسے دیکھا وہ وہی کر رہی تھی جو اسے انزل نے کہا تھا!! مریم کو نا دوبارہ انے دینا انزل نے حکم دیا تھا ملازمہ کو!!

اریان کی گاڑی منزل کو روانہ ہوچکی تھی جب کے دوسری طرف ارحاب بھی تیش کے عالم میں اپنی گاڑی میں بیٹھا تھا!!

یہ معاملہ اتنا چھوٹا تھا ؟ بالکل نہیں!!! سالا!! ارحاب غصے سے کہتا گاڑی آگے کی جانب بڑھا تھا وہ دونوں ہی اک دوسرے کا کام تمام کرنے نکلے ہوئے تھے ابھی کچھ دیر ہی ہوئی تھی جب کے خالی میدان کی جانب دونوں کی گاڑی بڑھی کیونکہ ہوسٹل سے واپسی کا راستہ وہی سے تھا!!

مرے گا اج !! بھول جاؤنگا کسی زمانے میں دوست تھا !! اریان غصے سے سوچ رہا تھا جب اُس کی گاڑی اک جھٹکے سے رکی کیونکہ سامنے سے گاڑی بہت تیزی میں آرہی تھی!!

اریان نے اسٹیئرنگ مکمل گھمائی تھی جب وہ گاڑی سیدھی نکلی اُس جھلے میدان میں ریت اُبھر کر ائی تھی!!

اریان اُس کی گاڑی دیکھ سمجھ چکا تھا یہ ارحاب ہے !! اریان غصے سے گاڑی روکتا گاڑی سے باہر ایا جب کے ارحاب بھی گاڑی روکتا باہر ایا تھا!!

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے!! دونوں کی انکھوں میں سرد پن تھا !! اریان بھاری قدم لیتا اُس کے نزدیک ایا !!

تجھے کیا لگا؟ اتنا نرم دل ہُوں میں ؟ گناہ کوئی بھی کرے میرے نزدیک اس کی معافی نہیں!! اریان ارحاب کو دیکھ سرد لہجے میں بولا

جو بھی تھا ارہاب نے غلط کیا تھا حورین کو اغوا کرنا زبردستی نکاح کرنا یہ سب ٹھیک نہیں تھا!!

جانتا ہُوں غلط کیا ہے میں نے!! لیکن میں اپنی غلطی مر کر بھی قبول نہیں کروں گا میرے ضدی پن سے بھی تم واقف ہو اچھی طرح !! ارحاب دونوں ہاتھ اپنی پینٹ کی جیب میں ڈالے کھڑا تھا

اور میرے اصولوں سے تم بھی واقف ہو خون بہا میں تیرا خون مانگا تھا لیکن میں نے منع کر دیا جانتا ہے کیوں؟ کیونکہ دوست تھا تُو میرا خون بہا کے بدلے دوسرا اپشن ونی ہے جو تیرے باپ کی مرضی سے ہوئی تھی!! ان سب میں حرین کا کیا قصور تھا؟ اریان پہلے سرد لہجے میں کہتا اخر میں داڑھا تھا

تو ان سب میں مریم کا کیا قصور تھا؟ وہ بھی دھاڑا

اس کا قصور یہ ہے کے وہ ضوریز شاہ کی بیٹی ہے اس کے رگوں میں وہ خون ہے جس کی وجہ سے ازبک اس وقت میرے پاس نہیں !! اریان کا چہرہ حد سے زدا سرخ ہورہا تھا

تیری وجہ سے!! صرف تیری وجہ سے حورین ان کو اتنی تکلیف برداشت کرنی پڑی اس کے نکاح والے دن تُونے اُسے اغوا کر کے اس کی عزت پر سوال اٹھانے کا موقا کم ظرف لوگوں کو دیانا حد تک حورین کا باپ بھی اُس پر سے بھروسہ کھو چکا تھا صرف اور صرف تیری وجہ سے اور یہ چیز حورین کو مکمل توڑ چکی ہے!! اُس کی آنکھوں میں دیکھا ہے کبھی!! اریان کی آواز میں وحشت تھی چہرہ غصے سے سرخ ہو چکا تھا دماغ کی گردن اور ہاتھوں کی رگے نمایاں ہونے لگی تھی ہاسپٹل میں جو ضبط ان دونوں نے کیا تھا وہ اس میدان میں پوری طرح باہر انا تھا!! اریان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ارحاب کو گولی مار دے!!

ارحاب جانتا تھا اس نے غلط کیا ہے!! اس سے حورین پر سوال اٹھے تھے لیکن اس نے اس چیز کے بارے میں بالکل نہیں سوچا!!

بدلے کی آگ میں میری بہن کو اتنی تکلیف دینے والے کو اتنی اسانی سے معافی مل جائے گی؟ اریان نے اُسے دیکھ کہا تھا

جس طرح تیرے دل میں اس وقت تیری بہن کی محبت ہے اسی طرح میرے دل میں بھی میری بہن کی محبت ہے !! مریم کے ساتھ کیا جانے والے ہر ظلم کا بدلہ ہے یہ!! وہ بھی دوبدو غرایا

میں تجھے کسی قسم کی صفائی دینے نہیں بیٹھا یہاں جو سوچنا ہے وہ سوچ لیکن تجھے تیرے کیے کی سزا ملے گی اور میرے نزدیک وہ سزا موت ہے؛؛ اریان اُسے دیکھ غزالی لہجے میں غرایا ارحاب اُس ظلم کی بات کر رہا تھا جو مریم پر ہوا ہی نہیں تھا!!!

لیکن اریان نے نا اج تک کسی کو صفائی دی تھی اور نہ وہ دینے کی ضرورت سمجھتا تھا!! ارحاب سمجھ رہا تھا مریم پر وہ ہر ظلم ہوا ہے جو ایک ونی میں ائی لڑکی کے ساتھ کیا جاتا ہے!! لیکن اسے کون سمجھاتا کہ یہاں ایسا کچھ نہیں ہوا تھا!!

زبردستی مریم کو رکھنا تھا نہ تمہیں ؟جب تُم ہی نہیں رہوگے تو اُس نے تو واپس آجانا ہیں میرے پاس !! مت بھولو اریان شاہ اگر زبردستی میں نے حورین سے نکاح کیا ہے تو تم بھی زبردستی میری بہن کو اپنے پاس رکھ رہے ہو جب کے تم اپنا بدلہ پورا کر چکے ہو!! ارحاب حلق کے بل دھاڑا

بیوی ہے میری !! میری مرضی !! ہر اختیار رکھتا ہوں اس پر!! اریان بھی دھاڑا وہ دونوں ایک دوسرے پر دھاڑ رہے تھے

حورین بھی میری بیوی ہیں!! ارحاب سرخ آنکھوں سے بولا

لیکن جب زبردستی اغوا کیا تھا تب وہ تیری بیوی نہیں تھی اپنی غلطی پر پردہ ڈالنے کی کوشش مت کر!! اریان نے اُسے دیکھ کہا تھا اگلے لمحے جو ہوا وہ سوچے جانے والا نہیں تھا!!

وہ دونوں گن نکالتے ایک دوسرے پر تان چکے تھے!!

مجھے اپنی موت کی فکر کبھی نہیں ہوتی!! جب موت میرے سامنے ہوتی ہے تب بھی میں ایسے ہی کھڑا ہوتا ہوں کچھ بھی ہو جائے تمہیں تمہاری غلطی کی سزا دیئے بغیر نہیں مروں گا اور تمہاری سزا موت ہے!! اریان نے کہتے ٹریکر پر ہاتھ رکھا تھا

موت کی فکر اُنہیں ہوتی ہے جنہیں اپنی زندگی سے محبت ہوتی ہے اور مجھے اپنی زندگی سے محبت نہیں اس لیے موت کی فکر مجھے بھی نہیں ہوتی!! ارحاب نے بھی جوابا کہا ان دونوں کے چہرے پر خوف کا نام و نشان نہیں تھا!!

جب تم ہی نہیں رہو گے تو مریم ازاد ہو جائے گی!! کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہنا نہیں چاہتی دیکھا تھا نا اس کی انکھوں میں؟ وہ تم سے دور جانا چاہتی ہے اریان شاہ!! اور اپنی بہن کی ہر مانگ میں اپنی زندگی داؤ پہ لگا کر پوری کر سکتا ہوں اگر اس کی یہی خواہش ہے کہ وہ تمہارے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تو پھر یہی صحیح!! ارہاب نے بھی ٹریکر پر ہاتھ رکھا تھا!!

ان دونوں کے درمیان تھوڑا سا ہی فاصلہ تھا لیکن وہ دونوں ایک دوسرے کے امنے سامنے ایک دوسرے پر گن تانے کھڑے تھے حرین پہلے ہی بہت پریشان تھی اور اس کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی یہی وجہ تھی جو ہاسپٹل میں تماشہ نہیں ہوا تھا لیکن یہاں کوئی بھی نہیں تھا!!

ان دونوں کا ہر ٹریکر پر تھا بس دبانے کی دیر تھی!! جب کے پاس کھڑا ساحل جو گھر ہی جا رہا تھا راستے میں سب دیکھ اس نے دور گاڑی روکی تھی!!

وہ کھڑا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا ان دونوں کا ٹریکر پر دیکھ ساحل کی پریشانی میں اضافہ ہوا تھا ساحل کو سمجھ نہ ائے کہ وہ ان دونوں کو کیسے روکے!! وہ جانتا تھا اریان کسی کی نہیں سننے والا اس لیے اسے جو صحیح لگا وہ سوچتا ہوا اگے کو بھاگا!

س۔سر ز۔زریام سر کی طبیت بہت خراب ہوگئی ہے پ۔پلز چلے !! وہ پہلی بار اریان سے جھوٹ بول رہا تھا اس لیے اس کی اواز لڑکھڑا رہی تھی وہ اپنا انجام نہیں جانتا تھا لیکن پھر بھی اس نے جاتے ہوئے ہانپتے کانپتے کہا جب کہ اس کی بات پر اریان کی گرفت گن پر نرم پڑی تھی!! اُس نے اک جھٹکے سے ساحل کو دیکھا تھا!!

بچ گیا اج بھی!! اریان ارحاب کو دیکھ کہتا گاڑی کی اور بڑھا تھا اُسے جلد ہاسپٹل پہچنا تھا!!

وہ بھی اگے بڑھا تھا جب ایک گن کی اواز پر اس کے قدم رکے تھے پیچھے سے گولی چلی تھی !! اریان نے ایک جھٹکے سے پیچھے مڑ کر دیکھا!!

ارحاب کو گولی لگی تھی لیکن اسے گولی کس نے ماری تھی؟؟اریان نے حیرت سے اسے دیکھا پھر آس پاس نظر دوڑائی آس پاس کوئی بھی نہیں تھا لیکن ارحاب کو گولی لگی تھی کس نے چلائی تھی وہ گولی!! ؟

ارحاب جھٹکے سے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا تھا اُس کا ہاتھ اُس کے کندھے پر تھا جہاں سے خون کسی پانی کی طرح بہے رہا تھا!!

اریان کے قدم بے اختیار اُس کی طرف اٹھے تھے ان دونوں کی دوستی کا رشتہ اتنا کمزور نہیں تھا نہ وہ ایک دوسرے پر گولی چلا سکے تھے اور نہ ارحاب کو گولی لگتے دیکھ اریان اُس کے قریب جانے میں خود کو روک سکا تھا!!

ارحاب کا ہاتھ خون سے تر ہوچکا تھا!!

اریان اُس کے قریب پہنچا تھا

اریان نے اُس کے دوسرے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا!! ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ دونوں ایک دوسرے کو مارنے کے لیے کھڑے تھے اور اب؟

ارہاب نے اسباب میں سر ہلاتے ادھر ادھر دیکھا ارہاب کی انکھوں میں سرخ ڈورے پڑ چکے تھے!!

اریان کوئی ہے یہاں!! ارحاب کہتا کھڑا ہوا تھا اریان نے اُس کا ہاتھ تھامتے مدد کی تھی وہ دونوں چاروں طرف نظریں دوڑا رہے تھے!!! کسی کی موجودگی محسوس ہو رہی تھی

ہاں کوئی ہے !! اریان نے بھی کہا تھا!!

کچھ دیر تک بھی جب کوئی باہر نہ ایا تو اریان ارحاب کی جانب متوجہ ہوا !!

ساحل!! اریان نے ساحل کو پکارا تھا

یس سر!! اس کا جواب فوری ایا تھا

اسے ہاسپٹل لے کر جاؤ پٹی کرواؤ یاد رکھنا اس ہاسپٹل میں مت جانا جس میں حورین ہے میری بہن یہ دیکھ کر مزید پریشان ہو گی اور میں نہیں چاہتا کہ اتنی تکلیف کے بعد اسے مزید کوئی تکلیف تمہاری وجہ سے اٹھانی پڑے پڑی کروا کر پھر اسے ہاسپٹل میں جانے دینا گولی چھو کر گزری ہے مرا نہیں ہے سالا!! اریان سنجیدگی سے کہتا واپس مڑتا اپنی گاڑی میں بیٹھا تھا جب کہ ارحاب کے نظریں اب بھی ادھر کا جائزہ لیں نہیں دی

جبکہ ساحل کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی!!

واقعی دوستی کبھی ختم نہیں ہوتی!! ساحل نے اج یہ بات قبول کی تھی ایک دوسرے سے نفرت کرنے کے بعد بھی اریان کا اس کے پاس انا اور اریان کے بنا کہے ارحاب کا سمجھ جانا کے وہ اس کا حال پوچھ رہا ہے!!

اریان گاڑی میں بیٹھتا گاڑی ہاسپٹل کی جانب بڑھا چکا تھا!! کچھ ہی دیر میں گاڑی ہاسپٹل کے اگے رکی تھی جبکہ ساحل کی حالت خراب ہو رہی تھی کیونکہ جو جھوٹ اس نے بولا تھا وہ سامنے انے والا تھا!!

وہ میدان میں کھڑے سوچ رہا تھا جب نظر ارہاب پر پڑی

چلے ہاسپٹل!! ساحل اس کے پاس اتا بولا

نہیں میں ٹھیک ہوں گولی چھو کر گزری ہے!! ارحاب نے جواباً کہا تھا

دیکھیں اپ کو میرے ساتھ چلنا پڑے گا سر کا ارڈر ہے اپ کی پٹی ہوگی ویسے بھی گولی لگی ہے انفیکشن نہ ہو جائے کوئی بھی لاپرواہی نہیں کرنی چاہیے!! ساحل سنجیدگی سے بولا

تمہارے سر کی ایسی کی تیسی !! ارحاب دانت پیستا بولا

دیکھیں اپ میرے سامنے میرے سر کو ایسا کچھ نہیں بول سکتے!!ساحل نے جواباً کہا

میں بولوں گا کیا کر لو گے تم؟ اپنا کام کرو!! ارحاب سنجیدگی سے کہتا اپنی شرٹ جھاڑنے لگا گویا وہ خون نہیں مٹی ہو جسے وہ اپنی شرٹ سے جھاڑ رہا ہو!!

خون ارہا ہے تیزی سے مٹی نہیں ہے جسے اپ ایسے جھاڑ رہے ہیں!! ساحل اُسے دیکھ منہ بناتا بولا جب کے اک لمحے کیلئے ارحاب نے اُسے غور سے دیکھا تھا پتہ نہیں کیوں لیکن وہ جانا پہچانا لگ رہا تھا کوئی اپنا لگ رہا تھا اس کی باتیں اچھی لگ رہی تھی!!

چلے !! ساحل ارحاب کو دیکھ بولا جب ارحاب گہری سانس لیتا گاڑی میں بیٹھا

جس طرح تمہارا سر ضدی ہے اسی طرح تم بھی ہو!! ارحاب گاڑی میں بیٹھتا بولا

سر کے جیسا کوئی نہیں ہو سکتا وہ تو جو ایک بار کہہ دیتے تھے وہی کرتے ہیں!!ا ان کے ضدی پن کا مقابلہ کرنے والا شاید ہی دنیا میں کوئی پیدا ہوا ہو!! ساحل نے گاڑی سٹارٹ کی تھی لیکن کوئی نہیں جانتا تھا کے آریان شاہ سے بھی بڑی ضدی لڑکی مریم اریان شاہ 18 سال پہلے ہی پیدا ہو چکی ہے!!

اریان گاڑی سے اترتا تیزی سے اندر کی جانب بڑھا تھا!! زریام کی طبیعت خراب ہو رہی تھی یہ سوچ کر ہی عجیب سا محسوس ہو رہا تھا!!

اریان روم کے آگے رکا تھا جہاں سامنے ہی امیرہ بیگم انزل اور سکندر شاہ بیٹھے تھے!!

زریام کیسا ہے ؟؟ اریان کہتا اُس کے کمرے میں جھٹکے سے داخل ہوا تھا زریام کی سانسیں چل رہی تھی سب کچھ ویسا ہی تھا!!

کیا ہوا بچے اپ پریشان لگ رہے ہو!! امیرا بیگم اٹھ کے ائی تھی

زریام کی طبیعت خراب ہوئی تھی ؟ اریان نے زریام پر نظریں جمائے کہا

اللہ نہ کرے بچے !! ایسا کچھ نہیں ہوا!! امیرا بیگم نے جواب دیا جب کے اریان کو سارا معاملہ سمجھنے میں ایک لمحہ نہ لگا اریان نے غصے سے مٹھیاں بنائی!! اج تک ساحل نے ایسی کوئی حرکت نہیں کی تھی یہ اس کی پہلی غلطی تھی!!

کیا ہوا اریان !! سکندر شاہ بھی اٹھ کر آئے تھے!!

کچھ نہیں !! اریان جواباً کہتا زریام کی اور بڑھا تھا اریان زریام کے چہرے کو دیکھ رہا تھا!!

جلدی اٹھ جا بہت وقت ہو گیا ہے !!! اریان اُسے دیکھ نرمی سے کہتا پاس رکھے صوفے پر بیٹھا تھا !!

کچھ سوچتے ہوئے اُس نے ملازم کو کول ملای !!

اسلام علیکم صاحب !! کال اٹھاتے مقابل سے سلام کیا تھا

وعلیکم السلام!! موبائل مریم کے پاس پہنچواؤ!! کسی ملازمہ کے ہاتھ !! اریان نے سنجیدگی سے کہا جب آگے سے فوراً کام پر لگ جایا گیا !!

ملازمہ موبائل لیے مریم کے کمرے کی اور بڑھی سیڑھیاں چڑھتے اس نے مریم کے کمرے کا دروازہ بجایا

آجائے !! مریم نے اجازت دی جو ملازمہ دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی!!

سامنے بیڈ کا منظر دیکھو حیران ہوئی تھی کیونکہ مریم ٹیشو کا باکس ہاتھ میں لے کے بیٹھی تھی اور ہر منٹ میں ایک ٹشو نکال کر اپنی ناک صاف کرکے اک سائڈ پر رکھ رہی تھی جس سائیڈ وہ ٹشو لگ رہی تھی وہ ایک پہاڑ بن چکا تھا!! وہ مسلسل ایک کے بعد ایک ٹشو نکال کر اپنی اور انسوں صاف کرتی سائڈ میں رکھ رہی تھی!!

وہ بیڈ پر سیدھی بیٹھی بچو کی طرح انسوں بہا کر خود کی صاف کر رہی تھی !!

چھوٹی بی بی شاہ سائی کا فون ہے اپ سے بات کرنا چاہتے ہیں!! وہ نظریں جھکائے ادب سے بولی

اپنے شاہ سائی کو بولیں کہ مجھے ان سے بات نہیں کرنی!! مریم اپنے انسوں اپنے ہاتھوں سے رگڑتی ہوئی غصے سے بولی جبکہ موبائل سے سنتے اریان نے آنکھیں بند کرکے کھولیں تھی وہ لڑکی ہمیشہ اس کا ضبط آزماتی تھی!!

چھوٹی بی بی اس طرح مت کریں بات کر لیں!! وہ ادب سے بولی

میں نے کہا نا مجھے بات نہیں کرنی بولیں اُنہیں کے نہ مجھے ان سے بات کرنی ہے اور نہ مجھے ان کے ساتھ رہنا ہے!! مریم کا لہجہ مزید سخت تھا

اپ اچھی طرح جانتی ہیں شاہ سائی کو ایسا لہجہ نہیں پسند!! ملازمہ اُسے آگاہ کر رہی تھی

انہیں لہجہ کیسا پسند ہے کیسا نہیں اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا!! اپ جائے یہاں سے !! مریم غصے سے بولی اس کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا اور مقابل میں اس کی باتیں سنتے اریان کا دماغ بری طرح خراب ہو رہا تھا

اریان بہت مشکل سے ضبط کیے بیٹھا تھا!

لیکن اپ کو کیوں بات نہیں کرنی؟ ملازمہ نے نرمی سے پوچھا !!

کیونکہ مجھے ان کے ساتھ نہیں رہنا وہ بہت برے ہیں!! مریم موٹے موٹے انسو کے ساتھ بولی اب اُس کا لہجہ نرم پڑھ چکا تھا

چھوٹی بی بی شاہ سائی کی زندگی میں انے والی پہلی لڑکی اپ ہیں ان کی زندگی میں اپ سے پہلے کوئی بھی نہیں ایا!! اپ بہت خوش قسمت ہیں!! ملازمہ نے دھمی آواز میں کہا تھا تاکہ فون پر موجود اریان نا سنے

اچھی طرح بھی رہ سکتے تھے!! ہر وقت تو غصہ ان کی ناک پر رہتا ہے!! دل نہیں ہے ان میں بے رحم ہیں سفاک انسان !! میرے لالا کو مار دیا پھر بھی اتنے سکون سے بیٹھے ہیں !! میں ان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی!! مریم زوروں سے روئی تھی!!

ب۔بی بی جی شاہ سائی کو۔۔۔ابھی ملازمہ بتاتی ہے کہ اریان کال پر ہے جب مریم نے بات کاٹی

اپنے شاہ سائی کو بولے کہ مجھے ان سے کوئی بات نہیں کرنی اور انہیں بولیں کہ گھر انے کی ضرورت نہیں ہے اور میرے کمرے میں تو بالکل وہ قدم نہ رکھے!! ورنہ اچھا نہیں ہو گا میں اُنہیں تکیے سے بہت مارونگی!! مریم مزید ایک ٹشو نکال کر اپنی ناک صاف کرتے ہوئے بولی جبکہ اریان جو اپنے غصے کو ضبط کر رہا تھا اس کی بات پر بےاختیار اُس کی ہنسی چھوٹی تھی جب کے ملازمہ حیرت سے مریم کو دیکھ رہی تھی کیونکہ اج سے پہلے کبھی نے بھی کسی نے اس طرح اریان سے بات نہیں کی تھی اریان اتنا غصے والا تھا اسلئے ملازمہ کو بے یقینی ہورہی تھی کہ کیسے بنا ڈرے اس طرح اریان کو بول سکتی ہے کبھی کسی نے اس چیز کی ہمت نہیں کی تھی ملازمہ کے ہاتھ کانپ رہے تھے جس ہاتھ میں اس کا فون تھا!!

یہی سوچ کر کے اب مریم کا کیا ہو گا؟؟ جبکہ مقابل اس کی بات پر مسکرا رہا تھا یہ بات کیسے بتائی جاتی؟؟

چھوٹی ب۔بی بی پلز رک جائے !! ملازمہ نے اسے روکنا چاہا

اپ کانپ کیوں رہی ہے ؟ملازمہ کو کانپتے دیکھ مریم نے سونسو کرتے پوچھا

کیونکہ خوف سے اس کے ہاتھ واقعی کانپ رہے تھے!!

و وہ دراصل شاہ س۔۔وہ کہنے لگی تھی کہ ایک بار پھر مریم نے بات کاٹی

میں نے کہا نا مجھے آپ کے شاہ سائی سے کچھ بات نہیں کرنی !! اپ لوگ بھی بالکل بھی مت ڈرا کریں ان سے فضول میں سب کو ڈراتے ہیں اپنے غصے سے!! جب دیکھو ان کی انکھوں میں سنجیدگی پائی جاتی ہے جب دیکھو غصے سے بات کرتے ہیں کبھی انہوں نے مجھ سے پیار سے بات نہیں کی مجھ سے تو کیا کسی سے بھی نہیں کی جب بھی بولتے ہیں ہمیشہ سنجیدگی سے بولتے ہیں انکھوں میں ہمیشہ غصہ ہوتا ہے چہرے پر ہمیشہ سنجیدگی رہتی ہیں!! مسکرانے سے تو ان کا کبھی تعلق جیسے تھا ہی نہیں ہر وقت ڈانٹتے رہتے ہیں اپ لوگوں کو بھی ڈانٹتے ہوں گے نا ؟ان سے مت ڈریں!! مریم اک سانس میں اُنہیں دیکھ بولی جب کے ملازمہ نے حلق تر کیا تھا

ایسا نہیں ہے چھوٹی بی بی شاہ سائی ہمیں نہیں ڈانٹتے اور نہ ہی ڈراتے ہیں ہم میں سے کسی کو!! ملازمہ نے اسے سچ سے آگاہ کیا

کیوں سائیڈ لے رہی ہیں اپ ان کی؟؟ خبردار جو اپ نے ان کی سائیڈ لی تو! دیکھا نہیں کتنے سفاک انسان ہیں وہ!! سمجھ نہیں اتا ان کے اندر دل ہے بھی یا نہیں؟؟کیونکہ اگر دل

ہوتا تو تھوڑی سی تو رحم کرتے وہ کسی پر لیکن نہیں!! ان سے تو بے رحمی کے علاوہ کسی کی امید رکھی ہی نہیں جا سکتی!! مریم غصے سے ناک چڑھاتے بولی اس نے ایک اور ٹشو لینے کے لیے ٹشو باکس میں ہاتھ ڈالا جبکہ ٹشو باکس ختم ہو چکا تھا!!

مریم بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہوئی اور چینجنگ روم کے جانب بڑھی!! ملازمہ سٹل کھڑی تھی اس سے تو چلا بھی نہیں جا رہا تھا!! مریم اگلے لمحے ایک اور ٹشو کا باکس لے کر بیڈ پر بیٹھی !!

اپ اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہیں؟؟ہاں میں سمجھ گئی اپ کو اپ کے شاہ سائی نے ڈانٹا ہو گا !! وہ ہے ہی ظالم !! مریم غصے سے بولی

ن۔نہیں ایسا نہیں ہے مجھے شاہ سائی نے نہیں ڈانٹا!! ملازم نے ایک بار پھر حلق تر کیا تھا!!

ان کی سائیڈ مت لیں میرے سامنے تو بالکل مت لیں ڈونٹ وری میں ان کو نہیں بتاؤں گی!! میں اپ کو ایک طریقہ بتاتی ہوں جب بھی وہ اپ لوگوں میں سے کسی کو بھی غصے سے دیکھے نا تو الٹا اپ بھی انہیں گھورے اپ لوگ کمزور تھوڑی ہیں!! مریم اسے ایسے بتا رہی تھی جیسے بہت ضروری چیز سے آگاہ کر رہی ہو!!

شاہ سائیں کال پ۔۔۔

کال ا رہی ہے ان کے کٹ کر دیں!! مریم کہتی پانی کا گلاس تھام کر لبوں سے لگا گئی مریم ایک لمحے کے لیے بھی چپ نہیں ہوئی تھی ابھی پانی پی رہی تھی جب ملازمہ کو تھوڑا وقت ملا تھا!!

شاہ سائی کول پر ہیں !! ملازمہ نے اُسے آگاہ کیا تھا جب کے مریم جو پانی پی رہی تھی اک جھٹکے سے اُس کے منہ میں موجود پانی کسی فوّارے کی طرح ملازمہ کے اوپر ایا تھا!!

ملازمہ نے آنکھیں بند کی تھی مریم نے حیرت سے ملازمہ کو دیکھا تھا

ائی۔ایم سوری !! مریم نے ملازمہ کو دیکھا جس کے چہرے پر بھی پانی کی بوندیں تھی

کوئی بات نہیں چھوٹی بیوی فلحال اپ کو معافی شاہ سائیں سے مانگنی چاہیے!! وہ موبائل بیڈ پر رکھتی تیزی سے کمرے سے نکلتی چلی گئی جبکہ مریم بیڈ پر پڑا موبائل حیرت سے دیکھ رہی تھی!!

مریم نے پلو پر اپنی پکڑ مضبوط کی !!

ہمم اج پتہ چلا تم یہ سب سوچتی ہو میرے بارے میں!! آریان کی آواز موبائل سے ائی تھی جب کے اُس کی آواز پر مریم پیچھے کو کھسکی تھی مریم کی آنکھیں حیرت سے بند ہونے کو تیار نہیں تھی مریم نے پاس پڑا پلو تھاما اور اس میں اپنا چہرہ گھسایا !! کچھ لمحے بعد پلو میں اپنا چہرہ چھپائے وہ شدت سے چیخی تھی اس کی چیخ پیلو میں ہی دب چکی تھی!!

ی۔یہ کیا کر دیا میں نے ؟یعنی انہوں نے سب کچھ سن لیا یا اللہ مجھے بچائے !! مریم پلو میں گھسے بولی

اپنا چہرہ باہر نکالو!! اریان کو آواز فون سے ائی تھی جب کے مریم نے ایک جھٹکے سے اپنا چہرہ تکیے سے نکال کر ادھر ادھر دیکھا اریان ادھر کہیں پر بھی نہیں تھا اس کی اواز فون سے ارہی تھی تو اسے کیسے پتہ کہ اس کا چہرہ یہاں تھا؟

مریم حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی!!

ادھر ادھر دیکھنا بند کرو اور فون اٹھا کر کہاں سے لگاؤ!! اریان کی سنجیدہ اواز گونجی

یہ پکا کوئی بھوت ہے!! انہیں کیسے پتہ کہ میں ادھر ادھر دیکھ رہی ہوں؟؟ مریم نے کہتے دھیرے دھیرے کانپتے ہاتھوں سے موبائل اٹھایا جب کہ اریان جس کے موبائل سے اُس کے کمرے میں لگا کیمرا اٹیچ تھا اُسے کیمرے میں دیکھتے اُس نے فون کان سے لگایا تھا

ا۔آپ کو کیسے پتہ ؟ مریم نے ہمت سے پوچھا

میری نظر ہر وقت تم پر ہے!! اریان نے سنجیدگی سے کہا وہ صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے جب کے صوفے کے پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا

تو تم یہ سب سوچتی ہو میرے بارے میں؟گھر میں قدم نہ رکھوں ورنہ تم مجھے مارو گی؟؟سچ میں تم مارو گی مجھے؟ اریان نے مصنوعی حیرت سے پوچھا

ن۔نہیں !! میں تو مذاق کر رہی تھی!! مریم نے گہری سانس لیتے کہا

میرا اور تمہارا کون سا مذاق؟ اریان نے ابرو اٹھائے کہا

ہاں مذاق نہیں ہے لیکن پھر بھی میرا دل کر رہا تھا مذاق کرنے کا تو میں نے مذاق کر دیا!! مریم کو نہیں پتہ تھا وہ کیا بول رہی ہے جو اس کے دل میں ا رہا تھا وہ بول رہی تھی!!

یہ تمہارا دل فضول کاموں کے لیے تمہیں کیوں اکسا رہا ہے؟اپنے دل کو سمجھاؤ کہ سدھر جائے !! اریان نے سنجیدگی سے کہا

میرا دل میری مرضی اپ کو کیا ہوا ہے؟ مریم اگلے لمحے غصے سے بولی

تمہارا دل میرے بارے میں باتیں کر رہا ہے تو مجھے کچھ کیوں نہیں ہو گا؟ مجھے تو اج پتہ چلا تم یہ سب سوچتی ہو میرے بارے میں!! تمہارا دماغ مکمل خراب ہو چکا ہے اس کو درست کرو تم!! اریان نے اپنے ہر لفظ پر زور دیا تھا

جو بھی ہو یہ سچ ہے سچائی تو ہمیشہ کڑوی ہوتی ہے اب اپ کو بھی سچائی کڑوی لگ رہی ہے تو میں کیا کروں!! مریم نے کندھے اچکائے

تم بہت نہیں بولنے لگی اج کل؟ اریان نے سامنے نظریں جمائے کہا

اپ کی بات کا جواب دے رہی ہوں!! مریم نے بھی سنجیدگی سے کہا جب کے اپنے موبائل میں مریم کے سنجیدہ چہرے کو دیکھتے اریان نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی سنجید ا چہرے میں مریم کو دیکھ اسے ہنسی ا رہی تھی مریم کیوٹ فیس میں ہی اچھی لگتی تھی یا یوں کہو کہ سنجیدگی اریان کو اس کے چہرے پر اچھی نہیں لگ رہی تھی!!!

سنجیدگی تمہارے لیے نہیں بنی یہ کام میرا ہے مجھے ہی کرنے دو!! اریان نے گہرا سانس بھرے کہا جب کہ مریم نے حیرت سے پھر سے ادھر ادھر دیکھا تھا مریم بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی اس نے باتھ روم میں دیکھا چینجنگ روم میں دیکھا ہر جگہ دیکھا حد تک وہ بالکنی میں بھی دیکھ ائی لیکن اریان کہیں نہیں تھا!! جبکہ کیمرے میں اسے خود کو تلاش کرتے دیکھ اریان مسلسل اپنی ہنسی دبا رہا تھا مریم کے چہرے پر پریشانی کوئی بھی دیکھ سکتا تھا اریان کو کیسے اس کی ہر حرکت کا پتہ چل رہا تھا یہی سوچ کر اس کی ننھی سی جان ادھی ہو رہی تھی!!

نہیں ہوں میں وہاں مت ڈھونڈو مجھے!! اریان کی آواز پر مریم جو بالکنی کو چیک کر رہی تھی اس کی ہلچل رکی تھی

ی۔یہ کیا بول رہے ہیں اپ؟؟ اپ کو کس نے کہا کہ میں اپ کو ڈھونڈ رہی ہوں؟؟اپنا لہجہ مضبوط بناتے مریم نے سنجیدگی سے کہا جبکہ دل میں اسے بے حد ڈر لگ رہا تھا

تو کیا تم مجھے نہیں ڈھونڈ رہی؟ اریان نے ایبرو اٹھائے کہا

نہیں میں اپ کو نہیں ڈھونڈ رہی اور میں کیوں ڈھونڈوں گی اپ کو؟ مریم نے سوالیہ نظروں سے پوچھا وہ یہ تو سمجھ چکی تھی کہ وہ جو جو کر رہی ہے ریان کو اس چیز کا پتہ چل رہا ہے اب کیسے پتہ چل رہا ہے وہ یہ چیز نہیں جانتی تھی!!

اسلئے اکڑ سے اکر بیڈ پر بیٹھی اندر کی حالت تو رب جانتا تھا!!

اپ فون رکھیں مجھے رونا ہے!! مریم نے آرڈر دیا تھا جب کے اُس کی بات پر اریان نے حیرت سے فون کو دیکھا تھا

کیا کہا تم نے ؟؟اریان کو لگا اس نے کچھ غلط سنا ہے

میں نے کہا فون رکھیں مجھے رونا ہے!! مریم نے اپنی بات پھر دہرائی تھی

اریان حیرت سے فون کو دیکھ رہا تھا وہ لڑکی واقعی ہی بالکل الگ تھی!!

جلدی رکھیں فون مجھے رونا ارہا ہے اور مجھے رونا ہے!! مریم نے۔غصے سے کہا جب کے اریان نے فون بند کیا اور کیمرہ کھولتے موبائل اپنے سامنے کیا!!

فون کٹ ہوتے ہی مریم کا چہرہ رونے والا بنا تھا اور اگلے لمحے اس کی انکھوں سے تیزی سے انسو بہہ رہے تھے!! دوبارہ ٹشو کا باکس اپنی گود میں رکھیں وہ ایک کے بعد ایک ٹشو نکال کر اپنے انسو بوجھ رہی تھی تو کبھی نہ اپ پہنچ رہی تھی ایک پہاڑ تو پہلے بنا ہوا تھا

دوسرا پہاڑ بھی تیار ہو رہا تھا جبکہ اریان حیرت سے اُسے دیکھ رہا تھا اس کا ہر عمل ہی حیرت کا باز بنتا تھا!!

خیر مزید ایک دو گھنٹے گزرے تھے اریان صوفے پر بیٹھا سامنے دیکھ رہا تھا جب اچانک زریام کے ٹرپ لگے ہاتھوں نے حرکت لی!!

زریام !! اریان اٹھ کر اُس کے پاس ایا تھا اس نے دھیرے دھیرے اپنی انکھیں کھولنا شروع کی!! اسے آنکھیں کھولنے میں تھوڑی مشکل ہو رہی تھی لیکن جلد وہ اپنے کام میں کامیاب ہو چکا تھا

اس نے اپنی انکھیں کھول کر اریان کو دیکھا جو اس کے پاس موجود اسے ہی دیکھ رہا تھا!!

ل۔لالا !! زریام نے لفظ ادا کیا

ہاں!! کیسا ہے تُو ؟ اریان نے اُسے دیکھ کہا جب زریام نے چہرے پر لگا اکسیجن ماکس اتارنا چاہا

مت کرو زریام !!اریان نے اُس کا ہاتھ روکا جب زریام نے ہاتھ روکا اسے ابھی بھی پوری طرح ہوش نہیں ایا تھا!!

میرا بچا !! کمرے میں داخل ہوتی امیرا بیگم سامنے زریام کو دیکھ تڑپ کر اگے ائی تھی!!

زریام نے نظریں دائیں جانب گھمائے انہیں دیکھا تھا جب کے امیرہ بیگم زریام کے پاس اتی اُس کا چہرہ ہاتھ میں تھامے آنکھوں میں انسوؤں کے ساتھ تڑپ لیے اسے دیکھ رہی تھی!!

میں ٹھک ہُوں ماما۔۔۔زریام نے بمشکل کہا تھا بولنے کی وجہ سے اس کے سینے پر کھینچاؤ پڑھا تھا

امیرا بیگم نے زریام کی پیشانی چومی تھی اگلے لمحے ڈاکٹر بھی اچکے تھے!! وہ زریام کے پاس اتے اُسے چیک کرنے لگے !!

جب کے آریان کے دل کو اب سکون ایا تھا وہ باہر نکلا !!

ادا کو ہوش آگیا اریان؟ انزل میں اریان کو دیکھ کہا جب اریان نے سر کو خم دیا !!

شکر ہے اللہ کا!! انزل نے مسکرا کر کہا تھا

کائزل پورے گھر میں سب کو ڈھونڈ رہی تھی لیکن گھر میں سوائے ملازم کے اور کوئی بھی موجود نہ تھا چچی اور پھپھو سائیں کسی کام سے ملنے دوسرے گاؤں گئی تھی اس لیے شاہ حویلی بالکل خالی خالی لگ رہی تھی!!

کائزل پریشان ہو چکی تھی بالکل سوچتے ہوئے اس نے مریم کے کمرے کا رخ لیا اس نے دروازہ نوک کیا تھا

کون؟ مریم نے بیڈ پر بیٹھے بیٹھے ہی پوچھا مریم کا رونا ختم ہو چکا تھا وہ سب کچھ سمیٹ چکی تھی ڈسک بین پوری ٹیشو سے بھر چکی تھی !!

میں ہوں مریم!! کائزل نے اواز لگاتے پوچھا جب مریم فوراً اپنی آنکھیں صاف کرتی ریلیکس ہوئی پھر دروازہ کو جانب بڑھی !!

مریم نے دروازہ کھولا تھا!!

اجاؤ کائزل !! مریم مسکرانے کی کوشش کرتی بولی جب کائزل اندر ائی تھی

مریم کیا تمہیں پتہ ہے کہ سب کدھر ہیں کوئی بھی نہیں ہے آن کا کمرہ بھی خالی ہے !! مما بھی کمرے میں نہیں ہے؟ کائزل مریم کو دیکھ بولی جب مریم نے بتانے کے لیے منہ کھولا لیکن کچھ سوچتے ہوئے وہ بولتے بولتے رکی!!

ادا کی طبیت ٹھک نہیں تھی اس لیے سب ہاسپٹل ہیں!! مریم نے اُسے دیکھ کہا

کیا مطلب آن کی؟ اچانک اس کے چہرے کی رنگت اڑی تھی جب مریم نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا

ک۔کیا ہوا آن کو؟اچانک اس کے چہرے پر گھبراہٹ نے جگہ لی تھی

ریلیکس کائزل کچھ نہیں ہوا بس تھوڑی سی طبیعت خراب تھی! اسے حد سے زیادہ پریشان ہوتا دیکھ مریم نے اس کا ہاتھ تھاما اور شکر ادا کیا کہ اس نے گولی لگنے کا کائزل کو نہیں بتایا

مریم پلیز مجھے آن سے بات کروادیں آپ!! کائزل اُسے دیکھ بولی

میرے پاس فون نہیں ہے! مریم نے اُسے آگاہ کیا

مما کا فون ہیں میں ابھی کمرے میں گئی تھی تو میں نے دیکھا ان کا فون وہیں رکھا ہے اؤ ان کے موبائل سے کال کرتے ہیں!! کائزل پریشانی سے کہتی کمرے سے باہر نکلی جب کہ مریم بھی اس کے پیچھے ہی بڑھی تھی

کائزل نے بھاگتے ہوئے امیرہ بیگم کے کمرے کا دروازہ کھولا بیڈ پر پڑا ان کا موبائل اٹھایا امیرا بیگم کے موبائل کا پاسورڈ سب کو پتہ تھا کائزل مریم سب کو کائزّل نے موبائل مریم کو تھمایا جب مریم نے اریان کو کال ملائی کیونکہ وہ جانتی تھی زریام کا موبائل اس وقت اس کے پاس نہیں ہو گا!!

اریان جو ڈاکٹر سے کچھ بات کر رہا تھا فون بجنے کی اواز پر اریان نے اپنا موبائل سامنے کیا

امی جان کا نام دیکھ اریان حیران ہوا تھا کیونکہ امیرہ بیگم تو اس کے سامنے بیٹھی تھی!!

اریان نے فون اٹھاتے اپنے کان سے لگایا

ہیلو!! مریم کی آواز سنائی دی

ہمم بولو!! اریان نے جواباً کہا تھوڑی حیرت بھی ہوئی تھی

کائزل کو ادا سے کچھ بات کرنی ہے اگر انہیں ہوش اگیا ہے تو بات کروا دیں وہ پریشان ہو رہی ہے!! مریم نے اگے کو اتے دھیرے اواز میں کہا تاکہ کائزل نا سن پاے !!

ٹھک ہے !! اریان نے کہتے فون زریام کو پکڑایا جب کہ دوسری جانب مریم نے کائزل کو فون دیا تھا

ہ۔ہیلو آن!! کیسے ہے اپ ؟اپ کی طبیعت کیسی ہے؟؟ کائزل کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی

کائزل کی اواز میں گھبراہٹ محسوس کرتے زریام نے اپنے چہرے سے اکسیجن ماکس اتارا وہ ٹھیک سے سانس لے پارہا تھا!!

م۔میں ٹھک ہُوں کائزل!! زریام نے جواباً کہا اس کی بوجل اواز سن کر کائزل کا دل زورو سے دھڑکا تھا اسے پتہ تھا کہ مقابل ٹھیک نہیں ہے

آن !! اپ اپنی اواز سے بالکل بھی ٹھیک نہیں لگ رہے کیا ہوا ہے اپ کو؟؟اپ گھر کب ائیں گے؟ کائزل نے مزید سوال کیے تھے

م۔میں کچھ وقت میں اجاؤنگا اور میں بالکل ٹھیک ہوں کائزل پریشان مت ہو!! زریام اس کی پریشانی کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو کہ کافی بڑھ چکی تھی

ڈاکٹر نے زریام کو زیادہ بولنے سے منع کیا تھا کیونکہ وہ جب بھی بول رہا تھا اس کے سینے پر کھنچاؤ پڑ رہا ہے جو کہ یقینا ٹھیک نہیں تھا!!

م۔میں گھر اکر اپ سے بات کرتا ہوں!! امیرا بیگم کے اشارے پر زریام نے دھیرے سے کہا جب اس نے فوراً حامی بھری زریام نے فون اریان کو تھمایا تھا!!

چلو حورین !! ایلسا حرین کے کمرے میں داخل ہوتی اسے دیکھ بولی جو ریڈی ہو کر خاموشی سے بیٹھی تھی

ارحاب کہا ہیں ؟ حورین نے فوراً پوچھا تھا وہ کب سے ارحاب کا انتظار کر رہی تھی!!

سر کسی کام سے باہر گئے ہوئے ہیں وہ ڈائریکٹ گھر اجائیں گے تم چلو!! ایلسا اُس کے پاس اتی بولی ارحاب کو گولی لگی تھی اس لیے ارحاب نے سب کو فون کر کے بول دیا تھا کہ حورین کو لے کر چلی جائے !!

ایلسا کی بات پر حرین کا چہرہ اترا تھا اسے لگا تھا ارحاب آئیگا خیر حورین کھڑی ہوئی اپنی شال اٹھاتے وہ ایلسا کے ساتھ باہر نکلی

رکو ایلسا میں اتی ہُوں لالا سے مل کر ! حورین اُسے کہتی اگے کو بڑھی تھی اس کے پیروں میں شدید تکلیف ہو رہی تھی اس سے چلا نہیں جا رہا تھا لیکن پھر بھی اسے زریام سے ملا تھا!!

حورین تمہارے پاؤں پر بہت گہری چوٹ ائی ہے تم چل نہیں سکو گی!! ایلسا نے اُسے دیکھ کہا

میں ٹھیک ہوں!! وہ یہ کہتی اگے جو بڑی تھی جب کہ ہر ایک قدم پر ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی بے دردی سے اس کے پاؤں میں چھریاں چلا رہا ہے لیکن اسے اپنی تکلیف کی فکر کہاں تھی؟

ایلسا بھی اس کے پیچھے ہی تھی کچھ دیر پہلے حورین زریام کو دیکھ کر جا چکی تھی لیکن تب زریام کو ہوش نہیں ایا تھا اس لیے وہ اب ملنے جا رہی تھی اسے نہیں پتہ تھا کہ زریام کو اب ہوش آچکا ہیں !!

اس دوران ساحل واپس آچکا تھا اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی اریان سے نظریں ملانے کی اریان کی نظروں میں سبیل اب تک نہیں ایا تھا جیسے ہی اریان باہر ارہا تھا وہ ادھر ادھر نکلے جا رہا تھا کیونکہ اس نے زندگی میں پہلی بار اریان سے جھوٹ بولا تھا!!

حرین زریام کے کمرے تک پہنچی دروازہ کھولتے وہ اندر داخل ہوئی تھی سامنے ہی زریام کے ساتھ امیرا بیگم بیٹھی تھی جب کہ اریان کسی سے فون پر بات کر رہا تھا!!

لالا !! حورین نے زریام کو دیکھ بھرائی اواز میں کہا جب کہ زریام جس کے انکھیں بند تھیں حورین کی اواز پر زریام کی آنکھیں بے اختیار کھلی تھی !! یہ اواز تو سننے کے لیے کتنے عرصے تڑپے تھے سب !! زریام کی آنکھوں میں بے یقینی نے بسیرا کیا تھا

زرٹائم نے دھیرے سے گردن گھمائے حورین دیکھا جہاں حرین بھرائی انکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی یہ سب اسان نہیں تھا اتنی جلدی یقین کر پانا بے حد مشکل تھا!

حورین تیزی سے اُس کے پاس ائی تھی !!

ل۔لالا کیسے ہیں اپ ؟اپ کی طبیعت کیسی ہے؟ حورین کی آنکھ سے اک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا

حورین نے زریام کا ہاتھ تھاما جب کے زریام کو کچھ دیر میں یقین انا شروع ہو چکا تھا!! زریام کے لب دھیما سا مسکرائے تھے زریام نے اپنا بازو دھیرے سے کھولا یہ کرتے ہوئے تکلیف کی لہر اس کے سینے میں دوڑی تھی کیونکہ ڈاکٹر نے بالکل ہاتھ ہلانے سے منع کیا تھا!! لیکن ابھی اسے اپنی تکلیف کی فکر نہیں تھی!!

حورین جھٹکے سے اُس کے سینے سے لگی تھی زریام نے ڈرپ لگا ہاتھ اُس کے بالوں پر پھیرا تھا حرین کی انکھوں سے ایک کے بعد ایک انسو ٹوٹ گیا نیچے گر رہا تھا زریام کے سینے سے لگنے کی دیر تھی جب اس کے انسوؤں میں روانگی ہوئی تھی!!

زریام شفقت سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا؛!

کیسا ہے میرا بچا !! زریام نے اُسے دیکھ کہا تھا

م۔میں ٹھک ہُوں لالا آپ کیسے ہیں؟ حرین نرمی سے اس کے سینے سے چہرہ اٹھاتی بولی کیونکہ اسے پتہ تھا کہ ذریام کو گولی لگی ہے اور اسے تکلیف ہو رہی ہو گی!!

میں بھی ٹھک !! زریام نے اُسے دیکھ کہا زریام کے لبوں پر مسکراہٹ تھی!!

کہا تھی بچے !! زریام نے اُسے دیکھ کہا

لالا میں اپ کو سب بتاؤں گی لیکن ابھی وقت ان سب باتوں کا نہیں ہے!! ک اپ کی طبیعت بہت خراب ہے اپ کو ارام کی ضرورت ہے!! حورین اسے اسٹریس نہیں دینا چاہتی تھی اور وہ جانتی تھی کہ اس کی زندگی کی کہانی اتنی تلخ ہے کے زریام نے پریشانی سر پر سوار کرنی تھی کیونکہ ارہاب اس کا بھی بہت اچھا دوست تھا؛!

اب مت جانا کہی!! زریام اُسے دیکھ بولا

لالا میں ابھی تو جا رہی ہوں لیکن میں واپس پھر اؤں گی !! حورین زریام کے چہرے پر ہاتھ رکھ بولی

کہا بچے ؟ زریام نے اُسے دیکھ کہا

ابھی کے لیے اتنا جان لیں لالا کے میری شادی ہو چکی ہے!! حورین نے آنکھیں بند کر کے کھولی تھی جب کے اُس کی بات پر زریام نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا!!

زریام کی انکھوں میں بے یقینی دیکھ حورین کی آنکھ سے مزید ایک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا!!

لالا اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے!! حورین نے اذیت سے کہا

شششش!! میں نے کب کہا بچے کہ اپ کی غلطی ہو گی؟ میں جانتا ہوں اس میں میرے بچے کی کوئی غلطی نہیں !! بے یقینی تو اس بات پر ہے کہ ابھی اپ بہت چھوٹی ہو شادی کی عمر نہیں تھی یہ!! زریام اُسے دیکھ بولا

شاید اللہ کو یہی منظور تھا!! حورین میں اپنے انسوں صاف کیے تھے جب جب وہ اپنے بھائیوں کو دیکھتی تھی خود پر اندھا یقین رکھتے ہوئے وہ خود کو دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی سمجھتی تھی اس کی ساری محرومیوں کا انعام اس کے بھائی تھے!!

حورین چلے ؟؟ ایلسا نے اسے دیکھ کہا نظر اس کے پیر پر تھی جہاں زور پڑنے کی وجہ سے خون نکلنا شروع ہو چکا تھا کھڑے رہنے پر بھی اس کے پاؤں پر بے حد تکلیف ہو رہی تھی جب کر سر پر لگی چوٹ سے اسے مسلسل اپنا سر گھومتا ہوا دکھائی دے رہا تھا!!

لالا اب مجھے جانا ہو گا !! حورین اپنے انسوں صاف کیے زریام کو دیکھ مسکرا کر بولی

دوبارہ ضرور انا میں تم سے باتیں کرنا چاہتا ہوں!! زریام اُسے دیکھ بولا جب حورین نے مسکرا کر اسباب میں سے نہیں ہلایا

حرین اگے بڑھتی اریان کے سینے سے لگے!! پھر امیرا بیگم سے ملتی وہ دھیرے دھیرے قدم دروازے سے باہر نکلنے لگی لیکن اس نے ایک قدم پہلے رک گئے چہرہ گھمائے پیچھے دیکھا جہاں سب اسے ہی دیکھ رہے تھے اس کا بالکل دل نہیں کر رہا تھا اپنے لالا اور اپنی ماں کو چھوڑ کر جانے کا!! لیکن اس کی مجبوری تھی اُسے یہ کرنا ضروری تھا ایک بار اپنے لال کو دیکھنے کے بعد اس سے دور نہیں رہا جا سکتا تھا لیکن قسمت بھی بڑی ظالم تھی!!

حورین شدت سے اپنی بے بسی پر رونا چاہتی تھی لیکن وہ بھی یہاں رو نہیں سکتی تھی حورین واپس سامنے کی جانب متوجہ ہوتی دروازے سے باہر نکلی جب نظر سکندر شاہ اور انزل پر پڑی جو بینچ پر بیٹھے تھے

سکندر شاہ کے اندر نہ جانے کی وجہ تو کوئی نہیں جانتا تھا لیکن انزل اندر اس لیے نہیں گئی تھی کیونکہ وہ سکندر شاہ کے ساتھ بیٹھی تھی!!

جارہی ہو؟ سکندر شاہ کی اواز پر اس کے قدم رکے

جی !! حورین نے جواباً کہا

ابھی وہ مزید کچھ کہتے جب حورین وہاں سے نکلتی چلی گئی !!

جاتے جاتے بھی اس کی انکھوں سے انسو ٹوٹ کر گر رہے تھے!!

کائزل تماری بات ہوئی ہے نا ادا سائی سے ؟ وہ بالکل ٹھیک ہے وہ بہت جلد اجائیں گے تم یہاں بیٹھو یہ تمہارے لیے ملک شیک بنا کر لاتی ہوں!! وہ دونوں اس وقت کائزل کے روم میں موجود تھے جب مریم اسے پریشان دیکھ کہتی اس کے کمرے سے باہر نکلی اور بھاگتے ہوئے کچن کی جانب بڑھی ہمیشہ کی طرح وہ اندھا دھند بھاگتے ہوئے جا رہی تھی!!

کچن تک پہنچتے اس نے جلدی جلدی ملک شیک بنانا شروع کیا!! مریم کو بس ایک چیز بنانا اتی تھی وہ تھا ملک شیک!! اسے اپنے ہاتھوں کا ملک شیک بے حد پسند تھا!! کچھ ہی دیر میں مریم دو کپ ملک شیک بنا چکی تھی!!

یہ پی کر کائزل کا موڈ اک دم فریش ہوجائیگا !! مریم مسکرا کر کہتی دونوں کپ ٹرے میں رکھتی باہر نکلی !!

وہ اب خوش تھی کیونکہ زریام کو ہوش اچکا تھا!!

مریم اب بھی جلدی جلدی اگے کو بڑھ رہی تھی گویا اس کی ٹرین چھوٹ رہی ہو ہاتھ میں پکڑے کپ میں ملک شیک ادھر ادھر جھول رہا تھا!!

مریم تیزی سے آگے کو بڑھ رہی تھی نظریں سامنے ہونے کے بجائے ملک شیک پر تھی جنہیں وہ گرنے سے بچا رہی تھی!!

اہ!! ایک چیخ کے ساتھ وہ پیچھے کو لڑکڑائی تھی تھی اس کے ہاتھ سے دونوں ملک شیک چھوٹ کر زمین بوس ہوئے تھے کیونکہ اس کو ٹکر بری طرح سامنے موجود شخص سے ہوئی تھی!!

ابھی وہ بری طرح گرتی جب سامنے موجود شخص اُس کا ہاتھ تھام چکا تھا!! مریم میں آنکھیں کس کر بند کی ہوئی تھی خود کو محفوظ محسوس کرتے ہیں مریم نے دھیرے دھیرے اپنی انکھیں کھولی وہ اب بھی ایسے ہی ادھی زمین پر لٹکی تھی اور اس کا ہاتھ مقابل کے ہاتھ میں تھا جس نے اسے گرنے سے بچا رکھا تھا!!

مریم آنکھیں کھول کر جھٹکے سے سیدھی ہوئی !! سامنے نظر گئی اک خوبصورت نوجوان جس کی عمر 26 سے 27 سال تھی سفید شفاف رنگت وہ بلیک قمیض شلوار میں ملبوس انکھوں پر کالے چشمے لگائے ہاتھ میں گھڑی پہنے اُس کا ہاتھ تھامے کھڑا تھا

مریم نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوایا!! مریم نے اگلے لمحے زمین کو دیکھا تھا جہاں اس کے اتنی محنت سے بنائے گئے ملک شیک پانی کی طرح بہے پڑے تھے!!

یا اللہ ! اپ اندھے ہیں اپ دیکھ کر نہیں چل سکتے؟؟ اگلے لمحے مریم اُس خوبرو نوجوان کی جانب متوجہ ہوتی غصے سے اونچی اواز میں بولی غصہ اسے سچ میں بہت ایا تھا!! اُس کا چہرہ غصے سے پھول گیا تھا جبکہ مقابلہ ہنوس اسے دیکھ رہا تھا!

ہیلو؟ اب کچھ بولیں گے اپ ؟میرا ملک شیک گرا دیا ہیں اپ سے ؟اپ کے پاس آنکھیں ہے بھی یا نہیں؟؟مریم غصے سے بولی اسے یہ بھی نہیں پتا تھا کہ وہ کیا بول رہی ہے

میں فون پر بات کرتا ہوا آرہا مس اپ ہی تیزی سے بھاگتے ہوئے ا رہی تھی!! اُس نے آنکھوں سے چشمہ ہٹاتے کہا!!

اُس کی آنکھیں سرمئی تھی نہایت گہری بالکل کانچ جیسی !!

میری مرضی میں بھاگتے ہوئے اؤں نہ یا نے آؤں سوال یہ ہے کہ اپ نے میرا ملک شیک گرا دیا جو کہ میں نے بہت محنت سے بنایا تھا!! مریم دانت پیستے ہوئے بولی جب کے مقابل اُس کی جھیل جیسی آنکھیں دیکھ رہا تھا جس میں غصہ بھرا تھا غلطی مریم کی تھی کیونکہ وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی ا رہی تھی لیکن وہ مریم ہی کیا جو اپنی غلطی تسلیم کر لے!!

ائی ایم سوری !! مقابل نے بنا غلطی کی سوری کہا تھا

کیا سوری؟اپ کے سوری سے میرا ملک شیک واپس اجائے گا ذرا دیکھیں زمین پر!! مریم غصے سے بولی اُس کا بس نہیں چل رہا تھا سامنے موجود شخص کو اپنے ہاتھوں سے گولی مار دیتی!!

لگتا ہے اپ بہت غصے والی ہیں بٹ ائی ایم سوری!! مجھے نہیں پتا تھا غلطی ہو گئی مجھ سے اور میں معذرت خواہ ہوں!! وہ اُسے دیکھ نرمی سے بولا اس کی اواز نہایت پر کوشش تھی اور وہ بہت نرمی سے بات کر رہا تھا وہ اریان جتنا ہینڈسم اور خوبصورت تو نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ بے حد خوبصورت تھا ایک اچھی پرسنلٹی کے ساتھ وہ کھڑا تھا!!

اسے دیکھتے لڑکیوں کی دھڑکنے تیز ہوسکتی تھی وہ خود کی جانب متوجہ کرنے کا ہنر رکھتا تھا!!

وہ جتنا بھی خوبصورت ہو مریم کو ذرا سا فرق نہیں پڑا تھا!! کیونکہ مریم کوئی عام لڑکی نہیں تھی!!

حد ہو گئی ہے یا نہیں دوسروں کی محنت پر پانی پھیر کر سوری کہہ لو!! مریم غصے سے بولی

اسیہ بی!! مریم نے اُس شخص کو غصے سے دیکھتے آواز لگائی جب کچن سے اسیہ بی تیزی سے ائی اسیہ بی کی عمر اتنی نہیں تھی لیکن پھر بھی سب انہیں "بی" کہہ کر بلاتے تھے!!

جی چھوٹی بی بی!! وہ فوراً مریم کے پاس اتی بولی جب ان کی نظر زمین پر پڑے ملک شیک پر پڑی

میں صاف کر دیتی ہوں!! وہ فوراً کہتی اپنے کام پر لگی تھی!!

عجیب لوگ سارا موڈ خراب کر دیا!! مریم بڑبڑا کر کہتی اب اگے کو بڑھی تھی!! جب کچھ سوچتے ہوئے ایک جھٹکے سے اس کے قدم رکے تھے وہ جھٹکے سے پیچھے مڑی! جبکہ پیچھے کھڑا شخص اسے ہی دیکھ رہا تھا!!

ایک منٹ؟اپ ہیں کون ؟؟ اور یہاں کیا کر رہے ہیں؟ مریم کو اچانک یاد آیا تھا جب وہ اُس کے مقابل کھڑے ہوکر پوچھنے لگی !!

اپ کو اندر کیسے انے دیا گارڈز نے ؟کسی کے بھی گھر میں یوہی منہ اٹھا کر اپ اجاتے ہیں؟؟مریم کو اس وقت غصہ اتنا تھا کہ اس کے دل میں جو ا رہا تھا وہ بولتے جا رہی تھی جبکہ مقابل کے چہرے پر ایک پل تک نہیں ایا تھا وہ خاموشی سے اس کی باتیں سن رہا تھا!!

میں بہت معذرت خواہ ہوں اپ کا ملک شیک برباد کرنے کے لیے اگر اپ کہیں تو میں باہر سے منگوا دوں؟ اس نے اس بات کا جواب دینے کے بجائے اس سے دوبارہ معافی مانگی!!

کوئی ضرورت نہیں ہے!! بہت شکریہ!! مریم غصے سے بولی جب کے مقابل ہنوز اُس کی خوبصورت انکھوں کو دیکھ رہا تھا!!

جس طرح اب مجھے ہو رہے ہیں اگر اتے وقت نظر دیکھ لیتے اپ تو میرا ملک شیک برباد نہ ہوتا!! مریم تنزیہ لہجے میں بولی وہ ایک کے بعد ایک طنز مار رہی تھی جبکہ مقابل نظریں جھکا چکا تھا!!

جائیں یہاں سے!! اور ائندہ کسی کے بھی گھر میں بغیر پوچھے نہیں گھسنا چاہیے!! مریم اُسے دیکھ بولی مقابل کچھ بھی نہیں بول رہا تھا حد تک یہ بھی نہیں بتا رہا تھا کہ وہ کون ہے!؟

نہیں جائینگے ؟ رکے !! مریم اسے وہیں ڈھیٹوں کی طرح کھڑی دیکھ غصے سے حویلی کہ گیٹ پر ائی تھی سر پر دوپٹہ درست کرتے اس نے باہر دیکھا جہاں پورچ میں بہت سے گارڈ کھڑے تھے !!

جب کہ پورچ کے ختم ہونے پر جو مین گیٹ اتا تھا اس کے باہر بھی بہت سے گارڈ تھے!!

انتل چاچا!!مریم نے تھوڑا سا چہرہ دروازے سے باہر نکالتے انہیں پکارا

جی چھوٹی بی بی!! وہ فورا اگے تھے

اندر ائیں ذرا!! مریم غصے سے کہتی واپس ہول میں ائی جہاں وہ خوبرو نوجوان اب تک کھڑا تھا!!

یہ اندر کیسے آئے ؟ اپ نے کیسے انے دیا اندر؟ کوئی بھی منہ اٹھا کر گھر ائے گا اور اپ اسے اندر انے دیں گے؟ اپ اچھے سے جانتے ہیں اج سے پہلے ہم نے انہیں کبھی نہیں

دیکھا پھر بھی اپ نے ان کو انے دیا !! حالانکہ اپ جانتے ہیں کہ حویلی میں اس وقت کوئی بھی موجود نہیں ہے!!! مریم اُنہیں دیکھ بولی

چھوٹی بی بی ی۔۔۔گارڈ کچھ کہنے لگا تھا جب خوبرو نوجوان نے روکا!!

کیوں روکا اپ نے انہیں؟بتانے دیں انہیں!! اُس کے روکنے پر مریم کا غصہ مزید ساتھوی اسمان پر پہنچا تھا!!

انتل چاچا انہیں باہر نکالے اور اگر نہیں جائیں تو دھکے دے کر نکالیں میرا ملک شیک گرا دیا اس کے بعد بھی اتنے پر سکون سے کھڑے ہیں!! مریم غصے سے کہتی اب اپنے کمرے اور بڑھی تھی جب کے مریم کی پشت جب تک غائب نا ہوئی تب تک اُس خوبرو نوجوان نے اُسے دیکھا تھا !!

مریم غصے میں کافی بدتمیزی کر چکی تھی لیکن مقابل کی پیشانی پر ایک بل تک نہ ایا تھا!! وہ اتنے غصے میں کیا کیا بول چکی تھی اسے خود بھی نہیں پتہ تھا بس ایک صدمہ تھا جو اتنی محنت سے بنائے گئے ملک شیک کا تھا!!

لالا مجھے گھر جانا ہے !! زریام اٹھ کر بیٹھا تھا جب وہ اریان کو دیکھ بولا

ایک دو دن میں ہو جائے گی چھٹی تیرے گولی لگی ہے زریام !! اریان اُسے دیکھ بولا

لالا میں مزید نہیں رہ سکتا اپ کو پتہ ہے نا مجھے ہاسپٹل سے گھبراہٹ ہوتی ہے پلیز گھر چلیں میں بالکل ٹھیک ہوں!! زریام اریان کو دیکھ بولا اُسے بچپن سے ہی ہاسپٹل سے گھبراہٹ ہوتی تھی

لیکن بچے!! امیرا بیگم نے کچھ بولنا چاہا

گولی سے تو کچھ نہیں ہوا لیکن اگر مزید یہاں رہا تو گھبراہٹ سے مجھے ضرور کچھ ہو جائے گا!! ذریام انہیں دیکھ بولا اسے واقعی بے حد گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی!!

لالا پلز مجھے گھر جانا ہے!! زریام اریان کو دیکھ بولا جب اریان نے گہرا سانس بھرا

ٹھیک ہے کرتا ہوں ڈاکٹر سے بات !! اریان اُسے دیکھ بولا اتفاق سے ڈاکٹر اسی وقت کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ انجیکشن کا وقت ہو چکا تھا جو زریام کو دینا تھا!!

ڈاکٹر ہم زریام کو گھر لے جانا چاہتے ہیں!! اریان ڈاکٹر کو دیکھ بولا

اگر اپ لوگ انہیں لے جانہ چاہتے ہیں تو اپ کو بہت کیئر کرنی پڑے گی!! کیونکہ گولی سینے پر لگی ہے کوشش کریے گا کہ ان کا ہاتھ یا بازو بالکل موو نہ ہو دو تین دن تک تو بالکل نہیں!! ویسے اگر اپ لوگ دو تین دن اور ہاسپٹل رک جاتے ہیں تو اچھا ہوجاتا !! ڈاکٹر اریان کو دیکھ بولے

نہیں ڈاکٹر مجھے نہیں رکنا آپ نے جو ہدایت بتائی میں اُس کا خیال رکھونگا!! ابھی اریان کچھ بولتا جب زریام انہیں دیکھ بولا

ٹھک ہے !! اپ اکر سائن کردیں پھر آپ لوگ انہیں گھر لے جا سکتے ہیں !! لیکن یاد رہے زخم تازہ ہے بہت احتیاط کرنی ہوگی ورنہ زخم سے خون بہے گا !! ڈاکٹر نے پھر تنقید کی جب اریان نے سر کو خم دیا !!

کچھ ہی دیر میں تمام فائلز پر سائن وغیرہ ہوتے زریام کو گھر لے کر جا سکتے تھے!!

اس وقت صبح سے شام ہو چکی تھی اور اب شام کہ اٹھ بج رہے تھے!!

زریام اریان کا ہاتھ تھامے بیڈ سے کھڑا ہوا اریان نے اُسے سہارا دیا تھا کھڑے ہونے پر بھی اس کے سینے پر کھنچاؤ پڑا تھا!! تکلیف کی لہر وجود میں دوڑی تھی جب اس نے انکھیں بند کر کے وہ تکلیف خود میں اتاری!!

زریام نے اس وقت پینٹ کے ساتھ ڈھیلی دھالی سی شورٹ پہنی تھی تاکہ زخم پر زور نا پڑے!! اریان کے ساتھ دھیرے دھیرے وہ ہاسپٹل سے نکلا تھا اریان نے ہے نرمی سے گاڑی میں بٹھایا !! سب اکر گاڑی میں بیٹھے تھے جب گاڑی شاہ حویلی کی جانب روانہ ہوئی !!

راستے میں ذریام گاڑی کی پشت سے ٹیک لگا چکا تھا وہ جب جب انکھیں بند کررہا تھا ایزل کا چہرہ اس کے انکھوں کے سامنے ارہا تھا!!

وہ لڑکی اس کی حواسوں پر چھا چکی تھی وہ جب بھی انکھیں بند کرتا تھا چہرہ اسی کا سامنے اتا تھا بندہ مر جائے لیکن محبت نہ کرے گا!!

زریام کی انکھوں میں وہ پل چل رہے تھے جب اس کا ہاتھ عرش کے ہاتھوں میں تھا!! پھر ایزل کے وہ الفاظ یاد ائے جو اس نے بڑی اسانی سے کہہ دیے تھے!!

"میں نے کبھی اپ سے محبت کی ہی نہیں میں ہمیشہ سے عرش سے محبت کرتی تھی جو منگیتر ہے "" اس کے یہ بے رحم الفاظ اذیت سے سوچتے زریام کی آنکھوں کے کنارے سے اک انسوں گرا تھا اس کی آنکھیں اس وقت بند تھی!!

زریام شاہ کی آنکھوں سے پہلا انسوں نکلا تھا وہ بھی اس لڑکی کے لیے جو اس سے محبت ہی نہیں کرتی تھی!!

کیونکہ اب زریام کی بے بسی کی انتہا ہو چکی تھی وہ جتنا خود کو سمجھا لے وہ اپنے پہلے عشق کو نہیں بھول پا رہا تھا پہلا انسوں ٹوٹ کر اُس کی آنکھ سے ٹوٹ اور گرا تھا ایک تو گولی لگنے کی وجہ سے درد اور پھر دوسرا دل میں شدید درد جو دشمنے جاں نے دیا تھا!!

ابھی دوسرا انسوں اس کی انکھ سے ٹوٹ کر گرتا جب زریام نے جلدی سے آنکھیں کھولی اس سے پہلے اس کا انسو کوئی دیکھ لیتا!!

قریب ایک گھنٹے کی دیری کے بعد گاڑی شاہ حویلی کے آگے رکی تھی گاڑی ہلکی چلائی جا رہی تھی کیونکہ زریام کے گولی کی تھی زخم بے حد تازہ تھا تو ہر چیز کا بہت دھیان رکھنا تھا!!

اریان نے زریام کے سائڈ کا دروازہ کھولتے اُس کا ہاتھ تھاما جب زریام دھیرے سے باہر ایا !!

اب نو بج چکے تھے اس لیے اندھیرا جا چکا تھا!! ویسے بھی سردیوں کی شامیں تھی اندھیرا کافی جلدی ہو جاتا تھا!!

شرٹ پہننے کی وجہ سے سینے پر بندھی پٹی دکھائی نہیں دے رہی تھی!

سب ہریلی میں داخل ہوئے تھے اس دوران مریم اور کائزل تب سے ہی مریم کے کمرے میں تھے؛!

کائزل کی پریشانی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی!! جبکہ مریم اسے سمجھا رہی تھی!!!

نیچے سے شور کی اوازیں اتے دیکھ مریم سمجھ چکی تھی کہ سب اچکے ہیں مریم کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا اس لیے اوازیں ا رہی تھی ورنہ کمرہ وائس پروف ہونے کی وجہ سے باہر کی کوئی اواز نہیں اتی تھی!!

لگتا ہے سب اگئے ہیں!! مریم کہتی کھڑی ہوئی کائزل بھی فوراً کھڑی ہوئی تھی !! وہ دونوں کمرے سے باہر نکلتی نیچے کی جانب بڑھی اتنے سب لاؤنج میں موجود صوفوں پر بیٹھ چکے تھے!!

آن!! کائزل نے زریام کو پکارا جو سامنے صوفے پر بیٹھا تھا صد شکر تھا کہ پٹی نظر نہیں ارہی تھی!!

زریام نے بھی اُسے دیکھا تھا جب وہ بھاگتی ہوئی زریام کے پاس ائی!

اپ ٹھک ہیں آن؟ کائزل نے اُسے دیکھ بھرائی آواز میں پوچھا

میں بالکل ٹھیک ہوں پریشان مت ہو کائزل!! زریام دھیما سا مسکرایا تھا تاکہ مقابل کی پریشانی میں اضافہ نہ ہو!! کائزل زریام سے باتوں میں لگ چکی تھی کائزل ایک کے بعد ایک سوال کر رہی تھی جس کا ذریام نرمی سے جواب دیے جا رہا تھا!! وہ دونوں ایک ساتھ بے حد خوبصورت لگ رہے تھے!!

اس دوران مریم بھی اپنے سر پر پہنا دوپٹہ درست کرتے امیرہ بیگم کے برابر میں اکر بیٹھ چکی تھی!!

اریان !! جب اک پرکشش اواز نے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا!! وہ اواز سن کر اریان کے لب مسکرائے جب کے نظریں اریان کی نیچے ہی تھی

اریان نے مسکرا کر نظر اٹھائے سامنے دیکھا جب کہ اس اواز کو سن کے سب نے ایک ساتھ ہی سامنے دیکھا تھا یقینا اس میں مریم بھی شامل تھی سامنے اسی نوجوان کو دیکھ اک بار پھر غصّہ اُس کے چہرے پر چڑھا تھا!!

ابھی وہ ضبط سے اٹھتی جب اریان کھڑا ہوا!!

کیسا ہے میری جان !! مقابل مسکرا کر اتا اریان کے سینے سے لگا تھا!!

میں ٹھک تُو بتا !! اریان نے اُس کے گرد حصار باندھے اُسے سینے سے لگایا تھا جب کے اُس شخص کو دیکھ وہاں موجود سب کے لب مسکرا رہے تھے سوائے مریم کے !!

کب ایا اور مجھے بتایا کیوں نہیں؟ اریان نے اُسے دیکھ پوچھا

ایا تو دوپہر کا ہوا ہوں!! اور اگر بتا دیتا تو اپ سب کے چہرے پر جو خوشی ہے وہ کم ہو جاتی!! مقابل نے خوبصورتی سے مسکراتے ہوئے کہا

وہ اگے ایا تھا جب امیرہ بیگم نے اسے اپنے گلے سے لگایا!!

کیسا ہے میرا بچا !! امیرا بیگم نے اس کی پیشانی چومتے کہا

میں بالکل ٹھیک بڑی امی! وہ مسکرا کر بولا پھر آگے بڑھتا زریام کے سینے لگا جب کہ اس کے منہ سے امیرہ بیگم کے لیے بڑے امی کا لفظ سنتے مریم جو غصے سے کھڑی ہو رہی تھی

سٹل ہوئی!! جبکہ اریان کو اتنی خوش دلی سے مقابل سے ملتا دیکھ مریم گویا اپنا سانس روم گئی تھی!!

اور بتا کیا حال ہے ؟ زریام نے مسکرا کر پوچھا

میں فٹ تُو سنا !! کیا ہوا ہے تُجھے؟ بیمار بیمار لگ رہا ہے !! اُس نے زریام کو دیکھ پوچھا

وہ سکندر شاہ کی اور بڑھا تھا!!

السلام علیکم بڑے بابا کیسے ہیں اپ؟ اُن کے گلے لگتے اُس نے مسکرا کر کہا

میں ٹھیک میرا بچہ کیسا ہے کتنے سالوں بعد دیکھ رہے ہیں!! سکندر شاہ خوشی سے بولے جب وہ مسکرایا

اُس شخص کی نظر مریم پر پڑی جب وہ رکا مریم بھی سٹل اُسے دیکھ رہی تھی !!

ہیلو کیوٹ سی لڑکی !! وہ مریم کو دیکھ بولا جب کے مریم ہنوز سٹل تھی !!

لٹل گرل!! اُس نے دوبارہ پکارا جب امیرا بیگم نے اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ اُسے کچھ بولنے کا کہا

جب مریم حیرت کی دنیا سے باہر ائی!

ہ۔ہیلو!! مریم نے اُس سے نظریں چرای تھی !! جب کے وہ مسکرایا تھا

اور بتا اتنے سال باہر رہ کر کیسا لگا !! اریان نے مسکرا کر پوچھا

بس مت پوچھ یار؛؛ وہ مصنوعی بیچارگی سے بولا تھا سب لاونج میں بیٹھ چکے تھے سب کی باتیں جاری تھی!! جب کے مریم کا بس نہیں چل رہا تھا وہ زمین میں دھنس جائے! وہ نظریں نہیں ملا پا رہی تھی مقابل سے!!

پھپو جان!! اپنے برابر میں بیٹھی امیرہ بیگم کے کان کے قریب جھکتے مریم نے سرگوشی نما اواز میں انہیں پکارا جب انہوں نے مریم کو دیکھا

جی میری جان!! امیرا بیگم مریم کو دیکھ مسکرا کر بولی

ی۔یہ کون ہیں!! مریم کی اواز پتہ نہیں کیوں لیکن لڑکھڑائی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی وہ دوپہر میں بہت بڑا کارنامہ سر انجام دے چکی تھی

بچے یہ حزن شاہ (Huzan Shah) ہیں اریان اور زریام کے کزن اُن کی چھوٹی چچی سائی کے بیٹے !! امیرا بیگم نے مریم کو دیکھ مسکرا کر حزن کا تعارف کروایا جب کہ مریم کا منہ کھلا کا کھلا رہ چکا تھا

یہ حزن ہیں ؟یہ کہاں تھے اتنے سالوں سے کوئی ذکر کیوں نہیں کرتا تھا!! مریم اُنہیں دیکھ بولی کیونکہ اگر پہلے اس کا ذکر ہوتا تو اج مریم اتنی بڑی غلطی نہ کرتی

بچے حزن کا ذکر ہوتا ہے ہمیشہ ہوتا ہے اپ کو ائے بہت کم وقت ہوا ہے حزن پچھلے سات اٹھ سالوں سے باہر ملک میں تھا اپنی پڑھائی مکمل کرنے وہ ایک وکیل ہے!! امیرا بیگم نے مسکرا کر اگاہ کیا

مریم کو تھوڑا تھوڑا یاد تھا مریم کے امریکہ جانے سے پہلے وہ جب بھی یہاں اتی تھی اور یہاں سب کے ساتھ کھیلا کرتی تھی اس میں ایک حزن بھی تھا!!

جو کہ بچپن میں بھی بہت پیارا تھا اور اب بھی!!

چھوٹی چچی سائی کہاں ہے نظر نہیں ارہی؟ان کے بیٹے ائے ہیں وہ نہیں مل رہے؟ مریم چچی سائی کو ادھر ناپا کر امیرا بیگم کو دیکھ بولی

بچے وہ کسی کام سے اپنے رشتہ داروں سے ملنے گاؤں گئی ہیں اجائیں گی ایک دو دنوں میں!! امیرا بیگم مسکرا کر بولی

جب کہ مریم اب خود کو کوس رہی تھی وہ ہمیشہ اپنے جذباتی پن میں بہت ساری غلطیاں کر جاتی تھی اسے اپنی اس عادت سے نفرت ہو گئی تھی!!

حزن سب سے باتوں میں مصروف تھا جبکہ مریم کا چہرہ نہیں اٹھ رہا تھا شرمندگی سے اپنے لفظ یاد کرتے اس کا چہرہ مزید جھکتا جا رہا تھا جبکہ حزن وقفے سے اس کے جھکتے چہرے کو دیکھ رہا تھا!!

میں اتا ہُوں شاور لے کر !! اریان کہتا کھڑا ہوا اور اپنے کمرے کی اور بڑھا

امیرا بیگم مریم کے کان کے قریب جھکی تھی!!

مریم بچے جاؤ کمرے میں اریان گیا ہے نہ کسی چیز کی ضرورت ہوگی تو دے دینا!! امیرا بیگم نے دھیرے سے کہا

میں نہیں جاؤں گی!! میں ناراض ہوں پھپھو جان اپ نے دیکھا نہیں انہوں نے ہاسپٹل میں میرے ساتھ کیا کیا ہے؟ مریم خفگی سے کہتی منہ پھلا گئ

جبکہ حزن جس کی نظریں اس کے چہرے پر ہی تھی اس کا پھولا ہوا چہرہ دیکھ حزن شاہ کے چہرے پر ایک حسین مسکراہٹ نے جگہ لی تھی!! حزن امیرا بیگم کی بات تو نہیں سن پایا تھا کہ انہوں نے مریم کو کیا بولا ؟لیکن حزن مریم کے چہرے تاثرات دیکھ رہا تھا

امیرہ بیگم نے بھی مریم کا پھولا ہوا چہرہ دیکھا تھا وہ سمجھ گئ تھی وہ کافی خفا ہے اس لیے انہوں نے دوبارہ مریم کو نہ بولا

زریام کو اپنے سینے پر تکلیف محسوس ہو رہی تھی کیونکہ وہ کافی دیر سے بیٹھا تھا اس لیے زریام اپنے کمرے کی اور بڑھ چکا تھا کیونکہ برابر میں ہی کائزل بیٹھی تھی اگر اس کی نظر اس کے زخم پہ غلطی سے بھی پڑ جاتی تو یقینا اس نے بہت گھبرا جانا تھا اتنے وقت میں

ذریام اتنا تو جان چکا تھا جب کے اج کے دن کو ہٹا کر ایزل کے نکاح میں ابھی دو دن باقی تھے!!

حزن کو کوئی کال ائی تھی جسے سننے کے لیے وہ لون کی جانب بڑھا تھا اور وہ امیرہ اور سکندر بیگم کو کہہ چکا تھا کہ اپ لوگ کافی تھکے ہوئے ہیں تو جا کر ارام کر لیں کیونکہ ان لوگوں کے چہرے پر تھکان محسوس ہو رہی تھی!! حزن اور مریم اور اریان کے نکاح کے بارے میں نہیں پتہ تھا !! اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں رہا تھا کیونکہ مریم ابھی کافی چھوٹی تھی!!

اب لاونج میں صرف مریم اور کائزل بچے تھے جو ارام کر کر کے پاگل ہو چکے تھے صبح سے!!

مریم حزن کو سوری کہنا چاہتی تھی اس سے پہلے وہ گھر میں کسی کو بتاتا ! اس کے علاوہ مریم کو اپنی غلطی پر شرمندگی بھی ہوئی تھی!!

مریم میں اتی ہوں مما کے پاس سے ٹھیک ہے!! کائزل کہتی کھڑی ہوئی مریم نے اسباب میں سر ہلایا تھا جب کہ مریم لاؤنج میں ہی بیٹھی تھی تاکہ جیسے ہی حزن آئے وہ اس سے سوری کرکے اپنے کمرے میں جائے ؛؛

جب اس کی نظر صوفے پر پڑی جہاں مریم بیٹھی اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلی اپس میں رگڑ رہی تھی اسے سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا کرے؟

اسے دیکھ حزن اُس کی جانب ایا تھا!!

لٹل گرل سونے نہیں گئی بہت رات ہوگئی ہے !! حزن کی پرکشش اواز اسے سنائی دی حزن اپنی گھڑی میں وقت دیکھتا اسے مخاطب ہوا تھا جبکہ مریم جس کی نظریں نیچے تھی اس نے گھبرا کر جھٹکے سے اوپر دیکھا تھا سامنے حزن کو دیکھ وہ اک جھٹکے سے کھڑی ہوئی وہ اس سے تھوڑے ہی فاصلے پر کھڑا تھا!!

؟؟؟ اسے کچھ نہ بولتا دیکھ حزن نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

و۔وہ مجھے آپ سے کچھ کہنا تھا!! مریم نے بات شروع کرنا چاہی

ہمم بولیں !! حزن نے دلچسپی سے کہا

و۔وہ میں کہے رہی تھی کے د۔دوپہر میں جو ہوا وہ آپ کسی کو مت بتانا !! مریم مزید چہرہ جھکائے بولی جب کہ اسے مسلسل چہرہ جھکاتے دیکھ حزن مسکرایا تھا

بےبی گرل !! کوئی بڑی بات نہیں اپ کو اپنا سر جھکانے کی ضرورت نہیں ہے میں کسی کو نہیں بتاؤں گا!حزن نے اُسے دیکھ نرمی سے کہا جب کے اُس کے لہجے میں اتنی نرمی محسوس کرتے مریم نے چہرہ اٹھایا !! وہ بہت پیار سے اسے پکار رہا تھا!!

اُسے مسکراتا دیکھ مریم کے چہرے پر بھی بلکل دھیمی سی مسکراہٹ ائی تھی وہ کوئی غصہ نہیں کر رہا تھا حالانکہ مریم اُس سے اتنی بدتمیزی کر چکی تھی

ایسے ہی مسکراتی رہا کریں اچھی لگتی ہیں آپ !! حزن اُس کا گال نرمی سے اپنے دائیں ہاتھ سے تھپتھپاتا اگے کو بڑھا

رکے!! مریم نے آواز پر اُس کے قدم رکے

یس بےبی گرل ؟حزن رک کر اُسے دیکھ بولا

میرا نام بےبی گرل نہیں مریم ہے!! وہ منہ بنا کر بولی اس کے منہ بنانے پر حزن دلکشی سے مسکرایا

اپ کا نام بےشک مریم ہو گا لیکن اپ بہت چھوٹی ہیں اور چھوٹے بچوں کو بےبی گرل یا لٹل گرل کہا جاتا ہے اور میں اپ کو دونوں ناموں سے پکاروں گا!! حزن نے جواباً کہا

جب میرا اپنا نام ہے تو مجھے نہیں لگتا کہ اپ کو ضرورت ہے مجھے دوسرے ناموں سے بلانے کی!! مریم نے اُسے دیکھ کہا اسے نہیں پسند ارہا تھا کہ وہ اسے اس ناموں سے بلائے !!

ائی ایم سوری لٹل گرل لیکن میں جو کہہ رہا ہوں وہی کروں گا!! حزن نے مسکرا کر نرمی سے کہا مریم نے ضبط سے مٹھیاں بنائی تھی جب وہ منع کر رہی تھی تو کیا ضرورت تھی مقابل کو فضول بحث کرنے کی؟

میں اپ سے سوری کہنا چاہتی تھی لیکن مجھے نہیں لگتا کہ مجھے اپ کو سوری کہنا چاہیے کیونکہ اب دوبارہ وہی چیز کر رہے ہیں!! مریم اُسے دیکھ ضبط سے بولی

اپ کو سوری کہنے کی ضرورت نہیں ہے بےبی گرل !! حزن نے مسکرا کر کہا

اب اپ ہمارے گھر میں رہیں گے؟ مریم نے ائیبرو اٹھائے پوچھا جب کہ اس کی بات پر وہ بےاختیار حزن ہولے سے ہنسا یہ حویلی حزن کی بھی تھی اور ہماری معصوم مریم اس سے الٹا سوال کر رہی تھی

جی ہاں اب میں بھی اپ کی حویلی میں رہوں گا!! حزن نے اُسے جواباً کہا اسے اچھا لگ رہا تھا مقابل کی باتیں سننا

تو اپ کبھی نہیں جائیں گے؟ مریم حیرت سے بولی

اگر اپ چاہتی ہیں تو چلا جاتا ہوں!! حزن نے جواباً کہا

نہیں مجھے کیا اپ یہاں رہے نہ رہے !! مریم نے کندھے اُچکائے واقعی یہ بات سچ تھی حزن یہاں رہے ہیں نہ رہے مریم کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے تھا!!

ہمم بلکل ٹھک فرمایا اوٗ نے محترمہ !! حزن نے چہرہ جھکائے کہا

اتنی عزت سے بات مت کریں مجھے اتنی عزت راز نہیں اتی !! مریم عام انداز میں بولی جب کہ اس کی بات پر حزن کا قہقہ بے اختیار تھا اس کا پرکشش قہقہ لاؤنج میں گنجا تھا وہ قہقہ لگاتے ہوئے بہت پیارا لگ رہا تھا

ک۔کیا ہوا آپ ہنس کیوں رہے ہیں؟.حزن کو قہقہ لگاتے دیکھ مریم سنجیدگی سے بولی

جب بمشکل حزن نے اپنے قہقے پر ضبط کیا !!

جاکر سوجائے بہت رات ہوگئی !! حزن اُسے دیکھ کہتا اب وہاں سے نکلتا چلا گیا!! تھوڑی ہی دیر ہنسنے پر اس کا چہرہ تھوڑا تھوڑا سرخ ہو چکا تھا

عجیب اللہ انسان ہے ایسا بھی میں نے کیا کہہ دیا جو اتنا قہقہ لگا کر ہنس رہا ہے کیا وہ میرا مذاق اڑا رہے تھے؟ ہاں مذاق ہی اڑا رہے ہوں گے ایسے لوگوں سے بات کرنا ہی فضول ہے!! کیا ضرورت تھی مریم تجھے فضول سوری کہنے کیلئے یہاں رکنے کی وہ تیرا مذاق اڑا کے چلے گئے اور تُو!! مریم خود کو غصے سے کچھ کچھ کہہ رہی تھی

پھر خفگی سے منہ پھلا کر مریم نے اُسے سیڑھیوں سے چڑھتے ہوئے دیکھا جب اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی

ک۔کیا مطلب ان کا کمرہ بھی اوپر والے پورشن میں ہے ؟ کیا ضرورت ہے اوپر والے پورشن میں جانے کی نیچے ہزاروں کمرے تو ہیں نیچے نہیں رہ سکتے !! مریم نے سلگ کر سوچا پھر نفی میں سر ہلاتی خود بھی اپنے کمرے کی بڑھی تھی !!

مریم اپنے کمرے کا دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی !! اریان سامنے ہی بیٹھا تھا وہ شاید کچھ دیر پہلے ہی شاور لے کر ایا تھا!! اور اب صوفے کی پشت سے اپنا سر ٹکاتے سگریٹ کے گہرے کش بھر رہا تھا!! اُسے دیکھتے ہی مریم کا چہرہ سنجیدہ ہوا تھا!! وہ سخت خفا تھی اُس کی !! جس انسان میں رحم نہ ہو اس سے بات کر کے وہ فضول خود کو رسوا نہیں کرنا چاہتی تھی !!

مریم خاموشی سے اتی بیڈ پر بیٹھی؛! بنا اریان کو دیکھے وہ لیٹنے کی تیاری کر رہی تھی بیڈ پر بیٹھے اُس نے اپنا دوپٹہ سائڈ رکھا پھر اپنے بالوں کا میسی بن بنا کر کیچر میں بال قید کیے !!

ایک تو اس کو دوپٹہ پہننے کی عادت نہیں تھی اوپر سے جب سے وہ یہاں ائی تھی امیرا بیگم اُسے ہمیشہ کمرے سے بہت انے کے پہلے دوپٹے کی ہدایت کرتی تھی کیونکہ شاہ ہویلی میں بہت سے ملازم تھے!!

اریان نے آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا تھا جو اپنے بالوں کا جُڑا بنا رہی تھی !! اُسے دیکھتے مزید اک گہرا کش سگریٹ کا اریان نے بھرا تھا!!

مریم بنا اُسے دیکھے اب بیڈ پر لیٹی! اریان ہنوز اُسے دیکھ رہا تھا

اٹھو !! اریان کی آواز پر مریم کی ہلچل رکی تھی اُس نے اوپر چھت کو گھورتے خاموشی اختیار کی!!

میں نے کہا اٹھو!! اریان کی اواز پر خود پر ضبط کرتے مریم اٹھ کر بیٹھی 12 بجنے والے تھے اور مریم کو شدید نیند ارہی تھی عام دنوں میں وہ 10 بجے سو جایا کرتی تھی!! اسے ہمیشہ سے ہی جلدی سونے کی عادت تھی!! اس لیے ابھی اس کی انکھوں میں نیند بھری تھی!!

کافی بنا کر لاؤ!! اریان نے ہنوز ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھے اُسے دیکھ کہا جب کے مریم کی آنکھیں حیرت پھیلی تھی یعنی ادھی رات کو بھی اسے کافی چاہیئے تھی!!

مجھے نیند آرہی ہے اسیہ بی کو بول دیں !! مریم بنا اریان کو دیکھ سامنے دیوار کو گھورتی ہوئی بولی اس نے سوچ لیا تھا وہ خود کو مضبوط بنائے گی

تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا؟تُم بنا کر لاؤ کافی!!! اریان سرد لہجے میں بولا

میں نے کہا نا مجھے نیند ارہی ہے!! مریم بھی سنجیدگی سے بولی

اس کے دوبارہ منع کرنے پر اریان کا ضبط جواب دے چکا تھا وہ خود پر بہت ضبط کر چکا تھا حالانکہ اسے ضبط کرنے کی بالکل عادت نہیں تھی ادیان غصے سے کھڑا ہوا اور مریم کی جانب بڑھا!!

بیڈ کے پاس پوہوچتے اُس نے مریم کی کلائی اپنی سخت گرفت میں لیتے اک جھٹکے سے اُسے بیڈ سے نیچے کھڑا کیا تھا مریم جو سکون سے بیٹھی تھی اس اچانک افت پر ایک جھٹکے سے وہ کھڑی ہوئی تھی!!

مریم نے حالات سمجھنے کی کوشش کی! جب اپنی کلائی میں اسے بے حد درد محسوس ہوا اس کی کلائی پر اریان کی گرفت بےحد سخت تھی !!

چ۔چھوڑیں مجھے تکلیف ہو رہی ہے!! اپنی کلائی پر اس کی بڑھتی گرفت دیکھ اس نے سسکتے ہوئے کہا

جب اریان نے اُس کا بازو سخت گرفت میں لیتے اُسے اپنے نزدیک کیا پر اریان اُس کے چہرے کے قریب جھکا

اگر ائندہ تم نے میری کسی بھی بات پر نفی کی تو میں تمہارا حشر بگاڑ دونگا !! وہ اُس کے چہرے پر قوت سے دھاڑا تھا وہ اس قدر شدت سے دھاڑا تھا کہ دیواریں بھی لزر چکی تھی اگر کمرہ ساؤنڈ پروف نا ہوتا تو آواز حویلی میں گونجتی!! اسے نہیں پسند تھا کوئی اس کی بعد پر نفی کریں لیکن مریم ہمیشہ کرتی تھی اور اج اریان کا ضبط ختم ہوچکا تھا!!

اُس کے اس قدر قوت سے دھاڑنے پر مریم نے سختی سے آنکھیں میچی تھی اگلے لمحے اس کی انکھوں سے انسوؤں کی برسات شروع ہو چکی تھی جبکہ وجود ہولے ہولے کانپنا شروع ہوچکا تھا!! اُس نے سہم کر آنکھیں میچی تھی !!

کوئی اپ کی بات پر انکار کرے تو اپ کو غصہ اتا ہے جب میں اپ سے بار بار بول رہی ہوں کہ مجھے اپ کے ساتھ نہیں رہنا اور مجھے اپنے لالا کے پاس جانا ہے تو آپ۔۔۔مریم سنجیدگی سے لیکن بھرائی آواز میں سہمے لہجے میں اپنی بات پوری کرتے جب اریان نے اس کی بات کاٹی

شٹ اپ!! وہ دھاڑا تھا مریم کے باکی الفاظ اُس کے منہ میں رہ چکے تھے لیکن مریم اج کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی!!

چ۔چھوڑیں میرا ہاتھ !! اپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے !! مریم نے اپنا بازو چھڑوانے کے ایک بار پھر کوشش کی تھی جس پر اریان کی گرفت مزید مضبوط ہو چکی تھی مریم کو لگ رہا تھا اس کا ہارٹ ٹوٹ جائے گا

میں سب کچھ کر سکتا ہوں تمہارے اندر ہمت ہے مجھے روکنے کی!! اریان اپنی سرخ انکھیں اس کی انکھوں میں گاڑی غزالی لہجے میں بولا

ہے میرے اندر ہمت!! اپ مجھے کمزور سمجھ کر مزید اپنی منمانی مجھ پر نہیں کر سکتے!! مریم بھی دوبدو بولی

بہت زبان نہیں چلنے لگے تمہاری ؟ بہت سر چڑھا لیا نا میں نے تمہیں؟؟ وہی ٹھیک تھا جیسا رویہ میں تمہارے ساتھ شروع میں رکھا کرتا تھا؟ اریان اُس کے چہرے پر غرایا یہ بات سچ تھی پہلے کے مطابق اریان میں کیلئے کافی بدل چکا تھا جو ہم سب نے دیکھا تھا!! کیوں بدلا تھا وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا وہ ایک ونی میں ایک لڑکی تھی اپنے جان سے عزیز بھائی کے بدلے وہ اس ،سے اتنی نرمی سے بات کیسے کر سکتا تھا وہ خود نہیں جانتا تھا حد تک وہ اس کی باتوں پر مسکرا کیسے سکتا تھا جو انسان کبھی نہیں مسکراتا تھا وہ ایک ایسی لڑکی کی بات پر مسکرا جاتا تھا جو بدلے میں ائی تھی؟؟ اریان کے نرم پڑھنے کی وجہ سے ہی مریم میں اتنا بولنے کی ہمت ائی تھی ورنہ شروع میں اس سے ایک لفظ نہیں بولا جاتا تھا یہ بات ہم سب جانتے تھے!!

ہاں وہی ٹھیک تھے اپ!! میرا ہاتھ چھوڑیں !! مریم نے اپنا ہاتھ چھڑوایا اس کی اواز دھیمی تھی

ٹھیک ہے!! تو بن کر دکھاؤں گا میں تمہیں پہلے والا اریان!! جو نرمی اس دوران میں نے تمہارے ساتھ اختیار کی ہے ان سب کو ایک خواب سمجھ کر بھول جانا!! اریان نے جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑا تھا مریم پیچھے کو لڑکھڑائی تھی!! مریم کو شاید پتہ نہیں تھا کہ جس رات

بارش میں بھیک کر اس کی طبیعت خراب تھی تو اریان نے اس کا کتنا خیال رکھا تھا اس نے جتایا نہیں تھا کیونکہ وہ کسی چیز کو جتاتا نہیں تھا

مریم باہر ملک سے ائی تھی اس لیے اُسے گاؤں کے یہ رواج نہیں معلوم تھے اسے یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ ونی میں ائی لڑکی کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا ہے اگر اسے پتہ ہوتا تو وہ اپنی زندگی پر خدا کا لاکھ دفع شکر ادا کر رہی ہوتی اسے اپنے ساتھ ہوا یہ عام واقعہ ظلم لگتا تھا اور اگر وہ ونی ہوئی لڑکی کا ظلم دیکھ لیتی تو مریم نے مر جانا تھا!!

اج تک اسے یہ بات بھی کسی نے نہیں جتائی تھی!

اپ کو پتہ ہے آپ کتنے ظالم ہے ؟ مریم اُسے دیکھ بولی

جانتا ہوں بہت اچھے سے جانتا ہوں!! اریان نے اپنے ہر لفظ پر زور دیا تھا

بہت جلد چلی جاؤنگی میں یہاں سے !! دیکھیے گا !! مریم اپنے انڈین صاف کرتی۔اُسے دیکھ غصے سے بولی

جا کر دکھاؤ!! چلنے کے لائک نہیں چھوڑوں گا تمہیں !! اریان اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا

اپ کو دھمکیاں دینے کے سوا اور اتا ہی کیا؟ مریم نے غصے سے کہا

اور بھی بہت کچھ اتا ہے کر کے دکھاؤں؟ اریان نے ایبرو اٹھائے کہا جب کے مریم نے نظریں پھیری تھی

میں یہاں سے چلی جاؤنگی !! دیکھیے گا زیادہ عرصے تک اپ مجھے یہاں رکھ نہیں پائیں گے!! مریم کا لہجہ بختہ تھا لہجے میں انتہا حد تک سنجیدگی تھی اس کی بھی اب بس ہو چکی تھی

تم بھی دیکھنا تمہاری ٹانگیں نا توڑی تو!! اریان نے سرد لہجے میں کہا

اپ ہر کسی کو تکلیف پہنچاتے ہیں!! اپ کسی کے درد کی دوا بن ہی نہیں سکتے!! اپ انسان کو بس تکلیف دینا جانتے ہے ! میں نے اپ جیسا صفاک انسان اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا !! مریم اُسے دیکھ نفی میں سر ہلاتی بولی

دیکھو گی بھی نہیں اتنی سفاکی صرف میرے پاس ہی ہو سکتی ہے!! اریان نے جواباً کہا لہجہ اب بھی سرد تھا

میں اپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی!! مریم نے دیوار کو گھورتے کہا

تم سے معافی مانگ کر رہا ہے؟ اُس نے جواباً کہا تھا جب مریم کمرے سے باہر جانے لگی!!

اگر تم نے اک قدم اور آگے بڑھایا تو میں بہت برا پیش اؤں گا!! اُس کی دھاڑ پر اُس کے قدم رکے تھے

اپ سمجھتے کیا ہیں خود کو؟ یہ میری زندگی ہے میں جو بھی کروں باہر جاؤں یا نہ جاؤں ہر چیز سے اپ سے پوچھ کر کرنی چاہیے ؟اپ کا جب دل چاہتا ہے اپ وہ حکم دیتے ہے مجھے!! مریم کی اواز قدر اونچی تھی اس نے پہلی بار اریان سے تیز اواز میں بات کی تھی

آواز نیچے !! وہ دھاڑا تھا مریم نے بے ساختہ دو تین قدم پیچھے لیے تھے اس کے انسو تیزی سے بہہ رہے تھے

خبردار جو تمہاری آواز اونچی ہوئی!!اریان نے اُس کے قریب جاتا غرایا تھا اریان کا چہرہ غصے سے سرخ پڑھ رہا تھا مریم وہ شاید پہلی انسان تھی جو اریان شاہ سے بدتمیزی کر رہی تھی!!

میں بہت سر پھرا انسان ہوں جب بھی میرا دماغ خراب ہوتا ہے اور جس کی وجہ سے ہوتا ہے میں وہ مجھ سے نہیں بچ پاتا اور اب تک تُم بچی ہوئی ہو تو اپنی زندگی پر شکر ادا کرو نہ کہ مجھے تمہارے ساتھ وحشت اختیار کرنے پر مجبور کرو!! اریان نے اُسے دیکھ اپنے ہر لفظ پر زور دیا تھا

اپ کے لیے تو بہت اسان ہے ہر کسی کی جان لینا!! اگر میری بھی لے لیں گے تو اپ کو تو کوئی فرق نہیں پڑے گا !! مریم اپنے انسوں صاف کرتی بولی

یہ بات تمہیں سمجھنے کی ضرورت ہے جتنی جلدی سمجھ جاؤ گی اتنا اچھا ہو گا!!

کاش میں کبھی پاکستان اتی ہی نہیں!! مریم چہرہ گھمائے اپنے انسوں پر قابو پانے کی کوشش کرتی بولی

اب اگئ ہو تو کیا کر سکتے ہیں،؟ اور بد قسمتی سے میری دسترس میں بھی اچکی ہو جہاں سے نکل پانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے میرے مرنے تک تو تم بالکل یہاں سے نہیں نکل سکتی!! اریان نے اُسے دیکھ سرد لہجے میں کہا

میرا آپ سے وعدہ ہے میں یہاں سے بہت جلد چلی جاؤنگی وہ بھی آپ کے سامنے !مریم کا لہجہ بجتا تھا !!

مجھے ایسے چیلنج مت کیا کرو کیونکہ مجھے بہت اچھی طرح ایسے چیلنج کو جیتنا اتا ہے اگر میں اپنی پر اگیا تو تمہیں مجبور کر دوں گا خود سے محبت کرنے کے لیے!!! مجھ سے دور جانے کا تو دور تم مجھ سے دور جانے کا سوچتے سے بھی کانپ اٹھو گی اس لیے کہہ رہا ہوں مجھے مجبور مت کرو!! اریان اُسے دیکھ بولا اریان طاقت رکھتا تھا کسی کو بھی خود سے محبت کروانے کی!! اس کے لیے زیادہ مشکل نہیں تھا کسی کو بھی خود سے محبت کروانا!!

وہ ہر چیز کا ہنر رکھتا تھا!!

ایسا کبھی نہیں ہوگا !! میں مر جاؤں گی تب بھی نہیں!!! مریم اُسے دیکھ بولی

تو تم مجھے چیلنج دے رہی ہو؟ اریان نے ایبرو اٹھائے

جو سمجھنا ہے سمجھ لیں!! میں اپ سے پیار مر کر بھی نہیں کروں گی!! اس انسان سے کیسے محبت کی جا سکتی ہے جس کے پاس دل ہی نا ہو !! جسے صرف بے رحمی اتی ہو!! جو کسی کو مارنے سے پہلے ایک بار نہیں سوچتا ہو!! مریم اریان کو دیکھ بولی اواز اونچی کرنے کی غلطی اس نے نہیں کی تھی

ٹھیک ہے تو لگی شرط ؟ اریان نے اُسے دیکھ کہا

لگی شرط!! مریم نے سنجیدگی سے کہا

اگلے اک ماہ میں اگر تمہیں مجھ سے محبت نہ ہوئی تو میں تمہیں یہاں سے جانے دوں گا بلکہ خود تمہیں تمہارے لالا کے پاس چھوڑ کر اؤں گا اور اگر اگلے اک ماہ میں تمہیں مجھ سے محبت ہوگئی تو ہمیشہ تم میری دسترس میں رہو گی!! اسی طرح کی زندگی گزارتے ہوئے جس طرح کی اب گزر رہی ہو کیونکہ میں تم سے کبھی محبت نہیں کروں گا!!! نا اج تک میں نے کسی لڑکی سے محبت کی ہے اور نہ کروں گا!! اور جن سے میں محبت نہیں کرتا ان کے لیے میں ہمیشہ سفاک ہی رہتا ہوں تمہیں میری سفاکت پوری زندگی برداشت کرنی پڑے گی میری بے رحمی برداشت کرنی پڑے گی کیونکہ میری ڈکشنری میں رحم کا لفظ پایا ہی نہیں جاتا!! سوچ سمجھ کر شرط قبول کرنا تمہاری پوری زندگی کا سوال ہے اور مجھے میری بات سے کسی کا باپ نہیں ہٹا سکتا یہ میرا اصول ہے!! اگر اگلے اک ماہ میں تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی تو تمہیں اس جہنم سے تمہاری موت ہی نکال سکتی ہے!! اخری سانس تک تمہیں سفاکی

سے بھرپور اور بے رحم زندگی گزارنی ہو گی !! بولو کس کا انتخاب کرو گی؟ اپنی زندگی کو جہنم بنانے کا یا اپنے لالا کے پاس جانے کا؟ اریان اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولا

میں اپ کی شرط قبول کرتی ہوں لیکن اگر مجھے ایک مہینے میں اپ سے محبت نہیں ہوئی تو اپ مجھے خود میرے لالہ کے پاس چھوڑ کر جائیں گے!! مریم نے اُسے دیکھ کہا

بالکل!! جو ایک بار میں نے کہہ دیا وہی ہو گا!! میں تمہیں تمہارے لالا کے پاس کچھ چھوڑ کر آؤنگا !! اریان نے اُسے دیکھ کہا

ٹھیک ہے پھر تیار ہو جائے مجھے میرے لالا کے پاس چھوڑ کے انے کے لیے کیونکہ ایک مہینہ تو کیا ایک سال تک بھی میں اپ سے محبت نہیں کروں گی!! مریم اُسے دیکھ بولی جب اریان کے چہرے پر تنزیہ مسکراہٹ نے جگا لی!!

ایک مہینے کے اندر اندر تم میرے لیے نہ تڑپی تو میرا نام اریان شاہ نہیں !! جسٹ ویٹ اینڈ واچ!! اریان اُسے ایک سائڈ اسمائل پاس کرتا کمرے سے جانا لگا!

خود پر اتنا بھروسہ بی اچھا نہیں ہوتا میں اپ کو گارنٹی دے سکتی ہوں مجھے اپ سے کبھی محبت نہیں ہو گی!! اس کی بات پر اریان کے قدم رکے

اریان بھاری قدم لیتا اُس کے نزدک ایا !!اریان نے مریم کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اپنے بے حد نزدیک کیا اس نے اسے اپنے اتنے نزدیک کیا تھا کہ ان دونوں کے بھی جگہ نام کی کوئی چیز نہیں تھی!!

مریم نے اپنی سانس روکی تھی اگلے لمحے اس کی دھڑکنیں تیز تیز اس کے کانوں میں بجنے لگی تھی کیونکہ اریان اس کے بے حد نزدیک تھا

میں نے کہا نا تمہیں خود کے لیے تڑپنے پر مجبور نہ کر دیا تو چلی جانا یہاں سے!! تم مجھے ٹوٹ کر چاہو گی تمہارا خود پر بھروسہ میں توڑوں گا!! اریان اُس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑے اس کے کان کے قریب جھکتا سرگوشی نما اواز میں بولا مریم اپنا سانس روک چکی تھی!! اس کے دل کی تیز ہوتی دھڑکنے اریان بھی سن پا رہا تھا

اپنے دل کی تیز ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالو شرط لگے ہوئے پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے!! اریان اُسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا بولا

اتنی غلط فہمی مت پالے!! مریم نے سنجیدگی سے کہا

غلط فہمی کون پال رہا ہے یہ بات بہت جلد ثابت ہو جائے گی سو جاؤ جا کر!! اریان اُسے دیکھ کہتا اب کمرے سے نکلتا چلا گیا اس کے لہجے میں ہمیشہ کی طرح پختہ پن تھا وہ جو کہتا تھا وہ کرتا تھا لیکن مریم جانتی تھی کہ وہ اس سے کبھی محبت نہیں کر سکتی!!

میں ان سے محبت کیسے کروں گی؟ایسی شرطے بتا کر تو لگائی نہیں جاتی !! مجھے میرے لالا کے پاس واپس جانا ہے! مجھے پورا یقین ہے یہ شرط میں ہی جیتوں گی کیونکہ میں مر کر بھی ان سے محبت نہیں کر سکتی وہ ایک بے رحم انسان ہے ان کے پاس دل نہیں ہے احمد لالا کو مار دیا انہوں نے!! مجھے میرے لالا سے دور کر دیا میں کیسے محبت کر سکتی ہوں؟!! !مریم کہتی بیڈ پر بیٹھی سوچوں میں گم ہوئی تھی!! جب کہ اس کا چہرہ سنجیدہ تھا! وہ کہیں سے بھی معصوم مریم نہیں لگ رہی تھی سنجیدگی نے اس کے چہرے پر بسیرا کر رکھا تھا

ارحاب گاڑی سے اترتا اندر کی جانب بڑھا تھا !! لاؤنج میں ہی سامنے ایلسا بیٹھی نظر ائی تھی جو لیپ ٹاپ پر کام کرنے میں مصروف تھی!!

سر آپ آگیے !! ارحاب کو دیکھ ایلسا فورا اٹھ کر اس کے پاس ائی تھی

اگر تمہیں دکھ رہا ہوں تو اگیا ہوں!! ارحاب نے سنجیدگی سے کہا ایلسا سمجھ چکی تھی اس دن اس کی کی گئی حرکت پر ارحاب اب تک غصّہ ہے

سر ائی ایم ریلی سوری لیکن وہ ٹیسٹ بس میں نے۔۔۔ابھی وہ اپنی بات پوری کرتی جب اس نے اس کی بات کاٹی

ایسا وہ بات کر کے تم مجھے دوبارہ غصہ مت دلاؤ!! ارحاب نے اُسے دیکھ ضبط سے کہا

ائی ایم سوری سر!!اُس نے نظریں جھکائے کہا

حورین کہا ہے ؟ ارحاب نے اسے دیکھ پوچھا

سر وہ اپنے کمرے میں ہے!! ایلسا نے جواباً کہا

میں نے تم سے کہا تھا کہ حورین کو نیچے کسی کمرے میں ارام کرنے کے لیے بول دینا!! اس کے پیر میں لگی ہے وہ سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتی تمہیں ایک بات میری سمجھ نہیں اتی ؟اج کل ہو کیا گیا ہے تمہیں؟ ارحاب اُسے دیکھ غصے سے بولا حورین کے پیر پر کافی گہری چوٹ ائی تھی پھر اس کا سیڑھیاں چڑھنا ٹھیک نہیں تھا

سر میں نے ان سے بولا تھا کہ اپ کے پیر میں چوٹ ائی ہے اپ نیچے کسی کمرے میں اجائیں لیکن انہوں نے کہا کہ وہ ٹھیک ہیں اور وہ اپنے کمرے میں چلی گئ!! ایلسا نے نظریں جھکائے کہا

اج کل بہت غلطیاں ہو رہی ہیں تم سے!! ارحاب اُسے دیکھ کہتا سیڑھیاں چڑھتے اپنے کمرے کی اور بڑھتا چلا گیا اس کے بازو پر لگی چوٹ دکھائی نہیں دے رہی تھی!!

ارحاب کمرے کا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا حرین صوفے پر بیٹھے بیٹھے ہی سو رہی تھی شاید وہ ارحاب کا انتظار کرتے کرتے سوئی تھی!!

ارحاب نے اُسے دیکھا پھر نظریں اس کے پیر پر گئی جہاں سے خون پٹی پر دھیرے دھیرے رس رہا تھا!!

ارحاب نے ضبط سے آنکھیں بند کرکے کھولی پھر فرسٹ ڈیٹ باکس لا کر ارحاب نے دھیرے سے اُس کا پیر تھاما نرمی سے پرانی پٹی کھول کر ارہاب نے دوسری پٹی اس کے پیر پر باندھی یہ عمل اس نے نہایت نرمی سے کیا تھا اتنا کے حرین کی نیند میں ذرا سی خلل نہیں ائی تھی!!

بیٹھے بیٹھے سو گئی؟ ارحاب اُسے دیکھ سوچتا کھڑا ہوا اُسے اپنی باہوں میں اٹھاتے ارحاب نے قدم بیڈ کی جانب بڑھائے ؛!

اُسے نرمی سے بیڈ پر لٹاتے ارحاب نے اُس کے اوپر کمفرٹر ڈالا ؛!! پھر خود شاور لینے کے گرز سے باتھ روم میں بند ہوا!!

اگلے 15 منٹ بعد وہ شرٹ لیس باہر ایا تھا بازو پر لگی پٹی وہ ہٹا چکا تھا!!

ارحاب اتا صوفے پر بیٹھا !! ارحاب نے اپنے بازو کی جانب دیکھا جہاں شاور لینے کی وجہ سے زخم پھر تازہ ہوتا خون برسانے لگا تھا!!

ارحاب نے بیزاریت سے دیکھا پھر نظر انداز کرتا ہے صوفے کی پشت سے سر ٹکاتے آنکھیں موند گیا اُس کے سر میں تکلیف ہو رہی تھی وہ سوچ رہا تھا اس پر وہ گولی کس نے چلائی تھی!!

حورین نے کروٹ بدلی تھی جب اس کے آنکھیں دھیرے سے کھلی نظر سیدھا صوفے پر بیٹھے ارحاب پر اٹھی تھی جو اپنا سر صوفے کی پشت سے ٹکائے انکھیں موندے دونوں بازو دائیں بائیں رکھے بیٹھا تھا!!

حرین دھیرے سے اٹھ کر بیٹھی اُسے ارحاب سے بات کرنی تھی جب نظر ارہا۔کے بازو سے نکلتے خون پر پڑی!!

اُس کے بازو سے نکلتا خون دیکھ حرین کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی حرین کو لگا اُس کا گلا خشک ہورہا ہے !!

حورین اک جھٹکے سے کھڑی ہلری ارحاب کے نزدیک ائی !! پل بھر میں اس کی انکھوں میں انسو اترے تھے

ا۔۔ارحاب !! اپ کے بازو سے خون ا رہا ہے!! حورین نے ارحاب کا بازو تھامتے کہا اُس کی آواز پر ارحاب نے اپنی آنکھیں کھولی تھی ارحاب کے انکھیں بے حد سرخ تھی!!

چھوڑ دو ٹھیک ہو جائے گا خود ہی!! ارحاب نے اُس کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑوایا تھا حورین نے بھرائی انکھوں سے اسے دیکھا پھر چینجنگ روم کی جانب پڑی چینجنگ روم سے فرسٹ ایڈ باکس لاتے وہ تیزی سے ارہاب کی جانب ائی!! جب کہ ارحاب دوبارہ اپنا چہرہ صوفے کی پشت سے ٹکائے آنکھیں موند چکا تھا!!

دکھائے مجھے ارحاب بہت خون بہے رہا ہے آپ کے ہاتھ سے!! حورین نے زبردستی ارحاب کا ہاتھ تھاما تھا

حرین میں کہہ رہا ہوں نہ چھوڑ دو!! ارحاب نے سنجیدگی سے کہا

اپ کا غصّہ مجھ پر ہے نہ؟ خود کو کیوں تکلیف پہنچا رہے ہیں؟ کرنے دیں مجھے!! حورین کی انکھوں سے انسو مسلسل بھی رہے تھے وہ بھرائی اواز میں کہتی تیزی سے فرسٹ ایڈ باکس کھول چکی تھی!! اس کے انکھوں سے مسلسل انسوں بہتے دیکھ ارحاب گہرا سانس لیا!!

پھر خاموشی سے دوبارہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے انکھیں موند گیا اس کے خاموش ہونے پر حرین نے نرمی سے اس کا زخم صاف کرنا شروع کیا اس کے انکھوں سے مسلسل انسو گر رہے تھے اور روزے روتے اس کے ہاتھ پر پٹی کر رہی تھی اتنا خون دیکھ اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی ارہاب کی تکلیف اُسے اپنے دل میں محسوس ہو رہی تھی جب سے ارہاب نے اسے بچایا تھا عجیب سا احساس ارحاب کے لیے اسے اپنے دل میں محسوس ہو رہا تھا!!

کچھ ہی دیر میں حورین اُس کے ہاتھ پر پٹی کر چکی تھی وہ بے حد نرمی سے کر رہی تھی اتنی نرمی سے کے ارحاب کو محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا!!

ک۔کس نے چلائی گولی آپ پر ؟ حورین نے ارحاب کی بند آنکھیں دیکھ پوچھا

پتہ نہیں !! ہنوز اسی طرح بیٹھے ارحاب نے سنجیدگی سے جواب دیا

کیونکہ اسے خود نہیں پتہ تھا کہ گولی اس کے کس نے چلائی ہے؟

سوجاؤ جاکر !! اُسے وہی بیٹھے دیکھ ارحاب نے آنکھیں بند کئے کہا حورین نے اذیت سے آنکھیں میچی تھی ارحاب نے پہلے بھی اس سے کبھی نرمی اور محبت سے بات نہیں کی تھی لیکن اس کا اب وہ رویہ جس میں وہ حورین کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا وہ پتہ نہیں کیوں لیکن حورین کو تکلیف دے رہا تھا!!

ایک نئی خوبصورت صبح کا اغاز ہوا تھا!! زریام پوری رات نہیں سو پایا تھا ابھی صبح کے نو بج رہے تھے جب اس کے کمرے کا دروازہ بجا!!

اجازت پر کائزل اندر داخل ہوئی کائزل کے ہاتھ میں دودھ کا گلاس تھا!!

آن یہ پیے!! اس سے اپ کی طبیعت کافی بہتر ہو جائے گی!! کائزل نے اُسے دودھ کا گلاس تھمایا !

میں صبح دودھ نہیں پیتا کائزل!! اُس نے کائزل کو دیکھ نرمی سے کہا

لیکن اپ پی لینا اپ کو بخار ہو رہا تھا یہ بخار کمزوری کی وجہ سے ہوتا ہے اپ اسے پییں گے نا پھر اپ کو کمزوری نہیں ہوئے گی !! وہ معصومیت سے اسے بتانے لگی لیکن اسے کون بتاتا کہ اسے بخار نہیں بلکہ گولی لگی تھی !!

اج شام زریام اور کائزل کا نکاح ہونا تھا جو کہ امیرا بیگم کہہ رہی تھی اگے بڑھانے کا ذریام کے گولی لگنے کی وجہ سے لیکن ذریام نے انکار کر دیا تھا وہ نکاح اج کرنا چاہتا تھا کیونکہ کل کے دن ایزل کا نکاح تھا اپنے کہے کہ مطابق اُسے ایزل سے پہلے نکاح کرنا تھا

،زریام نے اپنے لیے اس کی فکر دیکھتے سے دودھ کا گلاس تھاما اور اپنے لبوں سے لگا گیا تھوڑا سا ہی پیتے وہ گلاس ٹیبل پر رکھ چکا تھا کیونکہ اسے بالکل عادت نہیں تھی صبح دودھ پینے کی !!

کائزل میری بات سنو!! زریام کائزل کو دیکھ بولا

جی آن !! کائزل بھی زریام کی جانب متوجہ ہوئی

اج ہمارا نکاح ہے اپ کو پتہ ہے نا یہ جو بھی ہو رہا ہے بہت جلدی ہو رہا ہے میں ایسا بالکل نہیں چاہتا تھا لیکن کبھی کبھی زندگی میں کچھ ایسے مسائل کے ل بن جاتے ہیں کہ ہمیں قدم بھی اٹھانا پڑتا ہے جو ہم کبھی نہیں اٹھانا چاہتے ان میں سے ایک قدم یہ بھی ہے!!

زریام اسے دیکھ نرمی سے سمجھا رہا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ کایزل کی زندگی برباد ہو کیونکہ وہ جانتا تھا وہ دوبارہ محبت نہیں کر سکے گا اس کی ایک لوتی محبت صرف ایزل شاہ تھی اور مرتے دم تک رہے گی لیکن اس کے پاس کوئی دوسرے راستہ نہیں تھا کبھی کبھی انسان خود گرز بھی بن جاتا ہے اج یہی ہورہا تھا!

آن مجھے کوئی مسئلہ نہیں!! کائزل نے مسکرا کر کہا اس کی انکھوں میں ایک چمک تھی شاید خوشی کی چمک جو ذریام نہیں دیکھ پایا تھا کیونکہ وہ اُسے اتنا غور سے دیکھتا ہی نہیں تھا!!

جب کے کائزل کی بات پر لمحہ بھر کیلئے اُن دونوں کو آنکھیں ملی تھی اور پھر زریام نظریں پھیر گیا تھا!!

مریم کی آنکھ کھلی اُس نے آنکھیں کھولیں اِدھر ادھر دیکھا اریان بیڈ پر موجود نہیں تھا مریم

نے نظریں گھمائے دیکھا جہاں سامنے ہی اریان ہڈی میں ملبوس اپنے بالوں کو جیل سے سیٹ کر رہا تھا اُس کے بال کافی سلکی تھے اسلئے اریان جیل سے سیٹ کر رہا تھا!!

مریم نے گھڑی میں وقت دیکھا !! جہاں صبح کے ساتھ بج رہے تھے!! اریان کی نظریں بےوقت اُس پر گئی جو اریان کو اپنی خوبصورت آنکھوں سے دیکھ رہی تھی !!

دیکھ لیا ہو تو کھڑی ہوجاؤ !! اریان کی گھمبیر آواز پر مریم نے ہڑبڑا کر جھٹکے سے نظریں پھیری

غلط فہمی ہے آپ کی!! مریم سنجیدگی سے کہتی اٹھ کر بیٹھی جب کے اریان اُس کی بات نظر انداز کیے ہاتھ میں گھڑی پہن رہا تھا!!

مریم کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اتنی صبح صبح کیوں اٹھ جاتا تھا ؟

میرے پاس وقت نہیں جلدی اٹھو اور شاور لو!! اریان نے سنجیدگی سے کہا اُس کے چہرے پر چٹانی سنجیدگی تھی

ک۔کیا اتنی صبح صبح شاور ؟ مریم کی آواز لڑکھڑائی تھی کیونکہ سردی کافی زدا تھی!

سات بج رہے ہیں!! اریان نے گھڑی میں دیکھتے کہا پھر صوفے پر بیٹھ کر شوز پہننے لگا وہ ہیرو لگ رہا تھا اس کے پرسنلٹی ہیرو والی تھی بہت ہینڈسم تھا

ل۔لیکن م۔۔۔مریم کچھ کہنے لگی تھی جب اریان نے اُس کی بات کاٹی

اب تم کچھ نہیں بولو گی اٹھو اور شاور لے کر اؤ پانچ منٹ میں تم مجھے باہر چاہیئے ہو!! اریان نے سرد نظروں سے اُسے دیکھ اپنے ہر لفظ پر زور دیا تھا مریم کے باقی لوگ اس کے منہ میں ہی رہ چکے تھے وہ ہمیشہ سنجیدہ رہتا تھا مانا اس پہ سنجیدگی خوب ڈھاتی تھی لیکن پتہ نہیں کیوں لیکن ایک حسرت تھی اریان کو غصے پیار سے بات کرنے کے لیے دیکھنے کی!!مریم نے گہرا سانس بھرا وہ جتنی بھی سنجیدہ ہو جائے وہ اریان کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی اس لیے وہ خاموشی سے اٹھی اور شاور لینے باتھ روک میں بند ہوئی جاتے جاتے اپنا غصہ دکھاتے ہوئے اس نے باتھ روم کا دروازہ دھڑام سے پوری طاقت سے بن کیا تھا اریان جو موبائل کھول رہا تھا دھڑام کی اواز پر اس نے جھٹکے سے دروازے کو دیکھا تھا

آنکھوں میں غصّہ اترا تھا!! لیکن وہ ضبط کر گیا !!

اچانک ہی لائیٹس بند ہوئی تھی مریم جو شیشے میں خود کو دیکھ رہی تھی اب گھبرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی اسے اندھیرے سے بہت ڈر لگتا تھا!!

ل۔لائیٹ کو کیا ہوا ؟مریم کی اواز لڑکڑائی تھی یہ پہلی بار ہو رہا تھا کیونکہ جب سے وہ ائی تھی یہاں کی لائیٹ کبھی نہیں جاتی تھی

مریم نے اندھیرے میں قدم دروازے کی جانب کیے اور دروازے پر ہاتھ رکھ بجایا !!

کوئی ہے !! س۔سنے لائیٹ چلی گئی یہاں کی!! مریم نے گھبرا کر کہا تھا

جب کے اریان جو باتھ روم کے دروازے سے ٹیک لگاے سگریٹ کا گہرا کش لے رہا تھا اب دھیما سا تنزیہ مسکرایا

تو میں کیا کروں؟ اُس کی سرد آواز گنجی تھی

ل۔لائیٹ کھولے م۔مجھے اندھیرے سے ڈر لگتا ہے !! مریم نے دروازے پر ہاتھ رکھے کہا پورے باتھ روم میں اندھیرا تھا وہ کچھ نہیں دیکھ پارہی تھی !! باتھ روم بہت بڑا تھا شاید اس لیے اور زیادہ خوف ارہا تھا

ا۔آپ سن رہے ہیں؟باہر سے خاموش یہ دیکھ مریم نے دروازہ بجایا تھا

نہیں !! اریان نے لفظی جواب دیتے سگریٹ کا مزید اک گہرا کش بھرا

پ۔پلز دیکھے نا لائیٹ کیوں بند ہوئی ہیں!! مریم کا لہجہ سنجیدگی سے منت بھرے پر آچکا تھا اسے اپنی جان عزیز تھی اسے زندہ رہنا تھا

اب مریم کو رونا ارہا تھا کیونکہ باہر سے اریان کا کوئی جواب نہیں ارہا تھا اور مریم کو بہت ڈر لگ رہا تھا اندھیرے میں سے کچھ نظر نہیں ارہا تھا جو وہ باتھ روپ پہن کر باہر جاسکے!!

بے بسی سے اُس کی آنکھوں سے انسوں بہنا شروع ہوئے!! اگلے لمحے ایک کے بعد ایک انسوں اُس کی آنکھوں سے گر رہا تھا!!

م۔مجھے ڈر لگ رہا ہے!! مریم بھرائی آواز میں بولی

تو میں کیا کروں؟مقابل سے اریان کی سرد آواز سنائی دی اُس نے مزید سگریٹ کا گہرا کش بھرا تھا !!

ل۔لائیٹ کھولے مجھے کچھ نظر نہیں!! اریان کی اواز سن اسے تھوڑی ہمت ملی تھی!

لیکن اس کی اواز میں خوف صاف واضح تھا جو اریان صاف محسوس کرپارہا تھا پھر باتھ روم سے اتی ہلکی ہلکی اُس کے رونے کی آواز !!

اریان نے ہاتھ بڑھا کر لائیٹ کھولی تھی اگلے لمحے باتھ روم میں اُجالا ہوا تھا مریم خوشی سے اگے بڑھی جب ایک بار لائٹ پھر بند ہوئی تھی

پ۔پھر بند ہوگئی!! مریم کی آنکھوں میں پھر انسوں جمع ہونا شروع ہوئے تھے

کھولے لائیٹ پ۔پلز !! مریم نے دروازے کو دیکھ کہا

واپس دروازے کے پاس آؤ!! اریان کی بات پر مریم نے دھیرے دھیرے سے قدم بڑھائے وہ اندازے سے اگے چل رہی تھی!!

ج۔جي ؟مریم نے دروازے پر پہنچتے کہا اُسے اس وقت بہت ڈر لگ رہا تھا وہ شاید سب کچھ بھول چکی تھی فل وقت کے لیے!!

اریان نے سگریٹ کا اخری کش بھرتے بنا کچھ کہے لائٹ کھولی تھی!! اور شیشے کی جانب قدم بڑھائے تھے

لائیٹ کھلنے پر مریم نے گہرا سانس بھرا تھا!! وہ تیزی سے آگے کو بڑھی وہ شاور آن کر رہی تھی !! اس باتھ روم میں گیزر ٹھنڈا پانی گرم پانی ہر طرح کے الگ الگ بٹنز لگے تھے مریم کو اج تک ان کے حساب سمجھ نہیں ایا تھا!!

ایک بار پھر وہ ان میں الجھ چکی تھی وہ بٹن کو گھو رہی تھی اسے سمجھ نہیں ا رہا تھا گرم پانی کے لیے وہ کون سا دبائے کیونکہ کافی زیادہ سردی ہو رہی تھی ٹھنڈے پانی سے نہانا مریم کیلئے موت کے برابر تھا!!

وہ سارے بٹن چلا کر چیک کر رہی تھی لیکن کسی سے بھی گرم پانی نہیں ارہا تھا!! وہ اج تک تو شاور لے کے ائی تھی اس نے ہمیشہ شاور نیچے کمرے میں لیا تھا کیونکہ اسے اس کمرے کا کچھ سمجھ ہی نہیں اتا تھا!!

ٹھنڈا پانی جیسے ہی اُس پر پڑا ایک کرنٹ ہے اس کے وجود میں دوڑا تھا!!

اہ!! چھوٹی سی چیخ کے بعد وہ پیچھے ہوئی

کیا کروں؟ مریم کو سمجھ نہ ایا وہ کیا کریں !! اتنے سارے فنکشنز تھے سارے بٹن ایک ساتھ ہی لگے تھے اس لیے اسے مسئلہ ہو رہا تھا؛! وہ ڈر ڈر کر اس لیے کر رہی تھی کیونکہ ان میں

سے ایک بٹن کھڑکی کھل جانے کا بھی تھا ایک اٹومیٹک دروازہ بھی کھل جانے اور لوک ہو جانے کا بھی تھا !!

جلدی کرو اتنا وقت نہیں ہے میرے پاس !! باہر سے اریان کی آواز سنائی دی جب مریم نے باتھ روم کے بند دروازے کو دیکھا

ا۔ارہی ہُوں!! مریم نے بھی اندر سے کہا

ن۔نہیں ہر گز نہیں اُنہیں کیسے بلا سکتی ہُوں میں ؟ بلکل نہیں !! ٹھنڈے سے نھاونگی لیکن ان سے کوئی مدد نہیں لوں گی!! ویسے ہی مجھے انہیں چھوڑ کر جانا ہے اپنے لالا کے پاس تو کیوں مدد لینی ہے؟ مریم کہ دماغ میں اریان کو بلانے کا خیال ایا تھا جس پر وہ خود کو ہی سنا رہی تھی!!

مریم نے ہمت کرتے ٹھنڈے پانی کے نیچے انا چاہا وہ اتو چکی تھی لیکن اس کا وجود بری طرح کانپ رہا تھا کیونکہ سردی کافی زیادہ تھی!!

کپکپاتے ہوئے اس نے شاور لیا تھا باتھ روپ لینے کے لیے وہ جیسے ہی پیچھے مڑی اُسے حیرت کے جھٹکے لگے تھے کیونکہ ایک بھی باتھ روب یہاں موجود ہی نہیں تھا!!

مریم نے اپنے ذہن پر زور ڈالا جب اسے یاد ایا کل اس نے سارے باتھ روپ چینجنگ روم میں شفٹ کروائے تھے!!

مریم کا دل کیا اپنا سر دیوار میں مار لے!!

ایک تو وہ بری طرح کانپ رہی تھی اوپر سے مزید مسئلے بنے جا رہے تھے اج کل دن ہی خراب تھا شروعات ہی ایسی ہوئی تھی پتہ نہیں پورا دن کیسے گزرنا تھا!!

مریم کپکپاتے ہوئے دروازے تک پہنچی!! وہ بالکل نہیں جاتی تھی اریان کو مخاطب کرنا اپنی مدد کے لیے لیکن یہاں پر اور کوئی راستہ نہیں تھا اس کے پاس !!

وہ جب جب اپنے راستہ الگ کرنے کا سوچتی تھی تب تب کچھ ایسا ہو جاتا تھا کہ اسے مدد کے لیے اریان کے پاس انا پڑھتا تھا!!

مریم نے دروازے پر ہاتھ رکھ اندر سے دروازہ بجایا اریان نے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ پر جمائے فون میں مصروف تھا دروازہ بجنے کی اواز پر اس نے اپنی پرکشش نظر اٹھا کر باتھ روم کے بند دروازے کو دیکھا

کیا ہوا ؟ اریان نے سنجیدگی سے استفسار کیا جب کے اریان کی بات پر مریم نے دھیرے سے اپنا سر دروازے سے مارا تھا اسے سمجھ نہیں ا رہا تھا وہ کیسے بولے اس لیے وہ چیک کر رہی تھی کہ اریان کمرے میں ہے یا نہیں اگر نہیں ہوتا تو وہ خود جا کے لے لیتی جو کہ اس کے لیے زیادہ بہتر تھا!!

مریم کچھ پل خاموش رہی کیونکہ اسے پتہ ہی نہیں تھا کہ اسے بولنا کیا ہے!! جب کے اس کی خاموشی پر اریان واپس اپنے فون کی جانب متوجہ ہو چکا تھا!! مریم بری طرح کانپ رہی تھی اسے اپنا وجود بالکل سن محسوس ہو رہا تھا

س۔سنے !! قریب تین منٹ بعد اس نے کپکپاتی اواز میں اریان کو پکارا !!

اب تمہارے ہاتھ نا چلے سیدھا لب بولنے کیلئے کھلے جو کہنا ہے تمہیں !! موبائل پر مصروف اریان نے کہا تھا جب کے مریم نے خود میں بولنے کی ہمت جمع کی تھی!!

ی۔یہاں باتھ روپ نہیں ہیں !! مریم نے کانپتی آواز میں کہا

تو ؟ اریان نے ہنوز ایسے ہی پوچھا

ت۔تو میرے کپڑے بھی نہیں ہیں !! مریم اپنا لب بری طرح دانتوں میں کچل رہی تھی !! جب کے اریان نے نظریں اٹھائے بیڈ پر دیکھا جہاں اُس کے کپڑے رکھے تھے!! اس کے کپڑے بیڈ پر دیکھ اریان نے ایبرو اٹھائی!!

کیا تمہیں اتنا بھی نہیں پتہ کہ جب شاور لینے جاتے ہیں تو کپڑے ساتھ لے کر جاتے ہیں!! اریان نے ایبرو اٹھائے ہی کہا تھا

م۔مجھے لگا تھا باتھ روپ اندر ہو گا!! مریم نے اپنا سر باتھ روم کے دروازے سے ٹکائے

باتھ روپ اندر ہوتے ہیں اب کہا ہیں ؟؟ اریان نے بند دروازے کو دیکھا تھا

و۔وہ دراصل میں نے کل چینجنگ روم میں شفٹ کر دیے تھے!! مریم نے سختی سے آنکھیں میچے کہا

پ۔پلز مجھے میرے کپڑے اٹھا دیں !! مریم نے ہنوز اسی طرح کہا اس کی اواز میں کپکپاہٹ موجود تھی

اریان گہرا سانس لیے کھڑا ہوا تھا !!اریان نے بیڈ سے اُس کے کپڑے اٹھائے اور قدم باتھ روم کی جانب بڑھائے !!

یہ زندگی میں پہلی بار تھا جب اریان شاہ یہ کام کر رہا تھا بچپن سے جوانی تک اُس نے کبھی کسی کیلئے یہ نہیں کیا تھا !!

وہ تو اپنی بھی کوئی چیز ادھر سے اٹھا کر ادھر نہیں رکھتا تھا یہاں تو پھر بات کسی اور کی ہو رہی تھی!! یہ بات سچ تھی اریان کی زندگی میں انے والی پہلی لڑکی مریم تھی!! اور پہلی لڑکی بھی جس کے لیے اریان شاہ یہ کر رہا تھا!!

کھولو دروازہ !! دروازے تک پہنچتے اریان نے سنجیدگی سے کہا

ک۔کیا ؟ مریم جو دروازے سے اپنا سر ٹکائے کھڑی تھی اریان کی بات پر کپکپاتے ہوئے بلند اواز میں حیرت سے بولی!!

اس میں اتنی حیران ہونے والی کیا بات ہے؟ اریان نے ابرو اٹھائے کہا

ا۔آپ کو شرم نہیں اتی یہ بولتے ہوئے کے دروازہ کھولو!! مریم نے دھیمی اواز میں کہا تھا لیکن دروازے کے ساتھ کھڑا اریان سن چکا تھا اور اس کی بات پر نفی میں سر ہلا رہا تھا

بند دروازے سے کیسے کپڑے لوگی تُم ؟کوئی طریقہ ہے تمہارے پاس ؟ تمہیں میں انوزبل لگتا ہوں جو بند دروازے سے ہاتھ نکال کر تمہیں تمہارے کپڑے دے گا! اریان دانت بیستہ بولا جب کے اُس کی بات پر مریم نے اپنا نکلاتلب دانتوں تلے دبایا!!

پھر ہاتھ بڑھا کر دھیرے سے دروازے کا لوک کھولا !! لوک کھلنے کی آواز اریان نے بھی سنی تھی مریم نے کانپتے ہوئے تھوڑا سا دروازہ کھول کر اپنی ایک انکھ سے باہر جھانکا اریان کو باہر دیکھ اُس نے سانس روکی تھی

اریان نے اُس کے کپڑے اُس کی جانب بڑھائے !! مریم نے اپنا کپکپا تھا ہاتھ باہر نکال کر کپڑے تھامے تھے مریم نے اگلے لمحے اپنے کپڑے اندر کھینچے تھے ابھی اریان اس کے کانپتے ہاتھ دیکھ تا کہ وہ اپنے ہاتھ اندر لے چکی تھی!!

مریم جلدی سے دروازہ بند کرتی دروازے کے ساتھ لگے گہرے گہرے احساس لینے لگی اس کا دل اس کے کانوں میں بج رہا تھا۔

اُف اللہ میں اپنی حرکتوں کی وجہ سے ہمیشہ پھنس جاتی ہوں!! اب کیسے نظریں ملاؤں گی؟ مریم سختی سے آنکھیں میچی بولی

مزید دس منٹ گزرے تھے لیکن مریم باتھ روم سے باہر نہیں ائی تھی وہ کپڑے کافی دیر کے پہن چکی تھی لیکن اُسے سمجھ نہیں ارہا تھا وہ اریان کا سامنا کرے گی کیسے؟

تم ارہی ہو یا میں دروازہ توڑوں؟ ہنوز دروازہ بند دیکھ اریان کی بس ہوئی تھی جب وہ غصے سے بولا اُس کے غصے سے بلند آواز میں کہنے پر مریم اپنی جگہ سے اچھلی تھی!! سردی کی وجہ سے وجود بری طرح کانپ رہا تھا

اُس نے اپنے سینے پیر ہاتھ رکھا دل پھر زورو سے دھڑکا تھا!! اسے بے حد شرم ارہی تھی باہر جاتے میں!! لیکن اگر وہ باہر نہیں جاتی تو یقینا اج اس مہنگے دروازے کا آخری دن ہوتا جتنا وقت اُسے اریان کے ساتھ ہوا تھا وہ سمجھ چکی تھی کے اریان جو کہتا ہے وہ کرتا ہے!!

مریم نے دھیرے سے لوک پر ہاتھ رکھ کر گھمایا اور بالکل دھیرے سے دروازہ کھول کر خود میں باہر جانے کی ہمت جمع کرنے لگی!!

دروازہ کھل چکا تھا لیکن دو منٹ تک بھی مریم باہر نہیں ائی تھی!!

زیادہ پسند ارہا ہے تمہیں باتھ روم ؟ کہو تو تمہیں یہاں پر بند کر جاؤں؟ رہنا پھر سارا دن یہی کیونکہ تمہاری حرکتوں سے تو پتہ لگ رہا ہے کہ تمہیں باتھ روم کافی پسند ایا ہے!!اُسے

باہر نا اتے دیکھ اریان نے گھمبیر آواز میں کہا مریم نے دروازے پر پکڑ مضبوط کی تھی!!

پھر دھیرے سے باتھ روم سے نکلی اس کے نکلنے پر اریان نے نظریں اٹھائے اس کو دیکھا تھا

مریم کے کندھے سے تھوڑا نیچے تک اتے بال گیلے تھے جن سے پانی ٹپک رہا تھا !! وہ گھٹنوں سے اوپر تک کے ٹاپ کے ساتھ کیپری میں ملبوس تھی!!

اس گاؤں میں مریم پہلی لڑکی تھی جو اس طرح کے کپڑے پہن لیتی تھی حالانکہ وہ ٹاپ چھوٹا نہیں تھا اس کے گھٹنو تک ارہا تھا لیکن پھر بھی یہاں کوئی لڑکی ایسے کپڑے نہیں پہنتی تھی!!

مریم اریان سے نظریں چراتی تیزی سے شیشے کی جانب بڑھی !! اور جلدی جلدی ہیئر ڈرائیر سے اپنے بال سکھانے لگی !!

وہ بری طرح کانپ رہی تھی اور اریان اُسے ہی دیکھ رہا تھا

کیا گیزر آن کرنے کے لیے تمہارے پاس ہاتھ نہیں تھے؟ اریان نے ابرو اٹھائے کہا کیونکہ اس کے کانپنے سے پتہ لگ رہا تھا کہ وہ ٹھنڈے پانی سے نہائی ہے!!

مجھے ٹھنڈے پانی سے نہانا اچھا لگتا ہے!! مریم نے کہتے تیزی سے اپنے بالوں میں برش پھیرا جب کے اُس کی بات پر اریان نے دوسری ایبرو بھی اٹھائی تھی

ٹھنڈے پانی سے نہنا اچھا لگتا ہے ؟تو پھر کانپ کیوں رہی ہو؟ اگر تارزن بننے کا زدا شوق ارہا تھا تو تھوڑے سردیوں والے کپڑے نہیں پہن سکتی تھی؟ اُسے ہلکا سا ٹاپ پہنے دیکھ اریان نے سنجیدگی سے کہا تھا کیونکہ وہ واقعی بہت بری طرح کانپ رہی تھی

مجھے سردی نہیں لگ رہی بلکل مجھے عادت سے ٹھنڈے پانی سے نہانے کی!! مریم نے حلق تر کرتے کہا تھا وہ کوشش کر رہی تھی کہ وہ نا کانپے!!

شیشے میں اس نے ایک بھی بار اریان کو دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی !!

میں نیچے جا رہا ہوں دو منٹ میں تم مجھے نیچے ملو؛؛ اریان اُسے دیکھ سنجیدگی سے کھڑا ہوا پھر بڑے بڑے ڈھنگ بڑھتا کمرے سے نکلتا چلا گیا

مریم نے سکھ کا گہرا سانس لیا تھا !!

اب بھی اتنے سنجیدہ غصّہ ایک پرسنٹ کم نہیں ہوا بلکہ مجھے تو لگ رہا ہے کہ مزید بڑھ گیا ہے اس طرح غصے سے یہ مجھے خود سے محبت کروائیں گے ؟ مجھے تو لگا تھا مجھے خود سے محبت کروانے کے لیے نرمی اختیار کریں گے مجھ سے پیار سے بات کریں گے لیکن یہاں تو الٹا معاملہ ہے ایسے کیسے ہوگی مجھے اُن سے محبت؟ مریم کمرے کے بند دروازے کو دیکھ

صدمے میں بولی رات بھر وہ یہی سوچ رہی تھی کیا اریان اسے خود سے محبت کروانے کے لیے نرمی اختیار کرے گا اپنے لہجے میں محبت اختیار کرے گا مریم نے تو یہ تک سوچ لیا تھا کہ وہ اریان کو ذرا منہ نہیں لگائے گی اور اپنی شرط جیت کر اپنے لالا کے پاس چلی جائے گی اسے یقین تھا اپنے اوپر لیکن یہاں صبح معاملہ ہی کچھ اور تھا ایک بار پھر مریم غلط ثابت ہوئی تھی!! کیونکہ وہ بھول چکی تھی مقابل کوئی عام شخص نہیں بلکہ اریان شاہ ہیں !!

یہ ابھی ابھی میرے ساتھ دھوکہ ہوا ہے ؟ہاں کیا کیا سوچ رکھا تھا میں نے!!

کوئی بات نہیں وہ اس طرح اپنی شرط خود ہارے گے اس طرح غصے سے بات کریں گے تو کوئی چانس ہی نہیں پیدا ہوتا کہ مجھے ان سے محبت ہو خیر جو بھی ہے مجھے اپنے لالا کے پاس جانا ہے مجھے اس سے مطلب رکھنا چاہیے !! مریم خود سے کہتی اب شیشے میں دیکھتی ریڈی ہونے لگی کیونکہ اسے نیچے جانا تھا!!

اگلے دو تین منٹ میں ہی مریم اپنے بال سکھائے خود پر اچھی طرح دوپٹہ لیے کمرے سے باہر نکلی تھی !! وہ آگے بڑھ رہی تھی جب سامنے سے حزن شاہ بھی اپنے کمرے سی نکلتا موبائل میں مصروف آگے کو ایا تھا !!

حزن نے نظریں اٹھائی جب نظر مریم پر پڑی جو سیڑھیاں اترنے لگی تھی !! حزن بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا آگے ایا !!

گڈ مارننگ بے بی گرل !! حزن اُسے دیکھ بولا جو ڈارک گرین ٹاپ میں میک اپ سے پاک چہرہ لیے کانچ کی گڑیا لگ رہی تھی!! مریم نے چونک کر رکتے دائے جانب دیکھا جہاں حزن کھڑا اُسے ہی دیکھ رہا تھا!!

گڈ مارننگ !! پھر اگلے لمحے کہتی وہ سیڑھیاں اترنے لگی

حزن بھی اس کے ساتھ ہی سیڑھیاں اتر رہا تھا!!

تو کیسی نیند ائی آپ کو کل حویلی میں ؟ مریم نیچے اُترتی اُسے دیکھ بولی

اچھی نیند ائی!! حزن نے جواباً کہا

ویسے بے بی گرل تُم بھی اوپر والے پورشن میں ہو مجھے نہیں پتہ تھا !! حزن مسکرا کر بولا

اپ نیچے کیوں نہیں رہ رہے ؟اتنے کمرے ہے نیچے !! مریم نے اُسے دیکھ کہا وہ دونوں مسلسل سیڑیاں اتر رہے تھے

کیونکہ میرا کمرہ اوپر ہی ہے باہر ملک جانے سے پہلے میرا کمرہ وہیں ہوا کرتا تھا اریان کے کمرے والے پورشن میں !! اریان کا کمرہ بھی اوپر ہی ہے اپ کو تو پتہ ہی ہو گا؛! حزن اُسے دیکھ بولا

ہاں پتہ ہے !! مریم نے جواباً کہا ابھی مزید بات ہوتی کہ سیڑیاں ختم ہو چکی تھی!!

السلام علیکم پھپھو جان !! مریم مسکرا کر آگے ائی جب انہوں نے اُس کی پیشانی چومی

وعلیکم السلام کیسا ہے میرا بچہ؟ انہوں نے مسکرا کر پوچھا جب مریم نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

اسلام علیکم!! حزن نے بلند اواز میں سلام کیا تھا

وعلیکم السلام کیسا ہے میرا شیر پتر ؟ سکندر شاہ کی روبدار آواز گونجی جب وہ آگے اتے اُسے اپنے سینے سے لگا گیے!!

حزن چلتا ہوا اریان کی جانب ایا جو کافی پی رہا تھا نظریں زریام پر مرکوز تھی جو کچھ بات کر رہا تھا!!

اور بھائی صبح صبح اتنی گہری باتیں !! حزن اریان کے برابر میں بیٹھا تھا

کیسا ہیں ؟ اریان نے اُسے دیکھ کہا تھا

میں بالکل ٹھیک تُو بتا !! حزن اریان کو گود میں سر رکھے لیٹا تھا

کیا ہوا نیند پوری نہیں ہوئی؟ اریان نے اُسے دیکھ پوچھا تھا

کافی عرصے بعد ایا ہوں نا واپس اس لیے شاید!؛ حزن نے اریان کو دیکھ کہا جبکہ یہ بات زیادہ سچ نہیں تھی کیونکہ رات بھر وہ بےبی گرل کے بارے میں سوچ رہا تھا!!

ہمم!! اریان نے ہنکارہ بھرا

نکاح ہیں اج زریام کا !! اریان اُسے دیکھ بولا جب کے حزن جو نظریں سامنے کھڑی مریم پر مرکوز کرنے لگا تھا اب جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھا

مجھے لگ رہا ہے نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے میرے سر پر بخار چڑھ گیا ہے تجھے پتہ ہے مجھے لگا تُو کہہ رہا ہے کہ اج ذریام کا نکاح ہیں !! واقعی نیند پوری کرنا بہت ضروری ہے!! حزن اپنے سر پر ہاتھ پھیرتا بولا جب کے اریان نے اپنی مسکراہٹ دبای تھی

یہ بات سچ ہے اج میرا نکاح ہیں !! زریام نے اُسے دیکھ کہا جب حزن نے اریان کو دیکھا جب اریان نے اسباب میں سر ہلایا !!

ارے واہ!! کیا بات ہے بھائی چھ سال باہر کا گیا لڑکی بھی پسند کرلی؟ اور بھائی کو بتایا بھی نہیں؟ حزن شوخ لہجے میں بولا لیکن اس کے لہجے میں خفگی بھی تھی!!

ایسا نہیں ہیں میں نے لڑکے پسند نہیں کی اس کے پیچھے بہت بڑی جگہ ہے میں رات کو تُجھے بتاؤنگا !! زریام حزن کو دیکھ بولا

چل ٹھیک ہے لیکن ابھی بتا نکاح ہو کس سے رہا ہے کون ہیں کہا ہیں ؟ حزن نے اُسے دیکھ پوچھا

اسی گھر میں رہتی ہے!! زریام نے جواباً کہا جب کے حزن نے اُسے نہ سمجھی سے دیکھا تھا

کیا مطلب ؟ ان۔۔ابھی وہ انزل کا نام لیتا جب انزل زریام کے پاس ائی!!

ادا سائی آپ کو کافی!! انزل نے زریام کے آگے کافی کا کپ تھمایا تھا

شکریہ بیٹا !! زریام نے اُسے دیکھ نرمی سے کہا جب وہ مسکرا کر ایک نظر اریان کو دیکھتی وہاں سے نکلتی چلی گئی اور اس واقعے سے حزن کو سمجھ اچکا تھا کہ وہ لڑکی انزل نہیں ہیں !!

کیا عمر ہیں ان کی ؟ حزن نے بے اختیار پوچھا۔

اترا اٹھارہ سال !! زریام نے جواب دیا جب حزن نے جھٹکے سے مریم کو دیکھا جو امیرا بیگم سے باتیں کر رہی تھی مریم سترہ اٹھارہ کی تھی اور حزن کا شک یقین میں بدل رہا تھا

زریام وہ چھوٹی نہیں ہے تجھ سے ؟ حزن نے زریام کو دیکھ جھٹکے سے کہا تھا حزن کی دھڑکنے دھمی چل رہی تھی !!

ہاں بہت چھوٹی ہیں !! زریام نے جواباً کہا

وہ راضی ہے اس نکاح کیلئے؟ اگلا سوال پوچھا گیا

ہاں حزن وہ راضی ہے میں نے اس سے دو تین بار پوچھا ہے !! زریام نے جواباً کہا حزن نے ایک بار پھر مریم کو دیکھا تھا ابھی مزید بات ہوتی جب اریان کھڑا ہوا!!

حزن کے دل میں تکلیف کی لہر دوڑی تھی وہ بھی کھڑا ہوا تھا !!

جب شہرام اپنے کمرے سی نکلتا باہر ایا تھا اج کافی عرصے بعد شہرام دکھائی دیا تھا ورنہ وہ رات حویلی دیر سے اتا تھا !!اور صبح سویرے چلا جاتا تھا!!

اریان کی نظر اُس پر اٹھی یہی اُسے دیکھ اریان کے تاثرات سخت ہوئے تھے جیسے جیسے سب کی نظر شہرام پر جارہی تھی ویسے ویسے سب کے چہروں سے مسکراہٹ سمٹ رہی تھی!!

سب اریان کو دیکھ رہے تھے جس کے تاثرات سخت ہوتے جارہے تھے!!

شہرام چھوٹے چھوٹے قدم کیا اریان کے پاس ایا تھا !!

وہی رکو!! ابھی وہ مزید قدم اریان کے نزدیک بڑھاتا جب اریان کی اونچی آواز پر اُس کے قدم رکے تھے اس دوران سکندر شاہ بھی اپنے کمرے سے نکل چکے تھے سب خاموش کھڑے تھے؛؛

ا۔ادا سائی۔۔شہرام نے کچھ بولنا چاہا

کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے ادا بلانے کی !! اس لفظ کو تُم ڈیزرو نہیں کرتے!! ائندہ مجھے اس نام سے بلانے کی کوشش بھی مت کرنا!! اریان اُسے دیکھ بولا اریان کو آنکھوں میں خون اترا تھا جب کے اریان کی بات پر شہرام نے تڑپ کر اُسے دیکھا تھا !!

ا۔ادا ایسے مت بولیں م۔۔شہرام کہتا قدم اگے بڑھانے لگا

شہرام تمہارا اک اور قدم آگے نہیں بڑھنا چاہیئے !! اریان کی گراہٹ پر وہ رکا تھا!!

سب خاموشی سے کھڑے تھے پہلے اریان شہرام سے بہت پیار کرتا تھا لیکن جب سے اُس نے بنا کسی لحاظ کے حرین کی پاک دامن پر سوال اٹھایا تھا تب سے نفرت ہونے لگی تھی سب کو شہرام سے !!! حد تک انزل بھی اس سے بات نہیں کرتی تھی جو بھی تھا شہرام نے بہت غلط کیا تھا!!

جتنا جلدی ہو سکے اس حوالی سے چلے جاؤ!! وہ لڑکی ایسی حویلی کی بیٹی تھی !! جس پر تُم نے گھٹیا الزام لگائے تھے!! اگر تم شہرام نہ ہوتے تو ابھی تم زمین کے نیچے ہوتے !! اپنی بہن پر اتنا گھٹیا الزام لگانے والے کا زندہ چھوڑنا میری فطرت میں نہیں تھا لیکن بات پھر یہاں پر خون کے رشتے کی اگئی !! کسی زمانے میں تم بھی ہم لوگوں کے لیے معائنے رکھتے تھے!! اس لیے جتنا جلدی ہو سکے یہاں سے چلے جاؤ میں تمہیں یہاں دیکھنا بھی نہیں چاہتا!! اریان اُسے دیکھ کہتا جانے لگا جب شہرام کی بات پر اُس کے قدم رکے

ا۔ائی ایم سوری ادا میں بہت شرمندہ ہوں!! شہرام کی شرمندگی سے بھرپور آواز سنائی دی تھی

تمہاری شرمندی سے سب ٹھیک ہو جائے گا؟تم جانتے ہو تمہیں سزا نا دینے کی سب سے بڑی وجہ کیا ہے ؟جب اس کے باپ نے اس پر بھروسہ نہیں رکھا تو تم کیسے رکھو گے؟ اریان نے سکندر شاہ کو دیکھ کہا تھا جب کے سکندر شاہ سنجیدگی سے دیوار کو گھور رہے تھے!!

یہ بات کوئی نہیں بھول سکتا تھا جس طرح ان کی لاڈلی حرین پر گھٹیا الزام لگاے گیے تھے !! اور پھر وہ لمحہ جب سکندر شاہ نے اپنی ہی بیٹی پر بھروسہ توڑ دیا تھا!! اُف یہ کتنے درد ناک لمحات تھے!!

ا۔ادا میں حورین سے معافی مانگ لوں گا وہ مجھے معاف کر دے گی آپ بھی مجھے کافی کردیں !! شہرام نے اریان کو دیکھ کہا

اس غلطی کی کوئی معافی نہیں ہے!! اریان کہتا اب بھاری قدم لیتا وہاں سے نکلتا چلا گیا

شہرام نے زریام کی جانب دیکھا تھا جو سنجیدگی سے دیوار کو گھور رہا تھا !!

ادا س۔۔۔وہ یہ کہتا زریام کی جانب ایا تھا جب زریام بنا کوئی جواب دیے بڑے بڑے ڈھنگ بڑھتا اپنے کمرے کی اور بڑھتا چلا گیا!!

شہرام نے امیرا بیگم کو دیکھا تھا !!

ممانی جان میں بہت شرمندہ ہوں میں معافی مانگنا چاہتا ہوں!! شہرام امیرہ بیگم کی جانب ایا تھا

اللہ سے معافی مانگو بیٹا اگر وہ تمہیں معاف کر دے گا تو تمہیں سکون مل جائے گا!! امیرا بیگم نرمی سے کہتی ہوں کچن کے جانب بڑھی تھی ایک ایک کر کے وہاں سے ہر کوئی نکلتا چلا گیا!!

شہرام نے اذیت سے آنکھیں نیچے تھی لیکن جو اس نے کیا تھا وہ واقعی نہ قابل معافی تھا!!

اریان نے فون نکالتے

حزن کے دل میں تکلیف کی لہر دوڑ رہی تھی وہ اپنے کمرے میں چکر پر چکر کاٹ رہا تھا !! وہ سمجھ رہا تھا کہ ذریام کی شادی مریم سے ہے !!

وہ پچھلے ایک گھنٹے سے ادھر ادھر چکر کاٹتا اپنا سکون تلاش کر رہا تھا جو کہ اسے کہیں ملنے کا نام نہیں لے رہا تھا!!

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ اس کا دل یہی بار بار سوال کر رہا تھا اپنے دل کے مجبور ہو کر وہ اپنے کمرے سے باہر نکلتا نیچے کی جانب بڑھا !!

اُس کی نظر سیدھا مریم پر اٹھی تھی جو اج رات کائزل کے لیے کپڑے سلیکٹ کر رہی تھی!!

یہ کتنا پیارا لگ رہا ہے نہ ؟ مریم نے اک سوٹ اٹھا کر دیکھا تھا

ہاں !! بہت اچھا ہیں!! کائزل نے مسکرا کر کہا تھا مریم کے چہرے پر اس قدر خوشی دیکھ حزن کے ارمان ٹوٹے تھے!! مریم بے حد خوشی کے ساتھ کائزل کے کپڑے فائنل کر رہی

تھی اور یہ خوشی حزن کو تکلیف دے رہی تھی !! اسے لگ رہا تھا یہ خوشی اج نکاح کے لیے ہے جو اُس کا زریام سے ہورہا ہے !!

حزن آگے بڑھا تھا !!

بےبی گرل !! حزن نے اُسے پکارا جب مریم نے نظریں گھمائے اُسے دیکھا !!

مجھے کچھ بات کرنی ہے تم سے!! حزن اُسے دیکھ بولا

مجھ سے ؟؟مریم نا سمجھی سے بولی یعنی حزن کو اُس سے کیا بات کرنی تھی کیوں؟جبکہ مریم کی بات پر حزن نے اسباب میں سر ہلایا تھا !!

میں اتی ہُوں کائزل تُم فائنل کرو!! مریم مسکرا کر اُسے کہتی آگے کو بڑھی تھی!!

وہ دونوں تھوڑے فاصلے پر اچکے تھے!!

ہاں جی بولیں ؟ مریم اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولی

وہ میں پوچھ رہا تھا کیا تم اس نکاح کیلئے خوش ہو ؟ حزن نے اُسے دیکھ کہا

اف کورس بہت خوش ہوں!! کتنا مزہ ائے گا نا رات میں نکاح ہیں !! میری تو خوشی کا ٹھکانا نہیں ہے اپ کو میرے چہرے سے دکھ نہیں رہا؟مریم چہک کر بولی

تم م۔۔۔ابھی حزن بولتا جب مریم بولی

اگر اپ کو کوئی کام کی بات کرنی ہے تو بات کریں مجھے رات کے نکاح کے لیے کپڑے فائنل کرنے جانا ہے بہت سارے کام ہیں!! مریم اُسے دیکھ بولی وہ بار بار پیچھے دیکھ رہی تھی

نہیں کوئی ضروری بات نہیں ہے جاؤ آپ !! حزن اُسے دیکھ بولا

اوکے !!! جب مریم واپس آگے کو بڑھتی کپڑے فائنل کرنے لگی تھی حزن کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑھ رہا تھا اُس نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر خود کو نارمل کرنا چاہا جو کہ ممکن نہیں تھا اس کا دل عجیب سا دھڑک رہا تھا ایک احساس اس کے وجود میں دوڑ رہا تھا !!

اس کے بعد وہ اپنے کمرے میں بند ہو چکا تھا!!

امیرا بیگم نے ارحاب کے نمبر پر کول کی تھی !! ارحاب اس وقت گہری نیند سویا تھا جب کے حورین باتھ روم سے باہر ائی تھی جب ارحاب کا فون بجتے دیکھا!! اُس نے اک نظر بیڈ پر دیکھا جہاں ارحاب گہری نیند سویا تھا !! حورین آگے بڑھتی موبائل ہاتھ میں تھام گئی سامنے امیرا بیگم کا نمبر دیکھ حورین کی گرفت موبائل پر ڈھلی پڑی تھی اگلے لمحے وہ موبائل اٹھاتے کان سے لگا چکی تھی!!

ہ۔ہیلو!! اُس نے بھرائی آواز میں کہا جب کے امیرا بیگم اُس کی آواز پر سنتے مسکرائی تھی !!

حورین میر بچی کیسی ہو؟ وہ مسکرا کر بولی

میں ٹھیک امی اپ کیسی ہیں؟حرین بھی نم آنکھوں سے مسکرائی تھی

ارحاب کہا ہیں بیٹا ؟ انہوں نے ارحاب کا پیچھا تھا

وہ سورہے ہیں اپ مجھے بتا دیں میں ارحاب کو بتا دوں گی !! حورین نے جواباً کہا

بچے میں کہہ رہی تھی کہ اج زریام کا نکاح ہے اگر اپ لوگ بھی اتے تو اچھا لگتا!! امیرا بیگم نے نرمی سے کہا

ک۔کیا ؟اج لالا کا نکاح ہے کس سے ؟ حورین نے حیرت سے پوچھا جب تمام بات امیرا بیگم نے اُسے بتائی اور حورین نم انکھوں سے تمام باتیں سن رہی تھی!!

امی ارحاب اٹھتے ہے تو میں اُن سے بات کرتی ہُوں!! حورین نے بمشکل اپنے انسوں پر ضبط کرتے کہا اُسے بہت رونا ارہا تھا

!ٹھک ہے بیٹا !! انہوں نے کہتے ہیں منہ رکھا امیرا بیگم اس لیے اطمینان تھی کیونکہ انہیں پتہ تھا کہ ارحاب کیسے ہیں !! وہ حورین کیلئے ایک بہترین ہمسفر تھا یہ بات امیرا بیگم جانتی تھی!!

انہوں نے ہمیشہ سے ہی اپنی حورین کے ساتھ ارحاب کو سوچا تھا !! جو یخ تلفیاں چل رہی تھی ان کے ختم ہونے کے بعد یہ رشتا بہت خوبصورت تھا یہ امیرا بیگم کا ماننا تھا اس لیے وہ پرسکون تھی !!

فون رکھتے ہی حورین صوفے پر بیٹھی تھی آنکھوں سے انسوں ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے یعنی اس کے اپنے لالا کا نکاح تھا اور وہ اپنے گھر موجود ہی نہیں تھی اس نے اپنے بھائیوں کی شادیوں کے لیے کیا کیا سوچا تھا اریان کا نکاح بھی بھی بے حد سادگی سے ہو چکا تھا جس میں حرین موجود نہیں تھی اب زریام تھا جس کی شادی میں ارمان پورے کرنے تھے لیکن حرین وہاں تھی ہی نہیں حد تک حرین کو تو پتہ بھی نہیں تھا؛! حورین کا دل اپنی بے بسی پر چیخ چیخ کر رونے کا کر رہا تھا وہ صوفے پر بیٹھی رو رہی تھی کچھ ہی دیر میں اس کی سسکیاں کمرے میں گونجنے لگی تھی جو ارحاب کی نیند میں خلل کا سبب بنی تھی !! ارحاب۔نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا !! ارحاب نے کروٹ بدلی تھی جب نظر صوفے پر بیٹھی حورین پر گئی جو بری طرح رو رہی تھی !!

کیا ہوا تمہیں ؟ اُسے اس طرح روتا دیکھ ارحاب نیند سے بھاری آواز میں بولا اس کی نیند سے ہوتی بھاری آواز مزید پرکشش لگ رہی تھی!!

جب کہ ارحاب کی آواز پر حورین نے جھٹکے سے اوپر دیکھا تھا

ک۔کچھ نہیں !! حورین نے روتے ہوئے کہتے اپنے انسو صاف کیے

اِدھر آؤ !! ارحاب کی آواز پر حورین اپنے انسو صاف کرتے دھیرے سے کھڑی ہوئی اور اُس کی جانب بڑھی اس دوران ارحاب بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا چکا تھا !!

حورین بیڈ سے پاس ائی !! جب ارحاب نے اُسے بیڈ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا حرین فورا بیٹھ چکی تھی

کیوں رو رہی ہو؟ ارحاب نے سنجیدگی سے پوچھا جب کے اس کے سوال پر حورین نے نفی میں سر ہلایا

حورین میں نے پوچھا کیا ہوا ہے ؟ ارحاب کا لہجہ پہلے سے کہیں زیادہ سخت تھا حرین نے اپنے انسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھا کر ارحاب کے سنجیدہ چہرے کو دیکھا!!

و۔وہ د۔دراصل۔۔حورین سے بولا نہیں جا رہا تھا کیونکہ رونے کی وجہ سے اس کی ہچکیاں بن چکی تھی

ارحاب نے سائڈ ٹیبل پر رکھا پانی کا گلاس اُس کے آگے بڑھایا جب حورین نے اُسے تھامتے اپنے لبوں سے لگایا تھا

ارحاب خاموشی سے اُس کا ہچکیاں لیتا وجود دیکھ رہا تھا وہ کسی بچے کی طرح رو رہی تھی !!

بولو اب !! ارحاب نے کچھ دیر بعد کہا جب وہ تھوڑا نارمل ہوئی تو !!

ز۔زریام لالا کا نکاح ہیں اج !! حورین نے نظریں جھکائے کہا

ہمم تو ؟ ارحاب نے ہنوز سنجیدگی سے پوچھا نظریں اُس کے چہرے پر مرکوز تھی !!

ت۔تو مما کی کول ائی تھی آپ کے فون پر اور میں نے اٹھا لی تھی !! حورین پھر کہتی رکی

پھر ؟ ارحاب نے اُسے دیکھ پوچھا

حرین نے حیرت سے اسے دیکھا حورین لگا تھا ارحاب اُس پر غصہ کرے گا بنا پوچھے فون اٹھانے پر !!

ت۔تو مما کہے رہی تھی کے اگر ہم بھی نکاح میں جائینگے ت۔تو اچھا ہو گا !! اُس نے روتے ہوئے بتایا تھا وہ روتے ہوئے پانچ چھے سال کی بچی لگ رہی تھی !!

جب کے اُس کی بات پر ارحاب ہنوز خاموشی سے اُسے دیکھنے لگا

کچھ دیر تک ارحاب کی خاموشی پر اُس نے ہچکیاں بھرتے اوپر ارحاب کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا

اسے اپنی جانب سے ایک دفعہ پھر حرین نظر جھکا چکی تھی۔اپنے انسوں بار بار اپنے ہاتھوں سے صاف کر رہی تھی لیکن وہ پھر نکل رہے تھے کیونکہ اس کا دل شدت سے رونے کا کر رہا تھا؛؛

رونا چاہتی ہو؟اُسے اذیت میں دیکھ ارحاب نے اُسے دیکھ کہا تھا حورین اک بار شدت سے رونا چاہتی تھی اپنی بے بسی پر !!

حورین نے خاموشی سے اسباب میں سر ہلایا تھا جب ارحاب نے اُس کی کلائی تھامے اُسے اپنی جانب کھینچا اگلے لمحے ارحاب کروٹ لیتا اُسے اپنے ساتھ لیے لیٹا تھا !!

ارحاب نے اُسے اپنے سینے سے لگایا اور اُسے کانپتا دیکھ کمفرٹر ٹھک سے دونوں پر لیا!!
ارحاب نے اپنی انگلیاں اُس کے بالوں میں الجھای وہ نہیں جانتا تھا وہ یہ سب کیوں کر رہا ہے لیکن ابھی حرین کے چہرے پر حد سے زیادہ اذیت دیکھ وہ یہ کرنے پر مجبور ہو چکا تھا!!

ارحاب اسے سینے سے لگایا لیٹا تھا جب کے حورین ارحاب کے سینے میں چہرہ چھپائے شدت سے رو رہی تھی جب حد سے زدا بے بسی بڑھ جائے تو اسی طرح رونا اتا ہے جس طرح ابھی حورین رو رہی تھی!! ارحاب نے اُسے رونے سے نہیں روکا تھا کیونکہ حورین کی تکلیف رونے سے کم ہونے تھی !!ء

ارحاب کی گرفت اس کے گرد مضبوط تھی یا کہو کہ سخت تھی اس کے حصار میں بالکل نرمی نہیں تھی اس کا حصار بے حد سخت تھا!!

حرین محسوس کر پا رہی تھی کے اُس کے گرد بندھے ارحاب کے ہاتھوں کا حصار بے حد سخت ہے پیار یا نرمی ذرا بھی نہیں تھی!! یعنی وہ بس اُس پر ترس کھا رہا تھا؟ حورین کے دماغ میں کچھ ہی ارہا تھا اسلئے اُسے مزید شدت سے رونا ارہا تھا !!

لیکن وہ خاموش رہی بنا کچھ کہے !!

ا۔ارحاب !! کچھ دیر بعد حورین نے اُسے پکارا تھا

ہمم؟ اُس نے ہنکارا بھرا آنکھیں بند تھی

م۔میں لالا کے نکاح میں جانا چاہتی ہُوں!! حورین نے سہمے لہجے میں کہا تھا ساتھ ارہاب کی شرٹ پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی جب کے اُس کی بات پر ارحاب کے اُس کے بالوں میں چلتا ہاتھ رکا تھا جسے حورین نے بغور محسوس کیا تھا !!

ارحاب نے اُس کا چہرہ اپنے سینے سے نکال کر اپنے سامنے کیا وہ حورین کا سوجا ہوا سرخ چہرہ دیکھ رہا تھا جس پیر انسوں کے مٹے مٹے نشان تھے !! حورین نے ارحاب کا سنجیدہ چہرہ دیکھا پھر فوراً نظریں جھکائی

کیوں جانا ہے ؟ ارحاب نے سخت لہجے میں استفسار کیا

م۔میں !! حورین نے کچھ بولنا چاہا لیکن ارحاب کا سخت لہجہ دیکھ کچھ بولا نا گیا

اب تُم پوری بات کہوگی بنا رکے !! ارحاب نے اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہا جب حورین نے فورا تیزی سے اسباب میں سر ہلایا ؛!

اریان لالا کے نکاح میں بھی نہیں تھی میں کیونکہ جن حالاتوں میں ہوا تھا وہ سب جانتے ہیں!! اسلئے زریام لالا کے نکاح میں جانا چاہتی ہُوں!!

حورین نے نظریں جھکائے کہا اُن دونوں کے چہرے اک دوسرے کے بے حد نزدیک تھے !!

اُس کی بات پر ارحاب کچھ پل خاموش رہا حورین نے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا تھا !

حورین اُسے خاموش دیکھ بھرائی آنکھوں سے نیچے دیکھنے لگی اُسے یقین ہو گیا تھا کہ ارحاب صاف انکار کر دے گا!! حورین کا ہاتھ ارحاب کے سینے پر موجود شرٹ پر تھا جنہیں وہ اپنی مٹھیوں میں جکڑی رہی تھی !!

ارحاب بیڈ سے آٹھ کیا ہوا تھا حورین بھی فوراً اٹھ کر بیٹھی تھی !!

اُسے خاموشی سے چینجنگ روم کی جانب بڑھتا دیکھ حورین کو یقین ہو چکا تھا کہ وہ اج اپنے لالا کے نکاح میں نہیں جا پائے گی!!

حورین خاموشی سے اپنے انسوں صاف کرتی بیڈ سے کھڑی ہوئی!!

تیار ہوجاؤ !! ارحاب کہتا چینجنگ روم سے اپنے کپڑے لیے باتھ روم میں بند ہوا تھا جب کہ حورین جو بیڈ کی ڈریسنگ کرنا شروع ہوچکی تھی اُس کی بات پر حورین کے ہاتھ رکے تھے اُس نے جھٹکے سے ارحاب کو دیکھا جو اب باتھ روم میں بند ہوچکا تھا حورین کے چہرے پر خوشی بکھری تھی اُسے اپنے کانوں پر بھروسہ نہ ایا !

وہ خوشی سے بیڈ پر بیٹھی تھی ؛!پھر خوشی سے تکیے اٹھائے اپنے چہرے پر رکھ گہرا مسکرائی تھی ؛!

اگلے لمحے اسے اپنے کپڑوں کی ٹینشن ہوئی تھی وہ تیزی سے چینجنگ روم کی جانب بھاگی تھی تاکہ کپڑے نکال سکے چہرے پر مسکراہٹ تھی کبھی نہ ختم ہونے والی مسکراہٹ!!

ساری تیاریاں ہو گئی بیٹا؟ امیرا بیگم مریم کے پاس اتی بولی

جی پھپھو جان ساری تیاریاں ہوچکی ہے !! مریم نے فوراً اسباب میں سر ہلایا اوپر بالکنی میں کھڑا حزن خالی انکھوں سے مریم کو دیکھ رہا تھا جو کام میں مصروف تھی!! کام کر تو ملازم رہے تھے لیکن مریم انہیں ہدایت دے رہی تھی!!

ٹھک ہیں بچے مہمان انے والے ہوں گے آپ بھی جاکر تیار ہوجاؤ اور یہ پہن کر انا !!
انہوں نے محرون ساڑی مریم کو تھمائی تھی مریم کو نہیں پتہ تھا یہ کیا ہے اس لیے اس نے ایسے ہی تھام لیا!!

نکاح میں چند لوگ انے والے تھے جو یقیناً رشتے دار تھے وہ بھی نہایت قریبی!!

جانہوں نے تھوڑی دیر تک انا شروع کر دینا تھا!! مریم کپڑے تھامے اوپر کی جانب بڑھی تھی مریم کو اوپر اتا دیکھ حزن اپنے کمرے میں جاچکا تھا !! وہ بہت مضبوط تھا کیونکہ وہ ایک حویلی کا مرد تھا لیکن زندگی میں پہلی اُسے عجیب سا محسوس ہورہا تھا ؛!

مریم ساڑی تھامے اپنے کمرے میں داخل ہوئی صبح کے بعد اس کا اریان سے سامنا نہیں ہوا تھا مریم صبح سے نیچے تھی جب کے اریان بھی کاموں میں مصروف تھا نکاح بھلے سادگی سے ہورہا تھا لیکن تیاریاں پوری ہورہی تھی حالانکہ ذریام نے منع کیا تھا لیکن پھر بھی!! جو تیاریاں ضروری تھی وہ ہو رہی تھی اخر گھر کے چھوٹے بیٹے کا نکاح تھا سارے نہیں لیکن تھوڑے بہت تو ارمان پورے کرنے تھے !!

زریام اپنے کمرے میں صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا سگریٹ کے گہرے کا کش لے رہا تھا!! وہ پہلے سگریٹ نہیں پیتا تھا لیکن جب سے ایزل نے رخ موڑا تھا زریام سگریٹ پینا شروع کر چکا تھا!!

وہ سامنے نظر جمائے ایک کے بعد ایک سگریٹ پھونک رہا تھا!! اس کی آنکھیں سرخ تھی

اُس نے اپنا فون نکال کر ایزل

کے نمبر پر کول ملای تھی !!

اسے یقین تھا کے کال مقابل سے پک نہیں ہوگی لیکن حیرت کا جھٹکا تو تب لگا جب مقابل نے کال اٹھائی!!

ہ۔ہیلو؟ مقابل سے ایزل کو اواز سنائی دی تھی ایزل کی دھڑکنے تیز ہورہی تھی

کیسا لگ رہا ہے بے وفائی کر کے؟ کیسا لگ رہا ہے کہ مضبوط مرد کو کمزور محسوس کروا کر؟ زریام کو وحشت زدا آواز گونجی تھی

جب کے مقابل میں ایزل نے سہم کر فون پر گرفت مضبوط کی تھی اس نے اج سے پہلے زریام کی اتنی غصے سے بھری اواز کبھی نہیں دیکھی تھی وہ ہمیشہ بہت نرم رہتا تھا لیکن شاید اس کے غصے سے واقف نہیں تھی!!

بولو ؟ جواب ہے تمہارے پاس کوئی؟ زریام دھاڑا تھا جب کے ایزل کے ساتھ نے فون گرا تھا قدم بے ساختہ پیچھے ہوئے تھے ایسا لگ رہا تھا جیسے موبائل سے نہیں بلکہ زریام اس کے سامنے سے دھاڑا ہے!!

ایزل نے دوبارہ فون اٹھا کر اپنے کانوں لگایا !!

ز۔زریام !!اُس نے اُس کا نام پکارا تھا اور زریام کا دل دھڑکنا بند ہوا تھا وہ کتنے عرصے بعد اسے پکار رہی تھی واقعی جن سے محبت کر لی جائے ان سے کبھی نفرت نہیں ہو سکتی زریام چھا کر بھی ایزل سے نفرت نہیں کر سکتا تھا!!

اچانک ہی ایزل کے ہاتھ سے عرش نے فون چھینا تھا ؛! سامنے ذریام کا نام دیکھ اُس کی آنکھوں میں خون اترا تھا !!

ابھی کچھ بولتا کے عرش نے پوری طاقت سے فون تیش کے عالم میں دیوار پر دے مارا تھا!! ایک چیخ ایزل کی اس کمرے میں گونجی تھی کیونکہ سامنے فون کے ٹکڑے ہو چکے تھے

ایک زنانے دار تھپڑ ایزل کے چہرے پر پڑا تھا !! وہ تھپڑ اتنی شدت سے مارا گیا تھا کہ پورے کمرے میں اواز کھولی تھی ایزل اپنے گال پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے آنکھیں پھاڑے مقابل میں کھڑے عرش کو دیکھنے لگی جس کی انکھوں میں خون اترا ہوا تھا وحشت سے اس کا وجود کانپ رہا تھا ایزل کو لگ رہا تھا کہ اس کا کان بالکل سن ہو چکا ہے اس کے چہرے پر عرش کی انگلیوں کے نشان تھے!!

انکھوں سے تیزی سے انسو بہنا شروع ہوئے تھے محض وہ بے یقینی سے عرش کو دیکھ رہی تھی

تم باز نہیں اؤ گی نا ؟میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ تم کسی غیر مرد سے بات نہیں کرو گی!! وہ قوت سے چیخا تھا

کل نکاح ہے ہم دونوں کا تمہارا نام میرے نام کے ساتھ جڑنے والا ہے میری عزت بننے والی ہو تم اور تمہاری حرکتیں؟ وہ حلق کے بل چیخ رہا تھا !!

ایزل کے رونے میں اضافہ ہوا تھا وہ پیچھے قدم اٹھائے جا رہی تھی جب کے عرش نے اپنی جگہ سے ذرا سا بھی قدم نہیں اٹھایا تھا!!

ایزل کچھ بولنے کی ہمت میں نہیں تھی!! اُس کا وجود کانپ رہا تھا

میری عزت بننے کے بعد اگر تم نے کوئی بھی گھٹیا حرکت کی تو خدا کی قسم تمہاری جان لے لوں گا میں!! مجھے میری عزت بہت عزیز ہے اس کے لیے مجھے کسی کی جان بھی لینا پڑے تو میں پیچھے نہیں ہٹوں گا!!

سالا مرا نہیں !! گولی تو دل پر ہی ماری تھی جس سے عاشقی لڑا رہا تھا !! عرش بلند اواز میں بولا جب ایزل نے جھٹکے سے عرش کو دیکھا تو کیا اس نے ذریام اپ کو گولی ماری تھی؟

ک۔کیا مطلب؟اتنی دیر میں یہ لفظ زیادہ ایزل کے لبوں سے ہوا تھا

وہی جس سے تُم عشق لڑا رہی تھی!! اس کو گولی ماری تھی میں نے بالکل دل والے مقام پر لیکن پھر بھی سالہ بچ گیا!! عرش کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا

اپ نے زریام کو گولی ماری ہے؟ ا۔ایسا کیسے کرسکتے ہے آپ ؟ ایزل کی آواز بلند ہوئی تھی

میں کر سکتا ہوں میں ہر وہ چیز کر سکتا ہوں جو میں چاہوں!! وہ بھی دوبدو بلند اواز میں بولا

ا۔آپ کی ہمت کیسے ہوئی اُنہیں تکلیف پہنچانے کی !! ایزل بے یقینی سے بول رہی تھی اسے پتہ نہیں تھا کہ عرش اتنا گر سکتا ہے!

تمہیں اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے اپنے عاشق کی؟کہا تھا نا اُسے اپنے دل اور دماغ سے نکالو؟ تُم اک ناپاک ل۔۔۔ابھی وہ تیش کے عالم میں اپنی بات پوری کرتا جب ایزل نے اگے بڑھ کر اپنی پوری شدت سے ایک تھپڑ اس کے گال پر رسید کیا تھا !!

عرش نے اپنے گال پر ہاتھ رکھے حیرت سے ایزل کو دیکھا !! جو غصے سے سرخ چہرہ لیے اسے دیکھ رہی تھی

خبردار !! جو میرے کردار پر انگلی اٹھائی !! وہ شیرنی کی طرح گرائی تھی وہ مر کر بھی اپنے لیے ایسے الفاظ نہیں سن سکتی تھی

تم نے مجھے تھپڑ مارا؟ تمہاری ہمت کیسے ہوئی ؟ وہ اُس کے چہرے پر دھاڑا

اپ کی ہمت کیسے ہوئی میرے کردار پر انگلی اٹھانے کی ؟ وہ بھی بلند اواز میں چیخی

کیونکہ تم ناپاک ہو!! جو شادی سے پہلے ایک لڑکے کے ساتھ رشتے میں ہو سکتی ہے وہ بھلا پاک کیسے ہوئی؟ اور مجھے تو پتہ نہیں کن کن تعلقات میں تم لوگ قائم تھے؟ اس تھپڑ کا بدلہ میں تم سے کل لونگا!! تمہارا یہ قدم تم پر بہت بھاری پڑے گا !! وہ اپنے گال کی جانب اشارہ کرتا ایزل کو باور کروا رہا تھا کہ اس نے یہ کر کے کتنی بڑی غلطی کی ہے جب کے ایزل کی آنکھوں سے انسوں بہے رہے تھے وہ ضبط سے اُسے دیکھ رہی تھی !!

جب عرش بڑے بڑے ڈنگ بڑھتا کمرے سے نکلتا چلا گیا ایزل وہ پہلی لڑکی تھی جس نے اس گاؤں میں کسی مرد پر ہاتھ اٹھایا تھا ورنہ یہاں مردوں کی چلتی تھی!!

ایزل اپنے منہ پر ہاتھ رکھ شدت سے روئی تھی اپنے انسو جو وہ کب سے برداشت کر رہی تھی وہ جم کر برس رہے تھے وہ اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ اپنی سسکیاں دبانے کی کوشش کر رہی تھی اس نے تیزی سے اگے بڑھتے دروازہ بند کیا!

وہ دروازے کے ساتھ بیٹھتی چلی گئی اُسے اج اپنی بےبسی کا احساس ہورہا تھا !! جب کے فون کٹنے پر ذریام نے دوبارہ کال نہیں ملائی تھی وہ زریام شاہ تھا وہ پہلے ہی اس کے لیے خود کو اتنا گرا چکا تھا مزید اپنا معیار نہیں بھول سکتا تھا!!

اسے لگا تھا کول ایزل نے کٹ کی ہیں !!

مریم اپنے کمرے میں داخل ہوئی اُس نے اپنے کپڑے بیٹھ کر رکھ کے جب نظر چینجنگ روم سے نکلتے اریان پر پڑی وہ سیاہ قمیض شلوار میں ملبوس ہاتھوں میں گھڑی پہنے بالوں کو نفاست سے بنائے باہر ایا تھا استینے کہنیوں تک فولڈ تھی جس سے اس کے کسرتی بازو صاف دکھائی دے رہے تھے ان پر واضح ہوتی وہ سبز رگیں اُف !! کیا غضب اٹھا رہی تھی!!

ارین کسی سے فون پر بات کرتا ہوا چینجنگ روم سے باہر ایا تھا دوسرے ہاتھ سے وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا!! اریان شیشے کے پاس پہنچا اُس نے پرفیوم اٹھا کے خود پر چھڑکا تھا اس دوران بھی وہ مسلسل فون پر کسی سے بات کر رہا تھا!!

اس پر قمیض شلوار بے حد جچ رہی تھی وہ اتنا پیارا کیسے تھا ؟ مریم سے سٹل کھڑی یہی سوچ رہی تھی اریان کو شاید پتہ بھی نہیں تھا کہ وہ کمرے میں اچکی ہے کیونکہ وہ مکمل طور پر فون کی جانب متوجہ تھا

مریم کا دل اسے دیکھ زوروں سے دھڑکا تھا بلیک تو ویسے ہی مریم کا فیورٹ کلر تھا اور بلیک رنگ میں وہ شخص جو اس کا شوہر تھا جس کے ساتھ وہ ایک مضبوط رشتے میں بندی تھی اسے دیکھ دل دھڑکنا تو بنتا تھا!!

اریان اخری نظر خود کو شیشے میں دیکھ کر اب جانے کے لیے دروازے کا رخ لے چکا تھا جب سامنے مریم کو دیکھ لمحے بھر کیلئے رکا پھر کمرے سے نکلتا چلا گیا اُس کے پاس سے نکلنے پر اُس کی اتی وہ کلون کی خوشبو مریم کو اپنی حواسوں پر چھاتی محسوس ہوئی!

جب تک اریان اس کی نظروں سے اوجھل نہیں ہوا تھا مریم اپنی جگہ سے ذرا بھی نہیں لی تھی پورے کمرے میں اس کی کلون کی خوشبو پھیلی تھی جو مریم کی دھڑکنیں تیز کرنے کا سبب بن رہی تھی مریم نے دروازے کو دیکھا جہاں سے بھی ابھی اریان نکلتا چلا گیا تھا!!

یا اللہ !! مریم نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تھا !!

ن۔نہیں نہیں نہیں مریم بالکل نہیں یہ تُو کیا کر رہی ہے ؟پاگل ہوگئی کیا تجھے جانا ہے انہیں چھوڑ کر اور تُو ؟؟جتنے وہ خوبصورت ہیں اتنے ہی بے رحم بھی!! مت بھول انہوں نے کیا کیا تھا !! مریم نے شیشے میں دیکھ خود کو ڈپٹا

پھر گہرے گہرے سانس لینے لگے!!

اس سے اپنے دل والے مقام پر ہاتھ رکھا!!

ی۔یہ میرا دل اتنا تیزی سے کیوں دھڑک رہا ہے؟ مریم نے حیرت سے کہا پھر جلدی سے فون نکال کر اپنے سامنے کیا اُس نے پیار ہونے کی علامات سرچ کی تھی اسے ڈر تھا کہ اسے اریان سے محبت نہ ہو جائے!! اُس کے ہاتھ میں حورین کا موبائل تھا جو شادی سے پہلے وہ استعمال کیا کرتی تھی!!

گوگل پر پیج کھلا تھا اس کے بعد مریم سٹل ہوئی تھی کیونکہ پیار ہو جانے کا پہلا سٹیپ ہی دل کے تیز ہوتی دھڑکنے ہوتا ہے جس شخص سے پیار ہونے کا خدشہ ہوتا ہے اسے دیکھ

ہمارے دل کی دھڑکنیں تیز ہو جاتی ہے!! مریم نے حیرت سے انکھیں پھاڑے وہ ارٹیکل پڑھا تھا

ن۔نہیں بلکل نہیں !! میں ایسا ہونے نہیں دنگی!! میری دھڑکنے صرف اس لیے تیز ہو رہی ہیں کیونکہ وہ بہت پیارے لگ رہے تھے ضروری نہیں کسی کو محبت ہونے والی ہو گی تبھی اس کا دل دھڑکے گا عجیب ارٹیکل ہے فضول!! مریم نے غصے سے موبائل بند کیا تھا پھر وہ شیشے میں دیکھ گہرے گہرے سانس لینے لگی گہرے گہرے سانس لینے پر وہ کلون کی خوشبو اس کے اندر جا رہی تھی

ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں جلدی سے تیار ہو جاتی ہوں!! مریم نے کچھ دیر خود کو ریلیکس کیا پھر تیزی سے باتھ روم کی جانب بڑھی!!

اس نے ایک بار پھر شاور لیا تھا !! قریب 10 منٹ بعد وہ باتھ روب میں باہر نکلی دوپہر میں وہ امیرا بیگم سے گیزر کا بٹن پوچھ چکی تھی اس لیے ابھی گرم گرم پانی سے نہا کر سکون اس کی رگ رگ میں دوڑ رہا تھا !!

میں نے تو دیکھا ہی نہیں پھوپو جان نے کون سے سوٹ دیا ہے ؟ مریم کی نظر جب بیڈ پر رکھی اس مرون چیز پر پڑی اس کا کلر ڈاک میرون تھا اس لیے وہ کلر بے حد خوبصورت لگ رہا تھا!!

سرخ رنگ تو ویسے ہی مریم کو بہت پسند تھا!!

کلر تو بڑا پیارا ہے!! مریم مسکرا کر کہتی بیڈ سے وہ اٹھا چکی تھی اس نے اپنے سامنے جیسے ہی کھولا اس کا منہ ہیرت سے کھلا تھا !!

س۔۔ساڑی ؟ مریم کی اواز لڑکھڑائی تھی

م۔میں یہ کیسے پہن سکتی ہُوں ؟ہاں مانا مجھے ساڑی بہت پسند تھی لیکن میں کیسے پہن سکتی ہوں؟ مطلب مجھے تو پہننا بھی نہیں اتی!! مریم کو حیرت ہو رہی تھی جب وہ چھوٹی تھی تب سے اسے ساڑی پہنے کا بہت شوق تھا بڑے ہونے تک وہ شوق اس کا جنون بن چکا تھا لیکن جب ساڑی سامنے ائی تو اس کا منہ حیرت سے بند ہونے کو ہی نہیں تھا!!

جب بھی وہ اپنی مام سے ساڑی پہننے کی ڈیمانڈ کرتی تھی وہ یہی کہتی تھی کہ ساڑی شادی کے بعد پہننا یہی وجہ تھی جو مریم جلدی شادی کرنا چاہتی تھی اب شادی ہو گئی تھی ساڑھی سامنے تھی تو اسے سمجھ نہیں ا رہا تھا کہ وہ اسے پہنے گی کیسے کیونکہ اسے تو ساڑی پہننے کا الف بھی نہیں اتا تھا!! اور یہ اس کی سوچ سے بالکل برعکس ہوا تھا اُسے علم نہیں تھا کہ امیرہ بیگم اسے یہ دیں گی!!

ابھی وہ حیرت سے ساڑی تھامے سٹل کھڑی تھی جب دروازہ کھول کر امیرا بیگم کمرے میں داخل ہوئی!!

سامنے اُسے ساڑی تھامے دیکھ امیرا بیگم اُس کے پاس ائی !!

مجھے پتہ تھا ابھی تک اپ نے ساڑی نہیں پہنی ہو گی!! وہ مسکرا کر بولی

پ۔پھپھو جان م۔مجھے نہیں اتی یہ پہننا اور میں کیسے یہ مطلب ؟ مریم کو سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا بولے

میں پہنا دیتی ہوں اور کیسے کا کیا مطلب؟اپ اس گھر کی بڑی بہو ہو!! اور اپ کی شادی کے بعد پہلی شادی ہے وہ بھی اپ کے دیور کی تو ساڑی پہنیں گی آپ!! وہ آگے اتی مریم کے ہاتھ سے ساڑی تھام چکی تھی امیرا بیگم اس وقت سرخ بے حد قیمتی کام والے قمیض شلوار میں ملبوس سر پر دوپٹہ ڈالے ہوئے تھی ان کے چہرے پر ان کے کپڑے پہننے کے ڈھنگ پر وہ اس حویلی کی صاف بڑی دکھائی دیتی تھی!! ان کی پرسنلٹی بھی بہت روبدار تھی اخر وہ سکندر شاہ کی بیوی اریان اور زریام شاہ کی ماں تھی !!

جاؤ اسے پہن کر آؤ پھر کے ساڑی پہناتی !! امیرا بیگم نے ساڑھے کی چولی اسے تھماتے کہا جسے تھامتے وہ خاموشی سے چینجنگ روم کی جانب بڑھی تھی!!

پانچ منٹ بعد وہ پیٹ تک اتا بلاؤز اور جینز کی پینٹ میں باہر ائی !!

مریم چلتی ہوئی امیرا بیگم کی جانب قدم بڑھائے جب وہ مسکرا کر ساڑی اُسے پہنانے لگی وہ بہت پروفیشنل انداز میں اس کی ساڑی سیٹ کر رہی تھی!!

پھپھو جان اپ کو اتنی اچھی ساڑی پہنانا کس نے سکھائی؟مریم کو حیرت ہوئی تھی جب پھر اس کے بعد وہ ہولے سے ہنسی تھی

تمہاری پھپو جان بھی کبھی لڑکی تھی بیٹا میری بھی شادی ہوئی تھی!! وہ ہنستی ہوئی بولی جب کے اُن کی بات پر مریم کی بھی ہنسی چھوٹی تھی

یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا پھپھو جان !! مریم اُنہیں دیکھ ہنستی ہوئی بولی باتیں کرتے کرتے انہوں نے مریم کو ساڑی پہنائی تھی !! امیرا بیگم کو میکپ کرنا بال بنانا بھی بہت اچھے سے اتا تھا ہر چیز میں وہ ماہر تھی !!

آجاؤ میں تمہارے بال اور میکپ کرتی ہوں!! انہوں نے مریم کو ڈریسنگ کے آگے رکھی چیئر پر بٹھایا مریم نے حیرت نے اُنہیں دیکھا تھا

پ پھپھو جان آپ کو میکپ اور بال بنانا بھی اتے ہیں؟اج اُسے اک کے بعد ایک حیرت کا جھٹکا لگ رہا تھا

پھپھو جان بھی کبھی لڑکی تھی!! وہ مصروف انداز میں جملہ ادا کرتی اس کے بعد ڈرائی کرنے لگی جب کے مریم ننّھا قہقہ لگا کر ہنسی تھی

اُسے ہنستا دیکھ امیرا بیگم مسکرائی تھی!! انہوں نے مریم کے بال ڈرائے کیے اُس کے بال کندھے سے نیچے تک اتے تھے جو اُس کے چہرے پر خوب جچتے تھے لیکن اگر شاید اُس کے بال لمحے ہوتے تو زدا پیارے لگتے !!

اُس کے بال بےہد خوبصورت تھے وہ اپنے بالوں کا جُڑا ارام سے بنا لیتی تھی موٹے گھنے بال !!پہلے مریم کے بال بس کندھے سے تھوڑا نیچے اتے تھے لیکن اُس نے تھوڑے وقت سے نہیں کٹوائے تھے تو وہ مزید لمبے ہوچکے تھے ؛! اُس کے بال کالے سیاہ تھے کسی کو بھی ان سے عشق ہوسکتا تھا لیکن اج سے پہلے اُس کے یہ بال زدا لوگوں نے کھلے نہیں دیکھے تھے!!

انہوں نے آگے سے فرینچ ڈیزائن بنا کر پیچھے سے مریم کے بال پشت پر کھلا تھے !! اُس نے بال ایسے لگ رہے تھے جیسے اسٹریٹ کیے ہو لیکن ایسا بلکل نہیں تھا مریم کے بال قدرتی ہی ایسے تھے!! اُس کی پشت پر بکھرے کالے سیاہ بال قیامت ڈھا رہے تھے! امیرا بیگم نے اُس کا میکپ کرنا شروع کیا جس کے دوران مریم بار بار اُنہیں ہلکا میکپ کرنے کی ہدایت دے رہی تھی !!

جس کی شاید ضرورت بھی نہیں تھی کیونکہ امیرا بیگم خود بہت لائیٹ میک اپ کر رہی تھی!!

یہ ہوگئ مریم ریڈی !! انہوں نے ریڈی کرنے کے بعد کہا مریم جو اُن کے فون میں گیم کھیل رہی تھی چہرہ اٹھائے خود کو شیشے میں دیکھا جب وہ جھٹکے سے کھڑی ہوئی!!

واؤ یہ میں ہوں؟ مریم کو یقین نہ ایا کیونکہ وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی اج تک وہ اتنا تیار کبھی نہیں ہوئی تھی یہ پہلی بار تھا اس لیے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی!!

ہاں بیٹا تُم ہی ہو!! انہوں نے مسکرا کر کہا جب دروازہ بجا ؛؛

اجاے !! امیرا بیگم نے اجازت دی جب ملازمہ داخل ہوئی

بی بی سائی نیچے مہمان انا شروع ہوگئے ہے اپ بھی اجاے !! ملازمہ نے آگاہ کیا جب امیرا بیگم اسباب میں سر ہلا گئی!!

چلو بیٹا میں نیچے جارہی ہوں آپ بھی یہ پہن کر آجانا !! انہوں نے مریم کو اک ڈائمنڈ نازک سا سیٹ دیا تھا کو ساڑی پر اُسے پہننا تھا ؛!

ایک منٹ!! جاتے جاتے وہ رکی

اپ کی لونگ کہا ہیں ؟ امیرا بیگم نے مریم کو دیکھ پوچھا جب مریم نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبایا !!

و وہ!! مریم نے حلق تر کیا

مریم میں نے کہا تھا کے چوڑیاں پر لونگ نہیں اترے گی !! انہوں نے سختی سے کہا وہ غصہ نہیں کرتی تھی لیکن وہ اس بارے میں مریم کو کافی پر سمجھا چکی تھی؛؛

پھپھو جان ائی ایم سوری میں پہن لیتی ہوں یہ رہی !! مریم نے ڈرور سے نکالتے کہا یہ مریم نے پچھلے کافی دنوں سے نہیں پہنی تھی امیرا بیگم بھی پریشانی میں نوٹ نہیں کر پائی لیکن ابھی انہوں نے کر لی تھی!!

یہ پہن لو اور اگر اب اپ نے اسے اتارا تو میں اپ سے بات نہیں کرونگی!! وہ خفگی سے بولی

ائی ایم سوری میں پکا نہیں اتاروں گی پھپھو جان اپ مجھ سے ناراض مت دو!! مریم نے اُنہیں دیکھ کہا مریم کو جیولری پہننے کی عادت نہیں تھی اس لیے اسے اپنی ناک میں ایک چھوٹا سا ڈائمنڈ بھی اُسے چبھتا تھا وہ اکثر اتار دیتی تھی یہ پہلی بار نہیں تھی!!

امیرا بیگم دھیما مسکرا کر مریم کا گال تھپتھپاتے کمرے سے نکلتی چلی گئی کیونکہ انہیں نیچے پہنچنا تھا!!

مریم نے جلدی جلدی جولری پہنی!! ہاتھ میں چوڑیاں پہنی مریم کے پاس ہر رنگ کی چوڑیاں تھیں امیرا بیگم نے کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی تھی مریم کے پاس ہر وہ چیز تھی ایک لڑکی کو چاہیے ہوتی ہیں !!

مریم کے آخری نظر خود کو شیشے میں دیکھا تھا وہ اسمان سے اتری کوئی اپسرا معلوم ہو رہی تھی پہلی بار کا سنوار اس پر خوب جچ رہا تھا اج لگ رہی تھی وہ شادی شدہ!!

حزن اب تک تیار نہیں ہوا تُو ؟ اریان اُس کے کمرے میں داخل ہوتا سنجیدگی سے بولا کیونکہ حزن افسردگی سے بیڈ پر بیٹھا تھا جب اریان کی اواز پر وہ کھڑا ہوا تھا!!

ہاں اریان میں بس تیار ہونے لگا تھا !! حزن مسکرانے کی بے جان کوشش کر رہا تھا

کیا ہوا ہے تجھے؟اس کے چہرے پر چھائی وہ اداسی اور افسردگی اریان دیکھ چکا تھا!!

کچھ نہیں ہوا یار !! سب ٹھک ہیں !! حزن اُس کے پاس اتا بولا

ٹھیک ہے جلدی تیار ہو کر نیچے اجا!! اریان اُسے دیکھ بولا جب حزن فورا اسباب میں سر ہلاتا اپنے کپڑے تھامے باتھ روم میں بند ہوا تھا!!

وہ کچھ نہیں کر پا رہا تھا!! وہ بے بس تھا جب کے اریان بھی کمرے سے نکلتا چلا گیا!

حزن بھی بلیک قمیض شلوار ہی پہن رہا تھا!! اریان سیڑھیاں اترتا نیچے کی جانب بڑھ چکا تھا قریب دس منٹ بعد حزن کمرے سے باہر نکلا اُس نے چہرہ گھمائے دائے جانب دیکھا تھا جہاں مریم کا کمرہ ہوا کرتا تھا اسے نہیں پتہ تھا کہ مریم کا کون سا ہے؟ لیکن وہ اسی طرف سے اتی تھی تو یقینا انہی سائڈ میں سے کوئی اُس کا کمرہ تھا!!

یا اللہ رحم !! وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھے کہتا سیڑھیاں اترتے نیچے کی جانب بڑھ گیا جہاں لاؤنج میں تمام مرد حضرات موجود تھے!

جب کے اندر والے لاونج میں تمام عورتیں موجود تھی ؛! حزن بھی لاؤنج میں ایا تھا اور خاموشی سے اریان کے برابر میں اکر بیٹھ چکا تھا وہ بھی بلیک قمیض شلوار میں موجود تھا !! وہ دونوں بیٹھے سب کی نظروں کا مرکز بنے تھے!!

زریام شیشے کے سامنے کھڑا خود کو دیکھ رہا تھا وہ سفید قمیض شلوار میں ملبوس ہاتھوں میں گھڑی پہنے بالوں کو نفاست سے بنائے خود کو ائینے میں دیکھ رہا تھا اس نے کبھی خوابوں میں بھی نہیں سوچا تھا !! جس سے اس کا نکاح ہو رہا ہے وہ ایزل شاہ نہیں ہوگی!!

واقعی میں جو ہم چاہتے ہیں وہ نہیں ہوتا جو قسمت چاہتی ہے صرف وہی ہوتا ہے!!

زریام مسلسل شیشے میں ریڈی ہوتا ایزل کے بارے میں سوچ رہا تھا!! وہ لڑکی اس کے حواسوں پر چھا چکی تھی وہ چاہ کر بھی اسے اپنے ذہن سے نہیں نکال پا رہا تھا !!

مریم اس وقت کائزل کے کمرے میں موجود تھی جسے لڑکی تیار کر رہی تھی!!

واؤ ماشاللہ ماشاللہ !! مریم کمرے میں داخل ہوتے خوشی سے آگے ائی تھی کیونکہ کائزل حد سے زدا پیاری لگ رہی تھی!!

کائزل نے بھی نظریں اٹھائے اُسے دیکھا تھا !!

واؤ آپ نے ساڑی پہنی ہیں بہت اچھی لگ رہی ہیں آپ !! کائزل نے بھی اُسے دیکھ مسکرا کر کہا تھا!! مریم مسکرا کر آگے ائی !!

کائزل پوری طرح تیار تھی بس اس کا دوپٹہ سیٹ ہو رہا تھا مریم نے اگے اتے سیٹ وغیرہ اسے پہنایا !! ہاتھوں میں چوڑیاں پہناتے اُس نے کائزل کو دیکھا تھا!!

جس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی!! اس کی مسکراہٹ دیکھ مریم میں مسکرا رہی تھی!! لڑکی نے کایزل کا دوپٹہ اچھے سے سیٹ کرنا شروع کیا!! مریم ہدایت دے رہی تھی کے کیسے کرنا ہیں !!

چھوٹی بی بی آپ کو بی بی سائی بلا رہی ہیں مہمان ائے ہوئے ہیں!! انہوں نے اُسے آگاہ کیا

جی میں اتی ہُوں ؛! مریم نے فورا اسباب میں سر ہلایا یقینا تعارف کے لیے وہ اسے بلا رہی تھی!!

کائزل میں اب تمہیں لینے اؤں گی تھوڑی دیر میں ٹھیک ہے!!مریم اُسے دیکھ کہتی وہاں سے نکلتی چلی گئی!! مریم لیڈیز والے لاونج میں داخل ہوئی تھی اور سب کی نظروں کا مرکز بنی تھی وہ ایک چھوٹی سی گڑیا لگ رہی تھی ایسا لگ رہا تھا کہ اگر اسے کسی نے ٹچ کیا تو اس پر

داغ اجائے گا وہ اتنی نازک لگ رہی تھی ! اس کے چہرے پر اس کے معصومیت اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہی تھی!! مریم نے داخل ہوتے سب نے سلام کیا !!

یہ امیرا کی بہوں ہے نہ ؟ یہ تو بہت پیاری ہے!! ایک عورت نے دوسری کے کان میں کہا تھا جبکہ امیرا بیگم اور مریم کے کان تک یہ سرگوشی پہنچ چکی تھی !!

لیکن یہ تو ونی میں ہو کر ائی ہے لگ تو نہیں رہی کہ ونی ہوئی ہے واہ بھئی بڑے ایشور ارام میں رہ رہی ہے میری بہن بھی بنی ہوئی تھی اس کی زندگی جہنم ہے اور یہاں پہ ایک یہ ہے!! ایک عورت حسد بھری نظر سے بولی جبکہ ان کی بات سنتے مریم کے چہرے کے مسکراہٹ سمٹی تھی اس کے چہرے پر سنجیدگی اور اُداسی نے جگہ لی تھی!! اخر ان عورتوں کو سکون کیوں نہیں تھا؟جب جب مریم خوش ہوتی تھی تب تب ونی کا نام استعمال کر کے اسے اپنا رتبہ نیچے گرتا ہوا محسوس کرایا جاتا تھا!!

امیرہ بیگم مریم کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہی تھی!!

بھلے ہی مریم ونی ہوکر ائی ہے لیکن اب میری بہو ہے!! اریان اُس سے بہت پیار کرتا ہے یہ بات سب بھول جائیں کہ مریم ونی ہو کر ائی ہے!! اب محض سب اتنا یاد رکھیں کہ وہ اس گھر کی بہو اور اریان شاہ کی بیوی ہے!! مریم کو اریان شاہ کی بیوی کی نظر سے دیکھا جائے اس کے علاوہ کوئی نظر مریم پر نہیں اٹھے گی!! اور اریان شاہ کی بیوی کا رتبہ اپ سب جانتے ہیں !!امیرا بیگم نے بلند اواز میں کہا تھا جب سب عورتوں کے منہ بند ہوئے!!

جبکہ مریم امیرہ بیگم کو حیرت سے دیکھ رہی تھی ان کی اریان کی محبت والی بات پر!! اب انہیں وہ کیسے بتاتی کہ ان کا بیٹا اُس سے محبت کا میم بھی نہیں کرتا!! اسے تو شاید محبت نام کا پتہ ہی نہیں ہے! وہ جذبات سے اری رہتا ہے!!

معافی چاہتی ہُوں!! جو عورت بول رہی تھی وہ نظریں جھکائے بولی جب امیرا بیگم مریم کے پاس ائی !

اُداس نہیں ہوتے !! امیرا بیگم نے مریم کے گال پر ہاتھ رکھ پیار سے کہا جب مریم نم آنکھوں سے مسکرائی !!

جب کے پھپھو اور چچی سائی نے حقارت سے مریم کو دیکھا تھا!

اپا دیکھ رہی ہیں آپ؟اب ایک ونی میں لڑکی ہمارے اریان کی بیوی بنیں گی!! چچی سائی نے پھپھو سائی کے کان میں بولا تھا جو کہ کوئی نہیں سن پایا تھا

لگتا ہے امیرا کا دماغ خراب ہوگیا ہے !! اس گھر کا بڑا بیٹا اریان شاہ اُس کی بیوی کا مقام اس لڑکی کو دیا جارہا ہیں !! پھپھو سائی نے بھی آگ لگائی

ان دونوں کی سرگوشیاں اپس میں جاری تھی !!

جبکہ یہاں کی کچھ عورتیں مسکرا کر مریم کو پیار بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی مریم کے معصوم چہرے پر ہر کسی کو پیار اسکتا تھا لیکن کچھ حسد بھری عورتیں بھی تھیں جو اب تک حسد بھری نظروں سے مریم کو دیکھ رہی تھی!!

مریم جاؤ بیٹا اریان کو بولو کے زریام کو لے آئے حورین اور ارحاب بس پانچ منٹ میں انے والے ہیں پھر نکاح کا آغاز کرتے ہیں !! امیرا بیگم مریم کو دیکھ بولی جب مریم اسباب میں سر ہلاتی باہر نکلی!! وہ بہت خوش تھی کیونکہ اُس کے لالا آرہے تھے!!

نکاح کا اس لیے میرا بیگم نے بولا تھا

اس دوران اریان اُس لاؤنج سے نکل چکا تھا کیونکہ وہ ساحل سے کچھ بات کر رہا تھا مریم کو سامنے ہی اریان دکھ چکا تھا!! مریم چلتی ہوئی اُس کے پاس ائی!!

سنے !! اُسے ساحل سے بات کرتے دیکھ مریم نے پکارا کیونکہ اس کی جانب اریان کی پشت تھی اس کی اواز پر اریان نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا تھا

اور یہ سما تھا جب گویا سب کچھ رک چکا تھا!! اریان کی نظریں اس پر اٹھی تھی اور گویا کائنات رک چکی تھی!! نظریں اُس حسینا پر جاٹھہری تھی جو اج اریان شاہ کی نظروں کو خود پر ٹوٹنے کی دعوت دے رہی تھی!!

اریان کا دل اچانک ہی دھما سا دھڑکا تھا جیسے ہی نظریں اس کا طواف کر رہی تھی ویسے ویسے دھڑکنیں مزید دھمی ہوتی جارہی تھی!!

سرخ رنگ کی ساڑی مریم کی سفید رنگت پر خوب اٹھ رہی تھی پھر تضاد اس پر ہوا وہ میک اپ اور نازک سی جیولری پہنیں وہ اج الگ انداز میں چمک رہی تھی!! اریان نے اپنی پوری زندگی میں کبھی کسی لڑکی کو نہیں دیکھا تھا جس طرح اج وہ مریم کو دیکھ رہا تھا!!

ساحل نے اریان کو دیکھا اُسے بنا پلک جھپکائے مریم کی جانب دیکھتا پا کر اس نے اپنی مسکراہٹ دبای!!

بھابی!! شکر ہے کسی کو تو سر نے اپنی زندگی میں انے کی اجازت دی!! اپ ہی ہیں وہ!! وہ خوشی سے چہک کر مریم کو دیکھ سرگوشی نما آواز میں کہتا یہاں سے نو دو 11 ہوا تھا جبکہ مریم اس کی بات پر نہ سمجھی سے اُسے دیکھ رہی تھی اصل بات تو یہ تھی اسے ساحل کی کوئی بات سمجھ ہی نہیں ائی تھی!!

اریان کی نظر خود پر محسوس کرتی مریم اگلے لمحے نظر جھکا چکی تھی!!

اپ سن رہے ہیں مجھے؟ مریم نے اُسے دیکھ کہا اریان کی نظر جوہی اس کی ساڑی پر گئی اُسے اپنا سانس بے حد دھیما ہوتا محسوس ہوا تھا اسے خود نہیں پتہ تھا اسے کیا ہو رہا ہے لیکن ساڑی میں مریم کا مومی وجود اب وطاب سے چمک رہا تھا!!

ہ۔ہاں!! سن رہا ہوں بولو کیا ہوا؟ اریان جھٹکے سے ہوش کی دنیا میں اتا گھمبیر آواز میں بولا نظریں اُس کی چھوٹی سی ناک پر موجود تھی!! دنیا میں وہ پہلی چیز تھی جو اریان شاہ کو خود کی جانب متوجہ کر رہی تھی!!

پھپھو جان کہہ رہی ہیں کہ ادا سائی کو باہر لے آئے نکاح کا اغاز کر لیتے ہیں!! مریم اریان کو دیکھ بولی

مریم نے اسے اگاہ کیا پھر اسے دیکھا اسے خود کی جانب دیکھتا پاکر مریم نے حلق تر کیا

اپ سن رہے ہیں م۔مجھے؟ مریم نے پھر کہا

سن رہا ہوں!! اس نے جواباً کہا تھا نظریں ہنوز اُس پر موجود تھی

ادا سائی کو لے آئے نا؟؟ مریم نے اُسے دیکھ کہا

ابھی مزید بات ہوتی جب دو عورتیں ان کے پاس ائی جو کب سے اس خوبصورت جوڑے کو دیکھ رہی تھی!!

ماشاءاللہ ماشاءاللہ نظر نہ لگے اریان تمہاری دلہن تو بہت پیاری ہے!! وہ اریان کو دیکھ بولی

تو ہمارا اریان کسی سے کم ہے کیا؟ دوسری نے بھی حصہ ڈالا جب کے اریان اور مریم نے جھٹکے سے ان دونوں عورتوں کو دیکھا تھا جو ان دونوں کو پیار بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی!!

بیٹا اتنا دور کیوں کھڑی ہو قریب کھڑی ہو جاؤ تمہارا شوہر ہے!! اُن دونوں کو فاصلے پر دیکھ اُن میں سے ایک مسکرا کر بولی جب مریم نے کنفیوز سی اریان کو دیکھنے لگی جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا!!

شرما رہی ہے بیچاری یہاں پر سب ہیں نا!! چلو میں مدد کر دیتی ہوں!! وہ کہتی مریم کو اریان کے نزدیک کر چکی تھی اریان نے آنکھیں بند کر کے کھولی تھی!!

اور بیٹا گڈ نیوز کب دے رہے ہو؟ کب امیرہ کو دادی بنا رہے ہو؟ اُن میں سے ایک نے شوخی سے پوچھا

جب کے اریان کو بے اختیار پھندا لگا تھا جبکہ مریم کا چہرہ بھی سرخ پڑ رہا تھا!!

پانی سر !! ساحل نے اتے پانی کا گلاس اریان کی جانب بڑھاتے شوخی سے اسے دیکھا؛!

اریان نے پانی کا گلاس اپنے لبوں سے لگایا تھا!! اریان نے ساحل کو دیکھا جو شوخی سے مسکرا رہا تھا

امیرہ بیگم بھی باہر مریم کو دیکھنے ائی تھی جب انہیں وہاں دیکھ وہ بھی اسی جانب ائی!!

ارے اریان کیا ہوا بیٹا!! جنہوں نے کہا تھا وہ پریشانی سے استفسار کرنے لگی جب کہ اریان ایک بار میں پورا گلاس اپنے حلق میں اتار چکا تھا

چلو جی امیرا بھی اگئ امیرا بھی اگئ امیرا ابھی ہم لوگ یہی باتیں کر رہے تھے کہ کب اریان اور ان کی دلہن تمہیں دادی بنائیں گے!! امیرا بیگم کو دیکھ وہ مسکرا کر بولی جب امیرا بیگم نے مسکراہٹ دبا کر اریان اور مریم کو دیکھا جن کو تھوڑا حوصلہ ہو چکا تھا کہ امیرا بیگم اگئ ہے تو بات سمبھال لینگی!!

دیکھو نا امیرا ہم نے تمہیں دادی بنانے کی بات کی تو اریان کو پانی کی ضرورت پڑ گئ!! دوسری والی خفگی سے بولی اس دوران اریان نے رومال اپنے چہرے پر پھیرا تھا!!

ایسی باتوں پہ بچے شرما جاتے ہیں اپ بے فکر رہے بہت جلد میں دادی بن جاؤں گی اللہ نے چاہا تو اسی سال!! امیرا بیگم مسکرا کر کہتی ان دونوں کے سروں پر بم پھوڑ چکی تھی ان دونوں نے ایک ساتھ امیرہ بیگم کو حیرت سے دیکھا تھا!! امیرا بیگم کی جانب سے یہ جواب ان دونوں میں سے کسی نے بھی تصور نہیں کیا تھا؛؛

امی ؟ اریان نے اُنہیں دیکھ محض اتنا لفظ ادا کیا تھا اور امیرہ بیگم سمجھ چکی تھی

جی میری جان!! صحیح تو کہے رہی ہیں !!شادی کے بعد گھر کا وارث تو ضروری ہے نا بیٹا؟ گھر کا بڑا وارث تو اپ کا بچہ ہی ہو گا!! امیرا بیگم اریان کو مریم کو دیکھ مصنوعی سنجیدگی سے بولی ورنہ ان دونوں کے چہرے کے تاثرات دیکھ ان کا دل کر رہا تھا کہ وہ قہقہ لگا کر ہنسے!!

بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے امیرا شادی کو تین چار مہینے تو ہو چکے ہیں ماشاءاللہ سے اب تک تو گڈنیوز اجانی چاہیے تھی اب تک نہیں ائی کیا وجہ ہے؟ اُن میں سے ایک نے کرید کر پوچھا

جواب کہی سے نہیں ایا تھا خاموشی رہی تھی!!

بتاؤ بچو اپ سے پوچھ رہی ہیں!! امیرہ بیگم کو تو جیسے گویا موقع مل گیا تھا

ہ۔ہمیں کیسے پتہ ہو گا پھوپو!! سب کو اپنی جانب دیکھتا پا کر مریم نے کہا تھا !! کیونکہ واقعی اس بارے میں کچھ نہیں پتہ تھا وہ ابھی بہت چھوٹی تھی اور اس چیز کی سمجھ اسے کسی نے نہیں دی تھی!! حالانکہ اب تک دے دینی چاہیے تھی!! لیکن اب تک اسے ان سب چیزوں کے بارے میں کچھ بھی نہیں پتہ تھا!!

بیٹا اپ لوگوں کو پتہ نہیں ہو گا تو اور کس کو پتہ ہو گا خاص کر اپ کو؟ اُن میں سے ایک نے مریم کو دیکھ کہا

میں اتا ہُوں زریام کو لے کر !! اریان مزید یہاں کھڑا نہیں ہو سکتا تھا اس لیے کہتا بنا کسی کو دیکھے بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا یہاں سے نکلتا چلا گیا !؛

امیرا بیگم نے مریم کے چہرے پر کنفیوزن بغور دیکھی تھی !!

چلیں جی بس!! جب اللہ چاہے گا تب ہو جائے گا ابھی سب میری بہوں کو پریشان نہ کریں؛!, امیرا بیگم نے مسکرا کر مریم کو خود سے لگایا جب وہ مسکرای

حورین شیشے کے سامنے کھڑے کانوں میں ارنگ پہن رہی تھی!! وہ پوری طرح تیار تھی بس اخری بار شیشے میں خود کو دیکھ رہی تھی اس دوران ارہاب نیچے تھا حورین ارحاب کے کپڑے بھی نکال چکی تھی !!

حورین نے مسکرا کر خود کو ائینے میں دیکھا تھا!! وہ کافی وقت بعد تیار ہوئی تھی اسی دوران موبائل میں مصروف ارحاب دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا!!

ارحاب کیسی لگ رہی ہوں میں ؟ اُسے دیکھ حورین اُس کی جانب رخ رکھتی چہک کر بولی تبھی ارحاب نے بھی نظریں اٹھائے اُسے دیکھا تھا

وہ لال رنگ کے خوبصورت کام والے سوٹ میں ملبوس تھی بالوں کا میسی جوڑا بنائیں لائٹ لائٹ میک اپ کیے ہاتھوں میں چوڑیاں کانوں میں بالیاں اور گلے میں نیکلیس پہنے پیروں میں مہنگی قیمتی ہیل پہنے وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی اج لگ رہا تھا کہ وہ ارحاب شاہ کی بیوی ہیں !!

ہیل پہننے کی وجہ سے اس کا قد ارحاب کے کندھے تک ارہا تھا !!

ماشاءاللہ !! ارحاب کے لبوں نے حرکت نہیں لی تھی یہ لفظ اس کے دل نے ادا کیا تھا بظاہر وہ بالکل خاموش تھا!!

بتائے ؟اسے خاموش دیکھ حورین نے دوبارہ کہا جب ارحاب نے اگلے لمحے اُس سے نظریں پھیری جس کا بالکل دل نہیں کر رہا تھا آنکھیں اسے دیکھنے کا بول رہی تھی!!

اچھی لگ رہی ہو!! وہ سنجیدگی سے کہتا اپنے کپڑے اٹھائے چینجنگ روم میں بند ہوا تھا کیونکہ شاور وہ پہلے ہی لے چکا تھا!!

حورین اس کی اتنی تعریف پر ہی مسکرائے بنے رہ نہ سکی!! وہ دوبارہ فائنل خود کو شیشے میں دیکھنے لگی تھی !!

ارحاب سفید قمیض شلوار میں باہر ایا تھا !! قمیض پہننے کی وجہ سے اس کے بال پھس کر پیشانی پر پھیل چکے تھے!! اس دوران حورین صوفے پر بیٹھے اُس کا انتظار کرنے لگی تھی !!

جب وہ باہر نکل کر بنا اسے دیکھے شیشے کی جانب بڑھا!! حورین نے اُسے دیکھا تھا وہ اسے پہلی بار قمیض شلوار میں دیکھ رہی تھی!!

وللہ وہ شلوار قمیض میں غضب ڈھا رہا تھا!! وہ ایک مضبوط بھرپور شخص تھا اُس پر ہر اک چیز غضب ڈھاتی تھی ؛!

ارحاب نے اپنے بال سیٹ کیے ہاتھ میں گھڑی پہنتے وہ بھی ریڈی تھا!!

چلو!! سنجیدگی لیے ٹیبل سے اپنا فون اور گاڑیاں کی چابیاں اٹھاتا وہ کمرے سے نکلتا چلا گیا جب کے حورین نے پیچھے سے شول اٹھائی پھر وہ بھی ارحاب کے پیچھے گئی تھی !!

وہ دونوں سیڑھیاں اترتے نیچے پہنچے ایلسا وہی بیٹھی لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہی تھی

اسلام علیکم سر !! ایلسا نے سلام کیا کیونکہ جب ارحاب نیچے ایا تھا تب وہ ارحاب کو نہیں دیکھ پائیں تھی!!

وعلیکم السلام!! ارحاب بنا اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہتا آگے کو بڑھ گیا!!

ارحاب کسی بات کو لے کر تم سے غصہ ہے؟حرین کو خدشہ ہوا اس لیے اس نے پوچھا جب کھیل ایلسا جو اُسے اتنا تیار دیکھ رہی تھی اب اُس کا چہرہ دیکھنے لگی

نہیں حورین ایسا کچھ نہیں ہے!! ایلسا نے اُسے دیکھ کہا کب وہ اسباب میں سر ہلا گئی حورین شال خود پر اچھے سے لیتی اب خود بھی باہر نکلی تھی!! جب کے ایلسا نے دور تک اُسے دیکھا تھا دروازے سے نکلتے پورچ ائی جہاں ارحاب گاڑی میں بیٹھ رہا تھا!!

حورین اتے پیسینجر سیٹ پر بیٹھی !! جس پر ارحاب نے گاڑی پورچ سے نکالتے منزل کو روانہ کی!!

پھپھو جان کب ائیں گے لالا اور حرین!! مریم اُداسی سے بولی

بس انے والے ہوں گے بیٹا!! وہ مسکرا کر بولی جب باہر سے کسی گاڑی کی آواز ائی !!

ارحاب نے گاڑی شاہ حویلی کے آگے روکی تھی !! حورین نے کھڑکی سے جھاک کر دیکھا تھا اپنی حویلی اتنے مہینوں بعد دیکھ اس کی انکھوں میں نمی اتری تھی دل زوروں سے دھڑکا تھا !

ارحاب نے گاڑی انلوک کی جب حورین گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی ہے ابھی تک گاڑی سٹارٹ دیکھ حورین نے کسی خدشے کے تحت ارحاب کو دیکھا جو فون میں کچھ کر رہا تھا

اپ نہیں ائیں گے؟ حورین نے اُسے دیکھ پوچھا

نہیں !! میں اپنے دوست کے یہاں جارہا ہُوں!! جب تم فری ہو جاؤ تو پھپھو جان کے نمبر سے کال کروا دینا!! ارحاب ہنوز فون میں مصروف بولا حورین کے دروازہ کھولتے ہاتھ رکے تھے

اسے اب تک گاڑی میں بیٹھے دیکھ ارحاب نے اپنے موبائل سے نظر اٹھا کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا !!

جو بھرائی انکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

کیا ہوا ؟ ارحاب نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

اپ بھی چلیں نا مجھے لگا اپ پہ جائیں گے!! وہ اُسے دیکھ بولی

حرین تم جاؤ تمہیں اپنے لالا کے نکاح پر انا تھا نا !! میرے انے نہ انے سے کوئی فرق نہیں پڑتا!! ارحاب نے سنجیدگی سے کہا

پڑھتا ہے سب کو فرق پڑتا ہے اپ کیا لینا انے سے اپ کو کیوں نہیں لگتا کہ کسی کو فرق پڑتا ہے؟ حورین نے اُسے دیکھ کہا

جاؤ تم!! ارحاب نے سنجیدگی سے کہا اس کا ذرا سا بھی دل نہیں تھا اندر جانے کا!! وہ پہلے سے ہی سوچ چکا تھا کہ وہ نہیں جائے گا!!

ٹھیک ہے پھر گاڑی گھر کی طرف موڑ لیں میں بھی نہیں جا رہی!! حورین واپس سیٹ پر بیٹھی تھی ارحاب نے اسے چونک کر دیکھا تھا کیا وہ اپنے لالا کے نکاح پر جانے کے لیے بری طرح رو رہی تھی اور اب؟

دماغ ٹھیک ہے تمہارا؟ ارحاب نے ایبرو اٹھائے پوچھا

میرا دماغ ٹھک ہیں ہم نہیں جارہے ہیں !! حورین ضدی لہجے میں بولی ارحاب کو گرفت اسٹیرنگ پر سخت ہوئی تھی !! ابھی مزید بات ہوتی کہ امیرہ بیگم باہر!!

اگئے بچے اپ لوگ!! امیرا بیگم مسکرا کر بولی ان کے پیچھے اتی مریم سامنے اپنے لالا کی گاڑی دیکھ خوشی سے کھل اٹھی تھی !!

انہیں سلام کرنے کے لیے ارحاب گاڑی سے نکلا ارحاب کے نکلنے پر حورین بھی نکلی تھی !!

السلام علیکم کیسی ہیں اپ؟ ارحاب انہیں دیکھ بولا

وعلیکم السلام میں بالکل ٹھیک اپ بتاؤ بیٹا!! انہوں نے ارحاب کی پیشانی چومتے کہا

میں بالکل ٹھیک!! ارحاب دھیما سا مسکرایا تھا عین وقت اریان کسی کام سے باہر ایا تھا

وہ لوگ شاہ ویلی کے مین گیٹ میں داخل ہو چکے تھے لیکن اندر جانے والا گیٹ اگے کو تھا جو کہ پورچ سے ہو کر گزرتا تھا اس لیے یہاں پر کوئی موجود نہیں تھا!!

ارحاب نے مریم کو اپنے سینے سے لگاتے پیشانی چومی!!

کیسا ہے میرا بیٹا !! ارحاب نے مسکرا کر مریم کو دیکھ کہا

میں ٹھک لالا آپ کیسے ہیں ؟ مریم کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا

کرم اللہ کا !! ارحاب نے جواباً کہا

حورین مریم کے گلے ملی پھر

حورین امیرا بیگم سے ملی جب نظر پیچھے سے اتے ہیں اریان پر پڑی!!

لالا !! حورین مسکرا کر آگے ائی تھی جب اریان نے مسکرا کر اُسے سینے لگایا !!

لالا کیسے ہیں آپ؟ حورین مسکرا کر بولی

میں بالکل ٹھیک میرا بچہ کیسا ہے؟ اریان نے اُس کے بالوں پر لب رکھے تھے!!

میں بھی ٹھک !! حورین مسکرا کر بولی عین وقت اریان اور ارحاب کی نظریں اک دوسرے پر اٹھی تھی ایک دوسرے کو دیکھتے ہی ان دونوں کے چہرے کے تاثرات سخت ہو چکے تھے!!

اگلے لمحے ان دونوں نے ایک دوسرے سے نظریں پھیری تھی وہ دونوں ایک دوسرے کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے ایک دوسرے کو گولی مار دیں گے!!

لالا اجاے اندر !! مریم ارحاب کا ہاتھ تھامے بولی جب کے اریان نے مریم کا ہاتھ دیکھا جس سے وہ ارحاب کا ہاتھ اخر گرفت میں لیے کھڑی تھی !! اریان نے ایبرو اٹھائے اُسے دیکھا تھا یہی سین ارحاب کا بھی تھا حورین کو اریان کا بازو تھامے دیکھ ارحاب نے آنکھیں بند کرکے کھولی تھی !!

نہیں بچے میں اندر نہیں اؤں گا مجھے کسی کام سے جانا ہے!! ارحاب اُسے دیکھ مسکرا کر بولا جبکہ حرین جو سمجھ رہی تھی اب ارحاب اندر ائے گا اُسے یہ بولتے دیکھ ایک بار پھر مسکراہٹ اس کے چہرے سے سمٹی تھی!!

کیا مطلب بیٹا ؟زریام کے نکاح میں شامل نہیں ہو گے؟اپ اس گھر کے اکلوتے داماد ہو اپ کا ہونا تو بہت ضروری ہے!! امیرا بیگم اُسے دیکھ بولی

میں جانتا ہوں پھپھو جان لیکن مجھے بہت ضروری کام ہے!! ارحاب مصنوعی مسکرانے کی کوشش کر رہا تھا

بچے کام تو ہوتے رہینگے اج کے دن آپ کا یہاں ہونا ضروری ہیں !! امیرا بیگم اُسے دیکھ بولی جب کے اریان سنجیدگی سے دیوار کو گھور رہا تھا !!

لالا ایسے تو نہیں کریں میں کب سے اپ لوگوں کا انتظار کر رہی تھی اب اپ جا رہے ہیں!! مریم اُداسی سے ارحاب کا ہاتھ تھامے بولی

اگر اسے نہیں انا تو رہنے دیں اپ لوگ کیوں فورس کر رہے ہیں؟اریان نے سنجیدگی سے کہا

بالکل ٹھیک فرمایا میرے سالے صاحب نے!! ارحاب نے خطرناک تیور کے ساتھ اسے دیکھ کہا تھا کیونکہ ارحاب کا بالکل دل نہیں تھا شاہ حویلی میں قدم رکھنے کا!!

یہ ایک دوسرے کو ایسے دیکھنا بند کرو اپ دونوں !! ارحاب اندر چلو بیٹا اگر کبھی مجھے اپنی پھپھو سمجھا ہے تو اپ اندر اؤ گے ورنہ مجھے لگے گا کہ اپ نے کبھی اپنا سمجھا ہی نہیں !! امیرا بیگم نے ایمو شنل بلیک میلنگ شروع کی جب کے ارحاب نے اپنا نچلا کب دانتوں تلے دبایا تھا

لالا اب تو اتنی بڑی بات اگئی ہے اب تو اپ کو چلنا پڑے گا!! مریم موٹی موٹی انکھیں کھولے ارحاب کو ٹکر ٹکر دیکھتی بولے وہ یہ کرتے ہوئے بے حد کیوٹ لگ رہی تھی! پتہ نہیں کیوں اریان کی نظریں پھسل پھسل کر اس پر جا رہی تھی دل کہہ رہا تھا کہ وہ اسے دیکھے اور دماغ کہہ رہا تھا خبردار جو اُسے دیکھا

مطلب یہ تھا کہ اریان کی انا اور دل اپس میں لڑ رہے تھے!!

بچے اب بھی اپ کو سوچنا پڑ رہا ہے؟ امیرا بیگم کو افسوس ہوا

ایسا نہیں ہے پھپھو جان میں۔۔۔ارحاب نے کچھ بولنا چاہا

بس بیٹا اور کچھ نہیں بولنا اندر چلو!! امیرا بیگم سنجیدگی سے بولی جب ارحاب نے گہرا سانس لیا

اب تو یقیناً اُسے اندر جانا تھا !! نفی میں سر ہلاتے ارحاب جانے کیلئے راضی ہوچکا تھا!!

چلے لالا !! مریم نے مسکرا کر کہتے ارحاب کا ہاتھ تھامے اندر کو جانب قسم بڑھانا شروع کیے جب کے حورین اریان کے بازو میں ہاتھ ڈالے اس سے باتیں کرتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی!!

اندر داخل ہوتے ہی حورین کی انکھوں سے ایک انسو ٹوٹ کر گرا تھا!کتنا انتظار کیا تھا اس نے اس وقت کا!!

ان چاروں نے گھر میں قدم رکھا تھا !! جب تمام مہمانوں نے دروازے کی جانب دیکھا وہ دونوں اپنی بہنوں سے باتیں کرتے ہوئے ارہے تھے !! ان کی بہنوں کے چہرے پر دنیا جہاں کی خوشیاں تھی!! سب کی ستائشی نظریں اٹھی تھی ایسے بھائی بھی بہت کم پائے جاتے تھے!!

حورین کو دیکھ سب کے دلوں کو جیسے راحت ملی تھی !! کیونکہ کب سے سب لوگ بول رہے تھے کہ حورین نظر نہیں ارہی ؟ان سارے واقعے کا کسی کو بھی نہیں پتہ تھا سب کو یہ بتایا گیا تھا کہ حورین کا سادگی سے نکاح کر دیا گیا ہے!!

حورین نہایت امیر خاندان کی بہوں لگ رہی تھی اس کی ہر اک چیز سے یہ لگ رہا تھا کہ اس کے شوہر کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں !! کہ اس کا شوہر ہر چیز سے مالا مال ہے!!

اس پاس کی نظروں سے انجان اریان سے باتیں کر رہی تھی!!

السلام علیکم!! حورین نے داخل ہوتے سب کو سلام کیا تھا سب نے جواب دیا وہ لوگ لیڈیز والے پورشن میں بڑھی تھی !!

السلام علیکم!! حورین نے وہاں سب کو دیکھتے سلام کیا

وعلیکم السلام ماشاءاللہ ماشاءاللہ حرین اگئی میں کب سے یہی بول رہی تھی کہ حورین نظر نہیں ا رہی!! اُن میں سے ایک خاتون جو کے رشتے میں کافی قریب تھے وہ حورین کو اپنے گلے لگاتی بولی

جی بس ٹریفک جام تھا اس کی وجہ سے دیر ہو گئی!! حورین نے بہانہ لگایا تھا

ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو!! سب کے لبوں سے اُس کی تعریف نکل رہی تھی حورین مسکرا کر شکریہ ادا کر رہی تھی!! حورین اگے بڑھتی بڑھتی انزل سے ملی!! انزل بس ابھی ابھی ہی اپنے کمرے سے نکل کے ائی تھی وہ تیار ہو رہی تھی!!

اریان بچے نکاح کا اغاز کرتے ہیں!! امیرا بیگم اریان کو دیکھ بولی جب اریان نے اسباب نظر ہلایا اس دوران حزن مردوں والے پورشن میں صوفے سے ایک لمحے کے لیے نہیں اٹھا تھا یہی وجہ تھی جو اس نے اب تک مریم کو نہیں دیکھا تھا کیونکہ مریم اس طرف نہیں ائی تھی!! اس دوران شہرام بھی اپنے کمرے سے نکل کر نہیں ایا تھا

زریام کچھ ہی دیر میں باہر آچکا تھا !!

حورین کو دیکھ اُس کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی!!

السلام علیکم لالہ آپ کی طبیعت کیسی ہے! حورین خوشی سے چہک کر اُس کے پاس ائی!!

میں بلکل ٹھک میری گڑیا کیسی ہے؟ زریام نے مسکرا کر کہا

لالا میں بلکل ٹھک !!حورین مسکرا کر بولی !!

ماشاءاللہ ماشاءاللہ چاند کا ٹکڑا لگ رہا ہے میرا بیٹا!!امیرا بیگم نے اُس کی نظر اتاری کیونکہ وہ واقعی بہت پیارا لگ رہا تھا!!

چلے نکاح کا آغاز کریں بہت وقت ہوگیا ہے !! اریان نے اعلانیہ انداز میں کہا

جب مولوی صاحب کو اندر لے جایا گیا کیونکہ پہلے کایزل کا نکاح ہونا تھا!!

کائزل کے چہرے پر دوپٹہ ڈالا گیا تھا !! وہ صوفے پر بیٹھی تھی جب کہ برابر میں رکھے صوفے پر مولوی صاحب جبکہ کائزل کے برابر میں حرین اور دوسری جانب اور میرا بیگم بیٹھے تھے پیچھے مریم کھڑی تھی!؛

امیرا بیگم پہلے ہی کایزل کو بتا چکی تھی کہ اس کا اصلی نام فاریہ ہے تو نکاح ہوا میں فاریہ لکھوایا گیا ہے!

بسم اللہ الرحمن الرحیم!!

فاریہ نور بنت جاسم خان اپ کا نکاح زریام شاہ ولد سکندر شاہ سکہ راج الوقت 50 لاکھ کے ساتھ قرار دیا گیا ہے کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

قبول ہیں !!

(آن اپ مجھے بہت اچھے لگتے ہیں اس لیے میں اپ سے شادی کر رہی ہوں اب ہم لوگ ہمیشہ ساتھ رہیں گے)

کائزل بنا وقت لیے فورا بولا تھا اس کی جلد بازی پر سب کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تھی!!

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟ دوبارہ پوچھا گیا

قبول ہے !!

(مجھے اپنے آن دلو جان سے قبول ہیں !)

قبول ہیں !!

(میں اپنے آن کی زندگی خوشیوں سے بھر دوں گی)

مولوی صاحب نے پیپر اور پین اس کی جانب بڑھایا تھا جسے گائزل نے نرمی سے تھاما!!

اور پیپرز پر سائن کیے !! جس کے بعد مولوی صاحب باہر کی جانب بڑھے تھے!!

حورین نے کائزل کو اپنے گلے لگایا تھا !!

مبارک ہو!! حورین مسکرا کر بولی

شکریہ اپی!! کائزل بھی مسکرائی اسی طرح سب نے اُسے اپنے سینے سے لگایا تھا !!

مولوی صاحب باہر ائے تھے !

جب زریام صوفے پر بیٹھا مولوی صاحب برابر میں بیٹھے تھے جبکہ دوسرے سائیڈ سکندر شاہ موجود تھے!

اریان سامنے والے صوفے پر بیٹھا تھا !!

حزن کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھی اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی وہ یہاں پر بیٹھ کر سن سکے لیکن وہ یہاں سے اٹھ کر بھی نہیں جا سکتا تھا!! اس کا حسین چہرہ سرخ ہو رہا تھا!!

بسم اللہ الرحمن الرحیم!!

بلند اواز میں کہا گیا!!

زریام شاہ ولد سکندر شاہ اپ کا نکاح فاریہ نور بنت جاسم خان سکہ راج الوقت 50 لاکھ کے ساتھ قرار دیا گیا ہے کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہے۔؟مولوی صاحب نے زریام کو دیکھ پوچھا

جب کے فاریا نام پر حزن جس کا چہرہ نیچے تھا اب جھٹکے سے اُس نے اوپر دیکھا تھا !! انکھوں میں بے یقینی تھی

قبول ہیں !!

(میں جانتا ہوں میں کبھی کائزل سے محبت نہیں کرپاونگا میں اس کی زندگی خراب کرنے کے لیے اس سے ہمیشہ معذرت کھا رہا ہوں گا)

کیا آپ کو قبول ہیں ؟

قبول ہے !!

(یہ نکاح صرف ایک سمجھوتا ہے !! اس کے علاوہ اور کچھ نہیں!)

قبول ہے۔!!

(میں ہمیشہ کوشش کروں گا کہ اسے کسی چیز کی پریشانی نہ ہو لیکن میں جانتا ہوں میں اسے وہ سب نہیں دے سکتا جو وہ ڈیزرو کرتی ہے کیونکہ میں اس سے کبھی محبت نہیں کر سکتا)

زریام سامنے نظریں جمائے جواب دے رہا تھا اور جواب کے بعد یہ باتیں وہ اپنے دل میں کہہ رہا تھا !!

مولوی صاحب نے پیپر پر پین اُس کے آگے بڑھایا جب زریام نے پیپر اور پین تھاما !!

یہ سائن اُس کی زندگی سے ایزل شاہ کو ہمیشہ کے لیے مٹا رہے تھے!!

کبھی کبھی حالت اتنے برے ہو جاتے ہیں کہ انسان بے بسی کی اخری انتہا بات کرتا ہے!! جن سے محبت ہو جائے ان کو بھلا نہیں جاتا اور جن کو بھول جاتے ہیں وہ محبت نہیں ہوتی!! محبت تو ہمیشہ دل میں رہتی ہے اسی طرح ایزل شاہ ہمیشہ زریام شاہ کے دل میں رہے گی!!

زریام نے سائن کرکے پیپر سامنے رکھے!!

مبارک ہو !! اریان نے اُسے اپنے سینے سے لگایا تھا اس پورے نکاح میں سکندر شاہ بالکل خاموش تھے ان کے چہرے پر نا مسکراہٹ تھی نا خوشی سنجیدگی تھی محض!! زریام ارحاب کے گلے لگا تھا !!

جب کہ حزن اب بھی سٹل بیٹھا تھا اسے سمجھ نہیں ا رہا تھا!! حزن کچھ دیر بعد کھڑا ہوا اور زریام کے گلے لگا اس کا دل اب تھوڑا دھڑکنا شروع ہوا تھا!!

گھر کے مرد جیسے اریان ارحاب زریام حزن دوسرے پورشن میں ا جا رہے تھے کیونکہ سب بڑے ائے تھے تمام عورتیں تھیں جو کہ رشتہ دار تھی!!

زریام کو وہی صوفے پر بیٹھا دیا تھا کیونکہ کائزل کو یہیں لانے کا ارادہ بنایا گیا تھا وہاں تو تمام مرد تھے تو وہاں نہیں لے کر جا سکتے تھے!!

حزن زریام کے برابر میں بیٹھا بار بار دروازے کو دیکھ رہا تھا جہاں سے دلہن نے انا تھا وہ بس دعا کر رہا تھا کہ جیسا وہ سوچ رہا ہوں ویسا ہی ہو وہ دلہن اس کی لٹل گرل نا ہو !

کچھ ہی دیر میں دلہن کو لایا تھا دروازے سے حورین مریم اور انزل اُسے لیے آئے تھے !! حزن کی نظریں اک بار پھر دروازے کی جانب اٹھی تھی !!

اور سامنے کا منظر دیکھ گویا وہ سانس لینا بھول چکا تھا کائزل کے برابر میں مریم جو ساڑی میں ملبوس خوبصورتی کے اپسرا بنے حورین سے ساتھ ساتھ مسکراتی باتیں کرتے کائزل کو لیے آرہے تھے!!

اریان نے بھی اُسے دیکھا تھا !!مریم اج واقعی بہت پیاری لگ رہی تھی اریان نے قبول کیا تھا کے واقعی وہ بہت خوبصورت تھی!!

حزن تو گویا اپنی جگہ سے ہلنے کی حالت میں ہی نہیں تھا جب کہ اس دوران زریام نے نظریں اٹھا کر اوپر تک نہیں دیکھا تھا اس کی نظریں بالکل نیچے تھی اریان نے اسے اشارہ کیا کہ وہ کھڑا ہو جسے سمجھتے وہ کھڑا ہوا!!

لالا گھونگٹ اٹھانا ہے!! اسے ایسے ہی کھڑا دیکھ حرین نے زریام کے کان میں سرگوشی کی جب زریام نے سر کو خم دیا اور دھیرے سے اُس کے چہرے سے گھونگھٹ ہٹایا !!

گھونگھٹ اٹھانے پر اسے کائزل کا چہرہ ایزل کا چہرہ لگ رہا تھا کیونکہ ایک لمحے کے لیے بھی ایزل اس کے دماغ سے نہیں نکلی تھی!!

زریام کائزل میں ایزل کو دیکھ رہا تھا اسے لگ رہا تھا اس کے سامنے ایزل ہے اس کی انکھوں کے سامنے ایزل کا چہرہ تھا!!

اور ایزل کا چہرہ دیکھ اس کے لبوں پر پرکشش مسکراہٹ پھیلی تھی!!

وہ ہر چیز بھول چکا تھا بس یاد تھی تو ایزل جس کا چہرہ سامنے تھا!!

لالا !! حورین نے اُسے پیشانی چومنے کا اشارا کیا جب زریام نے آگے بڑھتے نرمی سے اُس کی پیشانی پر دھیرے سے لب رکھے !! اُس نے عقیدت بھرا لمس مقابل کو ایزل سمجھ کر دیا تھا اسے اب تک وہ چہرہ ایزل کا لگ رہا تھا؛!

ہوٹنگ ہوئی تھی گاؤں میں یہ سب نہیں ہوتا تھا لیکن یہاں صرف گھر کے لوگ موجود تھے اسی لیے زریام نرمی سے لب رکھ اگلے لمحے پیچھے ہوچکا تھا وہ اب تک اسے دیکھ مسکرا رہا تھا جبکہ کائزل نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا زریام کو مسکراتا دیکھ کایزل کے لبوں پر بھی مسکراہٹ ائی تھی لیکن اسے کون بتاتا کہ وہ اسے دیکھ کر نہیں بلکہ ایزل کو دیکھ کر مسکرا رہا ہے!!

حزن کی نظریں بس مریم پر تھی جس کے چہرے پر خوشیوں کے جہاں آباد تھے!!

مریم کسی کام سے کچن میں جانے کے لیے کمرے سے نکلی تھی!!

جب حزن بھی کھڑا ہوتا باہر ایا اُسے مریم سے کچھ بات کرنی تھی!!

لٹل گرل !! اُس نے آگے بڑھتے کہا جب مریم رک کر پیچھے مڑی

ہاں جی؟ مریم اُسے دیکھ سوالیہ نظروں سے بولی جب کے اُس کا چہرہ قریب سے دیکھ حزن کے الفاظ اندر ہی دم توڑ چکے تھے وہ بس اسے ایسے ہی دیکھنا چاہتا تھا!!

بولیں ؟؟ اُسے خاموش دیکھ مریم نے پھر کہا

اپ سن رہے ہیں؟؟ ایک تو مریم کو دیر ہو رہی تھی اوپر سے حزن کو سٹل دیکھ اُس کا دماغ خراب ہورہا تھا ؛!,

ہ۔ہاں سن رہا ہوں!! اپ بہت پیاری لگ رہی ہے!! حزن نے اُسے دیکھ کہا تھا

شکریہ!! مریم نے مسکرا کر کہا پھر دوبارہ کچن میں جانے کے لیے مڑی

بےبی گرل بات تو سنو!!! حزن آگے ایا تھا جب مریم نے پھر رک کر سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

نکاح زریام کا کائزل کے ساتھ تھا ؟اس نے بے اختیار پوچھا اسے اب تک یقین نہیں ارہا تھا اس کے گرم دل کو گویا راحت ملی تھی!!

اپ نے ابھی دیکھا نا کایزل سے نکاح ہوا ہیں ادا سائی کا !! اس کے ہے تکے سوال پر مریم نے اسے دیکھا

ہ۔ہاں میں نے دیکھا اپ کے ادا سائی کا نکاح !! اُس کے لبوں سر زریام کیلئے ادا سن مزید سکون اُسے اپنے وجود میں دوڑتا محسوس ہوا تھا!!

اور کچھ کہنا ہے اپ کو؟ مریم نے اُسے دیکھ کہا

ہ۔ہاں میں کہہ رہا تھا کہ میں نے اج تک اتنی خوبصورتی کبھی نہیں دیکھی!! وہ اُسے دیکھ بولا

دیکھیں گے بھی نہیں میں اک ہی ہُوں!! مریم اُسے دیکھ ہنستی ہوئی بولی جب کے حزن بھی مسکرایا تھا

اچھا مجھے کام ہے اوکے ؟ مریم کہتی بنا اس کا جواب سنیں کچن کی جانب بڑھی تھی کیونکہ اسے دیر ہو رہی تھی امیرا بیگم نے کوئی کام کہا تھا جو اسے کرنا تھا اور یہاں پر حزن نے اسے باتوں میں لگا لیا تھا

زیادہ دیر کائزل کو وہاں نہیں بٹھایا گیا تھا کیونکہ وہ بہت تھک چکی تھی اسے اتنی ہیوی جیولری اور کپڑوں کی عادت نہیں تھی تو اسے زریام کے کمرے میں لے جایا جا چکا تھا!!جب کے تمام مہمان بھی جا چکے تھے!! لاؤنج میں اریان ارحاب اور زریام بیٹھے تھے !!

زریام بالکل سنجیدہ تھا لیکن وہ ارحاب سے باتیں کر رہا تھا!! تک اُس کا موڈ فریش ہوسکے!!

ویسے کیسا ہے نا اپ دونوں ایک دوسرے کے سالے اور بہنوئی ہیں !! زریام نے دھیما سا مسکرا کر کہا اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا اس لیے وہ اپنا دھیان ادھر لگانے کی کوشش کر رہا تھا تاکہ تھوڑی دیر کے لیے وہ ایزل کو بھول جائے ورنہ اس کا سر درد سے پھٹ جانا تھا

ہمم غلطی سے بن گیا بہنوئی!! اریان نے موبائل پر ٹائپنگ کرتے مصروف انداز میں کہا!!

اور تُو تو گناہ میں بن گیا میرا بہنوئی!! ارحاب بھی کہا پیچھے رہنے والا تھا

سالے صاحب غصہ نہیں کرتے !! اریان مصروف انداز میں بولا لہجہ آگ لگانے والا تھا !!

یار اپ دونوں ایک دوسرے کو مارنے کا سوچ رہے ہیں کیا؟ اُن دونوں کو ایک دوسرے کو گھورتا پاکر زریام ہنستا ہوا بولا اسے ہنسی ائی تھی ان دونوں کے دیکھنے پر!!

میری بہن بیوہ ہوجائیگی!! اریان نے ٹانگ پر ٹانگ جمائے کہا

تو کیا خیال ہے تمہارا؟میری بہن نہیں ہوگی ؟ ارحاب نے بھی تنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا

وہ دونوں سلگ کر اک دوسرے کو دیکھ رہے تھے!! جب کے زریام کو وفے وقفے سے ہنسی چھوٹ رہی تھی!! اگر حالات کچھ اور ہوتے تو شاید زریام بھی ارہاب کو معاف نہیں کرتا لیکن یہاں حورین اتنی خوش تھی تو زریام کو سکون اچکا تھا!!

حورین اور مریم پول سائڈ اریا میں گھوم رہی تھی !!

عین میں تمہارے لیے کچھ لاتی ہُوں تم یہیں رکو!! مریم اچانک کہتی جانے لگی

لیکن مریم مجھے کچھ نہیں کھانا!! حورین نے اُسے روکا کیونکہ اس واقعے بھوک رہی تھی

تھوڑا سا کھا لینا یار اتی ہوں!! مریم ہانک لگاتی وہاں سے نکلتی کچن کی جانب ائی تھی !!

جب کے حورین اکیلے وہاں گھوم رہی تھی وہ مسکرا رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے سب ٹھیک ہو گیا ہے لیکن یہ مہز سوچ تھی!!

شہرام جسے اپنے کمرے میں ساتھ لینے ہیں میں مسئلہ ہو رہا تھا وہ پول سائیڈ ایا تھا اس نے جو ہی نظر اٹھائی سامنے موجود شخصیت کو دیکھ اس کے قدم رکے تھے!! حورین اسے نہیں دیکھ پائی تھی کیونکہ اس کے نظرے پھولوں پر تھی!!

شہرام کا دل حورین کو دیکھ دوسو کی سپیڈ سے دھڑکا تھا !! بنا وقت ضائع کیے شہر بھاگتا ہوا حورین کے روبرو اکھڑا ہوا تھا کسی کی موجودگی محسوس کر دے حرین نے اوپر دیکھا تھا!! حورین کے چہرے پر مسکراہٹ تھی لیکن سامنے شہرام کو دیکھ اس کی مسکراہٹ لمحے میں چہرے سے غائب ہوئی تھی!!

اُس کے چہرے سے ساری خوشی ایک لمحے میں غائب ہو چکی تھی!!

حورین بالکل خاموشی سے سائیڈ ہوتی جانے لگی جب شہرام اُس کے سامنے آیا !!

حورین !! حورین میری بات سنو!! شہرام نے تڑپ کر کہا

مجھے کوئی بات نہیں سننی ہٹے میرے راستے سے!! حورین نے پھر جانا چاہا جب شہرام نے ایک بار پھر اس کا راستہ روکا!!

کیا بدتمیزی ہے یہ شہرام راستہ چھوڑے میرا!! حورین اسے دیکھ غصے سے بولی وہ اس کے چہرے پر تڑپ دیکھ سکتی تھی لیکن وہ دیکھنا نہیں چاہتی تھی!! کسی زمانے میں یہ کم ظرف شخص اس کی محبت ہوا کرتا تھا اپنی محبت کی پسند پر حرین کو شرمندگی ہو رہی تھی وہ اس شخص سے بھی محبت کر سکتی تھی تو پھر لعنت تھی اس کی محبت پر!!

ہ۔حورین پلز میری اک بات سن لو!! حورین میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں مجھے سکون نہیں ارہا!! جب سے میں نے تمہارے لیے غلط الفاظ استعمال کیے ہیں عجیب سا محسوس ہوتا

ہے اور تمہیں پتہ ہے جس سے میں محبت کرتا تھا وہ بھی مجھے چھوڑ کر جا چکی ہے وہ مجھے دھوکہ دے رہی تھی اتنے سالوں سے!! جس کے لیے میں نے تمہیں چھوڑا جس کے لیے میں ہمارے نکاح والے دن تمہیں انکار کر چکا تھا وہ مجھے استعمال کر رہی تھی صرف اور صرف پیسوں کے لیے!! شہرام نے اُسے دیکھ آگاہ کیا حورین کی ہلچل رکی تھی اس نے شہرام کو دیکھا اسے دیکھ اس کے چہرے پر تنزیہ مسکراہٹ ائی تھی!!

اوہ تو معافی کا خیال تب ایا ہے جب اُس نے آپ کو چھوڑ دیا !! حورین نے تنزیہ لہجے میں کہا

نہیں حورین ایسا نہیں ہیں ! میں تُم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں میں بہت شرمندہ ہُوں پلز مجھے معاف کردو!! وہ تڑپ کے بول رہا تھا واقعی اُسے لگ دیکھ لگ رہا تھا کے اُسے سکون کی ضرورت ہے !!

یہ دنیا مکا فاتح عمل ہے جو بو کے وہی کاٹو گے!! حورین نے سنجیدگی سے کہا وہ الفاظ یاد کرتے اُس کا کلیجہ پھٹتا تھا !!

جس تکلیف سے حورین گزرتی تھی اُس سے دگنے درد سے شہرام گزر رہا تھا وہ رات بھر سو نہیں پاتا تھا !! اسے عجیب سی گھبراہٹ ہوتی تھی!!

تم معاف کرو گی نا مجھے؟؟ شہرام نے اُسے دیکھ پوچھا تھا حورین اور اُس کی نظریں پل بھر کیلئے ملی تھی شہرام کی نظر میں اُس کیلئے محبت اور بے انتہا شرمندگی تھی جب کے حورین کی آنکھوں میں مہز نفرت ؛!

شہرام میں نے کہا آپ میرا راستہ چھوڑیں !! حورین اُسے دیکھ ضبط سے بولی اُسے مقابل کی شکل بھی نہیں دیکھنی تھی!!

ہ۔حورین میں تم سے معافی مانگ رہا ہوں اور جب تک تم مجھے معاف نہیں کرو گی تب تک میں یہاں سے نہیں جاؤں گا!! شہرام اُسے دیکھ بولا اس کی انکھوں میں شرمندگی صاف دکھائی دے رہی تھی وہ واقعی اپنے کیے پہ شرمندہ تھا لیکن اب کافی دیر ہو چکی تھی!!

کسی لڑکے کے بارے میں اتنی بکواس کرنے کے بعد اپ کو لگتا ہے کہ معافی اپ کو اسانی سے مل جائے گی؟مجھے تو شرم اتی ہے اپنی پسند پر مجھے یقین نہیں اتا میں نے اپ سے محبت کی تھی ایک کم ظرف انسان سے جو ایک لڑکی کے کندھے پر رکھ کر بندوق چلاتا ہے ایسے مردوں پر تو۔۔حورین غصے سے کہتی کہتی رکی

میں جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا ہے اور تمہیں تمہاری پسند پر کوئی شرمندگی نہیں ہیں تم مجھ سے اب بھی محبت کرتی ہو دیکھو تمہاری انکھوں میں اب بھی میرے لیے مجھے محبت دکھائی دے رہی ہے ہم دونوں پھر سے ایک ہو جائیں گے ہم دونوں پھر سے شادی کر لیں

گے ابھی بھی دیر نہیں ہوئی ہے!! شہرام اُسے دیکھ بولا جبکہ اس کی بات پر حرین نے جھٹکے سے اُسے دیکھا تھا شہرام کو پتہ بھی تھا وہ کیا بکواس کر رہا تھا؟

اپ ہوش میں ہے؟ یہ کیا بول رہے ہیں؟عین نکاح والے دن مجھے ذلیل کر دیا نکاح سے منع کر دیا وہ بھی ایک دوسری عورت کے لیے اور اب مجھے کہہ رہے ہیں کہ ہم دونوں اک ہوجائے ؟اپ کو پتہ بھی ہے اب کیا بول رہے ہیں؟ حورین اُسے دیکھ بے یقینی سے بولی

حورین میں ہوش میں ہوں اور میں بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں تم صرف میری ہو اور یہ بات یاد رکھنا تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو اور اب تو میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں سمجھنے میں دیر لگ گئی لیکن اب مجھے سمجھ اگیا اور ہم دونوں پھر سے اک ہوجائینگے !! شہرام اب بھی اپنی بات پر قائم تھا

حورین میں افسوس سے نفی میں سر ہلایا

ان انکھوں میں اپ کے لیے صرف نفرت ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ٹھیک سے دیکھیں گے تو نظر آئیگی!! وہ شہرام کے حسین چہرے کو دیکھ بولی جو کہ سرخ ہو رہا تھا اس کی حالت کافی بکھری بکھری لگ رہی تھی لیکن وہ اس حالت میں بھی کافی اچھا دکھائی دے رہا تھا!!

میں نے تمہاری انکھوں میں بہت غور سے دیکھا ہے ایک بار جن سے محبت ہو جائے انہیں بھولا نہیں جاتا حورین تمہارے دل اور انکھوں میں کہیں نہ کہیں میرے لیے جگہ ہے کیونکہ سچا پیار کبھی نہیں مٹتا!! شہرام اُسے دیکھ بولا شاید تو ٹھیک ہے تو کہہ رہا تھا سچا پیار تو کبھی ختم ہی نہیں ہوتا

حورین نے نفرت بھری نگاہ سے اُسے دیکھا تھا پھر خاموشی سے سائیڈ ہوکر جانے لگی جب شہرام نے اُس کا ہاتھ تھام کر اسے روکا !!

حورین تم میری پوری بات سنے بنا نہیں جاسکتی !! شہرام نے اُس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیے کہا

میرا ہاتھ چھوڑیں !! ہمت کیسے ہوئی اپ کی میرا ہاتھ تھامنے کی؟ حورین نے اپنی کلائی چھڑوانی چاہی لیکن وہ شہرام کی سخت گرفت میں تھی

میں پکڑ سکتا ہوں تمہارا ہاتھ !! اور اس کے لیے مجھے ہمت کی ضرورت نہیں ہے!! وہ اُسے واپس اسی جگہ کھڑا کر چکا تھا جہاں وہ پہلے کھڑی تھی

کس حق سے پکڑ سکتے ہیں اپ میرا ہاتھ؟حورین نے اس کے جواب پر ایبرو اٹھائے سوال کیا اور ساتھ ساتھ وہ اپنی کلائی چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی

محبت کے رشتے سے تم مجھ سے محبت کرتی ہو!! شہرام اک قدم اُس کے قریب ہوا تھا

کرتی تھی!! ماضی کی غلطی تھی جس کو دہرانا مر کے بھی نہیں کروں گی!! حورین نے دانت پیستے غصے سے کہا تھا!! کب تک جھوٹ لاؤ گی تم؟دیکھنا میں تمہیں یقین ضرور دلاؤنگا کہ تم مجھ سے بھی محبت کرتی ہو میں تمہیں اپنا بنا کر رہوں گا اس محبت کو میں پورا کروں گا!!

شہرام اُس کی انکھوں میں آنکھیں ڈالے شدت سے بولا

حورین کے چہرے پر اک تنزیہ مسکراہٹ نے جگہ لی تھی

اسے تنزیہ مسکراتے دیکھ شہرام نے اُس کی کلائی تھامے اُسے اپنے نزدیک کیا !!

طنزیہ ہی صحیح میں وجہ تو بنا تمہارے لبوں پر مسکراہٹ کی!!شہرام اُسے دیکھ بولا حورین جھٹکے سے اُس کے کھینچنے پر اُس کے قریب ہوئی تھی

حورین نے اُس کے سینے پر ہاتھ رکھ پوری قوت سے اُسے پیچھے دھکا کیا شہرام کو اُس سے یہ امید نہیں تھی اس لیے وہ بھی جھٹکے سے پیچھے ہوا تھا!!

خبردار جو میرے قریب انے کی کوشش کی جان لے لوں گی میں!! حورین غصے میں شیرنی کی مانند دبی دبی آواز میں غرائی تھی

شہرام بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا!! شہرام دوبارہ اُس کے آگے ایا تھا ابھی وہ مزید قریب تھا جب مریم کی اواز سنائی تھی!!

عین؟وہ اسے پکارتی ہوئی ائی تھی جب شہرام کے قدم رکے اور وہ مزید پیچھے ہوا !!

ادا سائی آپ یہاں ؟مریم شہرام کو دیکھ حیران ہوئی تھی

ہ۔ہاں وہ میں حورین سے کچھ بات کر رہا تھا!! شہرام نے اُسے دیکھ جواباً کہا جب مریم نے سر کو خم دیا مریم نے حورین کے چہرے کو دیکھا حورین کے چہرے کی ہوائیں اڑی دیکھ مریم کو کو کچھ کچھ سمجھ ایا تھا !! اس لیے وہ اگے بڑھتی حورین کا ہاتھ تھامے اُسے اپنے ساتھ لے جانے لگی!!

چلو عین اندر چلتے ہیں یہاں بہت سردی ہو رہی ہے نا!؛مریم اُسے اپنے ساتھ لیے اگے کو بڑھی شہرام نے حرین کی پشت تب تک دیکھی تھی جب تک وہ اس کی نظروں سے اوجھل نہیں ہوگئی!!

وہ دونوں لاونج میں پہنچی اس وقت سب ہی گھر والے لاونج میں بیٹھے تھے!!

ارے واہ اج تو سب بیٹھے ہیں اجاو عین ہم بھی بیٹھے !! مریم مسکرا کر کہتی حورین کو لیے لاونج کی جانب بڑھی حرین خاموشی سے اس کے ساتھ چل رہی تھی اس کا دماغ کہیں اور ہی الجھا ہوا تھا

مریم اور حورین صوفے پر بیٹھی !! تمام حویلی کے صارفین بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب کے انزل بہت گہری نظروں سے اریان کو دیکھ رہی تھی کیونکہ اج سیاہ قمیض شلوار میں وہ شخص نہایت جاذب نظر ارہا تھا

انزل کی ستائش نظریں مسلسل اریان شاہ پر تھی !!

مریم کے انے پر اریان کی نظر اُس پر اٹھی تھی اریان کا چہرہ نیچے تھا اور نظریں اوپر مریم پر اٹھی تھی اور وہ اس انداز میں دیکھتا انزل کا دل بری طرح دھڑکا گیا تھا انزل کو نہیں پتہ تھا کہ وہ مریم کو دیکھ رہا ہے وہ اس کے دیکھنے کے انداز پر فدا ہوئی تھی!!

کچھ لمحے بعد اریان اپنی نظریں پھیر چکا تھا یہ زندگی میں پہلی بار ہو رہا تھا جب اس کا دل بار بار کسی کو دیکھنے کے لیے بول رہا تھا ورنہ اریان کا دل اریان کی طرح ہی پہلے پتھر ہوا کرتا تھا لیکن جب سے مریم اس کی زندگی میں ائی تھی دل بغاوت کر رہا تھا اریان سے!!

ارحاب نے حورین کو دیکھا جو چہرہ جھکائے گہری سوچوں میں گم تھی اس کے چہرے پر اب تک کوئی جذبات نہیں تھے!! ارحاب کچھ پل اسے دیکھتا رہا وہ جان گیا تھا کچھ تو ہوا ہے !!

رات بہت ہوگئی ہے نکلنا چاہیئے ہمیں !! ارحاب اپنی گھڑی میں وقت دیکھتا بولا جہاں کافی زیادہ رات ہو چکی تھی اس وقت سب کافی پی رہے تھے!!اس دوران زریام اور کایزل اِدھر موجود نہیں تھے!!

بیٹا کیا ضرورت ہے جانے کی اج رک جاؤ نا !! دیر بھی ہو گئی ہے اور شادی والا گھر ہے سب ہوں گے تو اچھا بھی لگے گا!! امیرا بیگم اُسے دیکھ بولی

نہیں پھپھو جان یہ تو بالکل ممکن نہیں !! ارحاب اُنہیں دیکھ نرمی سے بولا ادب لہجے میں بھرپور تھا وہ نکاح میں ہی بڑی مشکل سے شامل ہو چکا تھا اب وہ رکتا یہ اس کا ضمیر اسے کبھی جواب نہ دیتا

لالا رک جائے نا!! مریم اسے دیکھ اُداسی سے بولی جب کے حورین بھی ارحاب کو دیکھ رہی تھی اس کا دل بھی رکنے کا کر رہا تھا!!

نہیں بچے !! جائیں گے ہم اگر حرین رکنا چاہتی ہیں تو وہ رک جائے میں نہیں روکوں گا اُسے !! ارحاب حورین کو خود کی جانب دیکھتا پاکر اس کی بات سمجھتا بولا

تُو ہوتا کون ہے بیٹا روکنے والا؟ اریان نے ایبرو اٹھائے کہا وہ صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے کافی پی رہا تھا

حورین کا شوہر !! اُس کا انداز دل جلا دینے والا تھا

نام کا شوہر ہے سالا!! اریان بڑبڑایا جبکہ اس کی مسکراہٹ وہاں موجود سب نے سنی تھی

رک بیٹا تُو!! ارحاب سلگ کر کہتا کھڑا ہوا پھر تیزی سے پورچ کی جانب بڑھا اپنی گاڑی کھولتے اس نے کچھ کاغذات نکالے تھے پھر وہ دوبارہ اندر ایا تھا!!

یہ رہے نکاح کے کاغذات پڑھ!! ارحاب پیپر ٹیبل پر رکھتا صوفے پر اک اکڑ سے بیٹھا

اگ لگا دے انہیں !! اریان نے اُسے دیکھ کہا

لگا دے آگ !! کاپی ہے اور یجنل ایسے لے کر تو پھرنے سے رہا!! ارحاب ایک سائیڈ کے سائل پاس کرتا بولا جب کہ ان دونوں کا انداز ایسا تھا کہ وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو بھسم کر دیں گے!!

اچھا بس !! ان دونوں کو بحث کرتے دیکھ سکندر شاہ کی اواز گونجی تھی جب وہ دونوں ایک دوسرے کو کھا جانے والی نظر سے گھورتے نظر پھیر چکے تھے!!

ارحاب بچے رک جاؤ !! سکندر شاہ اُسے دیکھ بولیں یعنی انہیں لگ رہا تھا ارحاب ان کی بات سنے گا جن کی وجہ سے اُس کی بہن ونی ہوئی تھی ؟

حورین یہاں رک جائے لیکن میں بس جاؤنگا!! ارحاب فون دیکھتا جواباً بولا لہجہ سنجیدہ تھا جو سب نے محسوس کیا تھا

ہاں بلکل ٹھک ہیں جاؤ تم حورین آپ رک جاؤ بیٹا!!اریان نے بیچ میں بازی لی جب کے ارحاب نے گھور کر اُسے دیکھا تھا

سالے صاحب اپ کی زبان زیادہ ہی نہیں چل رہی؟ ارحاب دانت پیستا بولا

بہنوں صاحب جب بہنوئی اپ جیسا ہو تو کرنا پڑتا ہے !! آریان نے کندھے اُچکاے تھے سب حیران تھے کیوں کے اریان کبھی بھی فالتو نہیں بولتا تھا اور جس طرح وہ بول رہا تھا یقینا سب سمجھ رہے تھے کہ وہ ارحاب کو سلگانے کے لیے کر رہا تھا جو کے ہو بھی رہا تھا

مریم اس کو رات کے کھانے میں کریلے دیے تھے کیا؟ارحاب نے مریم کو دیکھ کہا

نہیں لالا!! مریم نے نہ سمجھی سے جواب دیا

تو پھر اتنا کڑوا کریلا کیوں ہے یہ ؟ ارحاب نے ایبرو اٹھائے کہا

حورین کھانے میں اسے نیمبو دیے تھے کیا؟ اریان نے حورین کو دیکھا

نہیں لالا!! حورین نے بھی فورا جواب دیا

کافی کھٹا بنا ہوا ہے! اریان نے کہا تھا اور سب کا قہقہ لاؤنج میں گنجا تھا سوائے اریان اور ارحاب کے جو اب تک اک دوسرے کو گھور رہے تھے

کیا ہوگیا آپ دونوں کو؟ امیرا بیگم ہنستی ہوئی بولی

جب کے حزن بس اپنی لٹل گرل کو دیکھ رہا تھا اگر وہ اسے ساری زندگی بھی ایسے دیکھتا تب بھی نہیں تھکتا!!

اوپر سے مریم قہقہ لگاتے ہوئے نہایت معصوم لگ رہی تھی!!

مزید کچھ دیر ایسے ہی گزری تھی جب ارحاب کھڑا ہوا اُسے نکلنا تھا کیونکہ کافی دیر ہو گئی تھی!!

لالا رک جائے نہ !!مریم اُس کے پاس اتی اُس کا ہاتھ تھامے بولی جب برابر میں بیٹھے اریان نے اُس کا ہاتھ دیکھا جس سے وہ ارحاب کا ہاتھ تھامی ہوئی تھی

دکھاؤ اپنا ہاتھ مریم !! اریان نے ارحاب کا بازو اُس کے ہاتھ سے چھڑواتے اپنے اگے کرتے کہا تھا جب کہ سب نے حیرت سے اسے دیکھا تھا جب کے مریم کو حیرت کے جھٹکے لگے تھے !! حزن کو اپنی انکھوں پر بھروسہ ہی نہیں ہوا تھا وہ جانتا تھا اریان کبھی بھی کسی لڑکی کی جانب نہیں دیکھتا اور پھر کسی غیر لڑکی کا ہاتھ پکڑنا یہ واقعی غیر متوقع تھا!!

سب کو اپنی جانب دیکھتا پاکر اریان نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبایا تھا !!

میں دیکھ رہا تھا کہ ٹائم کیا ہوا ہے!! اریان مصنوعی مسکراتا بولا

جب کے حزن اب تک حیرت سے اُسے دیکھ رہا تھا تو اریان نے کیوں تھاما تھا مریم کا ہاتھ؟

لیکن میرے ہاتھ میں تو گھڑی نہیں ہے!؟ مریم اپنے ہاتھ کو دیکھ بولی

کیوں نہیں ہے ہونی چاہیے نا؟ اریان کو جو سمجھ ا رہا تھا وہ بول رہا تھا اریان کا لہجہ اب سنجیدہ تھا

ل۔لیکن اپ کے ہاتھ میں تو گھڑی ہے نا اس میں سے ٹائم دیکھ لیں!!مریم اُس کے ہاتھ میں آشارا کرتی بولی اسے کچھ سمجھ نہیں ا رہا تھا

ارے ہاں میرے ہاتھ پہ بھی تو گھڑی ہیں !! اریان سنجیدگی سے کہتا اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی دیکھنے لگا جبکہ وہ مسلسل سب کی نظریں خود پر محسوس کر رہا تھا جبکہ ارحاب اپنی مسکراہٹ دبائے کھڑا تھا

کیا ہوا سب مجھے کیوں دیکھ رہے ہیں؟ سنجیدگی سے اُس نے اوپر دیکھتے روبدار اواز میں کہا جب سب نے اپنی نظروں کا زاویہ بدلا

اریان مریم کا ہاتھ بھی چھوڑ چکا تھا!! حزن نے خود کو سمجھایا کے یہ بس ایک غیر متوقع چیز تھی اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر بھی وہ خود کو غلط ٹھہرا رہا تھا!!

ارحاب میں بھی چل رہی ہوں اپ کے ساتھ !! حورین کچھ دیر بعد کھڑی ہوتی بولی

تم رک جاؤ حورین کوئی بات نہیں !! ارحاب جو دیکھ سنجیدگی سے بلا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ حورین رکنا چاہتی ہے وہ اس کی انکھوں میں دیکھ سکتا تھا۔

نہیں آپ جارہے ہیں میں بھی چلتی ہُوں!! حورین ایک نہایت عقلمند لڑکی تھی اس لیے سوچ سمجھ کر اس نے یہ فیصلہ لیا

حورین بچے کیوں جانا ہے ؟ اب کی بار حزن نے کہا تھا

جبکہ حرین خاموش رہی ہے وہ کیا جواب دیتی ہے یہ کے ارحاب جارہا ہے تو اور وہ بھی جارہی ہیں؟

جبکہ امیرا بیگم اچھے سے اپنی بیٹی کو جانتی تھی !!

ارحاب اج کی بات ہے بیٹا کافی رات بھی ہو چکی ہے حورین نے بتایا کہ اپ لوگوں کا گھر کافی دور ہے شاہ حویلی سے رات میں جانا ٹھیک بھی نہیں ہے تو رک جاؤ بیٹا اتنی ضد نہیں کرتے میں اپ کی ماں کی طرح ہوں یہ حویلی اپ کی ہے اریان اپ کا سب سے اچھا دوست ہے پھر مسئلہ کیا ہے؟ امیرا بیگم اُسے دیکھ بولی اس سب واقعے سے پہلے اریان اور ارحاب نہایت قریبی دوست تھے وہ دونوں ایک دوسرے کے بیسٹ فرینڈ تھے!! لیکن قسمت نے ایسا کھیل کھیلا تھا کہ دوستی ہی ختم ہو گئی تھی یا شاید دل میں کہیں رہ گئی تھی؟

پھپھو جان م۔۔ارحاب نے کچھ کہنا چاہا

بہنوئی صاحب اتنا مت بلوائیں میری ماں اور اپنی پھوپو جان سے!! اگر اپ اج رک جائیں گے تو کمروں کی قلت نہیں ہو گی یہاں!! اریان دانت پیستا غصے سے بولا

اگر کمی پڑ بھی گئی تو تمہیں صوفے پر سلا دوں گا خود سکون سے سوؤں گا میں!! ارحاب نے اُسے دیکھ تنزیہ لہجے میں کہا

جب کے اریان اُسے گھور کر رہ گیا!!

اس کا مطلب لالا آپ رک رہے ہیں؟ مریم کی خوشی سے بھرپور اواز سنائی دی جب ارحاب نے گہرا سانس لیا

اسے واقعی نہیں رکنا تھا لیکن شاید کوئی راستہ بھی نہیں تھا!! کیونکہ حرین کے چہرے پر تڑپ تھی وہ کافی مہینوں بعد اپنے گھر ائی تھی اس لیے تھوڑا رکنا چاہتی تھی اور اور اپ یہ بھی جان چکا تھا کہ اگر ہو جائے گا تو رن بھی ساتھ ہی جائے گی اور پھر امیرا بیگم کی بات پر اسے سمجھ نہیں ا رہا تھا وہ کیا کرے!!

ارحاب ابھی سوچ رہا تھا جب مریم کی چہکنے کی آواز ائی!!

یس!! لالا رک رہے ہیں لالا مان گیے !! عین اب خوب مزے کرینگے بہت ساری باتیں کرینگے ٹھک ہے ؟ مریم حورین کے پاس اتی خوشی سے بولی جب ارحاب نے حیرت سے اُسے دیکھا کیونکہ اس نے اب تک حامی نہیں بھری تھی

مریم بیٹا م۔۔۔ارحاب بات مکمل کرتا

جب مریم بولی

لالا پلز ز ز ز!! اُس نے معصومیت سے پلیز کو لمبا کھینچا تھا جب ارحاب نے آنکھیں بند کرکے کھولی

رک رہے ہیں نا ہم؟حورین نے دھیمی اواز میں اُمید کا جہاں آباد لیے اُسے دیکھا حورین کی آنکھوں میں جھانک کر ارحاب سمجھ چکا تھا

ٹھک ہے !! ارحاب نے گہرا سانس بھرے جواب دیا جب کے حورین سمید سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھری تھی سوائے اریان کے !! جو مصروف انداز میں صوفے پر بیٹھا موبائل میں مصروف تھا گویا اس پاس کی باتوں سے اسے کوئی فرق ہی نہ پڑتا ہو!!

چلو عین آجاؤ !! مریم حورین کا ہاتھ تھامے اُسے لیے آگے کو بڑھی

مریم !! جب امیرا بیگم کی اواز پر قدم رکے

جی پھپھو جان ؟ مریم پیچھے مڑتی بولی جب انہوں نے اُسے اپنے پاس انے کا اشارا کیا مریم ان کے پاس اتی جھکی !! جب انہوں نے اُس کے کان میں سرگوشی کی!!

فریش ہو کر یعنی ساڑی وغیرہ چینج کر کے میرے کمرے میں انا مجھے اپ سے کچھ بات کرنی ہے!! امیرا بیگم نے اُسے بہت دھیمے سے بات کہی تھی

ٹھیک ہے پھپھو جان لیکن اس میں اتنا اہستہ بولنے والی کون سی بات ہے؟ مریم نے بھی سرگوشی میں کہا جب امیرا بیگم نے انکھوں سے خاموش رہنے کا اشارہ کیا مریم کندھے اچکا کر حورین کے ساتھ آگے کو بڑھی تھی!!

زریام امیرا بیگم کے کہنے پر اپنے کمرے کا رخ لے رہا تھا لیکن عین کمرے میں پہنچنے سے پہلے وہ ٹیرس کا رخ لے چکا تھا!!

اس وقت زریام صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا ہاتھ میں پکڑا موبائل دیکھ رہا تھا!! زریام کی آنکھیں بے حد سرخ تھی!! وہ اس وقت اپنے کمرے میں بالکل نہیں جانا چاہتا تھا اسے لگ رہا تھا اگر وہ اپنے کمرے میں گیا تو گھٹن سے مر جائے گا!!

جب کے مقابل میں کائزل کب سے اُس کا انتظار کر رہی تھی اب تو وہ بیٹھے بیٹھے بھی بہت تھک چکی تھی اُس کا دل کر رہا تھا وہ یہ کپڑے چینج کر لیں لیکن کو وہ سوچ کر وہ ذریام کا ویٹ کر رہی تھی!! بیٹھے بیٹھے بھی وہ بور ہو چکی تھی اس لیے اب وہ کمرے میں گھوم رہی تھی 12 سے ایک ایک سے دو اور دو سے تین زریام شاہ کمرے میں نہیں ایا تھا!!

دوسری جانب رات کے دس بجے کے وقت ایزل اپنے کمرے میں بیٹھی گہری سوچوں میں گم تھی جب دروازہ بجا !

اجاے !! ایزل نے انے کی اجازت دی جب عرش اندر داخل ہوا !!

عرش کو دیکھ ایزل اپنا دوپٹہ درست کرتی کھڑی ہوئی !!

تمہارے لیے اک پارسل ایا ہیں !! کیا بات ہے !! عرش نے ہاتھ میں تھاما اک لفافہ اُسے دکھاتے کہا لہجہ طنز سے بھرپور تھا !!

میرے لیے؟ایزل نے نا سمجھی سے کہا کیونکہ اسے خود بھی نہیں پتہ تھا کہ اس کے لیے پارسل ا سکتا ہے؟

یہ نہ سمجھی کا ناٹک کرنا بند کرو اپنی معصومیت تم پہلے ہی کھوچکی ہو جھوٹی معصوم بننے کی ایکٹنگ میرے سامنے مت کیا کرو!! عرش اُسے دیکھ غصے سے بولا

میں کوئی ایکٹنگ نہیں کر رہی مجھے سچ میں نہیں پتہ یہ کون سا پارسل ہے!! ایزل اُسے دیکھ جواباً بولی

بلوس بند !! عرش نے اسے دیکھا کہا اور وہ لفافہ کھولنے لگا !!

عرش نے لفافہ کھول کر اس میں موجود ایک تصویر اپنے سامنے کی اس تصویر کو دیکھتے ہی اس کا ایک جاندار قہقہ اس کمرے میں گونجا تھا !!

اسے پاگلوں کی طرح ہنستے دیکھ ایزل کو اُس کو دماغی حالات پر شک ہوا وہ واقعی اس طرح ہنستا انسان نہیں لگ رہا تھا!!

ہنستے ہنستے اس کی سفید رنگت سرخ ہو چکی تھی لیکن اس کا قہقہ بند ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا!

ایزل نے آگے بڑھ کر وہ تصویر اس کے ہاتھ سے چھینی وہ بھی دیکھنا چاہتی تھی۔کیا تھا ایسا اس تصویر میں جس کو دیکھ کر وہ اس طرح قہقہ لگا رہا تھا۔

تصویر کو تھامتے ایزل نے اُسے اپنے سامنے کیا اور تصویر دیکھ وہ سٹل ہوئی تھی!! اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ایا تھا !!

وہ بنا پلک جھپکائیں حیرت سے آنکھیں کھول کر وہ تصویر دیکھی اچانک یہ وہ تصویر اس کے ہاتھ سے نیچے گری تھی قدم پیچھے کو لڑکھڑائے تھے!!

ارے ارے ارام سے !! عرش نے اُس کا ہاتھ تھاما

تمہارے عاشق کی شادی ہو چکی ہے!! اب تو اسے بھول جاؤ!! واقعی میں زبان کا پکا ہے شاہ لوگ ہوتے ہی ایسے ہیں! اس نے کہا تھا وہ تم سے پہلے نکاح کرے گا اور دیکھو کر لیا اس نے شیر کا بچا ہے!! عرش داد دینے والے انداز میں بولا جب کے ایزل کو اپنے قدموں پر کھڑا رہنا محال ہو رہا تھا!!

تصویر نہیں پھینکتے ! یہ تصویر ہم اپنے کمرے میں بڑی کر کے لگوائیں گے تاکہ تم روز اس کو دیکھو اور تمہیں پتہ ہو کہ تمہارا عاشق اب تمہارا نہیں ہے کسی اور کا ہو چکا ہے وہ کیونکہ تم جیسی لڑکی سے کو شادی سے پہلے کسی سے تعلق میں ہو اس سے کوئی۔۔۔ابھی وہ آگے

بولتا جب ایزل گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھی تھی اُسے اپنے قدموں میں جان محسوس نہیں ہو رہی تھی!!

عرش اُسے دیکھ تنزیہ مسکرا رہا تھا کچھ دیر وہ اسے مسکرا کر دیکھتا اس کے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔باقی کی باتیں وہ بعد میں سنانے کا ارادہ رکھتا تھا!!

جب کے اُس کے جانے پر ایزل تیزی سے اٹھی اس نے اپنا فون تلاش کیا جو اسے زریام نے دیا تھا جسے صبح ہی عرش نے توڑنے کی کوئی قصر نہیں چھوڑی تھی لیکن ایزل نے اسے ایسے تیسے کر کے جوڑ لیا تھا اتنا کہ وہ آؤن ہو رہا تھا اسکرین پہ کافی دڑاڑ پڑ چکی تھی لیکن وہ چل رہا تھا!!

ایزل نے تیزی سے فون نکالتے زریام کو کول ملای مقابل میں زریام بیٹھا سرخ آنکھوں سے اپنے فون کو دیکھ رہا تھا شاید اسے اس کے فون کا انتظار تھا !!

اسکرین پر اُس کا نام دیکھ زریام کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ ائی تھی پھر اس نے فون ریسیو کرتے کان سے لگایا!!

ہ۔ہیلو زریام !! ایزل نے فون کان سے لگاتے تڑپ کر کہا

بولو ؟ مقابل سے اُسکے گھمبیر آواز سنائی دی

ا۔آپ نے نکاح کرلیا ؟ ایزل نے تکلیف سے چور بولا !!

تو کیا نہیں کرنا چاہیے تھا؟ اُس نے ابرو اٹھائے استفسار کیا

ک۔کرنا چاہیے تھا اپ نکاح کریں یا نہ کریں مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا!! ایزل جھٹکے سے ہوش کی دنیا میں اتے بولی

ٹھک ہیں پھر فون رکھو! زریام نے کہتے فون کاٹنا چاہا

ن۔نہیں میری بات سنے!جب اُس کی آواز پر اُس واپس فون کان سے لگایا!!

کل میرا نکاح ہے پر تصویر سب سے پہلے آپ دیکھے گے!! ایزل کی بات پر اُس کے فون پر گرفت نرم پڑی تھی زریام کے دل تکلیف اٹھی تھی لیکن جلد وہ خود کو سنبھال گیا وہ ایک سانے کے پیچھے مزید نہیں بھاگ سکتا تھا!!

کیسا لگا میرے نکاح کی تصویر دیکھ کر؟وہ اس کی بات کا رخ بدل چکا تھا

اچھا لگا بہت خوش رہیں اپنی زندگی میں !! بلکہ میں نے مبارکباد دینے کے لیے ہی اپ کو فون کیا تھا بہت بہت مبارک ہو اپ کو!! ایزل اپنے انسوں ضبط کرتی ضبط سے بولی جبکہ زریام بھی ضبط سے اپنے ہاتھوں کی مٹھی بنائے بیٹھا تھا!؛

شکریہ!! زریام نے جواباً کہا جب تکلیف دونوں طرف تھی تو سلجھائی کیوں نہیں جا سکتی تھی شاید بہت دیر ہو چکی تھی!!

تمہیں بھی اپنے نکاح کی مبارک ہو پتہ نہیں کل میرے پاس وقت ہو یا نہ ہو تمہیں مبارکباد دینے کا!! زریام کی آواز بھاری ہورہی تھی

شکریہ کل کے بعد تو شاید ہماری پھر کبھی بات بھی نہ ہو!!ایزل نے بھی جواباً کہا

صحیح بات ہے!! زریام گہرے گہرے سانس لے رہا تھا

ا۔اپنی بیوی سے بات کروائے میری !! ایزل نے آنکھیں بند کئے اذیت سے کہا تھا جو مقام اس کا تھا اب وہ کسی اور کا ہو چکا تھا!!

وہ چینج کرنے گئی ہے!! زریام نے جواب میں کہا

میں اپ کی بیوی سے کبھی نہ کبھی بات ضرور کرنا چاہوں گی!! میں اس خوش نصیب کو دیکھنا چاہتی ہوں!! ایزل بےاختیار بولی

ضرور!! جب موقع ہو گا تو ضرور بات کرواونگا اپنی بیوی سے!! زریام نے بیوی لفظ پر زور دیا تھا اور ایزل کے دل میں تکلیف اٹھی تھی

م۔مجھے عرش بلا رہے ہیں میں بعد میں بات کرتی ہوں ! ایزل کہتی فون رکھ چکی تھی جب کہ اس کے منہ سے عرش کا نام سن کر زریام نے آنکھیں بند کر کے کھولیں تھی ابھی تو عرش سے بدلہ بھی باقی تھا جو اس نے گولی چلائی تھی زریام شاہ پر!! اگر کوئی اور ہوتا تو

اب تک زمین میں دفن ہو جاتا لیکن اب تک اسلئے عرش زندہ تھا کیونکہ وہ اس کی محبت کی محبت تھا!! اور زریام چھاکر بھی اپنی محبت کو تکلیف نہیں پہنچا سکتا تھا!!

یہ ہوتی ہے محبت زریام شاہ کی محبت ایک مثال تھی نہ اج تک کسی نے ایسی محبت کی تھی اور نہ کوئی کرے گا!! یک طرفہ محبت میں زریام شاہ جیت چکا تھا!!

زریام صوفے کی پشت سے ٹیک لگاے آنکھیں موند چکا تھا !! کچھ ہی دیر میں وہ اسی طرح گہری نیند سو چکا تھا!!

جب کے کائزل بھی نیند سے پاگل ہو رہی تھی وہ بھی صوفے پر بیٹھے بیٹھے صوفے پر اپنا چہرہ گرائے کب سو چکی تھی اسے بھی نہیں پتہ چلا تھا!!

عین تم یہاں بیٹھو میں اپنے کپڑے چینج کر کے اتی ہوں ٹھیک ہے؟ وہ دونوں پچھلے ایک گھنٹے سے حورین کے کمرے میں موجود تھے جب مریم اسے دیکھ بولی حورین اسباب میں سر ہلایا تھا جب مریم اٹھتی اپنے کمرے کی اور بڑھی تھی !! اس دوران اریان بھی اپنے کمرے میں آچکا تھا مریم دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی جب نظر سامنے صوفے پر بیٹھے اریان پر پڑی جو لیپٹاپ میں مصروف تھا وہ اس وقت پینٹ شرٹ میں ملبوس تھا یعنی وہ کپڑے چینج کر چکا تھا!!

اریان نے نظریں اٹھائے دروازے کی جانب دیکھا تھا جہاں مریم اریان کو دیکھتی ڈریسنگ کی جانب بڑھی تھی وہ سنجیدگی سے اپنی تمام جیولری اتا رہی تھی!!

اُس نے اپنے بالوں کو سمیٹ کا اک طرف کیا پھر گلے میں پہنا پینڈنٹ اتارا کانوں میں موجود ایئر رینگ اُتار کر رکھی اس فوراً بلکل خاموشی تھی اریان خاموشی سے لیپٹاپ کی جانب متوجہ تھا

مریم نے شیشے سے اسے دیکھا جو مسلسل اپنے کام میں مصروف تھا وہ اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا اور یہ بات پتہ نہیں کیوں لیکن مریم کو بہت چپ رہی تھی!!

اسے لگ رہا تھا کہ وہ اج اتنی پیاری لگ رہی ہے اور اریان اس سے محبت کروانے کے چیلنج میں بھی چل رہا ہے تو وہ اس کی تعریفیں کرے گا لیکن یہاں بھی مریم بالکل غلط تھی!!

مریم سلگ کر سوچتی اب پیچھے جانے کیلئے مڑی وہ صوفے قریب ہوکر گزر رہی تھی اچانک ہی پیچھے سے اس کا پلو کسی نے پکڑا تھا!! جب اُس کے قدم رکے اُس کا دل زورو سے دھڑکا تھا یعنی کیا اس کا پلو اریان نے پکڑا تھا؟

مریم نے فورا چہرے پر سنجیدگی سجائی!

چھوڑیں میرا پلو!! مریم سنجیدگی سے بولی لیکن پیچھے سے کوئی جواب نہ ایا

میں نے کہا نا میرا پلو چھوڑیں زیادہ رومینٹک ہونے کی کوشش مت کریں!! مریم نے اک ادا سے کہا

لیکن پھر بھی اس کا پلو ازاد نہ ہوا !!

میں نے کہا چھوڑ۔۔۔مریم کہتی پیچھے مڑی تھی جب پیچھے کا منظر دیکھ اس کے الفاظ منہ میں دم توڑ چکے تھے

اریان ہاتھ اگے کیے ہوئے تھے کیونکہ پلو اُس کی گھڑی میں پھنسا تھا!! اور اریان مریم کو ابرو اٹھائے دیکھ رہا تھا !! یقینا اس نے ابرو اُس کی باتوں پر اٹھائی تھی!!

گھڑی میں پھنسا ہے تمہارا پلو!! اریان ہنوز اسی طرح بولا جب مریم کا دل کیا ابھی زمین پھٹے اور وہ اس میں دفن ہو جائے!! شرمندگی اُس کی رگ رگ میں سرایت کر رہی تھی !! کیونکہ اریان کے دیکھنے کا انداز ہی ایسا تھا

مریم حلق تر کرتی آگے کو ائی اور اپنا پلو اُس کی گھڑی سے آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگی لیکن پلو بہت بری طرح الجھا ہوا تھا اس دوران اریان ہنوز مریم کو دیکھ رہا تھا جبکہ مریم کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اریان کی نظروں سے اوجھل ہو جائے اس کا دل کر رہا تھا وہ خود کو شوٹ کر لے!!

نکل جا جلدی!! مریم اپنے دل میں اپنے پلو سے مخاطب تھی جو کہ نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا شاید اسے اریان کی گھڑی کچھ زیادہ ہی پسند اگئی تھی!!

اریان نے نظریں اپنے گھڑی پر مرکوز کی جس سے مریم اپنا پلو نکالنے کی بے جان کوشش کر رہی تھی!! اس کی کوشش رائگا جا رہی تھی!!

اریان نے اس کے پلو پر ہاتھ رکھا مریم نے تیز ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ اسے دیکھا تھا جب اریان خاموشی سے اُس کا پلو اپنی گھڑی سے نکالنے لگا وہ دونوں ایک دوسرے کے بے حد قریب تھے مریم کا چہرہ اریان کے چہرے کے بےہد قریب تھا مریم اتنی غور سے پہلی بار اریان کا چہرہ اپنے قریب سے دیکھ رہی تھی!!

بہت برا الجھا ہوا ہے!! اریان کہتا اس کا پلو اپنی گھڑی سے نکال رہا تھا!! جس نے اج قسم کھا رکھی تھی کہ نہیں نکلوں گا!!

مریم کا ہاتھ اب بھی اپنے پلو پر تھا جس سے اریان کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے ٹچ ہو رہا تھا!! مریم نے فورا اپنا ہاتھ پیچھے کیا!!

اِدھر بیٹھو تُم!! اریان نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنے برابر میں بیٹھایا پھر پر توجہ سے اُس کا پلو اپنی گھڑی سے نکالنے لگا !!

لگتا ہے تمہارے پلو کو میری گھڑی زیادہ ہی پسند اگئی !! اریان نے مصروف انداز میں کہا

ا۔ایسا کچھ نہیں ہے وہ بس غلطی سے اٹکی!! مریم نے جواباً کہا یہ سین اس نے کئی موویوں میں دیکھا تھا اور جب جب وہ دیکھتی تھی اسے اپنے ساتھ امیجن کرتی تھی اور اج جب اپنے ساتھ ہو رہا تھا تو اس کی تیز ہوتی دھڑکنیں سنبھلنے میں نہیں ارہی تھی اوپر سے اپنے الفاظ یاد کرتی وہ شرمندگی سے دو چار ہوئی پڑی تھی!! اف اس کا دل کر رہا تھا وہ اپنا سر دیوار میں مار کے اپنی جان دے دے وہ اریان سے نظر بھی نہیں ملا رہی تھی وہ بس ویٹ کر رہی تھی اس کا پلو اریان کی گھڑی سے ازاد ہو اور وہ اریان کی نظروں سے اوجھل ہو جائے!!

خیر فلحال تو دوپٹہ نکلنے کے کوئی اثر نہیں لگ رہے تھے!! لیکن کوششیں جاری تھی !!

اریان نے بے اختیار نظر اٹھائی تھی مریم کو اپنی جانب دیکھتا پاکر اریان نے اپنا چہرہ اُس کے چہرے کے قریب کیا تھا

اب ٹھیک سے دیکھ سکتی ہو تم!! اریان نے اُس کے چہرے پر نظر جمائے کہا اب ان دونوں کا چہرہ مزید قریب ہو چکا تھا جبکہ مریم نے اپنی سانس روکی تھی وہ شخص اُس کے قریب اکر اس کی سانسیں روکنے کا ہنر رکھتا تھا!!

مریم نے ایک جھٹکے سے اپنا چہرہ پیچھے کیا تھا اور پھر وہ اپنی چوری پکڑی جانے پر ادھر ادھر دیکھنے لگی

ا۔ایسا کچھ نہیں ہے میں اپ کو نہیں دیکھ رہی تھی ایسا بھی کیا ہے اپ نے جو میں اپ کو دیکھوں گی؟ مریم نے بات کو جھوٹلانا چاہا

صحیح بات ہے ایسا بھی کیا ہے مجھ میں!! اریان نے اسباب میں سر ہلایا اور واپس پلو نکالنے لگا مریم نے دوبارہ دھیرے سے اس کا چہرہ دیکھا تھا اس میں سب تو تھا اس میں کسی چیز کی کمی نہیں تھی لوگ اسے دیکھیں گے نہیں تو اور کیا کریں گے؟

مریم ابھی یہ سوچ رہی تھی کہ اریان نے ایک بار پھر نظر اٹھا کر اسے دیکھا!! ایک بار پھر اپنی چوری پکڑی جانے پر مریم نے دوبارہ اِدھر ادھر دیکھنا شروع کیا

چلو نکل گئی ہے تمہاری ساڑی!! اریان نے اپنی گھڑی سے اُس کی ساڑی ازاد کرتے کہا اس مشن میں بھی کامیاب ہو چکا تھا!!

ت۔تھینک یو!! یہ کہہ کر مریم نے 200 کی سپیڈ چینجنگ روم کی جانب لگائی تھی! اس نے چینجنگ روم کا دروازہ جھٹ سے بند کیا!!

اُف یا اللہ کیا ہو گا میرا؟ وہ دروازے کے ساتھ لگتی اپنا پلو اپنے چہرے پر ڈھانپتی بولی

میں کیوں الٹی الٹی حرکتیں کرتی ہوں؟ پہلے دیکھ تو لیتی کہ دوپٹہ کہاں پھنسا ہے او گاڈ؟ شرمندگی سے مرنے کا دل کر رہا ہے میرا!! اور اوپر سے فضول میں اُنہیں دیکھ بھی رہی ہوں؟ایسے تو تُو شرط ہار جائے گی بیٹا!! اپنے لالا کے پاس نہیں جانا؟ ایک ظالم انسان کے

ساتھ اپنی پوری زندگی گزارنی ہے؟اور وہ بھی ان کے ساتھ جو پوری زندگی مجھ سے کبھی پیار ہی نہیں کریں گے انہوں نے صاف صاف کہا ہے پھر بھی تُو خود کے لیے پریشانیاں کھڑی کر رہی ہے!! اپنے لالا کے گھر جا اور پھر سکون سے اپنی زندگی جی پھر کسی سے شادی نہیں کرنی تُونے !! احمد لالا کو مارا ہے انہوں نے اُس کے بعد بھی تُو ان کو سامنے دیکھ سب کچھ بھول جاتی ہے عقل گھاس چڑھنے گئی ہے کیا تیری؟ ایسے تو میں کمزور دکھ رہی ہوں بہت !!

نہیں میں کمزور نہیں ہوں!! میں اُن کے سامنے خود کو کمزور محسوس نہیں کروں گی وہ قریب اتے ہیں تو پتہ نہیں کیوں دل عجیب سا دھڑکتا ہے اب نہیں دھڑکنے دوں گی اور اگر دھڑکے کا بھی تو انہیں محسوس نہیں ہونے دوں گی!!

یعنی تُو ان کی پاور دیکھ وہ بنا کچھ بولے بنا تیری تعریف کیے بنا پیار کے لفظ بولے بنا جھوٹا پیار دکھائے تجھے اپنی طرف مائل کر رہے ہیں اور تُو مائل ہوتے بھی جا رہی ہے؟مریم خود سے باتیں کر رہی تھی یہ بات سچ تھی اریان بنا کچھ کہے اسے اپنی طرف مائل کرنے کا ہنر رکھ رہا تھا!!

نہیں اب بہت ہو گیا!! میں بھی مضبوط بنوں گی بالکل انہی کی طرح فلحال تو ان کی بیوی ہوں تھوڑی عادتیں اپناتی ہوں میں بھی بالکل جذبات سے آری رہوں گی وہ جتنے بھی

قریب ہو میرے چہرے پر صرف سنجیدگی رہے گی!! مریم شیشے میں دیکھ اب خود سے عہد کر رہی تھی!!

او گاڈ مجھے تو پھپو جان نے بلایا تھا!! مریم نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا پھر تیزی سے اپنے کپڑے نکالنے لگی!!

ڈھیلی ڈھالی سی فراک کے ساتھ کیپری نکالتے اس نے جلدی سے پہنی میک اپ ریموو کر کے اس نے اپنے کندھے تک اتے بالوں کو کھول دیا تھا کیونکہ وہ کھلے ہوئے ہی اچھے لگتے تھے ویسے بھی نظر تو انے نہیں تھے کیونکہ مریم نے دوپٹہ سر پر لینا تھا مریم نے جلدی سے اپنے سر پر دوپٹہ لیا اور چینجنگ روم کے دروازے کے لاک پر ہاتھ رکھا!!

پھر ایک گہرا سانس بھرا!

صرف سنجیدگی !! یہ کہے کر وہ اپنے چہرے پر دنیا جہاں کی سنجیدگی سجاے دروازہ کھول کر چینجنگ روم سے باہر نکلی تھی!! اس دوران بھی اریان لیپٹاپ میں مصروف تھا!!

مریم تیزی سے کمرے سے نکلتی چلی گئی جو بھی تھا اپنی باتیں یاد کرتے فلحال وہ اریان سے نظریں نہیں ملا سکتی تھی!!

مریم اپنے کمرے سے نکلتی بھاگنے والے انداز میں سیڑھیاں اترتے نیچے بھاگی تھی!! اس وقت لاونج میں ارحاب کھڑا فون پر بات کر رہا تھا جب کے حزن صوفے پر بیٹھا تھا یقینا وہ دونوں باتیں کر رہے تھے!!

مریم لاونج سے تیزی سے دوڑتی اب امیرا بیگم کے کمرے میں جارہی تھی کیونکہ اسے میرا بیگم نے کافی دیر پہلے اپنے کمرے میں انے کا کہا تھا اور مریم اب تو بہت دیر کر چکی تھی حزن نے اسے دیکھا تھا اسے تیزی سے بھاگتا دیکھ حزن کے چہرے پر فکر مندی چھائی تھی!!

ارام سے بےبی گرل لگ جائے گی اپ کے!! حزن نے بلند اواز میں کہا جب مریم نے بھاگتے بھاگتے ہی پیچھے دیکھتے اپنا انگوٹھے کا تھمز اپ بنا کر اسے دکھایا مطلب تھا کہ میں بالکل ٹھیک ہوں!! اس کے انداز پر حزن مسکرائے بنا رہ نہ سکا !!

مریم امیرا بیگم کے کمرے کا دروازہ کھولتی داخل ہوئی وہ جانتی تھی اس وقت سکندر شاہ موجود نہیں ہے کیونکہ وہ سکندر شاہ کو باہر والے لاؤنج میں اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا دیکھ چکی تھی !!

جی پھپھو جان!! مریم اپنی پھولتی سانسوں کے درمیان ان کے پاس اتی بولے

یا اللہ خیر بچے اتنا سانس کیوں بھول رہا ہے بھاگ کر ائی ہو کیا ضرورت ہے اتنا تیز بھاگ کر انے کی اگر گر جاتی تو؟اُنہوں نے اُسے اپنے پاس بٹھاتے ڈپٹا

پھپھو جان اپ نے کافی دیر مجھے پہلے بلایا تھا اور مجھے دیر ہو گئی تھی بس اس لیے بھاگتے ہوئے ائی ہوں کیونکہ مجھے پتا ہے کہ کوئی ضروری بات ہے کیونکہ اپ نے جس انداز میں مجھے کہا تھا لگ رہا تھا کہ بہت ضروری بات ہے چلیں بتائیں جلدی سے کون سی باتیں ہے؟ پھر مجھے عین کے پاس جانا ہے اور اپ میرے گرنے کی فکر مت کریں بھاگنے کا ریکارڈ ہے میرا بھاگنا بہت اچھے سے اتا ہے مجھے!! مریم امیرا بیگم کہ ہاتھ سے پانی کا گلاس تھامتے بنا رکے بولتی چلی گئی

سانس لے لو بیٹا !! انہوں نے اُسے پانی پینے کی اشارہ کیا جب مریم نے گہرا سانس بھرتے پانی پیا

ہاں جی اب بتائیں!! تھوڑی دیر میں وہ ریلیکس ہو چکی تھی جب وہ انہیں دیکھ بولی

دیکھو مریم یہ جو میں اپ کو بتانے جا رہی ہوں یہ بات آپ کو پتہ ہونی بہت ضروری ہے !! اپ بہت چھوٹی ہو لیکن اپ کی شادی بہت چھوٹی عمر میں ہو گئی ہے!! تو شادی کے کچھ تقاضے ہیں جنہیں میں اپ کو سمجھاؤں گی یہ باتیں اک ماں سمجھاتی ہیں اور میں بھی اپ کی ماں ہی ہوں!!۔۔۔ابھی امیرا بیگم بول رہی تھی جب مریم نے بات کاٹی

پھپھو جان خدارا اتنا سسپنس کریٹ مت کریں جلدی سے بات پر اجائیں!! مریم کی بس ہو چکی تھی کیونکہ میرا بیگم بہت ٹھہر ٹھہر کر بول رہی تھی اور مریم سے انتظار نہیں ہو رہا تھا بات جانے کا!!

امیرا بیگم مسکرائی تھی

حورین سیڑھیاں اُترتی نیچے ائی تھی یقیناً وہ ارحاب دیکھنے ائی تھی!!

حورین بچے اتنی رات ہوگئی ہے سوئی نہیں؟؟ اریان جو کسی کام سے نیچے ایا تھا اب سامنے حورین کو دیکھ بولا!!

جی لالا میں ارحاب کو دیکھنے ائی تھی!! وہ دھیما سا مسکرا کر بولی

کیوں دیکھنے ائی تھی اُس کمینے کو!! اریان سنجیدگی سے کہتا آگے بڑھ رہا تھا وہ دونوں ہی ایک ساتھ اگے جا رہے تھے

لالا شوہر ہیں وہ میرے ایسے تو نہ کہیں!! حورین دھیما سا منمنای تھی

جب کے اس کا اتنے دھیمے سے کہنے پر بھی اریان اس کی بات سن چکا تھا!!

اب ہے تو بولونگا نا !! اریان نے نرمی سے کہا پھر وہ رکا تھا اریان کے رکنے پر حرین بھی رکی تھی

حورین !!اریان نے اُسے پکارا جب اُس نے مسکرا کر اریان کو دیکھا

جی لالا !! حورین نے اُسے دیکھ کہا

بچے تُم خوش ہو نہ ؟ اریان نے اُسے دیکھ پوچھا تھا جب حورین دھیما سا مسکرائی

لالا شروع شروع میں لگتا تھا کہ خوش نہیں ہوں بس کسی بھی حال میں اپ لوگوں کے پاس واپس انا ہے لیکن اہستہ اہستہ سمجھ ایا کہ ایک لڑکی کے لیے اس کا محافظ اس کا شوہر ہوتا ہے اپ لوگوں نے ہمیشہ باپ بن کر میری حفاظت کی ہے ایک وقت اتا ہے جب بھائیوں کی ذمہ داری ختم ہوتی ہے وہ اپنی بہن کو لے کر پرسکون ہو جاتے ہیں اور وہ ذمہ داری شوہر کی ہوجاتی ہے وہ میرے محافظ ہیں یہ بات حال ہی میں ہوا ایک واقعہ سے سامنے ایا اپ کو پتہ ہے ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھی میں ؟ مجھے کڈنیپ کیا گیا تھا لالا اگر وقت پر احاب نہیں پہنچتے تو شاید بہت کچھ غلط ہو جاتا اور تب سے اج تک مجھے ان کی ویلیو سمجھ ائی ہے وہ مجھ سے جیسے بھی بات کرتے ہیں جیسا بھی رویہ رکھتے ہیں وہ میرے محافظ ہیں انہیں میری فکر ہے اگر نہیں ہوتی اور ان کے دل میں صرف بدلے کی آگ ہوتی تو وہ مجھے بچانے کیوں اتے؟ یہ بات میں نے بہت وقت لگا کر سوچی ہے اور بالاخر میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ مجھے ہر حال میں اپنے شوہر کے ساتھ رہنا ہے!! کبھی نہ کبھی تو انہیں بھی مجھ سے پیار ہو ہی جائے گا اور مجھے سمجھنے لگیں گے جس طرح اپ لوگوں نے پوری زندگی میری حفاظت کی اس طرح ارحاب میری حفاظت کرتے ہیں لالا!!

اگر میں انہیں چھوڑ کر یہاں ا جاتی ہوں تو انہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ وہ مجھ سے ابھی محبت نہیں کرتے لیکن مجھے فرق ضرور پڑے گا کیونکہ جو انہوں نے میرے لیے کیا وہ

بھولنا اسان نہیں ہیں آپ نے ہی سکھایا ہے نہ لالا کہ جو اپ کے لیے تھوڑا سا بھی کریں ان کا احسان زندگی بھر مانا جاے اور جو اپ کے ساتھ تھوڑا سا بھی غلط کریں اسے قبر میں دفنایا جائے!!حورین اریان کو دیکھ بول رہی تھی اریان نے اج محسوس کیا تھا کہ اس کا بچا جسے اپنے ہاتھوں میں پالا گیا تھا اب وہ کافی بڑی ہو چکی ہے اس کی ہر ایک بات میں عقلمندی نظر ارہی تھی وہ بہت عقلمند ہو چکی تھی!! اریان فخریہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اریان کی انکھوں میں فخر تھا

مجھے نہیں پتہ تھا میرا بچہ اتنا بڑا ہو چکا ہے!! اریان اُسے دیکھ بولا جب حورین مسکرائی

جب تک یہاں تھی تب تک بڑی نہیں تھی لالا کیونکہ اپ لوگوں نے ہمیشہ لاڈ پیار میں رکھا ہر چیز پیار سے سمجھائی کبھی کچھ غلط کیا تو اس پہ طریقے سے سمجھایا ہمیشہ بہت نازوں سے مجھے پالا لیکن جب زندگی نے الگ موڑ لیا تب سے بڑی ہو گئی ہوں میں!! حورین نے اریان کو دیکھ کہا

زندگی میں سمجھ انا بہت ضروری ہے حورین ر لیکن میری ایک بات یاد رکھنا اپنی سمجھداری میں اپنا اپ مت کھو دینا!! یہ مت بھول جانا کہ تم حورین ہو !! تمہارے بھائی تمہارے محافظ ہمیشہ رہیں گے بہن بھائی کا رشتہ کبھی ختم نہیں ہوتا!! اتنی سمجھ بھی خود پر حاوی مت کر لینا کہ زندگی میں اتنی میچور ہو جاؤ کہ خود پر دھیان ہی نہ دے سکو! حد سے زیادہ سمجھدار ہو جانا بھی ایک اذیت ناک عمل ہے !! اس میں ہم خود کو بھول جاتے ہیں اور

حورین خود کو کبھی نہیں بھولے گی وعدہ کرو مجھ سے !! اریان اسے دیکھ نرمی سے بول رہا تھا اور حرین بہت غور سے اپنے لالا کے بات سن رہی تھی اریان جب جب اسے کچھ سمجھاتا تھا حورین بہت غور سے سنتی تھی اریان کی ہر ایک بات اس کے کام اتی تھی! کیونکہ اس کے لالا ہمیشہ اُسے بہترین کی سمجھ دیتے تھے!

وعدہ کرتی ہوں لالا !! بہت شکریہ اپ کا ہر موڑ پر مجھے سمجھانے کے لیے اپ کو پتہ ہے جب اپ میرے پاس نہیں تھے جب بھی مجھے اپ کی بہت زیادہ یاد اتی تھی یا اپ کے سمجھانے کی ضرورت پڑتی تھی تو میں اپ کی پرانی بات یاد کرتی تھی جو اپ نے مجھے سمجھای تھی ان سب باتوں سے ہی اج میں یہاں کھڑی ہوں !! حورین نے مسکرا کر کہا

حورین کی انکھوں میں نمی اتر رہی تھی اریان نے اُسے اپنے سینے سے لگایا حورین نے اریان کے گرد اپنا حسار باندھا تھا ایک انسو ٹوٹ کر اس کی آنکھ سے گرا تھا!! کبھی کبھی زندگی کیا کر رہی ہوتی ہے ہمیں خود سمجھ نہیں اتا یہی حرین کے ساتھ ہو رہا تھا!!

کبھی بھی کوئی بھی مشکل زندگی میں آئے پہلے خود اس کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا کیونکہ تم کوئی عام لڑکی نہیں ہو اور جب بالکل ان حالاتوں سے تھک جاؤ تو ہمیشہ یاد رکھنا کہ تمہارے پیچھے تمہارے لالا کھڑے ہیں!! آریان نے اُس کی پیشانی چومتے کہا جب حورین نے نم آنکھوں سے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا!! اج جو وہ ان حالتوں کا سامنا کر رہی تھی وہ ہمیشہ

اپنے بھائیوں کی دی گئی ہمت کا نتیجہ تھا!! اریان اور زریام نے اسے ہمیشہ مضبوط بننا سکھایا تھا جو حورین کے اج کام ارہا تھا!!

چلو آجاؤ !! اریان نے اُسے دیکھ کہا پھر وہ دونوں ہی نیچے اُترے تھے ارحاب فون رکھ کر پیچھے مڑا تھا جب نظر ان دونوں پر گئی !!حورین ارحاب کے پاس ائی تھی جب کہ اریان باہر نکلتا چلا گیا تھا

حورین کو ارحاب کے پاس اتا دیکھ حزن بھی اٹھ کر جاچکا تھا !!

سوئی نہیں تُم ؟ ارحاب نے ہاتھ میں پہنی گھڑی پر وقت دیکھتے کہا

نہیں آپ اجاے کمرے میں !! حورین نے اُسے دیکھ کہا ہے

اتا ہُوں!! ارحاب نے سر کو خم دیا

اتا ہُوں نہیں اپ میرے ساتھ چلیں!! حورین نے ارحاب کا ہاتھ تھاما تھا اور آگے بڑھی تھی ارحاب بھی اُسے دیکھتا اب خاموشی سے سنجیدگی لیے اُس کے ساتھ چلا تھا !!

قریب ادھے گھنٹے بعد مریم اپنے کمرے میں داخل ہوئی تھی!! اریان بیڈ کراؤنڈ سے ٹیک لگایا فون میں مصروف تھا یقینا وہ بس سونے لگا تھا دروازہ کھولنے کی اواز پر اریان دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے مریم داخل ہوئی تھی!!

مریم کا چہرہ حد سے زیادہ سرخ تھا پیشانی پر ننھی ننھی پسینے کی بوندیں تھی!!

مریم نے بیڈ پر دیکھا اریان کو اب تک جاگتے دیکھ اس نے اپنا حلق تر کیا!! اریان نے اُس کا سرخ چہرہ بغور دیکھا تھا پھر اس کے چہرے پر ائے پسینے!!

کیا دیکھ کر ائی ہو جو چہرہ اتنا سرخ ہورہا ہے ؟ مریم جو اریان سے نظریں نہیں ملا رہی تھی اب اریان کی اواز پر اس کے قدم رکے تھے!!

ک۔کچھ نہیں !! مریم نے بنا دیکھیں تیزی سے نفی میں سر ہلایا اسے لگ رہا تھا کئی سال تک وہ اریان سے نظر نہیں ملا پائے گی!!

مریم نے اپنے چہرے سے پسینے کے بندے صاف کی اور جا کر صوفے پر بیٹھی وہ اپنے ہاتھوں کو بری طرح ایک دوسرے سے رگڑ رہی تھی اور اریان اس کو حرکتیں دیکھ رہا تھا وہ بہت عجیب سا ری ایکٹ کر رہی تھی!!

کیا ہوا ہے تمہیں ؟ اریان نے سنجیدگی سے استفسار کیا گئی تو وہ بالکل ٹھیک تھی اب اسے کیا ہو گیا تھا؟ اس کا چہرہ مزید سرخ ہوتا جا رہا تھا وہ جیسے جیسے امیرہ بیگم کی باتیں سوچ رہی تھی اس کا چہرہ ٹماٹر بن رہا تھا!!

مریم نے نظریں اٹھائے اریان کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا اگلے لمحے مریم نے فورا نظریں جھکائی تھی !!

م۔مجھے نیند آرہی ہے !! مریم کہتی صوفے پر بیٹھی

صوفے پر سوگی تُم؟ اریان نے اُسے دیکھ کہا جب مریم نے تیزی سے اسباب میں سے ہلایا

اوکے !! اریان نے ریلیکس انداز میں کہا

ل۔لائیٹ بند کردیں! اریان کو واپس فون میں مصروف دیکھ مریم نے کہا جب اریان نے بیڈ پر پڑا ریموٹ اٹھا کر کمرے کی لائیٹ اف کی!!

مریم کی آنکھوں سے نیند کوسو دور تھی اُسے نیند نہیں انی تھی امیرا بیگم کی باتیں اُسے شرم سے دوچار کر رہی تھی !! وہ جو سن کر ائی تھی وہ سوچتے ہوئے بھی وہ شرم سے پاگل ہو رہی تھی!!

اریان فون میں مصروف کہا قریب 20 منٹ بعد موبائل بند کرتا وہ سونے کیلئے لیٹا تھا!!

قریب 10 منٹ میں ہی اریان گہری نیند سو چکا تھا لیکن مریم کو نیند بالکل نہیں ارہی تھی ایک تو امیرا بیگم کی باتیں دوسرا وہ صوفے پر بالکل کمفرٹیبل نہیں تھی اسے صوفے پر کبھی ٹھیک سے نیند نہیں آتی تھی وہ سوتے ہوئے اِدھر ادھر کروٹ بدلتی تھی جو کہ کنگ سائز بیڈ پر تو ارام سے کر لیا جاتا تھا جبکہ صوفے پر اگر وہ کرتی تو ڈائریکٹ نیچے گرتی اس کے ہاتھ کمر ہر چیز صوفے پر سونے سے درد کرتی تھی بالاخر اس نے بیڈ کی جانب دیکھا اریان کو نیند میں دیکھ وہ دھیرے سے صوفے سے اٹھی!!

اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتی بیڈ کی جانب بڑھی !! اریان کو سوتا دیکھ دھیرے سے وہ اپنی جانب لیٹی تھی!!

بالکل دھیرے سے اس نے کمفرٹر اپنے اوپر لیا کہ اریان نا اٹھ جائے!!

اگر بیڈ پر انا تھا تو پہلے منع کیوں کیا ؟ اریان مندے ہی اریان کی پرکشش آواز گونجی تھی مریم جو بالکل ارام سے کمفرٹر خود پر لے رہی تھی اب اپنے لب بھینچ گئی!!

ا۔ایسے ہی!! وہ کہتی لیٹی تھی اریان کی طرف وہ اپنی پشت کر چکی تھی کیونکہ پھر وہی بات کہ وہ اریان سے نظریں نہیں ملا سکتی تھی!!

خیر اس کے بعد اریان کا کوئی جواب نہ ایا وہ دونوں جلد ہی نیند کی گہرائیوں میں اُتر چکے تھے!!

ارحاب اور حورین کمرے میں داخل ہوئے تھے ارحاب نے کمرے میں نظر دوڑائی جہاں حرین کی بے تحاشہ تصویریں لگی تھی زیادہ تر تصویریں اریان اور زریام کے ساتھ تھی !!

کچھ اکیلی بھی تھی لیکن بیٹھ کے اوپر وہ بڑی سی پکچر میں حورین بیچ میں کھڑی تھی جبکہ اریان اور زریام دائیں بائیں کھڑے تھے اس پکچر میں حرین ایک ہاتھوں سے دل بنائے کھڑی تھی اور اریان اور زریام پرکشش انداز میں ہنس رہے تھے یہ پکچر قریب ساتھ اٹھ سال پرانی تھی کیونکہ حرین کافی چھوٹی نظر ارہی تھی!!

میرے سالوں کے کافی تصویریں نظر ارہی ہیں اِدھر !! ارحاب سنجیدگی سے بولا جب حورین مسکرائی

چلے اجاے سوئے!! حورین اُسے دیکھ بولی

ہمم!! اُس نے ہنوز سنجیدگی سے ہنکارا بھرا!! پھر وہ فریش ہونے جا چکا تھا اتنے حرین اس کا انتظار کر رہی تھی

کچھ ہی دیر میں ارحاب واپس ایا تھا پھر سنجیدگی سے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاکر فون کھول چکا تھا!!

سوجاؤ تُم!! اُسے اپنی جانب دیکھتا پاکر ارحاب اُسے دیکھ بول جب حورین نے اسباب میں سر ہلایا اور خاموشی سے لیٹ گئی!!

ارحاب اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا!! کیا وہ زندگی بھر اس سے کبھی پیار نہیں کرنے والا تھا؟ کیا وہ زندگی بھر بس اسی طرح رہنے والا تھا؟ حورین اُس کی جانب پشت کیے لیٹی سوچ رہی تھی ارحاب کا ایسا رویہ اب اسے تکلیف دیتا تھا کیونکہ شاید وہ اپنے محرم کی محبت چاہتی تھی لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ کچھ دن پہلے اس کا اٹھایا ہوا وہ قدم اتنی جلدی بھولنا اسان نہیں ہے خاص کر شوہر کے لیے وہ جانتی تھی ارہاب مزید اس سے اس لیے دور ہوا ہے کیونکہ جو اس نے قدم اٹھایا تھا وہ واقعی ناقابل ہے برداشت تھا خاص کر اک مرد کیلئے

!! اسے یاد تھا کے ظفر کو اُس کے قریب اتا ارحاب دیکھ چکا تھا یہی وجہ تھی تب سے وہ کافی سنجیدہ رہنے لگا تھا

بہت سوچو کے بعد حرین اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ ارہاب اس کے کردار پر یقین نہیں کر پا رہا وہ اسے پاک کردار نہیں لگ رہی تبھی تو وہی اس کے قریب نہیں اتا لیکن یہ بقول صرف اور صرف حورین کی سوچ تھی !!

حرین نے سوچتے ہوئے ارہاب کو دیکھا تھا!!

کچھ کہنا ہے ؟اپنے موبائل پہ ہی مصروف اس نے استفسار کیا وہ محسوس کر سکتا تھا خود پر اس کی نظریں

ج۔جی! حورین نے جواباً کہا

ہمم کہو! ارحاب نے سنجیدگی سے کہا

ا۔آپ ہمیشہ ایسے ہی رہینگے ؟ حورین نے بےاختیار پوچھا ارحاب کے موبائل پر چلتے ہاتھ رکے اس نے نہ سمجھی سے حورین کو دیکھا تھا!

کیا مطلب کیسا؟ ارحاب نے سوالیہ نظروں سے دیکھ پوچھا

مطلب م۔۔ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتی ہے جب دروازہ بجا

اس وقت کون ہے ؟ارحاب نے دروازے پر نظریں جمائے کہا

پتہ نہیں!! حورین بھی دروازے کو دیکھتی اٹھ کر بیٹھی

میں دیکھتا ہوں!! ارحاب سنجیدگی سے کہتا دروازے کی جانب بڑھا تھا اُس نے دروازے کھولا حورین بیڈ پر بیٹھی ارحاب کو دیکھ رہی تھی کے انے والے شخص کا پتہ چلے کیونکہ وہ باہر موجود شخص کو نہیں دیکھ پا رہی تھی

شہرام تم؟ ارحاب نے یہ لفظ ادا کیا تھا رات کے دو بجے کے اس پاس وہ یہاں کیا کر رہا تھا؟

جبکہ شہرام کو بھی 240 ووٹ کے جھٹکے لگے تھے حورین کے کمرے میں ارحاب کو دیکھ کر کیونکہ اسے نہیں پتہ تھا کہ حرین کی شادی ہو چکی ہے!

ادا سائی ا۔ آپ حورین کے کمرے میں ؟اس کی اواز لرکڑائی تھی

میرا چھوڑو تم بتاؤ اتنی رات میں یہاں کر رہے ہو؟ ارحاب نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھ کہا

ارحاب کون ہے ؟ حورین کی آواز پر باہر موجود شہرام سوچوں میں پڑا تھا

شہرام ہے !! شہرام پر نظر جمائے ارہاب نے سنجیدگی سے بتایا جب کے اس کی بات پر حورین جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی !! وہ تیزی سے دروازے کی جانب ائی دوپٹہ وہ لے چکی تھی!!

ا۔آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ حورین نے اُسے دیکھ کہا

حرین تم میرا چھوڑو مجھے یہ بتاؤ کے ادا سائی ی۔۔۔شہرام پوری بات بولتا جب حورین بولی جب کے ارحاب دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اُسے دیکھ رہا تھا

شوہر ہیں میرے تو یہی ہوں گے نا؟ حورین نے اُسے دیکھ کہا ساتھ وہ یہ دعا کر رہی تھی کہ شہرام کچھ بھی الٹا سیدھا ارحاب کے سامنے نہ بولے ارہاب ویسے ہی اس سے بہت دور تھا ورنہ مزید دور ہو جانا تھا!!

ک۔کیا شوہر ؟شہرام کو لگا اس نے کچھ غلط سنا ہے اُس کے چہرے کی رنگت زرد ہوئی تھی ارحاب جو بغور اُسے دیکھ رہا تھا اُس کے چہرے کی رنگت اڑتی دیکھ ارحاب نے حرین کو دیکھا تھا جس کے چہرے کی خود ہوائیاں اڑی ہوئی تھی!!

تمہیں اتنی حیرانی کیوں ہو رہی ہے شہرام ؟ ارحاب واپس اُس کی جانب متوجہ ہوا تھا

جب کے شہرام بس سٹل حورین کو دیکھ رہا تھا

کیونکہ ہ۔۔۔ابھی شہرام بات مکمل کرتا جب حرین نے بات کاٹی وہ نہیں چاہتی تھی کہ شہرام کچھ بھی ارحاب کے سامنے بولے اور ان کے رشتے میں مزید دوریاں پیدا ہو!!

اپ اتنی رات میں یہاں کیا کر رہے ہیں؟حورین نے بات کاٹتے کہا

میں تمہیں دیکھنے ایا تھا !! شہرام نے جواباً کہا جبکہ اس کی رنگت اب تک زرد تھی اسے یقین نہیں ا رہا تھا اپنے کانوں پر

کیوں دیکھنے ائے تھے اپ مجھے؟پلیز جائے یہاں سے ! حورین نے کہتے اپنے کمرے کا دروازہ بند کرنا چاہا جب شہرام نے ہاتھ رکھ کر دروازہ کھولا

حرین میری بات سنو تم مذاق کر رہی ہو نا؟ ادا سائی تمہارے شوہر کیسے ہو سکتے ہیں؟ شہرام اُسے دیکھ تڑپ کر بولا یہ بات ہی اس کی روح کو زخمی کر گئی تھی!!

اس میں مذاق والی کون سی بات ہے شہرام؟ اب کی بار ارحاب نے کہا تھا

ا۔ارحاب آپ چھوڑیں نا آپ سوجائے !! حورین اُسے دیکھ بولی

جائے آپ ہم صبح بات کریں گے!! حورین نے پھر دروازہ بند کرنا چاہا

لیکن حورین تُم ایسا کیسے کر سکتی ہو تم !! وہ بات مکمل نہیں کر پایا تھا کیونکہ حرین نے دروازہ بند کر دیا تھا سد شکر تھا اس حویلی کے تمام کمرے وائس پروف تھے

اس کی بات تو سن لو! حرین کو عجیب سا برتاؤ کرتے دیکھ ارحاب اُسے دیکھ بولا

ن۔نہیں صبح کر لوں گی میں بعد ابھی ہم سو جاتے ہیں مجھے نیند ائی ہے!! حورین فورا کہتی بیڈ کی جانی پڑی تھی ارحاب نے ایک نظر بند دروازے کو دیکھا اور دوسری نظر حورین کو جس کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھی!!

اُس پر نظریں جمائے ارحاب بیڈ کی جانب ایا تھا جہاں حورین لیٹ کر ارحاب کی جانب اپنے پشت کیے انکھیں موند چکی تھی اس کی پریشانی پر پسینے کی ننی بوندے نمودار تھی حالانکہ سردیاں تھیں!! گھبراہٹ سے اس کی سانسیں گہری ہو رہی تھی جن کی اواز اس معنی خیز خاموشی میں گونج رہی تھی جس سے ارحاب اُس کی سانسیں گہری ہوئے محسوس کرپارہا تھا!!

ارحاب بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاے اُسے دیکھ رہا تھا دماغ میں شہرام کی باتیں اور اُس کے تاثرات آرہے تھے وہ اتنا حیران کیوں ہو رہا تھا؟ خیر ارہاب خاموشی سے سوچو کو جھٹکتا سونے کے لیے لیٹ چکا تھا!!

حورین نے سوکھا سانس لیا تھا کیونکہ ارحاب نے اس سے کوئی سوال نہیں پوچھا تھا ارحاب واقعی بہترین شوہر تھا حورین سمجھ رہی تھی وہ اس سے سوال جواب کرے گا اگر ارحاب کی جگہ کوئی اور شوہر ہوتا تو یقینا کرتا بھی!! لیکن وہ ارحاب شاہ تھا اس نے کوئی سوال جواب نہیں کیا تھا !!

ایک نئ خوبصورت صبح کا اغاز ہوا!! زریام کے حسین چہرے پر سورج کی کرنیں پڑی تھی جب ظاہر ہے ہم کیا کھلی اس نے انکھیں کھولتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا تھا وہ اب تک ٹیرس پر موجود تھا جس سے سردیوں کی وہ معمولی سی دھوپ اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی وہ رات بھر اسی سردی میں بیٹھا تھا اور غضب یہ تھا اسے زدا سی سردی نہیں لگی تھی یہ دن اس کے لیے کافی مشکل تھا کیونکہ اج ایزل کا نکاح تھا!!

زریام نے کھڑے ہوتے اِدھر ادھر دیکھا پھر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا!!

اپنا موبائل سامنے ٹیبل سے اٹھاتے وہ کھڑا ہوا زریام جانتا تھا اس وقت حویلی میں سب سو رہے ہوں گے اس لیے وہ اپنے کمرے میں جانے کا ارادہ رکھتا تھا

زریام ٹریس سے نیچے اترتا اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا ذہن میں ایک بار سہی لیکن کائزل کا خیال ضرور ایا تھا!!

وہ دھیرے سے اپنے کمرے کا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا کمرے کی ساری لائٹ ان تھی نظر جیسے ہی صوفے پر گئی اسے کائزل نظر ائی جو اب تک اسی طرح موجود تھی سر صوفے پر گرا تھا اور وہ گہری نیند میں سو رہی تھی زریام نے گہرا سانس بھر کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اسے رات میں اکر کائزل کو بتا دینا چاہیئے تھا !! وہ اس کے انتظار میں ایسے ہی سو گئی

!! زریام خاموشی سے باتھ میں بند ہوا وہ شاور لینا چاہتا تھا اس کے بعد ہی وہ تھوڑا ریلیکس ہو سکتا تھا وہ شاور کھول۔کر اُس کے نیچے کھڑا ہوچکا تھا سوچوں کا مرکز اج کا یہ تکلیف دہ دن تھا جب ایزل شاہ نے کسی اور کا ہو جانا تھا

بہت مشکل ہوتا ہے اپنی محبت کو کسی اور کے ساتھ سوچنا بھی!!

اف خدایا مجھ پر رحم کر وہ کسی اور کی ہونے جا رہی ہے وہ مجھ سے محبت نہیں کرتی اس نے پچھلے ایک سال سے میرے لیے کچھ محسوس نہیں کیا اس نے میری محبت کو بری طرح رد کر دیا کیونکہ وہ عرش سے محبت کرتی ہے پھر بھی میرا دل بار بار اس کی جانب کیوں متوجہ ہو رہا ہے؟ زریام آنکھیں سختی سے میچے سوچ رہا تھا

ایزل شاہ تم نے مجھے کمزور کر دیا ہے!! وہ زریام شاہ جو کبھی کمزور نہیں پڑ سکتا تھا وہ اٹھ کھد میں کمزوری محسوس کر رہا ہے تم نے اپنی بے وفائی سے میرا دل زخمی کیا ہے جس پر مرہم رکھنا میرے بس کی بات نہیں ہے ایک تو دل بھی ایسا ہے کہ تم سے دوری اور نفرت نہیں کر پاتا میں تم سے کبھی نفرت نہیں کر سکوں گا لیکن تم نے جو میرے ساتھ کیا میں اس کے لیے تمہیں کبھی معاف بھی نہیں کر سکوں گا!!

تمہارا ہونے والا شوہر صرف اج اس لیے زندہ ہے کیونکہ تم اس سے محبت کرتی ہو اگر تم اس سے محبت نہ کرتی تو اس نے مجھ پر گولی چلائی ہے وہ زندہ نہ ہوتا میں تمہیں ہر حال میں خوش دیکھنا چاہتا ہوں اور یہی وجہ ہے جو میں نے اب تک کچھ نہیں کیا اگر تمہاری

خوشی عرش کے ساتھ ہے تو وہی سہی لیکن پھر بھی میرا دل اتنا درد کیوں کر رہا ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے تم اس شادی سے خوش نہیں ہو لیکن دوسری طرف تمہارے الفاظ بتاتے ہیں کہ تم اس شادی سے بہت خوش ہو جس طرح تم نے اس کے لیے میری محبت ٹھکرائی اس بات کا ثبوت ہے کہ تم دل و جان سے صرف عرش سے محبت کرتی ہو میرے لیے کبھی تم نے کچھ محسوس ہی نہیں کیا اور یہی بات مجھے ہر پل درد دیتی ہے میں اس درد سے چھٹکارا پانا چاہتا ہوں لیکن نہیں ملتا چھٹکارا!!

اگر کوئی مجبوری ہوتی تو تم یقینا مجھے ایک بار بتاتی تم مجھے اچھے سے جانتی تھی کل کائنات کو میں ایسا کر دیتا کہ وہ ہم دونوں کو ملانے کے لیے جدوجہد میں لگ جاتی لیکن تُم نے صرف عرش سے محبت کی اس لیے تم نے صاف کہا کہ اس کے پیچھے تمہاری کوئی مجبوری نہیں تھی!! زریام اک ہاتھ دیوار پر جمائے اذیت سے سوچ رہا تھا اس کے دل کو اس ٹھنڈ سردی میں اس ٹھنڈے پانی سے بھی راحت نہیں مل رہی تھی وہ برف کی طرح ہوتے ٹھنڈے پانی کے نیچے کھڑا تھا لیکن اُسے زدا برابر فرق نہیں پڑا تھا اس کے جلتے دل کو راحت نہیں مل رہی تھی!!

اس دوران کائزل بھی اٹھ چکی تھی باتھ روم سے شاور کی اوازوں سے وہ سمجھ چکی تھی کہ زریام اندر ہے وہ زریام سے سخت ناراض تھی اس لیے وہ منہ پھلا کر دونوں ہاتھ سینے پر باندھے صوفے پر بیٹھے اس کا انتظار کر رہی تھی اس کے چہرے پر غصہ ناراضگی صاف ظاہر

تھے جو کہ یقینا برحق بھی تھے!! کائزل بہت معصوم اور خوبصورت تھی اس کے چہرے پر ناراضگی بھی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی!!

قریب پندرہ منٹ بعد ٹاول سے اپنے بال رگڑتا باہر ایا تھا!! اسے نہیں پتا تھا کہ کائزل اٹھ چکی ہے جو ہی نظر صوفے پر موجود کائزل پر اٹھی اس کے قدم رکے کائزل منہ پھلائے اُسے ہی گھور رہی تھی اسے اپنی جانب یوں گھورتا پاکر زریام نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبایا !!

اپ اٹھ گئی؟کافی دیر یوں ہی خاموشی رہی تھی جب زریام نے بات شروع کی!!

لیکن کائزل ہنوز منہ پھلائے اسے دیکھ رہی تھی اس نے زریام کی بات پر کوئی جواب نہیں دیا تھا!!

زریام نے گہرا سانس بھرا اور خود سامنے والے صوفے پر بیٹھا!!

ائی ایم سوری !! زریام نے دھیما سا کہا اس نے اپنی زندگی میں پہلی بار کسی سے سوری کہا تھا کائزل وہ پہلی لڑکی تھی جس نے زریام کا سوری سنا تھا وہ کسی سے سوری نہیں کرتا تھا!!

اور یہ بات کائزل جانتی تھی کائزل نے حیرت سے زریام کو دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا یہاں زریام کی غلطی تھی اس لیے اس نے سوری کہا تھا ورنہ وہ کبھی کچھ غلط کرتا ہی نہیں تھا اسے کایزل کو بتا دینا چاہیے تھا پھر وہ اس طرح رات بھر اس کا انتظار میں تو نہ رہتی!!

سوری ناٹ ایکسیپٹ!! اُس نے مزید منہ پھلایا تھا اُس کا غبارے کی طرح پھلتا چہرہ دیکھ زریام کے لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ بکھری تھی

پھر کیسے ایکسیپٹ ہو گا میرا سوری؟زریام نے اُسے دیکھ پوچھا جو لمحہ بہ لمحہ مزید منہ پھلائے جا رہی تھی

اور بھی بہت سارے طریقے ہیں آن سوری کہنے کے پہلے اپ مجھے یہ بتائیں کہ اپ کدھر تھے دیکھ رہے ہیں اپ میں اتنا ہیوی ڈریس میں پوری رات بیٹھی ہوں !! کائزل خفگی سے بولی وہ بے حد خفا لگ رہی تھی

مجھے بس کچھ ضروری کام تھا!! زریام اُس کا دل مزید نہیں دکھانا چاہتا تھا اس لیے اس نے یہی بولنا ٹھیک سمجھا کیونکہ ان سب میں کائزل کی کوئی غلطی نہیں تھی جو اس کو سزا دی جاتی!!

ٹھیک ہے لیکن میں ابھی اپ سے بہت زیادہ ناراض ہوں اپ مجھے بنانے کی ٹرائی کرتے رہیں اچھے اچھے طریقے سے جو طریقہ پسند ایا میں اپ کی سوری ایکسیپٹ کر لوں گی!! وہ خفگی سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی اور چینجنگ روم کی جانب بڑھی جب کے پیچھے زریام گہری سوچوں میں گم ہوا تھا کیونکہ اسے نہیں پتہ تھا کہ کیسے منانا ہے ایزل کبھی اس سے ناراض ہی نہیں ہوئی تھی کیونکہ زریام نے اسے ہمیشہ دل و جان سے چاہا تھا تو ناراضگی کی کوئی وجہ ہی نہیں بنتی تھی !!

ناراضگی ختم کرنے کے لیے اس کو کوئی ائیڈیا نہیں تھا اس لیے وہ گہری سوچوں میں گم ہو چکا تھا!

حورین پوری رات ٹھیک سے سو نہیں پائی تھی بار بار اس کے ذہن میں شہرام کی باتیں گونج رہی تھی ایک عجیب سا ڈر تھا جو پتہ نہیں کس بات کا لگ رہا تھا!!

ارحاب !! حورین نے اُسے پکارا جو شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بال درست کر رہا تھا اس کے پکارنے پر ارحاب نے خاموشی سے شیشے میں اسے دیکھا تھا!!

ہم لوگ کب تک جائیں گے؟ حورین اُسے دیکھ بولی

چلتے ہے !! ارحاب نے جواباً کہا پھر واپس شیشے کی جانب متوجہ ہوا جب حورین نے سر کو خم دیا

وہ بار بار ارحاب کو دیکھ رہی تھی شاید وہ کچھ کہنا چاہتی تھی

نیچے چلے ؟؟حرین نے اُسے دیکھ پوچھا جب ارحاب نے سر کو خم دیا!!

وہ دونوں نیچے جانے کیلئے دروازے تک پہنچے تھے!! دروازہ کھولتے سیڑیوں کی جانب جانے لگے جب مریم بھی اپنے کمرے سے نکلی!

پیچھے ہی اریان بھی ہاتھ میں گاڑی کی چابی اور موبائل تھا میں باہر ایا تھا!!

اور مریم ایک دوسرے کو دیکھ مسکرائی تھی ارہاب اور اریان ایک دوسرے کو دیکھ نظریں نظریں پھیر چکے تھے!!

گڈ مارننگ!! مریم نے مسکرا کر کہا

جب ارحاب محض مسکرایا تھا اور حورین نے اس کا جواب دیا تھا!!

کتنا اچھا ہو گیا نا ایک ساتھ کمرے سے ائے ہم لوگ!! اب ساتھ نیچے اتریں گے!! مریم خوشی سے مسکرا کر بولی جب حورین مسکرائی اب وہ لوگ سیڑھیوں کی جانب بڑھے تھے ارحاب اور اریان دونوں ہی موبائل کھول چکے تھے اریان کو تو کام تھا جس کی وجہ سے وہ جا رہا تھا!!

وہ لوگ ابھی اخری سیڑھی اترتے جب زریام جو لاؤنج میں ہی ارہا تھا اب رکا!!

لالا مجھے ٹپس چاہیئے !! وہ الجھ کر بولا وہ بہت گہری سوچوں میں لگ رہا تھا!! جب کے وہ چاروں رک چکے تھے

ہمم بول !! اریان نے فون بند کیا جبکہ وہ سب ہی اب زریام کی جانب متوجہ تھے!!

جب کوئی لڑکی ناراض ہو جائے تو اسے کیسے مناتے ہیں؟ زریام گہری سوچوں میں بولا جبکہ اس کی بات پر ان چاروں نے حیرت سے اسے دیکھا تھا

کون ناراض ہو گیا آپ سے ادا سائی؟ مریم نے اُسے دیکھ پوچھا

اوہ کائزل ؟؟ اگلے لمحے اسے سمجھ ایا تھا جب وہ مسکرا کر بولی زریام نے اسباب میں سر ہلایا تھا

لالا بتائیں نا کوئی ٹپس ارحاب تم بھی بتاؤ!! زریام ریلنگ پر ہاتھ رکھے ان دونوں کو دیکھ بولا

ہمیں کیسے پتہ ہو گا ؟ ارحاب نے اُسے دیکھ پوچھا

چلو جی دونوں شادی شدہ ہیں اپ تو پتہ ہی نہیں ہو گا؟ زریام حیرت سے بولا

شادی شدہ ہے تو ہمیں منانے کے طریقے اتے ہو گے ؟ آریان نے اُسے دیکھ کہا

اف کورس لالا کیا اپ کی بیویاں اپ سے کبھی ناراض نہیں ہوئی؟ زریام نے ایبرو اٹھائے پوچھا تھا

میں تو ناراض ہوتی ہوں تو بھی مجھے نہیں مناتے خود ہی میں تو من جاتی ہوں جب جب ناراض ہوئی ہوں مجال ہے جو انہوں نے منایا ہو نرمی سے بات تک نہیں کرتے الٹا غصہ

کرتے ہیں! مریم نے اگاہی دی جب کے آریان نے اُسے گھورا تھا اور باکی سب نے مسکراہٹ دبای تھی

بیٹا وہ غصہ نہیں کرتا اس کا منہ ہی ایسا ہے!! ارحاب نے جلا دینے والے انداز میں پتہ پھینکا جب کہ اریان جو مریم کو گھور رہا تھا اب ائیبرو اٹھائے اور ارحاب کو دیکھنے لگا

بہنوئی صاحب اکیلے میں مل مت جایئے گا مجھے اپ کبھی گارنٹی نہیں ہے کہ اپ کی ہڈی پسلیا صحیح سلامت رہیں گی کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ میری بہن اپ کی تیمارداری کرے ظاہر ہے ہڈیاں دوبارہ جڑنے میں وقت تو لگے گا!! اریان اسے دیکھ بولا

سالے صاحب اکیلے میں بہنوئیوں سے نہیں ملا جاتا اپ بھی نا کافی نوٹی باتیں کرتے ہو !! ارحاب نے اک سائڈ کی اسمائل پاس کرتے اریان کو اندر تک سلگیا تھا

اریان نے دانت پیسے تھے

اچھا بس اپ دونوں کا ہو گیا تو میری بات سن لیں مجھے کوئی ایک ٹپ دے دیں کہ ناراض کائزل کو کیسے منایا جائے؟زریام جو اپنے مسئلے میں الجھا ہوا تھا اُن لوگوں کو بحث کرتے دیکھ اس نے بات روکی

ادا سائیں میں اپ کو بتاتی ہوں اپ کائزل کو روس دے سکتے ہیں منانے کے لیے چاکلیٹ دے سکتے ہیں ٹیڈی بیئر دے سکتے ہیں گجرے دے سکتے ہیں گجرے لڑکیوں کو بہت پسند

ہوتے ہیں مجھے بھی بہت پسند ہے اپ گجرے دیں اُسے !مریم زریام کو دیکھ بہت سارے اپشن رکھنے لگی

بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے مریم اس کے علاوہ لالا اپ چاہیں تو ڈنر پر بھی لے کر جا سکتے ہیں کائزل کو شاپنگ بھی کروا سکتے ہیں لڑکیوں کو شاپنگ بہت پسند ہوتی ہے!! پرنس ٹریٹمنٹ بھی دے سکتے ہیں!! حورین نے بھی بہت سے آپریشن رکھے تھے

یہ ہوئی نا بات!! زریام نے اُن دونوں سے ہائے فائے لیا پھر اپنے کمرے کی اور بڑھا وہ بہت مصروف دکھائی دے رہا تھا!! وہ کافی دنوں بعد اس طرح ایکٹو بھی دکھائی دے رہا تھا ذریام کو اس طرح دیکھ اریان دل میں مسکرایا تھا زریام ہمیشہ ہی ایسا رہے سب نے دعا کی تھی!!

آجاؤ بچو نیچے !! امیرا بیگم کی اواز پر وہ سب سامنے کی جانب متوجہ ہوا پھر نیچے اترے اس دوران حزن بھی اپنے کمرے سے نکلتا تیزی سے سیڑھیاں اترتے نیچے ایا تھا کیونکہ وہ بھی ان چاروں کو دیکھ چکا تھا!!

گڈ مارننگ !! حزن نے اتے سب کو دیکھ کہا

گڈ مارننگ کیسا ہے؟ اریان نے اسے دیکھ کہا

پرفیکٹ!! حزن نے مسکرا کر کہا نظریں مریم پر تھی جو اریان کے برابر میں کھڑی حورین سے باتیں کر رہی تھی

لٹل گرل !! حزن نے اُسے پکارا جب مریم نے اسے دیکھا تھا ساتھ سب نے بھی اسے دیکھا تھا!!

گڈ مارننگ!! حزن اُسے دیکھ بولا جب مریم دھیما سا مسکرائی

گڈ مارننگ!! اُس نے جواب دیا تھا

ارے ہاں تجھے مبارکباد تو دینا میں بھول ہی گیا کیا ماشاءاللہ ماشاءاللہ کیا بزنس چل رہا ہے تیرا چھ مہینوں میں 90 پرسنٹ شیئر پورے پاکستان میں سب سے ٹاپ پر تیرا بزنس چل رہا ہے واہ بھائی مبارک ہو ٹی وی پر خوب نیوز چل رہی ہے!! حزن نے اریان کو دیکھ مسکرا کر کہا

اپ کہی جارہے ہیں ؟اریان کے ہاتھ میں چابی دیکھ مریم نے بے اختیار پوچھا

ہاں کام سے !! اریان نے جواباً کہا

ہمم!! مریم نے اسباب میں سر ہلایا حزن نا سمجھی سے یہ سب دیکھ رہا تھا!!

اریان بچے کب تک انا ہے آپ نے واپس ؟ وہ اب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے تھے جب اریان کو دیکھ امیرا بیگم مخاطب ہوئی

رات تک امی کوئی کام تھا آپ کو؟ اریان نے اُنہیں دیکھ پوچھا

نہیں بیٹا کوئی کام نہیں تھا!! انہوں نے مسکرا کر جواب دیا جب اریان نے سر کو خم دیا

مریم نے حیرت سے اریان کو دیکھا تھا اُسے اج تک نہیں پتا تھا کے آریان کرتا کیا ہے ایک بزنس مین اتنی سفاکی سے لوگوں کو کیسے مار سکتا ہے مریم یہی سوچ رہی تھی؟ جب مریم پہلی دفعہ شاہ ہویلی ائی تھی تو اریان اندر داخل سوٹ میں ہی ہوا تھا اس کا مطلب صاف تھا کہ وہ افس سے ارہا ہے لیکن مریم نے کبھی غور ہی نہیں کیا تھا!! ابھی کسی نے بھی ناشتہ شروع نہیں کیا تھا کیونکہ زریام اور کائزل کا انتظار ہو رہا تھا

اور تو اور لالا کو بارا مختلف کنٹریز سے ایسوسیٹس شیئرز کے اوپر بھی ائی ہے لیکن لالا نے سب ریجیکٹ کر دی؛! حورین خفگی سے بولی

لالا اپ نے کیوں کی ریجیکٹ وہ سب؟ حورین نے اریان کو دیکھ پوچھا

ضرورت نہیں تھی بس اس لیے بچے !! اریان نے اُسے دیکھ نرمی سے کہا

پچھلے کچھ دنوں سے مسئلوں کی وجہ سے اریان نہیں جا پا رہا تھا!! لیکن اب لگ رہا تھا کہ سارے مسئلے سلجھ چکے ہیں!!

ابھی مزید بات ہوتی کے زریام اور کائزل ٹیبل کی جانب ائے تھے!!

اسلام علیکم !! ان دونوں نے ایک ساتھ سلام کیا جس کا سب نے مشترکہ جواب دیا تھا!!

بیٹھو بچو! امیرہ بیگم مسکرا کر بولی جب وہ دونوں بیٹھے!! ناشتے کے وقت بھی سب کی باتیں جاری تھی

لالا میں نے سنا ہے سیکٹری کیلئے انٹرویوز کرنے ہیں آپ لوگوں نے !! زریام اریان کو دیکھ بولا

ہمم !! مجھے سیکٹری 100 پرسنٹ پرفیکٹ چاہیئے اب تک 356 لوگوں کے انٹرووز ہوچکے جس میں سے اک بھی 100 پرسنٹ پرفیکٹ نہیں!!

آریان نے کافی کا گھونٹ بھرتے کہا

کوئی بھی انسان 100 پرسنٹ پرفیکٹ نہیں ہوتا!! مریم نے جواباً کہا تھا

ہوتے ہیں!! 100 میں سے دو پرسنٹ لوگ 100 پرسنٹ پرفیکٹ ہوتے ہیں!!

اریان نے جواباً کہا

مریم تمہیں یہ سب نیا لگے گا لیکن لالا کو 100 پرسنٹ پرفیکٹ لوگ پسند ہیں !!حورین نے مسکرا کر آگاہ کیا

کوئی وجہ ؟ مریم نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

لالا کو ہر کام پرفیکٹ چاہیئے ہوتا ہے !! خاص کر ایک پرسنل سیکرٹری کا کیونکہ وہ ہر کام اونر کے بیہالف پر کر رہی ہوتی ہے تو اس میں کوئی غلطی کی گنجائش نہیں ہوتی سیکرٹری کے لیے بہت دیکھنا پڑتا ہے!! حورین نے اُسے دیکھ آگاہ کیا

ہمم!! مریم نے اسباب میں سر ہلایا تھا

اپ کا مینجر بہت اچھا ہیں لالا !!

اپ نہیں ہوتے تب بھی ہر چیز مینج کر لیتا ہے !! زریام نے اُسے دیکھ کہا

ہمم چھے سال 859 انٹرویوز کے بعد 100 پرسنٹ پرفیکٹ ملا تھا تبھی!!اریان نے مزید اک کافی کا گھونٹ بھرتے کہا

اریان انٹرویوز کے لیے تو بہت لوگ ا رہے ہوں گے نا؟ انزل نے اُسے دیکھ پوچھا

انزل مت پوچھو لائن لگی ہوتی ہے انٹرویوز کیلیئے ہر لڑکی کو لالا کا سیکرٹری بننا ہے !! جواب حورین نے ہنستے ہوئے دیا تھا

لڑکی ہوگی سیکرٹری؟ مریم نے حیرت سے پوچھا

ہمم سیکرٹری لڑکیاں ہوتی ہے زدا تر!! مینجر ہوتے ہیں لڑکے!! لالا کو نہیں پسند تھا کے کوئی لڑکی ان کی سیکٹری ہو لیکن بہت مین انٹرویوز ہوئے کوئی نجی اس جوب کیلئے پرفیکٹ نہیں !! حورین نے کندھے اچکا کر کہا

عین تمہیں کیسے پتہ یہ سب ؟ مریم نے بےاختیار پوچھا

مجھے سب پتہ ہوتا ہے اپنے بھائیوں کے ہر چیز کے بارے میں !! حورین مسکرا کر بولی جب اریان اور زریام بھی مسکرائے

دراصل اریان لالا کا بزنس امریکہ میں ہے الگ اف جگہ برانچز ہے جس کی سب سے بڑی برانچ پاکستان میں ہے اس لیے لالا کو دوسرے ملک جانا پڑتا رہتا ہے بزنس کے لیے!! جیسے کے زریام لالا کا الگ بزنس ہے اُن کا بزنس امریکہ کا نہیں پاکستان کا ہے اس لیے وہ پاکستان میں ٹاپ پر رہتا ہے!! لیکن زریام لالا کو 90 پرسنٹ پرفیکٹ لوگ بھی صحیح لگتے ہیں !! اسلئے اُن کا مینجر اور سیکرٹری لڑکا ہیں!! حورین مریم کو دیکھ بولی مریم کو کافی معلومات مل رہی تھی!!

ہمم مجھے بہت کچھ سیکھنے کو مل رہا ہے!! مریم مسکرائی تھی جب حورین بھی مسکرائی!!!

اب ماشاللہ سب شادی شدہ ہے بس انزل حزن اور شہرام بچا ہے !! امیرا بیگم مسکرا کر بولی

بڑی امی اہم کردار کو بھول رہی ہے اپ اریان؟ حزن نے اُنہیں دیکھ کہا

لیکن بیٹا اریان تو شادی شدہ ہے نا؟ امیرا بیگم نہ سمجھی سے اسے دیکھ بولی جب حزن نے الجھ کر اُنہیں دیکھا

کیا مطلب بڑی امی؟ حزن اُنہیں دیکھ بولا

مطلب یہ کہ بچے اپ کو بتایا تھا نا کہ ازبک کی جگہ ونی ہوئی تھی تو اریان سے ہی نکاح ہوا تھا !! امیرا بیگم نے اُسے دیکھ کہا

جی بڑی۔امی بتایا تھا لیکن مجھے لگا کہ ونی میں ائی لڑکی اب تک اپنے گھر واپس چلی گئی ہو گی مجھے نہیں لگتا کہ اریان کسی لڑکی کو اپنی زندگی میں برداشت بھی کر سکتا ہے جہاں تک میں اُسے جانتا ہوں!! حزن الجھ کر بولا اس کی انکھوں میں سوال ہی سوال تھے اریان نے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا تھا جو بری طرح الجھا ہوا تھا!!

جب کے حزن کی بات پر امیرا بیگم مسکرائی تھی!!

ادا سائی کر لیا برداشت لالا نے جب بیوی اچھی ہو تو اچھے اچھو کو برداشت کرنا پڑتا ہے!!

حورین نے مسکرا کر کہا

کیا مطلب وہ یہیں رہتی ہے کہاں ہے وہ میں اب تک نہیں ملا اُن سے !! یہ تو بہت اچھی بات ہے فائنلی اریان کی زندگی میں بھی کوئی لڑکیاں اہی گئی ورنہ مجھے تو لگ رہا تھا اس

نے ساری زندگی کسی کو اپنی زندگی میں انے نہیں دینا!! یہ تو کسی لڑکی کو بھاو بھی نہیں دیتا تھا!! حزن مسکرا کر بولا

جب کے سب حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے اور مریم کی آنکھیں حیرت سے باہر انے کو تھی وہ حزن سے کتنی بار تو مل چکی تھی اور وہ کہہ رہا تھا کہ وہ اسے ایک بار بھی نہیں ملی؟

اور تو اور اریان نے بتایا ہی نہیں مجھے اور نہ ملوایا اپنی بیوی سے بھائی اتنی جلدی اپنے بھائی جی دوست کو بھول گیا اتنی بڑی بڑی باتیں تو نہیں چھپاتا تُو مجھ سے ہاں!! حزن بولے جا رہا تھا اور سب اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے

کیا بولے جا رہا ہے تُو ؟ اریان نے اُسے دیکھ کہا

کیا مطلب کیا بولے جا رہا ہوں ایک تو تُو نے مجھے بتایا نہیں اور اوپر سے بول رہا ہے کہ کیا بولے جا رہا ہوں میں؟حزن سخت خفا نظر ا رہا تھا

بچے اپ ملے تو ہوئے ہو مریم سے بہت بار!! امیرا بیگم اُسے دیکھ نہ سمجھی سے بولیں حزن کی باتیں سب کے سر سے گزر رہی تھی!!

ہاں م۔۔۔۔

جبکہ حزن جو کچھ بولنے لگا تھا امیرا بیگم کی بات پر غور کرتے ہیں وہ جھٹکے سے رکا تھا اس نے ایک جھٹکے سے اوپر دیکھا!!

میں مریم سے ملا ہوا ہوں بڑی امی لیکن میں اریان کی بیوی کی بات کر رہا ہوں!! جو وہ سوچ رہا تھا اس کو بری طرح اپنے دماغ میں کچل کر اس نے مسکرانے کی کوشش کی

حزن تُو ہوش میں بھی ہے ؟ اریان نے سنجیدگی سے کہا

مجھے لگ رہا ہے اس کی نیند پوری نہیں ہوئی!! زریام اُسے دیکھ بولا

میری نیند پوری ہو چکی ہے اور بہت اچھے سے ہو چکی ہے!!! حزن خفگی سے بولا

اپ مجھ سے اتنی بار مل چکے ہیں اور اپ کہہ رہے ہیں کہ اپ مجھ سے ایک بھی بار نہیں ملے؟اب کی بار مریم بولی تھی وہ بھی نہایت حیرت سے

بے بی گرل میں اپ کی بات نہیں کر رہا!! حزن اُسے دیکھ نرمی سے بولا

لیکن اپ میرے بارے میں ہی بات کر رہے ہیں!! مریم اُسے دیکھ بولی

نہیں لٹل گرل میں !! ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتا جب اریان نے بات کاٹی

حزن اگر تُو مذاق کر رہا ہے تو بند کر دے!! اریان نے کرسی کی پشت ٹیک لگاتے ہوئے کہا کیونکہ یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ حزن کو پتہ ہی نہ ہو!

میں کیوں مذاکروں گا؟ حزن نے اُسے دیکھ کہا

بیٹا کیونکہ مریم اریان کی بیوی ہے اور اپ مریم سے بہت بار مل چکے ہو ابھی بھی اپ کے سامنے بیٹھی ہے پھر اپ کا یہ کہنا کہ اپ اب تک مریم سے نہیں ملے تو سب کو حیرت میں مبتلا کر رہا ہے اس لیے سب کے ایسے ریکشن ہیں!!امیرا بیگم نے اُسے دیکھ کہا باقی سب خاموشی سے حزن کو دیکھ رہے تھے

ک۔کیا ؟حزن کی اواز لڑکھڑائی تھی اسے اپنے کانوں پر بھروسہ نہ ایا یہ کیا سن رہا تھا وہ؟

حزن اس میں اتنی حیرانی والی کیا بات ہے؟ارحاب اسے دیکھ بولا

جبکہ وہ سُتل بیٹھا تھا!! اس نے نظریں اٹھا کر مریم کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی بلکہ سب ہی اسے دیکھ رہے تھے

مجھے لگ رہا ہے حزن مذاق کر رہا ہے اسے کیسے نہیں پتہ کہ مریم لالا کی بیوی ہے کب سے ایا ہے حزن یہاں وہ ہم سب سے بس مذاق کر رہا ہے !! سب ناشتہ کرلیں !! سب کے چہروں پر حیرت دیکھ زریام کی روبدار بھاری اواز گونجی کیونکہ کوئی بھی ناشتہ نہیں کر رہا تھا !

ہاں مجھے بھی یہی لگتا ہے !! سب واپس ناشتے کی جانب جا ہو چکے تھے جبکہ حزن ہونگ بنا مریم کو دیکھ رہا تھا جو اب ناشتہ کر رہی تھی اس کے دماغ میں وہ سب چلنے لگا جب اریان نے مریم کا ہاتھ پکڑا تھا اور ابھی کچھ دیر پہلے مریم نے اریان کے جانے کا پوچھا تھا پھر مہم کا اوپر والے پورشن میں ہونا بہت ساری باتیں اس کے دماغ میں چل رہی تھی اس کے

دھڑکن بالکل دھیمی ہو گئی تھی اسے لگ رہا تھا وہ کسی بھی وقت بند ہو جائیں گے پہلی نظر کا پیار واقعی بہت تکلیف دہ ہوتا ہے اور وہ تو پہلی نظر میں مقابل پر دل ہار چکا تھا!!

اچانک ہی کھاتے کھاتے مریم کو بری طرح پھندا لگا تھا!! اُسے بری طرح کھانسی اٹھی تھی برابر میں بیٹھے اریان کے ساتھ سب نے اُسے دیکھا تھا!!

وہ بری طرح کھانس رہی تھی حزن اسے ہی دیکھ رہا تھا اریان نے پانی کا گلاس اُس کے لبوں کے قریب کیا ساتھ اُس کی پشت دھیمے سے سہلانا شروع کی!!

ارام سے !! اریان نے اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھ اُس کا چہرہ اٹھایا سب پریشانی سے مریم کو دیکھ رہے تھے جبکہ حزن کا دل بیٹھا جا رہا تھا کیونکہ اریان کا ایک ہاتھ سے مریم کا چہرہ تھامے ہوئے تھا اور دوسرا ہاتھ اس کی پشت سہلا رہا تھا!!

مریم بچے !! ارحاب نے پکارا تھا

ل۔لالا میں ٹھک ہوں!! مریم کا چہرہ کھانسنے کی وجہ سے سرخ ہو چکا تھا!!

اور پینا ہے پانی؟ اریان نے اُسے دیکھ نرمی سے پوچھا ہاتھ اب تک اُس کے گال پر تھا!! مریم کی انکھیں کھانسنے کی وجہ سے نم ہو چکی تھی مریم نے اپنی بھرائی آنکھیں اٹھا کر سامنے اریان کے خوبرو چہرے کو دیکھا جس کے چہرے پر پریشانی تھی مریم کا دل زوروں سے دھڑکا تھا کیونکہ اس کے چہرے پر مریم کے لیے پریشانی تھی اچانک ہی مریم کے دل

میں ایک الگ احساس ہوا تھا وہ بنا پلک جھپکائے بس اریان کو دیکھ رہی تھی اس نے اج سے پہلے اپنے لیے فکر مند ہوتے مقابل کبھی نہیں دیکھا تھا!! جب کے آریان کو مریم کا اتنا خیال رکھتا دیکھ ارحاب چہرہ جھکائے دھیما سا مسکرایا تھا جو وہ اپنے سامنے دیکھ رہا تھا وہ اسے تسلی دلانے کے لیے کافی تھا!!!

جہاں اریان کو پہلی بار کسی لڑکی کی اتنی پرواہ کرتے دیکھ سب کے لب مسکرائے تھے وہی انزل کا دل بری طرح جل رہا تھا!! اور حزن کے دل کا حال کوئی سنتا تو رو پڑتا اس کے ہاتھوں کی گرفت دھیمی پڑ رہی تھی اسے اپنے ہاتھ پاؤں بے جان ہوتے محسوس ہو رہے تھے اس کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھی وہ بنا پلک جھپکائے یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا اسے لگ رہا تھا اس کا دل کوئی بے دردی سے اپنی مٹھیوں میں جکڑ رہا ہے !!

اُف خدایا یہ یک طرفہ پیار اس دنیا میں 70 پرسنٹ لوگ ایسے ہیں جو صرف یکطرفہ محبت کرتے ہیں صرف 30 پرسنٹ لوگوں کو اپنا پیار ملتا ہے جن کے ساتھ قسمت ہوتی ہے!! جن کا ساتھ خدا نے لکھا ہوتا ہے!! باقی سب اپنی محبت کو ختم ہوتا دیکھتے خاموشی اختیار کر لیتے ہیں!! اپنی محبت کو کسی اور کا ہوتا دیکھتے ہیں!!! یہ زندگی بھی نہ بڑی ظالم ہے پیار کرنے والوں کو کہیں کا نہیں چھوڑتی!! حالانکہ اریان مریم سے محبت نہیں کرتا تھا تو قسمت نے مریم کو اس کی زندگی میں کیوں لکھا تھا؟ جو اسے دل و جان سے محبت کرتا تھا زندگی نے

مریم کو اس کے حصے میں کیوں نہیں لکھا تھا؟ یہ زندگی اور اس کے عجیب کھیل محبت کرنے والے کو کہیں کا نہیں چھوڑتے!!

مزید کچھ وقت گزرا تھا مریم نارمل ہو چکی تھی اب اس سے کھانا نہیں کھایا جا رہا تھا نظر بار بار اریان پر جا رہی تھی جو زریام سے کچھ بات کر رہا تھا حزن سے جب یہاں بیٹھنا محال ہوا تو وہ کھڑا ہوتا تیزی سے اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا وہ یہاں مزید ایک لمحے نہیں بیٹھ سکتا تھا اگر بیٹھتا تو یقینا اپنا ضبط کھو دیتا!!

اریان کھڑا ہوا تھا !! اللہ حافظ کرتے وہ پارچ کی جانب بڑھا تھا!!

مریم جاؤ بچے اریان کے ساتھ گیٹ تک چھوڑ کے واپس ا جانا!! امیرا بیگم اسے دیکھ بولی جب مریم فورا اسباب میں سر ہلا کر کھڑی ہوئی

کیا ضرورت ہے جانے کی؟ انزل نے بیچ میں کہا تھا جب مریم رکی

کیا مطلب انزل؟ امیرا بیگم نے اُسے دیکھ سوالیہ نظروں سے کہا تھا جبکہ مریم بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی

مطلب ممانی جان یہ کوئی پہلی بار تو نہیں ہے جب اریان جا رہے ہیں۔!!وہ ہمیشہ جاتے ہیں! تو اج اپ اسے کیوں بھیج رہی ہیں میرا مطلب وہ ناشتہ کر رہی ہے اسے ناشتہ کرنے دیں میں چلی جاتی ہوں!! انزل انہیں دیکھ بولی

میں نے ناشتا کرلیا ہے اپی آپ میرے لیے پریشان مت ہو!! مریم اُس کے ارادوں سے تھوڑی تھوڑی واقف تھی اسلئے کہتی

اریان کے پیچھے بڑھی!!

اپنے پیچھے قدموں کے اہٹ محسوس کرتے اریان نے پیچھے دیکھا جہاں مریم اُسے ہی دیکھ رہی تھی!!

ہمم؟ اریان نے اُسے دیکھ سوالیہ نظروں سے محض اتنا کہا

ک۔کچھ نہیں پھپھو جان کہہ رہی تھی کہ اپ کو دروازے تک چھوڑنا ہے!! مریم نے اریان کو دیکھ کہا

اس کی کوئی خاص وجہ؟ اریان نے اُسے دیکھ کہا

یہ تو پھپو جان جانتی ہیں شاید انہیں لگاتا ہو گا کہ اپ اکیلے نہیں جا سکتے خطرہ ہو گا یہاں اسلئے انہوں نے مجھے اپ کی سیفٹی کے لیے بھیجا ہے تاکہ میں اپ کو دروازے تک سی اف کر دوں!! مریم نے آگاہ کیا جبکہ اس کی بات پر بے اختیار اریان کی ہنسی چھوٹی تھی اور مریم نے یہ حسین منظر بے اختیار اپنے دل میں اتارا تھا وہ ہنستے ہوئے بے ہد خوبصورت لگ رہا تھا!

تم میری سیفٹی کرو گی؟ اریان ہنستے ہوئے بولا

ہاں جی!! مریم نے زوروں سے اسباب میں سر ہلایا تھا نظر اریان پر مرکوز تھی!!

تم نے اپنی جان دیکھی ہے؟ اریان نے اسے دیکھ سوالیہ نظروں سے پوچھا

ہاں دیکھی ہے !! مریم نے جواباً کہا

چھوٹی سی ہو تم!! تمہیں سیفٹی کی ضرورت ہے ورنہ ہوا کا جھونکا ائے گا اور تمہیں ہوا کے ساتھ اڑا کر لے جائے گا پھ گوڈ!! اریان نے ہنستے ہوئے کہا وہ پہلی بار مریم کی کسی بات پر اس طرح ہنس رہا تھا وہ اس کی بات پر ہنسا اور پھر ہنستا ہی چلا گیا!!

ایسا بھی نہیں ہے!! مریم نے منہ بنایا

ایسا ہی ہے چھوٹا پانڈا!! اریان نے اپنی ہنسی روکتے کہا جب کے چھوٹا پانڈا لفظ اریان کے منہ سے خود کے لیے سنتے ہیں مریم کو پتہ نہیں کیوں لیکن بہت اچھا لگا تھا حالانکہ حزن بھی اسے بے بی گرل لٹل گرل بلاتا تھا لیکن یہ احساس اسے کبھی نہیں ہوا تھا جو اج ہو رہا تھا!!

بائی دا وے بیک ٹو ٹاپک کوئی ضرورت نہیں ہے اس طرح کرنے کی تم جا کے ناشتہ کر لو اور مجھے سیفٹی کی بھی نہیں ضرورت اگر کبھی پڑے گی تو میں تمہیں بلا لوں گا!! ٹھک ہے ؟ اریان اُسے دیکھ بولا چہرے پر دوبارہ ہنسی انے کی امد تھی

جبکہ اب کی بار اریان کی بات پر مریم کی ہنسی چھٹی تھی

ہاں ٹھیک ہے آپ مجھے اپنے ذہن میں یاد کر لینا اور میں اپ کے سامنے اجاؤں گی اپ کی حفاظت کے لیے!! مریم ہنستی ہوئی بولی

دیکھ لو؟ اریان میں ایبرو اٹھائے کہا

دیکھ تو رہی ہوں!! مریم اُسے دیکھ بوجھل لہجے میں بولی

مجھے نہیں اپنی بات کو دیکھ لو!! اریان نے اُسے دیکھ کہا جب مریم جھٹ سے سیدھی ہوئی

م۔میں میں اپنی بات کو ہی دیکھ رہی ہوں میرے اندر پاور ہے اپ کو پتہ نہیں ہے کہ میرے اندر کون کون سی پاور ہے اپ ذہن میں مجھے یاد کریں گے نا تو میں اپ کے سامنے ا جاؤں گی ٹھیک ہے اب اپ جائیں!! مریم اِدھر اِدھر دیکھتی بولی اسے پتہ ہی نہیں تھا کہ وہ بےاختیاری میں کیا کرتی چلی جا رہی تھی؟

اریان آخری نظر اسے دیکھتا جانے کے لیے مڑا جب انزل کی اواز پر اس کے قدم رک گیا

اریان !! اُس کی پکار پر اُن دونوں میں پیچھے دیکھا

اریان مجھے کسی کام سے کچھ باکس لینے جانا تھا تو اپ مجھے لے جائیں گے؟ انزل اریان کو دیکھ بولی

انزل مجھے تو بہت دیر ہو رہی ہے میں کام سے جا رہا ہوں تم اک کام کرو ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ یا حزن کے ساتھ چلی جاؤ میں بول دوں گا اسے!!اریان اُسے دیکھ بولا

مریم اگر تمہارا کام ختم ہو گیا ہے تو تم جا سکتی ہو کوئی مسئلہ نہیں!! اُسے وہیں کھڑا دیکھ انزل اریان کے سامنے بمشکل مسکرانے کی کوشش کرتی بولی

نہیں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے یہاں پر کھڑے ہونے کا!! مریم نے بھی زبردستی مسکرانے کی کوشش کی تھی ورنہ انزل کو دیکھ مسکرانے کا دل نہیں کر رہا تھا وہ دیکھ سکتی تھی اس کی عجیب نظر آریان پر اتنی تو مریم بھی سمجھ رکھتی تھی!!

انزل نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھی!!

دراصل اریان میں نے یونیورسٹی میں بک فارم پر اپ کا کارڈ ڈال دیا تھا تو اپ چلیں گے تب ہی اندر جانے کی اجازت مل سکتی ہے!! انزل اریان کو دیکھ بولی

میرا ڈالا تھا لیکن کیوں ؟ یقیناً یہ حیرت کی بات تھی

وہ اور کسی کا یاد نہیں تھا لالا کا دال نہیں سکتی تھی وہ کہاں چلتے میرے ساتھ بس اس لیے اپ کا ڈال دیا!! انزل اُسے دیکھ بولی

میرا کارڈ زریام اور حرین کے پاس بھی ہے تم زریام سے لے لینا تو پھر کسی کے ساتھ چلی جانا مجھے دیر ہو رہی ہے!! اریان گھڑی میں وقت دیکھتا بولا جب انزل نے ناچاہتے ہوئے بھی اسباب میں سر ہلایا اس کی ہر بازی ناکام ہو رہی تھی

اریان اب باہر نکلتا چلا گیا !!

اپ کو ان کا کارڈ نمبر کیسے یاد تھا ؟ مریم نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

جو لوگ ہماری قسمت میں اہمیت رکھتے ہیں ان کی ہر چیز ہمیں پتہ ہوتی ہے اب زیادہ اپنا دماغ مت لڑاؤ اور جاؤ یہاں سے !! وہ نفرت سے کہتی اپنے کمرے کی اور بڑھی تھی

واہ ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری!مریم منہ بنا کر کہتی اب اندر کی جانب بڑھی تھی!!

آریان انکھوں پہ چشمہ لگاے گاڑی میں بیٹھا تھا جب اس کی گاڑی اپنی منزل کو روانہ ہوئی!!

تھوڑا سا ہی راستہ طے ہوا تھا جب اگے ٹریفک جام کی وجہ سے اریان کی گاڑی رکی!! جب اریان کی گاڑی کا شیشہ کسی نے بجایا تھا!! اریان نے گاڑی کا شیشہ نیچے گیا جب ایک لڑکا جو قریب بارا سال کا تھا ہاتھوں میں بہت سے گجرے تھامے کھڑا اسے دکھائی!!

السلام علیکم!! اُس نے سلام کیا

وعلیکم السلام!! اریان نے آنکھوں سے چشمہ ہٹایا تھا

صاحب گجرے لے لیں !! بہت اچھے ہیں بالکل تازے اپ کی بیگم کو بہت پسند ائیں گے خوش ہو جائیں گی وہ!! بچے نے اریان کو دیکھ کہا

تمہیں کیسے پتہ کہ میری بیگم بھی ہے؟اریان نے اُسے دیکھ نرمی سے پوچھا

شکل دیکھ کے ہی پتہ چل جاتا ہے ہمیں صاحب بہت سالوں سے کام کر رہے ہیں جب بہت چھوٹے تھے تب سے!! وہ مسکرا کر بولا

اب بھی تم بہت چھوٹے ہو بیٹا!! اریان نے ہو دیکھ کہا

حالاتوں میں بڑا بنا دیا ہے اب چھوٹے کہا رہے !! وہ افسردہ سا بولا

ایسے نہیں کہتے اتنی چھوٹی سی عمر میں ایسی بات ہے تو بالکل نہیں کرتے!! دکھاؤ گجرے!! اریان نے اُسے دیکھ کہا پڑے گجرے دکھانے کا کہا بچے نے خوشی سے اسے گجرے دکھائے تھے اریان یہ پہلی بار لینے والا تھا ورنہ جب بھی کبھی ٹریفک میں گجرے والے ا جاتے تھے اریان سنجیدگی سے فورا منع کر دیتا تھا لیکن اج کچھ بات الگ تھی!!

او خدایا اتنا چینج وہ بھی سڑو شاہ میں مجھے یقین نہیں ارہا اُنہوں نے مجھ سے بات کی ہے مطلب اس طرح مائی گاڈ؟ مریم اپنے کمرے میں داخل ہوتی حیرت سے چور بولی اسے نہایت حیرت ہو رہی تھی کیونکہ اج سے پہلے اریان نے اسے اس طرح بات نہیں کی تھی

نہ وہ اس کے بات پر اس طرح ہنستا تھا اسے بہت اچھا لگ رہا تھا یہ سب اس لیے وہ خود کو شیشے دیکھ رہی تھی!!

ہائے پتہ نہیں کیوں لیکن اتنا اچھا لگ رہا ہے!! حالانکہ میں ان سے پیار نہیں کرتی پھر بھی!! وہ پریشان ہو رہے تھے میرے لیے او !! وہ اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا گئی تھی

پھر وہ میری بات پر ہنسے وہ پہلی بار ایسے ہنس رہے تھے ورنہ ان کا اور ہنسنے کا دور دور تک کوئی تعلق نہیں!!

اور پھر چھوٹا پانڈا بھی تو کہا تھا مجھے اے ہائے!! مریم اپنا دوپٹہ ہاتھوں میں گھماتی شرماتی ہوئی بول رہی تھی!!

ابھی مریم شرما کر سوچ رہی تھی جب اس کے ذہن میں اریان کی شرط ائی جب فوراً اس کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹی!!

او گاڈ شیٹ میں کیسے بھول گئی وہ مجھے خود سے محبت کروانے کی کوشش کر رہے ہیں اور میں سمجھ رہی تھی کہ وہ میرے ساتھ !! اُف یا خدایا مریم مان لے تُو بے وقوف ہے اور ہمیشہ رہے گی!! مطلب اچانک اتنا بتدلاؤ ان میں تُو نے محسوس کیا اور تُو سمجھ بھی نہیں پائی اس کے پیچھے کی وجہ !!

مریم کا دل کیا وہ اپنا سر دیوار میں مار لے!!

یا اللہ مجھے تھوڑی سی عقل دے دے یا پھر ان میں تھوڑی سی عقل کم کر دے اوریسے تو وہ اپنی شرط جیت جائیں گے اتنا عجیب سا احساس ہوا تھا مجھے اتنا اچھا لگ رہا تھا انہوں نے مجھ سے ایسے بات کی تھی لیکن وہ تو مجھ سے محبت ہی نہیں کرتے نا کبھی کریں گے ان کے پتھر دل کو کسی سے کیسے محبت ہو سکتی ہے؟مریم اوپر دیکھتے ہیں اللہ تعالی سے مخاطب تھی!!

ابھی بتاؤں گی میں انہیں کہ میں ان کی چال میں نہیں پھنسی!! مجھے محبت کروا کر ساری زندگی اپنے ساتھ قید کر کے رکھنا چاہتے ہیں ایسا ہونے نہیں دوں گی میں اپنے لالہ کے پاس چلی جاؤں گی واپس!! مریم غصے سے سوچتی پیر پٹھک کر اپنے کمرے سے نکلتی چلی گئی!!

ایزل پوری طرح تیار ہوئی شیشے کے سامنے کھڑی تھی اس کے چہرے پر کوئی مسکراہٹ نہیں تھی اس کا چہرہ عجیب سا مرجھایا ہوا تھا!!

جب اریبہ بیگم اس کے کمرے میں داخل ہوئی جب وہ داخل ہوئے تو ایزل شیشے کے سامنے کھڑے ہی خود کو دیکھ رہی تھی!!

ا۔امی امی مجھے یہ نکاح نہیں کرنا پلیز!! ایزل فوراً اریبہ بیگم کے پاس ائی تھی!!

کیا بول رہی ہو تمہیں پتہ بھی ہے؟ پہلے ہی تم ہماری ناک کٹوا چکی ہو تمہارے بابا سائیں نے سن لیا تو تمہیں زندہ دفن کر دیں گے پہلے ہی جو تم نے کارنامہ انجام دیا ہے وہ کون سا

ہمیں فخر سے اونچا کر رہا ہے وہ تو شکر ہے اس دن تم جب نیچے اُس لڑکے سے مل کر ارہی تھی تو تمہارے بابا سائی نے تمہیں دیکھ لیا تھا ورنہ تو پتہ نہیں تم نے اور کیا گل کھلانے تھے عرش بہت اچھا لڑکا ہے اس کے ساتھ شادی کرو اور خوش رہو اس سے زیادہ ہم تمہارا بوجھ نہیں اٹھا سکتے اتنی محنت سے تمہیں پالا اور تم نے جوانی میں اکر یہ قدم اٹھایا حالانکہ تم جانتی تھی کہ یہ گاؤں ہے ادھر یہ چیزیں کتنی زیادہ معیوب سمجھی جاتی ہیں عزت دار گھرانہ ہے ہمارا کیا عزت رہ جائے گی اگر خاندان میں یہ بات پھیل گئی تو ضوریز شاہ کی بیٹی نکاح سے پہلے کسی لڑکے کے ساتھ چکر چلا رہی تھی شرم اتی ہے مجھے اپنی تربیت پر!! وہ تو شکر ہے عرش کا جو تم سے شادی کر رہا ہے حالانکہ اسے یہ بات پتہ ہے کہ تم!! اریبہ بیگم اُسے دیکھ کہتی کہتی رکیں جب کہ ایزل انکھوں میں موٹے موٹے انسو بہرے انہیں دیکھ رہی تھی عریبہ بیگم یا عرش کے علاوہ کسی کو نہیں پتہ تھا کہ وہ لڑکا زریام ہے!!

(کچھ دن پہلے)

ایزل اُس دِن زریام سے مل کر خوشی خوشی اوپر ارہی تھی اسے خوشی تھی کہ اس کا نکاح زریام سے ہو جائے گا!! بیسمنٹ میں پہلے ہی کوئی نہیں اتا جاتا تھا ایزل مسکراتی ہوئی بیسمنٹ سے نکل رہی تھی جب ضوریز شاہ جو کسی کام سے بیس منٹ میں ائے تھے اسے نکلتا دیکھ چکے تھے!!

ایزل!! اُن کی روبدار اواز گونجی تھی!! ایزل جو مسکرا کر نیچے دیکھتے اگے ارہی تھی!! اس نے جھٹکے سے اوپر دیکھا تھا!! سامنے ضوریز شاہ کو دیکھ مانو اُس کی سانس رک گئی تھی!!

ب۔بابا سائی!! ایزل کی اواز کڑائی تھی جب سکندر شاہ تیزی سے اگے بڑھے انہوں نے بیسمنٹ کے دروازے سے جھانکا تھا کیونکہ باہر سے گاڑی کی اواز ارہی تھی!! اس دوران زریام کی گھڑی سٹارٹ ہو چکی تھی اور وہ اگے بڑھ چکا تھا یہ بات صاف ظاہر تھی کہ وہ گاڑی بیسمنٹ سے گئی ہے کیونکہ اس کے علاوہ اگے اور کوئی بھی حویلی نہیں تھی!!

ضوریز شاہ کی آنکھوں میں خون اترا تھا انہوں نے ایزل کو دیکھا جو کپکپا رہی تھی!!

کون تھا وہ ؟ ضوریز شاہ کی دھاڑ پی اریبہ بیگم جو انہوں ہی دیکھنے ارہی تھی اب تیزی سے اُس جانب ائی تھی !!

ب۔بابا !ایزل کا وجود خوف سے کانپ رہا تھا جبکہ انکھوں سے انسو پانی کی طرح بہہ رہے تھے!!

میں نے پوچھا کون تھا وہ؟ زوریز شاہ مزید دگنا دھاڑے تھے دیواریں بھی پناہ مانگنے لگی تھی!!

کیا کر رہے ہیں شاہ سائی ارام سے بیٹی ہے !! اُنہیں اُس پر دھاڑتے دیکھ اریبہ بیگم نے ایزل کو اپنے سینے سے لگایا !!

پوچھو اپنی بیٹی سے کیا کرتی پھر رہی ہے!! ضوریز شاہ کا وجود اشتعال سے کانپ رہا تھا ایک عزت دار باپ کے لیے یہ چیز ڈوب مرنے کا مقام رکھتی تھی!!

کیا مطلب کیا کیا ایزل تُم نے ؟ انہوں نے ایزل کو دیکھ پوچھا تھا جو بری طرح کانپ رہی تھی

ایزل بولو!! اریبہ بیگم میں اُسے بولنے پر اُکسایا کیونکہ ضوریز شاہ کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا!!!!

ایزل کون تھا وہ؟؟ ضوریز شاہ نے ضبط سے پوچھا

ب۔بابا کوئی نہیں تھا !! ایزل نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا تھا

جھوٹ نہیں!! یہ سکھایا ہے میں نے؟ اُن کی دھاڑ اک بار پھر اُسے کانپنے پر مجبور کر چکی تھی ایزل پر وہ ہو رہا تھا جو اُس نے کبھی نہیں چاہا تھا!!

ایزل جواب دو تمہارے بابا بہت غصے میں ہیں!! اریبہ بیگم نے اُسے بولنے کا کہا کیونکہ ایزل بس روئے جارہی تھی !!

ب۔بابا میں اُن سے پیار ک۔کر۔۔۔ابھی ایزل نے بولنا شروع کیا تھا اس بات کو بولنے کے لیے بہت بڑا جگرا چاہیے تھا کیونکہ جس ماحول میں وہ لوگ پلے بڑے تھے اس میں یہ چیز بہت زیادہ معیوب تھی جو کہ برحق تھا

بس !! وہ حلق کے بل چیخے تھے اُن کی نسے تک ابھرنے لگی تھی چہرہ سرخ ہو رہا تھا!!

ایک لفظ مت بولنا یہ تربیت کی تھی میں نے تمہاری!!ضوریز شاہ کو اپنا اپ ختم ہوتا محسوس ہو رہا تھا

جب کہ اریبا بیگم بے یقینی سے ایزل کو دیکھ رہی تھی ان کی پرورش میں ایسی کون سی کمی رہ گئی تھی؟

اریبہ رشتا ڈھونڈھو کوئی جلد سے جلد رخصت کرکے میں اپنا یہ فرض ادا کرنا چاہتا ہوں!! ضوریز شاہ بلند اواز میں کہتے بڑے بڑے ڈھنگ بھرتے وہاں سے نکلتے چلے گئے!!

ن۔نہیں امی !! امی بابا کو بولے پ۔پلز م۔اریبہ بیگم نے اُس کی بات کاٹی تھی

چپ بلکل!! انہوں نے اُسے دیکھ غصے سے کہا پھر اُس کی کلائی پکڑ کر تقریبا گھسیٹنے والے انداز میں کمرے کی جانب بڑھی!!

ایزل کا وجود اب بھی بری طرح کانپ رہا تھا جب کہ انسو تیزی سے بہہ رہے تھے اریبا بیگم نے اسے اس کے کمرے میں لا کر چھوڑا!!

اور اپنا فون نکال کر کال ملائی تھی!!!

ہیلو فائی تم عرش کیلئے ایزل کا رشتہ بول رہی تھی اور میں نے منع کر دیا تھا اب وہ میری طرف سے ہاں ہے تم سب اج ہی اسلاما اباد اجاؤ!! اسی مہینے میں نکاح کرنا ہے !! انہوں نے فون پر کہے کر فون رکھا تھا جب کے ایزل نے بے یقینی سے انہیں دیکھا تھا

ن۔نہیں امی !! ا۔امی ایسا مت کریں ا۔اک بار بس اُن سے مل لیں وہ بہت اچھے ہے امی ہر چیز میں وہ بہترین ہے اپ لوگوں کو ہر حال میں وہ پسند ائیں گے!! ان میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے امی اپ پلیز میری بات سمجھیں!! م۔میں اُن سے محبت !! اریبہ بیگم نے اک تھپڑ اُس کے گال پر رسید کیا تھا جب اس کے باقی کے الفاظ منہ میں رہ گئے

ایزل نے اپنے گال پر ہاتھ رکھ بے یقینی سے امیرا بیگم کو دیکھا تھا امیرا بیگم نے زندگی میں پہلی بار اس پر ہاتھ اٹھایا تھا

چپ بالکل تمہیں شرم نہیں اتی ایسی باتیں کرتے ہوئے؟اریبہ بیگم کی انکھیں بھی نم ہو رہی تھی انہیں اپنی پرورش پر مرنے کا دل کر رہا تھا کہاں کمی رہ گئی تھی؟

تمہاری شادی عرش سے ہوگی اور اسی مہینے ہوگی!! اریبہ بیگم اسے دیکھتی کمرے سے نکلی تھی ایزل کو گھبراہٹ ہو رہی تھی اسے لگ رہا تھا کسی بھی وقت اس کا دل بند ہو جائے گا!!

ایزل تین منٹ مسلسل اپنے کمرے میں چکر کاٹتی رہی وہ بری طرح کانپ رہی تھی جب اس سے برداشت نہ ہوا تو وہ تیزی سے باہر نکلی تھی!!

وہ تیزی سے لاؤنج کی جانب بھاگی جہاں ضوریز شاہ اور اریبہ بیگم بالکل خاموشی سے بیٹھے تھے ضوریز شاہ کا چہرہ اب تک سرخ تھا جب کے اریبہ بیگم کو سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا بولیں؟

ایزل روتے ہوئے ضوریز شاہ کے پاس ائی!!

ب۔بابا پ۔پلز میری بات سنیں بابا وہ بہت اچھے ہیں پلیز ایک بار ان سے مل لیں اگر اپ کو وہ پسند نہیں ائے تو میں اپ کی قسم کھاتی ہوں میں اُنہیں ہمیشہ کے لیے بھول جاؤں گی پ۔پلز بابا لیکن بس ایک بار ان سے مل لیں وہ ہر حال میں اپ کو بہترین لگیں گی میں اپ سے وعدہ کرتی ہوں!! ایزل روتے ہوئے ضوریز شاہ کا ہاتھ تھامے بولی ضوریز شاہ نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا تھا اور وہ اک جھٹکے سے کھڑے ہوئے تھے ایزل نے بے یقینی سے اپنا وہ ہاتھ دیکھا جسے ابھی ابھی ضوریز شاہ نے جھٹکا تھا یہ زندگی میں پہلی بار تھا ورنہ ضوریز شاہ اپنی بیٹیوں سے بہت محبت کرتے تھے!!

اسے بولو میری نظروں سے دور ہو جائے!! ضوریز شاہ نے اپنا منہ پھیرا تھا پر ایزل کو لگ رہا تھا اس کا دل کوئی بری طرح اپنی مٹھی میں جکڑ رہا ہے !! اس کے بابا کا اس سے یوں رخ موڑنا کسی عذاب سے کم نہ تھا!!

ب۔بابا ایسے رخ نا موڑے مجھ سے !! ایزل روتے ہوئے بولی

میں نے کہا جاؤ یہاں سے!! ضوریز شاہ ہنوز اسی طرح بولیں جب اریبہ بیگم نے غصے سے اک اُس کی کلائی پکڑی اور اسے لے جانے لگی

ن۔نہیں امی رکیں پلیز مجھے بابا سے بات کر!! ب۔بابا پلز سنے م۔میں اُن سے شادی کرنا چاہتی ہوں ہم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں وہ بھی مجھ سے شادی کے لیے بالکل راضی ہیں اپ ایک بار ان سے ملیں گے نا اپ کو بہت اچھا لگے گا!! اپنی کلائی اریبہ بیگم سے چھڑوانے کی کوشش کرتے ایزل روتے ہوئے بولی

ضوریز شاہ نے اذیت سے انکھیں میچی تھی انہیں یقین نہیں ا رہا تھا ان کی بیٹی ان کے سامنے ایسی باتیں بھی کر سکتی ہے !!

اریبہ بیگم اُسے اپنے ساتھ لیے واپس اُس کے کمرے کی اور بڑھی تھی !!

ایزل تمہیں شرم نہیں ارہی ؟تم ایسا کیسے کر سکتی ہو؟ تمہارے بابا سے میں بھی نظریں نہیں ملا پا رہی! اریبہ بیگم اُسے دیکھ بے یقینی سے بولی

ا۔امی میں اُن کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کر سکتی پ۔پلز مجھے سمجھے !! اُس نے روتے ہوئے کہا تھا

خاموش ہو جاؤ !! تمہیں میری قسم ہے ایزل اج عرش آئیگا اور میں اج تمہاری بات پکی کروں گی اگر تم نے عرش سے نکاح نہیں کیا تو تم میرا مرا ہوا منہ دیکھو گی ایزل اگر اب تمہاری زبان سے اس لڑکے کا ذکر میں نے سنا تو میں اپنی جان اپنے ہاتھوں سے لوں گی!! اریبہ بیگم بھی روتے ہوئے بولی

امی؟ ایزل نے بے یقینی سے انہیں دیکھا تھا وہ اتنی بڑی بات اتنی اسانی سے کیسے کہہ سکتی تھی؟

اگر کبھی تم نے تھوڑا سا بھی مقام اپنے دل میں مجھے دیا ہے اور میرا مرا ہوا منہ نہیں دیکھنا چاہتی تو تم ایک لفظ نہیں کہو گی اور اگر تم نے اس نکاح سے دوبارہ انکار کیا یا اپنے بابا کے سامنے کھڑی ہوئی تو میں اپنے ساتھ وہ کروں گی جو تم نے کبھی سوچا بھی نہیں ہو گا!! اریبہ بیگم اُسے دیکھ کہتی اُس کے کمرے سے نکلتی چلی گئی اور پیچھے ایزل کو اپنے پیروں میں بے جانیت محسوس ہو رہی تھی وہ ایک جھٹکے سے نیچے بیٹھی تھی

وہ زندگی کے اس موڑ پر تھی کہ اسے ایک چیز کا انتخاب کرنا تھا یا تو محبت یا ماں اور باپ!!

ایزل شدت سے روئی تھی گھبراہٹ اس کی رگ رگ میں سرایت کر رہی تھی !!

وہ دن اسی طرح گزرا تھا شام کے اٹھ بجے تھے جب عرش شاہ حویلی میں داخل ہوا !!

اس وقت اریبا بیگم اور ضوریز شاہ لاؤنج میں ہی موجود تھے شاید وہ لوگ عرش اور اُس کی فیملی کا ہی انتظار کر رہے تھے کیونکہ اس نے کال کر کے بتا دیا تھا کہ وہ بس انے ہی والے ہیں !! عرش اریبہ بیگم کی کزن کا بیٹا تھا!! جو کہ لاہور میں رہتی تھی!!

السلام علیکم اپی کان کیسی ہے آپ؟عرش کی امی یعنی فائزہ بیگم اریبہ بیگم کے گلے لگی تھی!!

وعلیکم السلام کیسی ہو فائزہ؟ انہوں نے گلے ملتے مسکرا کر کہا عرش ضوریز شاہ کے گلے لگا تھا جب کے عرش کی بڑی بہن تانیہ بھی اریبہ بیگم سے ملی تھی عرش کے پاپا کچھ سال پہلے ہی وفات پا چکے تھے!!

وہ سب لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے عرش کی نظریں ایزل کو ڈھونڈ رہی تھی جو یہاں پر موجود نہیں تھی؛!

میں ایزل کو دیکھ کر اتا ہُوں!! عرش کہے کر کھڑا ہوا تھا اریبا بیگم اسے روکنا چاہتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ایزل اس وقت ضرور کچھ ایسا کہہ دے گی جو مسئلہ بن جائے گا لیکن وہ روک نہیں سکی عرش وہاں سے نکلتا اوپر بڑھ چکا تھا!! وہ دونوں کزن تھے اور اپس میں تھوڑا بہت اچھا تعلق تھا وہ لوگ زیادہ ایک دوسرے سے نہیں ملتے تھے!!

عرش نے اُس کے کمرے کا دروازہ بجایا !!

ایزل بیڈ کے ساتھ لگی انتہائی رہی وہ صبح سے اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی اب تو روزے روتے اس کے انسو بھی خشک ہو گئے تھے وہ بس ایک جگہ نظر جمائے بیٹھی تھی

ایک بار دو بار تین بار مسلسل دروازہ بج رہا تھا لیکن اسے بالکل پتہ نہیں چل رہا تھا کیونکہ وہ بہت گہری سوچوں میں گم تھی!!

ایزل؟جب باہر سے ایک اواز نے اسے دروازہ دیکھنے پر مجبور کیا ایزل نے دروازے کی جانب سے دیکھا

میں اندر ا رہا ہوں!! وہ کہتا ایک دو منٹ رکا پھر دھیرے سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اس دوران ایزل اچھے سے اپنے سر پر دوپٹہ لے چکی تھی!!

ا۔اسلام علیکم!! ایزل نے نظریں جھکائے سلام کیا کیونکہ اس کی انکھیں رونے کی وجہ سے بہت سوچ رہی تھی کوئی بھی دیکھتا تو سمجھنے میں ایک لمحہ نہ لگتا!!!

وعلیکم السلام کیسی ہو تم؟ اُس نے نہایت نرمی سے پوچھا تھا جب ایزل نے اسباب میں سر ہلایا

تمہیں پتہ ہے نا ہم یہاں کیوں ائے ہیں تمہاری اور میری شادی!! اچانک کیا ہوا خالہ جان کو انہوں نے اچانک شادی کا فیصلہ کر لیا پہلے انہوں نے امی کو منع کر دیا تھا میں تو بہت پریشان ہو گیا تھا دکھی بھی لیکن جب ان کی کال ائی تو بہت اچھا لگا!! عرش اُسے دیکھ بولا

میں اپ سے شادی نہیں کرنا چاہتی!! ایزل نے نظریں اٹھائے اسے دیکھا تھا جب عرش کی نظریں اس کی نہایت سوجی ہوئی انکھوں پر گئی وہ ششدر پڑا تھا

کیا مطلب ؟اور تمہاری انکھیں اتنی کیوں سوچ رہی ہیں تم روئی ہو کیا؟ عرش نے اسے دیکھ فکرمندی سے پوچھا

ہاں کیونکہ میری امی زبردستی میری شادی اپ سے کروا رہی ہیں میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں امی نے قسم دی ہے کہ اگر میں نے اپ سے شادی نہیں کی تو میں امی کا مرا ہوا منہ دیکھوں گی!! ایزل بھرائی آواز میں بولی

کیا مطلب تُم کسی اور سے محبت کرتی ہو اسی لیے خالہ جان نے؟ عرش کہتا کہتا رکا جب ایزل نے اسباب میں سر ہلایا اسی دوران اریبہ بیگم کمرے میں داخل ہوئی تھی!!

بیٹا عرش مذاق کر رہی ہے ایزل یہ کسی کسی کو پسند نہیں کرتی میں نے بس جلدی اس لیے بولا کیونکہ اب طبیعت خراب رہتی ہے ہماری زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں تو بس اس لیے اپنے فرض سے ادا ہونا چاہتے ہیں!! اریبہ بیگم نے اُسے دیکھ کہا جس کی انکھیں سرخ ہو رہی تھی!!

خالہ جان صفائیاں مت دیں اپ کی بیٹی کی انکھیں سب ظاہر کر رہی ہیں وہ کسی اور سے محبت کرتی ہے!! عرش سرد لہجے میں بولا

ن۔نہیں عرش ایسا نہیں ہے ایزل کسی سے محبت نہیں کرتی !! اریبہ بیگم نے نفی میں سر ہلاتے کہا

خالہ جان اگر اپ اس ڈر سے جھوٹ بول رہی ہیں کہ میں اس نکاح سے انکار کر دوں گا تو بالکل غلط ہے میں یہ نکاح ضرور کروں گا کیونکہ میں محبت کرتا ہوں ایزل سے !! عرش اُنہیں دیکھ بولا جب کے ایزل جو یہی سوچ رہی تھی کہ عرش اب نکاح سے منع کر دے گا اب اس کی بات پر ایزل نے جھٹ سے عرش کو دیکھا تھا جب کہ اریبہ بیگم کے دل کو سکون ایا تھا!!

میری ایک درخواست ہے بیٹا اپنی امی کو مت بتانا اس بارے میں!! اریبہ بیگم اُسے دیکھ بولی

اپ بے فکر ہیں خالہ جان میں نہیں بتاؤں گا!! عرش کی نظریں ایزل پر تھی جو بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی!! اریبہ بیگم مسکرا کر اُسے دیکھتی اب کمرے سے نکلی تھی !!

ا۔آپ کیسے مجھ سے نکاح کر سکتے ہیں؟ منع کیوں نہیں کیا آپ نے ؟ ایک لڑکی جو کسی اور سے محبت کرتی ہے اپ اس سے کیسے نکاح کرسکتے ہیں !! ایزل بھرائی آواز میں بولی

کیونکہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور جس سے تم محبت کرتی ہو اسے میں زندہ نہیں چھوڑوں گا!! اور تم نے جو میرے ساتھ غداری کی ہے اس کا حساب بھی میں پورا کروں گا!! عرش اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا

غداری کون سی غداری ؟ ایزل نے حیرت سے پوچھا تھا

کسی اور سے محبت کرنے کی!! وہ سرخ آنکھیں لیے بولا

میں نے کبھی اپ سے محبت کا وعدہ نہیں کیا محبت ہو گیا میں نے تو کبھی دوستی کا بھی ہاتھ نہیں بڑھایا تو یہ غداری کیسے ہوئی؟ ایزل نے بھرائی انکھوں سے پوچھا اسے یقین نہیں ارہا تھا عرش کیا بول رہا تھا

یہ سب میں تمہیں نکاح کے بعد بتاؤں گا!! فلحال تم تیار رہو نکاح تو یہ ہو کر رہے گا!! وہ غصے سے کہتا اُس کے کمرے سے نکلتا چلا گیا جب کے ایزل بے یقینی سے اُسے دیکھ رہی تھی انکھوں کے سامنے بار بار زریام کا چہرہ ارہا تھا

م۔میں کیا کروں ؟ میں کیا چہرہ دکھاؤں گی زریام کو؟ وہ ایک بار پھر اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپائے شدت سے روئی تھی !!

کچھ دیر بعد ایک بار پھر اریبہ بیگم اُس کے کمرے میں ائی تھی !!

ایزل تمہاری خالہ تمہیں بلا رہی ہیں اپنے انسو صاف کرو اپنا حلیہ درست کر کے نیچے اؤ فائضہ کو بالکل شک نہیں ہونا چاہیے کہ کیا گل کھلایا ہے تم نے وہ تو شکر ہے عرش کا جو وہ تم سے نکاح کر رہا ہے یہ بات فائضہ کو نہیں پتہ چلنا چاہیے ورنہ وہ کبھی اس نکاح کیلئے راضی نہیں ہوگی!! اریبہ بیگم غصے سے اُسے دیکھ بولی

ا۔امی میں !! ایزل نے کچھ بولنا چاہا

اگر تم نے پھر اس لڑکے کے بارے میں بات کری تو میں نے جو کہا تھا وہ میں سچ کر دوں گی!! انہوں نے اُسے دیکھ کہا ایزل نے بے بسی سے اُنہیں دیکھا تھا اپنی ماں کی دی ہوئی دھمکی سے وہ باتھ روم میں گئی تھی اس نے اپنا چہرہ اچھی طرح دھویا!! تمام انسوؤں کے نشان جو سوکھ کر اس کے چہرے پر داغ چھوڑ گئے تھے اس نے وہ اچھی طرح صاف کیے تھے!!

اپنا حلیہ درست کرتے وہ نیچے اتری تھی!! جھوٹی فریب مسکراہٹ چہرے پر سجاے وہ اپنی خالہ سے ملی تھی!!

کل تم دونوں شاپنگ پر چلے جانا!! ایزل تمہیں جو پسند ہو تم وہ لے انا!! فائزہ بیگم نے مسکرا کر کہا تھا عرش مسلسل ایزل کو دیکھ رہا تھا اور ایزل کی نظریں نہیں اٹھ رہی تھیں!!

(اگلے دن)

چلو ریڈی ہو جاؤ ہمیں شاپنگ پر جانا ہے!! ایزل بالکنی میں کھڑی تھی جب پیچھے سے اکر عرش نے کہا

مجھے کہیں نہیں جانا!! ایزل نے جواب دیا اس کا چہرہ اب بھی سوج رہا تھا جو اس بات کی بیانی کر رہا تھا کہ وہ رات بھر روتی رہی ہے!!

تم مجھے زبردستی کرنے پر مجبور مت کرو چپ چاپ ریڈی ہو ہم شاپنگ پر جا رہے ہیں!!

عرش ضبط سے بولا

میں اپ کے کسی حکم کو ماننے کی پابند نہیں ہوں!! ایزل نے اُسے دیکھ کہا

ٹھیک ہے پھر میں خالہ جان کو بلاتا ہُوں کیونکہ میں تم پہ ابھی حق نہیں رکھتا ورنہ ایسے معاملوں کو سنبھالنا بہت اچھے سے اتا ہے مجھے!! عرش کہتا اریبہ بیگم کو بلانے کے لیے بڑھا جب ایزل نے ضبط سے انکھیں میچی

رکیں میں اپ کے ساتھ چلتی ہوں!! ایزل کی آواز پر اُس کے قدم رکے تھے

اچھی بات ہے !! جاؤ پانچ منٹ میں واپس آؤ!! وہ یہ کہے کر صوفے پر بیٹھا ایزل مرے قدمو سے کمرے میں داخل ہوئی تھی !!

چار پانچ منٹ میں ہی وہ باہر ائی تھی جب وہ دونوں شاپنگ کیلئے نکلے !!

وہ لوگ اسی مال میں تھے جس مال میں زریام انزل اور حورین کو شاپنگ پر لایا تھا !!

اور اس وقت وہ تینوں بھی اسی مال میں موجود تھے!!

ایزل عرش سے دور دور چل رہی تھی چہرے پر مہز اُداسی تھی !!

وہ لوگ آگے چل رہے تھے جب ایزل کی نظر زریام پر پڑی جو کال کرنے کے لیے دکان سے باہر ایا تھا!! اُسے دیکھ ایزل کو لگا کہ وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے!!

اس کے چلتے ہوئے قدم رکے تھے اس کے رکنے پر عرش کے قدم بھی یقینا رکے تھے!!

ز۔زریام !! اس نے یہ لفظ ادا کیا تھا جبکہ اس کی نظروں کی سمت میں عرش نے دیکھا تھا زریام تھوڑے فاصلے پر تھا اور وہ فون میں مصروف تھا اس لیے وہ ان دونوں کو نہیں دیکھ پایا

ایزل ایک بار پھر پکارتی اُس کے پاس جانے کیلئے بڑھی جب عرش نے اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے روکا!!

عرش چھوڑیں مجھے دیکھیں وہ زریام ہیں جن سے میں محبت کرتی ہوں میں ان کو بتاؤں گی وہ ضرور کوئی حل نکالیں گے موقع ملا ہے مجھے ان سے ملنے کا!! ایزل اُس سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتی بولی وہ بار بار پیچھے دیکھ رہی تھی کہ کہیں زریام اس کی انکھوں سے اوجھل نہ ہو جائے

اوہ تو یہ ہیں!! پسند تو بہت اچھی ہے تمہاری لیکن افسوس تمہاری قسمت میں میں لکھا ہوں!! عرش نے اُسے دیکھ کہا ساتھ اس کے ہاتھ پر گرفت بھی مضبوط کی تھی!! ایزل نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا!!

اب چپ چاپ میرے ساتھ چلو اور جب وہ تمہیں دیکھے گا تو اس کو بولنا کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو اور میں تمہارا منگیتر ہو تم نے اس سے کبھی محبت کی ہی نہیں !! عرش اُسے دیکھ اپنے ہر لفظ پر زور دیتا بولا

کیا بول رہے ہیں آپ؟ اپ کو پتہ بھی ہے؟ اُس نے بے یقینی سے کہا

مجھے بہت اچھے سے پتہ ہے اگر تم نے وہ سب نہیں کہا تو یاد رکھنا میں ساری باتیں خالہ کو بتا دوں گا اور خالہ نے جو تمہیں کہا ہے تم اچھے سے جانتی ہو وہ کر کے بھی دکھا دیں گی تم اپنی محبت کے چکر میں اپنی ماں کو کھو دو گی !! عرش اُس کے چہرے پر غرایا

اپ مجھے بلیک میل نہیں کر سکتے!! ایزل نے اُسے دیکھ غصے سے کہا

ٹھیک ہے یہ نہ صحیح تو یہ صحیح!! عرش نے اپنا موبائل سامنے کیا تھا جس میں وہ تمام باتیں ریکارڈ تھی جو ایزل نے اسے کیے تھے کہ وہ کسی سے محبت کرتی ہے!! اُس نے وہ ویڈیو پلے کی جب ایزل نے بے یقینی سے اسے دیکھا کل رات جو ایزل نے اُسے بولا تھا یہ سب وہی ریکارڈنگ تھی!!

یہ ریکارڈنگ پورے خاندان میں پھیلنے میں ایک لمحہ نہیں لگے گا کیا عزت رہ جائے گی تمہارے باپ اور ماں کی تمہارے باپ نے تیس سال لگا کر عزت بنائی ہے خاندان میں!!! اسے ایک لمحے میں ملیا میڈ کر دو گی تم ؟ تمہارا باپ حدامت اور شرمندگی سے مر جائے

گا تمہاری ماں کا مرا ہوا منہ دیکھو گی تم!! تمہیں وہ منظور ہے؟ عرش اُسے دیکھ غزالی لہجے میں بولا ایزل بے یقینی سے اس کی باتیں سن رہی تھی انکھوں سے انسو تیزی سے بہے رہے تھے ؛!

اب جلدی بولو یہ سب کرو گی جو میں نے کہا ہے یا اس ویڈیو کو میں تمام خاندان والوں کو بھیجوں؟ اُس کے بعد جو ہو گا تم اچھے سے واقف ہو تمہارے باپ کا جو اپنی بیٹیوں پر غرور تھا جو پورے خاندان کے بیچ میں بیٹھ کر وہ کہتے تھے کہ میری بیٹیاں بہترین ہیں وہ غرور ایک سیکنڈ میں چکنا چور ہو جائے گا خاندان والے دو دو تھو تھو کریں گے ہنسیں گے تمہارے باپ پر اور تم اچھے سے جانتی ہو تمہارا باپ یہ برداشت نہیں کر پائے گا!! عرش اُس کی انکھوں سے تیزی سے بہتے انسوں دیکھ بولا

لگتا ہے تم چاہتی ہو کہ یہ ویڈیو میں بھیج دوں سب کو اوکے!!اُسے کوئی نہ جواب دیتے تھے عرش نے موبائل کھولا !!

ن۔نہیں !! نہیں م۔میں !!میں بولوں گی؛؛ ایزل نے اُس کا ہاتھ تھاما تھا

ویری گڈ آجاؤ!! عرش نے مسکرا کر کہتے اپنا بازو آگے کیا جب ایزل نے کانپتے ہاتھوں سے اُس کا بازو تھاما اک طرف محبت تو دسوری طرف ماں باپ اور ایک بیٹی نے ماں باپ کو چنا تھا!!

اپنے یہ فضول انسوں صاف کرو اگر تمہارے انسو صاف نہیں ہوں گے تو اسے یقین ا جائے گا کہ تم جھوٹ بول رہی ہو تم اسے ہر حال میں یقین دلاؤں گی کہ تم اُس سے محبت نہیں کرتی اور تم نے کہیں پر بھی غلطی کی تو تمہاری اور تمہارے باپ کی عزت ختم ہونے میں ایک لمحہ نہیں لگے گا!! عرش اُسے دیکھ کہتا بولا ایزل نے نفرت سے عرش کو دیکھتے اپنے انسوں صاف کیے تھے اپنے باپ کی عزت اس کے لیے سب سے پہلے اتی تھی!!

ویری گڈ اب چلو اپنے چہرے پر سنجیدگی سجانا جب اس سے بات کرو ایسے جیسے اس کو جانتی ہی نہ ہو!! اور ابھی چہرے پر مسکراہٹ رکھو جیسے میرے ساتھ بہت خوش ہو!! عرش نے اُسے دیکھ کہا

زبردستی کی مسکراہٹ کہاں سے لاؤں میں؟ ایزل نے اُسے دیکھ نفرت سے کہا

جہاں سے لانا ہے لے کر اؤ!! عرش نے کہتے آگے قدم بڑھے ایزل کا ہاتھ اُس کے بازو پر تھا ایزل نے مسکرانے کی بے جا کوشش کی وہ لوگ زریام سے تھوڑے فاصلے سے گزر کر گئے تھے عرش جان بوجھ کر اسے زریام کے قریب سے لے کر گیا تھا تاکہ زریام انہیں دیکھے!!

اور پھر وہی ہوا تھا جو پچھلی قسات میں اپ لوگ پڑھ چکے ہیں!!

(حال)

اپنی سوچوں کی دنیا سے باہر اؤ اور چلو نیچے قاری صاحب ا چکے ہیں نکاح کا وقت ہو رہا ہے!! اریبہ بیگم اُس کا ہاتھ تھامتے بولی ایزل نے اذیت سے آنکھیں میچی!! اور اُن کے ساتھ آگے بڑھی تھی اس کا ایک ایک قدم اتنا تکلیف دہ تھا کہ اس کے پیروں میں بے جانیت محسوس ہو رہی تھی !!

ایزل کو لاکر نیچے صوفے پر بٹھایا !! سامنے بیٹھا عرش مسلسل اُسے سرد نظروں سے دیکھ رہا تھا ایزل نے دھیرے سے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا پھر واپس نظر جھکا گئی!!

شروع کریں نکاح!! ضوریز شاہ کی آواز گونجی تھی اور ایزل نے تڑپ کر اُنہیں دیکھا تھا جو ایزل سے نظریں پھیر چکے تھے!!

بسم اللہ الرحمن الرحیم!!

ایزل شاہ ولد ضوریز شاہ آپ کا نکاح عرش شاہ ولد عبد شاہ سے سکہ راج الوقت 20 لاکھ کے ساتھ قرار دیا گیا ہے کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہیں ؟ مولانا صاحب نے پوچھا تھا ایزل کی گرفت اپنے دوپٹے پر ڈھلی پڑی تھی اسے اپنا وجود بے جان محسوس ہو رہا تھا!

کیا اپ کو قبول ہے؟اسے خاموش تھے ایک مولوی صاحب نے پھر پوچھا پیچھے کھڑی اریبا بیگم اُس کے کان کے قریب جھکی!!

ایزل مت روندو ہماری عزت کو سرعام بولو قبول ہے!! انہوں نے ایزل سے منت والے انداز میں کہا تھا کیونکہ عرش کی فائزہ بیگم مسلسل ادھر دیکھ رہی تھی!!

ایزل نے اذیت سے آنکھیں میچی گھونگھٹ کے نیچے ایک انسو ٹوٹ کر اس کی انکھوں سے گرا تھا!!

ق۔قبول ہیں !!

(میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گی زریام بہت تکلیف پہنچائی ہے میں نے اپ کو لیکن یہاں مجھے ایک راستے کو چننا تھا اور میں نے ماں باپ کو چھوڑا)

کیا آپ کو قبول ہے ؟

ق۔قبول ہے !!

(میں اپنی آخری سانس تک صرف اپ سے محبت کروں گی میرا وجود عرش کا ہو گا لیکن میری روح صرف زریام شاہ کی)

کیا آپ کو قبول ہیں؟

قبول ہیں!!

(معافی مانگنے کا بھی موقع نہیں ملا مجھے اپ سے ہوسکے تو مجھے معاف کر دیجیے گا ہماری محبت کی ادھوری داستان پوری نہیں ہو سکی یہ بات مجھے روز اندر سے کھائے گی ! میں خود کو اپ کے لیے سنبھال کر نہیں رکھ سکی مجھے معاف کر دیں)

اُس نے یہ سوچتے اذیت سے آنکھیں بند کی ایک کے بعد ایک انسو ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے گرا!!

مولوی صاحب نے پیپرز اُس کے آگے کیے ایزل کے ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے؛؛ ایزل نے کانپتے ہاتھوں سے پین اور پیپر تھاما وہ سائن کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ہاتھ بہت کانپ رہے تھے؛! سب اُن کے ہاتھوں کو دیکھ رہے تھے

وہ نکاح کے دستخط کر رہی تھی جو اس نے ہمیشہ کرنے کی خواہش کی تھی لیکن گرز مقابل زریام شاہ نہیں تھا !!

ایزل !! اریبہ بیگم نے اس کا ہاتھ سے زیادہ کانپتا ہاتھ دیکھ اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اریبہ بیگم کے انکھوں سے بھی انسو بہ رہے تھے تھی بیٹی نے جو بھی کیا ہو تھی تو وہ ماں اپنی بیٹی کی تکلیف اور خود میں محسوس کر پا رہی تھی لیکن یہاں کوئی اور دوسرا راستہ نہیں تھا!!

ایزل نے بمشکل پیپرز پر سائن کیے!!

اور یہ دستخط اسے ایزل ضوریز شاہ سے ایزل عرش شاہ بنا چکی تھی

پھپو جان مجھے اپ کا فون چاہیے پلیز دیجیے گا!! مریم بھاگتے ہوئے نیچے ائی تھی جبکہ امیرا بیگم اس وقت ملازمین سے کچھ بات کر رہی تھی رمضان انے والے تھے بہت کم وقت باقی تھا!! اور یہی وجہ تھی جو سب تیاریوں میں لگے تھے

امیرا بیگم نے مڑ کر مریم کو دیکھا پھر اپنا فون اس کی جانب بڑھاتے واپس ملازمین کی جانب متوجہ ہوئی مریم ان کا فون تھامیں اب اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی!!

مریم ایک ادا سے اپنے کمرے کا دروازہ کھولتی بیڈ پر بیٹھی اور اریان کا چیٹ نکالا!!

ابھی بتاتی ہوں ان کو کہ میں ان کے جال میں نہیں پھنسی !!

اپ جو صبح مجھ سے اتنے اچھے سے بات کر رہے تھے اچانک اپ کا اتنا بدلاؤ دیکھ کر مجھے تھوڑا سا بھی شک نہ ہوا لیکن جب میں نے بہت زیادہ اپنا دماغ لڑایا تو مجھے معلوم ہوا کہ اپ یہ سب مجھے خود سے محبت کروانے کی کوشش میں کر رہے ہیں تو میں اپ کو یہ بتا دوں کہ میں اپ کے اس جال میں نہیں پھنسی!! مریم نے ایک بڑا سا میسج ٹائپ کیا تھا

کر دوں سینڈ؟ اُس نے لکھ کر سوچا

اف کورس کر دوں میں بتا تو دوں کہ میں نہیں پھنسی!! مریم خود سے سوال کر کے خود سے جواب دیتی وہ میسج سینڈ کر چکی تھی

جب کے مقابل میں اریان جو اپنے نہایت بڑے اور عالیشان افس روم میں کرسی پر بیٹھا تھا!!

جب کے سامنے کھڑا مینیجر اسے کچھ بتا رہا تھا!! میسج بجنے کی اواز پر اریان نے اپنا موبائل اٹھا کر کھولا امیرا بیگم کا نام دیکھ اسے چیٹ کھولا تھا

سر میں بعد میں اؤں؟ اریان کو فون کھولتے دیکھ مینیجر نہایت ادب سے نظر جھکائے بولا

نہیں تم بولو سن رہا ہوں میں!! اریان نے جواب دیتے چیٹ کھولا جب کے مینیجر بھی دوبارہ بولنے لگا تھا!!

اریان نے چیٹ کھولا ! اگے وہ میسج پڑھنے لگا اس کے چہرے پر ہمیشہ کی طرح انتہا قسم کی سنجیدگی تھی

میسیج پڑھ کر اریان بالکل دھیما سا مسکرایا غور سے دیکھنے پر پتہ چل رہا تھا کہ وہ تھوڑا سا مسکرا رہا ہے جبکہ پاس کھڑا مینجر اسے بالکل تھوڑا سا مسکراتا دیکھ ششدر پڑا تھا اریان پہلی بار مسکرا رہا تھا بھلے ہی تھوڑا سا صحیح لیکن وہ مسکرایا تھا وہ سمجھ چکا تھا مقابل مریم ہے!!

مینیجر ہانک بنے اُسے دیکھ رہا تھا

جاؤ تُم!! اریان کی بات پر وہ ہوش کی دنیا میں ایا اور فوراً وہاں سے نکلا !!

بہت جلدی نہیں پتہ چل گیا تمہیں ؟ اریان نے اپنا سر کرسی کی پشت سے ٹکاتے کہا جب کے مریم جو کچھ سوچ رہی تھی اچانک میسج کے آواز پر اس نے ایک جھٹکے سے فون کھولا تھا اور اگے اریان کا میسج پڑھ کر وہ صدمے میں چلی گئی تھی اس نے اریان سے یہ جواب ایکسپیکٹ نہیں کیا تھا وہ سمجھ رہی تھی وہ اگے سے انکار کرے گا لیکن وہ اریان تھا سیدھی بات کرتا تھا لیکن یہ

یقیناً غلط تھا اریان کو ضرورت نہیں تھی کسی کو خود سے محبت کرانے کے لیے جدوجہد کرنے کی وہ ایسے ہی کسی کو بھی خود سے محبت کروا سکتا تھا وہ اس چیز کا ہنر رکھتا تھا خود میں!!

یعنی میں بالکل صحیح سوچ رہی تھی؟مریم نے صدمے میں میسج ٹائپ کیا

جب اریان کی اتی کول سکرین پر شو ہوئی مریم کے ہاتھ سے ایک جھٹکے سے فون گرا تھا دل ایک بار پھر زور سے دھڑکا تھا

یہ کیا ہو گیا مجھے ان کی کال ارہی ہے تو بھی دل دھڑک رہا ہے؟ پاگل ہو گئی ہوں میں!! مریم نے کہتے نرمی سے موبائل اٹھایا اور کال پک کرتے اپنے کان سے لگایا !

ہ۔ہیلو؟مریم نے فون کان سے لگاتے کہا

ہاں بتاؤ اتنا ٹھیک تم نے کیسے فرمایا ؟ اگے سے اریان کی سنجیدگی سے بھرپور آواز سنائی دی مریم نے حلق تر کیا

ا۔آپ سمجھ جائے میں آپ کی چال میں نہیں پھنسی!! مریم نے جتانا تھا!!

تو تم کہنا چاہتی ہو کہ تم اب تک جذبات سے عاری ہوم؟ہنوز سنجیدگی سے بھری اواز اس کے کانوں سے ٹکرائی

اگئے نا پھر اپنے روپ میں آپ !! مجھے یہی لگ رہا تھا ایسا کیسے ہو سکتا ہے اپ اور بدل جائیں وہ بھی میرے لیے!! ہر وقت غصے میں رہ کر اپ تھکتے نہیں ہیں؟ مریم بڑبڑائی تھی کیونکہ مقابل واپس اپنے روپ میں ا چکا تھا اس کا لہجہ وہیں سنجیدہ تھا جیسا کل رات تک ہوا کرتا تھا!!

میں نے جو پوچھا ؟ اُس کی سرد آواز سنائی دیتی مریم کو اک بار پھر حلق تر کرنے پر مجبور کر چکا تھا!!

جی میں اب تک بالکل جذبات سے اری ہوں!! شرط لگائے تین دن 11 گھنٹے اور دو منٹ ہو چکے ہیں!! مریم نے ایک ادا سے کہتے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگایا تھا!!

وہ ایک ایک منٹ گن رہی تھی!!

مجھے میسج کرنے سے پہلے تمہارا دل اک منٹ میں 102 بار دھڑک رہا تھا مجھے میسج کرنے کے بعد تمہارا دل 150 پر اور میرے ریپلائے پر تمہارا دل 170 پر دھڑک رہا تھا اور جب میں نے کال کی تو تمہارا دل ایک منٹ میں 220 بار دھڑک رہا تھا!! اور اس وقت تمہارا دل

ایک منٹ میں ٹھیک 230 بار دھڑک رہا ہے؛!! تمہاری سانسیں بھی گہری ہو رہی ہیں تم نے اپنے ایک ہاتھ سے بیڈ شیٹ ہاتھ میں طاقت سے پکڑی اس کے بعد بھی تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ تم اب تک جذبات سے آری ہو؟ اریان بول رہا تھا اور مریم کا منہ اور انکھیں حیرت کھل رہی تھی مریم نے جھٹکے سے ادھر ادھر دیکھا اریان ادھر نہیں تھا!!

ا۔آپ !! مریم نے کچھ بولنا چاہا

سائیڈ ٹیبل پر پانی رکھا ہے پانی پیو پھر بولو!! اُسے حیرت میں ڈوبا دیکھ اس نے سنجیدگی سے کہا مریم نے سائیڈ سے گلاس اٹھا کر تھوڑا سا پانی پیا تھا!!

ا۔آپ کو کیسے پتہ کہ میرا دل اتنی بار دھڑک رہا ہے؟ایسا کچھ نہیں ہے میرا دل نارمل دھڑک رہا ہے !! مریم نے مضبوط لہجے میں کہا جب کہ دل تو اس کے کانوں میں دھڑک رہا تھا

ویسے کیا بات ہے ایک ایک منٹ گن کر گزارا جارہا ہے !! اریان نے یاد انے پر داد دینے والے انداز میں بولا

جی ہاں میں اپنے لالا کے پاس جانا چاہتی ہوں اور ضرور جاؤں گی یہ ایک مہینہ بہت جلد گزر جائے گا!! مریم نے سنجیدگی سے کہا دل اب بھی پہلو میں دھڑک رہا تھا!!

اتنی خوش فہمیاں مت پا لو چھوٹا پانڈا جب یہ ٹوٹتی ہے نا تو بہت تکلیف ہوتی ہے !! اور تم سے تو تکلیف ویسے ہی برداشت نہیں ہوتی!! اریان نے اپنا سر کرسی کی پشت پر ٹکاتے سرد لہجے میں کہا مریم کا بار بار جانے کہا کہنا کسی کو بھی غصہ دلانے کے لیے کافی تھا

یہ خوش فہمی نہیں ہے اپ دیکھ لیجیے گا میں اپنے لالا کے پاس ضرور جاؤں گی!! مریم نے جواباً کہا جب کے اس نے اپنے اواز لڑکھڑانے نہیں دی ورنہ اریان کے ایک بار پھر چھوٹا پانڈا کہنے پر اس کی حالت خراب ہو رہی تھی!!

27 دن 12 گھنٹے اور 50 منٹ باقی ہیں مہینہ پورا ہونے میں یہ بات اپنے ننھے سے دماغ سے نکلنے مت دینا!! ورنہ اگر میں نے دوبارہ یہ بات تمہیں یاد دلائی تو تمہیں طریقہ پسند نہیں اۓ گا!! اریان کی بات پر مریم نے منہ بنایا!!

مانا بہت عقلمند ہے لیکن میں بھی بے وقوف نہیں ہوں میرا اختیار مجھ پر ہے میں کبھی خود کو اپ سے محبت نہیں ہونے دوں گی یک طرفہ محبت کر کے میں کروں گی بھی کیا؟میں نے ناولز میں پڑھا ہے یک طرفہ محبت بہت تکلیف دہ ہوتی ہے!! اور خاص کر اپ سے تو میں بالکل نہیں کروں گی ہر چیز میں مانا اپ پرفیکٹ ہیں لیکن اپ کے پاس رحم اور دل نہیں ہے اور جن کے پاس یہ دونوں چیزیں نہیں ہوتی ان سے محبت نہیں کی جاتی!! اپ بھولیے گا مت کہ میرے لالا کے قاتل اپ ہیں!! میں ہر چیز بھول جاتی ہوں لیکن میں احمد لالہ کی وہ فریادیں نہیں بھول سکتی!! مریم کا لہجہ انتہا کا سنجیدہ ہوا تھا

مت بھولو کس نے بولا ہے تمہیں بھولنے کے لیے؟ ازبک کی موت کا بدلہ کوئی چیز نہیں چکا سکتی یہی وجہ ہے جو تم ہمیشہ میری دسترس میں رہو گی ازبک میرا بھائی تھا میرے دل کے قریب بہت کم لوگ ہیں اور جو ہیں ان کے لیے میں دنیا تباہ کرنے کی طاقت رکھتا ہوں اور غرض اس تباہی میں تم بھی شامل ہو ازبک کی موت کا بدلہ صرف احمد کی موت سے پورا نہیں ہوا !! وہ بدلا تم ساری زندگی چکاؤ گی! مریم کی باتیں سن اریان کے لہجے میں انتہا قسم کی وحشت اتری تھی!! یعنی مریم کو احمد کبھی غلط لگا ہی نہیں تھا؟ازبک کو مار دیا تھا پھر بھی وہ بار بار بس اپنے لالا کا رونا رو رہی تھی اور ازبک کا کیا؟اس کی یہی بات وجہ بنی تھی جو اریان شاہ کو ایک بار پھر وحشت اختیار کرنے پر مجبور کر چکی تھی !!

ایسا نہیں ہو گا بالکل نہیں ہو گا دیکھیے گا!!! مریم کی انکھوں میں انسو اُتر رہے تھے جنہیں وہ بمشکل ضبط کر رہی تھی!!

تم بھی یہی ہو اور میں بھی یہی ہُوں!! اریان نے جواباً کہا

میں نے ونی والے ناولز پڑے ہیں اگر بدلہ پورا ہو جاتا ہے تو لڑکی اپنے گھر چلی جاتی ہے!! اپ مجھے کیوں نہیں جانے دے رہے! ؟ مریم نے کچھ لمحے بعد کہا تھا یہ سوال اس کے دل میں مچل رہا تھا

ناول پورا پڑھا ہے ؟ اریان کی جانب سے اگلا سوال ایا تھا

جی ہاں پورا پڑا ہے اور ہر لفظ بہت غور سے پڑھا ہے اس کا اختتام یہی ہے لڑکی چلی جاتی ہے اپنے گھر!! مریم نے بجھتا لہجے میں کہا

ٹھیک ہے تو بتاؤ ونی ہونے کے بعد لڑکی کے ساتھ کیا کیا ہوتا ہے؟اریان کی جانب سے سرد لہجے میں سوال ایا تھا جب کے آریان کے سوال پر مریم کو چپ پڑی تھی اسے امید نہیں تھی مقابل یہ سوال کرے گا لیکن وہ شخص اس کی امید کے ہمیشہ برعکس ہوتا تھا؛!

بولو اب کیوں خاموش ہو گئی؟ وہ ظلم تو تم نے پڑھے ہوں گے نا اب ان میں سے بتاؤ تمہارے ساتھ کیا کیا ہوا ہے؟

اریان نے ابرو اٹھائے سوال کیا مریم کو سمجھ نہیں ا رہا تھا وہ کیا بولے یہ بات تو سچ تھی جو اس نے ناول پڑھا تھا اس میں تو بہت بے رحمی دکھائی تھی!!

ا۔آپ نے اس لیے وہ سب میرے ساتھ نہیں کیا کیونکہ یہاں پر میری پھپو جان تھی جو مجھ سے بہت پیار کرتی ہیں!! مریم نے کچھ لمحے بعد کہا

اور تمہیں لگتا ہے یہ سچ ہے؟ اریان کا اگلا جواب اُسے مزید بے لفظ کر گیا تھا اسے سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا بولے مریم کو بولنے کے لیے سوچنا پڑ رہا تھا اریان کے جواب اسے لا جواب کر رہے تھے

ج جی یہی سچ ہے پھپھو جان کی وجہ سے اپ نے وہ سب نہیں کیا!! مریم نے فورا اسباب میں سر ہلاتے کہا

مجھے اس دنیا کی کوئی طاقت میرے مقصد میں کامیاب ہونے سے نہیں روک سکتی!! جو تمہیں لگ رہا ہے وہ محض تمہاری سوچ ہے!! سچ تو یہ ہے کہ تمہارے ساتھ کبھی بے رحمی کر ہی نہیں پایا میں کیونکہ مجھے عادت نہیں ہے کسی لڑکی پر ظلم ڈھانے کی لیکن اب لگتا ہے غلط کیا جو تمہیں بہت چھوٹ دے دی میں نے!! زندگی میں پہلی بار مجھے شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا ہے پہلے دن ہی تمہیں اپنی وحشت سے روشناس کروانا چاہیے تھا وہ سب تمہیں اگاہ کروانا چاہیے تھا جو ونی کا مطلب ہوتا ہے!! جو زندگی اب تک تم جیتی ارہی تھی وہ ایک عام زندگی تھی !! اریان وحشت زدہ لہجے میں کہہ رہا تھا اس کا دماغ پوری طرح خراب ہو چکا تھا جب کے مریم کا ہاتھ کانپ رہا تھا

اپ اس طرح کر کے مجھے خود مزید دور کر دیں گے اپ کو لگتا ہے ایسے مجھے اپ سے محبت ہو گی؟ مریم نے کھڑے ہوتے کہا

یس افکوّرس !! تمہیں مجھ سے محبت ضرور ہو گی اور اتنی ہو گی کہ تم میرے بغیر اپنی زندگی سوچ بھی نہیں سکو گی!! اریان کی سرد آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی تھی اُس کے بعد اریان فون بند کر چکا تھا

اریان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا

یہ لڑکی ہمیشہ میرا صبر کا پیمانہ لبریز کرتی ہے!! یہ مجھے وہ وحشی بننے پر مجبور کر رہی ہے جسے وہ برداشت نہیں کر پائے گی!! اریان نے اپنے افس سے باہر دیکھتے کہا اریان کا افس میں چاروں طرف کانچ کے شیشے تھے بہت ہی خوبصورت نیچے کا نظارہ نظر اتا تھا!!

جب کے مریم کی آنکھوں سے ایک کے بعد ایک انسو ٹوٹ کر گر رہے تھے

کیا میں نے غلط کیا اُنہیں میسیج کرکے ! نہ میسج کرتی نا یہ سب ہو گا ا۔اب کیا وہ ونی کیسا سلوک کرینگے میرے ساتھ ؟ یہ سوچ کر ہی مریم کی روح کانپ گئی تھی جو اس نے ناول میں پڑا تھا وہ کسی کی بھی روح نکالنے کے لیے کافی تھا یہ سچائی تھی ہمارے ملک کے کچھ گاؤں کی جہاں ونی ہو کر لڑکی کو ایسا سمجھا جاتا تھا جیسے وہ کوئی جانور ہو اج بھی ہمارے پاکستان کے کچھ شہروں میں یہ روایت چلتی ا رہی ہے جن کو ختم کرنا بے حد ضروری ہو چکا ہے کیونکہ ہر کوئی اریان شاہ جیسا نہیں ہوتا نہ ہر کوئی امیرا بیگم جیسا ہوتا ہے جو کسی بھی مریم کو اس طرح نارمل زندگی دیں گے!! اپنے ساتھ خاموشی سے ظلم ہوتا دیکھنا نوکرانی کی طرح سارے گھر کا کام کرنا اپنے شوہر کا ظلم برداشت کرنا اور پھر گھر والوں کے تانے اور ان کی نظروں میں اپنے لیے حقارت دیکھنا ایک ملازمہ جیسا حلیہ رکھنا ٹھیک سے کھانا نہ ملنا اچھے کپڑے نہ پہننا اپنے شوہر کی ذلالت برداشت کرنا!! اپنے جسم کو بھول جانا!! اور اپنے شوہر کا وہ نفرت بھرا رویہ برداشت کرنا!یہ ہوتا ہے ونی کا مطلب!! اور یہ مریم جانتی تھی!! لیکن یہاں تو مریم کی قسمت تھی کہ اس کی پھپھو جان اس کے ساتھ تھی اور خاص

کر اریان ویسا نہیں تھا جیسے لوگ ہوتے ہیں!! جو ونی میں انے والی ہے اپنی بیویوں کی پوری حویلی کے سامنے بزتي کر کے ان کی عزت کو روند کر ملازموں جیسا رویہ اختیار رکھنا!!

مریم نے اج تک کسی کام کو ہاتھ نہیں لگایا تھا!! اس کی زندگی بہترین تھی!!

کاش کہ کوئی کرم ہو جائے اور یہ ونی کی رسم ختم ہو جائے!! یا تو ہر ونی میں جانے والی لڑکی کا سسرال بلکل شاہ حویلی کے لوگوں کی طرح ہونا چاہیے یہ دو اپشن تھے !! دوسرا والا ممکن نہیں تھا اس سے اچھا تھا کہ پہلے پر عمل کر لیہ جائے !! غلطی کرے کوئی اور اور بھگتے کوئی اور ؟یہ رسم پوروجوں کے زمانے سے چلی ارہی تھی پرانے ضعیفو کی ڈکیانوسی سوچ اج کی نسل کو بھی برباد کر رہی تھی!!

امی؟ حورین نے امیرا بیگم کو پکارا تھا جو لاؤنج میں بیٹھی تھی

ہاں بیٹا ؟انہوں نے اسے دیکھ کہا

لالا کب ائیں گے ہمیں گھر جانا ہے لیکن میں ان سے ملے بغیر نہیں جانا چاہتی !! ارحاب کہہ رہے ہیں کہ میں رک جاؤں وہ مجھے شام میں اکر پک کر لیں گے لیکن میں ان کے ساتھ ہی جانا چاہتی ہوں میں نے انہیں روک کر رکھا ہے لالا کب تک ائیں گے اپ کال کریں انہوں نے!! حورین اداسی سے بولی اس وقت صرف وہ دونوں ہی یہاں وجود تھی !؛

بیٹا میری اریان تو نہیں ہوئی لیکن اپ کو پتہ ہی ہے وہ دیر سے کام سے فارغ ہوتے ہیں! ابھی تو صرف اٹھ بجے ہیں اپ خود بات کر لو لالا سے !!

امی میں نے کہا تھا لالا کو کے وہ جلدی اجاے !! حورین اُداسی سے بولی مریم کو بھوک لگی تھی اسلئے وہ دوپہر کے بعد اپنے کمرے سے نکل کر ائی تھی جب سے اس کی اریان سے بات ہوئی تھی وہ اپنے کمرے میں مسلسل رو رہی تھی !! اب جا کر باہر نکلی تھی اس نے ملازمہ کے ساتھ امیرا بیگم کا موبائل بھجوا دیا تھا!!

پھپھو جان مجھے بھوک لگی ھے !! اُن کے برابر میں صوفے پر بیٹھتے مریم نے بوجھل آواز میں کہا

مریم تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟ اُس کا مرجھایا ہوا چہرہ دیکھ ہرین نے استفسار کیا

ہاں عین میں بلکل ٹھک ہُوں!! مریم نے بوجھل لہجے میں کہا

کیا کھائے گی میری بیٹی میں ابھی بنوا دیتی ہوں؟ امیرا بیگم محبت سے بولی

نوڈلز!! مریم نے اُنہیں دیکھ کہا جب انہوں نے مسکرا کر مریم کے لیے نوڈلز بنانے کا ملازمہ کو کہا!!

وہ تینوں ہی اب لاونج میں بیٹھی تھی جن باہر دروازے پر گاڑی رکنے کی آواز سنائی دی

اگئے لالا !! حورین مسکرا کر بولی جب کے مریم جو امیرا بیگم کے کندھے پر چہرہ ٹکائے انکھیں مند چکی تھی اُس کی بعد پر اُس نے جھٹکے سے آنکھیں کھولی تھی !! مریم کے ہاتھوں سے پسینے چھوٹنے لگے تھے اریان کو باتیں اُس کے دماغ میں گونج رہی تھی مریم جھٹکے سے کھڑی ہو کر جانے لگی جب امیرا بیگم نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے واپس بٹھایا!!

کہا جارہی ہو بیٹا ؟ اپ کی نوڈلز ارہی ہیں اور اریان بھی آگیا ہے !! امیرا بیگم نے اُسے بٹھاتے ہوئے کہا

جب اریان شاہ اپنی وجاہت سے بھرپور پرسنلٹی کے ساتھ ہویلی میں داخل ہوا وہ کسی سے فون پر بات کرتا ارہا تھا!!

لالا !! حورین کی اواز سن اریان نے دائے جانب دیکھا پھر کال رکھتے اریان اُس جانب ایا !!

کیسا ہے میرا بچا !! اریان نے اُسے دیکھ کہا

میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہے ؟ حورین مسکرا کے بولی اُس کی پیچھے پر اریان نے سر کو خم دے کر اپنے ٹھک ہونے کا بتایا تھا!!

اریان بھی صوفے پر بیٹھ چکا تھا مریم نظر جو جھکائے بیٹھی تھی جب کہ اریان نے بھی اسے ایک نظر نہیں دیکھا تھا!

لالا اپ میرے لیے جلدی ائے ہیں؟ حورین نے مسکرا کر کہا کیونکہ سب جانتے تھے کے اریان لیٹ اتا تھا

ہاں بچے صبح کہا تھا نا اپ نے!! اریان نے اُسے دیکھ کہا حورین اپنے لالا کو دیکھ اک بار پھر مسکرائی تھی !! پھر اٹھ کر اپنے کمرے کی اور بڑھی تھی کیونکہ اب بس انہوں نے نکلنا تھا!!

اتنے ڈرائیور اندر داخل ہوتا تھوڑے فاصلے پر کھڑا ہوا

سرکار سائی!! اُس نے دھیمی اواز میں پکارا جب اریان نے نظریں گھمائے اُسے دیکھا

ہمم؟ اریان نے اُسے دیکھ کہا امیرا بیگم اور مریم نے بھی اُس جانب دیکھا تھا

یہ گاڑی میں تھا !! اُس نے اک شوپر وہاں رکھا تھا جس میں سے پھولوں کی بہت گہری کوئی پا رہی تھی وہ خوشبو اتنی خوبصورت تھی کہ لمحے میں لاؤنج میں پھیل چکی تھی!

ہمم رکھو یہاں!! اریان نے سامنے ٹیبل کی جانب اشارہ کیا جب اس نے وہ شو پر ٹیبل پر رکھا امیر بیگم اریان سے کچھ بات کر رہی تھی اور مریم اس شوپر میں جھانکنے کی کوشش کر رہی تھی کہ اس شوہر میں ایسا ہے بھی کیا؟کیونکہ خوشبو تو پھولوں کی تھی !!

بالاخر تھوڑے سے کھلے ہونے کی وجہ سے مریم تیز نظریں اندر دیکھ چکی تھی!

ہائے گجرے؟مریم نے دل میں لفظ ادا کیا تھا بے اختیار گجروں کو چھونے کی خواہش اس کے دل میں جاگی تھی وہ گجروں سے جنون کی حد تک محبت کرتی تھی!!

اوہ مائے گوڈ اس کی خوشبو کتنی پیاری ہے یا اللہ تو یہ میرے لیے لائے ہیں؟ مریم نے فوراً اریان کو دیکھا تھا جو امیرا بیگم کی کسی بات کا جواب دے رہا تھا نظریں انہی پر مرکوز تھی وہ مریم کو نہیں دیکھ رہا تھا!!

صبح تو اتنا غصے میں بات کر رہے تھے اور اب مجھے منانے کے لیے گجرے لائے ہے؟اگر منانا ہی تھا تو صبح ایسی باتیں کیوں کی؟ جو بھی ہو گجرے دیں گے تو بنا تڑی دکھاے لے لوں گی کیونکہ گجرے تو میری جان ہے لیکن تھوڑا سا ایٹیٹیوڈ بھی دکھاؤں گی اتنی اسانی سے نہیں لوں گی!! ویسے تو مجھے ان پر بہت غصہ ہے اور میں اپنے لالا کے گھر جا کر رہوں گی لیکن گجرے بھی لوں گی!! اگر انہیں یہ لگ رہا ہے کہ یہ مجھے گجرے دے کر خود سے محبت کروا کر یہاں روکیں گے تو ہر گز غلط ہیں وہ !! میں اُن سے کبھی محبت نہیں کرونگی کیونکہ جو انہوں نے اب تک کیا ہے میں اُن سے محبت تو نہیں کر سکوں گی اتنا تو مجھے یقین ہے زبردستی زدا وقت مجھے اپنے ساتھ نہیں رکھ پائیں گے؛ایک مہینہ ہوتے ہی شرط جیت کر یہاں سے چلی جاؤں گی پھر کبھی زندگی میں ان کو دوبارہ نہیں دیکھوں گی!! مریم اریان کو دیکھ سوچ رہی تھی

وہ گجروں کو ستائش نظروں سے دیکھ رہی تھی!!

امی میں فریش ہو کے اتا ہوں اتنے حورین بھی اجایگی!! اریان کہتا کھڑا ہوا جب امیرا بیگم نے فورا اسباب میں سر ہلایا اریان نے ایک بار بھی مریم کو نہیں دیکھا تھا!! اریان اوپر کی جانب بڑھتا چلا گیا وہ اپنے کمرے کی اور بڑا تھا!

ارے کیوں جارہے ہیں پہلے گجرے تو مجھے دے دیں اگر کمرے میں دیں گے تو گجرے تو اپنے ساتھ لے کر جائیں!! مریم اپنے دل میں سوچ رہی تھی بول تو کچھ سکتی نہیں تھی!!

مریم جاؤ بچے دیکھو اریان کو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں پھر اریان کے ساتھ ہی نیچے اجانا کھانا کھا لینا!!امیرا بیگم مریم کو دیکھ بولیں جب مریم دھیما سا اسباب میں سر ہلا کر کھڑی ہوئی نظر گجروں پر مرکوز تھی

جاؤ بچے!! اسے ابھی تک کھڑے تھے امیرا بیگم اسے دیکھ بولی جب مریم دھیما سا مسکرا کر دھیرے دھیرے اوپر کی جانب بڑھی!!

شاید بعد میں دیں گے!! ہاں !! وہ یہ سوچ کر کمرے کی اور بڑی تھی وہ اریان کے سامنے جانا نہیں جانا چاہتی تھی لیکن اب کیا کیا جا سکتا تھا؟

مریم جب کمرے کا دروازہ کھول کر داخل ہوئے تو اندر سے شاور کی اواز ا رہی تھی یقینا وہ شاور لے رہا تھا مریم نے چینجنگ روم سے اُس کے کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھے اور خود

صوفے پر بیٹھ گئی؛!! کچھ دیر تک وہ اریان کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن جب اس نے کپڑے دیکھے تو اسے لگا کہ اریان اسے منانے والا ہے اس لیے وہ ڈھارس سے بیٹھی تھی!!

تقریبا 15 منٹ بعد وہ شاور لے کر بلیک پینٹ میں باہر ایا!! اریان نے بنا بیڈ پر دیکھے چینجنگ روم کی جانب قدم بڑھائے!! مریم خاموشی سے بیٹھی تھی اریان جب چینجنگ روم سے باہر ایا تو وائٹ شرٹ میں ملبوس تھا !! مریم نے بیڈ پر رکھے وہ کپڑے دیکھے جو اس نے نکالے تھے!!

وہ کپڑے بھی نہیں پہنے جو میں نے نکالے تھے؟مریم سوچ رہی تھی

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ پہنے یا نہ پہنے کون سا میں نے ان کے ساتھ ساری زندگی رہنا ہے؟ مریم اگلے لمحے دوبارہ اکڑ سے بیٹھتی بولی!! اریان اپنے بال بناتا اب واپس کمرے سے جانے کیلئے بڑھا اس دوران اس کے چہرے پر چٹھانی سنجیدگی تھی!!

مریم کو اس کی خاموشی چب رہی تھی!! مریم بھی اُس کے پیچھے بڑھی تھی وہ دونوں نیچے آئے اریان آگے تھا اور مریم پیچھے لاؤنج میں ارحاب اور حورین بھی بیٹھے تھے ارحاب امیرا بیگم سے بات کر رہا تھا!!

آگیا اریان بیٹھو بیٹا !! امیرا بیگم اریان کو دیکھ بولی اریان سامنے والے صوفے پر بیٹھا تھا جب کہ مریم امیرا بیگم کے صوفے کے پیچھے کھڑی ہوچکی تھی

لالا اس میں کیا ہے ؟ حورین نے ٹیبل پر رکھے اُس شاپر کو دیکھ کہا جب اریان سمید سب کی نظریں اُس پر گئی

گجرے ہیں!!اریان نے جواباً کہا

واؤ اپ مریم کے لیے ائے ہیں؟ حورین مسکرا کر بولی جب کے مریم بھی ادا سے سیدھی کھڑی ہوئی تھی

ٹریفک کے دوران بچہ ملا تھا کہہ رہا تھا لے لو تو لے لیا میں نے !! کسی مخصوص شخص کے لیے نہیں لیے!!! اریان نے سنجیدگی سے کہتے اپنا موبائل کھولا جب کے مریم مسلسل کبھی گجروں کو دیکھتی ہوں تو کبھی اریان کو!!

پیچھے کھڑی انزل بھی یہ تمام کاروائی دیکھ رہی تھی وہ تیزی سے آگے ائی!!

یہ گجرے اریان لائے ہیں؟ مجھے بہت پسند ہے گجرے میں لےلوں کیا یہ پلز؟ انزل کو معلوم تھا یہ گجرے اریان لایا ہے !! جب کے اس کی بات پر اریان نے کوئی جواب نہیں دیا مجھے تھا کیونکہ اریان کو فون ا رہا تھا وہ ان باتوں کی جانب متوجہ نہیں تھا!!

میں اتا ہُوں!! فون بجتے دیکھ اریان فون اٹھاتا باہر نکلا تھا

ہاں بیٹا لے لو کوئی بات نہیں!! امیرا بیگم نے مسکرا کر کہا مریم نے اداسی سے اپنے گجرو کو دیکھا تھا جب کے حورین مریم کے چہرے پر اُداسی مانپ چکی تھی!!

انزل تم اک کام کرو نا یہ گجرے مریم کو دے دو تمہارے لیے دوسرے اجائینگے میں منگوا دوں گی کسی سے؛! حورین اُسے دیکھ بولی

جب کے انزل جو مسکرا کر شوپر سے گجرے نکل رہی تھی اس کے ہاتھ رکے تھے اُس نے اُداس بھرا چہرہ بنا کر امیرہ بیگم کو دیکھا!!

اچھا اداس مت ہو ایک اپ لے لو ایک مریم کو دے دو!! امیرا بیگم نے مشکل اسان کی انزل نے ضبط سے مٹھیاں بنائی یہ گجرے جو اریان لایا تھا وہ مریم کو نہیں دے سکتی تھی!!

نہیں پھوپو جان یہ انزل اپی کو لینے دیں کوئی بات نہیں !! مریم نے اپنے انسوں کا گلا گھوٹ کر بمشکل مسکرا کر کہا جو چیز اس کی تھی وہ اس کی تھی لیکن وہ اپنے کسی بھی چیز کو بانٹ نہیں سکتی تھی اس لیے اس نے وہ چیز مکمل انزل کو دے دی تھی!! اریان کی لائی گئ چیز وہ انزل کے ساتھ نہیں بانٹ سکتی تھی یا تو وہ پورا انزل کا ہوتا یا پھر پورا مریم کا اور فی الحال یہ چیز پوری انزل ہو چکی تھی!!

ویری گڈ پہلی بار تم نے کوئی اچھی بات کی!! اس کے کان کے قریب جھکتے انزل نے سرگوشی میں کہا انزل نے مسکرا کر وہ دونوں گجرے اپنے ہاتھوں میں پہنے وہ گجرے بے حد

خوبصورت تھے اور ان سے خوشبو اس قدر خوبصورت ارہی تھی کہ ہر کسی کو اپنی جانب متوجہ کر رہی تھی!!

گجروں کی خوشبو بہت اچھی ہے نا!! حورین مسکرا کر بولی جب اریان واپس لاؤنج میں داخل ہوا تھا وہ صوفے پر بیٹھا کافی بھی آچکی تھی ؛!

تھینک یو اریان ان گجروں کے لیے!!انزل مسکرا کر اُسے دیکھ بولی جب کے اریان جس نے کافی کا کپ اپنے لبوں سے لگایا تھا اب نظریں اٹھائے انزل کو دیکھا جو خوشی سے اپنے گجروں کو دیکھ چہک رہی تھی!!

اریان نے اگلے لمحے نظریں پھیری تھی وہ بالکل سنجیدہ رہا تھا !! اب کوئی انزل کے ہاتھ سے تو اتروانے سے رہا!! ورنہ حرین کا بس چلتا تو وہ فورا اتار کر مریم کے ہاتھ میں پہنا دیتی!!

مجھے اٹلی جانا ہے کام سے دو تین دن کے لیے!! اریان امیرا بیگم کو دیکھ بولا مزید تھوڑی تھوڑی باتیں ہوئی تھی جب کے مریم خاموشی سے کھڑی تھی اور انزل اپنے کمرے کی اور جاچکی تھی وہ اپنے گجروں سے نظر ہی نہیں اٹھا پا رہی تھی!!

حورین مجھے دیر ہورہی ہے !! ارحاب نے حورین کو دیکھ سنجیدگی سے کہا

جی ارحاب چلے !! حورین فوراً کھڑی ہوئی اس نے ارام سے بہت ریکویسٹ کی تھی کہ وہ تھوڑی دیر رک جائے وہ اریان سے مل کر جانا چاہتی ہے اور تھوڑی تھوڑی دیر کر کے اٹھ

بج چکے تھے!! ارحاب رات رک چکا تھا وہیں بڑی غنیمت تھی لیکن حورین نے بہت ریکویسٹ کی تھی!! لیکن اب ارحاب کا ضبط جواب دے رہا تھا ضبط اور کب تک کیا جاتا ارحاب کے کام اٹکے تھے اتنے سارے!!

حرین ارہاب کا بے حد سنجیدہ چہرہ دیکھ چکی تھی اس لیے فورا کھڑی ہوئی!!

اللہ حافظ امی!! اپنی شال خود پر درست کرتے امیرا بیگم سے ملی!!

خدا حافظ میری جان!! امیرا بیگم نے اس کی پیشانی چومی پھر ارحاب کو اپنے گلے سے لگایا !!

اللہ حافظ!! حورین مریم سے ملی تھی مریم نے مسکرا کر اسے گلے لگایا ذہن اب تک گجرووں پر اٹکا تھا

اللہ حافظ لالا !!مریم ارہاب کے سینے سے لگی تھی جب کے حورین اریان کے !

اللہ حافظ بچے !! اُن دونوں نے ایک ساتھ اپنی بہنوں کو یہ کہا تھا جب سب نے ایک دوسرے کو دیکھا

اریان اور ارہاب نے ایک دوسرے کو خطرناک تیور کے ساتھ دیکھا تھا!!

لالا !! مریم نے ارحاب کو دیکھ دھیرے سے کہا پھر اسے جھکنے کا اشارہ کیا وہ اس کے کان میں کچھ کہنا چاہتی تھی مریم کا اشارہ سمجھتے ارحاب نے جھک کر اُسے دیکھا !!

لالا میں اپ کے ساتھ جانا چاہتی ہوں لیکن میں نہیں جا سکتی میں ایک مہینے بعد اپ کے پاس ا جاؤں گی ٹھیک ہے اور پھر ہمیشہ اپ کے پاس رہوں گی میں یہا نہیں رہنا چاہتی بالکل بھی نہیں احمد لالا کی موت کے بعد مجھے یقین ہو گیا ہے ان کے لیے کسی کی بھی جان لینا مشکل نہیں ہے!!! مریم ایڑیاں اوپر کیے ارہاب کے کان میں سرگوشیاں کر رہی تھی!! اور ارہاب خاموشی سے اس کی باتیں سن رہا تھا جب کہ اریان نے یہ مناظر اٹھائے دیکھا تھا

ارحاب چلے ؟ حورین ارحاب کو دیکھ بولی جب ارحاب مریم کا گال نرمی سے تھپتھپاتے پیچھے مڑا پھر وہ دونوں اگے کو بڑھے کسی کی گہری نظر حرین کو خود پر محسوس ہو رہی تھی لیکن وہ یہاں موجود کسی کی بھی نہیں تھی لیکن کوئی تو تھا جو اسے بہت گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا لیکن وہ نظر انداز کرتی اگے ارحاب کے ساتھ بڑھتی چلی گئی!! یہ چیز ارحاب کو بھی سمجھ نہیں ارہی تھی کہ اسے ہوا کیا ہے وہ کسی کی بات نہ ماننے والا !! حورین وہ پہلی شخص تھی جس نے ارحاب سے اپنی بات منوائی تھی وہ ارحاب کو صبح سے اب تک یہاں روکنے کا ہنر رکھ رہی تھی ورنہ ارحاب اپنی مرضی کا مالک تھا وہ کسی کی نہیں سنتا تھا خاص کر جو چیز اس کا دل نہیں چاہتا تھا وہ کبھی نہیں کرتا تھا لیکن ارحاب کا یہاں رکنے کا بالکل دل نہیں تھا لیکن ہرن کے لیے وہ روکا تھا جو اس کے لیے سمجھ سے باہر تھا حالانکہ وہ حورین سے محبت نہیں کرتا تھا!! خیر جو بھی تھا آگے پتہ چلنا تھا!!

ارحاب کی گاڑی منزل کو روانہ ہوچکی تھی ارحاب کی نظریں یقیناً سامنے تھی اور دھیان مکمل طریقے سے ڈرائیونگ کی جانب جبکہ حورین فرنٹ سیٹ پر بیٹھی سوچوں میں گم تھی !!

ارحاب کی نظر حورین پر گئی !! ایک گاڑی ان کا مسلسل پیچھا کر رہی تھی پہلے تو ارحاب نے یہ چیز وہم سمجھ کر ٹال دی لیکن کافی دیر تک وہ گاڑی ان کا پیچھا کرتی رہی!!

ارحاب نے کافی دیر بعد پھر شیشے میں دیکھا جہاں وہ گاڑی اب بھی ان کا پیچھا کر رہی تھی!! ارحاب نے گاڑی کی سپیڈ ہلکی کی تھی تاکہ پیچھے انے والے شخص کو دیکھ سکے!!

گاڑی سلو ہونے پر حورین نے ارحاب کو سوالیہ نظروں سے دیکھا جو گاڑی کے شیشے پر اپنا بازو ٹکائے شیشے سے پیچھے دیکھ رہا تھا!!

کیا ہوا ارحاب ؟ حورین نے اُس کے پرکشش چہرے کو دیکھ کہا

کچھ نہیں !! اُس نے سنجیدگی سے جواب دیا نظریں شیشے پر موجود تھی جب کہ ارحاب کی گاڑی سلو ہونے کی وجہ سے پیچھے اتی گاڑی بھی اپنی سپیڈ بہت ہلکی کر چکی تھی!!

ارحاب نے گاڑی روکی !! جب کے اس کی گاڑی روکنے کی دیر تھی کہ پیچھے اتی گاڑی اپنا رخ تیزی سے موڑتی گاڑی دوسری سمت میں بڑھا چکی تھی !!

سالے کم ظرف !! ارحاب غصے سے اسٹیرنگ پر ہاتھ مارتا گاڑی واپس سٹارٹ کرچکا تھا!!

جب کے اُس کے غصے میں اسٹیرنگ پر ہاتھ مارنے پر ہرین نے اسے سہم کر دیکھا تھا جو کافی غصے میں نظر آرہا تھا؛!

خیر ارحاب گاڑی گھر کی جانب دوبارہ بڑھا چکا تھا تھوڑا سا اگے جانے پر وہ محسوس کر پا رہا تھا کہ کوئی تو پیچھا کر رہا ہے لیکن شیشے سے دیکھنے پر کوئی بھی نظر نہیں ا رہا تھا اسلئے اپنا وہم سمجھ کر منزل آگے جاری رکھی!!

حزن اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا اُسے سانس لینے میں حد سے زیادہ مسئلہ ہو رہا تھا وہ جو نیچے سن کر ایا تھا وہ اس کے لیے بہت جان لیوا تھا!!

یا اللہ !! اس نے اپنی رکتی سانسوں کو دیکھ اپنے اللہ کو یاد کیا تھا وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلا قریب بھاگنے والے انداز میں وہ حویلی کی بیک سائیڈ سے باہر نکلا تھا کیونکہ لاؤنج سے گزر کر جانے پر سب لاؤنج میں ہی موجود تھے!!

حزن حویلی سے نکلتی اپنی گاڑی میں بیٹھتے اپنی گاڑی تیزی سے آگے کو بڑھا چکا تھا اس کی آنکھیں بےانتہا سرخ ہورہی تھی جو محبت پہلی بار میں دل و جان سے کی جائے اسے کھونے کا انداز کچھ یہ ہوتا ہے!!

ایک جھٹکے سے کافی دور انے پر اُس نے گاڑی روکی تھی اُس کی سانس رکنے لگی تھی !! حزن گاڑی سے نکلا پانی کو بوتل نکال اور اُس نے جھٹکے سے پانی پیا !!

میرے ساتھ ہی کیوں؟ اُس نے آسمان کی جانب دیکھا تھا

اور کتنا امتحان لے گا میرا ؟پہلے میرے بابا کو چھین کر مجھے اذیت سے نوازا اور اب میری ایک لوتی محبت جس کو بچپن سے چاہا تھا میں نے تُو تو جانتا تھا نا کہ میں اس سے بچپن سے محبت کرتا ہوں ؟پھر کیسے اتنا بڑا ظلم کر سکتا ہے تُو میرے ساتھ ؟ذرا ترس نہیں ایا تجھے میں بھی تو تیرا بندہ ہوں نا؟ کیا تُو مجھ سے پیار نہیں کرتا؟ زندگی میں ہر چیز کو پانے کے لیے میں نے جی جان لگا دی مجھے کچھ چیز اسانی سے میسر نہیں ہوئی محبت تو میسر کر دیتا میرے مالک!! وہ شدت سے چیخ رہا تھا اس علاقے میں اس پاس کوئی نہیں تھا اس کی چیخیں گونج رہی تھی!

حزن کی آنکھ سے اک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا اُسے یاد تھا وہ زندگی میں بس ایک بار رویا تھا جب اس کے بابا اسے چھوڑ کر گئے تھے جب وہ محض 13 سال کا تھا وہ تب اتنا رویا تھا اتنا رویا تھا جتنا رویا جا سکتا تھا اس کے بعد حزن زندگی میں کبھی نہیں رویا تھا اور اج اپنی محبت کی ناکامی پر اس کی انکھوں سے انسو ٹوٹ کر گرا تھا

ہر چیز اریان شاہ کو میسر کردی تُونے اس کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں ہے مانا وہ مجھ سے بہتر ہے بہت بہتر ہے لیکن تیری نظر میں تو ہم برابر ہیں نہ ؟پھر کیوں ہمیشہ مجھے اس سے

کمتر رکھا؟ مجھے کچھ نہیں پتہ مجھے میری محبت ہر حال میں واپس چاہیئے!! اسے تُو میری ضد سمجھ میرا جنون سمجھ یا میرا فیصلہ سمجھ میں تجھے مجبور کر دوں گا مجھے میری محبت واپس کرنے پر میں تجھ سے اُس اُس پاک مقدس جگہوں پر گڑگڑا کر اپنی محبت مانگوں گا کہ تُو اپنی وہ بندی مجھے دینے کیلئے ہر حال میں راضی ہو گا میرے نصیب بھی لکھے گا تُو اُسے !! مجھے کسی بھی حال میں میری محبت واپس چاہیے اس بار میں پیچھے نہیں رہونگا!! وہ چیختا اللہ تعالیٰ سے باتیں کر رہا تھا وہ اج مکمل ٹوٹ چکا تھا

میں تُجھ سے اتنا قریب ہو جاؤں گا کہ میری محبت میرے نصیب میں خود لکھ دی جائے گی وہ صرف میری ہے اور میری رہے گی! یہ بات اس پوری دنیا کو بتادے!! وہ شدت سے اپنے بال اپنی مٹھیوں میں بھرے حلق کے بل چیخا تھا

اس کا گلا خشک ہو چکا تھا لیکن وہ تڑپ اگر کوئی تیسرا شخص دیکھتا تو یقینا پھوٹ پھوٹ کر روتے تھا اس کی اواز میں وہ تڑپ انکھوں میں تکلیف اور اشتعال سے کانپتا وجود اُف!!

آآ!! وہ گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا تھا اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا!!

اس بار نا انصافی مت کرنا یا اللہ اس بار جس قدر ٹوٹ کر میں اسے تجھ سے مانگوں گا اُسے مجھے عطا کرنا !! جتنا میں تیرے قریب ہوتا جاؤں گا اتنا اُسے اریان سے دور کرتے رہنا!! وہ شدت سے بول رہا تھا تھا وہ اللہ سے شکایتیں اور شکوے کر رہا تھا اس کا جنون اس کے لہجے میں واضح تھا!!

اسی جگہ واپس اؤں گا !! جب اپنی محبت کو پا لوں گا واپس اؤں گا میں ادھر اور تجھ سے بات کروں گا!! جب تک مجھے میری محبت نہیں مل جاتی میں اس جگہ دوبارہ قدم نہیں رکھوں گا!! جس دن مل جائیگی تیری عطا پر خود کو وف کر دوں گا!! حزن اپنے بے جان ہوتے پیروں سے کھڑا ہوا تھا اُس کا حسین چہرہ سرخیاں برسا رہا تھا

اس نے اپنی شرٹ کے اوپر بٹن کھولے تھے کیونکہ اسے سانس لینے میں کافی پریشانی محسوس ہو رہی تھی!!

کافی دیر تک وہ اسی طرح اللہ تعالی سے شکایتیں کرتا رہا تھا اسے نہیں پتہ تھا وہ کیا کر رہا ہے اس کے سر پر صرف ایک جنون سوار تھا یہ حزن کہیں سے بھی وہ نہیں لگ رہا تھا جو کچھ دیر پہلے تک تھا یہ کوئی دوسرا ہی حزن تھا جو اپنے جنون کے ساتھ ایک بار پھر لوٹا ایا تھا !!

اتنے سارے اپشن ہیں کون سا کرنا ہے؟ زریام اس وقت اپنی گاڑی سے ٹیک لگاے کھڑا سوچ رہا تھا کے وہ کائزل کو کیا گفٹ دے اس نے سوچ لیا تھا وہ ان سب میں کائزل کے ساتھ نا انصافی نہیں کریگا!! بھلے ہی وہ کایزل سے کبھی محبت نہیں کر سکتا تھا کایزل تو کیا وہ کبھی کسی سے محبت نہیں کر سکتا تھا لیکن وہ کائزل کی زندگی بھی برباد نہیں کر سکتا تھا اس

نے سوچ لیا تھا وہ کائزل کو ہر خوشی دے گا !! لیکن ایک چیز تھی جو زریام اسے کبھی نہیں دے سکتا تھا اور وہ تھی محبت!!

حرین اور مریم نے کافی زیادہ اپشن بتائے تھے لیکن زریام کو سمجھ نہیں ارہا تھا ان میں سے وہ کون سا طریقہ کایزل کو منانے کے لیے اختیار کریں بالاخر کافی دیر مشقت کے بعد اس نے فیصلہ لیا تھا اور اکلے لمحے فون نکالتے فون کان سے لگایا تھا!!

اسلام علیکم جی سر !! آگے سے زریام کا پرسنل اسسٹنٹ ادب سے بولا تھا

جب کے ذریام اُسے تمام تیار رکھنے والی چیزیں بتا چکا تھا !! جس پر فورا ہی وہ اوکے کہتا اپنے کام پر لگ چکا تھا!!!

زریام اپنے کمرے میں داخل ہوا جہاں کائزل بیڈ پر بیٹھے اپنا تمام میک اپ کا سامان نکالے ایک ایک کر کے اسے جانچ رہی تھی اسے زیادہ میک اپ کے بارے میں پتہ تو نہیں تھا لیکن جو پتہ تھا وہ بڑے غور سے دیکھ رہی تھی!!

زریام کی نظر بیڈ پر گئی تھی !! وہ کوشش کر رہا تھا کہ وہ کائزل کے سامنے ایزل کو نہ ہی یاد کرے تو بہتر ہے وہ نہیں چاہتا تھا کہ کائزل کو ہرٹ ہو!! کیونکہ ان سب میں گائز ہلکی کوئی غلطی نہیں تھی لیکن زریام اس کوشش میں بار بار ناکام ہو رہا تھا کیونکہ ایزل شاہ اس کی رگ رگ میں جنون کی طرح سرایت کرتی تھی اور شاید ہمیشہ کرتی رہنی تھی وہ جب جب

اپنے کمرے میں ارہا تھا صرف ایزل کے ہونے کے خواہش اس کے دل میں ہوتی تھی ابھی بھی کایزل کو بیڈ پر بیٹھا دیکھ اس کے دل میں تکلیف کی لہر دوڑی تھی اس نے ہمیشہ اپنے ساتھ صرف ایزل کو تصور کیا تھا اس نے سوچا بھی نہیں تھا زندگی اس کے ساتھ اتنا بڑا کھیل کھیلے گی اسے یقین نہیں اتا تھا کہ ایزل بھی اس سے بے وفائی کر سکتی ہیں؛!

اپنے دل میں ہوتی سخت تکلیف کو اس نے نظر انداز کیا کیونکہ کائزل نظریں اٹھائے اُسے خفگی سے دیکھ رہی تھی !!

زریام نے گہرا سانس لیا !!

آپ ریڈی ہو جائے ہمیں باہر جانا ہے !! زریام سامنے دیوار کو دیکھ بولا

کہا جانا ہے ؟ اُس نے خفگی سے کہا

بس جانا ہے کہیں اپ تیار ہو جائیں!! زریام اُسے دیکھ کہتا چینجنگ روم میں بند ہوا تھا !!

یا اللہ مجھے ہمت دے اُسے خوش رکھنے کی !! جب جب اسے دیکھتا ہوں صرف ایزل یاد اتی ہے اگر ایزل ہمیشہ دماغ میں رہے گی تو میں اسے کبھی خوش نہیں رکھ پاؤں گا محبت نہ سہی خوشیاں تو میں اسے دے سکتا ہوں!! زریام اللہ سے مخاطب تھا جب کے کائزل دھما سا مسکرا کر ریڈی ہونے کھڑی ہوچکی تھی !!

اُف یہ گجرے!! انزل پچھلے ایک گھنٹے سے اپنے گجروں پر جان وار رہی تھی وہ اس لیے کیونکہ یہ اریان کے لاے ہوئے تھے!!

ازبک سے تو کبھی میں نے محبت کی ہی نہیں تھی لیکن پھر بھی سب نے انہیں میرے حصے میں ڈال دیا تھا میں نے تو ہمیشہ اریان سے محبت کی تھی قسمت مجھ پر اتنی مہربان تھی کہ اس نے مجھے میری محبت سے ملانے کے لیے تمام در کھول دیے اس نے ازبک کو اپنے پاس بلا لیا تاکہ میں اپنی محبت کو پا سکوں لیکن پتہ نہیں پھر کیسے وہ مریم اریان کی زندگی میں اگئی ونی ہوئی ہے لیکن کہیں سے بھی ونی ہوئی لڑکی نہیں لگتی اریان کے ساتھ اریان کے کمرے میں رہے رہی ہے اتنی اوقات ہے اس کی؟ اریان کے لاے گجرے پہنتی بڑی ائی !! پہلے مجھے ان کے بیچ کے تعلقات دیکھنے پڑے گی ان کے بیچ تعلقات کیسے ہیں مجھے یقین ہے اریان اُس سے کبھی محبت نہیں کرینگے وہ ایک ونی میں ائی لڑکی اور خاص طور پر ازبک کی موت کے بدلے ائی ہوئی لڑکی سے!! ازبک سے کتنا پیار کرتے ہیں اریان وہ سب جانتے ہیں لیکن پھر بھی مجھے پتہ کرنا ہو گا کہ اریان کا رویہ کیسا ہے مریم کے ساتھ مجھے امید ہے کہ وہ رویہ اچھا نہیں ہو گا کیونکہ اریان کی پسند ایسی نہیں ہو سکتی!!!

انزل گجروں کو دیکھ سوچ رہی تھی پھر مسکرا کر گجروں پر اپنے لب رکھ گئی!! وہ اپنے ہاتھوں میں پہنے گجرے دیکھ خود ہی شرما رہی تھی !!

اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ انزل بہت پیاری تھی لیکن کاش تھوڑی دل سے بھی پیاری ہوتی!!!

مریم بچے بہت رات ہو گئی ہے اپنے کمرے میں جا کر سو جاؤ!!! امیرا بیگم اپنی گود میں سر رکھ لیٹی مریم کو دیکھ بولیں جو کمرے میں جانے کا نام نہیں لے رہی تھی شاید وہ اریان کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی!!

نہیں پھپو جان مجھے نہیں جانا!!مریم کی ایک ہی رٹ تھی کہ اسے نہیں جانا!! امیرا بیگم نے گہرا سانس وغیرہ وہ سمجھ چکی تھی کہ اریان اور مریم کے بیچ کوئی ان بن ہوئی ہے؛!

اچھا اک کام کرو مجھے اریان سے کچھ بات کرنی ہے اریان کو بلا کر لاؤ!!امیرا بیگم کچھ سوچتی ہوئی بولی

پھپھو جان اسیہ بی کے ہاتھ بلوا لیں نا!! مریم بیچارگی سے بولی امیرہ بیگم کو سمجھ نہیں ارہی تھی وہ اس طرح کر کیوں رہی ہے ؟

مریم بیٹا میں نے اپ کو بولا ہے نا ؟ویسے بھی اریان کو پسند نہیں ہے اتنی رات میں کوئی اس کے کمرے کا دروازہ بجائے آپ تو ایسے چلی جاوگی!! امیرا بیگم اُسے دیکھ بولی

جب بالاخر مریم گہرا سانس لے کر کھڑی ہوئی وہ جس چیز سے دور بھاگتی تھی کچھ نہ کچھ کر کے اسے اس چیز کے قریب لا کر کھڑا کر ہی دیا جاتا تھا!!

مریم اپنے کمرے کی اور بڑھی تھی وہ نیچے گھڑی سے وقت دیکھ کر ائی تھی اس وقت قریب ایک بجے کا وقت تھا وہ جانتی تھی اریان رات میں دو تین بجے تک سوتا ہے اسلئے اسے یقین تھا کہ وہ اٹھا ہو گا!!

مریم نے دھیرے سے کمرے کا دروازہ کھول کر جھانکا کمرہ لوک دیکھ اُس نے حیرت سے دروازہ دیکھا !!

پھر لوک پر موجود چھوٹا سا ہول دیکھ وہ اُس پر جھکی جہاں کمرے کا کچھ منظر اُس کی آنکھوں کے سامنے آیا !!

اریان اوندھے منہ بیڈ پر لیٹا سو رہا تھا !! مریم کو حیرت کے جھٹکے لگے تھے!!

کیا مطلب انہوں نے مجھے کمرے سے باہر نکال دیا ہے؟؟ مریم حیرت سے بولی

زیادہ ہی کمرے سے باہر رہنے کا شوق ارہا تھا نا؟ اب گزارو پوری رات باہر!! اریان کی سرد آواز اُس کے کان سے ٹکرائی مریم نے حیرت سے آنکھیں پھاڑی تھی ان کا کمرہ پورا طرح الیکٹرانک ڈیوائسز پر کنورٹ تھا ہر چیز کا بٹن تھا جو ریموٹ پر موجود تھا پردے ہٹانے سے لے کر واپس لگنے تک ایسی کا اور پورے کمرے کا سارا سسٹم ایک الیکٹرانک ڈیوائس پر

مرکوز تھا مریم جانتی تھی یہ کمرہ وائس پروف ہے اندر سے باہر اوازیں نہیں اتی لیکن ابھی ا رہی تھی اور مریم سمجھ چکی تھی یہ بھی کوئی الیکٹران جھمیلا ہی ہے !!

اپ سو نہیں رہے ؟ مریم نے باہر سے اواز لگائی

سوتے ہوئے بول رہا ہوں!! اندر سے اریان نے دانت پیستے جواب دیا مریم نے غصے سے بند دروازے کو دیکھا تھا

ہمیشہ الٹا جواب ! مریم دانت پیستی بولی

کھولیں دروازہ مجھے اندر انا ہے سونا ہے مجھے!! مریم دروازہ بجاتی ہوئی بولی وہ یہ بھی بھول چکی تھی کہ وہ اریان کو بلانے ائی ہے کیونکہ امیرا بیگم نے بلایا تھا!!

یہ دروازہ نہیں کھلے گا باہر رہو !! اریان نے جواب دیا اُس کی آواز سرد تھی لیکن نیند سے بھاری ہوتی پرکشش بھی تھی!!

کیا اپ نے مجھے کمرے سے باہر نکال دیا؟مریم نے پوچھا تھا

ہاں !!جاؤ اپنی پھپھو جان کے پاس وہی رہو اب !! اریان کا جواب ایا تھا

لیکن میں !! مریم نے کچھ بولنا چاہا

میں نے جو کہا سنائی نہیں ایا وہ ؟مزید اُس کی سخت آواز سنائی دی مریم نے خاموش ہونا بہتر سمجھا واقعی اس وقت ایک بج رہا تھا اور مریم ایک بھی بار اپنے کمرے میں نہیں ائی تھی !!

اس سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ اس کا کمرے میں انے کا دل نہیں ہے!!

اُف خدایا اب کیا کروں!! مریم غصے سے دروازے کو دیکھتی پھر سوچوں میں گم ہوئی اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی دوبارہ امیرا بیگم کے کمرے میں جانے کی وہ انہیں کیا بتاتی کہ اریان نے اُسے کمرے سے نکال دیا ؟

مریم پریشانی سے سوچتی دروازے سے اپنی پشت دکھاتی بیٹھتی چلی گئی !! پورے کولی ڈور میں کوئی نہیں تھا یہ حویلی حد سے زیادہ بڑی تھی اس لیے رات میں مریم کو ڈر لگ رہا تھا کیونکہ اس وقت یقینا سب سو رہے تھے!!

مریم نے حلق تر کرتے سہم کر اِدھر اُدھر دیکھا !!

پلز کھول دیں دروازہ !! مریم نے قریب 20 منٹ بعد دھیمی اواز میں دروازے پر ہاتھ رکھ کہا کیونکہ اُسے سردی لگ رہی تھی اور دوسرا حد سے زیادہ ڈر لیکن اندر اریان سو چکا تھا کیونکہ پہلے ہی نیند اس کے سر پر حاوی تھی اس لیے وہ مریم کی اواز نہیں سن پایا تھا!!

اندر سے کوئی جواب نہ ایا ! بے بسی سے مریم کی آنکھوں میں نمی جمع ہورہی تھی !! اُس نے دوبارہ اُس ہول سے جھانکا جہاں اریان گہری نیند سو رہا تھا !!

مریم اپنی آنکھوں کی نمی صاف کرتی واپس دروازے کے ساتھ لگ کر بیٹھی تھی!! اریان کو وہ یقین تھا کہ وہ امیرا بیگم کے کمرے میں چلی گئی ہو گی ادھی رات تو ویسے ہی وہ وہیں گزار چکی تھی لیکن اسے کون بتاتا میڈم مریم باہر بیٹھی ہیں وہ بھی اس سردی میں!!

حزن جو ابھی شاہ حویلی میں داخل ہوا تھا اور مرے قدموں سے سیڑھیاں چڑھتا اوپر ایا تھا اُس نے نظریں اریان کے کمرے کے دروازے پر بے اختیار مرکوز کی تھی جب اسے دروازے کے ساتھ لگی بیٹھی وہ نازک جان نظر ائی جو تھوڑا تھوڑا کانپ رہی تھی اور خوف سے سہم کر ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جبکہ انکھوں میں موٹے موٹو انسو جمع تھے!!

حزن نے حیرت سے اُسے دیکھا پھر اپنی گھڑی میں وقت دیکھا ڈیڑھ بج رہے تھے اور وہ یہاں بیٹھی تھی حزن تیزی سے اس کے پاس ایا تھا!!

بےبی گرل اتنی رات میں یہاں کیوں بیٹھی ہو اپ؟ حزن گھٹنوں کے بل بیٹھتا بولا جو دل میں اگ جل رہی تھی جو تکلیف ہو رہی تھی وہ مریم کو دیکھ کر ایک لمحے میں غائب ہوئی تھی اس کا سکون اس ننّھی جان میں تھا بس آنکھیں منتظر تھی گویا اس کی اور سکون اس کی رگ رگ میں سرائیت کرنے لگا تھا !!

جب کے کسی کی اواز اپنے قریب سے محسوس کرتے مریم نے جھٹ سے سہم کا اوپر دیکھا تھا!!

ڈرو نہیں بےبی گرل میں ہُوں!! حزن اُسے سہم کر خود کی جانب دیکھتا پاکر بولا جب نظریں اس کی انکھوں میں بھرے موٹے موٹے انسوں پر پڑی اس کی انکھوں میں انسو دیکھ حزن کی روح تک تڑپ گئی تھی

بےبی گرل کیا ہوا اپ کو رو کیوں رہی ہو؟ حزن اُسے دیکھ تڑپ کر بولا اُس کے انسوں اُس کی روح زخمی کر چکے تھے مریم آنکھوں میں موٹے موٹے انسو بھرے ٹکر ٹکر اُسے دیکھ رہی تھی؛!

اس کے چہرے پر اپنے لیے پریشانی وہ دیکھ سکتی تھی!!

بےبی گرل !! اُسے اپنی بات کا جواب نہ دیتا دیکھ حزن نے اسے پھر پکارا!!

ہمم؟ مریم اپنے انسوں صاف کرتی بولی

اتنی رات کو اتنی سردی میں اپ یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ اس رو کیوں رہی ہو؟ اندر کیوں نہیں جا رہی؟حزن نے پریشانی سے اک ساتھ کئی سوال کیے تھے

د۔دروازہ نہیں کھول رہے دروازہ بھی بند کر دیا!! مریم نے بھرائی آواز میں بتایا اُسے رونا ارہا تھا

کیوں؟ اُس نے حیرت سے پوچھا

کیونکہ میں اب تک پھپو جان کے کمرے میں تھی اس لیے !! لیکن اس میں کمرے سے نکالنے کی کیا ضرورت تھی میری مرضی میں کہیں پر بھی رہوں میں پوری رات وہاں رہوں یا ادھی رات!! مریم سوں سوں کرتی بولی اُسے کانپتا دیکھ حزن نے اپنی پہنی جیکٹ فورا اتاری!!

اور اُسے مریم پر ڈالی!! مریم کو بھی سردی لگ رہی تھی اسلئے اس نے بھی کچھ نہیں کہا مریم چھوٹی سی تھی اور حزن کی جیکٹ پڑی اس لیے مریم پر پوری اچکی تھی اب اُسے سردی نہیں لگ رہی تھی !!

اچھا اجاؤ کھڑی ہو ہم لوگ نیچے چلتے ہیں اوپر تو بہت سردی ہے!! حزن اُسے دیکھ بولا حزن نے اب تک اُسے ہاتھ نہیں لگایا تھا وہ جانتا تھا ابھی وہ اس پر حق نہیں رکھتا!!

مریم اسباب میں سر ہلاتی کھڑی ہوئی !! جب حزن اور وہ نیچے کی جانب بڑھے مریم نے خفگی سے اپنے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا پھر نیچے اُترتی چلی گئی!!!

وہ دونوں نیچے اتر کر ائے تھے

بتائیں کیا پسند ہے اپ کو کافی چائے کالڈ کافی ؟کیا پیں گی آپ!! اج میں اپ کے لیے بناؤں گا!! حزن کچن کی جانب بڑھتا بولا

آپ کو کوکنگ اتی ہے ؟ مریم نے حیرت سے پوچھا جب حزن نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

ٹھیک ہے تو اپ میرے لیے چاکلیٹ ملک شیک بنا دیں!! مریم نے خوشی سے کہا جب حزن نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا

بےبی گرل لیکن یہ تو ہمارے مینوں میں تھا ہی نہیں!! وہ مریم کو دیکھ ابرو اٹھائے بولا جب مریم نے دانت دکھائے

میں نے کر دیا مینوں میں شامل!! مریم ہنستی ہوئی بولی اُس کی ہنسی پر حزن شاہ دلو جان سے قربان ہو رہا تھا!!

ٹھیک ہے اجائیں ملک شیک پیتے ہیں!! حزن اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کو محسوس کیے اب کچن میں داخل ہوا تھا مریم بھی اُس کے پیچھے ہی کچن میں داخل ہوا تھا !!

آپ نے ککنگ کیسے سیکھی؟مریم نے تھوڑے فاصلے پر رکتے پوچھا

جب لو کی پڑھائی کیلئے باہر ملک گیا تھا تب !! حزن نے مسکرا کر جواب دیا حزن کے چہرے سے مسکراہٹ جانے کا نام نہیں لے رہی تھی!!

اپ سچ والے وکیل ہیں؟ مریم نے بے اختیار پوچھا جب کہ اس کی بات پر وہ پرکشش انداز میں ہولے سے ہنسا تھا!!

جی لٹل گرل میں سچ والا وکیل ہوں!! حزن نے اسباب میں سر ہلاتے کہا

یہ تو بہت اچھی بات ہے!! اپ نے اج تک کتنے کیس کیے ہے اُس میں سے کتنے آپ جیتے ہے؟ مریم نے اگلا سوال کیا جب کے حزن ساتھ ساتھ ملک شیک بنا رہا تھا

گوگل کرو بےبی گرل کیونکہ مجھے بھی یاد نہیں !! حزن اُسے دیکھ مصروف انداز میں بولا کیونکہ وہ بہت دھیان سے ملک شیک بنا رہا تھا!!

واؤ اپ کا ارٹیکل گوگل پر بھی ہے آپ تو فیمس ہے !! لیکن میرے پاس فون نہیں ہے !! شروع میں خوشی سے کہتے پھر اخر میں میں نے اُداسی سے کہا تھا

اداس نہیں ہوتے بےبی گرل میرے فون سے کرلو!! اُس نے اپنا فون جیب سے نکال کر مریم کے سامنے رکھا اور واپس ملک شیخ بنانے میں مصروف ہوا !!

پاسورڈ ؟ مریم نے پوچھا

بےبی گرل !! اُس نے ہنوز مصروف انداز میں سوال کیا

جی جی بولیں ؟ اور پاسورڈ بتائے !! مریم نے اُس کی پشت دیکھ کہا جو بہت دھیان سے اپنے کام میں مصروف تھا

بےبی گرل !! اُس نے پھر کہا

ارے پاسورڈ بتائے !! مریم منہ پھلا کر بولی

بےبی گرل پاسورڈ یہی ہے !! بےبی گرل !! حزن نے گہرا سانس بھرے اُسے دیکھ کہا جب مریم نے حیرت سے اُسے دیکھا

اپ کے فون کا پاسورڈ میں ہوں ؟ مریم نے حیرت سے پوچھا جب حزن نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا مریم کندھے اچکاتی پاسورڈ کھول کر گوگل کھول چکی تھی وہ بہت معصوم تھی وہ فضول نہیں سوچتی تھی کوئی اور ہوتا تو یقینا یہ سوچتا کہ پاسورڈ اس سے متعلق کیوں رکھا ہے لیکن مریم بہت پاک دل کی پاک دماغ کی لڑکی تھی !! وہ کچھ فضول نہیں سوچتی تھی اسے تو پتہ بھی نہیں تھا یہ پاسورڈ بےبی گرل کیوں رکھا ہے حزن نے ؟

واؤ اپ نے اب تک میں 7 ہنڈریڈ 68 کیس کیس لڑے ہیں جس میں سے 7 ہنڈریڈ 60 کیس آپ جیتے ہے !! مریم حیرت سے بولی حزن اُس کے چہرے پر حیرت کے اثار دیکھ ملک شیخ بناتا بناتا مسکرا رہا تھا!!

لیکن یہ آٹھ کیس اپ کیوں ہارے ہیں؟ مریم نے اُسے دیکھ پوچھا

کیونکہ وہ کیس انصاف کے نہیں تھے مجھے انصاف پسند ہے!! بے گناہوں کو کبھی سزا نہیں ہونی چاہیے اور جن کو انصاف ملنا ہے ان کا انصاف انہیں ہر حال میں ملنا چاہیے!!! حزن نے اُسے دیکھ کہا

ماشااللہ !! بہت اچھی بات ہے اپ جیسے وکیلوں کی اس دنیا میں بہت ضرورت ہے ورنہ اج کل کے وکیلوں کو پیسہ کھلا دو اور پھر بے گناہوں کو سزا ملتی ہے اور گنہگار کھلا گھوم رہا ہوتا ہے!! اپ جیسے وکیل چاہیے اس معاشرے کو!!مریم اُسے دیکھ بولی

بےبی گرل ہو تو اپ بہت چھوٹی سی اپ کو ایسی باتیں کیسے پتہ؟ حزن نے اُسے دیکھ پوچھا ساتھ وہ ملک شیک گلاس میں ڈال رہا تھا

میں ناول پڑھتی ہوں نا اس لیے مجھے ساری معلومات ہے؛؛مریم نے مسکرا کر کہا جب حزن نے مسکرا کر ملک شیک کا گلاس اُس کے سامنے ٹیبل پر رکھا

اپ کا ملک شیک!! حزن سامنے والی کرسی پر بیٹھا تھا!!

اپ نے اپنے لیے نہیں بنایا ؟ مریم نے اُسے دیکھ پوچھا کیونکہ بس ایک ہی گلاس تھا !!

یہ چیزیں بچے پیتے ہیں !! حزن نے کندھے اچکاتے کہا یہاں کچھ دیر پہلے وہ تکلیف میں اپنے رب سے شکوہ کر رہا تھا وہاں اب سکون اور مسکراہٹ اس کے چہرے سے جا نہیں رہی تھی

جی نہیں یہ چیزیں بڑے بھی پیتے ہے !! مریم خفگی سے بولی اسے غصہ اتا تھا جب اسے کوئی اس طرح بچا بولیں !!

بےبی گرل آپ کا نام بےبی گرل کیوں رکھا ہے میں نے کیونکہ اپ چھوٹی ہو!! حزن نے اُسے دیکھ کہا جب مریم خفگی سے اُسے دکھتی ملک شیک کا گلاس اپنے لبوں سے لگا گئی !! دوپٹہ مسلسل اس کے سر پر تھا!! اسے دوپٹہ سنبھالنا ا چکا تھا!!

واؤ یہ کتنا ٹیسٹی ہے!! مریم نے اک گھونٹ بھرتے حیرت سے کہا جب کہ حزن اُسے ہی دیکھ رہا تھا ڈر بھی تھا کے پتہ نہیں اسے ملک شیک پسند بھی ائے کہ نہیں؟

اپ کو اچھا لگا ؟ اُس نے گہرا سانس لیا تھا جسے وہ روک کر بیٹھا تھا جبکہ اس کی بات پر مریم نے تیزی سے اسباب میں سے ہلایا!!

میں نے اج تک ایسا ملک شیک کبھی نہیں پیا!! واؤ !! اب سے ملک شیک آپ بنا کر دے دیے گا مجھے جب بھی میرا دل کریگا یہ پینے کا !! مریم ملک شیک پیتی ہوئی بولی!!

ٹھک ہے بے بی گرل جب بھی اپ کا یہ پینے کا دل کرے اپ مجھے اکر بتا دینا میں اپ کے لیے بنا دوں گا لیکن شرط یہ ہے پھر اپ کو ایسے ہی مجھ سے باتیں کرنی ہوں گی تب ہی یہ اتنے مزے کا بنے گا!! حزن نے کہتے ساتھ شرط بتائی

ڈن!! مریم نے اپنا ننھا سا انگوٹھا دکھاتے کہا کیونکہ وہ پینے میں مصروف تھی جبکہ اس کے اس قدر کیوٹ انداز پر سامنے بیٹھے حسین شخص کو اس پر ٹوٹ کر پیارا ایا تھا!!

اپ نے اس میں ائس کریم بھی ڈالی ہے ؟ مریم نے اُسے دیکھ پوچھا

ہاں تھوڑی سی اتنی کے پی کر اپ بیمار نہ پڑے!! اور اتنی کہ یہ مزید اپ کو اچھا لگنے لگے !!حزن نے اسباب میں سر ہلاتے کہا جب مریم نے مسکرا کر دوبارہ ملک شیک کا گلاس اپنے لبوں سے لگایا حزن بس اُسے دیکھ رہا تھا !! اور مریم مصروف انداز میں ملک شیک پی رہی تھی !!

مریم بچے !! جب پیچھے سے امیرا بیگم کی آواز پر اُن دونوں نے پیچھے دیکھا

جی پھپھو جان ؟ مریم نے اُنہیں مسکرا کر دیکھ کہا اور ساتھ کھڑی ہوتی اُن کے پاس ائی !!

سوئی نہیں اپ !! حزن بیٹا آپ بھی نہیں سوئے !! وہ اُن دونوں کو دیکھ بولی

کہا سوؤں پھپھو جان سڑو شاہ نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا کہتے تمہارا کمرے میں انے کا دل نہیں کر رہا تو اب باہر رہو!! مریم نے اُنہیں دیکھ آگاہ کیا لہجہ شکایتی تھا

بیٹا میں اپ کو بول رہی تھی نا چلی جاؤ اپنے کمرے میں اتنی رات ہو گئی تھی اریان کو اس لیے غصّہ آگیا !! لیکن پھر بھی میری بچی کو کمرے سے باہر نہیں رکھنا چاہیے تھا میں لوں گی صبح گلاس!! امیرا بیگم اُس کا دوپٹہ درست کرتی پیار سے بولی

ٹھک ہے پھپھو جان !! مریم اُنہیں دیکھ مسکرا کر بولی

بڑی امی آپ ہیں اب مریم کے ساتھ؟ حزن کھڑا ہوتا اُنہیں دیکھ بولا جب انہوں نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

ملک شیک بہت ٹیسٹی ہے پھپھو جان ادا نے بنا کر دیا ہے !! مریم ملک شیک دکھاتی بولی

ارے واہ یہ تو بہت اچھی بات ہے !! اپ کے ادا تو بہت اچھے ہے !! امیرا بیگم حزن کے بالوں میں جار پھیرتی مسکرا کر بولی انہیں اچھا لگتا تھا جب مریم خوش رہتی تھی یہاں ہر کوئی مریم سے پیار کرتا تھا سوائے اس کے جسے کرنا چاہیے

جب کے اُس کے منہ سے اپنے لیے ادا سن حزن کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹی تھی !!

چلو آجاؤ سوجاؤ میرے پاس اور حزن بچے آپ بھی سوجاؤ !! وہ حزن کے بالوں پر پیار دیتی بولی اور مریم کو لیے اپنے کمرے کی اور بڑھی سکندر شاہ کسی کام سے لاہور گیے تھے اسلئے وہ شاہ حویلی موجود نہیں تھے !!

حزن مریم کو بعد میں اس چیز پر بولنے کا ارادہ رکھتا تھا وہ اس کے منہ سے خود کے لیے ادا نہیں سن سکتا تھا اسلئے !!

وہ یہی سوچ رہا تھا جب مریم کی اواز پر ہوش کی دنیا میں ایا!

!! Once again thank you for this tasty milk shake u are best Ada

مریم نے جاتے جاتے کہا جب کے حزن کے لب مسکرائے تھے وہ ننّھی سی لڑکی اک مضبوط مرد یعنی حزن شاہ پر اپنی حکومت کرنے لگی تھی! اور وہ اس بات سے بھی انجان

تھی کہ وہ حزن شاہ کی زندگی میں کیا معنی رکھتی ہے؟خیر جو بھی تھا حزن شاہ کے لیے مریم سے بہترین نظارہ اور کوئی نہیں تھا!!

کائزل اجاے یار دیر ہورہی ہے !! زریام بیڈ پر ریڈی بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا جب وہ باہر ائے گی تب ہی یقینا وہ لوگ جا سکتے تھے لیکن کائزل چینجنگ روم سے باہر انے کے لیے تیار ہی نہیں تھی !!

بس ارہی ہوں آن! اُس کی اندر سے اواز ائی لہجہ اب بھی خفگی بھرا تھا! جب کے زریام بار بار گھڑی میں وقت دیکھ رہا تھا!!

کائزل اندر میک اپ کرنے کی کوشش کر رہی تھی اسے میک اپ کرنا نہیں اتا تھا لیکن پھر بھی وہ اج اچھے سے تیار ہونا چاہتی تھی کیونکہ اتنا تو وہ سمجھ چکی تھی کہ اس کے آن اسے سرپرائز دینے والے ہیں اسے منانے کے لیے لیکن ابھی وہ اپنی خفگی ختم کرنے کے لیے تیار نہیں تھی!!

تھوڑا تھوڑا ہی صحیح لیکن وہ میک اپ کر رہی تھی کیونکہ اسے پیارا دکھ رہا تھا وہ پہلے ہی بہت پیاری تھی اسے میک اپ کی ضرورت نہیں تھی لیکن وہ اج مزید پیارا دکھنا چاہ رہی تھی اس لیے وہ میک اپ کرنے کی کوشش کر رہی تھی اور زریام باہر پہلی بار کسی کا انتظار کیونکہ دیر

ہو رہی تھی!! شام ہورہی تھی اور جانا بھی تھا جہاں زریام نے اس کی خفگی ختم کرنے کا سوچا تھا!!

زریام انتظار کر رہا تھا کائزل کا جب دروازہ کھول کر وہ باہر ائی !! زریام نے بھی نظر اٹھائے اسے دیکھا تھا

اور کچھ پل کے لیے آنکھیں ٹھہر سی گئی تھی وہ نیوی بلو کی کام والی خوبصورت کرتی میں ملبوس اپنے لمبے بالوں میں کرلز کیے میک اپ کے نام پر لپسٹک مسکارا اور بلش لگائے وہ نہایت خوبصورت لگ رہی تھی

زریام نے جلد ہی اپنی نظروں کا زاویہ بدلا تھا!!

کائزل خاموشی سے آگے ائی !!

ہو گئی ریڈی اپ ؟ چلیں؟ زریام کھڑا ہوا تھا جب کائزل نے دھیمے سے اسباب میں سر ہلایا وہ اب بھی کافی ناراض لگ رہی تھی ؛!

وہ دونوں اب کمرے سے نکلے تھے اس وقت لاؤنج میں کوئی بھی نہیں تھا ؛؛ وہ دونوں باہر کی جانب نکلے تھے!!

زریام نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی جبکہ کائزل گاڑی سے کچھ دور ہی رک چکی تھی اسے گاڑی میں نہ بیٹھتا دیکھ زریام نے گاڑی کا شیشہ نیچے کیا اور اسے دیکھا؛!

آئے بیٹھے ؟ زریام اُسے وہیں کھڑا دیکھ بولا

آن آپ مجھے منا رہے ہیں یا مجھے مزید ناراض کر رہے ہیں دروازہ کھولنا پڑتا ہے !! وہ خفگی سے بولی جب زریام نے نچلا لب دانتوں تلے دبایا اس نے یہ تو پوچھ لیا تھا کہ پرنس ٹریٹمنٹ دینا ہے لیکن یہ نہیں پوچھا تھا کہ پرنس ٹریٹمنٹ میں ہوتا کیا ہے؟

زریام کے چہرے پر بے اختیار دھمی سی مسکراہٹ ائی تھی وہ سر نفی میں ہلاتا اپنی طرف کا دروازہ کھولتے باہر نکلا!! اور بھاری قدم لیتا دوسری جانب ایا وہ اس وقت بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس جس کے اوپر ہی دو بٹن کھلے تھے جسے سرعام کا چٹا نے سینہ تھوڑا واضح ہو رہا تھا شرٹ کی شرٹ کون میں تک فولڈ ہونے کی وجہ سے زریام کی کثرت ہی بازو بھی صاف ظاہر تھے جن پر واضح ہوتے ہوئے سبز رگے کایزل کو اپنی جانب متوجہ کرنے کا سبب بن رہی تھی بالوں کو نفاست سے بنائے ہاتھ میں گھڑی پہنے وہ بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا !!

زریام نے اُس کی طرف کا دروازہ کھولا جب کائزل خفگی سے بیٹھی دل مسکرا رہا تھا لیکن وہ چہرے پر مسکراہٹ نہیں لانا چاہتی تھی

ادا سائی !! ابھی زریام واپس ڈرائیونگ سیٹ کی طرف جاتا جب مریم کی آواز پر مڑ کر دیکھا

جی بیٹا !! زریام اُسے دیکھ نرمی سے بولا

جب اپ لوگ ریسٹورنٹ جائیں تو پہلے کرسی اپ نے کائزل کے لیے اگے کرنی ہے ڈنر اجانے کے بعد پہلے کائزل کو دینا ہے !! پھر سٹارٹ کرنا ہے کہہ لیں پرنسس ٹریٹمنٹ کے لیے ہر چیز پہلے اپ نے کائزل کے لیے کرنی ہے !! مریم نے زریام کو دیکھ دھمی آواز میں آگاہ کیا

اوکے میں خیال رکھونگا!! زریام نے دھیما سا مسکرا کر کہا مریم نے بھی مسکرا کر اُسے دیکھا جب زریام نے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی!!

سیٹ بیلٹ لگاے !! زریام اُسے دیکھ بولا جب کائزل سیٹ بیلٹ لگانے کی کوشش کرنے لگی جس میں یقینا وہ ناکامیاب ہو چکی تھی!!

زریام اُس کی جانب جھکا تھا وہ اُس کے اوپر مکمل جھکتا سیٹ بیلٹ لگا رہا تھا جبکہ کایزل کا دل کائزل اپنے کانوں میں بجتا محسوس کر رہی تھی!!

زریام اس کی سیٹ بیلٹ لگاتا سیدھا ہو پر بیٹھا!!

پھر گاڑی منزل کو روانہ ہوچکی تھی !! وہ ریسٹورنٹ شہر میں تھا تو تھوڑا ٹائم لگنا تھا!! کائزل تھرچی نظروں سے زریام کا جائزہ لے رہی تھی جو ڈرائیونگ کی جانب متوجہ تھا!! جب کائزل کی نظریں اسٹیرنگ پر گئی ؛!

جہاں زریام ایک ہاتھ سے گاڑی چلا رہا تھا وہ بھی ہتھیلی کی مدد سے اور کائزل یک ٹک دیکھے جا رہے تھے اس طرح گاڑی بہت کم لوگ چلاتے تھے ایک ہاتھ سے تو ہر کوئی چلا لیتا تھا لیکن اس طرح ہتھیلی کی مدد سے چلانا کافی زیادہ کو لگتا تھا اور کایزل کو تو حد سے زیادہ لگ رہا تھا؛؛

جب گاڑی موڑنے کیلئے زریام نے کائزل کی سیٹ پر ہاتھ رکھ پیچھے دیکھا ساتھ سٹیرنگ پوری طرح گھماتے گاڑی گھمائی اور یہ مومنٹ تھا جب کائزل دل و جان سے اس پر فدا ہوئی تھی یہ سب بہت زیادہ ڈرامیٹک لگ رہا تھا جیسے مووی میں ہیرو کے پاس تمام انداز ہوتے ہیں اسی طرح تمام انداز زریام میں موجود تھے!!!

وہ ہر چیز کی صلاحیت رکھتا تھا وہ اپنے کسی عام عمل سے بھی کسی کا بھی دل دھڑکانے کا ہنر رکھتا تھا!! اس کے لیے لڑکیوں کی کمی نہیں تھی لیکن اس نے کبھی ایزل کے علاوہ کسی کو نظر اٹھا کر ہی نہیں دیکھا؛!

زریام خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا جب کچھ دیر کی ڈرائیونگ کے بعد گاڑی ایک نہایت بڑے اور الیشان ریسٹورنٹ کے اگے رکی تھی!!

زریام اپنا فون لیتا گاڑی سے باہر نکلا!! پھر کایزل کی کی جانب کا دروازہ کھولا جب وہ باہر ائی ؛؛ سردیوں کی شامل تھی اس لیے ماحول بہت ہی زیادہ خوبصورت بنا ہوا تھا!!

کائزل نے ریسٹورینٹ کو دیکھ آنکھیں پھیلائی تھی وہ ریسٹورینٹ نہایت بڑا اور علیشان تھا کیونکہ یہ اس شہر کا سب سے شاندار ہوٹل تھا وہ دونوں اندر داخل ہوئے تھے !

آن اتنا بڑا ریسٹورنٹ ہے یہ ہمارے علاوہ اور کوئی ہے کیوں نہیں؟ کتنے بڑے ریسٹورنٹ میں کسی تیسرے کو نہ دیکھ کایزل حیرت سے بولی

کیونکہ اج یہ ریسٹورنٹ میں نے بک کیا ہے!! زریام نے جواباً کہا

اپ نے اس کے پورے پیسے دیے ہوں گے نا؟ یہ تو بہت مہنگا ہے !! وہ حیرت سے بولی

نہیں مہنگا نہیں ہے !! زریام نے جواب دیا وہ دونوں مسلسل اگے بڑھ رہے تھے!!

کتنے کا ہے ؟ کائیزل نے تشویش سے پوچھا

اپ کو کیوں جاننا ہے ؟ ویسے بھی اتنی کوئی خاص اماونٹ نہیں ہیں!! زریام نے سامنے چلتے کہا وہ دونوں سامنے دیکھ رہے تھے

آن مجھے بتائے اس پورے الشان ریسٹورینٹ کیلئے آپ نے کتنے پیسے دیے ہیں !! آگے مزید قیمتی چیزیں دیکھ کایزل زریام کو دیکھ بولی

کائزل!! زریام نے اُسے سنجیدگی سے پکارا زریام کو خود پیسو کی پرواہ نہیں ہوتی تھی اس دوران وہ پرواہ کرتی اُسے اچھا نہیں لگ رہا تھا کیونکہ اُس کے پاس پیسے کی کمی ذرا بھی نہیں تھی !!

فائن آٹھ لاکھ !! بولا تھا میں نے اتنا کوئی خاص نہیں !! اُسے اپنی جانب دیکھتا پاکر وہ گہری سانس لیے بتاتا آگے چلنے لگا !!

جب کے کایزل کے قدم رکے تھے!!

اس کے رکنے پر زریام نے بھی رک کر پیچھے دیکھا

کیا ہوا ؟ زریام نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا تھا

آن اپ کو بخار ہے؟کایزل حیرت کی دنیا میں ڈوبی ہوئی بولی

نہیں مجھے تو نہیں ہے کیا ہوا؟ زریام نے جواباً کہا

اپ نے مجھے منانے کے لیے صرف چند گھنٹوں کے لیے اٹھ لاکھ ضایع کردیئے ؟ اُس کا اپنے چہرہ ہاتھ میں تھام کہا!!

جہاں زریام کے پاس پیسے کی کمی نہیں تھی وہیں کائزل اٹھ لاکھ پر ایسا ری ایکشن دے رہی تھی

کائزل!! زریام نے اُس کے پاس اتے نرمی سے اُسے پکارا کیونکہ ریسٹورینٹ کا اسٹاف اب ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا کیونکہ ان دونوں کے علاوہ تو یہاں کوئی تھا نہیں جو ان کی نظروں کا مرکز بنے اور اوپر سے کایزل کی باتیں

آن اپ ابھی کے ابھی اپنے پیسے واپس لیں ہم واپس چلتے ہیں!! ہم کسی ڈھابے پہ بیٹھ کے کھائیں گے500 روپے میں کام ہو جائے گا؛! کائزل اُسے دیکھ بولی گائزل کی بات پر زریام نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا وہ زریام کو ڈھابے پہ جانے کا بول رہی تھی جہاں وہ کبھی نہیں گیا تھا! جبکہ ہوٹل اسٹاف بھی حیرت سے کائزل کو دیکھ رہا تھا جہاں اس کے شوہر نے اتنا مہنگا ریسٹورنٹ صرف چند گھنٹوں کے لیے بک کیا تھا وہیں وہ ڈھابے کی باتیں کر رہی تھی اسٹاپ کی لڑکیاں اپس میں ایک دوسرے سے تبصرے کر رہے تھے!!

کائزل کوئی بات نہیں تحفے میں پیسے کون دیکھتا ہے؟ چلیں اندر چلتے ہیں!! زریام اُسے دیکھ بولا

نہیں ہم اندر نہیں جائیں گے اپ ابھی کے ابھی اپنے اٹھ لاکھ واپس لیں !! اٹھ لاکھ میں پتہ نہیں کیا کیا ہو جاتا!! کائزل صدمے میں بولی زریام کو سمجھ نہیں ارہا تھا ایسی باتیں اسے اکہاں سے رہی تھی؟ لیکن وہ دھیرے دھیرے اپنی ماضی کی یادوں میں لوٹ رہی تھی اور وہ ماضی میں بہت مڈل کلاس گھر سے تعلق رکھتی تھی یہی وجہ تھی جو اس میں اس طرح کی عادتے ارہی تھی اسے پوری طرح تو یاد نہیں ایا تھا لیکن جو یاد ایا تھا یہ اسی کا اثر تھا !!

اسٹاف کی لڑکیوں کو کائزل پر تبصرے کرتے دیکھ زریام نے قہر برساتی نظروں سے اُنہیں نوازا تھا جس کو دیکھتے ہی تمام اسٹاف کے تبصرے ختم ہوئے تھے اور نظریں نیچے جھکی تھی!

جائیں اپ لوگ یہاں سے جب ضرورت ہوگی تو میں بلا لوں گا!!اُنہیں دیکھ وہ سرد لہجے میں بولا جب اسٹاف فورا اپنے اپنے کاموں پر لگتا یہاں سے دور گیا !!

زریام نے سرد نظروں سے کائزل دیکھا تھا زریام کی انکھوں میں سرد پن دیکھ کایزل کو چپ لگی تھی !!

چلے !! زریام نے اُس کا ہاتھ تھامے آگے کی جانب قدم بڑا ہے زریام کے چہرے پر سختی دیکھ اب کائزل نے ایک لفظ اور بولنے کی غلطی نہیں کی تھی وہ لوگ اگے نکلے تو شاندار سا ہول دکھائی دیا جس کے بیچ میں ہی ٹیبل لگی تھی!! کائزل بھی زریام کے ساتھ کھینچی چلی جارہی تھی !!

ٹیبل تک پہنچتے زریام نے وہ الشان صوفہ اس کے لیے اگے کیا جب کائزل نے ایک بار پھر زریام کا حسین چہرہ دیکھا اس کے چہرے پر چھائی وہ چٹھانی سختی دیکھ کائزل نے حلق تر کیا کیونکہ وہ زریام کو اتنا سنجیدہ پہلی بار دیکھ رہی تھی خاموشی سے وہ صوفے پر بیٹھی جب زریام سامنے والے پر بیٹھا!!

ایک اسٹاف ممبر تیزی سے ان کی جانب ایا تھا!! اسٹاف نے مینیو کارڈ زریام کی جانب بڑھانا چاہا جب زریام نے ہاتھ کے اشارے سے وہ کارڈ کائزل کو دینے کا کہا جب اسٹاف نے فورا کارڈ اس کی جانب بڑھایا!! زریام اپنا فون کھول چکا تھا کائزل نے مینو تھاما جو نہایت بڑا تھا 120 قسم کی مختلف ڈشز اس میں موجود تھیں جن کو دیکھتے ہی کائزل کا منہ کھلنے لگا تھا!!

ریسٹورنٹ نہیں ہو گیا محل ہو گیا!! اتنے کھانے کون رکھتا ہے کون سا ہم نے یہ سارے کھانے ہیں جو اٹھ لاکھ لے لیے!! کائزل دھیما سا بڑبڑائی جبکہ اس کی بڑبڑاہٹ سامنے بیٹھا زریام سن چکا تھا!!

کائزل کیا کھانا ہے ؟ زریام نے سنجیدگی سے کہا

او مائی گاڈ آن دیکھ رہے ہیں آپ یہاں پر صرف چپس کے پرائس 10 ہزار روپے اور وہ بھی صرف ایک پلیٹ او مائی گاڈ کیا سونے کے چپس ہیں اپ لوگوں کے پاس؟؟ کائزل اسٹاف کو دیکھ حیرت سے بولی جب کے زریام نے گہرا سانس لیا تھا

میم ہماری ہر چیز بہت ہائی کوالٹی میں اور پیور بنی ہے اس وجہ سے اس کے پرائس اتنے ہیں اور پھر اپ جگہ بھی دیکھ لیں؛! اسٹاف نے عزت سے کہا

خاک پیور؟ اس سے اچھا گھر پہ پیور بن جاتی دس ہزار کی سو سے زیادہ پلیٹ اتنا حرام کا پیسہ کھا رہے ہیں اپ لوگ اللہ تعالی کو کیا جواب دیں گے ؟مجھے تو سمجھ نہیں ا رہا اتنے

پیسوں کا اپ لوگ کرتے کیا ہیں؟کائزل نے غصے سے کہا جب کہ اس کی بات پر زریام نے اپنا ماتھا مسلا تھا وہ کیا کیا بولے جا رہی تھی؟

اپ جائیں اور جو کال کر بتایا تھا وہ سب لے ائے !! زریام اسٹاف کو دیکھ سنجیدگی سے بولا جب وہ فورا اسباب میں سر ہلا کر اپنے کام کے لیے اگے بڑھے تھے کائزل کو بس پیسے دکھ رہے تھے یہ نہیں دکھ رہا تھا کہ وہ ہوٹل کتنا زیادہ عالی شان اور قیمتی چیزوں سے بنا ہے!!

آن آپ بات کیوں نہیں سمجھ رہے یہ لوگ ہمیں لوٹ رہے ہیں اتنا مہنگا کھانا اتنا مہنگا ریسٹورنٹ۔۔۔کائزل زریام کو دیکھ بات مکمل کرتی جب زریام بولا

کائزل کچھ نہیں ہوتا !! اگر اپ یہ سوچ رہی ہو اٹھ لاکھ ادھر لگانے سے ہمارے پاس پیسوں کی کمی ہو جائے گی تو یہ بالکل غلط ہے اپ کو جو چاہیے اپ وہ لے سکتی ہو!! اٹھ لاکھ تو کیا ایک کروڑ بھی کوئی معنی نہیں رکھتا اگر بات مقابل کو تحفے دینے کی اگئی ہو !! ایسی چیزوں کی قیمت نہیں ہوتی خلوص اور اخلاق دیکھا جاتا ہے کہ کس خلوص اور اخلاق سے وہ چیز ہمیں دی جا رہی ہے!! یہ اپ کے لیے سرپرائز تھا اپ ناراض تھی اس لیے!!! زریام اُسے دیکھ سمجھانے والے انداز میں بولا وہ صرف اٹھ لاکھ پر حیرت کر رہی تھی اگر زریام اسے اپنے ایک ایک پرفیوم کی قیمت بھی بتا دیتا تو اس نے حیرت سے بے ہوش ہو جانا تھا زریام کے ایک پرفیوم کی قیمت اتنے اتنے لاکھ تھی اس کی گھڑیوں کی قیمت 8 لاکھ سے شروع ہوتی تھی زریام نے توبہ کی تھی کہ وہ کبھی بھی کائزل کو کسی چیز کے پیسے نہیں بتائے

گا کیونکہ زریام کے پاس موجود ہر چیز لاکھوں سے شروع ہوتی تھی!! حد تک کائزل کے پاس جو میک اپ تھا اور جو جیولری تھی وہ بھی لاکھوں کی قیمت رکھتی تھی!!

اگلے لمحے الیشان طریقے سے کھانا ٹیبل پر لگنے لگا تھا!!

اتنی ساری ڈش اپنے ٹیبل پر دیکھ کر جہاں کائزل کو بھوک کے مارے منہ میں پانی ا رہا تھا وہیں بار بار پیسے یاد کرتے اس کا دل مر رہا تھا!!

بتائیں کیا کھائیں گی پہلے اپ؟ زریام اُسے دیکھ بولا ٹیبل پر کئی طرح کے پکوان موجود تھے جن سے اتی خوشبو کائزل کو اپنے حواسوں پر چھاتی محسوس ہو رہی تھی!!

کائزل ؟ اُسے اب تک سوچوں میں گم دیکھ اس نے سنجیدگی سے اسے پکارا وہ اتنا سمجھ چکا تھا کہ کائزل کو پیار کی کوئی بات سمجھ نہیں اتی وہ ہر چیز زریام کی سختی سے سمجھتی تھی!!اُس کے سنجیدگی سے کہنے پر کائزل نے پہلے خفگی سے زریام کو دیکھا پھر اسپیگٹی کی جانب اشارہ کیا جو نہایت ٹیسٹی لگ رہی تھی!!

اسٹاف میں موجود لڑکی نے فوراً اسپگیٹی پلیٹ میں نکال کر کایزل کو تھمائی !!

سر اپ کیا لینگے ؟میں اپ کو بھی سرو کر دیتی ہوں؛! وہ لڑکی زریام کو دیکھ بولی جب کائزل جو بے صبری سے اسپیگٹی کھانے لگی تھی اس کے ہاتھ رکے تھے!!

اپ جائے میں سرو کردونگی !! کائزل اُس لڑکی کو دیکھ غصے سے بولی جلن اُس کے چہرے پر صاف واضح تھی

جی میم!! وہ اسباب میں سر ہلاتی وہاں سے جا چکی تھی

بڑی ائی سر میں اپ کو سرو کر دوں!! میں کیا نہیں دکھ رہی اُنہیں ؟ کائزل غصے سے منہ پھلائے بولے جبکہ ذریام اسے ہی دیکھ رہا تھا

کائزل کھڑی ہوتی زریام کی جانب ائی !!

آن بتائیں اپ کیا کھائیں گے میں اپ کو سرو کرتی ہوں ؟کائزل زریام کو دیکھ بولی

کائزل میں لے لونگا خود !! یہ سب اپ کیلئے ہیں !! زریام نے اُسے بتایا کہ اسے منانے کے لیے یہ سب کیا جا رہا ہے پر نسسٹر یٹمنٹ اسے چاہیے ذریام کو نہیں!!

اٹس اوکے مجھے پتہ ہے پر نسس ٹریٹمنٹ میرے لیے ہے لیکن میں اس لڑکی کو بھی تو اپ کے لیے کھانا نکالتا نہیں دیکھ سکتی تھی اور اپ خود نکالے یہ مجھے اچھا نہیں لگے گا اس لیے میں نکال دیتی ہوں!! کائزل کہتی زریام کو کھانا سرو کرچکی تھی جب کے زریام خاموشی سے اُسے دیکھ رہا تھا !!

کائزل واپس اپنی جگہ پر آکر بیٹھی تھی !! اس کا بہت دل کر رہا تھا اپنے سامنے رکھی سپیگٹی کھانے کا اس لیے وہ مزید انتظار نہ کرتی اب اسپیگٹی پر ٹوٹ پڑی تھی !

ایزل اس وقت اپنے گھر سے بے حد دور عرش شاہ کے کمرے میں بیڈ پر موجود بیچ و بیچ گھونگٹ لیے بیٹھی تھی اس کے کانوں میں اس کی ماں کی بولی ہوئی باتیں گونج رہی تھی جو انہوں نے رخصتی کے وقت اس کے کان میں سرگوشی نما اواز میں کہا تھا!!

ایزل کی انکھوں سے تیزی سے انسو بہے رہے تھے وجود کانپ رہا تھا!!

(اج اس گھر سے تُم رخصت ہورہی ہو ایزل میری اک بات یاد رکھنا اُس لڑکے کو ہمیشہ کیلئے بھول جانا اب تمہارا سب کچھ عرش ہے اس حویلی کے دروازے بھی تمہارے لیتے صرف عرش کے ساتھ انے پر کھلے ہیں تُم یہاں کبھی بھی اکیلی نہیں آسکتی !! مطلب سمجھ رہی ہو نہ ؟ کبھی بھی اپنا رشتا خراب کرکے یہاں مت انا ہر حال میں عرش سے ساتھ خوش رہنا کیونکہ جو تم کر چکی ہو اس کے بعد تُم اپنے بابا کی نظروں میں اپنا مقام کھوچکی ہو!! اریبہ بیگم کے یہ الفاظ کسی کانٹے کی طرح اس کی روح زخمی کر رہے تھے

امی تو اپ مجھے یہ کہہ رہی ہیں کہ اب یہ میرا گھر نہیں ہے میں صرف عرش کے ساتھ اؤں گی تو مجھے انے دیا جائے گا ورنہ اس حویلی کے دروازے میرے لیے بند ہیں؟ ایزل نے بےیقینی سے پوچھا تھا

ہاں صحیح بول رہی ہو تُم !! کبھی بھی اپنا رشتا خراب مت کرنا یہ بات اپنے پلو سے باندھ کر جاؤ!! ان کا جواب ایا تھا اور ایزل کو اپنا آپ بے معنی لگ رہا تھا یہ سزا تھی وہ ناجائز محبت کرنے کی جو نکاح سے پہلے جائز نہیں تھی ناجائز محبت کا اختتام کبھی خوشی سے بھرپور نہیں ہوتا ؛!!

جب نکاح سے پہلے کسی بھی تعلقات کو برقرار رکھنا حرام قرار دے دیا گیا ہے تو پھر کیوں یہ بندہ بشر وہ کام کرتا ہے جو ہمارے رب کو بالکل پسند نہیں ناجائز رشتے میں رہ کر کب تک سکون میں رہا جا سکتا تھا؟)

ایزل کو اریبہ بیگم کی باتیں روح تک زخمی کر رہی تھی وہ بیڈ پر بیٹھی مسلسل انسو بہا رہی تھی روتے روتے اس کی چھوٹی چھوٹی سسکیاں اس کمرے میں گونجنے لگی تھی!

لیکن اسے ایک بات پر توکل تھا کہ بے شک مشکلات کے بعد اسانی اتی ہے!!

ایزل انسوں بہاتے یہ تمام باتیں سوچ رہی تھی جب کمرے کا دروازہ کھلنے کی اواز اس کے کانوں سے ٹکرائی!!

دروازہ کھلنے کی اواز پر ایزل نے اپنی سانس روکی تھی!!عرش نے کمرے میں داخل ہوتے دروازہ بند کیا !! اُس کے چہرے پر انتہا قسم کی سختی موجود تھی وہ تھپڑ وہ اب تک نہیں بھولا تھا اور پھر ایزل کی محبت میں وہ بغاوت!! ایزل نے نا صحیح اس نے تو ایزل سے محبت

کی تھی نا؟ کسی اور سے محبت کرنا اس کے اندر ایک طوفان بھر چکا تھا !! عرش اتنا برا نہیں تھا بس اپنی محبت کو کسی اور سے محبت کرتے دیکھ اُسے ایسا بننے پر مجبور کیا گیا تھا!!

عرش بھاری قدم لیتا بیڈ کی جانب قدم بڑھا رہا تھا جبکہ اس کا ہر بڑھتا قدم ایزل کی ہتھیلی پسینے سے بھیگنے کا سبب بن رہا تھا ایزل کا دل بند ہونے کو تھا جب کہ رونے کی وجہ سے اس کی سسکیاں اب تک اس کمرے میں گونج رہی تھیں!!

عرش بیڈ کے قریب پہنچا ایزل کو دیکھتے مزید غصہ اس کے چہرے پر واضح ہونے لگا تھا اس کی دماغ کی رگیں پھٹ رہی تھی کیونکہ اس کے ہاتھ میں کچھ پیپرز موجود تھے!!

گھونگھٹ ہٹاؤ اپنا!! اُس کی وحشت زدا آواز کمرے میں گونجی وہ اک 28 سالہ بھرپور طاقتور مرد تھا اس کی اواز بھی بے حد روبدار تھی!! جبکہ اس کی اواز میں وحشت کوئی بچہ بھی پہچان سکتا تھا

اس کی اواز پر ایزل کا وجود مزید کانپنے لگا تھا !! سانسیں اکھڑ رہی تھی

سنائی نہیں دیا میں نے کہا گھونگھٹ ہٹاؤ اپنا !! وہ ہنوز ایسے ہی بیٹھے دیکھ قوت سے دھاڑا تھا ایزل نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ اپنی سسکیاں روکی تھی پھر اپنے کانپتے ہاتھوں سے اپنا گھونگٹ اوپر اٹھایا !! اس کا وجود خوف سے بری طرح کانپ رہا تھا کیونکہ عرش کی دھاڑ بتا رہی تھی کہ وہ کس حد تک غصے میں ہے ؟

اُس کے گھونگھٹ اٹھانے پر ایزل کا خوبصورت چہرہ اس کی انکھوں کے سامنے ایا تھا اس چہرے کو اپنے لیے سجا دیکھنے کی تمنا اس نے بہت عرصے سے رکھی تھی لیکن اسے نہیں پتہ تھا کہ ایک وقت پر اکر وہ اس چہرے سے نفرت کرنے لگے گا !!

وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی دلہن بنے لیکن افسوس اب وہ عرش کے دل میں محبت نہیں رکھتی تھی ؛!

مجھے یقین نہیں اتا اتنے معصوم چہرے کے پیچھے ایک ایسی ایزل بھی چھپی تھی جو کسی کے ساتھ ناجائز تعلق میں بندھی تھی!! تم اس سچائی کو کب تک جھٹلاؤ گی کہ تم ایک بدکردار لڑکی ہو!! وہ قوت سے چیخ تھا اُس کا سر بری طرح پھٹ رہا تھا سامنے جو لڑکی اس کی بیوی بن چکی تھی وہ کسی اور کو چاہتی تھی یہ سوچ ہی کتنی عجیب تھی نا ؟

اُس کی چیخ پر ایزل نے اپنے کپڑوں پر گرفت مضبوط کی رونے میں مزید اضافہ ہوا تھا اس نے اج سے پہلے عرش کو اتنے غصے میں کبھی نہیں دیکھا تھا!! وہ خوف سے اس قدر دو چار تھی کہ وہ کچھ بول بھی نہیں پا رہی تھی!!

عرش اک قہر برساتی نکاح اس پر ڈالتا سامنے رکھے بیڈ سے تھوڑے فاصلے پر موجود صوفے پر بیٹھا تھا !!

ایزل کی سانس میں سانس ائی تھی !!

اور اس نے اپنے ہاتھ میں موجود کاغذ کھولا تھا اس کے ہاتھ میں کئی کاغذ تھے!!

کاغذوں کی اواز پر ایزل نے تھوڑی سی نظر اٹھا کر اس کے ہاتھ کی طرف دیکھا تھا جب اس کے ہاتھ میں وہ لو لیٹرز دیکھ جو ذریعہ کے لیے لکھا کرتی تھی ایزل کی ہوائیاں اڑی تھی یہ نوٹس عرش کے پاس کیا کر رہے تھے؟

ی۔یہ آپ ک۔کے پاس کیسے آئے !! اُس نے اپنے انسوں صاف کرتے کہا جب ایزل نے نظریں اٹھائے وحشت زدہ نظروں سے اُسے دیکھا

تمہارے کمرے سے ملے ہیں تمہارے لو لیٹرز !! لے کر ایا تھا وہاں سے پڑھوں تو کیا لکھا ہے تم نے!! اُس نے وحشت زدا لہجے میں ہر لفظ پر زور دیتے کہا تھا ایزل کی سانسیں رکنے لگی تھی ایزل فوراً بیڈ سے کھڑی ہوئی تاکے اپنے وہ نوٹس عرش سے لے سکے !!

اک قدم اور آگے نہیں بڑھنا چاہیئے تمہارا !! وہ حلق کے بل دھاڑا تھا اُس کا چہرہ غصے سے مکمل سرخ ہو رہا تھا جو ضبط وہ اہستہ خود پر کر رہا تھا اج وہ کھل کر سامنے ایا تھا!! اُس کے اس قدر شدت سے چیخنے پر۔ایزل کے قدم رکے تھے اُس کے کانپنے اور رونے میں انتہا حد تک اضافہ ہوا تھا؛؛

واپس بیٹھو ؛! عرش کی طرف سے اگلا حکم ایا جب ایزل واپس بیٹھی تھی !!

و۔وہ میرے نوٹس ہے ا۔آپ کو کوئی حق نہیں ہے پڑھنے کا !! ایزل نے روتے ہوئے ہمت کرتے کہا جب نوٹس کھولتے عرش کے ہاتھ رکے !!

تُم پر تمام حق ہیں میرے !! بس دیکھتی جاؤ تُم !! تمہاری زندگی عذاب نا بنادی تو پھر کہنا !! کسی اور سے محبت کرنے کی سزا تمہاری اج سے ہی شروع ہوگی اور ہیں وہ بھول گئی ؟ جو تُم نے مجھے تھپڑ مارا تھا ؟ عرش نے غزالی لہجے میں کہا

ایزل کی روح کانپ اٹھی تھی اُس کی باتوں سے !!

" زریام کیسے ہیں اپ؟ امید ہے اپ بالکل ٹھیک ہوں گے یہ نوٹس میں اپنے پاس لکھ لکھ کر رکھ رہی ہوں جب ہم دونوں کا نکاح ہو گا جب ہم دونوں ایک دوسرے کے محرم بن جائیں گے تو میں اپ کو یہ تمام نوٹس دوں گی یہ اس وقت لکھ رہی ہوں میں جب ہم دونوں اک دوسرے سے بے حد پیار کرتے ہیں!! میری پہلی محبت صرف اپ ہیں اپ تھے اور اپ رہیں گے مجھ پر حق صرف اپ کا تھا اپ کا ہے اور اپ کا رہے گا!! میں صرف اپ کی محرم بنوں گی اپ کے سوا میرا محرم کوئی نہیں بنے گا" میں آپ کو ٹوٹ کر چاہتی ہُوں اور میں چاہتی ہوں کہ ہم دونوں بہت جلدی محرم میں بدل جائیں اس حرام رشتے کو حلال میں تبدیل کر دیا جائے!! مجھے یقین ہے قسمت ہمیں ضرور ملا دے گی!! شروع شروع میں ہمارے گھر والے یقینا نہیں مانیں گے ہمارے نہیں صرف میرے کیونکہ اپ تو بس فیصلہ سنائیں گے اور سب راضی ہو جائیں گے لیکن مجھے مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے

لیکن کوئی بات نہیں ہم دونوں ان مشکلات کا سامنا بھی ساتھ مل کر کریں گے کیونکہ ہم دونوں سے ایک دوسرے کے لیے بنے ہیں ہم دونوں ہر حال میں ایک ہو جائیں گے اور ایک دوسرے سے شادی کر لیں گے میں ہر پل اپ کے بارے میں سوچتی ہوں میں اپ سے بے حد محبت کرنے لگی اتنی کہ کبھی کسی نے نہیں کی ہوگی میرے دل میں دماغ میں میری روح میں صرف اپ بسیں اپ کے علاوہ دل کسی کو سوچنا ہی نہیں) عرش بلند اواز میں پڑھ رہا تھا جبکہ لہجہ طنز بھرا تھا اس کا ایک ایک لفظ ایزل کو سسکنے پر مجبور کر رہا تھا وہ سارے لفظ ایزل کے تھے لیکن جس انداز میں بیان کیے جا رہے تھے وہ ایزل کو اپنا آپ ختم کرتا محسوس کروا رہے تھے!!

(اپ کو پتہ ہے میرے کزن ہیں اور میں نے امی کو باتیں کر کے سنا تھا خالہ نے میرے لیے ان کا رشتہ بھیجا تھا لیکن امی نے منع کر دیا میں تو نہیں کرتی ان عرش سے شادی کیسے کرتی جب میں محبت ہی اپ سے کرتی ہوں اور ویسے بھی وہ مجھے بالکل نہیں پسند!! میری پسند تو صرف اپ ہیں مجھ پر صرف اپ کا حق ہے میں خود کو اپ کے لیے ہمیشہ سنبھال کے رکھوں گی!! اپ کیلئے علاوہ مجھے کوئی دوسرا نہیں چھو سکے گا یہ میرا وعدہ ہیں !!) ایزل کے یہ الفاظ بولتے ہوئے عرش نے خوب برساتی آنکھوں پر ایبرو اٹھائی تھی پھر نظریں اٹھائے ایزل کو دیکھا جو بیڈ پر بیٹھی بوڑھی طرح کانپتی انسوں بہا رہی تھی !!

عرش وہ لو لیٹرز صوفے پر پٹھکتا کھڑا ہوا اور تیزی سے بھاری قدم لیتا اُس کی جانب بڑھا !!ایزل نے اُسے دیکھا تھا جو اُس کی جانب ارہا تھا ایزل نے پیچھے ہونا چاہا جب کچھ ہی قدم تے کرتے اُس نے ایزل کا چہرہ اپنا سخت گرفت میں پکڑ کر اپنے سامنے کیا وہ اُس کا جبڑا طاقت سے ہاتھ میں لیے اُس کا چہرہ اوپر اٹھائے۔اُس کی انسوں سے بھری آنکھوں میں اپنی خون برساتی آنکھیں گاڑ گیا !!

ا۔اہ !! اُس کے ہاتھ کی گرفت مزید اپنے چہرے پر مضبوط ہوتے دیکھ ایزل نے سسک کر اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اُس کا ہاتھ ہٹانا چاہا کیونکہ وہ اتنی سخت گرفت میں تھا کہ ایزل کو اپنا جبڑا ٹوٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا!!

یہ تمام باتیں تمہاری غلط ٹہر رہی ہیں !! تم نے کہا تھا تم صرف اس کی محرم بنو گی اور ڈیاگو تم میری محرم بن گئی !! تم نے کہا تھا کہ صرف وہ تمہیں چھوئے گا لیکن دیکھو میں, تمہیں چھو رہا ہوں اور چھووں گا بھی!! اور اس قدر بے دردی سے کے تمہیں پتہ چلے گا کہ تم نے کسی اور سے محبت کر کے کتنی بڑی غلطی کی ہے!! تم کہہ رہی تھی کہ تم خود کو اس کے لیے سنبھال کر رکھو گے افسوس نہیں رکھ پائی میں جو چاہوں وہ تمہارے ساتھ کر سکتا ہوں!! عرش نے مصنوعی افسردگی سے آخری بولی تھی ایزل مسلسل اُس کا ہاتھ اپنے گال سے ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی کیونکہ گرفت اتنی سخت تھی کے ایزل کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑھ چکا تھا درد سے وہ سسک رہی تھی !!

میں تُم سے نفرت کرتا ہوں ایزل شاہ اور اپنی نفرت کی آگ میں تمہیں جلا کر راکھ کر دونگا میں !! جس طرح اگ میں کوئی جاندار چیز تڑپ تڑپ کر جلتی ہے اس طرح تم بھی جلو گی!! وہ اُس کے چہرے پر چیخا تھا ایزل نے خوف سے آنکھیں میچی تھی !!

چھ۔چھوڑیں مجھے ت۔تکلیف ہ۔ہورہی ہے م۔مجھے !! ایزل نے سسک کر کہا

ہونے دو!! تمہیں اج سے نہیں بلکہ ابھی سے صرف تکلیف ہی تو برداشت کرنی ہے !! اس لیے عادت ڈال لو تکلیف برداشت کرنے کی!! میں تمہیں وہ وہ تکلیفیں دوں گا ایزل شاہ جو تم نے کبھی تصور بھی نہیں کی ہوگی تم میری نفرت بن گئی ہو !! تمہارا ایسا حال کر دوں گا کے تُم خود موت مانگو گی اور مجھے ذرا فرق نہیں پڑے گا !!

تم سوچ رہی ہوں گی نا یہ جان کر بھی کہ تم ایک بد کردار لڑکی ہو میں نے تم سے نکاح کیوں کیا؟؟صرف اپنا بدلہ پورا کرنے کے لیے جو تم نے میری محبت کو ٹھکرایا ہے جو تم نے مجھ سے اب تک بدتمیزی کی ہے مجھے تھپڑ مارا ہے ان سب کا بدلہ لینے کے لیے یہ نکاح ہوا ہے !! اور میں اپنا بدلہ 10 گنا زیادہ لوں گا!! زریام شاہ تم سے بہت محبت کرتا تھا میں نے دیکھا ہے اُس کی آنکھوں میں !! شاید ہی کبھی کوئی اتنی محبت کر سکتا تھا جتنی اس نے تم سے کی تھی اب جب اس کی محبت کو اتنی تکلیف ہوگی تو اسے تو وہاں پر محسوس ہوگی نا؟ وہ تمہاری تکلیف محسوس کر سکے گا کیونکہ اس نے تم سے محبت کی ؛! بہت افسوس ہو رہا ہے مجھے تم سے کہاں محبت والی زندگی پانے کے چکر میں تمہیں ایسی زندگی میں اچکی ہو جہاں

میں تمہارے لیے تکلیفے موجود ہے!! عرش مصنوعی افسردگی سے بولا پھر کچھ لمحے اُسے افسوس سے دیکھنے کے بعد قہقہ لگا کر ہنسا اس کا اک جاندار قہقہ اس کمرے میں گونجا تھا! اس نے ایک جھٹکے سے ایزل کا چہرہ چھوڑا جس سے وہ بیڈ پر منہ کے بل گری تھی

اُس کا قہقہ ایزل کو اپنے لیے عذاب لگ رہا تھا وہ اپنی جیت پر شدت سے قہقہ لگا کر ہنس رہا تھا !!!

اگر عرش اس سے نفرت کرتا تھا تو ایزل کون سی محبت کرتی تھی ؟ وہ بھی تو اس سے نفرت کرتی تھی ایزل شاہ صرف ایک شخص سے محبت کرتی تھی اور وہ تھا زریام شاہ بھلے ہی وہ دونوں ایک نہیں ہو سکے تھے بھلے ہی ان کے راستے الگ تھے لیکن ان دونوں نے محبت ایک دوسرے سے کی تھی نا؟

خدا کے لیے ہنسنا بند کر دیں اپ کا ہنسنا اس وقت مجھے سب سے تکلیف دا چیز لگ رہا ہے میں مزید نہیں سن سکتی اسے !! ایزل کی آواز بلند تھی انکھوں میں انسو تھے لیکن چہرہ سرخ ہونے کے ساتھ تھوڑا سنجیدہ تھا؛! ایزل خود میں ہمت رکھنے والی لڑکی تھی اس لیے وہ خود میں ہمت جمع کر رہی تھی کیونکہ اُس سے عرش کا قہقہ برداشت نہیں ہو رہا تھا جبکہ اس کی بعد پر قہقہ لگاتا ہوا عرش رکا تھا مزید خون انکھوں میں اترا تھا اس نے خون برساتی انکھوں سے ایزل کو دیکھا تھا ایزل کی یہ بات عرش جو مزید آگ لگاچکی تھی !!

عادت ڈال لو اب ساری زندگی تم نے یہی تو سننے ہیں یا شاید صرف تب تک جب تک میرا تم سے دل نہیں بھر جاتا !! عرش اُسے کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ جھکا تھا اس کے چہرے پر غرایا تھا!!

ایزل نے خوف سے آنکھیں میچی تھی !!

جاؤ اور اپنے فضول کا سنگھار اتار کر اؤ یہ سنگھا تم پر بالکل اچھا نہیں لگ رہا؛؛ یہ پاک وجود پر اچھا لگتا ہے صرف!! عرش اُسے دیکھ بولا جب کے اب ایزل کا ضبط جواب دے رہا تھا

اپ ہر بار میرے لیے یہ گھٹیا لفظ استعمال نہیں کر سکتے میں نے کچھ غلط نہیں کیا اور اگر محبت کرنا گناہ ہے تو ٹھیک ہے پھر گناہ کیا ہے میں نے!! ایزل کھڑی ہوتی شدت سے چیخی تھی

محبت کرنا گناہ نہیں ہے میں نے بھی تم سے کی تھی اپنی ماضی میں جو میری سب سے بڑی غلطی تھی!! شادی سے پہلے پہلے کرنا بھی گناہ نہیں ہے لیکن ناجائز تعلق بنانا گناہ ہیں!! نامحرم سے پیار بھری باتیں کرنا گناہ ہے اور تم نے مان ہی لیا ہے کہ تم نے گناہ کیا ہے!؛ تو گناہ کی سزا کیلئے تیار ہو جاؤ !! عرش اُس کا بازو اپنی سخت سخت گرفت میں لے کر اس کے چہرے پر داڑھا تھا جو بھی ہو جو اس نے ابھی لفظ کہے تھے وہ بالکل سچ تھا !! ایزل کو لگ رہا تھا ابھی اس کا بازو ٹوٹ جائے گا وہ بہت بے دردی سے اسے چھو رہا تھا

عرش نے اپنے انگوٹھے سے اس کے لبوں پر لگی لال لپسٹک بے دردی سے مسلی تھی!!
ایزل نے سختی سے آنکھیں بند کی تھی

اج کے بعد تم بالکل تیار نہیں ہوگی یہ سب تمہارے لیے نہیں ہے یہ بات اپنے ذہن میں بٹھا لو!! جاؤ اور اسے صاف کرکے آؤ !! وہ اُسے ایک جھٹکے سے چھوڑتا غزالی لہجے میں بولا
ایزل کے قدم لڑکڑائے تھے لیکن وہ گرتے گرتے بچ چکی تھی!!

یعنی اب اسے اس چیز سے بھی روک دیا گیا تھا وہ اپنی مرضی سے تیار بھی نہیں ہو سکتی تھی !!

میں نے کہا دفا ہوجاؤ یہاں سے !! اُسے وہی کھڑا دیکھ وہ پھر چیخا جب ایزل تیزی سے چینجنگ روم کی جانب بھاگی تھی وہ چیخ چیخ کر رونا چاہتی تھی

اُس نے چینجنگ روم کا دروازہ بند کیا وہ دروازے کے ساتھ لگتی چلی گئی اس نے اپنے منہ پر طاقت سے ہاتھ رکھا

اور شدت سے رونے لگی اج وہ سچ میں اپنی زندگی ویسی وحشیانہ بنتے دیکھ رہی تھی جس کا تصور بھی کسی کی روح کانپنے کے لیے کافی تھا!!

اسے شدت سے زریام کی یاد ائی تھی جو کہتا تھا " میری جان تمہیں اپنے حسین چہرے پر ان بناوٹی چیزوں کی بالکل ضرورت نہیں کیونکہ گلاب کی خوشبو ہمیشہ شفاف ہوتی ہیں !! اور

میری ایزل بھی ایک خوشبو کی طرح ہے جو ہمیشہ مجھ میں اترتی میری رگ رگ میں سرائیت کرتی ہے!) زریام کے یہ الفاظ اس کے ذہن میں گونجتے اسے مزید سسکنے پر مجبور کر رہے تھے

اُس کی رونے کی آوازیں بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاے سگریٹ پیتے عرش کے کانوں سے ٹکڑا رہی تھی

اگر تمہارا سوگ ختم ہوگیا ہو تو باہر آپ!! ضبط سے بھرپور عرش کی اواز سنائی دی جب کے ایزل دھیرے سے کھڑی ہوئی تھی !! کچھ ہی دیر میں وہ گھٹنوں سے نیچے اتی سادھی سی قمیض کے ساتھ کیپری میں ملبوس میک اپ صاف کر چکے تھے اپنے خوبصورت بالوں کا جوڑا بنا چکی تھی!! یہ بال زریام کو بہت پسند ہے اپنے بالوں کو بناتے ہوئے اذیت سے یہ سوچ اُس کے ذہن میں آئی تھی !!

اُس کا ہاتھ کانپ رہا تھا وہ چھا کر بھی

ڈور کھول نہیں پا رہی تھی اس نے ہمت کرتے چینجینگ روم کا دروازہ کھولا اور خود باہر نکلی !!

عرش ہنوز بیڈ بیک گراؤنڈ سے ٹیک لگاے سگریٹ کے گہرے کش بھر رہا تھا پورے کمرے میں سگریٹ کا دھوا پھیلا تھا جو ایزل کو کھانسنے پر مجبور کر رہا تھا ؛!

اِدھر آؤ!! عرش کی سرد اواز گونجی تھی ایزل اپنے انسوں صاف کرتی دھیرے دھیرے قدم لیتی اُس کی جانب بڑھی تھی

اُس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑے ہو کر ایزل کے قدم خود بخود رک چکے تھے اس کے قدم مزید اگے نہیں بڑھ رہے تھے!

جب عرش نے اپنی خون اترتی انکھوں سے اسے دیکھا اس کی حالت پر اس کے چہرے پر اک تنزیہ مسکراہٹ ائی تھی !!

اُس کا ایزل کا ہاتھ تھام کر اپنی اور کھینچا وہ اک جھٹکے سے لہراتی اس کے سینے کا حصہ بنی تھی

ایزل نے اُس کے سینے پر ہاتھ رکھ دور ہونا چاہا جب عرش نے نفرت بھری نگاہ سے ایزل کے اک ایک نقوش کا جائزہ لینا شروع کیا !!

ہ۔ہٹے پلز !! پیچھے ہونے کی کوشش کرتے ایزل نے بھرائی آواز میں کہا لہجے میں نفرت تھی!! وہ اس شخص کے قریب بھی نہیں جانا چاہتی تھی عرش سیدھا ہوکر بیٹھا تھا اُس کا اگلا عمل مقابل کی جان نکال گیا تھا

عرش نے وہی گرم سلگتی سگریٹ اُس کے ہاتھ پر بے دردی سے مسلی تھی !!ایزل کی درد ناک چیخ اُس کمرے میں گونجی تھی !!تکلیف کی وجہ سے وہ شدت سے روئی تھی اُس نے

اپنا ہاتھ عرش کی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کی لیکن وہ گرفت مزید مضبوط کر چکا تھا

پ۔پلز ہ۔ہٹائے اسے مجھے تکلیف ہورہی ہیں !! وہ روتے ہوئے تڑپ کر بولی لیکن وہ بے دردی سے جگا جگہ وہ سگریٹ اس کے ہاتھوں پر مسل رہا تھا اس کے چہرے پر زرا رحم نہیں تھا محض سرد تاثرات تھے وہ اس وقت انسان نہیں بالکل حیوان ہی تو لگ رہا تھا!!

ایسے ہی تڑپتے ہوئے تمہیں دیکھنا ہے ہر لمحے تم اسی طرح تڑپو گی یہ تکلیف تو کچھ بھی نہیں ہے میڈم اگے آگے دیکھو تمہارے ساتھ کیا ہوتا ہے؟ عرش اُسے دیکھ نفرت سے بولا

جہاں جہاں سگریٹ لگ رہی تھی وہاں وہاں ایزل کے ہاتھ پر کالے نشان پڑ رہے تھے جن میں ہوتی تکلیف لفظوں سے بیاں نہیں کی جا سکتی تھی!!

پ۔پلز چھوڑیں !! وہ منت والے انداز میں بھول رہی تھی کیونکہ اس کے ہاتھ میں بہت درد ہو رہا تھا جب کہ اس کی منت پر وہ صفاکی سے مسکرایا تھا

جب تک سگریٹ نا بوجھ گئی اُس نے اپنا یہ عمل نہیں روکا تھا کا ایزل کا لہجہ سرخ پڑھ چکا تھا لیکن مقابل کو رحم نہیں ایا تھا!!

پرومو کیسا لگا؟ عرش نے اُسے دیکھ سوالیہ نظروں سے سرد لہجے میں پوچھا ایزل نے روتے ہوئے اُسے دیکھا تھا

یہ سب کر کے اپ کو کیا ملے گا؟ ایزل نے اپنا رونا روکنا چاہا تھا لیکن یہ ایک ناممکن بات لگ رہی تھی کیونکہ جس درد سے وہ گزری تھی وہ اسان نہیں تھا وہ کمزور نہیں تھی لیکن جو عمل اس کے ساتھ ہوا تھا وہ اسے کمزور بنا چکا تھا!!

سکون دلی سکون ملے گا تمہیں تکلیف پہنچا کر!! اپنی کی بے ذتی کا بدلہ میں تم سے جب تک لوں گا تب تک میرا دل نہیں کہتا رکنے کا اور میرا دل کبھی رکنے کا نہیں کہے گا کیونکہ وہ تم سے نفرت کرتا ہے نا!! عرش اُس کی آنکھوں میں دیکھتے تنزیا مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا ایزل کو اپنی بے بسی پر ایک بار پھر چیخ چیخ کر رونے کا دل کر رہا تھا !!

زریام اور کائزل ڈنر کر چکے تھے!!

جب زریام نے کائزل کو دیکھا جو منہ پھلائے بیٹھی تھی زریام نے اپنی پیشانی پر دو اُنگلیاں رکھتے اُسے دیکھا وہ تو مزید ناراض ہو چکی تھی !

زریام نے پاس کھڑی اسٹاف میمبر کو کوئی چیز لانے کا اشارہ کیا تھا جب وہ فورا جاتی اگلے لمحے تمام چیزیں زریام کو لاکر دے چکی تھی !!

کائزل نے ترچھی نظروں سے وہ تمام چیزیں دیکھی تھی وہ دیکھتے ہی اس کے دل میں پھول کھلنے لگے تھے لیکن یقینا وہ دکھانا نہیں چاہتی تھی!!

کائزل !! زریام نے اُسے پکارا جب اُس نے خفگی سے زریام کو دیکھا جو اس ہی دیکھ رہا تھا!!

فلور!! زریام نے نہایت بڑا بکے اُس کی جانب بڑھاتے کہا اسے طریقہ بھی نہیں پتا تھا وہ ایزل کو نہایت پیار سے یہ چیزیں دیا کرتا تھا اس طرح وہ کائزل کو نہیں دے سکتا تھا دیتے سخت وہ محبت اور طریقہ سب بدل چکا تھا یا یوں کہو کہ پرانا زریام ہی ختم ہوچکا تھا !!

کائزل مزید اپنی مسکراہٹ نہ چھپا پائی تھی اس نے وہ بکے فورا تھاما وہ بکے تازے غلاب کا تھا جس میں سے اتی خوشبو پورے ہول میں پھیل چکی تھی کائزل کو روز بہت پسند تھے اس کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ زریام کو لگا تھا کہ اس کا موڈ ٹھک ہورہا ہے !!

گجرے بھی لاے ہیں آپ میرے لیے !! کائزل خوشی سے بولی جب زریام نے دھیما سا مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

پھر جلدی سے پہنائے نا!! کائزل نے اپنی کلائی خوشی سے چہک کر اگے کی جب کہ زریام جو گہرے اسے تھمانے لگا تھا اس کی فرمائش پر وہ رکا تھا!!

چلے پہنائے !! اُسے اسی انداز میں بیٹھا دیکھ کائزل نے اشارہ کیا زریام نے گہرا سانس لیا تھا جو چیزیں وہ کبھی نہیں کر سکتا تھا کائزل اسے کرنے پر مجبور کر رہی تھی شاید یہی ان کے

رشتے کی خوبصورتی تھی جو اگے جا کے کام انی تھی اگر کائزل اپنا بچپنہ کھو دیتی تو شاید جیسے وہ اب زریام کو خود سے بات کرنے پر مجبور کرتی ہے تب ایسا کچھ نہیں ہوتا رشتے میں ایک کا چھوٹا ہونا ضروری ہوتا ہے دونوں کا میچور ہو جانا پھر رشتے کی خوبصورتی ختم کر دیتا ہے!!

زریام اُس کی خوشی دیکھ ایک بار پھر دھیما سا مسکرایا تھا وہ کائزل کی خوشی چاہتا تھا اگر کایزل کی خوشی اس چھوٹے سے عمل میں تھی تو کوئی بڑی بات نہیں تھی!!

زریام نے اُس کا ہاتھ تھامنے کیلئے اپنا ہاتھ اگے کیا

جب زریام کا فون کسی میسج کی ٹون پر بجا تھا

زریام نے ہاتھ پیچھے کرتے اپنا موبائل اٹھا کر اپنے سامنے کیا ایک اناؤن نمبر سے پکچر ائی ہوئی تھی زریام نے میسیج کھول کر اپنے سامنے کیا اگے جو تصویر کھلی تھی اسے دیکھ کر موبائل پر زریام شاہ کی گرفت کمزور پڑی تھی یہ نمبر اناون تھا لیکن ڈی پی پر پکچر عرش کی تھی اس کا مطلب صاف ظاہر تھا کہ یہ عرش کا نمبر ہیں نیچے ٹائپنگ ہو رہی تھی جو مقابل سے لکھی جا رہی تھی!!

!! Say Mashallah for both us

عرش کی جانب سے یہ میسیج بھیجا گیا تھا زریام کا دل اچانک ہی بالکل دھیرے دھیرے دھڑکنا شروع ہو چکا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے پیروں تلے زمین نکل رہی ہو حالانکہ وہ جانتا تھا کہ ایزل کا نکاح ہیں لیکن اپنے سامنے موجود تصویر دیکھا اس کی روح زخمی ہو رہی تھی اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ کائزل نے پریشانی زریام کو دیکھا !!

جب کہ زریام ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا تھا کیونکہ اسے یہاں پر شدت سے آکسیجن کی کمی محسوس ہورہی تھی

آن اپ کو کیا ہوا؟ کائزل پریشانی سے استفسار کرنے لگی

میں اتا ہوں !! وہ مہز اتنا کہتا تیزی سے وہ باتھ روم کی جانب بڑھا تھا جاتے جاتے اس نے اپنی شرٹ کا مزید ایک بٹن کھولا تھا تاکہ وہ ٹھک سے سانس لے سکے یہ سوچ ہی کتنی جان لیوا تھی اور زریام تو انکھوں سے دیکھ رہا تھا جیسی شدت سے چاہا اج وہ کسی اور کی ہو چکی تھی!!

باتھ روم کا دروازہ کھولتے زریام نے ٹھنڈا پانی اپنے چہرے پر مارا تھا اس نے شیشے میں خود کو دیکھا اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا انکھوں میں خون اترا ہوا تھا!! عجیب سی کیفیت دل میں محسوس ہو رہی تھی!!

تو یہ سچ تھا تمہارا نکاح سچ میں ہو رہا تھا مجھے اخری وقت تک ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ سب میرا ایک بھیانک خواب ہے جو نیند ٹوٹتے ہی ٹوٹ جائے گا لیکن میں غلط تھا کیا تم عرش سے محبت کرو گی ہاں بلکل !! تم نے مجھ سے محبت تو نہیں کی لیکن تم عرش سے محبت کرتی ہو!! اور یہ چیز مجھے اندر سے مار دے گی!! تمہاری محبت پر صرف میرا حق تھا ایزل شاہ لیکن تُم ہمارے بیچ کسی تیسرے کو لے ائی!! میں نے تم سے محبت کی اور کرتا رہوں گا اور غرض تم نے عرش سے محبت کی!! وہ شیشے میں دیکھ اک ایک لفظ سوچ رہا تھا اسے اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا جس سے وہ جلدی سنبھال گیا تھا محبت بھی نا بڑی کمینی چیز ہوتی ہے مل جائے تو حسین نہ ملے تو انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی!!

کافی دیر تک ایسے ہی اذیت میں کھڑے رہنے کے بعد ذریام نے اپنے چہرے پر مزید پانی مارتے ٹاول سے چہرہ صاف کیا پھر کچھ لمحے بعد باہر نکلا اس کا چہرہ بالکل سرد ہو چکا تھا جب کے سرخیاں اب بھی پھیلی تھی !!

وہ واپس ٹیبل کی جانب پہنچا تھا!! اب اس سے مزید یہاں نہیں بیٹھا جا رہا تھا!! جب کہ کائزل جو اسی کا انتظار کر رہی تھی اب مسکرائی اور اپنے ہاتھ میں پکڑے گجروں کو دیکھ رہی تھی جو زریام اسے پہنانے والا تھا!!

گھر چلتے ہیں مجھے میری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی!! زریام اپنے دل میں ہوتی عجیب سی کیفیت کو دیکھ بولا پھر اگے جانے کے لیے بڑا

لیکن آن۔۔کائزل نے کچھ کہنا چاہا لیکن اتنے زریام جا چکا تھا اس لیے وہ نہیں سن پایا کائزل نے اپنے ہاتھ میں موجود وہ گجرے دیکھے پھر انہیں اٹھاتی وہ کھڑی ہوئی اور زریام کے پیچھے بڑھی !!

زریام ڈرائیونگ سیٹ سمبھال چکا تھا جب کائزل بھی اکر پسینجر سیٹ پر بیٹھی!!

آن اپ کی طبیعت کو کیا ہوا ہے اگر اپ کی طبیعت زیادہ خراب ہے تو ہم پہلے ڈاکٹر کے چلتے ہیں!! کائزل اُسے دیکھ پریشانی سے استفسار کرنے لگی جب کہ زریام کا سر درد سے پھٹ رہا تھا

میں ٹھک ہُوں!! اُس نے محض اتنا جواب دیا اور گاڑی کی سپیڈ مزید تیز کی بہت جلد سے جلد حویلی پہنچنا چاہتا تھا!!

کائزل سمجھ چکی تھی کچھ تو ہوا ہے کیونکہ زریام بالکل نارمل تھا پھر اچانک سے اس کا اس طرح سے ری ایکٹ کرنا !! لیکن کائزل ان کو لگ رہا تھا زریام کی واقعی طبیت خراب ہے کیونکہ اس کے چہرے سے تھکآن معلوم ہورہی تھی

آن مجھے اپ کی طبیعت بالکل ٹھیک نہیں لگ رہی ڈاکٹر کے چلتے ہیں نا!! کائزل نے پھر پریشانی سے استفسار کیا اسے بہت پریشانی ہو رہی تھی وہ بہت چھوٹے دل کی مالک تھی وہ

چھوٹی چھوٹی باتوں پر بہت پینک کر جاتی تھی خاص کر بات اگر اس کے آن کے بارے میں ہو تو!!

نہیں میں ٹھیک ہوں بس تھوڑا ارام کروں گا گھر جاکر !! زریام نے سامنے نظریں جمائے کہا

آن گاڑی کی سپیڈ ہلکی رکھے !! اسے حد سے زیادہ تیز سپیڈ میں گاڑی چلاتے دیکھ کائزل نے پریشانی سے کہا

کچھ نہیں ہونے دوں گا اپ کو!! زریام نے جواباً کہا گاڑی کی سپیڈ فل تھی اُس نے سامنے نظر جمائے جواب دیا تھا

کائزل پریشانی سے یہ سب دیکھ رہی تھی روڈ پر مسلسل گاڑیاں چل رہی تھیں اور ان کے بیچوں میں زریام فل سپیڈ میں گاڑی نکالتا ہوا جا رہا تھا کایزل کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھی اُسے زریام پر پورا بھروسہ تھا لیکن اس خطرناک عمل میں وہ حلق تر کرنے پر مجبور ہو چکی تھی! تیز اسپیڈ ہونے کی وجہ سے اس کے ہاتھ میں موجود وہ گجرے جنہیں وہ بڑے مان سے تھامی ہوئی تھی وہ جھٹکے سے نیچے گرے تھے کائزل نے تڑپ کر اپنے گجرے دیکھے تھے جو اُس کے پیروں میں گر چکے تھے ؛!

کائزل نے جھک کر اپنے گجرے اٹھانا چاہے لیکن گاڑی تیز ہونے کی وجہ سے وہ نہیں اٹھا پا رہی تھی اور اسے اپنے گجرے پیروں میں پڑے بہت تکلیف دے رہے تھے یہ اس کے آن نے اسے دیے تھے وہ زریام کی دی ہوئی چیز پیروں میں کیسے رہنے دے سکتی تھی؟ لیکن کوئی راستہ نہیں تھا اب گاڑی رکنی تھی وہ تب ہی اٹھا سکتی تھی وہ بار بار پیروں میں پڑے اپنے گجروں کو دیکھ رہے تھے جو گاڑی تیز ہونے کی وجہ سے ادھر ادھر جھول رہے تھے!!

بےبی گرل !! اس وقت صبح کا وقت تھا جب مریم لاؤنج میں بیٹھی ایل ای ڈی میں چھوٹا بھیم دیکھ رہی تھی جب حزن کی آواز پر اُس نے مڑ کر پیچھے دیکھا !!

جی ادا سائی؟ !! مریم اسے دیکھ مصروف انداز میں بولی

پہلے تو اپ مجھے اج سے مجھے ادا نہیں کہنگی !! حزن اُس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھتا بولا جب مریم نے الجھ کر اُسے دیکھا

پھر کیا بولنا ہے ؟ ؟مریم اُسے دیکھ بولی

اپ مجھے کسی اور نام سے بلا سکتی ہیں لیکن ادا نہیں !! حزن نے اُسے دیکھ کہا جب مریم انکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی تو وہ کیوں اُسے ادا کہنے سے منع کر رہا تھا!!

لیکن ادا اتنا پیارا تو لفظ ہے!! مریم نے اُسے بتانا چاہا

میں نے کب کہا یہ اچھا لفظ نہیں ہے یہ بہت اچھا لفظ ہے لیکن بھائیوں کو کہنے کے لیے اور میں تو اپ کا دوست ہوں تو اپ مجھے ادا نہیں کہیں گی ٹھیک ہے؟ حزن نے اُسے دیکھ کہا مریم نے حیرت سے اسے دیکھا تھا وہ لوگ دوست کب بنے تھے اسے تو یہی نہیں سمجھ ا رہا تھا؟

ہم لوگ دوست ہیں اور یہ بات مجھے پتہ ہی نہیں ہے؟ مریم حیرت سے بولی جب حزن نے اپنی مسکراہٹ دبائی

یس بے بی گرل ہم لوگ دوست ہیں!! اگر اپ کو نہیں پتہ تو اپ اب پتہ کرلیں !! حزن نے اُسے دیکھ کہا

ہمم پھر کیا کہوں میں اپ کو؟ مریم نے اُسے دیکھ سوالیہ نظریں سے کہا

کچھ بھی کہہ لینا لیکن ادا مت کہنا !! حزن اُس کے معصوم چہرے کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا اس نے اج سے پہلے اتنا معصوم چہرہ اور اتنے خوبصورت نقوش کبھی نہیں دیکھے تھے وہ اج پہلی بار مریم کو اتنے غور سے دیکھ رہا تھا!!

(تم صرف میری ہو بے بی گرل بہت جلد تمہیں میں اپنا بنا لوں گا!! تمہاری معصومیت پر اور تم پر صرف میرا حق ہے تم ایک نایاب کلی ہو جسے میں ہمیشہ سنبھال کر رکھوں گا!!) حزن اُسے دیکھ سوچ رہا تھا جب امیرا بیگم لاؤنج میں ائی

مریم جاؤ بچے اریان اٹھ گیا ہو گا اگر اسے کسی چیز کی ضرورت ہے تو دیکھ لو!! امیرا بیگم اتی مریم کو دیکھ بولیں وہ چاہتی تھی ان دونوں کے درمیان تمام اختلافات ختم ہو جائیں اور وہ لوگ نارمل کپل کی طرح رہنے لگے لیکن یہ محز ان کی کوشش تھی!!

پھوپو جان اپ کو پتہ نہیں ہے انہوں نے رات میں مجھے اپنے کمرے سے نکال دیا تھا اور اپ کہے رہی ہے کہ ان کو کسی چیز کی ضرورت ہو گی تو میں دوں!! مریم حیرت سے انہیں دیکھ بولی

میں کلاس لوں گی نا اریان کی جب وہ نہیں جائے گا لیکن بچے ابھی اسے کسی چیز کی ضرورت پڑ سکتی ہے نا؟

انہوں نے اسے نرمی سے سمجھایا جب مریم نے منہ پھلا کر اُنہیں دیکھا جب کے حزن کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹ چکی تھی !! وہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ مریم اریان کے نزدیک جائے۔

میں نہیں جا رہی اور نہ میں ان کے ساتھ ان کے کمرے میں رہوں گی میں اپ کے ساتھ رہوں گی!! مریم نے فیصلہ سنایا

تمہارے پھوپھا اج لاہور سے اجاینگے بیٹا کیسے رھو گی ؟انہوں نے اسے یاددہانی کروائی کہ وہ اپنے کمرے میں اکیلی نہیں رہتی

ارے ہاں میں تو بھول گئی تھی کہ اپ بھی شادی شدہ ہیں!! مریم نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا تھا امیرا بیگم سمید حزن نے بھی اُسے حیرت سے آنکھیں پھاڑے دیکھا تھا

بے بی گرل اپ یہ بھول گئی تھی کہ بڑی امی شادی شدہ ہیں؟ حزن حیرت سے بولا جب مریم نے تیزی سے اسباب میں سر ہلایا امیرا بیگم اور حزن کی ہنسی چھوٹی تھی !

اپ دونوں ہنس کیوں رہے ہیں!! مریم خفگی سے بولی

بجے ہم ایسے ہی ہنس رہے ہیں اپ کی معصومیت پر اپ جاؤ اور اریان کو دیکھو؛! امیرا بیگم اُسے دیکھ بولی حزن نے ضبط سے مٹھیاں بنائی تھی

بڑی امی رہنے دینا اگر وہ نہیں جانا چاہتی!! بالآخر خود پر ضبت کھوتے اس نے کہا

بیٹا میاں بیوی میں وقتی ناراضیاں پیدا ہو جاتی ہیں انہیں سلجھانے کے بجائے ایک دوسرے سے دور بھاگنا کوئی حل نہیں ہے جب اپ کی شادی ہو گی نا اپ کو تب سمجھ اے گا!! امیرا

بیگم مسکرا کر بولے جبکہ مریم خفگی سے کھڑی ہوئی تھی اسے پتہ تھا کسی بھی حال میں امیرہ بیگم اسے بھیج کر دم لیں گی اس لیے مریم خود ہی کھڑی ہوچکی تھی !!

مریم اب اپنے کمرے کی اور بڑھی تھی جبکہ ضبط سے طاقت کیے حزن اُس کی جاتی پشت دیکھ رہا تھا !!

ایک تو مجھے کمرے سے نکال دیا اوپر سے پھپو جان مجھے ہی بھیج رہی ہیں!! مریم غصے سے سوچتی ہے اپنے کمرے کی اور بڑھ رہی تھی اپنے کمرے کے دروازے پر پہنچتے اس نے لوگ گھمایا دروازہ کھلتا چلا گیا!!

وہ اندر داخل ہوئی اریان اسی لمحے شاور لیے باہر نکلا تھا وہ ٹاول اپنی کمر کے گرد لپیٹے باہر ایا تھا مریم کی اُسے دیکھ آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی !! مریم نے جلدی سے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھا !!

جب کے اریان دائے جانب چہرہ گھمائے اُسے اج نظر دیکھتا اب ڈریسنگ کے پاس پہنچ چکا تھا !!

ا۔آپ کو شرم نہیں اتی ایسے صرف ٹاول میں باہر انے میں!! مریم اپنی انکھوں پر ہاتھ رکھ کے بولی اس کی اواز لڑکھڑا رہی تھی دل کانوں میں بج رہا تھا

کیوں بھئی شرم کس بات کی میرا کمرہ میری مرضی!! اور ویسے بھی ٹاول بہت اچھی طرح اپنا کام کر رہا ہے !! اریان نے اپنے بال سکھاتے مصروف انداز میں سنجیدگی سے کہا

اپ کے کمرے میں میں بھی رہتی ہوں !! مریم دانت پیستی ہوئی بولے

تو کیا میں نے بولا ہے کہ تم یہاں رہو؟ اریان نے شیشے میں اسے ایک نظر دیکھا تھا جو انکھوں پر ہاتھ رکھ کھڑی تھی

اپ نے نہیں کہا لیکن میری اپ سے شادی ہوئی ہے تو میں اسی کمرے میں رہوں گی!! مریم کا دل کر رہا تھا وہ اُس شخص کا سر پھاڑ دے

اوہ تو تمہیں پتہ ہے کہ تمہاری اور میری شادی ہوئی ہے ؟ اریان نے مصنوعی حیرانگی سے کہا

اپ بات کو مت گھمائیں جا کر کپڑے پہن کر آئے تاکہ میں اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹاؤں!! مریم ہنوز آنکھوں پر ہاتھ رکھ بولی

اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے اریا نے خاموشی سے اپنے بال سکھانا جاری رکھے!! اُس کی آواز نا محسوس کرکے مریم نے اپنی انگلیاں کھول کر تھوڑا سا جھانکا اُسے ایسے ہی دیکھ اس نے واپس اپنی انکھیں بند کی!! انجان دکھاتا اریان خود کو شیشے میں مصروف دکھا رہا تھا!!

مریم نے پھر سے تھوڑا سا ہاتھ کھول کر اُسے دیکھا

ہمم باڈی تو اچھی بنائی ہوئی ہے سکس پیک بھی ہے!! اریان ایبرو اٹھائے سوچ رہی تھی ناول پڑھ پڑھ کر اس کا دماغ خراب ہو چکا تھا اُس کی نظریں اُس کے سیکس پیکس پر جاٹھہری تھی !!

جس گندی نظروں سے تم مجھے دیکھ رہی ہو نا مجھے ڈر ہے میرے سکس پیک کو نظر نہ لگ جائے !! اریان نے گھمبیر آواز میں بولا جب مریم نے ہڑبڑا کر مکمل ہاتھ اپنی انکھوں پر رکھا

انسان ہیں یا کیمرا ؟میں نے اچھے سے دیکھا تھا وہ شیشے میں دیکھ رہے تھے پھر انہیں کیسے پتہ کہ میں نے انہیں دیکھا ہے؟ مریم سوچتی ہوئی بڑبڑائی

کپڑے نکالو میرے!! جب اریان کی سنجیدہ اواز کمرے میں گونجی

اپ اگر بھول رہے ہو تو کل میں نے اپ کے کپڑے نکال کر یہاں کے یہاں رکھے تھے وہ پہننے کے بجائے آپ نے دوسرے پہن لیے تھے!! مریم خفگی سے بولی

تمہیں برا لگا تھا اگر میں نے تمہارے نکالے ہوئے کپڑے نہیں پہنے تھے؟ اریان نے شیشے میں اُسے دیکھ سنجیدگی سے استفسار کیا

بلکل برا لگنے والی بات ہیں !! مریم نے جواباً کہا

کیوں؟ اُس نے ایبرو اٹھائے اگلا سوال کیا تھا

کیونکہ میں۔۔۔ابھی مریم بولتی جب بولتے بولتے رکی اُس نے اپنا نچلا کو دانتوں تلے دبایا تھا

ہمم کیونکہ تُم ؟ اریان ڈریسنگ سے پشت سے ٹیک لگاے رخ مریم کی جانب کرچکا تھا

کبھی نہیں ؛! کبھی نہیں بولوں گی جو اپ سننا چاہتے ہیں !! مریم اک ادا سے بولی جب اریان کے لبوں پر اک سائڈ دھمی سی مسکراہٹ بکھری اریان نفی میں سر ہلاتا چینجنگ روم میں بند ہوا تھا!! اگلے پانچ منٹ میں ہی وہ باہر ایا تھا وائٹ شرٹ پر بلیک واسکٹ ہاتھ میں کوٹ تھامے پینٹ میں ملبوس ہاتھ میں بلیک کھڑی پہنے وہ لگ رہا تھا کہ وہ ایک نہایت بڑا بزنس مین ہے وہ سوٹ میں بہت حسین لگ رہا تھا!!

مریم جو اس دوران صوفے پر بیٹھ چکی تھی اب جیسے ہی نظریں اٹھی وہ سٹل ہوئی تھی وہ دوسری بار اریان کو سوٹ میں دیکھ رہی تھی ایک بار جب وہ پہلی بار شاہ ہویلی ائی تھی اور اب دوسری بار!!

اور اگر تم نے کہہ دیا تو؟ اریان نے اُسے دیکھ کہا تھا اس کی پانچ منٹ پہلے کہی بات کا جواب دے رہا تھا

ک۔ کبھی نہیں!! مریم نے خود کو ہوش کی دنیا میں سنبھالتے فوراً کہا جب اریان نے اپنے بھاری قدم اُس کی جانب بڑھائے اریان کا ہر بڑھتا قدم اُس کی سانسیں بے ترتیب کرنے کا

سبب بن رہا تھا!! ایک تو وہ لگ اتنا پیارا رہا تھا کوٹ پینٹ میں!! جو جو وہ ناولز میں پڑھ کر امیجنگ کرتی تھی جب وہ اصل میں ہوتا تھا تو اس کی دھڑکن قابو نہیں ہوتی تھی!!

اریان اُس کے بے حد نزدیک جا کھڑا ہو

اُس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اریان نے اک جھٹکے سے اُسے اپنے مزید نزدیک کیا تھا اب اُن دونوں میں فاصلا نام کی کوئی چیز نہیں تھی مریم اریان کے سینے سے جا لگی تھی جب کے مریم نے اپنی سانس روکی تھی اس شخص کی نزدیکی بہت جان لیوا تھی اریان کی کلون کی خوشبو اُسے اپنے حواسوں پر چھاتی محسوس ہو رہی تھی!!

اریان نے اپنی آنکھیں اُس کی آنکھوں میں گاڑی!! مریم کی نظر نہیں اٹھ رہی تھی اریان نے دو انگلیاں اس کی تھوڑی پر رکھ اس کا چہرہ اوپر اٹھایا مریم نے اریان کو دیکھا اسے اپنے اتنے قریب دیکھ مریم زیادہ دیر تک اسے نہیں دیکھ سکی وہ فورا نظریں جھکا چکی تھی!!

کیا ہورہا ہے تمہیں؟ اریان نے اُسے دیکھ کہا

ک۔کیا مطلب ؟ مریم نے بہت دھیمی اواز میں کہا تھا اس کی اواز بھی نہیں نکل رہی تھی اگر اریان تھوڑا سا بھی دور ہوتا تو یقینا نہیں سن پاتا

اریان نے مزید اپنا چہرا اُس کے چہرے کے نزدیک کرتے اُس کی پیشانی اپنی پیشانی سے ٹکائی!!

کانپ کیوں رہی ہو تُم ؟ اریان نے چند لمحے صحیح لیکن آنکھیں مندتے شوخ لہجے میں پوچھا حالانکہ وہ جانتا تھا!! مریم سمجھ رہی تھی وہ کیا کہنا چاہ رہا ہے مریم کا دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا جیسے پوری دنیا وہ اواز سننا چاہتی ہو!!

اریان نے اُس کی کمر پر گرفت مضبوط کرکے اپنا چہرہ اُس کی اک جانب نکال کر اُس کے گال سے اپنا ٹکایا اور اب مریم کو لگ رہا تھا وہ بےہوش ہوجائیگی !!اریان نے اُس کے کان کی جانب بکھرے وہ کھلے بال اپنے ہاتھ سے بہت نرمی سے کان کے پیچھے کیے اریان کی وہ سانسیں اپنی گردن پر محسوس کر پا رہی تھی جبکہ اپنے گال پر اس کا گال ٹکا دیکھ مریم کا دل اس کے ہاتھ میں انے کو تھا وہ خود کو سنبھال نہیں پا رہی تھی وہ پوری اریان کے بھروسے کھڑی تھی ورنہ اب تک تو وہ زمین بوس ہو چکی ہوتی!!

اریان کی ہلکی ہلکی بیرڈ اُس کے گال پر چوبتی اُسے اریان کی شرٹ پر گرفت مضبوط کرنے پر مجبور کر رہی تھی وہ اریان کی شرٹ سینے سے اپنی ننّھی مٹھیوں میں جکڑے کھڑی تھی !!

ش۔شا۔ہ سا۔۔اُس سے پورا لفظ بھی ادا نہیں ہوا تھا جب اریان بولا

یس!! اریان اُس کی کانپتی آواز محسوس کرتا اُس کے کان کے مزید قریب جھکا بولا

کچھ ہورہا ہے ؟ اریان نے اگلا سوال کیا جب مریم جو اسباب میں سر ہلانے لگی تھی اب تیزی سے نفی میں سر ہلانے لگی وہ خود کو کمزور نہیں بنا سکتی تھی حالانکہ اس شخص کی نزدیکی اسے کمزور کر رہی تھی

کچھ نہیں ہو رہا؟؟ اریان ہنوز اُس کے کان کے قریب جھکا بولا جب مریم نے دھیرے سے نفی میں سر ہلایا

اریان نے اُس کی گردن پر اپنا اک ہاتھ رکھ اپنا چہرا مزید قریب کیا تھا

اب ؟ آریان نے سرگوشی نما آواز میں کہا مریم کو لگ رہا تھا وہ کبھی بھی اپنے توازن کھو دے گی وہ شخص اسے کمزور کرنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑ رہا تھا

ک۔کچھ ن۔نہیں ہ۔ہورہا !! مریم نے یہ لفظ کیسے ادا کیا صرف وہی جانتی تھی ورنہ دل میں اسے کیا ہو رہا تھا وہ شاید بیان بھی نہیں کر سکتی تھی

اریان نے اج جھٹکے سے اُسے گھما کر اُس کی پشت اپنے سینے سے لگائی اور اک ہاتھ اُس کے پیٹ پر رکھ اُسے اپنے مزید قریب کیا مریم کے گھومنے کی وجہ سے اس کے بال اریان کے چہرے پر بکھرے تھے جب کے مریم نے اپنا اک ہاتھ اریان کے ہاتھ پر رکھا تھا جو اُس کی بیلی پر موجود تھا !! اُس نے مزاحمت کے طور پر اس کا ہاتھ ہٹانا چاہا لیکن اریان نے

گرفت مزید مضبوط کرتے اسے اس کی حرکت سے باز کیا!! مریم نے سختی سے آنکھیں میچی تھی ایک تو اس کی سخت گرفت اوپر سے نزدیکی!!

مریم کے قدم لڑکھڑا رہے تھے لیکن اریان کی گرفت اس کے گرد مضبوط تھی اس لیے وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں پا رہی تھی !! اسے معلوم تھا وہ مکمل اریان کے سہارے کھڑی ہے!! اگر اریان اس کے گرد حسار ہٹاتا تو اس نے زمین بوس ہو جانا تھا!!

زریام کی گاڑی شاہ حویلی کے اگے رکی تھی!! زریام گاڑی پارچ میں پارک کرتا تیزی سے اندر کی جانب بڑھا تھا کائزل کو اس کی طبیت بالکل ٹھیک نہیں لگ رہی تھی اس لیے وہ بھی تیزی سے نکلتی اس کے پیچھے بڑھی تھی !! جاتے جاتے وہ تیزی سے رکی اور پھر سے گاڑی کی جانب ائی وہ اپنے گجرے تو لینا بھول ہی گئی تھی جو ان کے رشتے کی پہلی نشانی تھی جو زریام نے اسے پہلا تحفہ دیا تھا!!

کائزل نے اتے جلدی سے اپنے گجرے اٹھائے گجرے کے کچھ پھول جھڑ کر گر چکے تھے کائزل کی انکھوں میں یہ دیکھ انسو اترے تھے!! تھوڑی مٹی بھی لگی تھی گجروں پر ! اور پھول تھوڑے تھوڑے مرجھا رہے تھے!!

یا اللہ ان گجروں کی طرح کبھی ہمارا رشتہ مرجھانے مت دینا جس طرح اس کی کلیاں ٹوٹ گئی ہمارے رشتے کی کلیاں کبھی نہیں ٹوٹنے دینا !! میں اپنے آن سے بہت پیار کرتی ہوں اُن

سے الگ ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتی اُنکے بغیر رہنا تو بہت دور کی بات ہے!! کائزل آسمان کی جانب دیکھ کر کہتی اب تیزی سے اندر بڑھی تھی !!

زریام کمرے میں داخل ہوتے ہی باتھ روم کی جانب بڑھا تھا وہ شاور لینا چاہتا تھا شاید تب ہی اس کے جلتے دل کو راحت مل جاتی!! جب تک کائزل کمرے میں داخل ہوئی تب تک اندر سے شاور کی اواز ا رہی تھی یعنی مقابل شاور لے رہا تھا!!

کیا ہوا آن کو اچانک !!کچھ دیر پہلے ٹھک تھے !! کائزل نے پریشانی سے سوچا کچھ دیر بیٹھی وہ زریام کا انتظار کرنے لگی لیکن کچھ دیر بعد بھی جب وہ باہر نہ نکلا تو کائزل نے چینجنگ روم کی جانب قدم بڑھاے وہ بھی چینج کرنے کا ارادہ رکھتی تھی!!

قریب دس منٹ بعد وہ باہر ائی تھی اور سامنے زریام صوفے پر بیٹھا اپنا سر صوفے کی پشت سے ٹکائے آنکھیں موندے بیٹھا تھا شاید وہ ابھی ہی شاور لے کر واپس ایا تھا!!

آن آپ ٹھک ہے ؟ کائزل نے تیزی سے اُس کے پاس اتے کہا

ہمم !! زریام نے ہنوز ایسے ہی کہا

آن ؟ کائزل نے اُسے پھر پکارا جب زریام میں اپنی سرخ آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا اُس کی آنکھیں سرخ دیکھ کائزل کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوا تھا!!

آن کیا ہوا اپ کو؟ کیا آپ غصے میں ہے ؟ کائزل پریشانی سے بولی

میں ٹھیک ہوں کائزل ! زریام کی آواز گھمبیر تھی !! زریام نے جواب دیتے پھر سے آنکھیں موندی تھی!!

آن اپ مجھے بالکل ٹھیک نہیں لگ رہے اپ کو نیند ارہی ہے تو اپ سو جائیں!! کائزل زریام کو دیکھ دوبارہ بولی

تم سوجاؤ !! مجھے نیند نہیں آرہی !! زریام نے جواب دیا

لیکن آن !! ابھی وہ بات مکمل کرتی جب زریام کھڑا ہوتا کمرے سے جانے لگا وہ اکیلا رہنا چاہتا تھا

آن کہا جارہے ہیں آپ ؟ کائزل اُس کے سامنے آئی تھی

میں باہر جا رہا ہوں تھوڑی دیر تک واپس آجاؤں گا تم سو جاؤ!! زریام نے اُسے دیکھ کہا وہ کس طرح بات کا جواب دے رہا تھا یہ صرف زریام جانتا تھا ورنہ اس طرح کے حالاتوں میں وہ مکمل خاموشی اور تنہائی چاہتا تھا!!

نہیں آن اپ باہر نہیں جائیں گے اپ کی طبیعت بالکل ٹھیک نہیں ہے آپ ارام کریں گے!! کائزل نے نفی میں سر ہلاتے کہا زریام کا ضبط جواب دے رہا تھا

کائزل میں بالکل ٹھیک ہوں کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتا ہوں میں اجاونگا تھوڑی دیر میں !! زریام نے اُسے دیکھ کہا

نہیں آن اپ بالکل ٹھیک نہیں ہے اپ سو جائیں اپ کہیں نہیں جا رہے!! کائزل نے پھر کہا زریام خاموشی سے کمرے سے نکل کر جانے لگا جب کائزل بھاگ کر دروازے کی جانب ائی

اُس نے دروازے پر ہاتھ رکھا تھا

نہیں آپ باہر نہیں جائینگے !! کائزل نے نفی میں سر ہلاتے کہا

کائزل مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ؟میں نے کہا ہے نا میں بالکل ٹھیک ہوں؟ ایک بار کی بات سمجھ نہیں ارہی؟ بار بار ایک ہی بات دہرا رہی ہو !! زریام اپنا ضبط ہوتا اُس کے چہرے پر غرایا تھا اس سے زیادہ ضبط اس میں نہیں تھا

آن میں آپ کیلئے کہے رہی ہوں کیونکہ مجھے اپ کی فکر ہے آپ کی طبیت ٹھک نہیں ہیں آپ کو ارام کی ضرورت ہے ویسے ہی باہر بہت سردی ہیں !! کائزل نے اپنے انسوں پر ضبط کرتے کہا اسے برداشت نہیں ہوتا تھا زریام کا تھوڑا سا بھی سخت لہجہ

اپ کو میری فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہیں !! زندہ ہوں میں مر نہیں جاؤنگا !!اتنا بھی کمزور نہیں ہوں جتنا لوگوں نے سمجھ لیا ہیں برداشت کر سکتا ہوں میں یہ سب مجھے نہیں پسند میرے معاملے میں کسی کی بھی دخل اندازِ آئندہ آپ میرا راستہ نہیں روکے گی !! یہ بعد میں نے پہلی اور اخری دفعہ بتائی ہے!! زریام غصے سے کہے کر کمرے سے باہر نکلتا

دروازہ دھاڑ سے بند کرچکا تھا ایک تو اس بات کا غصّہ اور اوپر سے اب کی باتوں کا یہ تمام باتیں مل کر زریام کو ضبط کھونے پر مجبور کرچکی تھی !!

کائزل دروازہ کھولتی زریام کے پیچھے بھاگی!!

آن میں نے کب کہا کے اپ کمزور ہیں ؟اور کس نے سمجھ لیا ہے اپ کو کمزور میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا میں تو بس یہ کہہ رہی ہوں کہ اپ کی طبیعت ٹھک نہیں ہے اور میں اپ کے معاملے میں کیوں دخل اندازی نہ کروں میں اپ کی بیوی ہوں اپ پر حق رکھتی ہوں اپ کو روک سکتی ہوں کسی بھی چیز سے !! کائزل زریام کے سامنے آتی بولی

ہمارا رشتہ کسی بھی حق کی بنیاد پر نہیں بنا کائزل مجھے کسی کی پابندی خود پر برداشت نہیں !! میں نے کسی کو اجازت نہیں دی خود پر مختار ہونے کی!! یہ بات جتنی جلدی سمجھ لو اتنا اچھا ہے!! زریام وحشت زدہ لہجے میں بولا اُس کا غصّہ اُس کے سر پر حاوی ہورہا تھا قسمت نے جو کیا تھا وہ زریام کی جگہ کوئی اور ہوتا تو برداشت نہ کر پاتا!!

ذریعام اک غصے سے بھری نظر اس پر ڈالتا اب وہاں سے بڑے بڑے ڈھنگ پڑتا نکلتا چلا گیا کائزل بھرائی انکھوں سے اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی مزید اس سے اپنے انسوں پر ضبط نہیں ہو رہا تھا وہ تیزی سے اپنے انسو صاف کرتی اپنے کمرے کی اور بڑی تھی زریام نے پہلی بار اس سے اس طرح غصے سے بات کی تھی اور یہی بات کایزل کو تکلیف دے رہی تھی!!

آن کو میرا اُنہیں روکنا برا لگا ؟ کیا میں اُن پر حق نہیں رکھتی ؟ انہوں نے مجھے خود پر حق رکھنے سے منع کیا ہے؟ وہ ایسا کیوں کہہ رہے تھے کہ ہمارا بھی رشتہ حق کی بنیاد پر نہیں بنا؟ وہ اپنے کمرے کا دروازہ بند کرتی بہتے انسوں کے ساتھ سوچ رہی تھی بہت سی سوچیں اس کے دماغ میں ارہی تھی کیونکہ وہ ایزل والے واقعے کے بارے میں نہیں جانتی تھی!!

اریان نے مریم کے پیٹ پر گرفت مضبوط کرتے نہایت نرمی سے اس کے بال اپنے چہرے سے ہٹاتے ایک جانب نکال لیتے ہیں مریم اُس کی سانسیں اپنی پچھلی گردن پر محسوس کر پارہی تھی اریان نے اپنا چہرہ اُس کی تھوڑی پر ٹکایا اور یہاں مریم کی بچی کچی ہمت بھی جواب دے رہی تھی !!

ہوا کچھ ؟ اریان نے اُس کے کان میں سرگوشی کی تھی وہ جانتا تھا اسے کچھ ہو رہا ہے لیکن وہ اس کے منہ سے سننا چاہتا تھا

ا۔اگر ہو بھی رہا ہوگا تو میں کونسا بولونگی؟ مریم نے ہمت کرتے کہا جب کے اُس کی بات پر اریان کے چہرے پر بالکل دھمی سی مسکراہٹ ائی تھی!!

مجھے چیلنج مت کرو چھوٹا پانڈا!! اریان کی آواز گھمبیر تھی

ی۔یہ سچ ہیں !! مریم نے جواباً کہا

اور اگر میں نے تمہارے منہ سے بلوا دیا تو؟اریان نے ہنوز اسی طرح کہا

ایسا کبھی نہیں ہو گا !! مریم نے جواباً کہا وہ بالکل اس شخص کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہ رہی تھی لیکن اب وہ کرتی بھی کیا مقابل کی نزدیکی میں عجیب سا جادو تھا !! جو اُسے اپنی جانب مائل کر رہا تھا !!

یک دم اریان نے اُسے چھوڑا تھا اس کے گرد سے ہاتھ اریان ہٹا چکا تھا مریم نے چونک کر اُس کی جانب رخ موڑتے اُسے دیکھا !!

جو اُس کے دیکھنے پر اپنے دونوں ہاتھ تھوڑا اوپر اٹھائے اُسے دکھا رہا تھا کے اب اُس نے اُسے نہیں تھاما!! مریم یک ٹک اُسے دیکھ رہی تھی !!

جب کہ مریم کی سانسیں گہری ہورہی تھی !! دل کانوں میں بج رہا تھا وہ اب تک ویسے ہی کھڑی تھی اس کے ہاتھ پاؤں حرکت کرنے سے فل وقت انکار کر چکے تھے!! وہ بس اریان کو دیکھ رہی تھی جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا !!

اریان نے اک قدم اُس کی جانب اٹھایا اور اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا مریم خاموشی سے کھڑی تھی تو کیا کرنے والا تھا وہ ؟

اریان نے مریم کے چہرے پر نظریں جمائے اُس کا اپنے ہاتھ میں لیتے دھیرے دھیرے اپنے لبوں نے قریب بڑھانا شروع کیا تھا!!

آفت تو تب ائی جب اریان نے اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا!!

مریم کو لگا اب تو وہ گئی !! اریان کی نظریں مسلسل مریم کے چہرے پر تھی اُس کے چہرے کی بدلتی رنگت اُس کے دل کا حال بیان کر رہی تھی کچھ لمحے وہ اسی طرح اُس کے ہاتھ پر لب رکھے رکا تھا اور مریم کو لگ رہا تھا اگر اب وہ پیچھے نہ ہوا تو مریم اپنا تمام تر ضبط کھو کر زمین بوس ہو جائے گی!!

ہورہا ہے کچھ ؟ اریان نے اُسے دیکھ اپنی مسکراہٹ دبائے پوچھا تھا کیونکہ اس کے چہرے کے زاویے اور اس کا کانپتا وجود بتا رہا تھا کہ اسے کیا ہو رہا ہے

مریم نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا اخر وہ بھی اریان شاہ کی پسلی سے بنی تھی ڈھیٹ پن خوب بھرا تھا مریم میں !!

اریان نے اُس کا وہی ہاتھ اپنے سامنے کرتے اُس کے ہاتھ میں اپنی انگلیاں الجھائی تھی اُس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ الجھاتے اریان کی نظریں مسلسل مریم کے چہرے کا طواف کر رہی تھی

ابھی مزید کچھ ہوتا کے دروازہ بجا! لگ رہا ہے اج قسمت مریم کے ساتھ تھی بالکل صحیح وقت پر دروازہ بجا تھا ورنہ تو مریم نے ہوش کھو دینا تھا وہ کس طرح کھڑی تھی یہ صرف وہی جانتی تھی!

اجاے !! اریان نے مریم پر نظریں جمائے اُس کا ہاتھ ازاد کیا تھا جب مریم فوراً دیوار کا سہارا لیتی پیچھے ہوئی کمرے میں امیرا بیگم داخل ہوئی تھی!!

بچوں کہاں رہ گئے اپ لوگ ناشتے پر انتظار کر رہے سب آجاؤ !! امیرا بیگم اندر داخل ہوتی بولی

بس آہی رہے تھے !! اریان اُنہیں دیکھ بولا جب امیرا بیگم مسکرائی اور مریم پر نظریں مرکوز کرنے لگی

مریم کیا ہوا میری جان ؟؟ اُس کا حد سے زدا سرخ چہرہ اور تیز ہوئی سانسیں دیکھ امیرا بیگم پریشانی سے استفسار کرنے لگی

ک۔کچھ نہیں ہوا پھپھو جان!! مریم مسکرانے کی کوشش کر رہی تھی جو کہ وہ نہیں پارہا تھا

تمہارا چہرہ اتنا سرخ کیوں ہورہا ہے ؟ سانسیں بھی کافی گہری چل رہی تھی اور دل تو اتنا تیز دھڑک رہا ہے کہ ہمیں بھی اواز ا رہی ہے خیریت ہے نہ ؟ اریان نے اُسے دیکھ مصنوعی

سوالیہ نظروں سے کہتے بازی چھینکی مریم نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا جو اُسے دیکھ آنکھ ونگ کر گیا تھا

مریم تو اس وقت غصہ کرنے کی بھی حالت میں نہیں تھی!! مریم نے آنکھیں بند کر کے کھولی

بولو مریم کیا ہوا بیٹا ؟ امیرا بیگم نے پھر سے کہا

و۔وہ پھپھو جان مجھے نا گرمی!! ہاں مجھے گرمی لگ رہی ہے بس اسی وجہ سے!! مریم کے جو منہ میں ایا وہ بولنے لگی جب امیرا بیگم نے حیرت سے اُسے دیکھا

بیٹا کمرے میں ایسی چل رہا ہے اور دوسرا سردیوں کا موسم ہے!! امیرا بیگم نے اُسے دیکھ کہا کیونکہ باہر اتنی سردی ہو رہی تھی اور یہاں مریم کو گرمی لگ رہی تھی

ج۔جی پھر بھی لگ رہی ہیں !! مریم نے تیزی سے اسباب میں سر ہلایا امیرا بیگم نے بھی اسباب میں سر ہلا دیا اب وہ کہتی بھی کیا!!

رمضان انے والے ہیں یہ رمضان مریم کا پہلا رمضان ہونے والا ہے ہمارے ساتھ !! امیرا بیگم اریان اور مریم کو دیکھ بولی جب کے اریان اب شیشے کی جانب متوجہ ہوئے اپنے بال درست کر رہا تھا!!

پھپھو جان رمضان میں کتنے دِن باکی ہے ؟مریم نے اُنہیں دیکھ سوالیہ نظروں سے کہا

15 دن ہے بیٹا!! اُنہیں نے آگاہ کیا

اوہ اس کیا مطلب ادا رمضان یہاں گزر جائیگا !! مریم دھیما سا بڑ بڑ ائی تھی اس کی بڑبڑاہٹ امیرہ بیگم تو نہیں سن پائی لیکن شیشے سے دیکھتا اریان ضرور سمجھ چکا تھا!!

کچھ کہا مریم ؟ امیرا بیگم کو لگا تھا کہ اُس نے کچھ کہا ہے ابھی مریم نفی میں سر ہلاتی جب اریان بولا

ہاں امی وہ بول رہی ہے میں رمضان میں پورے تیس روزے رکھوں گی!! بالکل بلا ناغہ!! اور اللہ تعالی سے دعا کروں گی کہ اللہ تعالی مجھے تھوڑی سی عقل دے دے!! اریان نے اُس کی بات کاٹتے امیرہ بیگم کو اگاہ کیا مریم نے حیرت سے اریان کو دیکھا تھا جو سنجیدگی سے اپنے بال سیٹ کرنے میں مصروف تھا اسے اپنے بال بنانے میں بہت وقت لگتا تھا اس کے بال بہت سلکی تھے اس لیے پیشانی پر پھیل جاتی تھی اسلئے اریان کو اچھی طرح سیٹ کرنے پڑتے تھے!!

پہلی بات تو بہت اچھی ہے پورے 30 روزے رکھنے والی ماشاءاللہ دوسری بات دعا مانگنے کی ضرورت نہیں ہے میری بیٹی ویسے ہی بہت عقلمند ہیں!! امیرا بیگم نے مسکرا کر کہا جب مریم نے اک ادا سے اریان کو دیکھا جیسے بتانا چاہ رہی ہو میرے پاس عقل ہے!!

دیکھو ذرا میں بھی یہاں اکر باتوں میں لگ گئی چلو آجاؤ نیچے !! امیرا بیگم اُن دونوں کو دیکھ بولی ساتھ جانے کیلئے مڑی مریم بھی تیزی سے اُن کے ساتھ بڑھی تھی اریان کے ساتھ مزید وہ اکیلی اس وقت نہیں رک سکتی تھی ورنہ اُس نے شرم سے مرجانا تھا اُس میں ہمت نہیں تھی اریان کا سامنا کرنے کی !! اُس نے اریان کا ایسا موڈ پہلی بار دیکھا تھا!! ورنہ وہ اسے کبھی پیار سے نہیں دیکھتا تھا چھونا تو بہت دور کی بات تھی !!

تو کیا وہ یہ سب اپنی شرط جیتنے کے لیے کر رہا تھا؟اگر ہاں تو وہ اس میں کامیاب بھی ہو رہا تھا اریان جب جب اس کے قریب اتا تھا مریم خود کو کمزور محسوس کرنے لگتی تھی!!

اریان کوٹ پہنتا آخری نظر خود کو شیشے میں دیکھتے گاڑی کی چابی اور موبائل اٹھاتے کمرے سے نکلا تھا!!

امیرا بیگم اور مریم پہلے نیچے پہنچ چکی تھی جب کے اریان تھوڑی دیر بعد نیچے اترتا دکھائی دیا !!

انزل جو وہی کھڑی تھی اریان کو دیکھ تیزی سے آگے ائی !!

اسلام علیکم!! اریان آخری سیڑھی اترا ہی تھا جب انزل نے سلام کیا

وعلیکم السلام!! اریان نے اُسے دیکھ نرمی سے جواب دیا

اریان مجھے اپ سے کچھ بات کرنی تھی !! انزل اریان کو دیکھ مسکرا کر بولی

ہمم بولو!! اریان نے اُسے دیکھ کہا تھا وہ دونوں وہی رک چکے تھے

میں جوب کرنا چاہتی ہُوں!! انزل نے اریان کو دیکھ کہا

کیوں کرنی ہے ؟ کسی چیز کی کمی ہے تمہارے پاس ؟ اریان نے سنجیدگی سے استفسار کیا

نہیں اریان میرے پاس کسی چیز کی کمی نہیں ہیں (سوائے آپ کے) اُس نے یہ لفظ دل میں۔ادا کیا تھا!!

پھر ؟ اریان نے اُسے دیکھ کہا

میں حویلی میں بور ہوجاتی ہُوں سارا دن سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہوتے ہیں تو کیوں نہ میں بھی جوب کرلوں!! اس طرح میرا دھیان بھی اک جگہ لگ جائیگا اس طرح پورے ڈن گھر میں رہ کر طرح طرح کی سوچے میرے ذہن میں اتی ہیں !! دماغ بہت ڈسٹرب ہیں !! انزل نے نرمی سے اُسے بتایا لہجے میں اُداسی تھی !!

تمہیں پتہ ہے نہ یہ حویلی ہے ؟ اریان نے اُسے دیکھ کہا

میں جانتی ہُوں لیکن اگر آپ چاہے تو یہ ممکن ہے آپ کا فیصلہ تو کو نہیں ٹال سکتا حویلی میں!! میں واقعی جوب کرنا چاہتی ہُوں!! اور ویسے بھی میں اپ کے ساتھ آپ کے آفس جاؤنگی نا !! انزل نے اُسے دیکھ کہا اس دوران وہ دونوں بھی لاؤنج میں آچکے تھے جہاں سب موجود تھے مریم بھی اُن دونوں کو ہی دیکھ رہی تھی !!

تم خود سے سب سوچ رہی ہو ؟اریان نے صوفے پر پرجمان ہوتے کہا سب بھی صوفے پر بیٹھے تھے اور اسی جانب متوجہ تھے

ن۔نہیں اریان میں خود سے سب نہیں سوچ رہی میں کو سے ڈسکس کر رہی ہُوں!! میں واقعی بہت اکیلا محسوس کرتی ہوں پورا دن مجھے ضرورت ہے کسی جگہ دھیان لگانے کی !! ویسے ہی جو سب ماضی میں ہوا اُس سے میری مینٹل ہیلتھ پر کافی اثر پڑا ہے !! اسلئے میں جوب کرنا چاہتی ہوں!! انزل اریان کو دیکھ بول رہی تھی باکی سب بھی خاموش تھے یہاں امیرا بیگم مریم اور حزن موجود تھے !!

اریان اگر انزل آپ کے ساتھ جانا چاہتی ہے تو اس میں کوئی مسئلہ نہیں کسی کو اُس کی جوب سے !! کیونکہ آپ ہوگے وہاں!! انزل حویلی میں پورا دن بور ہوجاتی ہے اچھا ہے دل لگا رہے گا کام میں !؟ امیرا بیگم نے اریان کو دیکھ نرمی سے کہا کیونکہ مسئلہ تب ہوتا جب وہ باہر کسی اور کے ساتھ کام کرتی یہاں تو اریان تھا !!

ہمم !! ٹھک ہے کل سے آجانا تُم !! اریان نے کہتے کافی کا کپ اپنے لبوں سے لگایا تھا جب کے انزل کے چہرے پر گہری مسکراہٹ بکھری تھی دل زورو سے دھڑکا تھا حویلی میں اریان سے اُس کا زدا سامنا نہیں ہوپاتا تھا لیکن اب شاید سب ٹھک ہونے والا تھا بقول انزل کے!

تو انزل اپی شاہ سائی کے ساتھ جائینگی آفس ؟ مریم نے امیرا بیگم کے کان میں سرگوشی کرتے پوچھا جب انہوں نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا مریم نے اریان کو دیکھا جس کی نظریں فون پر تھی !! پھر انزل کو دیکھا جس کی نظر اریان پر تھی !!

اریان !! کچھ دیر بعد انزل نے اُسے پکارا تھا

ہمم؟ موبائل میں مصروف ہی اریان نے جواب دیا !!

وہ جو پرسنل سیکٹری والا معاملہ تھا وہ فائنل ہوا ؟ میرا مطلب کوئی بن گی پرسنل سیکٹری؟ (خوش نصیب) انزل نے اریان کو دیکھ کہا آخری لفظ یقیناً دل میں سوچا تھا

نہیں !! ابھی نہیں !! اریان نے مصروف انداز میں جواب دیا جب کے انزل کا دل چہک اٹھا تھا اُمید دل میں جاگی تھی !!

اریان ہر کوئی آپ کی طرح 100٪ پرفیکٹ نہیں ہوتا !! انزل خود بھی جانتی تھی وہ 100٪ پرفیکٹ نہیں اسلئے اُس نے سمجھانے والے انداز میں کہا

ہوتے ہیں !!اریان نے اک لمحے کیلئے اُسے دیکھ جواب دیا پھر دوبارہ سامنے کی جانب متوجہ ہوا انزل کے دل میں اُداسی جاگی تھی لیکن اُس نے سوچ لیا تھا اک بار وہ اریان کے آفس میں قدم رکھ لگی تو کافی چیزیں اسان ہوجائیگی!! اور اس کی پرسنل سیکٹری بننا تو اس کی خواہش سے بن رہی تھی!!

بےبی گرل اج ہم ائس کریم کھانے باہر چلیں؟ حزن نے مریم کو دیکھ دھیمے لہجے میں کہا تھا جب کہ مریم کی نظر اریان اور انزل پر ٹکی تھی وہ ایک لمحے کے لیے بھی وہاں سے نظریں نہیں ہٹا پارہی تھی

بےبی گرل ؟ اُسے اریان کی جانب متوجہ۔پاکر حزن نے اُسے اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا جب کے اُس کے دل میں عجیب سی اگ لگ رہی تھی مریم کو اریان کی جانب دیکھتا پاکر !

جی ؟ مریم نے جواب دیا نظریں اب بھی سامنے تھی حزن نے اپنے غصے پر قابو پانے کیلئے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا اُسے مریم کا اریان کو دیکھنا بھی چب رہا تھا !! وہ برداشت نہیں کر پارہا تھا یہ!!

بےبی گرل میں اپ سے کچھ بات کر رہا ہوں اگر اپ کے پاس تھوڑا وقت ہو تو سامنے سے نظریں ہٹا کر مجھے دیکھ لیں!! حزن نے ضبط سے کہا جب مریم نے نظریں گھمائے حزن کو دیکھا

سوری !! غصہ کیوں کر رہے ہیں اپ!! بولیں کیا بول رہے تھے آپ !! مریم معصومیت سے کہتی اب اُس کی بات سننے کے لیے متوجہ تھی

امی زریام کہا ہیں ؟ اریان اِدھر زریام کو نا پاکر اُنہیں دیکھ بولا

بلانے بھیجا ہے میں نے اتے ہوں گے دونوں!! امیرا بیگم نے جواباً کہا جب اریان نے سر کو خم دیا !!جب کے انزل تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی!!

اس وقت قریب شام کے پانچ چھ بجے کا ٹائم تھا جب حرین کی انکھ کھلی وہ دوپہر سے سو رہی تھی کچھ کام نہیں تھا اس کے پاس کرنے کو!!

ارحاب بھی گھر پر موجود نہیں تھا اُس نے آنکھیں کھول کر کچھ دیر غائب دماغی سے اِدھر اُدھر دیکھا پھر اٹھ کر بیٹھی !!

کچھ ہی دیر میں وہ فریش ہو چکی تھی اس لیے اب وہ نیچے جانے کا ارادہ رکھتی تھی حرین کمرے سے نکلتی نیچے اتری اسے ایلسا دکھائی نہیں دے رہی تھی کہیں!!

حورین اِدھر اِدھر اُسے دیکھتی لاؤنج کی جانب بڑھی جب اسے لاؤنج میں ایلسا بیٹھی دکھائی دی جو لیپ ٹاپ پر مصروف تھی!!

اٹھ گئی ؟ ایلسا نے اُسے دیکھ پوچھا جب حورین نے اسباب میں سر ہلایا ابھی حورین بیٹھی تھی جب اک ملازم اندر داخل ہوا !!

ایلسا میڈم باہر کوئی آدمی ایا ہے !! ملازم نے اتے ایلسا کو آگاہ کیا

کون ہے ؟ ایلسا نے اُسے دیکھ پوچھا

پتہ نہیں کون ہے اپ دیکھ لیں آکر !! اُس نے جواباً کہا جب ایلسا کھڑی ہوکر دروازے کی جانب بڑھی پیچھے حورین لیپ ٹاپ میں دیکھنے لگی تھی جب قریب دو تین منٹ بعد ایلسا واپس لاؤنج میں داخل ہوئی!!

تمہارے کزن ہیں شہرام نام بتا رہے ہیں کہہ رہے ہیں تم سے ملنا ہے!! ایلسا نے اُسے آگاہ کیا جب کے حورین جس کی نظریں لیپٹاپ پر تھی شہرام کا نام سن اُس کی نظریں گویا سٹل ہوئی تھی اُس نے جھٹکے سے ایلسا کو دیکھا اور کھڑی ہوئی

بتاؤ حرین تمہارے کزن ہیں اگر ہیں تو میں انہیں اندر بلاتی ہوں؟ ایلسا نے اُسے خاموش دیکھ پوچھا

ہ۔ہاں میرے کزن ہے بلاؤ اندر !! حورین نے اُسے دیکھ کہا جب ایلسا نے اسباب میں سر ہلا کر ملازم کو اشارہ کیا جب ملازم باہر موجود شخص کو اندر بلانے کے لیے اگے بڑھا شہرام اندر داخل ہوا تھا حورین نے ضبط سے مٹھیاں بیچی ہوئی تھی اسے سمجھ نہیں ارہا تھا شہرام کو اس کے گھر کا کیسے پتہ چلا!!

شہرام حورین کو دیکھ بے بسی سے آگے ایا !!

ایلسا تُم جاؤ !! حورین نے ایلسا کو وہی کھڑے دیکھ کہا جب ایلسا خاموشی سے لیپٹاپ اٹھائے وہاں سے نکلتی چلی گئی!!

اپ یہاں کیا کر رہے ہیں اپ کو میرے گھر کا پتہ کیسے پتا؟ ایلسا کے جاتے ہی حورین غصے سے بولی

حورین یہ تم کیا بول رہی ہو تم ہوش میں ہو تم نے کیسے کسی اور سے شادی کر لی تم تو مجھ سے محبت کرتی ہو نا؟ شہرام اُسے دیکھ بولا

شہرام میں نے پوچھا یہاں کا ایڈریس اپ کو کس نے بتایا! حورین غصے سے اپنے ہر ایک لفظ پر زور دیتی بولی

کل پیچھا کیا تھا میں نے ادا سائیں کی گاڑی کا تمہیں کیا لگ رہا تھا میں تمہیں ایسے ہی کسی کی بھی زندگی میں شامل ہونے دوں گا تم مجھ سے محبت کرتی ہو اور اب میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں ہم دونوں اک دوسرے کے لیے بنے ہیں حورین !! شہرام نے اُسے دیکھ کہا

میں نے کہا نا میں اپ سے محبت کرتی تھی !! تھی کا مطلب ماضی!! اپ سے محبت کرنا میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی میری شادی ہو چکی ہے اور نے بہت خوش ہوں !! حورین نے اُسے دیکھ کہا

میری ایک بات کا سچ سچ جواب دو کیا تم سچ میں خوش ہو؟ شہرام نے اسے دیکھ کہا جب حورین نے فورا اسباب میں سلایا!! شہرام نے ضبط سے اُسے دیکھا پھر اُس کا بازو تھاما کر اُسے اپنے نزدیک کیا !!

کیا بدتمیزی ہے یہ !! حورین نے اپنا بازو چھڑوانا چاہا!!

جھوٹ مت بولو حرین تم بالکل خوش نہیں ہو تم ایسی زندگی میں کیسے خوش ہو سکتی ہو جس میں تم اپنے شوہر سے محبت ہی نہیں کرتی!!

تمہیں اس محبت کی قسم ہے جو تم نے مجھ سے کی تھی میری بات کا سچ سچ جواب دو کیا تم ارحاب ادا سے محبت کرتی ہو؟ یہ جواب سچ دینا حورین !! اُس کے بازوں و ر گرفت مضبوط کرتے شہرام نے جنونی انداز میں کہا تھا حورین یک دم بے بول ہوئی تھی اس نے قسم ہی ایسی دی تھی مقابل کے ساتھ رشتے میں وہ بچپن سے بندی تھی اس نے بچپن سے صرف شہرام کے ساتھ ہی خود کو تصور کیا تھا اور اس نے جو قسم دی تھی وہ چاہ کر بھی جھٹلائی نہیں جا سکتی تھی اس لیے حرین خاموش ہوئی تھی

نہیں ہے نہ کوئی جواب ؟ تمہاری خاموشی بتا رہی ہے تُم نہیں کرتی اُن سے محبت پتہ ہے کیوں کیونکہ محبت ایک ہی بار ہوتی ہے اور وہ محبت تم نے مجھ سے کر لی ہے !! شہرام ہنستا ہوا بولا اس کے چہرے پر خوشی بکھری تھی وہ اس وقت کوئی پاگل دیوانہ لگ رہا تھا

مان لیا میں ارحاب سے محبت نہیں کرتی لیکن بہت جلد کرنے لگو نگی!! ایک محرم کا رشتہ بہت مضبوط ہوتا ہے مجھے دوبارہ محبت ہو جائے گی اپ سے کی جانے والی محبت محرم کی نہیں تھی میں اپنے محرم سے دوبارہ محبت کروں گی اور وہ میری محبت اخری ہو گی اور مجھے یقین ہے وہ محبت مجھے کبھی دھوکا نہیں دیکھی آپ کی طرح کمظرف نہیں ہو گی میری محبت !! حورین نے اپنے ہر لفظ پر زور دیتے کہا

جبکہ اس کی بات شہرام کو کھوکھلا کر رہی تھی !!

ایسا نہیں ہو گا حورین تم میرے علاوہ کسی سے محبت کر ہی نہیں سکتی بچپن کی منگ تھی تم میری!! شہرام کی اواز اونچی تھی

اواز نہیں رکھیں اس وقت اپ میرے گھر پہ کھڑے ہیں اور بہت جلدی یاد نہیں اگے اپ کو کہ میں اپ کی بچپن کی منگ تھی؟جس سے اپ محبت کرتے تھے اس نے اپ کو چھوڑ دیا تو یہاں آگیے؟اپ جیسے کم ظرف مرد ہی اس ماحول کو خراب کریں !! حورین شیرنی کی مانند غرائی تھی وہ کیوں ڈرتی کسی سے وہ اپنے دو بہادر بھائیوں کی بہن تھی

مجھ سے ہو گئی غلطی لیکن اب اس غلطی کو میں سدھارنا چاہتا ہوں!! شہرام نے بے بسی سے کہا

بہت دیر ہو چکی ہے کچھ غلطیاں وہ وقت رہتے سدھار لینی چاہیے اگر وقت کو گزر جائے تو وہ غلطیاں داگ بن کر ہمارے ساتھ رہ جاتی ہیں اپ کے ساتھ بھی یہی ہوا ہے اب بہت دیر ہو چکی ہے سوائے نفرت کے میں اپ سے کچھ نہیں کرتی جو اپ نے میرے ساتھ کیا ہے اس کے لیے میرا اللہ اپ سے بدلہ لے گا میرے لیے اس الفاظ استعمال کر کے میرے باپ کو میرے خلاف کیا تھا اپ نے اس شخص سے کرکے محبت ڈوب نہ مروں میں ؟حورین نے اپنا بازو چھڑواتے نفرت سے کہا

کیا ارحاب ادا تُم سے محبت کرینگے جب اُنہیں پتہ چلے گا کے تُم مجھ سے محبت کرتی ہو؟ شہرام نے اُسے دیکھ کہا

کرتی تھی!! حورین نے زور دیا

کب تک جھٹلاؤ گی یہ سچ بہت جلدی تو تمہیں سمجھ ائے گا !!کیونکہ تم اب بھی مجھ سے محبت کرتی ہو بتاؤ نا کیا ارحاب ادا تم سے محبت کر پائیں گے یہ سوچ کر کے ان کی بیوی شادی سے پہلے کسی اور سے محبت کرتی تھی؟ شہرام نے اپنا سوال دہرایا

اس سے اپ کو کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے!! حورین نے اُسے دیکھ کہا کیونکہ اس کے سوال کا جواب تو اس کے پاس بھی نہیں تھا!!

شہرام نے اک بار پھر اُس کا بازو تھامتے اُسے اپنے نزدیک کیا !!

نہیں ہے نہ کوئی جواب تمہارے پاس؟ شہرام اُسے دیکھ تنزیہ مسکرایا تھا

شہرام ؟ جب ارحاب کی آواز پر شہرام نے جھٹکے سے حورین کا ہاتھ چھوڑا حورین نے فوراً پیچھے دیکھا تھا جہاں ارحاب کھڑا تھا !! وہ شاید ابھی ہی ایا تھا جب کے ارحاب کو دیکھ حورین کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے اٹک چکا تھا چہرے کی رنگت بالکل فق پڑی تھی!!

حورین کے جسم نے حرکت کرنے سے انکاری کی تھی !!

ادا سائی کیسے ہے اپ؟ شہرام فوراً اپنے چہرے پر مسکراہٹ سے سجاتا اگے ایا اور ارحاب کے گلے لگا!! ارحاب کی نظریں حورین پر تھی جس کے چہرے کی ہوائیاں اری تھی اگر شہرام کچھ بھی بولتا یا ارحاب کو بتادیتا ؟اور کیا ارحاب نے ان دونوں کو ابھی نزدیک دیکھ لیا تھا؟ یہی سوچ سوچ کر حورین کا چہرہ مزید زرد ہورہا تھا !!

تم یہاں ؟ حورین سے نظریں ہٹا کر ارحاب نے شہرام کو دیکھ سنجیدگی سے کہا

جی ادا ایسے ہی یہاں سے گزر رہا تھا تو سوچا اپ سے مل لوں جب ایا تو اپ یہاں تھے ہی نہیں بس حرین تھی تو میں نے سوچا اسی سے بات کر لوں اچھا ہوا آپ آگیے !! شہرام اُسے دیکھ بولا

تمہیں یہاں کا کیسے پتا؟ ارحاب نے اُسے دیکھ پوچھا جب شہرام کچھ لمحے کیلئے خاموش ہوا !!

حرین!! حرین نے بتایا تھا!! شہرام نے مسکرا کر کہا

حورین نے ؟ ارحاب نے نہ سمجھی سے حرین کو دیکھا جو شرم کی بات پر حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی

بتاؤ حورین !! شہرام نے اُسے خاموش دیکھ کہا

ج۔جی میں نے ہی بتایا تھا انہیں !! حورین نے مسکرانا چاہا جو کہ کامیاب ہو رہا تھا

دیکھا ادا سائی مجھے حورین فون پر بتایا تھا!! شہرام نے مسکرا کر کہا

تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے شہرام حورین کے پاس فون نہیں ہے!! ارحاب نے اُسے دیکھ کہا ارحاب کی نظریں حورین پر جمی تھی

ہ۔ہاں!! فون مطلب جو اپ لوگ پچھلے دنوں رکے تھے نا شاہ ویلی تب حورین نے بتایا تھا!!شہرام نے دوبارہ بات بنائی !!

ارحاب آپ تھک گیے ہو گی آپ شاور لے لیں میں آپ کیلئے کافی لاتی ہُوں!! معاملے کو آگے بڑھتے دیکھ حورین ارحاب کو دیکھ بولی

جی ادا سائی آپ فریش ہو کر اجائیں میں یہاں انتظار کر رہا ہوں!! شہرام کہتا صوفے پر بیٹھا

ارحاب آپ تھک گیے ہوگے نہ !! حورین ارحاب کو خود کی جانب دیکھتا پاکر اک بار پھر بولی شہرام حورین کو دیکھ رہا تھا جب کے اُن دونوں کا بدلہ بدلہ رویہ کوئی بچا بھی محسوس کر سکتا تھا!!

ارحاب اس وقت بلیک پینٹ شرٹ میں مریم ملبوس تھا تھوڑے بال پیشانی پر بے ترتیبی سے پھیلے تھے جو اسے مزید ڈیشنگ بنا رہے تھے ایک ہاتھ میں موبائل جبکہ دوسرے ہاتھ میں کار کی چابیاں تھامے وہ ہمیشہ کی طرح ہینڈسم لگ رہا تھا !! شہرام بغور اس کا جائزہ لے رہا تھا ارحاب اُس سے بہتر نہیں بہترین تھا ہر چیز میں !! اس سے کسی کو بھی محبت ہو سکتی تھی ایک نیا ڈر شہرام کے دل میں جاگا تھا کہ کہیں حورین کو اس سے محبت نہ ہو جائے!!

ہمم اتا ہُوں میں !! ارحاب کہتا اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا حورین نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ ایک سانس لیا تھا ارحاب اب سیڑیاں چڑھتا اپنے کمرے کی اور جا چکا تھا!!

شہرام آپ ارحاب کے سامنے کوئی بات نہیں کرینگے کسی بھی قسم کی کوئی بھی بات نہیں!! حورین شہرام کو دیکھ بولی

ایک وقت تک!! ایک وقت تک خاموش رہوں گا میں جب معاملہ ہاتھ سے نکل جائے گا تو اس سچائی کو سامنے انا پڑے گا!! شہرام نے سامنے نظر جمائے کہا تھا

اپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے وہ سب ماضی تھا ختم ہو چکا ہے ماضی!! حورین کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سامنے موجود شخص کو گولی سے اڑا دیتی

ماضی ؟کیا یہ صرف ماضی ہے؟؟ شہرام نے اپنا فون کھول کر اس کے سامنے کیا تھا جس میں حورین کی پرانی چیٹس موجود تھی اس میں سارے تقریبا میسجز حرین کے ہی تھے شہرام اُسے ریپلائی نہیں کرتا تھا یا اگر کر بھی دیتا تھا تو اس کے 50 میسجز کے بعد ایک اس سے زیادہ نہیں !!

ان چیٹس کو دیکھ حورین کا خون کھول اٹھا تھا

یہ چیٹس کیوں رکھی ہیں اب تک اپنے پاس جس طرح کے اپ کے کام ہیں مجھے نہیں لگتا تھا کہ اپ ان کو بھی سنبھال کے رکھ سکتے ہیں!! حورین اُسے دیکھ غصے سے بولی

یہ ہماری پیار کی نشانی ہے دیکھو تو تمہاری تڑپ تمہارے میسج میں محسوس ہو رہی ہے تم میرا ایک ریپلائی کے لیے انتظار کرتی تھی اور جب میں ایک کر دیتا تھا تمہارا لمحہ دیر کیے بنا اگلا میسج اجاتا تھا جہاں میرا ریپلائے ہفتے بعد اتا تھا وہیں میرے میسج کے بعد اگلے لمحے تمہارا میسج ا جاتا تھا اسے پیار کا نام نہیں دوگی تو کسے دوگی؟ شہرام نے اُسے دکھ کہا اس کی انکھوں میں حرین کے لیے محبت دکھ رہی تھی دیر سے سہی اسے حرین سے محبت ہو چکی تھی؛!

شہرام میں ایک ہی بات بار بار نہیں دہرا سکتی وہ سب میرا درد ناک ماضی تھا جو اب ختم ہوچکا ہے !!

حورین اُسے سمجھانے والے انداز میں بولی وہ اُس کی آنکھوں میں اپنے لیے جذبات دیکھ سکتی تھی ؛!

تُم نے انتظار کیوں نہیں کیا میرا ؟شہرام بے بسی سے بولا جب حورین نے حیرت سے اُسے دیکھا

شاید آپ بھول رہے ہیں میں نے بچپن سے آپ کا انتظار کیا تھا لیکن آپ نے بہت دیر کردی ! حورین اسے دیکھ بے تاثر بولی

اب کچھ نہیں ہوسکتا ؟ اُس نے ضبط سے آنکھیں بند کرتے کہا تھا محبت انسان کو کمزور کردیتی ہے پھر بھلے وہ مرد ہو یا عورت !!

کاش ہوسکتا !! حورین کا لہجہ بالکل جذبات سے آری تھا

اپ کبھی نہیں مل سکتے ؟ اُس نے ضبط سے کہا شہرام کا حسین چہرہ سرخ پڑھ رہا تھا !!

نہیں !! حورین کا جواب اگلے لمحے ایا تھا

کوشش تو کرسکتے ہیں !! شہرام نے اک قدم اُس کی جانب بڑھایا تھا جب حورین نے اک قدم پیچھے لیا

اب وقت نکل چکا ہے !! حورین کے جواب مقابل کو مات دے رہے تھے

مطلب تُم مجھے میرے حال پر چھوڑ کر چلی جاؤ گی!!؟ شہرام اس وقت بے بسی کی آخری حدیں پار کر رہا تھا

جانا ہی پڑے گا مجھے!! حورین نے ضبط سے مٹھیاں بنائی تھی وہ کمزور نہیں پڑھنا چاہتی تھی اُس کا نام کسی اور کے ساتھ جڑ چکا تھا لیکن اک احساس تھا جو ابھی شہرام کی تڑپ بھری آواز سے پیدا ہورہا تھا کیونکہ اُس نے تو بچپن سے محبت کی تھے مقابل سے

اور اگر میں روکنا چاہوں تو؟ شہرام نے اگلا سوال کیا

میں تب بھی وہی کہوں گی !! حورین نے دیوار پر نظریں جمائے کہا

کیا ؟ شہرام نے اپنی پرکشش نظریں اٹھائے اُسے دیکھا تھا

اپ نے بہت دیر کردی انے میں !! حورین کہتی چہرے کا رخ موڑ چکی تھی !!

شہرام کے دل میں تکلیف کی لہر دوڑی تھی !

اپ بیٹھے میں کافی منگواتی ہوں!! حورین بنا اُسے دیکھ کہتی اب کچن کی جانب بڑھ چکی تھی اُس کے الفاظ شہرام کو کھوکھلا کر رہے تھے

تمہیں لگتا ہے میں اپنی محبت کو اتنی آسانی سے خود سے دور جانے دونگا؟ بلکل نہیں !! کبھی نہیں !! اگر تم نے مجھ سے محبت نہ کی ہوتی اور میری محبت یک طرفہ ہوتی تو میں تمہیں کسی اور کا ہوتے دیکھ خاموشی کا کلمہ پڑھ لیتا لیکن یہاں پر تم نے بھی مجھ سے محبت کی تھی میں تمہیں پانے کے لیے کچھ بھی کروں گا حورین سکندر شاہ !! وہ اُس کی جاتی پشت کو دیکھ دل میں سوچ رہا تھا جبکہ حرین تو اب کچن میں جاچکی تھی !!

مہرانی صاحبہ صبح ہو گئی ہے اگر نیند پوری ہو گئی ہو تو اٹھ جاؤ!!! عرش کی اواز ایزل کے کانوں سے ٹکرائی تھی جب اُس کی نیند میں خلل پیدا ہوئی وہ ساری رات ٹھیک سے نہیں سو پائی تھی اس کا رونا ہی ختم نہیں ہو رہا تھا اپنی بے بسی پر وہ رات بھر ماتم بناتی رہی تھی اور اب جب اسے بلا کر نیند ائی تھی تو عرش کی اواز اس کے کان سے ٹکرائی تھی

ایزل نے بمشکل اپنے آنکھیں کھولی جو کہ کھولنا کافی مشکل لگ رہا تھا!!

صبح ہو گئی ہے؛! اُس کے آنکھیں کھولنے پر عرش نے دوبارہ سنجیدگی سے تنقید کی ایزل نے گھڑی کی جانب دیکھا تھا جہاں صبح کے ساڑھے چھ بج رہے تھے

اُسے یاد تھا اپنے گھر پر وہ گیارہ بجے سے پہلے نہیں اٹھتی تھی !! ایزل اٹھ کر بیٹھی اُس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھی !!

تمہیں لگتا ہے میرے پاس اتنا فضول وقت ہے؟ جو تمہارے اٹھنے کا انتظار کروں؟ اُسے اپنی جانب دیکھتا پاکر عرش نے دانت پیستے کہا جب ایزل خاموشی سے کھڑی ہوئی!!

ابھی صرف ساڑے چھے بجے ہیں عرش!! ایزل نے اُسے دیکھ کہا ایزل کی اواز نیند کی وجہ سے بھاری ہو رہی تھی

اب سے تم اسی وقت اٹھو گی یہ تمہارا گھر نہیں ہے جہاں پورے دن سوتی رہتی تھی تم !! تمہاری شادی ہو چکی ہے خود کو میرے رنگ میں ڈھالو جس طرح میں چاہوں گا تمہاری زندگی ویسے ہی چلے گی پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس شاور لے کر جلدی باہر اؤ اک منٹ اوپر نہیں ہونا چاہیئے !! عرش نے اُسے دیکھ غزالی لہجے میں کہا

اپ یوں کھڑی میرا منہ ہی تکتی رہو گی یا جاؤ گی بھی؟ اُسے اب تک اپنی جانب دیکھتا تھا کر مقابل غصے سے بولا

ایزل نے فوراً دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا اور باتھ روم کی جانب بڑھی جب عرش کی آواز پر اُس کے قدم رکے!!

یہ تمہارے گال پر جو نشان نے انہیں اچھے سے چھپانا اس کمرے سے باہر کسی کی نظر اس پر نہیں جانی چاہیئے !! عرش نے اسے دیکھ وارننگ امیز لہجے میں کہا تھا جس پر ایزل اسباب میں سر ہلاتی باتھ روم میں بند ہوئی تھی

پیچھے عرش شاہ اک نظر غصے سے اُسے گھورتا اب کمرے سے نکلتا چلا گیا !!

کچھ وقت بعد ایزل شاور لے کر باہر آچکی تھی اُس نے ڈیپ ریڈ رنگ کا جوڑا پہنا تھا جو کے اُس کی شفاف رنگت پر خوب اٹھ رہا تھا !!ایزل شیشے کے سامنے اکر کھڑی ہوئی اس کے گال پر کل عرش کو سخت گرفت کے نشان چھپے تھے !!

جنہیں دیکھ اس کی انکھوں میں نمی اُتری تھی !!

ایزل نے اپنے چہرے کے داغ میکیپ سے چھپانا شروع کیے تھے جس میں وہ کچھ ہی دیر میں کامیاب ہو چکی تھی!!

پاؤڈر سے وہ داغ چھپ چکے تھے!!

اسی وقت کمرے میں ارینا (عرش کی بہن) داخل ہوئی تھی

اٹھ گئی آپ !! وہ مسکرا کر کمرے میں داخل ہوتی بولی ایزل نے اُسے دیکھ دھیما سا مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

اپ کی آنکھیں کیوں سوج رہی ہے آپ سوئی نہیں رات ؟ ارینا نے اُس کی آنکھیں دیکھ کہا

نئ جگہ ہے اسلئے سکون سے نیند نہیں ائی!! ایزل نے اُسے دیکھ دھیرے سے کہا اس کے علاوہ وہ اور کہے بھی کیا سکتی تھی !!

اوہ اوکے آپ جلدی سے تیار ہوکر باہر اجاے ناشتے لگا رہی ہے امی سائی !! ارینا اُسے دیکھ بولی جب ایزل اسباب میں سر ہلا گئ اسے تو یہی بات ہضم نہیں ہو رہی تھی کہ صبح ساتھ بجے یہاں پر ناشتہ لگتا ہے؟

بھابھی اچھے سے تیار ہو کر ایئے گا جیولری وغیرہ پہن لیجیے گا !! ارینا جاتے جاتے ہدایت دیتی کمرے سے نکلتی چلی گئ

اج اُس کی شادی کے بعد پہلا دن تھا یہی وجہ تھی جو اُسے اچھے سے تیار ہونا تھا ایزل نے کانوں میں سونے کی خوبصورت بالیاں پہنی گلے میں سونے کا پینڈینٹ ہاتھ میں کنگن اور چوڑیاں !!

اُس نے لائیٹ سا میکپ کیا اُس کے بعد سرخ لپسٹک اپنے لبوں پر لگائی !! اُس کا خواب تھا ہمیشہ سے سرخ لپسٹک لگانے کا جو اس نے جب بھی شادی سے پہلے کرنے کی کوشش کی تو اریبہ بیگم نے یہی کہا کے شادی کے بعد لڑکیاں اس رنگ میں خوبصورت لگتی ہے !!

ایزل کے لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ ائی تھی کیونکہ وہ سرخ رنگ کی لپسٹک اُس کے لبوں پر خوب کھل رہی تھی !!

ایزل نے بالوں کو ڈرائے کرکے پشت پر کھلا چھوڑ دیا تھا وہ اس وقت واقعی نئ دلہن دکھائی دے رہی تھی !!

ایزل نے دوپٹہ اٹھا کر اپنے شانوں پر ڈالا وہ خود کو دیکھ مسلسل مسکرا رہی تھی کچھ دیر کے لیے وہ سب کچھ بھول چکی تھی بس ائینے میں نظر اتا اپنا عکس تھا جس میں وہ اپسرا معلوم ہورہی تھی!!

عرش موبائل میں مصروف کمرے میں داخل ہوا تھا جب اس نے نظریں اٹھائی سامنے ہی ایزل کھڑی شیشے میں خود کو نہار رہی تھی!!

کس نے کہا تمہیں سرخ رنگ پہننے کو؟ عرش کی اواز کمرے میں گونجی تھی ایزل نے چونک کر اسے دیکھا تھا جو تھوڑے فاصلے پر کھڑا آنکھوں میں غصّہ لیے اُسے ہی دیکھ رہا تھا

کیا مطلب؟ ایزل نے نا سمجھی سے کہا اسے عرش کا یہ سوال واپس سمجھ نہیں ایا تھا!!

چھوٹی بچی ہو؟ جو تمہیں اک بار کی بات سمجھ نہیں اتی میں نے پوچھا کس نے اجازت دی تمہیں سرخ رنگ پہننے کی اتنی تیاریاں کس لیے؟ یہ میک اپ کیوں لگایا ہے ؟ اتنی جیولری؟ اور یہ سرخ لپسٹک تمہیں اپنے لبوں پر لگانے کی اجازت کس نے دی ؟ عرش بھاری قدم

لیتا اُس کے روبرو آکھڑا ہوا تھا اس کے چہرے پر سرخ لپسٹک دیکھ اُس کا غصہ مزید اسمان چھو چکا تھا!!

ا۔عرش م۔میری شادی کا پہلا دن ہے !! ایزل نے اُسے دیکھ بمشکل کہا

تو ؟شادی کا پہلا دن ہے تو دلہن بن کر بیٹھ جاؤ گی ؟ تُم سرخ رنگ اج کے بعد کبھی نہیں پہنو گی سمجھی تک؟ عرش نے اُس کی گردن میں ہاتھ ڈالتے سخت گرفت میں لیتے اُسے نزدیک کرتے اپنے ہر لفظ پر زور دیا تھا !!

ا۔اہ عرش مجھے تکلیف ہورہی ہیں !! اُس کی سخت گرفت اپنی گردن اور گال پر دیکھ ایزل نے اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رخ سسکتے ہوئے کہا جب کے عرش بے دردی سے اُس کے لبوں پر لگی سرخ لپسٹک اپنے انگھوٹے سے بری طرح مسل چکا تھا

ایزل نے سختی سے آنکھیں میچی تھی

م۔مجھے تکلیف ہورہی ہے عرش !! اُس کی مزید بڑھتی گرفت دیکھ اُس نے پھر کہا تھا!!

ہونے دو !! وہ گھمبیر آواز میں کہتا اُس کے لبوں پر لگی لپسٹک پوری طرح اپنے انگھوٹے سے ہٹا چکا تھا !! ایزل کی آنکھوں سے تیزی سے انسوں گر رہے تھے وہ مسلسل اس کی گرفت اپنے چہرے سے ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن یقینا وہ اس میں ناکامیاب ہو رہی تھی

پوری لپسٹک ہٹ جانے کے بعد عرش نے اک جھٹکے سے اُسے چھوڑا تھا!!

جاؤ اور یہ لباس تبدیل کرو !! اپنے چہرے کا میک اپ اتارو اور یہ جو بھی پہنا ہے گلے میں اور کانوں میں سب کو اتار کر بھینکو مجھے نظر نہ ائے یہ!! عرش اُس کے چہرے پر غرایا تھا ایزل اگلے لمحے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی یعنی اب اُسے تیار ہونے کی بھی اجازت نہ تھی ؟

اپنا یہ ماتم رات میں کرلینا اٹھو اور جو میں نے کہا ہے وہ کرو!! وہ دھاڑا تھا ایزل نے بھرائی آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا جس کی آنکھوں میں غصے کے شول ابعاد تھے ایزل تیزی سے چینجنگ روم میں بند ہوئی تھی !! پیچھے عرش ضبط سے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر چکا تھا !!

ایزل نے دروازہ بند کرتے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ اپنی رونے کی آواز دبای تھی!

جس مان سے وہ تیار ہوئی تھی اسی ٹوٹتے مان سے اس نے اپنی تیاریوں کو ختم کرنا تھا!!

شیشے کے سامنے جاتے اس کو اپنی تمام جیولری اتاری تھی تمام میک اپ صاف کرتے ہیں اس نے لباس تبدیل کیا تھا قریب 15 منٹ بعد وہ دھیرے سے دروازہ کھولتی باہر ائی تھی!! اس کے ہاتھ میں چوڑیاں اب بھی موجود تھی !!

عرش صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا تھا دروازہ کھلنے کی اواز پر اس نے نظریں اٹھائے اوپر دیکھا تھا!!

ان چوڑیوں کو اتارنے کے لیے تمہیں الگ سے دعوت دوں؟ ایزل کے آگے انے پر اُس کے ہاتھ میں بجتی وہ چھن چھن دیکھ عرش نے اُسے دیکھ کہا تھا

کیوں کر رہے ہے اپ میرے ساتھ ایسا؟ ایزل نے بھرائی آواز میں پوچھا

کیونکہ میں نہیں چاہتا اس کمرے کی دیواروں کو معلوم ہو کے تم ایک نئ نویلی دلہن ہو!! یہ سنگھار ان لڑکیوں پر اچھا لگتا ہے جو اپنے شوہر کی پسندیدہ عورت ہوتی ہے!! جن کا شوہر اُن پر کان وارتا ہے !! جن کی شادی ایک شادی کی طرح ہوتی ہے !! اور تمہارے ساتھ ایسا کوئی سین نہیں ہے تمہارے اوپر یہ سنگار بالکل اچھے نہیں لگتے اور اگر تم دکھاوے کے لیے اسے پہنو گی تو یہ میں ہونے نہیں دوں گا اتنا سمجھ لو تم پر سرخ رنگ حرام ہے جب تک تم میری زندگی میں ہو!! میں جانتا ہوں تمہیں سرخ رنگ سے محبت ہے لیکن مجھے تم پر سجے سرخ رنگ سے نفرت ہے !! عرش نے اپنے اک ایک لفظ پر زور دیتے اُسے اپنی بات کی دھیانی دی تھی

کب تک کرینگے آپ اس طرح میرے ساتھ؟ ایزل نے انڈین صاف کرتے کہا

ابھی کہا تو ہے جب تک تم میری زندگی میں ہو !! اور تم میری زندگی میں تب تک ہو جب تک میرا دل تمہیں چھوڑنے کا نے کہے!!عرش نے اُسے دیکھ کہا

ن۔نہیں ایسا نہیں بول سکتے آپ !! میری ماں نے کہا ہے جب بھی اُس گھر میں قدم رکھوں اپ کے ساتھ رکھوں اکیلے اس حویلی کے دروازے میرے لیے بند ہو چکے ہیں اپ مجھے کبھی نہیں چھوڑ سکتے میرے پاس اور کوئی ٹھکانہ نہیں ہے !! ایزل اُسے دیکھ بولی

جب عرش کا قہقہ کمرے میں گنجا تھا!!

اس لیے کہہ رہا ہوں جو کہتا ہوں سیدھا سیدھا مان لیا کرو کیونکہ اب تمہارے سارے راستے مجھ سے شروع ہو کر مجھ پر ہی ختم ہوتے ہیں!! وہ ہنستے ہوئے اُسے دیکھ بولا تھا ایزل نے اپنی بے بسی پر انکھیں بند کر کے کھولی تھی

چلو شاباش یہ چوڑیاں بھی اتارو!! عرش نے اُسے دیکھ کہا وہ اب تک صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا تھا !!

ن۔نہیں یہ چوڑیاں میں نہیں اتار سکتی عرش پلز مجھے یہ پہننے دیں باہر میں کیا جواب دونگی خالہ جان کو!! شادی کے بعد چوڑیاں پہننا لازمی ہوتی ہے اک لڑکی کیلئے !! ایزل نے بھرائی آواز میں کہا کے اب مقابل کو ترس اجاے لیکن مقابل تو گویا اپنے اندر کا دل ہی مار چکا تھا

مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا میں نے ابھی تم سے کہا ہے نا؟ یہ تمام چیزیں ان پر اچھی لگتی ہیں جو اپنے شوہر کی پسندیدہ عورت ہوتی ہیں؟اتارو ان چوڑیوں کو مجھے تم پر نہیں

چاہیے یہ !! عرش سفاکی سے بولا ایزل نے نفی میں سر ہلایا تھا باہر جواب تو اسے دینا تھا نہ ویسے ہی وہ بلکل سادہ بنی ہوئی تھی لگ ہی نہیں رہا تھا وہ نئ دلہن ہے !!

تو نے سنو گی تُم میری بات ؟ عرش نے اُسے دیکھ ابرو اٹھائے کہا

عرش پلز !! ایزل نے اُسے دیکھ بے بسی سے کہا جب عرش کھڑا ہوا !!ایزل کی جانب اُس کے بھاری قدم اٹھ رہے تھے اور ایزل اپنے قدم پیچھے لے رہی تھی !!

اک قدم اور نہ اٹھے تمہارا پیچھے !! وہ دھاڑا تھا جب ایزل کے قدم رکے

عرش کی آنکھوں میں پھر سے خون اترا ہوا تھا عرش نے اُس کا ہاتھ اپنی سخت گرفت میں لے کر اپنے سامنے کیا !!

اور بے رحمی سے اس کی چوڑیاں اتارنے لگا وہ نہایت سفاکی سے یہ کام کر رہا تھا اور ایزل کو اپنی کلائی ٹوٹتی ہوئی محسوس ہورہی تھی!!

ع۔عرش !! ایزل نے اپنا ہاتھ پیچھے کرنا چاہا کیونکہ اسے بہت تکلیف ہو رہی تھی جب کے عرش انسونی کرتا اپنے کام میں مصروف رہا!!

وہ چوڑیاں جس سفاکی سے اتار رہا تھا وہ ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے گر رہی تھی مجال تھی جو ایک بھی چوڑی بچی ہو وہ جیسے جیسے اتا رہا تھا چوڑیاں نیچے گر رہی تھی !! اُس نے مزید بے رحمی

سے چوڑیاں اس کے ہاتھ سے کھینچی تھی جب دو چوڑیاں ٹوٹ کر ایزل کے ہاتھ میں چوبی تھی !!

اہ !! ایزل نے درد بھرائی سسکی لیتے اپنے ہاتھ کو دیکھا جس سے اب خون بہتا نیچے گر رہا تھا اور عرش کو تو گویا پروا ہی نہیں تھی وہ مسلسل اس کے ہاتھ میں بچی تین چار چوڑیاں بھی اتا رہا تھا وہ کٹ کافی گہرا لگا تھا جو چڑیوں سے اندر تک گیا تھا یہی وجہ تھی جو خون تیزی سے نیچے گر رہا تھا!!

عرش ارام سے پلز !! ایزل نے روتے ہوئے کہا تھا کیونکہ کٹ لگنے کے بعد مزید جس حساب سے چوڑیاں بے رحمی سے اتاری جا رہی تھی اُسے بہت تکلیف محسوس ہو رہی تھی !!

عرش نے تمام چوڑیاں اتارنے کے بعد اُس کا ہاتھ چھوڑا تھا ایزل نے اپنا ہاتھ تھامے نیچے دیکھا جہاں اُس کی سرخ چوڑیاں ٹوٹی ہوئی بکھری تھی !!

اسلئے کہے رہا تھا کے میری بات اک بار میں مان لینے چاہیئے !! اب دیکھو نا چوڑیاں تو ٹوٹی ساتھ ساتھ تمہارا ہاتھ بھی کتنا زخمی ہو گیا !! عرش اُسے دیکھ بے تاثر لہجے میں بولا اسے اب بھی کسی چیز سے فرق نہیں پڑ رہا تھا !!

ابھی مزید بات ہوتی جب دروازہ بجا!!

کون؟ عرش نے وہی کھڑے پوچھا

ادا ناشتے پر امی سائی انتظار کر رہی ہے !!اجاے آپ لوگ!! ارینا کی اواز باہر سے سنائی دی

ہاں بیٹا آرہے ہیں!! شہرام نے نرمی سے جواب دیا جب ارینا واپس ڈائننگ کی اور بڑھی ایزل نے روتے ہوئے اُسے دیکھا تھا جس نے نرمی سے ارینا سے بات کی تھی یعنی اس انسان کو نرمی بھی اتی تھی لیکن گرز وہ ایزل کے لیے نہیں تھی!!

اب اپنا ماتم ختم کرو یہ ساری چوڑیاں سمیٹ کر پھینکوں انہیں اور چلو باہر!! عرش اُسے دیکھ بولا پھر فون بجنے پر وہ فون اٹھاتا بالکنی کی جانب بڑھا تھا !

ایزل نے روتے ہوئے اپنا ہاتھ دیکھا جس پر لگے کٹ سے خون بہتا اب بھی زمین پر گر رہا تھا ایزل نے شہرام کے جانے پر جلدی سے تین چار ٹشو ٹشو باکس سے نکال کر اپنے ہاتھ پر رکھیں پھر اپنی ٹوٹی ہوئی چوڑیاں سمیٹنے لگی کچھ ہی دیر میں وہ تمام جوڑیاں سمیٹ کر اب شیشے کے سامنے ائی تھی تمام میک اپ وہ پہلے صاف کر چکی تھی جس سے اس کے چہرے پر نشان اب بھی واضح تھے اس نے جلدی سے تھوڑا میکپ لگاکر اپنے چہرے کے وہ نشان دوبارہ چھپائے تھے اس نے دوبارہ لپسٹک لگانے کی کوشش بالکل نہیں کی تھی!! سر پر دوپٹہ اچھے سے لیتے اس نے ہاتھ پر لگا ٹشو دیکھا جو خون میں مکمل بھیگ چکا تھا ایزل نے دوسرے ٹشو لے کر اپنے ہاتھ پر رکھا تھا لیکن خون کسی صورت نہیں رک رہا تھا اسے سمجھ نہیں ایا تھا باہر وہ کیا جواب دے گی؟

ایزل نے باتھ روم میں جاتے ٹھنڈے پانی کے نیچے اپنا ہاتھ رکھا تھا جب خون اگلے لمحے نکلنا بند ہوا ایزل نے سکھ کا سانس لیا تھا !! وہ جب باتھ روم سے باہر ائی تب عرش بھی بالکنی سے نکل رہا تھا !!

یہ مہندی کتنے دن تک ہٹے گی تمہارے ہاتھو اور پیروں سے ؟ عرش کی نظر اُس کے ہاتھوں اور پیروں پر لگی مہندی پر گئی تھی !!

ا۔اک ہفتے تک ہٹ جائیگی!! ایزل نے نظریں جکائے جواب دیا !!

ہمم یعنی ایک ہفتہ اسے تم پر برداشت کرنا پڑے گا خیر چلو باہر !! عرش سنجیدگی سے کہتا اب کمرے سے نکلتا چلا گیا ایزل بھی اپنا دوپٹہ درست کرتی عرش کے پیچھے بڑھی تھی!!

عرش کی حویلی بھی نہایت بڑی اور عالی شان تھی اور عرش کا کمرہ اوپر والے پورشن میں تھا باقی سب کے کمرے نیچے والے پورشن میں اسلئے اوپر کی کوئی اواز نیچے نہیں جا سکتی!!

گھر میں زیادہ لوگ تو تھے ہی نہیں ارینہ کے علاوہ عرش کے ماں باپ تھے اور بڑی امی اور بڑے بابا جن کی اک بیٹی تھی جو کے دوسرے گاؤں اپنی نانی کے پاس رہتی تھی!!!

عرش آگے تھا اور ایزل کافی پیچھے کیونکہ ایزل بہت دھیرے دھیرے چلتی ارہی تھی اسے سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیسے سب کا سامنا کرے گی کیونکہ وہ کہیں سے بھی نئ نویلی دلہن نہیں لگ رہی تھی!!

لاؤنج سے مہمانوں کی اوازیں ارہی تھیں یقینا رشتہ دار نئ دلہن کو دیکھنے کے لیے ائے تھے!! اس بات سے ایزل اور عرش دونوں ہی انجان تھے!!

اسلام علیکم امی!! عرش فائزہ بیگم کو دیکھ دھیما سا مسکرا کر بولا

وعلیکم السلام میری جان !ایزل کہا ہے بیٹا ؟ انہوں نے مسکرا کر جواب دیتے ایزل کا پوچھا

ارہی ہے!! عرش جواب دیتا کرسی پر بیٹھا !!

تمہاری دونوں پھپھو سائی اور ان کے بچے ائے ہیں دلہن کو دیکھنے کے لیے!! فائزہ بیگم نے عرش کو دیکھ کہا

امی میں نے اپ کو منع کیا تھا کہ ہم نے کسی کو نہیں بلانا!! عرش سخت خفا ہوا تھا

ہاں بیٹا لیکن تمہاری پھوپو کیسی ہے تم جانتے ہو نا!! فائزہ بیگم نے جواباً کہا جب ایزل ڈائننگ ہال میں داخل ہوئی

ارینا اور فائزہ بیگم کی نظریں ایزل پر اٹھی تھی!!اُسے اس طرح دیکھ وہ دونوں چونکی تھی !!

ایزل بیٹا جیولری کہاں ہے اپ کی؟ تیار بھی نہیں ہوئی وہ جوڑا کہاں ہے جو میں نے بولا تھا کہ کل پہننا ہے؟ فائزہ بیگم اُس کے پاس اتی حیرت سے بولی جب کے عرش آس پاس فراموش اب کافی کا کپ اپنے لبوں سے لگا چکا تھا !!

وـوہ خالا جان دراصل عرش کو پسند نہیں وہ سب !! ایزل نے نظریں جھکائے جواب دیا

لیکن کیوں؟ عرش کیا کہے رہی ہے ایزل؟ فائزہ بیگم حیرت سے عرش کو دیکھ بولی

ٹھیک کہہ رہی ہے وہ مجھے نہیں پسند یہ سب !! عرش نے سنجیدگی سے کہا

عرش نئ دلہن ہے وہ کل شادی ہوئی ہے آپ لوگوں کی تیاریاں دلہنوں پر ہی تو اچھی لگتی ہے بیٹا آپ کی پھوپو سائی نے ایزل کو ایسے دیکھ لیا تو خاندان میں باتیں بنے گی!! فائزہ بیگم عرش کو دیکھ بولی

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا !! عرش نے جواب دیا واقعی اسے دیکھ معلوم ہو رہا تھا کہ اسے کسی چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا!!

لیکن عرش !! فائزہ بیگم نے کچھ بولنا چاہا جب عرش نے ان کی بات کاٹی

امی میں نے کہا نا نہیں ہوگی وہ تیار!! عرش غصے سے کہتا کھڑا ہوا پھر وہاں سے نکلتا چلا گیا غصے میں وہ ناشتا بھی کرکے نہیں گیا تھا !!

ایزل تم تو تھوڑا سا تیار ہو سکتی تھی نا میں کیا جواب دوں گی ادھر؟ فائزہ بیگم ایزل کو دیکھ بولی ابھی ایزل جواب دیتی جب پھپھو سائی اور ان کی بیٹیاں ڈائننگ ہال میں داخل ہوئی !!

ارے فائزہ دکھا دو اپنی بہوں کو !! کہا ہیں ؟ پھپھو سائی یہ کہتی ہوئی داخل ہوئی تھی ارینا کبھی ایزل کو دیکھتی تو کبھی فائزہ بیگم کو!!

یہ ہے میری بہوں!!فائزہ بیگم نے جھوٹی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ایزل کی جانب اشارہ کرتے کہا جب دونوں پھپھو اور اُن کے بچوں نے ایزل کو دیکھا ایسا نہیں تھا کے بنا تیاری کے کھڑی ایزل بری لگ رہی تھی بلکہ وہ کہیں سے بھی نئ دلہن نہیں لگ رہی تھی اور یہاں تو بس موقع چاہیے تھا باتیں بنانے کا!!

یہ ہے تمہاری بہو؟ماشاءاللہ ہےتو بہت پیاری ہے لیکن یہ تیار کیوں نہیں ہوئی؟ کیا تم نے کچھ بھی نہیں چڑھایا اپنی بہو کو؟ ویسے تو تم بڑا کرتی تھی کہ اپنی بہو کو سونے کی چیزیں دو گی ہیرے کی چیزیں دو گی لیکن تمہاری بہوں کو دیکھ کر لگتا نہیں ہیں کہ تم نے کچھ بھی دیا ہے اسے !! اک پھپھو حیرت سے بولی

ارے اس کے تو ہاتھ بھی خالی ہیں ایک شادی شدہ عورت کہ ہاتھ خالی ہونے کا مطلب سمجھتی ہو ناک میں لونگ تک نہیں اس کے!! دوسری پھپھو جان نے بچی کچی کسر پوری کی تھی !!

فائزہ بیگم کا چہرہ شرمندگی سے جھک رہا تھا جب کے ایزل کا حال بھی مختلف نا تھا !!

ضروری تو نہیں ہے نا کہ تیار ہوا جائے میری بھابھی ویسے ہی بہت پیاری دکھتی ہیں اور ویسے بھی ان کا چہرہ اسی طرح شفافت جس طرح ان کا کردار شفاف ہے!! ارینا نے اگے اتے ایزل کا ہاتھ تھامتے کہا

بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے ارینا اج کل کے اس دور میں ماحول کہاں سے کہاں جا رہا ہے اور میری بہو کی پرورش اک ایسے خاندان میں ہوئی ہے جہاں بیٹیاں شادی سے پہلے تک کسی قیمتی ہیرے کی طرح چھپائی جاتی ہے !!فائزہ بیگم نے بھی فخر سے کہا ایزل نے بھرائی آنکھوں سے اُنہیں دیکھا تھا

کتنے مان سے انہوں نے یہ لفظ ادا کیے تھے جب انہیں پتہ چلتا کہ ایسا تو کچھ تھا ہی نہیں تو کیا ہوتا ؟ ایزل یہی سوچ رہی تھی

ارحاب نیچے اتر کر قریب بیس منٹ کے بعد ایا تھا اسی وقت حورین بھی کچن سے باہر ائی تھی !!

شہرام چلا گیا ؟ ارحاب نے لاؤنج میں داخل ہوتے کہا کیونکے شہرام کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا!!

حورین کو بھی حیرت ہوئی تھی کیونکہ جب وہ گئی تھی تو شہرام یہی موجود تھا لیکن اب وہ یہاں پر نہیں تھا!!

جب میں گئی تھی تو یہاں پر بیٹھے تھے اب پتہ نہیں کب گیے !! حورین بھی حیرت سے بولی

حورین تمہارے کزن تو تب ہی چلے گئے تھے جب تم کچن میں گئی تھی!! ایلف جو لاؤنج میں ہی آرہی تھی اب اُن دونوں کو دیکھ بولی

عجیب شخص ہے بنا بتائے ایا اور بنا بتائے چلا گیا !! ارحاب کہتا صوفے پر بیٹھا تھا

ارحاب آپ کی کافی!! ارحاب کو سوچوں میں گم دیکھ حورین نے جلدی کافی اُس کی جانب بڑھائی

کیا ہوا ہے تمہیں؟ ارحاب نے بالآخر اُسے دیکھ پوچھا کیونکہ اُس کا بدلہ رویہ وہ پہلے بھی محسوس کر چکا تھا!

م۔مجھے؟ ن۔نہیں کچھ نہیں ہوا مجھے!! حورین نے ہڑبڑا کر جواب دیا اچانک سے اُس کا یہ سوال اُسے ہڑبڑھانے پر مجبور کر چکا تھا

ارحاب نے حورین کا چہرہ بغور دیکھا لیکن وہ خاموش رہا !! جب وہ داخل ہوا تھا وہ یہ تو نہیں دیکھ پایا تھا کہ شہرام نے حرین کا بازو پکڑا ہے لیکن وہ یہ شاید دیکھ چکا تھا کے وہ دونوں کافی قریب تھے ؟؟خیر ارحاب نے زیادہ غور نہیں لیا تھا اس بات پر بھی!! کوئی اتنا

بہتر کیسے ہو سکتا تھا ؟اس دن شاہ حویلی میں جب شہرام ان کے دروازے پر ایا تھا تب بھی ارحاب نے اس سے کوئی سوال نہیں کیا تھا اور نہ اج وہ اس سے کوئی سوال کر رہا تھا یہی چیزیں حرین کو ارحاب شاہ کے قریب کرنے کہا سبب بن رہی تھی!! وہ شخص بہتر نہیں بہترین تھا !! اسے کہتے ہیں مرد!! مانا وہ حورین سے محبت نہیں کرتا تھا لیکن وہ حرین پر بھروسہ کرتا تھا!!

ملازم نے اکر اک شاپر ارحاب کی جانب بڑھایا تھا جسے ارحاب نے حورین کو دینے کا اشارا کیا !!

م۔میرے لیے ؟ حورین نے نہ سمجھی لیے ارحاب کو دیکھ کہا جب ارحاب نے سر کو خم دیا حورین نے وہ شاپر تھاما اور صوفے پر بیٹھی !!

ایلف بھی وہی کھڑی تھی !! حورین نے وہ شاپر کھول کر باکس اندر سے نکالا

فون؟ حورین نے ارحاب کو دیکھ کہا تھا

ہمم !! تمہارے لیے!! نمبر میرے موبائل سے سیو کر لینا سب کے!! فلحال اس میں میرا نمبر سیو ہے !! ارحاب نے سنجیدگی سے جواب دیا

لیکن مجھے اس کی ضرورت نہیں تھی ارحاب !! حورین نے ارحاب کو دیکھ کہا

نہیں تھی پھر بھی رکھ لو!! ارحاب نے سنجیدگی سے جواب دیا حورین کے لبوں پر دھمی سی مسکراہٹ ائی تھی اُس نے فون نکال کر اپنے سامنے کیا !!

ارحاب مجھے اس میں سے سب سے پہلے لالا کا نمبر سیو کرنا ہے!! حورین موبائل کو دیکھ مسکرا کر بولی

کر لو سالے کہ نمبر سیو!! ارحاب نے جواب دیا نظریں اپنے فون پر تھی جس میں شاید وہ کچھ کر رہا تھا

لالا ہے وہ میرے!! وہ خفگی سے بولی

میرا تو سالا ہے نا؟ ارحاب نے موبائل سے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا تھا جب حورین نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبایا اُسے لگا وہ دوسرے انداز میں اُسے سالا پکار رہا ہے !!

م۔مجھے لگا آپ دوسرے انداز میں لالا کو سالا بول رہے ہیں!! حورین نے وضاحت دی

اچھا ؟ دوسرا انداز کون سا ؟ ارحاب اپنا موبائل بند کرتا پوری طرح حورین کی جانب متوجہ ہوا

حورین نے ہلق تر کیا !!

م۔مطلب گالی والے انداز میں !! حورین نے اِدھر ادھر دیکھتے کہا جب ارحاب نے ایبرو اٹھائی

تمہیں کیسے پتہ سالہ گالی ہوتی ہے ؟ ارحاب نے ہنوز اک ایبرو اٹھائے سوال کیا تھا جب کے حورین اپنی کہی بات میں پھنس چکی تھی اب وہ ارحاب کو کیا جواب دیتی کہ اسے کیسے پتہ ؟؟

ہمم بولو ؟ اُسے خاموش نے ارحاب نے سنجیدگی سے کہا

و۔ویسے ہی پتہ ہے مجھے !!! حورین نے اِدھر ادھر دیکھتے کہا

مجھے وہی جاننا ہے تمہیں کیسے پتہ کے سالے کے دو طریقے ہوتے ہیں ائی مین تمہارے مطابق ایک گالی والا ہوتا ہے تو تمہیں کس نے بتایا ؟ ارحاب کا سوال اب بھی وہی تھا جب کے ایلسا مسکرا کر اُن دونوں کو دیکھ رہی تھی ارحاب بالکل ایکسٹرا بات کسی سے نہیں کرتا تھا اس لیے جب وہ حرین سے بات کر رہا تھا تو ایلف کو حیرت ہو رہی تھی ساتھ ساتھ خوشی بھی ہو رہی تھی کیونکہ ارحاب کا جواب ہمیشہ بس ہاں یا نا میں اتا تھا وہ بلکل ایکسٹرا بات نہیں کرتا تھا !! وہ نہایت سنجیدہ طبیعت کا مالک تھا اس لیے اج اسے حرین سے بات کرتے تھے ایلسا کو اچھا لگ رہا تھا وہ مسکرا کر نفی میں سر جھٹکتی اب اپنے کام میں مصروف ہوئی رہی جب کے حورین کنفیوز سی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کہ وہ کیا جواب دے اور ارحاب اسے ہی دیکھتا اس کے جواب کے انتظار میں تھا!!

وہ میں نے ایسے ہی سنا تھا کہیں مجھے یاد نہیں ارہا کہ کہاں سنا تھا!! حورین نے بات سنبھالنی چاہیے

یہ جو تم بکس پڑھتی ہونا اس کا نتیجہ ہے یہ!! ارحاب نے اُسے دیکھ کہا جب حورین نے حیرت سے اُسے دیکھا یعنی ارہاب کو کیسے پتہ چلا کہ حورین بکس پڑھتی ہے؟

ک۔کون سی بکس ؟ میں تو بکس نہیں پڑھتی !! حورین ارحاب کو دیکھ بولی جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا

تمہارے کمرے میں جتنی بھی بکس ہے وہ تمام رومینٹک نولز ہیں اور اسی بات سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں کافی اسپیشن ہے اس چیز سے!! ارحاب اُسے دیکھ بولا وہ یقیناً اُس کے شاہ حویلی والے کمرے کی بات کر رہا تھا جس میں نہایت بڑی تعداد میں حورین کے پاس ناولز موجود تھے

ا۔آپ نے دیکھے ہے ؟ حورین کا حلق خشک ہورہا تھا !!

ہاں !! ارحاب نے ہنوز اُس پر نظریں جمائے سنجیدگی سے استفسار کیا

ک۔کیوں دیکھیں اپ نے؟ حورین کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولیں

اک کمرے میں دو دن گزارے ہیں کمرے میں ہی بک شیک موجود تھی نظر سامنے جاتے ہی مجھے لگا کوئی ایسی بکس ہوگی جنہیں پڑھ کر کافی معلومات حاصل ہوتی ہوں گی لیکن

نہیں!! ارحاب نے اُسے دیکھ گھمبیر آواز میں کہا وہ ایک کے بعد حورین کے چہرے پر اتے جاتے زاویے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا

وہ میں پہلے پڑھتی تھی شادی سے پہلے!! حورین نے جواباً کہا اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ یہاں سے اٹھ کر بھاگ جائے

ہمم!! صحیح!! ارحاب نے گھمبیر آواز میں ہنکارا بھرتے بغور اُسے دیکھا ارحاب کی نظریں خود پر محسوس کرتے حورین جانے کا راستہ ڈھونڈ رہی تھی

ویسے وہ جو سالے والا سین تھا وہ ناولز سے نہیں سکھا میں نے میرے ناول میں ایسی باتیں نہیں سکھائی جاتی اس میں تو بہت اچھی اچھی باتیں بتائی جاتی ہیں!! حرین نے اپنے ناول کی وضاحت دی وہ اپنے ناولز کے بارے میں کچھ نہیں سن سکتی تھی!! جب کے ارحاب جو نظریں کہیں اور مرکوز کرچکا تھا اب دوبارہ حورین پر مرکوز کی تھی

اج سے تم ایسا کوئی ناول نہیں پڑھوں گی سمجھی ؟ارحاب کا جواب حورین کی بات سے بلکل الٹ تھا

کیوں !! حورین نے حیرت سے کہا

اج تو تمہیں صرف ایک لفظ کے دو معائنے سمجھ ائے ہیں کل کو مزید کچھ اور سمجھ ا جائے گا اس سے اچھا ہے تم وہ سب پڑھنا چھوڑ دو تمہیں جو بھی بتانا ہو گا وہ میں خود بتا دوں گا

اگر تمہیں زیادہ ہی اس طرح کی معلومات چاہیے جس طرح تم ناولز پڑھتی ہو تو تم میرے پاس اجانا میں تمہیں نہایت ڈیٹیل سے ایک ایک معلومات دوں گا جیسے تمہارا ناول تمہیں دے رہا ہے !! ارحاب نے اُسے دیکھ کہا

جب کے حورین شرم کے مارے پاگل ہوتی کھڑی ہوئی اور تیزی سے وہاں سے نکلتی چلی گئی اُس کی سپیڈ پر ارحاب کے لبوں کے کنارے اک پرکشش مسکراہٹ پھیلی تھی جسے اگلے لمحے ضبط کرتا وہ لیپٹاپ کھول چکا تھا!!

اس وقت اریان میرا بیگم کے کمرے میں صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا تھا جب کہ امیرا بیگم اریان سے کچھ بات کر رہی تھی!!

پھپھو جان آپ کی چائے !! مریم کمرے میں داخل ہوتی بولی اُسے نہیں پتہ تھا اریان بھی کمرے میں موجود ہیں!!

اسلئے وہ اندھا دھن داخل ہوئی سامنے اریان کو دیکھ وہ یک دم سیدھی ہوئی تھی جب کے نظریں اٹھانے پر اسے دیکھ اریان کے تاثرات بگڑے تھے کیونکہ مریم کا دوپٹہ اُس کے پاس موجود ہی نہیں تھا !!

دوپٹہ کہا ہیں تمہارا ؟ اریان نے اُسے دیکھ ضبط سے کہا امیرا بیگم سامنے بیٹھی تھی اسلئے وہ ضبط سے کام لینے کی کوشش کر رہا تھا !!

وـوہ میرا دوپٹہ وہ رہا !! مریم نے سامنے اشارا کیا جہاں امیرا بیگم کے بیڈ پر اُس کا دوپٹہ رکھا تھا

ادھر کیا کر رہا ہے تمہارا دوپٹہ ؟ اریان نے اُسے دیکھ ہنوز ایسے ہی کہا امیرا بیگم خاموشی سے کبھی مریم کو دیکھتی تو کبھی اریان کے غصے سے سرخ ہوتے چہرے کو !!

وـوہ میں چائے بنانے گئی تھی اسلئے !! مریم دونوں ہاتھ اپس میں رگڑتی ہوئی بولی بات یہ نہیں تھی کہ وہ بغیر دوپٹے کے چلی گئی تھی بات یہ تھی کہ اس حویلی میں بہت سارے ملازم تھے

چلو بیٹا کوئی بات نہیں اب نہیں جائیگی ایسے آجاؤ مریم بیٹھ جاؤ!!

اریان کو غصے میں دیکھ امیرا بیگم نے جلدی سے بات سنبھالتے ہوئے کہا مریم بھی فوراً اکر امیرا بیگم کے پاس بیٹھتی اپنا دوپٹا اٹھا چکی تھی

اریان نے گہرا سانس لیا تھا اورمیرا بیگم ہمیشہ اُس کی غلطی پر پردہ ڈال دیا کرتی تھی جو کہ جہاں مریم کو صحیح لگتا تھا وہاں وہ اتنا بھی صحیح نہیں تھا کیونکہ وہ ابھی چھوٹی تھی اسے

غلطیوں پر ٹوکنا بہت ضروری تھا تاکہ اگے جا کر یہ غلطی دوبارہ نہ کرے لیکن امیرا بیگم اسی غلطی پر ہمیشہ پردہ ڈال دیا کرتی تھی!!

خیر اریان بعد میں اس بات پر اُس کو کلاس لینے کا ارادہ رکھتا تھا !!

اریان مجھے اپ سے کچھ بات کرنی تھی!! امیرا بیگم اگلے لمحے سنجیدہ ہوئی تھی جب کہ اریان بھی ان کی جانب متوجہ ہوا تھا!!

مریم بھی امیرا بیگم کو سنجیدہ دیکھ اب سنجیدگی سے اُنہیں دیکھنے لگی !! ابھی امیرہ بیگم اپنی بات شروع کرتی جب ان کے کمرے کا دروازہ بجا !!

انے کی اجازت پر حزن دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا!!

حزن آپ بچے ؟ امیرا بیگم اُسے دیکھ بولی جب کے حزن کی نظریں اریان پر بھی گئی تھی !!

جی بڑی امی مجھے بےبی گرل سے کام تھا کچھ !! حزن مریم کو دیکھ بولا

مریم!! مریم نام ہے اُس کا حزن !! اریان نے بات کاٹتے اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہا

ہاں یار پتہ ہے چھوٹی ہے نہ اسلئے!! حزن نے اریان کو دیکھ کہا

کیا کام ہے مریم سے ؟ اریان نے اگلا سوال کیا جب کے امیرا بیگم اور مریم کا سوال بھی شاید یہی تھا

یار کچھ خاص نہیں!! حزن اریان کو دیکھ مسکرا کر بولا

جاؤ مریم دیکھ لو بیٹا کیا کام ہے حزن کو!! امیرا بیگم مریم کو دیکھ بولی جب مریم اسباب میں سر ہلا کھڑی ہوئی

حزن اور مریم کی کافی اچھی بانڈنگ تھوڑے ہی دنوں میں ہو چکی تھی اریان کو حزن پر پورا بھروسہ تھا کیونکہ وہ اس کے دل کے بے حد قریب تھا لیکن یہاں معاملہ محبت کا تھا ورنہ حزن کبھی اس کا بھروسہ نہیں توڑتا!!

اب کمرے میں امیرا بیگم اور اریان موجود تھے!!

اریان !! جب امیرا بیگم نے اسے پکار کے دوبارہ اپنی جانب متوجہ کیا اریان بھی اُن کے بولنے کے انتظار میں تھا !!

بیٹا آپ حویلی کے بڑے بیٹے ہو !! اپ کی شادی کو بھی کافی مہینے ہوچکے ہیں اب خاندان میں جب جب مجھے کوئی بھی ملتا ہے تو سوال میرے پوتے یا پوتی کے بارے میں ہوتا ہے !! تمہارے بابا اس گاؤں کے سردار ہیں پورا گاؤں ہمیں جانتا ہے اور ہمیشہ مجھ سے یہی سوال ہوتا ہے سب کا !! امیرا بیگم یہ کہے کر رکی جبکہ ان کی بات پر اریان نے گہرا سانس لیا تھا وہ جانتا تھا وہ کیا بول رہی ہیں

امی ابھی میں اس بارے میں کچھ بات نہیں کرنا چاہتا!! اریان اُنہیں دیکھ سنجیدگی سے بولا!!

لیکن بیٹا لوگ کیا کہنگے ؟ اپ گھر کے بڑے بیٹے ہو اور ویسے بھی یہ باتیں بہت معائنے رکھتی ہیں!! امیرا بیگم اریان کو دیکھ بولی

امی لوگوں کا تو کام ہے کچھ بھی کہنا اب لوگوں کے کہے کہ مطابق تو میں اپنی زندگی گزارنے سے رہا!! اریان سنجیدگی سے بولا

اریان اس میں کچھ غلط تو نہیں ہے بیٹا!! صرف لوگ ہی نہیں اب ہمیں بھی اس حویلی کا وارث چاہیے ہماری بھی خواہش ہے یہ!! تمہارے بابا کچھ نہیں کہتے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انہیں وارث نہیں چاہیے میں بھی چاہتی ہوں اپنے پوتا پوتی کو اپنے ہاتھوں میں لینا کافی وقت سے میں یہ بات کرنا چاہ رہی تھی آپ سے لیکن مجھے لگا بچوں کو ٹائم دینا چاہیے!!لیکن اب بہت وقت ہوگیا ہے بیٹا !! امیرا بیگم بلکل سنجیدہ تھا اج سے پہلے اتنا سنجیدہ اُنہیں کبھی کسی نے نہیں دیکھا تھا!!

اپ کی خواہش کا میں بہت ادب کرتا ہوں میں لیکن جلد بازی مت کریں!! صرف لوگوں کے کہنے کی وجہ سے اگر اپ کو لگتا ہے یہ سب ممکن ہو جائے گا تو یہ بالکل غلط ہے اپ اچھے سے جانتی ہیں!!!

نا اج تک میں نے کسی کی سنی ہے اور نہ اگے اپنی زندگی کے فیصلوں میں لوگوں کی سنوں گا!! اریان نے سنجیدگی سے کہا

اریان صرف لوگوں کا ہی کہنا نہیں بیٹا اُس حویلی کو ہوئی اب وارث چاہیئے !! امیرا بیگم اُسے سمجھانے کی پوری کوشش کر رہی تھی

جب کے سکندر شاہ بھی اس دوران کمرے میں داخل ہوچکے تھے !!

اریان نے تو بلکل دھیان نہیں دیا جب کے وہ صوفے پر بیٹھ چکے تھے!!

تمہاری امی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے !! اس حویلی کو وارث کی ضرورت ہے !! سکندر شاہ کی آواز کمرے میں گونجی تھی

اریان نے نچلا لب دانتوں تلے دبایا تھا پہلے امیرا بیگم کا پریشر کم تھا کیا جو اب سکندر شاہ بھی اچکے تھے!!

اریان بولو کچھ بیٹا !! امیرہ بیگم اریان کو خاموش دیکھ بولی

امی جب مجھے صحیح لگے گا تو میں اس بارے میں اپ سے بات کر لوں گا!! لیکن فلحال میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا اپ اچھے سے جانتی ہیں مریم ابھی خود بہت چھوٹی ہے پہلے اسے تو بڑا ہو لینے دیں!! اریان امیرا بیگم کو دیکھ سنجیدگی سے بولا اس نے ایک بھی بار سیکندر شاہ کی جانب نہیں دیکھا تھا!!

تمہاری بیوی کوئی پہلی نہیں ہے اریان جس کی شادی چھوٹی عمر میں ہوئی ہے ہمارے گاؤں میں شادیاں چھوٹی عمر میں ہو جاتی ہیں زیادہ تر !! سکندر شاہ نے گھمبیر آواز میں کہا

اور ویسے بھی میں تم سے کافی وقت سے کہہ رہا ہوں کہ اب اس گاؤں کے سردار تم بنو گے اور تم ہو کے منع کیے جا رہے ہو لیکن میں نے سوچ لیا ہے اب میں تمہیں تمہاری نہ نہیں سنوں گا!! سکندر شاہ نے یاد انے پر کہا

اگر اپ نے مجھے سردار بنایا تو یاد رکھیے گا اس گاوں سے کم عمری کی شادی اور ونی کی یہ رسم ہمیشہ کیلئے ختم کردونگا !!اریان نے سامنے دیوار کو گھورتے سرد لہجے میں کہا

جو رسم ہمارے پوروجو سے چلتی ہوئی ارہی ہے تم اسے ختم کرنے کا بول رہے ہو!! سکندر شاہ بھی سرد لہجے میں بولے

ہاں !! بول رہا ہوں!! اریان کا جواب اگلے لمحے ایا تھا اریان کے لہجے میں غصّہ اتر رہا تھا جو امیرا بیگم محسوس کر پا رہی تھی!!

دونوں باپ بیٹوں کا غصہ اسمان کو چھوتا تھا یہی وجہ تھی جو اریان اور سکندر شاہ کی بہت کم اپس میں بنتی تھی!! لیکن اریان کا غصہ سکندر شاہ سے دو ہاتھ اگے تھا وہ کسی چیز سے نہیں ڈرتا تھا!!

تم ایسا کچھ نہیں کرو گے اریان !! سکندر شاہ اریان کو دیکھ بولیں

میں ایسا ہی کروں گا! بنا کر تو دیکھیں ایک بار!! پھر مجھے میرے فیصلے سے کسی کا باپ نہیں ہٹا سکتا!!! اریان نے اُنہیں دیکھ اپنے اک اک لفظ پر زور دیا تھا

تمہیں کیوں ختم کرنی ہے یہ رسم تمہاری بیوی بھی کم عمر ہے اور ونی میں ائی ہے جسے تم سمید شاید سب بیوی کے روپ میں قبول کر چکے ہیں لیکن میں کبھی نہیں کرونگا !! سکندر شاہ غصے سے بولیں

مجھے نہیں لگتا اپ کے قبول کرنے یا نہ کرنے سے مجھے کوئی فرق پڑے گا!! اریان نے ایبرو اٹھائے کہا

تمہیں فرق پڑنا چاہیے اریان میں تمہارا باپ ہوں!! سکندر شاہ نے یاد دہانی کروائی کہ وہ اس کے باپ ہے

تمہیں تو نفرت تھی شادی کے لفظ سے بھی پھر کیسے تم ایک ونی میں ائی عورت کو اپنی بیوی کے روپ میں قبول کر سکتے ہو ؟تم تو اپنے دشمن اور اس سے جڑے کسی رشتے کو مقابل کی آخری سانس تک معاف نہیں کرتے پھر کیسے تُم ازبک کے بدلے ائی ہوئی عورت کو اپنی بیوی مان سکتے ہو!! مجھے اس بات کا جواب چاہیے!! سکندر شاہ اریان کو دیکھ بولیں

اپ کو کس نے کہا کہ میں نے اسے معاف کر دیا؟ ازبک کے قاتل سے جڑا کوئی رشتہ کبھی معافی نہیں پا سکتا! لیکن مریم قاتل کی سگی بہن نہیں ہے!! اریان میں ہنوز سرد لہجے میں کہا

ان سب نے مریم کی کوئی غلطی نہیں ہے مریم کا کزن تھا وہ !! امیرا بیگم نے بھی اُنہیں دیکھ کہا

بھلے ہی کزن تھا لیکن ونی کا مطلب جانتی ہو نہ تُم ؟وہ لڑکی کہی سے ونی میں ائی ہوئی نہیں لگتی !! سکندر شاہ نظریں پھیرتے بولے وہ ایک ایک چیز نوٹ کرتے تھے مریم کا پوری حویلی میں گھومنا بہترین زندگی گزارنا!!

جب کہ اریان نے ان کی بات ائیبرو اٹھائے سنی تھی ابھی اریان ان کا جواب میں کچھ بولتا جب سکندر شاہ بولی!!

خیر بات کہاں تھی اور کہاں اگئی ہمیں وارث چاہیئے اب اس حویلی کا اریان تم بڑے چشم ہو میرے !! ونی میں ائی لڑکی سے اپنا وارث مجھے کسی صورت قبول نہیں تھا لیکن مجھے وارث چاہیئے اب اس حویلی کا !! سکندر شاہ کا لہجہ فیصلہ کن تھا اریان کو حیرت ہو رہی تھی ان کے لہجے پر وہ حکم تو ایسے دے رہے تھے جیسے اریان ان کے حکم کا پابند ہو وہ اچھے سے جانتے تھے اریان صرف خود کے حکم کا پابند تھا وہ وہی کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے!!

میں کسی کے حکم کا پابند نہیں ہوں اپ اچھے سے جانتے ہیں نہ پہلے تھا اور نہ اب ہُوں جو میں چاہوں گا وہی ہو گا!!! اگر آپ کو وارث چاہیئے تو اس میں میں کچھ نہیں کر سکتا !! فلحال مریم بہت چھوٹی ہے !! اٹھارہ کی بھی نہیں ہے وہ!!اریان کا لہجہ بھی فیصلہ کن تھا

اریان میں نے پہلے بھی کہا ہے وہ کوئی پہلی عورت نہیں ہے جو چھوٹی عمر میں ماں بنے گی!! سکندر شاہ کی سرد آواز کمرے میں گونجی تھی

امیرا بیگم کبھی سکندر شاہ کے سنجیدہ چہرے کو دیکھتی تو کبھی اریان کے غصے سے بھرپور چہرے کو وہ جانتی تھی کسی بھی وقت اریان اپنا ضبط کھو دیگا !!

امیرا بیگم آنکھوں سے اریان کو ضبط کرنے کے اشارے کر رہی تھی وہ جانتی تھی اُس کا غصّہ اُس کے سر پر سوار ہونے میں لمحہ نہیں لگے گا !!

میں نے کہا نا وہ چھوٹی ہے ؟ اک بار کی بات میں بار بار نہیں دہراونگا مسٹر شاہ!! اریان کی گرجدار آواز گونجی تھی وہ اپنا ضبط کھو رہا تھا امیرا بیگم نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تھا !!

ٹھک ہے اگر وہ ہمیں وارث نہیں دے سکتی تو تُم دوسری شادی کروگے میری مرضی کی لڑکی سے اور تمہاری شادی دھوم دھام سے ہوگی پورا گاوں دیکھے گا اخر میرے پہلے بیٹے اور اریان شاہ کی شادی ہوگی تمہیں اس گاؤں کا بچہ بچہ جانتا ہے اور سب تمہاری شادی کے انتظار میں ہے وہ ونی ہوا نکاح تمہاری شادی تو نہیں کہلائے گی تمہاری شادی وہ ہوگی جس کا سب کو انتظار ہے!! سکندر شاہ نے مسکرا کر کہا ان کی خواہش تھی اور ان کا فیصلہ بھی یہی تھا کہ وہ اریان کی شادی ایسے کریں گے جیسے پوری دنیا دیکھے گی ان لوگوں کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں تھی اور اریان اُن کا پہلا بیٹا تھا ان کے بہت سے ارمان تھے !!

ان کی بات پر امیرا بیگم نے بے یقینی سے اُنہیں دیکھا تھا جب کے دروازے پر کھڑی انزل کا دل گویا زورو سے دھڑکا تھا چہرے پر نہ ختم ہونے والی مسکراہٹ اچکی تھی!!

اب سکندر جانتے تھے اریان کا کوئی ایسا جواب ائے گا جو انہیں مات دے گا اس لیے وہ بنا لمحہ ضایع کیے یہاں سے اٹھے اور بھاری قدم لیتے کمرے سے نکلتے چلے گئے!! انہوں نے یہ کام اتنی جلدی کیا تھا کے کسی کو سمجھ ہی نہیں ایا

امی دیکھ رہی ہے آپ کے مزاجی خدا کی بچوں جیسی حرکتیں؟ بنا میرا جواب سنے ہی چلے گئے!! جب انسان میں جواب سننے کی سکت نہ ہو!! تو مقابل کے سامنے ایسی بات رکھنی بھی نہیں چاہیے جس کا جواب ان سے برداشت نا ہو !!ان کو بولیں اس عمر میں اپنے بارے میں سوچے میں اپنے بارے میں خود سوچ لونگا !!دوسری شادی کروایینگے !! اریان سلگ کر غصے سے بولا وہ انہیں ایسا جواب دیتا کہ وہ بالکل خاموش ہو جاتے لیکن وہ تو بنا جواب سنے ہی چلے گئے تھے کیونکہ وہ تو اپنے بیٹے کو اچھی طرح جانتے تھے

آریان بچے غصے مت کرو !! امیرا بیگم نے اُسے ٹھنڈا کرنا چاہا

غصّہ نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں چھوڑی اپ کے مزاجی خدا نے!! اریان غصے سے کہتا کھڑا ہوا اور بڑے بڑے ڈنگ بھرتا کمرے سے نکلتا چلا گیا اس کا دماغ پوری طرح خراب کر چکے تھے سکندر شاہ!!

جب کے انزل سکندر شاہ کے پیچھے ہی لاونج میں بڑھی تھی!!

ماموں جان چائے لاؤں آپ کیلئے ؟ اُنہیں لاؤنج میں اکر بیٹھتا دیکھ انزل آکر نہایت ادب سے نظریں جھکائے بولی سر پر دوپٹہ وہ بہت اچھے سے لے چکی تھی

نہیں بیٹا !! سکندر شاہ نے نرمی سے جواب دیا جب وہ اُن سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھی !!

ماموں جان آپ اریان کی شادی بہت دھوم دھام سے کروانا چاہتے ہیں ؟ اُس نے بات شروع کی

ہاں بیٹا میرا پہلا سنتان ہے وہ اس کی شادی تو ایسی کروں گا کہ سب یاد رکھیں گے پتہ نہیں اس لڑکی نے اریان کو کیا گھول کر پلا دیا ہے ورنہ میں اچھے سے جانتا ہوں اپنے بیٹے کو میرا ہی خون اس کی رگوں میں دوڑ رہا ہے وہ اپنے دشمنوں کو اور ان سے جڑے کسی رشتے کو کبھی معاف نہیں کرتا اور اسے خود کے قریب رکھنا یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے کیونکہ اریان کوئی عام شخص نہیں ہے وہ بہت چند لوگوں سے محبت کرتا ہے اس کی محبت پانے کے لیے اس کی محبت کے لائق بننا پڑتا ہے جو ایک ونی میں ائی لڑکی نہیں ہو سکتی!! سکندر شاہ سنجیدگی سے بولیں انزل کا دل باغ باغ ہورہا تھا

میں بھی وہی سوچ رہی تھی مامو جان اب دیکھیں نا مامی جان نے بھی کتنا سر پر اٹھا لیا ہے اسے کسی چیز پر ڈانٹتی ہی نہیں ہے پوری حویلی میں ایسے گھومتی ہے جیسے اریان کی پسندیدہ

بیوی ہو کہیں سے بھی نہیں لگتا وہ ونی میں ائی ہے اچھے کپڑے پہنتی ہے اچھا کھاتی ہے اچھی زندگی گزارتی ہے اریان کے کمرے میں رہتی ہے کسی چیز کی کمی نہیں ہے اس کے پاس ایک ونی میں ائی لڑکیاں وہ ہوتی ہیں جن کو نوکرانیوں کی طرح رکھا جاتا ہے لیکن یہاں تو مامی جان اُسے کسی چیز پر نہیں ٹوکتی!!

انزل نے بھی مزید آگ لگائی

وہی تو امیرا بیگم کا کیا دھرا ہے یہ سب !! سکندر شاہ سامنے نظریں جمائے بولیں

ماموں جان پھر کیس سے کرینگے آپ اریان کی شادی ؟انزل نے دھڑکتے دل کہا

اپنے اریان کیلئے میں اک بہترین ہمسفر ڈھونڈھو گا !! وہ اُسے دیکھ مسکرا کر بولے جب انزل بھی مسکرائی اب اس نے سوچ لیا تھا مزید میں مکام سکندر شاہ کے دل میں بنانے کا!!

ہاں جی بولیں کیا بول رہے تھے آپ ؟ مریم باہر ائی حزن کو دیکھ بولی جو رک کر اب اُسے ہی دیکھ رہا تھا

بےبی گرل مجھے اک بات سچ سچ بتاؤ گی؟حزن نے اپنے دل میں مچلتا سوال پوچھنا چاہا تھا

جی بولیں !! میں جھوٹ نہیں بولتی !! مریم نے اک ادا سے کہا !!

کیا تم اریان سے محبت کرتی ہو؟اُس نے اپنے دھڑکتے دل کو سنبھالتے ہوئے کہا تھا اس نے شدت سے دعا کی تھی کہ مریم کا جواب نا میں ہو!!

جب کے اُس کے سوال پر مریم کے چہرے کی مسکراہٹ سے غائب ہوئی تھی کیونکہ مقابل اُس سے وہ سوال کر رہا تھا جس کا جواب وہ خود بھی نہیں جانتی تھی!!

بولو ؟اسے خاموش دیکھ حزن نے اُسے بولنے کا کہا !!

پتہ نہیں میں نہیں جانتے کہ مجھے ان سے محبت ہے یا نہیں!! مریم نے الجھ کر کہا

کیا مطلب ؟ایسے کیسے ہو سکتا ہے کہ تم نہیں جانتی؟ مجھے بتاؤ بے بی گرل تم اس کے لیے کیا فیل کرتی ہو؟حزن نے اپنے دل کو سنبھالتے ہوئے کہا یہ سوال پوچھنا اس کے لیے بے حد مشکل تھا

میں خود نہیں جانتی کہ میں ان کے لیے کیا فیل کرتی ہوں اپ جانتے ہیں انہوں نے احمد لالہ کو مار دیا میری انکھوں کے سامنے لیکن اس کے باوجود بھی میں ان سے نفرت نہیں کر پاتی میں ہر بار سوچتی ہوں کہ میں ان سے نفرت کروں گی کیونکہ وہ میرے لالا کے قاتل ہیں لیکن ہر بار میں اس چیز میں کامیاب نہیں ہو پاتی میں ان سے نفرت کسی حال میں نہیں کر پاتی ہوں وہ کوئی عام انسان نہیں ہے وہ بہت الگ ہے سب سے!!! شاید کوئی ان سے کبھی نفرت کر ہی نہیں سکتا!! مریم نے سامنے دیر کو گھورتے کہا

اور اپ کو پتہ ہے انہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ میں ان سے نفرت کرتی ہوں یا نہیں پتہ ہے کیوں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان سے کوئی نفرت کر ہی نہیں سکتا وہ اپنی جانب مائل کرنے کا ہنر رکھتے ہیں!! مریم نے گہرا سانس لیتے کہا وہ حزن سے اپنے دل کی بات کر رہی تھی جو بات وہ کسی سے نہیں کر پاتی تھی وہ اج حزن سے کر رہی تھی

اریان تم سے محبت کرتا ہے؟ حزن نے اپنے دل میں ہوتی تکلیف کو نظر انداز کرتے کہا وہ جاننا چاہتا تھا کہ مریم اور اریان کے بیچ کیسے تعلقات ہے!!

نہیں !! وہ مجھ سے محبت نہیں کرتے اور نہ کبھی کریں گے کیونکہ وہ کسی لڑکی سے محبت نہیں کرتے اور میں بھی تو اک لڑکی ہُوں! مجھ سے بھی پیاری پیاری لڑکیاں ہیں دنیا میں اور انہیں تو اپنے بزنس میٹنگ کے لیے بہت ساری کنٹریز جانا پڑتا ہے باہر ملک میں اتنی اچھی اچھی لڑکیاں ہیں انہیں وہاں کوئی نہیں بہایا انہیں وہاں کسی سے محبت نہیں ہوئی تو مجھ سے کیسے ہو سکتی ہے ؟وہ مجھ سے محبت کبھی بھی نہیں کر سکتے انہوں نے یہ چیز صاف کہی ہے!! مریم نے حزن کو دیکھ کہا ایک امید حزن کے دل میں جاتی تھی

تو کیا تم اپنی پوری زندگی ایسے انسان کے ساتھ گزاروں گی جو تم سے محبت ہی نہیں کرتا؟ حزن نے اُسے دیکھ کہا

نہیں!! میں چلی جاؤں گی بہت جلد یہاں سے!! اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ میرے جانے پر انہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا فرق وہاں پڑتا ہے جہاں محبت ہو اور ہمارے رشتے میں

ایسا کچھ نہیں ہے!! نہ چاہتے ہوئے بھی پتہ نہیں کیوں لیکن افسردگی مریم کے چہرے پر نظر ارہی تھی جو مریم خود نہیں سمجھ پا رہی تھی

بے بی گرل تو تم یہ کہہ رہی ہو کہ تم اریان کو چھوڑ دو گی؟ حزن نے اک اُمید سے پوچھا

یہ تو نہیں کہا جا سکتا کیونکہ یہ اس صورت میں کہا جاتا جب ہم دونوں اک دوسرے سے پیار کرتے جب انہیں میرے جانے سے فرق پڑتا لیکن یہاں یہ کہا جائے گا کہ شرط جیتنے کے بعد میں اپنے لالا کے پاس واپس چلی جاؤں گی!! اپنی نہ چاہتے ہوئے بھی چہرے پر اتی اداسی کو غائب کرتی مریم نے کندھے اچکا کر کہا

شرط کیسی شرط ؟ حزن نے اُسے دیکھ اگلا سوال کیا حزن بہت غور سے اس کی باتیں سن رہا تھا اور وہ باتیں اس کے دل میں گویا تسلی کر رہی تھی راستہ بالکل صاف تھا یعنی وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت نہیں کرتے تھے اگر اریان مریم سے محبت کرتا تو دنیا کی کوئی طاقت اسے اریان سے دور نہیں کر سکتی تھی لیکن جو مریم نے حزن کو بتایا تھا اس کے مطابق اُن دونوں کے درمیان پیار نامی لفظ کا کوئی رشتہ نہیں تھا!!

انہوں نے مجھے ایک مہینے کا وقت دیا ہے ایک مہینے میں مجھے ان سے محبت ہو گئی تو میں اپنی پوری زندگی ان کے ساتھ یہاں گزار دوں گی یعنی بنا محبت کی زندگی میں کیونکہ وہ مجھے کبھی محبت نہیں دے سکتے اور اگر میں جیت گئی تو میں اپنے لالا کے پاس چلی جاؤں گی پانچ دن

ہو چکے ہیں شرط کو بس 25 دن اور رہتے ہیں پھر میں اپنے لالا کے پاس ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلی جاؤں گی!؟ مریم نے اُسے آگاہ کیا

ان پانچ دنوں میں تم نے اریان میں کوئی بدلاؤ محسوس کیا؟ حزن نے اگلا سوال کیا

نہیں وہ بالکل ویسے ہی ہے پہلے مجھے لگا تھا کہ خود سے محبت کروانے کے لیے وہ مجھ سے پیار سے بات کریں گے مجھے سپیشل ٹریٹمنٹ دیں گے لیکن میں غلط تھی میں بھول گئی تھی کہ وہ اریان شاہ ہیں انہیں کوشش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے وہ بالکل نہیں کوشش کر رہے خود کو مجھ سے محبت کروانے کی ہمیشہ ویسے ہی غصے میں رہتے ہیں ویسے ہی مجھے ڈانٹ دیتے ہیں لیکن پھر بھی پتہ نہیں کیوں میرا دل ان کی جانب مائل ہو رہا ہے میں اپنے دل کو بہت سمجھاتی ہوں پھر بھی پتہ نہیں کیوں انہیں دیکھتے ہی اتنی زوروں سے دھڑکتا ہے جب وہ گھر نہیں ہوتے تو دل کرتا ہے کہ وہ گھر اجائے انہیں کمرے میں نہ دیکھ کر دل اُداس ہوجاتا ہے بس دل کرتا ہے کہ وہ کمرے میں موجود ہو!! حالانکہ وہ مجھ سے کبھی باتیں نہیں کرتے جس طرح اپ مجھ سے بات کرتے ہیں اس طرح وہ مجھ سے کبھی بات نہیں کرتے جس طرح میں اپ سے باتیں شیئر کر رہی ہوں اس طرح میں ان سے کبھی نہیں کر پاتی لیکن میرا دل اُن سے بات کرنے کے لیے کبھی کبھی بہت مچلتا ہے !!کہ کبھی میں بھی ان سے باتیں کروں اور وہ مجھ سے باتیں کریں !! حالانکہ ہم دونوں ایک دوسرے سے پیار نہیں کرتے لیکن جب میں انہیں حورین کے ساتھ اتنے پیار سے باتیں کرتے ہوئے دیکھتی

ہوں !!جب میں دیکھتی ہوں کہ وہ حرین سے اتنا محبت کرتے ہیں تو میرا دل کرتا ہے کہ جس طرح وہ حورین سے باتیں کرتے ہیں مسکرا کر وہ مجھ سے بھی باتیں کرے وہ مسکراتے نہیں ہیں لیکن کبھی کبھی ان کی مسکراہٹ دیکھنے کے لیے دل کرتا ہے کہ بس کچھ بھی کر کے ایک بار ان کی مسکراہٹ میسر ہو جائے پتہ نہیں کیوں کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا ہے پیچھلے دنوں سے حالانکہ کچھ نہیں بدلا سب کچھ ویسا ہے پھر بھی!! مریم اپنے دل کی عجیب کیفیت کھول کر حزن کے سامنے رکھ رہی تھی وہ اپنے دل کی کیفیت سے خود پریشان ہو چکی تھی اور اب ضرورت تھی کسی کے سامنے اس کا خلاصہ کرنے کی اور وہ حزن تھا

جب کہ حزن جو اس کی شروع کی باتوں سے تسلی امیز ہو چکا تھا اب مریم کی باتیں سن کر اس کا دل بند ہونے کو تھا مریم آریان کی جانب مائل ہو رہی تھی یعنی وہ محبت کی پہلی سیڑھی چڑھ رہی تھی لیکن وہ مریم کو اریان سے محبت ہونے نہیں دے سکتا تھا!! وہ جانتا تھا اریان سے کسی کو بھی محبت ہو سکتی تھی وہ ہر چیز میں بہترین تھا وہ لڑکیوں کے خوابوں کا شہزادہ تھا اس کی طرح ہی تو لڑکیاں خواہش کرتی تھیں لیکن وہ مریم کو محبت نہیں ہونے دے سکتا تھا!!

اب اپ مجھے بتائیں یہ سب مجھے اگر فیل ہو رہا ہے تو مجھے ان سے محبت ہو رہی ہے یا نہیں اس کنفیوژن میں مجھے نیند نہیں ا رہی تھی کل !!! اگر ہو بھی رہی ہوگی نا مجھے محبت ان سے تو میں انہیں نہیں بتاؤں گی کیونکہ مجھے اپنے لالا کے پاس جانا ہے میں چاہ کر بھی احمد لالا کی

وہ چیخیں نہیں بھول سکتی ان کی درد سے تڑپتی ہوئی اہے نہیں بھول سکتی!!! وہ بہت بے رحم ہیں وہ کسی کی بھی جان اسانی سے لے سکتے ہیں!! مریم حزن کو دیکھ بھرائی اواز میں بولی احمد کو یاد کر کے اس کی انکھوں میں نمی اتر رہی تھی

تمہارا احمد لالا ازبک کا قاتل ہے!! حزن اُسے دیکھ بولا کیوبیک وہ بھی ازبک سے بہت پیار کرتا تھا اور مریم کا احمد کا سائیڈ لینا اسے بھی بہت برا لگا تھا

پتہ نہیں کیوں میرا دل نہیں مانتا کہ احمد لالا نے ادا سائی کو قتل کیا ہے میں نے یہی چیز اُن سے بھی کہیں تھی اپ کو پتہ ہے میں نے بہت ریکویسٹ کی تھی روتے ہوئے کے وہ لالا کو چھوڑ دیں لیکن انہیں کوئی فرق نہیں پڑا انہوں نے میرے سامنے انہیں تڑپتا ہوا چھوڑ دیا لالا کی موت جل جل کر ہوئی ہے اپ کو پتہ ہے وہ زندہ وول کینو میں گر گئے تھے!! میں چھا کر بھی نہیں بھلا پاتی وہ منتیں جو میں نے ان سے کی تھی کہ وہ احمد لالا کو بچا لے میرے کانوں سے وہ اواز کبھی نہیں جاتی جو لالا کے مرتے وقت لبوں سے تڑپ بن کر نکل رہی تھی اسے سن کوئی بھی پگھل سکتا تھا لیکن وہ نہیں پگھلے مرنے دیا میرے لالا کو!! مریم افسردگی سے بولی انسوں ٹوٹ کر انکھوں سے گرا تھا

اس کا انسو دیکھو حزن کو تکلیف پہنچی تھی!!

تم بہت کمزور ہو بے بی گرل!! خود کو مضبوط کرو خود کے جذباتوں پر اختیار رکھو ابھی ادھا مہینہ بھی نہیں گزرا اور آپ وہ سب محسوس کرتی ہوں جو محبت ہونے سے پہلے بندہ محسوس

کرتا ہے تم اس کی جانب کھیچتی چلی جا رہی ہو اپنے جذباتوں پر اور اپنے دل پر اختیار رکھو ورنہ ایسے آپ کو اریان سے محبت ہو جائے گی پھر آپ اپنے لالا کے پاس کبھی نہیں جا سکو گی کیونکہ جو اریان اک بار کہہ دیتا ہے وہ ہمیشہ ہو کر رہتا ہے اک بار وہ مہینہ پورا ہو گیا اور آپ کو اُس سے محبت ہو گئی تو آپ چاہ کر بھی اپنے لالا کے پاس نہیں جا پاؤ گی!! حزن اُسے دیکھ بولا جب مریم کے چہرے پر پریشانی نے جگہ لی

سچ میں ؟ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میں پوری کوشش کرونگی اب سے کہ میں اپنے اس پاگل دل کو سنبھال سکوں!! اپ کو پتہ ہے یہ ساری غلطی میرے دل کی ہے انہیں دیکھتے ہی بہت بری طرح دھڑکتا ہے!! مریم غصے سے بولی لیکن کوئی فائدہ نہیں تھا اس کے دل نے ہمیشہ دگا کرنی ہی تھی

جب کے حزن اب گہری سوچوں میں گم ہو چکا تھا

(نہیں بے بی گرل میں کسی حال میں اپ کو محبت کرنے نہیں دوں گا اپ صرف میری ہو اور مجھ سے ہی محبت کرو گی !!حزن اُسے دیکھ سوچ رہا تھا دل میں ہزاروں خیال اور پریشانیاں پیدا ہو رہی تھی)

اریان اپنے کمرے میں جانے کے بجائے باہر کا رخ لے چکا تھا!! کیونکہ اس کا سر غصے سے پھٹ رہا تھا

لاؤنج کی جانب سے گزرتے اُس نے فون اپنے کان سے لگایا تھا جب کہ لاونج میں موجود حزن اور مریم نے ایک ساتھ اریان کو دیکھا تھا اس کا غصے سے سرخ ہوتا چہرہ وہ دونوں دیکھ چکے تھے جب کے اریان اُن دونوں کو دیکھیں بنا ہی وہاں سے نکلتا چلا گیا اسے پتہ تھا کہ وہ یہاں مزید رکا تو اس کا دماغ مزید خراب ہو گا!!

اریان اپنی گاڑی میں بیٹھتے اپنی گاڑی اگے کو روانہ کر چکا تھا اسے نہیں پتا تھا وہ کہاں جا رہا ہے!! اج ویسے ہی رات اس کی اٹلی کی فلائٹ تھی!!

زریام رات کافی دیر تک اپنے کمرے میں نہیں گیا تھا وہ تصویر اس کی دماغ کی رگے پھاڑنے کی حد تک اس پر اثر کر رہی تھی اس کے دماغ پر اُبھرتی وہ سبز رگے اس بات کا چیخ چیخ کر ثبوت دے رہی تھی!!

سکون ہوتا کیا ہے وہ زریام کی زندگی سے گویا جا چکا تھا!! تکلیف زریام کی روح روح میں سرایت کر رہی تھی کیا سے کیا بنا دیا تھا محبت نے لیکن زریام کی آنکھ میں ایک انسو بھی نہیں ایا تھا مانا وہ تکلیف میں تھا لیکن وہ زریام شاہ تھا !! ان کے باپ نے انہیں کسی حالت میں رونا نہیں سکھایا تھا !! کیونکہ وہ اک مضبوط مرد تھے!!

ذریام ایک کے بعد ایک سگریٹ فوک کر فضا میں بلند کر رہا تھا کافی دیر تک بھی جب زریام کمرے سے باہر نہ ایا تو کائزل نے کمرے سے نکلتے اپنے قدم ٹیرس کی جانب بڑھائے وہ زریام سے سخت ناراض تھی لیکن وہ اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتی رہی !! وہ جانتی تھی زریام اس وقت وہیں ہو گا!!

کائزل کے قدم اوپر کی جانب اٹھ رہے تھے

اسے ایزل والا پورا معاملہ نہیں پتا تھا نہ اس نے کبھی جاننے کی کوشش کی!!

ٹریس پر پہنچتے اُس نے سامنے دیکھا جہاں زریام اک کے بعد سگریٹ پیتا دکھائی دیا !

زریام کا پرکشش چہرہ سرخ ہورہا تھا اخر تو گویا ابھی خون برسانے کو تھی!! گردن ہاتھوں اور دماغ کی نسیں اُبھری ہوئی تھی !!جب کے شرٹ کے اوپری دو بٹن کھلے ہوئے تھے اور وہ خود صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں مندے بیٹھا تھا !!

سگریٹ دیکھ کائزل کے دماغ میں اچانک ہی تکلیف کی لہر دوڑی تھی کچھ ماضی کی پرانی یادیں اس کے دماغ میں سرایت کرنے لگی تھی!!

اہ !! کائزل نے اپنا سر ہاتھ میں تھامتے کہا تھا ماضی کی کچھ تلخ یادیں کائزل کی پرکشش آنکھوں میں اُتر رہی تھی

وہ جلدی سے اپنا سر جھٹکتی تیزی سے آگے بڑھی تھی !! اُس نے لمحے کی دیر کیے بنا وہ سگریٹ زریام کے ہاتھ سے لیکر نیچے پھینکی تھی کیونکہ وہ دیکھ چکی تھی کے زریام اک حد تک کی تعداد میں پہلے ہی وہ نشا خود میں اُتار چکا ہے !!

جب کہ کائزل کے اس عمل سے ض زریام کی آنکھیں کھلی تھی کائزل نم آنکھوں سے زریام کو ہی دیکھ رہی تھی جب کے زریام کی خطرناک حد تک سرخ آنکھیں دیکھ کائزل نے سہم کر اُسے دیکھا تھا !!

زریام نے آنکھیں نیچے پڑی اُس سگریٹ پر مرکوز کی تھی جسے کائزل اپنے پیرو میں پہنی سلیپر سے ختم کرچکی تھی!!

کیا بتمزی ہے یہ ؟ وہ اگلے لمحے نہایت غصے کے عالم میں گرجا!! نشا اُس کے سر پر پوری طرح حاوی تھا ان حالتوں میں کائزل کی یہ حرکت کسی کو بھی تیش میں دلانے کیلیے کافی تھی!!

کائزل نے حلق تر کیا تھا کیونکہ کائزل زریام کو اس قدر غصے میں پہلی بار دیکھ رہی تھی زریام خود پر ضبط رکھنا جانتا تھا لیکن جب اس کے غصے پر سے ضبط ٹوٹتا تھا تو وہ بھی دنیا تباہ کرنے کا ہنر رکھتا تھا

ا۔آن آپ سگریٹ کیوں پی رہے ہیں ؟ کائزل نے اپنے لہجے کو مضبوط رکھتے پوچھا

کائزل میں نے پوچھا کیا بتمیزی تھی یہ ؟ اسے اپنی بات کے جواب میں خود سے سوال کرتے دیکھ وہ کھڑا ہوتا پھر وحشت زدا لہجے میں گرجا خوف کائزل کی انکھوں میں اتر رہا تھا لیکن وہ اس وقت کمزور نہیں پڑ سکتی تھی!!

سگریٹ نہیں پینگے اپ اج سے دیکھیں پہلے ہی کتنی اپ سگریٹ پی چکے ہیں!! یہ اچھی نہیں ہوتی صحت کے لیے!! کائزل نے اُس کے مقابل کھڑے ہوتے کہا وہ پہلی لڑکی تھی جو زریام شاہ کے مقابل کھڑی ہوئی تھی !!

میری صحت کی پرواہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں !! زریام نے اسے دیکھ سرد لہجے میں اپنے لفظ ادا کیے ایک تو پہلے ہی اس کی انکھیں سرخ تھی اب مزید سرخ ہو رہی تھی !!

کیوں ضرورت نہیں ہے ؟ میں آپ کو بیوی ہُوں اگر اپ اپنی صحت کا خیال نہیں رکھیں گے تو اپ کو کچھ ہو جائے گا آن! جس حساب سے اپ نے سگریٹ پی ہے یہ بہت برا اثر کریں گی اپ پر !! کائزل اپنی انکھوں کی نمی بار بار پیچھے کر رہی تھی جس میں وہ کامیاب بھی ہو رہی تھی

زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا مر جاؤنگا ؟ بس ؟ موت سے میں نہیں ڈرتا لیکن آئندہ آپ ایسی کوئی حرکت نہیں کرینگی !! زریام اُسے دیکھ اپنے اک اک لفظ پر زور دیتا اسے باور کروا رہا تھا کہ یہ حرکت دوبارہ نہیں کرنا چاہیے

جب کے مقابل کی بات پر کائزل نے تڑپ کر اُسے دیکھا تھا وہ اپنے مر جانے کی بات اتنی اسانی سے کیسے کر سکتا تھا؟

آن کیا ہوگیا ہے آپ کو؟اپنے مر جانے کی بات اپ اتنی اسانی سے کیسے کر سکتے ہیں؟ بھلے ہی مر جانا اپ کے لیے چھوٹی بات ہو لیکن اپ کے مر جانے سے کتنے لوگ زخمی ہوں گے کتنے لوگ اپ کے ساتھ مریں گے اپ جانتے بھی ہیں؟ کائزل اسے دیکھ بے یقینی سے بولی

جب کے زریام یہاں رکنا ہی نہیں چاہتا تھا وہ بھاری قدم لیتا آگے بڑھنے لگا جب کائزل نے اُس کا ہاتھ تھاما !!

ادھوری باتوں کے بیچ میں اپ کا چھوڑ کر جانا مجھے تکلیف دیتا ہے آن!! وہ اُس کا ہاتھ تھامے بولی

جس تکلیف سے میں گزر رہا ہوں اس میں رہ کر میں کسی کی تکلیف کم کرنے کی ساخت نہیں رکھتا !! زریام نے دیوار پر نظریں جمائے بے تاسور لہجے میں کہا کائزل سمجھ چکی تھی زریام بہت ڈسٹرب ہیں !!

اپ اج سے سگریٹ نہیں پیں گے!! کائزل نے زریام پشت دیکھتے کہا تھا

مجھ سے وہ چیز مت کہو کائزل جو ممکن نہیں !!ہر درد کے لیے دعوا کی ضرورت ہوتی ہے اور یک طرف محبت کی تکلیف بانٹنے کے لیے نشا سب سے بہترین ساتھی ہیں!! زریام نے ہنوز اسی طرح جواب دیا جب کے اُس کے "یک طرفہ" لفظ پر کائزل نے اک جھٹکے سے زریام کو دیکھا تھا اس لفظ کا مطلب کیا تھا کیا وہ کسی سے محبت کرتا تھا وہ بھی یک طرفا؟

آن ؟ کائزل نے ہنوز بے یقینی کے عالم میں اسے پکارا تھا تکلیف کے لہر کائزل کے وجود میں دوڑی تھی!! وہ جو زریام کی تکلیف کی وجہ جاننے ائی تھی اب اجا کی جھلک سن کر اُسے اپنی دنیا اندھیرے میں دھکیلتی دکھائی دی تھی

کائزل فوراً زریام کے سامنے آئی !!

یک طرفہ ؟ اپ نے کس سے محبت کی ہے آن ؟ کائزل نے اپنی تکلیف دل کے کونے میں رکھتے زریام کو دیکھ کہا !!

تھی اک !! جسے خود سے زیادہ چاہا تھا میں نے!! ایزل کا خیال دل میں ایا تو زریام کے لبوں پر اک پھیکی مسکراہٹ نے جگہ لی تھی جو بالکل خالی تھی!!

پھیکی مسکراہٹ صحیح لیکن ایزل شاہ اج بھی اس کی مسکراہٹ کی وجہ بنی تھی!!

ایسا کیسے ہو سکتا ہے آن کوئی اپ سے محبت نہ کرے اور اپ اس سے محبت کریں؟ اُس نے اک لمحے میں زریام کو گہری تکلیف بھری نظروں سے خود میں اُتارتے کہا اُس میں کسی

چیز کی کمی نہیں تھی وہ لڑکیوں کے خوابوں کا شہزادہ تھا پھر کیسے کوئی اس سے محبت نہیں کر سکتا تھا؟

ایسا ہوچکا ہے !! زریام کا لہجہ تھکا تھکا لگ رہا تھا سر درد سے پھٹ رہا تھا جب کے نشا سر پر حاوی ہورہا تھا !!

آن آپ کو تکلیف میں محسوس کرسکتی ہوں شاید میں بھی اپنی ماضی زندگی میں کسی سے یک طرفہ محبت کر چکی ہوں!! کائزل زریام کو دیکھ بولی اُس کی بات پر زریام میں لمحے بھر میں نظریں اٹھائے اُسے دیکھا تھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی

کون تھا وہ ؟ زریام کا سوال بالکل بے اختیار تھا

نہیں جانتی!! بس تھوڑا تھوڑا کچھ یاد ارہا ہے لیکن سب کچھ یاد نہیں ا رہا کہ کون تھا وہ!! کائزل زریام کو دیکھ بولی

اُس شخص کو یاد کرنے کی ضرورت بھی نہیں ماضی کی تلخ یادیں ہمارے مستقبل میں سامنے کھڑی ہو جاتی ہیں بالکل ایک دیوار کی طرح جو ہمیں اگے بڑھنے نہیں دیتی بالکل اسی طرح وہ دیواریں میرے سامنے کھڑی ہیں ہمارا ماضی ہمارے مستقبل کو بری طرح اثر انداز کرتا ہے اس سے اچھا یہی ہے کہ ماضی کی تلخیاں بھلا کر اگے بڑھا جائے جو کہ یقینا اسان نہیں

ہے لیکن خدا نے تمہاری وہ تلخ یادیں بہتری کے لیے ہی چھینی ہے تو اسے یاد مت کرو!!

دیوار پر نظر جمائے زریام یہ لفظ ادا کرتا اب جانے کیلئے بڑھا !!

جب کائزل اک بار پھر اُس کے سامنے آئی !!

اپ اپنی تکلیف نہیں بانٹے ؟ کائزل نے اُسے دیکھ بھرائی آواز میں کہا تھا وہ زریام کو تکلیف کم کرنا چاہتی تھی!!

کیونکہ وہ جانتی تھی سگریٹ کا نشا جو اس پر سوار ہے وہ اُسے مزید تکلیف دے گا جس بات کا ثبوت زریام کی بوجھل ہوتی گھمبیر آواز تھی

نہیں !! وہ سرد لہجے میں کہتا دوبارہ آگے جانے کیلئے بڑھا وہ بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا اپنے کمرے کی اور نکلتا چلا گیا کائزل بھی کچھ لمحے وہی کھڑے رہنے کے بعد فوراً اپنے انسوں صاف کرتی زریام کے پیچھے بھاگی تھی !! وہ زریام کو اس تکلیف میں نہیں چھوڑ سکتی تھی !!

وہ تیزی سے کمرے کا دروازہ کھولتی اندر داخل ہوتی اک بار پھر زریام کے مقابل ائی تھی !!

آن !! اُس نے تڑپ کر اُسے پکارا تھا وہ سچ میں اُسے تکلیف میں نہیں دیکھ پارہی تھی !!

سوجاؤ کائزل !! میں تمہیں اپنے لہجے سے ہرٹ کرنا نہیں چاہتا کیونکہ ابھی میرا بس خود کے ہاتھ میں بھی نہیں اور یقینا تمہیں میرے تلخ لہجے سے ہرٹ ہو گا اس سے اچھا ہے فلوقت مجھ سے بات مت کرو!! زریام اُسے دیکھ تلخیٰ سے بولا

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا !! کائزل نے جواب میں یہ لفظ ادا کیا

لیکن مجھے پڑتا ہیں !! زریام نے ہنوز اس طرح کہا اور آگے جانے کیلئے اک قسم اٹھایا وہ دونوں اپنے کمرے کے بیچیو بیچ کھڑے تھے ابھی وہ مزید ایک قدم اگے بڑھاتا جب وہ ہوا جو اس کے قدم روکنے کے لیے کافی تھا!!

کائزل اگے کو بڑھتی شدت سے زریام کے سینے سے لگی تھی وہ زریام کے سینے تک اتی تھی !! اسلئے وہ زریام کے گرد اپنے مضبوط بازو کا حصار باندھے اُس کے سینے میں سما چکی تھی !!

اچانک ہونے والا عمل زریام سمید سب کیلئے حیرت پر مبتلا تھا یہ پہلی دفعہ تھا جب وہ اُس کے سینے سے لگی تھی !! ورنہ زریام ہمیشہ دور دور رہتا تھا نہ کائزل نے کبھی کوشش کی !!

زریام نے جھٹکے سے چہرہ جھکائے نیچے دیکھا تھا جہاں وہ زریام کے سینے سے لگے شدت سے اُس کے گرد حصار باندی ہوئی تھی گویا وہ ابھی چھوڑے گی اور ذریام اس سے دور ہو جائے گا!!

کچھ پل ایسے ہی گزرے تھے اُن دونوں کے دل نے اک بٹ مس کی تھے یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ وہ دونوں پہلی بار اتنے قریب تھے!!

زریام کی سرخ آنکھیں مزید سرخ ہوئی تھی اُس نے اب تک مقابل کے گرد اپنا حصار نہیں باندھا تھا!!

کچھ لمحے بعد زریام نے اُسے خود سے دور کیا تھا !! جب کایزل نے بھرائی آنکھوں سے اُسے دیکھا

آگ سے مت کھیلو کائزل !! زریام اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا جب کائزل بنا اُس کی بات کا جواب دیے دوبارہ اُس کے سینے سے لگی تھی !

وہ کسی بھی حال میں اُسے کالم کرنا چاہتی تھی جس کا راستہ اسے یہی دکھ رہا تھا اس میں یقیناً خطرہ بہت تھا کیونکہ زریام اس وقت بے ہد غصے میں تھا لیکن کبھی کبھی خطرے اٹھانا بھی زندگی کا حصہ ہوتا ہے!!

زریام اپنے شرٹ پر بڑھتی اس کی گرفت مسلسل محسوس کر رہا وہ اسے اس طرح شدت سے تھامی ہوئی تھی کہ دور ہونے کا سوال پیدا نہ ہو!!

زریام نے آنکھیں بند کرکے کھولی تھی کسی حالت میں غصّہ اور نشا اُس سے دور نہیں ہوا تھا نہ وہ کرنا چاہتا تھا !!

زریام نے اک بار پھر اُسے خود سے دور کرنا چاہا جب کائزل نے اپنے ننھے ہاتھوں کی مٹھیوں میں اُس کی شرٹ تھام کر مزید اپنے چہرہ اُس کے سینے میں گھسایا!!

کائزل!! زریام کی گرجدار اواز کمرے میں گونجی تھی جو کایزل کو دھیرے دھیرے کانپنے پر مجبور کرچکے تھے جب کے خوف تو پہلے رگوں میں خون کی طرح دوڑ رہا تھا لیکن اج وہ بلکل پیچھے ہٹنے کے ارادے میں نہیں تھی !!

وہ ایک بہترین ہمسفر تھی وہ اپنے شوہر رکو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی پھر بھلے اُسے مقابل کے قہر سے روشناس ہونا پڑے!!

کچھ لمحے مزید ایسے ہی گزرے تھے!! جب زریام نے اپنا مضبوط مردانا ہاتھ جس پر سبز رگے نمایاں ہوتی دلکش بنا رہی تھی کائزل کی کمر پر رکھا تھا

جب کائزل کے لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ ائی یعنی وہ اپنے عمل میں کامیاب ہورہی تھی لیکن زریام کا اگلا عمل کچھ یوں تھا !!

زریام کی گرفت اُس کی کمر پر بے حد سخت ہوچکا تھا زریام کا ہاتھ جو اُس کی کمر پر موجود تھا وہ سختی سے اُسے خود میں بھینچ رہا تھا !!

مقابل کی سخت گرفت کائزل کی نازک پشت پر اثر کر رہی تھی اک تکلیف کی لہر اُس کی پشت میں دوڑی تھی لیکن وہ اب بھی ڈھیٹ بنے اُس سے دور نہیں ہوئی تھی !! بلکہ مزید مضبوط گرفت اس کے گرد کر چکی تھی

زریام کی گرفت مزید اُس کی پشت پر بڑھی تھی سسکی کائزل کے لبوں سے ادا ہوتی جب وہ نچلا لب دانتوں تلے دبائے اُسے روک چکی تھی !!

مقابل کی گرفت جابرانہ انداز تک سخت تھی لیکن کائزل بھی پھر اُس کی پسلی سے بنی تھی !! اُس نے بھی ذرا بھی تکلیف کی وجہ سے پیچھے ہونے کی کوشش نہیں کی نہ ایک لفظ بھی اپنے لبوں سے ادا کیا!!

لیکن کب تک برداشت کر سکتی تھی وہ اتنی مضبوط نہیں تھی زریام کی بڑھتی گرفت پر اک سسکی اُس کے لبوں سے نکلی تھی جسے وہ روک نہیں سکی!!

تکلیف ہورہی ہیں ؟ زریام کی سرد آواز اُس کے کانوں میں ٹکرائی تھی

اگر ہو بھی رہی ہوگی تو میں پیچھے نہیں ہٹوں گی !! کائزل نے مضبوط لہجے میں کہا تھا !! زریام کی سخت گرفت اُسے مزید زریام کے ساتھ چپکا چکی تھی جس سے اُسے سانس لینے میں مسئلہ ہورہا تھا !! جس کی وجہ یقیناً مقابل کی سخت گرفت تھی

کیوں خود کو اک ایسی آگ میں دھکیل رہی ہو کائزل جس کی منظم مہز تکلیفوں سے بھری ہے ؟ زریام سامنے دیوار پر نظریں جمائے ہنوز سرد لہجے میں بولا اس کی گرم گہری سانسیں کائزل کی پچھلی گردن پر پڑ رہی تھی جو اُس کی سانسیں بے ترتیب کرنے کی وجہ بن رہی تھی!!

اگر اپ اس طرح کی باتیں یا عمل کر کے مجھے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو میں اپ کو بتا دوں کہ اپ اس میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے!! کائزل نے مضبوط لہجے میں کہا

وہ کسی حال پیچھے ہونے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی اج وہ زریام کی تکلیف سن لینا چاہتی تھی کافی دن سے وہ اپنے آن کو ایسے ہی دیکھ رہی تھی اب مزید نہیں دیکھ سکتی تھی اُس کی بس ہوچکی تھی !!

تُم اپنے لیے مشکل کھڑی کر رہی ہو!!اس وقت میرا اختیار میرے بس میں نہیں ہیں !! زریام نے اُسے پھر آگاہ کیا لہجہ سرد تھا وہ واقعی کافی غصے میں معلوم ہورہا تھا !!

م۔مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا !! کائزل کا جواب اب بھی وہی تھا اس بات سے معلوم ہوتا تھا چل بل سی دکھنی والی کائزل پچھلی زندگی میں بہت عقلمند ہوا کرتی تھی جس کا ثبوت اج ہورہا تھا!!

زریام کا اگلا عمل اُس کی سانسیں مزید بھاری کرنے کا سبب بنا تھا !! زریام اس وقت اپنے قابو میں نہیں تھا یہ بات کائزل جانتی تھی !!

زریام نے اُس کے بالوں پر لگا کیچر اک جھٹکے سے ہٹایا تھا جس سے کائزل کے سنہرے لمبے بال اُس کی پشت پر آبشار کی طرح بکھرے تھے اُس کے بالوں کی خوشبو مقابل سے ٹکرائی تھی !!

کائزل کے لمبے گھنے سنہرے بال اس کی پشت پر کسی آبشار کی طرح پھیلے تھے جن سے اتی خوشبو زریام کو اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی !! جسے زریام کامیاب نہیں ہونے دے رہا تھا

کائزل کے بال بےحد لمبے اور خوبصورت تھے اس کے بالوں سے کسی کو بھی عشق ہو سکتا تھا غرض اس کے یہ بال اج تک کھلے پوری طرح کسی نے نہیں دیکھے تھے زریام وہ پہلا شخص تھا اور یقینا اخری بھی!!

کائزل کے گرفت اس کی شرٹ پر مزید مضبوط ہوئی تھی!! کائزل کی دھڑکنے اُس کے کانوں میں بج رہی تھی !!

مت کرو خود کیلئے مشکل کھڑی کائزل!! اُس کے بالوں میں بےاختیار چہرہ چھپاتے اُس نے گھمبیر آواز میں کہا تھا کائزل کی سانسیں بےترتیب ہوئی تھی !!

زریام نے بے اختیاری میں اُس کے بالوں میں چہرہ چھپائے گہرے سانس لے کر اس کے بالوں کی خوشبو خود میں اتاری تھی!!

پتہ نہیں کیوں لیکن ایک سکون کی لہر دوڑی تھی !! آنکھیں مزید سرخ ہوئی تھی جو کچھ بچا کچا ہوش تھا وہ بھی کہیں دور جا چکا تھا ذہن سے تمام سوچے نکل چکی تھی !!

زریام نے پیچھے سے اُس کے بالوں پر گرفت مضبوط کرتے مزید اپنا چہرا اس کے بالوں میں چھپایا تھا اُس کی گرفت اُس کے بالوں پر کافی سخت تھی جس سے کائزل کو تکلیف ہورہی تھی لیکن اس نے ایک لفظ اپنے لبوں سے ادا نہیں کیا تھا!!

آن !! کائزل نے کچھ لمحے بعد اسے پکارا کیونکہ اب کائزل کی بس ہو رہی تھی اسے سانس لینے میں مسئلہ ہو رہا تھا زریام کا ایک ہاتھ اس کی کمر پر سخت گرفت لیے موجود تھا جبکہ دوسرا بالوں پر جس کی وجہ سے کائزل زریام کے بے حد قریب تھی وہ سانس نہیں لے پارہی تھی !!

آن؟؟ اسے جواب نا دیتے دیکھ کائزل نے پھر پکارا !! جب زریام نے اُس کے بالوں سے چہرہ نکالتے اُس کے گال اور گردن پر ہاتھ رخ اُس کا چہرہ اوپر اٹھاتے اپنے مقابل پر کیا !

کائزل نے زریام کو دیکھا جس کی آنکھیں مزید سرخی برسا رہی تھی کائزل اگلے لمحے دوبارہ نظریں جھکا چکی تھی وہ مزید مقابل سے نظریں ملانے کی ہمت نہیں رکھتی تھی!!

میری طرف دیکھو!! زریام کی گھمبیر سرد آواز گونجی تھی جب کے اُس کی بات پر کائزل نے دھیرے سے نظریں اٹھائے دوبارہ زریام کو دیکھا جس کا چہرہ اس کے بے حد قریب تھا نظریں اس کے چہرے پر ہی مرکوز تھی!!

بس ہوگئی ؟ اُس کا سرخ چہرہ اور اُسے سانسوں کیلئے تڑپتے دیکھ زریام نے مزید اپنا چہرا اُس کے قریب کرتے سنجیدگی سے کہا جب کے ہاتھ اب بھی ویسے ہی اک اُس کی پشت پر جب کے دوسرا اُس کی گردن پر موجود تھا گرفت نرم نہیں پڑی تھی بلکہ مزید سخت ہوئی تھی!!

کائزل اس کی بات پر خاموش رہی تھی اسے خاموش دیکھ زریام نے مزید اس کی پشت پر اپنی گرفت سخت کرتے اسے اپنے مزید نزدیک کیا ایک بار پھر درد کی لہر کایزل کی کمر میں دوڑی تھی تکلیف سے اس نے انکھیں بند کی تھی اس کے چہرے پر تکلیف کے اثار صاف دکھائی دے رہے تھے لیکن وہ لبوں سے کچھ نہیں بول رہی تھی!! سانسوں کی کمی کی وجہ سے چہرہ سرخیاں برساتا سانس ٹھک سے لینے کیلئے تڑپ رہا تھا!!

تکلیف ہورہی ہیں ؟ اُس کے چہرے پر تکلیف کے اثار دیکھ زریام نے مزید اُسے گہری سرد نظروں سے دیکھ استفسار کیا

کائزل نے اب بھی کوئی جواب نہیں دیا تھا !!

مجھے جواب چاہیئے !! اُس کے کان کے قریب جھکتے وہ دبی دبی آواز میں غرایا تھا کائزل کے وجود میں سنسنی کی لہر دوڑی تھی اس کا وجود ہلکے ہلکے کانپ رہا تھا کب تک ہمت رکھ سکتی تھی وہ مقابل کے سامنے؟ مقابل کی گرفت بہت بے رحم تھی !!

ا۔آن مجھے تکلیف ہورہی ہے لیکن میں کہوں گی نہیں کیونکہ میری تکلیف اپ کی تکلیف کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے میں اپ کی تکلیف کم کرنا چاہتی ہوں !! کائزل آنکھیں مندے ہی بولی اسے سانس لینے میں مسئلہ ہو رہا تھا لیکن پھر بھی اسے اپنی پرواہ نہیں تھی!!

نہیں کرپاؤگی!! اُس کے کان کے قریب ہنوز جھکے وہ خود بھی آنکھیں مندے غرایا تھا !!

کوشش تو کر سکتی ہوں!! کائزل نے اپنی آنکھوں میں اتی نمی کو پیچھے دھکیلتے کہا وہ مزید اپنے انسوں پر ضبط نہیں رکھ پارہی تھی اک انسوں ٹوٹ کر اُس کی آنکھ سے گرتا زریام کی شرٹ پر گرا تھا !!

زریام نے چہرہ اٹھاتے اپنی شرٹ پر گرا اُس کا انسوں دیکھا پھر کائزل کا چہرہ دیکھا جو نظریں جھکائے کھڑی تھی اُس کا وجود کانپ رہا تھا !!

ایسے کروگی؟ زریام نے اُس کا چہرہ اوپر اٹھاتے اُس کی آنکھوں میں جھانکتے سرد لہجے میں کہا اشارا اُس کے کانپنے اور تکلیف کے آثار شدہ چہرے کی جانب تھا !!

کائزل کے پاس کوئی جواب نہیں تھا وہ خاموش تھی بولتی بھی کیا ؟

آن !! کچھ لمحے مزید خاموشی گزری تھی جب اس نے زریام کو پکارا جو سرخ آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا !!

اپ مجھ سے اپنی تکلیف بانٹ سکتے ہیں یوں اکیلے تکلیف میں رہنا آپ کے ساتھ مجھے بھی تکلیف دے رہا ہے !! اپ کو کیا لگتا ہے آپ اس طرح مجھ سے دستبردار ہوکر رہ سکتے ہیں ؟ میں آپ کی بیوی ہُوں آپ کا راستہ مجھ سے ہیں آپ کسی اور سے محبت کرتے ہیں اس میں کچھ غلط نہیں لیکن اُس یک طرفہ محبت کیلئے اپ خود کو اذیت میں رکھیں مجھ سے برداشت نہیں ہوگا!! اپ اک ہی بار مجھ سے اپنی تکلیف بانٹ کر سکون حاصل نہیں کرسکتے ؟ کائزل اُسے دیکھ بولی

میری تکلیف اک ایسی آگ ہیں جس کا خلاصہ جلنے کے بعد بھی ممکن نہیں !! زریام کے اُسے دیکھ جواب دیا

خلاصہ کرنے کی کوشش تو کریں ہوجائیگا !! میں اپ کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی !! میں یہ تو نہیں جانتی کہ وہ لڑکی کون تھی جس نے اپ کو دھوکہ دیا یا جس نے اپ سے پیار نہیں کیا لیکن میں اتنا ضرور جانتی ہوں کہ وہ اس دنیا کی بد قسمت لڑکی تھی جس نے اپ کو چھوڑا جس نے اپ سے محبت نہیں کی اپ ایک بہترین ہم سفر ہے !! کائزل نے زریام کے گال پر نرمی سے اپنا ہاتھ رکھتے کہا تھا

وہ بدقسمت نہیں ہے!! بد قسمت میں ہوں جسے اپنا پہلا عشق لاحاصل رہا !! زریام کا لہجہ سرد ہونے کے ساتھ اب تھکا تھکا معلوم ہوا تھا جب بات کا ایزل پر ائی تھی

نہیں آپ بدقسمت نہیں ہے بالکل نہیں ہے!! کائزل نے مزید اپنا ہاتھ اُس کے گال پر رکھتے کہا وہ ایڑیاں اٹھائے اُس کے چہرہ تک پہنچ رہی تھی!!

زریام نے نظریں جھکائے اُس کا وہ ہاتھ دیکھا جو زریام کے گال پر تھا !!

زریام نے اگلے لمحے اُس کا ہاتھ اپنے گال سے ہٹایا تھا !!

کائزل نے اپنا وہ ہاتھ دیکھا جو زریام نے ابھی ہٹایا تھا کایزل اپنے ہاتھ کو دیکھتی نمی ضبط کرتی دھما سا مسکرائی پھر دوبارہ نرمی سے اپنا ہاتھ اس کی ہلکی بیرڈ والے گال پر رکھ چکی تھی وہ مقابل کا ضبط ازما رہی تھی اسے مقابل کو اپنی جانب متوجہ کرنے کا ہنر خوب ارہا تھا !!

زریام نے ایبرو اُچکای تھی کائزل وہ پہلی لڑکی تھی جو زریام کے ایک چیز منع کرنے کے باوجود دوبارہ کر رہی تھی!!

پلز !! زریام کو اپنی جانب دیکھتا پاکر اُس نے دھیمے سے کہا اشارہ ہاتھ کی طرف تھا کہ وہ اسے رکھنے دے

کائزل نے اُس کے گال پر ہاتھ رکھے اُس کی آنکھوں میں جھانکا جو بلکل خالی ہوچکی تھی !!

اللہ تعالی جو کرتا ہے ہمارے بہتری کے لیے کرتا ہے وہ لڑکی اپ کے لیے بہتر نہیں تھی !! کائزل نے نرمی سے کہا

سب کہتے ہیں اللہ تعالی ہمارے لیے بہتر کرتا ہے لیکن کبھی کسی نے مجھ سے پوچھا کہ مجھے وہ بہتری چاہیئے بھی تھی یا نہیں ؟ زریام نے سامنے دیوار کو دیکھتے تکلیف بھرے بوجھل لہجے میں کہا ایک بار پھر تکلیف اس پر بسیرہ کر رہی تھی!!

ایسے نہیں کہتے آن اپنے اللہ تعالی پر کبھی بھی بھروسہ نہیں کھوتے وہ بہت بڑا ہے وہ کبھی اپنے بندے کے ساتھ غلط نہیں ہونے دیتا وہ ہمیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا اس لیے ہمارے لیے بہتری دیکھتا ہے!! کائزل نے محبت بھرے لہجے میں سمجھایا

لیکن میں تو بہت تکلیف میں ہوں نا؟پھر اسے کیوں نہیں دکھ رہا؟وہ کیوں مجھ پر اپنی نظر کرم نہیں کر رہا ؟ وہ تو دلو کے حال سے بھی واقف ہیں پھر کیوں مجھے سکون نصیب نہیں ہو رہا ؟؟ زریام تکلیف سے آنکھیں بند کئے بولا وہ بہت تکلیف میں تھا وہ اس کے لہجے سے معلوم ہو رہا تھا وہ دونوں اب بھی ویسے ہی کھڑے تھے کائزل کو اب بھی سانس لینے میں مسئلہ ہو رہا تھا لیکن اس نے اب بھی کچھ نہیں بولا تھا

ضرور نظر کرم فرمائے گا بس اس کے کن کی دیر ہے آن!! جب وہ کن فرمائے گا نا تو سکون اپ کا گھر بن جائے گا اپ کو اپنے اللہ کا فیصلہ بہتر لگے گا بس کسی بھی حال میں اللہ تعالی پر بھروسہ رکھے جو چیز اپ کے لیے بہتر نہیں بھی ہوتی پھر وہ اسے بہترین کر کے

اپ کو نوازتا ہے لیکن قسمت میں سب کو کچھ بہتری کے لیے ہوتا ہے ہمیشہ وہ نہیں ہوتا جو ہم چاہتے ہیں ہمیشہ اللہ وہ کرتا ہے جو ہمارے لیے بہتر ہوتا ہے!! اللہ تعالی ہم سے 70 ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے پھر کیسے وہ ہمیں غلط فیصلے لینے دے گا؟کیا ہماری ماں کبھی ہمیں غلط چیز کا انتخاب کرتے دیکھ خاموش رہ سکتی ہے؟ جو ہمارے اللہ تعالی ہمیں غلط انتخاب کرنے پر نہیں روکے گے ؟ کائزل بہت دھیرے لہجے میں پیار لیے اُسے سمجھا رہی تھی وہ مقابل کو پرسکون کرنے کی ہر کوشش کر رہی تھی جس میں وہ دھیرے دھیرے کامیاب بھی ہو رہی تھی اسے خوشی ہو رہی تھی کہ زریام اب اس سے بات کر رہا ہے اور وہ یہ موقع ہاتھ سے نہیں جانے دے سکتی تھی!!

زریام نے اپنی پرکشش آنکھوں سے کائزل کا چہرہ دیکھا تھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی !!!

آن پلز خود کو سزا مت دیں !! اس نے اپ سے محبت نہیں کی لیکن اپ نے تو ان سے محبت کی تھی نا؟ غلطی اپ کی نہیں غلطی اس کی ہے جس نے اپ سے محبت نہیں کی تو پھر اپ اس سزا کا ہجر کیوں کاٹیں گے؟ کائزل نے اُسے دیکھ بھرائی آواز میں کہا

کیوں نفرت کرنے لگی تھی وہ مجھ سے ؟ کیا میں اتنا برا ہُوں!! زریام نے اذیت سے کہا اُس کے الفاظوں پر کائزل کی آنکھوں سے آنسوں ٹوٹ ٹوٹ کر گرے تھے

برے اپ نہیں برا وقت تھا!! جو اب گزر گیا !! کائزل نے بھرائی آواز میں کہا

زندگی میں کبھی بھی موقع ملا تو میں اس سے یہ بات ضرور پوچھنا چاہوں گا اخر اس ایک رات میں ایسا کیا ہوا تھا جس میں مجھ سے نفرت کرنے لگی !! زریام کو پھر سوچوں نے اگہرا تھا وہ دیوار کو گھور رہا تھا

کیا آپ اُسے نہیں سکتے آن ؟ کائزل نے ضبط سے پوچھا

وہ بھولنے والی چیز نہیں ہے کائزل !! وہ عشق ہی کیا جس میں عاشق کو بھول جایہ جائے !! عشق ایک ایسا سحر ہے جو اپ کی مرتے دم تک نہیں چھوڑتا !!مل جائے تو خوبصورت نہ ملے تو اس سے اذیت ناک درد اس دنیا میں کوئی نہیں!!

وہ خون کی طرح میری رگوں میں دوڑتی ہے میں اس سے کبھی نفرت ہی نہیں کر پاتا جانتی ہو کیوں؟ زریام نے اُسے دیکھ کہا تھا زریام اُس سے اپنے دل کی باتیں کر رہا تھا کیوں کر رہا تھا؟ یہ بات وہ خود نہیں جانتا تھا جبکہ اس کی باتیں مقابل کو تکلیف دے رہی تھی کیونکہ وہ اس کی بیوی تھی اور ایک بیوی اپنے شوہر کے لبوں سے کسی دوسری عورت کا نام سن کر کیا تکلیف محسوس کرتی ہے کوئی کائزل سے پوچھتا

ک۔کیوں؟ اپنے دل میں تکلف کو چھپاتے انسوں صاف کرتے اُس نے زریام کو دیکھ کہا

کیونکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں اور اپنی اخری سانس تک کروں گا!! میری زندگی میں اس کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا کائزل کوئی بھی نہیں !! وہ میرے لیے ایک حسین نظارہ اج

بھی ہے اور پچاس سال بعد تک بھی ہوگی!! اس کا نقش میری انکھوں پہ اس طرح چھپا ہے کوئی چاہ کر بھی اس کو نہیں مٹا سکتا حد تک میں بھی ہمت نہیں رکھتا اُسے خود سے مٹانے کی !! زریام کی آنکھیں لمحہ بہ لمحہ مزید سرخ ہورہی تھی !!

(میں پوری کوشش کروں گی کہ آن کے میں اُن کے عکس کو اپ کی انکھوں سے مٹا سکوں) کائزل نے دل میں سوچا تھا

زریام نے اگلے لمحے اُسے چھوڑا تھا وہ بےخودی میں اُسے کافی قریب کرچکا تھا !! کائزل نے بھرائی آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا جو اب بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا باتھ روم میں بند ہو چکا تھا اگلے لمحے باتھ روم سے شاور کی اواز ائی تھی یقیناً وہ اس سردی میں ٹھنڈے پانی کے نیچے کھڑے اپنے دل میں جلتی آگ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہا تھا!!

جتنی تکلیف اپ کو ہو رہی ہے اتنی تکلیف اپ کا لبوں سے کسی اور کا نام سن کر مجھے بھی ہو رہی ہے میں جی جان لگا دوں گی ان کو اپ کے دل سے مٹانے کے لیے پھر اس کے لیے مجھے اپنی جان ہی کیوں نہ دینی پڑے!! کائزل بھرائی آنکھوں سے بند دروازے کو دیکھ سوچ رہی تھی !! اُس کی آنکھوں سے انسو ایک کے بعد ایک گر رہے تھے اور وہ کتنی تیزی سے گر رہے تھے شاید وہ خود بھی نہیں جانتی تھی!!

اریان غصے میں تھا !! اُس کے جانے پر حزن نے مریم کو دیکھ کہا جو پہلے ہی سہمی نگاہ سے اس جگہ کو دیکھ رہی تھی جہاں سے اریان ابھی ابھی گیا تھا کیونکہ وہ بھی اریان کے چہرے پر چھاٹانی سنجیدگی میں موجود غصہ دیکھ چکی تھی!!

ہاں جی وہی سوچ رہی ہوں ایسا کیا ہوا اندر !! مریم حزن کو دیکھ پریشانی سے استفسار کرنے لگی

اپ کیوں پریشان ہورہی ہو بےبی گرل ؟ حزن نے اُس کے چہرے پر پریشانی دیکھ کہا تھا

یہ نہ ہو اُن کا غصّہ مجھ پر اُتر جائے ویسے ہی وہ مجھ پر غصّہ ہے !! مریم حزن کو دیکھ بولی

کیوں اپ ہر وہ کیوں غصہ ہے؟ حزن نے ابرو اٹھائے اُسے کہا تھا جب مریم خاموش ہوئی اب وہ اسے یہ تو بتانے سے رہی تھی کہ وہ بغیر دوپٹے کے بری حویلی میں گھوم رہی تھی!!

میں وجہ نہیں بتا سکتی !!سوری ی ی ی!! مریم نے معصومیت سے اُسے دیکھ سوری کو لمبا کھینچا

اٹس اوکے بےبی گرل اگر اپ کمفرٹیبل نہیں ہیں بتانے کے لیے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے سوری مت بولے!! حزن اُسے دیکھ دھیما سا مسکرا کر بولا جب مریم بھی مسکرائی

اچھا اب میں جاتی ہوں پھوپو جان سے پوچھتی ہوں کہ ایسی کیا بات ہوئی ہے جو وہ اتنے غصے میں گیے ہیں !! مریم اُسے دیکھ کہتی اب بنا حزن کی سنے تیزی سے امیرا بیگم کے کمرے کی جانب دوڑ لگا چکی تھی

پھپھو جان !! وہ ہوا کی طرح ان کے کمرے کا دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی جہاں امیرا بیگم بیڈ پر پریشانی سے بیٹھی سوچوں میں گم تھی!!

اک طرف اُنہیں اپنا پوتا اور اس گھر کا وارث چاہیئے تھا !! دوسری جانب وہ اپنے بیٹے اور شوہر کے غصے کی وجہ سے پریشان تھی اب انہیں سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا کرے؟

مریم کی آواز پر انہوں نے مریم کو دیکھا

پھپھو جان کیا ہوا ہے؟ اپ نے کیا بات کی ہے سڑو شاہ سے وہ تو بہت غصے میں ہو کر باہر گئے ہیں!! مریم بیڈ کے پاس اتی اُنہیں دیکھ سوالیہ نظروں سے بولی

بچے میں نے جو بات کی ہے وہ تم اریان سے خود پوچھنا!! امیرا بیگم مریم کو دیکھ بولی ابھی مریم انہیں وجہ بتانے کی ضد کرتی جب امیر بیگم کا فون بجا امیرا بیگم کی بہن کا فون تھا اس لیے وہ اٹھا کر اپنے کان سے لگا چکی تھی !! اس کے بعد وہ خوش دلی لیے اپنی بہن سے باتوں میں مصروف ہو چکی تھی مریم کو کچھ دیر انتظار کرتی رہی کال کٹ ہونے کا لیکن یقیناً نہ ہوئی مریم منہ بناتی کھڑی ہوئی!!

پھپھو میں اپنے کمرے میں جارہی !! مریم اُنہیں اشارے سے بتاتی اُن کے لبوں کے قریب اپنی پیشانی ٹچ کرتی پھر خود اُن کی پیشانی چومتی اُن کا اک ہاتھ اپنے بالوں پر پھیر کر بولی

جاؤ میری جان اور میرے جلاد بیٹے کا غصّہ جو تمہاری وجہ سے ایا ہی نہیں اُسے برداشت کرو!! مریم دانت پیس کر چھوٹی سی ناک پھلائے کہتی اُن کے ہاتھ سے اپنے سر پر پیار دیتی پھر اُن کا ہاتھ چومتی اب کمرے سے نکلتی چلی گئی!! یہ روز کا معمول تھا امیرا بیگم اسی طرح اسے پیار کر کے ڈھیر ساری دعائیں دے کر کمرے سے رخصت کرتی تھی اس لیے مریم نے اج وہ عمل خود دہرا لیا تھا!!

مریم نکلتی اب اپنے کمرے کی اور بڑھی تھی اک عجیب سا احساس ہو رہا تھا کیونکہ اب تک اسے وجہ نہیں پتہ تھا !! ہاتھوں میں چل اٹھ رہی تھی اسے کسی بھی حال میں بس وہ وجہ جاننی تھی مریم کو سنسپینس میں رہنا بہت زہر لگتا تھا اسے بس ہر چیز جاننے کی لگتی تھی!!

کہا چلے گیے ؟ پتہ نہیں پھپھو جان نے سے کیا بات کی تھی جو اتنا غصے میں تھے !!

مریم اپنے کمرے میں اِدھر ادھر ٹہلتی ہوئی بولی اپنے پاس سے وہ بہت کچھ سوچے جا رہی تھی لیکن یقینا وہ صحیح جگہ نشانہ نہیں لگا پا رہی تھی اس نے سوچا بھی نہیں تھا کیونکہ امیرا بیگم اس طرح کی کوئی بات کریں گی!!

کب آئینگے ؟ جب دو گھنٹے تک بھی اُسے نا اتا دیکھ مریم نے گھڑی کو دیکھ کہا رات ہو رہی تھی اس لیے مریم کو بار بار نیند آرہی تھی لیکن وہ وجہ جانے بغیر کیسے سو سکتی تھی !!

مزید ادھے گھنٹے تک ٹہلنے کے بعد!! مزید اس سے کھڑا نہ ہوا گیا تو وہ تھکی ہاری بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیڈ پر بیٹھی تھی!!

انکھیں نیند سے بند ہو رہی تھی جب کے مریم آنکھیں بار بار کھول رہی تھی اس نے سائیڈ پر رکھی اریان کی تصویر اٹھا کر اپنے سامنے کی جس میں اریان بلیک سوٹ میں ملبوس اپنی پرکشش آنکھوں پر کالا چشمہ لگایے اپنی وجہ سے بھرپور پرسنلٹی کے ساتھ ہمیشہ کی طرح روب سے کھڑا تھا ہوا کی وجہ سے اس کے کچھ بال بے ترتیب ہو رہے تھے جبکہ چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی جو ہمیشہ اس کے چہرے پر چھائی ہوتی تھی نم وہ سنجیدگی میں بے حد قیامت ڈھاتا تھا اور مسکراہٹ کی تو پھر باتیں نہ کریں تو بہتر ہو گا جب کے اس تصویر میں اریان کے اک ہاتھ میں گن تھی !!

ان کے ہاتھ میں گن ہیں ؟ اتنی آسانی سے کیسی پکڑ لیتے ہے گن ہاتھ نہیں کانپتے ؟ مریم تصویر کو دیکھ سوچ رہی تھی وہ چھوٹی سی گن اریان شاہ کو اپنے سامنے کانپنے پر مجبور کر دے یہ ہو نہیں سکتا تھا!! اس دنیا میں کوئی چیز نہیں بنی تھی جو اریان شاہ کی انکھوں میں خوف کی جھلک بھی اتار دے!!

اس نے ڈرنا سیکھا ہی نہیں تھا!!

ہے پیارے !! لیکن میں ان کی خوبصورتی پر دل نہیں ہارو نگی مجھے اپنے لال کے پاس جانا ہے!! یہ بات نہیں بھولوں گی انہوں نے احمد لالا کو کرنے کیلئے چھوڑ دیا تھا !! مریم اریان کے خوبرو چہرے کو دیکھ بولی پھر بےاختیار اپنے ہاتھ کی چھوٹی سی انگلی اٹھا کر اس کے چہرے سے گردن تک کا سفر کر چکی تھی!!

آنکھیں بہت غور سے مقابل کا جائزہ لے رہی تھی !! اور پھر ایسے ہی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاے اریان کی تصویر ہاتھوں میں بھرے کب مریم کی انکھ لگ گئی اُسے پتہ ہی نہیں چلا!!

قریب دو گھنٹوں بعد اریان شاہ ویلی میں داخل ہوا تھا اور اس وقت رات کے تین بج رہے تھے جب ساری دنیا سو رہی تھی اریان حویلی میں داخل ہوا تھا!!

حویلی سے دور رہ کر تھوڑا غصہ تو اریان کا ٹھنڈا ہو چکا تھا لیکن مکمل اس کا دماغ اب بھی ٹھیک نہیں ہوا تھا!!

اریان نے اپنے کمرے کی اور قدم بڑھاے اُس کے چہرے پر اب غصے کی سرخیاں تو نہیں تھی لیکن سنجیدگی بےہد موجود تھی!!

اریان اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا !!نظر سیدھا بیڈ کی جانب اٹھی تھی !!جہاں وہ نازک جان بیڈ سے ٹیک لگائے گہری نیند میں سو رہی تھی مریم کی بھاری سانسو کی

اوازیں اس گہری خاموشی میں گنج رہی تھی اریان کو تھوڑی حیرانی ہوئی تھی اس کے سونے کا سٹائل پر!!

اریان نے کچھ لمحے اُسے دیکھنے کے بعد بھاری قدم بیڈ کی جانب بڑھائے جب نظر اپنی تصویر پر پڑی جو مریم نے اپنی گود میں رکھی ہوئی تھی !! اریان نے اپنی تصویر دیکھ کر ائیبرو اٹھائی سوال یہ تھا وہ مریم کے پاس کر کیا رہی تھی؟ اریان نے ہاتھ بڑھا کر اس کی گود سے اپنی تصویر نکالنا چاہی لیکن مریم کی گرفت اس کی تصویر پہ بہت سخت تھی!! حالانکہ وہ نیند میں تھی لیکن مقابل کی تصویر پر اس کی گرفت اس قدر سخت تھی کہ کوئی اسے چھین نہ لے!!

لیکن وہ بھی اریان تھا اگلے چند لمحوں میں وہ تصویر نرمی سے نکالتا اپنے سامنے کر گیا !!

ہمم!! ٹھک ٹھاک ہے !!! اریان اپنی تصویر بغور دیکھتے بولا اسے وہ حسین تصویر بس ٹھیک ٹھاک لگ رہی تھی

حسن رکھنے والو کو حسن کی قدر کب سے ہونے لگی ؟ یہ بات سچ تھی

اوہ اتنی کوئی خاص بھی نہیں !!اریان کہتا اپنی تصویر واپس سائڈ ٹیبل پر رکھ چکا اُس نے نظریں مریم پر مرکوز کی جو گہری نیند سو رہی تھی حیرت ہونے والی بات یہ تھی کہ وہ بیٹھ کر اتنی سکون سے کیسے سو سکتی تھی؟

اریان نے نرمی سے اسے اپنی بانہوں نے بھر کر ٹھک سے لٹایا پھر اُسے ہولے ہولے کانپتا دیکھ گہرا سانس لیا

صرف ایک اے سی چل رہا ہے کمرے میں پھر بھی کانپ رہی ہو چھوٹا پانڈا !! اتنا نازک نہیں ہونا تھا تمہیں !! اریان اُس کے چہرے کے قریب اپنا چہرا کرتا سرد لہجے میں دھیرے سے بولا تھا

پھر کمفرٹر اُس کے اوپر ڈال کر شاور لینے کے قرض سے آگے بڑھ چکا تھا !! مریم گہری نیند سو رہی تھی !!

قریب پندرہ منٹ بعد اریان شاور لے کر صرف پینٹ میں ملبوس شرٹ لیس اپنے بالوں کو تولیے سے رگڑتا باہر ایا تھا !!

کسی آواز کی موجودگی محسوس کرتے اریان نے اپنے بالوں سے تولیہ ہٹاتے نظریں اٹھاتے سامنے دیکھا جہاں مریم بیڈ پر بیٹھی پانی پی رہی تھی !!

اریان اُسے دیکھ واپس اپنے بال رگڑتا ڈریسنگ کی جانب بڑھا وہ کب اٹھی تھی ؟ یہ بات کوئی نہیں جانتا تھا !! لیکن اتنا ضرور معلوم تھا کہ وہ ابھی ہی اٹھی ہے اس کی انکھوں میں وہ چھائی وہ سرخ نیند کی خماری بتا رہی تھی!!

یقینا اُس کی اچانک آنکھ کھلی تھی !!!

مریم پانی پی کر اب بیڈ پر بیٹھی گہری سوچوں میں گم ہوئی تھی! وہ یہ سوچ رہی تھی کس نے اُسے بیڈ پر لیٹایا ؟کس نے اس کے اوپر کمفرٹر ڈالا اریان کی تصویر اس کے پاس موجود تھی وہ دوبارہ سائیڈ ٹیبل پر کیسے پہنچی؟ تو کیا وہ سب اریان نے کیا تھا ؟ وہ یہی سوچ رہی تھی !!

اریان نے ہنوز بال ٹاول سے رگڑتے شیشے سے اسے دیکھا جو بیڈ پر بیٹھی گہری سوچو میں گم تھی حد تک وہ یہ بھی بھول چکی تھی کہ اسے اریان سے وجہ بھی جاننی ہیں !! اریان نے ایبرو اچکائے اسے دیکھا پھر اگلے لمحے وہ ٹاول مریم پر اچھالا!!

نم ٹاول سیدھا مریم کے چھوٹے سے چہرے پر لگا تھا جس سے اس کے منہ سے چھوٹی سی چیخ برامد ہوئی تھی کیونکہ ہونے والے عمل سے وہ بالکل انجان تھی !!

مریم نے دونوں ہاتھوں سے وہ ٹاول خود پر سے ہٹایا ٹاول کے ساتھ اُس کے بال کھینچتے بےترتیب ہوکر مریم کے چہرے پر پھیل چکے تھے !!

مریم نے حیرت سے پہلے ٹاول کو دیکھا پھر اریان کو جو شیشے کی جانب متوجہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا

اٹھو اور اکر میرے بال سکھاؤ!! ابھی مریم کچھ بولتی جب اریان کی روبدار آواز کمرے میں گونجی !

م۔میں ؟ مریم کی اواز کڑائی تھی اسے لگا اس نے کچھ غلط سن لیا ہے

نہیں تمہارے پیچھے جو ہے وہ!! اریان نے اُسے دیکھ کہا جب مریم نے جھٹکے سے پیچھے دیکھا پیچھے دیکھنے سے اُس کا سر بیڈ کراؤن سے ٹکرایا تھا!!

اہ!! مریم نے چیختے ہوئے اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھا اریان کا دل کر رہا تھا وہ مقابل کی عقل پر خود کو گولی مار لے !!

لڑکی اپنا دماغ فضول مت چلایا کرو اس کمرے میں تمہارے علاوہ کوئی موجود ہے؟ اُسے اپنی پیشانی سہلاتے دیکھ اریان نے اُسے دیکھ سرد لہجے میں کہا جب مریم نے چہرے کے زاویے بگاڑے اُسے دیکھا !! جب کے پیشانی میں ہوتی تکلیف سے اُس کی آنکھوں میں نمی اُتر رہی تھی!!

کھڑی ہوکر آؤ اِدھر !! اریان کی آواز پر مریم دھیرے سے کمفرٹر ہٹاتی بیڈ سے اتی اور دھیرے دھیرے ڈریسنگ کی جانب بڑھی جہاں اریان کھڑا تھا!!

دکھاؤ !! اریان کی اُس کی پیشانی پر نظریں مرکوز کرتے سنجیدگی سے کہا مریم نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا

میں نے کہا ہاتھ ہٹاؤ!! اریان نے دانت پیستے کہا جب مریم نے جلدی سے اپنی پیشانی سے ہاتھ ہٹایا اُس کی آنکھ سے انسوں گرا تھا یقیناً تکلیف سے !!

اُس کے ہاتھ ہٹانے پر اریان نے اس کی پیشانی دیکھی جہاں کا وہ حصہ سرخ ہو چکا تھا! جبکہ خون کی ننھی ننھی بوندیں نکلنا شروع ہو چکی تھی!!! اریان نے اگلی نظر اس کے چہرے پر مرکوز کی جہاں وہ بہتے آنسوں کے ساتھ اسے ہی دیکھ رہی تھی!!

اریان نے قدم چینجنگ روم کی جانب بڑھائے !! اگلے لمحے وہ باہر ایا تھا ہاتھ میں فرسٹ ٹیڈ باکس موجود تھا جبکہ مریم ہنوز اسی جگہ پر کھڑی انسو بہا رہی تھی اسے بہت تکلیف ہوتی تھی چھوٹے سے چھوٹے سے زخم پر اور یہ زخم تو پھر بھی اُس کیلئے بڑا تھا !!

اریان سنجیدگی سے اُس کی جانب پہنچا!!

پھر فرسٹ ٹیڈ باکس ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا !

کرو بینڈیج اپنی!! اریان نے اسے دیکھ سنجیدگی سے کہا جب مریم نے بھرائی آنکھوں سے اُسے دیکھا پھر دھیرے سے فرسٹ ٹیڈ باکس کھول کر سنی پلاسٹ نکالنے لگی!!

شیشے میں دیکھتی وہ انسوں بہاتے سنی پلاسٹ لگانے ہی والی تھی جبکہ اس دوران اریان خاموشی سے کھڑا سرد نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا !!

مریم سمجھ چکی تھی وہ غصے میں ہے وجہ یقینا وہی واقعہ تھا جو ابھی تک مریم کو پتہ ہی نہیں تھا !!

کبھی بینڈ ڈیچ نہیں کی زندگی میں ؟ پہلے زخم صاف کرتے ہیں !! اریان نے اُسے دیکھ کہا جب مریم نے ہاتھ رکے پھر شیشے سے وہ اریان کو دیکھنے لگی !!

پھر فرسٹ ٹیڈ باکس سے دوا نکالنے لگی!! اگلے لمحے وہ دوا روئی میں لے کر اپنی پیشانی کے قریب کرچکی تھی ابھی اُس نے اپنی پیشانی پر رکھی تھی جب اُس کے لبوں سے سسکی برآمد ہوئی کیونکہ اچانک اسے جلن کا احساس ہوا تھا اُس نے فوراً روئی واپس رکھی آنکھوں میں انسو کی روانگی پڑی تھی جبکہ انکھوں کے سامنے دھندلاہٹ چاہ رہی تھی کیونکہ انسو سے آنکھیں بھر رہی تھی !!

اریان نے گہرا سانس لے کر اگلے لمحے اُسے تھامتے ڈریسنگ ٹیبل پر بٹھایا اچانک ہونے والی آفت پر مریم نے چونک کر اسے دیکھا تھا جو اسے ڈریسنگ ٹیبل پر بٹھا چکا تھا!!

مریم کا دل زوروں سے دھڑکا تھا کیونکہ وہ مقابل کے عمل کے لیے بالکل تیار نہیں تھی!! اریان نے سنجیدگی سے اُس کے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کیا !!

پھر نرمی سے اُس کا زخم صاف کرنے لگا لیکن جوہی اُس نے صاف کرنا شروع کیا مریم نے تیزی سے اُس کا ہاتھ تھاما جب کے دوسرا ہاتھ وہ تکلیف سے کراہتے اُس کے سینے پر رکھ چکی تھی

م۔مجھے جلن ہورہی ہیں !! اُس نے روتے ہوئے کہا تھا اُسے برداشت نہیں ہورہی تھی یہ تکلیف !

ششش!! ہوجائیگا ٹھک ابھی !!اریان اس کے چہرے کو دیکھ گھمبیر آواز میں کہتا دوبارہ اس کا زخم صاف کرنے لگا زخم صاف کرنے کی وجہ سے اریان کا چہرہ مریم کے بے حد نزدیک تھا اریان کی گرم سانسیں مریم کی گردن پر پڑھ رہی تھی جو اس کی دھڑکنیں تیزی سے دھڑکنے کا سبب بن رہی تھی!!

مریم کے چہرے پر گلال بکھر رہے تھے ان کا رشتہ جیسا بھی ہو لیکن وہ تھی تو ایک مشرقی لڑکی نا؟

اریان سنجیدگی سے اُس کا زخم نرمی سے صاف کر رہا تھا جب کہ مریم کا ہنوز ایک ہاتھ اس کے سینے پر تھا جب کہ دوسرا اس کے ہاتھ پر!!

مریم بنا پلک جھپکائے مقابل کو دیکھ رہی تھی اُسے مقابل سے اس عمل کی بالکل توقع نہیں تھی وہ ہمیشہ اس کی توقع کے باہر کام کرتا تھا وہ اریان شاہ ہی کیا جو کسی سمجھ میں اجائے؟

یوں گھور گھور کر مجھے مت دیکھو!! اریان نے اُس کے زخم صاف کرتے کہا جب کہ مریم جو ٹکڑ ٹکر اسے ہی دیکھ رہی تھی جلدی سے اپنی نظروں کا زاویہ نیچے کر گئی!!

وہ اپنی نظریں جھکا چکی تھی!! چہرہ مزید سرخ ہوا تھا

اریان نے اس کا زخم صاف کرنے کے بعد بینڈج کرنا شروع کی!!

یہ نیچے کیا گھور رہی ہو؟ اریان کی گھمبیر آواز گونجی تھی جب کے مریم نے اک جھٹکے سے آنکھیں پھیلائے اُسے دیکھا تھا

ز۔زمین کو!! مریم نے سچائی کی وضاحت دی وہ سچ میں زمین کو ہی گھور رہی تھی جب کہ پتہ نہیں کیوں اریان کی اس بات پر اس کا چہرہ مزید سرخ ہونے لگا تھا!!

اریان نے نظریں اُس پر مرکوز کی جس کا چہرہ لال انار بن رہا تھا !!

تو اتنا سرخ کیوں ہو رہی ہو ؟ تُم کیا سمجھی ؟ اریان نے اُسے دیکھ کہا جب کے مریم نے حلق تر کیا تھا

م۔میں ؟ مریم نے اُسے دیکھ کہا

نہیں تمہارے پیچھے جو ہے وہ!! اریان نے ضبط سے کہا مقابل اس کا ضبط خوب ازما رہی تھی

کون؟مریم نے کہتے تیزی سے پیچھے دیکھا ابھی اس کا سر ڈریسنگ کے شیشے سے بری طرح ٹکرا تا جب اریان نے اپنا ہاتھ شیشے پر رکھا مریم کی پیشانی اریان کے ہاتھ سے نرمی سے ٹکرائی تھی!! مریم نے خوف سے انکھیں بند کی تھی اسے لگا تھا اس کا سر پھر سے بری طرح ٹکرائے گا لیکن اپنے پیشانی پر کچھ نہ ہوتے دیکھ مریم نے دھیرے سے آنکھیں کھولی جب نظر سامنے اٹھی جہاں اریان کی ہتھیلی سامنے تھی!!

جس نے اُسے بچایا تھا !! کچھ لمحے وقت رک گیا تھا مریم بنا پلک جھپکائیں اریان کا وہ کثرتِ ہاتھ دیکھ رہی تھی !!

پیچھے مڑنا ہے یا دیوار تھوڑوں ؟اُسے پیچھے نہ مڑتا دیکھ ادیان کی گھمبیر آواز کمرے میں گونجی مریم نے دھیرے سے چہرہ سامنے کیا تھا جہاں اریان اُسے بری طرح گھور رہا تھا!!

وہ اب تک ایسے ہی ڈریسنگ پر بیٹھی تھی اور اریان اُس کے بے حد قریب کھڑا تھا !!

م۔مجھے لگا پیچھے کوئی ہیں !!مریم نے اُسے اپنی جانب بری طرح گھورتا پا کر وضاحت دی جہاں اریان اتنا میچور تھا وہاں مریم میں اپنی عمر کے لحاظ سے بہت زیادہ بچپنا تھا!!

یہ بتاؤ تمہارا چہرہ اتنا سرخ کیوں ہورہا ہے ہاں ؟ اریان نے اُس کے دونوں اطراف میں ہاتھ رکھتے اپنا چہرہ اس کے قریب جھکاتے کہا

مریم نے اپنا چہرہ پیچھے ڈریسنگ گھسایا تھا جب اریان نے اپنا چہرہ مزید اُس کے نزدیک کیا !! وہ اس کے دونوں اعتراف میں ہاتھ رکھے اس پر جھک چکا تھا!!

و۔وہ بس ا۔ایسے ہی!! مریم نے لڑکھڑاتے لہجے میں کہا

ایسے ہی ؟ کوئی وجہ تو ہوگی سرخ ہونے کی؟ اریان نے دونوں ابرو اٹھائے اُس پر مزید جھکتے کہا چہرہ ہنوز سنجیدہ تھا انکھوں میں اب تک سرد پن تھا

نہیں کوئی وجہ نہیں کسی بس ایسے ہی!! مریم نے نفی میں سر ہلاتے کہا اریان کی بڑھتی نزدیکی پر اُس نے دونوں ہاتھ اُس کے سینے پر رکھ اُسے روکنا چاہا تھا جب اریان نے چہرہ جھکائے اپنے سینے پر دیکھا جہاں مریم کے دونوں ننّھے ہاتھ موجود تھے

تم اس بند کمرے میں میری عزت کے ساتھ کھیلنے کے منصوبے بنا رہی ہو؟ اریان نے اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہا اُس کی بات پر مریم کی انکھیں پھٹنے کی حد تک کھلی تھیں اُس نے تیزی سے اُس کے سینے سے اپنا ہاتھ ہٹایا

ن۔نہیں ایسا کچھ نہیں ہے !! مریم نے مزید سرخ ہوتے تیزی سے نفی میں سر ہلایا تھا اریان نے اپنی مسکراہٹ بمشکل ضبط کی تھی

ایسے کسی بھی مرد کے سینے پر ہاتھ رکھنے کا مطلب جانتی ہو ؟کیس ہو سکتا ہے وایلنس کا!! اریان نے اُسے دیکھ کہا

ک۔کیا کیس آپ مجھ پر کیس کرینگے ؟مریم حیرت سے بولی

ہمم بلکل!! جب تم میری عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرو گی تو یہ تو ہو گا!! اریان نے فرمانبرداری سے اسباب میں سر ہلاتے کہا مریم کی آنکھیں لحہ بہ لحہ بے یقینی سے پھیل رہی تھی

م۔میں نے تو بس یہاں ہاتھ رکھا تھا!مریم نے وضاحت دی

ہاں میں بھی ہاتھ رکھنے کی بات کر رہا ہوں!! اریان نے جواباً اُسے بغور دیکھتے کہا جس کے چہرے کی ہوائیاں اڑ رہی تھی

جب اپ مجھ پر کیس کریں گے تو میں بھی بول دوں گی پولیس افیسر کو کہ اپ بھی ایسے کمرے میں بنا شرٹ کے گھومتے ہیں اور اپنے جسم کے نمائش کرتے ہیں نا آپ شرٹ لیس گھومتے اور نہ یہ سب ہوتا!! مریم غصے سے اپنی چھوٹی سی ناک پھلائے بولی جبکہ اس کی بات پر اریان کے لیے اپنی ہنسی ضبط کرنا بے حد مشکل ہو چکا تھا!!

لیکن وہ پھر بھی ہنوز ضبط کر گیا!!

میری مرضی میرا کمرہ!! میری بیوی!! اریان نے پرسکون انداز میں کہا تھا جبکہ اس کے منہ سے اپنے لیے بیوی لفظ سن مانو سب کچھ رک سا گیا تھا مریم کی انکھیں پلک جھپکنے کو انکار کر چکی تھی اس کے لبوں سے بیوی لفظ کتنا خوبصورت لگتا تھا !!

پتہ نہیں کیوں مریم کو بیوی لفظ سے محبت ہونے لگی تھی!! وہ بس ٹکر ٹکر اریان کو دیکھتی جارہی تھی !!

یہ تم بات بات پر ہیپنوٹائز کیوں ہو جاتی ہو کوئی مسئلہ ہے تمہارے ساتھ اس فضول حرکت کا؟ اریان نے ابرو اٹھائے کہا اس کا بار بار سٹل ہونا اب اریان کا دماغ خراب کر رہا تھا اس میں اتنی برداشت نہیں تھی لیکن پھر بھی وہ کافی برداشت کر جاتا تھا!!

ن۔نہیں !! مریم نے نفی میں سر ہلایا جب اریان کو ہنوز اپنی جانب دیکھتا پا کر اس نے حلق تر کیا تھا

ہ۔ہٹے مجھے نیند آرہی ہیں !!مریم نے اریان کے سینے پر ہاتھ رکھ اُسے پیچھے کرنا چاہا

او مائی گاڈ تم پھر سے میری عزت پر ہاتھ ڈال رہی ہو!! اریان نے ہنوز اُس کے اطراف میں ہاتھ رکھے اپنی سینے کی جانب دیکھتا پاکر مصنوعی حیرت سے کہا

مریم نے تیزی سے اپنا ہاتھ اس کے سینے سے ہٹایا تھا

ن۔نہیں ایسا کچھ نہیں ہیں اپ ہٹے!! مرہم نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا

تم ہٹا سکتی ہو تو ہٹا لو!! اریان نے گھمبیر آواز میں کہا جب مریم نے کچھ لمحے مقابل کی پرکشش انکھوں میں دیکھا لیکن زیادہ وقت تک وہ دیکھ نہیں سکی وہ اریان سے آنکھیں تک نہیں ملا پاتی تھی!!

مریم نے اریان کے دونوں کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسے پیچھے دکھیلنا چاہا تاکہ وہ ڈریسنگ ٹیبل سے اٹھ سکے

اب تُم وائلڈ بھی ہورہی ہو!! اریان نے اپنے کندھوں کی جانب دیکھتے سنجیدگی سے کہا جب مریم نے اُس کے کندھے سے ہاتھ ہٹائے !!

اس کا بھی ک۔کیس ہو گا ؟مریم نے معصومیت سے پریشانی سجائے کہا جب کہ اس کے اس معصوم انداز پر ایک لمحے کو اریان کا دل رکا تھا لیکن اگلے پل وہ سنبھال چکا تھا!!

بالکل وائلڈ ہونے کا تو اور بڑا کیس ہوتا ہے!! اریان نے سنجیدگی سے اُسے آگاہ کیا جب کے مریم کے اوپر مزید ٹینشن اپنا بسیرا کر رہی اُسے سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا کرے؟

پھر میں اپ کو کیسے ہٹاؤں؟ مریم نے اُسے دیکھ سوالیہ نظروں سے پوچھا

مجھے نہیں پتا!! اریان نے کندھے اچکاتے کہا

جب مریم کے ذہن میں وہ واقعہ یاد ایا!!

اپ پہلے مجھے بتائیں پھپھو جان نے اپ کو ایسا کیا کہا تھا جو اپ اس قدر غصے میں حویلی سے گئے تھے؟جیسے ہی مریم کو یاد ایا وجہ جاننے کی بے صبری اس کے وجود میں دوڑی تھی اس لیے وہ ماحول کو نظر انداز کرتی فوراً بولی

جب کے اُس کی بات پر اریان کے چہرے پر ایک بار پھر سرد پن نے اپنی جگہ لی تھی وہ جو کچھ دیر کے لیے وہ اس سے دور جا چکا تھا مریم کی بات پر ایک بار پھر انکھوں پہ اترا تھا!!

اریان کا دماغ پھر وہ بات مقابل یاد دلاتی ختم کر چکی تھی اریان اگلے لمحے اُس کے گرد سے اپنے ہاتھ ہٹا کر دور ہوا !! اریان کا موڈ بدلتا دیکھ مریم نے حیرت سے اسے دیکھا تھا یعنی بات کافی سیریس تھی

کیا ہوا ہے پلز بتائے نا ؟ مریم نے اُسے دیکھ پوچھا

کچھ نہیں ہوا !! اریان نے سنجیدگی سے جواب دیا

مجھے پتہ ہے کچھ تو ہوا ہے پلیز مجھے بتا دیں کیا ہوا ہے!! مریم اُس کے قریب اتی بولی جب اریان نے اُسے دیکھا

ہر بات بچوں کی جاننے کی نہیں ہوتی!! اریان نے اپنے ہر لفظ پر زور دیتے کہا جب کے اُس کی بات پر مریم کو حیرت کر جھٹکے لگے تھے اُس نے بے یقینی سے اریان کو دیکھا

بچوں کی؟ میں اپ کو بچی دیکھتی ہوں میری شادی ہو چکی ہے!! مریم نے حیرت میں ڈوبے کہا

تو ؟ اریان نے اُس کے جواب پر مہز الٹا اتنا سوال کیا تھا

مطلب جب شادی ہو جاتی ہے تو ہم بڑے ہو جاتے ہیں اور میری شادی ہو چکی ہے اس کا مطلب میں بڑی ہو چکی ہوں!! مریم نے اپنی لوجک سے مقابل کو اگاہ کیا

یہ تمہاری لوجک ہے! اسے اپنے تک ہی محدود رکھو!! اریان کہتا اب چینجنگ روم کی جانب بڑھا تھا

مریم بھی اُس کے پیچھے بڑھی تھی

پلیز بتائیں نا پھوپو جان نے کیا بولا تھا ؟ مریم چینجنگ روم میں داخل ہوتی بے صبری سے بولی

چینجنگ روم میں بغیر اجازت داخل بھی ہو گئی تم نے تو قسم کھا رکھی اج میری عزت لوٹنے کی!! اریان نے پیچھے مڑتے اسے دیکھ کہا

مریم تیزی سے چینجنگ روم سے باہر بھاگی تھی اریان نے نچلا لب دانتوں تلے دبائے اپنی مسکراہٹ دبائی اور شرٹ نکال کر پہنی!!

کچھ ہی منٹوں میں وہ دوبارہ باہر ایا تھا!! جب کے مریم بے صبری سے اس کا انتظار کر رہی تھی اس کے باہر اتے ہی مریم تیزی سے اس کی جانب ائی تھی!!

پلز پلز پلز بتا دیں !! اگر اپ نے مجھے نہیں بتایا تو میں پوری رات سو نہیں سکوں گی!! مریم منت بھرے لہجے میں بولی

ٹھیک ہے پہلے میرے بال سکھاؤ!!! اریان نے کہتے ڈریسنگ کی جانب قدم بڑھائے مریم تیزی سے آگے اتی ڈرائیر اٹھا چکی تھی اس نے ڈرائر اٹھاتے اوپر دیکھا

اپ بہت بڑے ہیں میرا ہاتھ اپ کے بالوں تک نہیں پہنچے گا!! مریم نے اُسے دیکھ کہا مریم کا قد اریان سے کافی چھوٹا تھا اس لیے وہ اس کے بالوں تک نہیں پہنچ سکتی تھی!!

کس نے کہا تھا اتنی چھوٹی پیدا ہو؟ اریان نے چہرہ جھکائے اُسے دیکھ کہا مریم سے بات کرنے کے لیے یا اسے دیکھنے کے لیے اریان کو گردن نیچے کرنی پڑتی تھی اور مریم کو اریان کو دیکھنے کے لیے گردن اوپر کرنی ہوتی تھی!!

یہ میرا سٹائل ہے میں چاہتی تھی سب مجھ سر جھکا کر بات کریں اس لیے میں چھوٹی پیدا ہوئی تھی!! مریم نے کندھے اچکا کر کہا جب کے اُس کی بات پر اریان نے ایبرو اٹھائی

پھر اُسے کمر سے تھامتے بیڈ پر کھڑا کیا !!اب مریم اریان سے کافی بڑی ہوچکی تھی !!

چلو چپ چاپ بال سکھائے !! ڈرائر اسے تھماتے اریان نے سنجیدگی سے کہا مریم نے اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ ڈرائیور تھامتے اس کے بال سکھانا شروع کیا جبکہ اس دوران اریان اپنے موبائل میں مصروف ہوچکا تھا

مریم بہت دھیرے دھیرے اس کے بال سکھا رہی تھی!! جو کافی حد تک تو سوکھ چکے تھے یقینا اے سی کی وجہ سے لیکن اب بھی نم تھے!

مریم اریان کے لیے ایک نازک سی چیز تھی جسے وہ اٹھا کر کسی بھی وقت کہیں پر بھی بٹھا اور کھڑا کر سکتا تھا!!

مریم اریان کے بال اچھے سے خشک کرنے لگی خشک ہو جانے کے بعد اس نے اریان کو دیکھا جو فون میں مصروف تھا مریم کے دل میں اچانک اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے کی خواہش چلی تھی کیونکہ کچھ شرارتی بال اریان کی پیشانی پر پھیلے تھے جنہیں وہ پیچھے کرنے کی خواہش رکھ رہی تھی!!

مریم نے اسے موبائل میں مصروف دیکھ موقع کا فائدہ اٹھاتے جلدی سے اس کے بالوں میں ہاتھ ڈالتے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے بال درست کرنے چاہے!!

وہ اپنے ہاتھوں سے اس کے بال درست کرتی اب مسکرا کر اس کے بال دیکھ رہی تھی جسے وہ کافی اچھا بنا چکی تھی

جب کے اریان نے چہرہ اٹھائے اُسے دیکھا تھا اُس کے دیکھنے پر مریم نے اپنی سانس روکی تھی !! نچلا لب اُس نے بے دردی سے اپنے لبوں میں دبایا تھا !! تو کیا اریان اس کی حرکت محسوس کر چکا تھا!!

اریان نے اگلے لمحے فون کان سے لگایا تھا نظریں مریم پر مرکوز تھی جو اپنی حرکت پر سرخ ہو رہی تھی

ساحل قانون کے تقاضے دیکھ کر بتاؤ بنا اجازت کسی کے بالوں میں ہاتھ ڈالنے پر کون سا کیس فائل ہوتا ہے ؟ اور کتنے سال کی سزا ہوتی ہے ؟ اریان نے فون کان سے لگائے مریم کو دیکھتی سنجیدگی سے کہا جب کے مریم کی سانس گویا رک چکی تھی !

وہ سانس روکے مقابل کو دیکھ رہی تھی !! جو اب فون رکھ چکا تھا

ک۔کیا ضرورت ہے کیس فائل کرنے کی معاملہ نپٹا لیتے ہے نا!! مریم اُسے دیکھ بولی جب کے اُس کی بات پر اریان نے اپنے ہاتھوں لی مٹھیاں بنای تھی کیونکہ اب اُس کیلئے قہقہ ضبط کرنا بے ہد مشکل ہورہا تھا !!

مقابل حد سے زیادہ معصوم تھی !!

ہمم بتاؤ کیسے نپٹانا ہے ؟ اریان دوبارہ اپنا چہرہ اوپر کرتا اپنے چہرے پر سنجیدگی سجائے بولا مریم کو یقین اس لیے بھی ا رہا تھا کیونکہ مقابل کے چہرے پر خطرناک حد تک سنجیدگی تھی !!

جو اسے یقین دلانے کا سبب بن رہی تھی!!

م۔میں آپ کیلئے کافی بنا کر لاوں ؟ مریم نے اسے دیکھ کہا

میرا موڈ نہیں ہیں !! اریان کا جواب اگلے لمحے ایا تھا

لیکن آپ روز رات کافی پی کر سوتے ہیں!! مریم نے حیرت سے کہا

لیکن اج نہیں پینی!! اریان نے دوبارہ اُسے دیکھ گھمبیر آواز میں جواب دیا

پھر چاکلیٹ ملک شیک ؟ مریم نے دوسرا آپشن رکھا

یہ چیزیں اپنی عمر کے بچوں کیلئے رکھو!! اریان نے اُسے دیکھ جواب دیا جب کے مریم نے چہرے کے زاویے بگاڑے تھے اُسے اپنے لیے بچا لفظ تپ چڑھاتا تھا کیونکہ بقول مریم کے وہ بڑی ہو چکی تھی!!

سچ کو کب تک جھٹلاؤ گی؟سچ تو یہی ہے کہ تم بچی ہو !! تمہارے کہنے سے بدل تھوڑی جائے گی!! اُسے چہرے کے زاویہ بگاڑتے دیکھ اریان نے سوال کیا تھا اتنا تو وہ جان گیا تھا مریم کو اس لفظ سے تپ چڑھتی ہے!!

میں چھوٹی نہیں ہُوں!! مریم نے ناک پھلائے مقابل کو آگاہ کیا

اچھا کون سی خاصیت ہے تم میں بڑوں والی؟ چاکلیٹ ملک شیک پیتی ہو! نوڈلز کھاتی ہو میڈیسن کی جگہ سیرپ پیتی ہو!! کارٹون دیکھتی ہو!! پورے چہرے پر پھیلا کر چاکلیٹ کھاتی ہو!! بچوں کی طرح پوری حویلی میں دوڑتی پھرتی ہو!! ان سب میں کون سا ایسا کام ہے جو بڑے کرتے ہیں؟ اریان نے اسے دیکھ پوچھا تھا جبکہ مریم نے خفگی سے اریان کو دیکھا تھا حالانکہ اریان ٹھیک کہہ رہا تھا لیکن پھر بھی مریم کو برداشت نہیں ہو رہا تھا اپنے لیے بچا

لفظ !! اس لیے وہ خفگی سے اریان کو دیکھ رہی تھی جب کہ مقابل بھی سنجیدگی سے اُسے گھور رہا تھا !!

حورین اس وقت اپنے کمرے میں موجود بیڈ کی ڈریسنگ کر رہی تھی جب اس کا فون بجا!!

حورین نے نظریں گھمائے ٹیبل کی جانب دیکھا پھر مسکرا کر ڈریسنگ کی جانب بڑھی اس کا نیا فون تھا اس پر فون اتا دیکھ اُسے پتہ نہیں کیوں لیکن اچھا لگ رہا تھا

حورین نے فون اپنے سامنے کیا اسے لگا تھا ارحاب کا فون ہو گا لیکن سامنے موجود نمبر ارحاب کا نہیں تھا

اسلئے حورین سوچ میں پڑھ چکی تھی

ابھی حرین کال اٹھانے نہ اٹھانے کا سوچ رہی تھی جب وہ کال کٹ ہوئی یہ نمبر فل وقت ارہاب کے علاوہ کسی کے پاس نہیں تھا اس لیے پورے چانسز تھے بقول حرین کے یہ ارحاب کا دوسرا نمبر ہو اگلے لمحے اس نمبر سے ٹیکسٹ میسیج ایا تھا!! میسج کی اواز پر حورین نے فوراً میسیج دیکھا

حورین ؟ یہ لکھ کر مقابل سے بھیجا گیا تھا جب حورین کے لب مسکرائے اُسے یقین انے لگا کے مقابل ارحاب ہے اُس نے جلدی سے میسیج لکھنا شروع کیا اس نمبر سے اس نے اب تک کسی کو میسج نہیں کیا تھا اسلئے اُسے لگ رہا تھا یہ ارحاب کا نمبر ہو گا

جی؟ اُس نے میسیج بھیجا

کیسی ہو تُم ؟ اگے سے پوچھا گیا حورین کو تھوڑی حیرت ہوئی کیونکہ ابھی کچھ گھنٹے پہلے ہی ارحاب کام کے سلسلے میں باہر گیا تھا اور اس وہ کبھی بھی نہیں پوچھتا تھا کہ وہ کیسی ہے؟پوچھتا بھی کیوں وہ اس کی نظروں کے سامنے ہی ہوتی تھی!! ان دونوں کے درمیان گھر پر بھی بالکل بات نہیں ہوتی تھی وہ لوگ میاں بیوی ہو کر بھی ایک دوسرے سے بہت دور تھے

میں ٹھک ہُوں آپ کیسے ہیں ؟ حورین نے میسیج لکھ کر بھیجا

میں بھی ٹھک !! اج تُم سیاہ لباس میں بہت پیاری لگ رہی ہو!! تُم پر سیاہ رنگ خوب اٹھتا ہے !! مقابل سے تعریف کی گئ

حورین کے گال شرم سے گلال بکھیرنے لگے تھے اب تو پورا پورا یقین ہو چکا تھا کہ مقابل ارحاب ہے!! ورنہ اُسے کیسے پتہ کے حورین نے سیاہ رنگ کے کپڑے پہنے ہیں حورین خوشی میں یہ بھی محسوس نہیں کر پائی کہ ارحاب اچانک سے بدل کیسے سکتا ہے ؟ کیونکہ ایسا تو کبھی نہیں ہوا تھا وہ چیزیں جو اچانک ہوجائے ان پر حیرت برحق تھی لیکن حورین کو خوشی کے مارے وہ حیرت ہی محسوس نہیں ہوئی!!

شکریہ !! اب وہ میسیج لکھ کر بھیج چکی تھی پھر باتیں رکی نہیں کئی گھنٹوں تک وہ باتیں چلتی رہی وہ مقابل کو ارحاب سمجھ رہی تھی جب کے مقابل میں موجود شہرام پر سکونی سے اُس سے بات کر رہا!!

عرش اپنے کمرے میں داخل ہوا جب نظر سامنے ایزل پر پڑی جو اب پورا کمرہ صاف کرنے کے بعد آخری نظر کمرے میں دوڑا رہی تھی جانے سے پہلے عرش اس کو بول کر گیا تھا کہ کمرہ اس کے انے سے پہلے بلکل صاف ہونا چاہیے !!

عرش سنجیدگی سے صوفے پر بیٹھا ایزل اُسے دیکھ فوراً اپنے سر پر موجود دوپٹہ درست کر چکی تھی

عرش اب خاموشی سے بیٹھا اُسے دیکھ رہا تھا جو اب ڈریسنگ کی چیزیں ترتیب سے رکھ رہی تھی وہ کمرہ بالکل صاف تھا لیکن عرش نے جان بوجھ کر اپنی تمام چیزیں بے ترتیبی سے رکھ ادھر ادھر پھینک کر کمرے کو کافی پھیلا دیا تھا جس کی وجہ سے کافی وقت لگ رہا تھا صاف کرنے میں!! اوپر سے کمرہ بہت زیادہ بڑا اور خوبصورت تھا اس لیے تمام چیزیں احتیاط سے ہو رہی تھی

ایزل کو اتنے کام کی عادت نہیں تھی وہ تھک چکی تھی گہری خاموشی اُن دونوں کے درمیان بنی ہوئی تھی

پھر تمام کام کرنے کے بعد ایزل تھکن سے چکنا چور ہوئے جیسے ہی بیڈ پر بیٹھنے لگی کسی ٹوٹنے کی اواز نے اسے اوپر دیکھنے پر مجبور کیا!!

عرش سامنے موجود اک نہایت قیمتی واس زمین پر پھینک چکا تھا ایزل کی آنکھیں حیرت سے کھلی تھی

صاف کرو اسے !! عرش کی سرد آواز کمرے میں گونجی جب کے ایزل جو سارا کام کرنے کے بعد لمحہ بھر پہلے ہی بیٹھی تھی اب عرش کو یک ٹک دیکھنے لگی

سنائی نہیں دیا ؟ اگلے لمحے اُس نے وہشت زدا آنکھوں سے اسے دیکھا تھا جب ایزل فوراً کھڑی ہوئی اور خاموشی سے جاتی نیچے موجود کانچ کے ٹکڑے اٹھانے لگی !!

اس نے اک لفظ نہیں کہا تھا وہ بولتی بھی کیا؟ اس کے الفاظوں کی یہاں کوئی اہمیت نہیں تھی!!

عرش صوفے پر بیٹھا مسلسل اُسے دیکھ رہا تھا جو خاموشی سے کانچ اٹھا رہی تھی اور جتنا وہ جانتا تھا کہ ایزل ایک بہادر لڑکی ہیں کیونکہ وہ ارحاب شاہ کی بہن تھی !!

وہ گہری وجہ کے بنا روتی بھی نہیں تھی یہ عادت اُس کی بچپن سے تھی !!

اپنی قسمت پر ماتم کرنے کا دل نہیں کر رہا تمہارا ؟ اُسے خاموشی سے کانچ سمیٹتے دیکھ عرش کی اواز کمرے میں گونجی کیونکہ وہ جانتا تھا ایزل کو کام کرنے کی بالکل عادت نہیں ہے!!

اُن چیزوں پر ماتم کرنے کا کیا فائدہ جس کا وقت ہاتھوں سے نکل چکا ہو!! ایزل کانچ اٹھاتی سنجیدگی سے بولی

جب کہ اس کے جواب عرش ن ابرو اٹھائی تھی !!

یعنی اب تم نے یقین کر لیا تمہاری قسمت زندگی بھر کے لیے جہنم بن چکی ہے؟عرش نے اُسے دیکھ کہا تھا ایزل کے کانچ اٹھاتے ہاتھ کچھ لمحے رکے لیکن اگلے لمحے وہ خاموشی سے پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو چکی تھی!!

تُم جانتی بھی نہیں ہو میں تمہاری قمرب کس طرح اپنے ہاتھوں سے لکھنے والا ہوں تمہاری زندگی اب تمہارے ہاتھوں میں رہی ہی نہیں !!جو میں چاہوں گا صرف وہ ہو گا اور جو میں چاہوں گا وہ تمہیں تکلیف دینے کے سوا اور کچھ نہیں دے سکے گا!! عرش اُسے دیکھ بولا چہرے پر تنزیہ مسکراہٹ تھی

ہر رات کے بعد صبح لازمی ہے !! ایزل نے مضبوط لہجے میں کہا

لیکن تمہاری زندگی میں صبح کے بعد رات ائی ہے جو اتنے دھیرے دھیرے کٹے گی کہ تمہاری پوری زندگی ختم ہوجائیگی!! عرش تنزیہ لہجے میں بولا

بے قصور لوگوں کو اللہ اتنی ہی ازمائش دیتا ہے جتنی وہ برداشت کر سکے!! ایزل نے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا تھا

بے قصور ؟ اتنا کہتا وہ قہقہ لگا کر ہنسا تھا اُس کا قہقہ ایزل کو آنکھیں بند کرکے کھولنے پر مجبور کرچکا تھا

بے قصور اور تم؟شادی سے پہلے ایک مرد کے ساتھ کئی سالوں سے رشتے میں بندھی تھی!! اور اب اللہ کو یاد کر رہی ہو!! اللہ کے نزدیک وہ عورتیں نہیں ہوتی جو کسی نامحرم کے ساتھ بغیرتیاں کرتی پھیرے اور تم ان میں سے ایک ہو ایزل شاہ!! اگلے لمحے وہ حلق کے بل چلایا تھا یہ بات اسے ہمیشہ تپش دلاتی تھی کہ اس کی بیوی ماضی میں کسی اور کے ساتھ پیار کے بندھن میں بندہی تھی!!

ایزل نے تکلیف سے انکھیں بند کی تھی اسے پتہ نہیں تھا یہ تانہ اسے اور کب تک سننا تھا؟

محبت کرنا گناہ نہیں ہے اسلام میں محبت کرنا جائز ہے !! وہ بھی بلند اواز میں بولی

جب اتنی علامہ بن رہی تھی تو یہ بھی پڑھ لیتی اسلام میں صرف محبت کرنی جائز ہے وہ نہیں جو تم کرتی پھر رہی تھی!! اپنے یار کے ساتھ پتہ نہیں اور کیا کیا۔۔۔ابھی عرش مزید اپنے منہ سے زہر اُگلتا جب ایزل بولی

بس !! اور نہیں !! میرا حساب میرا اللہ لے گا اپ کون ہوتے ہیں؟ وہ بھرائی آنکھوں سے شیرنی کی مانند غرائی تھی

جب کے اُس کی بلند آواز پر عرش کا بچہ کچا ضبط ختم ہو چکا تھا! وہ صوفے سے اٹھا اور تیزی سے ایزل کی جانب ایا اُس کا چہرہ اپنی سخت گرفت میں لیتے اس نے اپنے سامنے کیا

بکواس بند !! وہ اُس کے چہرے پر چیخا تھا

میں کون ہوں یہ تم اچھے سے جانتی ہو اور اگر نہیں جانتی تو اتنے اچھے سے بتاؤں گا کہ کبھی تمہارے دماغ سے نہیں نکلے گا!! وہ اُس کا چہرہ اپنی جاہرانہ گرفت میں لے کر چیخا تھا

ایزل نے تکلیف سے آنکھیں میچی آنکھ سے اک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا

چھوڑیں مجھے !! اپنی حد میں رہے !! ایزل نے اُسے پیچھے کرنے کی کوشش کی جب کے اُس کی بات عرش کے سر پر سوار ہورہی تھی

چپ بلکل!! وہ مزید قوت سے چیخ کر بولا

نہیں ہوگی میں چپ!! اپ کو کوئی حق نہیں ہے میرے کردار پر انگلی اٹھانے کا میرے اعمالو کا حساب میرا اللہ لے گا نہ کہ اپ!! ایزل غصے سے چیخی

جب اک زنانے دار تھپڑ اُس کے نازک گال پر مقابل کی جانب سے رسید کیا گیا ایزل کے قدم لڑکھڑائے تھے آنکھ سے مزید اک انسو ٹوٹ کر گرا تھا !

عرش نے اس کے بال اپنی سخت گرفت میں لے کر اس کا چہرہ اپنی جانب موڑا

جب بھی یاد نہ ائے کہ میں تمہارا کون ہوں تو اپنے گال پہ موجود یہ انگلوں کے نشان دیکھنا جو تمہارے گال پر چھاپ اتنی آسانی سے نہیں چھوڑیں گے!! اور ائندہ مجھے میری حد میں رہنے کا مت بتانا ورنہ تمہیں زندہ جلا دونگا !! وہ اُسے دیکھ کٹ دار لہجے میں بولا

کیا منہ دکھاؤ گے عرش شاہ اپنے اللہ کو؟؟ ایزل اُسے دیکھ بولی ایزل کی آنکھیں سرخ ہورہی تھی جب کے اُس کی بات پر عرش اُسے بغور دیکھنے لگا

یہ تو پڑھ لیا کہ اسلام میں محبت جائز ہے لیکن جو میں کر رہی تھی وہ جائز نہیں لیکن یہ نہیں پڑھا کہ بیوی پر ظلم کرنے کا کیا گناہ ہے اسلام میں!! اگر میری جیسی عورتیں خدا کے نزدیک نہیں ہوتی تو اپ جیسے مرد پر بھی خدا لعنت بھیجتا ہے !! ایزل قوت سے چیخی

بیوی ؟ اور تُم؟ تم بیوی بننے کے لائق تھی؟نہیں بلکل نہیں ! تم وہ چیز ہو جس کو استعمال کر کے کسی گندے کپڑے کی طرح سائڈ میں پھینک دیا جاتا ہے!! اور رہی بات ظلم کی تو میں ہر طرح سے درست ہُوں میری ناپاک بد کردار بیوی اسی چیز کو حقدار ہے پیار تو وہ لوگ اپنی بیوی سے کرتے ہیں جو بالکل پاک دامن ہے اور ایزل شاہ تُم تو بلکل پاک کردار نہیں

ہو تمہارے کردار پر دھبہ لگا ہے جسے تم کبھی نہیں مٹا سکتی اپنی اخری سانس پر بھی تم اپنی غلطی پر دلائل دو گی تو کوئی یقین نہیں کرے گا!! عرش اُسے دیکھ تنزیہ ہنستا ہوا بولا وہ سرخ انکھوں کے ساتھ اس طرح ہنستہ ہوا وحشی دکھائی دے رہا تھا

میں دلائل مرتے دم پر بھی نہیں دونگی!! دلائل اُنہیں دیے جاتے ہیں جو دل کے قریب ہیں اور اپ سے تو محض میرا نفرت کا رشتہ ہے!! ایزل اُسے دیکھ بولی لہجہ بے تصور تھا

انٹرسٹنگ!! بہت اچھی بات ہے ایزل شاہ نفرت کرنے کے باوجود تم میرے سامنے کمزور ہو تمہارے ساتھ وہ سب کر سکتا ہوں جو میں چاہتا ہوں تمہارے بس میں کچھ بھی نہیں ہے تمہاری زندگی کٹھ پتلی کی طرح ہو چکی ہے جس کو چلانے والا میں ہوں!! عرش اُس کے بال اپنے سخت گرفت میں لیتا اسے اپنے نزدیک کرتا وحشت زدا لہجے میں قہقہ لگا کر بولا اسے ایزل کی حالت پر تنزیہ ہنسی آرہی تھی

اپنے سے کمزور لوگوں پر اپنا بس چلانا کمزرف مردوں کی نشانی ہے اور اپ اس میں سے ایک ہے !! اس کی سخت گرفت میں تکلیف سے چور ہو کر بھی ایزل شاہ برابر کا مقابلہ کر رہی تھی

تو بتاؤ کیا کیا جائے ؟ تمہیں چھٹکارا چاہیے مجھ سے؟ عرش نے اُسے دیکھ کہا

ہاں !! ایزل نے فوراً برابری پر جواب دیا

بہت زبان نہیں چل رہی تمہاری؟لگتا ہے اسے کاٹنے کی ضرورت ہے!! عرش مزید اس کے بالوں میں سخت گرفت کرتے بولا جب کے اُس کی بات پر ایزل لمحے بھر کیلئے خاموش ہوئی اس کی بات پر خوف تو وجود میں دوڑا تھا لیکن وہ خود کو دل میں سمجھا رہی تھی

آج لگام ڈالتے ہے تمہاری زبان پر جو اج حد سے زیادہ چل رہی ہے!! عرش کہتا اسے لیے بالکنی کی جانب بڑھا تھا

ایزل کسی کٹی پتنگ کی طرح اس کے ساتھ کھینچتی ہوئی جاچکی تھی !!

ایزل کا وجود کانپنے لگا تھا مقابل کی سمت میں!! وہ بالکنی میں کیوں جارہا تھا !؟

چھٹکارا چاہیے نا ؟کود جاؤ اور اپنی جان دے دو بس یہی طریقہ ہے تمہارا چھٹکارا پانے کا!! ورنہ دوسرا طریقہ تکلیفوں سے بھرا ہے زندگی بھر کے لیے!! عرش نے اُسے بالکنی کے قریب کرتے کہا چہرے پر وحشت تھی

جب کے ایزل کے دل کی دھڑکن بالکل دھیمی پڑی تھی خوف اُس کی آنکھوں میں اترا تھا

کیا ہوا ڈر لگ رہا ہے؟تب نہیں لگا جب اپنے منہ سے بکواس کر رہی تھی؟میرے سامنے بولو گی تو یہی ہوگا چلو شاباش یہ کمرہ تیسرے مالے پر بنا ہے اور یہاں سے نیچے تک کی اونچائی اتنی ہے کہ اگر کوئی گرے تو کسی صورت زندہ نہیں رہے گا!! عرش نے اسے مزید بالکنی کے نزدیک کیا

ع۔عرش ؟ ایزل نے سانس روک کر اُسے پکارا وجود خوف سے کانپ رہا تھا

یس میری ناپاک بیوی ؟ عرش نے جواب دیا اُس کے لفظوں پر ایزل نے آنکھیں بند کرکے کھولی یہ لفظ اس کی روح کو زخمی کر رہے تھے

اُسے خاموش دیکھ عرش نے اُسے بالکنی کی جانب دھکیلا جب ایزل نے طاقت سے عرش کے کندھے تھامے

ن۔نہیں عرش نہیں پ۔پلز !! ایزل نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا جب کے اُسے شیرنی سے بھیگی بلی بنتے دیکھ عرش تنزیہ مسکرایا تھا

اب کیا ہوا ؟اندر تو بڑی زبان چل رہی تھی تمہاری!! اب تم یہاں سے کود کر اپنی جان دوگی تھی تب ہی اس بالکنی سے باہر نکلا جائیگا !! تم تو اچھے سے جانتی ہو میں تم سے نفرت کرتا ہوں تو تمہارے مر جانے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا مرنے کے بعد تمہارے یار کو تمہارا چہرہ بھی دیکھنا نصیب نہیں ہو گا یہ میرا وعدہ ہے!! بس تمہارے وہ خط جو تم نے اس کے لیے رکھے تھے وہ میں اس تک پہنچا دوں گا تم بے فکر ہو کر مرنا !! عرش اُسے دیکھ بولا لہجہ وہشی تھا کوئی اتنا بے رحم کیسے ہو سکتا تھا؟

ا۔عرش نہیں !! اسے پیچھے بالکنی کی جانب زور دیتے دیکھ وہ بلند آواز میں بولی اب وہ بری طرح رو کر نفی میں سر ہلا رہی تھی کیونکہ نیچے دیکھنے سے ہی خوف محسوس ہورہا تھا اونچائی بہت زیادہ تھی چانس ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کوئی گرنے کے بعد زندہ رہ جائے!!

ایزل نے نیچے دیکھا اور مزید خوف اس کی رگ رگ میں سرایت کرنے لگا تھا!!

ویسے کتنا اچھا ہو گا نا شادی کے اگلے دن ایزل شاہ نے کود کر اپنی جان دے دی!! تم جانتی ہو نا تمہارے گھر والے کیا سمجھیں گے ؟یہی کہ تم نے اپنے یار کے لیے اپنی جان دے دی؟

تمہارے مرنے کے بعد بھی تمہارے ماں باپ تم سے نفرت کریں گے یہ مقام تو تمہارے لیے ڈوب مرنے کے مقام پر ہے تو مر کیوں نہیں جاتی تم؟تم جیسے ناپاک وجود کی اس دنیا میں کوئی جگہ نہیں ہے!! عرش اُسے دیکھ نفرت سے بولا اس کے لہجے میں مقابل کیلئے کوئی جذبات نہیں تھے

ن۔نہیں عرش ا۔آپ تو مجھ سے محبت کرتے ہیں ن۔نا ا۔آپ مجھے کیسے ادھر سے پھینک سکتے ہیں !! ایزل نے اُس کے کندھے تھامے بالکنی سے دور ہونے کی کوشش کرتے روتے ہوئے کہا جب کے اُس کی بات پر عرش وحشت زدا لہجے میں ہنسا اور پھر ہنستا ہی چلا تھا

کرتا نہیں!! کرتا تھا تم صرف نفرت کے قابل ہو مجھے تو یقین نہیں اتا میں نے تم سے محبت کی تھی!! جتنا خوبصورت تمہارا چہرہ ہے اتنا کالا تمہارا کردار !! تم میری تو کیا کسی کی محبت کے لائق نہیں اس دنیا میں تمہارے ہر اس رشتے سے جن سے تم محبت کرتی ہو نفرت کرنے پر مجبور نہ کر دیا تو میرا نام بھی عرش نہیں میں تمہیں برباد کر دوں گا ایزل شاہ تمہاری بربادی میرے ہاتھوں ہو گی تمہارے مرنے کے بعد تمہارا ہر پیارا تم سے نفرت کرے گا اور یہ میرا وعدہ ہے میں اپنے وعدوں سے مکرتا نہیں اتنا تو تم جانتی ہو نہ؟ عرش اُسے دیکھ بولا

اتنی نفرت ؟کوئ کیسے ایزل سے کر سکتا تھا ایک طرف زریام شاہ تھا جس میں ایزل کی جان بستی تھی جو اس کی ایک چھوٹی سی تکلیف پر تڑپ جاتا تھا اور اک طرف عرش تھا جو اس سے محض نفرت کے اور کچھ نہیں کرتا تھا !!

اتنی نفرت؟ کیا غلطی ہے میری !! بس اتنی کے میں نے محبت کی کسی اور سے !! ایزل نے روتے ہوئے کہا تھا

یہ بس نہیں!!! اور نا یہ غلطی ہے یہ گناہ ہے کیونکہ جس معاشرے میں تم رہتی ہو یہ مقام مرنے کے مقام پر ہے لیکن تمہیں کیسے محسوس ہو گا ؟تم نے تو جو کرنا تھا وہ کر لیا اب میری باری! جو میں چاہوں گا صرف وہی ہو گا اور میں چاہتا ہوں کہ تم یہاں سے کود کر اپنی جان دے دو!! عرش اب بھی اسی بات پر موجود تھا

عرش نے کہتے اُسے مزید پیچھے کو کیا تھا ایزل کی جان لبوں پر ائی تھی خوف سے وہ بری طرح رو رہی تھی اپنی موت کو اپنے سامنے اتنے قریب سے دیکھنا کوئی اسان بات نہیں تھی!!

ن۔نہیں عرش پ۔پلز !! وہ روتے ہوئے نفی میں سر ہلا رہی تھی ابھی مزید وہ اسے پیچھے کو کرتا جب دروازہ بجا

ادا سائی امی جان بلا رہی ہے بھابھی کو!! ارینا کی اواز باہر سے سنائی دی جب اُن دونوں نے دروازے کی طرف دیکھا تھا اس وقت ارینا ایزل کے لیے کسی فرشتے کی طرح ائی تھی!! ایزل کے دل میں اک اُمید جاگی تھی ورنہ سامنے موجود وحشی انسان اج اپنے پاگل پن میں اس کی جان لے کر ہی چھوڑتا!!

تمہاری بھابھی اس وقت سو رہی ہیں امی کو کہے دو بیٹا!! عرش نے ایزل پر نظریں جمائے اک تنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا جو مسکراہٹ اس کے چہرے پر تھی وہ بیان کر رہی تھی کہ وہ اپنا کام انجام کر کے رہے گا

ن۔نہیں میں نہیں سو رہی !! ایزل نے اپنے انسوں صاف کرتے بلند آواز میں کہا جب کے عرش نے دانت پیستے اُسے دیکھا تھا

بھابھی اجاے پھر میرے ساتھ چلے میں انتظار کر رہی ہوں ساتھ چلتے ہے !! ارینا کی باہر سے آواز ائی

کیا حرکت تھی یہ ؟ عرش دبی دبی آواز میں دھاڑتا بولا اشارا اُس کے بولے گیے الفاظوں کی طرف تھا

ادا سائی اور بھابی میں کمرے میں آرہی ہُوں! اندر سے کوئی اواز نہ اتی دیکھ ارینا کی آواز ائی پھر اگلے لمحے دروازہ کھلنے کی آواز ائی تھی جب عرش نے ایزل کی کمر سے اپنا ہاتھ ہٹایا !!

میری بہن کی وجہ سے بچ گئی تم لیکن یہ مت سمجھنا کہ ہمیشہ بچو گی واپس تو میرے پاس ہی انا ہے تمہیں !! اور ایک بات یاد رکھنا ارینہ سے دور رہنا اپنی ماضی میں کی گئی ان حرکتوں کی صحبت سے اسے دور رکھنا میری بہن بہت معصوم ہے وہ ایسے لوگوں کی باتوں میں بہت جلدی اجاتی ہے!! اس لیے اُس پر اپنا سایہ بھی مت پڑھنے دینا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا !!

عرش نے اپنے اک ایک لفظ پر زور دیتے ایزل کا دوپٹہ اُس کے سر پر ڈالا جس سے اُس کے گال کے نشان چھپنے لگے

چلو یہ ماتم ختم کرو اور باہر آو!! عرش کا اشارا اُس کے انسوں کی طرف تھا جو کی پانی کی طرح نکل رہے تھے

بچے ارہی ہے ایزل !! بالکنی سے کمرے میں اتے عرش نے نرمی سے کہا

میں اُنہیں اپنے ساتھ لے کر جاؤں گی ادا سائی !! ارینا اُسے دیکھ مسکرا کر بولی جس بھائی کی وجہ سے وہ سر اٹھا کر چلتی تھی جس کا بھائی اس کا تحفظ تھا اس کا بھائی کا ایک الگ روپ ایسا بھی تھا ارینا سوچ بھی نہیں سکتی تھی !!

اگر تم مجھے اپنے اس طرح دیکھنے سے ڈسٹرکٹ کرنے کی کوشش کر رہی ہو تو میں تمہیں بتا دوں کے میرا نام اریان ہے مجھے ڈسٹرکٹ کرنے والا اس دنیا میں کوئی پیدا نہیں ہوا !! اریان نے اسے دیکھ کہا نظریں اس کی ناک میں پہنی لونگ پر تھی مریم یہ محسوس نہیں کر پا رہی تھی کہ اس کی نظریں کہا ہے ؟

(سوائے اس چھوٹی سی چیز کے) جو پتہ نہیں کیوں ہمیشہ اریان شاہ جیسے مرد کو اپنی جانب متوجہ کرنے میں کامیاب ہو جاتی تھی

بتائیں نا پلیز کیا کروں جو آپ کیس نہیں کرینگے ؟ مریم اُسے دیکھ پریشانی بولی

مجھے نہیں پتا!! اریان کا جواب وہی تھا

اپ کو کیسے نہیں پتہ ؟ آپ کو تو سب پتہ ہوتا ہے یہ کیوں نہیں پتہ ؟ مریم غصے سے بولی

تمہیں کیسے پتہ کے مجھے سب پتہ ہے ؟ اریان نے اُسے دیکھ ابرو اٹھائے کہا

کیونکہ آپ اریان شاہ ہے ؟ مریم نے اُسے دیکھ کہا

تو؟ اریان نے ہنوز ایسے ہی سوال کیا

مریم اب بھی ایسے ہی بیڈ پر چھڑی تھی جب کے اریان چہرہ اٹھائے اُس سے بات کر رہا تھا !!

تو کچھ نہیں !! مریم کہتی بیڈ سے اُتری اور غصے دے آگے جانے کیلئے بڑھی

ویسے تمہیں پتہ ہے جیل میں کھانے کے لیے نوڈلز نہیں ہوتی اور نہ پینے کے لیے ملک شیک ہوتا ہے!! اریان وہی کھڑا ہوکر اسے اگاہی دیتا بولا جبکہ مریم کے بڑھتے قدم رکے تھے

پ۔پھر کیا ہوتا ہے کھانے کو!! مریم نے حلق تر کرتے پوچھا

دال اور روٹی جن کا تم سے کوئی لینا دینا نہیں کیونکہ تم تو یہ چیزیں کھاتی نہیں ہو!! اریان نے مصنوعی افسوس سے کہا

اور تمہیں پتہ ہے جیل میں یہ کپڑے بھی نہیں ہوتے جیسے تُم پہنتی ہو!! اسے اپنی جانب ہانک بنے دیکھتا پاکر اُس نے مزید سنجیدگی اگاہی دی

پھر ک۔کیسے کپڑے ہوتے ہیں ؟ مریم نے سہمی نگاہ سے اسے دیکھ پوچھا

قیدی کا لباس دوسرا ہوتا ہے اک منٹ دکھاتا ہُوں بتانے میں تمہیں سمجھ نہیں آئے گا !! اریان نے گوگل پر سرچ کرکے سکرین اُس کے سامنے کی جس میں ایک قیدی اپنا مقصوس سفید لباس پہنے کھڑا تھا!!

اب تک اس گاؤں کے اسٹیشن میں چار سو چھے قیدی موجود ہے شاید تمہارا نمبر چار سو ساتھ ہو!! اریان نے مزید اگاہی دی مریم کے چہرے کی اڑتی ہوائیا اور اس کے چہرے پر چھاتی وہ رنگت اریان کو بے حد لطف اندوز کر رہی تھی مریم کے قدمو نے اگے بڑھنے سے انکار کر دیا تھا!!

اور تمہیں پتہ ہے قیدی کی تصویر بھی لی جاتی ہے ویسے بھی تمہیں تو تصویریں لینا پسند ہے تمہارے تو مزے ہو گے پھر !!

بس ایک مسئلہ ہے اس تصویر میں تمہیں ایک بوٹ پکڑایا جائے گا جس پر لکھا ہو گا قیدی نمبر 407 مریم شاہ!! اریان نے مزید افسردگی کا اظہار کرتے کہا وہ اُس کے کچھ فاصلے پر موجود تھی اور اریان اسے ہی دیکھ رہا تھا

ن۔نہیں !! ی۔یہ کیا بول رہے ہیں آپ!! مریم نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا

میں تو تمہیں وہ بتا رہا ہوں جو جیل میں ہوتا ہے تاکہ تمہیں کچھ نیا نہ لگے سب کچھ تمہیں پہلے سے ہی پتہ ہو!! اریان اُسے دیکھ بولا

جب مریم تیزی سے اُس کے پاس ائی

نہیں مجھے نہیں جانا کہی بھی!! مریم اریان کو دیکھ ضدی لہجے میں بولے انکھوں میں سہم پن دکھائی دے رہا تھا

اب کیا بول سکتے ہیں یہاں کی پولیس بہت زیادہ اسٹرکٹ ہے بالکل نہیں سنتی کسی کی!! اریان نے اُسے دیکھ کہا جبکہ یہاں کی پولیس تک اریان کو سلام کرتی تھی وہ اس گاؤں کے سردار کا بیٹا اور آگے بننے والا سردار تھا!! اس کے علاوہ اریان کو ہر کوئی جانتا تھا!! جو اریان نے کہہ دیا وہ پتھر کی لکیروں پر لکھ گیا وہ کسی کو بھی جیل سے باہر نکلوانے اور اندر کروانے کا پورا اختیار رکھتا تھا گاوں میں اریان شاہ کی مرضی چلتی تھی!!! لیکن یہاں وہ ایسا بنا تھا کہ جیسے وہ کسی کو جانتا ہی نہیں !!

ا۔آپ بھی کچھ نہیں کرسکتے ؟ مریم نے اُسے دیکھ پوچھا

چلو جی !! کیس میں تم پر کر رہا ہوں اور میں ہی واپس لوں؟ اریان مریم کو دیکھ بولا مریم واقعی ایسی باتیں کرکّے کسی کو بھی حیرت کی دنیا میں پہنچا سکتی تھی یا تو وہ حد سے سے زیادہ معصوم تھی یا پھر اُسے ان حالات کا سامنا نہیں کرنا ارہا تھا

میں کمرے کا لاک لگا لوں گی پولیس کو انے نہیں دنگی!! مریم نے فیصلہ سنایا جب کہ وہ بری طرح اپنے دونوں ہاتھ اپس میں رگڑ رہی تھی اریان کی نظر اس کے ہاتھوں پر گئی اُسے اپنے ہاتھوں کو اپس میں رگڑتا دیکھ اریان نے اپنے چہرے پر ابھرتی مسکراہٹ کو ایک بار پھر ضبط کیا

اگر مریم اس کی مسکراہٹ دیکھ لیتی تو معاملہ بگڑ سکتا تھا!!

کوئی فائدہ نہیں ہو گا پولیس والے لوک توڑ دیں گے!! اریان نے بیڈ پر بیٹھتے کہا مریم کو اب سچ میں ڈر لگ رہا تھا

ا۔ آپ ایسے تو مت کریں میرے ساتھ!مریم اُس کے پاس اتی اُسے ٹکڑ ٹکڑ دیکھتی بولی

پھر کیا کروں تمہارے ساتھ؟ اریان نے اسی کے انداز میں کہا

مطلب میں آپ کی وائف ہُوں نا ؟ اپنی وائف کو کون جیل بھیجتا ہے ؟ مریم اُسے دیکھ بولی

ہمم !! اریان نے پہلے لمبا ہنکارا بھرا مریم کو لگا وہ اس کی باتوں میں ا رہا ہے اس لیے مریم دل میں مسکرای لیکن اریان کی اگلی بات اس کے ہوش اڑانے کے لیے کافی تھی

میں بھیجتا ہُوں!!اریان سنجیدگی سے کہتا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھ چکا تھا

مریم بھی تیزی سے گھوم کر بیڈ پر چڑھ کر بیٹھتی کھسک کر اریان کے نزدیک ہوئی وہ اُسے مکھن لگانے کا ارادہ رکھتی تھی تاکہ کسی بھی حال میں وہ اُس پر کیس نہ کرے!!

اپ کو پتہ ہے جو ہسبینڈ اپنی وائف کے ساتھ ایسا کرتے ہے نا انہیں اللہ تعالی بہت گناہ دیتا ہے !! ہسبنڈ تو اپنی وائف کی۔حفاظت کرتے ہے اُسے جیل تھوڑی بھیجتے ہیں !! اور ویسے بھی اپ تو اتنے اچھے ہیں میرے ساتھ ایسا تھوڑی کریں گے ہے نہ؟ مریم اُس کے نزدیک ہوتی مٹھی چھری بنتی اُسے سمجھانے لگی

اس کے مکھن لگانے پر اریان نے داد دینے والے انداز میں دونوں ایبرو اٹھائیں

پھر اُس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے اپنے نزدیک کیا مریم سیدھی اُس کے سینے سے لگی تھی مریم نے دونوں ہاتھ اُس کے سینے پر رکھتے چہرہ اٹھائے اُسے دیکھا !!

تمہیں کس نے کہا میں اچھا ہُوں؟ جس نے بھی کہا ہیں نہایت غلط بیانی کی ہے میں بلکل اچھا نہیں ہوں!! اریان اس کے کان کے قریب جھک کر کہتا اُس کے گرد سے حصار ہٹا چکا تھا

کچھ لمحے ایسے ہی گزرے

ہٹاتی ہو ہاتھ یا دو چار کیس اور لگواوں ؟ تھوڑی دیر تک بھی اُسے ہاتھ نہ ہٹاتے دیکھ اریان نے ایبرو اٹھائے کہا جب مریم نے فوراً اپنے ہاتھ اُس کے سینے سے لگائے

ا۔آپ بھی نہ بہت مذاق کرتے ہے !!اپ مذاق کر رہے ہیں نا اب مجھے جیل تو نہیں بھیجیں گے نا؟ مریم اُسے دیکھ بولی

میں مذاق نہیں کرتا !! اریان نے اُسے دیکھ جواب دیا لہجہ سنجیدہ تھا جب کے چہرے پر بھی ہنوز سنجیدگی تھی

ابھی آپ نے بھی تو میری کمر پر ہاتھ رکھا تھا میں بھی اپ پر کیس کروانگی!! مریم کو جیسے یاد آیا وہ اُسے دیکھ بولی

ٹھک ہے !! پھر دونوں جیل میں بیٹھ کر چکی پیسے گے!! اریان نے مسکراہٹ دباتے کہا

ک۔کیا چکی؟ مریم نے حیرت سے کہا

ہمم !! اریان نے فرمابرداری سے اسباب میں سر ہلایا

ویسے مجھ پر کیس نہیں ہوسکتا !! اریان نے اُسے دیکھ کہا

کیوں؟ مریم نے تشویش زدا نظروں سے پوچھا وہ مریم کو مکمل طریقے سے امیرا بیگم کی باتوں سے ڈسٹرکٹ کرچکا تھا اب تو مریم کو یاد بھی نہیں تھا

کیونکہ میرا تُم سے نکاح ہوا ہے !! اور جیسا کہ تُم نے کہا تُم میری وائف ہو !! اریان نے اُسے دیکھ کہا

جس کی آنکھوں میں ابھی سوال تھا

حق رکھا ہُوں تُم پر کیونکہ!! اُسے اب تک اپنی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھتا پا کر اریان نے نفی میں سر ہلاتے کہا اُسے ہر بات سمجھانے کی ضرورت پڑتی تھی!!

اپ بھی تو میرے ہسبینڈ ہیں میں بھی تو اپ پر حق رکھتی ہوں پھر مجھ پر کیوں ہو گا کیس ؟ مریم نے اُسے دیکھ آنکھیں بڑی کیے بولا

تُم پر ہو گا !! اریان نے اُسے دیکھ کہا جب مریم نے حیرت سے آنکھیں پھاڑی

کیوں؟ سوال اب بھی وہی تھا

کیونکہ تُم نے بغیر پوچھے میرے بالوں میں ہاتھ پھیرا !! اریان نے اُسے آگاہ کیا

اپ نے بھی تو میری کمر پر ہاتھ بغیر پوچھے رکھا تھا!! مریم کا جواب بھی تیار تھا

مجھے کسی سے اجازت کی ضرورت نہیں !!

ویسے تمہارے بالوں پر رکھا میں نے ؟ اریان نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھ کہا جب مریم نے نفی میں سر ہلایا

اسلئے صرف تُم پر ہو گا !!اریان نے ریلیکس انداز میں کہے کر اپنا فون کھولا اور اُس میں متوجہ ہوا

تو بال میں ہاتھ ڈالنے سے کیس ہوتا ہے ؟ مریم نے پوچھا

ہمم!! اریان نے مصروف انداز میں ہنکارا بھرا

جب مریم نے اریان کا ہاتھ اٹھا کر اپنے بالوں میں رکھا !! اریان جو فون میں مصروف تھا اب جھٹکے سے اریان نے اس کی جانب دیکھا تھا

اپ نے بھی رکھ لیا میرے بالوں پر ہاتھ بغیر میری اجازت کے!! خود جاؤنگی تو آپ کو بھی ساتھ لے کر جاؤنگی اکیلے کیوں جاؤں؟ ویسے بھی موویز میں بھی یہی ہوتا ہے ساتھ لے کر جاؤ !!مریم اُسے دیکھ غصے سے بولی اسے بہت غصہ ارہا تھا

جب کے اُس کی بات پر اریان مزید اپنا قہقہ ضبط نہیں کرسکا اک چھت پھاڑ پرکشش قہقہ اُس کمرے میں گنجا تھا اریان کا قہقہ بالکل بے ساختہ تھا جو مریم کی حرکت سے ضبط کھو چکا تھا

مریم نے حیرت سے اریان کو دیکھا تھا جو قہقہ لگا کر ہنسا تھا

مریم نے حلق تر کیا اسے سمجھ نہیں ارہا تھا اتنے سیریس ماحول میں مقابل ہنس کیوں رہا تھا؟

ا۔آپ ہنس کیوں رہے ہیں ؟ تھوڑی دیر تک بھی اسے خاموش نہ ہوتا دیکھ مریم نے اسے دیکھ کے پوچھا جب کہ اریان ہنسا اور پھر ہنستا ہی چلا گیا!!

کچھ دیر بعد اریان نے اپنا قہقہ ضبط کرتے اُسے دیکھا اریان کا چہرہ ہنسنے کی وجہ سے سرخیاں برسا رہا تھا جو اس کے چہرے پر مزید چار چاند لگا رہا تھا!!

کیا چیز ہو تُم چھوٹا پانڈا ؟ اریان اُسے دیکھ بولا وہ اب بھی ہنس رہا تھا

میں؟ میں چیز نہیں انسان ہوں!! بلکہ انسان نہیں لڑکی ہوں!!! مریم نے اُسے آگاہ کیا جب کے اُس کی بات پر بے وقت اریان کا اک اور قہقہ کمرے میں گنجا تھا وہ لڑکی اریان شاہ کو ہنسنے پر مجبور کر چکی تھی وہ اریان جو قہقہ تو دور ہنستا تک نہیں تھا وہ اس وقت شدت سے قہقہ لگا کر ہنس رہا تھا !!

وہ قہقہ لگاتے ہوئے بے حد خوبصورت لگ رہا تھا جو چیزیں کافی کم میں سر ہو وہ ویسے ہی بڑی قیمتی ہوتی ہے جس طرح اریان شاہ کا خوبصورت قہقہ!!

ارحاب اپنے مینشن میں داخل ہوا تھا اس دوران حورین بھی نیچے ہی موجود کچن میں اپنے لیے کافی بنا رہی تھی حالانکہ ادھر بہت سے ملازما تھی لیکن حورین کو کافی اپنے ہاتھوں کی پسند تھی!! یہ بات سچ تھی وہ کافی بہت اچھی بناتی تھی!!

وہ کافی کا کپ تھامے باہر آئی جب کے ایلسا بھی لاؤنج میں ہی بیٹھی صوفے پر لیپ ٹاپ پر محسوس تھی یقیناً وہ کام کر رہی تھی !!

حورین نے نظریں اٹھائے ارحاب کو دیکھا تھا !! جو حمزہ سے کوئی بات کرتا داخل ہوا تھا ساتھ حمزہ بھی موجود تھا حورین نے اپنے سر پر دوپٹا درست کیا جو پہلے سے ہی کافی درست تھا

ہمم ٹھک ہے !! ارحاب نے ہنزہ کو جواب دیتے سامنے دیکھا جہاں حورین کچھ فاصلے پر کھڑی تھی حمزہ نے بھی حورین کو دیکھا تھا !! اس کا کوئی انٹینشن غلط نہیں تھا بس وہ ایسے ہی حورین کو دیکھ رہا تھا !! جب کے حمزہ کی نظریں حورین پر محسوس کرتے ارحاب نے حمزہ کو ابرو اٹھائے دیکھا

کافی لاکر آؤ میرے لیے !! ارحاب نے حورین کو دیکھ سنجیدگی سے کہا جب وہ فوراً اسباب میں سر ہلاتی کچن کی جانب بڑھی !!

اپنی نظریں جھکایا کرو جب وہ تمہارے سامنے ہو !! اُس کے جانے پر ارحاب کی گرجدار اواز گونجی تھی

جب حمزہ نے فوراً نظریں نیچے مرکوز کی جب کے ایلسا نے بھی حمزہ کو دیکھا تھا

ا۔ائی ایم سوری سر میرا غلط مقصد نہیں تھا!!! اس نے وضاحت دی کیونکہ وہ ٹھیک ہی کہہ رہا تھا اس کا کوئی بھی غلط مقصد نہیں تھا وہ اسے اپنی بھابی کی طرح مانتا تھا

میں نے تُم سے یہ نہیں پوچھا تمہارا مقصد غلط تھا یا صحیح!!بلکہ میں نے کہا جب وہ تمہارے سامنے موجود ہو تو نظریں خود جھک جانی چاہیئے !! ارحاب نے اپنے ہر لفظ پر زور دیتے باور کروایا تھا

جی سر !! حمزہ نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

ارحاب اک سخت نظر اُس پر ڈالتا اب اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا جب کے ایلسا کھڑے ہوکر حمزہ کے پاس ائی تھی!!

یار سر ناراض ہوگئے مجھ سے ؟ میرا غلط مقصد نہیں تھا !! وہ شرمندگی سے بولا

سر جانتے ہیں تمہارا کوئی غلط مقصد نہیں ہے لیکن انہیں حورین پر کسی کی نظریں برداشت نہیں ایسا ہی ہوتا ہے اک رشتے میں ؟! ایلسا نے نرمی سے سمجھایا لیکن مقابل کو شرمندگی ہو رہی تھی!!!

کچھ لمحے بعد حمزہ جاچکا تھا جب کے ایلسا دوبارہ صوفے پر بیٹھتی لیپٹاپ پر مصروف ہوچکی تھی جب کے دھیان حورین اور ارحاب کی جانب تھا وہ حورین کو کچھ سمجھانے کا ارادہ رکھ رہی تھی !!

حورین کافی کا کپ تھامے کچن سے باہر ائی !!

حورین میری بات سنو !! اُسے کمرے کی اور جاتا دیکھ ایلسا نے اپنے پاس بلایا تھا حورین اسباب میں سر ہلاتی اُس کے پاس ائی!!

کافی ملازمہ کے ہاتھ بھجوا دو مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے!!ایلسا نے اُسے دیکھ کہا حورین نے کافی ملازمہ کو تھمائی تھی تاکہ وہ ارہاب تک پہنچا دے جب کہ حرین خود ایلسا کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ چکی تھی !!

ہمم بولو!؟ حورین نے ایلسا کو دیکھ کہا تھا

حورین سوال بہت پرسنل ہے لیکن میں پوچھنا چاہتی ہوں تمہارے اور ارحاب سر کے تعلق کیسے ہیں میرا مطلب وہ تُم سے کیسا بہیو کرتے ہے ؟ تمہارے قریب آئے ہیں کبھی؟ یا لہجے میں بدلاؤ ؟ ایلسا نے اُسے دیکھ پوچھا

جب کے اُس کی بات حورین کو چپ سی لگی تھی کیونکہ اس نے ایلسا سے اس سوال کی توقع نہیں کی تھی !!

حرین بتاؤ مجھے!! مجھے غلط مت سمجھنا میں تمہاری بھلائی کے لیے سوچ رہی ہوں تم مجھے بتاؤ گی؟ ایلسا نے اُس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے کہا

جب کے حورین نظریں جھکائی تھی !! اب وہ اُسے کیا بتاتی ؟

کچھ بتانے والا ہے نہیں لیکن جو ہے میں تمہیں بتا دیتی ہوں وہ کبھی میرے قریب نہیں آئے نہ ان کے لہجے میں یا ان کے دل میں میرے لیے کوئی پیار ہے وہ مجھ سے بات تک ویسے نہیں کرتے جیسے اک ہسبنڈ وائف کے رشتے میں ہوتی ہیں !! وہ مجھے بہت کم پکارتے ہیں!! کچھ ضروری بات ہوتی ہے تو ہو جاتی ہے ڈسکس ورنہ ہماری بات بھی نہیں ہوتی!! کبھی میں ارحاب سے کچھ پوچھ لوں تو وہ مجھے اس سوال کا مختصر سا جواب دے دیتے ہیں!! لہجے میں کبھی پیار نہیں محسوس ہوتا مجھے اُن کے !! حورین نے افسردگی سے اُسے آگاہ کیا

تُم نے کبھی کوشش کی ؟ ایلسا کا اگلا سوال اُسے دوبارہ خاموش ہونے اور مجبور کرچکا تھا کیونکہ یہ بات بھی سچ تھی اُس نے کبھی خود بھی کوشش نہیں کی !!

بولو ؟ اُسے خاموش دیکھ اُس نے پھر بولنے کا کہا !!

ن۔نہیں !! حورین نے نفی میں سر ہلایا

تُم نے خود کبھی کوشش نہیں کی میری جان اور تُم سر سے ایکسپکٹ کر رہی ہو؟ میں تمہیں بتا دوں ہمارے سر بہت الگ ہیں !! وہ اگر کسی سے محبت نہیں کرتے تو اگلا اُن کے دل میں کوئی مقام نہیں رکھتا !! وہ ہر کسی کو اپنے دل میں جگہ نہیں دیتے اک رشتے میں ایفورسٹ کی بھرپور ضرورت ہوتی ہے دونوں طرف سے نا صحیح اک طرف سے صحیح!!

جب آپ دونوں کے رشتے میں کوئی ایفورت نہیں ہے تو کیسے یہ رشتا اک نارمل رشتا بن سکے گا ؟ ایلسا نے حورین کو دیکھ کہا

ہمارا رشتا ویسے بھی نارمل نہیں ہے ایلسا !! تمہیں پتہ ہے ہاسپٹل والے معاملے سے پہلے ارحاب کا رویہ اس سے کئی زیادہ بدلا ہوا تھا وہ اس سے کہیں زیادہ سخت تھے ان کی انکھوں میں میرے لیے نفرت دکھائی دیتی تھی پتہ ہے کیوں؟؟

کیونکہ مریم حویلی میں تکلیف میں تھی تکلیف دینے والے ہم تھے کوئی اپنی بہن کی تکلیف برداشت نہیں کر پاتا خاص کر ارہاب جیسے پیار کرنے والے بھائی!!

اس کے بعد وہ تھوڑے بدل گئے ان کے لہجے میں پیار تو نہیں لیکن اب نفرت بھی نہیں رہی !! ہاں ہمیشہ سرد لہجے میں ہوتے ہیں لیکن پہلے والے ارحاب سے بہت بدل گیے!!

تب ایک جنون ان کے سر پر سوار تھا اپنی بہن کا !!

میرے لالا ہوتے تو شاید وہ بھی یہی کرتے وہاں مریم تکلیف میں تھی تو یہاں مجھے تکلیف میں رہنا تھا ہاسپٹل والے معاملے کے بعد شاید ارحاب کو یقین ہو گیا تھا کے مریم اتنی تکلیف میں نہیں ہے جتنا سوچا گیا تھا مجھے لگتا ہے جب مریم کی ارحاب سے بات ہوئی تب وہ کافی مشکل میں ہو گی کیونکہ شروع شروع کے دنوں میں اُس کے ساتھ نے بھی اچھی نہیں تھی اور مریم تو تھی ہی اتنی معصوم !! اور ارحاب کو لگا وہ اب بھی اسی تکلیف میں

ہے اور تمہیں پتہ ہے ہاسپٹل میں انہوں نے مجھے یہ بھی کہا تھا کہ اگر میں اپنے لالا کے ساتھ گھر جانا چاہتی ہوں تو جا سکتی ہوں اس کا مطلب یہی ہے نا کہ میں ان کے لیے کوئی مائنے نہیں رکھتی !! حورین کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی

تم اتنے سب کیسے سوچ لیتی حورین؟ اسے مسلسل بولتا دیکھ ایلسا نے حیرت سے کہا جب حورین بے ساختہ مسکرا دی!!

کمرے میں اکیلی ہوتی ہُوں یہ تمام چیزیں ذہن میں اتی ہیں تبھی کہتے ہیں کہ انسان کو ہمیشہ مصروف رہنا چاہیے ورنہ جو دماغ میں سوچ اتی ہے وہ واقعی اپ کو اندر سے کھوکلا کر جاتی ہے!!

حورین نے اُسے دیکھ کہا

ہاسپٹل والے معاملے کو بھی کافی وقت ہو چکا ہے حورین مجھے لگتا ہے تم اپنے رشتے کو بہتر بنا سکتی ہو!! ایلسا اُسے بڑی بہن کی طرح سمجھا رہی تھی

کیسے ؟ حورین نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

ایک بات مجھے سر سچ بتاؤ کیا تم سر سے محبت کرنے لگی ہو؟ ایلسا نے اُسے دیکھ کہا جب حورین کے دوپٹہ درست کرتے ہاتھ رکے !! اس سوال کا جواب تو اُسے خود نہیں معلوم تھا !!

ہمم؟؟ اُسے جواب نہ دیتے دیکھ ایلسا نے مقوجا کیا

شاید !! اس کی توقع کے عین مطابق حورین کی جانب سے جواب ایا جبکہ ایلسا کے لب مسکرائے تھے !!

ٹھک ہے پھر تُم اپنے رشتے پر کوشش کرو اپنا رشتا بہتر بنانے کی کوشش روم اک قدم اٹھاؤ پھر دیکھتے ہے کیا ہوتا ہے !! ایلسا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

کیسے ؟ یہ میری پہلی شادی ہے مجھے نہیں پتہ !! حورین نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے کہا

ایک کام کرنا کچھ دیر تک نیچے انا میں تمہیں کچھ دوں گی ٹھیک ہے ؟ ایلسا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا جب حورین اسباب میں سر ہلاتی کھڑی ہوئی پھر اپنے کمرے کی اور بڑی راستے پر وہ ایلسا کی باتیں ہی سوچ رہی تھی!!

وہ تو خود چاہتی تھی کہ ارحاب اور اس کا رشتہ بالکل نارمل ہو جائے!! کیونکہ ارحاب کو لیکر اُس کر دل کے جذبات بدل رہے تھے نکاح کا پاک رشتے دل میں محبّت کے جذبات پیدا کر رہا تھا !!

حورین کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی ارحاب صوفے پر بیٹھا تھا اک ہاتھ میں فون تھا جب کے دوسرے ہاتھ میں کافی!

کسی کے انے پر ارحاب نے نظر اٹھائے دروازے کی جانب دیکھا تھا ان دونوں کے نظریں اک لمحے کیلئے ملی تھی جب ارحاب واپس موبائل کی جانب متوجہ کر گیا کیونکہ وہ کسی کو کول ملا رہا تھا اس کے بعد نم گیلے تھے یقیناً وہ شاور لے کر ایا تھا!!

حورین بھی فریش ہونے باتھ روم میں بند ہوچکی تھی !!

کیا ہوا ایزل کو کول کیوں نہیں اٹھا رہی!! ارحاب نے کول نا اٹھاتے دیکھ کہا تھا رنگ مسلسل جا رہی تھی لیکن مقابل سے کول نہیں اٹھائی جارہی تھی یہ حویلی کے فون پر فون کیا جا رہا تھا کیونکہ ایزل کے پاس اپنا فون نہیں تھا اور اس نمبر پر ہمیشہ ایزل فون اٹھاتی تھی لیکن اب اگے سے فون نہیں اٹھ رہا تھا!!

پچھلے کچھ وقت سے بزی ہونے کی وجہ سے وہ ایزل کی خبر بلکل نہیں لے پایا تھا !! جب کے تیسری چوتھی بار فون کرنے پر مقابل کی جانب سے فون اٹھایا گیا

السلام علیکم!! آگے سے عائشہ (ملازمہ) نے فون اٹھایا تھا وہ نمبر نہیں دیکھ پائی تھی کہ کس کا ہے ؟

وعلیکم السلام ایزل کو فون دو عائشہ !! ارحاب کی سنجیدگی سے بھرپور آواز سنائی دی

س۔سائی ا۔آپ!! ملازمہ کی آواز لڑکی کافی مہینوں بعد ارحاب کی کول وہاں گئی تھی وہ بھی ایزل کی خبر لینے کیلئے !!

فون دیں ایزل کو!! ہنوز سنجیدگی سے کہا

س۔سائی چھوٹی بی بی تو اب نہیں ہیں یہاں!! ملازمہ نے ہو تر کرتے

کیا مطلب ایزل نہیں ہے ؟ کہی گئی ہے ؟ ارحاب نے جواباً کہا تھا اسے امید بھی نہیں تھی کہ مقابل میں یہ سب بھی ہو سکتا ہے اسے اپنے ماں باپ سے اتنی گری ہوئی حرکت کی اُمید نہیں تھی نا ہی اپنی بہن سے اس کام کی اُمید تھی !!

اس دوران حورین بھی باہر آچکی تھی اور اپنے بال ڈرائیر سے سکھا رہی تھی!!

اس نے شیشے سے ارحاب کو دیکھا تھا جو فون پر بات کر رہا تھا

نہیں سائی ا۔انکی شادی ہوگئی ہے !! مقابل سے آگاہ کیا جب کے ارحاب کو لگا اُس نے کچھ غلط سنا ہے

کیا ؟ ارحاب نے فوراً بلند اواز میں کہا تھا اسے واقعی لگا تھا کے اُس نے کبھی غلط انا ہے

جی سائی ایزل بی بی کی شادی ہوگئی !! ملازمہ نے آگاہ کیا

کیا بکواس کر رہی ہو ہوش میں ہو؟ یک دم وہ دوبدو غرایا تھا جب کے حورین کے ہاتھ سے ڈرائر گرتے گرتے بچا تھا اس نے فورا شیشے سے مقابل کو دیکھا

جب کے مقابل میں موجود ملازمہ نے بھی سہم کر فون پر پکڑ اپنی مضبوط کی تھی!!

س۔سائی ہ۔۔۔ابھی وہ مزید کہتی جب اریبہ بیگم پیچھے سے ائی

کس کی کول ہیں ؟ اریبہ بیگم نے استفسار کیا

سائی کی!! ملازمہ نے اُنہیں دیکھ کہا انکھوں میں سہمی تھی جو یقینا ارہاب کی گراہٹ سے ائی تھی جب کہ اس کی بات پر اریبہ بیگم کو اپنے کانوں پر بھروسہ نہ ہوا

ک۔کیا ا۔ارحاب کی کول ہے ؟ اریبہ بیگم کی آنکھیں یک دم نم ہوئی تھی وہ تیزی سے ملازمہ کے ہاتھ سے فون تھام چکی تھی !!

ا۔ارحاب میرے بچے میری جان!! کیسے ہو ؟ کہا ہو اپ ؟ اک بار بھی ماں کی یاد نہیں ائی بچے واپس ہوجاؤ تمہارے بنا اس حویلی کی رونق ختم ہوگئی ہیں !! وہ ایک سانس میں سب بولتی چلی گئی یہ بات سچ تھی جب سے ارہاب اس حویلی سے کنارہ کر چکا تھا اس حویلی کی تمام رونق جا چکی تھی !! وہ اپنی حویلی کی تمام رونق اپنے ساتھ لے کر جا چکا تھا اس کے جانے کے بعد ایزل بھی بہت خاموش خاموشی رہنے لگی تھی اس لیے وہ حویلی سنسان ہی لگتی تھی!!

السلام علیکم!! مقابل سے سلام کیا گیا جب کے دماغ ملازمہ کی بات اور اٹکا ہوا تھا اتنے عرصے بعد اپنے بیٹے کی پرکشش اواز سنتے اریبہ بیگم کی آنکھوں سے انسوں گرے تھے!!

وعلیکم السلام میرے بچے کیسے ہو!! وہ بھرائی آواز میں بولی

الحمدللہ اپ بتائیں اپ کیسی ہیں ؟

میں بھی ٹھک میری جان!! وہ نم آنکھوں سے مسلسل مسکرا رہی تھی

امی ایزل کہاں ہے؟ ارحاب کا اگلا سوال اریبہ بیگم کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹ چکا تھا!!

امی میں اپ سے پوچھ رہا ہوں ایزل کہاں ہے؟ ارحاب نے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کرتے نرمی سے کہا تھا وہ اپنے لہجے کو درست رکھنے کی کوشش کی تھی جبکہ ان کی خاموشی اُسے بہت کچھ سمجھ رہی تھی

رخصت کر دیا اُسے !! اریبہ بیگم نے جواباً کہا تھا

کیا کہے رہی ہیں آپ؟ ارحاب کی آنکھوں میں خون اتر رہا تھا

میں ٹھیک کہہ رہی ہوں بیٹا شادی کردی ہے اس کی عرش کے ساتھ رخصت ہو گئی ہے وہ!! اور اب اس حویلی میں نہیں رہتی !! اریبہ بیگم نے کہا تھا

اس دوران پیچھے سے اتے ضوریز شاہ اُن کے ہاتھ سے فون کان سے لگاتے اپنے کان سے لگا چکے تھے !!

عرش کے ساتھ؟ اتنی بھی کیا جلدی تھی آپ لوگوں کو؟ ارحاب دبی دبی آواز میں غرایا تھا حورین نے اپنا حلق تر کیا تھا وہ مسلسل شیشے سے ارحاب کو دیکھ رہی تھی

جب بیٹی بوج بن جائے تو اسے رخصت کر دینے میں ہی بہتری ہیں !! مقابل سے ضوریز شاہ کی اواز ائی تھی ان کی اواز میں لے کر بہت اختلافات تھے کیونکہ ایزل کا کیا بھی کوئی چھوٹا نہیں تھا!!

جب کے ضوریز شاہ کی بات پر مقابل کا بجا کچا ضبط بھی ختم ہو چکا تھا

ایک بیٹی کو پہلے ہی کسی فالتو چیز کی طرح اپ اپنے سر سے اتار چکے تھے اب دوسری کو بھی ؟کیا کرتے پھر رہے ہیں اپ؟وہ دھاڑا تھا غصے کی وجہ سے ارہاب کی دماغ کی رگے نمایاں ہونے لگی تھی جب کے گردن کی نسے پھول رہی تھی پہلے مریم اور اب ایزل !! ضوریز شاہ کے دل میں جو ارہا تھا وہ کر رہے تھے !!

جب کے اُس کے دھاڑنے پر حورین کے قدم لڑکرائے تھے!!

حورین نے جلدی سے ڈرائر بند کیا اور بیڈ کی جانب بڑھی !! مقابل اس وقت بھوکا شیر کی مانند اشتعال میں تھا !!

اک بیٹی کو تمہاری زندگی کیلئے ونی کیا تھا جس کا دکھ مجھے بھی ہے لیکن دوسری کا دکھ مجھے بلکل نہیں مرگئی ہے وہ میرے لیے !! ضوریز شاہ بھی مقابل سے بلند آواز میں بولیں

آپ نے اپنی تمام حدیں پار کردی اگر بیٹیاں آپ کیلئے بوج تھی تو اُنہیں پالا کیوں ؟اسلئے کے اُن کے بڑے ہونے پر انہیں ذلیل کرکے بوج کا نام دے سکے !! ارحاب حلق کے بل دھاڑا تھا ہاتھ کی سبز رگے اُبھر کر نمایاں ہورہی تھی

حورین بیڈ کی چادر پر اپنی گرفت مضبوط کرچکی تھی !! اُس نے مقابل کو اتنے غصے میں کبھی نہیں دیکھا تھا !!

خوف سے حورین کا وجود بھی ہولے ہول کانپ رہا تھا !!

بوج خود بنی ہے وہ میرے لیے !! اُس کی حرکتیں جان لو گے تو میرے سامنے اونچی اواز میں بات نہیں کروگے !! ضوریز شاہ بھی مقابل سے گرائے تھے

بات بلند اواز میں بات کرنے سے بہت اگر بڑھ چکی ہے اب اور نہیں !! ارحاب کے دماغ کی نسیں پھٹنے کو ہورہی رہی

تمہاری بہن منہ کالا کرتی پھر رہی تھی !! اپنی ناک کے نیچے سالوں سے اک لڑکے سے ملتی رہی ہے !! ضوریز شاہ کی بات پر ارحاب کو ذرا فرق نہیں پڑا تھا گویا اُسے یقینا تھا کے یہ سچ نہیں ہے

جھوٹ!! اپنے کیے پر پردہ ڈالنے کیلئے ایزل پر کوئی گھٹیا الزام میں نہیں سنوں گا مجھے یقین نہیں ارہا آپ اتنا گر سکتے ہیں!! مجھے شرم ارہی ہے آپ کو باپ کہتے ہوئے!! ارحاب مزید قوت سے دھاڑا تھا ایزل کیلئے اُن کے زہر اُگلتے الفاظ ارحاب کا ضبط ازما رہے تھے !!

جب کے اُس کی آخری بات پر ضریز شاہ کے دل میں تکلیف کی لہر دوڑی تھی انہوں نے اپنے بچوں کو ہمیشہ جان سے زیادہ پیار کیا تھا اور اج اُن کے باپ کے لقب پر اُن کی اولاد کو شرم آرہی تھی یہ مقام اُن کیلئے مرنے کے در پر تھا لیکن وہ جلد خود کو سمبھال گیے !!

جب مستقبل میں تمہاری بیٹی تمہارے پیٹ پیچھے تو بری عزت کا جنازہ نکال رہی ہو گی تب میں تُم سے پوچھونگا!! ضوریز شاہ غصے سے گرائے

اپ کی سوچ نہایت گھٹیا ہے!! میں اپنی بیٹی کو اپ جیسی تربیت ہرگز نہیں دوں گا نہ آپ کی طرح اس کے ساتھ اتنی سختی سے پیش آؤنگا کہ کبھی وہ کوئی بھی بات اپنے باپ کو نہ بتا سکے میں اپنی بیٹی کی تربیت ایسی کروں گا کہ ایسی باتیں بھی وہ مجھے سب سے پہلے اکر بتائے گی جو معاشرے میں اپنے باپ کو بتاتے ہوئے لڑکیاں ڈرتی ہے اس ڈر سے کہ یہ بات سن کر ان کا باپ اپنی بیٹی سے زیادہ اپنی عزت کو فوقیت دے کر انہیں زندہ قتل نہ کر دے!! اگر وہ کسی سے محبت کرے گی تو سب سے پہلے مجھے اکر بتائیگی میں اپنی اولاد کو ایک دوست کی طرح پالوں گا!! اپنے بچو کو اپنے ساتھ محفوظ احساس دلانا اک باپ کی ذمہ داری ہوتی ہے جو اپ نے کبھی نبھائی ہی نہیں!!

ہمیشہ سختی سے اپنی بیٹیوں سے پیش انا تو اپ کی پختا عادت بن چکی تھی!! اتنا خوف اپ نے ان کی انکھوں میں اپنے لیے پیدا کر دیا تھاکے وہ آپ کے سامنے بیٹھ کر بات نہیں کرپاتی تھی !!

اگر ایزل نے یہ قدم اٹھایا بھی تھا تو اس میں آپ کی غلطی ہے !! کیوں رکھا اپنی بیٹیوں کو ہمیشہ اک سخت باپ کی طرح جس کے سامنے وہ بات تو دور بیٹھنے میں بھی مناسب محسوس نہیں کرسکتی !!

اک باپ کا حق ہے اپنے بچوں پر سختی کرنے کا لیکن کسی وجہ کے تحت اور اپ نے بلا وجہ ساری زندگی اپنی من مانی کر کے اپنے بیٹیوں کو یہ احساس دلا یا کے آپ اک سخت باپ ہیں جسے صرف عزت پیاری ہے نہ کے بیٹیاں!!

ارحاب اپنے ہر لفظ پر زور دیتا غصے کی آخری حدوں پر پہنچے بول رہا تھا جبکہ اس کی بات پر سامنے صوفے پر بیٹھی حورین اسے بنا پلک جھپکائے دیکھے جا رہی تھی کیا شخص تھا وہ؟ کتنی بہترین سوچ کا مالک تھا شاید ہی ارحاب کے جیسا کوئی دوسرا شخص اس دنیا میں پایا جا سکتا تھا کوئی اتنا بہترین کیسے ہو سکتا تھا حورین کو سمجھ نہیں ارہی تھی اس شخص سے کوئی محبت نہیں کرے گا تو اور کیا کرے گا؟

جب کے مقابل میں ضوریز شاہ خاموشی سے مقابل کی بات سن رہے تھے ارہاب کا ایک ایک لفظ سچ تھا لیکن انا پرست ضوریز شاہ خود پر کیسے انا دے سکتے تھے؟

یہ سب بولنے میں آسان لگتا ہے جب تُم اک بیٹی کے باپ بنوگے یہی الفاظ میں تُم سے دوبارہ سننا چاہوں گا!! ورنہ باپ میری طرح ہی ہوتے ہیں !! اک بیٹی کا باپ دوست کی طرح کبھی نہیں بن سکتا !! ضوریز شاہ سنبھالتے دوبارہ سخت لہجے میں بولے

صرف دوبارہ کیوں؟ جتنی بار سننا چاہیں گے اتنی بار اپ کو یہ چیز بتاؤں گا میں !!

اور ایک باپ اپنی اولاد کی دوست کی طرح کیسے پرورش کرتا ہے یہ میں بتاؤنگا !! اپ کی یہ گھٹیا سوچ کہ باپ بیٹیوں کو دوست کی طرح نہیں پال سکتا اس کا اختتام میں کروں گا !! تربیت بیٹیوں کی کیسے کی جاتی ہے یہ میں اپ کو بتاؤں گا !! اگر میں اپ جیسا باپ بننے کا اک لمحے کیلئے بھی سوچوں تو میں خود کو ایک بیٹی کا باپ بننے کے لائق نہیں سمجھتا بیٹی کیا ہوتی ہے ان کی قیمت اُن کا رتبہ کیا ہوتا ہے صرف چند لوگ جان سکتے ہیں اور افسوس ان چند لوگوں میں اپ کہیں پر بھی موجود نہیں ہیں !! اگر میں اپ جیسا باپ ہوا تو مجھے کوئی حق نہیں اک بیٹی کا باپ ہونے پر!!اگر اک بیٹی کا باپ اپ کی طرح ہوتا ہے تو میں اس مقدس احساس کو نہیں چاہوں گا نہیں بننا چاہوں گا باپ !! ارحاب اپنے اک ایک لفظ پر زور دیتا اُنہیں اپنی بات باور کرواتا اگلے لمحے فون بند کرچکا تھا غصے سے اس کا برا حال ہورہا تھا جب کے حورین کی نظریں اس شخص سے ہٹنے سے انکاری کر چکی تھی حورین کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا

ارحاب نے اپنے غصے پر قابو پاتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا !!

ارحاب نے غصے کے عالم میں کھڑے ہوکر کمرے میں چکر کاٹنا شروع کیے غصے سے اُس کی رہے پھٹ رہی تھی !

اہ !! اُس نے غصے سے پاس رکھے سائڈ پر طاقت سے پیر مارا تھا اس پر موجود ایک خوبصورت قیمتی بہت ٹوٹ کر زمین پر گرا تھا!!

حورین نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ اپنی چیخ روکی تھی اُس نے بیڈ کی چادر پر اپنی گرفت مزید مضبوط کی مقابل حد سے زیادہ غصے میں تھا

ارحاب کا غصّہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا اُس نے ڈریسنگ کی تمام چیزیں لمحہ بھر نے زمین بوس کی تھی !!

حورین نے چیخ بلند ہوئی تھی اُس نے خوف زدا نگاہ سے سامنے دیکھا جہاں ڈریسنگ کی تمام مہنگی چیزیں نیچے زمین پر گر کر چکنا چور چکی تھی!!

ارحاب نے اپنا موبائل طاقت سے دیوار میں دے مارا !!

خوف حورین کی رگ رگ میں سرایت کر رہا تھا !! اُسے جو چیز اپنے سامنے نظر ارہی تھی وہ اسے زمین بوس کر رہا تھا لیکن اس کا غصہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا!!

ارحاب نے طاقت سے اپنے ہاتھ کا مکا بنا کر دیوار میں دے مارا !! لگا اُسے تھا تکلیف حورین کو پہنچی تھی !!حورین کی آنکھوں میں تیزی سے نمی اُتر رہی تھی

ا۔ارحاب !! حورین نے اُسے بمشکل پکارا جس کے ہاتھ سے خون رسنا شروع ہو چکا تھا لیکن اسے اپنی پرواہ کہا تھی؟

اُس کی آواز پر ارحاب نے پیچھے مڑ کر خون الوداع نظروں سے اسے دیکھا تھا جو خوف سے ہولے ہولے کانپ رہی تھی!!

جاؤ یہاں سے حورین !! ارحاب سرد لہجے میں بولا وہ اکیلا رہنا چاہتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا غصے میں وہ اپنے بس میں بھی نہیں ہوتا!!!

ارحاب کے ہاتھ سے خون زمین پر گر رہا تھا مگر اسے پروا کہا تھی ؟اس کے خون کا ایک ایک قطرہ حورین کے دل پر گر رہا تھا !!

حورین دھیرے سے بیڈ سے اٹھی اور ارحاب کی جانب قدم بڑھائے اس کی انکھوں سے مسلسل تیزی انسوں بہ رہے تھے جبکہ وجود کانپ رہا تھا خوف اس کی رگ رگ میں ابھی بھی سرائیت کر رہا تھا ارحاب کو اس قدر غصے میں دیکھ اس کا انگ انگ سہم کر خاموش ہو چکا تھا!!

ارحاب کا رخ دوسری جانب تھا !!

حورین نے آگے اتے کانپتے ہاتھو سے ارحاب کا تھامنا چاہا اُس کے ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے !!

لیکن حورین نے ہمت سے اُس کا ہاتھ تھامنا چاہا !!

حورین میں نے کہا جاؤ یہاں سے !! اپنے ہاتھ پر اُس کی نازک انگلیوں کا لمس محسوس کرتے وہ بنا حورین کو دیکھ بولا

خ۔خون!! حورین نے بمشکل کہا ارحاب نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا تھا !!

جاؤ یہاں سے حورین یہ نا ہو میرے غصے کی زد میں تُم آجاؤ !! ارحاب بنا اُس کی جانب رخ کوئی وحشت زدہ لہجے میں بولا

ب۔بہت تیز خون نکل رہا ہے !! حورین کی نظر تو بس اُس کے ہاتھ پر اور فرش پر رہی جہاں ٹپ ٹپ کرتا فون نیچے بہتا فرش کو سرخ کر رہا تھا

نہیں جاوگی تُم ؟ ارحاب نے کہیں الوداع نظروں سے اُسے دیکھا تھا

ا۔ارحاب چلی جاؤنگی پہلے بینڈیج !! حورین کہتے کہتے رکی

نہیں ضرورت اُس کی خود ٹھک ہوجائیگا !! ارحاب اپنے غصے پر قابو پاتے بولا

بات کوی چھوٹی نہیں تھی ضوریز شاہ نے تمام حد پار کر دی تھی

پ۔پلز !! وہ روتے ہوئے بولی ارحاب نے لب بھینچے تھے وہ چاہ کر بھی مقابل سے سختی نہیں کرپاتا تھا ورنہ اپنی بات منوانے کے اُسے بہت طریقے اتے تھے !!

ارحاب نے اُسے دیکھا جو مسلسل روتے اُس کے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی

ارحاب نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ایک بار پھر غصے پر ضبط کرنے کی کوشش کی

لے کر آپ فرسٹ ٹیڈ باکس !! ارحاب نے ضبط سے کہا اُسے معلوم تھا وہ اُسے اتنا تو جان گیا تھا جب تک وہ اُس کی بینڈیج نہیں کریگی تب تک وہ یہاں سے ہلے گی نہیں پر ارحاب اُس پر اپنا غصّہ نہیں اتارنا چاہتا تھا اُس کا غصّہ اُس کے سر پر سوار ہورہا تھا ضوریز شاہ کی باتیں ایزل کی فکر اُس کی دماغ کی رگے ٹن کر رہی تھی!!

حورین فوراً فرسٹ ٹیڈ باکس لینے چینجنگ روم کی جانب بڑھی !!اگلے لمحے وہ فرسٹ ایڈ باکس تھامے باہر ائی تھی

جب ارحاب نے پیر مارتے پیچھے رکھی کرسی اپنے سامنے کی !!

بیٹھو اِدھر !! سرد لہجے میں کہا اُس کا لہجہ وحشت زدہ تھا حورین نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا

حورین مجھے اپنی بات دہرانے کی عادت نہیں ہے مت دلاؤ مزید غصّہ جو تمہارے ساتھ سختی سے پیش آؤں میں !! اسے اپنی بات نا مانتے دیکھ ارحاب نے اُسے سرخ آنکھوں سے دیکھ کہا وہ واقع مزید غصے میں اتا تو ضبط کرنا مُشکِل ہوجاتا

اتنے غصے میں ہونے کے باوجود وہ اتنا ضبط کر رہا تھا یہ بہت بڑی بات تھی

حورین فوراً حلق تر کرتی کرسی پر پر بیٹھی تھی !!

ارحاب نے سامنے نظریں جمائے اپنا ہاتھ اُس کے آگے کیا تھا حورین نم آنکھوں سے مسکرائی پھر جلدی سے اُس کا ہاتھ تھاما کر خاموشی سے اُس کا زخم صاف کرنے لگی

انسوں اب بھی آنکھوں سے بہے رہے تھے !!

ارحاب کے دماغ میں مسلسل باتیں چل رہی تھی حورین کو سمجھ نہیں آرہا تھا بات کیا ہے ارحاب کس سے بات کر رہا تھا اور کس بارے میں کو وہ اتنا غصے میں ہے !!

کچھ ہی دیر میں حورین پٹی کرتی اٹھی اور فرسٹ ٹیڈ باکس رکھتی کمرے سے نکلی وہ جانتی تھی وہ اکیلا رہنا چاہتا تھا !!

ارحاب نے اُسے جاتا دیکھا پھر طاقت سے کرسی پر پاؤں مارا کرسی دور جاکر گہری تھی لیکن اُس کا غصّہ ذرا برابر نہیں ختم ہوا تھا!!

ارحاب نے ڈرور سے جاتے دوسرا موبائل نکال کر حمزہ کو کول ملاتے کان سے لگایا

جی سر ؟ اگلے لمحے کول اٹھا لی گئی تھی !!

پتہ کرو ایزل کیسی ہے ؟ اور اگر وہ ذرا سی بھی تکلیف میں ہے تو اسی وقت عرش کو گولی ماردینا !! ارحاب نے سرد لہجے میں کہتے فون رکھا !!

کیسے کرسکتے ہے بابا آپ ایسا ؟ اپنی بیٹیوں کو کوئی کیسے تکلیف میں دھکیل سکتا ہے ؟ ارحاب کے دماغ میں سوچے چل رہی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا عرش ایزل کیلئے درست نہیں ہے

ارحاب نے گہرا سانس لے کر خود پر قابو پانے کی کوشش کی لیکن نہیں کرسکا وہ ضبط اُس نے اک بار پھر طاقت سے اپنا وہی زخمی ہاتھ تیش کے عالم میں شیشے پڑ دے مارا شیشہ کرچی کرچی ہو کر زمین بوس تو ہوا ہی تھا جب کے ارحاب کا پہلے ہی زخمی ہاتھ مزید تیزی سے دوبارہ پٹی سے راستہ خون برسانے لگا تھا !!

جب کے اسی کے ساتھ حورین کی چیخ نے اُسے پیچھے مڑنے پر مجبور کیا تھا حورین جو دوبارہ کسی کام سے کمرے میں ائی تھی یہ دیکھ اُس کی اج چیخ گونجی تھی اب ساتھ وہ ضبط توڑتی بری طرح رونے لگی تھی !!

اُسے ان سب کی عادت نہیں تھی !! وہ بری طرح روتی ارحاب کو دیکھ رہی تھی جب کے ارحاب نے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائے اُس کے نازک وجود کو دیکھا جو بری طرح کانپ تھا تھا اس وقت وہ کتنا خوف میں تھی وہ اُس کا وجود بتا رہا تھا!!

ارحاب نے اک گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کیا کیونکہ حورین کی حالت واقعی بہت خراب ہورہی تھی یقیناً خوف کی وجہ سے !!

ارحاب نے اُسے اپنے پاس انے کا اشارا کیا جب حورین نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا پر مزید پیچھے قدم اٹھائے !!

ارحاب نے لب بھینچے اُسے پیچھے جاتا دیکھا

یہاں آو!! ارحاب کی سرد آواز کمرے میں گونجی حورین کے پیچھے بڑھتے قدم رکے تھے اُس نے خوف بھری نگاہ سے ارحاب کو دیکھا جو خون برساتی آنکھوں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا !! حورین کے بس قدم رکے تھے وہ ارحاب کی جانب نہیں ائی تھی!!

ارحاب نے انکھوں سے اُسے وارننگ دی تھی اس کی انکھوں میں وحشت کے ساتھ دیتی وارننگ حورین سمجھ چکی تھی اس لیے دھیرے دھیرے خوف سے دو چار ارحاب کی جبیں قدم بڑھانے لگی وجود اب بھی خوف سے کانپ رہا تھا جب کہ وہ بری طرح رو رہی تھی!!

وہ ارحاب سے تھوڑے فاصلے پر رکی جب ارحاب نے اک جھٹکے سے اُسے اپنے سینے سے لگایا !!

زخمی ہاتھ ایسے ہی ارحاب نے سیدھا رکھا تھا خون زمین پر گر رہا تھا جب کے دوسرا ہاتھ حورین کی کمر پر تھا !!

ارحاب نے اُس کا سر اپنے سینے پر رکھا !! جب کے اُس کے رونے میں اضافہ ہوا تھا وہ مزید شدت سے روئی تھی !!

کتنی عجیب بات تھی نا ؟ اسی کے خوف سے اسی کے سینے سے لگ کر رونا !!

اُسے مزید بری طرح روتا دیکھ ارہاب نے اپنا ہاتھ اُس کے سر پر نرمی اُس کے بالوں میں الجھایا وہ اُس کی باہوں میں بری طرح کانپ رہی تھی !!

شششش !! کچھ نہیں ہوا سب ٹھک ہے !! اُس کے بالوں میں نرمی سے اُنگلیاں چلاتے ارحاب نے سامنے دیوار پر نظریں کہا تھا کیونکہ حورین کے رونے میں مزید اضافہ ہورہا تھا وہ بری طرح سسک کر رو رہی تھی !! اُس کی سسکیاں کمرے میں گنج رہی تھی !!

حورین ارحاب کی شرٹ پر مٹھیوں کی گرفت مضبوط کرتی اپنے رونے پر قابو پانے کی کوشش کرنے لگی جو کے ارحاب کے اس عمل سے مشکل ہورہا تھا وہ بہت نرمی سے اس کے بالوں میں اُنگلیاں چلاتا اُسے اپنے ساتھ لیے اپنے سینے سے لگایا کھڑا تھا!!!

کچھ دیر تک تو ارحاب خاموشی سے اُسے اپنی بانہوں میں روتا ہوا محسوس کرتا رہا پھر اُس کا چہرہ اپنے سینے سے نکالتے اپنے سامنے کر گیا !!

ارحاب نے اپنی سرخ آنکھیں اُس کی آنکھوں میں گاڑی اور اپنے انگھٹوں سے اُس کے انسوں صاف کرنا شروع کیے !! وہ وہ قابل جو نظرے تک نہیں ملا پا رہی تھی

اوپر دیکھو !! ارحاب نے اُس کی جھکی ہوئی پلکیں دیکھ کہا تھا جن میں سے انسو کی سے پانی کی طرح بہہ رہے تھے سمجھ نہیں ارہا تھا اتنے آنسوں آکہا سے رہے تھے ؟

حورین نے روتے روتے ہی نفی میں سر ہلایا جب ارحاب نے نرمی سے اُس کی تھوڑی پر ہاتھ رکھ اُس کا چہرہ اوپر اٹھایا!!

بس اب اور انسوں نہیں چاہیئے مجھے !! ارحاب نے اُس کے انسوں صاف کرتے سنجیدگی سے کہا تھا

م۔مجھے اپ۔اپنے لالا کے پاس جانا ہے !! وہ اُسے لمحے بھر کرلئے خوف زدہ نگاہوں سے دیکھتی واپس نظریں جھکائے روتے ہوئے بولی

کوئی نہیں جارہا لالا کے پاس!! ارحاب نے ہنوز سرد لہجے میں جواب دیتے اُس کی جھکی ہوئی پلکیں دیکھی

اُس کی بات پر حورین کے انسوں میں مزید روانگی ہوئی!!

میں نے کہا نا اور انسوں نہیں چاہیے مجھے ان آنکھوں میں !! ارحاب کے لنک میں سختی تھی وہ مزید اُس کی پرکشش خوبصورت آنکھوں میں انسوں نہیں دیکھ سکتا تھا !!

حورین کی آنکھیں سبز رنگ کی دکھائی دیتی تھی اس کی طرح انکھیں ارحاب نے اج تک کسی دوسرے کی نہیں دیکھی تھی !! اُس کی آنکھیں بہت خوبصورت تھی اب بھی ارحاب اُس کی آنکھوں میں ہی دیکھ رہا تھا

ن۔ نہیں مجھے کچھ وقت کیلئے لالا کے پاس جانا ہے !! اُس نے دوبارہ نفی میں سر ہلاتے کہا رونے میں مزید اضافہ ہوا تھا وہ اب بھی اُس کی بانہوں میں کھڑی تھی جب کے ارحاب کا اک ہاتھ اُس کے گرد موجود تھا

ہمم اور یہ تمہارا تھوڑا وقت کتنے وقت پر مشتمل ہے ؟ ارحاب نے ابرو اٹھائے جواب دیا تھا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ وہ اسے جانے نہیں دے گا لیکن وہ پھر بھی پوچھ رہا تھا

دو تین مہینے !! حورین نے بھرائی آواز میں جواب دیا جب کے اُس کی بات پر ارحاب کو اپنی بیوی کی بات اور اُس پر بھر کر ترس ایا تھا

مجھے لگا تم دو تین منٹ بولنے والی ہو!! ارحاب نے ہنوز ایسے ہی کہا تھا

جب کے اُس کی بات پر وہ مزید اضافے سے رونے لگی تھی !! مقابل سے اُسے ڈر لگ رہا تھا اور یہ بات ارحاب جانتا تھا

بس حورین !! اُسے مزید شدت سے روتا دیکھ ارحاب کے لہجے کے مزید سختی ائی تھی کیونکہ وہ پیار سے نہیں مان رہی رہی وہ دیکھ چکا تھا اب دوسرا آپشن یہی تھا حورین ہمیشہ اُس کے غصے میں بولی گئی بات سنتی تھی یہ بات ظاہر تھی !!

روتے روتے اُس کی ہچکیاں بن چکی تھی

جب کے اُس کے بلند اواز پر کہنے پر اس کے رونے میں مزید اضافہ ہوا تھا وہ اپنے رونے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن نہیں ہو رہا تھا یا یوں کہو کہ وہ رونا چاہتی تھی مقابل کر کچھ دیر پہلے والا روپ اُسے خوف میں مبتلا کر رہا تھا !!

حورین میں آخری بار بول رہا ہوں اگر اب تُم خاموش نا ہوئی !!تو میں تمہیں رونے کی خالص وجہ دونگا بلا وجہ یوں انسوں ضایع مت کرو !اب کی بار وہ اُس کے کان کے قریب جھکتا غرایا تھا

اُسے خود پر حد سے زیادہ غصے میں دیکھ اور اُس کی بات سن کر حورین اُس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپا گئی !! جب کے اُس کی اس حرکت پر ارحاب کے لب اس قدر غصے میں بھی دھمی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

ارحاب نے نرمی سے اُس کے بال جو رونے کی وجہ سے کچھ اُس کے گال پر چپک چکے تھے نرمی سے پیچھے کیے تھے

جب کے حورین مزید اُس کے سینے میں چہرہ چھپا چکی تھی !!

وجود اب بھی ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا !!

م۔مجھے لالا !! ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتی جب ارحاب نے بات کاٹی

ہاسپٹل میں کہا تھا کہ اگر اپنے لالا کے پاس جانا چاہتی ہو تو چلی جاؤ اوراس وقت منع کر دیا تھا تم نا تب تمہارے اوپر فیصلہ چھوڑا تھا میں نے!! بار بار فیصلے چھوڑنے کا قائل نہیں ہوں میں!! تُم میری زندگی میں دوبارہ ائی اپنی مرضی سے تھی !! اور میری مرضی سے ہی جاوگی !! ارحاب نے اُس کے سر کے ساتھ اپنا چیتا ٹکاتے سامنے دیوار کو دیکھ سنجیدگی سے کہا تھا

م۔میں کچھ وقت کیلئے بول رہی !! اُس نے ہنوز اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپائے روتے ہوئے کہا تھا

تمہارا کچھ وقت بہت بڑا وقت ہے !! خیر تمہارا وقت تو کیا فی الحال تم کہیں نہیں جا رہی شاباش جاکر فریش ہوکر آؤ پھر کھانا کھاکر سوجاؤ !! ارحاب نے سنجیدگی سے جواب دیا

ن۔نہیں کھانا!! اُس نے خفگی سے کہا

ہمم۔۔۔بھوکی رہوگی؟ ارحاب نے فوراً سوال کیا تھا جب حورین نے اسباب میں سر ہلایا

کچھ نہیں کھاؤگی؟ ارحاب نے ہنوز دوبارہ پوچھا وہ جانتا تھا حورین کو کتنی بھوک لگتی ہے اسے خود برداشت نہیں ہوتی !!

نہیں !! حورین نے دوبارہ نفی میں سر ہلاتے کہا تھا

ہمم صحیح ہے ویسے بھی تمہارا ویٹ کافی بڑھ گیا ہے ڈائٹ وائٹ کر کے ویٹ گھٹاؤ!! اچھا ائیڈیا ہے اس طرح تم اسمارٹ ہو جاؤ گی!! ارحاب نے وار پھینکا تھا جب حورین نے ایک

جھٹکے سے اس کے سینے سے چہرہ نکال کر ارحاب کو سخت نظروں سے گھورا اپنا رونا بھولتی اب وہ بھرائی انکھوں سے مقابل کو گھور رہی تھی

ارحاب نے اُس کے دیکھنے پر ایبرو اٹھائی !!

م۔میں موٹی ہوگئی ہُوں ؟ یعنی اپ نے مجھے موٹی کہا ؟ حورین نے حیرت اور غصے دونوں کے ملے جلے انداز میں کہا تھا !!

نہیں میں نے یہ نہیں کہا میں نے کہا تمہارا ویٹ بڑھ گیا ہے اس لیے تم ڈائٹ سٹارٹ کر رہی ہو!! ارحاب نے جواب پرسکون انداز میں کہا تھا

لیکن اپ کا مطلب وہی تھا اپ سیدھا سیدھا مجھے موٹی کہے رہے ہیں!!حورین غصے سے بولی

ٹھک ہے میں مزید موٹی ہو کر دکھاؤں گی اپ کو!! کھاؤں گی اور دیکھتی ہوں کیسے کچھ بولتے ہیں آپ !! وہ غصے سے بولی وہ بالکل بھی موٹی نہیں ہو رہی تھی وہ بالکل نارمل تھی لیکن اسے یہ بات تب چڑھانے کے لیے کافی تھی کہ مقابل اسے سیدھا سیدھا ویٹ بڑھنے کا بول رہا ہے !! جب کے یہ تو مقابل کی سوچی سمجھی بات تھی اب حورین کو کون بتاتا !!

ارحاب کی بات کام کرگئی تھی وہ غصے سے چہرہ دھونے باتھ روم کی جانب بڑھی تھی اب وہ بھرپور کھانے کہ ارادہ رکھ رہی تھی !!

جب کے اُس کے جانے پر ارحاب دھیما سا مسکرایا لیکن اگلے لمحے ضوریز شاہ کی بات یاد کرتے اُس کی مسکراہٹ بلکل تھم چکی تھی !!

مریم اس وقت بیڈ پر بیٹھی کیلنڈر کو گھور گھور کر دیکھ رہی تھی جب کے اریان کچھ دیر پہلے ہی جم سے واپس ایا تھا اب وہ شاور لے رہا تھا !!

کچھ دیر بات اریان شاور لے کر باہر نکلا جب نظر بیڈ پر بیٹھی مریم پر پڑی جو اپنے سامنے پڑے کلینڈر کو گھور گھور کر دکھ رہی تھی گویا ابھی کھا جانے والی ہو!!

اریان نے ایبرو اٹھائے اسے دیکھا پھر بھاری قدم لیتا بیڈ تک پہنچا اریان نے وہ کیلنڈر اٹھا کر اپنے سامنے کیا اور بغور دیکھا اس میں ایسا کچھ بھی نیا نہیں تھا جو مریم گھور گھور کر دیکھ رہی تھی !!

کیا مسئلہ ہے اس میں ؟ اریان نے سنجیدگی سے مریم کو دیکھ کہا جو اپنے سامنے سے کیلنڈر چھینے جانے پر اریان کو ہی دیکھ رہی تھی

یہ وقت اتنا دھیرے دھیرے کیوں گزر رہا ہے اب تک اپ کی شرط کو صرف بارا دن ہوئے ہیں کب ہوں گے 30 دن؟ مریم اریان کو دیکھ بولی جب کہ اپنی اس بات سے وہ صبح صبح اریان کا موڈ اچھا خاصا خراب کر چکی تھی

اُس کی بات پر اریان نے سخت گھوری سے اُسے نوازتے کیلنڈر بیڈ پر پھینکا تھا !! پھر سنجیدگی سے ڈریسنگ کے سامنے بڑھا !!

مریم بھی بیڈ سے اُتر کر اُس کے پیچھے ائی تھی!!

کہیں اپ اپنی بات سے تو نہیں پھر رہے؟ نہیں اپ کو اپ کی بات سے مکرنے نہیں دنگی میں !! ایک مہینے بعد اپ کو مجھے میرے گھر چھوڑ کر انا ہے!! مریم اُس کے قریب جاتی بغور اُسے دیکھ بولی

اریان شاہ اپنی بات سے کبھی مکرتہ اور یہ میری زندگی کے اصولوں میں شامل ہے !!اگر تمہیں محبت نہ ہوئی تو تمہیں خود تمہارے گھر چھوڑ کر اؤں گا!! اور اگر ہوگئی تو جانے کا نام لینا جان نا نکال دی تو پھر میرا نام بھی اریان سکندر شاہ نہیں !!اریان نے سرد لہجے میں کہا تھا جب کے اُس کی بات پر مریم نے حلق تر کیا تھا

پھر تو اپ تیار ہو جائیں اپ کو چھوڑ کر انا ہے مجھے گھر!! مریم نے اپنی گھبراہٹ کو چھپاتے کہا تھا

یہ تم اتنا گھبرا کیوں رہی ہو؟ اُس کے چہرے پر گھبراہٹ کے آثار دیکھ جسے مریم چھپانے کی کوشش کر رہی تھی اریان کی تیز نظریں بغور دیکھ چکی تھی اج تک اس دنیا میں اریان سے نہ کچھ بات چھپ پائی تھی اور نہ چھپ سکتی تھی!!

گ۔گھبراہٹ ؟ کیسی گھبراہٹ ؟میرے چہرے پر تو کوئی گھبراہٹ نہیں ہے میرے چہرے پر تو خوشی ہے اپنے گھر جانے کی!!! مریم نے اک ادا سے کہا

جھوٹ!! تم اس ساری دنیا سے جھوٹ بول سکتی ہوں سوائے میرے!! اریان نے اُسے دیکھ کہا تھا

ک۔کیوں آپ سے کیوں نہیں بول سکتی ؟ مریم نے اُسے دیکھ کہا تھا وہ دونوں ایک دوسرے سے تھوڑے فاصلے پر کھڑے تھے

وجہ تمہیں بتانا میں ضروری نہیں سمجھتا!! اریان نے سنجیدگی سے جواب دیا مریم نے منہ بناتے اسے دیکھا تھا

گھ۔گھبراہٹ کی وجہ تو بتا دیں کہ اپ کیوں بول رہے ہیں مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے؟مریم کو ہمیشہ کی طرح یہ بات جاننے کی بھی بے چینی ہو رہی تھی

کیونکہ تمہیں ڈر ہے تمہیں مجھ سے محبت نہ ہو جائے تم اپنے دل کو بار بار سمجھانے کی کوشش کر رہی ہو کے تم مجھ سے محبت نہ کرو اور یہ گھبراہٹ اسی لیے تمہارے چہرے پر ہے اور اسی لیے تم ہر ایک دن گن کر گزار رہی ہو کیونکہ تم جانتی ہو کے تُم اپنے دل میں میرے لیے کچھ محسوس کرنے لگی ہو!! اریان نے اپنے بال بناتے پرسکون انداز میں کہا تھا

جبکہ اس کے بعد پر مریم منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی اس انسان کو ہر چیز پیدا ہوتی تھی اس سے کچھ چیز نہیں چھپی ہوتی تھی یہ بات سچ تھی !!

ا۔آپ کو کس نے کہا یہ سب؟میں اپ کو بتا دوں جو بھی اپ نے ابھی کہا ہے وہ سب جھوٹ ہے کیونکہ اس میں سے کچھ بھی سچ نہیں!!! مریم نے فوراً نفی کی تھی

ہمممم !! تمہیں جاننے کی ضرورت ہے اگر اس گاؤں میں کوئی پرندہ بھی پر مارتا ہے اُس سے میں باخبر ہوتا ہوں!! اور یہاں تو پھر کوئی میرے لیے اپنے دل میں جذبات سجا رہا ہے اس کی خبر کیسے نہیں ہوگی!! اریان نے مریم کے چہرے کے زاویے دیکھ اُسے مزید سلگایا تھا

کچھ بھی؟اپ کا جو بھی دل کر رہا ہے اپ وہ بول رہے ہیں کس نے کہا کہ میرے دل میں اپ کے لیے جذبات ہے؟ مریم بھی بار بار نفی کر رہی تھی

ہاں بھئی صحیح بات ہے!! نہ دکھنے میں اچھا نہ تم سے پیار سے بات کرتا ہوں حد تک پتھر دل ہُوں !! اک سفاک انسان سے کون ہی پیار کرے گا؟ اریان نے اپنے ہاتھ میں گھڑی پہنتے کہا تھا

باکی تو سب ٹھک ہے بس ا۔ایسی تو کوئی بات نہیں ہے !! اپ ب۔بہت اچھے دکھتے ہے !!م۔میرا مطلب ہینڈسم ہے !! مریم نے اُسے دیکھ کہا اواز لڑکھڑائی تھی یعنی وہ اپنے اپ کو دکھنے میں اچھا نہیں کہہ رہا تھا ؟اگر اسے اچھا نہیں کہتے تو پھر اچھا ہوتا کیا ہے؟

سچ میں ہینڈسم ہُوں ؟ اریان نے اُسے دیکھ کہا تھا گھڑی باندھتے ہاتھ رکے تھے

بالکل بہت ہینڈسم ہے آپ !! مریم نے اسباب میں سر ہلایا

کیسے لگتا ہُوں ہینڈسم ؟ میرا مطلب کچھ چیز پسند ہو تمہیں مجھ میں ؟ اریان نے اُس کی جانب رخ کرتے فرصت سے کہا

ہر طرح سے اچھے ہے چہرہ بہت پیارا ہے اپ کی گردن اور ہاتھوں پر وائنس بھی ہیں عیبس بھی ہے سکس پیکس بھی ہے !! گورے بھی ہے دکھتے بھی ڈیشنگ ہے پرسنلٹی بھی ہیرو والی ہے آواز بہت روبدار ہے !! مضبوط ہے کسی سے ڈرتے نہیں بلکل ناول کے ہیرو کی طرح !! مریم بنا رکے اُسے دیکھ بول رہی تھی مریم کو اپنی یہ عادت بہت بری لگتی تھی وہ بھی نہ رکے بولتی چلی جاتی تھی ہاں وہ جو بھی بولتی تھی سچ بولتی تھی لیکن اسے اپنی عادت ہمیشہ پھنسوا دیتی تھی جیسے ابھی !!

اتنا غور سے دیکھتی ہو تم مجھے؟ اریان نے مصنوعی حیرت سے کہا جب کے مریم نے نچلا لب دانتوں تلے دبایا تھا

ج۔جی بلکل اک کمرے میں ہوتے ہیں ہم دونوں تو دیکھو نگی نا پھر !! مریم نے خود کو نارمل رکھتے کہا

ایک کمرے میں ہم دونوں رہتے ہیں لیموں میں نے تو تمہیں کبھی اتنا غور سے نہیں دیکھا جو تم مجھے اتنا غور سے دیکھتی ہو؟ اریان نے اُس کی جانب اک قدم بڑھایا تھا

ا۔آپ کیوں دیکھے گے مجھے؟ م۔میں لڑکی ہُوں!! مریم کے منہ میں جو ایا اُس نے بول دیا

اب یہ کہا سے آگی تمہاری لاجک؟اریان نے گہرا سانس لیتے کہا مریم کی بنا سر پیر والی لاجک کافی سیریس ہوتی ہے !!!

مطلب یہ کہ میں لڑکی ہوں تو اپ مجھے غور سے نہیں دیکھ سکتے!! مریم نے اپنی لوجک سامنے رکھی

خبردار جو تم نے ائندہ کے بعد مجھے اتنا غور سے دیکھا تو!! اریان اُسے دیکھ بولا

کیوں؟ مریم نے اگلے لمحے سوال کیا

اب دیکھو نا اگر ایک مہینے میں تمہیں مجھ سے پیار نہیں ہوا تو تم مجھے چھوڑ کر چلی جاؤ گی تو جو میری بیوی ہوگی مطلب ظاہر سی بات ہے جو لڑکی میری زندگی میں ائے گی اس کے لیے خود کو سنبھال کر رکھتا ہُوں نا میں !! اریان نے چہرے پر سنجیدگی سجائے کہا تھا وہ اپنی اس بات سے مریم کے تاثرات دیکھنا چاہتا تھا جب کے وہ جانتا تھا ان سب میں اریان کو کوئی انٹرسٹ نہیں !!

جب کے مقابل کی بات پر کچھ لمحے کے لیے مریم کا دل دھڑکنا بھول چکا تھا وہ بنا پلک جھپکائے اریان کو دیکھ رہی تھی! انکھوں میں تڑپ سی اتری تھی صرف یہ سوچ کر ہی اس کی جگہ کوئی اور بھی ہو سکتا ہے یعنی کوئی اریان کو بھی اس طرح نہار سکتا ہے کوئی اس کمرے میں رہ سکتا ہے وہ جگہ جو مریم کی ہے وہ کسی اور کی بھی ہو سکتی ہے یہ احساس کتنا جان لیوا تھا مریم کی سانسیں رک رہی تھی دھڑکنیں بالکل بند ہونے کو تھی اس کے چہرے کے تاثرات اریان بغور دیکھ رہا تھاوہ اس کے تاثرات ہی تو دیکھنا چاہتا تھا!!

کیا ہوا کچھ ہورہا ہے ؟ اریان نے مزید اک قدم اُس کی جانب بڑھاتے گھمبیر آواز میں کہا تھا جب مریم ہوش کی دنیا میں واپس ائی مریم کی پیشانی پر ننھی ننھی پسینے کی بوندے تھی دل تھم سا رہا تھا

ن۔نہیں مجھے کیوں کچھ ہو گا !! مریم نے گہرے گہرے سانس لیتے کہا جب کہ اریان سے وہ نظریں چرا چکی تھی

ہاں بھائی صحیح بات ہے تمہیں کیوں کچھ ہو گا تم تو گن گن کر وقت گزار رہی ہو کب ایک مہینہ ہو اور تم میری زندگی سے جاؤ دعا کرنا جو تمھارے بعد میری زندگی میں وہ ایسے گن گن کر وقت نا گزارے کیونکہ جیسا سر پھرا مرد میں ہُوں مجھے برداشت کرنا عام بات نہیں !! اریان نے مزید اُسے بغور دیکھتے کہا تھا وہ اس کا ہر ایک تاثرات بہت غور سے دیکھ رہا تھا اور سمجھ بھی رہا تھا اس کی بات پر مریم نے تڑپ کر اُسے دیکھا تھا !!

جو اُسے ہی بغور دیکھ رہا تھا !!

کیا ہوا کچھ کہنا ہے ؟اسے تڑپ کر اپنی جانب دیکھتا پاکر اریان نے کہا تھا

ن۔نہیں !! مریم نے اپنے گلے میں اٹکا انسوں کا پھندا گلے میں اُتارتے کہا

ہمم ویسے اک بات بتاؤ کیا لگتا ہے تمہیں تمہارے جانے کے بعد جو لڑکی میری زندگی میں ائے گی یعنی تمہاری جگہ پر مجھے اس سے محبت ہو گی یا نہیں؟ اریان نے مزید اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہا تھا

بولو ؟ اُسے خاموش دیکھ اریان نے اُس کے قریب پہنچتے سرد لہجے میں کہا

م۔مجھے نہیں پتہ !! مریم گہرے گہرے سانس لے رہی تھی کیونکہ اس کے دل کی دھڑکنیں تھم رہی تھی یا تو کوئی انسان کسی کی زندگی میں شامل نہ ہو اور اگر شامل ہو جائے تو اس کے بعد اس سے جدا نہ ہو کیونکہ اپنی جگہ پر کسی اور کو مہز سوچنا بھی موت کے برابر ہوتا ہے!!

تمہیں کیسے نہیں پتا کچھ وقت تو تم نے میرے ساتھ گزارا ہے نا؟ اتنا تو تم جان گئی ہو گی؟ اریان اُس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑے بولا

پ۔پتہ نہیں اگر وہ پیاری ہو گی تو ہو جائیں گی اپ کو محبت !! مریم نے نظریں جھکائے کہا

پیاری تو تُم بھی ہو پھر تُم سے کیوں نہیں ہے مجھے محبت ؟ اریان کا اگلا جواب مقابل کو لاجواب کر گیا تھا مریم کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی اُس نے بھرائی آنکھوں سے اریان کو دیکھا جو اپنے چہرے پر چٹانی سنجیدگی سجائے اُسے ہی دیکھ رہا تھا

جواب ؟ اُسے خاموش دیکھ اریان کی اواز کمرے میں گونجی تھی اسے اپنے سوال کا واقعہ جواب چاہیے تھا

ش۔شاید میں ونی میں ائی ہُوں اسلئے !! مریم نے نظریں جھکائے اپنے انسو پر ضبط کرتے کہا وہ نہیں چاہتی تھی اریان کی اس بار پراس کے انسو گرے وہ بھی اریان کے سامنے!!

ہمم یہ اچھا پوائنٹ تھا !! اریان نے اسباب میں سر ہلایا تھا

اپ کسی اور سے شادی کریں گے؟ مریم نے بے اختیار پوچھا پتہ نہیں وہ کیوں پوچھ رہی تھی بس دل نے یہ سوال کرنے پر مجبور کیا

نہیں کرنی چاہیے کیا؟ اریان نے اُسے دیکھ کہا تھا

ک۔کرنی چاہیے بلکل !! جو میں اپ کی زندگی سے چلی جاؤں گی تو شادی تو کرنی ہو گی نا اپ کو!! مریم نے کس طرح یہ لفظ ادا کیے تھے وہ جانتی تھی ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ اسے دور جانے کی باتیں کر رہی تھی اور اب اس کی زندگی میں کسی کا سن کر بھی وہ تڑپ رہی تھی

ہمم !! یعنی تم بھی چاہتی ہو کہ میں شادی کر لوں ؟ اریان بھی اج صحیح اُس کا امتحان لے رہا تھا

میرے چاہنے یا نہ چاہنے سے کچھ بھی نہیں ہو گا صرف وہی ہو گا جو اپ چاہتے ہے !! مریم نے نظریں جھکائے کہا آنسوں پر ضبط رکھنے کی کوشش اب بھی جاری تھی وہ حد سے زیادہ چھوٹے دل کی مالک تھی بہت حساس اُسے چھوٹی چھوٹی باتیں بھی محسوس ہوتی تھی اور یہ بات تو پھر بڑی تھی

یہ بھی صحیح کہا تم نے!! اریان نے اسباب میں سر ہلایا پھر سنجیدگی سے شیشے کی جانب جاتے ریڈی ہونے لگا اُسے افس کے لیے نکلنا تھا !!

حورین بتا رہی تھی کہ اپ کو شادی میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا جب بھی پھپھو جان اپ سے شادی کا بولتی تھی تو اپ منع کرتے تھے اپ کو لڑکیوں میں بھی کوئی انٹرسٹ نہیں تھا پھپھو جان نے کہا تھا کہ اگر میں ونی نہ ہوتی تو آپ کبھی کسی سے شادی نہیں کرتا اور میں بھی اپ کی زندگی میں شامل نہیں ہوتی تو اب اپ کریں گے شادی؟ مریم نے اُسے دیکھ پوچھا تھا جب کے اریان کے کے خود پرفیوم کرتے ہاتھ رکے تھے

ہمم اب بھی نہیں ہے ان سب چیزوں میں انٹرسٹ لیکن تم بھی چاہتی ہو میری زندگی میں کوئی شامل ہو تو کرنی پڑے گی!! اریان نے دوبارہ مصروف ہوتے کہا

میں نے کب کہا ؟ مریم نے حیرت سے کہا تھا

منع بھی تو نہیں کیا !! اریان کا جواب اُسے ایک بار پھر لاجواب کر چکا تھا

ا۔اگر مجھے اپ سے محبت ہو گئی تو؟ مریم نے اپنے دل میں ہوتی تکلیف کو محسوس کرتے کہا تھا وہ محسوس کر سکتی تھی اریان کی بات پر اسے کچھ ہو رہا ہے!!

تو تمہیں ساری زندگی میرے جیسے انسان کے ساتھ گزارنی پڑے گی !! جس میں دل نہیں ہے جو جذبات سے اری ہے!! اور یقینا تم بنا محبت کی زندگی تو گزار نہیں سکتی کوشش کرو مجھ سے محبت نہ کرو جی جان لگا دو لیکن خود کو مجھ سے محبت نہ ہونے دو!! لیکن میں جانتا ہوں تم پوری جی جان بھی لگا دو گی تب بھی تم مجھ سے محبت کر بیٹھو گی!! اریان نے آخری نظر خود کو شیشے میں دیکھ کر کہا

اپ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں؟ مریم نے بے اختیار پوچھا مقابل کا اطمینان لہجہ اس کی جان پر بن رہا تھا

کلینڈر اپنے پاس سمبھال کر رکھو ایک دن اسی کو دیکھ کر انسوں بہاؤ گی دونوں صورت میں اگر مجھ سے محبت ہو گئی تب بھی اور اگر نہ ہوئی تب بھی میرے پاس رہی تب بھی مجھ سے دور چلی گئی تب بھی!! اریان نے سنجیدگی سے کہتے اپنا کوٹ اٹھایا تھا

اپ سے دور چلی گئ تو کیوں رو گی اور پاس رہی تو بھی کیوں رو گی میں؟ مریم نے اُسے دیکھ پوچھا تھا وہ واقعی اس بات کا جواب چاہتی تھی

مجھ سے دور چلی گئ تو میری یاد میں پاس رہی تو میری بےرخی پر !! اریان نے اُسے دیکھ کہا پھر گاڑی کی چابیاں اور موبائل اٹھانے لگا

میں اپ کا یقین غلط بنا دوں گی!! مریم نے اُسے دیکھ کہا

تم بھی یہی ہو اور میں بھی یہی ہوں چھوٹا پانڈا!! وقت اور تاریخ دونوں گواہ رہینگے میرے الفاظوں پر !! پیچھے بچے اٹھارہ دنوں میں اپنے دل کو سمبھال کر کر رکھنا کیونکہ کیا پتہ ان اٹھارہ دنوں میں تمہارے دل کی دنیا پلٹ جائے اور تم کچھ نہ کر سکو!! محبت کرنا نہیں جانتا لیکن محبت کروانا بہت اچھے سے جانتا ہوں!! اریان نے اُسے دیکھ کہا پھر بھاری قدم لیتا کمرے سے نکلتا چلا گیا پیچھے مریم کچھ لمحے سُن رہی مقابل کی باتیں بہت جان لیوا تھی مریم کی جان لبوں پر ائی تھی

مریم بھی تیزی سے اس کے پیچھے بھاگی ابھی تو زندگی شروع ہوئی تھی اگے تو کیا کیا لکھا تھا کسی نے سوچا بھی نہیں تھا!! ابھی کتنی چیزیں زندگی کو پلٹنے والی تھی کسی کو علم بھی نہیں تھا!! مریم کو اریان سے دور جانا چاہتی تھی اس بات سے بے خبر کہ ان کو جدا کرنے والے پہلے لوگ اسی طاق میں بیٹھے ہیں!! زندگی انے والے وقت میں کیا موڑ لینے والی تھی اُن سب سے باخبر مریم اُس کے پیچھے بھاگی تھی !!

اپ کو اتنی گہری باتیں اتی کہا سے ہے ؟ مریم نے اُس کے ساتھ اتے کہا جب کے اب وہ دونوں سیڑیاں اتر رہے تھے

حالات جیسے بھی ہو بات اس کے حساب سے کرنی چاہیے!! اریان نے سیڑھیاں اترتے کہا

ایسا بھی تو ہو سکتا ہے 18 دنوں میں اپ کو مجھ سے محبت ہو جائے؟ مریم نے اپنا خدشہ پیش کیا تھا

یہ تمہارے لیے بہت جان لیوا ہو سکتا ہے !! اریان نے بنا اُسے دیکھے کہا تھا چہرے پر ہیں ہنوز سنجیدگی تھی

کیسے ؟ مریم نے حیرت سے کہا

شروع شروع کے دنوں میں میری نفرت دیکھی تھی؟ وہ تم سے برداشت نہیں ہوئی پیار کیسے کروگی؟ خیر پیار سے میرا دور دور تک کوئی واسطہ نہیں !! میرا پیار اور نفرت دونوں بہت جان لیوا ہے نا تُم میرا پیار برداشت کر سکتی ہو نہ میری نفرت !! وہ دونوں نیچے اتر چکے تھے اُس کی بات پر مریم نے حلق تر کیا تھا یہ بات واقعی سچ تھی جب اُس کی نفرت اُس سے برداشت نہیں ہوتی تھی تو پیار تو دور کی بات تھی !!

ہم دونوں میں سے کسی کو بھی پیار نہیں ہو گا اپ دیکھ لیجیے گا!! مریم نے اُسے دیکھ کہا

ہمم دیکھتے ہے!!

!! Just wait and watch

اریان لمحے بھر کے لیے رکتا اس کی انکھوں میں انکھیں ڈالتا سنجیدگی سے بولا پھر وہاں سے نکلتا چلا گیا!!

اُف خدایا کیا ہو رہا ہے مجھے؟ مریم نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ اپنے اندر اٹھتے توفان کو سلانے کی کوشش کی تھی اور ساتھ وہ خود بھی ڈائننگ ہال میں بڑھی تھی !!

جہاں سب ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے !! اریان بھی وہی موجود تھا مریم بھی خاموشی سے اتی کرسی پر بیٹھی !!

اریان میں ریڈی ہُوں ناشتے کے فوراً بعد چلنا ہے آفس ؟ انزل نے اریان کو دیکھ کہا جو کافی پی رہا تھا

? Are u sure

جاؤگی آفس ؟ اریان نے اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہا

بلکل اریان !! میں بلکل تیار ہُوں اور اج سے آپ کے ساتھ جاؤنگی!! انزل جو پہلے تیار بیٹھی تھی اریان کی اس بات پر جوشی سے بولی وہ تو اس خوشی میں پوری رات سو بھی نہیں پائی تھی!!

لالا آپ نے اٹلی جانا تھا!! زریام نے یاد انے پر پوچھا

ہمم میٹنگ کینسل کردی میں نے انے والے دنوں میں جاؤنگا!! اریان نے اُسے دیکھ کہا جب وہ اسباب میں سر ہلا گیا !!

اریان اٹلی مریم کو بھی لے جانا وہ کہہ رہی تھی اُسے اٹلی جانے کا شوق ہے !! امیرا بیگم نے اریان کو دیکھ کہا

ن۔نہیں پھپھو جان مجھے نہیں جانا !! مریم نے نفی میں سر ہلایا وہ جانتی تھی وہ جتنا اس کے قریب رہے گی اتنا اس کی جانب بڑھتی چلی جائے گی

اُس کے دل کے ڈر کو بغور محسوس کرتے اریان کے لبوں کے کنارے چھوٹی سی مسکراہٹ پھیلی تھی جس اگلے لمحے وہ ضبط کر گیا

مریم کیوں جائے گی خالا جان !!میں چلی جاؤنگی نا اریان کے ساتھ اب تو میں افس بھی جوائن کر رہی ہوں اور ویسے بھی مجھے ایک بار اٹلی تو جانا ہی تھا تو کیوں نہ میں اپ کے ساتھ چلوں اریان ؟ انزل اریان کو دیکھ بولی

نہیں اُس کی کوئی ضرورت نہیں !! اریان نے عام انداز میں جواب دیا نظریں فونٹ پر تھی جب کے اُس کی بات پر انزل کے چہرے پر اُداسی نے جگہ لی تھی

مریم پرسکون سی ہوئی تھی جب کے باکی سب کا کوئی خاص ریکشن نہیں تھا !

انزل کو لے جاؤ اریان اپنے ساتھ بہت قابل بچی ہے !! سکندر شاہ کی آواز گونجی

پہلے تو شاید لے بھی جاتا اب اپ نے کہہ دیا اب تو ہر گز نہیں لے کر جاؤنگا!! اریان کا جواب دوبدو تھا اُس نے سکندر شاہ کی طرف دیکھا تک نہیں تھا جب کے اس کی بات پر سکندر شاہ کے تاثرات تنے تھے جب سے انہوں نے حورین پر بھروسہ کھو کر اس پر اس طرح الفاظ استعمال کیے تھے تب سے وہ اریان کے دل سے اتر گئے تھے !!

کب تک تم ایسے رہو گے اریان اس بات کو کافی وقت ہو گیا ہے حورین کو جو کچھ کہا تھا اس کے لیے میں شرمندہ ہُوں اب کیا چاہتے ہو تمہارا باپ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگے؟سکندر شاہ غصے سے غزالی لہجے میں بولے

اپ کے شرمندہ ہونے سے حورین پر لگائے الزامات برابر ہوجائینگے ؟ اریان نے الٹا سوال کیا تھا

اس بات کو بھول سکتے ہیں؟سکندر شاہ ہنوز غصے سے بولیں

نہیں !! نہ میں بھولوں گا نہ اپ کو بھولنے دوں گا!! اریان کا چہرہ بھی سرد تھا سب خاموشی سے دونوں باپ بیٹے کو دیکھ رہے تھے

تمہارا باپ میں ہوں!! سکندر شاہ نے ضبط سے کہا

میں نے کب کہا آپ نہیں ہیں ؟ لیکن اب اپ میرے دل سے اتر چکے ہیں اور جو ایک بار میرے دل سے اتر جائے وہ کبھی دوبارہ اپنا مقام نہیں واپس پا سکتا پھر بھلے وہ میرا باپ کیوں نہ ہو اپ شاید بھول رہے ہیں جس پر اپ نے الزام لگائے تھے وہ کوئی اور نہیں میری جان سے عزیز بہن تھی میری زندگی میں بہت چند لوگ اہمیت رکھتے ہیں اور ان پر کسی کی نظر تو کیا کوئی جھوٹی بات بھی مجھے برداشت نہیں پھر بھلے ہی وہ باتیں اپ نے ہی کیوں نہ کہی ہو؟ !! میری زندگی کے اصولوں سے اپ اچھی طرح واقف ہیں پھر ان سب باتوں کا کوئی مقصد نہیں!! اریان کی سرد آواز وہاں گونجی تھی

یہ اصول تھا اریان کی زندگی کا ایک بار کوئی اریان شاہ کے دل سے اتر گیا سو اتر گیا!!

تمہیں بچپن سے میں نے پالا ہے بچپن میں کون بچے غلطی نہیں کرتا ہر غلطی پر معاف کرتا ایا ہوں اب جب تمہاری باری ائی تو کیوں پیچھے ہٹ رہے ہو حالانکہ تم تو اپنے اصولوں کے پکے ہو!! سکندر شاہ کا لہجہ بھی سخت تھا

اوہ تو اپ سیدھا سیدھا خود کو بچہ کہہ رہے ہیں؟ اریان نے اُنہیں دیکھا تھا جب کے اریان کی بات پر زریام نے اپنی مسکراہٹ دبای تھی جبکہ سکندر شاہ اندر تک سلگے تھے

میرا وہ مطلب نہیں تھا !! سکندر شاہ غصے سے بولیں

لیکن اپ کا یہی مطلب تھا مسٹر شاہ نادانیوں میں کی گئی غلطیاں معاف کر دی جاتی ہیں لیکن جان بوجھ کر غلطی کرنا گناہ کے زمرے میں شامل ہوتا ہے اور اپ تو نادان بالکل نہیں ہے اس گاؤں کے سردار ہیں کافی چرچے ہیں اپ کے!! حرین بھی اگر اپ کو معاف کر دے گی نہ تب بھی میں اپ کو معاف نہیں کروں گا!! جب اپ حورین کے لیے یہ الفاظ استعمال کر رہے تھے میں نے تب ہی آپ کو کہا تھا کے بنا سچ جانے اتنی باتیں کریں جتنا اگے برداشت کر سکیں لیکن آپ نے جو کیا اُس سے اپ اچھے سے واقف ہے !! اریان کی اک اک بات درست تھی جو باپ اپنی بیٹی پر سے بھروسہ کسی تیسرے کے کہنے پر کھو سکتا تھا وہ کیسے اریان کے دل میں اپنا مقام دوبارہ پاسکتے تھے !!

کچھ رشتے بابا کانچ کی طرح ہوتے ہیں جن پر اگر دڑاڑ اجاے نا تو خوبصورتی ختم ہو جاتی ہے باپ بیٹے کا رشتہ بھی ایسا ہی ہوتا ہے !! غرض اب ہم دونوں کے بیچ کی دیوار پر بہت گہری چوٹ اچکی ہے اپ اچھے سے جانتے ہیں میں صرف چند غلطیوں کو بھلانے کا قائل ہوں اپ جانتے تھے حورین سے میں کتنا پیار کرتا ہوں بہن کی طرح نہیں اولاد کی طرح پیار پھر میرے سامنے حرین کے لیے وہ اپ کا الفاظ استعمال کرنا بھلائے نہیں بھولتا!! اریان سامنے

نظریں جمائے بول رہا تھا امیرہ بیگم کیا کہنا ہو رہی تھی اریان ٹھیک ہے تو کہہ رہا تھا انہوں نے کیا کیا کہا تھا حورین کو یہ بات واقعی بھول جانے والی باتوں میں سے نہیں تھی جب کہ کافی وقت بعد اریان کے منہ سے اپنے لیے بابا لفظ سن سکندر شاہ کے دل میں عجیب سا احساس ہوا تھا ایک خوشی بھر احساس!!

مریم بس اریان کو دیکھ رہی تھی تو کیا کبھی وہ بھی اسی طرح اریان کے دل سے اتر جائیگی؟ کیونکہ وہ جو اپنے سامنے دیکھ رہی تھی اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اگر ایک بار اریان کے دل سے اپنا مقام گرا دیا جائے تو وہ دوبارہ کبھی ویسا نہیں پایا جا سکتا!! مریم کے دل میں عجیب سا احساس ہورہا تھا !! جب کے باکی سب ناشتا تب ہی روک چکے تھے جب اریان نے بولنا شروع کیا تھااب مکمل خاموشی چاروں طرف چھائی ہوئی تھی!!

ناشتے کے بعد سب اپنے اپنے کمرے میں جا چکے تھے جبکہ مریم کو شدت سے اپنے بابا کی یاد ارہی تھی اُسے پتہ نہیں کیوں لیکن رونا ارہا تھا !! وہ اپنے کمرے میں اِدھر سے اُدھر ٹہل رہی تھی شاید ایک خوف تھا کہ اگر اسے اریان سے محبت ہو گئی تو وہ کبھی اپنے بابا سے نہیں مل پائے گی!!اریان کچھ گھنٹے پہلے ہی افس جا چکا تھا اور تب سے ہی مریم اِدھر اِدھر کمرے میں ٹہل رہی تھی !! یاد تو اسے کافی دنوں سے ارہی تھی گرز مریم برداشت کر رہی تھی لیکن اج صبح اریان کی باتیں سن وہ برداشت ختم ہو چکی تھی !

گھبراہٹ سے دو چار مریم نے اپنے کمرے سے نکلتے نیچے کی جانب قدم بڑھائے اسے سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا کریں؟

جیسے ہی مریم نیچی پہنچی سامنے نظر سیدھا حزن پر پڑی جو بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس کھڑا موبائل پر کچھ کر رہا تھا اس کے بال پیشانی پر بے ترتیبی سے پھیلے اُسے نہایت خوبرو دکھا رہے تھے!!

حزن کی نظریں بھی بےوقت مقابل پر اٹھی تھی مریم نظریں پھیرتی اب لون کی جانب جانے لگی وہ اکیلا رہنا چاہتی تھی

مریم کے چہرے پر چھائی اداسی تو حزن انکھیں بند کر کے بھی محسوس کر سکتا تھا اس کے چہرے پر اُداسی حزن سے لمحہ برداشت نہیں ہوئی تھی!!

بےبی گرل !! وہ اُسے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر فورا پکار بیٹھا مریم کے قدم رکے تھے

جی ؟ اُس نے پیچھے مڑتے کہا جب حزن قدم با قدم چلتا اس کو روبرو اکھڑا ہوا!!

کیا ہوا کوئی پریشانی ہے ؟ اس کے چہرے کا بغور زاویہ لیتے حزن نے اسے دیکھا

نہیں !! مریم نے نفی میں سر ہلایا اُس کی آنکھوں میں نمی اتر رہی تھی یقیناً اپنے بابا کو یاد کرکے !!

اپ کی آنکھیں میں بہت اچھے سے اب دیکھ اور پڑھ سکتا ہوں مجھ سے جھوٹ مت بولو بےبی گرل بتاؤ کیا پریشانی ہے آپ کو؟ حزن نے اُسے دیکھ کہا تھا

م۔مجھے اپنے بابا کی یاد ارہی ہے !! مریم نے بھرائی آواز میں کہا یک دم ہی اس کے آنکھ سے انسوں ٹوٹ کر گرا تھا اور یہ انسوں حزن کو اپنے دل پر گرتا ہوا محسوس ہوا تھا!!

اس کا وہ انسوں ابھی زمین بوس ہوتا کہ حزن ہاتھ اگے لاتا وہ قیمتی انسو اپنے ہاتھ میں لے چکا تھا!!

"میرا دل بھی بے چین ہو گیا، جیسے میں تمہارے ہر درد کو اپنے دل میں سمو لینا چاہتا ہوں۔"

مریم نے اُس کے لفظوں پر نظریں اٹھائے اسے نہ سمجھی سے دیکھا تھا مقابل کی بات اس کے سر سے گزری تھی!!

بےبی گرل !! اپنے انسوؤں کو ایسے مت گرنے دو مجھے تکلیف ہوتی ہے!! حزن نے اُسے دیکھ کہا

ا۔آپ کو کیوں ہوتی ہے ؟ بےاختیار مریم نے کہا تھا

ایسے ہی بےبی گرل !! حزن نے اس کے علاوہ اور کوئی جواب دینا مناسب نہیں سمجھا

مجھے اپنی بابا کی بہت یاد ا رہی ہے بہت مہینے ہو گئے میں ان سے ملی نہیں !! مریم اپنے انسو صاف کرتی بولی

اس میں کون سی مشکل والی بات ہے بی گرل اپ اپنے بابا سے ملنے چلی جاو ؟ حزن اُسے دیکھ بولا

نہیں جا سکتی ونی میں ائی ہوں نا اپنے پاپا سے مل سکتی ہوں نا اپنے کسی بھی گھر والے سے مل سکتی ہوں لالا سے بھی نہیں ملتی اگر حرین کی ان سے شادی نہیں ہوئی ہوتی تو !!

میرا سب سے ملنا بند ہے !! مریم کی انکھوں میں پھر سے تیزی سے نمی اتری تھی

اریان منع کرتا ہے؟جواب جانتے ہوئے بھی پتہ نہیں کیوں لیکن مقابل نے پوچھا تھا

جی !! وہ احمد لالا کی جان لے چکے ہیں پھر بھی وہ مجھے کیوں جانے نہیں دے رہے ؟ مریم اگلے لمحے شدت سے روئی تھی اُسے واقعی اج اپنے گھر والوں کی بہت یاد ا رہی تھی

اُس کے رونے پر حزن نے تڑپ کر اُسے دیکھا وہ مضبوط مرد مقابل کے انسوں برداشت نہیں کر پا رہا تھا یہی تو تھی عشق کی خوبصورتی!!

حزن سوچ میں پڑا تھا کیونکہ وہ اریان کے غصے سے اچھی طرح واقف تھا اریان کو یہ چیز بالکل پسند نہیں تھی کہ کوئی اس کی مرضی کے خلاف جائے خاص کر ان چیزوں پر جو

چیزیں صرف اریان کی ہو جن پر حق صرف اریان کا ہو اور مریم پر حق صرف اریان کا تھا!!

پ۔پلز آپ مجھے میرے بابا کے یہاں چھوڑ کر اجاے پلز !! مریم نے اگلے لمحے بھرائی آواز میں اُسے دیکھ کہا تھا اخری راستہ اس کے پاس حزن تھا جو اسے یہاں سے نکال سکتا تھا

جب کے مریم کی بات پر حزن نے اُسے دیکھا تھا !! جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی

میں اپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گی پلیز یہاں سے نکلنے میں میری مدد کریں!! مریم نے اُسے دیکھ کہا تھا اُس سے واقعی مزید برداشت نہیں ہورہا تھا وہ اپنے ماں باپ کے گلے لگنا چاہتی تھی

دوسری جانب حزن اُسے ہنوز دیکھ رہا تھا

اریان؟ حزن نے اُسے دیکھ مہز کے لفظ ادا کیا

میں نہیں رہنا چاہتی اُن کے ساتھ میں کیسے بتاؤں سب کو؟ میں کیسے رہ سکتی ہوں ساری زندگی اک بے‌رحم انسان کے ساتھ جنہیں پیار نامی لفظ کا بھی نہیں پتہ !!

میں اک ایسی لڑکی ہُوں جس نے ہمیشہ سے سب کا پیار دیکھا ہے میرے لیے بہت مشکل ہے یہ سب کچھ مہینوں یا کچھ دنوں کی بات ہوتی تو برداشت بھی کر لیا جاتا لیکن میں ساری زندگی ایک ایسے شخص کے ساتھ کیسے رہوں گی جسے مجھ سے محبت ہی نہیں؟

وہ پیار کرنا نہیں جانتے اور میں پیار کے سوا کچھ نہیں جانتی میں نے اپنی زندگی میں صرف پیار دیکھا ہے یہ تلخیاں مجھ سے مزید نہیں ہوتی برداشت !! مریم گویا اج اپنے دل کی بات زبان پر لارہی تھی

جب کے حزن ہنوز اُسے دیکھ رہا تھا اسے یقین نہیں ارہا تھا یہ وہی اُس کی بےبی گرل ہے جو ایسی باتیں تو نہیں کرتی تھی !! صبح اریان کی کہیں باتوں کا یہ ریکشن تھا

سچ بتاؤ بےبی گرل کیا ہوا ہے ؟ حزن نے اُسے دیکھ کہا وہ اس کا ایک ایک نقوش پڑھ سکتا تھا !!

یہی ہوا جو میں نے بتایا !! مریم نے اگلے لمحے جواب دیا تھا جب حزن نے نفی میں سر ہلایا

نہیں وہ بات تو نہیں ہو سکتی کچھ اور بھی کہا ہے اریان نے؟ حزن نے اُس کی جانب ایک قدم بڑھاتے کہا مریم نے اپنے انسوں پر ضبط پانے کی کوشش کی

وہ کہتے ہیں میرے جانے کے بعد وہ کسی سے شادی کرلینگے اس کا مطلب سمجھتے ہے اپ؟جس وقت انہوں نے یہ بات کہی تھی اس وقت تو مجھے سمجھ نہیں ایا لیکن بعد میں ہر ایک چیز سمجھ ائی مجھے انہیں میرے جانے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا وہ بس مجھے سارے زندگی ایک ایسی قید میں رکھنا چاہتے ہیں جہاں سے میں کبھی نہیں جا سکتی !! وہ احمد لالا سے جڑے کسی رشتے کو معاف نہیں کر سکتے اور میں تو پھر ازبک لالا کے بدلے ونی ہوئی ہوں

مجھے کیسے کرینگے ؟وہ مجھے ساری عمر کی قید میں رکھ کر میرے ویرے خاندان کو تڑپنا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں

انہیں نفرت ہے اُس خون سے اور میری رگوں میں بھی وہی خون دوڑ رہا ہے !! مانا مجھ میں بچپنا اب بھی ہے لیکن میں بے وقوف نہیں ہوں!! ان کا اچانک سے مجھ سے بات کرنے لگ جانا کیا مجھے سمجھ نہیں اتا؟ کے وہ مجھے اپنا اسیر بنا کر کسی فالتو چیز کی طرح مجھے پھینک دینگے !!

م۔مجھے لگتا ہے میں اگر مزید یہاں رہی تو میں ان سے محبت کرنے لگ جاؤں گی اور اگر میں نے ان سے محبت کر لی تو میں ساری عمر اس قید میں لے رہ جاؤنگی اور اس کے بعد پورا یقین ہے مجھے کہ وہ پھر سے پہلے جیسے ہو جائیں مجھ سے بات تو دور اپنے کمرے میں بھی مجھے برداشت نہ کرنے والے مجھ سے نفرت کرنے والے!!

مریم بولتے جا رہی تھی اور حزن خاموشی سے سن رہا تھا!!

اریان کے جانے کے بعد مریم کے ذہن میں ہزاروں سوچے ائی تھی جس نے اسے ان باتوں کو کرنے پر مجبور کر دیا تھا صبح تک وہ بالکل ٹھیک تھی لیکن اکیلے پن میں سوچی گئی باتیں سب کی زندگی تباہ کر کے رکھ دیتی ہے مریم کو بھی جو اچانک ہوا تھا وہ اسی بات کا نتیجہ تھا!!

اس کے جانے کے بعد اریان کا یہ کہنا ہے کہ وہ کسی اور سے شادی کرے گا مریم کو یقین دلا گیا تھا کہ اس کے جانے نہ جانے اس کے مرنے یا جینے سے اریان شاہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا!! اس کے دل میں ایک ڈر پیدا ہوا تھا کہ اگر اسے اریان سے محبت ہو گئی تو اس کے لیے مزید مشکل ہو جائے گی پل پل کیسے گزارے گی وہ ؟

بولیں اپ مجھے لے کر جائیں گے اگر اپ نہیں لے کر جائیں گے تو مجھے بتا دیں میں یو منتیں نہیں کروں گی اپ کے سامنے!!اُسے خاموش دیکھ مریم اُسے دیکھ بولی وہ اگلے لمحے مزید شدت سے روئی تھی !!

اک طرف اریان اور دوسری طرف محبت دونوں چیزیں اسان نہیں تھی مریم کو بری طرح روتے دیکھ اُس کے دل نے مزید برداشت کرنے سے انکار کیا تھا

نہیں بےبی گرل ایسے نہیں روتے!! میں اپ کو اپ کے بابا کے پاس چھوڑ اؤں گا!! حزن نے اُسے دیکھا بولا وہ چاہ کر بھی ہاتھ بڑھا کر اس کے انسو صاف نہیں کر سکتا تھا وہ اس پر کوئی حق نہیں رکھتا تھا ورنہ دل مچل رہا تھا اس کے انسو صاف کرنے کو!!

جب کے حزن کی بات پر مریم نے ایک جھٹکے سے اسے دیکھا تھا انکھوں میں بے یقینی تھی کانوں پر گویا بھروسہ نہ ایا ہو؟؟

س۔سچ میں ؟ مریم نے گویا تسلی کرنی چاہیے جبکہ اس کی بات پر حزن نے فورا اسباب میں سر ہلایا تھا

م۔مجھے ابھی جانا ہے پ۔پلز چلے ! مریم بے صبری سے بولی وہ اس خوشی میں اریان کا خوف بھی بھول چکی تھی جو وہ قدم اٹھانے جا رہی تھی اُس کا کیا نتیجہ نکلنا تھا ؟

ہاں بےبی گرل چلتے ہے پہلے آپ اپنی شول لے کر آؤ!! حزن اُسے دیکھ بولا

اوکے !! مریم نم آنکھوں سے مسکرا کر کہتی کمرے کی اور بھاگی اپنے گھر والوں سے ملنے کی خوشی اُس کی رگ رگ میں سرایت کر رہی تھی جو مقابل کا خوف تک اُسے بھلا چکی تھی

کسی ہوا کی طرح مریم تیزی سے اپنے کمرے کی اور بھاگی!!

کمرے کا دروازہ کھولتی وہ اندر داخل ہوئی !! اُس نے ڈریسنگ روم سے جلدی سے اپنی چادر اٹھائی اور جانے لگی جب اُس کے قدم رکے !!

اُس نے پیچھے مڑ کر اک بار پورے کمرے کو دیکھا گیا واپس انے کی سوچ نا ہو!!

میں واپس اس کمرے میں نہیں انا چاہتی جہاں کبھی میری جگہ تھی ہی نہیں !! یہ جگہ اُس کی ہے جو اریان شاہ کی بیوی ہوگی جس سے وہ اپنی مرضی سے شادی کرینگے اور میں تو ونی میں ائی ایم زبردستی اُن کی زندگی میں شامل کی گئی لڑکی تھی !!

مریم کمرے کو دیکھ سوچتی کمرے سے نکلی پھر تیزی سے سیڑیاں پار کرتی حزن تک پہنچی !!

میں اگئی چلے !!! مریم اُس کے پاس پہوچتی بولی جب حزن نے اسباب میں سر ہلاتے باہر کی جانب قدم بڑھاے

رکے میں پھپھو جان کو دیکھ آؤں!! مریم کہتی امیرا بیگم کے کمرے کی اور بھاگی اس نے کمرے کا دروازہ کھولا اندر امیرا بیگم گہری نیند سوئی ہوئی تھی !!

مریم دھیرے سے کمرے میں داخل ہوئی

ائی ایم سوری پھپھو جان اپ کو بغیر بتائے جارہی ہُوں !!! لیکن میں اب مزید یہاں نہیں رہ سکتی میں اپنے بابا کے پاس جانا چاہتی ہوں!! اُن کا بدلہ تب ہی پورا ہوچکا تھا جب احمد لالا نے اپنی آخری سانسیں لی تھی !!

مریم اُنہیں بھرائی انکھوں سے دیکھ سوچ رہی تھی

یہ پہلا کام تھا اس حویلی میں اجانے کے بعد جو وہ بنا امیرا بیگم کو بتائے کر رہی تھی اور یہی سب سے بڑا قدم تھا اگر اب امیرا بیگم اٹھی ہوتی تو شاید وہ اسے روک لیتی کیونکہ وہ اپنے بیٹے کے ہر عمل سے واقف تھی !! ان سب کا نتیجہ جاننے کی مریم نے کوشش ہی نہیں کی تھی

مریم اُنہیں کچھ لمحے دیکھتی اپنے آنسوں صاف کیے ان کے کمرے سے نکلی حزن وہی کھڑا یڈ کا انتظار کر رہا تھا مریم کے انے پر حزن نے باہر کی جانب قدم بڑھائے !!

مریم بھی نم انکھوں سے مسکرا کر اس کے پیچھے بڑھی تھی مریم کے چہرے سے مسکراہٹ جانے کا نام نہیں لے رہی تھی!!

ڈرائیور نے آگے بڑھتے مریم کے لیے دروازہ کھولنا چاہا جب حزن نے ہاتھ کے اشارے سے منع کیا اور خود اگے اتے ہیں مریم کی جانب کا دروازہ کھولا مرہم فوراً فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی !!

حزن نے بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے گاڑی منزل کو روانہ کی تھی شاہ حویلی ضوریز شاہ کی حویلی سے زیادہ دور نہیں تھی بمشکل پانچ منٹ کا راستہ تھا

یوں ہی مسکراتی رہا کرو مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے تمہاری مسکراہٹ کی وجہ بن کر !! اُس کے چہرے پر نا ختم ہونے والی مسکراہٹ دیکھ حزن خود بھی مسکرا کر بولا جب مریم نے مسکرا کر اُسے دیکھا

کون سی حویلی ہے آپ کے بابا کی؟ حزن نے وہاں پوچھتے پوچھا تھا جب کے مریم مسلسل گاڑی سے باہر دیکھتی انتظار کر رہی تھی

وہ والی !! مریم نے فوراً سامنے کی جانب اشارہ کیا تھا جب حزن نے گاڑی کا رخ اسی جانب لیا اور گاڑی ضوریز شاہ کی حویلی کے سامنے روکی!!

مریم فوراً گاڑی سے باہر نکلی تھی گاڑی سے باہر نکلتے اُس نے شیشے سے اندر جھانکا !!

تھینک یو سو مچ اپ کا یہ احسان میں کبھی بھی نہیں بھولوں گی!!مریم نے اُسے دیکھ بھرائی آواز میں کہا تھا

تھینک یو مت بولو بےبی گرل وقت انے پر میں بھی تم سے کچھ مانگوں گا اور مجھے یقین ہے میرے اس کیے کے بدلے تم مجھے وہ منع نہیں کروگی !! حزن نے آنکھوں سے چشما ہٹاتے کہا تھا

بالکل اپ مجھ سے جو بھی مانگیں گے میں اپ کو کبھی انکار بالکل نہیں کروں گی کیونکہ جو اج اپ نے میرے لیے کیا ہے وہ میرے لیے میری زندگی کے برابر ہے!! مریم نے اُسے دیکھ کہا تھا

اپنی بات پر قائم رہنا میں بےبی گرل !! حزن نے گہری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا تھا وہ مسلسل مریم کی انکھوں میں دیکھ رہا تھا

میں اپنی بات پر قائم رہوں گی وعدہ!! مریم نے عہد سے کہا اس کا احسان بھی تو چکانا تھا پھر وہ کیسے منع کر سکتی تھی؟

اپ جائیں!! مریم اُسے دیکھ بولی

واپس کیسے آؤگی ؟ حزن نے اُسے دیکھ کہا

دیا کریے گا میں واپس نا اؤں میں اُس حویلی میں واپس نہیں جانا چاہتی میں یہی رہنا چاہتی ہوں میں اپنی پوری کوشش کروں گی کہ میں یہاں سے دوبارہ واپس نہ سکوں!! مریم اُسے دیکھ بولی

مریم کہتی رخ ویلی کی جانب موڑ چکی تھی جبکہ اس کی بات پر حزن سٹل ہوا تھا

مریم نے اپنی خوشی میں مصروف لمحے بھر کے لیے بھی اریان کے قہر کو یاد نہیں کیا تھا !!

حزن اپنی گاڑی سے نکلتا اس کی جانب ایا تھا!!

اپنے اس فیصلے پر سوچا ہے ؟ حزن نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا گویا وہ یقین کرنا چاہتا ہوں کہ اس نے یہ فیصلہ سوچ سمجھ کر لیا ہے ؟

جی ہاں یہ فیصلہ میں بہت پہلے لے چکی تھی مجھے واپس اپنے گھر ہی انا تھا اُس حویلی میں بھی زیادہ عرصے تک نہیں رہ سکتی تھی !! مریم اُسے دیکھ بولی اور پھر اپنی حویلی کو دیکھنے لگی اپنی حویلی کو دیکھ اس کا دل زورو اسے دھڑکا تھا انکھوں سے انسو پھر سے ٹوٹ کر گرے تھے جو کے یقیناً خوشی کے تھے

یہ سب میں نے اس لیے نہیں کیا بے بی گرل کے آپ اب بھی انسوں بہاؤ!! اُس کی آنکھوں میں انسوں دیکھ وہ سنجیدگی سے بولا

یہ خوشی کے انسو ہیں اتنے مہینے ہو گئے نا اپنی حویلی کو دیکھے ہوئے بابا کے گلے لگے ہوئے ایک بیٹی ہی جان سکتی ہے ماں باپ سے دور ہونے کا درد!! بچپن سے ہی میں اپنے مما بابا سے دور رہی تھی !!اور جب ملنے کا وقت ایا تو مجھے بے دردی سے ان سے الگ کر دیا گیا !! مریم سامنے نظر جمائے بول رہی تھی اس وقت وہ کہیں سے بھی کچھ دیر پہلے والی مریم نہیں لگ رہی تھی!!

اگر اپ کو ملنا ہو مجھے تو اپ یہیں اجایئے گا میں کچھ نہیں بھولتی مجھے ہر چیز یاد رہتی ہے بس میرا بچپنا اُسے کہیں دل میں چھپا دیتا ہے نہ میں اپنے ساتھ کیا کوئی ظلم بھولی ہوں نہ کسی کا اپنے ساتھ کیا ہوا احسان اپ نے مجھ پر احسان کیا ہے یہ میں کبھی نہیں بھولوں گی!! مریم اُسے دیکھ بولی اور آگے جانے کیلئے بڑھی وہ ایک ایک قدم اگے کی جانب اٹھا رہی تھی دھڑکنیں دوسو کی سپیڈ سے دھڑک رہی تھی!!

حزن پیچھے کھڑا اُسے ہی دیکھ رہا تھا دماغ میں ہزار سوچے ائی تھی !!

مریم کو دیکھتے ہی باہر موجود گارڈز نے فورا دروازہ کھولا تھا!!

مریم نے اپنا قدم حویلی میں رکھا تھا تکلیف کی لہر وجود میں دوڑی تھی یہی وہ حویلی تھی جہاں سے اسے ونی کر کے بے دردی سے سب کی زندگیوں سے نکال دیا گیا تھا اس چوکھٹ پر لوٹنے کی اس نے ہمیشہ سے تمنا کی تھی

مریم نے دوسرا پیر بھی حویلی میں رکھا تھا !! اور پھر مزید قدم اٹھاتے وہ حویلی میں داخل ہوتی چلی گئی!! وہ بہت دھیرے دھیرے قدم اٹھا رہی تھی اور جیسے جیسے اٹھا رہی تھی اس کی انکھوں سے انسو کسی پانی کی طرح بہہ رہے تھے انسوں کی وجہ سے انکھوں کے سامنے دھندلاہٹ چھا رہی تھی مریم نے چہرہ اٹھائے پوری حویلی میں نظریں دوڑائی تھی !!

پوری حویلی میں معنی خیز خاموشی تھی !! اسے تو یہ تک نہیں پتا تھا کہ یہاں ارحاب بھی نہیں رہتا!!

مریم مرے قدمو سے آگے بڑھ رہی تھی آنکھوں سے انسوں ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے!! وہ منظر جب اُس کا نکاح ہوا تھا اُس کی آنکھوں کے سامنے چل رہا تھا

مریم مزید اگے چلی تھی جب ضوریز شاہ کی آواز اُسے سنائی دی شاید وہ اندر کسی سے بات کر رہے تھے!!

اپنے بابا کی اواز اتنے مہینوں بات سن مریم کا دل مانو رکنے والا تھا!! مریم نے اسی سمت میں قدم بڑھائے !!

وہ کولیڈور میں داخل ہوئی تھی جب نظر ضوریز شاہ پر پڑی ضوریز شاہ کا رخ دوسری جانب تھا مریم کی جانب ان کی پشت تھی جبکہ وہ فون پر کسی سے بات کر رہے تھے!!

اُنہیں دیکھ مریم کی پکڑ اس کی شال پر کمزور پڑی تھی یہ سب جو ابھی مریم محسوس کر رہی تھی یہ صرف محض ایک بیٹی کی جان سکتی تھی جو مہینوں تک اپنے باپ سے دور کر دی جائے!!

مریم نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ اپنے رونے کی اواز روکی پھر اگلے لمحے بھاگتے ہوئے جاتے ضوریز شاہ کی پشت سے لگی تھی !!

اُن کی پشت پر اپنا سر رکھے اُن کے گرد حصار باندھے اگلے لمحے وہ آنکھیں مندتی اپنے مزید تیز بہتے انسوؤں کو کم کرنے کی کوشش کرنے لگی

مہینوں بعد اپنے باپ کی آغوش میں ایک سکون کا احساس اُس کی رگ رگ میں دوڑا تھا جب کے ضوریز شاہ جو فون پر بات کر رہے تھے اچانک سے ششد پڑے تھے !!

اپنی بیٹی کو وہ لاکھوں میں بھی محسوس کر سکتے تھے لیکن گویا یقین نہیں ارہا تھا وہ واپس بھی آسکتی تھی کیونکہ اس کی شادی اریان سے ہوئی تھی اور اریان کسی حال میں اسے ضوریز شاہ سے ملنے نہیں دیتا اس بات سے وہ واقف تھے !!

مریم !! بنا پیچھے مڑے ان کے لبوں سے یہ لفظ ادا ہوا تھا اپنے بابا کی اواز میں اپنا نام سننے کیلئے وہ تڑپ گئی تھی

ج۔جی بابا!! اُس نے روتے ہوئے کہا تھا ضوریز شاہ اب بھی ویسے ہی کھڑے تھے رخ دوسری جانب تھا

اُس کی آواز سن ضوریز شاہ کے تاثرات ڈھیلے پڑے تھے یہ کوئی خواب نہیں تھا یہ سچ تھا ایک حسین سچ

ضوریز شاہ اک جھٹکے سے پیچھے مڑے تھے مریم نے اپنا چہرہ اٹھائے اُنہیں دیکھا جو بے یقینی سے اُسے دیکھ رہے تھے گویا اپنی انکھوں پر یقین کرنے کی کوشش کر رہے ہو !!

اُن کا چہرہ دیکھ مریم کا بچا کچا ضبط ختم ہوا تھا اگلے لمحے وہ شدت سے روتی اُنکے سینے سے لگی تھی !!

ضوریز شاہ نے بے یقینی کے عالم میں اسے اپنے سینے سے لگایا زندگی میں پہلی بار زوریز شاہ کی انکھوں میں نمی اتر رہی تھی وہ بھی مریم کو کتنا یاد کر رہے تھے صرف وہی جانتے تھے

مریم بری طرح رو رہی تھی جب کے ضوریز شاہ کی آنکھ سے اک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا !! اُنہیں دھیرے دھیرے یقین آرہا تھا وہ کوئی خواب نہیں دیکھ رہے تھے

انہوں نے یقین اتے ہی مریم کا چہرہ اپنے سامنے کیا !!

مریم میرا بچا !! کیسا ہے بابا کی جان!! اُنہونے مریم کے انسوں صاف کرتے سرخ آنکھوں سے مسکرا کر کہا

م۔میں ٹھک ہُوں بابا آپ کیسے ہے ؟ ہنوز روتے ہوئے کہا تھا اُس نے

پہلے ٹھک نہیں تھا لیکن اب ٹھک ہُوں! انہوں نے مریم کے انسوں صاف کرتے اسے دوبارہ اپنے سینے سے لگایا تھا

مریم ان کے گرد مضبوط حصار بنا چکی تھی گویا ابھی چھوڑے گی اور پھر سے اس کے باپ سے دور کر دیا جائے گا

مریم ؟ پیچھے سے اریبہ بیگم کی بھرائی آواز سن مریم نے ضوریز شاہ کے سینے سے چہرہ اٹھاتے دھیرے سے مڑتے انہیں دیکھا تھا مریم جو پہلے اپنے انسو پر ضبط کر رہی تھی اُنہیں دیکھ اک بار پھر وہ ٹوٹا تھا !!

مریم نے چہرہ گھمائے ضوریز شاہ کو دیکھا جب ضوریز شاہ نے اسباب میں سر ہلاتے اسے اریبہ بیگم کی جانب جانے کا اشارہ کیا جب مریم فوراً اُن کی جانب بڑھی !! مریم اریبہ بیگم تک پہنچتی تھی جب انہوں نے مریم کو بنا لمحہ ضائع کیا اپنے گلے سے لگایا تھا!!

ان کے دو بیٹیاں تھیں اور دونوں ہی ان سے دور ہو چکی تھیں اسی لیے مریم کو دیکھ مزید تڑپ کر وہ رو رہی تھی !!

وہ دونوں اک دوسرے کے گلے لگی رہ رہی تھی ضوریز شاہ بھی یہ منظر مسلسل دیکھ رہے تھے !!

بس بس بہت رو لیا میری گڑیا نے اب اور نہیں !! ضوریز شاہ نے آگے اتے روبدار آواز میں پیار لیے کہا تھا کیونکہ وہ مزید مریم کو روتا ہوا نہیں دیکھ سکتے تھے!!

کچھ دیر مریم اریبہ بیگم سے تھوڑا پیچھے ہوئی!! اریبہ بیگم نے اُس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے اس کے انسو صاف کیے تھے وہ اس کے چہرے پر ایسے ہاتھ پھیر رہی تھی جیسے یقین کرنا چاہ رہی ہو!!

مریم بچے کیسے ائی آپ ؟ اریبہ بیگم نے اپنے آنسوں صاف کرتے کہا

حزن ادا کے ساتھ !! مریم نے جواباً کہا

اریان نے انے دیا ؟ ضوریز شاہ کا اگلا سوال اریبہ بیگم کی توقع کے عین مطابق تھا

ا۔اُنہیں نہیں پتہ !! مریم نے جواباً کہا تھا

ارے ان کو بغیر بتائے ائی ہو؟ ضوریز شاہ نے اُسے دیکھ کہا

بابا احمد لالا مر چکے ہیں وہ احمد لالا کو مار کر اپنا بدلہ لے چکے ہیں !مریم کی بات پر اُن دونوں نے جھٹکے سے مریم کو دیکھا تھا

کیا ؟ ضوریز شاہ نے ہنوز ایسے ہی سوال کیا

جی ہاں !! اب مقصد ختم ہوچکا ہے ونی کا !! مریم نے اُنہیں دیکھ بھرائی آواز میں کہا!!

بابا اب م۔مجھے نہیں جانا وہاں پلز !!میں نہیں جانا چاہتی وہاں !!مریم روتے ہوئے بولی لہجے میں منت تھی

ضوریز شاہ نے مریم کو اپنے سینے سے لگایا تھا !!

نہیں جانے دونگا اپنی بیٹی کو کہیں !! بدلہ پورا ہو چکا ہے اب اپ کا وہاں جانا کسی صورت نہیں بنتا !! ضوریز شاہ نے سرخ آنکھیں دیوار پر گاڑے کہا

ب۔بابا میں کسی حال میں نہیں جاؤنگی کچھ بھی ہوجائے پلز !! مریم نے اک بات پھر روتے ہوئے تنقید کی تھی

ہاں میرا بچہ آپ یہیں رہو گی اپنی حویلی میں اب شاہ حویلی دوبارہ کبھی نہیں جانے دوں گا میں اپنی بیٹی کو چاہے کچھ بھی ہوجائے !! اصولاً رواج کے مطابق اب انی کا مقصد ختم ہوا کیونکہ اریان احمد کی جان لے چکا ہے !! ضوریز شاہ نے ہنوز اسی طرح کہا تھا اُن کی آنکھیں سرخ تھی ان کی بات پر مریم کی لب مسکرائے تھے

اپی کہا ہیں ؟ اور لالا ؟ مریم نے ضوریز شاہ کو سوچو میں گم دیکھ کہا تھا

جب کے اُس کی بات پر اریبہ بیگم کے چہرے کی رنگت زرد ہوئی تھی

ابھی ضوریز شاہ سخت الفاظوں میں اُن کے بارے میں بتاتے جب اریبہ بیگم نے بول پڑی!!

ہاں بیٹا ایزل ارحاب کے ساتھ گئی ہے !! اریبہ بیگم نے مصنوعی مسکراتے ہوئے کہا وہ مریم کو ٹینشن نہیں دینا چاہتی تھی آخر اتنے عرصے بعد دو اپنی بیٹی سے مل رہی تھی!!

اور حورین ؟ مریم کا اگلا سوال اُن دونوں کو سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھنے پر مجبور کر چکا تھا

کیا ہوا آپ دونوں کو؟ مریم نے اپنے آنسوں صاف کرتے کہا تھا اسے ان دونوں کو اپنی جانب اس طرح دیکھتا پاکر مریم کو سمجھ نہیں آرہی تھی

کون حورین؟ اریبہ بیگم نے سوال کیا مریم نے حیرت سے آنکھیں پھاڑے اُنہیں دیکھا تھا

مما ؟ مریم نے ہنوز حیرت سے لفظ ادا کیے

اپنی حورین کی بات کر رہی ہو امیرا کی بیٹی؟ اریبہ بیگم نے اُسے دیکھ کہا

جی بالکل پھوپو جان کی بیٹی حرین!! مریم نے اسباب میں سر ہلایا

وہ یہاں کیوں ہو گی بیٹا وہ تو شاہ ویلی میں ہو گی نا!! اریبہ بیگم اُسے دیکھ بولی مریم کو لگ رہا تھا وہ گش کھا کر گر جائیگی !!

مما وہ شاہ حویلی میں کیوں ہوگی وہ ارحاب لالا کے ساتھ ہوگی نا؟ مریم نے اُنہیں سمجھانا چاہا جب کہ مریم کی باتیں ان لوگوں کے سر سے گزر رہی تھی

کیوں؟ ضوریز شاہ کی جانب سے سوال ایا تھا

مجھے پتہ ہے اپ لوگ مجھ سے مذاق کریں میرا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے ظاہر سی بات ہے بابا اور حورین لالا کی بیوی ہے تو ان کے ساتھ ہی رہے گی نا!! مریم اپنے انسوں صاف کرتی مسکرانے کی کوشش کرتی بولی جب کے اُس کی بات پر زوریز شاہ اور امیرا بیگم کو لگا انہوں نے کچھ غلط سنا ہے

ک۔کیا ؟ اریبہ بیگم کا لفظ ٹوٹا تھا

اپ لوگ تو ایسے حیران ہو رہے ہیں جیسے اپ لوگوں کو پتہ نہ ہو!!مریم کہتی لاؤنج کی جانب بڑھی تھی اُسے رونے کی وجہ سے شدید پیاس لگی تھی

جبکہ پیچھے عریبہ بیگم نے ضوریز شاہ کو دیکھا تھا

اپنے ماں باپ کو بتانا بھی گوارا نہیں سمجھا اور شادی کر لی اتنا بڑا ہو گیا ہے تمہارا بیٹا!! ضوریز شاہ عربیہ بیگم کو دیکھ بولیں

اس کے جاتے وقت وہ رشتے توڑ کر گیا تھا !! اپ نے بھی تو نہیں روکا تھا اسے پھر وہ کیوں بتاتا؟ اس کے غصے اور زد سے تو اپ اچھی طرح واقف ہیں نا؟ پہلی بار اریبہ بیگم نے اُن کے سامنے کچھ بولا تھا

وہ بولتی اب خود بھی لاؤنج کی اور بڑھی تھی ضوریز شاہ نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا اُنہیں اُمید نہیں تھی کے ارحاب شادی کر سکتا ہے بنا اُنہیں خبر ہوئے!!

اریان اس وقت اپنے الشان آفس میں بیٹھا سامنے موجود فائل دیکھ رہا تھا جب کے انزل کو کام مینجر بتا رہا تھا!! جسے انزل غور سے سن کہا رہی تھی وہ آفس روم سے باہر موجود اریان کو دیکھ رہی تھی اریان کا افس روم شیشے سے بنا تھا جس سے آفس روم میں دیکھا جاسکتا تھا سامنے موجود ریموٹ پر ایک بٹن ایسا بھی تھا جس کو دبانے کے بعد تمام شیشوں پر پردے گر جاتے تھے اور باہر کا کچھ بھی اندر نظر نہیں اتا تھا لیکن فل وقت شیشے سے وہ مسلسل اریان کو دیکھ رہی تھی!! جو فائل کی جانب متوجہ تھا !!

ابھی اریان فائل دیکھ ہی رہا تھا جب اس کا فون بجا اریان نے سامنے نظر اٹھائیں پھر فون اٹھا کر اپنے سامنے کیا سامنے آمیرا بیگم کا نمبر جگمگا رہا تھا

اسلام علیکم!! اریان نے فون کان سے لگاتے کہا

وعلیکم السلام بیٹا مریم کہا گئی ہے ؟ امیرا بیگم نے پوچھا تھا اگر وہ حویلی میں نہیں تھی تو انہیں یہی لگا تھا کہ اریان کو لازمی معلوم ہو گا

کیا مطلب ؟ حویلی میں ہو گی وہ کہاں جاسکتی ہے ؟ اریان نے سامنے نظریں جمائے کہا

بیٹا پوری حویلی میں دکھوا چکی ہوں مریم کہیں پر بھی نہیں ہے مجھے لگا اپ کو پتہ ہو گا!! امیرا بیگم کے لہجے میں پریشانی اُتری تھی

کمرے میں دیکھا آپ نے ؟ اریان کی نظریں فائل سے ہٹی تھی

جی بچے سب سے پہلے کمرے میں ہی دیکھا تھا وہ کہیں پر بھی نہیں ہے!! امیرا بیگم نے پریشانی سے بتایا یک دم اریان کے چہرے پر چٹانی سرد پن نے جگہ لی تھی !!

میں دیکھتا ہوں امی پریشان مت ہو !! جہاں بھی گئی ہو گی واپسی میرے پاس ہی ہو گی !! اریان سرد لہجے میں کہتا فون رکھ چکا تھا !!

اریان نے اگلے لمحے فون لگاتے فون کان سے لگایا

اسلام علیکم سائی!! مقابل سے حویلی کہ گارڈ کی آواز سنائی دی !!

حویلی سے مریم کہیں باہر گئی ہے ؟ اریان کی سرد آواز گونجی تھی

جی سر دو گھنٹے پہلے باہر گئی تھی چھوٹے سائی کے ساتھ !! اگر سے نہایت ادب لیے آگاہ کیا گیا جب کے اریان کی آنکھوں میں خون اترا تھا چہرے کے تصورات مزید تنے تھے جو وہ سوچ رہا تھا کیا وہی ہوا تھا؟اگر ہاں تو اج اریان کو وحشی بننے سے کوئی نہیں روک سکتا تھا

کہا گیے ہے ؟ اریان کی آواز مزید سرد ہوئی تھی

سائی وہ تو نہیں پتا لیکن گاڑی ضوریز صاحب کی حویلی کی جانب بڑھی تھی !! گارڈ نے آگاہ کیا اور یہ وہی ہوا تھا جو اریان نے سوچا تھا اگلے لمحے اریان کا چہرہ سرخ ہوا تھا گردن اور ہاتھوں کی رگے اُبھر تھی !!

آنکھوں میں خون اترا تھا !!اریان نے فون ٹیبل پر پٹھکا اس کی انکھوں میں اچانک اترتی وہ سرخی کسی کی بھی جان نکالنے کیلئے کافی تھی !!

غصّہ اُس کی رگ رگ میں لمحے کے اندر سرائیت کرچکا تھا !!

جب کے انزل جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی اچانک اُسے اتنا غصے میں دیکھ اُس نے حلق تر کیا تھا حالانکہ وہ اُس سے بات دور تھی لیکن وہ اریان کا چہرہ دیکھ چکی تھی !!

یہ نہیں کرنا چاہیے تھا !! اریان کے لبوں نے حرکت لی تھی وہ مریم سے مخاطب تھا دماغ کی رگے غصے سے پھولتی واضح ہونے لگی تھی !!

جو اُس کے عالم کا ثبوت دے رہی تھی!!

آن!! زریام کو لیپٹاپ پر مصروف دیکھ کائزل نے اُسے پکارا تھا

اس کی پکار پر زریام نے خاموشی سے نظریں اٹھائے اسے دیکھا تھا!!

میں کہے رہی تھی کے آپ سوئے گے نہیں بہت رات ہوگئی ہے ؟ کائزل گھڑی میں وقت دیکھتی بولی رات کے تین بجنے کو تھے اور زریام اب تک لیپ ٹاپ پر مصروف تھا بات تو یہ تھی کہ اسے نیند ہی نہیں ارہی تھی!!

ہمم مصروف ہوں!! اُس نے سنجیدگی سے جواب دیا پھر اگلے لمحے زریام دوبارہ لیپ ٹاپ پر مصروف ہوا تھا

اپ کام بعد میں کر لیجئے گا نا آن بہت رات ہو گئی ہے اس طرح اپ کی صحت پر اثر پڑے گا!! کائزل اٹھ کر اُس کی جانب ائی تھی !!

عادت ہے مجھے کچھ نہیں ہو گا تم سوجاؤ!! زریام کی نظریں ہنوز لیپٹاپ پر تھی

اپ ہر بات پہ منع کیوں کر دیتے ہیں آن؟ کبھی تو میری سن لیا کریں اپ کی طبیعت ویسے ہی ٹھیک نہیں ہے اپ کو بخار بھی ہو رہا ہے اس میں اپ رات میں جاگیں گے تو اپ کو مزید تھکان محسوس ہوگی!! کائزل نے خفگی سے کہا جب زریام کے لیپ ٹاپ پر چلتے ہاتھ رکے

کائزل میں نے پہلے بھی بتایا تھا میں اپنی مرضی کا مالک ہوں میری فکر کرنے کی تمہیں کوئی ضرورت نہیں ہے!! لہجہ ہنوز سنجیدہ تھا

آن مجھے ضرورت ہے اپ اپنا خیال رکھتے نہیں ہیں تو اپ کا خیال مجھے رکھنا ہوتا ہے!! کائزل ضدی لہجے میں بولی جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا اور اس کی یادداشت ارہی تھی وہ کافی میچور ہوتی جا رہی تھی اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ ماضی میں وہ حد سے زیادہ میچور تھی!!

میں کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہوں جس کا خیال تم رکھوگی!! زریام نے ہنوز ایسے ہی کہا تھا لہذا اب مزید سنجیدہ تھا اس کے دماغ میں اس وقت بھی ایزل چل رہی تھی جس میں خلل کایزل بنی تھی

آن !! وہ لاڈ سے کہتی صوفے پر زریام سے کچھ فاصلے پر بیٹھی پھر کچھ لمحے بالکل خاموشی چھا گئی تھی نا زریام نے کچھ کہا نہیں کائزل نے

قریب پانچ منٹ بعد کائزل نے دائیں جانب نظر گھمائے زریام کو دیکھا جس کے ہاتھ ہنوس کی بورڈ پر چل رہے تھے نظر لیپ ٹاپ پر مرکوز تھی کائزل کے لب بے ساختہ زریام کا پرکشش چہرہ دیکھ مسکرائے!!

وہ تھوڑا سا کھسکتی زریام کے مزید نزدیک ہوئی!! زریام کے ہاتھ کی رفتار کی بورڈ پر دھیمی پڑی تھی

کائزل نے اپنا سر زریام کے کندھے پر ٹکایا!! اور زریام کی لیپ ٹاپ پر چلتی انگلیاں مکمل رک چکی تھی

کائزل!! زریام نے بنا اُسے دیکھ پکارا

جی میرے ہینڈسم ہبی جان !! کائزل شرارت سے بولی اسے پتہ تھا زریام کو غصہ آئیگا !!

سوجاؤ جاکر !! زریام نے سنجیدگی سے کہا البتہ اپنا بازو نہیں چھڑوایا تھا

جب اپ سوئیں گے میں بھی تب ہی سوؤں گی!! وہ بھی ٹہری کائزل

کائزل ضروری ہے ہر بات پر بحث کرنا ؟ لہجہ سخت ہوا تھا مقابل کا !!

آن اپ میری باتیں تو سنتے نہیں اب میں وہی نہ کرلوں جو آپ کرتے ہے ؟ کائزل مزید اپنا سر اس کے کندھے میں گھساتی بے ڈر بولی

آن اپ کچھ بول کیوں نہیں رہے؟ کائزل زریام کو دیکھ ہنوز شوخ لہجے میں بولی جو مسلسل لیپ ٹاپ کو دیکھ رہا تھا حالانکہ چلتی انگلیاں کی بورڈ پر اب بھی نہیں چل رہی تھی

کائزل نے اُس کے کندھے سے چہرہ اٹھایا پھر مزید اُس کے نزدیک ہوئی!!

کائزل نے بالکل خاموشی سے اس کی گود میں رکھا لیپ ٹاپ بند کرکے ٹیبل پر رکھا!! زریام نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا زریام کی زندگی میں انے والی کائزل وہ پہلی تھی جو اپنی مرضی سے کچھ بھی کر سکتی تھی ورنہ سب جانتے تھے زریام کو یہ چیز سخت ناگوار گزرتی ہے کوئی بغیر پوچھے اس کے کام میں خلل ڈالے!!

زریام آنکھوں میں سرد پن لیے اُسے خاموشی سے دیکھ رہا تھا کائزل لیپٹاپ رکھتی واپس زریام سے بےحد قریب بیٹھی !!

پھر دوبارہ مقابل کو دیکھنے لگی جو سنجیدگی سے سامنے ٹیبل کو گھور رہا تھا !!

ایسا بھی کیا ہے اس ٹیبل میں جو آپ مجھ جیسی خوبصورت اور حسین لڑکی کو چھوڑ کر خاص کر وہ خوبصورت لڑکی اپ کی بیوی ہے اور اپ اس ٹیبل گھور رہے ہیں !! کائزل زریام کو دیکھ بولی

مجھے اب خوبصورت چیزیں دیکھنے کی چاہت نہیں رہی !! ہنوز سرد لہجے میں کہا

پھر کیوں روز صبح آپ آئینہ دیکھتے ہیں؟ کائزل کا جواب لمحے بھر کی دیری کیے بنا ایا تھا جب کہ اس کی بات پر زریام نے نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا تھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی !!

کچھ پل وقت رک سا گیا تھا ان دونوں کی آنکھیں ایک دوسرے سے ٹکرا رہی تھی لیکن پھر کچھ لمحے بعد زریام واپس اپنی نظریں ٹیبل پر مرکوز کر گیا!!

کائزل نے دھیمی سی مسکراہٹ ضبط کی تھی وہ جانتی تھی زریام کے پاس اس کی بات کا جواب نہیں تھا حالانکہ ایسا پہلی دفعہ ہوا تھا جب مقابل کے پاس کسی چیز کا جواب نہیں تھا!!

آن !! اگر اپ نے اب اس ٹیبل سے نظریں نہ ہٹائی نا تو میں اسے توڑ دوں گی اب مجھے جیلس ہو رہا ہے !! کائزل نے ضبط سے کہا

لیکن زریام نے تو گویا اس کی بات سنی ہی نہیں تھی!! کچھ دیر تک بھی اُسے ہنوز ایسے ہی سرد آنکھوں سے ٹیبل کو گھورتا پاکر کائزل کا ضبط جواب دے گیا ایک بے جان چیز سے بھی جیلسی وہ محسوس کر پا رہی تھی!!

کائزل اگلے لمحے غصے سے اٹھی سامنے رکھی لیپٹاپ کیقیمتی نہایت ماقوب ٹیبل جو کہ نہایت قیمتی شیشے سے بنی تھی اُسے اٹھا کر اگلے لمحے بالکنی اور جانب بڑھی !!

زریام جس صوفے پر بیٹھا تھا اُس سے بالکنی صاف سامنے نظر آتی تھی کائزل نے غصے سے زریام کو دیکھا جو ٹیبل اٹھانے پر اسے ہی دیکھ رہا تھا اگلے لمحے کائزل نے غصے سے اپنی پوری جان لیے ٹیبل زمین پر پھینکی تھی وہ ایکسپیکٹ کر رہی تھی کہ اس ٹیبل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے لیکن وہ ٹیبل نہایت خاص اور قیمتی شیشے سے بنی تھی اتنی اسانی سے ٹوٹنے والی نہیں تھی!!

ٹیبل کو ذرا سا بال تک نہیں ایا تھا کائزل نے حیرت سے ٹیبل کو دیکھا کیونکہ اس نے بہت طاقت سے پھٹکا تھا جبکہ ذریام ہنوز اسے ہی دیکھ رہا تھا کایزل کو مزید غصہ ایا جب اُس نے غصے سے پہلے زریام کو دیکھا پھر ٹیبل کو !!

اگلے لمحے کائزل نے دوبارہ ٹیبل کو اٹھاتے پوری طاقت سے زمین پر پھٹکا تھا حیرانی اس بات پر تھی کہ اس بار بھی کوئی دراڑ شیشے پر نہیں ائی تھی!!

کائزل کا غصہ مزید بڑھا تھا اور زریام ہنوس سرد انکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا کایزل کو اپنی بے عزتی سی محسوس ہوئی کے وہ ایک ٹیبل تک نہیں توڑ سکتی؟ ایک بار پھر کائزل نے پوری طاقت سے ٹیبل کو اٹھاتے زمین پر پھینکا تھا لیکن اس بار بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا!!

چوتھی بار پھر پانچویں بار لگاتار بار بار پھینکنے کے بعد بھی ذرا سا فرق نہیں پڑا تھا کیونکہ کائزل میں جان ہی کہاں تھی وہ جس حساب سے پٹک رہی تھی اس حساب سے اس نایاب شیشے کو تو کچھ نہیں ہونہ تھا لیکن بقول کایزل کے وہ اس کی پوری طاقت تھی!!

وہ ٹیبل پٹک پٹک کے ہلکان ہو چکی تھی لیکن ٹیبل کا بال بھی بکا نا ہوا تھا بلکہ اس کی سانسیں پھولنے لگی تھی چہرہ سرخ ہوچکا تھا !! جب اگلے لمحے زریام اٹھ کر بھاری قدم لیتا بالکنی کی جانب ایا !!

زریام کے بھاری قدمو کی اواز سن کایزل نے اوپر دیکھا جہاں وہ بالکنی کی طرف ہی ا رہا تھا!! کائزل نے حلق تر کیا تھا

زریان بالکنی میں داخل ہوا تھا!! زریام نے اک نظر نیچے ٹیبل کو دیکھا پھر کائزل کو جس کی سانسیں پھول رہی تھی جس کی وجہ سے اسے گہرے سانس لینے کی ضرورت پڑ رہی تھی !!

زریام نے ٹیبل کو اٹھایا تھا !! کایزل نے ایک بار پھر حلق تر کیا اسے لگا تھا زریام غصہ کرے گا لیکن زریام کا اگلا عمل اس سے منہ کھولنے پر مجبور کر چکا تھا زریام نے وہ ٹیبل اپنی ذرا سی طاقت سے زمین پر پھینکا تھا جس سے اگلے لمحے اس ٹیبل کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے تھے ابھی اک ٹکڑا کایزل کے اوپر اتا جب زریام نے اُس کا ہاتھ تھامے اپنی جانب کیا !!

کائزل کا دل زورو سے دھڑکا تھا!! جب کے منہ حیرت سے کھلا تھا اسے یقین نہیں ا رہا تھا اپنی آنکھوں پر وہ حیرت سے منہ کھولے نیچے پڑے کانچ کے ٹکڑوں کو دیکھ رہی تھی تو کبھی زریام کو جو ہنوز سرد نظروں سے اب اسے دیکھ رہا تھا!!

کچھ دیر بعد زریام بالکنی سے نکلتا واپس صوفے پر اکر بیٹھتا موبائل کھولتے اس میں مصروف ہوا تھا!!

کائزل تو گویا اج حیرت کی دنیا سے باہر انے کو ہی نہیں تھی کچھ دیر بعد اس نے بمشکل خود کو سنبھالا پھر تیزی سے بالکنی سے باہر نکلی اور زریام کو دیکھا جو فون میں مصروف تھا !!

ا۔ آن اپ کو غصّہ نہیں ایا میں اپ کو طبقے توڑ رہی تھی !! کائزل نے اسے دیکھ حیرت سے پوچھا وہ اس کی جانب سے غصہ ہی ایکسپیکٹ کر رہی تھی کیونکہ یہ کوئی حرکت نہیں تھی کرنے والی !!

نہیں !!! جب میں غصے میں ہوتا ہوں جو چیز سامنے اتی ہے پھر وہ صحیح سلامت نہیں رہتی اسی لیے ہر مہینے اس کمرے کا فرنیچر چینج ہوتا ہے تم بھی توڑ لو شاید غصے کو راحت مل جائے !! زریام سنجیدگی سے بولا نظریں فون پر تھی

اپ اپنا غصہ یہ جان چیزوں پر نکالتے ہیں!! کائزل نے بےاختیار نہیں

نہیں !!! جس شخص کو محبت کی اڑ میں ہم کچھ کہہ نہیں سکتے جس پر اپنا غصے نکال نہیں سکتے وہ غصہ ان چار چیزوں پر نکلتا ہے اور میری زندگی میں وہ شخص محض ایک ہے!! زریام نے سنجیدگی سے جواب دیا

یہ بات سچ تھی سامنے ایزل تھی اس لیے زریام کا غصّہ بے جان چیز پر نکل رہا تھا اگر کوئی اور ہوتا تو سیدھا مقابل کے سینے میں گولیاں اتار کر زریام شاہ کو راحت ملتی!!

جب کے اُس کی بات پر کائزل نے انکھیں بند کر کے دھیرے سے کھولی تھی ایک بیوی اپنے شوہر کے لبوں سے کسی اور کا نام سن کر کس تکلیف میں ہوتی ہے کائزل محسوس کر پا

رہی تھی لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ زریام نے ہمیشہ سے خود کو کلیئر رکھا ہے اُسے بتا دیا تھا کہ وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے اور دوبارہ کبھی محبت نہیں کر پائے گا!!

کائزل نے دوبارہ اپنی سوچو کو جھٹکا چہرے سے تکلیف کے اثار ہٹاتے اس نے زریام کی جانب قدم بڑھاے اگر وہ بھی اس طرح خاموش ہو جاتی تو ان کا رشتہ مزید خرابی کی جانب جاتا رہتا اور کائزل یہ ہونے نہیں دے سکتی تھی !! اس نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ وہ زریام کے ذہن سے اس عورت کو نکال کر اپنا بسیرا ضرور کرے گی وہ زریام کو خود سے محبت کروا کر رہے گی !! جبکہ یہ اتنا اسان نہیں تھا!! زریام شاہ کے ذہن سے ایزل شاہ نکل جائے ؟ یعنی روح نکل کر جائے پھر بھی جسم میں جان ہو؟

کائزل جاتی دوبارہ زریام کے برابر میں بیٹھی اور اُسے دیکھتی رہی !!

آن اپ موبائل میں مصروف ہوگئے اب !! وہ خفگی سے بولی

اسے بھی توڑنا ہے؟ ہمم لو !! زریام نے موبائل بند کرتے اُس کی جانب بڑھایا تھا ایک بار پھر کائزل نے حیرت سے دوچار ہوئے زریام کو دیکھا تھا جس کے چہرے پر چٹانی سنجیدگی تھی نظریں اس پر مرکوز نہیں تھی!!

ن۔نہیں مجھے نہیں توڑنا میں بول رہی تھی مجھے کچھ چاہیئے آپ سے !! کائزل بھی اب سنجیدہ ہوئی تھی

کیا چاہیے ؟ زریام نے بنا اُسے دیکھے کہا

اپ کا وقت !! تھوڑا سا !! صبح اٹھتے ہی فوراً ناشتے کی ٹیبل پر ہم لوگ جاتے ہیں اور اس کے بعد اپ افس چلے جاتے ہیں

پورا دن اپ افس میں ہوتے ہیں رات میں واپس اتے ہیں تب بھی لیپ ٹاپ پر میں مصروف ہوتے ہیں !!

ان سب کے بیچ میں تو کہیں ہوں ہی نہیں آن !! کائزل اُسے دیکھ دھیمے لہجے میں بولی

میری زندگی پہلے بھی ایسی ہی تھی کائزل!! مقابل کی جانب سے جواب ایا تھا

لیکن تب اپ کی زندگی میں میں نہیں تھی آن اب اپ کی زندگی میں میں شامل ہو چکی ہوں اب مجھے بھی اپ کا وقت چاہیے!! میں جانتی ہوں اپ جان بوجھ کر مصروف رہتے ہیں اور میں وجہ بھی جانتی ہوں!! کائزل نے اُسے دیکھ کہا

کیا وجہ جانتی ہو تم؟ زریام نے ایبرو اٹھائے کہا تھا

اپ اس لڑکی کو اپنے دماغ سے نکالنے کے لیے خود کو کام میں مصروف رکھتے ہیں نا ؟جو اپ کے دل پر اپنا عکس اس طرح بنا کر گئی ہے کہ وہ کسی حال نہیں مٹے گا!! کائزل کی آنکھیں نم ہوئی تھی یہ بات سچ ہی تو تھی!!

اور معقول کی بات یہ ہے کام میں مصروف بھی میں اسے نہیں بھول پاتا!! زریام اذیت سے مسکرایا تھا سچی محبت انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی یہ بات سچ تھی !؟

اپ کام کو چھوڑ کر مجھ سے باتیں کریں گے میرے ساتھ وقت گزاریں گے تو اپ یقینا اُس لڑکی کو بھول جائیں گے اپ اسے بھولنے کا طریقہ بھی ان چیزوں میں ڈھونڈ رہے ہیں جہاں سے اپ کو اس کی قید سے رہائی نہیں ملے گی!! کائزل نے زریام کا ہاتھ تھاما تھا زریام نے نظریں جھکائے اپنے ہاتھ کو دیکھا جس پر کائزل کا ہاتھ تھا !!

اگلے لمحے زریام نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا کائزل نے بھرائی آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا !!

مجھے نہیں ضرورت ہمدردیوں کی!! میں کوئی لچار یا بے بس نہیں ہوں!! بس محبت کر لی تھی کسی سے حد سے زیادہ جو شاید اتنی محبت کو سنبھال نہیں پائی !! مجھ پر کسی قسم کی ہمدردی مت رکھنا مجھے یہ چیز بلکل نہیں پسند !! کائزل کو دیکھ اُس نے کٹ دار لہجے میں کہا تھا

ذریعام کو کبھی کسی کی ہمدردی کی ضرورت نہیں پڑی اور نہ کبھی پڑھنی تھی وہ زریام شاہ تھا محبت میں جتنا بھی ٹوٹ جائے لیکن وہ اکیلے سب ہینڈل کر سکتا تھا !! لیکن اسے ہمدردی نہیں دے رہی تھی وہ بس اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی!!

آن میں اپ کو ہمدردی نہیں دے رہی میں اپ کو ہمدردی دوں گی کیوں ؟ہمدردی ان لوگوں کو دی جاتی ہے جو حالات کو سنبھال نہیں پاتے اور اپ ہر حالات کو سنبھالنے کا ہنر

رکھتے ہیں میرا مقصد اپ ہٹ کرنا نہیں تھا میں بس اپ کو سمجھانے کی کوشش کر رہی ہوں!! کائزل میں صفائی پیش کی جب کے زریام خاموش تھا!!

اُسے غصے میں دیکھ کائزل نے گہرا سانس لے کر اپنے چہرے سے سنجیدگی ہٹائی یہ چیز کائزل کو سمجھ اچکی تھی کہ اگر وہ دونوں سنجیدہ رہنے لگیں گے تو کچھ نہیں ہو سکے گا ! اُن کی زندگی ویران ہوجائیگی !!

آن کل ہماری ویڈنگ انیورسری ہے !! کائزل نے اُسے دیکھ کہا زریام نے چونک کر اُسے دیکھا تھا ان کے نکاح کو ابھی ایک مہینہ بھی نہیں ہوا تھا اور وہ کہہ رہی تھی کہ ویڈنگ انیورسری ہے ؟

اپ حیران مت ہو آن !! میں نے یہ تھوڑی کہا ہے کہ سال کی اینیورسری ہے کل ہماری مہینے کی ویڈنگ اینیورسری ہے کل کی تاریخ میں ہوا تھا ہمارا نکاح !! کائزل زریام کو دیکھ خوشی سے بولی

جب زریام نے نظریں فون پر مرکوز کی!!

ویسے کیسی بات ہے نہ آن ؟ اپ مجھ سے اکھیاں بھی نہیں ملا پاتی زیادہ وقت تک !! کائزل اک ادا سے بولی جب کے اُس کی بات زریام کو ایک بار پھر اس کی جانب دیکھنے پر مجبور کر چکی تھی زریام نے ابرو اٹھائے اُسے دیکھا تھا

اب اپ مجھے ایسا کیوں دیکھ رہے ہیں میں صحیح تو بول رہی ہوں جب بھی میں اپ کو دیکھتی ہوں اپ نظر پھیر لیتے ہیں!!

کائزل نے مقابل کی پرکشش انکھوں کو دیکھ کہا !!جب کے زریام ہنوس اُسے ایبرو اٹھائے دیکھ رہا تھا

آن !! اپ کو پتہ ہے مجھے اپ کی انکھوں میں بہت کچھ دکھ رہا ہے جو اپ کہنا چاہتے ہیں!!! کائزل اُس کی نظرو کی تاب نہیں لا پا رہی تھی اس لیے فوراً بولی !!

ہمم!! کیا دکھ رہا ہے تمہیں میری آنکھوں میں ؟ زریام نے گھمبیر آواز میں کہا

ب۔بتاؤں ؟ اُسے ہنوز اپنی جانب دیکھتا پا کر کائزل کے لفظ ٹوٹے تھے وہ اُسے بتا رہا تھا کہ وہ اس کی انکھوں میں دیکھ سکتا ہے!! وہ زریام شاہ تھا وہ کچھ بھی کر سکتا ہے!!

ہمم بتاؤ کیا دکھ رہا ہے میری انکھوں میں جو میں کہنا چاہتا ہوں اور وہ مجھے نہیں پتہ اور تمہیں پتہ چل گیا؟؟؟ زریام نے ہنوز ایسے ہی کہا تھا

ا۔اب ایسے مت دیکھے ورنہ مجھ سے بولا نہیں جائیگا !! کائزل کر لفظ ٹوٹے

ابھی تم نے خود ہی کہا تھا میں تم سے نظر نہیں ملا پاتا اب تمہیں کیا ہورہا ہے ؟

تمہاری نظریں میری انکھوں سے ایک لمحے بھی نہیں ہٹنی چاہیے !! تم میری انکھوں میں دیکھتے ہی اپنی بات مکمل کروگی!! زریام کا لہجہ حکمیہ تھا جب کے کائزل نے حلق تر کیا تھا !!

وہ اپنی بات میں بری طرح پھنس گئی تھی!!

شروع کرو بولنا جو تمہیں میری انکھوں میں دکھ رہا ہے!! زریام کی حکمیہ آواز گونجی تھی

م۔میں نہیں بول سکتی آپ کی آنکھوں میں دیکھ کر !!! کائزل اُسے دیکھ بولی البتہ نظر اس کی انکھوں سے ہٹانے کی گستاخی کائزل نے بالکل نہیں کی تھی!!

بولنا پڑے گا !! نظریں لمحے کیلئے بھی مت ہٹانا!! وہ اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولا کائزل نے خود کو کوسا کون سی گھڑی تھی جب اُس نے سوئے شیر کو جگایا تھا !!

اب اُسے اجازت نہیں تھی مقابل کی انکھوں سے نظر ہٹانے کی!!

؟؟؟ اُسے خاموش دیکھ آنکھوں سے زریام نے بولنے کا اشارا کیا تھا !! جب کائزل نے ہمت کرتے بولنا شروع کیا اُن دونوں کی نظریں اک دوسرے سے ملی ہوئی تھی !!

صوفے پر اُن کے بیچ فاصلے بس تھوڑا سا تھا !!

اب یہ آنکھیں بند نہ ہو!! اُسے آنکھیں مندتے دیکھ زریام کی سنجیدہ اواز کمرے میں گونجی تھی کائزل نے اپنے دوپٹے پر پکڑ مضبوط کی تھی !!

ا۔ آپ کہنا چاہتے ہیں کے !! وہ کہتے کہتے رکی

کہ ؟ زریام نے لفظ دوہرا کر اگے بولنا کہ کہا

اپ بولنا چاہتے ہیں کہ!! وہ دوبارہ رکی تھی

اگے؟ زریام نے گھمبیر آواز میں کہا تھا

اپ مجھ سے کہنا چاہتے ہیں کہ کائزل تم اتنی اچھی ہو کے مجھ جیسے یعنی ہمیشہ غصے میں رہنے والے شخص کو بھی خاموش کروانے کا ہنر رکھتی ہو اپنی باتوں سے تو اپنی اداؤں سے جب تک تم میری زندگی میں نہیں ائی تھی میری زندگی کسی ویران جزیرے کی طرح تھی !! تمہارے انے کے بعد اس میں رونق لگ گئی ہے بلکل اج کھلتے باغ کی طرح جہاں پنچی اپنی خوبصورت اواز میں رونق لگائے رکھتے ہیں کائزل تم میری زندگی میں انے والی وہ پہلی لڑکی ہو جو میرا مقابلہ کر سکتی ہے!! میرے سامنے بول سکتی ہے تمہاری جیسی لڑکی میرا مطلب تمہاری جیسی خوبصورت پیاری حسین لڑکی میں نے اج تک اپنی زندگی میں نہیں دیکھی!!

جب بھی تم میرے قریب اتی ہو جاؤ میرا دل دھک دھک کرنے لگتا ہے!! کائزل ایک بار شروع ہوئی تو پھر بنا سانس لیے بولتی چلی گئی جب کہ سامنے بیٹھا زریام حیرت سے اُسے سن رہا تھا

میں نے صحیح کہا نا آن؟ اپ کی خاموشی مجھے میری بات پر یقین کرنے پر مجبور کر رہی ہے!! کائزل نے زریام کو دیکھ کہا تھا جو اب تک حیرت سے اُسے دیکھ رہا تھا

اپنا ننھا دماغ اتنا مت چلاو ایسا کچھ نہیں ہے!! زریام کہتا سنجیدگی سے نظریں اُس کی آنکھوں سے ہٹا گیا

چلیں نہیں ہے تو ہو جائے گا بہت جلد!! کائزل گہرا سانس لیتی بولی کیونکہ زریام نے اس سے نظر ہٹائی تھی تب ہی وہ کھل کر سانس لے پائی تھی!!

ویسے آن اپ نے اپنی اچھی باڈی کیسے بنائی جم جاتے ہیں اپ روز اس سے بنی ہے؟ پھر میں بھی اپ کے ساتھ ہم جاؤں گی میں بھی تھوڑی سی صحت بنا لوں بالکل اپ کی طرح!! ایک ادھ ہفتے میں بن جائے گی نا اپ کی طرح ؟ کائزل اُس کے ہاتھوں اور گردن پر نمایاں ہوتی اُن سبز پر دل و جان سے فدا تھی اس لیے بمشکل ان سے نظر ہٹاتی بولی

اس کی بات پر مقابل ہنوز خاموش رہا تھا وہ فون میں مصروف تھا کائزل کولا کا ذریعہ ہم نے اس کے بعد نہیں سنی حالانکہ زریام نے اس کی تمام باتیں سنی تھی ایک ہفتے میں وہ زریام جیسی طاقت چاہتی تھی جس باڈی کو بنانے میں سالو لگتے ہے وہ ایک ہفتے میں ہماری کائزل بنانا چاہتی تھی !!

زریام کو فون میں مصروف دیکھ کائزل بے ساختہ زریام کے مزید قریب ہوئی تھی زریام فون میں مصروف تھا اس لیے وہ یہ محسوس نہیں کر پایا وہ ان دونوں کے درمیان موجود فاصلہ بھی ختم کر چکی تھی کائزل کی نظر اس کے گلے کی اُبھری دلکش ہڈی پر موجود تھی جو اُس کی وجاحت میں چار چاند لگاتی تھی !! اچانک اُسے چھونے کی چاہت دل میں جاگی تھی !!

کائزل کا ہاتھ بے ساختہ اٹھتا اُس کی گردن کی جانب بڑھا تھا !! یہ سب بالکل بے ساختہ ہوا تھا کائزل نے اپنا ہاتھ اُس کی اُبھری گردن کی ہڈی پر دھیرے سے اپنی انگلی کی مدد سے پھیرا تھا !!

اور گویا سب رک گیا تھا !! زریام کے گلے کی گلٹی اُبھر کر معدم ہوئی تھی نظریں ہاتھ سٹل ہوئے تھے !!

کائزل نے اک بار پھر ہاتھ پھیرا تھا !! زریام کے دل میں عجیب سا احساس پیدا ہوا تھا !! بالکنی سے اتی ہوا اور اے سی کی ٹھنڈک بھی اچانک گرمی کا احساس دلانا شروع کر چکی تھی!!

زریام نے نظریں گھمائے اُسے دیکھا تھا جس کی نظریں اُس کی گردن پر تھی !! ایک بار پھر لمحہ رک سا گیا تھا !!

قریب دس منٹ بالکل خاموشی سے اسی طرح گزرے تھے جب اپنے اوپر ذریام کی نظریں محسوس کرتے کائزل نے اُس کی گردن سے نظریں اٹھائے زریام کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا !!

اگلے لمحے کازل نے اپنا ہاتھ دیکھا جو اب تک اس کی گردن پر ابھری ہڈی پر موجود تھا!! کائزل نے جلدی سے اپنا ہاتھ اس کی گردن سے ہٹایا تھا !!

م۔۔مچھر !! مچھر تھا اپ کی گردن پر اسے ہی بھگا رہی تھی!! کائزل اِدھر اُدھر دیکھتی بولی

یہ کون سا طریقہ ایجاد کیا ہے تم نے

Mosquito point

کا؟ زریام نے اُسے دیکھ گھمبیر آواز میں کہا

یہ م۔میرا طریقہ ہے !! کائزل نے نچلا لب دانتوں تلے دبائے کہا

آن مجھے پتہ ہے اپ بہت پڑھے لکھے ہیں لیکن میں اتنی زیادہ پڑھی لکھی نہیں ہوں مجھے بھی انگلش سیکھنی ہے جیسے اپ اپنی بزنس کال پر پوری انگلش میں بات کر رہے تھے کیا فرفر انگلش بولتے ہیں اپ مجھے بھی انگلش سیکھنی ہے کیا اپ مجھے انگلش سکھا دیں گے پلیز؟؟ کائزل اُسے دیکھ منت بھرے لہجے میں بولی

اگر تمہیں انگلش سیکھنی ہے تو میں تمہیں کوئی ٹیچر ہائر کر دونگا !! زریام نے سنجیدگی سے کہا

کیا وہ میل ہو گا؟ کائزل نے شرارت سے پوچھا جب زریام نے ابرو اٹھائے اُسے گھورا کائزل نے بمشکل اپنی مسکراہٹ دبای تھی !!

بلکل نہیں !! لڑکی ہو گی !! زریام نے اپنے لفظوں پر زور دیتے سنجیدگی سے کہا

لیکن مجھے اپ سے پڑھنا ہے نا آن میں چاہتی ہوں اپ مجھے سمجھائیں کتنا اچھا ہو گا نا آپ کتاب کو دیکھ رہے ہونگے اور میں اپ کو!! کائزل اُسے دیکھ شوخ لہجے میں بولی

تمہیں شرم نہیں اتی مجھ سے فلرٹ کرتے ہوئے؟ زریام یہ بات پوچھنے پر مجبور ہو چکا تھا جو بھی تھا کائزل اُسے ڈسٹرکٹ کر رہی تھی !!

چلیں جی کس بات کی شرم اپنے شوہر نامدار سے فلرٹ کرنا کرنے کی اجازت ہمارے رب نے بھی دی ہے کسی اور سے تھوڑی کر رہی ہوں!! کائزل زریام کے سوال پر اپنا قہقہ روکتی بولی

اب یوں تو نہ گھورے آن کچھ کچھ ہوتا ہے جب اپ مجھے یوں دیکھتے ہیں!! کائزل شرماتی ہوئی بولی

زریام نفی میں سر ہلاتا صوفے سے اٹھتا آگے کو بڑھا!!

دیکھا ؟ دیکھا اپ نے ؟ایک بار پھر میری بات اپ کو لاجواب کر گئی اپ خاموشی سے اٹھ کر جا رہے ہیں اپ کے پاس کوئی جواب نہیں ہے آن اپ مان لیں اپ خود کو میرے سامنے بے بس محسوس کرتے ہیں میری باتیں اپ کو خاموش ہونے پر مجبور کرتی ہیں اپ کیوں نہیں مان لیتے یہ بات !! کائزل اٹھ کر اُس کے سامنے اتی بولی انکھوں میں شرارت صاف واضح تھی اسے اچھا لگ رہا تھا مقابل کو تنگ کرنا !!

زریام اُس کی آنکھوں میں شوخی دیکھ چکا تھا !!

بہت مذا آرہا ہے یہ سب کرکے ؟ زریام نے ایبرو اٹھائے کہا

بالکل بہت ا رہا ہے اپ کو پریشان کرنے میں بہت مزہ ارہا ہے مجھے !!

اپ بہت اچھے لگتے ہیں جب اپ کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا میری کسی بات کا! جب میں اپ کو لاجواب کر دیتی ہوں کتنی اچھی فیلنگ ہے نا دنیا میں پہلی اور آخری لڑکی کائزل زریام شاہ جو زریام شاہ کو لاجواب کر سکتی ہے واہ واہ واہ نیوز انی چاہیئے !! کائزل اک ادا سے بولی خوشی اُس کے چہرے پر جھلک رہی تھی !!

زریام مکمل اس کی جانب متوجہ ہوا تھا زریام نے قدم اس کی جانب بڑھانا شروع کیے اپنے قریب زریام کو اتا دیکھ کایزل کی مسکراہٹ سمٹی تھی اس نے حلق تر کرتے اپنے پاس مقابل کو اتے دیکھا زریام جیسے اس کے قریب ارہا تھا کائزل نے فوراً اپنے قدم پیچھے اٹھانا

شروع کیے تھے !! اب سین کچھ یہ تھا کہ ذریام اس کی جانب قدم بڑھا رہا تھا جبکہ کایزل مسلسل پیچھے قدم لے رہی تھی چہرے کی ہوائیاں اڑ رہی تھی !!

زریام اس کے چہرے پر نظر جمائے مسلسل اس کی جانب قدم بڑھا رہا تھا جب کے کائزل جو پیچھے قدم لے رہی تھی اب راستہ ختم ہونے پر دیوار سے ٹکرائی پیچھے مزید راستہ نہیں تھا پیچھے محض دیوار تھی

کائزل نے دیوار کو دیکھ حلق تر کیا جب کے زریام اُس کے قریب پہنچ چکا تھا !!

کچھ لمحے وہ دونوں اک دوسرے کو دیکھتے رہے جب کے کائزل اپنی نظریں فوراً جھکا چکی تھی!!

زریام اُس کے کان کے قریب جھکا تھا !!

تم میرے بارے میں بہت کچھ اپنے پاس سے نہیں سوچ رہی؟ کبھی تم میری انکھوں میں دیکھ وہ تحریر پڑھتی ہو جو لکھی ہی نہیں کبھی تم وہ کہتی ہو اور جو ہوتا ہی نہیں!! کیا ہو گیا ہے تمہیں ہاں ؟ اُس کے کان کے قریب جھکتے زریام نے گھمبیر لیکن سرگوشی نما اواز میں کہا تھا کائزل نے سختی سے آنکھیں بند کی تھی !! کیونکہ زریام کے سانسیں اس کی پچھلی گردن پر پڑ رہی تھی جو اسے سختی سے انکھیں بند کرنے پر مجبور کر چکی تھی!!

م۔مجھے کچھ نہیں ہوا میں وہی کہتی ہوں جو ہوتا ہے اب اپ اس چیز کو ایکسیپٹ نہیں کر رہے تو اس میں نہیں کر سکتی میں کچھ!! کائزل نے اب بھی ہار نہیں مانی تھی

اور یہ غلط فہمیا کیسے اور کب جائینگی؟ زریام نے ہنوز اُس کے کام کے قریب جھکے کہا

جب اپ اس بات کا اقرار کر دیں گے کہ جو میں نے کہا وہ سچ ہے پھر وہ غلط فہمی سچ میں بدل جائیں گی!! کائزل نے اُس کی مشکل اسان کی تھی !!

اچھا!! اور تمہیں سچ میں لگتا ہے میں یہ بات کہونگا؟ زریام نے اُسے دیکھ کہا تھا

بلکل کہینگے !! کائزل نے ہاتھ اٹھاتے اُسے دیکھ کہا زریام نے پہلے اُسے دیکھا پھر اُس کا ہاتھ !!

اور اگلے لمحے زریام اُس کا ہاتھ دیوار سے لگا چکا تھا !! اُس کے چہرے کے برابر میں اُس کا ہاتھ دیوار پر رکھ اپنا ہاتھ وہ اُس کے اوپر رکھ چکا تھا !!

کائزل کی سانسیں رکی تھی !! دل کانوں میں بجنا شروع ہوگیا تھا !! کائزل کا اپنے پیرو پر کھڑا رہنا محال لگ رہا تھا !!

زریام نے بغور اس کا چہرہ دیکھا اس کا چہرہ سرخیاں برسا رہا تھا جبکہ اس کے تیزی سے دھڑکتے دل کی اواز زریام بھی سن پا رہا تھا

غلط فہمیاں جتنی جلدی مٹا دی جائیں اتنا بہتر ہوتا ہے!! اک بار پھر اُس کے کان کے قریب جھکتے کہا گیا تھا !! جب کے اُس کا ہاتھ اب تک دیوار سے لگے زریام کی سخت گرفت میں تھا

ک۔کچھ غلط فہمیاں بے حد خوبصورت ہوتی ہیں تعبیر ہوئے بغیر نہیں مٹتی!! گہری ہوتی سانسوں کے درمیان کائزل نے بمشکل کہا تھا

!!Impressive

کافی ہمت والی لڑکی ہو تُم !! زریام نے اُسے دیکھ کہا

اپ کی پسلی سے بنی ہُوں اخر ہمت تو ہوگی !! اپنی تیز ہوتی سانسیں اور دھڑکتے دل کو اگنور کرتی کائزل اک آنکھ ونک کرتی اُسے دیکھ بولی

جب کے اُس کی اس حرکت پر زریام نے لب بھینچے تھے وہ لڑکی ہمیشہ کچھ ایسا کرتی تھی جو زریام کو لاجواب کر جاتا تھا

اپ سوچ رہے ہوں گے مجھے اتنی اچھی انکھ مارنا کہاں سے؟ اُسے اپنی جانب دیکھتا پاکر کائزل نے کہا پھر اس کا جواب سنے بغیر خود دوبارہ بول پڑی!!

پورے تین گھنٹے پورے تین گھنٹے پریکٹس کی ہر صرف اپ کو امپریس کرنے کے لیے بتائیں پھر کیسی لگی میری کوشش؟ کائزل نے آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے کہا

پڑھنے لکھنے پر دھیان دو بہت ادھر ادھر کی فضول چیزوں میں دھیان لگا رہی ہو تم کل ریڈی رہنا تم کل کالج کے ایڈمیشن کے لیے میرے ساتھ جا رہی ہو!!!

اب تم اپنی سٹڈی پر فوکس کروگی ویسے ہی تم بہت چھوٹی ہو یہ عمر پڑھنے کی ہے!! زریام اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہتا اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے آزاد کرتا پیچھے ہوا

پھر ایک نظر اسے دیکھتا کمرے سے نکلتا چلا گیا!! پیچھے کائزل نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ اپنی بے قابو ہوتی سانسیں سمبھالی پھر مسکرا کر وہ جگہ دیکھی جہاں سے زریام ابھی گیا تھا

دیکھا اک بار پھر آپ کے پاس میری ادا کا جواب نہیں تھا!! میں اپ سے اس بات کا اقرار ضرور کروانگی میرے پیارے آن!! کائزل مسکرا کر بولی

اُف کیا چھچھورا بننا پڑ رہا ہے مجھے !! آن اپ کی محبت کیا کیا کروا رہی ہے مجھ سے !! اپنی فلرٹ کرتی باتیں یاد کرتے وہ سرخ ہوئی تھی پھر اگلے لمحے تیزی سے بھاگتی باتھ روم میں بند ہوئی تھی اُسے شدید ضرورت تھی اپنے چہرے پر ٹھنڈا پانی مارنے کی!!

کائزل نے اپنا چہرہ شیشے میں دیکھا اسے امید نہیں تھی اس کا چہرہ اس قدر سرخ ہو گا

اُف اللہ یہ تو اتنا سرخ ہو رہا ہے جیسے کسی نے زوردار تھپڑ میرے منہ پر مارے ہو؟! وہ منہ پھلائے بولی پھر کچھ دیر پہلے ہوا واقعہ یاد کرتی شرماتے ہوئے خود کا عکس آئینے میں دیکھنے لگی!!

اریان تیش کے عالم میں اپنی گاڑی کی چابیاں اور موبائل اٹھاتے آفس سے باہر روم سے باہر نکلا تھا !! چند لمہوں میں اُس کا غصّہ آسمان کو چھو رہا تھا !!

اریان !! لیا ہوا سب ٹھیک ہے اپ بہت غصے میں لگ رہے ہیں!! اریان ابھی باہر نکلا تھا جب انزل تیزی سے اُس کے راستے میں اتے بولی

اریان ایک خون خار نظر اس پر مارتا بنا اس کی بات کا جواب دیے بھاری قدم لیتا آگے کو بڑھا تھا !!

ساحل بھی اریان کو اس قدر غصے میں دیکھ چکا تھا اس لیے وہ خاموش رہا اریان کے اس قدر غصے میں اس کے سامنے بولنا مطلب اپنی شامت خود بلوانے کے برابر تھا!!

اریان بھاری قدم اٹھاتا گاڑی تک پہنچا اپنی گاڑی میں بیٹھتے اس نے گاڑی سٹارٹ کرتے دو سو کی سپیڈ سے اگے بڑھائی تھی اسٹیرنگ پہ اریان شاہ کی پکڑ بے حد مضبوط تھی اریان کی انکھوں میں لمحہ بہ لمحہ خون اتر رہا تھا!!

آنکھوں میں وحشت کے جہاں آباد تھے اگلے تین چار منٹوں میں ہی گاڑی ایک جھٹکے سے ضوریز شاہ کی حویلی کے سامنے رکی تھی!!

اریان گاڑی سے باہر نکلا تھا !! ضوریز شاہ کی حویلی کو دیکھ رگیں پھولنے لگی تھی اس حویلی سے نفرت تھی اسے اسی حویلی میں رہنے والے مکین نے اس کے جان سے عزیز بھائی کی جان لی تھی!!

اریان نے اگلے لمحے تیز بھاری قدم اٹھاتے حویلی کے اندر کی جانب قدم بڑھائے تھے باہر موجود گارڈز بھی کوئی سوال کرنے کی ہمت میں نہیں تھے وہ لوگ دیکھ چکے تھے اریان کے چہرے پر واضح ہوتی وحشت جو بچہ بھی دیکھ سکتا تھا!!

مریم نے یہ قدم اٹھا کر اریان کے اندر سوئے اُس وحشی درندے کو ایک بار پھر جگا دیا تھا جس کا انجام بے حد خطرناک تھا !! مریم ابھی اریان کو صحیح طریقے سے جانتی ہی نہیں تھی !!

بابا آپ کو پتہ ہے وہ کسی کی بھی جان لینے سے پہلے ایک لمحے کے لیے بھی نہیں سوچتے انہوں نے میرے سامنے احمد لالہ کو تڑپتا ہوا چھوڑا پھر اسی رات انہوں نے میرے سامنے ایک شخص کو بے دردی سے گولی ماری تھی!!

مریم بھرائی اواز میں کسی چھوٹے بچے کی طرح ضوریز شاہ کو ہر ایک ایک بات بتا رہی تھی جب کہ سامنے بیٹھے ضوریز شاہ سنجیدگی سے اس کی باتیں سن رہے تھے وہ کسی حال میں اپنی بیٹی کو اریان شاہ کے حوالے نہیں کر سکتے تھے ونی کا مقصد ہی ختم ہو چکا تھا جب احمد نے اپنی آخری سانسیں لی تھی !!

اور !! مریم مزید بتاتی جب اس کی نظریں اک دھاڑ پر سٹل ہوئی تھی !!

مریم !! اُس نے وحشی انداز میں دھاڑتے ہوئے اُس کا نام پکارا تھا !! اریان کی دھاڑ پوری حویلی میں گونجی تھی !! مریم کو لگا اُس کی جان کسی نے کھینچنا شروع کی ہے اچانک جسم میں ایک عجیب سی لہر دوڑی تھی !!

مریم نے ایک جھٹکے سے نظریں اٹھائے اوپر دیکھا جہاں اریان شاہ سامنے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا اشتعال موجود میں بھرا تھا انکھوں میں وحشت چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا!!

ضوریز شاہ بھی اٹھ کر فوراً کھڑے ہوئے تھے انہوں نے پیچھے رخ کیا تھا جہاں اریان شاہ کھڑا مریم کو سرخ آنکھوں سے دیکھ رہا تھا !!

مریم جھٹکے سے کھڑی ہوئی وجود ہولے ہولے کانپنے لگا تھا اُس نے اج تک اریان کے چہرے پر ایسی وحشت نہیں دیکھی تھی !! وہ اریان کے چہرے کو دیکھ رہی تھی!!

اِدھر آؤ!!اریان کی غراہٹ گونجی تھی جب کے اُس کی غراہٹ پر مریم بھاگتے ہوئے ضوریز شاہ کے سینے سے لگی تھی!!

جب اگلے لمہے ضوریز شاہ نے اُس کے گرد حصار باندھتے اُسے اپنے سینے سے لگایا تھا

جب کے مریم کو اُن کے سینے سے لگتے دیکھ اریان کا غصّہ بچی کچی کا کسر بھی کھو چکا تھا !!

ب۔بابا م۔مجھے نہیں جانا !! مریم روتے ہوئے بولی کچھ لمہوں میں وہ رونا شروع کر چکی تھی !! اریان نے کٹ دار آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا ضبط سے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائی تھی !!

کہیں نہیں جائے گی مریم!! ضوریز شاہ اُسے اپنے سینے سے لگائے اریان کو دیکھ بختا سخت لہجے میں بولی

اس کا فیصلہ میں کرونگا !! اریان کی روبدار اواز انتہا کی حد تک سرد آواز گونجی تھی نظریں مریم پر تھی جو اُن کے سینے سے لگی اریان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس نازک وجود کی جان اپنے ہاتھو سے لے لیں!!

مریم میرے پاس آؤ !! اریان نے اُسے دیکھ خشک لہجے میں کہا اواز بلند تھی سرد پن رگ رگ میں سرایت کر رہا تھا جو مریم کو کانپنے پر مجبور کر رہا تھا !!

ن۔نہیں ب۔بابا پ۔پلز میں نہیں جاؤنگی ان کے ساتھ !! مریم روتے ہوئے بولی

مریم تمہارے ساتھ نہیں جائے گی اریان احمد کی جان لے کر تُم اپنا بدلہ کر چکے ہو ونی کا مقصد ختم ہوچکا ہے !! ضوریز شاہ بھی غصے سے غرائے

اس حویلی کا ہر اک فرد بھی اپنی جان دیگا تب بھی ازبک کی موت کا بدلہ پورا نہیں ہو گا !! رہی بات میرے ساتھ نہ جانے کی تو کان کھول کر سن لیں مریم ضرور جائیگی!! ہر حال میں

جائے گی اور اس بات کا فیصلہ میں اپنے سوا کسی کو کرنے کی اجازت نہیں دیتا!! اریان بھی دوبدو غرایا

اُس کی غراہٹ وہاں گونجنے کی وجہ سے اریبہ بیگم اور حویلی کے مکین جمع ہونے لگے تھے !!

مت بھولو تم اس گاؤں کے سردار کے بیٹے ہو اور اصول کے پکے بھی بہت ہو سالوں سے رسم چلتی ہوئی ارہی ہے یا تو خون بہا یا تو ونی اور غرض تم خون بہا میں احمد کی جان لے چکے ہو اب تمہارا مریم پر کوئی حق نہیں اریان شاہ!! ضوریز شاہ اُسے دیکھ غصے سے بولے

جب تک میرے نکاح میں ہے اس کے روم روم پر صرف اریان شاہ کا حق ہے غرض میرے نکاح میں وہ ساری زندگی رہے گی اور اپ تو اچھے سے جانتے ہیں نا اپنی چیزوں پر حق جتانا مجھے کس طرح اتا ہے ؟ پھر بھلے وہ بے جان چیز ہو یا پھر آپ کی بیٹی !!اریان کا انداز جلا دینے والا تھا

تو اصول پسند اریان شاہ رواجوں کو توڑنے کے حق میں ہے ؟ ضوریز شاہ نے غصے سے کہا

بھاڑ میں گئے وہ رواج جو سالوں سے چلتے ارہے ہیں اب نئے رواج بنیں گے جن کا آغاز اریان شاہ کریگا !! اریان دھاڑا تھا مریم بری طرح کانپتی روتے ہوئے اُنکے سینے سے لگے اریان کو دیکھ رہی تھی

خون بہا ہوچکا ہے اریان شاہ !! وہ دھاڑے تھے

ونی بھی ہوچکی ہے !! اریان بھی قوت سے دھاڑا تھا مریم خوف سے مزید ضوریز شاہ کے سینے سے لگی تھی اریان کی آنکھوں میں وہ نہیں دیکھ پارہی تھی !!

اپنی مرضی سے کی تھی نہ ونی؟تب یاد نہیں ائی اپنی بیٹی !!

پتہ تھا نا کس وحشی کو سونپ رہے ہیں اُسے ؟جو ایک بار میرا ہو گیا اُسے مجھ سے دور کرنے والا ہر شخص جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا !! اریان حلق کے بل دھاڑا تھا مریم کا وجود مزید تیزی سے کانپنا شروع ہوا تھا !!

اگر مجھے اپنے بیٹی کے لیے جان بھی دینی پڑی تو میں پیچھے نہیں ہٹوں گا اریان شاہ میں اپنی بیٹی کو پھر سے تمہارے ساتھ نہیں جانے دونگا !!

تمہارا مقصد پورا ہوچکا ہے ازبک کی جان احمد نے لی تھی اور احمد کی جان تم نے لی اب مریم کو طلاق!! ابھی وہ مزید آگے بولتے جب مقابل کی دھاڑ سنائی دی

بس !! اک لفظ اور نہیں !! ورنہ میں بھول جاؤنگا آپ مجھ سے بڑے ہیں!! جس دن اپ کی بیٹی کے لبوں سے یہ لفظ ادا ہوا خدا کی قسم زندہ دفنا دونگا اُسے !! اریان حلق کے بل دھاڑا تھا

ضوریز شاہ کچھ پل کیلئے خاموش ہوئے تھے !!

مریم اِدھر آؤ!! اریان مریم کو خون آلودہ نظروں سے دیکھتا بولا اُس کا ضبط جواب دے رہا تھا

ن۔نہیں !! مریم نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا !!

اریان تمہارے ساتھ نہیں جائے گی مریم میں نے کہا نا تم احمد کی جان لے چکے ہو؟ وہ دوبارہ سخت لہجے میں بولا

ویسے تو مجھے اس تنقید کی ضرورت نہیں آپ مجھے روک نہیں سکتے مجھے روکنے والا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے !! لیکن پھر بھی کیا ثبوت ہے ؟ کوئی ثبوت کے احمد مرچکا ہے ؟ اریان کی اگلی بات ضوریز شاہ کو خاموش کروا چکی تھی واقعی ان کے پاس ثبوت تو کوئی نہیں تھا

مریم نے اپنی انکھوں سے دیکھا ہے!! ضوریز شاہ کچھ لمحے بعد بولیں

احمد کی لاش بھی نہیں ملے گی کسی کو!! اریان نے کٹ دار خشک لہجے میں کہا

فیصلہ چرغہ میں ہو گا!! ضوریز شاہ اُسے دیکھ بولیں

فیصلہ یہی ہو گا اور اسی وقت ہو گا اور فیصلہ میں کروں گا!! فکر مت کریں یہ مت سمجھیے گا یہ بات چھپی رہے گی کہ احمد مر گیا !! اپ تو اچھے سے جانتے ہیں نا میں کسی سے نہیں ڈرتا خود پوری دنیا کے سامنے یہ خبر سناؤں گا کہ ایک کمینہ شخص جس نے میرے بھائی کو قتل کیا تھا وہ مر چکا ہے لیکن افسوس اس کا قتل میرے ہاتھوں نہیں ہوا زندہ جل جل کر مر گیا

سالا ورنہ اس کے لیے تو کیا کچھ سوچا تھا میں نے اس کے بعد بھی کوئی مریم کو مجھ سے دور کرنے کی طاقت رکھے گا تو آئے سامنے !!

بس اک بات یاد رکھیے گا چھوڑوں گا تو صرف اپنی مرضی سے اور جس دن چھوڑوں گا دوبارہ پلٹ کر نہیں دیکھوں گا!! اریان اُنہیں دیکھ خک لہجے میں بولا

مریم میں تمہیں اخری بار کہہ رہا ہوں میرے پاس اؤ ورنہ اگر میں ایا تو بہت برا ہو گا!!

اریان مریم کو دیکھ ضبط سے بولا

وہ اسے سزا دینے کا ارادہ رکھتا تھا ایسی سزا کہ وہ دوبارہ یہ قدم کبھی نہ اٹھائے!!

مریم نے روتے ہوئے مزید سر ضوریز شاہ کے سینے میں چھپایا تھا !!

اریان ضبط کھوتا بھاری قدم لیتا آگے بڑھا !! اُس کا ہر بڑھتا قدم مریم کی جان نکال رہا تھا !!

اریان اتا بے‌دردی سے مریم کی کلائی تھامتے اک جھٹکے سے اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا وہ کسی کٹی پتنگ کی طرح ضوریز شاہ کے سینے سے دور ہوتی اریان کے سینے کی زینت بنی تھی!!

ایک قدم اگے نہیں بڑھائیں گے اپ!! ضوریز شاہ کو آگے اتے دیکھ وہ غزالی لہجے میں دھاڑا نہ چاہتے ہوئے بھی ان کے قدم رکے تھے!!

اریان نے چہرہ نیچے کیا مریم کو دیکھا جو روتے ہوئے اُس سے دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی !!

لیکن اریان کی گرفت اُس کی کمر پر مضبوط تھی وہ اُس گرفت کے سامنے نہ کبھی کچھ کر سکی تھی اور نہ اج کر سکتی تھی

اسے اریان سے خوف محسوس ہو رہا تھا اریان کی انکھوں میں وہ سرخی مریم سے مہز دیکھنے سے برداشت نہیں ہو رہی تھی!!

چ۔چھوڑیں م۔مجھے بابا !! مریم اپنا جملہ درست کرتی جب اریان اُس کے کان کے قریب جھکا!!

ششش!! بلکل خاموش !! جو جان تمہاری میں نے اپنی حویلی میں نکالنی ہے یہ نہ ہو یہی نکال دوں!! اریان دبی دبی اواز میں اُس کے کان کے قریب جھکتا غرایا مریم کی حل چل رکی تھی خوف مزید رگ رگ نے سرائیت کرنے لگا تھا !!

مجھے امید نہیں تھی تم سے اس حرکت کی تمہاری حرکت تمہاری زندگی کی کتنی بڑی غلطی ہے یہ کچھ دیر تک تمہیں پتہ چل جائے گا میری مرضی کے خلاف جانا کیسا ثابت ہو سکتا تھا اس کو باخبر کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ!!

اس وقت میرے اندر جلتی آگ تمہیں زندہ جلانے کا ہنر رکھ رہی ہے !! میں تمہاری وہ حالت کروں گا کے دوبارہ تم یہ قدم اٹھانا تو دور اس کے بارے میں سوچنے سوچنے سے بھی کانپو گی!!

اریان ہنوز اُس کے کان کے قریب جھکی غرایا تھا مریم کی سانسیں رک رہی تھی !!

جا رہا ہوں اپنے حق کو لے کر کوئی بھی راستے میں ائے گا جان سے جائے گا !! اور جیسے کہ اپ کی بیٹی ابھی اپ کو بتا رہی تھی کہ کسی کی بھی جان لینے سے پہلے میں بالکل نہیں سوچتا اسی طرح اج اس ہویلی میں لاشیں بھی گریں گی تب بھی مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا!!

اریان کا لہجہ سرد تھا

اریان نے مریم کی کمر سے ہاتھ اٹھاتے اس کی کلائی اپنی سخت گرفت میں لی تھی وہ گرفت اتنی سخت تھی کہ مریم کو لگ رہا تھا اس کی کلائی ٹوٹ جائے گی!!

رکو اریان شاہ !! تُم اُسے نہیں لے جاسکتے !! ابھی اریان اُسے لیے ایک قدم آگے بڑھا جب ضوریز شاہ کی آواز پر اُس کے قدم رکے جب کے مریم بھی روتے ہوے مسلسل اپنی کلائی چھڑوا رہی تھی

میں نے پوچھا اپ سے؟ اریان نے پیچھے مڑے ابرو اٹھائے اُنہیں دیکھ پوچھا تھا

بیٹی ہے میری وہ!! وہ غرائے تھے

بیوی ہے میری یہ !! اریان دھاڑا تھا

بیوی؟ مریم نے مجھے سب بتا دیا ہے تم نے کبھی اسے بیوی سمجھا ہی نہیں اریان شاہ بیوی کے حق کیا ہوتے ہیں تمہیں پتہ بھی ہے؟ ضوریز شاہ غصے سے بولیں !! بیوی کے کیا حق ہوتے ہیں مجھے اچھی طرح معلوم ہے کسی کے گیان کی ضرورت نہیں مجھے !! اریان سرد لہجے میں بولا اور ساتھ مریم کو خون الودہ نظروں سے دیکھا تھا یعنی وہ سب بتا چکی تھی انہیں؟ اریان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس نازک جان کے ساتھ کیا کر گزرے؟

چ۔چھوڑیں مجھے اپ کے ساتھ نہیں رہنا مجھے م۔میرے بابا کے ساتھ رہنا ہے !! مریم نے روتے ہوے اپنا ہاتھ اُس سے چھڑوانا چاہا وہ کسی حال میں مقابل کے ساتھ جانا نہیں چاہتی تھی

صرف اتنا بولنا جتنا اس کے نتیجے میں مجھے برداشت کرسکو!! اریان اُس کے اوپر جھکتا سرد سرگوشی اُس کے چہرے پر چھوڑ گیا !!

مریم کے رونے میں اضافہ ہوا تھا !!

ٹھیک ہے تو میری لاش سے گزر کر جائے گی میری بیٹی اس حویلی سے!! ضوریز شاہ اعلانیہ سخت لہجے میں بولے جبکہ ان کی بات پر مریم کی ہلچل رکی تھی مریم نے بے یقینی سے اپنے

بابا کو دیکھا جب کہ عریبہ بیگم نے دہل کر اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تھا اور اریان کو ذرا برابر فرق نہیں پڑا تھا

ٹھک ہے اک منٹ رکے !! اریان نے کہتے مریم کا ہاتھ چھوڑا اور بھاری قدم لیے حویلی سے باہر جانے لگا پھر کچھ سوچ کر رکا پھر مریم کی جانب ایا

اگر اس جگہ سے ذرا سی بھی ہلنے کی تم نے کوشش کی یا اپنے باپ کے پاس جانے کی کوشش کی تو تم میرا وہ روپ دیکھو گی جو اج تک کسی نے نہیں دیکھا اس لیے رحم کھانا خود پر کیونکہ میں تم پر رحم کھانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا!!

اریان کہتا بھاری قدم لیتے حویلی سے باہر نکلا اُس کی بات پر مریم خوف سے مزید زورو سے رونا شروع ہوئی تھی اس نے اس جگہ سے ہلنے کی گستاخی بالکل نہیں کی تھی

اُس نے روتے ہوے اپنے باپ کو دیکھا تھا!!

اریان اپنی گاڑی کھولتے وہ حویلی سے گن نکال کر واپس اندر داخل ہوا تھا!!

اُس کے ہاتھ میں گن دیکھ مریم کو لگا وہ ابھی ہوش کھو دیگی!!

اریان مریم کی جانب ایا تھا !!

ڈرو مت یہ گن تمہیں کچھ نہیں کریگی!! بس یہاں سے شاہ حویلی تک بیچ میں جو بھی ائے گا اس گن کی گولی اس کے سینے میں اتریں گی !! اریان اُسے دیکھ وحشت زدا لہجے میں بولا

مریم نے روتے ہوئے تیزی سے نفی میں سر ہلایا !!

کیا ہوا اب ڈر لگ رہا ہے ؟ جب اتنا بڑا قدم اٹھا رہی تھی تب میرا خوف نہیں ایا ؟ اج کے بعد سے میرا خوف تمہاری رگ رگ میں سرائیت کرے گا !! اریان اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا

اریان !! ضوریز شاہ کی آواز پر سب نے اُنہیں دیکھا تھا

سب سے پہلے تم مجھے گولی مارو گے اس کے بعد ہی مریم یہاں سے جائے گی ورنہ وہ اس حویلی سے کہیں نہیں جائے گی !! ضوریز شاہ کٹ دار لہجے میں بولے

تو سب سے پہلے بیچ میں اپ آرہے ہیں؟ اریان نے اُنہیں دیکھ کہتے گن لوڈ کی تھی !! مریم کی جان لبوں پر ائی

اریان نے گن اٹھا کر ضوریز شاہ پر پوائنٹ کی تھی مریم کو لگا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے !!

ن۔نہیں ن۔نہیں پ۔پلز نہیں م۔میرے بابا کوٹ مارے میں اپ کے ساتھ چل رہی ہوں ں۔نہیں !! وہ روتے ہوے منت بھرے لہجے میں بولی

جب کے اریان کی سرد نظریں ضوریز شاہ پر مرکوز تھی !!

ا۔اریان بیٹا مت کرو!! چھوڑ دو اُنہیں!! اریبہ بیگم روتے ہوئے آگے ائی تھی

کوئی آگے نہیں آئیگا !!ضوریز شاہ نے اریبہ بیگم کو اگے انے سے روکا تھا

یا تو میں مروں گا یا پھر اریان مریم کو چھوڑیں گا !! ضوریز شاہ ہنوز اپنے فیصلے پر قائم تھے

اس کا مطلب پہلا والا آپشن؟اریان نے ایبرو اٹھائے کہا انکھوں میں سرخیاں بڑھ رہی تھی!!

پ۔پلز نہیں م۔میرے ب۔بابا کو کچھ مت کریں !! وہ روتے ہوے اُس کا ہاتھ نیچے کرنے کی کوشش کر رہی تھی مریم خوف سے بری طرح کانپ رہی تھی !

اُس کا دل بہت دھیرے دھڑک رہا تھا وہ اپنے بابا کو مرتے نہیں دیکھ سکتی تھی !!

چلاؤ گولی اریان !! ضوریز شاہ اریان کو دیکھ بولیں

میں کسی کے حکم کا پابند نہیں گولی چلے گی لیکن میری مرضی سے !! اریان نے کہتے ٹریکر پر ہاتھ رکھا اُس کا ہاتھ ٹریکر پر دیکھ مریم کی جان نکل چکی تھی

ن۔نہیں آ۔آپ م۔میری طرف دیکھے نا ؟میں اپ کے ساتھ چل رہی ہوں دوبارہ کبھی یہاں نہیں آؤنگی پ۔پلز میرے بابا کو چھوڑ دیں م۔میری غلطی کی سزا انہیں مت دیں

م۔میں اپ کی مرضی کے خلاف گئی ہُوں نا مجھے س۔سزا دیں ی۔ہے مت کریں !! وہ روتے ہوے اُس کا ہاتھ ٹریکر سے ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی

سزا تو تمہیں ملے گی جانم!! چاہے تمہارا باپ زندہ رہے یا پھر مرجائے !! اریان نے اُسے دیکھ سرد لہجے میں کہا پھر ٹریکر پر دباؤ ڈالنا شروع کیا!! اُس کی آنکھوں کی سرخی زرا برابر کم نہیں ہوئی تھی !! نسیں ہنوز پھولی ہوئی تھی !! چہرہ سرخ ہورہا تھا !! اس وقت اُس کی وحشت اُس کے سر پر حاوی ہوچکی تھی اور اریان کا یہ روپ پوری دنیا کو آگ لگانے کی طاقت رکھتا تھا !!

تاریخ گواہ تھی جب جب اریان شاہ کا جنون سامنے ایا تھا جیت اُس کے جنون کی ہوئی تھی !!

مریم کی نظر مسلسل ٹریگر پر تھی جس پر اریان کا کا دباؤ جیسے بڑھا رہا تھا مریم کی حالت خراب ہورہی تھی

اس کا دل دھڑکنا بند کر رہا تھا اسے لگ رہا تھا اس کا دل ابھی بند ہو جائے گا!!

اریان کی انکھوں میں ہمیشہ کی طرح کوئی ڈر نہیں تھا محض وحشت !!

ک۔کیا کر رہے ہیں پلز ب۔بابا کو گولی مت ماریں !! م۔میں اُن سے بہت پیار کرتی ہوں میں نہیں رہ پاؤنگی!! مریم اریان کا بازو تھامے منت ہی تو کر رہی تھی !!

پیار ؟ پیار کے بغیر کوئی نہیں مرتا رہی بات تمہاری تو تم رہو گی !! ہر حال میں!! تمہیں رہنا پڑے گا !! اریان نے اُس کی آنکھوں میں دیکھ کہا تھا اب تک گولی چل چکی ہوتی اگر مریم اس کا باز تھامے منت نہ کر رہی ہوتی تو

م۔میں برداشت نہیں کرپاونگی ی۔یہ!! مریم اب بری طرح رو رہی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی ایک بار اریان جو کہہ دے وہ اپنی بات سے نہیں پھرتا اور اریان کا ہر مسلسل ٹریکر پر تھا

بنا مریم کی طرف دیکھیں اس کی بات کا جواب دیے اریان ضوریز شاہ کو دیکھ رہا تھا جو مسلسل اریان کو دیکھ رہے تھے اُنہیں دیکھ اریان کے چہرے پر تنزیہ دھمی وحشت زدا مسکراہٹ ائی تھی

ا۔اگر بابا ک۔کو گولی لگی تو میں اپنا آپ کھودونگی میں ا۔آپ کو بتا رہی ہُوں!! اریان کے چہرے کی مسکراہٹ اسے بہت کچھ سمجھا رہی تھی اس لیے وہ روتے ہوئے بولی

لیکن اگلے لمحے گولی چلنے کی آواز ماحول میں بالکل سناٹا کر گئی تھی مریم جو بار بار اس کا بازو پکڑے منت کر رہی تھی وہ سٹل ہوئی تھی ہاتھ اپنی جگہ گویا چپکا دیے گئے تھے!!

انکھیں بس اریان کے چہرے پر ٹک گئی تھی انکھوں سے انسو مسلسل گر رہے تھے لیکن آنکھیں حرکت نہیں کر رہی تھی گویا اُسے یقین نہیں ایا تھا گولی کی اواز پر!!

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد جب شور مچا تو مریم نے جھٹ سے ضوریز شاہ کی جانب دیکھا تھا!!

شاہ س۔سائی!!! اریبہ بیگم چیختی اُن کی جانب بھاگی تھی جب کے پھپھو سائی وغیرہ بھی ضوریز شاہ کی جانب بھاگی تھی جو اپنے سینے پر ہاتھ رکھے سرخ آنکھوں سے مریم کو دیکھتے زمین بوس ہوئے تھے اُن کے سینے سے خون کسی پانی کے فواریں کی طرح بہا!!

مریم کو گویا یقین نہیں ارہا تھا وہ بے یقینی سے سامنے دیکھ رہی تھی جہاں ضوریز شاہ جھٹ سے زمین بوس ہوئے تھے ان کے گرنے کی اواز لاؤنج میں گونجی تھی مریم نے پھر یقینی سے اریان کو دیکھا جس کا چہرہ بے تاثر تھا جیسے کوئی فرق نہ پڑا ہو!!

ب۔بابا !! اگلے لمحے مریم کی چیخ لاؤنج میں گونجی تھی اُس نے بھاگتے ہوئے اُن کے پاس جانا چاہا لیکن افسوس نہ جا سکی کیونکہ اس کی کلائی اریان کے ہاتھ میں تھی

چ۔چھوڑیں میرے بابا !! مریم روتے ہوئے چیخی جب کے اریان نے اُس کی کلائی پر گرفت ذرا بھی نرم نا کی تھی

مریم اپنے حواس کھو رہی تھی !! وہ اپنے بابا کے پاس جانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی !!

م۔مر۔مریم !! ضوریز شاہ نے اُسے پکارا تھا ان کا ہاتھ اب تک اپنے سینے پر تھا

ب۔بابا !! مریم روتے ہوئے بلند اواز میں بولی اسے سمجھ نہیں ارہا تھا سب کیا ہو رہا ہے وہاں بالکل کام نہیں کر رہا تھا!!

ضوریز شاہ کی آنکھیں بند ہورہی تھی لیکن وہ مریم کو پکار رہے تھے لاؤنج میں افرا تفری مچی ہوئی تھی

م۔میرے بابا !! مریم روتے ہوئے دوبارہ چیخی وہ مسلسل اریان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی نظر صرف اپنے بابا پر مرکوز تھی!!

اریان پیچھے مڑتا اُسے گھسیٹتے کے انداز میں لیے دروازے کی اور آگے بڑھا تھا آنکھوں میں اب تک وہیں سرخیاں تھی چہرہ اشتعال سے بھرپور تھا اس کا غصہ اب بھی ذرا سا کم نہ ہوا تھا!!

ن۔نہیں چھوڑیں م۔میرے بابا !! مریم اپنے چکراتے سر کے ساتھ لفظ ادا کر رہی تھی

اسے لگ رہا تھا وہ اپنا ہوش کبھی بھی کھو دے گی!! فی الوقت تو دماغ کے کام نہیں کر رہا تھا

ضوریز شاہ نے اپنا خون سے بھرپور ہاتھ اٹھائے مریم کی جانب کیا تھا جیسے اسے روکنا چاہتے ہو لیکن اریان اسے کھینچتا ہوا اگے بڑھ رہا تھا!!

حویلی سے باہر نکلتے اریان نے گاڑی کا دروازہ کھولا

پھر زبردستی مریم کو اندر بٹھایا

چھو۔۔چھوڑیں م۔میرا ہاتھ م۔میرے بابا ک۔کو کچھ !!ابھی مریم کچھ بولتی یا کچھ ہوتا مریم اپنا ہوش کھوتی لہرائی تھی

ابھی وہ گرتی کے اریان جھٹکے سے اُسے اپنے بازو میں تھام گیا تھا !! وہ کسی نازک وجود کی طرح اُس کی بانہوں میں ہوش کھوچکی تھی !!

اریان نے سرخ آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا وہ جانتا تھا مقابل بے ہوش ہوئی ہے!!

اریان نے کچھ لمحے بعد اُسے سیدھا کرتے گاڑی کا دروازہ بند کیا پھر بھاری قدم لیتے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی

ضوریز شاہ کو ہاسپٹل لے جایا جا رہا تھا اور اریان شاہ کو کوئی فرق نہیں پڑھ رہا تھا یہ بات اج ثابت ہو چکی تھی مقابل خود میں دل نہیں رکھتا تھا!! بدلے کی آگ کچھ بھی کروا سکتی تھی ازبک کی موت کا بدلہ وہ پورا خاندان اریان کی نظر میں مجرم بنا رہا تھا !! اور اس حویلی کے ایک ایک فرد کو موت کے گھاٹ اتارنا اریان کے دل کو سکون دے رہا تھا!!

اریان نے گاڑی شاہ حویلی کی جانب روانہ کی تھی دماغ میں بس وہ لفظ گنج رہا تھا جب گارڈ نے " چھوٹے سائی" کہا تھا چھوٹے سائی دو تھے زریام اور حزن !! ان میں سے کون مریم کو وہاں لے کر گیا تھا ؟

اریان کا دماغ غصے سے پھٹ رہا تھا اریان کے خلاف جانے کی مریم کو لے جانے والا اور مریم خود جو اتنی ہمت کر چکی تھی اب اس کا نتیجہ بھگتنے کے لیے انہیں ہمت کی ضرورت تھی !!

اریان کی پکڑ سٹیرنگ پر بے حد مضبوط تھی غصے سے دو چار اریان فل سپیڈ میں گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا

اریان کی گاڑی شاہ حویلی کے آگے رکی تھی !! گارڈ نے فورا دروازہ کھولا تھا جب اریان کی گاڑی شاہ حویلی میں داخل ہوئی!

اریان گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلا گاڑی کا دروازہ اُس نے طاقت سے بند کیا تھا !!اریان بھاری قدم لیتا دوسری جانب ایا مریم کی جانب کا دروازہ کھولتے اُس پر جھکا !!

پھر مریم کا چہرہ اپنی سرخ آنکھوں سے دیکھنا پڑا مریم کی آنکھیں بند تھی چہرہ سرخ تھا آنکھوں سے انسوں اب بھی بہے رہے تھے!! اریان نے اُس کا دوپٹہ درست کرتے اُس کے سر پر ڈالا!!

پھر اُسے جھٹکے سے اپنی بانہوں میں اٹھایا آگے بڑھا تمام ملازمین پہلے ہی نظریں جھکا چکے تھے کسی کی بھی نظر اوپر نہیں تھی!!

اریان اُسے لیے اندر کی جانب بڑھا !! لاؤنج میں ہی امیرا بیگم سکندر شاہ زریام کائزل اور انزل موجود تھے انزل ابھی افس سے باہر ائی تھی کیونکہ وہ سمجھ چکی تھی کہ کچھ تو ہوا ہے تبھی اریان اس قدر غصے میں تھا !! امیرہ بیگم کے چہرے پر بلا کی پریشانی تھی وہ مسلسل بہتری کی دعا کر رہی تھی انہیں نہیں پتہ تھا کہ ضوریز حویلی میں کیا ہوا ہے لیکن انہیں اتنا گارڈ بتا چکا تھا کہ مریم ضوریز شاہ کی حویلی کی جانب گئی تھی اور امیرا بیگم اپنے بیٹے کے ہر روپ سے واقف تھی !! اُنہیں پتہ تھا اپنے وحشت پر اترتے اپنے خلاف جانے والو کا حال اریان کیا کرتا ہے !!

حزن شاید کسی کام سے باہر تھا اس لیے وہ حویلی موجود نہیں تھا مریم کو ضوریز شاہ حویلی چھوڑنے کے بعد وہ کسی کام سے گیا تھا !!

امیرا بیگم پریشانی سے آگے ائی تھی !!

اریان بچے کیا ہوا مریم کو!! وہ اُس کی بانہوں میں مریم کے بےہوش وجود کو دیکھ بولی

کچھ نہیں ہوا اسے بس باپ مر جانے کے خوف سے بے ہوش ہو گئی ہے ابھی اجائے گی ہوش میں لگاتا ہُوں عقل ٹھکانے!! اریان سامنے نظریں جمائے سرد لہجے میں بولا جب کے اُس کی بات پر وہاں خاموشی پھیلی تھی

ک۔کیا مطلب بیٹا !! امیرا بیگم جو سوچ رہی تھی کیا وہی تھا؟

زریام بھی اگے ایا تھا اُس نے اریان کا سرخ چہرہ دیکھا !!جب کے مریم کو اریان کے بازو میں دیکھ انزل کے دل میں تکلیف کی لہر دوڑی تھی دل عجیب سی تکلیف پیدا کر رہا تھا !!

بعد میں بات کرونگا میں !!اریان کہتا اپنے کمرے کی اور بڑھ چکا تھا اس وقت وہ کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا !! وہ اُس کا سرخ چہرہ بھی بیان کر رہا تھا !!

زریام کا پیچھے فون بجا تھا !! زریام نے فون کان سے لگایا !!

چھوٹے سائی !! مقابل سے گارڈ کی آواز ائی تھی

ہمم بولو؟زریام گھمبیر آواز میں بولا

ضوریز صاحب کو ہاسپٹل لے جایا گیا ہے ابھی بڑے سائی نے گولی ماری ہے اُنہیں !! گارڈ نے مقابل سے بتایا

ہاسپٹل کی ہر خبر مجھے دینا اُن کی حالت پر !! زریام نے سامنے نظریں جمائے سنجیدگی سے کہا

جی چھوٹے سائی !! مقابل سے عزت سے کہا زریام نے فون رکھا !!

ک۔کیا ہوا بیٹا ؟ امیرا بیگم نے اُسے دیکھ پوچھا

ماموں جان کو گولی لگی ہے !! زریام نے سامنے نظریں جمائے کہا جب کے امیرا بیگم نے دہل کر اپنے سینے پر ہاتھ رکھا !!

اریان مریم کو لیے کمرے میں داخل ہوا سرخ نظریں اُس کے معصوم چہرے پر مرکوز تھی

بیڈ کے قریب پہنچتے اریان نے اُسے بیڈ پر پٹھکا تھا عمل میں نرمی بلکل نہیں تھی !!!

اُسے بیڈ پر پٹھکتے اریان اُس پر جھکا !! اُس کے چہرے پر بکھرے بال اُس کے کان کے پیچھے کرتے وہ اُس کا چہرہ چٹانی سنجیدگی کے ساتھ بغور دیکھنے لگا

بہت ہمت آگئی ہے نہ تمہارے اندر ؟ میری غلطی ہے نرم نہیں پڑھنا چاہیے تھا تمہارے ساتھ !! لیکن پتہ نہیں تمہارے اندر ایسا کیا ہوا جو مجھے تمہاری طرف متوجہ کرنے کا سبب بنا !! ورنہ میں نے اج تک کسی کو اپنے اتنے قریب انے کی اجازت نہیں دی جتنی تُم ہو!!

نہ چاہتے ہوئے بھی تمہارے لیے وہ وہشی اریان کہیں سو چکا تھا لیکن اب جو جاگا ہے نا پھر کبھی نہیں سوئے گا !!

یہ مت سمجھنا کے مجھے محبت ہونے لگی ہے تُم سے !! محبت نامی لفظ میری کتاب میں پایا ہی نہیں جاتا !! محبت محض انسان کو کمزور بناتی ہے اور اریان شاہ کمزور نہیں پڑ سکتا !!

لیکن جو چیز میری ہے وہ صرف میری ہے !! اور گرز تمہاری بد قسمتی سے تم بھی میری ہو!! ساری زندگی تم یہیں رہو گی !! میرے لیے کسی کی جان لینا مشکل نہیں غلطی کی سزا مہز موت ہوتی ہے !!

اریان اس کے چہرے پر غرایا تھا

سزا ملنی تھی تمہیں بے ہوش ہوگئی؟ لیکن بے فکر رہو میرے نزدیک غلطی کی کوئی معافی نہیں آجاؤ ہوش میں پھر اچھے سے تیار رہنا !! اریان اُس کی بند آنکھیں دیکھ سرد لہجے میں بولتا پیچھے ہوا !!

بنا اُسے دیکھے وہ شاور لینے باتھ روم میں بند ہوا تھا دل میں جلتی غصے کی آگ شاید شاور سے ٹھنڈے ہوجائے ؟

ہمم بولو حمزہ ؟ ارحاب نے فون کان سے لگایا تھا

سر عرش کے گھر میں مہمانوں کا انا جانا لگا ہے میں بھی گیا تھا سب ٹھیک ہے وہاں آپ کی خالا کا رویہ بھی بہت اچھا ایزل میم کے ساتھ اور وہ بھی خوشی نظر ارہی تھی جب میں گیا تو ایزل میم کمرے میں تھی کچھ دیر بعد عرش اُنہیں لے کر ایا تھا اور وہ خوش تھی مجھے کچھ بھی عجیب نہیں لگا!! حمزہ نے جو دیکھا وہ ارحاب کو آگاہ کیا

?Are u sure

ارحاب نے سنجیدگی سے پوچھا

جی سر!! میں نے ہر ایک ایک چیز غور سے دیکھی ہے مجھے کچھ بھی عجیب نہیں لگا!! حمزہ نے آگاہ کیا

(کچھ دیر پہلے)

حمزہ عرش کی حویلی میں داخل ہوا تھا جب گارڈ نے روکا !!

کون ؟ گارڈ نے حمزہ کو دیکھ پوچھا

اندر جا کر اگاہ کروکے ایزل میم کے بھائی نے کسی کو بھیجا ہے!!

حمزہ نے سنجیدگی سے کہا جب گارڈ اندر پوچھنے گیا اگلے پانچ منٹ میں وہ باہر ایا تھا!!

اجاے اندر !! گارڈ نے اسے دیکھ کہا جب حمزہ اندر داخل ہوا !! لاؤنج میں مہمان موجود تھے جب فائزہ بیگم اٹھ کر فوراً حمزہ کے پاس ائی!!

حمزہ نے ادب سے سلام کیا تھا جس کا اُنہوں نے جواب دیا تھا !!

اپ ارحاب کی بات کر رہے ہو بیٹا ؟ اُنہوں نے مسکرا کر پوچھا جب حمزہ نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

بیٹا ارحاب کہاں ہیں ان سے کہو نا کہ ان کی خالہ انہیں بہت یاد کر رہی ہیں وہ ان سے کانٹیکٹ کرے !! فائزہ بیگم اُسے دیکھ بولی

میں بول دوں گا سر کو اپ ایزل میم کو بلا دیں کچھ پیغام ہے سر کا جو مجھے اُنہیں دینا ہے !! حمزہ اُنہیں دیکھ بولا جب وہ فوراً اسباب میں سر ہلاتے ملازمہ کو ایزل کو بلانے بھیج چکی تھی

سائی ایزل بی بی کے گھر سے کوئی ایا ہے !! دروازہ بجاتے ملازمہ نے کہا تھا جب کے عرش جو بیٹھا فون میں مصروف تھا اُس کا ہاتھ فون پر چلتا رکا تھا جب کے ایزل جو فریش ہو کر باتھ روم سے نکلی تھی اُسے اپنے کانوں پر بھروسہ نہ ہوا

ٹھک ہے اپ چلے !! عرش نے اندر بیٹھے کہا جب ملازمہ واپس لاؤنج کی اور بڑھی ایزل جلدی سے اپنا دوپٹہ اٹھاتے باہر جانے لگی !!

رکو!! جب اُس کے چیخنے پر اُس کے قدم رکے !! ایزل پیچھے مڑ کر اسے دیکھا تھا جو اب کھڑا ہوتا اس کے روبرو اچکا تھا

اپنا یہ رونا دھونا ماتم ادھر ہی ختم کر کے جاؤ ! اچھے خاصے خاموش ہو چکی تھی نہ؟ گھر والوں کا نام سن کے پھر سے تمہارے مگر بچ کے انسوں شروع ہوگئے ؟اگر باہر تمہارے چہرے سے مسکراہٹ ایک لمحے کے لیے بھی گئی یا تمہاری انکھوں میں انسو ایا تو یاد رکھنا میں تمہیں اسی وقت طلاق دے دوں گا اور اس گھر سے دھکے دے کر نکالوں گا پھر جانا کہیں بھی!! تمہارے گھر کے دروازے تو پہلے ہی تمہارے لیے بند ہے پھر کہاں جاؤ گی؟یہ اپنے دماغ میں رکھنا !! باہر ایسا ظاہر کرتا کہ تم میرے ساتھ بہت خوش ہو ہاں؟ ورنہ جو میں نے کہا ہے تم اچھے سے جانتی ہو وہ پورا ہو سکتا ہے تھوں کرے گا زمانہ تم پر شادی کے اگلے دن شوہر نے بیوی کو طلاق دے دی اس کا مطلب بیوی میں کوئی خرابی تھی !! عرش اپنے منہ سے زہر اگل رہا تھا اور ایزل کو اپنا آپ بے معنی لگ رہا تھا !!

سمجھی ؟ اُسے خاموشی سے اپنی جانب دیکھتا پاکر اُس نے ایزل کے بال اپنی سخت گرفت میں لیے تھے تکلیف سے ایزل کے وجود میں ایک لہر دوڑی تھی لیکن اس نے لبوں سے اک لفظ نہیں نکالا !!

جواب دو!! عرش دھاڑا جب ایزل نے فوراً اسباب میں سر ہلایا اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا !!

گڈ گرل !! عرش نے اُس کے بال چھوڑتے کہا

چلو شاباش میکپ سے یہ نشان چھپاؤ!! اور چہرے پر نا ختم ہونے والی مسکراہٹ سجاؤ !! عرش نے اُسے دیکھ دھیمے لیکن عجیب سے لہجے میں کہا ایزل نے اپنے انسوں پر قابو پاتے ڈریسنگ کی جانب قدم بڑھائے !! وہ اپنے انسوؤں پر ضبط کرنا اچھے سے جانتی تھی

عرش اسے ہی دیکھ رہا تھا!! اپنے چہرے پر نشان اچھے سے چھپاتے وہ عرش کے پاس ائی اور اس نے اس کا دوپٹہ درست کیا اور اپنا ہاتھ اس کے اگے کیا!!

ہاتھ تھامو میرا اور ایسے دکھانا جیسے ہم دونوں میں بہت زیادہ پیار ہے ہمم؟ عرش اُسے دیکھ غزالی لہجے میں بولتا آگے بڑھا اپنی قسمت پر بےبسی ایزل دکھ سے دکھ رہی تھی!

وہ دونوں باہر ائے تھے !! ایزل حمزہ کو جانتی تھی جب ارحاب حویلی تھا جب حمزہ اکثر کام کے سلسلے میں اتا تھا !!

حمزہ کو دیکھ ایزل کو تھوڑی حیرت ہوئی تھی لیکن وہ سمجھ چکی تھی!!

اسلام علیکم لالا !! ایزل نے اگے اتے کہا

وعلیکم السلام!! کیسی ہے آپ؟ حمزہ نے کھڑے ہوکر نرمی سے کہتے اُس کے سر پر ہاتھ رکھا

میں ٹھک ہُوں!! ایزل نے عرش کی گھوری سمجھتے اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائی!! عرش آگے اتا حمزہ سے ملا تھا !! حمزہ ہر اک چیز بغور دیکھ رہا تھا اُس نے عرش کا ہاتھ دیکھا جس میں ایزل کا ہاتھ تھا !!

ایزل کے چہرے کی مسلسل مسکراہٹ دیکھی اور پھر عرش کا مصنوعی پیار سے ایزل کو دیکھنا جو کے نہایت دل سے دیکھنا دکھائی دے رہا تھا !!

پھر فائضہ بیگم کا ایزل کے ساتھ رویہ !!

ایزل میم !! حمزہ اُسے دیکھ بولا

جی !! ایزل نے اُسے دیکھا تھا جب حمزہ چہرہ جھکائے ذرا سا قریب جھکا

ارحاب سر نے کہا ہے اگر آپ کو کوئی بھی تکلیف ہے تو آپ مجھے بتادیں !! کسی بھی قسم کی عرش کا رویہ کیسا ہے آپ کے ساتھ؟ اُس نے ایزل کو دیکھ کہا جب کے عرش کی نظریں

مسلسل وہی تھی وہ بات تو نہیں سن پایا تھا حمزہ کی لیکن وہ سمجھ چکا تھا کہ بات کس بارے میں ہو رہی ہے

عرش نے بے دردی سے ایزل کی کلائی پر گرفت مضبوط کی تھی تکلیف سے ایزل کی انکھیں بند ہوئی تھی لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی !! وہ اس کی پکڑ کا مطلب سمجھ رہی تھی ؛!

ایزل نے عرش کو دیکھا جو مصنوعی تو مسکرا رہا تھا لیکن انکھوں میں وہ اسے وارننگ دے رہا تھا!!

س۔سب ٹھک ہے !! اپ لالا کو بولیے گا مجھے کوئی تکلیف نہیں!! ایزل نے مسکرا کر کہا جب حمزہ پر سکون اسے مسکرایا ویسے اسے دیکھ کر ہی سمجھ اگیا تھا کہ کوئی مسئلہ نہیں سب ہی بالکل نارمل تھا!!

پھر کچھ دیر مزید باتوں کے بعد حمزہ نے جانے کی اجازت مانگی!!

عرش نے اُسے گلے سے لگایا !!

ادا سائی کو بولنا عرش اُنہیں یاد کر رہا ہے وہ کول کرلیں !! وہ اُسے گلے لگاتا بولا جب حمزہ اسباب میں سر ہلا گیا !! آخری نظر ایزل کے مسکراتے چہرے کو دیکھ حمزہ وہاں سے نکلتا چلا گیا اُس کے جاتے ہی ایزل اپنے کمرے کی اور بھاگی تھی اب مزید انسوں پر قابو پانا اُس کیلئے مشکل ہورہا تھا !!

(حال)

ٹھک ہے !! ارحاب نے کہتے فون رکھا کچھ سوچتے اس نے عرش کو کول ملای تھی جو اگلے لمحے اٹھا بھی لی گئی تھی !!

اسلام علیکم ادا سائی کیسے ہے اپ؟ عرش نے فون کان سے لگاتے خوش دلی سے کہا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو

وعلیکم السلام میں ٹھیک تم لوگ کیسے ہو ایزل کہاں ہے؟ ارحاب نے سنجیدگی سے استفسار کیا

میں بھی بالکل ٹھیک اور ایزل بھی بالکل ٹھیک ہے!! عرش نے جواب دیا

ایزل سے میری بات کرواؤ!! ارحاب نے حکمیہ لہجے میں بولا تھا

ادا سائی وہ باہر امی کے ساتھ ہے میں ابھی بلاتا ہوں اسے!! عرش نے جواباً کہا

ٹھک ہے !! ارحاب کا جواب ایا تھا جب عرش نے فون ہولڈ پر لگاتے بالکنی میں کھڑی روتی ہوئی ایزل کی جانب قدم بڑھائے !!

تمہارے لالا کا فون ایا ہے !! پتہ ہے نا کیا کرنا ہے تمہیں؟ غلطی سے بھی اپنا ماتم مت سنانا کیونکہ تم اگر اپنا ماتم سناؤ گی تو میں جانتا ہوں وہ اپنی بہن پر تکلیف برداشت نہیں کر سکتے وہ مجھے نہیں چھوڑیں گے لیکن انہیں یہاں انے میں وقت لگے گا یہ بات مت بھولنا اس سے

پہلے میں تمہارے ساتھ کیا کیا کر سکتا ہوں اس کا تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی اس لیے اپنی خیر مناؤ اور ادا سے ایسے بات کرنا جیسے باہر حمزہ سے کی تھی سمجھ رہی ہو نہ ؟ورنہ یہ نہ ہو اتنے ادا یہاں ائیں گے اتنے میں تمہیں بالکنی سے نیچے پھینک دوں!! عرش اُسے دیکھ نفرت سے بولا سمجھ نہیں اتا تھا کہ عرش کبھی اس سے محبت کرتا تھا وہ اس سے اتنی نفرت کیسے کر سکتا تھا!!

اُس کی باتوں پر خوف کی لہر ایزل کے وجود میں دوڑی تھی لیکن اس نے چہرے پر بالکل واضح نہ کیا اور فورا اسباب میں سر ہلایا !!

چلو انسوں صاف کرو شاباش!! عرش اُسے دیکھ بولا جب ایزل نے اپنے انسوں صاف کیے !!

میں عرش کے ساتھ بہت خوش ہوں!! وہ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں!! یہ لفظ مجھے سننا ہے !! عرش نے کہتے فون ہولڈ سے ہٹا کر اُس کے کان سے لگایا !!

ا۔اسلام علیکم لالا !! ایزل نے ہمت سے کہا

وعلیکم السلام کیسا ہے میرا بچہ؟ ارحاب نے صوفے کی پشت پر اپنا سر ٹکایا تھا

جب کے ارحاب کی آواز سن انسوں پھر بار توڑنے کو انکھوں سے تیار تھے جب عرش نے انکھوں سے دھمکی امیز لہجے میں انسو اندر کرنے کا حکم دیا ایزل نے اپنے انسو ضبط کیے تھے !!

میں بھی ٹھیک لالا !! ایزل مسکرا کر بولی

عرش کا رویہ کیسا ہے بچے اپ کے ساتھ؟ اس اچانک شادی کی وجہ میں وقت انے پر پوچھوں گا لیکن فی الوقت کوئی تکلیف تو نہیں؟ ارحاب نے دیوار پر نظریں جمائے کہا

جب کہ اس کے سوال پر ایزل نے عرش کو دیکھا جو انکھوں سے اسے بولنے کا اشارہ کر رہا تھا فون سپیکر پر ہونے کی وجہ سے اور تمام باتیں سن پا رہا تھا!!

جی لالا عرش کا رویہ میرے ساتھ بہت اچھا ہے میں ان کے ساتھ بہت خوش ہوں مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں!! یہ بولتے ہوئے ایزل کے گلے میں گلٹی ابھر کر مدھم ہوئی تھی جبکہ ارہاب کے دل کو بھی سکون ایا تھا

ہمم !! اگر کوئی بھی تکلیف ہو یا عرش کا رویہ تمہارے ساتھ بدلے مجھے بتانا مجبوری کی زندگی مت جینا بچے !! ارحاب سے نرمی سے کہا

جی لالا !! ایزل نے بمشکل انسوں روکتے کہا ایزل کے انسو نکلتے دیکھ عرش نے فورا فون اپنے کان سے لگایا تھا!!

ادا سائی اپ بے فکر رہے ہیں ایزل بہت خوش ہے!! وہ مسکرا کر بولا

اچھی بات ہے عرش شاہ ہمیشہ ایزل خوش رہنا چاہیے اگر کبھی مجھے معلوم ہوا کہ تمہاری ذات سے ایزل کو کوئی بھی تکلیف ہوئی ہے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا تم اچھے سے جانتے ہو میری بہنیں میرے لیے بہن کم اور اولاد زیادہ ہے!! ارحاب نے سنجیدگی سے کہا

میں جانتا ہوں ادا سائیں ایزل کو کبھی کوئی تکلیف نہیں ہو گی میں بہت پیار کرتا ہوں اس سے اور بہت خیال رکھوں گا !! خون خار نظروں سے ایزل کو دیکھتے وہ نرم لہجے میں بولا

ہمم گڈ!! ارحاب نے کرنے فون رکھا تھا

جب کے ایزل کی حالت دیکھ عرش تنزیہ ہنستا نفی میں سر ہلاتے اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا اور ایزل نے انسوں بہاتے آسمان کو دیکھا تھا گویا اللہ سے مخاطب ہونا چاہتی ہو!!

اریان فریش ہوکر نیچے اترا تھا !! جب کے مریم اب تک بےہوش تھی لاؤنج میں اب بھی سب موجود تھے !!

آریان !! سکندر شاہ کی آواز گونجی تھی

ساتھ وہ کھڑے بھی ہوئے تھے

تم نے بتایا نہیں کہ تم احمد کی جان لے چکے ہو پہلے ہی!! وہ اریان کے قریب اتی روبدار آواز میں بولیں

اتنی کوئی خاص بات نہیں تھی یہ اور نہ اج سے پہلے میں نے کسی کو کچھ بھی بتا کر کام کیا ہے !! وہ سنجیدگی سے بولا

یہ خاص بات تھی اریان ازبک کا قاتل تھا احمد!! انہوں نے اُسے دیکھ کہا

جانتا ہُوں!! اریان سرد لہجے میں کہتا صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا

تم نے ضوریز پر گولی چلائی ہے ؟ سکندر شاہ نے اگلا سوال کیا

جب خبر پہنچ گئی اپ تک پھر بھی اس سوال کا کوئی مقصد؟ اریان نے اُنہیں دیکھ کہا

کوئی وجہ گولی مارنے کی؟ سکندر شاہ بھی اریان کے سامنے بیٹھے تھے چاروں طرف مکمل خاموشی تھی سب خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے

بنا وجہ کے کوئی کام نہیں کرتا میں !!اریان نے سنجیدگی سے جواب دیا

وجہ جان سکتا ہوں؟ انہوں نے بھی ہنوز ایسے ہی کہا

نہیں !! اریان کے جواب پر وہ اندر تک سلگے تھے !!

لالا ماموں جان آپریشن تھیٹر میں ہے !! حالت کافی سیریس ہے !! زریام اریان کو دیکھ بولا

ہمم!! اریان نے بے تاثر ہنکارا بھرا

مریم کو یہاں سے لے کر وہاں کون گیا تھا!! یہ کہتے ہوئے اریان کی اواز میں انتہا کی حد تک سرد پن اترا تھا

جب کے سب نے نا سمجھی سے اریان کو دیکھا تھا!

مطلب کیا تھا اریان کی بات کا سب یہی سوچ رہے تھے !!

اختر!! اریان نے بلند اواز میں پکارا جب وہ بوتل کو جن کی طرح حاضر ہوا

جی سائی!! نظریں جھکائے کہا گیا

مریم کو یہاں سے ضوریز شاہ کی حویلی تک کون لے کر گیا تھا ؟ اریان سامنے نظریں جمائی بولا

چھوٹے سائی !! جواب دیا گیا

نام؟ اریان نے ہنوز ایسے ہی کہا

حزن سائی !! یہ نام سن ماحول میں پھر ویرانیت چھائی تھی

حزن کہا ہے ؟ اریان نے سرد لہجے میں کہا نظریں ہنوز سامنے تھی

بیٹا کسی کام سے باہر گیا ہے حزن !! امیرا بیگم نے فوراً جواب دیا

زریام فون کرکے حویلی بلا حزن کو!! اریان کی بات پر زریام اسباب میں سر ہلاتا حزن کو کول ملا چکا تھا !!

اریان بچے کیا ہوا تھا وہاں جو اپ کو گولی چلانی پڑی!! امیرا بیگم بھرائی آواز میں بولی

وجہ احمد کے قتل کے بعد ونی کا مقصد ختم ہوا مریم نہیں جائیگی تمہارے ساتھ !! میں نے کہا بھی تھا جو جو بیچ میں آئیگا گولیاں اُس کے سینے میں اترے گی لیکن شاید اُنہیں اپنی زندگی پیاری نہیں تھا !! اریان سرد لہجے میں بولا

اریان گولی مریم کے سامنے چلی تھی؟امیرا بیگم نے بےاختیار بھرائی آواز میں پوچھا

ہمم وہی تھی وہ!! اریان نے جواباً کہا

اریان اس کا اثر مریم پر بہت برا ہوسکتا ہے !! امیرا بیگم اپنے دل میں جاگتے سوال پر بولی

دیکھا جائیگا !! اتنا بڑا قدم اٹھا لیا اُس نے !! وہ حویلی سے باہر چلی گئی اور کسی کو پتہ تک نہیں چلا !! جانتی تھی نہ مجھے؟ پھر بھی روح نہیں کانپی!! اج امی اپ کسی چیز میں بیچ نہیں آئیگی !! ہمیشہ آپ مجھے اُسے کچھ بھی کہنے سے روک دیتی تھی اور ایسے ہوتے ہوتے اُس میں اتنی ہمت آگئی کے میرا خوف ہی اُس کے دل سے نکل گیا !! شاہ حویلی سے نکل کر اپنی حویلی

تک جانا کوئی عام تھی ؟ یک دم اُس کی آنکھوں میں خون اترا تھا اریان کا خون کھول رہا تھا مریم کا یہ قدم اٹھانا اُس کی رگ رگ میں غصے کی لہر دوڑا گیا تھا !!

لیکن اج اُسے اُس کی غلطی کی سزا ملے گی اور کوئی بیچ میں نہیں آئے گا !! اریان نے سب کو دیکھا تھا انزل کے دل میں مریم کے لیے طنزیہ مسکراہٹ ائی تھی !!

اریان بچے وہ بہت م۔۔۔ابھی امیرا بیگم کہتی جب اریان بولا

امی !! اج نہیں !! اریان اُنہیں دیکھ بولا جب امیرا بیگم خاموش ہوئی

بھابھی کو ہوش نہیں ایا ابھی؟ میں ڈاکٹر کو کول کریں؟؟ کائزل کھڑی ہوتی بولی جب امیرا بیگم نے اسباب میں سر ہلایا کائزل بھی مریم کے کمرے کی اور بڑھی تھی !!

اصولوں کے مطابق اریان ونی کا مقصد ختم ہوچکا ہے یہ بات سچ ہے !! انزل اریان کو دیکھ بولی وہ اسی موقع کی تو تلاش میں تھی

جبکہ اس کی بات پر اریان نے خونخار نظروں سے اسے دیکھا تھا اپنی جانب اریان کو اس طرح دیکھتا پا کر انزل نے حلق تر کیا تھا اور فورا نظریں جھکائی تھی !!

کام پر دھیان دو !! اریان اپنے ہر لفظ پر زور دیتا سرد لہجے میں بولا جب کے سکندر شاہ گہری سوچو میں گم تھے اریان اگلے لمحے کھڑا ہوتا اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا ڈاکٹر بھی اگلے پانچ منٹ میں کمرے میں موجود تھی!!

امیرا بیگم بھی مریم کے کمرے میں اچکی تھی !! جب کے مریم اب تک بے ہوش تھی اور ڈاکٹر اُسے چیک کر رہی تھی !!

اریان صوفے پر بیٹھا سرخ آنکھوں سے مریم کے چہرے کو دیکھ رہا تھا جو بے حد سرخ تھا !!

میں نے انہیں انجیکشن تو لگا دیا ہے اگلے دو گھنٹے میں انہیں ہوش ا جائے گا کسی چیز کا اچانک گہرا صدمہ یا حد سے زیادہ سٹریس ہوا ہے انہیں یہ ویسے ہی بہت کمزور ہے میں نے اپ لوگوں کو پہلے بھی بتایا تھا کوشش کیا کریں کہ انہیں اس طرح کے اسٹریس وغیرہ سے اپ لوگ دور رکھیں!! ان کی عمر بھی کافی چھوٹی ہے کچھ ہوا ہے کیا حال ہی میں؟ ڈاکٹر امیرا بیگم کو دیکھ بول رہی تھی

اریان مہز مریم کو سرخ آنکھوں سے دیکھ رہا تھا شاید اُس نے تو ڈاکٹر کی باتیں بھی نہیں سنی تھی !!

نہیں کچھ نہیں ہوا بس ایسے ہی!! امیرا بیگم ڈاکٹر کو دیکھ بولی جب وہ اسباب میں سر ہلا گئی

مسٹر اریان !! ڈاکٹر اریان کی جانب متوجہ ہوئی اریان نے سرخ آنکھیں اٹھائے اُنہیں دیکھا تھا!!

اپ کی لائف بہت زیادہ ویک ہے ان کا پیٹ بھی خالی ہے کیا انہوں نے کچھ کھایا نہیں؟ انہوں نے سوال کیا تھا

شاید میرے سسرال والے بہت کنجوس ہیں انہوں نے کچھ نہیں دیا اسے کھانے کے لیے!! اریان نے دوبارہ مریم پر نظر مرکوز کرتے سرد لہجے میں کہا

ابھی ہوش میں اتے ہی انہیں کچھ کھانے کے لیے دیجیے گا !!ڈاکٹر امیرا بیگم کو دیکھ بولی جب امیرا بیگم نے فورا اسباب میں سر ہلایا

اپنی وائف کا بہت خیال رکھے!! ڈاکٹر آریان کو دیکھ بولی جب کے آریان کی نظریں اُس نازک جان پر مرکوز تھی جسے وہ اج کسی حال میں نہیں چھوڑنے والا تھا !!

ڈاکٹر اب کمرے سے نکلتی جانے کیلئے بڑھی تھی کائزل اُنہیں نیچے تک چھوڑنے گئی تھی !! کمرے میں امیرا بیگم موجود تھی !!

اریان بھی اٹھ کر کمرے سے باہر نکل چکا تھا جب امیرا بیگم مریم کے پاس آکر بیڈ پر بیٹھی !! وہ مریم کو بے بسی سے دیکھ رہی تھی

بچے یہ قدم اٹھانے سے پہلے مجھے سے تو پوچھ لیتی !! امیرا بیگم اُس کی پیشانی پر آئے بال پیچھے کرتے بول رہی تھی !!

خیر ایک گھنٹہ مزید گزرا تھا اس دوران امیرہ بیگم اور کائزل ہی مریم کے پاس تھی جب مریم کے ہاتھوں نے دھیرے دھیرے حرکت لی!!

آنکھیں دھیرے دھیرے حرکت کر رہی تھی امیرا بیگم کو مریم کو دیکھ رہی تھی اب فوراً اُس کے چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگی !!

مریم غنودگی کے عالم میں بے چینی سے اِدھر ادھر چہرے کو حرکت دے رہی تھی چہرے کے تصورات بے چینی میں ڈھل رہے تھے!!

بابا!! وہ قوت سے چیختی ہوئی اٹھ کر بیٹھی تھی !! کائزل نے فوراً اُسے تھاما تھا

ب۔بھابی!! کائزل نے اُس کا ہاتھ تھامتے کہا تھا

ب۔بابا !! پ۔ پھپھو جان بابا !! مریم کانپتی آواز میں اُنہیں دیکھ بولی دماغ ہلکا ہلکا کام کرنا شروع ہورہا تھا !!

مریم۔۔مریم بچے سنبھالو خود کو!! امیرا بیگم بھرائی اواز میں اُسے تھامتے ہوئے بولی مریم کا دماغ بلکل سن ہورہا تھا !!

جب کے اریان بھی سیڑھیاں چڑھتا اب کمرے میں ہی داخل ہورہا تھا !!

آگے زندگی نے جو سوچ رکھا تھا اُس سے سب انجان تھے !!زندگی نے کیا رخ لینا تھا کوئی نہیں جانتا تھا !!

مریم کے ذہن میں صرف اس کے بابا چل رہے تھے !! اس کے علاوہ اور کچھ اُسے یاد نہیں تھا !!

مریم !! امیرا بیگم نے بھرائی آواز میں کہتے اُسے اپنے سینے سے لگایا تھا جب مریم نے اچانک اگلے لمحے ان کے سینے سے لگتے شدت سے رونا شروع کیا !! اُس کے دماغ میں اُس کا باپ چل رہا تھا !! اگر اُس کے بابا کو کچھ ہوگیا تو؟ وہ کبھی خود کو معاف نہیں کرپائیگی!!

پ۔ پھپھو جان ب۔بابا ک۔کہا ہیں؟ مریم شدت سے ان کے گلے لگے ہوئے بول رہی تھی!! اُسے اس طرح روتا دیکھ کائزل کی آنکھوں سے بھی انسوں بہے رہے تھے !!

گ۔گولی مار دی م۔میرے بابا کو انہوں نے !! وہ سسک کر بولی

پ۔ پھپھو جان پلیز م۔مجھے بتا دیں میرے بابا کیسے ہیں وہ ٹھیک ہے ؟ وہ سختی سے آنکھیں میچے اُن کے بازو تھامے بولی

ابھی مزید بات ہوتی جب اریان فون کان سے لگائے کمرے میں داخل ہوا تھا نظریں سیدھا بیڈ پر اٹھی تھی !! سامنے مریم کو امیرا کے سینے سے لگے دیکھ اریان نے اگلے لمحے فون رکھ

اُسے سرخ آنکھوں سے دیکھا !! چہرے پر اب بھی ویسے ہی چٹانی سنجیدگی تھی جبکہ گردن پر نسے اب بھی نمایاں تھی !!

امیرا بیگم اور کائزل نے بھی اریان کو دیکھا تھا جب کے مریم نہیں دیکھ پائی تھی کیونکہ اس کا سر امیرا بیگم کے سینے میں چھپا تھا !!

کائزل نے اریان کا چہرہ دیکھا جو سرخ برسا رہا تھا !!سُرخ نظریں مریم پر مرکوز تھی !!

کائزل فوراً بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی !! امیرا بیگم بھی مریم کی پیشانی چومتی بیڈ سے کھڑی ہوئی تھی !! مریم نے روتے ہوئے نظریں اٹھائی تھی جب نظریں اریان پر گئی اریان کو دیکھتے اُس کی آنکھوں میں اپنے گھر ہوا وہ منظر چلنے لگا تھا !!

اریان بیٹا اُس کی طبیت ٹھک نہیں ہے نرمی سے پیش انا !! امیرا بیگم اُس کے قریب اتی سمجھانے والے انداز میں بولی جب کے اریان نے کوئی جواب نہیں دیا تھا اس کی سرد نظریں محض مریم پر تھی اریان کے چہرے پر چٹانی سنجیدگی دیکھ ےمیرا بیگم نے پریشانی سے مریم کو دیکھا تھا جو اب چہرہ جھکائے بری طرح رو رہی تھی !!

ادا سائی اُن کی طبیعت ٹھک نہیں ہے اپ غصّہ مت کریے گا !! کائزل نے ہمت کرتے کہا

جائے آپ لوگ !! اریان نے سنجیدگی سے کہا نظریں سامنے ہی مرکوز تھی !! امیرا بیگم کو سمجھ نہیں ا رہا تھا وہ کیا کریں؟

جب کے کائزل بھی پریشانی سے کبھی مریم کو دیکھتی تو کبھی اریان کو!! امیر بیگم جانتی تھی اس وقت اریان کچھ سمجھنے کے ضبط میں نہیں ہے اسلئے وہ دونوں کمرے سے باہر نکلیں تھے !!

مریم کو نہیں پتہ تھا وہ دونوں کمرے سے جارہے ہیں !!

مزید کچھ دیر ایسے ہی خاموشی گزری تھی !! جب مریم نے سر اٹھایا مریم کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا چہرے پر تکلیف کے اثار تھے اپنے باپ کا سوچ سوچ کر وہ اندر سے مر رہی تھی!!

کمرے میں مہز اریان کو سامنے پاکر وہ بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی کمزوری کی وجہ سے اُس کیلئے اٹھنا مشکل ہورہا تھا !! بمشکل بیڈ سے اٹھتے اُس نے قدم اٹھایا جب اُس کے قدم لڑکھڑائے تھے

وہ واپس بیڈ پر بیٹھی تھی !!

ا۔اب تو بہت خوش ہونگے نہ اپ؟ میرے بابا کو گولی مار کر ؟ مریم اپنے انسوں صاف کرتی بولی رو رو کر بھی وہ تھک چکی تھی!! اس کا رونا کسی حال میں کم نہیں ہو رہا تھا ہو بھی کیسے سکتا تھا؟ جس کو گولی لگی تھی وہ کوئی دور کا شخص نہیں بلکہ اس کا باپ تھا

مریم دوبارہ بمشکل اٹھتی چھوٹے چوٹیں قدم لیتے مقابل کے سامنے آئی تھی !!

ا۔اگر م۔میرے بابا کو کچھ ہوا تو میں ا۔آپ کو کبھی معاف نہیں کرونگی!! مریم اُسے دیکھ روتے ہوئے بولی

تم سے معافی مانگ کون رہا ہے ؟ وحشت زدا لہجے میں کہتے اریان نے اُس کی جانب ایک قدم بڑھایا

کیوں گئی تھی وہاں ؟ اگلے لمحے اریان کی دھاڑ کمرے میں گونجی تھی مریم کا پہلے ہی لزرتا وجود مزید لزر اٹھا تھا

مریم نے قدم پیچھے اٹھایا

میں نے کہا کیوں گئی تھی ؟ اب کی بار پہلے سے کہیں زیادہ شدت سے وہ دھاڑا تھا !! مریم نے کانپتا وجود سنبھالنے کی کوشش کی تھی انسو میں مزید روانگی ہوئی تھی مقابل کی انکھوں میں وحشت دیکھ جان لبوں پر ائی تھی !!

ک۔کیونکہ م۔میری منزل میرے بابا کے پاس ہی ہے !! مریم نے روتے ہوئے کہا تھا

یہ طے کرنے والی تم کون ہوتی ہو کہ تمہاری منزل کہاں ہے ؟ اریان اُس کی جانب بھاری قدم لیتا سرد لہجے میں بولا

میں اپنے بابا کے پاس جانا چاہتی ہوں اور میں ان کے پاس جاؤں گی اگر انہیں ک۔کچھ ہوا تو !! وہ کہتے کہتے رکی پھر مزید شدت سے رونے لگی

میں اپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی میں نے پہلے بھی بہت بار بتایا ہے !! مریم روتے ہوئے چیخی

آواز نیچے !! مقابل دھاڑا

بغیر میری اجازت کے اس حویلی سے قدم نکالنے کی سزا جانتی ہو تم؟اریان اُس کے چہرے پر غرایا

مریم نے سہم کر آنکھیں بند کی تھی لیکن اب وہ کمزور نہیں پڑھ سکتی تھی

بہت ہمت آگئی تھی نا تمہارے اندر ؟ وعدہ رہا اج کے بعد یہ قدم اٹھانے سے پہلے بھی تمہاری روح کانپے گی !! اریان اُس کا بازو سخت گرفت میں تھامتے اُسے اپنے قریب کیے اُس کے چہرے پر دھاڑا

م۔میری بھی جان لینگے آپ ؟ لے لیں ایک بار ہی گولی مار دیں !! ویسے بھی اپ کیلئے تو یہ کھیل ہے نہ ؟ وہ روتے ہوے بولی

اگر تمہاری نظروں میں موت سزا ہے تو یہ تمہاری غلط سوچ ہے !! موت سزا نہیں بلکہ جزا ہے اور تمہیں جزا نہیں ملے گی اپنے کیے کی سزا بھگتو گی !اریان نے اُس کے بازو پر گرفت مزید سخت کی تھی مریم کو لگ رہا تھا اس کا بازو ٹوٹ جائے گا

اندر سے خوف وجود میں دوڑ رہا تھا لیکن وہ کمزور پڑھنا نہیں چاہتی تھی

اگلے لمحے اریان نے اُس کی کلائی تھامی تھی !! اس کے کلائی کی پہ اریان کی گرفت اچانک ہی بے حد سخت ہو چکی تھی کہ مریم سسک پڑی !!

اریان اُس کی کلائی تھامے کمرے سے باہر نکلا تھا !! مریم کسی کٹی پتنگ کی طرح اُس کے ساتھ کھینچی چلی گئی

چھ۔چھوڑیں میرا ہاتھ م۔مجھے میرے بابا کے پاس جانا ہے !! مریم اپنی کلائی اُس کے ہاتھ سے آزاد کروانے کی کوشش کرتی روتے ہوئے چیخی تھی اُس کا ضبط جواب دے رہا تھا !!

اریان اُسے لیے بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا سیڑھیاں اُتر رہا تھا !! جب کے مریم چیخ کے اُس سے اپنی کلائی چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی !!

لاؤنج میں موجود تمام لوگ جھٹکے سے کھڑے ہوئے تھے اس دوران حزن بھی آچکا تھا اور لاؤنج میں سب سے پوچھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ ہوا کیا ہے؟

مریم کو اوازیں سنتے سب نے سیڑھیوں کی جانب دیکھا جہاں اریان سرخ چہرے کے ساتھ نیچے اتر رہا تھا اور مریم تقریباً گھسیٹنے والے انداز میں اُس کے ساتھ کھینچی چلی جارہی تھی !!

سیڑھیوں سے نیچے اترتے لاؤنج ایا تھا اریان اگے بڑھ رہا تھا جب سب تیزی سے آگے آئے !!

کوئی آگے نہیں آئیگا !! اریان دھاڑا سب کے قدم وہی رکے تھے!! مریم بری طرح روتی اُس سے کلائی چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی !! جبکہ امیرا بیگم نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تھا اریان غصے کا بہت تیز تھا لیکن اج سے پہلے اس کو اس قدر غصے میں بہت کم دیکھا گیا تھا یہ اس کے غصے کی اخری سیڑیاں تھی جس کا نشانہ مریم بن رہی تھی اریان کی نظر حزن پر نہیں گئی تھی جب کے حزن معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا مریم کو دیکھ اسے حیرت کے جھٹکے لگے تھے تو کیا وہ جو سوچ رہا تھا وہی ہوا تھا؟

اریان نے آگے قدم اٹھایا تھا!! جب حزن فوراً آگے ایا مریم کو اس قدر برا روتے مزید نہیں دیکھ سکتا تھا !! جب کے اریان کی سرخ نظریں حزن پر اٹھی تھی اور حزن کو دیکھ مزید خون اُس کی آنکھوں میں اترا تھا !!

اریان یار کہا لے جارہا ہے بےبی گرل ؟وہ رو رہی ہے دیکھ اور اُس کی طبیت بھی ٹھک نہیں لگ رہی !!حزن اریان کو دیکھ نرمی سے بولا اریان کے چہرے کے زاویے مزید وحشت زدا ہورہے تھے زریام نے فوراً اکر حزن کا ہاتھ تھامتے اُسے پیچھے کرنے کی کوشش کی وہ جانتا تھا اریان کا ضبط کسی بھی لمحے ٹوٹے گا

یار چھوڑ زریام !! دیکھ کتنا رو رہی ہے وہ ایسے تو نہیں ہوتا یار اُسے تکلیف ہورہی ہے!! حزن کی اواز بلند ہوئی تھی !!

اواز نیچے رکھ حزن !! زریام نے اُسے سمجھانے کی کوشش کی

یار تجھے آواز کی پڑی ہے دیکھ بےبی گرل کتنا رو رہی ہیں م!! وہ دوبارہ بلند اواز میں بول رہا تھا اریان اپنے لوگوں کو بس ایک موقعہ دینے کا قائل تھا جو کے حزن مریم کو بنا اجازت اس حویلی سے لے جاکر پورا کرچکا تھا یہ سوچ کر ہی اریان کے دماغ کو رگے پھٹ رہی تھی !!

۔۔۔ابھی وہ مزید کچھ اونچی اواز میں بول کر اپنی بات مکلمل کرتا جب اک تھپڑ پوری قوت سے اریان نے اُس کے چہرے پر رسید کیا تھا !!

تھپڑ کی اواز پورے لاؤنج میں گونجی تھی جبکہ حزن کو سب گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا!! مریم نے اپنے چہرے پر ہاتھ اپنی چیخ دبائی تھی آنکھیں بےیقینی سے پھیلی تھی !! تھپڑ کی اواز اس قدر تیز تھی کہ مریم کو اپنا اپ ختم ہوتا محسوس ہورہا تھا !!

ایک تو حزن پر پہلے اریان کا غصّہ اور پھر اُس کا بیچ میں بولنا اس تھپڑ کی وجہ بنا تھا

وہی حزن کو اپنا گال کسی تپتے انگارے پر جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا!!اک دو قدم پیچھے کو لڑکھڑائے تھے!!

غیرو کو یہ ایک موقع بھی نہیں ملتا تھا کسی غیر کی پہلی غلطی پر انہیں بےدرد سزا دینا اریان کے اصولوں میں شامل تھا !!

سب کی نظریں گویا ساخت ہو چکی تھی سکندر شاہ بھی سٹل ہوئے تھے امیرا بیگم نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ یہ منظر دیکھا تھا جب کے لڑکیوں کی حالت بری ہورہی تھی !!

غلطی کرنے والوں کی بلند اواز مجھے زہر لگتی ہے!! وہ غضب کے عالم میں حلق کے بل دھاڑا

حزن کچھ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت میں نہیں تھا وہ بس سٹل بے یقینی سے کھڑا تھا چہرہ جھکا ہوا تھا !! زندگی کا پہلا تھپڑ اسے اس کے بھائی سے ملا تھا!!

مقابل کی دہشت سے مریم کا وجود بری طرح کانپ رہا تھا اس کا ہاتھ اب تک اُس کے منہ پر تھا !! حزن کی غلطی پر اُسے دیکھنے کا وہ بعد میں ارادہ رکھتا تھا !! وہ جاننا چاہتا تھا یہ قدم اُس نے اٹھایا کیسے ؟ اُس کو بیوی کو بغیر اریان کی اجازت اس حویلی سے دوسری حویلی پہنچنا کوئی چھوٹی بات نہیں تھی!! فلوقت اریان ہنوز مریم کی کلائی تھامے اب اگے بڑھا تھا !! مریم کسی بت کی طرح اُس کے ساتھ چل پڑی تھی اریان بھاری اب تک وہ واقعی سے ہی باہر نہیں ائی تھی !!

اریان اُسے حویلی کی پچھلی جانب لے کر جارہا تھا !! اُس جگہ کو دیکھ مریم کا گلا خشک ہوا تھا !! جب سے اسے معلوم ہوا تھا یہاں پینتھر ہوتے ہے مریم کی جان جاتی تھی !!

اریان گھسیٹتے ہوئے اُسے آگے بڑھ رہا تھا !!

ک۔کہاں لے جا رہے ہیں اپ مجھے؟ میرے بابا کے پاس جانا ہے مجھے میرے بابا کے پاس لے کر چلیں مجھے بتائیں وہ کیسے ہیں انہیں کچھ ہوا تو نہیں!! وہ روتے ہوئے اک بار پھر چیختی ہوئی بولی اج سے پہلے وہ اریان کے سامنے ایسے کبھی نہیں چیخی تھی اور اریان مسلسل اس کے چیخنے پر ضبط کر رہا تھا!! مریم کی سب سے بڑی کمزوری اور سب سے بڑی طاقت اس کا باپ تھا !!

جو اسے دنیا کی سب سے کمزور انسان بھی بنا سکتا تھا جیسے ابھی مریم اپنے باپ کو دیکھنے کے لیے کمزور پڑ رہی تھی اور کسی بھی مشکل گھڑی پر اسے اتنا طاقتور بنا سکتا تھا کہ مریم جذبات سے عاری ہو سکتی تھی!!

م۔میں نے کہا م۔مجھے میرے بابا !! مریم چیخی کر بلند اواز میں بولی جب اریان اک جھٹکے سے رکتا اُسے پیچھے دیوار سے لگاے اُس کے قریب ہوا !!

اگر اب تمہاری اواز اونچی ہوئی تو زبان کاٹ دونگا !! وہ اُس کے چہرے کے قریب اپنا چہرا کرتے اُسے دیوار سے لگاے دھاڑا

مریم کی سانسیں رکی تھی

ا۔آپ صرف لوگوں کو تکلیف دینا جانتے ہے !! وہ سرخ آنکھوں سے اریان کو دیکھ بولی

جب تم جانتی ہو پھر کیوں مزید تکلیف کا نشانہ بنانا چاہتی ہو؟ اریان مزید اپنا چہرا اُس کے چہرے کے نزدیک کرتا غرایا

اُن دونوں کا چہرہ اک دوسرے سے بےحد نزدیک تھا !! اتنا نزدیک کے اک دوسرے کی سانسیں اُن کے چہرے پر پڑھ رہی تھی !!

اگلے لمحے اریان اُس سے پیچھے ہوتا اُسے لیے واپس آگے کو بڑھا تھا !! مریم اپنی بےبسی پر سوائے انسوں بہانے کے فلووقت کچھ نہیں کر سکتی تھی !!

اریان نے پیچھے کمرے کا دروازہ پیر مارتے جھٹکے سے کھولا تھا یہ وہی کمرہ تھا جہاں نکاح کے بعد اریان نے مریم کو رکھا تھا !! اریان مریم کو لیے اندر داخل ہوا پھر مریم کا ہاتھ جھٹ سے چھوڑا !! ابھی دن ہونے کی وجہ سے کھڑکی کی تھوڑی روشنی اندر ارہی تھی!!

مریم نے سہم کر پورے کمرے کو دیکھا جہاں زیادہ تر اندھیرا تھا کھڑکی سے اتی روشنی نے کچھ حد تک اجالا کیا تھا!!

لیکن وہ کافی نہیں تھا !! اچانک ہی پینتھر کی غراہٹ کی اواز پر مریم کی چیخ گونجی خوف سے دو چار روتے ہوے وہ اِدھر ادھر دیکھنے لگی !!

اس پاس کوئی نہیں تھا مریم نے اریان کو دیکھا جو سرخ آنکھوں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا !!

ی۔یہ اواز !! نہ چاہتے ہوئے بھی مریم کو اُس دشمن جان سے ہی پوچھنا پڑا

پینتھر کی اواز ہے!! تمہارے ٹھک اگلے والے کمرے میں ہے وہ!! اریان نے اُسے دیکھ سرد لہجے میں کہا جبکہ مریم نے اک سانس بھرا تھا!! لیکن خوف اب بھی اس کی رگ رگ میں سرائیت کر رہا تھا دماغ پاگل ہونے کو تھا ضوریز شاہ کی طبیعت کیسی تھی اُسے یہ تک معلوم نہیں ہورہا تھا !!

اریان آخری سرد نظر اسے دیکھتا یہاں سے جانے لگا تھا جب مریم نے تیزی سے اتے اُس کا ہاتھ تھاما !!

ن۔نہیں آ۔آپ مجھے یہاں اکیلا چھوڑ کر نہیں جاسکتے م۔مجھے بہت ڈر لگتا ہے !! وہ میں چاہتے ہوئے بھی رو پڑی تھی وہ مقابل کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی لیکن اس کی بے بسی اسے بار بار اس کے سامنے رونے پر مجبور کر رہی تھی!!

ڈر لگ رہا ہے میری جان کو؟ تب ڈر نہیں لگا جب اس حویلی سے اپنا قدم باہر نکالا تھا ؟ اریان اُسے دیکھ کٹ دار لہجے میں بولا

کے اک بار پھر پینتھر کی غراہٹ سنائی دی اس بار اُس کی غراہٹ مزید قوت سے کی گئی تھی گویا اسے محسوس ہوا ہو اُس کے مالک کے قریب کوئی اور ہے !!

جانوروں کی جبلی اک الگ تھلگ پیدا کرتی تھی!! پینتھر کو بھی جبلی ہوتی تھی اریان کے قریب کسی اور کو دیکھ کر!!

جب کے پینتھر کی خطرناک گراہٹ سے مریم نے خود کو بمشکل اریان کے سینے لگنے سے روکا تھا وہ اب خوف سے بھی مقابل کے قریب نہیں جانا چاہتی تھی !!

مقابل نے اُس کی آنکھوں کے سامنے اس کے باپ کو گولی چلائی تھی وہ کیسے اُس شخص کے قریب جاسکتی تھی ؟

پ۔پلز میں اپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں مجھے بتا دیں کہ میرے بابا کی طبیعت کیسی ہے ؟ و۔وہ ٹھک ہیں ؟ کچھ دیر کے خاموشی کے بعد مریم اُسے دیکھ روتے ہوئے منت بھرے انداز میں بولی

بھول جاؤ اپنے باپ کو!! اریان سفاکی سے بولا مریم نے اک جھٹکے کے ساتھ بے یقینی سے اُسے دیکھا تھا وہ اتنی آسانی سے کیسے کہے سکتا تھا کے وہ اپنے باپ کو بھول جائے !!

مریم کو یقین ہو چکا تھا اریان بالکل ٹھیک کہتا تھا وہ بے حد سفاک تھا !! وہ اس قدر سفاک تھا کہ یقین کرنا مشکل تھا کوئی انسان اتنا بے رحم کیسے ہو سکتا تھا؟ اج مریم کو یقین ہو چکا تھا کے اریان سے زیادہ سفاک اور بے رحم کوئی نہیں تھا !!

مریم شدت سے روتی ہوئی زمین پر بیٹھی تھی !!

م۔مجھے یقین نہیں آتا کوئی اتنا بے رحم کیسے ہوسکتا ہے ؟ ا۔آپ کے پاس ذرا سا بھی احساس نہیں ؟اپ کو مجھ پر ترس نہیں ارہا؟ ایک بیٹی کے سامنے اس کے باپ کو گولی مار کر آپ

اُنہیں بھول جانے کہا کہ رہے ہیں !مریم دونوں ہاتھ زمین پر رکھے شدت سے رو رہی تھی وہ اپنے اپ کو اس وقت بہت بے معنی لگ رہی تھی !!

اریان اپنا اک گھٹنا زمین سے لگائے جب کے دوسرے گھٹنے پر وزن ڈالے اُس کے قریب بیٹھا تھا !!

میری اتنی سفاکی کے بعد بھی تمہیں یقین نہیں ارہا؟ کیا چاہتی ہو مزید سفاکی پر اتروں برداشت کرپاؤ گی ؟ اریان اُس کے چہرے کے قریب جھکتا غضب و غیز کے عالم میں اپنے ہر لفظ پر زور دیئے بولا

اور سفاکی پر اتر کے اپ مجھے جان سے مار دیں تاکہ میری اذیت ختم ہوجائے !! احمد لالا پر صبر ہوگیا تھا مجھے لیکن میرے ب۔بابا کا صبر نہیں ہوگا مجھ سے !! اپ جیسے ظالم انسان کے ساتھ رہنے سے اچھا ہے کہ میں مر جاؤں!!مریم روتے ہوئے لیکن سنجیدگی سے بولی

اب تمہیں اس ظالم انسان کے ساتھ ہی رہنا پڑے گا کچھ بھی کرلو تم!! اریان اپنی سرخ آنکھیں اُس کی آنکھوں میں گاڑے سرد لہجے میں بولا

کیوں؟ آخر کیوں؟جب اپ مجھ سے محبت نہیں کرتے جب اپ کو نفرت ہے مجھ سے تو پھر کیوں اپ مجھے خود کے ساتھ رکھنا چاہتے ہیں!! مریم اُسے دیکھ بولی

میں نے کب کہا کہ میں تم سے نفرت کرتا ہوں؟ اریان نے ابرو اٹھائے سرد لہجے میں کہا تھا مریم نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا تھا

میں تو یہ بھی نہیں کہہ سکتی کہ اپ مجھ سے محبت کرتے ہیں کیونکہ میں جانتی ہوں اپ کبھی مجھ سے محبت نہیں کرسکتے !! مریم بے تاثر لہجے میں بولی

گڈ!! بالکل ٹھک کہا تم نے !! نہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور نہ نفرت پھر بھی تم میری اجازت کے بغیر دوبارہ اس حویلی سے قدم باہر نہیں نکال سکتی!! تمہیں میری زندگی میں رہنا ہو گا!! اریان نے اُس کا چہرہ اپنی سخت گرفت میں لیتے سنجیدگی سے کہا اس کی انکھوں میں اب بھی کوئی جذبات نہیں تھے!!

کب تک رکھیں گے مجھے زبردستی اپنے پاس؟اپ کو لگتا ہے جو اپ نے اج کیا اس کے بعد اپ میرے دل میں کوئی احساس پیدا کروائینگّے؟ وہ اپنے انسوں صاف کرتی بولی

تمہیں پتہ ہے بچپن سے میں ہر چیز میں جیتتا ہوا ایا ہُوں پھر بھلے وہ معاملہ کچھ بھی ہو!! میں نے ہارنا نہیں سیکھا اور تمہارا میری زندگی سے جانا میری ہار ہو گی اور اریان شاہ ہارنے والو میں سے نہیں !!

اریان نے اُسے دیکھ کہا تھا مریم کی آنکھوں سے انسوں ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے !!

دیکھیے گا بہت جلد میں یہاں سے چلی جاؤں گی پھر واپس کبھی یہاں نہیں اؤں گی اج تو اپ مجھے واپس لے ائے لیکن اب کی بار میں واپس نہیں آؤنگی میں!! میں نفرت کرتی ہوں اپ سے !ان مریم اپنا چہرا ہاتھوں میں چھپائے روتے ہوے بولی اواز اونچی کرنے کی اس نے گستاخی نہیں کی تھی!

جتنی نفرت کرنی ہے کرو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا!! اریان سفاکی سے بولا اُس کی آنکھوں میں اب بھی ویسے ہی وحشت دکھائی دے رہی تھی !!

مریم نے اپنا چہرہ ہاتھوں سے نکالے اسے دیکھا تھا!!!

کسی کی بے بسی پر اسے اتنا مجبور کر دینا کہاں کا انصاف ہے اریان شاہ!! مریم اُسے دیکھ خالی لہجے میں بولی اس نے پہلی بار اریان کا نام لے کر اُسے پکارا تھا اکثر اوقات وہ باتوں میں اریان کو ظاہر کرنے کے لیے اریان شاہ لفظ استعمال کرتی تھی لیکن اس نے کبھی بھی اریان کو اس کے نام سے نہیں پکارا تھا

بے بسی اگر مجھ سے جڑی ہو تو انصاف کا فیصلہ اریان کرتا ہے !! اریان کا جواب اگلے لمحے ایا تھا !!

جس طرح اپ معصوموں کی جان لے رہے ہیں جس طرح اپ نے مجھ سے میرے پیاروں کو چھینا ہے جب کوئی اپ سے اپ کو پیاروں کو چھینے گا تو کیسا لگے گا اپ کو!! مریم روتے ہوئے بولی

خاموش ہو جاؤ !! تمھارے اپنوں کو اُن کے کیے کی سزا مل رہی ہے !! شاہ حویلی کے مرد بے وجہ کسی معصوم کی جان نہیں لیتے جیسے تمہارے لالا نے ازبک کی لی تھی جب جب سوچتا ہوں پوری دنیا کو آگ لگانے کا جی چاہتا تھا !! وہ دھاڑا تھا

میرے خاموش ہونے سے کیا ہو گا !! اپ کے سامنے میں بہت کمزور ہوں نا کچھ نہیں کر سکتی اپنی بے بسی پر لیکن ایک چیز میرے اختیار میں ہے اور وہ ہے نفرت میں اپ سے اتنی نفرت کروں گی اتنی نفرت کہ شاید ہی اج تک اس دنیا میں کسی نے کی ہو گی !! م۔میرے بابا کی جان لے کر آپ نے مجھے مار دیا ہے !! یہ کہہ کر وہ ایک بار پھر شدت سے رونے لگی تھی جب جب وہ اپنے باپ کو یاد کر رہی تھی اس کا دل تڑپ اٹھ رہا تھا

جانتی ہوں اپ کو میری نفرت سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن جب میں اپ سے بہت دور چلی جاؤں گی تب اپ کو ہر چیز سے فرق پڑے گا بہت جلد اپ کی اس قید سے میں رہائی پا لوں گی اور دوبارہ مڑ کر کبھی ادھر نہیں دیکھوں گی!!!

یہ بھول ہے تمہاری !! تم میری قید سے آخری سانس تک رہائی نہیں پا سکتی!! اریان اُس کا چہرہ سخت گرفت میں لے کر اُس کے چہرے پر دھاڑا پھر جھٹکے سے اُس کا چہرہ اک جھٹکے

سے چھوڑتے وہ اٹھ کھڑا ہوا اور آگے جانے کیلئے بڑھا !! وہ جانتا تھا اگر وہ مزید یہاں رہا تو اپنا بچا کچا ضبط بھی کھو دیگا

ا۔آپ کی طاقت جیت گئی اور میری کمزوری ہار گئی !!! اج اپ نے مجھے بتادیا کے میری کیا اوقات تھی یہاں!! اپ کی نظر میں ہمیشہ ایک ونی میں ائی لڑکی تھی !! جس کا بھائی اپ کے بھائی کا قاتل ان سب میں میری کیا غلطی تھی ؟ جو اتنی بڑی سزا آپ نے مجھے میرے باپ سے دور کرکے لی!! ا۔آپ نے مجھے اج ہر لحاظ سے بتا دیا کے میری اوقات دو ٹکے کی بھی نہیں ہے !!

مریم روتے ہوئے دونوں ہاتھ زمین پر جمائے بولی اُس کا دوپٹہ شانو سے گر کر زمین بوس ہوچکا تھا جب کے اُس کے الفاظوں پر اریان کے قدم رکے تھے !!

اریان نے پیچھے مڑ کر سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا !! جو کرتا جھکائے کانپتے ہوئے رو رہی تھی !!

اریان نے اک بار پھر اُس کی جانب قدم بڑھائے !! اک بار پھر اک گھٹنا زمین پر جب کے دوسرے پر وزن دیتے وہ بیٹھا تھا !!

خبردار جو مزید تمہارے منہ سے بکواس نکلی تو!! اریان اُس کا چہرہ سخت گرفت میں لے کر اوپر اٹھاتا دہشت لیے دھاڑا

مریم کا دل بند ہونے کو تھا اریان کی گرفت اُس کے چہرے پر بے حد سخت تھی اتنی سخت کے مریم سے برداشت نہیں ہورہی تھی !!

ک۔کیوں نہ کہوں میں سچ ؟ سچ تو یہی ہے نا کہ میں ایک دو ٹکے کی لڑکی ہُوں جس کی اوقات اریان شاہ نے اُسے بتادی یہ احساس دلایا کہ وہ مہز اریان شاہ کیلئے اک فضول چیز کے برابر ہے جسے استعمال کرکے وہ کسی بھی کونے میں پھینک دینگے میری عزت ایک کوڑے کی بھی نہیں ہے م۔۔۔مریم مزید اپنے منہ سے اپنے لیے زہر اگلتی جب اگلے لمحے جو عمل ہوا وہ کسی نے تصور بھی نہیں کیا تھا !!

اریان بے دردی سے اُس کے لبوں پر جھکا تھا !! مریم کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی اُس نے اریان کو آنکھیں کھولے دیکھا تھا جو اُس کے لبوں پر جھکا تھا !!

اچانک ہی تکلیف سے مریم کی آنکھیں بند ہوئی تھی وہ بے رحمی سے اُس کے لبوں پر دکھا رہا تھا اتنی کے وہ نازک جان سسک اٹھی تھی !!

مریم نے اریان کے کندھے پر ہاتھ رکھ اُسے پیچھے کرنا چاہا جب اریان نے مریم کے دونوں ہاتھ اُس کی پشت سے لگاتے اُس کی کمر پر بے دردی سے سخت گرفت کرتے اُسے اپنے نزدیک کیا مریم کو لگ رہا تھا اُس کی کمر کی ہڈی اج ٹوٹ کر رہے گی!!

مریم کی آنکھوں سے انسوں ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے !! پہلی بار اریان کی اتنی نزدیکی پر اس کا دل پسلیاں توڑ کر باہر انے کو تھا!!

جب کے وہ بےرحم بنا اُس کے لبوں پر اپنی وحشت اُتار رہا تھا !!مریم کی سانسیں رکنے لگی تھی آنکھیں بند ہورہی تھی جب کے انسوں مسلسل آنکھوں سے گر رہے تھے !! مریم محسوس کر سکتی تھی اگر اگلے ایک لمحے میں وہ پیچھے نہ ہوا تو وہ ہمیشہ کے لیے اپنی ساسیں کھودے گی!!

اُس کی رکتی سانسیں محسوس کرتے اریان نے اُس کے لبوں کو آزاد کیا تھا !! مریم نے بےاختیار گہرے گہرے سانس لیے تھے اُس کے لبوں کے کنارے سے خون کی ننھی ننّھی بندے نمایاں ہورہی تھی !!

جب کے اُسے اپنے لبوں پر جلن محسوس ہورہی تھی !!

آئندہ یہ فضول لفظ خود کے بارے میں نکالنے سے پہلے دس بار سوچنا ورنہ اگلی بار تمہاری جان لےلونگا میں !! اریان اُس کے چہرے پر مزید سخت گرفت کرتا غرایا

مریم نے سختی سے آنکھیں بند کی تھی وہ اریان سے نظر بھی نہیں ملا پا رہی تھی!! اس کا چہرہ جھکتا جا رہا تھا وہ اب بھی گہرے گہرے سانس لے رہی تھی !!

رہو اب اِدھر اچھے سے آئیگی تمہاری عقل ٹھکانے !!اریان سرد لہجے میں کہتا جھٹکے سے اُس کا چہرہ چھوڑتے کھڑا ہوا اور بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا باہر نکلا کمرے کا دروازہ چٹاخ سے بند کرتے اُس نے تالا ڈالا تھا دروازہ بند ہونے کی آواز پر مریم نے جھٹکے سے دروازے کو دیکھ اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تھا !! اگلے لمحے اس نے اپنے دل کو قابو کیا اگر حالات کچھ اور ہوتے تو اریان کے اس عمل سے مریم کا دل بند ہوجاتا لیکن اب وہ اپنے دل کو سمجھا چکی تھی کہ وہ مقابل سے نفرت کرتی ہے !! سوچ کے عین مطابق پھر بھی اس کا دل زورو سے دھڑک رہا تھا دل پر کس کی چلتی ہے ؟ اس کا دل دھڑک دھڑک کر باہر انے کو تھا!! مریم کو کافی وقت لگا خود کو نارمل کرنے میں !!

اریان بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا وہاں سے جا چکا تھا جبکہ مریم کی جان جانے والے ہو رہی تھی کیونکہ پینتھر کی غراہٹ وہ اب بھی سن پا رہی تھی!!

مریم خوف سے کھڑی ہوتے تیزی سے دروازے کی جانب بھاگی اس نے دروازے کا لوگ گھماتے دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن یقینا وہ کامیاب نہ ہو سکی!!

د۔دروازہ کھولیں !! مریم نے روتے ہوئے کہا تھا اسے ڈر پینتھر کی غراہٹ سے لگ رہا تھا !! کچھ دیر تک وہ ایسے ہی کھڑی رہی جب یقین ہوا کے وہ یہاں سے باہر نہیں نکل سکتی تو دروازے کے ساتھ بیٹھتی چلی گئی !!

اپنا چہرہ گھٹنوں میں چھپائے اپنی بے بسی پر ایک بار پھر روئی تھی شاید ہی اس سے پہلے وہ اتنا روئی تھی جیتنا اج رو رہی تھی!! وجہ اپنے ساتھ ہوا سب نہیں بلکہ اس کا باپ تھا !!

یہ سوچ کر ہی اس کی جان نکل رہی تھی کہ اس کے بابا کس حال میں تھے ؟

ا۔اتنا بے رحم نہیں ہونا تھا آپ کو !! ک۔کیوں ائے م۔میری زندگی میں اپ!! کاش اپ کبھی میری زندگی میں اتے نہیں !! کاش میں کبھی پاکستان اتی ہی نہیں!! میری وجہ سے میرے بابا کس حال میں ہے مجھے یہ بھی نہیں پتہ اگر انہیں کچھ ہو گیا تو کبھی خود کو معاف نہیں کر پاؤں گی مجھے خود سے بھی نفرت ہو رہی ہے!! مریم اپنے بال اپنے ہاتھوں میں تھامے سسک رہی تھی !!

اُس کی سانسیں خشک ہورہی تھی اُس نے اِدھر ادھر نظریں دوڑائی جب اُسے سامنے پانی رکھا نظر ایا وہ تیزی سے پانی کی اور بھاگی تھی اُس نے گلاس میں پانی بھر کر پیا کیونکہ اسے مسلسل رونے کی وجہ سے اپنے گلے میں کانٹے چبھتے ہوئے محسوس ہورہے تھے !!

اوپر سے کچھ کچھ وقت بعد اتی پینتھر کی اوازیں مریم کے مزید کانپنے کا سبب بن رہی تھی !!

اریان بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا باہر نکلا !!مریم کی باتیں مزید اس کا دماغ گھما گئی تھی اس کے دماغ کی نسیں دوبارہ نمایاں ہونے لگی تھی !!

وہ اپنے بارے میں اتنے گھٹیا لفظ کیسے استعمال کر سکتی تھی؟جیسے بھی صحیح لیکن وہ اریان شاہ کی بیوی تھی وہ اپنے لیے اسے الفاظ استعمال کرنے کا سوچ بھی کیسے سکتی تھی؟

اریان تیش کے عالم میں بیک سائیڈ سے نکلتا حویلی میں داخل ہوا تھا !!

لاؤنج میں اب بھی سب ویسے ہی بیٹھے تھے جب کے حزن یہاں پر موجود نہیں تھا!! شاید وہ اپنے کمرے میں تھا !!

حویلی کی بیک سائیڈ کوئی نہیں جائے گا اگر کسی نے بھی اس کمرے کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا ایک بار میری خلاف ورزی ہو چکی ہے دوبارہ میں برداشت نہیں کروں گا!! اریان سامنے نظریں جمائے دہشت سے بولتا آگے بڑھا تھا امیرا بیگم نے بے بسی سے دیکھا تھا لیکن کچھ دیر بعد اریان کا غصّہ کم ہونے پر وہ یقیناً مریم کے بارے میں بات کرنے کا ارادہ رکھتی تھی وہ جانتی تھی مریم بہت نازک ہے !!

زریام بھی اریان کے پیچھے بڑھا تھا !!

لالا ضوریز ماموں کی طبیعت بہت ناساز ہے !! وہ اریان کو دکھ بولا

کچھ نہیں ہو گا اُنہیں بس قومیں میں جائینگے !! سگریٹ اپنے لبوں میں دباتے اریان جلا چکا تھا جب کے اریان کی بات پر زریام نے چونک کر اُسے دیکھا تھا !!

مطلب آپ۔۔زریام کہتا کہتا رکا وہ بات سمجھ چکا تھا!!

ہمم !! جان بوجھ کر ایسی جگہ نہیں ماری کہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے!! کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی انہوں نے اپنی جان فنا کرنے کی!! اریان سگریٹ کا گہرا کش لیے سرد لہجے میں بولا نظریں سامنے دیوار پر مرکوز تھی !! آنکھوں میں وہ سرد پن زریام دیکھ پارہا تھا

ابھی مزید بات ہوتی جب زریام کا فون بجا!! زریام نے فون اٹھا کر سامنے کیا !!پھر اک نظر اریان کو دیکھتے فون کان سے لگایا!!

چھوٹے سائی!!مقابل سے کہا گیا

ہمم؟ زریام نے جواب دیا

ابھی ابھی اتنا ملی ہے کہ ضوریز صاحب کومے میں جاچکے ہیں!! مقابل سے آگاہ کیا گیا زریام نے جھٹکے سے نظریں اٹھائے اریان کو دیکھا تھا جو مزید اک سگریٹ کا گہرا کش ہوا میں چھوڑ چکا تھا !!

ٹھک ہے !! زریام نے کہتے فون رکھا تھا

لالا !! کچھ لمحے بعد زریام نے اریان کو پکارا

چلے گئے کوما میں ؟ اریان نے سامنے نظریں جمائے کہا!!مقابل کو ہر چیز کی خبر ہوتی تھی !!

لمحے بعد زریام نے اسباب میں سر ہلایا !!

ہمم!! اریان نے ھنکارا بھرا

اریان سرخ آنکھوں سے دیوار کو گھور رہا تھا ! جب کے سگریٹ کے گہرے کش مسلسل ہوا میں گم ہورہے تھے !! دماغ میں مریم کے وہ الفاظ گنج رہے تھے جو وہ اپنے لیے استعمال کر رہی تھی جو اریان کی آنکھوں میں مزید سرخی بڑھنے کی وجہ بن رہا تھا !!

زریام اریان سے مریم کے بارے میں بات کرنے والا تھا وہ بھی جانتا تھا مریم اُس کے بھائی کی وحشت برداشت نہیں کر سکتی !!اور خاص کر ان حالات میں جب اُس کا باپ اس حالت میں تھا!!

حورین پچھلے ادھے گھنٹے سے اپنے سامنے موجود موبائل دیکھ رہی تھی جس پر مسلسل کسی کے میسج ا رہے تھے اب تک تو وہ یہی سمجھتے ا رہی تھی کہ وہ میس ارحاب کی جانب سے آرہے ہیں

لیکن اب اسے یقین ہو رہا تھا کہ وہ میسج ارحاب کی جانب سے نہیں ارہے کیونکہ ابھی ابھی ارحاب کمرے سے گیا تھا اور اس کا موبائل یہی کمرے میں موجود تھا اور حورین کو میسجز

اب بھی ریسیو ہو رہے تھے حرین کی گھبراہٹ عروج پر تھی کیونکہ وہ کئی دنوں سے ارحاب کا نمبر سمجھ کر اس نمبر پر ریپلائی کر رہی تھی!!

اچانک اس نمبر سے کال ائی تھی!! جب

حرین نے ایک نظر کمرے میں دوڑائی پھر تیزی سے اٹھ کر دروازے کی جانب اتی دروازہ اندر سے لوک کرگئ

وہ یہ کال اٹھانا چاہتی تھی وہ جاننا چاہتی تھی کہ مقابل کون ہے؟

حورین نے دھیرے دھیرے واپس بیڈ کی جانب قدم بڑھانا شروع کیے بیڈ کے نزدیک پہنچتے اس نے بیڈ پر رکھا اپنا موبائل اٹھایا اس کے ہاتھ ہولے ہولے کانپ رہے تھے پتہ نہیں کیوں اک ڈر تھا دل میں !! اس نے ہمت کرتے کال ریسیو کیے فون کان سے لگایا اور مقابل کے بولنے کا انتظار کیا!! لیکن مقابل بھی بالکل خاموش تھا شاید وہ بھی پہلے مقابل کو سننا چاہتا تھا!!

ہ۔ہیلو!! ہمت کرتے حورین نے بولنا چاہا

کیسی ہو!! سامنے سے شہرام کی اواز سنائی دی جب کے مقابل سے شہرام کی اواز حورین کی سانسیں تھمی تھی یہ وہ اواز تھی جس سے کسی زمانے میں حورین کو عشق ہوا تھا !!

لیکن مقابل نے اُسے خاک کرنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی !!

اـ آپ؟یہ اپ کا نمبر تھا؟ حورین نے دل میں ہوتی تکلیف کے ساتھ پوچھا یہ احساس ہی کتنا جان لگا تھا نہ؟

ہیں حورین !! یہ میرا نمبر تھا اور مجھے جان کر کافی اچھا لگا کہ تم بہت دنوں سے مجھ سے اس قدر محبت سے بات کر رہی ہو؛!! حرین محسوس کر سکتی تھی مقابل میں موجود شہرام کے لب مسلسل مسکرا رہے ہیں

غلط فہمی ہے اپ کو مجھے لگا تھا یہ نمبر!! ابھی حورین اپنی بات مکمل کرتی جب شہرام نے اس کی بات کاٹتے ہوئے اپنی بات رکھی

میں کسی غلط فہمی میں نہیں میری حورین !! جس طرح تم مجھ سے بات کر رہی تھی مجھے لگتا ہے تم نے مجھے معاف کر دیا ہے!! شہرام کا لہجہ سکون سے بھرپور تھا شاید وہ مقابلے کے لہجے پر ایمان لا چکا تھا

شہرام میری ایک بات کان کھول کر سن لیں میں اپ کو کسی غلط فہمی میں نہیں رکھنا چاہتی یہ جو میں نے اپ سے میسج پر بات کی ہے !! یہ میں نے ارحاب کو سمجھ کے کی ہیں مجھے لگا تھا کہ یہ ارحاب کا نمبر ہے!! حورین نے سنجیدگی سے کہا

جب کہ ارحاب کا نام سن شہرام کے چہرے پر پھیلی وہ مسکراہٹ سمٹی تھی حورین کے لبوں سے کسی کا نام وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا!!

تم کیوں مجھ سے جھوٹ بول رہی ہو میں نے تم سے کہا نا تم اس بات سے باخبر تھی کہ یہ نمبر میرا ہے!شہرام کا لہجہ سنجیدہ ہوا تھا

خود کو جھوٹی تسلیاں دینا چھوڑ دیں اپ میں نے اپ سے پہلے بھی کہا تھا ارحاب میرے شوہر ہیں اور میں ان سے محبت کرنے لگی ہوں انے والے وقتوں میں وہ بھی مجھ سے محبت کرنے لگیں گے تو فضول ہمارے زندگیوں میں دخل اندازی کرنا بند کردیں آپ !! حورین کا لہجہ مزید سنجیدہ ہوا تھا وہ ایک بار پہلے ہی ادمی کے ہاتھوں رسوا ہو چکی تھی اب دوبارہ نہیں

تم جھوٹ بول رہی ہو تم کسی اور سے محبت کر ہی نہیں سکتی!!! شہرام نے نفی میں سر ہلایا شاید وہ خود کو تسلیاں دے رہا تھا

میں جھوٹ نہیں بولتی شہرام شاہ!! ایک بار میری زندگی میں اکر اپ میرے لیے بہت مشکلات کھڑی کرچکے ہیں اب دوبارہ میری زندگی میں داخل ہونے کی کوشش بھی مت کریے گا!!حورین نے سامنے نظریں جمائے کہا

تمہیں کیا لگتا ہے ادا سائی کو ایسی لڑکی سے محبت ہوگی جو کسی اور سے محبت کرتی ہے ؟ شہرام نے منسوخ لہجے میں کہا

نکاح کی طاقت اپ نہیں جانتے یہ وہ افضل احساس ہے جسے مہز نکاح میں موجود لوگ ہی محسوس کر سکتے ہیں اب اپ مجھے ہی دیکھ لیں کسی زمانے میں حورین اپ سے پیار کرتی تھی

لیکن اب میں ارحاب سے محبت کرتی ہوں جانتے ہیں کیوں؟ کیونکہ نہ محرم کی محبت ہمیشہ دھوکہ دیتی ہے اور محرم کی محبت ہمیشہ پاک رہتی ہے!! یہی وجہ تھی جو حرام محبت ختم ہو کر میں نے اپنے محرم سے محبت کی بے شک اللہ تعالی اپنے بندوں کو بہترین نوازتا ہے کہتے ہیں نا بہتر لے کر بہترین نوازنا؟ لیکن اپ تو میرے لیے بہتر بھی نہیں تھے اور اللہ تعالی نے پھر بھی مجھے بہترین نواز دیا!! حورین کے لہجے میں مقابل کے لیے کوئی احساس نہیں تھا یہ چیز شہرام بھی محسوس کر پا رہا تھا وہ الگ بات تھی کے دھڑام اسے قبول نہیں کر رہا تھا!!

میں جانتا ہوں میری غلطی تھی لیکن ہر کسی کو دوسرا موقع دیا جاتا ہے حورین !! شہرام کی اواز بھاری ہوئی تھی

لیکن یہاں دوسرے موقع کی کوئی گنجائش نہیں ہے میری شادی ہو چکی ہے اپ کو کیوں بات سمجھ نہیں ا رہی؟ اب اُس کے لہجے میں غصّہ اترا تھا

کچھ نہیں ہوتا شادی سے کچھ بھی نہیں ہوتا؛! شہرام نے بے تاسر لہجے میں کہا جبکہ اس کی بات پر حرین نے حیرت سے موبائل کو دیکھا تھا وہ شخص کیا واقعی پاگل ہو چکا تھا؟یا حورین کو اپنی باتوں سے کرنے کا ارادہ رکھتا تھا؟ بے وقت اس نے سوچا تھا

شادی سے سب ہو جاتا ہے لیکن اپ نہیں سمجھیں گے کیونکہ اپ کی نظر میں شادی مذاق ہے پچھلی بار بھی اپ نے ایسے ہی کیا تھا نکاح والے دن مجھے رسوا ہونے کے لیے چھوڑا تھا نا؟حورین افسردہ سی بولی

ائندہ اس نمبر پر میسج یا کال کرنے کی کوشش مت کیجیے گا اخری بار بول رہی ہوں میں اپ سے محبت نہیں کرتی میں ارحاب کی بیوی ہوں اور انہی سے محبت کرتی ہوں یہ جو کچھ بھی پچھلے دنوں ہوا !! اُس سے متعلق کسی بھی غلط فہمی میں رہنے کی ضرورت نہیں ہے یہ میسج میں نے ارحاب کو سمجھ کر نہیں کیے تھے!! وہ غصے سے کہتی فون بند کرچکی تھی !

عجیب انسان ہے ؟جب دل کیا چھوڑ دیا جب دل کی واپس انا چاہا مذاق سمجھا ہے ؟ حورین غصے سے بولتی بیڈ پر بیٹھی تھی جبکہ مقابل میں موجود شہرام نے غصے سے اپنا موبائل سامنے دیوار پر پٹھکنا چاہا لیکن اس کا ہاتھ رکا کیونکہ اس موبائل میں وہ میسجز تھے جو اس کیلئے بہت اہم تھے!!

ایک بار اپنی محبت کو کھو کر غلطی کر چکا ہوں میں دوبارہ نہیں کروں گا میری بات یاد رکھنا تمہیں میرا ہونا پڑے گا کسی بھی حال میں!! میں تمہیں خود کے پاس انے پر مجبور کردونگا !!

شہرام سامنے دیوار کو دیکھ جنونی انداز میں بولا وہ ایک بار پہلے بھی غلط کررہا رہا اور ایک بار پھر تاریخ کے پلٹنے پر وہ غلط کرنے کا سوچ رہا تھا !!

حزن اس وقت اپنے کمرے میں موجود تھا!! اس کا چہرہ اس لمحے بھی جھکا ہوا تھا وہ اپنا چہرہ اٹھا نہیں پا رہا تھا!!

حزن اٹھا اور کمرے کا دروازہ کھولتے باہر نکلا !! اُسے اریان سے بات کرنی تھی اس کی محبت ایک جگہ اور اریان کے لیے اس کا پیار ایک جگہ!! لیکن وہ اب بھی مریم کے حق میں تھا!! اس لیے وہ اریان سے بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا !!

حزن اسی سمت میں بالکنی کا رخ لے چکا تھا وہ جانتا تھا ارین وہی ہیں!!

وہاں پوچھتے اُس نے سامنے دیکھا جہاں اریان سامنے دیوار کو دیکھ سگریٹ کے گہرے کش بھر رہا تھا جب کے زریام خاموشی سے دیوار پر ٹیک لگاے کھڑا تھا !!

حزن نے آنکھیں بند کرکے کھولی اور آگے بڑھا !! اریان سے تھوڑا فاصلے پر رکتے اس نے بولنے کی کوشش کی!! جب کہ اریان کی نظریں سامنے تھی وہ حزن کو نہیں دیکھ پایا تھا البتہ زریام حزن کو ضرور دیکھ چکا تھا

اریان !! حزن نے کچھ دیر بعد اریان کو پکارا جب کے اُس کے پکارنے پر اریان نے اُسے دیکھا نہ تھا وہ ہنوز سامنے دیکھ رہا تھا !!

اریان مجھے تُجھ سے کچھ بات کرنی ہے !! حزن نے آگے اتے کہا

مریم کو کیوں لے کر گیا تھا وہاں ؟ سامنے نظریں جمائی سگریٹ کا دھوا فضا میں چھوڑتے اُس نے سرد لہجے میں پوچھا تھا مریم کے بعد اس سوال کا جواب وہ حزن سے سننا چاہتا تھا

اریان وہ رو رہی تھی اُسے اپنے بابا کی یاد ا رہی تھی اتنا تو میں کر سکتا ہوں!! حزن دھیمے لہجے میں بولا

کس حق سے ؟ اگلا اریان کا سوال اُسے لاجواب کر گیا

جیسے تُو اس پر اپنی مرضی کر سکتا ہے!! حزن کہتا کہتا رکا کیونکہ اسے سمجھ میں ا رہا تھا وہ کیا بول رہا ہے؟

بیوی ہے میری!! اُس پر اس سے زیادہ حق رکھتا ہوں!! میرا مقابلہ کرنا ہے ؟ اریان کا لہجہ ہنوز ایسے ہی تھا اس نے اب تک حزن کو نہیں دیکھا تھا جب کہ اس کے جواب پر حزن کے دل میں تکلیف کی لہر دوڑ رہی تھی یہ احساس بہت جان لیوا تھا کہ اس کی محبت کسی اور کی بیوی

تھی

اور پھر وہاں بالکل خاموشی چھا چکی تھی !!

میں شرمندہ ہُوں!! حزن نے آنکھیں بند کرتے کہا اریان کی جانب سے کوئی جواب نہ ایا

اریان میں!! ابھی حزن بات مکمل کرتا جب اریان بھاری قدم بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا وہ حزن کو فلوقت دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا !!

اریان کو جاتا دیکھ اُس نے بے بسی سے آنکھیں بند کرکے کھولی اور پھر آسمان کو دیکھا

میں اپنی محبت کے ہاتھوں مجبور ہوں وہ میری بچپن کی محبت ہے اسے حاصل کرنے کے لیے میں اللہ کی مدد لونگا !! حزن آسمان کو دیکھ کہتا اب اک بار پھر اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا !!

وہ جا کر بیڈ پر بیٹھا اور اپنا چہرہ جھکا گیا!! آنکھوں کی نمی کا محض ایک قطرہ مریم کے نام پر اس کی انکھ سے گرا تھا !! جو اس بات کا ثبوت دیتا تھا کہ وہ قابل اس سے بے حد محبت کرتا ہے

اچانک ہی اذانوں کی اواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی!! گویا اس کے کانوں کو سکون ایا تھا!! دل ملامت کرنے لگا وہ اپنے اللہ سے دعا تو مانگ رہا تھا لیکن کیسے ؟ بنا نماز ادا کیے؟ بنا اپنے اللہ کا فرض ادا کیے ؟ مانا میرا اللہ بڑا عظیم ہے بنا جدوجہد کے تمہیں بہترین نواز دیتا ہے لیکن اگر تمہیں کچھ چاہیے تو اس سے مانگو لیکن مانگنے کا طریقہ تمہیں انا چاہیئے ! حزن کو یاد تھا آخری نماز اُس نے کئی سال پہلے پڑی تھی !!

جب تمام راستے بند دکھائی دیتے ہیں تو بس اللہ کا راستہ کھلا دکھائی دیتا ہے گرز حزن کو اج وہ دروازہ دکھ گیا تھا وہ تیزی سے اٹھا اور باتھ روم میں بند ہوا اس نے خود کو ائینے میں دیکھ وضو کیا وہ جیسے جیسے وضو کا پانی اپنے چہرے اور ہاتھوں پر ڈال رہا تھا سکون کی لہریں اس کے وجود میں دوڑ رہی تھی گویا کسی نے جلتے جسم پر پانی ڈال دیا ہو!!

وضو کرکے وہ باہر نکلا اور جاع نماز تلاش کرنے لگا لیکن اس کے کمرے میں جاع نماز کہیں پر بھی موجود نہیں تھی!!

حزن دروازہ کھولتا باہر نکلا اور سیڑھیوں سے اترتا نیچے کی جانب بڑھا یقینا وہ امیرا بیگم سے پوچھنے کا ارادہ رکھتا تھا

وہ نیچے تو پہنچ گیا تھا اب اسے سمجھ نہیں ا رہا تھا وہ ان سے نماز کے بارے میں کیسے پوچھے؟امیرا بیگم اس وقت لاونج میں ہی بیٹھی تھی انکھوں میں نمی تھی چہرے پر مریم کے لیے یقینا پریشانی

بڑی امی !! حزن نے اُن کے پاس جاتے پکارا جب امیرا بیگم نے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا ابھی امیرہ بیگم کچھ بولتی جب حزن بول پڑا

مجھے جاع نماز چاہیے!! وہ دھیمے لہجے میں بولا جب کہ امیرہ بیگم نے اس کا جھکا ہوا چہرہ بغور دیکھا تھا اس کی بات پر امیرہ بیگم جہاں بے انتہا افسردہ تھی بے اختیار دھیما سا مسکرا دی!!!

پھر عالیہ بی کو کہے کر نماز خاں سے نماز منگوائی!! اور حزن کو دینے کا اشارا کیا جب عالیہ بی نے نظریں جھکائے وہ حزن کی جانب بڑھائی حزن تھامتے اب اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا !!

کمرے میں پہنچ کر اُس نے جاع نماز کعبہ کی سمت میں بچھائی اور خود پر اتا نماز ادا کرنے کیلئے تیار ہوا !!

قریب ادھے گھنٹے میں وہ نماز ادا کر چکا تھا اب بس باقی تھا نماز کے بعد اُس مشکل مرحلے کا جس میں ہاتھ پھیلا کر اس طریقے سے دعا مانگنی تھی جو طریقہ میرے رب کو بے حد پسند تھا!!

حزن نے اپنے ہاتھ دعاؤں میں اٹھائے !!

میں جانتا ہوں بہت گنہگار ہوں میں بہت غلطیاں کی ہیں اپنی زندگی میں اور محبت میری سب سے بڑی غلطی تھی !!

یہ سب تیرے کن کی مار ہے یا رب !! مجھ پر اپنا کن فرما دے میرے ان گناہوں کو معاف فرما دے جو میری دعا قبول نہیں ہونے دے رہے!!

کاش میں تجھ سے اس وقت بیٹھا یہ دعا کر رہا ہوتا کہ (وہ جو میرا ہے ناں مجھے صرف اسی کا ہی بنا۔کسی غیر کی طرف میرا دھیان نہ جانے دینا۔دل میں عزت ، احترام سب کے لیے

ہو بے شک پر دل میں محبت محرم کے لئے ہی پیدا کرنا اے اللہ مجھے اپنی تقدیر پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرما !!)

لیکن میں اپنی تقدیر پر راضی نہیں ہو پا رہا میں اسے حاصل کرنے کے لیے تقدیر کو جھٹلا رہا ہوں بے شک تُو جو بھی کرتا ہے اپنے بندے کی بہتری کے لیے کرتا ہے لیکن اگر یہ میرے لیے بہتر بھی نہیں ہے تو تُو اسے بہتر بتا کر مجھے نواز دے مجھے وہ دے دے جس کی تمنّا میں نے ہمیشہ تُجھ سے کئ ہے !!

بہت اچھا لگ رہا ہے تجھ سے مانگنا بس کسی اور کا محتاج نہ بنانا!! مجھے میری محبت واپس چاہیے !! وہ یہ کہتے اذیت سے آنکھیں میچ گیا آنکھ سے انسوں ٹوٹ کر ہاتھ پر گرا تھا اُس کے دل سے اہ نکلی تھی !!

(اہ نکلی ہے تو چاند تک جائیگی) لیکن اللہ وہ کرے گا جو اس کے بندے کے حق میں بہتر ہو گا!!

میری محبت کو ہر تکلیف سے دور کردیں !! اُس کی زندگی خوشیوں سے بھر دے اور اس کی خوشیاں مجھ سے جڑی ہو!! میں اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا!! یا تو مجھے ہمت دے دے یا پھر اسے تکلیف سے دور کردیں !! حزن نے آسمان کو دیکھ کہا !!

اور پھر کئی گھنٹے بیٹھا وہ اپنے اللہ سے دعا مانگتا رہا !! جیسے جیسے دعا مانگ رہا تھا دل میں عجیب سا سکون اتر رہا تھا اگر اسے پتہ ہوتا کہ نماز پڑھنے کے بعد اسے یہ سکون نصیب ہو گا تو وہ کافی وقت سے نماز پڑھ رہا ہوتا!!!

اسی طرح پورا دن گزر چکا تھا !! شام سے رات ہو چکی تھی اس وقت رات کے دس بجے تھے !! اور اریان شام سے ہی حویلی نہیں ایا تھا وہ اسی وقت ڈیرے پر نکل چکا تھا!!

جب کہ کمرے میں موجود مریم کی حالت بری ہو رہی تھی!! کیونکہ اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا ایک تو خوف پھر اوپر سے بھوک وہ بات الگ تھی کہ اسے بھوک نہیں لگ رہی تھی لیکن وہ اپنے اندر بہت کمزوری محسوس کر رہی تھی!!

اب تو رو رو کر بھی اس کی آنکھیں خشک ہو چکی تھی خوف سے وجود اب بھی کانپ رہا تھا کیونکہ پینتھر کسی حال میں خاموش نہیں ہو رہا تھا تھوڑی تھوڑی دیر بعد اتی اس کی گراہٹ مریم کے نازک دل کو لزنے پر مجبور کر رہی تھی اس سے بڑی سزا اور کیا ہو سکتی تھی کہ اس بند کمرے میں وہ اکیلی موجود ہو ؟رات کی وجہ سے کمرے میں اندھیرا ہو چکا تھا لیکن کونے پہ لگی لائٹ مریم جلا چکی تھی !! جس سے کمرہ تھوڑا سا روشن ہو رہا تھا

مریم کو اپنا جسم ٹوٹتا ہوا محسوس ہورہا تھا شاید بخار کی شدت سے آنکھیں بار بار بند ہورہی تھی!!

اریان اس وقت ڈیرے پر بیٹھا تھا !! جب اچانک اس کے دماغ میں ڈاکٹر کی بات ائی!! جسے وہ ان سب میں بھول چکا تھا ! وہ اس وقت سیاہ قمیض شلوار میں موجود صوفے کی پشت پر اپنا سر ٹکائے آنکھیں موندے بیٹھا تھا !!

(ہوش اتے ہی اپ نے انہیں کچھ کھانے کو دینا ہے!!) یہ بات ادیان کے دماغ میں کلک ہوئی تھی جب اریان کی بند آنکھیں کھلی تھی !! اریان نے ہاتھ سامنے کرتے گھڑی میں وقت دیکھا جہاں ساڑھے گیارہ ہونے کو تھے !! اریان کو یہاں پر وقت کا بالکل پتہ ہی نہیں چلا تھا یہاں بیٹھے وقت اتنی جلدی گزرا تھا کہ اندازہ نہ ہوا!!جب کے وقت دیکھتے اریان کھڑا ہوا تھا !!

اس کمرے میں جانے کی اجازت کسی کو بھی نہیں تھی جس کا مطلب صاف تھا مریم اب بھی بھوکی تھی!! اریان نے سوچتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا پھر بھاری قدم لیتا اپنی گاڑی کی جانب بڑھا!!

گاڑی میں بیٹھتے اریان نے گاڑی حویلی کی جانب بڑھائی !! ایک ہاتھ مٹھی بنا اُس کے لبوں پر موجود تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے وہ ڈرائیونگ کر رہا تھا !!

اگلے کچھ ہی منٹوں میں گاڑی شاہ حویلی کے سامنے رکی تھی !! اریان گاڑی سے نکلتا سیدھا حویلی کی پچھلی جانب بڑھا تھا !!

اُس جانب مکمل اندھیرا تھا موبائل پر اریان نے میسیج کیا تھا جب اگلے لمحے پیچھے والا حصہ بلکل روشن ہوا تھا !! اریان اُس کمرے کے باہر پہنچا جس میں مریم موجود تھی !!

چابی سے دروازہ کھولتے اریان اندر داخل ہوا !! نظر سیدھا سامنے اٹھی تھی جہاں مریم سامنے دیوار سے ٹیک لگاے گھٹنوں پر ہاتھ رکھے چہرہ جھکائے بیٹھی تھی !!

بال بےترتیبی سے بکھرے تھے دوپٹہ فاصلے پر پڑا تھا جب کے سرخ رنگت دور سے ہی واضح ہو رہی تھی!!

اریان نے بھاری قدم اُس کی جانب لیے !! کسی کے قدموں کی آہٹ محسوس کرتے مریم نے جھٹکے سے اوپر دیکھا تھا اُن دونوں کی سرخ آنکھیں اک دوسرے سے ٹکرائی تھی !!

مریم کی آنکھیں بے انتہا سرخ تھی یقینا رونے کی وجہ سے جب کے آنکھیں بالکل خالی تھی یہ آنکھیں اس مریم کی نہیں لگ رہی تھی جو کل تک ہوا کرتی تھی ان انکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا ؟درد تکلیف نفرت سب کچھ ایسا لگ رہا تھا کہ اب یہ آنکھیں کوئی جذبات نہیں رکھتی !!

اریان نے بغور اُس کی آنکھوں کو دیکھا تھا !! اج اُس کی آنکھوں میں خالی پن پہلی بار جو دیکھا جارہا تھا !!

اُس کی آنکھیں دیکھ اریان کو ایک عجیب سا احساس ہوا تھا جسے اگلے لمحے وہ دور کر گیا !!

کھڑی ہو!! اریان اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولا

جب کے اُس کی بات پر مریم نے کوئی حرکت نا لی وہ خاموشی سے نظریں جھکا گئی !! اریان نے دانت پر دانت جمائے اُسے ضبط سے دیکھا !!!

پہلی بار میں وہ کوئی بات نہیں سنتی تھی اُس کی !!

تمہیں ایک بار میں میری بات سمجھ نہیں آتی؟ اریان پیرو کے بل نیچے بیٹھتا اُس کا چہرہ ہاتھ کی گرفت میں لیتا بولا اریان نے محسوس کیا تھا اُس کا چہرہ آگ کی مانند تپ رہا تھا !! تو کیا اُسے بخار تھا؟ یقیناً ہاں !!

مریم نے اُس کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹانے کی کوشش کی لیکن اسے اپنے جسم میں بالکل جان محسوس نہیں ہو رہی تھی!!

اگلے لمحے اریان نے اُسے بانہوں میں بھرا تھا !!

وہ اُسے بانہوں میں لیتے سنجیدگی سے اُسے دیکھ اُس کمرے سے باہر نکلتا اُس کے بائے جانب والے کمرے میں بڑھا

چھ۔ چھوڑیں مجھے !! کمزور سی مزاحمت باکی تھی اُس میں وہ کر رہی تھی مریم !! جس کا کم سے کم اریان کو تو کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا

بائے جانب والے کمرے کا دروازہ کھولتا ہے اریان اس میں داخل ہوا!!

اس کمرے میں بیڈ ,صوفے , اور بھی سامان موجود تھا !!

م۔میں نے کہا چھوڑیں !! مریم اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھے بول رہی تھی !! وہ اُس شخص کو اپنے مزید قریب انے نہیں دے سکتی تھی جو اُس کے باپ کی جان اُس کی آنکھوں سے سامنے لے گیا تھا

اریان نے سخت گھوری سے اُسے نوازا !! مریم کی مزاحمتیں اب بھی جاری تھی!!

چھ۔چھوڑیں !! اُس نے بلند اواز میں کہا

لو چھوڑ دیا !! اُسے بیڈ پر پٹھکتے وہ غزالی لہجے میں بولا

اہ !! مریم نے سسکی بھرتے اُسے دیکھا حالانکہ اُسے لگا نہیں تھا کیونکہ گدا ملائم تھا لیکن نازک سی مریم کو وہ بھی محسوس ہوا تھا !! اسلئے تکلیف اُسے اس میں بھی ہوئی تھی !!

اریان نے فون نکالتے کان سے لگایا!!

جی سائی !! مقابل سے نہایت ادب لیے کہا گیا !!

پاستا اور جوس کا گلاس بجھواؤ یہاں!!اور ہاں !! فیور کی میڈیسن بھی دھیان رکھنا سیرپ ہو !!

اریان فون پر ملازم کو حکم دیتا اگلے لمحے فون رکھ چکا تھا !!

اُس نے چہرہ گھمائیں مریم کو دیکھا!! جو بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی !!

کس نے بولا تمہیں یہاں سے اٹھنے کیلیئے ؟ اُس کے قریب جاتے اریان اسے دیکھ سنجیدگی سے بولا

جب کے مریم خاموشی سے اک بار پھر بیڈ سے اٹھنے لگی !! اُس کی خاموشی پر اریان نے ضبط سے آنکھیں بند کرکے کھولی

زبان نہیں ہیں ؟ فضول بولنے کے لیے تو خوب چلتی ہے اب کیا ہوا ہے ؟ اریان کو اُس کے شام میں بولیں گیے الفاظ یاد ائے تھے جو وہ خود کے لیے استعمال کر رہی تھی

مریم اب بھی خاموش رہی !! اب اس کی انکھوں میں انسو نہیں تھے بس سنجیدگی تھی خالی آنکھوں میں !!

م۔میرے بولنے نہ بولنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا میری بات کی اہمیت اپ کے سامنے ویسے بھی کچھ نہیں ہے!! وہ سنجیدگی سے بولی

اگر اب تم نے دوبارہ اٹھنے کی کوشش کی تو میں تمہیں بستر سے اٹھنے کے لائق نہیں چھوڑو نگا!! اُسے دوبارہ اٹھنے کی کوشش کرتے تھے وہ سرد لہجے میں بولا

مریم نے اُسے دیکھا تھا !! اپنی بے بسی پر پھر سے نمی اتر رہی تھی اس کے دیکھنے پر اریان ابرو اُچکای !!

ک۔کیوں ائے ہیں اب؟ اب بھی آپ مجھے پڑا رہنے دیتے وہاں!! مریم اُسے دیکھ بولی

تم سے پوچھ کر اؤنگا ؟ اریان نے جواباً کہا جب مریم خاموش ہوئی وہ مقابل کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی

میرے بابا کیسے ہیں!! ایک بار پھر اسے یہ سوال اسی دشمن جا سے کرنا پڑ رہا تھا جس سے وہ نفرت کرتی تھی!!

ابھی کوئی بھی مزید کچھ بولتا کہ دروازہ بجا!! اُن دونوں نے دروازے کی جانب دیکھا تھا!!

اریان دروازے کی جانب بڑھا دروازہ کھولتے اُس نے کھانے کی ٹرالی اندر لیتے دروازہ دوبارہ بند کیا !!

کھانا دکھ مریم چہرہ پھیر گئی وہ بالکل کھانے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی!!

اریان اُس تک پہنچا !!

کھانا شروع کرو !! اریان اُسے دیکھ حکمیہ لہجے میں بولا

مجھے نہیں کھانا!! وہ دونوں گھٹنوں پر چہرہ رکھ سنجیدگی سے بولی

میں نے تم سے پوچھا نہیں تمہیں کہا ہے !! کھانا شروع کرو!! اریان کا لہجہ سخت ہوا تھا !! وہ جانتا تھا اسانی سے مریم کبھی نہیں کھائے گی !!

اس پر تو میرا بس چلنے دیں کھانا نہ کھانا یہ تو میری مرضی کہ اختیار میں دے دیں !! مجھے نہیں کھانا!! وہ اب بھی اپنے فیصلے پر قائم تھی

کیوں نہیں کھانا ؟ اریان نے ابرو اٹھائے سنجیدگی سے کہا

کیونکہ میں آپ سے ن۔نفرت کرتی ہوں!! مریم نے جواباً کہا

اور اس سے کھانے کا کیا لینا دینا ؟ جواب دوبارہ ایسے ہی ایا تھا !!

وہاں میرے بابا کس حالت میں ہے مجھے یہ بھی نہیں پتا اپ نے انہیں میری انکھوں کے سامنے گولی مار دی وہ زندہ بھی ہے یا انہیں کچھ ہو گیا ہے مجھے نہیں پتہ !! میں کیسے یہاں بیٹھ کر کچھ کھا سکتی ہُوں؟

مریم نظریں دیوار پر مرکوز کیے بولی

فضول بکواس مت کرو میرے سامنے چپ چاپ کھاؤ!! اریان سختی سے بولا

اپ کو پتہ ہے اپ کتنے ظالم ہیں؟ مریم نے اُسے دیکھ کہا

بہت اچھے سے معلوم ہے !! اس لیے کہہ رہا ہوں مجھے مزید ظالم بننے پر مجبور مت کرو خاموشی سے کھاؤ!! اریان کی سنجیدہ نظریں مسلسل اُس پر تھی

میں نہیں کھاؤں گی کیا کریں گے اپ دوبارہ بند کر دیں گے کر دیں میں جانتی ہوں اپ مجھ پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتے!!

مریم بے خوف بولی

تمہیں لگتا ہے میں تم پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا!؟

صحیح لگتا ہے تمہیں !!! میں کسی عورت پر ہاتھ نہیں اٹھاتا عورت پر ہاتھ اٹھانا مردانگی کا سب سے نچلا حصہ ہے میری نظر میں وہ مرد ہی نہیں جو عورت پر ہاتھ اٹھاتا ہے!!

لیکن میں کمرے میں بند کرنے کے علاوہ بھی بہت کچھ کر سکتا ہوں جو تمہیں بہت تکلیف دیگا !! اس لیے میرا دماغ خراب مت کرو چپ چاپ کھانا کھاو تم جانتی ہو کچھ بھی کرنے سے پہلے میں ایک لمحے بھی نہیں سوچتا!! اریان اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا

مریم خاموش رہی !! اریان نے ضبط سے مٹھیاں بنائی وہ اس پر مزید سختی فل وقت نہیں کرنا چاہ رہا تھا کیونکہ اسے بہت تیز بخار تھا اور اس کی بار بار بند ہوتی آنکھیں وہ دیکھ سکتا تھا اسے کھانا کھانے کی ضرورت تھی ورنہ یقینا اس نے بے ہوش ہو جانا تھا

اریان ضبط کرتا بیڈ پر بیٹھا !!

اور خود پاستا میں لیتے اُس کے لبوں کے قریب کیا !!

مریم نے سنجیدگی سے اک نظر پاستے کو دیکھا دوسری نظر اریان کو دیکھا جو سرد انکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا مریم نے فورا چہرہ پھیرا تھا مطلب صاف تھا وہ نہیں کھانے والی تھی اور یہاں اریان شاہ کا ضبط جواب دے گیا تھا !!

اریان نے اک جھٹکے سے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچا !!

اُسے اپنی گود میں بیٹھاتے اریان نے اُس کے گرد حصار مضبوط کیا !!

اچانک افت پر مریم نے بوکھلا کر معاملے کو سمجھنے کی کوشش کی !!

کچھ ہی دیر میں اُسے معاملہ سمجھ اچکا تھا !!

ہ۔ہٹے!! مریم نے اُس کے سینے پر ہاتھ رکھ دور ہونے کی کوشش کی !! وہ اُس کے بے حد نزدیک تھی !!

اگلے کچھ ہی منٹوں میں وہ ایسے مزامت کر رہی تھی جیسے بس کسی بھی حال میں اس کے ایک نکلنا چاہتی ہوں!! جب کے اریان کا دماغ خراب ہورہا تھا !!

اُس کی مسلسل مزاحمت پر اریان نے اُس کے دونوں ہاتھ اک جھٹکے سے اُس کی پشت پر باندھتے اپنے اک ہاتھ میں لیے !!

جس سے وہ مزید اُس کے قریب ہوئی تھی !!

اب چپ چاپ کھانا یہ نہ ہو تمہیں پینتھر کے پنجرے میں ڈال دوں!!مزید دماغ خراب کرو گی نا تو اپنی بات پر امین کہنے میں مجھے لمحہ نہیں لگے گا!!! اریان اُس کو آنکھوں میں دیکھ سنجیدگی سے بولا جب کے اُس کی بات پر مریم نے سانس روکی تھی !!

پینتھر کے نام سے ہی مریم کی جان جاتی تھی !! یہاں مریم سے پینتھر کی غراہٹ برداشت نہیں ہو رہی تھی اور یہاں اریان اُس کے پنجرے میں ڈالنے کے بعد کر رہا تھا اس کے چہرے پر خوف کے اثار دیکھ اریان نے دوبارہ فوک اُس کے لبوں کے قریب کیا ہاتھ اب بھی پشت پر اریان کے اک ہاتھوں میں قید تھے اریان جانتا تھا ہاتھ چھوڑتے ہیں اس کی مزاحمت شروع ہوجائیگی !!

اس کے لبوں پہ قریب کرنے پیر اریان کی نظر اس کے لبوں پہ پڑی تھی!! جہاں کونے پر اُس کی شام میں دی گئی سوغات تھی!!

اریان کی نظریں گویا اس پر ٹک چکی تھی !! اور کچھ لمحے سب ایسا ہی رہا وہ مسلسل اس نشان کو دیکھ رہا تھا!!

پھر نظریں وہاں سے ہوتی ہوتی اس کے لبوں کے ٹھیک اوپر اس چھوٹے سے تل پر جا ٹکی جو اس کے لبوں سے پہلے بے انتہا خوبصورت لگ رہا تھا!!

مریم نے پینتھر کے خوف سے دھیرے سے منہ کھولا جب اریان نے فوراً نظریں پھیرتے اُسے پاستا کھلایا !!

مریم دھیرے دھیرے کھانے لگی !! اریان نے دوسرا نوالہ بھرتے اُس کے آگے کیا تھا مریم نے دھیرے سے منہ کھولتے اُسے بھی حلق میں اُتارا تھا

دو تین نوالوں کے بعد ہی وہ نفی میں سر ہلا گئی مطلب تھا اُسے مزید نہیں کھانا جب کے اُس کی بات پر اریان نے پکڑ اُس کے دونوں ہاتھو پر مضبوط کرتے اُسے سخت نظروں سے دیکھا پینتھر کا سوچتے اک بار پھر وہ کھانے لگی تھی!!

پورا پاستا اپنے ہاتھو سے کھلانے کے بعد اریان نے اُس کے ہاتھ ازاد کیے !!

چلو شاباش جوس خود پیوں!! اُس کے ہاتھ ازاد کرتے اریان سنجیدگی سے بولا

مجھے نہیں پینا!! اُس کی گود سے اٹھنے کی کوشش کرتے مریم نے کہا تھا جب اریان نے اک بار پھر اُس کے گرد حصار باندھتے اُسے بٹھایا !!

اتنا پروٹوکول میں نے کبھی خود کو بھی نہیں دیا!! اریان نے دانت پیستے کہا پھر جوس کا گلاس اُس کے لبوں کے نزدیک کیا !!

میں نے اپ سے نہیں کہا کہ اپ مجھے کھلائیں!! مریم نے جواباً سنجیدگی سے کہا

پیتی ہو یا پین۔۔ابھی اریان بول رہا تھا جب مریم نے تیزی سے گلاس اس کے ہاتھوں اس کے سامنے اپنے لبوں سے لگایا پھر ایک ہی سانس میں وہ اسے اپنے گلے میں اتارنے لگی یہ تھی اس کا خوف بیان کر رہی تھی!!

جب کے اریان نے ابرو اٹھائے اُسے دیکھا !! چند منٹوں میں پورے گلاس گلے میں اتارنے کے بعد اس نے گلاس اریان کی جانب بڑھایا!!

میڈیسن بھی لینی تھی اس سے !! اریان نے اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہا مریم نے نچلا لب دانتوں تلے دبایا تھا !] وہ کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو گئی تھی

مجھے نہیں لینی میڈیسن بہت شکریہ کہ اپ نے مجھ پر ترس کھایا اور مجھے کھانے کو کچھ دیا!! مریم سنجیدگی سے کہتی اُس کی گود سے اُتری!!

اریان نے سرد نظروں سے اُسے ٹیبل پر رکھے پانی اور فیور کے سیرپ کی جانب متوجہ کیا مریم نے بے بسی سے آنکھیں بند کرکے کھولی تھی!!

بنا کسی مزامت کے اگلے ایک منٹ میں میڈیسن لو کیونکہ اگر میں نے دی تو تمہیں میرا طریقہ بالکل پسند نہیں ائے گا یقیناً میرا طریقہ میری طرح ظالم ہو گا اور تم ابھی میرے ظلم کو سہنے کی پوزیشن میں نہیں ہو اس لیے چپ چاپ کھالو!! اریان بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے سنجیدگی سے بولتا موبائل کھولے نظریں اُس پر مرکوز کر گیا !!

مریم نے اپنے انسوں اندر دھکیلے پھر خاموشی سے گلاس اور سیرپ اٹھا کر چمچ میں سیرپ نکالتے گلے میں اُتارا!! اور پھر جلدی سے پانی پیا !! اریان نے موبائل سے مزین اٹھائے اُسے دیکھا تھا جو سیرپ کے بعد اب پانی پی رہی تھی !!

کچھ ہی گھنٹوں میں مریم کافی بدلی ہوئی لگ رہی تھی اس کے چہرے پر کبھی وہ سنجیدگی نہیں ہوتی تھی جیسے سنجیدگی اس کے چہرے پر اج تھی انکھوں میں بھی کچھ نہیں تھا اس کی دکھنے والی انکھیں بالکل خالی تھی اندر کی حالت کوئی نہیں جانتا تھا!! باپ کا غم اُسے مار گیا تھا !!

زندگی بڑی ظالم ہے !! وہ کرتی ہے جس کا ہم کبھی گمان بھی نہیں کر سکتے مریم کو گویا یقین تھا کہ وہ بہت جلد یہاں سے دور ضرور چلے جائے گی!! لیکن کیا ہونے والا تھا یہ کوئی نہیں جانتا تھا کیونکہ جو ہم سوچتے ہیں وہ زندگی میں ہوتا کہاں ہے؟

ادا سائی !! ارحاب کو اپنے پیچھے سے شہرام کی اواز سنائی دی تھی جب وہ پیچھے مڑا

تُم یہاں ؟ وہ اس وقت اپنے آفس کے باہر کھڑا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا جب شہرام کی اواز ائی تھی!!

مجھے اپ کو کچھ بتانا تھا!! شہرام اُسے دیکھ بولا

ہمم بولو ؟ ارحاب اُس کی جانب متوجہ تھا

ادا سائی میں جانتا ہوں یہ بات اپ کو بہت بری لگے گی کیونکہ حرین اپ کی بیوی ہے لیکن ایک شوہر ہوں لیکن ہونے پر آپ کا اپنی بیوی کا ماضی جاننے کا حق ہے اور اپ کو جاننا بھی چاہیے!!

شہرام نے بات شروع کی پھر رکا اور ارحاب کو دیکھنے لگا !!

ارحاب نے نہ سمجھی سے اُسے دیکھا تھا ارحاب کو امید نہیں تھی کہ وہ حورین کے بارے میں بات کرے گا

کیا کہنا چاہتے ہو صاف صاف بولو؟ ارحاب کی سنجیدہ اواز اُسے اپنے کانوں کے پاس سنائی دی !!

ادا اپ کو پتہ ہے اپ کی شادی سے پہلے حورین کی شادی مجھ سے ہو رہی تھی!! جس رات وہ غائب ہوئی تھی وہ ہمارے نکاح کا دن تھا!! شہرام نے بات شروع کی

جانتا ہُوں!! تقدیر ملنے میں دیر نہیں لگتی جس کے ساتھ اس کی تقدیر مل رہی تھی وہ اس وقت اس کے نکاح میں ہے!! ارحاب اُسے دیکھ ہنوز سنجیدگی سے بولا

بات صرف یہی ختم نہیں ہوتی!! حورین مجھ سے محبت کرتی۔۔۔ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتا جب ارحاب کی آنکھوں میں خون اترا !!

بکواس بند !! وہ سرد لہجے میں بولا

اپ کو یقین نہیں ارہا نا؟ یہ دیکھیں چیٹس میں اپ کو تمام میسیج دکھا سکتا ہوں جس میں ہم لوگوں کی باتیں ہوئی ہیں!! عرش نے کہے کر موبائل نکالا !!

اپنا موبائل واپس اپنے جیب میں ڈالو ورنہ یہ نہ ہو میں اسے توڑ دوں!! پیار تو جانوروں سے بھی ہو جاتا ہے یہ اتنی بڑی بات نہیں !!

مجھے حرین کے ماضی سے کوئی مطلب نہیں !! ماضی میں ہم بہت چیزوں سے پیار کرتے ہیں اب ہر کسی کو اپنا تو نہیں سکتے نا ؟ میں اس کا حال اور مستقبل ہوں مجھے صرف ان سے لینا دینا ہے

فضول ماضی کی باتیں میرے سامنے دہرا کر وقت ضائع مت کرو!! ارحاب نے اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے کہا تھا

اپ کو سچ میں کوئی فرق نہیں پڑتا؟ کہ اپ کی بیوی مجھ سے محبت کرتی تھی کسی غیر محرم سے محبت صاف صاف یہ تو بے حیائی میں شامل ہوتا ہے!! اُسے حیرت ہوئی تھی

تمہیں پتہ ہے بچپن میں حرین کو ایک کتا پسند تھا وہ بہت ضد کرتی تھی اپنے ماما بابا سے کہ اسے وہ کتا چاہیے!! لیکن وہ حورین کی لاکھ زد کے بعد بھی اُسے وہ نہیں لا کر دیتے تھے!! !! جانتے ہو کیوں؟ کیونکہ وہ کتا سب کو کاٹتا تھا حالانکہ وہ حرین کی پسند تھا لیکن اس کے

لیے بہتر نہیں تھا یہی سین تمہارے ساتھ ہے!! ارحاب اسے دیکھ بولا جبکہ شہرام سٹل ہوا تھا !!

اور ارحاب کی بات سمجھنے میں بھی وقت لگا تھا!!

اور کچھ کہنا ہے یا بس؟ ارحاب نے ایبرو اٹھائے استفسار کیا

شہرام خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا جب ارحاب کا فون بجا !!

میری بیوی کی کول ارہی ہے !!سن کر اتا ہُوں!! ارحاب اسے دیکھ بھسم کردینے والے لہجے میں کہتا آگے بڑھا تھا !!

شہرام کو گویا یقین تھا کہ وہ جیسے ہی حرین کے ماضی کے بارے میں مقابل کو اگاہ کرے گا یقینا اس کا نتیجہ خطرناک نکلے گا لیکن یہاں سے کچھ نہیں ہوا تھا!!

اور اگر میں اپ سے کہوں کہ وہ مجھ سے اب بھی محبت کرتی ہے ؟کچھ وقت بعد وہ اگے اتا بولا کیونکہ وہ ارحاب کو فون رکھتا دیکھ چکا تھا

یہ نہیں ہوسکتا !! ارحاب نے اُسے دیکھ پورے یقین سے کہا تھا ارحاب کا یقین مقابل کی سانسیں روک رہا تھا !!

اتنا یقین کیسے ہے اپ کو؟ وہ یہ بات پوچھنے پر مجبور ہوچکا تھا

یہ میں تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتا!! مزید ضائع کرنا ہے میرا وقت؟ ارحاب نے اُسے دیکھ سوالیہ نظرو سے پوچھا تھا

میں واقعی جاننا چاہتا ہوں کہ اپ کو اتنا کیسے یقین ہے حورین پر ؟ شہرام واقعی جاننا چاہتا تھا

کیونکہ میں اس کی انکھوں میں دیکھ سکتا ہوں اس کی انکھوں میں تمہارے لیے کہیں پر بھی کوئی عکس نہیں ہے!! عزت دار لڑکیاں نکاح ہو جانے کے بعد صرف اپنے محرم کی ہو جاتی ہے!! اور حرین اریان اور زریام شاہ کی بہن سکندر شاہ کی بیٹی اور ارحاب شاہ کی بیوی ہے!! عزت کا اندازہ تو تم لگا ہی سکتے ہو!!

محبت کرنا کوئی بڑی بات نہی کبھی بھی ہو جاتی ہے اس اندھی محبت میں غلط قدم اٹھانا غلط ہے !! جس کا حورین سے دور دور تک کوئی لینا دینا نہیں !! وہ ماضی میں بھی ایک سمجھدار لڑکی تھی محبت کے پیچھے اپنا اپ نہیں کھو سکتی تھی !! ویسے مجھے امید نہیں تھی تم اتنی گری ہوئی حرکت کروگے ؛! لیکن کہتے ہے کچھ جانوروں میں وفا نہیں ہوتی!! ارحاب اُسے دیکھ کہتا اب نظریں پھیرتے بھاری قدم لیتا آگے بڑھ گیا جب کے شہرام خاموشی سے اُس کی باتیں سن رہا تھا !!

یہ طریقہ بری طرح ناکام ہو چکا تھا!! اسے تکلیف ہوتی تھی یہ سوچ کر ہی کہ حرین کسی اور کے نکاح میں ہے!! دھوکے نے اسے دھوکے باز بنا دیا تھا!!

تمہیں تمہارے گھر والوں نے کچھ بھی نہیں سکھایا کسی کام کی نہیں ہو تم نامحرموں سے عشق لڑانے کے سوا کچھ نہیں اتا نا تمہیں ؟ عرش ایزل کو دیکھ بے رحمی سے بولا اس بات سے انجان کے اس کے یہ لفظ مقابل کو اندر تک زخمی کرتے ہیں وہ اس وقت ایزل کا بنایا ہوا املیٹ کھا رہا تھا!! جس میں نمک تھوڑا زیادہ ہو گیا تھا اسی کی بنا پر اس نے یہ لفظ استعمال کیے تھے!!

جب کے ایزل بیڈ پر بیٹھی اپنے دل میں ہوتی تکلیف کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی!!

انکھوں میں انسو پھنسے تھے گلے میں گلٹی ابھر کر مدہم ہوئی تھی!!

ایک تو ویسے ہی اس کی طبیعت خراب تھی!! اُس پر عرش کی باتیں !!

اگر ارام فرما لیا ہو تو اٹھو اور کچن میں جاؤ پانچ منٹ میں دوسرا املیٹ بنا کر لاؤ میرے لیے اس بار کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا!! عرش اُسے دیکھ بلند اواز میں بولا

ع۔عرش میری طبیعت بلکل۔ٹھک نہیں ہے مجھ سے کھڑا نہیں ہوا جارہا مجھے چکر ا رہے ہیں!! یہ املیٹ بھی میں نے اپ کے لیے بہت مشکل سے بنایا تھا!! میرا جی گھبرا رہا ہے !! ایزل اُسے دیکھ اپنے انسوں گلے میں اُتارتے ہوئے بولی

تو کیا کروں پیر دباؤں تمہارے ؟میری بلا سے تم مر جاؤ یہاں تم ارام فرمانے نہیں ائی ؟ جب دیکھو تم ارام ہی کر رہی ہوتی ہو!! اٹھو اور املیٹ بناکر لاؤ !! وہ غصے سے چیخا

ایزل نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا وہ اپنے تمام کام اُس سے کرواتا تھا اور اس کے بعد بول رہا تھا کہ وہ ہر وقت ارام کرتی ہے ؟

سنائی نہیں ارہا؟ عرش غصے سے کہتا کھڑا ہوا ایزل تک پہنچتے ہیں اس نے ایزل کی کلائی اپنی سخت گرفت ملی اور اُسے ایک جھٹکے سے کھڑا کیا!!

پھر اُسے لیے کمرے سے باہر نکلا !!

تمہیں نہ ارام کرنے کی عادت ہو گئی ہے ویسے ہی گھر سے تو تم کچھ سیکھ کر نہیں ائی سوائے بے حیائی کے!!

عرش کہتا آگے بڑھ رہا تھا !! وہ اس کے ساتھ کھنچی چلی جا رہی تھی ایزل کا سر بری طرح چکرا رہا تھا صبح سے ہی اسے بہت عجیب عجیب سا لگ رہا تھا!!

عرش نے اس کی کلائی لا کر کچن میں ایک جھٹکے سے چھوڑی تھی ایزل نے سلیپ کا سہارا لیتے فوراً خود کو سنبھالا تھا ورنہ اس کا سر بری طرح دیوار میں جا لگتا!!

بناؤ جلدی!! وہ اُسے دیکھ غصے سے کہتا کچن سے باہر نکلتا چلا گیا حویلی میں کئی ملازم تھے لیکن پھر بھی عرش اُن سے اپنا کام نہیں کرواتا تھا!!

عرش غصے سے کچن سے باہر ایا جب نظر فائزہ بیگم پڑی!!! فائزہ بیگم بھی اُسے ہی دیکھ رہی تھی!!

کیا ہوا عرش بیٹا غصے میں لگ رہے ہو اپ؟ فائزہ بیگم نے اُسے دیکھ استفسار کیا !!

کچھ بھی سیکھ کر نہیں ائی وہ اپنے گھر سے اک آملیٹ بنانے کا کہا تھا اس میں بھی نمک تیز ڈال دیا !! عرش غصے سے بولا

کوئی بات نہیں بیٹا اجائے گا اہستہ اہستہ اسے ابھی اپ لوگوں کی شادی کو دو مہینے ہی مشکل سے ہوئے ہیں!! گھر میں اتنے سارے ملازم ہیں ان سے بن والو! انہوں نے حل پیش کیا

امی میں نے شادی سے ایزل سے کی ہے ملازموں سے نہیں!! اسے بس ارام کرنے کے لیے میں یہاں پر نہیں لے کر ایا!! عرش سنجیدگی سے بولا

اچھا خیر مجھے بتاؤ اپ لوگ کہیں گھومنے پر کیوں نہیں گیے ؟ کہیں گھومنے کا پلین بنا لو بچے اسے لے جاؤ کہیں گھمانے جب سے اس کی شادی ہوئی ہے تم نے اسے گھر سے بھی نکلنے نہیں دیا گھر میں بند رہ کر انسان تنگ ا جاتا ہے!!! فائزہ بیگم اُسے دیکھ بولی عرش کی طرف سے سختی سے منع تھا جب سے شادی ہوئی تھی ایزل نے ایک قدم باہر نہیں نکالا تھا!!

کوئی ضرورت نہیں ہے کہیں پر بھی جانے کی وہ گھر میں ہی اچھی لگتی ہے!! عرش سنجیدگی سے کہتا اپنے کمرے کی اور بڑھ گیا !! فائضہ بیگم سمجھنے سے قاصر تھی کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے ؟

وہ جانتی تھی وہ پہلے ایزل سے محبت کرتا تھا پھر اچانک اس کا یہ رویہ ان کی سمجھ سے باہر تھا وہ سمجھ رہی تھی شاید اہستہ اہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا!!

ایزل کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا وہ بمشکل املیٹ بنا رہی تھی اس کا جی بہت زیادہ عجیب ہو رہا تھا ایسا لگ رہا تھا اسے وامٹ ا رہی ہے!!

اس نے جلدی جلدی دوبارہ املیٹ بنانا شروع کیا کچھ ہی دیر میں وہ ایک نیا آملیٹ بنا چکی تھی وہ آملیٹ بنا کر اب کچن سے باہر اتی اپنے کمرے کی اور بڑھی تھی وہ بار بار اپنی انکھیں بند کر کے کھول رہی تھی جبکہ کچن میں کھڑے کھڑے وہ دو تین ٹھنڈے پانی کی چھپکے اپنے منہ پر مار چکی تھی تاکہ وہ کچھ اچھا فیل کر سکے!!

کمرے کا دروازہ کھولتی وہ چکراتے سر کے ساتھ اپنے کمرے میں داخل ہوئی !! عرش بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاے دونوں ٹانگیں بیڈ پر پھیلائے فون میں مصروف تھا !!

ایزل نے خاموشی سے اُس کا آملیٹ اس کے سامنے رکھا اسے مزید نہیں کھڑا ہوا جا رہا تھا اس لیے وہ صوفے پہ بیٹھنے کے گھر سے اگے بڑھی ابھی وہ صوفے پر بیٹھتی جب عرش کی اواز پر بیٹھتی بیٹھتی رکی !!

میں نے اجازت دی تمہیں بیٹھنے کی؟ ادھر اؤ اور میرے پیر دباؤ !! عرش اُسے دیکھ بولا

۔عرش م۔میں بالکل اچھا فیل نہیں کر رہی مجھے لگ رہے ہیں میری طبیعت خراب ہے!!
ایزل اُسے دیکھ بولی کہ شاید وہ کچھ لحاظ کر لے لیکن مقابل گویا رحم کی مار تھا !!

فضول کے فتوے جھاڑنا بند کرو اور اکر میرے پیر دبا ؤ اب یہ تو سوچنے سے رہنا کہ تمہارے لیے یہاں پر ڈاکٹر ائے گی اور وہ تمہارا علاج کریگی اتنی امپورٹنٹ نہیں ہو تم میری زندگی میں جو تمہاری طبیعت خراب ہونے پر وہ بھی ذرا سی خراب ہونے پر تمہیں میں ڈاکٹر کے پاس لے کر جاؤں اگر تم صرف میری ہوتی تو یقیناً میں یہ ضرور کرتا لیکن پہلے ہی تم پتہ نہیں کتنے مردوں کی۔۔۔ابھی وہ آگے بولتا جب ایزل بولی پڑی

بس !! بس کریں اور کتنا زہر اگلے گے اپنے منہ سے ؟ ایزل کی اواز چاہ کر بھی بلند نہ ہو سکی کیونکہ اس کی حالت بہت خراب ہو رہی تھی!!

جب۔کے عرش نے غصے سے اُس کا چہرہ جاہرانہ گرفت میں لے کر اپنے قریب کیا!!

ائندہ اگر میری بات کاٹنے کی کوشش کی تو جان سے مار دونگا !! وہ اُس کے چہرے پر چیخا تھا !!

چھ۔چھوڑیں !! اُس کی سخت گرفت ایزل کی تکلیف کا باعث بن رہی تھی !! جب کے وہ اپنی گرفت مزید مضبوط کر چکا تھا!!

م۔مجھے تکلیف !! ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتی جب جب اُس نے ایزل کا چہرہ ایک جھٹکے سے چھوڑا!!

اس کی گرفت اس قدر سخت تھی کے ایزل کا نازک سفید گال پر نشان پڑ چکا تھا اس کے چہرے پر اور بھی کئ زیادہ مقابل کی بے رحمی کے نشان تھے اس نے اس وقت میک اپ نہیں کیا تھا اس لیے وہ نشان ابو تاب سے اس کے چہرے پر دکھائی دے رہے تھے!!

کیا حال کر دیا تھا اس نے ایزل شاہ کا اس نے اسے عرش سے فرش پر پٹک دیا تھا!!

پیر دباؤ میرے!! وہ اپنے پیر بے دردی سے اس کی گود میں رکھ گیا!! ایزل کی آنکھوں سے انسوں ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے !! اُس نے عرش کے پیر دبانا شروع کیے !! اس کے ہاتھوں میں بالکل جان نہیں تھی اسے لگ رہا تھا وہ کسی بھی وقت زمین بوس ہوجائیگی !!

اتنے میں دروازہ بجا عرش نے انے کی اجازت دی تھی !! یہاں فائضہ بیگم کمرے میں داخل ہوئی تھی اور وہاں ایزل کا چکراتا ہوا سر اپنا جواب دے گیا تھا وہ جھٹکے سے بے ہوش ہوتی بیڈ پر گری تھی!!

عرش نے نظریں اُس پر مرکوز کی جب کہ اندر داخل ہوتی فائضہ بیگم اپنے سینے پر ہاتھ رکھتی تیزی سے لمحے کی تیری کیے بنا اس کی جانب ائی تھی!!

یا اللہ !! ایزل میری بچی !! فائزہ بیگم نے اُسے اٹھانا چاہا جب کے ایزل بےزاریت سے اُس کے بےہوش وجود کو دیکھتا فون میں مصروف ہوچکا تھا

عرش ؟ پاگل ہوگئے ہو؟ بےہوش ہوگئی ہے وہ!! ڈاکٹر کو بلاؤ!!! فائزہ بیگم غصے سے بولی

ناٹک کر رہی ہے کام نہ کرنے کے بہانے ہے سارے!!عرش کھڑا ہوتا بولا پھر جاتا چینجنگ روم میں بند ہوا !! فائزہ بیگم نے بے یقینی سے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا

اتنے کمرے میں ارینہ داخل ہوئی

ارینہ ادھر اؤ بیٹا جلدی سے ڈاکٹر کو کال کرو!! فائزہ بیگم ایزل کا سر ٹھیک سے تکیے پر رکھتی پریشانی سے بولی

جبکہ یہ سب دیکھ ارینا کے چہرے پر بھی پریشانی پھیلی تھی اس نے جلدی سے ڈاکٹر کو کال ملائی !!

کیا ہوا بھابی کو؟ وہ تیزی سے آگے ائی جب کے فائزہ بیگم کی نظریں ایزل کے چہرے پر موجود نشانات پر جم چکی تھی !! کیا وہ سوچ رہی تھی وہی ہوا تھا؟ عرش اُس پر ہاتھ اٹھاتا تھا؟

پتہ نہیں بیٹا بے ہوش ہوئی ہے !! وہ ایزل کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے بولی

اداسائی کہا ہے ؟ ارینا ایزل کا ہاتھ تھامے پریشانی سے استفسار کرنے لگی

عقل کھو گئی ہے تمہارے ادا کی !! بیوی ہے ہوش ہوگئی اور اُسے ناٹک لگ رہا ہے !! وہ غصے سے بولتی مسلسل ایزل کا شت سہلا رہی تھی !!

کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر یہاں آچکی تھی !!

ڈاکٹر کی نظر بھی سیدھا ایزل کے چہرے پر پڑی تھی !! اس دوران عرش بھی چینج کر کے اچکا تھا اور اب وہ صوفے پر بیٹھا تھا !!

ان کے چہرے پر یہ نشان کیسے ہے ؟ ڈاکٹر کا سوال فائزہ بیگم کی تواقہ کے مطابق تھا

یہ جاننے کی ضرورت نہیں!! وہ نشان جو بھی ہے اپنے کام سے کام رکھیں اور اسے دیکھیں کیا ہوا ہے!! عرش کی اواز کمرے میں گونجی تھی ڈاکٹر عرش کو اک نظر دیکھتی اب ایزل کو دیکھنے لگی

انہوں نے ایزل کی نبض چیک کی !!

اپ لوگ کمرے سے باہر جائیں مجھے چیک کرنا ہے انہیں !! ڈاکٹر کی بات پر فائزہ بیگم اور ارینا کھڑے ہوئے تھے

اپ بھی جائیں!! ڈاکٹر عرش کو دیکھ بولی

جلدی کرنا!! اور علاج ہی کرنا ہے فضول چیزوں کو پتہ کرنے مت بیٹھ جانا!! وہ ڈاکٹر کو دیکھ بدتمیزی سے کہتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا

کتنا بدتمیز شخص ہے کیسے برداشت کرتی ہوگی یہ بچی اسے!! ڈاکٹر اُس کی جاتی پشت دیکھ غصے سے بولتی ایزل کی جانب متوج ہوئی !!

قریب ادھے گھنٹے کے چیک اپ کے بعد انہوں نے سب کو اندر بلایا!

کیا ہوا ایزل کو ڈاکٹر!! فائزہ بیگم ڈاکٹر کو دیکھ بولی جب کے عرش بنا کوئی اثر لیے ایک بار پھر صوفے پر بیٹھتا موبائل میں مصروف ہو چکا تھا!!

بہت کمزوری ہے انہیں کیا اپ لوگوں نے ٹھیک سے کھانا پینا نہیں دیتے؟ ڈاکٹر نے اُنہیں دیکھ کہا

یہ اپ کا میٹر نہیں!! سیدھا سیدھا بتاؤ کیا ہوا اُسے !! عرش کی اواز اک بار پھر کمرے میں گونجی

دیکھیں مسٹر میں اپنا کام کر رہی ہوں!! یہی میرا کام ہے اپ کی وائف بہت زیادہ ویک ہے!!

!!She is pregnant

ڈاکٹر اُسے دیکھ بولی جب کے عرش کی نظریں فون پر تھی وہ سٹل ہوئی تھی !! گویا اسے اپنے کانوں پر بھروسہ نہ ہوا تھا جبکہ فائضہ بیگم اور ارینا کے چہرے پر ایک دم ہی گہری مسکراہٹ نے جگہ لی تھی !!!

پہلی بار صحیح لیکن عرش کا دل زورو سے دھڑکا تھا!! اُس نے اک جھٹکے سے ڈاکٹر کو دیکھا جو اب ایزل کو دیکھ رہی تھی !!

ک۔کیا کہا آپ نے ؟ اس نے دوبارہ یقین کرنا چاہا

!!I said she is pregnant

بہت زیادہ ویک ہیں یہ ان کی ڈائٹ کا خاص خیال رکھیں بھرپور غذا دیں !!

ورنہ بچے کی جانب کو خطرہ ہوسکتا ہے !! ڈاکٹر ایزل پر نظریں جمائے ہدایت دینے لگی !!

بے اختیار عرش کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی !! باپ بننے کی خوشی اُس انسان کو مسکرانے پر مجبور کر چکی تھی !!

ڈاکٹر کتنے دن سے ہے یہ ؟ فائزہ بیگم نیگلا سوال کیا

!! week 2

وہ میڈیسن لکھتی آگاہ کرنے لگی !! عرش کا دل اب تک زورو سے دھڑک رہا تھا !!

بہت بہت مبارک ہو!! فائزہ بیگم نے آگے بڑھتے عرش کو گلے لگاتے کہا

مبارک ہو ادا سائی !! ارینا بھی اُس کے سینے سے لگی تھی !! جب کے عرش تو اپ تک یقین کرنے کی کوشش کر رہا تھا!!

یہ میڈیسن میں نے لکھ دی ہے ان کو باقاعدہ سے دیں !! ایک بار پھر کہہ رہی ہوں صحت کا خیال رکھیے گا ورنہ بچے کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے!! کوشش کریں انہیں خوش رکھے !! ڈاکٹر کہتی کھڑی ہوئی

ٹھک ہے ڈاکٹر ہم خیال رکھے گئے !! فائزہ بیگم مسکرا کر بولی ارینا ڈاکٹر کو باہر چھوڑنے گئی تھی !!

اب تم نے ایزل کا بہت خیال رکھنا ہے اس کے ساتھ اب ایک اور جان بھی ہے!! جو تم سے غلطیاں ہو گئی ان کو اب سدھارنا!! بہت پیار دینے اُسے سمجھ رہے ہو؟ فائزہ بیگم اُسے دیکھ سمجھانے والے انداز میں بولی جب عرش نے سر کو خم دیا

فائزہ بیگم صدقہ دینے کے گرز سے کمرے سے باہر نکلی تھی جب عرش کی نظریں ایزل پر مرکوز ہوئی!!

اس نے دھیرے دھیرے قدم ایزل کی جانب لینا شروع کیے !! بیڈ کے قریب پہنچتے اُس نے ایزل کو دیکھا

مجھے امید نہیں تھی میں کبھی تمہیں معاف کر پاؤں گا تمہارے کیے کے لیے لیکن اب مجھے لگتا ہے جو خوشی تم نے مجھے دی ہے اس کے لیے میں تمہیں معاف کر دوں!! عرش اُسے دیکھ بولا

شادی کے بعد پہلی بار مجھے تم سے نفرت محسوس نہیں ہو رہی!!میرا بچا تمہارے پاس ہے نفرت ہو کیسے سکتی ہے ؟ عرش اُسے دیکھ بول رہا تھا

یہ احساس بے حد خوبصورت تھا جو عرش محسوس کر پارہا تھا !!

کیوں آئے اپ میری زندگی میں ؟مریم نے اریان کو دیکھ کہا تھا جو ویسے ہی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاے فون میں مصروف تھا وہ لوگ اس وقت بھی حویلی کی بیک سائیڈ والے کمرے میں تھے!!

جبکہ اس کی بعد پر اریان نے موبائل سے نظر ہٹائے اُسے دیکھا تھا !!

تمہاری بد قسمتی سے !! اریان نے سرد لہجے میں جواب دیتے دوبارہ نظریں فون پر مرکوز کی !!

کاش اپ کبھی میری زندگی میں اتے ہی نہیں سب ٹھک ہوتا نہ؟ میں اپنے بابا کے پاس ہوتی میرے بابا بالکل ٹھیک ہوتے ہیں!! وہ اپنی بھرتی آنکھوں سے ساتھ بول رہی تھی !! اس کی آنکھوں میں نمی اتر رہی تھی !!

قسمت کے کھیل سے تم احمد کی بہن ہو اور گناہ یہ کہ احمد نے ازبک کو قتل کیا ہے !! اپنی جان سے عزیز بھائی کو قبر کی مٹی میں اتارنا کتنا مشکل ہوتا ہے اس بات کا اندازہ کوئی نہیں لگا سکتا !! یہ بات کرتے اریان کی آنکھوں میں خون اترا تھا !!

تمہاری جان بس ایک صورت میں چھوٹ سکتی ہے یا تو میں مرجاؤں یا پھر تُم !! تمہیں میں مرنے نہیں دوں گا اس لیے دعا کرو میں مر جاؤں!! اریان اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا

موت اتنی اسان ہوتی ہے؟ مریم نے اُسے دیکھ کہا

میری نظر میں موت سے آسان چیز کوئی نہیں !! اریان نے جواباً کہا تھا

آپ موت کی تکلیف نہیں جانتے نا!! جو تکلیف ابھی مجھے ہو رہی ہے اپنے بابا کا سوچ کر وہ کبھی اپ نے محسوس ہی نہیں کی نا اپنو کو خون کاڈر کیا ہوتا ہے یہ اپ کو پتہ ہی نہیں ؟؟ وہ اپنے انسو صاف کرتے بولے جبکہ اس کی بات پر اریان کے لبوں پر اک چھوٹی سی مسکراہٹ نے جگہ لی تھی !!

اپنے جوان بھائی کو قبر کی آغوش میں اس نے خود اتارا تھا وہ تکلیف جس سے وہ اچھی طرح واقف تھا اُس تکلیف پر مقابل کہہ رہی تھی کہ وہ اپنوں کو کھونے کی تکلیف نہیں جانتا یہی سوچ اریان کے لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ کا سبب بنی تھی !!

فضول باتوں میں دماغ لگانے سے اچھا ہے جا کر شاور لو اور اپنا حلیہ درست کرو!! اریان اُسے دکھ سرد لہجے میں کہتا نظریں پھیر گیا

نہیں کرنا مجھے اپنا حلیہ درست نہیں لینا مجھے شاور!! مریم بھی چہرہ پھیر چکی تھی!!

کھانا تو کھلا دیا تھا یہ کام میں نہیں کر سکتا!! اگر تم یہ سوچ رہی ہو میں تمہارے لیے یہ بھی کروں گا تو تم نہایت غلط سوچ رہی ہو!! اریان اُسے دیکھ ہنوز ایسے ہی بولا جبکہ اس کی بات پر مریم کا چہرہ لمحے میں سرخ انار بنا تھا

اتنی گندی سوچ میرے دماغ میں نہیں اتی!!! اپ جائیں یہاں سے مجھے اکیلا رہنا ہے !! وہ اگلے لمحے سنبھالتی سنجیدگی سے بولی

یہ جو اتنی روشنی دکھ رہی ہے نا یہ میرے جانے کے بعد ایک لمحے میں بند ہو جائے گی !! اریان نے اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہا

کیا ہو گا زیادہ سے زیادہ ڈر ڈر کر مر جاؤں گی؟ بس ؟ اپ کو تو کوئی فرق نہیں پڑے گا؟ اپ کے لیے تو بہت اسان ہے نا سب کو مرتا ہوا دیکھنا؟ لیکن میرے مر جانے کے بعد میرے لالا میری مما میری اپی کو صدمہ لگے گا کیا پتہ جواب بیٹی کے گم میری مما بھی مر جائے لیکن اپ کو پھر بھی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ اپ کے لیے تو کچھ بھی مشکل نہیں ہے نا؟ کسی کی جان لینا اپ کے لیے عام بات ہے!! کسی کی جان کی قیمت اپ کے لیے کچھ معائنے نہیں رکھتی! ؟ مریم اریان کو دیکھ بول رہی تھی مریم واقعی میں بہت بدل گئی تھی اگر یہ پہلے والے مریم ہوتی تو یہ بات کبھی نہیں کرتی لیکن حالات انسان کو لمحے میں بھی تبدیل کرنے کا ہنر رکھتے ہیں

بہت زبان نہیں چل رہی تمہاری ؟ضبط کر رہا ہوں تو میرے ضبط کا امتحان مت لو!! تمہاری حالت کا لحاظ کر رہا ہوں لیکن یہ لحاظ ٹوٹنے میں لمحہ نہیں لگے گا اس لیے فضول بول کر اپنے لیے مشکل مت کھڑی کرو!!! اریان کی آنکھوں میں مزید سرد پن اترا تھا وہ واقعی خود پر بہت ضبط کر رہا تھا

ابھی مزید خون اس کی آنکھوں میں اترتا جب دروازہ بجا !!

انسو صاف کرو اور دروازہ پر دیکھو کون ہے !! اریان کی سرد اواز مریم کے کانوں سے ٹکرائی وہ اس کی حد سے زیادہ سر اواز محسوس کرتے دھیرے سے بیڈ سے کھڑی ہوئی !!

دوپٹہ اٹھاو !! آریان کا اشارا اُس کے زمین پر پڑے دوپٹے کی طرف تھا !! مریم نے دھیرے سے آگے بڑھتے نیچے پڑا اپنا دوپٹا اٹھاتے خود پر اچھے سے لیا !!

پھر دروازے کی جانب بڑھی !! اُس نے دھیرے سے دروازہ کھولا !! باہر ملازمہ موجود تھی !! جو مریم کے کپڑے تھامے کھڑی تھی !!

چھوٹی بی بی آپ کے کپڑے!! وہ مریم کی جانب بڑھاتی بولی مریم نے اک نظر چہرہ موڑتے اریان کو دیکھا جو فون کان سے لگائے کسی سے بات کر رہا تھا !!

مریم نے دھیرے سے ہاتھ بڑھا کر وہ کپڑے تھامے پھر قدم بیڈ کی جانب بڑھائے لیکن بیڈ سے تھوڑے رک کر اُس نے قدم صوفے کی جانب لیے کپڑے پر صوفے پر رکھ چکی تھی !!

جاؤ شاور لے کر آؤ !! فون رکھتے اریان اسے دیکھ سنجیدگی سے بولا

مجھے نہیں جانا !! وہ سنجیدگی سے بولی

وہ لڑکی اس کا خوب ضبط آزماتی تھی !! جتنا ضبط وہ مریم پر کرتا تھا اتنا ضبط اریان شاہ نے اپنی پوری زندگی کسی پر نہیں کیا تھا

اریان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ضبط رکھنے کی کوشش کی !!

اِدھر آؤ !! اریان نے اُسے دیکھ کہا تھا

جب کے مریم ہنوز ایسے ہی کھڑی رہی

میں نے کہا اِدھر آؤ !! وہ دھاڑا تھا مریم نے اپنے دوپٹے پر پکڑ مضبوط کی اور دھیرے دھیرے قدم اس کی جانب بڑھانا شروع کیے !!

بیڈ کے نزدیک پہنوچتے وہ اک بار پھر رکی تھی !

بیٹھو اِدھر !! وحشت زدا لہجے میں اریان نے اُسے حکم دیا وہ کانپتی ہوئی بیڈ پر بیٹھی تھی !! کچھ بھی ہوجائے وہ مقابل سے نفرت کرتی ہو یا نہیں !! اُس کی وحشت اُس کی روح تک کو خوف میں مبتلا کرتی تھی !!

یہاں سے جانا چاہتی ہو ؟ اریان نے اپنی خون اُتری آنکھیں اُس کی آنکھوں میں گاڑے کہا مریم نے چونک کر اُسے دیکھا تھا شاید یہ سوال ہے کی توقع سے دور ایا تھا !!

جواب ؟ وہ اُس کے چہرے پر غرایا جب مریم نے فوراً تیزی سے اسباب میں سر ہلایا تھا !! وہ تو یہاں سے جانا چاہتی تھی !!

چلو ایک کام کرتے ہیں میں تمہیں موقع دیتا ہوں یہاں سے جانے کا !! تم یہاں سے جا سکتی ہو یعنی مجھ سے ازاد ہو سکتی ہو!! اور جانے کا مہز ایک ہی طریقہ ہے صرف میرے مر جانے کے بعد!! اج میں خود تمہیں یہاں سے جانے کا موقع دونگا !! اج کی بازی تم کھیلو گی !! اج کا کھیل تمہارے ہاتھو میں ہو گا !! تُم اپنی زندگی کی چاہت خود پوری کرو گی !!

اریان اپنے چہرہ اُس کے چہرے کے قریب کرتا اپنی خون اُتری آنکھیں اُس کی آنکھوں میں گاڑے سرد لہجے میں بولا مریم کو مقابل کی بات سمجھ نہیں ارہی تھی !! لیکن اُس کا لہجہ مریم کے خوف کی وجہ بن رہا تھا !!!

اریان نے اگلے لمحے سائڈ ڈرور میں کچھ چھاننا شروع کیا !! جو اُسے اگلے اک دو لمحے بھی ہی مل چکا تھا !!

اریان نے سائڈ ڈرور سے گن نکال کر سامنے کی !! جب کے مریم کی نظریں اسی جانب تھی !! لیکن جوہی نظریں گن پر گئی مریم کو اپنی آنکھوں پر یقین نا ایا !!

اگلے لمحے گن دیکھ اُس کی جان لبوں پر ائی تھی !! جب کے گن کو اپنے اتنے قریب سامنے دیکھ اچانک اُس کی دلخراش چیخ کمرے میں گونجی تھی !! گن سے اُس کی روح بھی کانپتی تھی

!! پھر گن کو اپنے سامنے دیکھ اُس کا وجود لزر اٹھا تھا!! اُس کی چیخ پورے کمرے میں گونجی تھی !!

اس میں چھے گولیاں ہے ! دماغ پر دو سینے میں تین اُترے گی اور میری سانسیں رک جائیگی !! اج تمہارے پاس بھرپور موقع ہے یہاں سے جانے کا!! مجھ سے ہمیشہ کے لیے ازاد ہونے کا !!موقع ہاتھ سے مت جانے دینا !! بازی تمہاری ہے !! اسے ہاتھ سے جانے دیا تو پچتاؤ گی !! اریان نے وحشت سے بھرپور لہجے میں کہتے گن لوڈ کی !!

ک۔کیا بول رہے ہیں آپ ؟ مریم نے سانس روک کہا اُس کی سانسیں واقعی تھم رہی تھی !!

فکر مت کرو تمہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا تم باعزت اس حویلی سے اپنے باپ کے پاس چلی جاؤ گی !! پھر بھی ڈر ہے تو میں تمہارے لیے آسانی کر دیتا ہوں!! اریان نے کہتے فون میں کسی کا نمبر ملاتے کان سے لگایا !! اگلے اک بیل پر ہی مقابل میں موجود ساحل نے فون اٹھا لیا !!

جی سر !! فون سے ساحل کی آواز اُسے سنائی دی تھی

اگر میں ابھی مر جاؤں تو تم مریم پر کوئی الزام نہیں لگنے دوگے !! اُسے باعزت اس کے باپ تک پہنچاؤ گے !! اریان نے فون کان سے لگائے سرد لہجے میں کہا نظریں کانپتی ہوئی مریم کی طرف تھی جب کے اُس کی بات سن ساحل کو گویا یقین نا ایا !!

سر کیا کہے رہے ہیں آپ ؟؟ ساحل پریشانی سے بولا یہ بات ہی کچھ ایسی تھی !!

جتنا میں نے کہا ہے اس کا جواب!!مزید سرد پن لہجے میں اترا

سر میں !! وہ مزید کچھ بولتا جب اریان نے بات کاٹی!!

ساحل!! اریان نے نام پر خطرناک حد تک زور دیا تھا مطلب صاف تھا اسے بس اپنی بات کا جواب سننا تھا!!

ج۔جی سر !! میں اُنہیں باعزت اُن کے بابا کے پاس پہنچا دونگا !! ساحل نے دھیمی اواز میں کہا جب کے یہ سن کر اگلے لمحے اریان فون رکھ چکا تھا !!

دیکھو تمہارے لیے یہ مشکل بھی آسان ہوئی !! راستہ بالکل صاف ہے دو منٹ لگیں گے گولیاں چلانے میں !! پھر تم ہمیشہ کے لیے ازاد!! مجھ سے دور دور تک تمہارا کوئی واسطہ نہیں رہے گا!! بہت اچھا موقع ہے!! ایسے موقعے زندگی بار بار کسی کو نہیں دیتی !! اریان اُسے دیکھ سرد لہجے میں کہتے گن اُس کی جانب بڑھائی اریان کی آنکھیں بے حد سرخ تھی !! لہجے میں لمحہ و لمحہ مزید سرد پن اترتا وحشت میں اضافہ کر رہا تھا !!

چہرے پر چٹانی سنجیدگی تھی!!

جب کے گن کو اپنے قریب اتا دیکھ مریم پیچھے کو کھسکھی تھی !!دوپٹہ سر سے سرک کر شانو پر گرا تھا ؛؛

وہ تیزی سے پیچھے کو کھسکی تھی!!وہ اتنا پیچھے کو ہوئی تھی کے وہ بیڈ سے گرنے ہی والی تھی !!

لیکن وہ ابھی بیڈ سے گرتی جب اریان نے اک جھٹکے سے اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے اپنی جانب کھینچا !! وہ کسی کٹی پتنگ کی طرح جھولتی اُس کے قریب ہوئی تھی !!

پکڑو اسے!! اریان کا اشارہ گن کی جانب تھا !! مریم کی انکھوں میں خوف کے جہاں آباد تھے جب کے اریان کے چہرے پر یقینا خوف کے دور دور تک کوئی اثار نہیں تھے!! اس کے چہرے پر چٹانی سنجیدگی تھی اسے موت سے بھی ڈر نہیں لگتا تھا دنیا میں ایسی کوئی چیز نہیں تھی جو اریان کو ذرا سا بھی ڈرا سکے!!

جب کے مریم کو اپنی جان جاتی محسوس ہورہی تھی ! کیونکہ اریان کی آنکھوں کی سرخی اس کے عمل کے لیے پختگی کا ثبوت بن رہی تھی!!

مریم کو اپنی سانسیں تھمتی ہو محسوس ہو رہی تھی ایسی چیزوں سے اسے باقاعدہ گھبراہٹ محسوس ہوتی تھی اور جو اج اپنے بابا کے ساتھ ہوتا وہ دیکھ چکی تھی اس کے بعد اس گن سے اسے نفرت ہو چکی تھی!!

پ۔پیچھے کریں اسے !! وہ پیچھے کو ہونے کی کوشش کر رہی تھی !!

جب کے اریان ہنوز اُسے دیکھ رہا تھا انکھوں میں کوئی جذبات نہیں تھے !!

پکڑو اسے اور چلاؤ گولی!! اریان ہنوز اپنی بات پر قائم تھا

ن۔نہیں !! مریم بری طرح روتے نفی میں سر ہلا رہی تھی !! گن پکڑنے کی اس میں ہمت نہیں تھی اور مقابل چلانے کی بات کر رہا تھا ؟

تم یہاں سے جانے کا موقع اپنے ہاتھوں سے چھوڑ رہی ہو!! بہت اچھا موقع ہے یہاں سے جانے کا!! اریان اُس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑے گھمبیر آواز میں بولا

م۔مجھے ڈر لگ رہا ہے اس سے !! مریم روتے ہوئے بول رہی تھی !!

مریم مزید پیچھے کو ہوئی!!

میرے اندر دل ہے میں اپ کی طرح بے رحم نہیں ہوں کسی کی جان لینا میرے لیے اتنا اسان نہیں ہے!! مریم اپنے انسوں صاف کرتے بولی لیکن انسوں پھر آنکھوں سے گر رہے تھے !!

کسی کی؟ تم کسی کی نہیں اریان شاہ کی جان لو میں تمہیں خود اپنی جان لینے کا اجازت دے رہا ہوں تمہارے لیے میرے خون کی بھی معافی ہے !! اج تک یہ اختیار کسی کو نہیں دیا تمہیں دے رہا ہوں!! اُس کے چہرے پر سانسیں چھوڑتے وہ وحشت زدا لہجے میں بول رہا تھا

ا آپ کو ا۔اپنی زندگی سے پیار نہیں ہے ؟ مریم نے بے یقینی سے پوچھا تھا مقابل

اج تک اس کی سمجھ میں نہیں ایا تھا

بلکل نہیں !!! اریان نے ہنوز ایسے ہی جواب دیا تھا

ہ۔ہٹے!! اس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے وہ اسے پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی تھی!! ساتھ اُس کی آنکھوں سے انسوں گر رہے تھے !!

اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھو!! اُسے دیکھ کٹ دار لہجے میں کہا گیا اگلے لمحے اریان بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا !!

م۔مجھے یقین نہیں آتا کسی کی جان لے کر کوئی اتنا سکون میں کیسے ہو سکتا ہے!! مریم اریان کو دیکھتی بے یقینی سے بول رہی تھی !!

ابھی بھی نہیں ایا ؟یعنی تمہارے لیے مزید دو تین لوگوں کی جان لینی پڑے گی؟ اریان نے تنزیہ لہجے میں کہا تھا

ا۔آپ کو پتہ ہے اپ نے میری کبھی کسی چیز کو اہمیت نہیں دی مجھے ,میرے حق کو, اور میری چاہت کو جس طرح اپ کسی کی چاہت نہیں رکھتے اُس۔۔۔ابھی مریم بات مکمل کرتی جب اریان نے بات کاٹی !!

ہمم ؟تو تم یہ کہہ رہی ہو تم مجھے چاہتی ہو؟ اریان نے اُسے دیکھ کہا تھا مریم نے آنکھیں بند کرکے کھولی پھر فوراً نظریں پھیر گئ

میں نے ایسا کچھ نہیں کہا غلط سنا ہے اپ نے!! وہ سنجیدگی سے بولی انسو وہ اپنے صاف کر چکی تھی!!

اپنی بات پر غور کرو !! اریان نے ایبرو اٹھائے کہا تھا

میں نے ایسا کچھ نہیں کہا ویسے بھی ایک سفاک انسان کو کون چاہے گا ؟ یہ بات اس نے چہرہ پھیر کر گئ تھی اریان کو خود بھی نہیں پتہ تھا کہ کتنے لوگ اسے چاہتے تھے اور شاید

کوئی ایک بھی نہیں تھا جسے اریان چاہتا تھا !! گھر والوں کے بعد الگ تھی یہاں محبت کی بات ہورہی تھی!!

یہاں کون کی بات نہیں ہو رہی یہاں تمہاری بات ہو رہی ہے اپنا بتاؤ!! اریان نے سنجیدگی سے کہا

اگر میں اپ کو چاہتی بھی تھی تو اب نہیں چاہتی !! اپنی چاہت کو دل کے کسی کونے میں تھپک کر میں نے ہمیشہ کے لیے سلا دیا ہے!! جس شخص نے میرے بابا کو میری انکھوں کے سامنے گولی ماری ہو میں اسے کیسے چاہ سکتی ہوں؟ میں اپ سے صرف نفرت کرتی ہوں صرف نفرت اور اپنی اخری سانس تک نفرت کروں میں ہر چیز برداشت کر سکتی ہوں لیکن اپنے باپ کا غم میں کبھی نہیں بھول پاؤں گی میں اپنی اخری سانس تک اپ سے نفرت کروں گی!! وہ اذیت سے بول رہی تھی

تم اپنی اخری سانس تک مجھ سے نفرت کرو یا محبت مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا!! اُس کی باتوں پر اریان کا غصّہ آسمانوں کو پہنچا تھا جب وہ اپنے ہر لفظ پہ زور دیتا سرد لہجے میں بولا پتہ نہیں کیوں لیکن اسے تھوڑا فرق پڑ رہا تھا مقابل کی نفرت کے اظہار پر!!

مریم نے اُسے بھرائی آنکھوں سے دیکھا تھا جس کے چہرے پر سرخیاں۔اتر رہی تھی!!

پھر اتنا غصّہ کیوں آرہا ہے آپ کو؟ میرے نفرت کے اظہار پر ؟ اپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا نا پھر؟ مریم اُسے دیکھ ہنوز ایسے ہی اپنے لفظ ادا کر رہی تھی !!

میں تمہیں کچھ بھی بتانا ضروری نہیں سمجھتا!! اریان اُسے ایک نظر دیکھ کر غصے سے کہتا اب بھاری قدم لیے کمرے سے نکلتا چلا گیا !!

کمرے نے دروازے کے بند ہونے کی اواز سنی تھی!!

اُس کے جاتے ہی وہ اپنا چہرہ تکیے میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی اُسے لگ رہا تھا جیسے اُس کی دنیا ختم ہورہی ہو!!

اریان پیچھے کی جانب سے نکلتا اب حویلی کی جانب جا رہا تھا اس کے چہرے پر اب بھی غصے کی سرخیاں تھی!!

اریان لاونج میں اتا صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا اگلے لمحے وہ سگریٹ اپنے لبوں میں دباتا جلا چکا تھا وہ جب حد سے زیادہ غصے میں ہوتا تھا اس کا سکون سگریٹ میں موجود ہوتا تھا!!

وہ ابھی دیوار کو گھور رہا تھا جب اندر ہوتے ہیں زریام کی نظر اریان پر پڑی!!

لالا !! وہ اُس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھتا بولا اریان نے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا تھا !!

سب ٹھیک ہے غصے میں لگ رہے ہیں اپ؟ زریام اریان کا چہرہ بغور دیکھ رہا تھا

ہمم سب ٹھک ہے !! مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کوئی مجھ سے نفرت کرتا ہے تو!! مجھے پسند ہے مجھ سے نفرت کرنے والے لوگ!! اریان اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولا تھا زریام نے نہ سمجھی سے اریان کو دیکھا پھر بے اختیار مسکرا دیا یہ بات سچ تھی اریان کو خود سے نفرت کرنے والے لوگ پسند تھے پھر اج اس غصے کی وجہ کچھ سمجھ نہیں ارہی تھی؟

اپ سے کون نفرت کر سکتا ہے ؟ زریام اُسے دیکھ بولا اریان کچھ بھی کسی کے ساتھ بھی کر لے کوئی اسے نفرت نہیں کر پاتا تھا اس شخص میں پتہ نہیں ایسا کیا تھا کوئی چاہ کر بھی اس سے نفرت نہیں کر سکتا تھا !! اور اریان کو اس چیز سے فرق بھی نہیں پڑتا تھا!! لیکن اج پڑھ رہا تھا!!

مریم!! وہ کہتی ہے وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے !! اور مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کوئی مجھ سے نفرت کرے یا محبت!! اریان اُسے دیکھ بولا

لالا مریم ابھی بہت چھوٹی ہے اس عمر میں یہ سب دیکھنا اور سہنا اسے نہیں اتا اپ نے اس کے بابا کو اس کے سامنے گولی ماری ہے وہ ان سب سے اتنا جلدی باہر نہیں ا پائے گی!! وہ اپنے بابا سے بہت محبت کرتی ہے لالا!! زریام اریان کو دیکھ بولا

کیا میں ازبک سے محبت نہیں کرتا تھا؟ اریان نے سرد لہجے میں سوال کیا

یہ بات ہم چاہ کر بھی کسی کو نہیں سمجھا سکتے سب اپنے اپنے بارے میں سوچتے ہیں کوئی کسی کے بارے میں نہیں سوچتا !! وہ کہتا کہتا خاموش ہوا

لالا !!اپ نے مریم کو بتایا کہ اس کے بابا کومے میں ہے؟ کچھ لمحے بعد زریام نے بات مکمل کی

نہیں !! سگریٹ کا گہرا کش بھرتے اریان نے جواب دیا !!

مریم کو یہ بات معلوم ہونی چاہیے لالا !! زریام اُسے دیکھ بولا

وقت انے پر خود لگ جائے گا پتہ اُسے !! اریان نے سامنے نظر جمائے کہا تھا

لالا آپ مریم سے محبت کرنے لگے ہیں؟ زریام نے سوالیہ نظرو سے پوچھا

نہیں !! میں کبھی کسی سے محبت نہیں کرسکتا !! محبت مہز انسان کو کمزور کرتی ہے!! اریان نے سنجیدگی سے کہا

اگر نہ ملے تو کمزور کرتی ہیں لالا اگر مل جائے تو محبت سب سے بڑی طاقت ہوتی ہے!! میں نے اپنی زندگی سے یہی سیکھا ہے نہ محرم کی محبت میں کبھی نہیں پڑھنا چاہیے کیونکہ اگر وہ نہیں ملتی تو انسان کہیں کا نہیں رہتا ہمیں ہمیشہ اپنے محرم سے محبت کرنی چاہیے کیونکہ وہ ہر حال میں ہمارا ہوتا ہے!! زریام اریان کو دیکھ دھیمے لہجے میں بول رہا تھا

میری نظر میں محبت ایک فضول چیز ہے!!! اریان نے مزید گہرا کش بھرا تھا

اپ کو پتہ ہے محبت میں کسی کا اختیار نہیں ہوتا لالا!! یہ بالکل بے اختیار ہوتی ہے اور جب ہو جاتی ہے تو یہ ہمیں دنیا کی سب سے خوبصورت چیز لگتی ہے!! زریام کے لبوں پر دھمی سی مسکراہٹ بکھری تھی !!

لالا میں اک سوال کرتا چاہتا ہوں!! زریام نے اپنی پرکشش سی انکھیں اٹھا کر اریان کو دیکھا تھا اریان نے سر کو خم دیا

اگر اپ مریم سے محبت نہیں کرتے تو اپ اسے جانے کیوں نہیں دیتے؟ زریام کے سوال پر اریان کی گرفت سگریٹ پر خطرناک حد تک سخت ہوئی تھی زریام ہر چیز بغور دیکھ رہا تھا چہرے کے تاثرات اریان کے مزید تپے تھے

جو چیز میری ہے وہ صرف میری ہے!! اور وہ میرے نکاح میں ہے !! اریان کی طرف سے جواب ایا

لیکن لالا جو چیز اپ کو پسند نہیں ہوتی آپ اُسے خود سے دور کرنے میں لمحہ نہیں لگاتے !! زریام نے اگلا سوال کیا تھا !!

زریام کیا کہنا چاہتا ہے ؟ اریان نے اُسے دیکھا تھا آنکھوں میں ہنوز سرد پن تھا

لالا میں کہنا چاہتا ہوں کہ اگر اپ اس سے محبت نہیں کرتے تو اسے جانے دے وہ ابھی بہت چھوٹی ہے وہ اتنا سب برداشت نہیں کر سکتی!! اسے اس کے بابا کے پاس جانے دیں یہی صحیح ہے ورنہ وہ بہت بد گمان ہو جائے گی وہ اپنی زندگی سے بہت دور ہو جائے گی لالا !! زریام بہت دھیمے لہجے میں بول رہا تھا

اریان نے خون جھلکتی انکھوں سے زریام کو دیکھا تھا زریام بھی اریان کی انکھوں میں ہی دیکھ رہا تھا!!

زریام !! میرا دماغ پہلے ہی بہت خراب ہے!! اریان نے ضبط سے کہا

اگر اپ اسے جانے نہیں دے سکتے تو قبول کر لے کے آپ اس کیلئے کچھ محسوس کرتے ہے !! وہ بھی زریام شاہ تھا

میں اس کے لیے کچھ محسوس نہیں کرتا بقول اس کے میں خود میں دل ہی نہیں رکھتا اور جس جسم میں دل نہ ہو وہ دھڑکتے کا کہاں ہے ؟ اریان نے اُسے دیکھ۔سنجیدگی سے کہا

اسے جانے دیں لالا اسے اس کی زندگی میں جانے دیں لالا !! وہ اپنی زندگی میں اگے بڑھے گی اس نے اپنی زندگی کے لیے بہت خواب سجائے ہوئے ہیں!! زریام اُسے دیکھ بول رہا تھا !!

اتنے میں امیرا بیگم بھی کمرے سے نکلتی لاؤنج کی جانب ائی تھی وہ ان دونوں کی باتیں سن چکی تھی!!

اریان ذریام بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے بچے وہ اتنا سب برداشت نہیں کر سکتی وہ بہت چھوٹی ہے ابھی!! اس کا کوئی قصور نہیں تھا سوائے اس کے کہ وہ احمد کی بہن ہے میں جانتی ہوں وہ ونی میں ائی ہے اور کبھی اپ نے یا حویلی کے کسی فرد نے ونی میں ائی لڑکی جیسا اس کے ساتھ سلوک نہیں کیا!!

کیونکہ وہ ان سب کی حقدار نہیں تھی!! اپ پر ہم سب اذبک سے بہت محبت کرتے تھے یہ بات سچ ہے لیکن اس کی زندگی یہیں تک تھی بیٹا !! امیرا بیگم اریان کو دیکھ سمجھانے والے انداز میں بول رہی تھی جب کے اریان سرخ نظروں سے دیوار کو گھور رہا تھا !!

اس کی زندگی یہیں تک نہیں تھی امی اسے ابھی اور جینا تھا!!اس کی زندگی چھینی گئی ہے!!

اریان ضبط سے مٹھیاں بھینچے بولا

اریان کے انکھوں میں مزید غصہ اترتے دیکھ امیرہ بیگم نے بات کا رخ فوراً موڑا تھا

اریان بچے !! مریم آپ کی بیوی ہے !! نکاح میں بہت طاقت ہوتی ہے محبت ہو جاتی ہے اک دوسرے سے ؛! اپ کو نہیں ہوئی کیونکہ اپ کے دل پر ایک دیوار کھڑی ہے !! وہ بہت زیادہ نازک ہے !! نازک لوگ اکثر ٹوٹ کر مضبوط بن جاتے ہیں اور بالکل خاموش رہنے لگ جاتے ہیں !!

اپنی زندگی سے بیگانے ہو جاتے ہیں اور میں نہیں چاہتی کہ مریم کے ساتھ ایسے ہو اُسے جانے دو بچے !! اسے اس کے بابا کے پاس انے دو اسے اس کے باپ کی ضرورت ہے!! ایک بیٹی کے لیے اس کا باپ سب کچھ ہوتا ہے!! اسے اس کی زندگی میں اگے بڑھنے دو میری جان!! وہ اپ کا غصّہ برداشت نہیں کر سکتی!! ان سب کے لیے وہ ابھی بہت چھوٹی ہے!! امیرا بیگم بھرائی اواز میں بول رہی تھی جب کے اب اریان کا ضبط جواب دے رہا تھا اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا!!

اپ لوگ ایک کام کریں میرے مرنے کی دعا کریں جب میں مر جاؤں گا تو اسے اس کے باپ کے پاس جانے کی اجازت مل جائے گی!! لیکن جب تک میں زندہ ہوں وہ اس حویلی سے قدم باہر نہیں نکالے گی !! اریان کھڑا ہوتا سرد لہجے میں بولا اُس کی بات پر امیرا بیگم نے تڑپ کر اُسے دیکھا تھا جس سے سب کی زندگیاں جڑی تھی وہ اپنے مرنے کی بات کر رہا تھا یعنی وہ سب کے مرنے کی بات کر رہا تھا؟

ایسا نہیں کہتے بچے !! امیرا بیگم تڑپ کر بولی جب کے زریام کی آنکھوں میں اُس کی بات سے دکھ اور تکلیف صاف ظاہر تھا !!

ہر کوئی اسے مجھ سے دور کرنے پر اٹکا ہے!! ایک بار گولی کیوں نہیں مار دیتے اپ سب لوگ مجھے؟ اُس کی آواز قدرے بلند اور سرد تھی !! اُس کی اواز پر اب سکندر شاہ اور انزل بھی وہاں آچکے تھے!!

اریان آپ اسے خود سے دور نہیں کرنا چاہتے ؟ اپ اُسے چاہنے لگے ہو؟ امیرا بیگم نے اُسے دیکھ تسلی سے کہا تھا

نہیں !!میں اُسے نہیں چاہتا لیکن میں اسے خود سے دور جانے بھی نہیں دے سکتا!! اریان نے ہنوز جواب دیا تھا

ایک بات میری کان کھول کر سن لیں سب!! اگر اب اس حویلی میں میں نے کسی سے بھی سنا کے مریم کو دور جانے دوں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا !! جو کرنا ہو گا میں خود کر لوں گا!! اریان سرد لہجے میں بولا اس کے اس قدر غصے میں ہونے کی وجہ سے سب خاموش ہو چکے تھے کسی کو سمجھ نہیں ا رہا تھا وہ اتنے غصے میں کیوں ہے؟

وہ اس سے محبت نہیں کرتا تھا وہ اسے چاہتا نہیں تھا پھر بھی اپنے پاس رکھنا چاہتا تھا؟

اریان کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا پھر اج کیوں پڑھ رہا تھا؟

میں نے جو ایک بار کہہ دیا مجھے میرے فیصلے سے کوئی نہیں ہٹا سکتا!! یہ میرے اصولوں میں شامل ہے!! وہ اس حویلی سے کہیں نہیں جائے گی اس بار میں نے اسے بہت اسانی سے چھوڑ دیا اگر اب دوبارہ اس نے اس حویلی سے قدم باہر نکالنے کی کوشش کی تو میں اپنے ہاتھوں سے اس کی قبر کھو دوں گا

اور اگر اس حویلی کے کسی فرد نے بھی اسے یہاں سے نکالنے کی کوشش کی تو اپنا انجام وہ سوچ کر کانپ جائیگا!! اریان نے یہ کہتے ہوئے نظر حزن پر مرکوز کی تھی جو ابھی سیڑھیوں سے اتر رہا تھا سب سمجھ چکے تھے کے یہ بات حزن کو کہیں جا رہی تھی اس کے علاوہ کوئی اریان کے خلاف جانے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا جبکہ شرمندگی سے حزن چہرہ جھکا گیا تھا!!

اریان !! سکندر شاہ کی آواز گونجی

اگر بات اُسے چھوڑنے کے بارے میں ہے تو اک لفظ نہیں !! اریان نے خون جھلکاتی انکھوں سے انہیں دیکھا تھا اریان کی لہجے اور انکھوں میں اس قدر وحشت تھی کہ انزل نے حلق تر کیا تھا

نہیں !! جیسا تم چاہو گے ویسا ہی ہو گا ہمیشہ سے ویسا ہی ہوتا ایا ہے جیسا تم چاہتے ہو اریان !!

لیکن میں تمہارا باپ ہوں تمہارے لیے اچھا چاہتا ہوں تم اس لڑکی سے محبت نہیں کر سکتے میں جانتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے بھائی کی قاتل کی بہن ہے !! تم میرے بڑے بیٹے ہو میرے سنتان !! گاؤں کے انے والے سردار!! میں تمہاری شادی ہمیشہ خاندانی لڑکی سے کروانا چاہتا تھا لیکن ازبک کی موت کی وجہ سے تمہارا نکاح ونی میں ہوا !!

لیکن میں چاہتا ہوں اس حویلی کو میں خاندانی بہو ملے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ تم شادی کرلو !! ہمارے بھی ارمان ہیں کہ ہمارے بیٹوں کی شادی دھوم دھام سے ہو!!سکندر شاہ اریان کو دیکھ کر رعب دار لیکن دھیمے لہجے میں بولے

میں نے اپ سے پہلے بھی کہا تھا ایک بار پھر کہہ رہا ہوں میری زندگی مجھے میری مرضی کا اصولوں کے مطابق جینے کی عادت ہے !! اگر اپ کو شادی ہی کروانی ہے تو کائزل اور زریام کی دھوم دھام سے شادی کروا دیں اور ارمان پورے کر لیں اس میں !! اریان نے سنجیدگی سے کہا

جب کے انزل جو سکندر شاہ کی بات پر بے حد دل میں خوش ہو رہی تھی اریان کی بات پر اس کی خوشی لمحے میں غائب ہوئی تھی !!

لیکن اریان !! اُنہونے کچھ بولنا چاہا

بابا !! میں اپنی بات بار بار نہیں دہراؤں گا!! اور اپ اب مجھ سے دوبارہ شادی کی بات نہیں کریں گے میرا دماغ اگر مزید خراب ہوا تو میں اس حویلی کو چھوڑ کر چلا جاؤں گا اور کبھی قدم نہیں رکھوں گا یہاں!! جو میں کہتا ہوں اُس بات پر عمر بھر قائم رہنا میرا اصول ہے اور یہ بات سب جانتے ہیں !! اریان سرد لہجے میں کہتا اب اپنے کمرے کی اور بڑھتا چلا گیا تھا پیچھے سب خاموش ہو چکے تھے جو اریان ایک بار فیصلہ کر لے پھر اسے کوئی نہیں ہٹا سکتا!! اس لیے سب کی خاموشی بہتر تھی!!

اریان غصے سے اپنے کمرے کا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا!!

اُس نے سیدھا باتھ روم کا رخ لیا تھا وہ شاور لینا چاہتا تھا اس کا غصہ اسمانوں کو چھو رہا تھا!!

اریان ٹھنڈا شاور کا پانی کھول کر اُس کے نیچے کھڑا ہوا تھا !! ٹھنڈا پانی اس پر گر رہا تھا!! اور اُسے ذرا فرق نہیں پڑھ رہا تھا !!

کتنی بے رحمی سے نکالنا چاہتے ہیں اُسے میری زندگی سے !! اریان نے غصے سے سوچتی طاقت سے ہاتھ دیوار پر مارا تھا پتہ نہیں کیوں اُسے حد سے زیادہ غصّہ ارہا تھا !!

شادی کر لوں ؟ مذاق سمجھا ہے ؟ یہاں پہلی نفرت کرنے لگی ہے اور دوسری شادی کروں!! اوہ نو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اس کی نفرت سے !!

اگر اتنا ہی شادی کا شوق ہے تو تیسرا بیٹا کیوں پیدا نہیں کر لیتے؟ اس سے سارے ارمان پورے کرینگے کم سے کم میری جان تو چھوٹے گی دوسری شادی سے!! اریان غصے سے سوچ رہا تھا

اریان کو یقین تھا اگر اب سکندر شاہ نے اس سے دوسری شادی کی بات کی تو وہ خود پر ضبط نہیں رکھ پائے گا وہ ضبط بالکل خود میں نہیں رکھتا تھا لیکن جب سے مریم اس کی زندگی میں شامل ہوئی تھی وہ تھوڑا تھوڑا ضبط خود میں رکھنے لگا تھا کیونکہ مقابل بھی بے حد ضدی تھی پہلی بار میں تو اریان کی بات سنتی نہیں تھی !!

زریام اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا !! جب نظریں کائزل پر پڑی جو بیڈ پر اوندھے منہ نہایت غور سے گہری نظریں لیے بک پڑھ رہی تھی !!

وہ اتنی توجہ سے بک پڑ رہی تھی کہ اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ زریام کمرے میں داخل ہوا ہے !!

زریام نے بغور اُسے ابرو اٹھائے دیکھا اسے بک میں مگن دیکھ وہ بھاری قدم لیتا اُس کے نزدیک قدم بڑھانے لگا !! اس سے کچھ فاصلے پر رکتے زریام تھوڑا سا جھکا اور بک دیکھنے لگا !!

کیا پڑھ رہی ہو اتنی غور سے؟اسے زریام کی سنجیدہ اواز اپنے نہایت قریب سے محسوس ہوئی تھی ایک دم سے اواز انے پر وہ اچانک خوف سے چیختی سیدھی ہوئی !!

اہ !! وہ یک دم اٹھی تھی !!

ا۔آپ ؟ آپ کب آئے مجھے ڈرا دیا ؟ وہ سینے پر ہاتھ رکھے اپنی پیشانی سے پسینے کی ننھی ننھی بوندے صاف کرتی بولی جو لمحے میں نمودار ہو چکی تھی!!

کیا پڑھ رہی ہو اتنی غور سے ؟ زریام نے ابرو اٹھائے پوچھا

میں ناول پڑھ رہی ہوں مجھے بھابھی نے دیا تھا وہ کہہ رہی تھی بہت اچھا ناول تم بھی پڑھو میں نے پڑھا تو واقعی میں بہت اچھا ہے!! کائزل مسکرا کر بولی

پڑھنے لکھنے کی عمر ہے تمہاری ناول پڑھنے کی نہیں!! گڑیا کو بھی بتاؤ کہ وہ بھی ابھی چھوٹی ہے!! زریام اُسے سخت گھوری سے نوازتا بولا

شادی کے بعد سب بڑے ہو جاتے ہیں!! کائزل دانت دکھاتے بولی

ایسا کچھ نہیں ہوتا تم کل میرے ساتھ چل رہی ہو اور کالج میں ایڈمیشن لے رہی ہو! پڑھائی کی کتابی! زریام کہتا صوفے پر بیٹھا تھا چہرے پر سنجیدگی تھی

آن مجھے نہیں پڑھنا !! پلز !! اور ویسے بھی ابھی حویلی کے حالات بہت خراب چل رہے ہیں !! سب کچھ ٹھیک ہو جائے پھر دیکھیں گے!! کائزل اُسے دیکھ بولی ابھی مزید بات ہوتی جب زریام کا فون بجہ وہ فون اٹھا کر اپنے کان سے لگا چکا تھا!!

مقابل میں زریام کا کوئی دوست تھا جو اسے پارٹی میں انے کا بول رہا تھا اور زریام بار بار انکار کر رہا تھا کیونکہ نہ اسے پارٹیز میں جانا پسند تھا اور حویلی کے جس طرح حالات تھے اس میں ہرگز نہیں جایا جا سکتا!!

اچھا ٹھیک ہے ادھے گھنٹے تک اتا ہوں!! بالآخر زریام نے کہا تھا

بھابھی کو بھی لے کر انا ! مقابل سے سبطن نے کہا ابھی زریام اسے منع کرتا لیکن مقابل فون رکھ چکا تھا!! جب سے زریام کے دوستوں کو معلوم ہوا تھا کہ زریام کا نکاح ہو چکا ہے وہ لوگ تب سے ان دونوں کو پارٹی دینے کا سوچ رہے تھے اور یہی وجہ تھی جو اج کا دن مقرر کیا تھا جب کے جن کے لیے پارٹی رکھی تھی انہیں اب بتایا جا رہا تھا!!

کس کا فون تھا آن ؟ فون رکھنے پر کائزل نے فورا پوچھا تھا

میرے دوست کا !! پارٹی ارینج کی ہے اُس نے !! تمہیں بھی کہا ہے انے کا جلدی ریڈی ہو جاؤ!! وہ سنجیدگی سے کہتا کھڑا ہوا

پارٹی کا نام سن کائزل کے چہرے پر مسراہٹ بکھری تھی!! کچھ ہی لمحوں میں وہ کافی ایکسائٹڈ نظر ارہی تھی وہ تیزی سے ہوتی تھی اور چینجنگ روم میں بند ہوئی !!

اسے تین چار کپڑے پسند ائے تھے اب اسے سمجھ نہیں ارہا تھا کہ وہ کون سا پہنے ؟ تنگ ا کر وہ تینوں ڈریس اٹھا کے بیڈ پر رکھ چکی تھی !! زریام شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بال سیٹ کر رہا تھا

آن مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کونسا پہنوں ؟ بتائے ؟ کائزل الجھ کر بولی

کوئی بھی پہن لو کایزل! وہ سنجیدگی سے جواب دیتا چینجگ روم میں بند ہوا تھا کائزل نے نم آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا !! وہ اُسے اپنی پسند میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا کیا ؟ وہ اُسے کیوں اپنی پسند میں ڈھلنے کا نہیں کہتا تھا ؟ کیا وہ اُسے اب تک بیوی کی نظر میں قبول نہیں کروایا تھا ؟ ہزاروں سوال اک ساتھ ایزل کے ذہن میں آتے تھے وہ بمی اندر دھکیلتی اب خود ہی اک ڈریس لیتی چینج کرنے بڑھی تھی!! اُسے یہ چیزیں تکلیف دیتی تھی !!

زریام نے کبھی کسی چیز کی فرمائش نہیں کی تھی !! کیا وہ اُسے ذرائع بھی پسند نہیں کرتا تھا ؟ یہ سوچتے اُس کی آنکھ سے اک انسوں گرا تھا !!

اب وہ جلدی جلدی تیار ہورہی تھی !! کپڑے چینج کر کے وہ باہر ائی شیشے کے سامنے کھڑی ہوتی وہ تیار ہونے لگی!!!

جب کے بالوں کو اُس نے پیچھے سے کھولا تھا !! لائٹ سا میک اپ کر کے اس نے اپنے بالوں کو پیچھے سے اسٹریٹ کیا !!

جیولری کے نام پر اس نے ڈائمنڈ پینڈینٹ اور بندے پہنے تھے!! شیشے سے نظر زریام پر مرکوز تھی جو بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس وجاہت سے بھرپور شخصیت کے ساتھ کھڑا گھڑی پہن رہا تھا اس نے کایزل کو نہیں دیکھا تھا!!

کائزل ریڈی ہو گئی تم؟ زریام نے اُسے دیکھا تھا کچھ لمحے گویا اس پر نظر ٹھہر سی گئی تھی کایزل عام دنوں میں تیار نہیں ہوتی تھی اس لیے اج جب وہ تھوڑا تیار ہوئی تھی تو نہایت خوبصورت لگ رہی تھی نازک سا سراپا!!

اس پہ اس کے کھلے بال جنہیں زریام جب بھی دیکھتا تھا وہ خود میں بہت تبدیلیاں محسوس کرتا تھا جیسے اب !! اس کا دل عجیب کیفیت میں دھڑک رہا تھا بے اختیار زریام کے قدم اس کی جانب اٹھے تھے!!

اس نے اپنے دل کو سمجھانے کی کوشش کی!! اور اپنے قدم روکے!!

کایزل خدارا اپنے بال باندھ لو!! وہ بمشکل اس کے بالوں سے نظریں ہٹاتا گھمبیر آواز میں بولا !!

آن ہم پارٹی میں جا رہے ہیں بال تو کھولنے پڑیں گے نا؟ اپ بے فکر رہیں میں شول لے لوں گی کوئی نہیں دیکھے گا وعدہ!! وہ اُسے دیکھ بولی

میں کسی اور وجہ سے کہے رہا ہوں!! وہ ہنوز ایسے ہی بولا کایزل نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا تھا

کس وجہ سے بول رہے ہیں ؟ وہ نہ سمجھی سے بولی

اُس کی بات پر زریام نے اُسے دیکھا تھا !!

کائزل اُس کے قریب آچکی تھی وہ ایک مرد تھا کب تک ضبط رکھ سکتا تھا؟

زریام نے کچھ پل اُسے دیکھا پھر بےاختیار اُس کی کمر پر ہاتھ رکھ اُسے اپنے قریب کیا وہ ایک جھٹکے سے اُس کے قرب ہوئی تھی !! اگلے لمحے زریام نے

اُس کے بالوں میں چہرہ چھپاتے گہرا سانس بھرے اُس کی خوشبو کو خود میں اتارا تھا سکون کی ایک لہر اس کے وجود میں دوڑی تھی

جب کے اچانک افت پر کائزل نے بوکھلا کر معاملے کو سمجھنے کی کوشش کی !! اس کا دل اتنی شدت سے دھڑکا تھا کہ وہ اپنے کانوں میں سن پا رہی تھی اس نے بے اختیار زریام کے کندھے پر ہاتھ رکھا جبکہ زریام کا ایک ہاتھ اس کی کمر پر جبکہ دوسرا ہاتھ اس کے بالوں

میں سختی سے موجود تھا!! جس سے وہ اسے اپنے قریب کیے اُس کے بالوں میں چہرہ چھپائے آنکھیں موند چکا تھا !!

کائزل نے اپنے دل کی دھڑکنیں سنبھالتے ہوئے حلق تر کیا تھا کیونکہ یہ سب بے حد اچانک سے ہوا تھا!! اتنا کہ وہ سمجھ نہیں پائی تھی!!

آن !! اُس نے دھیمے لہجے میں پکارا

تمہارے بال بے حد خوبصورت ہے !! زریام کی آواز گھمبیر تھی !! جب کے کائزل کا دل اُس کے کانوں میں بج رہا تھا

زریام نے اپنا حصار تنگ کرتے مزید چہرہ اُس کے بالوں میں گھسایا تھا !! اُس کی سانسیں مقابل کی گردن پر پڑھ رہی تھی !!

آن !! کائزل نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ اُسے ہوش دلانا چاہا!! لیکن وہ ابھی ہوش میں تھا ہی کہا ؟نامحسوس انداز میں زریام میں اس کے بالوں پر لب رکھے تھے!!

سب کچھ رک سا گیا تھا !! اُس کے بالوں میں گویا جادو تھا جو زریام شاہ جیسے مضبوط شخص کو اپنی جانب کھینچنے کا سبب بن رہا تھا!!

ا۔آن ہم پارٹی میں جانے کو لیٹ ہورہے ہیں !! کائزل نے اُسے ہلانا چاہا

ہونے دو !! وہ آنکھیں مندے بولیں !! کائزل نے اک بار پھر حلق تر کیا تھا !!

مزید کچھ دیر ایسے ہی گزری تھی ہوش کی دنیا میں مقابل تب ایا جب جب میں رکھا موبائل بجا !!

زریام نے اگلے لمحے جھٹکے سے آنکھیں کھولی تھی وہ فوراً پیچھے ہوا جب کے زریام نے کائزل کو دیکھا تھا!! جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اگلے لمحے زریام نے جلدی سے موبائل نکال کر اپنے کان سے لگایا ! جبکہ کائزل کے چہرے پر گلال بکھرے ہوئے تھے!!

میں باہر ویٹ کر رہا ہوں جلدی ا جاؤ!! وہ کہتا بنا اُسے دیکھے تیزی سے قدم اٹھاتا باہر نکلتا چلا گیا زریام کی جلد بازی پر کائزل کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی

اُف میرے پیارے آن اپ بھی نا !! وہ شرما کر کہتی جلدی سے شول خود پر لیے خود بھی باہر کو بھاگی تھی !!

گاڑی میں اتے وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی!! جب زریام نے گاڑی منزل کو روانہ کی !! زریام نے دوبارہ کایزل کو نہیں دیکھا تھا وہ سامنے دیکھ ڈرائیونگ کر رہا تھا!! مطلب یہ کہ راستہ پورا خاموشی سے گزرا تھا!!

کچھ ہی دیر میں گاڑی رکی تھی!! وہ ایک نہایت بڑا فارم ہاؤس تھا یقینا جہاں پارٹی رکھی گئی تھی!! زریام گاڑی سے اترا کایزل بھی دوسری جانب سے اُتری تھی !!

زریام آگے بڑھا کائزل تیزی سے آگے اتی کے بازو میں اپنا ہاتھ ڈال چکی تھی زریام نے اُسے دیکھا تھا !!

آن ہم کپل ہے !! وہ اُسے دیکھ کہتی اُس کا ہاتھ تھامے آگے بڑھی !! زریام نے بھی اپنا ہاتھ پیچھے نہیں کیا تھا!!

وہ دونوں اندر داخل ہوئے!! زریام کے دوست اُسے دیکھتے ہی خوشی سے آگے اتے اُس کے گلے لگے تھے !!

کیسا ہے!! سبطن نے اُسے گلے لگاتے چہک کر کہا

میں ٹھک تُو بتا !! زریام دھیما سا مسکرایا تھا باکی دوست بھی زریام کے گلے لگے !!

السلام علیکم بھابی!! سبطن اور باکی سب نے ادب سے چہرہ جھکائے سلام کیا تھا

وعلیکم السلام!! کائزل نے بھی ادب سے جواب دیا؛! اُن سب نے موجود چار لڑکیاں تھا !! جس میں سے تین تو اس کے تین دوستوں کی بیویاں تھیں جب کے ایک لڑکی وہاں کوئی نئ موجود تھی !!

زریام کی نظر اس پر نہیں پڑی تھی!! سبطن نے خود تعارف کروایا

زریام ان سے مل یہ ہے میری

!Finance

اُس نے رانیا کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا !!

زریام نے مہز سر کو خم دیتے نظریں پھیری تھی !! کیونکہ وہ لڑکی کافی ماڈرن دکھائی دے رہی تھی وہ پینٹ شرٹ میں ملبوس تھی !! کائزل بھی اُسے عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی !!

جب کے رانیا کی گہری نظریں مہز زریام پر مرکوز تھی !!

چلے آئے اندر !! سبطن نے اندر انے کا کہا تھا سبدوست بے حد خوش تھے کائزل سب لڑکیوں کے ساتھ باتوں میں مصروف ہوچکی تھی جب کے سارے لڑکے دوسرے حبیب باتوں میں مصروف تھے !!

کائزل کو رانیا کے علاوہ سب کی بیویاں بے حد پسند ائی تھی وہ لوگ بھی خاندانی حویلی کی بہوں جو تھی !!

اپ ماشاللہ بہت پیاری ہے !! آریا نے کائزل کی تعریف کی کیونکہ وہ واقعی بہت پیاری لگ رہی تھی !!

زریام ادا تو بہت خوش نصیب ہے !!! کومل بھی مسکرا کر بولی

اوہ نو !! ایسا بھی کیا ہے عام سی ہے وہ!! مجھے تو بالکل زریام کی ٹائپ نہیں لگ رہی !! رانیا کولڈ ڈرنک کا سپ لیتی بولی اُن سب کے چہرے کی مسکراہٹ پھیکی پڑی تھی !!

میرا چھوڑیں!! اپ سبطن ادا کی ٹائپ کی ہے نا وہی کافی ہے !! اگلے لمحے کائزل مسکرا کر تنزیہ لہجے میں وار کرچکی تھی !! جب کے اُس کی بات پر اُن تینوں نے مسکراہٹ دبای تھی وہی رانیا نے اُسے گھورا تھا !! اور کائزل کے چہرے پر جلا دینے والی مسکراہٹ تھی !!

اوہ تو زریام کی وائف کافی بدتمیز بھی ہے انٹرسٹنگ!! رانیا نے اُسے دیکھ تنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا

اس بار کائزل نے کچھ نہیں کہا وہ خاموش ہو چکی تھی!! مزید بحث کا مطلب تھا بات کا مزید بڑھ جانا اس لیے اس نے خاموش ہونا بہتر سمجھا!!

جب کہ اس کی خاموشی مقابل کو مزید آگ لگا گئی تھی !!

یہ کیا تم تینوں اتنے پرانے زمانے کی طرح پورے سر پر شال ڈالے ہوئے ہو!! یہ پارٹی ہے!! رانیا اُن تینوں کو دیکھ بولی

پارٹی ہے تو کیا ہوا اپنا دن ایمان بھول جائے ؟ کائزل نے اُسے دیکھ ضبط سے کہا اس کی یہ بات کائزل کو واقعی بری لگی تھی

اوہ!! زیادہ نیک پرین دکھانے کی ضرورت نہیں ہے میرے سامنے خود کو !! بہت اچھے سے جانتی ہوں میں تم جیسی لڑکیوں کو!! امیر اور خوبصورت لڑکا دیکھا نہیں اور اسے پسا لیا اب زریام کو ہی دیکھ لو تم سے تو لاکھ گناہ زیادہ حسین ہے وہ !! اور پھر امیری کی تو بات ہی نہ کرو تو بہتر ہے!! رانیا اُسے دیکھ کر کرک لہجے میں بولی

اپنی زبان سنبھال کر بات کریں!! کائزل نے اُسے دیکھ ضبط سے کہا کیونکہ اریا نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ اسے پرسکون رہنے کا اشارہ کیا تھا!!

کیوں تمہارے باپ کی ہے؟ رانیا نے اگلے لمحے یہ لفظ زیادہ کیے تھے جبکہ " باپ"" نامی لفظ سن کائزل سٹل ہوئی تھی اس لفظ سے ماضی میں اپنے باپ کے ساتھ بیتائے وہ خوبصورت پل ذہن میں چلنے لگے تھے!!

میرے سامنے زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے !! تم جیسی دو ٹکے کی لڑکیاں جو منہ پر نیک بننے کا اظہار کرکے پیٹ پیچھے جو کالے کرتوت کرتی ہے ان سے میں اچھی طرح واقف ہوں!!

یقینا تم بھی یتیم ہی ہو گی!! تبھی اپنی مظلومیت کا اظہار کر کے ذریام کو پھنسا لیا!! ورنہ تم کہا اور وہ کہا اور اوپر سے میرے ہی سامنے زبان اونچی کر رہی ہو!! تمیز!!۔۔۔ابھی رانیا مزید بول رہی تھی جب اپنا ضبط کھوتے کائزل نے اک تھپڑ اُس کے گال پر رسید کیا تھا !

بس !! یہ لفظ ادا کرتے اُس نے اُس کے گال پر تھپڑ مارا تھا !! مقابل اس کے کردار پر انگلی اٹھا رہی تھی؟ یہ حق اس نے کسی کو نہیں دیا تھا!! اپنی پاک دامنی کا ثبوت اسے دینے کی ضرورت نہیں تھی خود چیخ چیخ کر اس کی پاک دامی اپنے ہونے کا اظہار کرتی تھی!!

ایک اور لفظ نہیں!! خبردار جو مزید میرے خلاف ایک بھی لفظ بولا تو!!

کب سے ضبط کر رہی ہوں اور تم سمجھ رہی ہو کہ میں کمزور ہوں؟ بالکل نہیں زریام شاہ کی بیوی ہوں اور طاقت رکھتی ہوں خود میں!! تم جیسی لڑکیوں کا منہ بند کروانے کا پورا پورا اختیار ہے میرے پاس !! کائزل اُسے دیکھ غصے سے بولی

!! How dare u

تم نے مجھے تھپڑ مارا ؟ یہ تھپڑ رانیا کے گال پر نہیں اس کی انا پر لگا تھا

ہاں !! یقین نہیں ارہا ایک اور مار کر دکھاؤں ؟ کائزل نے اُسے دیکھ کہا تھا

اگلے لمحے رانیا نے بھی اس پر ہاتھ اٹھانے کے لیے طاقت سے اپنا ہاتھ اٹھایا تھا جب اس کا ہاتھ ہوا میں رکا تھا !!

جب کے کائزل آنکھیں میچ چکی تھی !! تھوڑی دیر تک بھی کچھ نہ محسوس کر کے کایزّل نے دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھولی !! جہاں رانیا حیرت سے اپنے دائے جانب دیکھ رہی تھی !!

کائزل نے بھی ایک جھٹکے سے دائیں جانب دیکھا تھا جہاں پر رانیا کا ہاتھ زریام شاہ نے روکا تھا!! جب کے زریام کی آنکھیں سرخ تھی !! کائزل کے لبوں پر دھمی سی مسکراہٹ بکھری تھی !!

زریام نے اک جھٹکے سے اُس کا ہاتھ جھٹکا !!

یہ غلطی مت کرنا !! زریام نے اپنے ہر لفظ پر خطرناک حد تک زور دیا تھا!!

رانیا یہ کیا حرکت ہے؟ سبطن اگے اتا اُسے دیکھ غصے سے بولا

ن۔نہیں !! و۔وہ بس!! رانیا کو سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا بولے؟

اس لیے بلایا تھا یہاں ؟ زریام نے سرد نظروں سے سبطن کو دیکھا تھا

نہیں یار !! میں بہت معذرت خواہ ہوں!! پتہ نہیں رانیا کو کیا ہو گیا ایسی نہیں ہے وہ!! رانیا جلدی بھابھی سے معافی مانگو!! سبطن نے اُسے حکم دیا تھا ؛!

جبکہ اس کی بات پر رانیا نے حیرت سے مقابل کو دیکھا تھا یعنی رانیا ملک کسی سے معافی مانگتی؟

سبطن یہ تم کیا کہے رہے ہو؟؟ رانیا نے حیرت سے اسے دیکھا تھا!! رانیا کی خوبصورت موٹی موٹی انکھوں میں بے یقینی پھیلی تھی کوئی شک نہیں تھا وہ بہت پیاری تھی!!

میں کہہ رہا ہوں بھابھی سے معافی مانگو!! سبطن کے چہرے پر چٹانی سنجیدگی تھی !! جب کے رانیا خاموشی سے کائزل کو گھورنے لگی !!

چلو کائزل!! جب زریام نے پرکشش لیکن سرد آواز وہاں گونجی !!

نہیں !! زریام ایسا مت کر یار ! تیرے لیے رکھی ہے یہ پارٹی !! رانیا کی وجہ سے ہم سب کو تو سزا مت دے !! دلیسم نے زریام کو دیکھ کہا تھا !!

رانیا معافی مانگو!! اسے ڈھیٹو کی طرح خاموش دیکھ سبطن نے اسے دوبارہ متوجہ کرنا چاہا!! اُسے کچھ بھی حرکت نہ کرتے دیکھ سبطن اُس کا ہاتھ اپنی سخت گرفت میں تھامے اگے بڑھتا کونے پر ایا تھا!!

کیا طریقہ ہے یہ؟ جب میں تم سے کہہ رہا ہوں معافی مانگو بھابی سے تو کیوں نہیں مانگ رہی؟ سبطن اُسے دیکھ غصے سے بولا !!

میں اس دو ٹکے کی لڑکی سے معافی مانگوں ؟ تم ہوش میں سبطن ؟ وہ اُسے دیکھ غصے سے بولی

بکواس بند کرو !! ابھی کے ابھی بھابھی سے معافی مانگو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا رانیا!! دوسروں کا ادب کرنا سیکھو!! سبطن نے اُس کے ہاتھ پر سخت گرفت کرتے کہا

سبطن میں معافی نہیں مانگوں گی تمہیں جو کرنا ہے تم کر لو تم مجھ سے یعنی رانیا ملک سے معافی منگوانا چاہتے ہو ؟تم اپنے ہوش میں ہو؟ رانیا کا دماغ خراب ہورہا تھا کیونکہ وہ اب تک اپنا تھپڑ نہیں بھولی تھی اور یہاں ایک اور افت اس کے سر پر کھڑی ہو گئی تھی

ٹھک ہے !! آئندہ مجھ سر بات کرنے کی کوشش بھی مت کرنا تم !! ورنہ میں بہت برا پیش اؤں گا!! جاؤ یہاں سے !! سبطن اُسے دیکھ سرخ آنکھوں سے بولتا دوبارہ سب کی جانب بڑھتا چلا گیا جب کے سبطن کی بات پر وہ کچھ لمحے خاموش رہی

اس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے مجھ سے بات نہیں کرے گا؟ رانیا نے افسوس سے سوچا فل وقت اس کے پاس دوسرا کوئی راستہ نہیں تھا اس لیے وہ بھی دھیرے سے سب کی جانب گئی تھی سبطن نے اُسے ایک نظر بھی دیکھنا اب گوارا نہیں کیا تھا !!

رانیا کائزل کے روبرو کھڑی ہوئی اس نے کائزل کو بغور دیکھا جہاں اب بھی غصہ موجود تھا!!

میں اس تھپڑ اور اس معافی کا بدلہ تم سے لے کر رہو نگی!! رانیا نے دل میں سوچتے نفرت سے کہا تھا

!! I.i a.am sorry

رانیا نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بنائے ضبط سے کہا یہ لفظ اس کی انا کو ٹھیس پہنچا رہے تھے!!

بھابھی اس کی طرف سے میں بھی اپ سے معافی مانگتا ہوں!! زریام تُو بھی معاف کردے !! سبطن اُسے دیکھ بولا

ہاتھ اٹھانے کی کوشش اس نے کایزل پر کی ہے اس کی مافی ضروری ہے!! زریام نے سنجیدگی سے کہا

کوئی بات نہیں بھائی!! کائزل مسکرا کر بولی جب سب مسکرائے !! جب کے رانیا کے دل میں آگ لگ چکی تھی !!

اس کا مطلب بھابھی نے معاف کر دیا چلو اب پارٹی انجوائے کرتے ہیں بہت سیریس ماحول ہوگیا !! سبطن نے سب کو متوجہ کیا پھر سب ایک بار پھر پارٹی میں مگن ہو چکے تھے!!!!!

عرش بیڈ کے قریب بیٹھا بےہوش پڑی ایزل کو دیکھ رہا تھا !! جسے کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر کے بقول ہوش اجانا تھا!!

عرش کی انکھوں میں پہلی بار اس کے لیے نفرت نہیں تھی!! ایک عجیب سی رونق تھی!!

اب اٹھ بھی جاؤ؟ کب تک انتظار کروانا ہے؟ اُسے اب تک بےہوش دیکھ وہ بہت دھیمے لہجے میں بولا تھا !! اس کا لہجہ پہلی بار اتنا دھیما ہوا تھا سب کچھ بدلا بدلا سا لگ رہا تھا

پانچ دس منٹ مزید گزرے تھے جب ایزل کے ہاتھوں نے دھیرے دھیرے حرکت لینی شروع کی !! عرش نے اک جھٹکے سے اُس کے چہرے سے نظریں ہٹائے اُس کے ہاتھ پر مرکوز کی تھی جو اب تھوڑا تھوڑا حرکت لے رہا تھا !!

عرش اُسے دیکھتا رہا جب تک اُس نے آنکھیں کھولنا شروع نہ کر دی وہ دھیرے دھیرے انکھیں کھولنے کی کوشش کر رہی تھی!! انکھیں کھلتے ہی روشنی اس کی انکھوں سے ٹکرائی تھی اس نے ایک جھٹکے سے دوبارہ کے بند کی تھی!!

جب عرش نے اپنے ہاتھوں کا سایہ اُس کی آنکھوں کے سامنے ڈھانپا جس سے ایزل نے دھیرے دھیرے انکھیں کھولنا شروع کی اور اب کی بار اس کی آنکھیں کھل چکی تھی !!

عرش نے دھیرے سے اپنے ہاتھ اس کے انکھوں سے تھوڑے فاصلے پر ہٹائے تھے اگلے لمحہ عرش نے بالکل دھیرے سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا تھا ایزل نے کچھ دیر غائب دماغی سے ادھر ادھر دیکھا اہستہ اہستہ سب سمجھ انے لگا!!

ایزل نے حیرت سے اپنے ہاتھ پر موجود عرش کا ہاتھ دیکھا اور پھر عرش کی نظریں جو اُس پر مرکوز تھی !!

اگلے لمحے ایزل نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن کمزوری کے بعض اٹھنا تھوڑا مشکل ہو رہا تھا!!

لیٹی رہو!! آرام کرو! تمہاری طبیعت ٹھک نہیں ہے !! مجھے یہ بتاؤ تم نے صبح سے کچھ کھایا کیوں نہیں؟ اتنی دیر سے بھوکی ہو!! عرش اُسے دیکھ عام لہجے میں بولا جب کے ایزل نے بے یقینی سے اُس کے لفظ سنے تھے !!

اس کی طبیعت خرابی پر اسے ارام کرنے کا نہیں کہتا تھا اس کے کھانا نہ کھانے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ چاہے صبح سے بھوکی ہو یا دو دن سے مقابل کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا پھر اج کیا ہوا تھا؟

رکو میں تمہارے لیے کھانا منگواتا ہوں!! عرش نے کہتے اپنا فون سامنے کیا باہر ملازم کا نمبر ملاتے اُس نے کان سے لگایا !!

ایزل کیلئے اُس کی پسند کا کھانا بنوا کر بھیجو ساتھ نے دودھ کا گلاس بھی!! عرش نے فون پر مقابل سے کہا تھا !! جب کے ساتھ وہ کھانا بتایا جو ایزل کو پسند تھا!! وہی ایزل ہانک بنے اُسے دیکھ رہی تھی !!

کھانا ابھی 20 منٹ کے اندر اندر اجائے گا!! اتنے تُم فرش ہوجاؤ اگر ہمت ہورہی ہے اٹھنے کی تو !! عرش اُسے دیکھ بولا جو بنا پلک جھپکائیں اُسے ہی دیکھ رہی تھی !!

بتاؤ ایزل ؟ ہمت ہے اٹھنے کی؟ عرش نے اُسے دیکھ پھر سوال دہرایا جب ایزل نے بمشکل دنیا میں اتے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا

ٹھیک ہے میں تمہاری ہیلپ کرتا ہوں اٹھنے میں تم جا کے فریش ہو جاؤ!! عرش نے اک ہاتھ سے اُس کا ہاتھ تھامے جب کے دوسرا ہاتھ اس کی پشت پر نرمی سے جمائے اُس کے بیٹھنے میں مدد کی تھی !!

کھڑی ہوجاؤ ارام سے !! عرش نے اُسے بیڈ سے نیچے زمین پر کھڑا کرتے کہا جب کے ایزل کو لگ رہا تھا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے!!

چلو!! اُس کا ہاتھ تھامے وہ آگے بڑھا پھر نرمی سے اُس کا ہاتھ باتھ روم کے آگے چھوڑا !!

تم شاور لے کر اجاؤ کوئی بھی مسئلہ ہو تو مجھے بتا دینا میں یہیں ہوں ٹھیک ہے؟ عرش اُسے دیکھ ہدایتِ لہجے میں بولا عرش کے پرکشش چہرے پر موجود وہ عجیب سی رونق ایزل کی سمجھ سے پاگل تھی !!

مجھے کیا دیکھ رہی ہو ایسے شاور لے کر اؤ!! اُسے اپنی جانب دیکھتا پاکر عرش نے متوجہ کیا جب وہ ہنوز حیرت کی دنیامیں ڈوبے اسباب میں سر ہلاتی باتھ روم میں بند ہوئی تھی !!

جب کہ عرش وہیں پاس صوفے پر بیٹھ چکا تھا!! یقیناً وہ ایزل کے انتظار میں ہی وہاں بیٹھا تھا!! جب کے ایزل کو یقین تھا کہ وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے !!

یہ سچائی ہوہی نہیں سکتی تھی!! اُن کی شادی کو تین چار ماہ سے زیادہ ہوچکے مجال تھی جو کبھی عرش نے دھیرے لہجے میں بات کی ہو!!

اگلے پندرہ منٹ میں وہ شاور لے کر باہر ائی تھی!! عرش نے کمرے میں چلتے اے سی بند کیے تھے یہ بات سچ تھی ایزل کو شاور لینے کے بعد بہت سردی لگتی تھی لیکن اج تک کبھی بھی عرش نے اے سی بند نہیں کیا تھا!!

آجاؤ !! عرش نے اُسے اپنے پاس انے کا اشارا کیا وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اس کی جانب ائی تھی جب عرش نے اس کا ہاتھ تھام کر اُسے ڈریسنگ کے اگے رکھی کرسی پر بٹھایا!!!

پھر ہیر ڈرائیر اٹھاتے اس کے بال سکھانے لگا! وہی ایزل کی آنکھیں پھٹنے کو باہر ائی تھی !!

اُس نے بے یقینی کے عالم میں شیشے سے نظر اتے عرش کو دیکھا جو پوری طرح اس کے بالوں کی جانب متوجہ ہوئے اس کے بال سکھا رہا تھا!!

اتنے میں کمرے کا دروازہ بھی بجا تھا انے کی اجازت پر ملازمہ اب ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھی اگلے کچھ ہی منٹوں میں وہ کھانا لگاتی کمرے سے باہر جا چکی تھی!!

عرش نے اُس کے بال سکھانے کے بعد اُس کے پہنے باتھ روپ پر مزید اک شال ڈالی تھی تاکہ اُسے سردی نہیں لگ جائے !!

ایزل نے حلق تر کیا تھا !!

آجاؤ کھانا کھا لو!! عرش نے اُسے دیکھ کہا وہ دھیرے سے کھڑی ہوئی تھی !! اس کا سر واقعی میں چکرا رہا تھا

عرش نے صوفے پر بیٹھتے اُسے اپنے پاس انے کا کہا جب ایزل نے اُس کی جانب کا رخ لیا!!

عرش نے اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے اپنی گود میں بیٹھایا تھا !! جہاں ایزل کا دل زوروں سے دھڑکا تھا وہیں وہ گش کھا کر بے ہوش ہونے کی حالت میں تھی یہ سب وہ تھا جس کا کبھی تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا!!

کیا کھاؤگی پہلے ؟ عرش نے ایزل کو ٹیبل کی جانب متوجہ کیا جہاں اس کی پسند کی مختلف ڈش موجود تھیں یہ وہ ڈش تھی جو ایزل کو حد سے زیادہ پسند تھی!!

بتاؤ؟اس کی جانب سے کوئی بھی جواب نہ اتا دیکھ عرش نے ایک بار پھر اسے متوجہ کیا

ک۔کچھ بھی!! اُس نے گہرا سانس بھرتے کہا تھا اتنی دیر میں یہ پہلا لفظ تھا جو اس نے ادا کیا تھا

ٹھیک ہے!! عرش نے سر کو خم دیتے خود نوالہ بنائے اُس کے لبوں کے نزدیک کیا تھا !! ایزل کا ایک ہاتھ اُس کے کندھے جب کے دوسرا سینے پر موجود تھا وہی عرش کا اک ہاتھ اُس کی پشت پر جب کے دوسرے سے وہ اسے کھانا کھلا رہا تھا!

عرش نے نوالا بناتے اُس کے لبوں کے نزدیک کیا !! ایزل پوری طرح انکھیں کھولے اسے دیکھ رہی تھی گویا یقین کرنا چاہتی ہو!!

کھاؤ!! عرش نے اسے کھانے کی جانب اشارہ کیا جب ایزل نے تھوڑا سا منہ کھول کر نوالا حلق میں اُتارا اسے یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ اسے ہوا کیا ہے اور عرش میں یہ تبدیلیاں کس طرح ائی اُسے پہلے یقین تو اجاتا ہے ان حالاتوں پر پھر تو یہ بعد کی بات تھی!!

عرش نے اسے کھانا اپنے ہاتھوں سے کھلایا تھا!! اس دوران بالکل خاموشی تھی ایزل نے مزید کوئی لفظ ادا نہیں کیا تھا!!

کھانے کے بعد عرش نے نرمی سے اُسے صوفے پر بٹھایا !!

اور دودھ کا گلاس اُس کی جانب بڑھایا !!

پیو اسے !! عرش نے نرمی سے اسے پینے کی تنقید کی ایزل نے گلاس کو تھام کر اپنے لبوں سے لگایا وہ اس طرح ساخت کیفیت میں تھی کہ اس سے کچھ بولا تک نہیں جا رہا تھا!!

ادھا گلاس پینے کے بعد ایزل نے گلاس اس کی جانب بڑھایا جسے عرش تھام کر ٹیبل پر رکھ چکا تھا!!

عرش نے اُس کا چہرہ بغور دیکھا جہاں بے یقینی ہی بے یقینی تھی عرش سمجھ چکا تھا اسے اب تک ان حالاتوں پر یقین نہیں ایا !! اتا بھی کیسے ؟یہ ناممکن سی چیز تھی!!!

میں جانتا ہوں تمہیں یہ سب بہت مختلف لگ رہا ہو گا میرا اچانک سے بدل جانا لہجے میں نرمی اجانا تمہیں سمجھ نہیں ارہا ہو گا!! ماضی میں جو ہوا وہ میرے لیے قبول کرنا بے حد

مشکل تھا میں نے تم سے سچی محبت کی تھی ایزل !! پھر یہ معلوم ہونا کہ تم کسی اور سے محبت کرتی ہو میرے علاوہ کوئی اور بھی ہوتا تو اس کا یہی ری ایکشن ہوتا!!

کوئی بھی مرد اپنی محبت کو کسی اور کے نام کی مالا پڑتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا!! بہت وقت لگ گیا مجھے تمہیں معاف کرنے میں!! اور جس وجہ سے یہ ممکن ہو پایا ہے وہ وجہ میرے لیے بے حد خوبصورت ہے اور مجھے امید ہے وہ وجہ تمہارے لیے بھی بہت خوبصورت ہو گی!!

باپ بننا اک ایسی خوبصورتی ہے جو دنیا کی کسی بھی طاقت کو موڑ لینے کا ہنر رکھتی ہے !!

عرش اُسے دیکھ بول رہا تھا جب کے ایزل بغور اُس کے لفظ سن رہی تھی یہی آخری جملے سن ایزل نے اک جھٹکے سے اُسے دیکھا تھا اُسے اپنے کانوں پر گویا یقین نا ایا ہو!!

اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات دیکھ عرش کے لب مسکرائے تھے!! جب کہ اس کی مسکراہٹ اس قدر پرکشش تھی کہ ایزل کو وہ عرش لگا ہی نہیں!! وہ اس کی ایسی مسکراہٹ پہلی بار دیکھ رہی تھی بالکل دل سے لی گئی مسکراہٹ پرسکون مسکراہٹ!!

میں بابا بننے والا ہوں!!! اوہ !! یہ کتنا خوبصورت لفظ ہے نا !! اُس نے دلفریب انداز میں کہا جب کے ایزل کو اپنے کانوں پر بھروسہ نہ ایا

ک۔کیا کہا آپ نے ؟ اُس نے بات کی تنقید چاہی تھی جبکہ عرش مسکرایا تھا

تم ماما بننے والی ہو !! اُس نے مسکرا کر کہا تھا جب کے ایزل کا رق ٹوٹا تھا ابھی وہ پیچھے کو ہوتی جب عرش نے اسے تھاما!!

تُم ٹھک ہو؟ اُس کے لہرا کر پیچھے ہونے پر عرش نے پریشانی سے استفسار کیا جب کے ایزل کی آنکھوں میں اب تیزی سے انسوں کی بارش ہورہی تھی !!

یہ احساس واقعی خوبصورت تھا!! لیکن اس سے کبھی یہ نہیں لگا تھا کہ اس خبر سے عرش کا رویہ بھی اس قدر بدل سکتا ہے!!

اُس کی آنکھوں میں انسوں اترتے دیکھ عرش نے اُسے اپنے سینے سے لگایا !!

بہت شکریہ !! اس تحفے کیلیئے میں جانتا ہوں میں نے اج تک اپنی ذات سے تمہیں سوائے تکلیف کے اور کچھ نہیں دیا !!

میں اتنا برا نہیں تھا حالاتو نے

بنا دیا تھا!! میں نے کبھی نہیں سوچا تھا میں کبھی تم سے نفرت کروں گا لیکن دیکھو زندگی نے اس مقام پر کھڑا کر دیا تھا جب میں اپنی زندگی میں سب سے زیادہ نفرت صرف تم سے کرتا تھا لیکن محض اک احساس میرے دل کو پگلا گیا ہے میں تمہارا ہر طرح سے خیال رکھوں گا جو میری غلطیوں کا ازالہ سمجھ لینا لیکن تمہیں بس میرے بچے کا خیال رکھنا ہے !! اسے کسی حالت میں کچھ مت ہونے دینا !! اُس کے بالوں میں اُنگلیاں پھیرتے عرش نرمی

سے بول رہا تھا جب کے ایزل کے انسوں مسلسل انکھوں سے بہے رہے تھے یہ وہ خوشی تھی جو برداشت نہیں ہو رہی تھی!!

ایزل نے بےساختہ اُس کے گرد حصار باندھا تھا !! یہ پہلا اظہار تھا جو وہ دونوں ایک دوسرے کے گرد باندھ رہے تھے!!

عرش نے مزید اُسے خود میں بھینچا !! وہ دونوں اک دوسرے کے گلے لگے تھے

ایزل کے رونے میں اضافہ ہورہا تھا !! جب کے عرش کی انکھ سے اک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا!!!

بس بس!!اتنا نہیں روتے!! اسے حد سے زیادہ روتا دیکھ عرش نے اس کا چہرہ اپنے سینے سے نکالتے اس کے انسوں صاف کرتے کہا تھا !!

تُم ٹھک ہو؟ اُسے گہرے گہرے سانس لیتے دیکھ عرش نے کہا جب ایزل نے اسباب میں سر ہلایا !!

اُس کی پیشانی پر پہلا عقیدت بھرا لمس عرش نے چھوڑا تھا!! پھر وہ اُسے دوبارہ اپنے سینے سے لگا چکا تھا !!!

ارحاب مینشن میں داخل ہوا تھا شہرام کی باتیں اُسے اچھا خاصا تپ چڑھا چکی تھی!!

ارحاب اپنے کمرے میں داخل ہوا !! جب نظر حورین پر پڑی جو ڈریسنگ پر رکھے ارحاب کے پرفیوم دیکھ رہی تھی!!

ارحاب اک نظر اسے دیکھنے کے بعد شاور لینے کیلئے جاچکا تھا !! حورین بھی اُسے دیکھ چکی تھی !!

حورین نے ارحاب کا پرفیوم اٹھا کر خود پر چھڑکا اُس کے پاس طرح طرح کے پرفیوم تھے جو اس بات کی وضاحت دیتے تھے کے مقابل کو پرفیوم کتنے پسند ہے !! ان سب میں جو ارحاب کا فیورٹ پرفیوم تھا حورین نے وہ خود پر لگایا تھا جو ارحاب ہمیشہ لگاتا تھا !!

اپنے اندر سے ارحاب کی خوشبو محسوس کرتے اُس کے چہرے پر گلال بکھرے تھے !! وہ ارحاب کا انتظار کرنے لگی !!

اگلے دس منٹ میں وہ پینٹ میں ملبوس بنا شرٹ کے بال تولیے سے رگڑتا باہر ایا تھا !! حورین فوراً اُس کے مضبوط چوڑے سینے سے نظریں چرا گئی تھی !!

جن پر سکسس پیکس صاف ظاہر تھے !!

ارحاب شیشے کے سامنے جاتا اب بال سکھانے لگا !!

اس دوران بلکل خاموشی تھی !! بال سکھانے کے بعد وہ بیڈ پر بیٹھا !!

کھانا ؟ حورین نے اُسے دیکھ پوچھا

مجھے بھوک نہیں ہے !! ارحاب نے اپنا فون کھول کر سامنے کرتے کہا

میں نے بھی کھانا نہیں کھایا اپ کے انتظار میں!! حورین اُسے دیکھ اُداسی سے کہا جب کے اُس کی بات پر اریان نے نظریں اٹھائے فون میں وقت دیکھا تھا رات کے 12 بج رہے تھے اور اس نے اب تک کھانا نہیں کھایا تھا؟

کیوں نہیں کھایا اب تک؟ بارا بج رہے ہیں؟ اُسے دیکھ ارحاب نے سنجیدگی سے کہا

اپ کا انتظار کر رہی تھی میں ؟ وہ یہ کہے کر بیڈ پر اُس کے برابر میں اکر بیٹھی تھی !!

کھانا بو بجے تک کھا لیا کرو میرا انتظار مت کیا کرو!! ارحاب اُسے دیکھ بولا

ابھی تو کرلیا !!مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے !!لیکن آپ کو بھوک نہیں ہے تو کوئی بات نہیں میں بھی صبح کھالونگی اب سوجاتے ہے !!حورین کندھے اچکا کر بولی

بنا کھانا کھائے سونے کی کوئی ضرورت نہیں !! ارحاب نے حکمیہ لہجے میں کہا تھا

اس کا مطلب آپ کھائیں گے میرے ساتھ؟ اُس نے تشویش کرتی نظروں سے پوچھا

میں نے یہ نہیں کہا !! مجھے بھوک نہیں ہے !! ارحاب نے پھر بتایا

ٹھیک ہے پھر میں بھی نہیں کھا رہی !! حورین نے کہتے اپنا سر اُس کے کندھے پر ٹکایا تھا !! اُس کے قریب ہونے پر ارحاب کو اپنے پرفیوم کی خوشبو محسوس ہوئی تھی!!

اپ کو میرے پاس سے کوئی جانی پہچانی خوشبو ارہی ہے؟ حورین نے خوشی سے پوچھا

ہمم!! ارہی ہے !! ارحاب کی جانب سے جواب۔ایا تھا !!

اپ کا پرفیوم لگایا میں نے ائی نو جینٹس پرفیوم ہے لیکن مجھے اچھا لگ رہا تھا اپ کی خوشبو میں رہنا !! حورین شرماتی ہوئی بولی ارحاب نے سر کو ہلکا سا خم دیتے اسے دیکھا تھا جو اس کے کندھے پر سر ٹکائے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا بازو تھامیں مسکرا کر سامنے دیکھ رہی تھی!!

بے اختیار ارحاب کے انابی لبوں پر دھیمے سی مسکراہٹ پھیلی تھی اج حورین کا یہ بدلہ بدلہ سا رویہ اسے اچھا لگ رہا تھا!! ورنہ ہمیشہ وہ اس طرح فرینک نہیں ہوتی تھی!! ارہاب کا تو سمجھ اتا تھا وہ بے حد سنجیدہ طبیعت کا مالک تھا اسلئے وہ خاموش رہتا تھا حورین جو پوچھتی تھی وہ اُس کا جواب دے دیا کرتا تھا!!

حورین بھی کافی کم بولا کرتی تھی !! لیکن اج وہ خوش دکھائی دے رہی تھی!!

ارحاب مجھے تصویر لینی ہے آپ کے ساتھ پلز !! حورین نے نیا شوشہ چھوڑا

بلکل نہیں !! ارحاب نے نفی میں سر ہلایا

پلز نہ !! لیتے ہے !! حورین نے اپنا موبائل کھول کر سامنے کیا !!!

پھر مزید ارحاب کے قریب بیٹھی!!

چلے !! لیتے ہے !! حورین نے اُسے متوجہ کرتے اُس کے کندھے پر سر دوبارہ ٹکایا !!

ارحاب نے چہرہ اُس کے سر سے ٹکاتے دھیما سا مسکرا کر کیمرے میں دیکھا

حورین کا دل اُس کے کانوں میں بج رہا تھا وہ بکھرے بالوں کے ساتھ بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا !! یہ بات سمجھنا مشکل تھی کہ بکھرے بال اس پر اچھے لگتے ہیں یا بکھرے بالوں میں وہ!!

حورین نے گلال بکھرے چہرے سے تصویر لی!! وہ تصویر بے حد خوبصورت ائی تھی وہ دونوں ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے!!

دوسری تصویر میں حرین نے ارحاب کی انکھوں میں دیکھا!!

دیکھیں کتنی پیاری تصویر ائی ہے !! حورین مسکرا کر بولی

میری اک دوست تھی آئینہ !! ان کے گھر کل بےبی ایا ہے !! حورین نے ارحاب کو دیکھ کہا

ہمم اچھی بات ہے !! ارحاب نے عام انداز میں جواب دیا

اپ کو بےبی پسند ہے ؟ حورین نے اُسے دیکھ پوچھا

کس کو پسند نہیں ہوتے بچے !! ارحاب نے پانی کا گلاس اپنے لبوں سے لگاتے کہا

کیا پسند ہے اپ کو؟ مطلب ہےبی بائے یا بےبی گرل ؟ حورین نے اگلا سوال کیا

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن مجھے زیادہ بیٹیاں پسند ہے!! ارحاب گلاس ٹیبل پر رکھتے کہا

ہمم !! ائینہ سے میری اج فون پر بات ہوئی تھی!! حورین نے اُسے بتانے والے انداز میں کہا تھا

ہمم !! ارحاب نے ہنکارا بھرا

وہ کہہ رہی تھی کہ تمہارے گھر بےبی کیوں نہیں ہے ؟ حورین نے اِدھر ادھر رکھتے کہا جب کے ارحاب جو ٹیبل سے اپنا فون اٹھا رہا تھا اُس کا ہاتھ رکا تھا !!

تم نے کیا کہا ؟کچھ لمحے بعد فون اٹھا کر اپنے سامنے کرتے ارحاب نے سوال کیا

میں نے کہا کہ اس بارے میں ہم نے کبھی سوچا نہیں!! حورین نے کہا تو ارحاب نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا !!

وہ کہہ رہی تھی کہ تمہارے پاس بےبی ہونا چاہیے تھا ! حورین نے کچھ لمحے بعد کہا ارحاب نے لب بھینچے تھے !!

وہ دونوں کبھی اک دوسرے کے قریب نہیں آئے تھے اسلئے حورین کی یہ باتیں سمجھنے میں وقت نہیں لگ رہا تھا اُسے ؛!

اپ کو پتہ ہے میں نے تو نام بھی سوچ لیا !! کبھی بھی موقع ملا تو میں گرل کا نام ایناب ارحاب شاہ رکھونگی اور بائے کا حارب ارحاب شاہ !! بائے کتنے اچھے نام ہے نہ ؟ حورین اُسے دیکھ بولی

ائینہ کہہ رہی تھی کہ!! ابھی حورین مزید بولتی جب ارحاب بولا

حورین! ارحاب اُسے دیکھ بولا

جی ؟؟؟

تمہیں ان سب باتوں پر سوچ کر پریشان ہونے کی بالکل ضرورت نہیں جب وقت ائے گا اور اللہ تعالی چاہے گا تو ا جائے گا تمہارا بےبی ہمم؟اس کے چہرے پر پریشانی دیکھ ارحاب نے نرمی سے کہا

لیکن ایسے تو نہیں نا ہ۔۔۔ابھی وہ بولتی جب دروازہ بجا

انے کی اجازت پر ایلسا اندر داخل ہوئی تھی !!

حورین تُم نے کھانا نہیں کھایا ؟ وہ داخل ہوتی سامنے دیکھ بولی

ابھی ارحاب نے نہیں کھایا نہ اسلئے !! حورین نے جواباً کہا

ٹھیک ہے لازمی کھا لینا کافی رات ہو گئی ہے!! وہ تنقید کرتی اب کمرے کا دروازہ بند کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی

ایلسا بہت اچھی ہے بالکل بہنوں کی کمی محسوس نہیں ہونے دیتی بہن لگتی ہے وہ مجھے کبھی کبھی !! حرین مسکرا کر بولی

ارحاب اور تصویریں لیں ہم؟ حورین سیدھا ہو کر بیٹھتی بولی

میں منع بھی کروں گا تو تم نے ویسے بھی لینی ہے!! ارحاب اُسے دیکھ بولا جب حورین بے ساختہ کھلکھلا کر ہنسی

ارحاب اسے پہلی بار اس طرح ہنستا دیکھ رہا تھا اسے اس طرح کھل کھلا کر ہنستا دیکھ بے ساختہ ارحاب کے لبوں کے کنارے مسکراہٹ پھیلی تھی اسے اچھا لگ رہا تھا مقابل کا ہنسنا!!

حرین موبائل سامنے کر کے مزید تصویریں لی تھی !! پھر کچھ دیر وہ موبائل میں کچھ کرتی رہی اور پھر موبائل ارحاب کے سامنے کیا!!

اس نے وال پیپر پر اپنی اور ارب کی ابھی ابھی لی گئی پکچر لگائی ارحاب نے دھیما سا مسکرا کر اسے دیکھا تھا!!

میں کھانا لے کر آؤں ؟وہ آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے بولی ارحاب نے گہرا سانس لیا تھا اتنا تو صاف تھا جب تک ارحاب نے نہیں کھانا تھا تب تک حورین نے بھی کھانے کو ہاتھ نہیں لگانا تھا!!

ارج

ارحاب نے سر کو خم دیا جب حورین گہرا مسکرائی!!

تم بیٹھ جاؤ !! میں منگوا لیتا ہوں!! ارحاب اُسے جاتا دیکھ بولا اتنے ملازم تھے یہاں

نہیں ارحاب میں خود لے اتی ہوں!! وہ مسکرا کر کہتی موبائل بیڈ پر رکھے کمرے سے نکلتی چلی گئی ارحاب نے بیڈ سے ٹیک لگاتے اپنا موبائل کھولا!!

ابھی ارحاب کو اپنے موبائل میں مصروف دو تین منٹ ہی ہوئے تھے جب حورین کا موبائل بجنا شروع ہوا کوئی لگاتار اس کے موبائل پر میسج کر رہا تھا!!

ارحاب نے پہلے دھیان نہیں دیا لیکن موبائل بجے جارہا تھا !! ارحاب نے پھر بھی نہیں دیکھا لیکن پھر موبائل پر کال انے لگی ارحاب کی نظر موبائل پر اٹھی تھی کوئی اناؤن نمبر تھا جس سے کال رہی تھی!!

ارحاب نے نظریں اپنے فون پر مرکوز کی لیکن مقابل کوئی ڈھیٹ تھا مسلسل موبائل بجے جا رہا تھا کوئی مسلسل کال کر رہا تھا!!

ارہاب نے دروازے کی جانب دیکھا وہ حرین کا انتظار کر رہا تھا تاکہ وہ اکر اپنا فون دیکھ سکے لیکن شاید کال کرنے والے کو صبر نام کا مطلب نہیں پتہ تھا بالاخر ارہاب نے گہرا سانس بھرتے موبائل اٹھایا کال پک کرتے اس نے کان سے لگایہ تھا

ہیلو؟ ارحاب نے فون کان سے لگاتے کہا جبکہ مقابل میں موجود شہرام جو کچھ بولنے لگا تھا اگے سے ارحاب کی اواز سن اس نے اگلے لمہے جھٹکے سے فون بند کیا تھا!

ارحاب نے نہ سمجھی سے فون کو دیکھا

کال اٹھانے کی وجہ سے مقابل کا چیٹ کھل چکا تھا ارحاب کی نظر سیدھا چیٹ پر ہی گئی تھی

ضرور حرین کو کوئی پریشان کر رہا ہے!! ارحاب نے غصے سے سوچا تھا سٹل تو تب ہوا جب نظر حورین کے میسیج پر پڑی یہ تب کے میسجز تھے جب حرین اس نمبر پہ میسج کرنے والے شخص کو ارحاب سمجھ رہی تھی!!

وہ تمام میسجز ارحاب کی انکھوں کے سامنے آئے تھے جیسے جیسے میسج سامنے ارہے تھے ارحاب کیلئے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا!! مقابل کی جانب سے وایس نوٹ بھی ایا تھا!!

وہ اس کی بیوی تھی وہ اس پر ہاتھ رکھتا تھا اس لیے اس کا موبائل بھی دیکھ سکتا تھا حالانکہ یہ بات ارحاب کو گوارا نہیں تھی کسی کی اجازت کے بغیر اُس کا موبائل دیکھا جائے لیکن

فون بار بار بج جاتا ہے اس لیے اس نے اٹھایا تھا ارحاب نے بے ساختہ وائس نوٹ پر کلک کیا تھا موبائل سے اتی اواز سن اس کے تاثرات تنے تھے کیونکہ وہ اواز شہرام کی تھی!!

جس میں وہ حورین سے اپنی محبت کا اظہر کر رہا تھا !!

"میں تم سے محبت کرتا ہوں ایک بار تمہیں میں ٹھکرا چکا ہوں اس بار نہیں ٹھکراؤں گا میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں حورین اتنی کہ میں تمہارے لیے اپنی جان بھی دے سکتا ہوں تم دیکھ لینا ایک دن میں تمہیں پا کر رہوں گا ایک دن تم صرف میری ہو گی!! یہ وائس نوٹ سن ارحاب کی انکھوں میں خون اتر رہا تھا حرین پر صرف اس کا حق تھا وہ اس کی بیوی تھی مقابل کے الفاظ ارحاب کی آنکھوں میں خون اترنے کا سبب بنے تھے !!

امیرا بیگم پریشانی سے اپنے کمرے میں بیٹھی تھی اُنہیں مریم کی فکر ہورہی تھی پچھلے دو دنوں سے وہ اسی کمرے میں بند تھی اریان زیادہ تر وقت ڈیرے پر گزارتا تھا لیکن مریم کا کھانا وقت سے اُس کے کمرے میں پہنچنے کا حکم اریان کی جانب سے سخت تھا وہاں جانے کی کسی کو اجازت نہیں تھی سوائے نور کے جو کے حویلی کی بہت پرانی ملازمہ کی بیٹی تھی !! وہ کھانا وقت پر دیتی تھی !!

پچھلے دو دنوں سے اریان بہت مصرف تھا گاؤں میں ہر کوئی اس لگاے بیٹھا تھا کے اُن کا اگلا سردار اریان شاہ ہو لیکن اریان کو اس میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا !! اسلئے پچھلے دو دنوں

سے مصروفیات کی وجہ سے اُس کا مریم سے سامنا نہیں ہوا تھا !!جب کہ پچھلی رات وہ حویلی بھی نہیں ایا تھا !! یقیناً وہ ڈیرے پر ہی مصروف تھا !!

ممانی جان کیا ہوا آپ کو آپ پریشان لگ رہی ہے !! انزل جو ابھی ابھی امیرا بیگم کے کمرے میں داخل ہوئی تھی انہیں پریشانی سے بیٹھی دیکھ اُن کے پاس ائی تھی !!

امیرا بیگم نے نظریں اٹھائے انزل کو دیکھا جو اُنہیں ہی دیکھ رہی تھی !! جب کے وہ اب اُن کے برابر میں بیٹھ چکی تھی !!انزل کو مریم کی ذرا پرواہ نہیں تھی اسلئے اُسے کچھ فرق نہیں پڑتا تھا

میں مریم کی وجہ سے پریشان ہُوں بیٹا !! وہ بے بسی سے بولی جب کے مریم کے ذکر پر انزل نے ضبط سے آنکھیں میچی اُس نام سے بھی اُسے نفرت تھی

ممانی جان !! اپ کیوں اُس لڑکی کیلئے پریشان ہورہی ہیں ؟ انزل نے گہری سانس بھرتے خود کو پرسکون رکھا تھا

انزل وہ بہت چھوٹی ہے اٹھارہ سال کی بھی پوری نہیں ہوئی !! اریان کے غصے سے سب واقف ہے !! سب برداشت بھی کرلیں لیکن وہ نہیں کرپائگی وہ یا تو خود کو نقصان پہنچائی گی یا اپنا آپ کھو دیگی !! کیونکہ اُس کی نظر میں اریان اُس کے باپ پر گولی چلانے والا شخص ہے !! اریان اپنی زد کے اگے خود کی بھی نہیں سنتا اُس نے زندگی میں ہارنا نہیں سیکھا وہ

میرا بیٹا ہے اور میں اسے اچھے سے جانتی ہُوں!! مجھے ڈر ہے اریان اپنی وحشت سے اُس کی زندگی نہ تباہ کردے!!امیرا بیگم اپنا سر ہاتھوں میں گرائے بولی

اریان آپ کے بیٹے ہے !! اپ اچھے سے جانتی ہے وہ کچھ غلط نہیں کرتے !! اُس لڑکی کے ساتھ جو بھی ہورہا ہے وہ برحق ہے وہ ونی ہوئی ہیں !! لیکن یہاں اُس کے ساتھ ایسا انداز ہوتا ہے جیسے وہ اریان کی من پسند بیوی ہو!! ابھی تو کچھ نہیں ہوا مجھے لگا تھا اُس کے قدم اٹھانے پر اریان اُس کی جان لے لینگے لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا !! وہ ننّھی نہیں ہے ممانی جان !! انزل حقارت سے بولی مریم اُس کی محبت کے بیچ میں انے والی لڑکی تھی مریم نے ہی چھینا تھا اریان کو اُس سے !!

بیوی ہے وہ اریان شاہ کی انزل !! امیرا بیگم سنجیدہ ہوئی تھی اُسے انزل کی باتیں ناگوار گزری تھی !!

(یہی مجھ سے برداشت نہیں ہوتا)اُس نے دل میں سوچا تھا البتہ چہرے پر وہ مسکراہٹ سجا گئی تھی !

پچھلے چار دنوں سے وہ حویلی کی پچھلی طرف ہے اریان کی طرف سے وہاں جانے کی اجازت کسی کو نہیں ہیں !! اریان خود بھی دو دن سے حویلی نہیں ایا!! پتہ نہیں مریم کس حالت میں ہوگی !! امیرا بیگم پھر بے بسی سے بولی

(جیسے حالت میں ہو مری نہیں ہوگی) اُس نے پھر دل میں سوچا تھا

اپ ٹینشن مت لیں ٹینشن لینگی تو اپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی!! میں نے دیکھا تھا نوری کو اس طرف جاتے ہوئے وہ کھانا اسے ٹائم سے دے رہی ہے کچھ نہیں ہو گا اُسے !! انزل نے تسلی امیز لہجے میں کہا دل کا حال کوئی نہیں جانتا تھا

ہمم !! انہوں نے سر کو خم دیا !! انزل چند لمحے ان کے پاس بیٹھی تھی لیکن ان کی ہر بات میں مریم کا ہوئی ذکر تھا !! جس سے بیزار ہوتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی!!

اُف خدایا ہر ایک بات میں مریم !! اس کا نام سن کر تو میرا دماغ خراب ہو گیا ہے!!! مریم نے ہوگئی ان کی سگی بیٹی ہوگئی !! انزل منہ میں بڑبڑاتے اگے بڑھ رہی تھی جب نظر نوری پر پڑی جو ہاتھ میں جوس کا گلاس تھامے حویلی کی دوسری جانب جارہی تھی!!

اوہ مہارانی کے خوب مزے آرہے قید میں بھی ایسی زندگی ابھی بتاتی ہوں اسے!! انزل سمجھ چکی وہ جوس مریم کیلیئے لے کر جارہی ہیں اسلیئے وہ تیزی سے آگے بڑھی !!

کس کیلیئے لے کر جارہی ہو؟جانتے بوجھتے بھی اس نے نوری سے سوال کیا تھا

چھوٹی بی بی کیلیئے !! اُس نے نظریں جھکائے کہا تھی

چھوٹی بی بی؟ ونی میں ائی لڑکی بی بی؟ نام لو اس کا !! اور ہاں کس نے کہا تمہیں یہ لے جانے کو؟ کھانا دیتی ہو وہ کافی نہیں ؟ انزل اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولی

انزل بی بی اُن کی طبیعت ٹھک نہیں ہے اُنہیں الٹیاں ہورہی ہیں !! بس اسلئے لے کر جارہی ہُوں!! اج کی طبیعت بہت خراب ہے !! نوری نے نظریں جھکائے کہا

اوہ !! اس لڑکی کے ناٹک ختم نہیں ہوتے!! اریان کو تو نہیں بتایا نہیں تُم نے ؟ انزل نے اُسے دیکھ پوچھا

نہیں میں نے کہا تھا میں سائی کو فون کرکے بتادوں لیکن چھوٹی بی بی نے منع کردیا !! نوری نے ہنوز دھیمے لہجے میں کہا

کوئی ضرورت نہیں ہے اریان کو بتانے کی وہ یہ سب کرکے بس اریان کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں !! کچھ نہیں ہوا اُسے خبردار جو تم نے اریان کو بتایا !! انزل دھمکی امیز لہجے میں ک کہتی جوس کا گلاس ٹرے سے اٹھا چکی تھی !!

جاؤ اور بولو اُسے تم اس لائق نہیں ہو !! انزل گلاس اپنے لبوں سے لگا کر کہتی مزے سے اگے بڑھ چکی تھی !! نوری نے نفی میں سر ہلاتے اُسے دیکھا پھر حویلی کی پچھلی جانب بڑھی تھی !! کیونکہ وہ میں جوس لے کر گئی تھی اس کے ہاتھ میں دوائیاں اب بھی تھیں جو وہ مریم کو دینے کا ارادہ رکھتی تھی!!

سد شکر تھا وہ دوائیاں انزل کی نظر میں نہیں ائی تھی !! نوری تیزی سے حویلی کی جانب گئی تھی اسے بھی اجازت کھانا دینے کی تھی لیکن وہ اُسے اس حال میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی!!

نوری دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی جہاں مریم کمرے میں نہیں تھی لیکن باتھ روم کا دروازہ کھلا تھا جس سے صاف دیکھا جاسکتا تھا کے وہ بیسن پر جھکے الٹیاں کر رہی ہیں !!

نوری تیزی سے اُس کے پاس ائی !! مریم کی حالت بےحد خراب تھی وہ مسلسل الٹیاں کر رہی تھی !!

چھوٹی بی بی!! نوری پریشانی سے اُس کی پشت سہلانے لگی الٹیاں کرنے کی وجہ سے مریم کی آنکھوں سے تیزی سے انسوں گر رہے تھے!!

قریب پانچ منٹ بعد وہ چہرہ دھوتی مرے قدموں سے کمرے میں اتی بیڈ پر دونوں پیر لٹکائے بیٹھتی چہرہ نیچے جھکا گئی !! اُس نے بلکل طاقت نہیں تھی ہونے جھولنے کی !! اُس کا دوپٹہ بیڈ کی دوسری جانب پڑا تھا !!

چھوٹی بی بی یہ دوائیاں کھا لیں !! نوری جلدی سے پانی کا گلاس بھرتے اُس کے پاس ائی تھی !!

ن۔نہیں ن۔۔۔ابھی وہ بات مکمل کرتی جب دوبارہ اُسے الٹی آئی وہ اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے باتھ روم کی جانب بھاگی تھی

اُسے الٹیوں سے ویسے ہی بہت ڈر لگتا تھا !!

اُس کی آنکھیں سرخ ہورہی تھی !! نوری پریشانی سے اس کی پشت سہلا رہی تھی

مزید دس منٹ وہ ایسے ہی بیسن پر جھکے رہی تھی

پھر دوبارہ چہرہ دھو کر وہ کمرے میں اکر بیٹھی !! اُس کا چہرہ زرد ہورہا تھا جسم بے جان محسوس ہورہا تھا !!

چھوٹی بی بی آپ کی طبیعت بہت خراب ہے میں سائی کو فون کر رہی ہوں!! نوری پریشانی سے کہتی فون کھولنے لگی

ن۔نہیں !! مریم نے بے جان ہاتھوں سے نفی میں اشارہ کیا

اُنہیں تم کچھ نہیں ب۔بتاؤ گی!! وہ بوجھل آواز میں بولی

لیکن۔۔۔اُس نے کچھ بولنا چاہا جب مریم نے بات کاٹی

م۔میں نے کہا نا کچھ نہیں !! وہ اپنے چہرے سے انسوں صاف کرتی بولی مریم کی انکھوں سے تیزی سے انسوں بہے رہے تھے!!

لیکن نوری سے اُس کی حالت دیکھی نہیں جارہی تھی وہ تیزی سے کمرے سے نکلتی حویلی کی اور بڑھی تھی !! وہ تیز ٹیکس قدم لیتی امیرا بیگم کے کمرے میں داخل ہوئی جہاں وہ چہرہ جھکائے بیٹھی تھی !!

بی بی سائی!! نوری نے پریشانی سے پکارا تھا جب امیرا بیگم نے نظر اٹھائے اُسے دیکھا جس کے چہرے پر پریشانی کوئی بھی دیکھ سکتا تھا

کیا ہوا نوری سب خیریت؟ انہوں نے اُسے دیکھ پوچھا تھا وہ سمجھ چکی تھی کچھ ٹھیک نہیں ہے

چھوٹی بی بی کی طبیعت ٹھک نہیں ہے !! الٹیاں کر رہی ہیں بری طرح لمحے کو چین نہیں مل رہا اُنہیں !! پلز چلے !! وہ پریشانی سے بولی

مریم ؟ انہوں نے دل پر ہاتھ رکھے پوچھا تھا نوری نے اسباب میں سر ہلایا

اللہ خیر !! وہ پریشانی سے کہتی کھڑی ہوئی اور فوراً حویلی کی پچھلی جانب بڑھی !! کچھ ہی دیر میں وہ اُس کمرے کے سامنے تھی جس میں مریم موجود تھی !!

امیرا بیگم بے تابی سے اس کمرے کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوئی تھی انہیں کچھ بھی یاد نہیں تھا محض اتنا کہ مریم کے طبیعت بہت خراب ہے

دروازہ کھولتے ہی سامنے نظر بیڈ پر اٹھی تھی جہاں مریم چہرہ جھکائے بیٹھی تھی!!

مریم میری بچی!! امیرا بیگم تڑپ کر اس کے پاس ائی تھی امیرا بیگم نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اوپر اٹھایا اُس کا زرد مرجھایا ہوا چہرہ دیکھ تکلیف کی لہر ان کے دل میں دوڑی تھی یہ بیماری کی وجہ سے اس کا چہرہ زرد پڑا تھا ورنہ دو دن پہلے تک بھی ایسا نہیں تھا

انہوں نے مریم کی آنکھوں میں جھانکا جو بے حد سرخ ہونے کے ساتھ ساتھ انسوں کسی پانی کی طرح نکال رہی تھی !!

کیا کچھ نہیں تھا ان آنکھوں میں ؟ دکھ تکلیف بے بسی تڑپ !! یہ وہی آنکھیں تھی نا جن میں کچھ دن پہلے تک محض شوخ پن اور شرارت ہوا کرتی تھی؟

لیکن اج یہ وہ آنکھیں کہیں سے نہیں لگ رہی تھی!!!

مریم نے بت بنے اُنہیں دیکھا تھا اُن کو دیکھ اُس کے تصورات ذرا نہیں ہلے تھے اُس کی حالت دیکھ امیرا بیگم کی انکھوں میں تیزی سے نمی جمع ہوئی تھی انہوں نے ایک جھٹکے سے اسے اپنے سینے میں بھینچا وہ کسی بت کی طرح آن کے سینے سے لگی تھی !!

اس کے چہرے کے تاثرات ہنوس سنجیدہ تھے اور انکھوں سے پانی ہنوس ایسے ہی بہہ رہا تھا لیکن اس کے چہرے پر کوئی تاثرات نہیں تھے

امیرہ بیگم کی انکھوں سے بھی انسو گرنا شروع ہو چکے تھے کچھ دیر اسے اپنے سینے میں بھینچنے کے بعد انہوں نے اس کا چہرہ دوبارہ اپنے سامنے کیا

مریم میری جان !! میرا بچا !! کچھ بول کیوں نہیں رہی آپ ؟ کیا ہوا ہے میری بیٹی کو؟ طبیعت خراب ہے ؟ وہ پریشانی سے تڑپ کر پوچھنے لگی مقابل کی خاموشی اُنہیں کھا رہی تھی

ان کے سوالوں پر بھی مریم نے کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ خاموشی سے سامنے دیوار کو گھورنے لگی!!

مریم بولو کچھ میرا بچا !! امیرا بیگم نے روتے ہوے اُس کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے کہا !!

ک۔کیا بولوں پھپھو جان ؟ اج میرے پاس کچھ نہیں ہیں بولنے کو !! میرے پاس میری خاموشی ہیں جو دھاڑے مار مار کر رونا چاہتی ہے !! وہ اندر کسی طوفان کی طرح مجھ میں رو رہی ہے!! لیکن میں اسے ظاہر نہیں کر پا رہی!!

مریم اُنہیں دیکھ بے تاثر لہجے میں بولی

کمزوری کی وجہ سے مریم کچھ بول بھی نہیں پارہی تھی !! اسے واقعی لگ رہا تھا کہ اس کے جسم میں جان نہیں ہے

جبکہ اس کے الفاظوں میں عجیب سی تلخیٔ محسوس کر امیرہ بیگم کے دل میں ڈر محسوس ہوا تھا

مریم میرا بچا ایسے نہیں کہتے!! امیرا بیگم اُس کا ہاتھ تھامتے محبت سے بولی

پھپھو جان مجھے اپنی کوئی پرواہ نہیں میرا اپ میرے اپنوں سے ہے میں بہت سالوں بعد اپنو سے ملی تھی!!

مجھے یہ خبر بھی نہیں تھی کے یوں بے دردی سے مجھ سے میرے اپنے چھینے جائیں گے!!

یوں برحمی سے انہیں میری زندگی سے باہر نکال دیا جائے گا!! مجھے احمد لالا کی موت پر صبر اگیا تھا لیکن بابا پر نہیں آئیگا! مجھے تو یہ تک نہیں پتہ کہ وہ کیسے ہیں اگر انہیں کچھ ہوا تو سب بکھر جائے گا پھپھو جان !! مریم سامنے دیوار پر نظر جمائے بے تاثر لہجے میں بول رہی تھی اج وہ کہیں سے بھی وہ مریم نہیں لگ رہی تھی جو کچھ دن پہلے تک تھی!!

کیا ہوا تھا ؟

امیرا بیگم کا ڈر درست ثابت ہوا تھا

مریم اپنا اپ کھو رہی تھی !!

امیرا بیگم اُسے سٹل دیکھ رہی تھی ان کی مریم ایسی باتیں کرنا تو نہیں جانتی تھی

ابھی مزید بات ہوتی جب ایک بار بھی الٹی انے پر وہ منہ پر ہاتھ رکھے باتھ روم میں بھاگی تھی !!

یا اللہ !! امیرا بیگم پریشانی سے کھڑی ہوتی خود پہ مریم کے پیچھے گئی تھی وہ مریم کی پشتی سہلاتی پریشان نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

نوری کب سے ہورہی ہے اسے الٹیاں ؟ امیرا بیگم نے پریشانی سے پوچھا

صبح سے بی بی سائی!! انہوں نے احترام سے بھرپور لہجے میں کہا تھا

اور تم مجھے اب بتا رہی ہو؟ امیرا بیگم نے غصے سے اُسے دیکھا تھا

میں اپ کو صبح ہی بتا دیتی میں نے تو کتنی بار سائیں کو فون کرنے کا بھی کہا لیکن مریم بی بی نے منع کر دیا تھا !! انہوں نے نظریں جھکائے کہا امیرہ بیگم پھر سے پریشانی سے مریم کو دیکھنے لگی جو بیسن پر جھکی نڈھال ہورہی تھی

بی بی سائیں اپ برا نہ مانے تو ایک بات بولوں؟ نوری کچھ لمحے بعد انہیں دیکھ بولی تھی امیرا بیگم نے چہرہ گھمائے اُسے دیکھا !!

ہوسکتا ہے خوشخبری ہو؟ نوری نے دھیمے لہجے میں کہا جب کہ اس کی بات پر اگلے لمحے امیرا بیگم کے تاثرات ایک چمک میں ابھرے تھے گویا اندھیری ختم ہوکر روشنی نے بسیرہ کیا ہو!!

امیرا بیگم نے پہلے نوری کو دیکھا پھر جھٹکے سے مریم کی جانب چہرہ گھمائے دیکھا جو اب ٹھنڈا پانی بھر بھر کے اپنے منہ پر مار رہی تھی وہ ادھر کی باتوں سے لاپتہ تھی !!

سچ میں ؟ امیرا بیگم کے تاثرات لمحہ بہ لمحہ مزید چمک رہے تھے یہ خواہش تو انہوں نے کب سے اپنے دل میں سجا کر رکھی تھی!!

سچ میں نوری؟ انہوں نے خوشی سے استفسار کیا ان کے چہرے پر خوشی دیکھ نوری نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا تھا!!

یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے !!امیرا بیگم نے ہاتھ دعا کیلئے اٹھائے پھر فوراً مریم کو تھاما جو اب اپنا چہرہ ٹاول سے صاف کرتی پیچھے موڑ رہی تھی مریم کی انکھیں اب بند ہو رہی تھی ہمت جواب دے رہی تھی ابھی امیرا بیگم اس سے کچھ بولتی ہوں جب مریم ایک دو قدم آگے اٹھانے لگی لیکن ہمت کی تاب نہ لیتے اُس کا سر چکرایا تھا وہ لہراتی ہوئی ابھی زمین بوس ہوتی جب امیرا بیگم اور نوری نے اُسے تھاما جب کے مریم کی آنکھیں بے ہوش کی وجہ سے بند ہوچکی تھی !!

مریم !! امیرا بیگم نے فوراً اُس کا گال تھپتھپاتے پکارا جب کے چہرے پر ایک بار پھر پریشانی نے بسیرا کیا تھا

مریم نازک سی تو تھی اُسے آسانی سے تھام کر بیڈ پر لٹایا !!

پھر اگلے لمحے بنا دیر کیے امیرہ بیگم اریان کو فون ملانے لگی جب کے ڈاکٹر کو بلانے کیلئے وہ نوری کو بول چکی تھی !! اس لیے ڈاکٹر کو فون کرنے نوری جاچکی تھی !!!

امیرا بیگم نے اریان کے نمبر پر کول کرتے فون کان سے لگایا جب کے مقابل میں اریان جو ڈیرے پر بیٹھا سگریٹ کے گہرے کش لیتا ملازم حسین کی بات سن رہا تھا اب فون بجنے پر سامنے کر گیا وہ اس وقت سیاہ قمیض شلوار میں ملبوس بالوں کو پیچھے کی جانب سیٹ کیے چہرے کے حسین نقوش ہمیشہ کی طرح تانے بے حد حسین لگ رہا تھا یہ کہنا غلط نہیں ہو گا اس پر کالا رنگ خوب جچتا تھا !! وہ سگریٹ کے گہرے کش لے رہا تھا !! ہاتھ میں پہنی شاندار گھڑی شام کے چھے بجا رہی تھی !!

ارمغان ارہا ہے ملازم حسین وقت سے پہلے گاڑی لے کر ایئرپورٹ پہنچ جانا!! اریان نے سگریٹ کا گہرا کش بھرتے کہا پھر فون اٹھا کر کان سے لگا گیا

جی سائی !! ملازم حسین اگلے لمحے کہتا وہاں سے جاچکا تھا

اسلام علیکم!! اریان نے فون کان سے لگاتے کہا تھا

وعلیکم السلام اریان جلدی آجاؤ حویلی بیٹا !! مقابل سے امیرا بیگم کی اواز سنائی دی لہجے میں خفگی صاف ظاہر تھی اس کا مطلب صاف معلوم تھا وہ اریان سے خفا تھی !! وہ بہت خفا ہو سکتی تھی اگر انہیں ایک حسین خبر ابھی کچھ دیر پہلے سننے کو نہ ملتی تو!!

امی خیریت ہے سب ؟ اریان کی گھمبیر روبدرار اواز سنائی دی تھی

جب اک معصوم نازک لڑکی کا شوہر اریان شاہ جیسا سنگ دل ہو

تو کیسے سب خیریت ہو سکتا ہے ؟ آؤ اور اپنی بیوی کو دیکھو بیمار ہے وہ بہت !!

وہ خفگی سے بولی

کیا ہوا اُسے ؟ ہنوز اسی انداز میں سوال ایا

پچھلے چار دن سے وہ اس کمرے میں بند ہے پچھلے دو دن سے اپ حویلی نہیں ائے ہو بیمار ہے بہت و۔۔۔ابھی امیرا بیگم آگے بول رہی تھی جب اریان کا موبائل بند ہوا پچھلے دو دن سے ڈیرے پر ہونے کی وجہ سے موبائل کی اب چارجنگ ختم ہو چکی تھی!!

اریان نے سرد نظروں سے موبائل کو گھورا

پھر اٹھ کھڑا ہوا اُس کا ارادہ حویلی جانے کا تھا اُسے نہیں پتہ تھا وہاں کیا ہوا ؟ لیکن جانا ضروری ہو گیا تھا شاید اسلئے کیونکہ بات مریم کی ائی تھی؟؟

پتہ نہیں جو بھی تھا وہ حویلی جارہا تھا !!

اریان گاڑی کی چابیاں اٹھاتا کھڑا ہوا اس نے اپنا دایاں ہاتھ بالوں میں پھیرا تھا اور یہ منظر بے حد حسین تھا کچھ فاصلے پر موجود غلام حسین اُسے ہی مسکرا کر گہری نظروں سے دیکھنے لگا !!

کام پر دھیان دو غلام حسین!! یہ نہ ہو تمہاری بیوی تمہیں چلنے کے قابل نہ چھوڑیں !! اُسے ندیدو کی طرح خود کی جانب دیکھتا پاکر اریان سرد لہجے میں کہتا ہاتھ میں پکڑا اپنا موبائل اُس کی جانب اچھالتا آگے کو بڑھا

جب کہ اس کی بات پر غلام حسین نے ہڑبڑا کر فون تھامتے ادھر ادھر دیکھا!! اریان کا رخ دوسری جانب تھا پھر بھی اُسے اپنے اوپر بغور اُس کی نظریں محسوس ہوچکی تھی !!

س۔سائی ایسا کچھ نہیں ہیں !! غلام حسین شرمندگی سے اِدھر ادھر دیکھتے لفظ ادا کر گیا !!

اپنے چہرے پر چھائی اس سرخی کو چھپا کر گھر جانا بےوجہ شق ہو گا تمہاری بیوی کو تُم پر !! آنکھوں پر چشمہ لگاتے ہوئے اریان نے سر سری سی نظر اُسے دیکھا تھا جس کا چہرہ بے ہد سرخ ہورہا تھا !! جب کے اریان اب وہاں سے بھاری قدم لیتا گاڑی کی جانب بڑھ چکا تھا

پیچھے غلام بخش شرم سے پاگل ہوتے اِدھر ادھر دیکھتے اپنے کام پر لگا تھا جب کے اریان کی گاڑی حویلی کو روانہ ہوچکی تھی !!

ارحاب اپنے ہاتھ میں تھامے موبائل کو دیکھ رہا تھا جس میں ابھی مسلسل شہرام کی جانب سے کیے میسیج آرہے تھے !! جب کے پرانے میسیج جب میں حورین مقابل کو ارحاب سمجھ کر بات کر رہی تھی وہ باتیں زیادہ تر کپلز کے بیچ ہونے والی تھی !! بے حد رومینٹک میسیج

مقابل کی جانب سے اُس چیٹ پر موجود تھے غضب تو تب ایا جب اُن رومینٹک میسیج پر حورین کے جوابات دکھائی دیے !! جیسے جیسے ارحاب کے علم میں آرہے تھے ارحاب کا چہرہ چٹانی سنجیدگی اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ رگیں نمایاں کرنا شروع ہوچکا تھا سبز نسیں گردن اور ہاتھوں کی نمایاں ہورہی تھی ,آنکھوں میں لمحہ با لمحہ خون اتر رہا تھا

جب کے اگلے لمحے حورین ہاتھ میں ٹرے تھامے کمرے میں داخل ہوئی تھی! چہرے پر مسکراہٹ تھی اج وہ پہلی بار ارحاب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے والی تھی اور یہ اس کے لیے بے حد خوشی کی وجہ تھی!!

حورین نے کھانا صوفے کے آگے رکھی ٹیبل پر لگانا شروع کیا تھا !! ارحاب کی پرکشش آنکھیں اس پر اٹھی تھی وہ اُس کے چہرے پر چھائی مسکراہٹ دیکھ سکتا تھا !!

اجائیں کھانا لگ۔۔۔وہ یہ کہتی پیچھے مڑی تھی جب نظر ارہاب کے ہاتھ میں پکڑے اپنے موبائل پر پڑی وہ سٹل ہوئی تھی!! اچانک اس کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹی تھی

ا۔ارحاب آئے کھانا کھالیں !! ارحاب کی سرخ نظر مسلسل خود پر محسوس کرتے اُس نے فوراً خود کو سنبھالا وہ اس کے چہرے کی بدلتی رنگت دیکھ سکتا تھا؛!

حورین نے حلق تر کیا !! شاید کچھ غلط ہو جانے کا خدشہ اسے ہو چکا تھا

ارحاب کے تاثرات بے حد خطرناک تھے گویا وہ اپنا ضبط کھو رہا ہو!!

اگلے لمحے ارحاب کھڑا ہوا تھا !! حورین سے نظریں پھیرتے وہ بھاری قدم لیتا چینجنگ روم میں بند ہوا موبائل حورین کا اب تک اُس کے ہاتھ میں تھا حورین معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی جب اگلے لمحے وہ چینجنگ روم سفید رنگ کی ٹیشرٹ پر سیاہ لیڈر کی جیکٹ پہنے سیاہ ہی پینٹ میں ملبوس باہر ایا تھا!! اُس کے تصورات مزید خطرناک تصورات اختیار کر رہے تھے!!

وہ تیزی سے الماری کی جانب ایا الماری کا دروازہ کھول کر وہ اُس نے کچھ تلاش کرنے لگا !

ا۔ارحاب کیا ڈھونڈ رہے ہیں آپ ؟ حورین نے اُس کی جانب قدم بڑھایا اشتعال کی ارحاب کی بھاری آواز کمرے میں گونج رہی تھی اس کا چہرہ اس طرح سرخ ہو رہا تھا گویا ابھی ساری دنیا کو آگ لگا دیگا !!

کچھ ہی لمحوں میں وہ الماری کا حشر نشر بگاڑ چکا تھا جب جس چیز کی اسے تلاش تھی وہ چیز اس کے ہاتھوں میں ائی!! حورین معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی جب الماری سے نکلتی ارحاب کے ہاتھ میں گن دیکھ اُس کی آنکھوں میں بےیقینی نے جگہ لی !!

ارحاب گن تھامتے اک غلط نگاہ بھی بنا حورین پر ڈالے کمرے سے نکلتا چلا گیا !!

ایک غیرت مند مرد اپنی بیوی کی طرف اٹھنے والی ہر آنکھ نکالنے کا ہنر رکھتا ہے اور اج یہی ہورہا تھا !!

حورین گھبراہٹ سے چور بھاگتی ہوئی باہر ائی ارحاب تیزی سے سیڑھیاں اُتر رہا تھا حورین بھاگتے ہوئے اُس کے پاس پہنچی !!

ا۔ارحاب !! کیا ہوا آپ کو؟ یہ گن کیوں ہیں آپ کے ہاتھوں میں ؟ حورین اُس کا ہاتھ تھامتے ہانپتے کانپتے بولی

ارحاب اُس کے ہاتھ سے اپنا بازو لمحے میں آزاد کرواتا بھاری قدم اٹھاتا آگے بڑھنے لگا !!

حورین نے پہلے اپنا خالی ہاتھ دیکھا پھر بھرائی آنکھوں سے ارحاب کی چوڑی پشت وہ ایک بار پھر بھاگتی ہوں اس کے پیچھے بڑھی تھی !!

ا۔ارحاب !! حورین نے آگے بڑھتے اُس کی کلائی تھامی

حورین ہاتھ چھوڑو میرا !! بنا پیچھے مڑے ارحاب نے ضبط سے کہا اواز میں اُتری وحشت وہ محسوس کر سکتی تھی

ن۔نہیں !! اپ پہلے بتائے آپ اتنا غصے میں کیوں ہیں !! ا۔ابھی کچھ دیر پہلے تک تو ٹھک تھے آپ یہ گن لے کر اتنے غصے میں اپ کہا جارہے ہیں ؟ حورین کی اواز میں گھبراہٹ صاف واضح تھی لگ رہا تھا وہ کبھی بھی رو دیگی!!

ارحاب کی آنکھوں میں اترتا خون اُسے چیخ چیخ کر کچھ غلط ہوجانے کا خدشہ دے رہی تھی !!جب کے ارحاب کی آنکھوں کے سامنے ملسلس شہرام کے وہ میسیج کسی فلم کی طرح چل رہے تھے !!

اور گرز اُس پر حورین کا جواب دینا ارحاب شاہ کا ضبط ختم کرچکا تھا اگر میسیج نارمل ہوتے تو یقین کرلیا جاتا کے کوئی حورین کو پریشان کر رہا ہے لیکن نہ تو میسج نارمل تھے اور نہ میسج میں ہوئی وہ باتیں !! یہ سب سوچتے ارحاب کی آنکھوں میں مزید سرد پن اترا تھا

حورین میں نے کہا ہاتھ چھوڑو!! وہ ضبط کھوتا دھاڑا تھا اُس کی دھاڑ اتنا تیز تھی کے حورین اپنی جگہ سے پیچھے کو ہوتی اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ اپنی چیخ دبانے کی کوشش کرچکی تھی

اُس دھاڑ سے شاید دیوار بھی لذر اٹھی تھی جب کے ایلسا جو لیپٹاپ پر کچھ کام کر رہی تھی تیزی سے لاؤنج سے باہر ائی تھی !!

حورین سہمی آنکھوں سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے ارحاب کو دیکھ رہی تھی !!

تماشا ہورہا ہے یہاں ؟ ارحاب کی نظریں اٹھی تھی جب ملازمین اور ایلسا کو اِدھر متوجا دیکھ وہ دوبرو دھاڑا اُس کی دھاڑ پہلے سے زیادہ تیز تھی جب کے سب فوراً کسی جن کی طرح اپنے اپنے کاموں میں لگتے اُس جگہ سے جاچکے تھے ایلسا نے اک نظر حورین کو دیکھا جو خوف سے کانپتی ارحاب کو دیکھ رہی تھی پھر خود بھی لاؤنج میں بڑھ گئی !!

اُسے نہیں پتہ تھا کیا ہوا ہے لیکن ارحاب کو اس قدر غصے میں وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی !!!!

ارحاب نے خون الوداع نظر حورین پر اٹھای تھی !! اُسے خوف سے کانپتا دیکھ وہ نظریں پھیرتا پھر سے اگر جانے لگا اج شہرام کے سینے میں گولیاں اُتارنے کا اُس کا پورا ارادہ تھا !!

اسے دوبارہ جاتے دیکھ حورین نے کانپتے ہاتھو سے اُس کا بازو تھاما!!! وہ نہیں چاہتی تھی کہ کچھ بھی غلط ہو

ا۔ارحاب کیا ہوا ہے مجھے بتائے پلز !! حورین نے ہمت کرتے کہا جب اگلے لمحے ارحاب نے اُس کی کلائی پکڑ کر اُسے دیوار سے لگایا اور خود اُس کے سامنے آکھڑا ہوا یہ سب اتنی اچانک ہوا تھا کہ حرین معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی!!

ارحاب نے اُس کے بالوں میں ہاتھ اُلجھاتے اُس کا چہرہ اپنے چہرے کے بے حد نزدیک کیا !! ارحاب کی بھاری سانسیں حورین کے چہرے پر پڑھ رہی تھی جبکہ سرخ آنکھیں اس کے چہرے پر مرکوز تھی وہ بہت قریب سے محسوس کر پا رہی تھی!!

تم جانتی ہو نا تُم کس کی بیوی ہو؟ ارحاب اُس کے چہرے پر دھاڑا تھا حورین نے سختی سے آنکھیں میچی تھی جب کے وجود تیزی سے لزرنا شروع ہوچکا تھا آنکھوں میں موٹے موٹے انسوں بننے لگے تھے!!

آنکھیں کھولو!! اُس کی بند آنکھیں دیکھ وہ اُس کے چہرے پر غرایا تھا

بالوں پر گرفت مضبوط ہوئی تھی جب کے چہرہ مزید قریب ہوا تھا !!

حورین نے ہمت کرتے آنکھیں کھولی !!

بولو ؟ جانتی ہو نا تُم کس کی بیوی ہو؟ کس کے نکاح میں ہو؟ وہ جنونی انداز میں حلق کے بل چلایا تھا

حورین کی جان نکل رہی تھی !! ارحاب کا ایک ہاتھ اُس کے بالوں میں جب کے دوسرا دیوار پر موجود تھا جبکہ حرین دیوار سے لگی تھی

ج۔جی پ۔پتہ ہے !! اُس نے بہتے آنسوں کے ساتھ اسباب میں سر ہلایا

بولو کس کی بیوی ہو تُم؟ وہ اُسے اپنے مزید نزدیک کرتے غصے سے چیخا

حورین اب اگلے لمحے شدت سے روئی تھی اس سے زیادہ وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی !!

خاموش !! بلکل خاموش !!! اگر ایک انسوں اور تمہاری آنکھ سے نکلا تو میں تمہاری جان نکال دونگا !! وہ ضبط کھوتا شدت سے اپنا دوسرا ہاتھ دیوار پر مار چکا تھا!!

حورین نے اک بار پھر منہ پر ہاتھ رکھے اپنی چیخ دبائی تھی !!

جواب چاہیئے مجھے!! وہ اُس کی کمر پر ہاتھ رکھے اُسے مزید نزدیک کرتا غصے کی آخری حدیں پار کر رہا تھا شہرام کے وہ میسیج واقعی ارحاب کا ضبط ختم کر چکے تھے!!

ا۔آپ ک۔کی !! حورین نے سسک کر کہا آنسوں تیزی سے بہہ رہے تھے !!

اواز نہیں ائی مجھے !! کس کی بیوی ہو تُم ؟ وہ مزید قوت سے دھاڑا تھا اُس کی دھاڑ سے دیواریں بھی لزر رہی تھی !! پورے مینشن میں خاموشی کا راج تھا !!

حورین کو سمجھ نہیں آرہا تھا اچانک ہوا کیا ہے ؟؟

ا۔ارحاب م۔مجھے تکلیف !! اُس کی حد سے زیادہ مضبوط گرفت اپنی کمر پر محدود کرتے اُس نے بمشکل کہا تھا

ہونے دو !! وہ اپنی سخت گرفت کرتا بچا کچا فاصلے بھی اُن کے درمیان مٹا چکا تھا !!

حورین کی سانسیں رک رہی تھی

ا۔ارحاب م۔مجھے ب۔بتائے ک۔۔۔ابھی حورین کہتی جب اُس نے بات کاٹی ارحاب کے دماغ میں اب اُن رومینٹک باتوں کے جواب میں دائے گیے حورین کے لفظ چل رہے تھے

تُم کس کی بیوی ہو حورین شاہ !! وہ حد سے زیادہ جنونی ہوچکا تھا !! ہوتا بھی کیوں نہ ؟ وہ اُس کی بیوی تھی !!

ا۔ارحاب م۔میں ا۔آپ کی بیوی ہُوں!! وہ تکلیف سے آنکھیں میچتی بہتے آنسوں کے ساتھ بلند اواز میں بولی

دوبارہ بولو!! وہ اپنی سرخ آنکھیں اُس کی آنکھوں میں گاڑ گیا تھا

ا ارحاب ک۔کیا ہوا ا۔ا۔۔۔حورین نے کچھ بولنا چاہا

میں نے کہا دوبارہ بولو!! وہ اشتعال سے بھرپور لہجے میں دھاڑا

ا۔آپ کی بیوی ہُوں م۔میں !! حورین ارحاب کے چہرے کو بھی نہیں دیکھ پا رہی تھی اس سے دیکھا ہی نہیں جا رہا تھا!!

تم ارحاب شاہ کی بیوی ہو عزت ہو میری !! اپنی عزت کے معاملے میں کتنا غیرت مند مرد ہُوں میں تمہیں آج پتہ چلے گا !!

جب شہرام کی لاش تمہاری آنکھوں کے سامنے ہو گی !!

اپنی عزت پر اٹھنے والی نظر میں دوبارہ اٹھنے کے قابل نہیں چھوڑتا اور اج بھی ایسا ہی ہو گا!!

وہ وحشت سے بھرپور لہجے میں غرایا تھا شہرام کا ذکر سن اس کر انکھوں میں مزید خون اترا تھا جبکہ شہرام کا نام سن حورین کے چہرے کی ہوائیاں اڑ چکی تھی !!! اس نے جھٹکے سے ارحاب کو دیکھا تھا اس کا شک یقین میں بدل گیا تھا ؟؟کیا جو وہ سوچ رہی تھی ویسا ہی تھا؟

تُم صرف میری ہو!! اربی سمجھ ؟ وہ اُسے ہانک بنے اپنی جانب دیکھتا پاکر اُس کے کان کے قریب جھکتا جنونی لہجے میں دھاڑا !!

حورین نے اپنے انسوں پر قابو پانے کی بے جان کوشش کی تھی وہ بری طرح کانپ رہی تھی !!

ا۔ارحاب ج۔جیسا آپ سوچ رہے ہیں و۔ویسا بلکل نہیں ہے م۔۔۔حورین نے کچھ بولنا چاہا رونے کی وجہ سے اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا!!

حورین خاموش !! فل وقت کے لیے صرف اتنا یاد رکھو تم ارحاب شاہ کی بیوی ہو !! وہ اُس کے چہرے پر غراتا پیچھے ہوا اک آخری خون آلودہ نظر اُس پر ڈالتے وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا گن اب بھی ویسے ہی اُس کے ہاتھوں میں موجود تھی !!

جب کے اُس کے جاتے ہی حورین نے دیوار کا سہارا لیتے خود کو کھڑا رہنے میں مدد کی !! وہ بری طرح روتی اُس جگہ کو دیکھ رہی تھی جہاں سے ارحاب گیا تھا ابھی کچھ دیر پہلے لگ رہا تھا گویا سب کچھ ٹھیک ہو رہا ہے اور اپ اچانک سے سب کچھ خراب ہو چکا تھا جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کے زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے!!انسان کی زندگی میں سب سے بےوفا اُس کی زندگی ہے وہ ہمیشہ ہم سے بے وفائی کر جاتی ہے!!!

حورین نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ اپنی سسکیاں روکنے کی کوشش کی !! اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کریں وہ پہلی بار ارحاب کو اس قدر وحشت امیز جنونی انداز میں دیکھ رہی تھی !!

جو ہو رہا تھا وہ سوچنا بھی بےحد مشکل تھا اُسے بری طرح گھبراہٹ ہورہی تھی !!

اریان کی گاڑی شاہ حویلی کے سامنے رکی تھی ملازم نے فوراً حویلی کا دروازہ کھولا تھا جب اریان کی گاڑی حویلی میں داخل ہوئی تھی !!

اریان نے اپنی گاڑی کا دروازہ کھولا اور باہر نکلا !! اُس کا رخ حویلی کی پچھلی جانب تھا !! جب حزن اُس کے سامنے آیا !!

اریان !! حزن نے اریان کو دیکھ کہا تھا وہ اُس کے سامنے کھڑا ہوچکا تھا

جب کے سامنے حزن کو دیکھ اریان کے تصورات بگڑے تھے اُس نے غصے سے نظریں پھیری !!

اریان میری بات سن !! حزن اریان کو دیکھ اک قدم آگے ایا تھا

مجھے نہیں سننا کچھ بھی !! اریان کا لہجہ سخت تھا

اریان مریم کی طبیعت بہت خراب ہیں !! تُو اُسے اذیت دینے کی وجہ بن رہا ہے !! حزن جسے ابھی نور سے مریم کی طبیعت کا معلوم ہوا تھا اب ضبط سے بولا

خبردار جو میری بیوی کا نام اپنی زبان سے بھی نکالا تو کاٹ کر رکھ دونگا !! اُس کے لبوں سے مریم کا نام سن وہ شیر کی مانند یک دم غرایا تھا

بیوی ؟ کوئی بیوی کے ساتھ ایسا کرتا ہے ؟ اسے کمرے میں بند کرکے رکھا تھا !! اُس کے انسوں کی وجہ بن رہا ہے !! اُس کے باپ کو گولی مار دی !!اُسے اپنے باپ کی خبر تک نہیں !! وہ بیمار ہے مر جائیگی وہ!! حزن اپنا ضبط کھوتا اب غصے سے چیخا تھا اُس نے اپنی محبت کو بس اتنی اذیت میں دیکھنے کی ہمت تھی اس سے زیادہ نہیں !!

کچھ نہیں ہو گا اُسے !! سمجھا ؟! وہ میری بیوی ہیں میں اُس کے ساتھ کچھ بھی کروں تُجھے کوئی حق نہیں اس معاملے میں بولنے کا !! اریان اُس سے دوبدو آواز میں دھاڑا تھا

حق ہیں مجھے!! اریان میں اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا !! اُس کو تکلیف دینے والے ہر شخص کو میں۔۔۔وہ کہتا کہتا رکا تھا

کیا میں ؟ بول آگے ؟ اریان جس کا اُس کی باتوں سے ضبط جواب دے رہا تھا اُس کے رکنے پر سرد لہجے میں غرایا زندگی میں پہلی بار حزن کی اواز اریان کے سامنے اس قدر بلند ہوئی تھی

اریان مریم کو تکلیف مت دے!! حزن اپنی سرخ آنکھیں اریان کی سرد آنکھوں میں گاڑے بولا

ایک بار اور لے اُس کا نام !! پھر میں بھول جاؤنگا تُو کتنا عزیز ہیں مجھے !! اریان کا ضبط گویا جواب دے گیا تھا

حزن خاموشی سے اُسے دیکھنے لگا اریان کے تصورات مزید سخت ہورہے تھے گویا سامنے موجود شخص کو ختم کردیں !!

میری اک بات کان کھول کر سن لے!! اج تو اس کا نام اپنے لبوں سے نکال لیا !! آئندہ یہ غلطی مت کرنا !! اچھے سے جانتا ہے نا مجھے تُو ؟ اُس پر اُس سے زیادہ حق رکھتا ہوں اور اپنی چیزوں پر حق رکھنا میرا اصول ہیں!! میں اُسے تکلیف دوں یا کچھ بھی تُجھے تو کیا کسی کو ان معاملات میں بولنے کی اجازت نہیں دیتا میں !! آئی سمجھ؟ اریان اُس کے قریب اتا اُس کی آنکھوں میں اپنی خون الوداع نظریں گاڑے اُسے باور کروا رہا تھا !!اُس کی سفید رنگت مکمل سُرخ تھی

اریان مت دیں اُسے تکلیف وہ بہت چھوٹی ہے !! اگر ایک بار وہ تجھ سے نفرت کرنے لگی تو کبھی وہ داغ نہیں مٹے گا !! حزن اُسے دیکھ بولا

کرتی ہیں وہ مجھ سے نفرت !! اور مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا !! اُس کے باپ کو گولی ماری ہے اُس کی آنکھوں کے سامنے نفرت کرنا بنتا بھی ہیں !! اُس کا باپ کومے میں ہیں یہ بات اُسے نہیں معلوم جانتا ہے کیوں؟ کیونکہ مجھے کسی چیز سے فرق نہیں پڑتا !! اریان اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا

تُجھے اسلئے فرق نہیں پڑتا کیونکہ تُو جانتا ہے اُس کا باپ نہیں مرا !! اگر مر گیا تو وہ اپنا اپ کھو دیگی!! حزن اُسے دیکھ بولا

کچھ بھی ہو !! وہ اس حویلی سے اک قدم میری مرضی کے بغیر باہر نہیں نکالیگی !! ایک بار وہ غلطی کرچکی اب نہیں !!! اور اگر اب یہ غلطی ہوئی تو تم سب میرا وہ روپ دیکھو گے جو کسی نے نہیں دیکھا !!

اریان اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا

اریان کا چہرہ غصے سے سرخ ہورہا تھا آنکھوں میں اب تک سرخ پہیلی تھی !!

اریان !! حزن نے اُسے پکارا تھا

بس !! ایک لفظ اور نہیں !! وہ سرد لہجے میں کہتا آگے بڑھ چکا تھا

اُس کا رخ حویلی کی بیک سائیڈ تھا وہ تیش کے عالم میں اگے بڑھ رہا تھا حزن کی باتیں اُسے غصّہ دلانے کیلئے کافی تھی !! مریم کا نام اس کے لبوں سے سن پھر اُس کا مریم کے بارے میں بات کرنا پتہ نہیں کیوں لیکن اریان کے بےحد غصے کی وجہ بن رہا تھا !!

اریان حویلی کی پچھلی جانب اتے اُس کمرے کا دروازہ کھولتا داخل ہوا !!

سامنے ہی امیرا بیگم مریم کو جوس پلا رہی تھی ڈاکٹر تو ابھی تک نہیں ائی تھی کیونکہ مریم نے امیرا بیگم کو کہتے کے وہ ٹھک ہیں ڈاکٹر کو منع کروایا تھا !!

اُسے تو اب تک یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ امیرا بیگم کیا کیا سوچ رہی ہیں؟

وہ مریم کے چہرے پر پانی مار کر وہ اُسے ہوش دلا چکی تھی اور اب وہ اُسے جوس پلا رہی تھی تاکہ اس میں تھوڑی ہمت اسکے!!!

دروازہ کھلنے کی اواز پر نوری امیرا بیگم نے دروازے کی جانب دیکھا تھا جب کے مریم انے والے کی خوشبو سے پہچان چکی تھی کے کون اندر داخل ہوا ہیں !!!

اریان کی نظر سیدھا مریم پر اٹھی تھی جب کے امیرہ بیگ اریان کے چہرے پر چھائے سخت تاثرات دیکھ چکی تھی!!

اریان کے چہرے پر چٹانی سنجیدگی تھی !!

اسلام علیکم سائی!! نوری نے فوراً چہرہ جھکائے ادب سے سلام کیا اریان نے سر کو دھیرے سے خم دے کر جواب دیا تھا !!

اریان کے بھاری قدم بیڈ کی جانب اٹھے تھے جب کے نوری باہر جا چکی تھی

کیا ہوا اسے ؟اریان کی گھمبیر آواز گونجی تھی اُس نے سرد پن واضح محسوس کیا جا سکتا تھا

جب کے اریان کی نظریں ہنوز مریم پر تھی جب کے مریم کی نظریں نیچے تھی!!

طبیعت خراب ہے اُس کی!! اگر معاملہ کچھ اور ہوتا تو سمجھ میں بھی اتا !! ایسی حالت میں اُس کے ساتھ اس طرح کرنے کی وجہ ؟ امیرا بیگم خفگی سے بولی

اریان نے نا سمجھی سے اُن کی طرف دیکھا تھا !!

ڈاکٹر کو بلایا آپ نے ؟ وہ مریم کو گہری نظروں میں سنجیدگی لیے دیکھ رہا تھا !!

نہیں !! مریم نے منع کردیا!! ویسے اب ضرورت بھی نہیں ہیں !! ہمیں تو پتہ چل چکا ہے کہ مریم کو کیا ہوا ہے ایسی حالت میں الٹیاں وغیرہ سب عام ہیں !! امیرا بیگم مسکرا کر مریم کی پیشانی پر ہاتھ پھیرتے بولی امیرا بیگم کی بات ہے مریم کے سر سے گزر رہی تھی؛!

کیسی حالت ؟ امی اپ بتائیں گی اسے ہوا کیا ہے؟ اریان نے اُنہیں دیکھا تھا امیرا بیگم کی باتیں واقعی سمجھ سے باہر تھی !!

جب کے اریان کی بات پر امیرا بیگم بیڈ سے اٹھ کر اریان کے پاس ائی پھر مسکرا کر پیار سے اریان کی پیشانی چومی

کیا واقعی نہیں پتہ آپ کو؟ وہ اپنے بیٹے کے پرکشش چہرے کو دیکھ شوخ لہجے میں سوال کرنے لگی

اریان کو اُن کا لہجہ واقعی مختلف لگ رہا تھا ؛!

مبارک ہو میری جان !! اپ باپ بننے والے ہو !! بہت شکریہ میرے بچے یہ خوشی دینے کیلئے میں ہمیشہ سے چاہتی تھی کہ پہلے دادی میں اپنے بڑے بیٹے کی اولاد سے بنوں!! دیکھو نا مریم ابھی خود بھی کتنی چھوٹی ہے اور ماں بننے والی ہے!! ماشاءاللہ نظر نہ لگیں آپ دونوں

کو!!

امیرا بیگم خوشی سے بولی جب کے اُن کی بات پر اریان پر مریم دونوں کی آنکھیں حیرت سے کھلی تھی اُن دونوں نے ایک جھٹکے سے اک دوسرے کو دیکھا !! چہرے پر حیرت کے اثار یک دم بنے تھے!! وہ دونوں اک دوسرے کو دیکھ دیکھ رہے تھے!

ہاہا آپ دونوں تو ایسے حیرت میں ہو جیسے کچھ پتہ نا ہو اس بارے میں !! کوئی بات نہیں !! اہستہ اہستہ سب سمجھ میں ا جائے گا!! پہلی اولاد ہے نہ !! میں بہت خوشی ہُوں!! اریان اب اپ نے مریم کا بہت خیال رکھنا ہیں !! اب اُس کے پاس آپ کا بچا بھی ہیں !!شاباش اسے اپنے کمرے میں لے کر جاؤ!! میں ذرا مٹھائیاں منگ والوں!! پورے گائوں میں بٹواؤں گی اخر میں دادی بننے والی ہوں!! وہ خوشی سے کہے کر اریان کا گال تھپک کر جانے لگی

جب کے اریان اور مریم گویا ٹرانس کیفیت میں جاچکے تھے 440 والڈ کا جھٹکا تھا یہ!!!

امیرا بیگم کمرے سے نکل کر جاچکی تھی !!

کیا کھایا تھا تُم نے رات ؟ اگلے لمحے اریان مریم کو دیکھ بولا اریان کی بات پر وہ ٹرانس کیفیت سے باہر ائی تھی

ظاہر ہے کھانا کھایا تھا !! وہ سنجیدگی سے بولی

مجھے سیدھے جواب دیا کرو !! لہجہ سخت تھا مریم نظریں جھکا گئی تھی

کھانے میں کیا کھایا تھا ؟ اریان نے ہنوز اگلا سوال کیا

پراٹھا کھایا تھا !! مریم کا لہجہ بھی سنجیدہ تھا

رات میں ؟ پاگل ہوگئی تھی ؟ رات میں کون کھاتا ہے ؟ اریان کے تصورات بگڑے تھے !!

مریم کچھ دیر خاموش رہی !! بولتی بھی کیا ؟

دل کر رہا تھا میرا !! اُس نے اپنے گلے میں انسوں کو گھونٹ کر کہا چہرہ سنجیدہ تھا!!

اریان نے اپنا دایاں ہاتھ بالوں میں پھیرا تھا !!

ابھی مزید کچھ بات ہوتی جب امیرا بیگم دوبارہ کمرے میں داخل ہوئی!!

اریان جاو بیٹا جلدی سے مریم کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جاؤ !! امیرا بیگم اُنہیں دیکھ بولی چہرے پر خوشی کے بکھرے رنگ اب تک نظر ارہے تھے

چلو مریم کھڑی ہو بیٹا !! اب سے اپنے کمرے میں رہنا ہے فریش ہوکر شول وغیرہ لو !! اور ڈاکٹر کے جاؤ!!امیرا بیگم مریم کے پاس اتی بولی مریم ہانک بنے اُنہیں دیکھ رہی تھی !!

انہوں نے مریم کا ہاتھ تھام کر اُسے اٹھایا بیڈ پر پڑا دوپٹہ اٹھا کر اُس کے سر پر اہے سے پہناتے وہ اریان کی جانب متوجہ ہوئی !!

آجاؤ بچے !! امیرا بیگم کہتی آگے بڑھتی نکلتی چلی گئی !! غضب یہ تھا وہ دونوں کچھ بول بھی نہیں پا رہے تھے شاید امیرہ بیگم کے چہرے پر موجود خوشی کی وجہ سے !!

اریان نے گہرا سانس بھرا تھا !!

رانیا کے معافی مانگ لینے پر کائزل نے اسے معاف کر دیا تھا اس لیے پارٹی دوبارہ ایک بار شروع ہو چکی تھی لیکن رانیا کے دل میں ایک اگ جل رہی تھی اس نے زندگی میں پہلی بار کسی سے معافی مانگی تھی اور وہ کایزل سے بدلہ لینے کے ارادہ پورا ارادہ رکھتی تھی!!

مجھ سے معافی منگوا کر کیسا مسکرا رہی ہے جاھل عورت !! بہت اچھل رہی ہے نا زریام کے اس کا شوہر ہونے پر!! دیکھتی ہوں کب تک یہ خوشی رہتی ہے !! رانیا کائزل کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی

پھر ادھر ادھر دیکھتے وہ اندر کی جانب بڑھی تھی !! پتہ نہیں اس کے ذہن میں کیا چل رہا تھا اس بات سے سب انجان تھے !!

زریام کی نظر بےساختہ کائزل پر اٹھی تھی جو باتوں میں مصروف تھی بےساختہ کائزل کی نظر بھی اٹھی تھی ان دونوں کی آنکھیں ایک دوسرے سے ٹکرائی تھی اور گویا سب رک سا گیا تھا !!

زریام اگلے لمحے نظریں پھیر چکا تھا جب کے اُس کے فوراً نظروں کا زاویہ بدلنے پر کائزل کے لبوں پر اک مسکراہٹ بکھری تھی !!

وہ ان لوگوں کو ایکسکیوز کرتے ہیں زریام کی جانب ائی تھی !!

آن !! اُس نے دھیرے سے پکارا زریام جو اب صبطن سے بات کر رہا تھا نظریں گھمائے اُسے دیکھنے لگا

اپ بہت ہینڈسم لگ رہے ہیں !! کائزل بہت گہری نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھی

جب کے اُس کی بات پر زریام نے ایبرو اچکائی تھی !!

کبھی کبھی لگتا ہے ہمارے رشتے میں شوہر تُم ہو!! زریام نے ہنوز ایبرو اُچکائے کہا تھا !! جب کے اُس کی بات پر کوئزل نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ اپنی مسکراہٹ دبای تھی !!

بس کیا کروں!! فلرٹ کرنا پڑتا ہے شوہر سے جب شوہر آپ جیسا ہو!! وہ منہ بناتی بولی

میرے جیسا ؟ کیا مطلب کیسا ؟ وہ اُس کی جانب پوری طرح متوجہ ہوا تھا جب کے اُس کے جواب پر دلچسپی پیدا ہوئی تھی !!

مطلب !! بلکل ان رومینٹک !! کائزل نے کندھے اُچکاتے کہا زریام ہانک بنے اُسے دیکھ رہا تھا !! جب کہ اس کے تصورات دیکھ کائزل نے بمشکل اک بار پھر مسکراہٹ دبائی تھی

اب یہی سوچ رہے ہیں نا کہ شرماتی کیوں نہیں ہوں؟ کائزل اُسے دیکھ شوخ لہجے میں بولی

ہمم!! کافی اچھے سے جان گئی ہو تُم مجھے !! زریام نے گہرا سانس لیتے کہا تھا

بالکل اپ شوہر ہیں میرے!! اب اپ کو وقت لگ رہا ہے مجھے بیوی کے روپ میں قبول کرنے کا تو انتظار کر رہی ہوں میں !! کائزل اُسے دیکھ بولی

کس چیز کا انتظار ؟ زریام نے بے تابی سے سوال کیا !!

جب اپ مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کریں گے جب اپ مجھے بتائیں گے کہ اپ مجھ سے محبت کرنے لگے ہیں!! جس دن نہ محرم کی محبت کے اگے محرم کی محبت جیت جائیگی اس وقت کا انتظار ہے مجھے!! کائزل دھیما سا مسکرا کر بولی

اور اگر یہ انتظار انتظار ہی بن کر رہ گیا تو؟ زریام نے اُس کی آنکھوں میں دیکھ کہا تھا

تو سمجھ لوں گی کہ اپ کا ساتھ تو میری زندگی میں تھا لیکن اپ کی محبت نہیں چاہے کچھ بھی ہو جائے میں اپ کا پیچھا نہیں چھوڑنے والی اپ میرے شوہر ہیں اور میں اپنے شوہر سے دور نہیں رہ سکتی!! اپ کو اپنی ساری زندگی میرے ساتھ گزارنی پڑے گی!! کائزل نے کندھے اچکائے وہ بہت مضبوط ہوگئی تھی!!

اتنا یقین ہیں خود پر ؟ زریام کے پرکشش چہرے پر موجود نظریں کائزل پر ٹکی تھی

خود پر نہیں !! نکاح کی طاقت پر !! اُس نے اپنا دوپٹہ درست کرتے کہا !! ابھی مزید کوئی بات ہوتی کے اک ویٹر جو جوس کا گلاس تھامے اُن کی جانب ارہا تھا وہ تیزی سے گزرتا زریام کے پاس ایا پھر اگلے لمحے مصنوعی ٹکراتے وہ جوس زریام کی شرٹ پر گرا چکا تھا !

فار گاڈ سیک!! دکھائی نہیں دیتا !! زریام کا چہرے پر اچانک غصے کے اثار بکھرے تھے جب وہ غصے سے گرجا !!

س۔سوری سر !! ویٹر نے نظریں جھکائے کہا

اتنے میں سبتن بھی وہاں ایا تھا !!

اندھے ہو دیکھ کر کام نہیں کرسکتے !! سبتن ویٹر کو دیکھ غصے سے بولا ویٹر کا چہرہ نیچے جھکا تھا جب کے دور کھڑی وانیا خاموشی سے دیکھ رہی تھی !!

کوئی بات نہیں ہوجاتا ہے !! غصّہ مت کریں آپ لوگ !!! زریام کے چہرے پر غصے کی سرخی دیکھ کائزل نے بات سمبھالنے کی کوشش کی

جائے آپ !! کائزل ویٹر رکو دیکھ بولی جب وہ وہاں دے نکلتا چلا گیا !!

چل زریام اوپر کمرہ ہے وہاں سے فریش ہونے چینج کرلے!! سبطن زریام کو دیکھ بولا !!

جب زریام اک نظر اپنے کپڑے دیکھتا اوپر کی جانب بڑھا تھا !!

جب کے کائزل نے اُس کی جاتی چوڑی پشت دیکھ تھی !!!

پھپھو جان !! بابا کیسے ہیں بتادیں پلز !! وہ اپنے کمرے میں داخل ہوئی تھی جب وہ بے بسی سے امیرا بیگم کو دیکھ بولی آنکھوں میں انسوں پھر اُتر رہے تھے جب جب ذکر اُس کے بابا کا ہوتا تھا اُس کا ضبط جواب دیتا تھا !!

مریم میری جان اپ کے بابا کومے میں ہیں لیکن وہ خطرے سے باہر ہیں ڈاکٹر کہے رہے ہیں کچھ وقت میں ہوش اجائیگا !!

امیرا بیگم سے مزید نہیں رہا گیا جب انہوں نے مریم سچ سے اگاہ کیا جبکہ مریم جو نڈھال سی بیڈ پر بیٹھ چکی تھی اب ایک جھٹکے سے چہرہ اٹھائے اُنہیں دیکھنے لگی

س۔سچ میں ؟ مریم نے بے یقینی سے پوچھا دل زورو سے دھڑکا تھا

ہاں بلکل !! اریان نے آپ کے بابا کو گولی ماری تھی لیکن ان کی جان نہیں لی !! امیرا بیگم مریم کو دیکھ بولی مریم کی آنکھوں میں تیزی سے انسوں جمع ہونا شروع ہوئے تھے اپنے بابا کی خیریت سن اُس کے دل میں سکون دوڑا تھا

اریان بچپن سے غصے کا بہت تیز ہیں !!وہ ہمیشہ سے ایسا ہی تھا سنجیدہ طبیعت کا مالک !!! جانتی ہو اریان نے بچپن سے صرف جیت دیکھی ہیں وہ کسی چیز میں نہیں ہارا کیونکہ ہارنا اُس کی ذات کو گوارا نہیں !!

اُس کے غصے کے اگے کوئی نہیں ٹک پایا لیکن میں چاہتی ہُوں تُم اریان کے بے حد قریب ہو جاؤ !!

میں چاہتی ہُوں اریان آپ سے بے پناہ محبت کریں اور مجھے یقین ہے اس خبر کے بات تو ضرور ہو گا !! آخر اتنی بڑی خوشی جو دینے جا رہی ہو اپ اریان کو !!

وہ بہت چند لوگوں سے محبت کرتا ہے !! اریان نے کبھی کسی لڑکی سے محبت نہیں کی تُم بہت خوش نصیب ہو بیٹا جو اپنے محرم کی پہلی اور آخری محبت بنو گی!!

امیرا بیگم مریم کو دیکھ دھیمے لہجے میں بول رہی تھی اور مریم ان کی باتیں غور سے سن رہی تھی!!

خیر جلدی سے فریش ہو جاؤ پھر ڈاکٹر کے جانا ہے !! وہ اپنی آنکھوں میں اتی نمی دھکیلتی مسکرا کر بولی ان کے چہرے پر خوشی دیکھ مریم اُنہیں سوچ بتاتی بھی تو کیسے ؟

مریم خاموشی سے اٹھتی فریش ہونے بند ہو چکی تھی !!دل میں سکون تھا !! جو امیرا بیگم نے اُس کے بابا کی حالت بتا کر اُسے دیا تھا !!

وہ سیاہ لباس میں ملبوس چہرے پر کالا ماسک پہنے ہاسپٹل میں داخل ہوا تھا !!

سر پر سیاہ کیپ پہنے اس نے خود کو چھپا رکھا تھا!!

وہ تیزی سے اندر کی جانب بڑھ رہا تھا !! اُس کا رخ ضوریز شاہ کے کمرے کی اور تھا !! وہ نظروں سے بچتا ان کے کمرے تک پہنچا تھا !! جہاں اریبہ بیگم بیٹھی نماز پڑھ رہی تھی جن کا رخ دسری جانب تھا جب کے ضوریز شاہ بیڈ پر موجود تھے انکھیں یقینا بند تھی چہرے پر اکسیجن لگا تھا!!

وہ دھیرے سے کمرے کا دروازہ کھلتا کمرے میں داخل ہوا نظر برتھ مشین پر گئی تھی جہاں ضوریز شاہ کی سسکیاں بالکل درست چل رہی تھی اکسیجن پھر بھی لگایا گیا تھا کیونکہ انھیں سانس کا مسئلہ ہو رہا تھا وہ آپریشن کی وجہ سے ٹھیک سے سانس نہیں لے پا رہے تھے جسے ڈاکٹر نے جلد ٹھیک ہو جانے کا بھی بتایا تھا !! میری طرف سے ڈاکٹر نے یہ بھی کہا تھا کہ کچھ دیر تک وہ خود سانس لیے سکے گے !!

اُس شخص نے آگے بڑھتے ضوریز شاہ کے چہرے سے ماسک اُتارا تھا !! اُن کی ڈرپ جھٹکے سے نکال کر باہر پھینکی تھی !! اریبہ بیگم فاصلے پر نماز پڑھ رہی تھی اور دوسری جانب تھا اس لیے انہیں پیچھے کا کچھ معلوم نہیں تھا!!

اکسیجن اور ڈرپ ہٹتے ہی ضوریز شاہ کی سانسیں اکھڑنے لگی تھی!!! وہ شخص اگلے لمحے تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا !! پانچ منٹ تک جب تک اریبا بیگم نے سلام نہ پھیرا وہ کومے میں تڑپتے رہے!!

جسم ہچکولے کھانے لگا سانسیں تھمنے لگی !! کچھ اوازیں محسوس کرتے اُنہوں نے مڑ کر بیڈ کی جانب دیکھا اور گیا اُن کا دل رک سا گیا تھا !!

وہ جھٹکے سے کھڑی ہوتی بھاگ کر ضوریز شاہ تک ائی جن کا جسم آخری بار اوپر کو اٹھتا نیچے گرا تھا !! اور پھر جسم میں حل چل ختم ہوچکی تھی !!

اریبہ بیگم کے ہاتھ پیر کانپنے لگے تھے !!

ڈاکٹر!! ڈاکٹر !! اگلے لمحے وہ زور زرو سے چیخی تھی جب ڈاکٹر تیزی سے اندر داخل ہوئے

د۔دیکھے میرے شوہر کو کیا ہوگیا !! جلدی دیکھے !! اریبہ بیگم روتے ہوئے بولی

اوہ نو !! ان کا آکسیجن ماسک کیوں اُتارا آپ نے !! ڈاکٹر پریشانی سے کہتے تیزی سے ضوریز شاہ تک آئے تھے !!

م۔میں نے نہیں اُتارا !! وہ روتے ہوے بولی

اپ باہر کئے ہم دیکھتے ہیں !! نرس کی بات پر اریبا بیگم روتے ہوئے کمرے سے باہر نکلی تھی ڈاکٹرز نے مشین لگا کر اُنہیں سانس دلانے کی کوشش کی ان کے سینے پر مشین رکھتے جھٹکے دے کر بھی سانس دینے کی پوری کوشش کی لیکن کچھ نہ ہوسکا !! مقابل کی سانسیں رک چکی تھی یہ خبر واقعی خوفناک تھی کیونکہ ضوریز شاہ بالکل ٹھیک تھے بس کچھ دیر مصنوعی سانسیں دینے کے بعد وہ خود سانس لے سکتے تھے وہ بہت جلدی رکوری کر رہے تھے کیونکہ وہ جینا چاہتے تھے!!

قریب ادھا گھنٹہ ڈاکٹرز نے اپنی بھرپور کوشش کی تھی!! پھر ان کے چہرے پر کپڑا ڈالتے ڈاکٹر باہر ائے!!! گارڈز وغیرہ سب وہی موجود تھے جب کے اریبہ بیگم شدے سے رو رہی تھی تسلی اُنہیں ممانی جان دے رہی تھی!!!

ک۔کیسے ہیں وہ؟ ڈاکٹر ہی اریبہ بیگم تیزی سے ان تک ائی تھی

!! I am sorry

ہم انہیں نہیں بچا سکے ہم نے بہت کوشش کی!! میں نے اپ کو پہلے بتایا تھا تقریبا چھ گھنٹے اکسیجن مارکس ان کے چہرے سے نہیں اترنا چاہیے!! وہ بہت جلدی ریکور ہو رہے تھے پھر اچانک سے یہ سب ہو جانا ہمارے لیے بھی حیرت کا باعث ہے لیکن ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی غلطی ہماری طرف سے نہیں ہوئی!! اگر اکسیجن ماکس اپ لوگ نہ ہٹاتے تو

وہ ابھی زندہ ہوتا ہے!! باقی اللہ کو جو منظور!! ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہتے ہیں وہاں سے جا چکے تھے جبکہ ان کی بات اریبا بیگم پہ کسی قیامت کی طرح ٹوٹی تھی

کچھ پل پہلے جو سکون سے وہ نماز ادا کر رہی تھی وہ سکون کہیں دور جا چکا تھا!! وہ کچھ دیر بے یقینی سے دیکھتی رہی پھر اگلے لمحے وہ گھٹنوں کے بل نیچے گری تھی ممانی اور تای سائیں نے نے تیزی سے اُنہیں تھاما تھا اگلے لمحے وہ دھاڑے مار مار کر رونا شروع ہوئی تھی!!

بھابھی جان !! اُنہیں سنبھالنے کی کوشش کرتے پکارا تھا

اریبہ بیگم تیزی سے اٹھتی اندر کی جانب بھاگی تھی!! وہ بھاگتی ہوئی بیڈ کی جانب بڑھی جہاں نرس اب اُن کی تمام بچی ہوئی ڈرپس بھی کھول رہی تھی جبکہ چہرے پر کپڑا ڈالا جا چکا تھا!!

اریبہ بیگم کو اپنے قدموں کے نیچے سے زمین کسکتی محسوس ہو رہی تھی!!!

وہ اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے مزید شدت سے رونے لگی تھی یہ لمحہ واقعی ان کی جان نکل گیا تھا!!!

اللہ حافظ !! اریان میں نے بات کر لی ہے ڈاکٹر سے اپ مریم کو لے جاؤ ٹھیک ہے!! امیرا بیگم نے جاتے جاتے بھی تنقید کی !!

مریم نے اریان کو دیکھا تھا جو گاڑی کا دروازہ کھولتا ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا!!! مریم امیرہ بیگم کو دیکھ مصنوعی مسکراتی خود بھی جا کر گاڑی میں بیٹھی تھی!!

اریان نے گاڑی نکالتے روڈ پر نکالی تھی !! اسٹیرنگ پر ائی کی پکڑ مضبوط تھی ایک ہاتھ کی انگلیوں میں سگریٹ موجود تھی جس کی کہنی کھڑکی سے ٹکی تھی جبکہ دوسرے ہاتھ سے وہ ڈرائیو کر رہا تھا!!! نظر سامنے مرکوز تھیں!!

مریم بھی خاموشی سے بیٹھی تھی !! دل میں اچانک سے ایک تکلیف کی لہر دوڑی تھی جسے وہ جلد سنبھال گئی تھی!!

اریان کا دماغ خراب ہوا پڑا تھا !!

ہم کہا جارہے ہیں ؟ مریم نے کچھ دیر بعد پوچھا !!

تمہیں کیا لگتا ہے ؟ اریان نے سنجیدگی سے سوال کیا

مجھے نہیں لگتا ہم ڈاکٹر کے جا رہے ہیں کیونکہ ہم دونوں ہی جانتے ہیں ایسا کچھ نہیں ہے!!! مریم سامنے نظریں جمائے دیکھ بولی

تو بولتی نا کیوں نہیں بتایا امی کو؟ اریان نے سرد نظروں سے اُسے دیکھا تھا!!

میرا منہ نہیں پڑھا وہ بہت خوش تھی ان کی خوشی ختم کرنے کو دل نے روک دیا !! اپ سخت دل کے مالک ہیں میں نہیں !! مریم اپنی آنکھوں کی نمی اندر کرنے کی کوشش کر رہی تھی

چھوٹے دلا سے میں رکھنا اس سے کہیں زیادہ تکلیف دیگا اُنہیں !!اریان نے سگریٹ کا گہرا کش بھرا تھا

میرے بابا ٹھک ہیں !! یہ بات مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی آپ نے !! مریم نے سامنے نظریں جمائے کہا

ضروری نہیں سمجھا!! اریان نے سنجیدگی سے کہتے گاڑی ٹرن کی تھی مریم نے حیرت سے اسے دیکھا تھا

ایک باپ کی حالت سے اس کی بیٹی کو باخبر رکھنا اپ کو ضروری نہیں لگا؟ اُس نے بے یقینی سے سوچا تھا

اتنے سنگ دل نہ بنے !! مریم اپنے انسوں کو پینے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی

میں اپنی زندگی میں اپنے بابا سے سب سے زیادہ پیار کرتی ہوں!!! ان کے بغیر جینے کا سوچ بھی نہیں سکتی؛! میں اپنے بابا سے بہت عرصے بعد ملی تھی اس کے بعد اپ نے مجھے بے دردی سے ان سے دور کر دیا!! ایک بیٹی کے لیے اس کا باپ کتنا اہم ہوتا ہے یہ اپ نہیں

سمجھیں گے!! کیونکہ اپ تو خود میں دل نہیں رکھتے !! میری زندگی ان سے شروع ہوتی ہے!! مریم بھرائی آواز میں بولی جب اریان نے اک جھٹکے سے گاڑی کو بریک لگائی !!

اچانک جھٹکے کی وجہ سے مریم اگے کو ہوئی تھی ابھی اس کا سر ڈیش بورڈ پر لگتا جب اریان نے ہاتھ اگے کرتے اس کا سر ڈیش بورڈ سے لگنے سے بچایا اور اس کا اس کی پشت واپس سیٹ سے لگائی!!

تمہاری زندگی صرف مجھ تک محدود ہونی چاہیے!! تمہاری زندگی مجھ سے شروع ہو کر مجھ پر ختم ہونی چاہیے!! جس دن تمہارے باپ نے تمہیں ونی کیا تھا اسی دن تمہارے باپ سے تمہارے سارے تعلقات ختم ہو گئے تھے!! اریان اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا

ان کی مجبوری تھی اگر میں ونی نہیں ہوتی تو خون بہا میں۔۔۔اس کے علاوہ اور کچھ سوچ بھی نہیں سکی

مجبوری تھی یا خوشی اب تم میرے نکاح میں ہو تمہیں ساری زندگی ایسے ہی رہنا ہو گا پھر بھلے ہی تم اِس قید سمجھو یا کچھ بھی!! مجھے میری چیزوں پر حق رکھنا بہت اچھے سے اتا ہے!! اریان کی آنکھیں ہمیشہ کی طرح سرد تھی

اپ بہت غلط کر رہے ہیں!! کسی مجبور انسان کو مزید مجبور کرنا کوئی انصاف نہیں ہے!! دیکھیے گا میں بہت جلد چلی جاؤں گی اور پھر واپس کبھی نہیں اؤں گی!!! مریم اپنے آنسوں صاف کرتی بولی !!

دیکھتے ہیں !! اریان نے سیدھا ہوتے سگریٹ لبوں سے لگائی تھی

مجھے آپ سے ایک سوال پوچھنا ہے!! خدارا اُس کا جواب دیے گا مجھے پتہ ہے اپ میرے سوال کے پابند نہیں ہیں لیکن منت سمجھ کے میرے سوال کا جواب دیے گا !! مریم اپنے انسوں صاف کرتی بولی

جتنے وقت ہم لوگ ساتھ رہے ہیں کیا اپ کو کبھی میرے لیے کچھ محسوس نہیں ہوا جتنے وقت ہم ساتھ رہے ہیں اس میں تو جانوروں سے بھی محبت ہو جاتی ہے کیا اپ کے دل میں میرے لیے کوئی احساس پیدا نہیں ہوا؟ مریم نے اُسے دیکھ سوال کیا تھا

جب کے اریان نے نظریں گھمائے اُسے دیکھا تھا جس کی نظر اریان پر ہی مرکوز تھی!!!

اگر اپ کے دل میں تھوڑا سا بھی احساس میرے لیے پیدا ہوا تھا تو اس احساس کے صدقے مجھے ازاد کر دیں میں نہیں رہنا چاہتی !! مزید یہ سب برداشت نہیں کر سکتی مر جاؤں گی میں!!!! مجھے یہاں سے جانا مجھے میرے بابا کے پاس جانے دیں !! وہ اتنا کہتی اپنا چہرا ہاتھوں میں گرائے رو رہی تھی

اور اگر میں یہ کہوں کے کوئی احساس نہیں پیدا ہوا ؟ اریان نے جو دیکھ سوال کیا تھا

یہ ناممکن سا لگتا ہے !! کبھی تو تھوڑا سا دل دھڑکا ہو گا!! اس لائق تو خود کو سمجھتی ہُوں میں !! کیا اتنی بھی اہمیت نہیں تھی میری !! تھوڑا سا!! بس تھوڑا سا کچھ محسوس کیا ہو گا میرے لیے ؟ مریم اُمید سے پوچھ رہی تھی آنکھوں سے انسوں کسی پانی کی طرح بہہ رہے تھے !!

مجھے جانے دیں میرے بابا کے پاس !!مجھے طلاق۔۔۔ابھی اس سے آگے وہ بولتی کے اریان نے اک جھٹکے سے اُس کی سیٹ پیچھے کی تھی وہ پیچھے کو ہوئی تھی جب اریان اُس پر جھکا !!

خاموش !! ایسے لفظ دوبارہ اپنی زبان سے مت نکالنا ورنہ تمہاری قبر میں اپنے ہاتھو سے بناونگا !! اور تم جانتی ہو جو میں کہتا ہوں اُسے کرنے میں مجھے وقت نہیں لگتا!!اُس کا چہرہ سختی سے ہاتھ میں لیتے اریان نے اپنے چہرے کے قریب کیے سرد لہجے میں اپنے ایک ایک لفظ پر زور دیا تھا!! آنکھوں میں خون اترا تھا

اُن دونوں کا چہرہ بے حد قریب تھا مریم نے سہمی نگاہ سے اسے دیکھا تھا

یہ لفظ اُسے تیش دلا گیا تھا

ک۔کان تک رکھے گے اپنے پاس ؟مریم نے ہمت سے کہا

ساری عمر !! تُم کہیں نہیں جاوگی سمجھی تم؟ وہ اُس کے چہرے پر حلق کے بل دھاڑا تھا مریم نے سختی سے آنکھیں میچی تھی !!

کس بنا پر رکھے گے ؟ نہ اپ مجھ سے محبت کرتے ہیں نا آپ کے دل میں میرے لیے کوئی احساس ہے ونی کے بدلے اپ احمد لالہ کی جان لے چکے ہیں پھر اپ کیوں رکھیں گے مجھے؟ مریم سے اپنے انسوں قابو نہیں ہورہے تھے !!

مجھے میرے فیصلے سے میرے علاوہ کوئی نہیں ہلا سکتا !! اریان نے کہتے اک جھٹکے سے اُس کا چہرہ آزاد کیا تھا

وہ سیدھا ہوتا گاڑی سٹارٹ کرچکا تھا !!مریم بھی اپنے انسوں صاف کرتی سیدھی ہوکر بیٹھی !! اریان نے گاڑی حویلی کی جانب روانہ کی تھی اب مکمل گاڑی میں خاموشی تھی !!

جب کے دوسری جانب امیرا بیگم خوشی سے مٹھائیوں کا انتظام کر رہی تھی ان کی تو خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا جبکہ یہ بات جب سے انزل کو پتہ لگی تھی وہ ساخت کیفیت میں جا چکی تھی!!

حزن اب بھی اس بات سے لاپتہ تھا ؛!

اریان کی گاڑی ضوریز شاہ کی حویلی کے آگے سے گزر رہی تھی مریم کھڑکی کی جانب چہرہ کیے انسوں بہا رہی تھی جب کے اریان چٹانی سنجیدگی کے ساتھ گاڑی چلا رہا تھا !!

مریم جو سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاے بیٹھی تھی ضوریز شاہ کی حویلی کے سامنے ایمبولینس دیکھ اُس کی آنکھوں میں عجیب رنجشِ ہوئی تھی وہ جھٹکے سے سیدھی ہوکر بیٹھی !! اُس

ایمبولینس سے نکلتا وائر کفن میں جسم مریم کو کچھ غلط ہونے کا خدشہ چیخ چیخ کر دے رہا تھا !؛

مریم بے یقینی سے معاملات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی اوازیں اُس کی جان نکال رہی تھی !!

گ۔گاڑی روکے !! مریم نے کانپتی آواز میں کہا اریان کی نظر بھی سامنے پڑی تھی حویلی کے سامنے رش جمع ہوا تھا !! سمجھنا مشکل تھا کہ کیا ہوا ہے!! جب کہ رونے کی اوازیں جیسے جیسے گاڑی قریب جا رہی تھی بڑھتی جا رہی تھی اور وہ اوازیں جانی پہچانی لگ رہی تھیں!! مریم کی گویا سانسیں رکنے لگی تھیں وہ حالات کو سمجھنے کی مکمل کوشش کر رہی تھی!!

,اریان کی نظر بھی روڈ پر پڑی تھی ایمبولنس دیکھ اریان نے گاڑی روکی تھی !! کیونکہ اگے بہت رش ہو رہا تھا تو گاڑی روکنا ضروری تھی!! اریان نے آنکھوں سے چشمہ ہٹایا گاڑی انلاک کیے

اریان گاڑی کا دروازہ کھولتا باہر ایا !!جب کے مریم جو بری طرح کانپ رہی تھی اب خود بھی فوراً گاڑی سے نکلتی اُس کے پیچھے بڑھی !! اریان اگے کو ایا تھا !!!

سائی دیکھے نا کیا ہوا !! ضوریز سائی ہمیں چھوڑ کر چلے گئے !! وہاں کا ملازم جو بری طرح رو رہا تھا اب آریان کو دیکھ بولا جب کے یہ بات پیچھے اتی مریم نہیں سن پائی تھی

اسے اب تک نہیں پتا تھا وہ سفید کفن میں موجود کفن کس کا ہے ؟

جب کے مقابل کی بات سن کر اریان کی آنکھوں میں یک دم بے یقینی پھیلی تھی !! یہ سب بالکل مختلف تھا!! ضوریز شاہ کے وجود کو حویلی میں لے جایا گیا تھا رونے کی اوازوں کو سن مریم بھی تیزی سے حویلی کے اندر بھاگی تھی !!

سامنے اریبہ بیگم کو دھارے مار مار کر روتا دیکھ مریم کے پیرو سے گویا کسی نے بے دردی سے زمین نکالی ہو!!

وہ حویلی کے دروازے پر کھڑی بے یقینی سے سامنے کا منظر دیکھ دہل چکی تھی اس کے قدم اگے بڑھنے سے انکاری کر چکے تھے!!

وہ قدم اٹھانا چاہتی تھی لیکن قدم اٹھ نہیں رہے تھے!! اس نے دیوار کا سہارا لے کر خود کو کھڑے رہنے پر مجبور کیا

اگلے لمحے مریم تیزی سے بھاگتی اریبہ بیگم کے پاس پہنچی تھی !! دوپٹہ سر سے سرک کر شانوں پر گرا تھا

وہ جھٹکے سے گھٹنوں کے بل اُن کے پاس بیٹھتی اُن کا چہرہ اپنے کانپتے ہاتھو میں بھر گئی !

ا۔امی !! ا۔امی کیا ہوا ا۔آپ ایسے کیوں رو رہی ہیں ؟ مریم نے کانپتے ہوئے پوچھا آنکھیں بے حد سرخ تھی !! نظریں بار بار اس سفید کفن میں موجود وجود پر جا رہی تھی جسے وہ دیکھنا نہیں چاہ رہی تھی!!

اتنے میں باہر سکندر شاہ کی گاڑی رکی تھی جس میں سے نکلتے سکندر شاہ اور امیرا بیگم دکھائی دی ضوریز شاہ کے موت کی خبر تیزی سے پورے گاؤں میں پھیل رہی تھی!! اور یہ خبر گاؤں کے ہر اک فرد کو دہلا رہی تھی!!!

امیرا بیگم تیزی سے اندر کو بڑھی جب کے سکندر شاہ باہر مردوں میں کھڑے ہوئے تھے !!

مریم کی آواز پر عریبہ بیگم نے چہرہ اٹھائے مریم کو دیکھا تھا !! اُن کے رونے میں مزید اضافہ ہوا تھا !!

ج۔چلا گیا تمہارا باپ !! ہ۔ہمیں چھوڑ کر چلا گیا !! اریبہ بیگم شدت سے رو رہی تھی ان کی دل دہلا دینے والی اوازیں پوری حویلی میں گنج رہی تھی !! جب کے اُن کی بات پر مریم سٹل ہوئی تھی گویا وہ خبر اسے اندر تک ہلا گئی ہو!!

وہ بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھنے لگی !!!

ی۔یہ کیا کہے رہی ہیں آپ ؟ مریم کی جان نکل رہی تھی چہرے پر خوف پھیل رہا تھا!! وجود سٹل تھا !!

ایزل اور عرش کی گاڑی بھی حویلی کے اگے رکی تھی جو خبر انہیں ملی تھی وہ ایزل کی برداشت سے باہر تھی وہ بھاگتی ہوئی اندر داخل ہوئی اُس کا حال بھی مریم سے مختلف نا تھا !!

ب۔بابا !! ایزل نے سامنے کفن کو دیکھ چیخ کر پکارا تھا اس کی اواز پر سب نے دروازے کی اور دیکھا ایزل کے قدم اچانک ہی لڑکھڑائے تھے !!

ابھی وہ گرتی جب عرش نے اُسے تھاما !!

ایزل !! عرش نے اُس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرا تھا جو بے یقینی سے اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی !!

ع۔عرش !! ع۔عرش یہ میرے بابا نہیں ہوسکتے !! ایزل نے روتے ہوے کہا تھا سر بری طرح چکرا رہا تھا

ایزل روتے ہوئے اٹھی اور ضوریز شاہ کی جانب بھاگی !!

ضوریز شاہ کے چہرے سے کفن ہٹایا جارہا اور ایزل اُن کی بند آنکھیں دیکھ کر ہی ہوش کھو رہی تھی !! اپنے باپ کی بند آنکھیں اُسے تڑپ میں مبتلا کر رہی تھی

بابا !! اُس نے مری اواز میں پکارا تھا

اگلے لمحے وہ ہوش کھوتی عرش کے ہاتھوں میں گری تھی!! وہ جب جب زیادہ پینک ہوتی تھی وہ بےہوش ہوجاتی تھی اور یہاں تو پھر جو ہوا تھا وہ ناقابلِ برداشت تھا !!

امیرا بیگم اریبہ بیگم کو تسلیاں دے رہی تھی لیکن کوئی فرق نہیں پڑھ تھا تھا وہ شدت سے رو رہی تھی جب کے مریم مرے قدمو سے اک کونے میں خاموشی سے بیٹھتی سامنے ضوریز شاہ کو دیکھ رہی تھی !! وہ نہ رو رہی تھی نا کچھ بول رہی تھی !!

ارحاب جو اپنی گاڑی میں بیٹھتا اج شہرام کے سینے میں گولیاں اُتارنے کا ارادہ رکھتا تھا اچانک اُس کا فون بجا تھا !! ارحاب نے فون نکال کر سامنے کیا پھر کان سے لگایا!!

ہیلو !! فون کان سے لگاتے کہا گیا

س۔سائی!! و۔وہ بڑے صاحب کا انتقال ہوگیا !! مقابل سے ملازم نے آگاہ کیا جب کے ارحاب جو دل سپیڈ نے گاڑی چلا رہا تھا گاڑی اک جھٹکے سے رکی تھی !!

کیا بکواس کر رہے ہو ہوش میں ہو؟ وہ سخت لہجے میں غرایا

م۔میں سچ کہہ رہا ہوں سائی !! ضوریز صاحب کا انتقال ہوگیا ہے آپ حویلی اجاے !! ملازم نے ہمت کرتے اُسے آگاہ کیا

ارحاب کی آنکھیں پل میں سرخ ہوئی تھی !! اُس نے گاڑی کا رخ بدلتے حویلی کی جانب گاڑی دوڑائی تھی دل عجیب کیفیت میں دھڑکا تھا باپ سے ناراضگی تھی ؟ یہ خبر سن وہ بھلایا جاچکا تھا !!

ضوریز شاہ کی حویلی میں قیامت ٹوٹی ہوئی تھی !! ہر جگہ رونے کی اوازیں پہیلی تھی جب کے مریم بت بنی اج کونے میں بیٹھی تھی اُس کا نہ رونا سب سے بڑی وجہ تھی !!

کفن ہٹانے پر مزید اوازوں میں اضافہ ہوا تھا حزن اور زریام بھی وہاں آچکے تھے!!!

لالا !! زریام نے اریان کو پکارا جو گہری سوچو میں گم تھا !!

اریان نے سرخ نظریں اٹھا کر زریام کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا

اگلے لمحے ہی سامنے ارحاب کی گاڑی رکی تھی وہ تیزی سے گاڑی سے نکلتا بھاگتے ہوئے آگے ایا !! حویلی کے دروازے سے اندر موجود منظر دیکھ اُس کے قدم رکے تھے !!

اریان اور زریام نے بھی اُسے دیکھا تھا !!

اریان !! ارحاب کچھ لمحے سامنے کا منظر دیکھنے کے بعد اضطرابی کیفیت میں اریان کو پکارتا اُس کے نزدیک ایا !!

یہ کیسے ہوا اریان !! ارحاب نے بے یقینی سے پوچھا !!

کچھ نہیں پتہ !! اتنی سیکورٹی ہونے کے باوجود بھی!! آریان نے اپنی سرخ آنکھیں اُس کی آنکھوں میں گاڑی تھی

ہاسپٹل میں بھی سیف نہیں تھے وہ!! حویلی سے اسلئے اُنہیں نکل وایا تھا کے سیف رہے پھر بھی !! ارحاب اضرابی کیفیت میں اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا !!

اریان بھی گہری سوچوں میں گم تھا !! کسی کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کے ہوا کیا ہے ؟ جب کے زریام اُن دونوں کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا !! کس بارے میں بات کر رہے تھے وہ دونوں سمجھنے سے فلوقت قاصر تھے!!

ارحاب کا چہرہ سرخ پر سرخ ہوئے جارہا تھا !! وہ اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھے نیچے جھکا تھا گویا یہ خبر اُسے تھکا گئی ہو !! اگلے لمحے وہ شدت سے اریان سے گلے لگا تھا !!

اُس کی آنکھ سے زندگی میں پہلی بار ایک انسوں ٹوٹ کر اریان کی گردن پر گرا تھا !! اس کی انکھ سے مہز ایک انسوں گرا تھا اور وہ انسوں سب کچھ بیان کر گیا تھا !! اسے یاد تھا جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا وہ کبھی نہیں رویا تھا اریان نے اُس کے گرد حصار باندھتے اُسے سینے میں بھینچا !! دور کھڑا حزن خاموشی سے انہیں دیکھ رہا تھا !!

ارحاب میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کے وہ اس حویلی میں قدم رکھ سکے !! اندر سے اتی اپنی ماں کی رونے کی اوازیں سن وہ پل پل خود میں کچھ ٹوٹتا ہوا محسوس کر رہا تھا!! وہ کئ دیر تک اریان کے گلے لگی رہا !! گویا دل کو سمجھانے کی کوشش ہورہی ہو

ارحاب زریام کے گلے لگا تھا !! زریام نے اُس کی پشت سہلاتے اُسے تسلی دی تھی !!

بچوں اکر مل لو آخری بار ضوریز سے !!امیرا بیگم باہر اتی اُن لوگوں کو دیکھ بولی ان کی انکھوں سے بھی انسوں تیزی سے گر رہے تھے !!

اندر سب مریم کو رونے پر مجبور کر رہے تھے لیکن وہ رو نہیں رہی تھی !! ایسے اُس کا دل پھٹ جائیگا کا گم سے اُس کا رونا ضروری تھا اُس کی آنکھ سے اک انسوں نہیں گر رہا تھا وہ سٹل بنا پلک جھپکائیں ضوریز شاہ کو دیکھ رہی تھی !!

اریان ارحاب , زریام اور حزن اندر داخل ہوئے تھے !! جب کے امیرا بیگم دوبارہ مریم کے پاس بیٹھتی اُسے رلانے کی تمام کوشش کر رہی تھی!!

اریان کی نظریں مریم کو تلاش کر رہی تھی جب نظر اک کونے میں گئ جہاں بھی گھٹنوں پر بازو ٹکائے بیٹھی تھی !! بال بےترتیب تھے دوپٹہ شانو پر موجود تھا !!! جب کے وہ کوئی حرکت نہیں کر رہی تھی !!

مریم !! میرا بچا رو کو تھوڑا غم دل میں مت رکھو بچے !! امیرا بیگم اُسے دینے سر لگاتی بولی لیکن کوئی ردِ عمل نہیں تھی !!

مریم کی نظر جوہی ارحاب پر اٹھی وہ جھٹکے سے کھڑی ہوئی تھی !!

وہ تیزی سے بھاگتی ارحاب تک پہنچی !!

ل۔لالا !! لالا د۔دیکھے یہ م۔میرے بابا نہیں ہوسکتے نہ ؟ م۔میرے بابا مجھے چھوڑ کر اتنی اسانی سے نہیں جاسکتے نا لالا ؟ ب۔بابا کو کچھ نہیں ہوسکتا لالا ہے نہ ؟ مریم مسکرانے کی کوشش کرتی ارحاب کا بازو تھامے بچوں کی طرح بول رہی تھی شاید وہ خود کو تسلیاں دینے کی کوشش کر رہی تھی!!

اُس کی حالت دیکھ ارحاب کی آنکھیں مزید سرخ ہوئی تھی !! ارحاب نے اُسے اپنے سینے سے لگایا !! اُس کے سینے سے لگتے ہی مریم کی آنکھوں سے انسوں گرنا شروع ہوچکے تھے!!

آؤ بابا سے مل لو!! کچھ دیر بعد ارحاب نے ضبط سے اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کہا !!

مریم نے کانپتے ہوئے اس کے سینے سے چہرہ نکال کر ضوریز شاہ کو دیکھا !!

ن۔نہیں !! یک دم وہ چیخ کر پیچھے ہوئی تھی !!

م۔میرے بابا مجھے چھوڑ کر کیسے جاسکتے ہیں ؟ ل۔لالا ایسا نہیں ہوسکتا میں جانتی ہوں !! وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتے !! نہیں جاسکتے مجھے چھوڑ کر !!! وہ پہلے دھیرے سے بولتی آخر میں چیخ کر کہتی نیچے بیٹھی تھی !!

اگلے لمحے وہ کس کرب سے روئی تھی وہ وہاں موجود تمام لوگوں کا دل ہلا گیا تھا!! اریان نے ضبط سے آنکھیں بند کرکے کھولی تھی !!

سب نے اُسے سنبھالنا چاہا!!

چھ۔چھوڑیں !! ب۔بابا !! وہ خود کو چھڑواتی تیزی سے اٹھتی ضوریز شاہ کی جانب بھاگی تھی !!

ب۔بابا !! آنکھیں کھولیں نا بابا !! ا۔اپ کیسے مجھے اس دنیا کے حوالے کرکے جاسکتے ہیں ؟؟

ب۔بابا !!! وہ شدت سے روتی ہوئی اُنہیں اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی جو ہمیشہ کے لیے سو گئے تھے!!

ب۔بابا !! اپ نے کہا تھا آپ ہمیشہ میرے ساتھ کھڑے ہونگے ا۔اپ کہتے تھے نا کہ زندگی کے کسی موڑ پہ کوئی میرے ساتھ کھڑا ہو نہ ہو اپ ہمیشہ رہیں گے پھر کیوں اپ مجھے چھوڑ کر چلے گئے بابا ؟

م۔میں بہت تنگ کرتی تھی نہ اپ کو؟ اللہ کا پکا وعدہ بابا کبھی نہیں کرونگی تنگ پلز واپس آجائے نا !!

وہ دل پر ہاتھ رکھے اپنی دل میں ہوتی تکلیف کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی!! اُسے دیکھ سب کی آنکھوں میں انسوں اتر رہے تھے جبکہ اریان کی انکھوں میں بے انتہا سرخ بڑھ رہی تھی !!

ا۔اپ مجھے اس دنیا میں اکیلا چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہیں اپ جانتے تھے نا میں اپ سے کتنا پیار کرتی ہوں اور اپ یہ بھی جانتے تھے نا اپ کا جانا میں برداشت نہیں کر پاؤں گی پھر کیسے اپ مجھے چھوڑ جاسکتے ہیں بابا !! روتے روتے اس کی ہچکیاں بن چکی تھی اس کی باتیں سن کر سب کے رونے میں اضافہ ہو رہا تھا!!

م۔میں مر جاؤں گی بابا اپ کے بنا !! پ۔پہلے اپنے بغیر رہنا تو سکھا دیتے اپ !!! بنا سکھائے چلے گئے ؟ کیوں ؟ وہ اُنہیں دیکھ کرب سے بول رہی تھی

کتنی دیر وہ ایسے ہی ضوریز شاہ سے تڑپ کر باتیں کرتی رہی !! جب جنازے کو اٹھانے کا وقت ہوا اس دوران ایزل کو بھی ہوش اچکا تھا اور رو رو کر اس کا حال بھی برا ہوچکا تھا

بابا یاد ہے اپ کو اپ نے کہا تھا کوئی بھی مسئلہ ہو گا تو اپ میرے ساتھ ہیں میرے لیے ہمیشہ؟؟

مسئلے تو اب بھی ہیں مگر اب اپ ساتھ نہیں ہیں کون سنبھالے گا مجھے بابا؟

زندگی کے کئی مقامات پر مجھے لگا کہ کسی کے پاس کچھ ہو نہ ہو باپ ضرور ہونا چاہیے!! لیکن اج میرے پاس نہیں ہیں !!

جس طرح اپ چلے گئے بابا اس طرح بھلا کوئی جاتا ہے ؟ بولیں ؟ وہ سسک کر پوچھ رہی تھی

یہ غم مجھے ہمیشہ رلاتا رہے گا بابا کتنی جلدی چھین گیا اپ کا سایا مجھ سے !!

وہ بری طرح رو رہی تھی !! کسی کی ہمت نہیں ہورہی تھی اس کے سامنے سے جنازہ اٹھانے لیکن اب وقت ہوچکا تھا

بابا اک بار تو آنکھیں کھولیں اپنی بیٹی کی حالت تو دیکھے!!

بابا اک بار بس ایک بار مجھے پکاریں

کچھ تو بولیں بابا !! اُن لوگوں کو جنازے کی جانب اتے دیکھ وہ تڑپ کر ان سے مخاطب ہوئی !!

ب۔بابا مجھے معاف کیے بغیر جارہے ہیں آپ؟ ابھی تو مجھے آپ سے معافی مانگنی تھی میں نے بہت غلط کیا تھا !! ا۔اپ کا بنا معاف کیے جانہ زندگی بھر کیلئے میرے دل میں ملال چھوڑ گیا ہے میں کیسے رہوں گی اس ملال میں؟ ایزل ضوریز شاہ کو دیکھ سسک کر بول رہی تھی

زریام نظریں جھکا گیا تھا اس نے ایزل کو نہیں دیکھا تھا مہز ایزل کی تڑپ سے بھرپور اوازیں سنائی دے رہی تھیں!! کائزل بھی مریم کو سنبھال رہی تھی

امیرا بیگم نے بھی مریم کو تھاما

کیونکہ جنازے کو اٹھاتے دیکھ وہ بے قابو ہورہی تھی !!

ن۔نہیں !! چھوڑیں پ۔پھپھو جان !! مریم خود کو چھڑآتے اگے ائی

ا۔ابھی مت لے کر جائیں !! مجھے باتیں کرنی ہے بابا سے !! پ۔پلز ابھی مت لے کر جائے میرے بابا کو !! ایسے کیسے لے کر جا سکتے ہیں میرے بابا کو ؟

پ۔پھپھو جان روکے نا میرے بابا کو مجھ سے دور کر رہے ہیں سب !! مریم نے آگے جانا چاہا جب سب نے اُسے تھاما

خدارا چھوڑیں!! م۔مجھے !! کتنے ظالم ہیں آپ سب اک بیٹی کو اس کے باپ سے دور کر رہے ہیں چھوڑیں !! وہ چیخ رہی تھی !! اُس کی حالت دیکھ کر کوئی بھی شدت سے رو سکتا تھا حزن کے دل میں تکلیف اٹھ رہی تھی وہ مریم کو اس تکلیف میں نہیں دیکھ رہا تھا

م۔میرے بابا کو لے کر مت جاؤ نا !! اُس نے آخری بار سسک کر کہا تھا لیکن جنازے کو لے کر جا چکے تھے اریبہ بیگم اور ایزل کا حال بھی مختلف نا تھا اُن کے رونے کی اوازیں بے حد درد ناک تھی !! ضوریز شاہ ہمیشہ کیلئے اُن سے دور ہوچکے تھے

پھر دھیرے دھیرے جنازہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا !!

ل۔لے گیے میرے بابا کو !! ک۔کسی کو معاف نہیں کرونگی !! وہ چہرہ جھکا گئی تھی !! اُس کا ضبط جواب دے گیا حالتوں نے اُس چہکنے والی لڑکی کو اج کیا بنا دیا تھا !!

وہ لوگ جنازے کو لے کر آگے بڑھ رہے تھے

جب کے پیچھے مریم کو اپنا آپ ختم ہوتا محسوس ہورہا تھا گھبراہٹ سے سانس لینے میں بھی مسئلہ ہو رہا تھا!!

جنازے کا اک کونا ارحاب کے کندھے پر تھا جب کے ارحاب کی آنکھیں بے حد سرخ تھی اُس کی نظریں سامنے جمی تھی مرد تھا !! کھل کر تکلیف بھی بیان نہیں کر سکتا تھا !!

پتہ نہیں جب اُن کو درد ہوا ہو گا تو انہوں نے کس کس کو یاد کیا ہو گا ؟

پتہ نہیں کون کون سی تصویریں ان کے ذہن سے گزری ہو گی ؟

پتہ نہیں کون کون سی باتیں اُن کے لبوں پر ائی ہو گی ؟

پتہ نہیں کون سے لفظ اُن کے لبوں پر اکر بکھر گئے ہونگے ؟

پتہ نہیں اُنہوں نے کس کو یاد کرنا چاہا ہو گا؟

پتہ نہیں کس کو کیا کہنا چاہتے ہوں گے؟

کاش اس گھڑی کوئی ہم میں سے ان کے قریب ہوتا!!

ارحاب کا دل یہ باتیں بول رہا تھا چہرے پر کچھ نہیں تھا لیکن دل الگ کیفیت میں انداز دکھا رہا تھا!!

کتنا مشکل تھا اپنے ہاتھ سے اپنے باپ کو قبر میں اتارنا!!

اُن لوگوں کو گئے ڈیڑھ گھنٹہ ہوچکا تھا!! لیکن مریم کا رونا کم نہیں ہوا تھا سب اسے چپ کروا رہے تھے لیکن یہ غم ایسا تھا کے انسوں تھم نہیں رہے تھے !!

مزید کچھ دیر کے بعد جنازے کو دفنا کر تمام مرد حویلی آئے تھے !!

مریم نے نظریں اٹھائی جب نظر اریان پر پڑی جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا !!

مریم روتے ہوئے کھڑی ہوئی اور مرے قدمو سے اُس تک پہنچی !!

اب تو خوش ہونگے نہ اپ ؟ چھین لیا میرے بابا کو مجھ سے ؟ ارے ہاتھ نہیں کانپے اپ کے کسی بیٹی کے باپ کی جان لیتے ہوئے ؟ سکون میں تو ہونگے نہ اب آپ؟ ہمیشہ کی طرح

جیت گیے اریان شاہ اور ہار گئی میں !! کیا بگاڑا تھا میرے بابا نے آپ کا ؟ بس اتنا کے اپنی بیٹی کو اُس جہنم میں نہیں دھکیل رہے تھے وہ ؟

مریم اریان کے قریب اتی اُسے دیکھ بول رہی تھی آواز تھوڑی بلند تھی

اریان مہز سرخ آنکھوں سے اُسے دیکھ رہا تھا !!!

ا۔اپ کو پتہ ہے اپ نے میری زندگی تباہ کردی !! میرے بابا میرا قل اثاثہ تھے چھین لیا اُنہیں آپ نے !! اپ میرے بابا کے قاتل ہیں !! اک بات یاد رکھیے گا !! اب تک جو مریم سب کو دکھتی تھی مرگئی وہ اپنے باپ کے ساتھ !! یہ مریم کمزور نہیں ہیں !! میں اپنی اخری سانس تک بھی آپ کو معاف نہیں کرونگی سمجھے آپ ؟ مریم اپنے انسوں صاف کرتی بلند اواز میں بولی

مریم !! ارحاب نے آگے اتا کچھ بولنا چاہا جب اریان نے اپنا مضبوط ہاتھ ہوا میں اٹھا کر اُسے بولنے سے روکا !!

لالا آپ کو پتہ ہے انہوں نے مارا ہے میرے بابا کو !! میری آنکھوں کے سامنے گولی ماری تھی!! وہ اتنا کہتی اک بار پھر اپنے باپ کو یاد کیے تڑپ اٹھی تھی !!

اُس کی حالت کا اندازہ لگایا جاسکتا تھا !!

چلے جائیں یہاں سے !! میرے باپ کے قاتل ہیں اپ !! سب کچھ ہے نہ اپ کے پاس زندگی میں ؟ اسلئے میری تکلیف اپ نہیں سمجھ سکتے !! چلے جائیں !!

اپ کا میری زندگی میں آنا میری زندگی تباہ کر گیا !!اپ نے کہیں کا نہیں چھوڑا مجھے ایک بیٹی کے سر سے اُس کے باپ کا سایہ چھین لیا آپ کو خدا بھی معاف نہیں کریگا !! مریم روتے ہوئے چیخی تھی

وہاں سب خاموش تھے کسی کو کچھ بھی بولنے کا اریان منع کرچکا تھا !!

مریم کی آنکھیں خالی تھی جو پہلے اریان کے لیے اس کی آنکھوں میں چاہت دکھائی دیتی تھی وہ بھی نہیں تھی !! کیونکہ وہ اپنی چاہت دل کے کونے میں رکھ کر سلا چکی تھی !!

اریان نے بخوبی اُس کی انکھوں میں جھانکا تھا شروع تو اب ہوا تھا اُس کی نفرت کا آغاز !!

مہمان سارے ہول میں تھیں جب کے اندر لاؤنج میں یہ باتیں ہو رہی تھی جہاں اریان مریم ارحاب حزن زریام اور کائزل تھے !!

مریم سنبھالو خود کو بچے !! ارحاب نے اُسے دیکھ ضبط سے کہا

کیسے سمبھالوں لالا !! میرا باپ مرا ہے !! کیسے سنبھالوں خود کو ؟ چلے جائیں خدا کیلئے آپ کی موجودگی میری جان لے لیگی!! مجھے میرے باپ کا جانا قبول کرنے دیں جائے یہاں سے !!

مریم اپنے سر دونوں ہاتھو میں تھام گئی تھی اُس کا سر پھٹنے کو ہورہا تھا وہ پھر اوازوں سے رو رہی تھی !! اُس کی طبیعت پہلے ہی ٹھک نہیں تھی پھر اتنا بڑا صدمہ !! کائزل نیند کی گولی ہاتھ میں تھامے تیزی سے مریم کو کہلاتی اُس کے لبوں سے پانی کا گلاس لگا گئی کچھ دیر مریم کا سو جانا بہتر تھا ورنہ اس نے یقینا خود کا کوئی نقصان پہنچانا تھا!! کچھ ہی لمحوں میں اُس کی آنکھیں بند ہونے لگی تو کایزل اُسے کمرے میں لیے بڑھ چکی تھی !!

اریان کا چہرہ اور آنکھیں دونوں بے حد سرخ تھی !! اریان نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بالوں میں پھیرا تھا!!اریان نے اک گہرا سانس لیا !!

زریام کوئی فون کرنے آگے بڑھ رہا تھا جب کے مقابل سے ایزل بھی نڈھال سی اندر آرہی تھی!! دونوں کے نظریں ایک ساتھ اٹھی تھی ان دونوں کی نظریں اک دوسرے سے جا ملی تھی !! اُن دونوں کے قدم بےساختہ رکے تھے!!

اور یہ وہ لمحہ تھا جب سب کچھ رک چکا تھا!!!

زریام نے اگلے لمحے نظریں پھیری تھی !!

ایزل !! عرش جو اُس کیلئے پانی کا گلاس تھامے ا رہا تھا سامنے زریام کو دیکھ اُس کے چہرے کے تصورات تنے تھے جب کے زریام کے تاثرات اُسے دیکھ خطرناک حد تک سرد ہوئے تھے!! جو ایزل نے بغور محسوس کیا تھا !!

عرش نے ایزل کو دیکھا جس کا دوپٹہ شانو پر تھا عرش نے ضبط سے اُس کا دوپٹہ سر پر ڈالا اور اس کے بازو پر گرفت سخت کی مطلب صاف تھا اس کی زریام پر نظر اسے برداشت نہیں ہو رہی تھی!! ایزل نے آنکھیں بند کرکے کھولی !!

آن !! کائزل جو زریام کو کچھ کہنے آج تھی اب اُس کے پاس رکی

ہمم ؟ زریام نے کائزل کو دیکھ نرمی سے کہا

وہ مما آپ کو بلا رہی ہیں !! کائزل اسے دیکھ بولی پھر سامنے اُن دونوں کو دیکھنے لگی ایزل نے بھی انسوں سے بھری آنکھوں سے کائزل کو دیکھا تھا !!

اتا ہُوں میں!! زریام نے نرمی سے کہا جب وہ اسباب میں سر ہلا گئی

زریام ایزل سے نظریں پھیرتا اب وہاں سے نکلتا چلا جب کے ایزل بھی عرش کے ہم راہ اندر بڑھی تھی !!

ضوریز شاہ کی حویلی میں بلکل ویرانی تھی !! مریم کو کائزل نے سلا دیا تھا !! لاؤنج میں بیٹھے چاروں لڑکے گہری سوچوں میں گم تھے!! اُن سب کے چہروں پر سنجیدگی تھی !!

ارحاب نے گھر گاڑی بھیج دی تھی تاکہ حورین کو لایا جاسکے کچھ دیر بعد حورین حویلی میں داخل ہوئی تھی !!

اُس نے رخ امیرا بیگم اور اریبہ بیگم کی جانب لیا تھا !!

کچھ دیر اُن کے پاس بیٹھتی اُنہیں تسلیاں دیتی وہ لاؤنج سے اندر کی جانب بڑھی تھی اُسے مریم سے ملنا تھا !!

اسلام علیکم ادا سائی !!حورین نے اریان زریام اور حزن کو دیکھ سلام کیا

وعلیکم السلام!! کیسا ہے میرا بیٹا !! اریان نے اُسے سینے سے لگاتے کہا

میں ٹھک ہُوں آپ کیسے ہیں !! حورین نے کہا تھا پھر وہ زریام اور حزن سے ملی نظریں ارحاب پر گئی تھی جس کی نظریں دیوار پر جمی تھی

مریم کہا ہیں ؟ حورین نے اِدھر ادھر دیکھتے کہا !!

اپنے کمرے میں !! کوئی جواب دیتا جب حزن بولا اریان نے ضبط کا کلمہ پڑا تھا

حورین اسباب میں سر ہلاتی ہے اب مریم کے کمرے کی جانب بڑی تھی !!

وہ مریم کے کمرے کا دروازہ کھولتی ہیں اندر داخل ہوئی !! کائزل ایزل مریم کے بیڈ پر بیٹھے تھے جب کے مریم گہری نیند سو رہی تھی !!

حورین نے آگے اتے ایزل کو گلے لگایا کئی انسوں اک بار پھر ایزل کی انکھ سے ٹوٹ کر گرے تھے کائزل سے گلے ملنے کے بعد اُس کے سوئی ہوئی مریم کی پیشانی چومتے نم آنکھوں سے اُسے دیکھا وہ سوچ سکتی تھی مریم کی حالت کیا ہو گی!!

وہاں کے تمام کیمرے خراب کر دیئے گیے ہیں سائی !! ہاسپٹل کا کوئی کیمرا کام نہیں کر رہا !! ایک کیمرہ ملا ہیں کو تھوڑا کام کر رہا ہے لیکن دکھنے میں کچھ بھی ویسے نہیں ہو رہا ہم نے اسے ٹھیک کروانے کے لیے بھیجا ہے لیکن اس کا ٹھیک ہونا مشکل ہے!! ملازم نے اکر اریان کو آگاہ کیا

کسی بھی حال میں وہ فوٹیج چاہیئے مجھے !! اریان نے سرد نظروں سے اُسے دیکھا تھا جب کے ارحاب کا بھی یہی حال تھا

تُم لوگ آنکھوں میں پٹی باندھے ہوئے تھے ؟ تم سب کے ہوتے ہوئے بھی کیسے کوئی اُس کمرے میں گھس سکتا ہے ؟ اریان سرد لہجے میں بولا

کوئی گھس کر بابا کی جان لیتا ہے اور تُم لوگوں کو خبر تک نہیں ہوتی !! ارحاب بھی غصے سے گرجا

ملازم نے حلق تر کیا تھا !!

جاؤ یہاں سے !! زریام نے اُسے دیکھ کہا جب ملازم اگلے لمحے فوراً وہاں سے گم ہوا!!

کئی دیر وہاں مکمل خاموشی رہی تھی !!

عرش غصے سے کمرے میں چکر کاٹ تھا رہا جب ایزل کمرے میں داخل ہوئی !!

ایزل کو دیکھتے ہی وہ اُس کے پاس ایا

کیا ہوا آپ اتنا غصے میں کیوں ہے ؟ ایزل کا لہجہ بھرا تھا اب تک رونے کی حالت اُس پر حاوی تھی حالانکہ ضوریز شاہ کو گزرے سات اٹھ گھنٹے ہو چکے تھے

یہاں زریام کیا کر رہا ہے ؟ تُم اُسے ایسے کیوں دیکھ رہی تھی ؟ میری نرمی کا ناجائز فائدہ مت اٹھانا ایزل !! وہ سختی سے بولا جب کے اُس کی بات پر ایزل نے بے یقینی سے اُسے دیکھا تھا یہاں اس کا باپ دنیا سے چلا گیا تھا اور وہاں اُس شخص کو اس چیز کی پڑی تھی

کیا ہوگیا ہے آپ کو ؟ یہ وقت ہیں ایسی باتیں کرنے کا !! ایزل نے اُسے دیکھ نفی میں سر ہلاتے کہا

تم میری بیوی ہو میرے بچے کی ہونے والی ماں اور میں ہرگز برداشت نہیں کروں گا کہ تم کسی غیر مرد کو دیکھو تمہارا ماضی میں نے بہت مشکل سے بھلایا ہے وہ بھی صرف اپنے بچے کی وجہ سے اسے دوبارہ ہمارے رشتے میں لا کر کھڑا مت کرو میں ایک بار پھر یہ سب برداشت نہیں کروں گا!!! عرش اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس کا بس اس کا غصے پر نہیں تھا

پچھلے کچھ دنوں سے اپ کے بدل جانے سے لگ رہا تھا کہ اپ صحیح ہو گئے ہیں اولاد کی خوشی نے آپ کو بدل دیا ہے لیکن میں غلط تھی اپ کی سوچ ابھی بھی اسی گھٹیا پوائنٹ پر ہے جہاں پہلے تھی اپ کبھی نہیں بدل سکتے!! مجھے یقین ہوچکا ہے یہ سب اپ کی فطرت میں ہے!! ایزل نفی میں سر ہلاتے بیڈ پر بیٹھی تھی اُسے واقعی حیرت ہوئی تھی اس شخص کی ان حالاتوں میں کی گئی بات پر!!

تمیز سے بات کرو مجھ سے؛! صرف اپنے بچے کی وجہ سے خاموش ہوں میں زیادہ میرے سر چڑھنے کی کوشش مت کرنا!!! میں اپنے بچے سے محبت کرتا ہوں اسلئے۔۔۔ابھی عرش اپنی بات مکمل کرتا جب ایزل نے بات کاٹی

اور مجھ سے ؟ مجھ سے ذرا سی ہمدردی بھی نہیں ہیں اپ کو یہاں میرا باپ ہمیں چھوڑ کر چلا گیا اور اپ ہے کے !! ایزل بھرائی اواز میں بول رہی تھی یہاں اس کی حالت رونے کی وجہ سے خراب ہو رہی تھی اور وہاں وہ شخص اسے مزید پاگل کر رہا تھا !! اس کی انکھوں میں تیزی سے نمی اترتے دیکھ عرش نے خود کو کوسا !!

ظاہر ہے تُم سے محبت کرتا ہوں میری جان تبھی تو فکر ہوتی ہے !! مجھے اچھا نہیں لگتا تُم میری علاوہ کسی اور کو دیکھو !! تمہارے معاملے میں بہت حساس ہوں میں تمہیں کھونے سے ڈرتا ہوں!! عرش نے غصّہ سائڈ کرتے لہجے میں پیار بھرا تھا

اگر محبت کرتے ہیں تو اتنا بھروسہ تو ہو گا نا مجھ پر ؟ ایزل نے خفگی سے کہا وہ بہت ناراض لگ رہی تھی اس کا ناراض ہونا بنتا بھی تھا!!

خود سے زیادہ بھروسہ ہیں !! لیکن میں نہیں چاہتا کوئی اور تمہیں دیکھے ! ایک بار پہلے بھی میں محبت میں دھوکہ کھا چکا ہوں اب دوبارہ نہیں!! بس اسلئے کہے رہا ہوں اب تُم مجھے زریام کے آس پاس بھی نا دکھو!! عرش اُسے دیکھ بولا

وہ دوسری جانب سے ارہے تھے وہ بس ایکسیڈنٹ تھا ہم دونوں کا سامنا جان بوجھ کر نہیں تھا بے ساختہ تھا!!! پتہ نہیں کیوں لیکن ایزل نے صفائی دی تھی

اب بے ساختہ بھی نہ ہو میرا بچا !! ورنہ مجبورا ہمیں اج ہی اپنی حویلی واپس جانا پڑے گا!! اور یقینا تمہیں ابھی یہاں کچھ دن رہنا ہے!! عرش نے پیار سے لیکن لہجے میں عجیب سخت پن رکھ کہا تھا ایزل نے بھرائی آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا

سوری یار !! میرا وہ مطلب بالکل نہیں تھا میں تم پر غصہ نہیں کر رہا تھا بس میں بول رہا تھا کہ اس شخص سے دور رہو اس کی بھی شادی ہو چکی ہے اگر تم اس کے سامنے جاؤ گی تو اس کی بیوی کو کتنی تکلیف ہو گی نا اور یہاں مجھے الگ سے پلیز ہو گی اس لیے ہر کسی کو تکلیف سے دور رکھو اور زریام سے دور رہو ہمم؟ وہ اُسے سمجھانے والے انداز میں بولا ایزل نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا تھا مقابل اس کی سمجھ سے باہر تھا وہ لمحے میں رویہ بدلنے کا ہنر رکھتا تھا !!!

میں نے کھانا منگوایا ہیں تم فریش ہو کر اؤ کھانا کھاؤ اور تھوڑا ارام کر لو تمہیں میڈیسن بھی لینی ہے!! وہ اُس کی پیشانی پیار سے چومتا بولا

ایزل دھیرے سے اسباب میں سر ہلاتی کھڑی ہوں اپنے انسو صاف کرتے وہ باتھ روم میں بند ہوئی تھی !!

اُس نے شیشے میں خود کو دیکھا اُس کے شوہر میں موقع کی نزاکت کا بھی لحاظ نہیں تھا وہ کچھ بھی کر سکتا تھا کبھی وہ اتنا اچھا بن جاتا تھا جیسے اس سے اچھا شوہر کوئی اور ہے ہی نہیں اور کبھی اس کا یہ روپ !! واقعی حیرت کا باعث تھا

اریان کا دل بار بار مریم کو دیکھنے پر ملال کر رہا تھا بلآخر وہ کھڑا ہوا !!

اتا ہُوں میں !! اریان کہتا آگے کو بڑھا تھا !؟

ادا آرہے ہیں چلو ہم چلتے ہیں !! دروازے اریان کو اتا دیکھ حورین کھڑی ہوئی تھی وہ دونوں بھی اسباب میں سر ہلاتے بیڈ سے کھڑی ہوتی کمرے سے باہر نکلی تھی جب اریان کمرے میں داخل ہوا !!

دروازہ بند کرتے اُس نے بیڈ کی اور دیکھا جہاں وہ نازک جان دنیا سے بیگانہ گہری نیند سو رہی تھی اُس کے چہرے پر انسوں کے مٹے مٹے نشان صاف واضح تھے!! یقینا اگر ابھی اسے سلایا نہ جاتا تو وہ بری طرح رو رہی تھی!!

اریان نے بھاری قدم بیڈ کی جانب اٹھائے تھے !! بیٹھ کے قریب پہنچ کر سی کسکھا کر بیٹھتے اُس نے مریم کا بغور چھوٹا سا سرخ سجا ہوا چہرہ دیکھا !! رونے کی وجہ سے اس کا چہرہ بے حد چھوٹا ہو چکا تھا!!

اریان کچھ لمحے اُس کا چہرہ دیکھتا رہا !! جب نظر اس کی ایک سے نکلتے ایک انسو پر پڑی اُس کا غم ایسا تھا کہ وہ سوتے ہوئے بھی رو رہی تھی !!

اریان نے گہری نظروں سے اُس کا وہ انسوں دیکھا تھا !! ابھی اُس کا انسوں نکل کے بہتا جب

بےساختہ دل کے ہاتھوں مجبور ہوکر وہ اُس پر جھکا !! مرہم کی آنکھ سے نکلتا انسوں اپنے لبوں سے چنتے وہ کچھ لمحے آنکھیں موند گیا !!

چند لمحے بالکل ایسے ہی گزرے تھے!! کچھ لمحے بعداوپر اٹھتے اریان نے پھر اُس کا چہرہ دیکھا !!

مریم کے چہرے پر اج مہز اُداسی سی اک ایسی اُداسی جو سب چھین جانے کے بعد ہوتی ہیں !! اُس کی پیشانی پر بکھرے بال اریان نے نرمی سے پیچھے کیے اریان کا چہرہ سنجیدہ تھا !!

اُس کے کچھ چہرے پر پھیلے بال کان کے پیچھے کیے تھے!!

اریان کے دماغ میں ضوریز شاہ کے ساتھ ہوا جانے والا حادثہ اور پھر مریم کی باتیں چل رہی تھی !!

رات کے نو بج رہے تھے اور حویلی میں بلکل ویرانی تھی !! اج ضوریز شاہ کی حویلی میں سب کے ہونے کے باوجود رونق نہیں تھی مریم پچھلے چار گھنٹوں سے سو رہی تھی اُسے اٹھانا بھی کسی نے مناسب نہیں سمجھا !! کیونکہ سب جانتے تھے اٹھ کر اس نے رونا ہی ہے!!!

اریان کافی دیر تک مریم کے پاس بیٹھا تھا پھر جب امیرا بیگم ائی جب باہر گیا تھا تاکہ مریم کے پاس کوئی نہ کوئی موجود ہو!!

اریان بھاری قدم لیتا لاؤنج سے اگے بڑھ رہا تھا !! جب نظر ارحاب پر پڑی !! جو فون پر بات کرتے فون رکھ رہا تھا

کہا جارہا ہے ؟ ارحاب اریان کو دیکھ اُس کے پاس ایا تھا

حویلی !! ارمغان ارہا ہیں اج !! آریان کی روبدار اواز گونجی تھی

ارمغان ارہا ہے ؟ ارحاب کے حسین چہرے پر رونق اٹھی تھی لیکن وہ رونق باپ کے غم سے نظر انے سے قاصر تھی

ہمم !! اریان نے سر کو خم دیا

اتنے میں اریان کا فون بجا تھا!! اریان نے فون سامنے کرکے کان سے لگایا وہ فون ارمغان کا تھا !!

کہا ہے یار ؟؟ میں حویلی پوہوچ گیا ہوں کوئی بھی نہیں ہے یہاں خالی بوتھا منہ چڑھا رہا ہے مجھے !! آگے سے ارمغان کی نہایت پرکشش آواز سنائی دی

ارہا ہُوں!! اریان نے مہز اتنا کہا تھا

آگیا ہے وہ حویلی اتا ہُوں میں !! اریان نے ارحاب کو دیکھ کہا جب وہ اسباب میں سر ہلایا اریان نے جانے کیلئے قدم اٹھائے جب وہ ختم بے ساختہ رکے تھے

ارحاب !! اریان نے یوہی اُسے پکارا

ہمم؟ ارحاب نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا تھا

مریم کا خیال رکھنا !! اریان نے بنا پیچھے مڑے کہا تھا جب کے اُس کی بات پر ارحاب اسباب میں سر ہلا گیا

اگلے لمحے اریان وہاں سے نکلتا چلا گیا !! اُس کا رخ شاہ حویلی کی جانب تھا جس کا راستہ زیادہ دور نہیں تھا !!

ارمغان حزن کا بڑا بھائی تھا !! اریان ارمغان اور ارحاب کی دوستی بچپن سے اک مثال تھی !!

حویلی میں بس انزل تھی وہ ضوریز شاہ کی حویلی نہیں ائی تھی ارمغان فریش ہوکر بھی اپنے کمرے سے آچکا اب وہ سخت قسم کا بےزار ہورہا تھا کیونکہ حویلی میں سوائے ملازمین کے کوئی کوئی نہیں تھا وہ اپنی وجاہت سے بھرپور شخصیت کے ساتھ صوفے پر بیٹھتا موبائل کھول گیا !!

ابھی اسے بیٹھے کچھ دیر یہ ہوئی تھی جب کچھ اواز اس کے کانوں سے ٹکرائی

نوری کہا مر گئی ہو؟ کافی کا بولا تھا میں نے !! انزل کی چیخ سنائی دی

جب ارمغان کی پرکشش آنکھیں موبائل سے اٹھی!!

انزل ہوا بنے پیر پٹھکتی لاؤنج تک ائی تھی !!

نوری ؟؟ اُس نے اک بار پھر پکارا آواز قدرے بلند تھی

ج۔جی!! نوری نے فوراً اتے کہا تھا انزل اُس کی جان کا عذاب بن چکی تھی اس نے اج یہ بات قبول کر لی تھی

کام ٹھک سے کیا کرو !! پچھلے دس منٹ سے کافی کا کہا ہوا کہا ہے ؟ اُسے غصّہ ارہا تھا

میں سائی کیلئے بنا رہی تھی !! اُس کے بعد اپ کیلئے بناتی ہُوں!! نوری نے اُسے دیکھ کہا تھا

سائی ؟ حویلی میں تو کوئی نہیں ہے پاگل ہوگئی ہو کیا تمہارا دماغ جگہ سے تو نہیں پھسل گیا ؟ انزل کا دل کیا اُس کا سر پھاڑ دے

جب کے دائے جانب سامنے بیٹھا ارمغان خاموشی سے یہ منظر دیکھ رہا تھا

ارمغان سائی کیلئے بول رہے ہیں ہم !!! وہ ابھی آئے ہیں حویلی !! نوری نے اُسے دیکھ کہا تھا

تُم م۔۔۔۔ابھی وہ آگے بولتی جب اُس نے نوری کی بات پر غور کیا

ایک منٹ کیا کہا تم نے ؟ کون ایا ہے ؟ انزل کو لگا اُس نے کچھ غلط سنا ہے

چھوٹی بی بی میں نے کہا میں ارمغان سائی کیلئے کافی بنا رہی تھی پھر اپ کیلئے بناتی ہُوں !! نوری نے نفی میں سر ہلاتے آگاہ کیا انزل سے اُسے چڑھ ہونے لگی تھی باقاعدہ!!

جاؤ نوری تم !! ارمغان کی روبدار آواز اُس لاؤنج میں گونجی تھی جب کے اُس کی آواز پر انزل کے جھٹکے سے دائیں جانب دیکھا تھا !! جہاں اب وہ کھڑا ہوتا اُس جانب ہی قدم اٹھا رہا تھا !!

اریان ارحاب اور ارمغان تینوں ہم عمر ہی تھے !!

جب کے نوری فوراً وہاں سے جاچکی تھی !! ارمغان بھاری قدم اُس کی جانب لے رہا تھا اج سے کئی سال پہلے ارمغان شاہ نے اُسے دیکھا تھا جب وہ ایک بچی ہوا کرتی تھی ارمغان نے محسوس کیا تھا وہ پہلے سے کئی زیادہ پیاری ہوچکی تھی !!

وہ اُسے دیکھتا اُس کی جانب قدم اٹھا رہا تھا !! جب کے انزل کو اپنی آنکھوں پر بھروسہ نہیں ہورہا تھا !! اُس نے بھی کئی سالوں بعد مقابل کو دیکھا تھا

ا۔اسلام علیکم ادا سائی کیسے ہیں ؟ اور کب آئے پاکستان آپ؟ اُسے اپنی جانب تنے تاثرات کے ساتھ گھورتا پاکر انزل نے مسکرانے کی کوشش کرتے کہا

وعلیکم السلام میں تو ٹھیک ہوں لیکن مجھے نہیں لگ رہا کہ تم ٹھیک ہو!! اُس نے ایبرو اٹھائے کہا تھا

ک۔کیا مطلب ؟؟ انزل اُسے دیکھ بولی

مطلب بچپن میں بھی تم ایسے ہی بات کیا کرتی ہوں ملازمین سے اج بھی نہیں بدلی نا ؟ اُس کا چہرہ سنجیدہ تھا زندگی میں انزل کو کسی کے عام تاثرات سے بھی خوف اتا تھا تو وہ ارمغان تھا کیونکہ بچپن میں ہوئے واقعے انزل کے دل میں ارمغان کا ڈر بٹھا گئے تھے جو ہمیشہ ارمغان کو بہت مزہ دیتے تھے

ایسا تو کچھ نہیں ہے ادا سائی وہ دراصل میرے سر میں بہت درد ہو رہا تھا میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی اور کافی نہیں ائی بس اس لیے میں نوری کو کہہ رہی تھی!! اُس نے مسکرانے کی کوشش کرتے کہا

ہمم !!! اُس نے سنجیدگی سے ہنکارا بھرا

ادا ا۔اپ بیٹھے نہ !! اتنے سفر کے بعد ائے ہیں تھک گئے ہوں گے نا اپ !! اُسے اب تک خود کی جانب دیکھتا پاکر انزل نے مفت مشورے دیے

تُم مجھے میرے نام سے پکارا کرو !! اُس کے منہ سے بار بار اپنے لیے لفظ سنتے اُس نے بالآخر اُسے دیکھ کہا جبکہ اس کی بات پر انزل نے حیرت سے اسے دیکھا تھا یہ بات حیرت کے باز بھی تھی کیونکہ وہ انزل سے اٹھ نو سال بڑا تھا تو انزل اس کا نام کیسے لے سکتی تھی؟

ایسا کیسے ہوسکتا ہے ادا !! مطلب میں آپ کا نام کیسے !! انزل کنفیوز ہوئی تھی

اپنے منہ سے!! میں لینا سکھاؤں؟ ارمغان نے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے تھے

م۔مجھے عجیب لگے گا آپ کو آپ کے ساتھ سے مخاطب کرنا !! اور آپ بڑے ادا ہیں میں اپ کا نام کیوں لوں؟ انزل نے اُسے دیکھ سوالیہ نظرو سے کہا

ابھی کچھ بات ہوتی جب اریان کی گاڑی حویلی کے آگے رکی !! گاڑی سے نکلتے اریان کے بھاری قدم حویلی کے اندر بڑھے تھے !!!

کسی کے قدموں کی اہٹ محسوس کرتے ان دونوں نے پیچھے دیکھا جہاں سے اریان اپنی روبدار شخصیت کے ساتھ چلتا ہوا ا رہا تھا!! نظریں فون پر تھی شاید وہ فون پر بات کر رہا تھا !!

اریان کو دیکھ ارمغان کے لبوں پر گہری مسکراہٹ بکھری تھی وہ انزل سے نظریں ہٹا کر اگے بڑھا تبھی اریان نے بھی نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا جس پر اریان کے لبوں کے کنارے دھیمی سی مسکراہٹ کھلی تھی !!

ارمغان اتا اریان کے سینے سے لگا !!

کیسا ہے میری جان !! ارمغان نے مسکرا کر کہا

میں ٹھک تُو بتا !! اریان نے اُس کی پش تھپتھپائی تھی!! کچھ دیر بعد وہ پیچھے ہوا !!

پریشان لگ رہا ہے سب ٹھک ؟ ارمغان اریان کے چہرے کو دیکھ بولا

ضوریز ماموں کا انتقال ہوگیا ہے !! اریان نے اُسے دیکھ مدھم لہجے میں کہا جب کے ارمغان جو مسکرا رہا تھا اُس کی مسکراہٹ پل میں سمٹی تھی انزل نے اُس کی مسکراہٹ نہیں دیکھی تھی کیونکہ انزل کی طرف اُس کی پشت تھی !!

اریان آپ آگیے ؟ اپ فریش ہوجائے میں کھانا لگواتی ہُوں !! انزل فوراً آگے اتی بولی

نہیں !! مجھے بھوک نہیں ہیں !! اریان کہتا صوفے پر بیٹھا تھا جب کے ارمغان کا دماغ بس اریان کی بات پر اٹک چکا تھا

مجھے بھی جانا ہے ضوریز ماموں کی حویلی چل اریان چلتے ہیں!! ارمغان اریان کو دیکھ بولا

کچھ دیر تک چلتے ہیں!! اریان کہتا کھڑا ہوتا اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا ارمغان سمجھ چکا تھا وہ فریش ہونے جارہا ہے اسلئے سر کو خم دیتا صوفے پر بیٹھتا اُس کا انتظار کرنے لگا !!!

انزل اریان کو دیکھ مسکرا رہی تھی وہ جب جب اسے دیکھتی تھی دل مسکرانے پر مجبور کرتا تھا !!

اُس کی پشت نظروں سے اوجھل ہوتے ہی انزل نے جانے کیلئے قدم بڑھاے جب ارمغان کی اواز پر اس کے قدم رکے!!

کیا میں نے تمہیں کہا کے تُم یہاں سے جاؤ؟ ارمغان اُسے دیکھ ال ابرو اٹھائے بولا

جی ادا !! کچھ کام تھا آپ کو؟ اُس کی بات پر انزل نے الٹا سوال کیا

میں نے تم سے کہا ہے نہ مجھے میرے نام سے پکارا کرو ؟ ارمغان سخت بدمذا ہوا تھا!!

لیکن میں کیسے ؟ انزل الجھ چکی تھی

اریان کو بھی تو نام سے پکارتی ہو !! اُس نے اُسے گھورا تھا

اُن کی بات کچھ اور ہیں اور اپ کی کچھ اور !! انزل کا جواب بنا انتظار کیے ایا تھا وہ اس بات کا جواب لمحے میں دے چکی تھی!!

اچھا پھر بتاؤ میری بات اور کیوں ہے ؟ اس کے بعد اسے کھڑا ہونے پر مجبور کر چکی تھی وہ دوبارہ انزل کی جانب قدم بڑھا رہا تھا!!

وہ اریان ہیں !! اور آپ ادا !! انزل کو شاید خود بھی نہیں پتا تھا کہ وہ کیا کیا بول رہی ہے

آگے تُم نے اک بار اور مجھے ادا بولا نا تو میں تمہیں اس لفظ سے نفرت کرنے پر۔ مجبور کر دونگا !! وہ سخت لہجے میں بولا تھا اسے پسند نہیں ارہا تھا اس کے منہ سے اپنے لیے وہ لفظ سن کر!! جب کے اُس کے اُس کا سخت لہجہ محسوس کر کے انزل نے حلق تر کیا تھا وہ مقابل کے سامنے نظر بھی نہیں اٹھا رہی تھی اک عجیب سا خوف محسوس ہو رہا تھا اسے ارمغان سے!!

کیا مصروفیات ہیں اج کل تمہاری؟ ارمغان نے اگلا سوال کیا جبکہ اس کے سوال پر انزل نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا تھا

کیا مطلب ؟ دوبارہ نظریں جھکا کر وہ کنفیوز ہوئی

اتنی معصوم ہو یا میرے سامنے بننے کی کوشش کر رہی ہو؟ ارمغان نے پوچھنا ضروری سمجھا

میں کیوں اپ کے سامنے بننے کی کوشش کروں گی؟ انزل نے دھیمے لہجے میں کہا

ہمم یہ بھی ہیں !! پڑھائی کا بتاؤ کر رہی ہو نا؟ ارمغان نے دونوں ہاتھ اپنی پشت پر باندھے تھے

نہیں پڑھائی تو میں نے کچھ ماہ پہلے ہی چھوڑ دی تھی!! جتنا پڑھنا تھا مجھے لگتا ہے اتنا کافی ہے بس!! اُس کا لہجہ بے حد دھیما تھا اور نظر نیچے تھی

کام چوری تمہاری اب تک نہیں گئی ہاں ؟ ائی نے سنجیدگی سے کہا جب کے اُس کی بات پر انزل نے ضبط سے آنکھیں بند کرکے کھولی کہا سن سکتی تھی وہ اپنے خلاف کوئی بھی بات!!

ہمم بولو جو بولنا ہے یہ نہ ہو تمہاری زبان تڑپ تڑپ کر مر جائے!! اُسے ضبط سے مٹھیاں بناتے دیکھ ارمغان نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبائے کہا

م۔میں جاؤں ؟ انزل سے مزید یہاں کھڑا رہنا مشکل ہو رہا تھا اس لیے اس نے پوچھنا ضروری سمجھا

نہیں !! لفظی جواب ارمغان شاہ کی جانب سے ایا !!

ایک کام کرو میرے لیے کافی بنا کر لاؤ کیونکہ تمہارے چکر میں جو نوری کافی بنا کر لائی تھی وہ ٹھنڈی ہو گئی ہے!!! ارمغان نے حکمیہ لہجے میں کہا

کیا میں ؟ اُس نے حیرت سے پوچھا وہ اپنے لیے کافی نہیں بناتی تھی اور یہاں وہ اپنے لیے بنانے کا بول رہا تھا

تمہارے علاوہ کوئی ہے یہاں ؟ اُس کا چہرہ مزید سنجیدہ ہوا اُس نے انزل کو کھا جانے والی نظرو سے دیکھا تھا

ن۔نہیں !! میرے علاوہ تو یہاں کوئی نہیں ہے میں بنا کر لاتی ہوں نا اپ کے لیے کافی!! اُسے اپنی جانب گھورتا پاکر انزل مسکرا کر بولنے کی کوشش کرتی تیزی سے نظریں جھکا گئی

ہمم جاؤ !! پانچ منٹ میں کافی یہاں ہونی چاہیے!! ارمغان حکم دیتا صوفے پر بیٹھا جو بنزل فورن اسباب میں سر ہلاتی کچن کی جانب بھاگی اس کی سپیڈ دیکھ ارمان کے لبوں کے کنارے دھیمی سے مسکراہٹ پھیلی تھی جسے وہ ضوریز شاہ کا یاد انے پر اگلے لمحے سمیٹ گیا !!

اریان اپنے کمرے کا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا!! اُس نے کمرے میں نظریں دوڑائی !! ہر جگہ مریم کی موجودگی اس کمرے میں احساس دلا رہی تھی !!

مریم کا پڑا بیڈ پر دوپٹہ !! اُس کی چیزیں جو ڈریسنگ ٹیبل پر موجود تھی !! اریان نے گہرا سانس لیا اور باتھ روم میں بند ہوا !!

وہ شاور لینا چاہتا تھا تاکہ تھوڑا ریلیکس فیل کرسکے !! کچھ ہی دیر میں وہ شاور لے کر باہر ایا تھا !!

اریان نے رخ ڈریسنگ کی جانب لیا ذہن میں مریم چل رہی تھی اپنے باپ کیلئے اُس کا اس قدر تڑپ کر رونا!!

اُس کی حالت یاد کرتے اچانک ہی اریان کی آنکھوں میں سرخی اُتری تھی!!

اُس کا حسین چہرہ سرخ ہونے لگا اریان نے بال بناتے ہاتھ میں گھڑی پہنی!!گاڑی کی چابی اٹھاتے وہ بھاری قدم لیتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا !!

وہ اس وقت گرے قمیض شلوار میں ملبوس کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا !! وہ عام انداز میں بھی وجاہت سے بھرپور دکھائی دیتا تھا!! اریان شاور لے کر ریلیکس فیل کر رہا تھا لیکن جو ہوا تھا یقیناً نہیں ہونا چاہیئے تھا !! یہ حادثا مریم کی زندگی بدل کر رکھ چکا تھا!!

اریان سیڑھیاں اترتا نیچے ایا!! چہرہ بے حد سنجیدہ تھا !!

چلے ؟ ارمغان اریان کو دیکھ بولا جب اریان نے سر کو خم دیا اریان اگے بڑھ چکا تھا جبکہ ارمغان وہیں رک کر انزل کو دیکھنے لگا جو کافی کا کپ تھامے وہیں ارہی تھی!!

ادا س۔۔۔ابھی وہ لفظ پورا بولتی جب ارمغان کہ خطرناک تیور دیکھ کر اس نے اپنے زبان کو بریک لگائی

میرا مطلب اپ کی کافی!!انزل نے کافی کا کپ اگے بڑھاتے معصومیت سے کہا

خود پی لو مجھے دیر ہورہی ہے !! وہ کہتا اب خود بھی آگے بڑھ چکا تھا جب کے انزل حیرت سے اُسے جاتا دیکھ رہی تھی !!

انزل نے حیرت سے اپنے ہاتھ میں پکڑی کوفی دیکھی جب مقابل کو جانا ہی تھا تو اس نے کافی کیوں بنوائی تھی؟ انزل کا دل کیا اس کے بال نوچ لے !!

انزل نے اپنی پیشانی پر ائی ننھّی ننھی پسینے کی بوندے صاف کی

عجیب انسان ہیں !! ایک تو دیکھتے ہی اتنی ڈر والی فیلنگ ہوتی ہیں مجھے !! مانو نہ مانو بیٹا انزل پچھلے جنم میں یہ اینا کونڈا ہوں گے!! انزل کلس کر سوچتی کافی کو دیکھنے لگی

کوئی بات نہیں میں اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی کافی پیوں گی!! پھر اگلے لمحے روب سے کہتی اپنے کمرے کی اور بڑھی تھی !!

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے تھے جب کے گاڑی ضوریز شاہ کی حویلی کی جانب روانہ تھی !!

گڑیا کی حالت تو بہت خراب ہوگی نا ؟ ارمغان نے مریم کے بارے میں پوچھا تھا

ہمم !! بہت روئی ہیں وہ!! اریان نے سامنے روڈ پر نظریں جمائے کہا

تُجھے اُس کے رونے سے تکلیف ہورہی ہے ؟

ارمغان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا

اس سوال کا کوئی مطلب ابھی ؟ اُسے عجیب سوال کرتے دیکھ اریان نے سنجیدگی سے کہا

مطلب میں پوچھ رہا ہوں!! اور اگر اس کے رونے سے تُجھے تکلیف ہورہی ہے تو اس کا مطلب تیرے دل میں گڑیا کیلئے کچھ کچھ ہیں !! ارمغان نے اپنا خدشہ پیش کیا

اور میں تُجھے کیوں بتاؤں؟ اریان نے سامنے نظریں جمائے کہا تھا گاڑی آگے بڑھ رہی تھی

کیونکہ مجھے سب پتہ ہونا چاہیے یار !! ارمغان نے کندھے اچکا کر کہا

چل آگئی حویلی نیچے اُتر!! اریان نے گاڑی رکتے کہا اور خود بھی گاڑی سے اتر کر باہر ایا !!

ارمغان بھی فوراً گاڑی سے اترا تھا وہ دونوں اندر داخل ہوئے!!

کچھ دیر بعد سب شاہ حویلی جانے کا ارادہ رکھتے تھے!!!

ارحاب ارمغان کو دیکھتا اس کے گلے لگا!! چہرے پر اُداسی تھی !! باپ کو کھونے کے بعد کون مسکراتا ہے ؟

ارمغان نے اسے سختی سے سینے سے لگا کر اس کی پشت تھپتھائی تھی ارمغان سب سے ملا!!

اریان کی نظر اریبہ بیگم پر پڑی جو صوفے کے اک کونے پر بیٹھی تھی !! انسوں تھم چکے تھے لیکن دل رو رہا تھا !! وہ پلکیں تک نہیں جھپکا رہی تھی!!

جب کے امیرا بیگم اب بھی بیٹھی اُنہیں سمجھا رہی تھی!! خدا کو شاید یہی منظور تھا!!!

مریم کے پاس کائزل اور حورین موجود تھی !!

میرا خیال ہے مریم کو اٹھا کر کھانا کھلا دیتے ہے !! حورین کائزل کو دیکھ بولی

لیکن اپی !! وہ نہیں کھانگی وہ بہت رو رہی تھی اور اٹھ کر بھی وہ روینگی باپ کا غم بہت بڑا ہوتا ہے اُن سے نہیں کھایا جائیگا !! کائزل نے گہری سوچو میں گم اُسے آگاہ کیا تھا

ہاں کائزل لیکن اس نے کچھ بھی نہیں کھایا اور امی بتا رہی تھی کہ اس کی طبیعت پہلے ہی خراب ہے!! حورین نے افسردگی سے کہا

ب۔بابا !! ابھی وہ دونوں بات کر رہی تھی جب مریم کی آواز پر اُن دونوں نے ساتھ اُسے دیکھا جس کی آنکھیں بند تھی لیکن لب حرکت لے رہے تھے !!

مریم !! حورین نے فوراً آگے ہوتے اُسے پکارا

بابا !! وہ چیخ کر یک دم اٹھ کر بیٹھی تھی !! اُس کا چہرہ پسینے سے تر تھا !!

مریم کیا ہوا میری جان !! حورین نے اُس کا چہرہ ہاتھوں میں تھاما تھا

ا۔عین م۔میں نے بابا کو دیکھا مجھے یقین ہے وہ یہی ہے!! ہٹو میں دیکھ کر آتی ہُوں !! وہ اپنے اوپر سے کمفرٹر ہٹاتی تیزی سے کھڑی ہوئی تھی

مریم میری بات سنو !! حورین اور کائزل بھی تیزی سے بیڈ سے اٹھی تھی

میں بعد میں سنتی ہوں تمہاری بات ابھی مجھے بابا سے ملنا ہے!! وہ عجیب کیفیت میں کہتی کمرے سے باہر بھاگی تھی

اُس کا دوپٹہ بیڈ پر ہی پڑا رہ گیا تھا!! جب کے حورین اور کائزل بھی اُس کے پیچھے بھاگی تھی !

مریم!!اُن دونوں نے اسے روکنا چاہا

ع۔عین م۔میں نے دیکھا ہے بابا کو تمہیں پتہ ہے وہ کہے رہے تھے وہ میرے پاس ہی ہیں !! میں اُن کے گلے لگنا چاہتی ہوں بس آخری بار !! مریم کہتے پھر سے اگے کو بڑھی تھی اُس کی آنکھوں سے تیزی سے انسوں گر رہے تھے !!

وہ بھاگتی ہوئی لاؤنج میں ائی تھی !! جب کے حورین اور کائزل اسے روکنے کی کوششیں کر چکی تھی!!

بابا !! م۔میں اگئ !! وہ لاؤنج میں آتی اِدھر ادھر دیکھنے لگی جب کے لاؤنج میں موجود سب سارفین نے اُسے دیکھا تھا

مریم ! حورین نے بھرائی آنکھوں سے اُسے دیکھتے اپنی جانب رخ کیا تھا لاؤنج میں اریبہ اور امیرا بیگم موجود تھی جب کے اریان ارحاب اور ارمغان بھی یہی تھے !!

اریان کی نظر مریم پر اٹھی تھی

مریم سنبھالو خود کو !! حورین نے اُسے بازو سے پکڑ کر اپنی کباب متوجہ کرنا چاہا

عین میں سچ ک۔کہے رہی ہوں بابا مجھے دکھے تھے یہاں وہ یہی تھے !! وہ بہتے انسوں کے ساتھ بول رہی تھی

نہیں ہیں ماموں یہاں!! حورین نے اسے اپنے سینے سے لگانا چاہا

کیا بول رہی ہو؟ کیوں نہیں ہیں ؟ یہ اُن کی حویلی ہے وہ تو ہونگے نہ !! میرے بابا ہیں وہ یہی ہیں !!

ل۔لالا !! لالا آپ کی تو ب۔بابا سنتے تھے نا بات ا۔اپ اُن سے اک بار بولیں نہ وہ بس ا۔اک بار ایک بار مجھے اپنے سینے سے لگالیں !! مریم ارحاب کا بازو تھامے روتے ہوئے بول رہی تھی

اریان کے دل میں اک عجیب سی تکلیف کی لہر اٹھی تھی جب کے ارحاب کا حال مختلف نا تھا

مریم چلو کمرے میں میری جان !! حورین نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے لے جانا چاہا

نہیں عین میں کہے رہی ہوں نہ مجھے بابا سے ملنا ہے !! وہ بلند اواز میں بول تھی

مریم نہیں ہیں ماموں یہاں!! حورین نے اسے بازو سے پکڑ کر جھنجھورا وہ بالکل اپنے ہوش ہو رہی تھی!!

جب کے حورین کے بلند اواز میں کہے لفظوں پر اُس کی ہلچل رکی تھی جنازے کا منظر اُس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا !!

ا۔اپ یہاں کیوں ہیں ؟اب تو مقصد پورا ہو گیا نا اپ کا؟ مریم نے اریان کو دیکھ کہا تھا وہ اپنے ہاتھوں میں اپنا چہرہ گرائے سسک رہی تھی !!

ابھی مریم کو نرمی سے ڈیل کرنا تھا اریان زندگی میں پہلی بار خاموش تھا !! شاید اس لیے کہ مقابل میں مریم تھی!! اور اریان نے سب کو بھی خاموش رہنے کا کہا تھا

حورین نے مریم کا ہاتھ تھاما اور اُسے کمرے میں لے جانے لگی !!

مریم اُس کے ساتھ کھینچی چلی جارہی تھی !!

حورین نے لاکر اُسے بیڈ پر بیٹھا کر پانی کا گلاس بھرا

مریم حوصلے سے کام لو !! حورین نے نرمی سے کہتے پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگایا

کیوں ہے تمہارے لالا بے دل ؟ ت۔تُم جانتی ہو میرے بابا کے قاتل ہیں وہ!! کیا اُنہیں مجھ پر ذرا سا بھی ترس نہیں ایا؟ وہ جانتے تھے کہ میں کتنا پیار کرتی ہوں اپنے بابا سے!!

کاش وہ میری زندگی میں کبھی اتے ہی نہیں کم سے کم میرے بابا کو میرے پاس ہوتے !!!
اُن کا میری زندگی میں انا میری زندگی چھین رہا تھا عین !!

م۔میں کیسے رہو نگی اپنے بابا کے بغیر ؟

اس حویلی میں ہر جگہ ان کی یادیں ہیں!! م۔میں بہت جلد یہاں سے بہت دور چلی جاؤنگی تم دیکھنا!! مریم سسک کر بول رہی تھی انسوں کسی پانی کی طرح بہے رہے تھے !!

مریم ایسے نہیں کہتے جو اللہ کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے!! تمہارے بابا کی زندگی یہیں تک تھی !! اسے بے قابو ہوتے دیکھ سمجھانا چاہا

ن۔نہیں !! تُم غلط ہو !! میرے بابا کی موت ابھی نہیں تھی!! انہوں نے لی ہے میرے بابا کی جان !! میں کہتی رہی ہاتھ جوڑ کر بولا تھا میں نے کے مت مارے گولی میرے بابا کو !!

میں اپنی عزت نفس بھول چکی تھی!! اپنی عزت دو ٹکے کی کر دی تھی میں نے!!منتیں کی تھی کہ میرے بابا کو گولی مت مارے!!

لیکن انہوں نے ایک نہیں سنی!!

دیکھنا عین اب تمہیں جو مریم نظر آئیگی وہ پرانی مریم سے بالکل مختلف ہوگی!! میں قسم کھاتی ہوں ان کمزور نہیں پڑھوں گی!!

مریم اپنے انسوں صاف کرتی بول رہی تھی لیکن انسو بار بار آنکھوں سے گر رہے تھے اس کا جسم تکلیف سے چور ہو رہا تھا دل تکلیف سے مر رہا تھا!!

طلاق !! مجھے طلاق چاہیئے !! اگلے لمحے اُس نے سرخ آنکھیں اٹھا کر حورین کو دیکھا جب کے حورین جو کائزل کو بے بسی سے دیکھ رہی تھی اب مریم کی بات پر اُن دونوں نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا اتنی بڑی بات وہ بہت اسانی سے کر رہی تھی!!

مریم کیا ہوگیا ہے میری جان !! ایسے نہیں کہتے ہوش سے کام لو !! حورین نے اُس کا ہاتھ تھامتے اُسے سمجھایا

ہوش سے ہی کام لے رہی ہوں عین !! تم اس لیے بول رہی ہو نا کہ طلاق کا دھبہ لگے گا؟ لگ جائے !! یتیم تو ہوگئی ہُوں طلاق یافتہ بھی صحیح!! لیکن اب میں ان کے ساتھ نہیں رہونگی!! اب تک جو سب چاہتے تھے وہ ہوتا ہوا ایا ہے اب جو میں چاہوں گی صرف وہ ہو گا !!

اب میں اپنی مرضی سے چلوں گی!! مریم کا لہجہ فیصلہ کن تھا جب کے آنکھیں بے حد سرخ انسوں اب بھی پانی کی طرح بھی رہے تھے جبکہ سسکیاں کمرے میں گونجتی ان دونوں کو تکلیف دے رہی تھی!!

کائزل اور حورین نے اک دوسرے کو دیکھا تھا !! ان دونوں کی انکھوں میں انسو جمع تھے!!

مریم اتنی بڑے بڑے باتیں نہیں کرتے بچے !!اندر داخل ہوتی امیرا بیگم نے اپنے انسوں اندر دھکیلتے کہا اُن تینوں نے دروازے کی جانب دیکھا تھا

اب بڑی ہوگئی ہے مریم بھی پھپھو جان !! مر گیا میرا بچپنا اور پاگل پن !! اُسے میں نے اپنے باپ کے ساتھ دفنا دیا !!

اب وہ ہوگا جو میں فیصلہ کرونگی !! پ۔پھپھو جان ا۔اپ بھی مجھے نہیں روکے گی !! م۔میں اپ سب سے بہت پیار کرتی ہوں لیکن اب جو ہوگا وہ سب کو قبول کرنا ہوگا !!! مریم نے اپنے انسوں صاف کرتے کہا !! اچانک سے اُس کا سنجیدہ ہوجانا سب کو ہلا کر رکھ رہا تھا

امیرا بیگم مریم کے برابر میں اکر بیٹھی!!

ا۔اپ ک۔کے بیٹے ب۔بہت ظالم ہیں پھپھو جان !! دیکھے کیا ہوگیا !! م۔مجھے لگ رہا ہے میری زندگی میرے باپ کے ساتھ ختم ہوگئی !! اب آپ لوگ خود کو میری جگہ رکھ کر سوچیے گا میرا فیصلہ غلط نہیں لگے گا !! مریم نے اپنی سسکیاں روکنے کیلئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا

وہ چہرے کے رخ موڑ گئی تھی !!

اپنے لئے نہ سہی اپنے بچے کیلئے !! امیرا بیگم اُسے دیکھ بولی جب مریم کی تلخیٔ سے بھرپور ہنسی کمرے میں گونجی سب نے جھٹکے سے اُسے دیکھا تھا جو عجیب طریقے سے ہنس رہی تھی

کون سا بچہ ؟ کس کا بچا پھپھو جان ؟

مریم تلخ لہجے میں بولی اریان جو سگریٹ تھامے ٹریس کی اور جارہا تھا مریم کی آواز کانوں سے ٹکرائی اس کے قدم کچھ فاصلے پر رکے تھے !! وہ مریم کی پہلے بولی گئی باتیں نہیں سن پایا تھا وہ بس ابھی ہی ایا تھا

ا۔اپ کو غلط فہمی ہوئی تھی کوئی بچا نہیں ہیں !! ا۔ایسا ممکن بھی نہیں ہیں کیونکہ ہمارا رشتا کبھی مکمل ہوا ہی نہیں تھا !! مریم سامنے نظریں جمائے بولی جب کے امیرا بیگم نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا

کیا کہے رہی ہو بیٹا ؟ امیرا بیگم نے پھر سے پوچھا

جو آپ نے سنا وہی پھپھو جان !! م۔مجھے معاف کردیں ا۔اپ کی خوشی بہت بے دردی سے چھین لی نا میں نے ؟ ل۔لیکن یہی سچ ہیں !! میں اپ کو بتانا چاہتی تھی لیکن اپ کی خوشی دیکھ کر منہ نہیں پڑا!! سچ تو یہ ہے کہ وہ کبھی م۔میرے قریب آئے ہی نہیں !! تو بچا کہا سے ہو گا !! ج۔جب آپ نے کہا ہاسپٹل جاؤ تو ہم ہاسپٹل بھی نہیں گئے تھے!! جاتے بھی کیوں جب ہم دونوں جانتے تھے ایسا کچھ نہیں ہیں !!

مریم اُنہیں دیکھ بول رہی تھی جب کے باکی سب خاموشی سے اُسے دیکھ رہے تھے دروازے سے کچھ فاصلے پر کھڑا اریان ضبط سے مٹھیاں بنائی گیا غصّہ اُس کی آنکھوں میں اترا تھا وہ کیسے بنا جھجھک کے اُن کی پرائیویٹ باتیں سامنے رکھ رہی تھی وہاں حورین بھی موجود تھی !!

اریان کی نسیں اُبھرنے لگی تھی وہ جو کب سے اپنا غصہ ضبط کر رہا تھا اب وہ ابھر کر ارہا تھا !!

ا۔اب میں اس حویلی نہیں آؤنگی پھپھو جان !! ا۔اور اس بار آپ بھی کچھ مت بولیے گا پلز !! مریم اُنہیں دیکھ بولی انسوں بے دردی سے اس کی گردن میں جذب ہورہے تھے!!

ب۔بہت اچھا وقت گزارا میں نے اپ لوگوں کے ساتھ !! پھپھو جان بہت بہت شکریہ اپ کا جو اپ ہمیشہ میرے ساتھ تھی ورنہ میں کیسے رہتی؟ اپ کا یہ احسان میں کبھی نہیں بھولوں گی!!

سچ بتاؤں تو اب جینے کی چاہت مر گئی ہیں میری !!

مجھے سمجھ اگیا ہے کہ کچھ راستوں پر منزلیں نہیں ہوا کرتی ،

ہوتا ہے تو بس بے بسی، اُلجھنیں، اور تذلیل!!

چیزیں کبھی واپس نہیں آتی گزرا ہوا نے وقت، بولے گئے الفاظ اور ٹوٹا ہوا دل !!

گرز میں مکمل ٹوٹ چکی ہوں

مریم اُنہیں دیکھ بول رہی تھی جب کے اُن تینوں کی آنکھوں سے آنسوں تیزی سے بہے رہے تھے

زندگی کا آخری ڈر بابا سے بیچرنا تھا اج وہ آخری ڈر بھی ختم ہو گیا!!

میں نے کھویا ہے خود کو میں جانتی ہوں اب مجھ میں پہلے جیسی بات نہیں ہو گی !!

سب کچھ بدل جائیگا پھوپھو جان !! دیکھیے گا !! اب میں پرانی مریم سے بلکل مختلف دکھائی دوں گی!!

اُنہیں طلاق دینی ہو گی مجھے ہر حال میں ! ورنہ ضرورت پڑی تو میں کوٹ بھی جاؤنگی!! خلا لونگی میں !! مریم نے اپنا فیصلہ سنایا جہاں اُن تینوں نے حیرت سے مریم کو دیکھا تھا وہیں اریان کا ضبط جواب دے گیا تھا اُس کے بازو کی سبز رگیں تک نمایاں ہو رہی تھی!!

دماغ پر بکھری رگے اس کے غصے کا چیخ چیخ کر ثابت دے رہی تھی جبکہ انکھوں اور چہرے پر بکھری سرخی ثابت کرنے میں بھرپور ساتھ دے رہی تھی!!

مریم ایسے نہیں کہتے بیٹا اللہ نا کریں !! امیرا بیگم نے تڑپ کر کہا

مجھے میرے فیصلے سے کوئی نہیں ہلا سکتا !! اب میں اُن کے ساتھ نہیں رہو نگی!! مجھے ڈائیورس چاہیے تو بس چاہیئے اور میں ہر حال م۔۔۔ابھی مریم اپنی بات پوری کرتی جب اریان کی آواز کمرے میں گونجی تھی

جائے آپ سب !! اریان کی تیش کے عالم میں بھری اواز گونجی تھی سب نے دروازے کی اور دیکھا تھا جہاں اریان وحشت سے بھرپور کھڑا تھا !!

امیرا بیگم سمید دونوں لڑکیاں بھی کھڑی ہوئی تھی !! پھر دروازے کی جانب بڑھی !!

اریان بچے حالتوں کو سامنے رکھ کر اُس سے بات کرنا اس کے باپ کا سایہ اس کے سر سے اٹھا ہے وہ پہلے بہت تکلیف میں ہے سختی سے پیش مت انا !! امیرا بیگم اریان کے غصے سے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ کہتی کمرے سے نکلتی چلی گئی !!

مریم کا رخ دوسری جانب تھا وہ اپنے انسوں صاف کر رہی تھی !!

اریان نے پوری طاقت سے کمرے کا دروازہ بند کیا تھا!! مریم نے آنکھیں بند کرنے کھولی !!

کیا بکواس کر رہی تھی تُم ؟ اریان اُس کے سامنے آتا اُسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کیے اپنے نزدیک کرتا اُس کے چہرے پر غرایا

بکواس ؟ بکواس نہیں تھی !! میں سوچ کہے رہی ہوں مجھے طلاق نہیں ملی تو میں کوٹ بھی جاؤنگی !! مریم نے اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر جواب دیا تھا جب کے اُس کی بات پر اریان کا دماغ مزید خراب ہوا تھا

اریان کی سانسیں مریم کے چہرے پر پڑتی اسے جھلسا رہی تھی !!

میرے اندر کے وحشی پن کو جگانے کی کوشش مت کرو تمہاری طبیعت اور حالتوں کا لحاظ کر رہا ہوں میں بہت برا پیش اؤں گا تم سے!! اریان نے دبے دبے لہجے میں غرایا وہ اس سے سختی سے پیش نہیں انا چاہ رہا تھا وہ جانتا تھا اس کی حالت کیسے ہے وہ اوپر سے تو مضبوط بن

رہی ہے لیکن اندر سے اس کے باپ کا غم اسے ابھی بھی کھا رہا ہے جس کا ثبوت اس کا چہرہ اور بہتے انسو تھے!!!

اب فیصلہ ہو کر رہے گا یا تو آپ مجھے طلاق دے یا پھر میں خود لوں گی !! اس بار میں کمزور نہیں پڑونگی !! مریم کا لہجہ پختہ تھا!!

خاموش ہوجاؤ مریم !! مجھے خود پر وحشت اُتارنے پر مجبور مت کرو !! نا تو حالات ایسے ہیں اور نہ تمہاری ہمت !! موقع کا لحاظ کرو !! اور خاموش ہونا بہتر سمجھو!! اُسے مزید اپنے قریب کرتے وہ اُس کے چہرے پر گرایا تھا!! اُس کی گرم سانسیں اب اُس کی گردن پر پڑھ رہی تھی !!

اُن دونوں کا ضدی پن اب برابری پر ہونے والا تھا !! خیر جو بھی تھا ضوریز شاہ کا جانا بہت کچھ تحث نہس کرچکا تھا

نہیں ہونا تم نے خاموش ؟ اریان کے تصورات مزید بگڑے تھے جب کے اریان نے اس کی کمر پر گرفت مضبوط کی تھی

چھ۔چھوڑیں دور رہے مجھ سے !! مریم نے اُس کے سینے پر ہاتھ کر اُسے خود سے دور کرنا چاہا

اُس کی تیز ہوتی مزاحمت پر اریان نے اُس کے ہاتھ اُس کی پشت سے لگائے تھے !!

آئندہ اگر تم نے فضول اک لفظ بھی کسی کے سامنے کہا تو میں بہت برا پیش آؤنگا !! اور طلاق کا لفظ اپنے اس ننھے دماغ سے نکال دو کیونکہ اگر میں نے نکالی تو تُم سے برداشت نہیں ہو گا !! اریان اپنے ہر ایک لفظ پر خطرناک حد تک زور دے رہا تھا مریم کی باتیں اس کا دماغ خراب ہو رہا تھا

احساس تو اتا نہیں مجھ پر آپ کو رحم تو اتا ہو گا نا ؟ وہی کرلیں!! میرا باپ چلا گیا اُس کی جان لینے والے کوئی اور نہیں آپ ہے !! اس بار میں خاموش نہیں رہوں گی!! اور کمزور پڑنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا!! میں اپنی بات کو مکمل کرکے دکھاؤنگی !! مریم کا لہجہ بھی جذبات سے آری تھا

اج واقعی وہ بلکل تبدیل لگ رہی تھی

دیکھتا ہوں!! کہا تک جاتی ہے تمہاری خاموشی اور کمزوری !! میرے سامنے یہ سب بے معائنے ہیں میری اک بات اپنے ذہن میں بٹھا لو تُم اپنی اخری سانس بھی میرے نام سے منسوخ رہ کر لوگی!! طلاق کا لفظ میرے سامنے نہ ہی نکالنا تو تمہارے لیے بہتر ہے ورنہ انجام کی ذمے دار تُم خود ہوگی سمجھی ؟ وہ اُس کے چہرے پر غرایا تھا

وہ واہ!! اپ کو سچ میں لگتا ہے میں اپ کے ساتھ رہونگی؟ نہیں !! ایسا ہر گز نہیں ہو گا !! خدا کی لاٹھی بے آواز ہے وہ میری بے بسی اتنی آزمائے گا جیتنا میں برداشت کر سکتی ہوں اور میرے بابا کا جانا میری ساری برداشت ختم کرچکا ہے !!

آپ میرے بابا کے قاتل ہے !! میں تو کیا خدا بھی اپ کو معاف نہیں کریگا !! نفرت کرتی ہوں میں اپ سے !! سمجھے آپ؟ مریم خود کو چھڑوانے کی کوشش کرتی شیرنی کی ماند غرآئی تھی

اریان اُسے سرخ آنکھوں سے دیکھ رہا تھا اریان صرف اس کی حالت اور اس وقت بنے حویلی میں حالاتو کا خیال کر رہا تھا لیکن مقابل گویا اُس کا ضبط ازما رہی تھی !!

مجھے پتہ ہے اپ کو تو میری نفرت سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہوگا !! پڑے گا بھی کیوں اریان شاہ خود میں دل کہا رکھتا ہے ؟

مجھے تلخ ہے ان لوگوں سے جن کو میں نے کبھی بھی تکلیف نہیں دی مگر پھر بھی ان کی ذات میری آنکھوں میں آنسوؤں کا سبب بنی!!

میرے ہر انسوں کا قرض رہیگا آپ پر !!

وہ پیچھے کو قدم اٹھا رہی تھی آنکھوں سے انسوں باڑ توڑ کر پھر سے بہے رہے تھے

اریان کے تاثرات ہنوز سنجیدہ تھا !! وہ اُسے سرخ نظروں سے دیکھ رہا تھا

وہ بیڈ سے ٹیک لگاتی روتی ہوئی نیچے بیٹھتی چلی گئی!!

خاموش ہو جاؤ میرا ضبط مت آزماؤ تم !! اریان اُسے دیکھ بول رہا تھا جب اُس کا فون بجا اریان نے فون سامنے کرتے کان سے لگایا تھا

آگے سے کچھ کہا گیا تھا

ہمم اتا ہُوں!! اریان نے کہے کر فون رکھا پھر اک نظر مریم کو دیکھتے وہ کمرے سے نکلتا چلا گیا !!

اُس کا رخ اب ٹریس کی جانب تھا جہاں پہلے ہی ارحاب ارمغان اُس کا انتظار کر رہے تھے !!

اپنے غصے پر قابو پاتے وہ اوپر کی جانب بڑھا !! سامنے سوفو پر وہ دونوں بیٹھے تھے!!

کیا ہوا غصے میں کیوں ہے ؟ ارمغان نے اریان کا چہرہ دیکھتے کہا تھا جب کے اریان صوفے پر بیٹھا چکا تھا اس کا سرخ چہرہ ان دونوں کو ہی بتا رہا تھا کہ وہ غصے میں ہے!!

کچھ نہیں !! تیری بہن بہت ضبط آزماتی ہے میرا !! اُس نے لفظ ارحاب کو دیکھ ادا کیے تھے جب کے اُس کی بات پر دھمی سی مسکراہٹ اُن دونوں کے چہروں پر ائی تھی

کچھ کہا ہے گڑیا نے ؟ سوال ارمغان نے کیا تھا

اُسے لگتا ہے مجھے کسی چیز سے فرق نہیں پڑتا!

خیر بات کو کیا بڑھانا نہیں پڑتا تو نہیں پڑتا!! اریان نے کہتے سگریٹ اپنے لبوں سے لگائی تھی

چھوڑ دے اس منحوس چیز کو سالے!! اریان کو سگریٹ اپنے لبوں سے لگاتے دیکھ ارمغان نے دانت پیستے غصے سے کہا

اریان نے اُس کی بات ہوا میں اڑاتے سگریٹ کا ایک اور گہرا کش لیا !! ارمغان نے دانت پیسے تھے

اپنی گندی نظریں ہٹا مجھ پر سے !! اُسے خود کی جانب گھورتا پاکر اریان نے سنجیدگی سے کہا

میری گندی نظریں تجھ پر نہیں تیری سگریٹ پر ہے اس کو پھینک دے اس سے پہلے میں پھینکو!! ارمغان اب بھی اپنی بات پر قائم تھا!!

چپ کر کے بیٹھ !! اگر یہ سگریٹ نہ ہوتی تو میرے غصے کی وجہ سے دنیا تباہ ہوی ہوتی!! اریان نے اُسے دیکھ جواب دیا تھا

نہیں سنے گا تُو ؟ ارمغان نے ازلی لہجے میں کہا

میں کسی کے باپ کی نہیں سنتا!! اُس نے کہتے مزید اک گہرا کش سگریٹ کا بھرا تھا ارحاب نفی میں سر ہلاتا اُن دونوں کو افسوس سے دیکھ رہا تھا

دنیا جہاں کا ابنِ ڈھیٹ انسان !! ارمغان کہتا کھڑا ہوا اس سے پہلے وہ اگے ہوتا اریان کے ہاتھ سے سگریٹ لیتا کہ اریان نے تیزی سے پیر مارتے پاس پڑا گلدان اُس کے آگے پھینکا تھا جس سے نتیجہ یہ نکلا کہ ارمغان کا پیر اُس سے ٹکرایا تھا ارمغان ابھی آگے کو گرتا جب اریان نے ہاتھ تھام کر اُسے سیدھا کرتے پیچھے کو کیا !!

بولا ہے نا مت لے پنگے پہلے دماغ آؤٹ ہے میرا !! اریان نے دانت پیستے کہا

تیرا دماغ جگہ پر ہوتا کب ہے !! ارمغان ازلی روب سے بےحد سنجیدگی سے بولا

بس کرو گے تم دونوں؟ ارحاب جو کب سے خاموش بیٹھا تھا اب سنجیدگی سے بولا !! اریان نے سگریٹ کا گہرا کش بھرتے اپنی پرکشش آنکھیں گھماتے ارحاب پر مرکوز کی تھی !!

بابا کی موت کوئی حادثہ نہیں ہے !! ارحاب نے بات شروع کی

پہلے تُجھ پر گولی چلنا پھر ماموں جان کا ٹھک حالت میں چلے جانا !! یقینا حادثہ نہیں ہیں ایک ساتھ ہاسپٹل کے کہیں سی سی ٹی وی ہیک کرنا معمولی بات نہیں جو کوئی بھی ہے ہم سے گہری دشمنی ہے اُس کی !! اریان کا لہجہ سرد ہوا تھا جب کے تصورات مزید تنے تھے !!

یاد ہے تُم دونوں کو پاشا نامی شخص ؟ارمغان کی گھمبیر آواز وہاں گونجی تھی

ہمم !! جو سیریل کیلر تھا ؟ ارحاب نے اپنی آنکھیں اٹھائے اُسے دیکھا تھا

ہمم وہی !! تم لوگوں کو یاد ہو گا وہ مرا نہیں تھا !! پچھلے چھے سالوں سے اُس واقعے کے بعد وہ نظر بھی نہیں ایا!! وہ پہلا ایسا کیس تھا جس میں مجرم ہمارے ہاتھوں سے نکلا تھا !! ارمغان نے بات جاری رکھی !!

اُس دن کا رگ اب تک تُم دونوں پر نکالنے کا دل کرتا ہے میرا !! جانے کیسے دیا اُسے ہاتھوں سے !! اریان کی پیشانی پر بالوں کا حال بھینچا تھا

سالا خبیث کی اولاد پتہ نہیں کیسے بچ گیا !! ارحاب کو بھی شدید غصّہ ایا تھا

زلیلو کہے دو اس دن میں نہیں تھا اسلئے نکل گیا !! اگر مجھے ضروری کام سے اٹلی نا جانا پڑتا تو بخدا اس وقت وہ زمین کے نیچے دفن ہوتا !! اریان نے ضبط سے کہا

غصّہ اُن تینوں کے چہرے پر واضح تھا کیونکہ پاشا وہ پہلا شخص تھا جو اُن سے بچ نکلا تھا وہ بھی شاید اسلئے کیونکہ اُس وقت کسی کام سے اریان کو اٹلی جانا پڑا تھا !!

مجھے لگتا ہے وہ واپس آگیا ہے !! کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ارمغان اُن دونوں کو دیکھ بولا

کوئی وجہ شق ہونے کی؟ ارحاب نے سوالیہ نظرو سے دیکھا

ہمم !! جس وقت تُجھے گولی لگی تھی اُس کا فوٹیج جو ساحل نے مجھے بھیجا اُس میں کسی آدمی کا ہاتھ نظر ایا تھا !! اُس ہاتھ کی ایک انگلی کٹی ہوئی تھی !!میں نے کچھ سال پہلے پاشا کے دھر

سے اُس کی انگلی الگ کی تھی !! یہ کوئی عام بات نہیں کے کسی شخص کی انگلی کٹی ہو !! اسلئے مجھے یقین ہے وہ پاشا ہے !! ارمغان نے سنجیدگی سے آگاہ کیا

اور اگر میرے بابا کا قاتل وہی ہوا تو خدا کی قسم کتے سے بھی بتر موت دونگا اُسے !! پچھلی بار تو بچ گیا تھا اب نہیں بچے گا !! ارحاب کی آنکھوں میں سرخی اُتری تھی چہرہ ازلی تصورات کے ساتھ تنا تھا !! دماغ کی رگیں واضح ہونے لگی تھی !!اُسے حد سے زیادہ غصے میں دیکھ ارمغان نے اُس کا کندھا تھپتھپایا

بہت جلد اُس کے کیے کی سزا اُسے ملے گی !! ہوسلا رکھ !! ارمغان نے سنجیدگی مگر نرم لہجے میں کہا تھا وہ سمجھ سکتا تھا اس وقت ارحاب کتنی تکلیف میں ہے اُس نے اپنا باپ کھویا تھا کوئی چھوٹی بات نہیں تھی !!

مجھے پہلے شق تھا اُن کی جان خطرے میں ہے!! وہ حویلی میں محفوظ نہیں تھے !!اریان نے سامنے دیوار پر نظریں جمائے سگریٹ کا کش بھرا تھا

مجھے حیرت ہوتی ہے ہاسپٹل میں اتنی سیکورٹی کے بعد کوئی گھس کر بابا کی جان لیتا ہے اور کسی کو پتہ تک نہیں چلتا ؟؟ پہلی بار وہ ہوا ہے جو سوچا نہیں گیا تھا !! اس بار مجرم کوئی طاقت رکھنے والا شخص ہے !! آخر اُس کی ہمت ہے جو ہم سے اُلجھا ہے !! میرے بابا کی جان لے کر اخر کب تک زندہ رہ سکے گا ؟ ارحاب کی سانسیں گہری ہورہی تھی اُس نے مفلوج کیفیت میں اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اپنے دل میں جلتی آگ کو کم کرنے کی

کوشش کی !! لیکن دماغ میں ضوریز شاہ کا مسکراتا چہرا اُن کی یاد میں ڈھل کر اُسے جنونی بننے پر مجبور کر رہا تھا

وہ مرد تھا !! مضبوط تھا !! لیکن تھا تو انسان ؟ اُس نے اپنا باپ کھویا تھا کوئی آم بات نہیں تھی!!

کل سے اُس کی تلاش چاروں طرف لگوا دو اس بار بچ کر کہیں جانہ سکے !! اریان نے دیوار پر نظریں جمائے سنجیدگی سے کہا

ارحاب نے کچھ لمحے کیلئے آنکھیں بند کرتے کرسی کی پشت سے ٹیک لگایا تھا آخری بار جب وہ ضوریز شاہ سے ملا تھا تب وہ اور ضوریز شاہ دونوں بے حد غصے میں تھے !! ضوریز شاہ کے الفاظ اس کے کانوں میں گنج رہے تھے بچپن کے خوبصورت پل جو باپ کے ساتھ گزارے تھے وہ سب آنکھوں کے سامنے چل رہے تھے !! آنکھیں مندے ہی اُس کا چہرہ مزید سرخ ہورہا تھا دماغ کی رگیں ایسے پھول رہی تھی گویا ابھی پھٹ جائیگی !! وہ تیزی سے سیدھا ہوتا اپنی آنکھیں کھول گیا اُس کی آنکھیں خطرناک حد تک سرخ تھی !!

وہ جدید کیفیت میں کھڑا ہوتا وہاں چکر کاٹنے لگا گویا خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہا ہو !!

اریان اور ارمغان نے اُسے دیکھا تھا !! جو خود پر ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا

اریان سگریٹ عیش ٹرے میں رگڑ کے بجھاتا کھڑا ہوا پھر ازلی روب سے چلتا اُس کے نزدیک پہنچا

غصّہ ارہا ہے ؟ اُس کے سامنے کھڑے ہوکر اریان نے اُس کی سرخ آنکھوں میں دیکھ کہا

اتنا کے ابھی اُس قاتل کو زندہ دفن کردوں جو میرے باپ کو مٹی کی نیند سلا کر خود اس وقت پرسکون نیند سورہا ہوگا !! ارحاب کا لہجہ بےحد سرد اور گھمبیر تھا

کچھ دن صبر کر وہ تیرے سامنے ہوگا پھر جو کرنا ہے اُس کے ساتھ کرنا !! اریان نے اُسے اپنے سینے سے لگایا تھا

کچھ دن تک صبر نہیں ہوگا مجھ سے!!! اریان کے گلے لگ وہ آنکھیں مندتا گھمبیر آواز میں بولا

صبر کا نتیجہ بےحد پرسکون ہوتا ہے !!جو سکون اُس کمینے کی موت پر تُجھے نصیب ہوگا اُس کیلئے بس کچھ وقت صبر کر !! اُس کی پشت سہلاتے اریان نے نرمی لیکن گھمبیر آواز میں کہا وہ جانتا تھا ارحاب اس وقت اندر سے بہت ٹوٹا ہوا ہے اور اریان کا حصار اس وقت کسی بڑے بھائی سے کم نہ تھا !!

اریان نے نہ محسوس انداز اس کے بالوں پر لب رکھے تھے!! کچھ دیر بعد ارحاب الگ ہوا اُس کی آنکھوں میں انسو نہیں تھے لیکن اس کی انکھوں میں وہ سرخی سب کچھ بیان کر رہی تھی!!

ان سب میں تیری بہن کو نیا بھوت چڑھ گیا طلاق کا !! مریم کا یاد اتے اریان تنے تاثرات کے ساتھ کہتا صوفے پر بیٹھا جب کہ ارحاب بھی سامنے والے صوفے پر بیٹھ چکا تھا

اس کی نظر میں تُو بابا کا قاتل ہے !! تُو نے کچھ کہنے سے بھی منع کر دیا!! ارحاب نے اریان کو دیکھ کہا تھا

ہاں اس لیے کیونکہ میں کسی کو صفائی دینے کا پابند نہیں ہوں!! میں اپنی مرضی کا مالک ہوں نہ اریان شاہ نے کسی چیز کے لیے صفائی دی ہے اور نہ دونگا !!! اس کے تو اچھے بھی رینگے میرے پاس دیکھتا ہوں کہا تک زد جاتی ہے اُس کی!! اریان تنے تاثرات کے ساتھ کہتا روب سے ٹانگ پر ٹانگ جمع گیا

بابا کا جانا مریم کو اندر تک ختم کرچکا ہے اریان وہ طلاق چاہتی ہے !! بچپن سے اس نے اپنی ہر ضد کو پورا کیا ہے !! کہنے کو وہ ضدی نہیں اور اگر بن جائے تو اس سے بڑا کوئی ضدی نہیں!! ارحاب نے اریان کو دیکھ کہا تھا

لیکن اسے شاید پتہ نہیں ہے اس کا شوہر نامدار اس سے دس گنا زیادہ ضدی اور ڈھیٹ انسان ہے !! طلاق کا بھوت بہت اچھے سے اتاروں گا اس کے سر سے !! اریان کا انداز سلگا ہوا تھا اُن کے انداز پر ارمغان کے لبوں کے کنارے دھمی سی مسکراہٹ پھیلی تھی

پہلی بار اپنے بھائی کو کسی کے لیے سجدر پسند ہوتا دیکھ اسے اچھا لگا تھا!! ورنہ اریان کو کسی کی پرواہ کہاں ہوتی تھی کوئی کہیں بھی جائے !!

خدانخواستہ دل تو نہیں اگیا میری گڑیا پر؟ ارمغان نے مشکوک نگاہوں سے اریان کو دیکھتے ہوئے کہا وہ ماحول کو تھوڑا ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ ارحاب کے چہرے پر چھایا سرد پن اور وہ تکلیف اس سے دیکھی نہیں جا رہی تھی

تیری گڑیا خیر سے میری بیوی ہے!! اگر اس پر دل بھی ائے گا تو کسی کو خبر تک نہیں ہوگی اسے خود کو بھی نہیں!! قیامت تک تُو تو کیا کوئی بھی مجھ سے اقرار نہیں کروا پائے گا!! اریان نے روبدار لہجے میں جواب دیا

ہائے بندہ زہر کھا کر مر جائے لیکن اریان شاہ سے عشق نہ کریں !! ارمغان نے سرد سانس ہوا کے سپرد کرتے صوفے پر ڈھینے والے انداز میں کہا

ابھی مزید بات ہوتی جب زریام اپنی وجاہت سے بھرپور روبدار شخصیت کے ساتھ بھاری قدم لیتا ٹیرس پر ایا تھا اس کے تاثرات کافی حد تک خراب لگ رہے تھے!!

وہ اتا صوفے پر بیٹھا تھا سوچوں کا مرکز کوئی اور نہیں بلکہ وہی بے وفا تھی جو اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی!!

کیا ہوا تیرا موڈ کیوں خراب ہے؟ ارمغان نے زریام کے تنے تاثرات دیکھتے استفسار کیا

کچھ نہیں ادا بس ایسے ہی!! زریام نے کہتے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائی وہ اریان کے برابر میں بیٹھا تھا اریان نے اسے دیکھا!! ہاتھ میں قیمتی گھڑی پہنے وہ سیاہ پینٹ اور سیاہ شرٹ کے ساتھ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا تضاد اس کی پیشانی پر بکرے وہ بال جو چار چاند لگانے والا کام کر رہے تھے اور پھر اس کے چہرے کے وہ تنے ہوئے تصورات!! اریان کو بے ساختہ اس پر ٹوٹ کر پیار ایا

اریان اس کی گردن میں اپنا بھاری ہاتھ ڈالتا اسے قریب کرتا اس کی پیشانی چوم گیا !!

میرا بچا اتنے غصے میں کیوں ہے؟ اریان نے اُس کی پیشانی چومتے وجہ جاننی چاہی

کچھ نہیں ادا بس ایسے ہی !!

ان چیزوں کا اچانک سے اپ کے سامنے اجانا جن سے اپ بے حد محبت کرتے تھے اور اب وہ اپ سے بہت دور جا چکی ہو جن کو بھلانے کی کوشش اپ نے دن رات کی ہو اور اپ اسے بھولنے میں کامیاب بھی ہو رہے ہوں پھر اچانک اس چیز کا سامنے اجانا بہت تکلیف دیتا ہے!!

اک وقت تھا جب مجھے پتہ چل چکا تھا کہ کسی سے زبردستی محبت نہیں مانگی جا سکتی اور مجھے لگا تھا کہ میں اسے منا لونگا لیکن میں غلط تھا کیونکہ وہ مجھ سے خفا نہیں تھی وہ مجھ سے دست بردار ہو چکی تھی میں بس اُسے پریشان کر رہا تھا۔۔

زریام عجیب سے لہجے میں بول رہا تھا لہجہ سنجیدہ تھا لیکن لہجے میں عجیب سی کشمکش اور دکھ تھا اس لہجے میں چھپی وہ تکلیف جو یک طرفہ محبت کی ہوتی ہے!ارمغان اور ارحاب حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے جب کے اریان کے جانتا تھا وہ اپنی محبت کی بات کر رہا ہے زریام کے علاوہ کسی کو نہیں پتہ تھا کہ اس کی محبت کون ہے؟ اور نہ اریان نے کبھی پوچھا تھا اریان یہ ضرور جانتا تھا کہ اس کی زندگی میں کوئی ایسا تھا جس سے زریام ٹوٹ کر محبت کرتا تھا

جن سے ہم محبت کرتے ہیں اور وہ ہماری قدر نہیں کرتے انہیں بھلانا صرف شروع شروع میں مشکل لگتا ہے زریام انہیں ہم جلد بھلا دیتے ہیں زندگی کی مصروفیات ہمیں انہیں بھولنے پر مجبور کر دیتی ہے!! ارمغان نے کوئی سوال کرنے کے بجائے اسے جواب دیا تھا جب کہ اس کے جواب پر زریام زخمی سا مسکرایا ایزل کا چہرہ دیکھتے ہی ماضی کی یادو نے اسے پوری طرح اگھرا تھا

خوابوں کو چھوڑ دینا ، لوگوں کو چھوڑ دینا آسان ہے ، فرار کبھی مشکل نہیں ہوتی لیکن کیا انہیں بھول جانا ممکن ہے ؟

نہیں ادا.... ہم کبھی نہیں بھولتے ، بس یادنہ کرنے کے بہانے نکال لیتے ہیں کسی چیز کو حاصل کر کے چھوڑ دینا آج بھی

بدترین اذیت ہے اور اسے بھلا دینا دسترس سے باہر !!

زریام کے الفاظ بے حد گہرے تھے ماحول میں بالکل خاموشی چھا گئی تھی

تم کسی سے محبت کرتے ہو زریام؟ ارحاب نے زریام کو دیکھ کہا

تھی کوئی ادا!! اس شخص کو دل سے نکال دینا میرے بس میں نہیں ہے۔۔!

میں جتنا کہوں کہ اسے نظر انداز کر لوں خود کو مصروف رکھوں مگر وہ ہے کہ دھیان سے نکلتی ہی نہیں وہ ایسا شخص تھی جس نے مجھے زندگی میں سب سے زیادہ اذیت دی اور سب سے زیادہ محبت بھی۔۔!!زریام نے انکھیں بند کی تھی ایزل اس کی رگ رگ میں بسی تھی اسے نکالنا اس کے بس سے باہر تھا

کائزل کے ساتھ نے ایزل کو کافی حد تک زریام کے دماغ سے نکال دیا تھا !! لیکن اج اچانک سے اس کا سامنے آجانا ایک بار پھر زریام شاہ کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہا تھا !!

زریام خود پر مکمل ضبط کر رہا تھا!! لیکن اُس کے باوجود اس کی انکھ کے کنارے پر نمی جمع تھی جسے ارمغان نے غور سے دیکھا تھا !! ارمغان کھڑا ہوا اور زریام کے صوفے کے پیچھے آکھڑا ہوا

مت توڑ وہ پیار جو تیری ذات سے ہے

یہ بتا، تُو خفا میری کس بات سے ہے؟

تُو بھی نہ الجھا کر مجھ سے اس طرح

جب تُو اچھی طرح واقف میرے جذبات سے ہے!!

میں کیسے جی لوں تجھ سے رُوٹھ کر؟

میری تو ہر سانس وابستہ تیری یاد سے ہے !! ارمغان صوفے کی پشت پر دونوں ہاتھ ٹکا کر ذرا سا اس پر جھکتے شاعرانا انداز میں بولا

اُس دن کے بعد، میں نے کوشش ترک کر دی ادا

" وہ میری آخری کوشش تھی "

کچھ چیزوں اور لوگوں کو کھونا ہم افورڈ نہیں کر سکتے لیکن ہمیں اُنہیں کھونا پڑتا ہے ان سے دستبردار ہونا پڑتا ہے.

پھر چاہے وہ ہماری خوشی کی پہلی اور آخری وجہ ہی کیوں نہ ہوں !

زریام نے ارمغان کو دیکھ زخمی لہجے میں کہا تھا

جانتے ہو زریام ازیت کیا ہے؟

ارمغان نے اُس کی آنکھوں میں دیکھ کہا تھا زریام نے اپنی آنکھیں اٹھا کر اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

انکھوں کے سامنے اپنی اہمیت کو کم ہوتے دیکھنا اور پھر بھی خاموش رہنا!

یہ جانتے ہوئے بھی کہ کچھ چیزیں آپ کی نہیں ہیں، آپ پھر بھی اُن سے جڑے رہتے ہیں کیونکہ آپ نے بلا ارادہ اُن سے محبت کی ہوتی ہے!!

یہ دنیا ہے میرے بچے ادھر کچھ چیزیں ملتی ہیں تو بہت سی چیزیں جدا ہوتی ہے !! اگر زندگی مکمل ہوتی تو اج کوئی دکھ میں نہ ہوتا!! اپنی ماضی کی چیزوں کا بھول کر اگے بڑھنے سیکھا ہے ہم نے !! اپنی بیوی کے لیے جینا سیکھو چھوڑ دو ان لوگوں جو تمہاری قسمت میں نہیں تھے!! کیا پتہ اس شخص کی تم سے زیادہ کسی کو ضرورت ہو اور ویسے بھی یہ تو عزل سے چلتا ارہا ہے کسی دوسرے کا دل جوڑنے کے لیے کسی ایک کا دل ٹوٹنا برحق ہے !! پھر کیوں سوگ بنائے اُس چیز پر جو ہماری قسمت میں خدا نے لکھی ہی نہیں ؟ارمغان اسے دیکھ بے حد نرمی سے کہہ رہا تھا اور زریام بہت غور سے اُس کی بات سن رہا تھا !!

ٹھک کہے رہے ہیں آپ !! انسان کو ماضی سے نکل جانا چاہیے میں بھی نکل گیا تھا لیکن اس شخص کا دوبارہ میرے سامنے اجانا مجھے پھر بے دردی سے وہیں پھٹک گیا جہاں میں کچھ ماہ پہلے تھا !!

زریام نے پانی کا گلاس اپنے لبوں سے لگایا تھا

ان سب میں کایزل کی کوئی غلطی ؟کیا گزرے گی اس کے دل پر تمہارے لبوں سے کسی اور لڑکی کا نام سن کر وہ تمہاری بیوی ہے اب تمہیں اس کا خیال رکھنا ہے میری جان !! بالکل ایک بچے کی طرح!! اسے پیار دو بے حد پیار جس کی وہ حق دار ہے !! بیوی ہے وہ تمہاری اور محرم کا کوئی نیمو بدل نہیں ہے حرام چیز حلال کے سامنے ہار جاتی ہے!! اسی طرح محبت کا کھیل ہے ایک بار کائزل کی جانب قدم بڑھا کر دیکھو سب کچھ بھول جاؤ گے!! ارمغان نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اس کے بال سوارے تھے

زریام اب بھی بہت غور سے اس کی بات سن رہا تھا !! اُس کا اک اک لفظ درست تھا زریام کے دل نے گواہی دی تھی ہر کسی کے پاس سمجھانے والے بھائی ہونا چاہیے اگر وہ بھائی زریام کے بھائیوں کی طرح ہو تو پھر بات ہی کیا ہو!!

سمجھ گیا ادا !! زریام نے مدھم سی مسکراہٹ کے ساتھ گھمبیر اواز میں کہا ارمغان نے بھی دھیما سا مسکرا کر ایک بار پھر اس کے سلکی بالوں میں ہاتھ پھیریا صوفے پر اکر بیٹھا !!

اسی طرح مزید کچھ دیر اُن کی باتیں جاری رہی پھر وہ چاروں ٹریس سے اترتے نیچے کی جانب بڑھے تھے !!

چلے امی ؟ اریان نے امیرا بیگم کو دیکھ کہا تھا جو خود پر شال ٹھک کر رہی تھی

ہاں بیٹا چلتے ہے !! انہوں نے اسباب میں سر ہلایا تھا اس وقت سب وہیں موجود تھے!!

کچھ دن تک مریم کو یہی رہنے دو بچے !! ابھی اُس کا حویلی جانے مناسب نہیں !! اس کا یہاں رہنا زیادہ ضروری ہے!! وہ اریان کے سوچ کی تشریح کر سکتی تھی اخر وہ اریان شاہ کی ماں تھی !!

اُن کی بات پر اریان نے گہرا سانس لے کر سر کو خم دیا اگر حالات کچھ اور ہوتے تو یقینا کسی حال میں اریان اُسے یہاں رکنے نہیں دیتا !!

وہ سب اب حویلی کیلئے نکل چکے تھے !! خواتین کل صبح دوبارہ آنے کا ارادہ رکھتی تھی !! ویسے ہی فاصلہ کم تھا اسانی سے ایا جایا سکتا تھا !!

اریان نے مریم کا خیال رکھنے کی حورین کو ہدایت دی تھی کیوں دی تھی وہ نہیں جانتا تھا !! مریم یقینا زد میں اکر خود کو بھی نقصان پہنچا سکتی تھی اس لیے حورین کو ہر وقت مریم کے پاس رہنے کی بھی ہدایت تھی !!

فل وقت مریم کے ساتھ ایزل تھی ایزل کا کہنا تھا کہ حرین جا کر فریش ہو جائے اور تھوڑا ارام کریں وہ کب سے مریم کے پاس بیٹھی تھی اب اسے بھی ارام کی ضرورت تھی حورین کو چینج بھی کرنا تھا اسلئے وہ ارحاب کا کمرہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہی تھی تاکہ وہاں جا کر چینج کر سکے!!

سنے!! پاس سے گزرتی ملازمہ کو پکارتے حورین نے اپنے پاس بلایا

جی بی بی جی؟ ملازمہ نے ادب سے کہا

آپ کے بڑے سائی کا کمرہ کہا ہے ؟ حورین نے اِدھر ادھر دیکھتے کہا ضوریز شاہ کی حویلی بھی بے حد بڑی اور خوبصورت تھی

بڑے سائی کا کمرہ وہ رہا !! ملازمہ نے اکر کی جانب اشارہ کیا جہاں ارحاب کا کمرہ موجود تھا !!

شکریہ !! حورین نے دھیما سا مسکرا کر کہا پھر خود سیڑھیاں چڑھتی ارحاب کے کمرے کی اور بڑھی تھی !!

اُس نے کمرے کا دروازہ کھولا جب خوشبو اُس سے ٹکرائی !! ارحاب کی موجودگی میں بھی روز کمرے کی صفائی ہوتی تھی چاہے کمرے کو صفائی کی ضرورت ہو یا نہ ہو اسلئے ارحاب کے جانے کے بعد بھی اس کمرے کی رو صفائی ہوتی تھی کمرہ خوبصورتی سے چمک رہا تھا حورین

نے اندر قدم رکھا انکھیں کمرے کا جائزہ لے رہی تھی !! کمرہ نہایت بڑا اور الشان تھا سامنے ہی اس کی نظروں کے حساب میں ارحاب کی تصویر ائی تھی

جس میں وہ روب سے کھڑا سامنے دیکھ رہا تھا چہرے پر مسکراہٹ نہیں تھی اچانک ہی حورین کے ذہن میں دوپہر ہوا واقعہ گھومنے لگا جب ارہاب بے حد غصے سے تیش کے عالم میں باہر گیا تھا پریشانیوں میں وہ یہ سب بھول چکی تھی لیکن ارحاب کی تصویر دیکھتے ہی اُسے سب یاد اچکا تھا!! یک دم ہی سہم پن اُس کی آنکھوں میں اترا تھا اُس نے حلق تر کرتے کمرے میں مزید قدم بڑھائے ملازمہ پہلے ہی حورین کے کپڑے الماری میں رکھ چکی تھی جس سے حورین کو کافی آسانی پیدا ہونے والی تھی !!

حورین کافی تھکاوٹ محسوس کر رہی تھی اس لیے وہ کپڑے چینج کرنے کے بعد سونے کا ارادہ رکھتی تھی!!

کمرے کو دیکھتی دل میں ماشاللہ کہتی وہ اپنے کپڑے لیے باتھ روم میں بند ہوئی تھی!! کچھ ہی دیر میں وہ سادہ سی قمیض شلوار میں شاور لیے باہر ائی تھی سفید قمیض جس پر بنے گلابی پھول ہم راہ ہی شلوار اُس پر خوب جچ رہی تھی !!

وہ اپنے بالوں کو سکھا کر ان کو مزید سوکھنے کیلئے کھلا چھوڑتی بیڈ کی جانب بڑھی !! بیڈ پر لیٹتے وہ فوراً آنکھیں موند گئی وہ تھوڑا آرام چاہتی تھی !!

ابھی اسے لیٹے 20 منٹ ہی ہوئے تھے جب کمرے کا دروازہ کھلا اور ارحاب شاہ کمرے میں داخل ہوا !! اس کے داخل ہوتے ہی قدموں کی اہٹ سے حرین پہچان چکی تھی کہ انے والا کون ہے حورین نے سختی سے اپنی انکھیں میچی وہ فلوقت ارحاب کا سامنا کرنے کی ہمت میں نہیں تھی!!

ارحاب کی نظر سیدھا بیڈ پر اٹھی تھی اگلے لمحے وہ نظر انداز کرتا باتھ روم میں بند ہوا تھا وہ شاور لینا چاہتا تھا وہ کس قدر خود میں تھکان محسوس کر رہا تھا یہ بات کوئی اس سے پوچھتا اس کے باتھ روم میں بند ہونے پر حرین نے آنکھیں کھولی تھی

دھڑکن ہے عجیب مقدار میں تیز تیز دھڑک رہی تھی !! ارحاب کا غصہ ایک بار پھر یاد انے پر وہ سختی سے دوبارہ آ بخنے میچ گئی !! کچھ دیر بعد وہ شاور لے کر باہر ایا تھا ارحاب کی کمر کے گرد مہز ایک ٹاول لپٹا تھا اُس کی قدمو کی اہٹ پر حورین نے ترچھی آنکھیں کھولی سامنے اُسے بس تولیے میں دیکھ وہ رج سے شرم کے گھیر میں ائی تھی حورین نے آنکھیں بند کرنا چاہی لیکن نظریں اُس کے چٹانی مضبوط چوڑے سینے پر جا ٹکی تھی اُس کا دل کانوں میں بج تھا!!

ارحاب کا سر درد سے پھٹ رہا تھا اُسے سکون چاہیئے تھا وہ اپنے بال دو اُنگلیاں کی مدد سے سیٹ کررہا تھا جب اس نے کسی کی نظریں خود پر محسوس کی !!

ارحاب نے نظر گھمائے پیچھے دیکھا تھا جب کے ارحاب کے دیکھنے پر حورین نے جھٹ سے آنکھیں مندی تھی گویا اس نے دیکھا نا ہو!!

ارحاب بنا کوئی ردِ عمل دیے اپنے بال سیٹ کرتا اب چیننگ روم کی جانب بڑھا تھا !! کچھ ہی دیر میں وہ سفید شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ میں باہر ایا تھا !! تھکان اور بے سکونی کی وجہ سے آنکھوں میں سرخی اب بھی تھی !!

ارحاب نے قدم بیڈ کی دوسری جانب بڑھائے!! وہ بیڈ کنگ سائز تھا حورین اُس کے دوسرے کونے پر سو رہی تھی یا خود کو سویا ہوا ظاہر کر رہی تھی!!

ارحاب نے لیٹتے آنکھیں بند کیے سونے کی کوشش شروع کی لیکن نیند تھی کے آنکھوں سے کوسو دور تھی !! ذہن میں بار بار کچھ کچھ ایسا چل رہا تھا جو نیند کوسو دور لے جارہا تھا!! حورین کو دیکھ کر شہرام کے میسیج اُس کے لفظ وہ ارحاب کی رگیں تان رہے تھے !!

ارحاب کی بے سکونی کی آخری حدوں پر تھا ضبط سے اُس کا چہرہ سرخ ہورہا تھا ارحاب اٹھ کر بیٹھتا سائیڈ ٹیبل پر رکھا پانی کا گلاس اپنے لبوں سے لگا گیا وہ کافی دیر خود پر ضبط رکھنے کی کوشش کرتا رہا جب ضبط ٹوٹا تو اُس نے ہاتھ میں تھاما کانچ کا گلاس پوری طاقت سے دیوار میں دے مارا !!

حورین نے کمفرٹر پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی !! اسی لمحے ارحاب نے نظریں گھمائے اُسے دیکھا !! اُسے سکون سے سوتا دیکھ ارحاب کا دماغ مزید بھک ہوا تھا !!

وہ ایک جھٹکے سے اُس کی کلائی پکڑ کر اپنی جانب کھینچ چکا تھا حورین کسی کٹی پتنگ کی طرح اُس کی جانب کھینچی تھی اُس نے سہم کر جھٹکے سے آنکھیں کھولی تھی !!!

وہ اُسے تکیے پر پٹھکتّے اُس پر سایہ فگن ہوتا اُس کی گردن میں چہرہ چھپا گیا اس اچانک ہوتے عمل نے حرین کو بوکھلانے پر مجبور کیا تھا وہ حیرت سے معاملے کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی!!

جب کے ارحاب کی سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتی وہ سانس روک گئی تھی اُسے ارحاب سے اس چیز کی اُمید نا تھی !! حورین نے سانس روکے کچھ لمحے بعد دھیرے سے اپنے کانپتے ہاتھ اٹھا کر اس کے کندھے پر رکھنے چاہے لیکن ہمت نہیں ہوئی !!حورین کا دل اتنی شدت سے دھڑک رہا تھا کہ معائنے خیض خاموشی میں اواز گنج رہی تھی

کچھ لمحے گزرے تھے جب حورین کا موبائل بجنے لگا جسے ارحاب نے سائڈ ٹیبل پر رکھا تھا حورین نے فوراً دائے جانب دیکھا جہاں اُس کا فون بج رہا تھا اس نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھانا چاہا لیکن فون کچھ فاصلے پر تھا وہ تھوڑا سا بھی کھسک نہیں سکتی تھی کیونکہ ارحاب کا وزن کافی حد تک اُس پر تھا حورین سے تو سانس نہیں لی جارہی تھی مقابل بہت طاقت کا مالک تھا !!

موبائل کو پاگلوں کی طرح مسلسل بجتے تھے ارحاب نے اس کی گردن سے اپنا چہرہ نکالا تھا ہاتھ بڑھا کر وہ موبائل اپنے سامنے کر گیا سامنے شہرام کا نمبر دیکھ اُس کی آنکھوں سے مزید خون اترا تھا!!

وہ موبائل اٹھا کر اسپیکر پر کرتا بیڈ پر پٹک کر دوبارہ اُس کی گردن میں چہرہ گھسا گیا !!

ہیلو حورین ؟ کیسی ہو ؟تم ٹھک ہو نا ادا کے پاس تھا تمہارا موبائل ؟ انہوں نے تمہیں کچھ کہا تو نہیں ؟ تُم اُنہیں بتا کیوں نہیں دیتی کر تُم مجھ سے محبت کرتی ہو میں تمہاری پہلی اور آخری محبت ہُوں بتاؤ ادا کو تاکے وہ تمہیں آزاد کریں اور تُم م۔۔۔ابھی شہرام بنا رکے مزید بولتا جب حورین کی اواز کمرے میں گونجی

ن۔نہیں کرتی میں آپ سے محبت آئندہ اس نمبر پر کول مت کریے گا !! حورین نے ہمت کرتے کہا چہرے پر گھبراہٹ صاف دکھ رہی تھی جب کے ارحاب کی بھاری ہوتی سانسیں وہ اپنی گردن پر محسوس کر پا رہی تھی جبکہ اس کی گردن کی ابھرتی رگو پر اُس کی نظریں ٹھہر گئی تھی !!

کیسی باتیں کر رہی ہو؟ تُم مجھ سے محبت کرتی ہو حورین ہمیشہ سے تمہارا نام میرے ساتھ منسوخ تھا !! وہ جنونی انداز میں بولا حورین کے لیے اس کے جذبات غلط نہیں تھے وہ واقعی اسے شدت سے چاہنے لگا تھا !!

ارحاب نے فون تھامتے اپنے کان سے لگایا !!

اگر دوبارہ اس نمبر پر تمہاری کول ائی قسم خدا کی شہرام تُم اگلی سانس نہیں لے سکو گے دوبارہ اپنے لبوں سے میری بیوی کا نام نکالا تو تمہیں زمین پر نہ گاڑ دیا تو میں اک باپ کی اولاد نہیں !! میری غیرت کو مت للکارو ورنہ تمہیں تباہ کرکے رکھ دونگا !! ارحاب فون کان سے لگائے غصے سے دھاڑا تھا حورین نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ اپنی چیخ کا دبای

جب کے مقابل میں موجود شہرام کی جانب سے خاموشی نے جگہ لی تھی !!

اگلے لمحے شہرام فون کٹ کر گیا

ارحاب نے سرخ آنکھوں سے حورین کو دیکھا تھا جو بھرائی آنکھوں سے اُسے ہی دیکھ رہی تھی !!

ارحاب کو ایسا لگ رہا تھا گویا اس کا سر درد سے پھٹ جائیگا اسلئے ابھی وہ بنا کچھ کہے اک بار پھر اُس کی گردن میں چہرہ دیے آنکھیں موند گیا وہ تھوڑی نیند چاہتا تھا گرز اُسے دشمن جان کی باہوں میں مل رہا تھا !!

سکون چاہیئے مجھے !! ارحاب کی گھمبیر سرد آواز گونجی تھی بولتے ہوئے اُس کے لب حورین کی گردن سے ٹچ ہوئے تھے جس پر حرین ایک بار پھر اپنا سانس روک گئی تھی

اس کی بات کا مطلب سمجھتے حورین نے جلدی سے اس کے بالوں میں انگلیاں الجھائی تھی حورین بالکل دھیرے دھیرے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانا شروع کرچکی تھی !! جب کہ ارحاب کو اپنے وجود میں سکون سرائیت کرتا محسوس ہو رہا تھا وہ فل وقت سب بھول کر ارام کرنا چاہتا تھا!!

وہ اس قدر نرمی سے اُس کے بالوں میں اُنگلیاں پھیر رہی تھی کے ارحاب کچھ ہی دیر میں نیند کی وادیوں میں اتر چکا تھا

جبکہ حرین کا دل پاگلوں کی طرح دھڑک رہا تھا !! پہلی بار ارحاب کی اتنی نزدیکی اس کی اندر طوفان بھرپا کرگئی تھی اب ہوا یہ تھا کہ حرین کی نیند اڑا کر وہ پرسکون نیند سو چکا تھا!!!

ارمغان نے حویلی میں داخل ہوتے ہی حویلی میں نظریں دوڑائی تھی !! شاید اس کی آنکھیں کسی کو ڈھونڈ رہی تھی!!

ادا کس کو تلاش کر رہی ہے اپ کی آنکھیں ؟ ارمغان کی نظروں کا زاویہ سمجھتے زریام نے تشویشی نظروں سے دیکھ پوچھا تھا

کسی کو نہیں یار بس ایسے ہی ! وہ اپنی پرکشش انکھوں کا زاویہ زریام پر مرکوز کر گیا !

ادا سائی !! انزل کی اواز پر اُن دونوں نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا تھا

جی بیٹا !! زریام نے اُسے دیکھ نرمی سے کہا جب کے ارمغان نے گہری نظروں سے اُس کا جائزہ لیا تھا جو بلیک سوٹ میں ملبوس ہاتھوں میں کالی چوڑیاں پہنی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی اُس کی نظریں پہلی بار کسی کا جائزہ لے رہی تھی !!

اریان کہا ہیں نظر نہیں ارہے ؟ انزل زریام کو دیکھ بولی

ادا کسی کام سے ڈیرے پر چلے گئے !! زریام نے اُسے آگاہ کیا

اوہ!! اُس کی آنکھوں میں اُداسی اتری تھی زریام کچھ دیر بعد ارمغان کو کہتا اپنے کمرے کی اور بڑھ چکا تھا

یہ گھر میں اتنا تیار تم کس خوشی میں ہوئی ہو اس کے لبوں پر لپسٹک دیکھ اُس نے ابرو اٹھائے کہا تھا

تیار نہیں ہوسکتی میں ؟ انزل نے جواباً نرمی سے لیکن بیزار لہجے میں کہا

دوپٹہ سر پر اوڑنے کے لیے ہوتا ہے گلے میں ڈال کر دکھانے کے لیے نہیں!! یہ دوپٹہ کسی فارمیلٹی کے لیے نہیں لیا جاتا یہ ضروری ہوتا ہے!! ائندہ اسے میں تمہارے سر سے اترتے نہ دیکھوں اچھے سے سر پر لو اسے ہر جگہ ملازم کام کر رہے ہیں اور تُم بے شرمو کی

طرح ایسے پھر رہی ہو؟ اُس کے دوپٹے پر غور کرتے وہ سرد لہجے میں بولا اسے یہ بات واقعی ناگوار گزری تھی

جب کے ارمغان کی بات پر انزل نے حیرت سے اسے دیکھا تھا وہ پہلا شخص تھا جو اسے کسی چیز ٹوک رہا تھا ورنہ وہ اپنی مرضی کی مالک تھی یا یہ کہا جائے کہ کبھی کسی نے اس پر اتنا غور ہی نہیں کیا لیکن ارمغان بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا!!

ا۔اپ کون ہوتے ہیں میرے دوپٹے کے بارے میں کہنے والے نے سر پر لوں یا پھر گلے میں آپ کو کوئی حق نہیں ہے اس طرح کہنے کا !! اُس نے بمشکل اپنے لہجے میں ادب رکھا تھا دل تو کر رہا تھا مقابل کا حسین چہرہ بگاڑ دے اخر اسے کہاں برداشت ہونا تھا اپنے کسی کام میں کسی دوسرے کی مداخلت ؟

بتاؤں میں کون ہوں ؟ چپ چاپ جو کہا ہے وہ کرو فضول سوال مجھ سے مت کرنا!! یہ دوپٹہ اب اگر میں نے تمہارے سر سے اترا دیکھا تو میں بہت برا پیش آؤنگا !! اس حویلی میں کسی سے بھی پنگا لے لینا سوائے مجھ سے!! میں کسی کو نہیں بخشتا !! تو یہ غلطی مت کرنا!! چاہے وہ میرا دشمن ہو یا مقابل میں کوئی بھی بخشش نہیں ہوتی اس کی!! تو اگلی بار میرے کسی بھی سوال پر دوبارہ سوال کرنے کے بجائے اس بات پر عمل کر لے نا ورنہ تمہارے خود کے لیے مشکل ہوگی !! میں بس تمہیں اگاہ کر رہا ہوں تم چاہو تو اسے دھمکی بھی سمجھ سکتی ہو!! وہ اُسے دھمکی امیز لہجے میں کہتا آگے بڑھ چکا تھا جب کے انزل منہ

کھولے ہونق بنے اُسے دیکھ رہی تھی !! یہ سب نیا تھا اس کے لیے کہاں عادت تھی اُسے ان سب چیزو کی؟اسے خود پر یقین نہیں ارہا تھا وہ اتنا سب کیسے سن رہی ہے ؟

یہ اور میری جان کا عذاب بن کر حویلی میں آگیے کسی سے شکایت بھی نہیں لگا سکتی ان کی تو!! یقینا سب نے مجھے ہی غلط کہنا ہے میری مرضی میں دوپٹہ لوں یا نہ لوں ان کی انکھوں میں کیوں چب رہا ہے !! اگر اریان کہتے تو یقینا میں لے بھی لیتی ان کے کہنے پر تو مر کر بھی نہ لوں اوہ نو !!! وہ غصے سے سوچتی خود سے ہی لڑ رہی تھی !! جب کے اریان نے کبھی اسے غور سے دیکھا تک نہیں تھا!! اور وہ یہاں بہت دور کی بات سوچ رہی تھی !!

اک نئ صبح کا آغاز ہوا تھا مریم رات بھر ٹھک سے نہیں سوئی تھی اُس کی ساری رات روتے ہوے گزری تھی !! نیندیں تو گویا اس پر حرام ہو چکی تھی

وہ اٹھ کر بیٹھی اور سائڈ ٹیبل سے اپنا موبائل تلاشنے لگی جو شادی سے پہلے اس کے پاس ہوتا تھا !!

اُس نے حزن کا نمبر ملا کر فون کان سے لگایا ان سب کے بعد بس حزن تھا جو اُس کی مدد کر سکتا تھا !! کیونکہ وہ ان تکلیف دا حالتوں میں اپنے لالا کو پریشان نہیں کر سکتی تھی !! وہ جانتی تھی جتنی تکلیف میں وہ ہے اُس تکلیف سے سب گزر رہے ہیں !!

دو تین بیل پر ہی موبائل مقابل سے اٹھا لیا گیا تھا !!

ہیلو؟ مقابل سے ہزن کی اواز سنائی دی گئی اسے نہیں پتہ تھا یہ نمبر مریم کا ہے

اسلام علیکم ادا سائی!! مریم کی بوجھل آواز سنائی دی گئی اس کی اواز سے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ وہ ساری رات روتی رہی ہے

جبکہ مقابل میں موجود حزن نے مریم کی اواز سن بے یقینی سے فون کو دیکھا اسے اس کال کی توقع نہیں تھی !!

وـعلیکم السلام کیسی ہو مریم؟ حزن خود کو سنبھالتا فوراً بولا

میں ٹھک ہُوں!! مجھے آپ سے اک مدد چاہیئے تھی اگر آپ میری مدد کرینگے تو میں اپ کی بہت شکر گزار رہو نگی ادا !! مریم کی اواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی

میں سن رہا ہوں تم ایک بار بول کر دیکھو وہ چیز مکمل ہو جائے گی!! حزن کی نرم لہجے میں کی گئی آواز اسپکر سے ائی تھی

میں ان حالتوں میں لالا کو پریشان نہیں کرنا چاہتی اس لیے اپ سے بول رہی ہوں مجھے کوئی اچھا وکیل چاہیئے !! مریم کی اواز سنجیدہ تھا جب کے اُس کے لفظ " وکیل " پر حزن کو حیرت کے جھٹکے لگے تھے

کیا کرنا ہے وکیل کا خیریت ؟ وہ حیرت سے بولا

مجھے خلا چاہیئے !! مریم کی اواز جذبات سے آری تھی جب کے اُس کی بات پر مقابل میں موجود حزن کا دل زورو سے دھڑکا تھا !! اُس کی دعا شاید سنی جا رہی تھی اس کی محبت اس کے قریب ہو رہی تھی!! اگر یہ خلا ہو جاتی تو حزن کو اپنی محبت پانے سے کوئی نہیں روک سکتا تھا!!

تم نے سوچ سمجھ کر فیصلہ لیا ہے ؟ حزن کچھ لمحے بعد بولا

ہمم !! اور میرا آخری فیصلہ یہی ہے !! مجھے ایک وکیل چاہیئے جو یہ کیسے لڑے اور کوئی معمولی وکیل نہیں ایسا وکیل جو ان کے سامنے ٹک جائے !!مریم سامنے دیوار پر نظریں جمائے بولی

یہ بہت بڑا فیصلہ ہے مریم !! حزن پتہ نہیں کیوں یہ لفظ بول رہا تھا ؟

جانتی ہُوں ادا سائی !! میں زندگی میں چیزوں کو ریپلیس کرنا نہیں سیکھ پائی جو شخص میرے دل سے چلا جائے اس کی جگہ خالی ہی رہتی ہے۔اس کا کوئی نعم البدل نہیں بنتا۔۔!!

مریم کا لہجہ جذبات سے آری تھی

پھر تو زندگی مشکل ہو جائے گی تمہارے لیے۔!!حزن کے الفاظ بے ساختہ تھے

مشکل ہو جائے گی ؟؟

مشکل ہے۔۔میری زندگی بہت مشکل ہوگئی ہے !! بس اب سکون چاہتی ہوں!!!

مجھے لگتا تھا میں کبھی تھک نہیں سکتی ! لیکن پتہ نہیں کیوں میں تھک گئی ہوں زندگی سے، اپنے اندر موجود احساسات سے، لا حاصل امیدوں سے، اذیتوں سے، ہر بار ٹوٹتے اعتبار اور امیدوں سے، حتی کے اپنے آپ سے بھی۔پتہ نہیں کیوں پر شاید آج کے بعد میں کسی کو ویسی نہیں ملوں گی جیسی میں تھی!!

مریم نے اپنے انسوں پیتے کھڑے ہوکر بالکنی کی جانب قدم بڑھائے اسے سانس لینے میں مسئلہ ہو رہا تھا وہ ٹھیک سے سانس لینا چاہتی تھی!! اور باہر ہوتی ہلکی ہلکی بارش اُسے وہاں جانے پر مجبور کرگئی تھی

آپ اگر میری مدد کرینگے تو بتایئے !!مریم سنجیدگی سے بولی

تمہارا کام ہوجائیگا !! حزن کی اواز سنائی دی گئی !!

بہت بہت شکریہ !! میں اپ کا احسان کبھی نہیں بھولوں گی!! اللہ حافظ ادا سائی !! مریم کہتی فون رکھ چکی تھی اس نے مقابل کی بات بھی نہیں سنی تھی کیونکہ اس سے مزید بات نہیں ہو رہی تھی!!

اس نے خشک آنکھیں اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا، پھر اچانک وہ زور زور سے ہنسنے لگی، اتنا ہنسی کہ آنکھوں سے پانی بہتا بارش کے پانی میں شامل ہونے لگا۔اللہ میری کتنی آزمائش رہتی ہیں ؟ بے

بسی سے بولتے ہوئے وہ اچانک روپڑی، کوئی اسے اس طرح روتے دیکھ لیتا تو اس کا کلیجہ نہ پھٹ جاتا

اخر کب سے تو برداشت کر رہی تھی وہ اور کتنا باکی تھا ؟ اب اُس کا صبر جواب دے رہا تھا

مریم !! ایزل کی اواز پر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا

امی بلا رہی ہے میری جان اکر ان کے پاس بیٹھ جاؤ!! یوں کمرے میں بند رہو گی تو خود بھی اذیت سے دو چار رہو گی اور امی کو بھی دلاسہ دینے کے لیے نکام ثابت ہو گی !! ان کے سامنے رونا مت ورنہ وہ مزید کمزوری محسوس کریں گی!! ایزل کی اواز سنائی دی گئی اس کی اواز بھی صاف بتا رہی تھی کہ وہ رات بھر سوئی نہیں !! اُس کے انسوں بھی پانی کی طرح بہی لیکن وہ بڑی بہن تھی اسے مضبوط ہونا تھا !!

اُس کی بات پر مریم نے اسباب میں سر ہلایا پھر باتھ روم میں بند ہوتی اچھے سے پانی سے اپنا منہ دھوتے اپنے بکھرے بال ٹھک کرنے کی کوششیں کرتی کمرے سے باہر نکلی تھی اُس کی ماں کو اُس کی ضرورت تھی اس وقت اُسے وہاں ہونا چاہیے تھا !!

زریام کمرے میں دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا جب نظر کائزل پر پڑی جو بالکنی میں کھڑی تھی زریام نے ہاتھ اگے کرتے گھڑی میں وقت دیکھا رات کے بارہ بجنے کو تھے اور اس وقت کبھی بھی وہ بالکنی میں کھڑی نہیں ہوتی تھی !!

زریام اُسے دیکھتا اب فریش ہونے باتھ روم میں بند ہوا تھا !! اگلے 15 منٹ بعد وہ شاور لے کر باہر آچکا ایک بار پھر نظر بالکنی پر اتری تھی وہ اب تک بالکنی میں ہی کھڑی تھی!!

زریام نے ہاتھ سے اپنے بال درست کیے پھر قدم بالکنی کی جانب بڑھائے !!

کائزل رات بہت ہوگئی ہے سوجاؤ !! زریام کی گھمبیر آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی تھی لیکن ہنوز اُس نے کوئی ریکشن نہیں دیا !! اس نے رخ موڑ کر زریام کو تک نہیں دیکھا تھا زریام اُس سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا اس لیے کایزل کی پشت اس کی جانب تھی

کائزل؟ زریام نے پھر اُسے پکارا تھا یہ پہلی بار تھا جب وہ زریام کی بات نہیں سن رہی تھی

اس کے ابھی بھی کوئی رد عمل نہ دینے پر زریام کی پیشانی پر بلوں کا جال بچھا تھا!!

کائزل سنائی ارہا ہے تمہیں ؟ اُس کا لحاظ سخت ہوا تھا اخر کہاں برداشت تھی اپنی بات کی توہین ؟ اب سچ میں اُسے بےحد غصے انے لگا تھا اُس کے کوئی ردِ عمل نہیں دینے پر وہ غصے سے اگے کو بڑھا !!

میں کچھ کہے رہا ہوں تم سے !! اُس کی کلائی سخت گرفت میں لیتے اک جھٹکے سے اُس کا رخ اپنی جانب کرتا وہ غصے سے گرجا

کائزل نے اب کی بار خالی آنکھیں اٹھا کر اُسے دیکھا تھا !! بولا اس نے اب بھی کچھ نہیں!!

وہ خاموشی سے کھڑی اُسے دیکھنے لگی

میں کب سے بکواس کررہا ہوں سنائی ارہا ہے یا نہیں؟ اُس کی خاموشی مزید مقابل کو اندر تک غصے کی لپیٹ میں لے چکی تھی

کائزل نے بنا کوئی جواب دیے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوانا چاہا وہ ایک لفظ نہیں بول رہی تھی اور اس کا نا بولنا زریام شاہ کا دماغ پوری طرح خراب کر رہا تھا

کائزل!! اُسے خاموشی سے اپنی کلائی چھڑوانے کی کوشش کرتے دیکھ وہ اُس کے نام پر خطرناک حد تک زور دے گیا !!

چھوڑیں !! اخر کار اس کے لبوں سے ایک لفظ ادا ہوا تھا جس میں وہ کلائی چھڑوانے کی بات کر رہی تھی!!

اس کا یہ رد عمل مقابل کی سمجھ سے باہر تھا کایزل کبھی بھی ایسا بچپنا نہیں دکھاتی تھی!!

کائزل میری نرمی کا ناجائز فائدہ مت اٹھاو !! میں بہت برا پیش اؤں گا!! زریام نے ضبط سے کہا وہ پھر بھی خود پر ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا

میں اپ کی نرمی کا ناجائز فائدہ نہیں اٹھا رہی!! میں بس اتنا کہہ رہی ہوں کہ میرا ہاتھ چھوڑ دیں مجھے جانا ہے مجھے نیند ا رہی ہے!! کائزل نے سنجیدگی سے کہا

اور میں جو کب سے یہاں بکواس کر رہا ہوں وہ تمہارے کانوں تک نہیں پہنچ رہی ؟ اُس کی کلائی پر مزید سخت گرفت کرتے وہ سرد لہجے میں بولا

کائزل اب بھی خاموش رہی تھی !! اُس نے اب بھی کچھ نہیں بولا

کیا ہوگیا ہے تمہیں کائزل کیونکہ بچوں والی حرکتیں کر رہی ہو؟ زریام کی آواز قدرے بلند اور سرد تھی اُس کی غراہٹ پر کائزل کی آنکھوں میں نمی اترتے لگی !! جسے وہ اندر اُتار چکی تھی !!

برا لگ رہا ہے میرا نظر انداز کرنا آپ کو؟ اپ کی انا ہرٹ ہورہی ہے کیونکہ زریام شاہ کو کہا برداشت ہے کوئی اُن کے حکم کی خلاف ورزی کریں !! میرا آپ کی بات پر جواب نہ دینا آپ کو اس قدر غصے کی لپیٹ میں لے آیا کبھی اپ نے میرا سوچا ہے ؟ کایزل زریام کو دیکھ بولی آنکھ سے انسوں ٹوٹ کر گرا تھا

زریام نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا تھا وہ کس چیز کی بات کر رہی تھی ؟

کائزل تُم پہلے اپنی اس حرکت سے میرا دماغ جگہ سے ہٹا چکی ہو اب سیدھا بولو کیا ہوا ہے ؟ وہ اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا

آپ اب تک اُسے نہیں بھولے؟ اگلے لمحہ کائزل کا لہجہ دھما پڑا تھا جب کے لہجے میں تکلیف اُتری تھی

کس کی بات کر رہی ہو؟ زریام نے سرخ آنکھوں سے اُسے دیکھا

آپ کی پہلی محبت !! جس کو آپ اب بھی اپنے دل سے نہیں نکال پائے نا میری محبت کچھ اثر کرپائی !! جس سے آپ اب بھی بےپناہ محبت کرتے ہے آن !! کائزل کی آنکھوں سے اب انسوں ٹوٹ ٹوٹ کر رہے ہیں

یہ وجہ تھی میری بات کا جواب نہ دینے کی؟ زریام نے اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہا

میری بات کا جواب دیں آن !! آپ کب تک میری جگہ اُس شخص کیلئے رکھے گے جو آپ کی زندگی سے جاچکی ہے !! آپ کا کسی اور سے بےپناہ محبت کرنے مجھے تکلیف دیتا ہے !!

کائزل کے قدم پیچھے اٹھے تھے صاف ظاہر تھا وہ زریام کی ٹریس پر کہیں باتیں سن چکی تھی !!

جب آپ کسی کے لیے کچھ محسوس کرتے ہیں تو یقیناً اگلا بندے کو وہ احساس محسوس ہوتا ہے روحیں روحوں کی زبان سمجھنے میں کبھی دھوکہ نہیں کھاتی کسی کا خیال دل میں بے وجہ

نہیں آتا !! میں بھی تو اپ سے محبت کرتی ہوں پھر آپ کو کیوں محسوس نہیں ہوتا ؟ کائزل نے اُسے دیکھ کہا

زریام ٹھٹھک ہوا تھا

مجھے تکلیف ہوتی ہے اپ کے لبوں سے کسی اور کا نام سن کر جس طرح اپ اپنی محبت بیان کر رہے تھے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لڑکی ایک انچ بھی اپ کے دل سے نہیں نکل پائی ایسا کیا ہے اس لڑکی میں جو مجھ میں نہیں ہے آن؟

میں نے سنا ہے تیسرے شخص کے آجانے سے ختم ہوجاتی ہے محبتیں !

دکھ اس بات کا ہے آپ کی زندگی میں وہ تیسری شخص میں ہُوں!! کائزل کے لہجے میں مزید تکلیف اتری تھی

کائزل تم ہر چیز سے واقف تھی تم کبھی بھی اس چیز سے لاپتہ نہیں تھی !! زریام نے اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہا

جانتی ہُوں ان!! سب جانتی تھی اور مجھے لگتا تھا کہ میں اپ کے دل سے اس کی محبت ختم کر دوں گی لیکن اج اپ کی باتیں سن کر ایسا لگا کہ میں ایک انچ بھی اس کی محبت اپ کے دل سے ختم نہیں کرپائی آپ اُنہیں بلکل نہیں بھولے آن !! کائزل کی انکھوں سے تیزی سے پانی بہ رہا تھا

نہیں نکلتے دل سے وہ لوگ جن سے محبت ہو!! بھول جانا بھلا دینا فقط کہنے کی باتیں ہوتی ہے !! زریام کی نظریں دیوار پر مرکوز تھی وہ ٹھیک ہی تو کہے رہا تھا !! محبت تو وہ جذبہ تھی جسے کبھی بھلایا نہیں جا سکتا تھا!!

آن ہر تعلق ہر رشتا اک قیمت کا محتاج ہوتا ہے جس دن اپ وہ قیمت ادا کرنے سے انکار کر دیتے ہیں وہ تعلق ختم ہو جاتا ہے !! آپ دونوں کے رشتے میں کیا ہوا تھا ؟؟کیا اُس نے آپ کے ساتھ دھوکہ کیا تھا ؟ کائزل اُس لڑکی کے بارے میں جاننا چاہتی تھی اسلئے آگے اتی زریام کو دیکھ بولی

کچھ ایسا ہوا تھا جو نہیں ہونا چاہیئے تھا !! زریام کی پرکشش نظریں کائزل پر اٹھی تھی !!

آپ اسے برا نہیں کہتے ؟ وہ آپ کے دل کو برباد کے چلی گئ !!

جن کے ساتھ اچھا وقت گزارتے ہیں انہیں برا نہیں کہتے کایزل پھر بھلے وہ ہمارے دوست ہیں یا پھر کوئی بھی!! زریام نے اُسے دیکھ انتہا پسندی سے کہا تھا ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو وہ ایزل کو بھلا تھا کایزل کی باتوں میں پھر سے سوچے جمع کی تھی !!

تم خوش رہا کرو کائزل سوائے اس کے تمہیں مزید کوئی دوسری تکلیف نہیں ہو گی اور نا ہوتی ہے تمہارے پاس سب کچھ ہے !! اور اگر کچھ چاہیے تو مجھے بتا دینا !! ایک بار زندگی جی

کر دیکھو زندگی میں بہت رونق ہے!! میں نہیں چاہتا جس طرح میری زندگی ہے اُس طرح تمہاری زندگی ہو!!

یک طرفہ محبت سے بدترین اذیت اس دنیا میں کوئی نہیں ہے !! زریام کا لہجہ نرم پڑا تھا

آن جب دل اداس ہوتا ہے نا تو دنیا کی ساری رونقیں بے معائنے لگتی ہے !! کائزل کے لبوں پر اذیت سے بھری مسکراہٹ نے جگہ لی تھی !!

کائزل مجھے سچ بتاؤ کیا ہوا ہے ؟ بات صرف یہ نہیں ہے !! زریام اُس کے نقوش بغور پڑھ رہا تھا

جب کے اُس کی بات پر کائزل نے حیرت سے اسے دیکھا تھا وہ کیسے اس کے دل کی حالت سمجھ سکتا تھا؟

ن۔ نہیں کچھ نہیں ہوا !! کائزل نے نفی میں سر ہلایا

تمہارے تاثرات میں اچھے سے پڑھ سکتا ہوں!! کس تکلیف سے گزر رہی ہو؟ زریام نے اُسے دیکھ گھمبیر آواز میں کہا اور ساتھ اُس کی جانب قدم بڑھائے !!

اس کا جھکا ہوا چہرہ دیکھ زریام نے اس کی تھوڑی پر ہاتھ رکھ کر چہرہ اوپر اٹھایا اور بغور اس کے انکھیں دیکھنے لگا گویا اس کی انکھوں میں لکھی تحریر پڑھ رہا ہوں اس کی آنکھیں خالی تھی بے حد سرخ ٹوٹی ہوئی!! لیکن تکلیف اس کی انکھوں میں صاف نظر ارہی تھی !!

زریام نے اج سے پہلے اس کی آنکھوں میں اس قدر تکلیف نہیں دیکھی تھی زریام نے دھیرے سے اسے اپنے سینے سے لگایا!! اُس کا سر سے لگاتے وہ اک ہاتھ اُس کی کمر پر رکھ گیا !!

زریام کے سینے سے لگانے کی دیر تھی کہ کائزل جو کب سے خود پر ضبط کیے کھڑی تھی وہ ٹوٹا تھا اگلے لمحے وہ شدت سے رونے لگی اتنا کہ اس کی رونے کی اواز بالکنی میں گونج رہی تھی!!

زریام نے نرمی سے اُس کے بالوں میں اُنگلیاں پھیرتے اُسے کچھ دیر رونے دیا !!

اج پہلی بار زریام کی اتنی نرمی پر کائزل کے رونے میں بھی اضافہ ہوا تھا !! پتہ نہیں ایسی کیا تکلیف تھی جو وہ اس قدر رو رہی تھی ؟؟

خیر تقریبا پانچ منٹ ایسے ہی گزرے تھے وہ ایسے ہی شدت سے رو رہی تھی اور زریام نے اسے چپ نہیں کروایا تھا!! وہ جانتا تھا اس کی تکلیف رونے سے کافی حد تک کم ہو گی!! اسے اب بھی مسلسل روتا دیکھ زریام نے نرمی سے کہا تھا

بس !! اتنا نہیں روتا!! وہ اپنے سینے سے نکال کر اُس کا چہرہ سامنے کرتا گویا ہوا

کائزل کا چہرہ پورا انسوں سے بھر چکا تھا وہ پھر سے زریام کے سینے میں اپنا چہرہ چھپا گئی!! اُس کی حرکت پر زریام شاہ کا دل پہلی بار کائزل کیلئے دھڑکا تھا !!

کیا ہوا کائزل بتاؤ مجھے !! اگلے لمحے خود کو کمپوز کرتے زریام نے نرمی سے پوچھا کائزل کی ہچکیاں بن چکی تھی لیکن اب بھی اس کے رونے میں کوئی کمی نہیں ائی تھی!!!

م۔مجھے سب یاد اگیا ہے آن !! وہ شدت سے روتے ہوئے بولی

کیا یاد ایا ؟ زریام اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا

م۔ماضی !! میرا م۔ماضی !! میں پہلے بھی محبت کے نام میں ہاری تھی اور اب بھی !! مجھے سمجھ اچکا ہے یہ محبت میرے لیے نہیں بنی!! میں محبت کے قابل ن۔ نہیں ہوں!! وہ روتے ہوے بول رہی تھی

ایسا نہیں کہتے کائزل خاموش ہو پہلے !! اور مجھے پوری بات بتاؤ !! زریام اُس کی باتوں میں اُلجھا تھا

م۔ماضی میں کی۔کوئی مجھ سے پیار نہیں کرتا تھا !! نا میرے ماں باپ نا کوئی اور !!

م۔میں بہت میچ اور لڑکی تھی آن

اور ہمیشہ یہی سوچتی تھی کہ کیسے گزرے گی میری زندگی میں تو باتوں کو بھی نہیں بھولتی!!

میں نے اس خوش فہمی کو اپنے دل سے نکال دیا تھا کہ میری کمی کسی کو اداس بھی کر سکتی ہے!!

م۔میں اپنے باپ ماں باپ کی سوتیلی بیٹی تھی !! اور یہی وجہ سے جو مجھ سے وہ محبت نہیں کرتے تھے!! اتنا کہتی وہ مزید شدت سے ہوئی تھی اس کے ماضی نے اسے پوری طرح جکڑ لیا تھا!!

ا۔آن ا۔اپ میری باتیں سنے گے نا ؟ اگر میں نے یہ باتیں کسی کو نہیں بتائیں تو میرا دل پھٹ جائیگا !! کائزل سسکیاں لیتے بمشکل بول رہی تھی

میں سنونگا میری جان پہلے تم رونا بند کرو شاباش !! اُسے حد سے زیادہ روتا دیکھ زریام کے دل میں عجیب تکلیف ہورہی تھی ایزل دل دماغ سے فلوقت نکال چکی تھی زریام نے بالکنی میں رکھی ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر اس کے لبوں سے لگایا !!

پانی پیو!! نرمی سے اُسے ہدایت دی کائزل نے اک دو گھونٹ بھرے تھے جب کے دماغ اُس کے لفظ " میری جان " پر ٹک گیا تھا کتنا حسین لگتا تھا اُس شخص کے منہ سے اپنے لیے یہ لفظ !! کائزل انسوں سے بھری آنکھوں سے ٹکر ٹکر زریام کو دیکھنے لگی گویا اس کا چہرہ حفظ کر رہی تھی !!

آؤ بیٹھو !! زریام نے اُسے بٹھایا تھا شاہ حویلی کی بیک سائیڈ جہاں سب کی بالکنی نکلتی تھی وہاں سامنے سے بالکل پہاڑوں کا نظارہ دکھائی دیتا تھا اور رات کے اس وقت وہ نظارہ بے حد حسین لگ رہا تھا!!

کائزل اور زریام نیچے بیٹھے تھے !!

بتاؤ کیا ہوا تھا ماضی میں ؟ زریام نے اُسے دیکھ دھیمے لہجے میں کہا

م۔ماضی میں م۔میری اک دوست تھی آن ا۔اُس کا نام وفا تھا !! وہ بہت اچھی تھی اور میرے دل کے بہت نزدیک تھی اس سے بات کیے بغیر میرا دل نہیں گزرتا تھا

وہ میری رگ رگ میں بسی تھی!!

جس کو اپ کی ساری باتیں پتہ ہو جس کو کوئی بھی بات بتانے سے پہلے اپ کو ایک بار بھی نہ سوچنا پڑے!! وہ اپ کو بری طرح روند کر جائے تو اپ کی زندگی برباد ہو جاتی ہے!!

میں ہمیشہ پیار کے لیے مرتی ائی ہوں آن مجھے نہ ماں باپ کا پیار ملا اور نہ بہن بھائیوں کا میری زندگی میں بس وفا ہی تھی جو میرے دکھ سکھ میں میرا ساتھ دیتی تھی اپ کو پتہ ہے جب جب میں روتی تھی وہ مجھے اپنے سینے سے لگا کر کہتی تھی !!

رو مت فاریا زندگی بہت بڑی ہے !! اس کہ یہ لفظ تب تو سمجھ نہیں اتے تھے لیکن اب اتے ہیں

اہستہ اہستہ سب ختم ہوتا گیا ہم دونوں کے بیچ وہ پیار وہ دوستی کا گہرا رشتا سب ختم ہوتا گیا جب ہمارے بیچ کوئی تیسرا ایا !!! اُس کا نام زربان تھا!! وہ وفا کا دوست بن کر ہماری زندگی

میں ایا تھا وفا اسے پسند کرتی تھی لیکن زربان مجھے پسند کرنے لگا تھا اور یہ بات مجھے نہیں پتہ تھی!!

کائزل روتے ہوئے بتا رہی تھی جب کچھ پل کیلئے وہ ٹھہری جب کے زریام کے چہرے پر الگ ہی جیلسی کے تاثرات واضح ہونے لگے تھے

پھر ؟ زریام نے اسے دیکھ کہا

پھر میرا دل دوستیوں میں مر گیا

انسانوں کو دل میں بساؤں گی تو یہی ہو گا نا ؟

کبھی کبھی اپ کے دل میں درد ہوتا ہے جب اپ ان چیزوں کے بارے میں سوچتے ہیں جو ممکن تھے لیکن ممکن نہ ہو سکے!!

اس دن میں وفا کو یقین دلا سکتی تھی کہ وہ غلط سوچ رہی ہے!! لیکن میں خاموش رہی اور وہ خاموشی مجھ سے میری دنیا چھین چکی تھی میری سب سے عزیز دوست جو میری رگ رگ میں بسی تھی!؛ جس کی ذرا سی ناراضگی پر میری روح کانپ جاتی تھی!! جو مجھے تھوڑا سا نظر انداز کرے اور میں رونا شروع کر دیتی تھی !!

جب وفا نے زربان کو بتایا کہ وہ اسے پسند کرتی ہے تو زربان نے اُسے انکار کرتے ہوئے کہا کہ وہ مجھے پسند کرتا ہے !! زربان کے انے سے پہلے سب کچھ ٹھیک تھا اس کے انے کے

بعد وفا کا سارا وقت اس کے لیے ہوا کرتا تھا وہ جب میرے ساتھ بھی ہوتی تھی اس کی باتوں کا مرکز صرف زربان ہوتا تھا اور تب مجھے سمجھ ا چکا تھا کہ ہمارے رشتے میں بھی کوئی تیسرا ا چکا ہے اور ہماری دوستی دن بدن کمزور پڑتی جا رہی ہے!!

جب وفا کو پتہ چلا کہ جس سے وہ محبت کرتی ہے وہ اسے پسند نہیں کرتا تو وفا میرے پاس ائی تھی!!, اس رات اس کی انکھوں میں انسو تھے اتنے انسوں جنہیں دیکھ میرا دل پھٹ رہا تھا میں اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی

اور اس دن وفا کی انکھوں میں پہلی بار میرے لیے نفرت دکھائی دے رہی تھی!!؛!

اس نے مجھے کیا کچھ نہیں کہا آن؟ اُس نے کہا تھا کہ سب ایک جیسے ہوتے ہیں بس سب کے ڈسنے کا طریقہ الگ ہوتا ہے وہ مجھے اپنے دشمنوں میں شامل کرنے لگی تھی آن !!, اتنا کہے کر کائزل پھر شدت سے روئی تھی

وہ میرے دماغ میں کسی فلم کی طرح چل رہی ہے اس کی باتیں میرے کانو میں گونج رہی ہیں میں کیا کروں؟

اٹیچمنٹ ہمیشہ اپ کو ہرٹ کرتی ہے!! دوستی کا رشتہ وہ رشتہ ہے جو اپ کو قبر سے بھی اٹھا سکتا ہے اور قبر میں سلا بھی سکتا ہے!!

ا۔اپ کو پتہ ہے جب میں اپنے کسی چیز کھو جانے پر روتی تھی تو وہ کیا کہتی تھی ؟

یہ رونا دھونا کس بات کا؟

جو کھویا ہے اسے ساتھ لائی تھی کیا؟

کائزل کہتے کہتے مسکرانے لگی تھی

کسی نے کہا تھا کہ محبت سے بڑا کوئی روگ نہیں ہوتا مگر دوستی جب اپنا ہاتھ چھڑاتی ہے تو دل پر زخم چھوڑ دیتی ہے آن !! زندگی میں ایک دوست کا ہونا جیتنا ضروری ہے اُسے کھو دینا اُس سے کہیں زیادہ اذیت کا مالک!!

میں نے اُس سے کہا تھا

تُم میری آخری امید ہے تُم نے چھوڑ دیا تو دوستی سے بھروسہ اٹھ جائیگا میرا !!

میں نے اُسے سمجھانے کی کوشش کی تھی کے میں غلط نہیں ہوں لیکن اُس نے میری بات پر یقین نا کیا تو میں خاموش ہوگئی !!کیونکہ مجھے سمجھ اگیا تھا

زبردستی کسی پر مسلط ہونے سے بہتر ہے اپنی ذات اور اپنے دل کے ٹکڑے اٹھاو اور خاموشی سے الگ ہوجاؤ !

وہ میری زندگی میں ائی پہلی اور اخری دوست تھی !!

کائزل نے زریام کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا کائزل رو رو کر یہ باتیں بتا رہی تھی !!

اب مجھے نیند بہت اچھی آئیگی کیونکہ

جو نیند رونے کے بعد اتی ہے وہ نیند کی گولیوں سے بھی نصیب نہیں ہوتی

کائزل اپنے انسوں صاف کرتی دھیما سا مسکرا کر بولی۔

تم چاہتی تو اسے روک سکتی تھی !!پھر تمہیں اتنی تکلیف نہ ہوتی !! زریام نے اُسے دیکھ کہا وہ دیکھ سکتا تھا اُس کے چہرے پر تکلیف!!

تکلیف تو ہوتی ہے آن لیکن کیا کریں؟

ہم کسی کو زبردستی اپنا تو نہیں بنا سکتے نا ؟

کائزل اب بار بار اپنے انسوں صاف کرکے مسکرانے کی کوشش کر رہی تھی

تھوڑا انتظار کرلیتی کیا پتہ وقت برا ہو دل نہیں !!! زریام کا لہجہ گھمبیر سنجیدہ تھا

میں نے کبھی خود کو اس خوش فہمی میں نہیں رکھا کہ میری کمی کسی کو اداس کرے گی لوگوں کو لوگ مل جاتے ہیں کبھی بدتر سے بہتر بھی اور بہتر سے بہترین !اُسے بھی مل گا تھا کوئی !!

ویسے بھی رویوں کی تکلیف جب روح میں اتر جائے تو الفاظ اسکا مداوا نہیں کر سکتے

کائزل نے جواباً کہا

زربان وفا کو ملا یا نہیں؟ زریام نے اگلا سوال کیا سوال میں تجسس صاف ظاہر تھا

نہیں !! یہی وجہ ہے جو وفا اج بھی مجھے گنہگار سمجھتی ہے وہ سمجھتی ہے اس کی محبت کو چھیننے والی میں ہوں جب کہ میں نے کچھ نہیں کیا تھا!! وہ کہتی ہے دوست کے نام پر میں نے اس کی زندگی کی خوشیاں چھین لی!!

جب زربان نے مجھے بتایا کہ وہ مجھے پسند کرتا ہے اور مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے تو میں نے صاف منع کر دیا کیونکہ میں اچھے سے جانتی تھی کہ وفا اسے پسند کرتی زربان نے مجھ سے بہت منتیں کی وہ کہتا تھا کہ وہ مجھ سے بہت محبت کرتا ہے!! اور مجھے بہت خوش رکھے گا!! لیکن میں نے اسے صاف انکار کر دیا اور پھر کچھ دنوں بعد زربان چلا گیا اپنے گھر والوں کے ساتھ وہ دوسرے شہر چلا گیا اور تب سے وفا اُس کی خوشیوں کا قاتل مجھے سمجھتی ہے اج اچانک سے مجھے سب کچھ یاد اجانا بہت تکلیف دہ تھا!!

بعض دفعہ ہم لوگوں کی سمت حد سے زیادہ چل پڑتے ہیں

پھر پتہ ہے کیا ہوتا ہے ؟

پھر ان راستوں سے واپسی پر ہمارے پاؤں تو سلامت رہتے ہیں لیکن دل ٹکڑوں میں بٹ چکا ہوتا ہے !!

میرا معاملہ الگ ہے آن توجہ نا ملنے پر سب سے پسندیدہ چیز سے بھی میں اُکتا جاتی ہوں!!

بری نہیں تھی میں بس اسے ثابت نہیں کر پائی ویسے بھی جب نئے دوست مل جائیں تو پرانے بوجھ لگتے ہیں!!

کائزل بول رہی تھی جبکہ زربان کے نام سے اب زریام اسے باقاعدہ غصہ انے لگا تھا پتہ نہیں کیوں لیکن اسے زربان سے جیلسی ہورہی تھی !!

کائزل نے زریام کو دیکھا اس کے چہرے پر جیلسی کے تاثرات دیکھ کائزل کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی !!

آپ جیلس ہورہے ہیں ؟ وہ اُداسی سے بھرے لہجے میں بولی

نہیں !! زریام نے نظریں پھیری تھی اس کے چہرے پر صاف دکھ رہا تھا کہ اسے برا لگ رہا تھا کایزل کے لبوں سے کسی اور کا نام سن کر

اپ کو برا لگ رہا ہے نا میرے منہ سے کسی اور کا نام سن کر آن مجھے بھی بہت برا لگتا ہے تکلیف ہوتی ہے اپ کے لبوں سے کسی اور کا نام سن کر !!

اپ مجھے نہیں سمجھ پا رہے کیونکہ اپ کے پاس بہت لوگ ہیں اور میرے پاس صرف اپ!!

میرے لیے کوئی نئ بات نہیں ہے محبت کے لیے میں ہمیشہ ترستی ائی ہوں !! پہلے اپنے ماں باپ سے پھر اپنے بہن بھائیوں سے پھر اپنی جان سے عزیز دوست سے اور اب اپ سے!! کائزل کے لہجے میں بہت دکھ تھا

مجھے نہیں پتہ تھا تم اپنے اندر اس قدر دکھ چھپا کر بیٹھی ہو !! زریام کی پرکشش آنکھیں اس پر ٹکی تھی !!

وہ اس لیے کیونکہ ہمیشہ میں مسکراتی رہتی ہوں میرے اندر کیا درد چھپا ہے وہ کوئی نہیں جانتا!! کائزل کہے کر آٹھ کر جانے لگی !! جب زریام نے اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے روکا کائزل نے نمی اندر دھکیلی البتہ وہ پیچھے نہیں مڑی تھی!!

میں تُم سے وعدہ کرتا ہوں کائزل اج کے بعد تمہیں پیار کی کمی محسوس نہیں ہوگی !! تمہیں پیار کیلئے ترسنا نہیں پڑے گا!! زندگی کی جتنی تکلیفیں تم نے دیکھی ہیں اس سے کی زیادہ خوشیاں میں تمہاری زندگی میں بھردوں گا!!

میں تُم سے وعدہ کرتا ہوں اب تمہاری انکھوں میں انسوں نہیں انے دونگا!! زریام کھڑے ہوکر اس کے سامنے آیا تھا جب کے اُس کے لفظوں پر کائزل کو ہےیقینی گھیر رہی تھی اُس نے انسو سے بھری آنکھیں اٹھا کر زریام کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا !!

اپ مجھ پر ترس کھا کر یہ سب کہہ رہے ہیں؟ پہلے ہی ہر چیز سے ٹھوکر کھا کر ائی ہوں میں وہ بھی ضروری تھی حد سے زیادہ نکل گئی تھی میں!!

لیکن اگر اب ٹوٹی تو دوبارہ نہیں جڑ پاؤں گی!! کائزل نے اُسے دیکھ کہا

میں تمہیں ٹوٹنے نہیں دونگا!! زریام اُس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا اُسے ارمغان کی بات یاد ائی تھی !!

" تُم اک بار کائزل کی طرف قدم بڑھا کر تو دیکھو " اس بار پر عمل کیا جارہا تھا

میں واقعی نہیں جڑ پاؤں گی دوبارہ!! میں نے ہر اس خواب کو تباہ ہوتے دیکھا ہے!! جو میں نے کبھی جاگتی آنکھوں سے دیکھے تھے ..!!! کائزل نے قدم پیچھے اٹھایا تھا اُسے ڈر لگ رہا تھا کہیں وہ اک بار پھر نہ ٹوٹ جائے !!

زریام نے اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے اپنے کیا !!, اور آنکھیں موندتے اُس کی پیشانی چومی !! وہ لمس بے حد پرسکون تھا کایزل کو اپنے پورے وجود میں سکون کی لہر سرایت کرتے ہوئے محسوس ہوئی تھی!!

آنکھ سے انسوں ٹوٹ کر گرا تھا !!

وہ لمس پورا عقیدت بھرا تھا !! زریام نے آنکھیں مندے اُس کی پیشانی کے ساتھ اپنی پیشانی ٹکاتے آنکھیں مندی تھی جب کے کائزل کی آنکھیں بھی بند ہوچکی تھی !!

دیر سے ہی صحیح!! لیکن خوشیاں واپس اجاتی ہیں!! زریام نے نرم لہجے میں کہا

ان خوشیوں کے چھن جانے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہوتا وہ کبھی بھی بے دردی سے ہم سے دور ہو جاتی ہے!! کائزل نے جواباً کہا تھا ان دونوں کی انکھیں بند تھیں

اب نہیں !! تمہاری زندگی خوشیوں کی تکمیل ہوگی !! میرے خون میں پاسداری کی کمی نہیں وعدہ کیا ہے تو تمہیں بتاؤنگا کے خوشیاں کیا ہوتی ہیں!! تم اپنی زندگی میں اب صرف خوشیاں دیکھوگی!!! زریام نے دھیرے سے آنکھیں کھولی تھی !!

اچانک سے موسم کی خرابی ہوئی تھی!!

لگتا ہے بارش ہونے والی ہے آؤ کمرے میں چلو!!زریام نے اُس کا ہاتھ تھاما اور کمرے کی اور قدم بڑھاے !!

جاؤ شاباش فریش ہوکر آؤ !! زریام نے اُس کے آنسوں صاف کرتے نرمی سے کہا اج پہلی بار کائزل اُس کا یہ روپ دیکھ رہی تھی اور باخدا اُس کا یہ روپ کائزل کو بہت بھا رہا تھا!!

اُس کا دل شدت سے دھڑک رہا تھا !! وہ اسباب میں سر ہلاتی اپنے کپڑے لیے باتھ روم میں بند ہوئی تھی !!!!

زریام نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا !! اُس نے سوچا بھی نہیں تھا کے کائزل اپنے دل میں اس قدر تکلیف لے کر بیٹھی ہو سکتی ہے !! اُس کا رونا یاد کرتے وہ آنکھیں کر کے کھول گیا وہ کس طرح اذیت سے رو کر اُسے سب بتا رہی تھی وہ واقعی تکلیف دہ تھا !!

لیکن زریام نے سوچ لیا تھا اُس کی زندگی میں غم اج سے ختم ہوگے وہ اُسے دنیا جہاں کی خوشیاں دیگا اور کبھی دوبارہ ٹوٹنے نہیں دیگا!!

زریام بیڈ پر بیٹھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاے موبائل کھول گیا !!

وہ ہمیشہ سے والپیپر پر لگی ایزل کی تصویر کو ہٹا چکا تھا !! وہ نہیں چاہتا تھا اب کوئی بھی ایسی چیز ہو جو کائزل کو تکلیف دے !! اُس نے سوچ لیا تھا وہ ماضی کو بھول کر خود بھی آگے بڑھے گا !! ان سب میں کایزل کا کوئی قصور نہیں تھا اب وہ مزید اُسے تکلیف میں نہیں رکھ سکتا تھا !! وہ اُس کے پیار پر ہے رکھتی تھی اُس کے حق سے اُسے مزید دور نہیں رکھا جاسکتا تھا !!

کچھ دیر بعد کائزل شاور لے کر باہر ائی !!

اُس کے لمبے گیلے بال پشت پر گرے تھے اُن سے ٹپکتی وہ پانی کی بندے اک حسیں منظر پیش کر رہی تھی زریام کی نظریں اُس پر اٹھی تھی ہمیشہ کی۔طرح نظریں اُس کے بالوں پر جا کر ٹک چکی تھی!!!

آبشار کی طرح بالوں میں سے گرتا وہ پانی

ہر چیز سے شفاف اُس کا حسین چہرہ !! زریام کا دل اج عجیب طرح کائزل کیلئے دھڑکا تھا !!

زریام بھاری قدم اٹھاتا اُس کے نزدیک پہنچا !! اُس کے سر پر ہاتھ رکھ وہ اُسے اپنے قریب کر گیا !!

تمہیں پتہ ہے مجھے تمہارے بال بہت پسند ہے !! انہیں ہمیشہ ایسے ہی سمبھال کر رکھنا !! انہیں ذرا سا بھی چھوٹا مت ہونے دینا !! اُس کے بالوں کی خوشبو خود میں اُتارتے وہ بھاری آواز میں بولا

کائزل کے لب مسکرائے تھے !! زریام نے اُس کے بالوں پر لب رکھے تھے !!

پھر اُس کا شفاف چہرہ دیکھا جو بے حد خوبصورت تھا !!اج پہلی بار زریام اُسے غور سے دیکھنے پر مجبور ہورہا تھا !! نظریں بار بار اُسے دیکھنے کو بول رہی تھی یہی وجہ تھی جو زریام اس سے نظریں نہیں ہٹا پارہا تھا !!

اُس کی نظریں مسلسل خود پر محسوس کر کے کائزل کے چہرے پر گلال بکھر رہے تھے وہ بےساختہ آگے جاتی اپنے بال سکھانے لگی !! اُس کے بال بہت بڑے ہونے کی وجہ سے بار بار چہرے پر پھیل رہے تھے وہ بال سکھا کم اور جنگ زیادہ لڑ رہی تھی!!

زریام کے لبوں پر دھمی سی پرکشش مسکراہٹ بکھری تھی جسے اگلے لمحے وہ سمیٹ چکا تھا اگر یہ مسکراہٹ کائزل دیکھ لیتی تو یقینا فدا ہو جاتی !!

زریام نے خاموشی سے اُس کے ہاتھ سے ڈرائیر لیا اُسے ٹیبل پر بٹھاتے اب وہ بے حد نرمی سے اُس کے بال سکھا رہا تھا گویا ذرا سی سختی سے ٹوٹ جائینگے !!

کائزل شرملی سی مسکراہٹ کے ساتھ بس اُسے دیکھ رہی تھی !!

اُس کے بال اچھے سے سکھانے کے بعد زریام نے کائزل کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی !!

سکھ گئے تمہارے بال !! ایسے جنگ مت لڑا کرو ان نازک بالوں سے !! اتنا یاد رکھ لو یہ مجھے بہت عزیز ہے!! زریام نے اُس کی آنکھوں میں دیکھ گھمبیر آواز میں کہا

جب کے اُس کی بات پر کایزل نے شرما کر نظریں جھکائی تھی یہ احساس بہت اچھا تھا !! اس نے شدت سے دعا کی تھی واقت یہی رک جائے اور وہ اپنے آن کا خوبصورت انداز دیکھتی رہے!!

زریام اُس کے چہرے پر اتے شرم کے تاثرات بغور دیکھ رہا تھا !!

اسلام علیکم ادا آپ کب آئے اپ ؟ حزن جو حویلی میں داخل ہوا تھا سامنے ارمغان کو دیکھ خوشی سے اگے ایا !! اس دوران اریان ڈیرے سے آچکا تھا ارمغان اور اریان سیڑھیوں سے اتر رہے تھے !!

وعلیکم السلام!! تُم کہا ہو؟ میں شام سے ایا ہوا !! اتنی مصروفیات ہے تمہاری ؟ ارمغان کافی خفا لگ رہا تھا جب کے حزن کو دیکھ اریان کے تاثرات تنے تھے وہ بھاری قدم لیتا آگے بڑھ چکا تھا !!

حزن نے یہ چیز بغور محسوس کی تھی !!

اریان صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھتا فون کھول کر سامنے کر گیا حزن کو دیکھنے کا اُس کا کوئی موڈ نہیں تھا !!

ملازمہ نے فوراً کافی اریان کے سامنے پیش کی تھی جب کے ارمغان کی کافی بھی سامنے ٹیبل پر رکھی جاچکی تھی!!

بس دوستوں میں گیا ہوا تھا !!اپ نے بتایا نہیں کہ آپ آرہے ہیں ؟ میں اپ کو لینے آجاتا ایئرپورٹ!! آپ کو تکلیف تو نہیں ہوئی انے میں ؟ حزن کہتا مسکرا کر اُس کے گلے لگا تھا

ہمم!! دوست بن گئے ہے تمہارے یہاں ؟ ویسے ضرورت نہیں تھی تمہیں انے کی گلام بخش آگیا تھا !! اور کوئی تکلیف نہیں ہوئی مجھے انے میں !! تُم بتاؤ کیسے دوستوں میں بیٹھ رہے ہو؟ صحبت انسان کو بگاڑ کر رکھ دیتی ہے دیکھ کر دوست بنایا کرو !!اچھی صحبت نے بیٹھا کرو !! بگڑ مت جانا ورنہ مار کھاؤ گے !! ارمغان اب باتیں کرتا ہمیشہ کی طرح بڑے بھائیوں والے ہدایت دیتا خود بھی لاؤنج میں اتا صوفے پر بیٹھا سامنے والے صوفے پر اریان بیٹھا تھا جب کے اُس کے سامنے والے پر ابھی ارمغان اور اُس کے برابر میں حزن بیٹھا تھا !!حزن نے اُس کی بات پر نفی میں سر ہلایا پھر بے ساختہ مسکرا گیا؛!

حزن نے چور نظر سے اریان کو دیکھا جو اُسے ایسے نظر انداز کر رہا تھا گویا وہ یہاں پر موجود ہی نہ ہو!! کہنا غلط نہیں ہو گا حزن کو تکلیف ہورہی تھی اریان نے نظر انداز کرنے پر لیکن یہاں معاملہ محبت اور بھائی کے پیار کے بیچ تھا جس میں سے اُسے ایک کو چننا تھا !!

ہم ڈیرے پر جارہے ہیں تمہیں چلنا ہے ؟ارمغان نے حزن کو دیکھ پوچھا تھا

اتنی صبح صبح ادا ؟؟ حزن نے گھڑی میں وقت دیکھا صبح سے ساتھ بج رہے تھے

صبح ہی جاتے ہے ڈیرے پر کچھ سال باہر رہ کر تم یہاں کی روایتیں بھول گئے ہو وہ الگ بات ہے !! تم تو حویلی بھی اب آئے ہو صبح کے چھے ساتھ بجے !! یہ سب باہر ملک میں چلتا ہے گائوں میں نہیں !!

ارمغان کا لہجہ سنجیدہ تھا وہ نہیں چاہتا تھا اس کا چھوٹا بھائی بگڑ جائے

ادا ایسی بات نہیں ہے بس دوستوں نے رات میں پارٹی رکھی تھی تو وہاں پر بیٹھے تھے سب !! گپ شپ میں وقت کا پتہ ہی نہیں چلا!! حزن نے نرمی سے اُسے آگاہ کیا

اریان تُو کیوں نہیں سمجھاتا اسے ؟ ارمغان اریان کو دیکھ بولا جو ٹانگ پر ٹانگ جمائے صوفے پر بیٹھا فون میں مصروف تھا چہرے پر ازلی تاثرات تھے

جنہیں پہلے سے صحیح غلط کی تمیز ہو اور ضرورت سے زیادہ ہی معلومات ہو ان کو سمجھانے کی ضرورت نہیں پڑتی!! اریان نے سرد لہجے میں کہا تھا اس کے لفظوں میں مطلب حزن اچھے سے سمجھ رہا تھا

کیا مطلب ؟ کچھ ہوا ہے کیا ؟ ارمغان نے پہلے اریان کے چہرے کے تاثرات کو دیکھا پھر حزن کا چہرہ جس کی نظریں جھکی ہوئی تھی

کچھ کیا ہے تُو نے حزن؟ ارمغان نے سنجیدگی سے استفسار کیا

اریان م۔۔ابھی حزن آگے بولتا جب ارمغان نے بات کاٹی

ادا کہو!! کتنی بار سمجھاؤں تمہیں؟ بڑا ہے تم سے !! اس کے تاثرات مزید غزالی ہوئے تھے حزن نے نچلا لب دانتوں تلے دبایا حزن کی بانڈنگ ہمیشہ سے اریان کے ساتھ اچھی تھی بلکل دوستوں کی طرح اسلئے ہمیشہ سے وہ اریان کا نام لیتا تھا !! اریان نے بھی کبھی نہیں ٹوکا لیکن ارمغان ہمیشہ حزن کو ٹوکتا تھا

کوئی ضرورت نہیں ہے اس کی!! اریان نے سرد لہجے میں کہا اور ساتھ اٹھ کھڑا ہوا

چل رہا ہے ڈیرے پر تو اجا باہر!! بنا پیچھے دیکھیں وہ ارمغان سے مخاطب ہوا تھا پھر بھاری قدم لیتا حویلی سے باہر نکلتا چلا گیا !!

سوجاؤ جاکر !!, حزن کی آنکھوں میں نیند بھری دیکھ وہ سنجیدگی سے کہتا اٹھا اور بھاری قدم لیتا حویلی سے باہر نکلتا چلا گیا !! وہ بعد میں اس معاملے کو جاننے کا ارادہ رکھتا تھا !!

پیچھے حزن نے گہرا سانس بھرا تھا !!

ڈیرے پر کیا کیا تبدیلیاں آئی ! ارمغان اریان کو دیکھ بولا جو ڈرائیونگ کر رہا تھا

پہوچ گئے بس دیکھ لے خود!! اریان نے جواب میں کہتے گاڑی روکی کیونکہ ڈیرا آچکا تھا

رات بھر اریان اپنے کمرے میں نہیں گیا تھا وہ بے حد مصروف تھا!!

ارمغان نے ڈیرا دیکھنے کی خواہش کی تھی اس لیے وہ لوگ ابھی ڈیرے پر ائے تھے پھر اریان تھوڑا ارام کرنے کا ارادہ رکھتا تھا!!

وہ دونوں گاڑی سے نکلے صبح کے سات بجے اور پھر ڈیرے کی وہ تازی ہوائیں وہ ہریالی ان کی تھکن لمحے میں دور کرگئی تھی !!

وہاں کتنا سکون تھا!! ارمغان نے گہرا سانس بھرا تھا!!

ڈیرا شاہ بے حد بڑا تھا کئی زمینیں وہاں سے شروع ہوتی تھی جن کا اختتام پتہ نہیں کہاں ہوتا تھا!!

دونوں آگے بڑھے وہ دونوں اس وقت شرٹ اور ٹراوزر میں ملبوس تھے!!

داخل ہوتے ہی ڈیرا اتا تھا پھر اس کے اگے ایک بہت بڑا میدان!!

ملازم حسین پسٹل دو !! زریام کی آواز پر ان دونوں نے سامنے دیکھا تھا جہاں زریام میدان میں کھڑا تھا سامنے نشانہ بنا تھا جس پر یقینا گن چلائی جانی تھی !! جب کے تین چار گائوں کا ماہر نشانے بعض سائیڈ پر بیٹھے تھے جب کے زریام کے دوست وہی کھڑے باتوں میں مگن تھے !!

زریام کا شوق وہیں کا وہیں ہے نشانے بازی میں !! ارمغان نے دھما سا مسکرا کر کہا

ہمم اکثر وہ یہی ہوتا ہے !! اریان نے سامنے نظریں جمائے کہا وہ دونوں آگے بڑھتے سوفوں پر بیٹھے تھے اس سے سامنے چلتا میدان کا منظر اُن کی آنکھوں کے سامنے تھا

ملازم حسین !!کہا گم ہوگئے ہو؟ اب تک ملازم حسین کو پسٹل نہ لاتا دیکھ زریام نے بلند آواز میں پکارا لہجے میں غصہ اور سرد پن صاف اُترا تھا چہرہ تو اس کا سنجیدہ پہلے ہی تھا وہ بس اپنے گھر میں کبھی کبھی مسکراتا تھا وہ بھی مسکرانے والی بات ہو تب!! باہر اس کا چہرہ اسی طرح ازلی سنجیدہ ہوا کرتا تھا

ج۔جی س۔سای!! غلام اس کی سرد آواز سنتے تیزی سے آگے کو ایا تھا لیکن اب بھی اس کے ہاتھ میں گن نہیں تھی !!

زریام نے اپنی سیاہ آنکھیں اس پر مرکوز کرتے دیکھا اس کے ہاتھ میں اب بھی گن نہیں دیکھ اس کے تاثرات مزید بگڑے

دھیان کہا ہے تمہارا غلام حسین؟ زریام اپنے ہاتھ میں بندھ رومال کھول رہا تھا جو اسے ہلکی سی چوٹ لگ جانے پر اس کے دوستوں نے باندھا تھا اس چوٹ سے زریام کو فرق نہیں پڑا تھا البتہ اس کے دوستوں کو ضرور پڑا تھا

سائی آپ کو کچھ چاہیئے تھا ؟وہ نظریں جھکائے بولا زریام نے سرد گھوری سے اسے نوازا تھا

جب کے اریان اور ارمغان فاصلے پر بیٹھے یہ سب دیکھ رہے تھے

صبح صبح ایسی کیا تکلیف پیش آئی ہے جو تمہارا دھیان نہیں ہے یہاں ؟ رات بھر بیوی نے سونے نہیں دیا یا پھر ماجرا کچھ اور ہے ؟ زریام نے غلام حسین کو دیکھ سنجیدگی سے کہا

آ۔آپ کو کیسے پتہ سائی ؟ اس نے دھیمے لہجے میں کہا نظریں نیچے تھی

کیونکہ میں تمہاری آنکھیں دیکھ سکتا ہوں جس میں کوٹ کوٹ نیند بھری ہوئی ہے !! زریام نے جواباً کہا تھا

سائی کل میری شادی کی سالگرہ تھی !! میں بھول گیا تھا اسلئے بیوی نے رات میں ناراض ہوکر کمرے سے نکال دیا تھا !! غلام حسین نے نظریں جھکائے کہا جب کے اس کی بات پر زریام نے افسوس سے اسے دیکھا

تو تم منا لیتے بیوی کو!! بہت طریقے ہوتے ہیں عورتوں کو منانے کے !! زریام نے کہتے دوسرے ملازم کو پانی لانے کا حکم دیا تھا جب کے وہاں سب کو حیرانی ہورہی تھی کیونکہ زریام ملازموں سے کام کے الاوا کوئی بات نہیں کرتا تھا

سائی میری والی نہیں مانتی اسانی سے!! اسے بھی افسوس ہوا

پیچھے کھڑے انمول نے حصہ ڈالا ضروری سمجھا اسلئے وہ آگے ایا !!

تو تم دوسرے طریقے سے منع لیتے اور بھی بہت دوسرے طریقے ہوتے ہے بیوی کو منانے کے یو نو!؟ ! انمول نے آگے اتے زو معنی انداز میں کہا آنکھوں سے وہ عجیب عجیب اشارے کر رہا تھا

زریام نے اپنی پرکشش نظریں گھمائیں اسے دیکھا جس کے چہرے پر شرارت صاف جھلک رہی تھی جب کے اس کی بات کا گہرا مطلب سوچ کر غلام حسین کا چہرہ سرخ ہوا تھا

تیری کتنی شادیاں ہوئی ہے جو تجھے اس بات کا شعور ہے ؟ زریام نے ایبرو اُچکائے کہا تھا

ہوئی تو ایک بھی نہیں !! انمول نے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا

جاؤ غلام حسین اگلے ایک منٹ میں گن لیکر آؤ یہ نہ ہو تمہیں رات بیوی نے سونے نہیں دیا اور ابھی میں کچھ ایسا کردوں جس سے تمہاری آنکھوں سے نیند کوسو دور چلی جائے !! اور پھر کئی دن تک اس کے اثار نظر نہ ائے !!! ایک بار پھر ازلی تاثرات کے ساتھ وہ روبدار لہجے میں بولا جب کے اس کی بات پر سامنے بیٹھے ارمغان اور اریان نے نچلا لب دانتوں تلے دبائے مسکراہٹ ضبط کی تھی

جی سائی !! وہ کہے کر فوراً گن لینے گیا تھا اگلے ایک منٹ میں گن زریام شاہ کے سامنے تھی

زریام نے گن تھامتے اشارے سے سائیڈ پر بیٹھے ماہر نشانے بعض میں سے ایک کو بلایا جس پر وہ ہچکچا کر اٹھتا سامنے ایا

آؤ تمہارا مقابلہ ہو گا میرے ساتھ !! زریام نے کہتے گن لوڈ کی

س۔سائی میں کیسے ؟ مطلب !! وہ نظریں جھکائے بولا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ مقابل کے ساتھ مقابلہ کیسے کر سکتا ہے

کیا مطلب کیسے سب کے ساتھ کرتے ہو اج میرے ساتھ کرو!! اس نے سنجیدگی سے کہتے ملازم کو گن دینے کا اشارا کیا تھا

میں آپ کے ساتھ کیسے مقابلہ کرسکتا ہوں؟ اس نے ادب سے کہا

صاف کہو نہ تمہیں ڈر ہے تم مجھ سے ہار نا جاؤ !! زریام نے اسے دیکھ کہا

بلکل ایسا ہی ہے سائی ہم کیسے آپ کے ساتھ مقابلہ کرسکتے ہیں ہم تابعدار!! وہ فوراً اطفا کرچکا تھا !!

مقابلے میں یہ سب کچھ نہیں ہوتا اس وقت ہم دونوں برابر کے پیشے پر ہے آؤ اور گن پکڑو اگر تم یہ مقابلہ جیت گئے تو میں تمہیں ایک زمین انعام میں دونگا !! زریام نے کہتے گن لوڈ کی

وہ اس وقت ہڈی اور ٹروزار میں ملبوس رف حلیے میں بےحد حسین لگ رہا تھا

نہ چاہتے ہوئے بھی گن اس نے ہاتھ میں تھامے زریام کے برابر میں قدم بڑھائے !!

اگلے لمحے مقابلہ شروع ہونے پر وہاں گولیوں کی اواز گونجی تھی

یہ تو گاؤں کا بہت پرانا اور ماہر نشانے بعض ہے مجھے نہیں لگتا وہ ہارے گا !! ارمغان نے سامنے نظریں جمائے کہا وہ بہت دلچسپی سے سامنے کا منظر دیکھ رہے تھے !!

زریام ہارنے والو میں نہیں ہے !! دیکھ !!! اریان نے کہتے اُسے سامنے کی جانب متوجہ کیا

پانچ نشانوں میں زریام کے سارے پوائنٹ پر لگے تھے زریام کے لبوں کے کنارے اک چھوٹی سی مسکراہٹ نکلی تھی اسے ہارنا ویسے نہیں پسند تھا!! اسلئے جیت پر اک دھمی سی مسکراہٹ تو بنتی تھی!!

اریان نے بھی فخریہ نظروں سے زریام کو دیکھا تھا !! جب کے زریام کے دوستوں نے ہوٹنگ کی تھی !!

زریام نے گن گلام حسین کی جانب اچھالی جسے وہ کیچ کرچکا تھا!!

اب سوجاؤ غلام حسین ورنہ نیند میں تم چائے میں نمک نہ ملا دو!!

زریام اب رومال دوبارہ اپنے ہاتھ میں باندھ کر کہتا ڈیرے کی اور بڑھا تھا

جب اس کی نظر اریان اور ارمغان پر پڑی!!

آپ لوگ کب آئے !! زریام اُنہیں دیکھ کر اگے کو اتا صوفے پر بیٹھتا بولا

جب تم مقابلے کی تیاری کر رہے تھے !! ارمغان نے مسکرا کر کہا

بہت جلدی بڑے ہوگئے بچے اب تو شادی شدہ ہے !! دیکھتے دیکھتے!! ارمغان مسکرا کر زریام کو دیکھ بولا

آپ کا کیا خیال ہے ادا پھر شادی کا ؟ زریام نے اگلے لمحے سوال کیا تھا

مت پوچھو یار بس جب قسمت میں ہوگا !! اُس نے گہری سانس بھری

ویسے اتنی صبح صبح اٹھ کر جو سکون ملتا ہے وہ بڑا حسین ہوتا ہے !! ارمغان نے ماحول کو دیکھ کہا زریام بھی دھما سا مسکرایا تھا

تیری اٹلی کی فلائٹ کب کی ہے اریان ؟ ارمغان نے آریان کو دیکھ کہا جو فون میں مصروف تھا

اج شام کی !! اریان نے جواباً گھمبیر آواز میں کہا

واپسی کب ہے آپ کی ؟ زریام نے اریان کو دیکھ کہا تھا

اک ہفتہ تقریباً کچھ کام ہے ضروری جو نپٹانے ہے !! اریان نے اُسے دیکھ نرم لہجے میں کہا جب وہ سر کو خم دے گیا !!

کافی دیر وہ لوگ وہی بیٹھے رہے زریام نے ارمغان کو پورا ڈیرہ دکھایا جب کے اریان ساحل سے کچھ ضروری بات کر رہا تھا !!

قریب تین چار گھنٹے بعد وہ ڈیرے سے نکلے تھے اریان کی فلائٹ میں کچھ گھنٹے ابھی باقی تھے !!

اریان فلائٹ سے پہلے مریم سے بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا !! جب کے جانے سے پہلے ارحاب سے بھی ملنا تھا اسلئے اُس نے اپنی گاڑی کا رخ ضوریز شاہ کی حویلی پر کیا تھا!!

کچھ ہی لمحوں میں گاڑی ضوریز شاہ کی حویلی کے آگے رکی تھی وہ لوگ گاڑی سے اترتے اندر داخل ہوئے

آنکھوں سے کا چشما ہٹاتے وہ اندر داخل ہوا !!

پہلے ہی سب یہاں موجود تھے!!جب کے ارحاب لاؤنج میں بیٹھا تھا !!

اُنہیں دیکھ ارحاب کھڑا ہوتا اُن کے گلے لگ ملا !! وہ لوگ سوفو پر بیٹھے تھے !!

بہت سے راز جڑے ہیں اٹلی سے !! بہت جلد ہم اُس نامعلوم شخص کو اپنی گرفت میں لے لینگے !! ارحاب کے چہرے کو دیکھ ارمغان نے کہا تھا

بالکل ایسا ہی ہے یہ واقعہ اٹلی میں ہی ہوا تھا اس سے جڑے تمام راز اٹلی میں ہی ہیں!!

ارحاب نے اتفاع کیا

کچھ دیر تک ان کی باتیں ہوتی رہی !!

ایزل اِدھر آؤ بچے !! ایزل جو اِدھر سے گزر رہی تھی ارحاب نے اُسے پکارا تھا

جی ادا سائی ؟ ایزل نے ارحاب کو دیکھ کہا

جاکر مریم کو بلا لاؤ!! ارحاب نے اریان کو دیکھ کہا تھا جو دیوار کو گھور رہا تھا

تُجھے لگتا ہے اُس نے انا ہے ؟ اریان نے ایبرو اٹھائے کہا تھا

کیا مطلب ؟ ارحاب نے اُسے دیکھ نا سمجھی سے کہا

تیری بہن کو نفرت کا بھی بھوت چڑھا ہے نفرت کرتی ہے تیرے بھائی سے !اریان نے اک ادا سے کہا

اتنا سکون ؟ ارمغان نے اریان کو دیکھ کہا

!! Yes u know na I really Like those people who hate me

اریان نے دلفریب انداز میں کہا تھا جب کے اُس کی بات پر اُن سب کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

مت بلاؤ اُسے میں خود مل لونگا !! اریان نے ایزل کو دیکھ کہا جب وہ دھیرے سے اسباب میں سر ہلاتی وہاں سے نکلتی چلی گئی!!

اتا ہُوں تیری بہن سے مل کر !! اریان ارحاب کو دیکھ کہتا کھڑا ہوا اور بھاری قدم اٹھاتا وہاں سے نکلتا چلا گیا

مان نا مان اپنا بھائی چھوٹی سی بھابھی کیلئے کچھ کچھ محسوس کرنے لگا ہے !! ارمغان نے زریام کے کان میں جھکتے سرگوشی نما اواز میں کہا

مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے ادا !! زریام نے بھی فوراً حامی بھرتے کہا تھا

اریان بھاری قدم اٹھاتا اُس کے کمرے تک پہنچا پھر دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا اُس نے دروازہ بجا ضروری نہیں سمجھا کیونکہ اندر اُس کی اپنی بیوی تھی !!

دروازہ کھولتے ہی نظریں سامنے اٹھی جہاں مریم ابھی ابھی شاور لے کر ائی تھی وہ باتھ روم میں ملبوس تھی جو اُس کے گھٹنوں سے تھوڑا نیچے تک ارہا تھا !! رو رو کر اُس کا حال خراب ہوگیا تھا اسلئے وہ شاور لے کر کافی ہلکا محسوس کر رہی تھی اُس کے چہرے کی رنگت فق تھی !! گویا خون سمت کر کہیں اور چلا گیا ہو چہرہ بے رونق تھا گویا تمام خوشیاں چھن گئی ہو!! جب کے چہرہ رونے کی وجہ سے اب بھی تھوڑا ٹوٹا سوجا ہوا تھا

گزری رات وہ لمحے بھر کیلئے بھی نہیں سو پائی تھی !!

مریم نے دروازہ کھلنے پر بے ساختہ دروازے کی جانب دیکھا تھا کوئی بھی کسی کے کمرے میں بلا اجازت داخل نہیں ہوتا تھا پھر بھلے وہ لڑکی کیوں نا ہو!!

اس لیے مریم کو حیرت ہو رہی تھی جب کے سامنے دروازے کی جانب دیکھتے سٹل ہوئی تھی !! اُسے اس چیز کو اُمید نہیں تھی !!

جب کے اریان نے بغور پورے حق سے گہری نظروں سے اُس کا نیچے سے اوپر تک جائزہ لیا تھا اریان کی گہری نظریں اُسے اپنے وجود کے آر پار محسوس ہورہی تھی !!

کمرے کا دروازہ تو بند ہوچکا تھا جب کے مریم سٹل ہوئی اُسے دیکھ رہی تھی !!

اریان کی گہری نظریں خود پر محسوس کرتے مریم نے تیری سے دوپٹہ اٹھا کر خود پر لیا !!

اُس کے دوپٹہ لینے پر اریان کی نظریں اُس کے چہرے پر اٹھی تھی !! جو ضبط سے سرخ ہورہا تھا

کیا فائدہ اس دوپٹے کے ساتھ نہ انصافی کرنے کا ؟ اُسے دوپٹہ کھینچ کر بڑا کرنے کی کوشش کرتے دیکھ اریان نے گھمبیر آواز میں کہا اُس کی پرکشش آواز ہمیشہ کی طرح گھمبیر بھاری اور سنجیدہ تھی

کسی کے کمرے میں بنا اجازت داخل نہیں ہوتے اتنا نہیں پتہ آپ کو ؟مریم نے اگلے لمحے سنجیدگی سے کہا

کسی کا کمرہ نہیں تمہارا کمرہ !! اریان نے اُس کا جملہ درست کیا وہ اُس کے قریب قدم اٹھا رہا تھا

اریان اس وقت رف ہولیے میں تھا جو اُسے مزید پرکشش بنا رہا تھا !!!

وہ ہر لحاظ سے ہر طرح سے بےحد حسین تھا اس میں کوئی شق نہیں تھا !!

میرا کمرہ ہو یا کسی کا بھی بغیر اجازت داخل ہونا غلط ہے !! مریم کا چہرہ بےہے سنجیدہ تھا جب کے اریان بغور اُس کے تصورات کا جائزہ لے رہا تھا

اُس کے چہرے پر سنجیدگی دیکھ اریان کو بےساختہ مسکراہٹ نے چونا چاہا جسے وہ ضبط کر گیا !!

اگر مریم اور اریان دشمن ہوتے تو مریم اریان کی سب سے پیاری دشمن ہوتی !!

کیوں ائے ہے اپ یہاں ؟ مریم کی آنکھیں سرخ ہورہی تھی وہ جب جب اریان کو دیکھتی تھی اُسے اپنے باپ کا قاتل نظر آتا تھا جس سے وہ بےحد نفرت کرتی تھی !!!

اریان اس کے قریب آکھڑا ہوا تھا

میں نے پوچھا کیوں ائے ہے یہاں ؟ اب اور کیا باکی ہے جو مجھ سے چھیننا ہے آپ کو؟مریم نے اُسے دیکھ غصے سے کہا

اُسے اریان کی موجودگی تکلیف دے رہی تھی !!

ہمم !! کیا کیا چھینا ہے میں نے تم سے؟ اریان نے اُسے دیکھ گھمبیر آواز میں سوال کیا

سب کچھ !! میرا باپ میری زندگی میری خوشیاں میری مسکراہٹ میرے اندر جینے کے جذبات !! میرا بچپنا سب کچھ اور کیا باکی ہے ؟ مریم کی آنکھوں میں نمی اتر رہی تھی اُس کی تکلیف اُس کی آنکھیں بیان کر رہی تھی

اگر تمہیں ایسا لگتا ہے تو ایسا ہی صحیح!! لیکن ان سب کے ساتھ بھی جیا جاسکتا ہے !! اریان نے اُسے دیکھ سنجیدہ لہجے میں کہا

صرف جیا جاسکتا ہے گزارا نہیں جاسکتا !! آپ جائے یہاں سے !! مریم نے اُسے دیکھ کہا اور اک قدم پیچھے اٹھایا

نا تُم سے پوچھ کر ایا تھا نہ تُم سے پوچھ کر جاؤنگا!! تُم تو جانتی ہو نا میں ونی مرضی کا مالک ہوں؟ اریان نے اُسے دیکھ ایبرو اٹھائے کہا

اریان کو خود بھی سمجھ نہیں اتا وہ کیسے اس کے سامنے ضبط کر لیا کرتا تھا ورنہ کوئی اریان شاہ کے سامنے ایک لفظ فضول نہیں بول سکتا تھا

مجھے آپ کی موجودگی تکلیف دیتی ہے !! آپ میری زندگی سے چلے کیوں نہیں جاتے ؟ کیوں بار بار میرے سامنے آکر مجھے اذیت دیتے ہیں آپ؟ اتنی اذیت کافی نہیں جو آپ

نے مجھے دی؟ بس کریں !! اور نہیں ہوتا مجھ سے برداشت !! مریم اُسے دیکھ بولی اواز بھاری ہورہی تھی

اریان نے اُس کی کلائی تھام کر اپنی جانب کھینچا وہ کسی کٹی پتنگ کی طرح اس کے سینے سے ٹکرائی تھی

مریم نے بوکھلا کر حالاتوں کو سمجھنے کی کوشش کی!!

جیسے ہی حالات سمجھ میں ائے اُس نے اریان کے سینے پر ہاتھ رکھ خود کو دور کرنا چاہا

د۔دور ہوجائے مجھ سے ،!!! آپ کی نزدیکی مجھے تکلیف دے رہی ہے !!مریم کا لہجہ اذیت سے دو چار تھا

م۔میں نے کہا دور ہوجائے مجھ سے !! میں نفرت کرتی ہوں اپ سے !! اک بات غور سے سُن لیں اپ !! آپ میری دل دماغ ہر جگہ سے اتر چکے ہے اب مجھے آپ کی موجودگی سوائے تکلیف کے اور کچھ نہیں دیتی آپ کی نزدیکی کسی اذیت سے کم نہیں ہوتی میرے لیے !! مریم مسلسل اُس کے سینے پر ہاتھ رکھے اُسے خود سے دور کر رہی تھی لیکن وہ ذرا سا بھی اریان شاہ کے چٹان وجود کو خود سے دور نہیں کر پائی تھی!! مریم کی آنکھیں سب کچھ بیان کر رہی تھی اس کی آنکھیں خالی تھی اُن میں کوئی چیز بات نہیں تھی اس کی انکھیں

بالکل ویران گلیوں کی طرح معلوم ہو رہی تھی!! وہ اریان سے واقعی نفرت کرتی تھی اور اس کی آنکھیں یہ بات صاف ظاہر کر رہی تھی !!

بکواس بند کرو اپنی !! کب سے خاموش ہوں تو ناجائز فائدہ مت اٹھاو!! اریان شاہ کسی کے دل سے نہیں اترتا!! اریان ضبط کھوتا اُسے دیکھ غزالی لہجے میں غرایا ان کے چہرے بے حد قریب تھے جب کے ادیان کی گرفت اُس کی کمر پر مضبوط ہوئی تھی

ل۔لیکن میرے دل سے اتر گئے ہے آپ!!۔ا۔اپ کو کیا لگتا ہے پورے چار مہینے جس طرح کا آپ کا رویہ میرے ساتھ تھا ا۔اپ میرے دل میں جگہ رکھ سکتے ہیں ؟

ا۔اپ جانتے تھے مجھے پینتھر سے خوف اتا ہے مجھے اکیلے کمرے میں بند رکھا !جب دل چاہا مجھے دھتکار کر اپنے کرنے سے نکال دیا !! مجھے پورے چار ماہ میرے باپ ماں کی شکل تک دیکھنے نہیں دی احمد ادا کی جان بے دردی سے میری آنکھوں کے سامنے لی!!

مجھے ہمیشہ یہ احساس دلایا کہ میں اپ کیلئے معائنے نہیں رکھتی !! ہمیشہ اپنے رویے سے بتایا کہ میں ایک فضول چیز کو جس کو ضرورت پڑنے پر آپ بے دردی سے نکال کر پھینک دینگے !!

اور پھر یہ سب بھول بھی جاؤں تو میرے بابا ؟ اُن کا کیا قصور تھا ؟ اُنہیں کیوں مارا ؟وہ اُسے دیکھ سسک کر کہہ رہی تھی وہ کچھ بھی نہیں بھولی تھی اُسے سب یاد تھا ایک اک لمحہ اک اک بات !!

بھول جاؤ اپنے باپ کو جانے والی چیز تھی چلی گئی ! اریان نے سفاکی پر اترتے سرد لہجے میں کہا وہ اپنا ضبط کھو چکا تھا جب کے اُس کی بات مریم کو اُسے بے یقینی سے دیکھنے کیلئے کافی تھی

آپ کو پتہ ہے اپ کی یہ سفاکی کسی دن خاک ہوجائیگی !! آپ کا غرور ٹوٹے گا اور میں اس دن کا بے صبری سے انتظار کرونگی جب آپ کا غرور ٹوٹ کر خاک ہوجیگا !!

اریان شاہ کی سفاکی میری زندگی لے ڈوبی میری زندگی برباد کردی آپ نے یہ عمر تھی میری یہ سب برداشت کرنے کی؟ ابھی تو زندگی شروع ہوئی تھی اور اپ نے ابھی ختم کردی آپ کو کیا لگتا ہے اب میں جی پاونگی؟ نہیں!! جینے کی تمنا ختم ہوگئی ہے میری !!

میری زندگی آپ خود میرے باپ کے ساتھ قبر میں دفنا کر آئے ہیں !!

میرے باپ کو مارنے والا میرے باپ کو کندھا دے کر قبر میں اتار گیا تھا !! واہ!! بہت اچھے !! اک بات یاد رکھیے گا وقت سب پر پڑھتا ہے اور جب آپ پر پڑے گا تو آپ بھی ٹوٹ

جائینگے !! اور جس دن اپ ٹوٹے گے اُس لمحے کا میں ہر پل انتظار کرونگی !! مریم اذیت کی آخری انتہا پر پہنچتی اُسے دیکھ بولی اواز تھوڑی اونچی تھی اُس کے ہر لفظ میں شدت تھی

جب کے اس کی باتوں سے اریان کی پرکشش آنکھیں سرخ ہورہی تھی

جسے تم غرور کہے رہی ہو وہ میری انا ہے اور میری انا کبھی کمزور نہیں پڑے گی اسلئے صرف اتنا بولنا جتنا برداشت کرپاؤ!!!! اریان نے اُس کی آنکھوں میں اپنی سرخ آنکھیں گاڑے سرد لہجے میں کہا

اب مزید میں خاموش نہیں رہونگی!! کچھ نہیں ہے میرے پاس جسے آپ چھینے گے!! اب میں اپ کے سامنے کمزور نہیں پڑوگی !! جس طرح اپ نے میرے بابا کی جان بے دردی سے لی ہے نا میری انکھوں کے سامنے ایک لمحے میں گولی مار کر!! دیکھیے گا اس طرح اپ کی جان بھی کوئی لے گا !! اور آپ کی انا آپ کا غرور سب مٹی میں مل جائے گا!! وہ وقت دور نہیں ہے جب اپ اس دنیا میں اپنے اعمال کا حساب دینگے اللہ کی پکڑ بےحد سخت ہے اریان شاہ ڈرے اُس وقت سے جب آپ کی پکڑ خدا کے پاس ہوگی!!

وہ اریان کی گرفت سے ازاد ہونے کی ہر کوشش کرتے خیفو خیف کے عالم میں چلائی تھی

آواز نیچے !! وہ اُس سے دوبدو خطرناک حد تک دھاڑا تھا اریان کی رگیں تک ضبط سے نمایاں ہونے لگی تھی !! غصے نے چہرہ سرخ کیا تھا !!

اُس کی دھاڑ پر دیواریں بھی شاید لزر اٹھی تھی خوف سے مریم کا برا حال ہوا تھا لیکن اگلے لمہے وہ خود کو سنبھال گئی اب وہ اریان شاہ کے سامنے کمزور نہیں پڑ سکتی تھی!!

اس کے دھاڑ پر مریم نے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائی تھی گویا سہم پن کو ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہو

اپنی آنکھوں سے خوف جھٹکتے وہ پھر سنجیدہ ہوئی تھی !!

اریان نے اُس کا چہرہ اپنی سخت گرفت میں لیتے اپنے نزدیک کیا !!

اپنے اک ایک لفظ پر قائم رہنا مریم اریان شاہ تُم ان سب لفظوں کا مداوا کروگی !!اک اک لفظ دہرایا جائیگا !! لیکن اُس وقت حالات کچھ اور ہونگے !! اریان اُس کے چہرے پر غرایا تھا آواز میں انتہا کا سرد پن تھا !! جب کے گرفت مضبوط ہوئی تھی!! مریم کو تکلیف ہورہی تھی اُس کی سخت گرفت سے لیکن اس نے ایک لفظ نہ بولا !! جب کے مریم کے لہجے پر نجانے کیسا لیکن اج عجیب سا احساس اریان کے وجود میں دوڑا تھا کیا اُسے فرق پڑھ رہا تھا ؟

وہ بس ہر حال میں خود کو مقابل سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ناکام !!

وہ جانتی تھی وہ اریان شاہ کا ضبط ختم کرچکی ہے !! لیکن اسے کمزور نہیں پڑنا تھا اسے اریان شاہ سے خوف محسوس ہورہا تھا لیکن اس نے چہرے پر ظاہر نہیں ہونے دیا تھا!!

اریان کی آنکھوں میں خطرناک حد تک وحشت دیکھ مریم سے مزید کچھ بولا نا گیا !! وہ تیزی سے نظریں پھیر گئی جب کے اپنے نام کے ساتھ مقابل کا نام جوڑنا اس نے بخوبی محسوس کیا تھا اُس کا دل عجیب کیفیت میں زورو سے دھڑکا تھا جو بھی کہا جائے مریم کے نام کے ساتھ اریان کا نام بے حد خوبصورت لگتا تھا!! مریم حد سے زیادہ بول گئی تھی شاید ؛!

چ۔چھوڑیں !! مریم کو مقابل کی گرفت سے اب بھی تکلیف ہورہی تھی وہ کچھ کہہ نہیں رہی تھی تو کیا ہوا لیکن اس کا چہرہ سب کچھ بیان کر رہا تھا

اُس کے چہرے پر تکلیف کے اثار اور تکلیف سے سرخ ہوتا چہرہ دیکھ اریان نے اپنی گرفت بےساختہ نرم کی تھی !!

پھر اُس کی کلائی تھام کر اُسے اپنے بےحد نزدیک کیا

میں نے اج تک کسی کی اس قدر بدتمیزی خود سے برداشت نہیں کی تمہاری کر رہا ہوں توکوئی وجہ ہے!! میرا ضبط ازما کر مجھے پھر سے وہ اریان بننے پر مت مجبور کرو جسے میں خود میں جگانا نہیں چاہتا !!اریان نے اپنے ہر لفظ پر زور دیا تھا وہ مقابل کے ساتھ سختی سے پیش نہیں انا چاہ رہا تھا وہ جانتا تھا مریم کس تکلیف سے گزر رہی ہے لیکن مریم نے گویا قسم کھا رکھی تھی اریان کا ضبط آزمانے کی

غصے سے اس کا برا حال ہو رہا تھا یقینا وہ اپنے غصے میں اُس نازک جان کے ساتھ سختی کر سکتا تھا جو اریان کرنا نہیں چاہتا تھا اس لیے اریان اُسے سرخ برساتی نظر سے دیکھتے بھاری قدم لیتے کمرے سے باہر باہر جانے کیلئے بڑھا اُس کے جانے پر مریم نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا !!اُس نے اپنے آنسو صاف کیے !!

پھر آئینے میں خود کو دیکھا !! نظر ناک میں پہنی نوز پن پر گئی تھی !!

یہ اب تک کیوں پہنی ہے میں نے ؟مریم سنجیدگی سوچتی تیزی سے ہاتھ چلاتے اپنے نام میں پہنی نوز پن اُتارنے لگی بقول اُس کے اب اس کا کوئی مقصد نہیں تھا

جب کے اریان جو اپنا موبائل وہی بھول گیا تھا وہ اندر داخل ہوا تھا سامنے کا منظر دیکھ اریان شاہ کا گویا غصا آسمانوں پر پہنچا تھا اُس کے دل نے گواہی دی تھی اس سے زیادہ ضبط وہ نہیں کر سکتا !!

مریم نے تیزی سے نوز پن اُتار کر ٹیبل پر رکھی کم پٹکی زیادہ تھی !! جب اک بار پھر دروازے کی آواز پر اُس نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا !!

جہاں اریان اشتعال سے بھرپور دونوں ہاتھو کی مٹھیاں بنائے کھڑا تھا اُس کی گردن اور ہاتھوں کی سبز رگیں نمایاں ہورہی تھی !!

جب کے چہرہ پہلے سے کئی زیادہ سرخی برسا رہا تھا !! پتہ نہیں کیوں لیکن اُس کی یہ حرکت اندر تک اریان شاہ کا دماغ آؤٹ کرچکی تھی !!

Welcome in to prime urdu novels & publications.

پرائم اردو ناولز میں خوش آمدید۔

- پرائم اردو ناولز میں بحیثیت لکھاری شمولیت اختیار کریں اور اپنی تحریروں، ناولز، افسانوں کا پی ڈی ایف لنک حاصل کریں۔اور دنیا بھر میں ہماری ویب سائیٹ کے لاکھوں قارئین تک اپنی تحریر ایک کلک میں پہنچائیں۔لیکن دھیان رہے کہانی بولڈ نہ ہو، کیونکہ بے حیائی پھیلانے والوں کے لئے سخت وعید آئی ہے۔۔

- اگر آپ اپنی تحریروں کو کتابی شکل میں محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو خصوصی ڈسکاؤنٹ پر آپ کی مرضی کی تعداد میں کتابیں بنا کر دیں گے۔

- ہمارے گروپ میں اپنی تحریر اپنے پیج لنک کے ساتھ پوسٹ کریں اور اپنے پیج کی پروموشن کے لئے اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

- اپنے پیج پر ہماری ویب سائیٹ کا پی ڈی ایف لنک شیئر کر ک اپنے ریڈرز کو پی ڈی ایف سے آف لائن ناولز پڑھنے کی سہولت فراہم کریں۔

- اپنے ناولز کو ویبسائیٹ کے ساتھ ساتھ دیگر سٹریمنگ پلیٹ فارمز جیسے یو ٹیوب پر بھی پڑھنے کی سہولت فراہم کریں اپنے ریڈرز کو۔

- اپنی تحریروں کے لئے دیدہ زیب اور دلکش ٹائٹل اور پروموشنل پوسٹ بنوانے کے لئے ہمارے گرافک ڈیزائنز کی خدمات مفت حاصل کریں۔

- اگر آپ کو اپنی تحریروں کو لکھنے میں راہنمائی کی ضرورت ہو تو ہماری ٹیم میں موجود سینئر لکھاری آپ کو مکمل راہنمائی فراہم کریں گے۔

تو پھر دیر کس بات کی، ابھی ہمارے گروپ کو جوائن کریں اور اپنی تحریر پوسٹ کریں اور ہماری ٹیم کا حصہ بن جائیں۔کیوں کہ ہم اپنے سب لکھاریوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔مزید معلومات کے لئے ہمیں میسنجر پر انبکس کریں یا واٹس ایپ پر رابطہ کریں۔

Whatsapp : 03335586927

Prime Urdu Novels Group Link

https://www.facebook.com/groups/517883045059344/

اِدھر آؤ!! اریان کی سرد آواز کمرے میں گونجی تھی

مریم نے نا چاہتے ہوئے بھی حلق تر کیا تھا اُس کے غصے سے اُس کی جان جاتی تھی لیکن وہ دکھانا نہیں چاہتی تھی

م۔میں اپ کے حکم کی پابند نہیں ہوں!! مریم نے لہجے کو سنجیدہ رکھا تھا

میں نے کہا اِدھر آؤ!! پہلے سے کہیں زیادہ اونچی اواز میں دھاڑتے اریان نے اُسے کہا تھا مریم نے سختی سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں میں اپنی شرٹ لی تھی

اگر ایک لمحے میں تُم میری سامنے نا ہوئی تو پھر جو ہو گا اُس کی ذمے دار تم خود ہو گی!! اریان نے اُسے دیکھ وحشت زدا انداز میں کہا مریم کے پاس کوئی اور راستہ نہیں تھا !!

اُس نے نہ چاہتے ہوئے بھی قدم اٹھائے کیونکہ مقابل کیس حد تک غصے میں تھا یہ اُسے دیکھ معلوم ہورہا تھا !!

جسے ٹیبل پر پٹکا ہے اسے لے کر آؤ!! مزید اک دھاڑ کی آواز پر مریم نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ اپنی چیخ روکی تھی

اُس کا وجود ہولے ہولے کانپ تھا رہا تھا مقابل کی غصے کے سامنے نہ کوئی ٹک پایا تھا اور نہ کوئی ٹکے گا ؛!

مریم نے ٹیبل پر ہاتھ رکھے نوز پن اٹھائی اور دھیرے سے اریان کی جانب بڑھی!!

اریان نے اک جھٹکے سے اُس کی کلائی تھامتے پیچھے دیوار سے لگایا تھا مریم لہراتی ہوئی دروازے سے لگی تھی جب کے اریان اُس کے مقابل آکھڑا ہوا تھا

مجھے مت مجبور کرو میں تمہارے ساتھ برا پیش آؤں!! کیوں آزماتی ہو تُم میرا ضبط ؟ اریان دروازے پر ہاتھ مارتا حلق کے بل دھاڑا تھا اُس کی بس ہوگئ تھی پہلے اس کی باتیں اور پھر اُس کی یہ حرکت !!

مریم نے سختی سے آنکھیں میچی تھی خوف رگ رگ میں سرائیت کرنے لگا تھا !! اگر کمرے سے باہر آواز جاسکتی تو اریان کی دھاڑ پوری حویلی کی دیواروں کو لزر اٹھا سکتی تھی

تمہیں میری نرمی راس نہیں ارہی نہ ؟ کیوں یہ حرکتیں کرکے اپنے لیے مشکل کھڑی کر رہی ہو؟ خاموش ہُوں صرف اسلئے کیونکہ تمہاری حالت نہیں ہے یہ سب سہنے کی!!

وہ سرد لہجے میں دھاڑا تھا جب کے مریم کا انگ انگ کانپ رہا تھا !!

ا۔اپ اس طرح کرکے مزید میرے دل سے اتر رہے ہیں !! مریم ہمت کرتے بولی اواز اونچی کرنے کی غلطی اس نے نہیں کی تھی

ایسا کبھی نہیں ہو گا !! تمہارے دل اور دماغ میں میرے سوا کوئی نہیں ہونا چاہیے!! دل تو بہت دور کی بات ہے تمہارے دماغ سے بھی میں اتر گیا نا اُس دن کہنا یہ لفظ !!

اریان نے کٹ دار لہجے میں کہا

جس طرح اسے اُتار کر پھینکا تھا اُس طرح خاموشی سے پہنو!! اگر آئندہ یہ غلطی ہوئی تو تمہارے ہاتھ کاٹ کر رکھ دونگا نہ رہینگے ہاتھ اور نہ کروگی تُم یہ فضول حرکتیں!! اریان کا لہجہ مزید سرد ہوا تھا اشارہ یقیناً لونگ کی طرف تھا پتہ نہیں کیوں لیکن اسے حد سے زیادہ غصہ ارہا تھا مریم کا نوز پن کو اس طرح اتار کر پھینکنا اریان شاہ کو اندر تک تپا گیا تھا!!

م۔میں یہ نہیں پہنونگی!! یہ شادی شدہ لڑکیاں پہنتی ہے اور میں اپنے آپ کو اب شادی شدہ نہیں مانتی !! آپ سے کوئی رشتہ نہیں ہے میرا سمجھے آپ !! تو یہ پہننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا !! مریم اپنے ڈر کو دل میں رکھتی ہمت کرتے سنجیدگی سے بولی انسوں کا پھندا گلے میں اٹکا تھا

اوہ !! انٹرسٹنگ !! میں تمہیں بتاتا ہُوں کہ تُم شادی شدہ ہو!! جیتنا قریب میں تمہارے کھڑا ہُوں اتنا قریب کوئی دوسرا ہوسکتا ہے ؟ اس سے بھی یقین نہیں ارہا تو میں بتاتا ہُوں تمہیں !!

اریان نے آری لہجے میں کہتے اُس کے مزاحمت کرتے دونوں ہاتھ اپنے اک ہاتھ میں تھام کر اوپر دروازے سے پن کیے تھے !!

بہت شوق ہے نا تمہیں میرا دماغ خراب کرنے کا تو یہی صحیح!!

اریان نے اُس کے چہرے پر جھکے اک ایک لفظ پر زور دیتے اک ہاتھ سے اُس کے ہاتھ اوپر پن کیے!!

مریم کی سانسیں رکنے لگی تھی

نہ چاہتے ہوئے بھی مریم کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا اخر دل پہ کس کا راج تھا ؟مقابل کی نزدیکی اس کا دل بری طرح دھڑکا رہی تھی!!

انسوں کسی پانی کی طرح اُس کی آنکھوں سے بہے رہے تھے!! اریان شاہ کی سرخ آنکھیں اُس کے سرخ چہرے پر ٹکی تھی جو بھی ہو لیکن اس کے چہرے پر شرم و حیا کی سرخی صاف واضح تھی اُس کا چہرہ شرم سے سرخ ہورہا تھا !!

اب یقین ایا تُم شادی شدہ ہو؟ اُسے گہرے سانس لیتے دیکھ اریان نے ایبرو اٹھائے پوچھا تھا جب کے اریان کی آنکھوں میں اُترتی خمار کی سرخی اس کی آنکھوں کو چار چاند لگا رہی تھی !!

وہ شخص ہر چیز میں جاذب تھا اور اوپر سے وہ خمار کی سرخی جو پہلی بار اس کی آنکھوں میں اُتری تھی وللہ کسی کا بھی دل دھڑکا سکتی تھی!!

بولو ؟ یقین ایا میرے بچے کو؟ اریان کی آواز خمار سے بھاری ہورہی تھی جو مزید پرکشش بننے کا سبب بن رہی تھی !!

مریم تو اُس کی ذرا سی بے رحمی پر مزاحمت کے قابل بھی نہیں رہی تھی !!

بس اپنی بے بسی پر اُس کی آنکھیں پانی برسا رہی تھی نظر اٹھنے کا نام نہیں لے رہی تھی نہ چاہتے ہوئے بھی جو گلال اس کے چہرے پر بکھر رہے تھے وہ اندر ضبط کرنے کی مکمل کوشش کر رہی تھی!!

تمہارا دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا ہے کہ آواز با اسانی میں بھی سن سکتا ہوں!! اور اس اتی اک اک دھڑکن کی آواز چیخ چیخ کر تمہیں یہ آگاہ کر رہی ہے کے تُم اریان شاہ کے نکاح میں ہو !! اور یقیناً میرا عمل بھی تمہیں اچھے سے اس بات کا یقین دلا گیا ہو گا اور اگر نہیں تو تُم مجھے بتا سکتی ہو!! اریان نے اُسے دیکھ گھمبیر آواز میں کہا

مریم کی نظریں تک اٹھ رہی تھی!!

شاباش یہ دوبارہ بلکل خاموشی سے پہنو اس سے پہلے میرا دماغ پھر سے خراب ہو !! اریان نے اس کا کانپتا وجود دیکھ گہرا سانس بھرتے خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کرتے کہا

مریم اب مزید کچھ بھی بولنے کی ہمت میں نہیں تھی اسلئے روتے ہوئے خاموشی سے اپنے انسو صاف کرنے لگی !!

پھر دھیرے سے اُس نے نوز پن پہنی !! اس میں اک منٹ بمشکل لگا تھا !!

That's like Mera Bacha !!

ایسے ہی خاموشی سے سن لیا کرو بات ورنہ ہر بار تُم آخری حد تک میرا ضبط آزماتی ہو!!

اب اگر یہ تمہارے چہرے سے مجھے غائب دکھی تو ابھی جتنا شوہر ہونے کا احساس دلایا ہے تب تمہیں اُس سے کئ زیادہ اچھے سے یقین دلاونگا کے تُم شادی شدہ ہو!! ہمم ؟ وہ گھمبیر آواز میں رہا تھا !! اُس کی بھاری آواز کمرے میں ایک حسین ماحول پیدا کر رہی تھی

میں کچھ دن کیلئے اٹلی جارہا ہُوں اور مجھے امید ہے جب میں واپس اؤں گا تو تمہارے دماغ سے تمام فضول باتیں اُتری ہوگی !!اریان نے اُس کی جھکی ہوئی پلکیں دیکھ سنجیدگی سے کہا

یقینا فضول باتوں سے مراد اس کی طلاق والی ضد تھی!!

کچھ لمحے بعد اریان نے پیچھے ہوتے اُسے دیکھا جس کی نظریں نیچے تھی انسو مقدار سے بہے رہے تھے !!

چہرہ سرخ ہورہا تھا !!اریان کے لب بےساختہ دھمی سی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے جسے وہ اگلے لمحے ضبط کر گیا!!

مریم کا چہرہ اب غصے سرخ ہورہا تھا اپنی بےبسی سے اُسے اریان پر غصّہ ارہا تھا !!

اور اگر میری یاد زیادہ ائے نا تو اپنے ادا سے کہے کر پیغام پہنچا دینا اٹلی زیادہ دور نہیں ہے میں تمہارے پاس اجاؤنگا !! اریان نے اُس کا غصے سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھ بمشکل اپنی مسکراہٹ دباتے کہا

یاد اُنہیں کیا جاتا ہے جو دماغ میں موجود ہو اور آپ نہیں ہے میرے دماغ میں !! مریم نے انسو اندر اُتارتے سنجیدگی سے کہا لہجہ احساسات سے پاک تھا

اوہ !! تو تم یہ بتانا چاہ رہی ہو کہ میں تمہارے دماغ میں نہیں بلکہ تمہارے دل میں ہوں گریٹ!! اریان نے داد دینے والے انداز میں کہا جب کے چہرہ سنجیدہ تھا مریم نے حیرت سے اسے دیکھا تھا

اتنے میں اریان کا فون بجا تھا اریان نے مریم پر نظر جمائے فون کان سے لگایا کال ساحل کی تھی!!

ہمم ٹھک ہے !! آگے سے ساحل نے کسی چیز سے اریان کو اگاہ کیا تھا!! جب اریان نے سنجیدگی سے مہز اتنا جواب دیتے فون رکھا !! پھر دھیرے سے اُس کے کان کے قریب جھکا!!

اپنا خیال رکھنا !! اُس کے کان کے قریب گھمبیر لیکن مدھم لہجے میں اریان کی روب دار اواز ٹکرائی تھی !!

اریان نرمی سے اُس کے ہاتھ ازاد کرتا پیچھے ہوا پھر آخری نگاہ اُس پر ڈالتے وہ کمرے سے نکلتا چلا گیا !!

مریم کی نظریں نہیں اٹھ رہی تھی اُس کے جاتے ہی اُس کے انسوں میں روانگی ہوئی تھی !! وہ شخص اسے ہمیشہ کمزور کر دیتا تھا !!

مریم اپنا چہرا ہاتھ میں گرائے شدت سے رو دی!! اس بار وہ کمزور نہیں پڑسکتی تھی وہ جب جب اپنے بابا کو یاد کر رہی تھی وہ بس اریان سے دور جانے کا فیصلہ کر رہی تھی !!

وہ جانتی تھی وہ اریان شاہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی مقابل لمحے میں اسے کمزور کرنے کی طاقت رکھتا تھا!! خیر یہ وقت نہیں بتانا تھا کیونکہ مریم بھی اب ضد پر تھی !!

ارحاب اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا جب کے حورین صوفے پر بیٹھی گہری سوچو میں گم تھی !! اُسے ایک نظر دیکھنے کے بعد نظریں پھیرتے ارہاب بیڈ پر بیٹھتا لیپٹاپ کھول کر سامنے کر گیا !!

حورین نے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا تھا جس کی نظریں لیپٹاپ پر تھی چہرہ انتہا کی حد تک سرد تھا !!

جب ارحاب کے فون پر کوئی میسیج ریسیو ہوا تھا ارحاب نے فون کھول کر سامنے کیا !! شہرام کی جانب سے کچھ تصاویر موصول ہوئی تھی !!

ارحاب نے چیٹ کھولا تھا جس میں اُن کی شادی سے پہلے حورین اور شہرام کی چیٹ کی تصاویر تھی !!

ان چیٹ میں زیادہ تر میسجز حورین کے ہی تھے جبکہ اس کے دس بارا میسج کے بعد شہرام کا ایک ریپلائی موصول تھا اس میں صاف دکھ رہا تھا کہ حورین اس سے بات کرنے کیلئے کتنی تڑپتی تھی کیونکہ جو بھی تھا ماضی میں وہ شہرام سے محبت کرتی تھی !!

کچھ وائس میسج بھی ساتھ بھیجے گئے تھے جن کو کھولنے کی اس میں ہمت نہ ہوئی وہ مضبوط شخص جو کسی چیز میں پیچھے نہیں تھا اسے یہ سب دیکھ تکلیف ہو رہی تھی کیونکہ حورین اُس

کی بیوی تھی اس سے کہیں بڑھ کر اس کی عزت تھی!! پہلے ہی باپ کے قاتل کی وجہ سے ارحاب کا دماغ خراب تھا اوپر سے یہ سب !!

اس کی انکھوں میں سرخی اتر رہی تھی!!

اچانک ارحاب کے چہرے کے تنتے تصورات تضاد سرخ ہوتا چہرہ دیکھ حورین نے حلق تر کیا !!

ا۔ارحاب !! حورین نے ہمت کرتے اُسے پکارا اُس کی آواز پر ارحاب نے ضبط سے آنکھیں بند کرکے کھولتے اپنی سرخ آنکھیں اٹھائے اُسے دیکھا تھا !!

اچانک وہ اتنے غصے میں کیوں تھا؟ حرین سمجھ نہ سکی کافی دن سے ارہاب کا تنگ رویہ اب اسے تکلیف دے رہا تھا ان دونوں میں بالکل بات نہیں ہوتی تھی ارحاب اس کی طرف ٹھیک سے دیکھتا تک نہیں تھا حورین ایک بیوی تھی اور وہ بھی اپنے شوہر کا پیار چاہتی تھی ان کا رشتہ ایک نارمل رشتے کی طرح نہیں تھا اُسے ارحاب سے محبت ہونے لگی تھی اور یہی چیز اسے مزید تکلیف دیتی تھی !!

ارحاب نے ضبط کرنے کی کوشش کی جب شہرام کی جانب سے مزید اک میسیج موصول ہوا!!

میں جانتا ہوں یہ سب اپ کی شادی سے پہلے کہ میسج ہے لیکن میں نے یہ اپ کو بھیجنا ضروری سمجھے اپ حورین کے شوہر ہیں اور حرین کے ماضی کے بارے میں جاننے کا پورا حق رکھتے ہے !! شہرام نے یہ میسیج لکھ کر بھیجا تھا ارحاب نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور اٹھ کر باتھ روم میں بند ہوا !!

دروازہ کڑک کی اواز سے بند ہوا تھا اور اتنی تیز کہ حورین اپنی جگہ سے بےساختہ کھڑی ہوئی تھی!! اُس نے بیڈ پر پڑا ارحاب کا فون دیکھا !!

پھر وہ سوچوں میں پڑی تھی !! وہ چاہتی تھی کہ وہ فون میں دیکھے ایسا کیا تھا ؟ جس نے ارحاب کو اتنا غصّہ دلایا تھا !!

حورین نے دھیرے دھیرے قدم آگے بڑھائے بیڈ پر پڑا موبائل دیکھ اُس نے کانپتے ہاتھوں سے فون اٹھایا فون اب تک کھلا تھا اور شہرام کی چیٹ کی کھلی تھی

اوپر شہرام کا نام پڑھ کر حورین کے ہاتھوں میں مزید کپکپاہٹ بڑھی تھی دل عجیب ڈر میں مبتلا ہوا تھا اس نے بے ساختہ اوپر کرتے وہ تمام میسجز دیکھے جو شہرام نے ارہاب کو بھیجے تھے اور اُسے سمجھنے میں لمحہ نہیں لگا کہ ارحاب اتنے غصے میں کیوں تھا ؟ ارحاب ایک شوہر تھا اور کسی بھی شوہر کیلئے یہ آسان نہیں تھا !!

حرین وہ اسکرین شاٹ کھول کھول کے پڑھ رہی تھی وہ اپنے میسج پڑھ کے خود میں شرمندہ ہو رہی تھی وہ کیسے سائے کے پیچھے بھاگ رہی تھی اس کی انکھوں سے تیزی سے انسو بہہ رہے تھے حرین کے بہت لمبے لمبے وائس میسج اور ٹیکسٹ میسجز سینڈ ہوئے تھے جن کے ریپلائے میں مہز "اوکے "کا جواب زیادہ تر ایا ہوا تھا حورین کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہورہی تھی !! وہ اپنا توازن بھول رہی تھی شہرام کے میسجز اسے مینٹلی ڈسٹرب کر رہے تھے ماضی یاد کرتے اس کا سر بری طرح چکرا رہا تھا!!

قریب دس منٹ بعد ارحاب باہر ایا تھا!! یقیناً اس نے اپنے چہرے پر پانی مار کے خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کی تھی!!!

نظریں فوراً حورین پر اٹھی تھیں جو سٹل بر بنی کھڑی تھی ہاتھ میں ارحاب کا فون تھا نظریں فون پر مرکوز تھیں جب کے اُس کی آنکھیں سرخ تھی انسو آنکھ سے دھیرے دھیرے گر رہے تھے !!

ارحاب نے اُس کے ہاتھوں میں اپنا فون دیکھا پھر اُس کے چہرے کے سنجیدہ تاثرات !!!

کس کی اجازت سے فون اٹھایا تم نے ؟ ارحاب سرد لہجے میں بولا وہ اچھے سے اُس کے تاثرات سمجھ رہا تھا

آپ م۔مجھ پر بھروسہ کیوں نہیں کرتے ؟ ک۔کیا آپ کو مجھ پر یقین نہیں؟ حورین نے سسکی بھرتے اُسے دیکھ کہا

حورین فون دو اِدھر !! ارحاب نے اُس کی جانب بھاری قدم اٹھائے تھے

ارحاب اور حورین دونوں کا چہرہ سرخ تھا !!

م۔مجھے لگتا تھا آپ باقی سب سے الگ ہے !! آپ کا انداز ہر بار مجھے اپ کی طرف مائل کرتا تھا !! لگتا تھا ارحاب شاہ دوسرے کم ظرف مردوں کی طرح نہیں ہوسکتے لیکن میں غلط تھی !! ا۔اپ بھی دوسرے مردوں کی طرح ہی ہے !! کم ظرف !! حورین ضبط کھو کر شیرنی کی مانند غرائی تھی انسو آنکھ سے ٹوٹ ٹوٹ کر گرے تھے جب کے ارحاب کے قدم تھمے تھے

ارحاب کیلئے یہ لفظ توہین سے کم نہ تھے !! وہ ارحاب شاہ کو اُن کم ظرف مردوں میں شامل کر رہی تھی جس سے ارحاب کو خود کوفت محسوس ہوتی تھی !!

بکواس بند کرو حورین !! خبردار جو تم نے مجھے اُن مردوں میں شامل کیا !! ارحاب طیش کے عالم میں دھاڑا تھا

کیوں ؟ کیوں نہ کروں ؟ ماضی سب کا ہوتا ہے م۔میرا بھی تھا ارحاب !! جیسے اک کم ظرف شوہر کا ردِ عمل ہوتا ہے اپنی بیوی کا ماضی جان کر !! وہی آپ کا ہے !! حورین کے ہر لفظ میں شدت تھی

کب ؟ کہاں تمہیں ایسا لگا کہ میرا ردِ عمل اُن کم ظرف مردوں جیسا ہے ؟ ارحاب اُس کا بازو ضبط گرفت میں تھام کر اُس کے چہرے پر غرایا

کب ؟ اپ کا مجھ سے بات نا کرنا !!مجھ سے نظریں پھیرنا!! شہرام کا میسیج دیکھ کر آپ کے چہرے پر وحشت آجانا یہ سب اس بات کا ثبوت ہے کہ اپ مجھے میرے ماضی کی سزا دے رہے ہیں !!

حورین ارحاب کو دیکھ ہچکی بھرتے بولی وہ بے آواز رو رہی تھی اسلئے اُس کی سسکیاں کمرے میں گنج رہی تھی

ا۔اپ کو کیا لگ رہا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا ؟ مجھے سب سمجھ اتا ہے ارحاب محبت کرنا گناہ نہیں ہے نادانی میں ہوگئی تھی مجھے محبت !! ہاں مانتی ہُوں!! سائے کی طرح بھاگتی تھی میں شہرام کے پیچھے کیونکہ اندھی ہوگئی تھی نامحرم کی محبت میں !!

لیکن مجھے اپ سے یہ امید نہیں تھی لیکن میں بھی یہ بھول گئی تھی کہ میں ایک مرد سے اُمید لگا رہی ہوں وہ تو ٹوٹنا بر حق ہے !! آپ بھی انہی انا پرست مردوں۔۔۔۔۔ابھی حورین آگے بولتی جب ارحاب نے اُس کا چہرہ اپنی سکت گرفت میں لے کر نزدیک کیا

بس !! اک اور لفظ نہیں !! تمہیں پتہ بھی ہے کیا بول رہی ہو تم؟ ارحاب حلق کے بل دھاڑا تھا حورین نے خوف سے آنکھیں میچی تھیں وہ بہت جذبات میں اگئی تھی !!

انا پرست کم ظرف اور بغیرت مرد جانتی بھی ہو کیسا ہوتا ہے ؟ کم ظرف مردوں کو دیکھا ہے تُم نے ؟ وہ اُس کا چہرہ سخت گرفت میں لے کر اج بار پھر گرجا تھا

حورین نے کانپتے ہاتھوں سے اُس کی شرٹ تھام کر سہارا لیا ورنہ وہ زمین بوس ہوجاتی اس کا چہرہ انسوں سے تر تھا لیکن وہ رکنے کا نام نہیں لے

ب۔بتائیں کہاں غلط ہوں میں ؟ اپ نے میری ذات کو سوالیہ نشان بنا دیا ہے میری نظروں میں!! شہرام کا بار بار اپ کو میسج کرنا اور آپ کا مجھے نظر انداز کرنا کیا ثابت کرتا ہے یہی نا کے آپ میرے کردار پر۔۔۔اتنا کہتے کہتے وہ رکی پھر شدت سے رونے لگی

کب میں نے تم سے کوئی سوال کیا ؟ کب اٹھایا میں نے تمہارے کردار پر سوال جواب دو؟ وہ طیش کے عالم میں دھاڑا تھا حورین کی باتیں واقعی ناقابل برداشت تھیں !! وہ کیا بول رہی تھی شاید وہ خود بھی نہیں جانتی تھی!!

حورین بری طرح کانپ رہی تھی خوف رگ رگ میں سرائیت کر رہا تھا ارحاب کا خطرناک حد تک وحشت زدہ لہجہ دیکھ اس کے پورے وجود میں سنسنی کی لہر دوڑ رہی تھی

جواب چاہیئے مجھے!! اُسے خاموش دیکھ وہ اُس کے چہرے پر گرفت مزید سخت کر گیا اُسکا غصے سے چور ہورہا تھا

م۔مجھے درد۔۔۔اُس کی جاہرانا گرفت پر اُس نے کچھ بولنا چاہا

مجھے بھی ہورہی تھی تکلیف یہاں!! ارحاب نے اپنے دل کی جانب اشارہ کیا تھا اُس کی آنکھوں میں غصے کی وجہ سے سرخ لکیریں موجود تھیں جو چیخ چیخ کر اُس کے ضبط کا پتہ دے رہی تھیں

ا۔۔اپ ن۔نے منہ سے ن۔نہیں کہا ل۔لیکن اپ نے اپنے عمل سے ظاہر کر دیا کہ اپ کی نظروں میں میری ذ۔زات سوالیہ نشان بن چکی ہے اپ کی نظر میں حورین ایک بدکردار عورت ہے !! اُس نے روتے ہوے سسکی بھرتے بات مکمل کی تھی

حورین اگر اک لفظ اور تُم نے فضول اپنے زبان سے نکالا تو میں اسے بولنے کے قابل نہیں چھورونگا !! تم جانتی ہو نا تم اس کے بارے میں بات کر رہی ہو؟ بولو ارحاب شاہ کی بیوی بد کردار کیسے ہوسکتی ہے ؟ ارحاب طاقت سے ہاتھ دیوار میں مارتا دھاڑا تھا

حورین کی سانسیں گویا بند ہونے کو تھیں آنکھوں میں خوف بھرا تھا

ا۔اپ نے میسج دیکھے تھے میرے موبائل میں شہرام اور میرے !! اور پھر اپ غصے میں گھر سے نکلے تھے اپ نے ایک بار بھی مجھ سے نہیں پوچھا اپ نے مجھے میری صفائی میں کچھ بھی کہنے کے لیے ایک لفظ کا موقع نہیں دیا!! کیونکہ آپ کو مجھ پر بھروسہ نہیں تھا ارحاب !!حورین روتے روتے چیخی تھی

میرے اور شہرام کے جو اُس دن فون پر میسج تھے وہ میں نے جان بوجھ کر ان سے بات نہیں کی تھی وہ میں اپ کو۔۔۔حورین روتے ہوئے بتاتی جب اُس نے بات کاٹی

میں نے تم سے صفائی مانگی؟ ارحاب کا لہجہ کٹ دار تھا

تمہیں اس چیز کی وضاحت تو نہیں دینا چاہتا تھا لیکن تمہارے دماغ میں جو اتنی فالتو چیزیں بھری ہے وہ مجبور کر رہی ہے مجھے!

ارحاب سرد لہجے میں کہتا اُس کے قریب جھکا !!

باخدا ایسا اک لمحہ نہیں تھا جب تمہارے کردار پر سوال میرے دل نے اٹھایا ہو!! اک وقت ایسا نہیں تھا جب تم پر ثانی کرکے کچھ بھی فضول سوچا ہو!! تم میری بیوی تھی اور میرے لیے خود سے زیادہ بھروسہ مند تھی !!

تُم ابھی کم ظرف مردوں کے بارے میں بات کر رہی تھی نا؟ جو بیوی کا ماضی اس کے حال سے جوڑ کر اسے ذلیل کرتے ہیں؟ ہاتھ اٹھاتے ہیں !!

اُن بغیرت مردوں میں شامل کر دیا تُم نے مجھے ؟ ارحاب کے لہجے میں سرد پن کے ساتھ بے یقینی اُتری تھی

میرا تُم سے بات نا کرنا تمہیں نظر انداز کرنا یہ ثابت نہیں کر رہا تھا کہ تمہارے کردار پر سوال اٹھ رہا ہے !! بلکہ وہ یہ ثابت کر رہا تھا مجھے میری بیوی سے جڑی ہر چیز سے فرق پڑتا ہے پھر چاہے وہ کوئی رشتہ ہو یا راستہ !!

تمہارا نام اس کے لبوں سے سن کر تکلیف ہو رہی تھی مجھے !! یہ سوچ کر میری بیوی پر کسی غیر کی نظر پڑی ہے!! رگیں پھٹ رہی تھیں میری !!

ماضی ہر کسی کا ہوتا ہے جانتے ہوئے بھی دل کی عجیب کیفیت تھی زندگی میں پہلی بار دل میں تکلیف ہوئی تھی !! جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ تُم میرے نکاح میں ہو!! ان سب میں تمہارے کردار پر سوال کہاں اٹھا تھا ؟

ارحاب اپنے ہر لفظ پر زور دیتا غیض و غضب کے عالم میں بول رہا تھا !! جب کے حورین کانپتے ہوئے اُس کی باتیں سن رہی تھی !! اُسے اپنے الفاظوں پر مرنے کو جی چاہ رہا تھا

اتنا گرا ہوا سمجھا تھا تم نے مجھے ؟ پھر یہی صحیح!! جتنی وضاحت دینی تھی اتنی تمہیں مل گئی!! اک بات کان کھول کر سن لو حورین اگر آئندہ تُم نے "بدکردار" لفظ اپنے لیے استعمال کیا تو جان لے لونگا تمہاری !!

ارحاب اپنے ہر لفظ پر خطرناک حد تک زور دیتا اُس کے چہرہ پر کٹ دار لہجے میں بولا ضبط سے اُس کی گہری سانسیں حورین کے چہرے پر پڑ رہی تھی !!اس وقت ارحاب کے دل میں کیا آگ لگی تھی کوئی اُس سے پوچھتا !!

ارحاب اسے جھٹکے سے چھوڑتا بھاری قدم لیتا کمرے سے نکلتا چلا گیا حورین وہ پہلی لڑکی تھی جس نے ارحاب شاہ کو اُن مردوں میں شامل کرنے کی حماقت کی تھی جن سے ارحاب کو نفرت تھی

اور اج حورین کی کہی باتیں حد سے باہر تھی اُن کا رشتہ پہلے ٹھیک نہیں تھا اب مزید حورین کے الفاظ اُسے دور کرگئے تھے !!

وہ جانتی تھی چوٹ پر زخم بھر جاتے ہے لیکن الفاظوں پر نہیں اور اُس کے یہ لفظ ارحاب شاہ کے دل پر زخم چھوڑ گئے تھے جو شاید ہی کبھی مٹنے تھے !!

حورین بے یقینی سے اُسے جاتا دیکھ رہی تھی اُس کی پشت اُس کی نظروں سے اوجھل ہوئی تھی حورین میں اتنی بھی ہمت نہ تھی کے وہ اُسے روک سکے !!کس منہ سے روکتی ؟ اُس نے جو لفظ استعمال کیے تھے وہ سوچ کر حورین کی حالات خود خراب ہورہی تھی !!

☆☆

آن!!! کائزل نے کمرے میں داخل ہوتے خفگی سے بھرپور لہجے میں اُسے پکارا تھا !!

زریام اس وقت بالکنی میں صوفے پر بیٹھا تھا سامنے ٹیب رکھا تھے جب میں زریام کی ویڈیو کول میٹنگ چل رہی تھی میٹنگ میں زریام کے چھے منیجر تھے جس میں سے تین لڑکیاں جب کے تین لڑکے تھے!!

کائزل کو نہیں پتہ تھا وہ ویڈیو کو میٹنگ پر ہے!!کانوں میں بلوٹوتھ ہونے کی وجہ سے میٹنگ کی اواز صرف زریام سن پا رہا تھا!! زریام سنجیدگی سے ٹیب پر دیکھتا بات سن رہا تھا وہ کول امپورٹڈ تھی!!

My wife!!

زریام نے ٹیب کی جانب دیکھتے آگاہ کیا پھر نظریں اٹھائے کایزل کو دیکھا

جی؟ زریام جس کی سیاہ نظریں ٹیب پر تھی اب نظریں گھمائے اُس نے بے حد نرمی سے کہا تھا جب کے تصورات جو ابھی سنجیدہ تھا اچانک وہ نرم پڑے تھے !!

اس کے "جی " کہنے کا انداز کائزل کی تیز دھڑکنوں کا سبب بنا تھا بننا بھی چاہیے تھا کیونکہ وہ پہلی بار اس کا یہ خوبصورت لہجہ دیکھ رہی تھی

جب کے ٹیب پر موجود منیجرز بھی خاموش ہوتے اپنے سر کو دیکھنے لگے!!

میں نے اپ کے لیے اپ کا فیورٹ ڈیزرٹ بنایا ہے !! پہلے وہ اکر ٹیسٹ کریں فون رکھ دیں !!!اگلے لمحے وہ خفگی سے بولی

اک سیکنڈ !! زریام نے گھمبیر آواز میں جواب دیتے واپس ٹیب کی جانب متوجہ ہونا چاہا !!

ایک سیکنڈ بھی نہیں اپ چلے باہر ورنہ میں اپ سے ناراض ہو جاؤں گی!!! کائزل نے اُسے دیکھ بے صبری سے منہ پھلا کر کر کہا اُس کا چھوٹا سا چہرہ پھولا ہوا بے حد پیارا لگ رہا تھا بے ساختہ زریام کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا

جب کے زریام کے فون پر موجود اُس کے کلائنٹس مسکرا رہے تھے !! اخر کوئی تو تھا جس کی وجہ سے وہ اپنے سر کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ پائے تھے!!

وہ سب بے حد دلچسپی سے یہ سب دیکھ رہے تھے!! ٹیب میں کائزل نظر نہیں ارہی تھی وہ دوسری جانب تھی ٹیب میں بس زریام نظر ارہا تھا اور اس کے پرکشش تاثرات تضاد حسین مسکراہٹ جو دلچسپی سے دیکھنے کا سبب بن رہی تھی!!

بےساختہ زریام نے ٹیپ کی جانب دیکھو جہاں وہ سب مسکرا کر دلچسپی سے اسے دیکھ رہے تھے انہیں ایسے اپنی جانب دیکھتا پاکر زریام نے اگلے لمحے مسکراہٹ سمٹی تھی چہرے پر سنجیدہ تاثرات نے جگہ لی تھی!!

We will release this meeting later. For now, the meeting is over!!

زریام نے سنجیدگی سے جواب دیا وہ میٹنگ بے حد ضروری تھی لیکن گویا اب زریام کیلئے کائزل معائنے رکھ رہی ہے

Ok sir !!

سب نے یک زبان کہتے مائنے خیزی سے کہا تھا

Focus on your guys !!

اُنہیں مسکرا کر اپنی جانب دیکھتا پاکر ذریام نے سنجیدگی سے جواب دیا پھر وہ میٹنگ اینڈ کر چکا تھا!!

زریام میٹنگ اینڈ کرتا کھڑا ہوا جب کے کائزل کیوٹ سی مسکراہٹ کے ساتھ زریام کو دیکھ رہی تھی

چلے ؟ کائزل نے دھیمے لہجے میں کہا جب زریام نے سر کو خم دیا

وہ دونوں اب کمرے سے باہر نکلے تھے

اس دوران اریان اپنے کمرے میں ریڈی ہو رہا تھا کیونکہ کچھ ہی دیر میں اس کی فلائٹ تھی

آن میں نے پورے ڈھائی گھنٹے لگا کر یہ بنایا ہے!؟, کائزل نے چہک کر کہا

کوئی خاص وجہ؟ زریام نے گھمبیر آواز میں کہا

بلکل!! اک بہت خاص وجہ ہے !! کائزل نے شرماتے ہوئے کہا زریام نے بغور اُس کا چہرہ دیکھا تھا لیکن اس کے شرمانے کی وجہ سمجھ نہیں ائی تھی

ہمم !! ایسا کیا ہے جس سے شرم ارہی ہے میری چھوٹی سی بیوی کو؟زریام رک کر اُسے دیکھ دلچسپی سے بولا

آئے اپ کیک پر لکھا ہے!! کائزل نے ہنوز شرماتے ہوئے کہا پھر کچن کی جانب اشارہ کیا جس سے وہ دونوں کچن کے اندر داخل ہوئے تھے !!

مریم اپنے کمرے میں بیٹھی گہری سوچوں میں گم تھی

یا اللہ مجھے ہمت دے!! مریم نے تکلیف سے آنکھیں میچتے ہوئے کہا تھا !! وہ اریان کے سامنے خود کو کمزور محسوس کرتی تھی!!,

اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا اس لیے اس نے موبائل اٹھا کر اپنے سامنے کیا وہ اپنا دھیان کہیں اور لگانے کی کوشش کر رہی تھی کچھ سوچتے ہوئے اس نے گوگل کھولا جبکہ گوگل کو دیکھ مریم کو حزن کی بتائی ہوئی بات یاد ائی تھی حزن جانا والا خود وکیل تھا اور یہ بات مریم بھول چکی تھی حالانکہ حزن نے یہ بات اُسے پہلے بھی بتائی تھی مریم کی انکھیں حیرت سے کھلی تھی ،اس نے حزن کا نام گوگل پر سرچ کیا جہاں پر پہلے نمبر پر ہی اُس کے جیتے گیے تمام قابل کیس نظر ارہے تھے!!

مریم تمام ارٹیکلز کو کھول کھول کر پڑھنے لگی کچھ دیر پڑھنے کے بعد اس نے حزن کے نمبر پر کول ملا کر کان سے لگایا !!

السّلام علیکم ادا سائی!! مریم نے فون اٹھانے پر فوراً سلام کیا

وعلیکم السلام!! حزن نے جواب دیا اُس کے "ادا سائی' کہنے پر حزن کو تکلیف ہوتی تھی لیکن فی الوقت یہ ٹوکنے کا وقت نہیں تھا

میں بالکل بھول گئی تھی کہ اپ خود بھی ایک وکیل ہیں اپ نے مجھے بتایا تھا لیکن پتہ نہیں میں کیسے بھول گئی تھی!!مریم نے فوراً وضاحت دیتے کہا

میں یہی سوچ رہا تھا کہ اپ کو اب تک یاد نہیں ایا!! اُس نے جواباً کہا

میں نے اپ کو بتایا تھا مجھے خلا چاہیے تو کیا اپ میرا کیس لڑیں گے وہ اپ کے بھائی ہیں میں جانتی ہوں اپ ان سے بہت پیار کرتے ہیں اگر اپ ان کے خلاف نہیں جانا چاہتے تو کوئی بات نہیں اپ مجھے دوسرے وکیل کے بارے میں بتا دیں لیکن اگر آپ اس چیز میں میری مدد خود کرینگے تو میں اپ کی بہت بڑی شکر گزار ہوں گی مجھے کسی بھی حالت میں جلد سے جلد خلا چاہیئے !! مریم نے بے تاثر لہجے میں کہا تھا

تم چاہتی ہو میں تمہارا کیس لڑوں؟ حزن نے کچھ لمحے بعد کہا

جی!! کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ مجھے کورٹ جانا پڑے جو بھی پیپرز ہیں جن پر بھی سائن کرنا ہے آپ حویلی لے ائے ہیں میں سائن کر دوں گی!!! مریم نے جواب ان کا اس کا لہجہ احساسات سے اری تھا

ٹھیک ہے میں شروع کرتا ہوں اس پر کام !! حزن کی جانب سے جواب ایا تھا

بہت بہت شکریہ ادا سائی اللہ حافظ!! مریم نے دھیمے لہجے میں کہتے فون رکھا

جب کہ دروازے پر کھڑی حورین بے یقینی سے دیکھ رہی تھی اسے مریم سے اتنی سفاکی کی امید نہیں تھی!!

مریم ؟ حورین نے بے یقینی سے اُسے پکارا

عین تم ؟ آؤ اندر وہاں کیوں کھڑی ہو؟ اس کی اواز پر مریم نے پیچھے مڑ کر دیکھا پھر اسے اندر انے کا کہا اس کی انکھوں میں بے یقینی مریم پڑ چکی تھی

مریم تمہیں پتہ ہے تم کیا کر رہی ہو؟ حورین نے ہنوز بے یقینی سے کہا تھا

میں بہت اچھے سے جانتی ہوں عین! اور مجھے اب خود پر اتنا بھروسہ ہے کہ میں کوئی بھی فیصلہ غلط نہیں لوں گی!!! مریم نے اُس کے قریب اتی نرمی سے کہا

مریم میری جان اتنا بڑا فیصلہ اپنی مرضی سے مت لو!! حورین نے اُسے دیکھ نرمی سے کہا جب کہ بے یقینی اب بھی اس کی انکھوں میں موجود تھی

میں ڈر سکتی ہوں، گھبرا سکتی ہوں، گر سکتی ہوں لیکن میں سمجھوتے نہیں کر سکتی عین ایک وقت آتا ہے جب میں خود کو یاد دلاتی ہوں مجھ پر سب سے زیادہ حق میرا ہے!!

مریم نے اُسے دیکھ خالی لہجے میں کہا

اتنا اسان ہے؟ حورین نے بے ساختہ پوچھا

ہمم!! تھوڑی مشکل ہوتی ہے لیکن اتر جاتے ہیں دل سے لوگ!! یہ لفظ ادا کرتے ہوئے مریم کی انکھوں میں نمی اتری تھی

کیا تمہاری آنکھوں کی نمی اور تمہارے الفاظ اپس میں مل رہے ہیں؟حرین نے بے ساختہ کہا تھا

عین کبھی کبھی ہم ایک انسان کے خاطر پوری دنیا سے بیزار ہو جاتے ہیں میری زندگی اب ایسے جا رہی ہے اگر میں اب ہاری تو سب ہار جاؤں گی!!

اس کی انکھ سے ایک انسو ٹوٹ کر گرا تھا

پھر یہ انسوں ؟ حورین نے اُس کے آنسوں صاف کرتے کہا

انکھوں سے انسو نہیں حسرتیں گرتی ہے جب حد سے بڑھ کر اگر درد چھپایا جائے تو حوصلے ٹوٹ کر انکھوں سے گرتے ہیں!!

کہانیوں میں لوگ صدموں سے مر جاتے ہیں لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا ہم درد کی انتہا پر پہنچ کر بھی زندہ رہتے ہیں!! مریم نے زخمی سی دھمی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھ کہا تھا

تم ادا سائی سے ہمیشہ کیلئے دور ہونے کا سوچ رہی ہو؟

مریم تم سمجھ رہی ہو کہ بچھڑنا اسان ہے؟کیا تم نے مقدس پیغامات نہیں پڑے جن میں لکھا ہے جدائی انکھوں کا نور لے جاتی ہے جیسے یعقوب علیہ السلام کی بینائی چلی گئی تھی!!

حورین نے اسے دیکھ کہا تھا

یہ ان رشتوں میں ہوتا ہے جدھر پیار ہو عین !! تمہارے ادا کو کبھی مجھ سے پیار نہیں تھا اگر مجھ سے پیار ہوتا تو میرے بابا اج میرے ساتھ ہوتے بار بار مجھے ذلت کا سامنا نہ کرنا پڑتا!!

مریم کا لہجہ سنجیدہ تھا

تھکن میرے شریانوں پر بہت بھاری ہے عین!!

میں اکیلے رہنا چاہتی ہوں کچھ دن تک, ہفتوں تک مہینوں تک سالوں تک یا پھر شاید مدتوں تک!!

مریم کا لہجہ واقعی تھکن سے بھرپور تھا

تمہیں پتہ ہے زندگی میں سب سے مشکل کام خود کو پھر سے خوش کرنا ہے!!

بالکل ویسے جیسے پہلا ہوا کرتے تھے بے فکر بے لوث اور مسکراہٹوں سے بھرپور!!

مریم کہتی بیڈ پر بیٹھی تھی

میں اس شخص کی بیٹی ہوں جنہوں نے کبھی بھی بے وجہ سختی نہیں کی نہ کڑی نظر میں رکھا انہوں نے مجھے ایک بات سکھائی ہے!! وہ کہتے تھے!!

میری بیٹی بس ایک بات یاد رکھنا دونوں جہاں کے مالک کی نظر تُم پر ہے!!

یہ بات تب تو سمجھ نہیں اتی تھی لیکن اب ارہی ہے! مریم نے اپنے آنسوں صاف کیے تھے

حورین نے آگے بڑھ کر اُس کے بالوں پر نرمی سے لب رکھے !!

قسمت خدا کے ہاتھوں میں ہے مریم رونا چھوڑ دو!! حورین نے نرمی سے کہا

میرے سارے فیصلے زندگی نے خد ہی کر ڈالے۔مجھ سے بھی پوچھا ہوتا کیسے جینا تھا کتنا جینا تھا۔۔۔جینا تھا بھی یا نہیں۔۔۔۔رفتہ رفتہ میں نے زندگی کو سمجھنا شروع کیا تو پتہ چلا کہ زندگی تو صبر کے سوا کچھ نہیں ہے !!

کوئی بچھڑ گیا تو صبر کوئی روٹھ گیا تو صبر کسی نے کردار پے انگلی اٹھائی تو صبر جو مانگا نہیں ملا تو صبر۔!!

مریم نے نفی میں سر ہلایا تھا

میں تمہیں تمہارے کسی بھی فیصلے پر زور نہیں دوں گی لیکن بس ایک بات یاد رکھنا جذبات میں اکر کوئی بھی فیصلہ مت لینا جو فیصلہ تم لینے کا سوچ رہی ہو وہ بہت بڑا ہے مریم !! وہ تمہاری زندگی کے ساتھ بہت سی زندگیوں سے جوڑا ہے باقی اگے تمہاری مرضی!! حورین نرمی سے اُسے دیکھ کہتی کمرے ڈی نکلتی چلی گئی !!

پیچھے مریم اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے عجیب کیفیت میں تھی!!

اریان سڑیاں اترتا نیچے ایا!! جب سامنے بیٹھا ارمغان جو فون پر مصروف تھا وہ فون رکھ کر کھڑا ہوا!!

نکل رہا ہے ؟ ارمغان نے گھڑی میں وقت دیکھتے کہا جبکہ اس کے سوال پر اریان نے سر کو خم دیا تھا !!

کہیں جارہے ہیں ؟ حزن جو ابھی ابھی حویلی میں داخل ہوا تھا سامنے ان دونوں کو دیکھتا ان کے پاس ایا تھا

ہاں اریان اٹلی جارہا ہے ضروری کام سے !! جواب ارمغان کی جانب سے ایا تھا

جب کے اریان فون میں مصروف تھا وہ سیاہ پینٹ کے ساتھ بلیک ہڈی میں ملبوس ہاتھ میں قیمتی گھڑی پہنے بالوں کو جیل سے بنائیں نہایت ڈیشنگ لگ رہا تھا!!

سائی گاڑی تیار ہے !! ملازم نے اتے نظریں جھکائے ادب سے کہا

ہمم اتا ہُوں!! اریان نے سنجیدگی سے جواب دیا ارمغان اگے بڑھتا ہے اس کے گلے لگا تھا!! جب کے زریام اور کائزل جو کچن میں جا رہے تھے اب لاؤنج میں رکے تھے!!

ادا جارہے ہیں آپ!! زریام آگے بڑھتا اریان کے گلے لگا تھا

ہاں بیٹا!! فلائٹ ہے کچھ دیر میں !! اریان نے جواباً نرمی سے کہتے اُس کی پشت تھپتھپائی!!

حزن سائڈ میں کھڑا تھا !! جب کے ارمغان زریام اور اریان باہر نکلے تھے!!

اریان آنکھوں پر ہمیشہ کی طرح اپنا سیاہ چشمہ لگاتا گاڑی میں بیٹھا تھا!!

پھر گاڑی حویلی کی پورچ سے نکلتی روڈ پر بڑھی تھی !! جو کچھ ہی دیر میں ان دونوں کی نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی!!

وہ دونوں اندر داخل ہوئے تھے زریام اور کایزل تو کچن کی جانب بڑھ چکے تھے جب کہ ارمغان لاؤنج کی اور بڑھا تھا !!

جب سامنے سے اُسے انزل بھاگتے ہوئے ادھی دکھائی دی!!

اریان گئے اد۔۔۔ابھی وہ" ادا" نامی لفظ ادا کرتی جب ارمغان کی بات یاد اتے اس نے اپنی زبان کو بریک لگائی

جب کہ ارمغان نے اُس کے ہڑبڑا پر خاموش ہونے پر اپنے لبوں پر ابھرتی مسکراہٹ روکی تھی

کام تھا کچھ اریان سے ؟ ارمغان نے اسے دیکھ سنجیدگی سے پوچھا

مجھے اریان سے کام تھا تو میں اپ کو کیوں بتاؤں؟؟ انزل نے سوالیہ نظرو سے پوچھا

کیوں کے اریان میرا بھائی ہے !! ارمغان کا جواب اگلے لمحہ ایا تھا

اپ اریان کے بھائی ہیں تو میں ان کی کزن بہت اچھی کزن ہے!! انزل نے اک ادا سے کہا

فضول باتیں مت گھماؤ کیا کام تھا اریان سے وہ بتاؤ!! ارمغان نے روب سے کہا

مجھے اُن سے ملنا تھا !! وہ کہا گیے ہے ویسے؟ انزل نے سوالیہ نظرو سے کہا

کیوں ملنا تھا ؟ ارمغان نے ایبرو اٹھائے استفسار کیا

ضبط سے انزل نے خود کو ریلیکس رکھنے کی کوشش کی!؟

ویسے ہی!! آپ بتائیں اریان کہا گیے ہے !!انزل نے مسکرانے کی بے جان کوشش کرتے ہوئے کہا تھا

وہ کسی کام سے گیا ہے ! ارمغان جواب دیتا صوفے پر بیٹھا

کس کام سے ؟ اُس نے اگلا سوال کیا

تمہیں کیوں جاننا ہے ؟ ارمغان کا اب صحیح معنوں میں اُس کے سوالوں سے دماغ خراب ہوا تھا

جو میں اپ سے پوچھ رہی ہوں اپ وہ سیدھا نہیں بتا سکتے ؟ انزل نے اُسے دیکھ کہا

نہیں !! مجھ سے کبھی بھی سیدھے جواب کی اُمید مت رکھنا !! وہ ڈھٹای سے کہے کر فون کھول چکا تھا!!

انزل نے دانت پیسے تھے !! پھر وہ پیر پٹھکتی وہاں سے جا چکی تھی!!

تُم ٹھک ہو؟ ایزل کو گہری سوچ میں گم دیکھ عرش اُسے دیکھ نرمی سے اُس کے پاس بیٹھا تھا اپ اس کے نرم رویے سے ایزل کو کوئی خاص فرق نہیں پڑتا تھا وہ جانتی تھی وہ صرف اپنی اولاد کے لیے اس سے اچھی طرح باتیں کرتا ہے!!

ہمم ٹھک ہُوں!! اس نے جوابا سنجیدگی سے کہا تھا !!

ائی ایم سوری اُس دن کیلئے !! میں زیادہ غصے میں اگیا تھا وہ بس مجھے برداشت نہیں ہو رہا تھا کسی اور کی نظریں تم پر!! عرش نے دھیمے لہجے میں کہا ایزل نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا تو کیا وہ اُس سے پہلی بار معافی مانگ رہا تھا؟

اسے اپنی جانب دیکھتا پاکر وہ دھما سا مسکرایا اور آگے بڑھ کر اُس کی پیشانی نرمی سے چوم گیا

ائے ایم سوری !! عرش نے دھیرے سے کہا

ا۔اٹس اوکے !! ایزل نے حلق تر کرتے کہا تھا کہاں اُمید تھی اسے مقابل کے اس رویے کی؟

آؤ کچھ دیر باہر چلتے ہے !! اُس نے ایزل کے آگے اپنا ہاتھ کیا جب ایزل نے نرمی سے کچھ دیر سوچنے کے بعد اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا!!

وہ اُسے لیے نرمی سے کھڑا ہوا تھا اور پھر وہ دونوں باہر لون کی اور بڑھے تھے !!

زریام اور کائزل کچن میں داخل ہوئے تھے

دیکھے آن !! یہ وہ ڈیزرٹ ہے اور اس ڈیزرٹ پر میری خوشی کی وجہ لکھی ہے!! کائزل نے شرماتے ہوئے کہا زریام نے پہلے اُسے دیکھا پھر سامنے رکھا ڈیزرٹ جو کسی چیز سے ڈھکا ہوا تھا اس لیے وہ دیکھنے سے قاصر تھا

جائے دیکھے !! کائزل نے اُسے آگے جانے کا کہا

زریام آگے بڑھا تھا اُس نے دھیرے سے پلیٹ ڈیزرٹ سے ہٹائے!!

اُس ڈیزرٹ پر جو لکھا تھا اُسے دیکھ زریام کو 240 وولڈ کا جھٹکا لگا تھا اُسے لگا اُس نے کچھ غلط پڑھ لیا زریام نے انکھیں بند کر کے کھولیں اور پھر دوبارہ ڈیزرٹ کو دیکھا لیکن اس نے غلط نہیں پڑھا تھا

ذریام نے حیرت سے مڑ کر کایزل کو دیکھا انکھوں میں بے یقینی تھی یہ چیز جو اس پر لکھی تھی وہ ناممکن تھی! جبکہ کائزل شرماتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی

کیسا لگا میرا سرپرائز؟ کائزل نے اُسے دیکھ پوچھا چہرے پر گلال بکھرے تھے !!

اس کی بات پر زریام ہوش کی دنیا میں واپس ایا تھا!!

کائزل اِدھر آؤ بیٹھو اِدھر !! زریام نے اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے کرسی پر بٹھایا

کس نے کہا ہے آپ سے یہ ؟ زریام نے اُسے دیکھ کہا

کسی نے کہا نہیں ہے آن لیکن میں نے ڈراموں میں دیکھا تھا!! کائزل نے جواباً کہا

کیا دیکھا تھا ؟ زریام نے اگلے لمحے سوال کیا

دیکھا تھا ہمارا کھٹا کھانے کو دل کریں تو بے بی اتا ہے !! کائزل نے شرمیلی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

جب کہ اس کے اس قدر معصومانہ جواب پر جہاں زریام نے گہرا سانس بھرا تھا وہیں اس پر ٹوٹ کر پیار بھی بے ساختہ ایا تھا

اپ نے یہ بات کسی کو بولی تو نہیں؟ زریام نے اُسے دیکھ نرمی سے کہا

نہیں ابھی مما بھابھی کی حویلی گئی ہے وہ ائیں گی تو میں انہیں بتاؤں گی!! کائزل نے خوشی سے کہا وہ بہت خوش لگ رہی تھی

نہیں کسی کو نہیں بتانا کیونکہ جیسا آپ سوچ رہی ہو ویسا بلکل نہیں ہے !! زریام اپ نے اسے سمجھانا چاہا

میں جیسا سوچ رہی ہوں ویسا ہی ہے ڈرامے جھوٹ نہیں بولتے!! وہ خفگی سے بولی زریام کی باتیں اسے خفا ہونے پر مجبور کر رہی تھی

کائزل یہ ابھی نا ممکن ہے !! کھٹا کھانے کا دل ضرور نہیں اس لیے کریں گرمیوں میں بھی کبھی کبھی کرتا ہے!! لیکن اس کا مطلب یہ نہیں نکلتا!!! زریام نے اُسے سمجھانے والے انداز میں کہا

اپ اتنا یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں؟ کائزل غصے سے کہتی کھڑی ہوئی تھی

کیونکہ مجھے پتہ ہے یہ ابھی ممکن نہیں ہے !! زریام نے گہرا سانس لیتے کہا

یہ ممکن ہے!! میں نے ڈراموں میں دیکھا تھا آن کتنا مزہ ائے گا نا جب ہمارے پاس ہمارا بیبی ہو گا ہم اس کا ایک الگ کمرہ بنائیں گے میں نے نیٹ سے بہت پیارے پیارے کمروں کی پکچرز نکال لی ہیں ہم ان میں سے کوئی ایک بنائیں گے!!

اُف اُس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھ کتنے پیارے ہوں گے نا آن میں تو بہت ساری تصویریں لے کر سٹیٹس پر لگاؤں گی!! کائزل خوشی سے کہتی چہک رہی تھی جبکہ زریام نے اپنا نچلا لب الگ دانتوں تلے دبایا تھا وہ اسے کیسے سمجھا تھا؟

آن سوچے وہ آپکو بابا بولے گا مجھے مما بولے گا یا بولے گی !! کتنا مزا آئیگا !! اس کے چھوٹے چھوٹے سے کپڑے ہوں گے میں اسے روز تیار کروں گی!! مجھ سے تو انتظار نہیں ہو

رہا!! کائزل اپنی دھن میں خوشی سے بول رہی تھی اس کی خوشی کا اندازہ اس کے چہرے سے لگایا جا سکتا تھا جبکہ زریام خاموشی سے نچلا لب دانتوں تلے دبائے اس کی باتیں سن رہا تھا!!

کائزل میری بات سنو میری جان !! زریام نے نرمی سے اُسے اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا وہ نہیں چاہتا تھا وہ اس بات پر مزید خوش ہو کیونکہ وہ جانتا تھا یہ سچ نہیں ہے اور پھر اس کا اداس ہونا اب ذریام شاہ کو برداشت نہیں تھا !!

جی جی آن بولیں میں سن رہی ہُوں!!, کایزل نے مسکرا کر کہا کبھی کبھی کائزل بہت زیادہ میچور لگتی تھی اور کبھی کبھی بہت زیادہ بچپن سے گھری جیسے اج!!

جیسے اپ سوچ رہی ہو اس وقت ایسا کچھ نہیں ہے ابھی کوئی بےبی نہیں ارہا !! زریام نے نرمی سے اُسے سمجھایا

جب کے کائزل کی مسکراہٹ سمٹی تھی!! انکھوں میں اچانک ہی نمی اترنے لگی تھی جتنے خواب اس نے چند گھنٹوں میں سجائے تھے زریام کی باتیں اس کے خواب توڑ رہی تھی !!

اُس کی آنکھوں میں نمی اترتے دیکھ زریام نے سرد سانس ہوا کے سپرد کیا اور نرمی سے اُس کی پیشانی چومی !!

اس میں رونے والی کون سی بات ہے ؟ اُس نے بےحد پیار سے پوچھا تھا

اپ جانتے ہیں میں کتنا خوش ہوں پھر بھی آپ ایسی باتیں کر رہے ہیں !! آپ کیوں نہیں یقین کرتے کے یہ سچ ہے ؟ کائزل نے آنکھوں میں موٹے موٹے انسوں کے ساتھ کہا

کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تمہیں تکلیف ہو ضروری نہیں ہے کٹھا کھانے کا من کرے تو بےبی نے انا ہو!! ڈراموں میں صرف ایک سمت دکھائی جاتی ہے !!اس کی دوسری سمت بھی ہوتی ہے !!اپ کا دل ایسے ہی کر رہا ہو گا کچھ اس طرح کا کھانے کو!!

زریام نے گھمبیر آواز میں آگاہ کیا کل تک کائزل بے حد میچور تھی پھر اج اچانک سے اس طرح اس کا رویہ تھوڑا الجھانے والا تھا

سچ میں ایسا نہیں ہے ؟ کائزل نے تزدک کی

نہیں !! زریام نے جواباً کہا

آپ ٹیسٹ کر سکتے ہیں !! کائزل نے اگلے لمحے کہا

کوئی فائدہ نہیں !! میں کہے رہا ہوں نہ یہ ممکن نہیں ہے ؟ اُس کا لہجہ سخت ہوا تھا

اتنا یقین ہے اپ کو مجھ پر ؟ اگلے لمحے کائزل کی آنکھوں میں تیزی سے نمی اُتری تھی تصورات بدلے تھے

کیا مطلب؟ زریام نے اُسے دیکھ پوچھا اُس کا بدلتا رویہ اُس نے بغور دیکھا تھا

مطلب یہ اپ کو اتنا بھروسہ مجھ پر کیسے ہے ؟ اپ کو معلوم ہے یہ ممکن نہیں ہے مجھے بھی معلوم تھا یہ ابھی ممکن نہیں ہے!! اپ کے اس انداز نے مجھے ایک بار پھر اپ سے پیار کرنے پر مجبور کر رہا ہے مجھے لگا تھا اپ کا ریکشن کچھ اور ہو گا!! اپ نے بجائے تھوڑا سا بھی شک کرنے کے سمجھایا کہ ایسا نہیں ہے!! کسی کو مجھ پر اتنا بھروسہ ہو سکتا ہے مجھے یقین نہیں ارہا!! کسی کو نہیں زریام شاہ کو!! وہ اپنے انسوں صاف کرتی مسکرا کر بولی

کیا ہے یہ سب؟ زریام کا لہجہ سنجیدہ ہوا تھا تاثرات تنے تھے

ائی ایم سوری آن میں بس دیکھنا چاہتی تھی کہ میں اپ کے بھروسے کے لائق ہوں یا نہیں اور ثابت ہو گیا ہے کہ میں اپ کے بھروسے کے لائق ہوں!! کایزل مسکرا کر بولی

زریام سلپ سے ٹیک لگاے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اُسے سخت گھوری سے نواز رہا تھا

اس کی گھوری خود پر محسوس کرتے وہ ادھر ادھر دیکھ کر مسکرانے لگی وہ اپنی مرضی کر توچکی تھی اب زریام کی غصے سے بھری گھوریا اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی!!

ا۔ائی ایم سوری آن!!وہ کھسیائی سا ہنستی ہوئی بولی

سدھر جاؤ!! وہ اُسے مصنوعی گھوری سے نواز کر کہتا کچن سے جانے لگا کایزل ہستی ہوئی اس کے پیچھے بڑھی تھی اگلے لمحے وہ قدم روک کر جلدی سے ڈیزرٹ کی پلیٹ اٹھا کر اس کے پیچھے بڑھی!!

پھر کیسی لگی میری ایکٹنگ؟ اپ نے وہ دیکھے تھے کیسے اچانک سے میں اپنی آنکھوں میں انسو لائی تھی اور وہ جب میں نے اچانک سے تاثرات تبدیل کیے تھے کون سا فیورٹ سین لگا اپ کو میری ایکٹنگ میں؟ کائزل اُس کے پیچھے چلتی پوچھنے لگی

کوئی بھی نہیں !! اُس نے سنجیدگی سے جواب دیا کیا وہ خفا تھا ؟

سوری نا آن ناراض مت ہو !! اور ایسا تو مت کہیں بھی محنت سے ایکٹنگ کی تھی میں نے!! اپ کو پتہ ہے مجھے بچپن سے ایکٹنگ کا بہت شوق تھا شیشے کے سامنے کھڑے ہوکر میں ایکٹنگ کیا کرتی تھی! اور اب تو میں پرو بن گئی جس کا ٹریلر اپ کچن میں دیکھ چکے ہیں!! کبھی کبھی لگتا ہے مجھے ہیروئن ہونا چاہیے تھا کسی ڈرامے میں اور میرے ہیرو اس ڈرامے میں اپ ہوتے میں تو اپنی ایکٹنگ سے اگ لگا دی تھی!! ہر کوئی میری تعریف کرتا!! اہ !! واقعی اتنی اچھی ایکٹنگ جو کرتی ہُوں میں !!

ویسے آن اپ کتنے خوش نصیب ہیں نا؟ اپ کو اتنی پیاری اور ٹیلنٹڈ بیوی ملی ہے !! جو ایکٹنگ کی ماسٹر ہے !!

کائزل اک ادا سے بنا رک کے بولتی جا رہی تھی جب کے زریام سنجیدگی سے اگے بڑھ رہا تھا اس کی باتوں پر اسے ہنسی ارہی تھی لیکن اس نے بمشکل اپنی ہنسی دبای تھی!! کیونکہ وہ مزید اس کی باتیں سننا چاہتا تھا

اچھا آن یہ ڈیزرٹ تو کھالے!! وہ شرارت سے بولی

اپنے بےبی کو کھلاؤ!! زریام نے تپے لہجے میں جواب دیا جب کہ وہ مسلسل اگے بڑھ رہا تھا اس کے جواب پر کایزل نے بمشکل اپنا قہقہ روکا تھا

اپ بھی تو ہو سکتا ہے !! وہ شرارت سے بولی

چھ فٹ دو انچ کا لمبا چوڑا مرد تمہیں بےبی لگ رہا ہے ؟ اس کے جواب پر اپنی مسکراہٹ روکتے اس نے سنجیدگی سے کہا

کائیزل نے لب بھینچے تھے

دوسرے طرح کے اچھا چھوڑیں اپ یہ ڈیزر ٹرائی کریں اور مجھے بتائیں یہ کیسا بنا ہے !!
کائزل اپنی بات پر قائم تھی !!

زریام نے قدم روکے کائزل جو اپنی دھن میں چل رہی تھی زریام کے قدم روکنے پر اسے محسوس نہ ہوا وہ چلتی رہی اور سیدھا زریام کے سینے سے ٹکرائی ابھی وہ اس کے سینے سے ٹکرا کر نیچے گرتی جب ذریام نے اگلے لمحے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی جانب کھینچا اس دوران اس کے ہاتھ سے ڈیزرٹ چھوٹا زمین پر گرا تھا

بچ گئی کیا میں ؟ ہڈی پسلیاں سلامت ہیں میری؟ کایزل سختی سے آنکھیں میچی گہرے سانس لیتے بولی

جب کے زریام بے حد دلچسپی سے اسے دیکھنے لگا کچھ دیر کی خاموشی کے بعد کائزل نے آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا خود کو ذریام کی باہوں میں محفوظ دیکھ اس نے سکون کا سانس لیا تھا

ویسے مجھے پتہ تھا کہ اپ بچالے گے!! ہیروئن کا شو اور ہیرو میں ایکٹنگ میں کوین اور آپ ایکشن میں کنگ!! وہ اترا کر بولی

ویسے آن ہم کتنے دبنگ کپل ہے نہ !! مطلب کھڑکی توڑ!! وہ کہتی سیدھی ہوئی تھی !! زریام خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا پتہ نہیں کیوں کایزل کی باتیں اسے بہت اچھی لگ رہی تھی اچانک ہی زریام کے دل نے گواہی دی تھی کہ مقابل بولتی رہے اور وہ اسے سنتا رہے!!

زریام نے پھر سے اگے کی جانب قدم بڑھانا شروع کیے

ان میرا ڈیزر ٹوٹ کر گر گیا اپ کو پتہ ہے میں نے ڈھائی گھنٹے لگا کر اتنی محنت سے وہ بنایا تھا!! خون پسینہ ایک کر کے دن رات کی محنت کے بعد وہ اپ کے لیے بنا تھا اور وہ گر گیا اور اپ کو دکھ نہیں ہو رہا!! وہ اس کے پیچھے چلتی منہ پھلائے بولی

جس ریسٹورنٹ سے تم نےڈیزرٹ ارڈر کیا تھا اس کا کارڈ تو کچن سے چھپا دیتی!!

مسکراہٹ ضبط کرنے کی وجہ سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا

ک۔کیا !! ا۔اپ نے دیکھ لیا تھا کیا !! ویسے اپ کو غلط فہمی ہوئی ہو گی ڈیزرٹ تو میں نے خود بنایا تھا!! ویسے میں نے تھوڑا ارڈر بھی کیا تھا اور خود بھی بنایا تھا!! کائزل بوکھلا کر بولی اس نے یہ لفظ اتنی جلد بازی میں کہے تھے کہ اسے خود معلوم نہیں تھا!! جب کے اب کی بار زریام اپنی ہمسی نہیں روک پایا تھا

زریام کا چھت پھاڑ پرکشش قہقہ وہاں گونجا تھا کایزل نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبایا پر خفگی سے زریام کو دیکھا جو دلکشی سے قہقہ لگا کر ہنس رہا تھا جہاں اس کے ہنسنے پر کائزل نے دل میں نظر اتاری تھی وہی اسے اپنا جھوٹ پکڑے جانے پر غصہ بھی ا رہا تھا

اتنی معصوم کیوں ہو تم؟ وہ ہنستے ہوئے پرکشش انداز میں بولا

اپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں؟وہ سخت خفا لگ رہی تھی

میری اتنی مجال ؟میں تو بس یہ بول رہا ہوں ڈیزرٹ کا کارڈ پھینک دیتی میری معصوم لڑکی!! اس کے انداز پر بے وقت اس کا ایک اور قہقہ وہاں گونجا تھا پورا لاؤنج اس کے قہقہ سے کھل کھلا اٹھا تھا کتنے عرصے بعد وہ اس طرح ہنس رہا تھا وللہ وہ کمال لگ رہا تھا!!

کائزل کو ڈر تھا کہ ذریا کو اس کی نظر نہ لگ جائے اس لیے اس نے تیزی سے نظریں پھری تھی وہ ہنستا ہوا بہت اچھا لگ رہا تھا اور یہ بات وہ جانتی تھی وہ ذریام کی اٹینشن پانے کے لیے ہی ایسی باتیں کرتی تھی جس میں وہ کامیاب بھی ہوتی تھی جیسے ابھی

کچھ دیر بعد زریام نے اپنا قہقہ روکتے اسے دیکھا جو خفگی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی!!

!! Well nice try !! But be Pro gentle in the next time

زریام ایک انکھ ونگ کر کے کہتا اگے جانے کے لیے بڑھا تھا

آن مجھے اپ سے ایک بات کرنی ہے بلکہ مجھے اپ سے ایک سوال کرنا ہے جس کا جواب اپ کو دینا ہی ہو گا ہر حال میں!!

وہ زریام کے سامنے اتی سنجیدگی سے بولی اس کا چہرہ سنجیدہ ہو چکا تھا!!

اس کا سنجیدہ چہرہ زریام نے بغور محسوس کیا تھا

ہمم ؟ زریام کا چہرہ بھی سنجیدہ تھا اسے لگا تھا کوئی سیریس بات ہے

وعدہ کریں جواب دیں گے؟ کائزل نے سنجیدگی سے بھرپور لہجے میں کہا تھا

زریام نے جواباً سر کو خم دیا

میری ایکٹنگ کیسی لگی؟اپ بولیں تو اور کرکے دکھاؤں؟ اگلے لمحے وہ سنجیدگی سے یہ سوال کر بیٹھی تھی جبکہ اس کے سوال پر زریام نے نفی میں سر ہلایا

اجاؤ کمرے میں بتاتا ہوں ایکٹنگ کیسی لگی !! زیادہ ایکٹنگ کرنے کا شوق ارہا ہے ؟ آجاؤ کمرے میں بتاتا ہوں کون سی ایکٹنگ کرنی ہے یہاں نہیں بتا سکتا !! وہ معائنے خیری سے گھمبیر آواز میں بولا

ک۔کیوں؟ یہاں کیوں نہیں بتا سکتے؟ کایزل نے حلق تر کرتے ہوئے کہا

کچھ چیزیں پرائیویسی میں رکھی جائیں تو اچھی ہوتی ہے!! ہنوز لہجہ معائنے خیز تھا

آجاؤ کمرے میں !! زریام نے اُس کی اڑتی رنگت دیکھ لطف اندوز لہجے میں کہا

ن۔نہیں!! مجھے کام ہے !! کائزل نے نفی میں سر ہلایا

کام تو ہوتا رہے گا ایکٹنگ زیادہ ضروری ہے او!! زریام نے معائنے خیز بھاری لہجے میں کہتے اُس کا ہاتھ تھامنا چاہا

ن۔نہیں مجھے کام ہے آن !! وہ یہ کہے کر بوتل کے جن کی طرح وہاں سے غائب ہوئی تھی وہ اتنی سپیڈ سے یہاں سے بھاگی تھی کہ لمحہ نہیں لگا تھا!!

جبکہ اس کی سپیڈ پر ایک بار پھر زریام کی ہنسی چھوٹی تھی مقابل نے اُسے ہنسنا سکھا ہی دیا تھا !!

ایک بہترین ہمسفر ملنا خدا کی رحمت ہوتی ہے اور کائزل زریام کے لیے شاید ایک بہترین ہم سفر تھی!! وہ نفی میں سر ہلاتا ہنستے ہوئے اپنے کمرے کی جانب پڑا تھا!!

اریان اٹلی پہنچ چکا تھا !! اور اس وقت وہ گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا جب کے اُس کے ساتھ ہی کچھ فاصلے پر کھڑا اک خوبرو نوجوان بھی موجود تھا

چائے پیو گے ؟ اُس نے اپنی نہایت روبدار

اواز میں پوچھا تھا

موڈ نہیں ہے !! اریان نے مدھم لہجے میں کہا تھا

ہمم !! شاہ میر نے سر کو خم دیا

اک بات مجھے اس کیس میں اُلجھا رہی ہے !! اخر پاشا کو دشمنی کیا تھی ضوریز شاہ سے ؟ اگر دشمن کا تعلق تم تینوں سے تھا تو ضوریز شاہ بیچ میں کیوں تھے ؟ شاہ میر نے ٹیبل پر ہاتھ رکھے جھک کر بے حد تفتیش بھرے لہجے میں گہری سوچ کے ساتھ کہا !! چہرہ سنجیدہ تھا اُن دونوں کے چہرے تنے ہوئے تھے

پچھلے کچھ مہینوں سے کچھ نہ کچھ گڑبڑ مجھے لگ رہی تھی یہ بات ہم جانتے تھے کہ ضوریز ماموں کی جان خطرے میں ہے !! لیکن کس سے ؟ یہ خبر نہیں تھی !! کوئی ہاسپٹل میں گھس کر اُن کی جان لیتا ہے سارے سی سی ٹی وی اک ہی وقت پر کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں اتنی

ٹائیٹ سیکیورٹی کے بعد بھی وہ بچ کر نکل جاتا ہے !! سی سی ٹی وی کے اک فوٹیج میں جو چیز واضح ملی ہے اُس کے مطابق اُنہیں مارنے والا شخص پاشا ہے !!

دماغ اس بات پر اٹکا ہے کچھ سال پہلے جب وہ اخری بار دیکھا گیا تھا اس کے بعد اسے زمین کھا گئی تھی یا اسمان نکل گیا تھا ہر جگہ تلاش کیا اسے کہا تھا وہ؟ جو چھ سال بعد پھر واپس ایا ہے؟اور اگر اہی گیا ہے تو اس بار بچ کر نہیں جاپایگا!! اریان کے تصورات مزید تن رہے تھے لہجہ سرد تھا

دشمن کوئی عام شخص نہیں ہے اریان !! !! ٹارگٹ ضوریز شاہ تھے کوئی تو مقصد ہو گا ؟ شاہ میر سرد نظروں سے دیوار کو گھور رہا تھا

اُس کا مقصد مجھ سے جڑا ہے !!جو کوئی بھی ہے مجھ سے مقصد پر منسوخ ہے !! آریان نے سنجیدگی سے کہتے دو انگلیوں سے پیشانی پر آئے بال پیچھے کیے تھے

ابھی شاہ میر کچھ بولتا جب اس کا فون بجا !! فون پر جگمگاتا نام دیکھ کر شاہ میر کے سنجیدہ پرکشش ٹھہرے پر حسین مسکراہٹ رینگی تھی

اٹھا لو بھابی کا فون !!ہماری تو حسرت رہ گئی کبھی ہماری بیوی بھی ہمیں فون کریں !!اب کیا کرسکتے ہے ؟ اریان نے بے نیازی میں کندھے اچکا کر کہتے صوفے پر بیٹھتے ٹانگ پر ٹانگ

صبر !! شاہ میر نے مسکراہٹ دباتے اُسے صبر رکھنے کا مشورہ دیا کیونکہ بے شک صبر کے علاوہ کچھ اور ممکن نہیں تھا!!

شاہ میر فون کان سے لگائے اب ابرش سے کچھ بات کر رہا تھا جب کے اریان بھی اپنے فون میں اب سکرولنگ کر رہا تھا !!

کچھ دیر بعد میر نے فون رکھا تھا !!اب وہ بھی صوفے پر ہی بیٹھا تھا

ویسے مجھے لگتا ہے تمہیں اپنا رشتا درست راہ پر لانے کیلئے تھوڑی سچ کی آگاہی دینی ہو گی بھابھی کو!! میر نے بغور اُس کا چہرہ دیکھتے گھمبیر آواز میں کہا تھا

مجھے نہیں لگتا کہ صفائی دینے کی ضرورت ہے یہاں!! اریان نے میر کو دیکھا تھا

کبھی کبھی کچھ رشتوں کو راہ پر لانے کے لیے ہمیں صفائیاں دینی پڑتی ہیں حالانکہ ضرورت نہیں ہوتی!! شاہ میر نے صوفے کی ٹیک لگایا تھا

ویسے کب شروع ہوا تھا یہ سب؟

ازبک !! میرا چھوٹا بھائی اُس کا قتل ہوا تھا !! اذبک کے قتل سے یہ کہانی شروع ہوئی تھی اور اب اس راہ پر چل رہی ہے !! اریان نے گہرا سانس بھرتے گھمبیر آواز میں کہا جب کے کچھ پل کی خاموشی وہاں پر چھائی تھی !!

ہمم!! اریان پاشا کا چہرہ دیکھا ہے تُم نے ؟ شاہ میر نے اُسے دیکھ سوالیہ نظروں سے کہا

نہیں !! اس وقت میں اٹلی نہیں تھا!! یہاں کوئی نہ کوئی راز چھپا ہو گا پاشا کا مقصد کیا ہے اس کا ٹارگٹ کون ہے اس کا مقصد بدلہ ہے یا کچھ اور ؟ میں نے پاکستان میں ہر جگہ اس کی تلاش جاری کروا دی ہے لیکن یقیناً اٹلی میں بھی کچھ تو ایسا ہو گا جو اُس وقت سے جڑا ہو گا !!

اُس کا چہرہ سنجیدہ تھا

اریان جب پاکستان واپس جاؤ تو اپنے آس پاس بھی دھیان رکھنا کبھی کبھی ہمارے اپنے بھی ہمارے سب سے بڑی دشمن ہوتے ہیں ہمارے ساتھ رہے کر ایک چہرہ پہنا ہوتا ہے اور یہ بات مجھ سے زیادہ اچھی کوئی نہیں جان سکتا ہم اکثر مجرم کو اپنے دور ڈھونڈ رہے ہیں لیکن وہ ہمارے بے حد قریب موجود ہوتا ہے تو اپنے ہر قریبی ایکٹیوٹی پہ بھی غور سے جائزہ کرنا!! شاہ میر نے اسے دیکھ گھمبیر آواز میں کہا ان دونوں کے تاثرات تنے ہوئے تھے!!

مزید کچھ دیر اُن لوگوں کی باتیں ہوتی رہی تھی !! شاہ میر اور اریان اٹلی میں ہی اج سے کچھ ماہ پہلے ملے تھے اور تبھی سے وہ ایک دوسرے کو اچھے سے جانتے تھے !! اٹلی میں اریان کا مزید اک الشان آفس بھی پایا جاتا تھا بلکل پاکستان کی طرح جہاں بہت سارے لوگ کام کرتے تھے !!

اج ضوریز شاہ کے انتقال کو چھے دن گزر چکے تھے اہستہ اہستا سب کی زندگی اپنی جگہ پر ارہی تھی!! سوائے مریم کے !!

مریم اس وقت لاونج میں بیٹھی آسمان کو گھور رہی تھی !! آنکھوں میں انسوں نہیں تھے !!لیکن چہرے پر کوئی جذبات بھی کہیں تھے !! کچھ سوچ کر وہ کھڑی ہوئی اور ارہاب سے بات کرنے کے گرز سے آگے بڑھی !! اتفاقا اُسے ارحاب سامنے صوفے پر بیٹھا دکھائی دیا وہ فون پر اریان سے بات کر رہا تھا یہ بات مریم نہیں جانتی تھی !!

ادا سائی !! مریم نے بوجھل آواز میں ارحاب کو پکارا تھا جب ارحاب نے نظریں اٹھائے اُسے دیکھا

جی میرا بچا !! آؤ بیٹھو!! ارحاب نے محبت سے کہتے اُسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارا دیا جب کے مریم کی اواز فون پر اریان سن چکا تھا !! وہ خاموش تھا اور فون چل رہا تھا !!

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے !! مریم نے اُس کے برابر میں بیٹھتے کہا

ہاں بولو بچے !! ارحاب نے اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا

اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھ !! اگر فضول استعمال کرکے فون کٹ کرنے کی کوشش کی تو مرے گا میرے ہاتھوں!! ارحاب ابھی فون کٹ کرتا جب اریان کی آواز ٹکرائی ارحاب

نے اُس کی بات پر دانت پیسے تھے سامنے مریم تھی ورنہ وہ جواب ارحاب کا کم نہ ہوتا اس نے کانوں میں بلوٹوتھ لگائے ہوئے تھے اس لیے مریم کو شک نہ ہوا!!

میں نے کچھ فیصلا لیا ہے !! مریم نے بت شروع کی ارحاب نے سوالیہ نظرو سے اُسے دیکھا تھا جب کے اریان بیڈ کراون سے ٹیک لگاے کافی کا کپ ٹیبل پر رکھتے مکمل طور پر اپنی بیوی کی باتوں پر متوجہ تھا!!!

میں جوب کرنا چاہتی ہُوں!! مریم نے نظریں جھکائے دھیمے لہجے میں کہا جب کے جہاں اُس کی بات پر ارحاب کو لگا اُس نے کچھ غلط سنا ہے !! وہی اریان جو کافی کا گھونٹ بھر چکا تھا اب مریم کی بے تکی بات پر اچانک اُسے پھندا لگا تھا !!

وہ سیدھا ہو کر بیٹھتا پانی کا گلاس اپنے لبوں سے لگا گیا!!

کیا بکواس کی ہے اُس نے پوچھ !! اگلے لمحے وہ دبی دبی اواز میں غرایا یعنی اب یہ دن اگئے تھے کے اریان شاہ کی بیوی جوب کرتی

مریم !! بچے پتہ ہے کیا بول رہی ہو اپ؟ ارحاب کا لہجہ سنجیدہ تھا تصورات بھی سرد تھے

میں جانتی ہُوں ادا سائی !! مجھے پتہ ہے ادھر یہ سب نہیں ہوتا لیکن میں واقع کرنا چاہتی ہوں دن بھر گھر میں رہ کر سر درد سے پھٹتا ہے !! میرے دماغ ہر وقت لڑ رہا ہوتا ہے بابا کی یادیں لمحے کیلئے بھی میری آنکھوں سے نہیں نکلتی !!! میں خود کو مصروف رکھنا چاہتی

ہوں میں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ لیا ہے!! میں پاگل ہوجاونگی ادا اس طرح !! پورا دن ماضی کی سوچ مجھے اندر سے کھا رہی ہوتی ہے !! میں خود کو مصروف رکھ کر ان چیزوں کو بھولنا چاہتی ہوں!! ورنہ ان قریب میرے دماغ کی رگیں پھٹ جائیگی!! رات بھر مجھے نیند نہیں اتی !! کبھی بھی آنکھ کھل جاتی ہے گھبراہٹ ہوتی ہے جیسے ابھی سانسیں تھم جائیگی میں بہت تکلیف میں ہُوں!! اور یہی وجہ ہے جو میں خود کو مصروف رکھنا چاہتی ہوں!! مریم نے اذیت سے چور لہجے سے بھرائی آواز میں کہا نظریں نیچے تھی وہ ارحاب سے نظریں تک نہیں ملا پارہی تھی

میں جانتا ہوں بچے !! لیکن مصروفیت کے اور بھی طریقے ہے !! یہ طریقا مناسب نہیں ہے !! ارحاب نے اُسے دیکھ کہا

میں جانتی ہُوں ادا لیکن اس سے زیادہ بہتر کوئی بھی طریقہ نہیں ہے جب پورا دن دماغ ہی میرا کسی اور جگہ ہو گا !! تو میں سکون سے جی پاؤں گی مجھ سے نہیں ہوتا اب برداشت !! پلز آپ تو میرا ساتھ دیں !! آپ تو مجھ سے بہت پیار کرتے ہے نا ؟میری ہر ضد ہر خواہش آپ نے پوری کی ہے !! پلز !! اس بار بھی پوری کردیں میں بہت الجھ گئی ہُوں خود میں ادا !! نکلنا چاہتی ہوں اس اذیت سے !! بس اخری بار!! مریم کی انکھ سے اک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا کیا وہ منت کر رہی تھی؟

ارحاب نے اُسے اپنے سینے سے لگایا تھا وہ واقعی بہت تکلیف میں تھی اور اس کی لہجے اور چہرے سے اس چیز کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا!!

ارحاب کہا دیکھ سکتا تھا اپنی اولاد جیسی بہن کو تکلیف میں ؟

جب کے اریان ہاتھ کی مٹھی اپنے لبوں پر جمائے بیٹھا تھا آنکھوں میں سرخی تھی !! چہرہ سرد تھا جب کے نظریں دیوار پر مرکوز تھی!!

وہ مریم کی اک اک بات سن رہا تھا !! اُس کا دماغ بری طرح خراب ہورہا تھا وہ بے حد ضبط سے بیٹھا تھا

ارحاب کے سینے سے لگتے ہی اُس کے انسوں میں روانگی ہوئی تھی مریم کی زندگی انسوں پر رک چکی تھی وہ مضبوط ہونے کے ساتھ حساس ہوگئی تھی اپنی کے گلے لگ کر اُسے رونا اتا تھا !!

اک ماہ بعد !!

اک ماہ گزر چکا تھا اریان اٹلی سے واپس نہیں ایا تھا کیونکہ کچھ ضروری کام تھے جس کی وجہ سے زیادہ وقت لگ گیا تھا !!! جب کے اس دوران مریم اور اریان کی کوئی بات نہیں ہوئی تھی !!

جب کے خلا کے کاغذات میں تھوڑا وقت لگ رہا تھا !!لیکن حزن نے بتایا تھا اک مزید دو تین دن تک خلا کے پیپرز بن جائیں گے!! اتنے دنوں سے اریان نے اُس سے رابطہ نہیں کیا تھا یہ بات کہی کہیں

اُسے محسوس ہوئی تھی !! یہ بات سچ تھی اریان شاہ ایک بار کسی کے دماغ میں اجائے تو اسے نکالنا ناممکن تھا !!

اہستہ اہستہ سب کچھ ٹھیک ہونے لگا تھا مریم کافی حد تک سنبھل چکی تھی اور اس کا سنبھلنا اُسے مزید مضبوط کر گیا تھا !! وہ جوب کرنے کا فیصلہ کرچکی تھی !! وہ اپنا دماغ بلکل مصروف رکھنا چاہتی تھی!!

ارحاب اور ارمغان بھی بےحد اس دوران مصروف تھے!! وہ لوگ دو دو دن تک حویلی نہیں ہوتے تھے!! اس ایک مہینے میں حورین اور ارحاب کی بات نہ ہونے کے برابر تھی !! حورین بات کرنے کی کوشش بھی کرتی تو اُس کا منہ نہیں پڑتا تھا !! ارہاب اسے مخاطب نہیں کرتا تھا!! اور اپنے لفظ یاد کر کے حرین کو روز شرمندگی آگھرتی تھی !!

حورین مریم کے کمرے میں داخل ہوئی اس وقت مریم نماز پڑھ کر اٹھی تھی!!

مریم !! حورین نے اُسے پکارا جب مریم نے پیچھے مڑ کر اسے دکھا

ہاں عین ؟ اُس نے جائے نماز تے کرتے کہا

حورین کے ہاتھ میں کوئی کاغذات تھے !!

تُم نے اپنے ادا سے جوب کا کہا تھا !! حورین نے اُسے دیکھ کہا جب مریم نے اسباب میں سر ہلایا

تم نے یہ فیصلہ سوچ سمجھ کر لیا ہے؟ کیونکہ ادا سائی کو بالکل پسند نہیں ہو گا کہ تم جوب کرو!! یہ قدم اٹھانے سے پہلے تم اُن سے اک بار پوچھ لو! یہ نہ ہو بعد میں تمہارے لیے مشکل بنے کیونکہ تم اچھی طرح واقف ہو ادا کے غصے سے !! حورین نے اُسے دیکھ نرمی سے کہا

میں نے فیصلہ سوچ سمجھ کر لیا ہے عین میں اپنی مرضی سے اپنی زندگی گزارنا چاہتی ہوں اور ویسے بھی میں ان سے بہت جلد خلا لے لونگی!! مریم نے اُسے دیکھ جواباً کہا

حورین نے مزید کوئی سوال کرنے سے گریز کرتے پیپرز اس کی جانب بڑھائے!!

جو تم کرنے جا رہی ہو یہ اج تک ہمارے گاؤں میں کسی لڑکی نے نہیں کیا !!, لیکن تم نے فیصلہ کر لیا ہے اپنی زندگی اپنی مرضی سے گزارنے کا تو مجھے نہیں لگتا کہ اگلا سوال کوئی بھی ممکن ہے!! حورین نے نرمی سے اُسے پیپرز تھمانے کا اشارا کیا

کیا ہے ان پیپرز میں ؟ مریم نے پیپرز تھامتے نا سمجھی سے کہا

تمہاری جوب کے پیپرز!! تم شہر کی سب سے بڑی کمپنی میں منیجر اسائن ہوئی ہو!! یہ کانٹریکٹ پیپرز ہے تمہیں ان میں سائن کرنا ہو گا اس کانٹریکٹ میں لکھا ہے کہ ایک سال سے پہلے تم کسی بھی حال میں جاب نہیں چھوڑ سکتی ایک بار اگر تم اس کو سائن کر دو گی تو ایک سال تک تمہیں جوب ہر حال میں کرنی ہو گی چاہے کچھ بھی ہو جائے تم یہ جوب نہیں چھوڑ سکتی اور اگر تم اس بات پر راضی ہو تو سائن کر دو !! حورین نے اُسے دیکھ

سنجیدگی سے کہا

مریم نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا پھر پیپرز پر کمپنی کا نام پڑھا جو شہر کا سب سے بڑا آفس تھا جہاں ورکر کی نوکری کیلئے لوگ مرتے تھے اور یہاں سیدھا مینجر پوزیشن حیرت کا باعث تھی !!

مینیجر ؟ لیکن میرے پاس تو کچھ نہیں ہے !! کسی چیز کا ایکسپیرینس نہیں ہے !! پھر اتنی بڑی کمپنی میں مینیجر کیسے؟ مریم الجھ کر بولی اُسے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا !!

یہ بات مجھے نہیں معلوم مریم !! تم سائن کرنا چاہتی ہو تو کر دو اور اگر نہیں تو یہ پیپرز مجھے واپس دے دو لیکن یاد رکھنا یہ کانٹریکٹ پیپر ہے!! حورین نے اُسے دیکھ نرمی سے کہا

خیر جو بھی ہو میں سائن کر رہی ہوں!! جاب تو مجھے ہر حال میں کرنی ہے تو پھر یہی صحیح ہے!! ایک سال تو یوہی گزر جائے گا!! چھوڑنے کا سوال پیدا ہی کیوں ہو گا؟ مریم نے جواباً کہتے بیڈ کی جانب قدم بڑھائے سائیڈ ڈرائر سے پین نکال کر اُس نے پیپرز پر سائن کرنا شروع کیے !! کچھ ہی دیر میں وہ سائن کر چکی تھی !!

میں نے سائن کر دیئے ہے عین !! مریم نے پلیز حورین کی جانب بڑھاتے کہا حورین نے پیریز تھامے تھے !!

ٹھک ہے!! کل تم ریڈی ہوجانا اس پر ڈیٹ کل کی لکھی ہے کل سے جوائن کرنا ہے !! حورین نے پیپرز کو دیکھتے کہا جب مریم نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا !!

حورین کمرے سے نکلتی چلی گئی جب کے مریم اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر اک بار پھر دماغ کو ماضی میں الجھنے سے گریز کرنے لگی!!

اریان کی گاڑی حویلی کے آگے رکی تھی !!

وہ گاڑی سے نکلتا اپنی وجاہت سے بھرپور شخصیت کے ساتھ ازلی روب لیے بھاری قدم اٹھاتا حویلی میں داخل ہوا تھا !!! سب ملازم نے چہرہ جھکائے اُسے سلام کیا تھا !! جب سر کو خم دیتے اریان نے جواب دیا!!

آگیا میری جان !! ارمغان جو سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا اب اریان کو دیکھ مسکرا کر اگر اتے اُس کے سینے سے لگا تھا !!

بڑی دیر کے مہربا اتے اتے !! کچھ دیر بعد پیچھے ہوتے ارمغان نے اُسے دیکھ کہا

اریان نے ابرو اُچکائے اُسے دیکھا

بول تو ایسے رہا جیسے کسی چیز سے واقف نہیں تھا!! اریان کہتا صوفے پر بیٹھا !!

ہاں یار تھا تو ویسے یقین کر یہ ایک مہینہ ایک سال کی طرح گزرا ہے!! ارمغان نے گہرا سانس بھرتے کہا

تُو بتا یاد ائی ہماری !! ارمغان نے اگلے لمحے اُسے دیکھ کہا

ہر گھنٹے تو تم لوگ کول کر رہے تھے کہاں سے یاد آئیگی؟دل کر رہا تھا وہی سے دو لگاؤں تُم لوگوں کو کام کرنے گیا تھا وہاں تمہاری بھابھی سے ملنے نہیں !!اریان سلگ کر کہتا اُسے گھورنے لگا اس دوران زریام بھی اتا اریان سے ملتا اس کے برابر میں بیٹھ چکا تھا!!

اوہو!!! زریام دیکھ رہا ہے !! مطلب صاف ہے وہاں ہمیں یاد نہیں کیا بلکہ صرف چھوٹی سی بھابھی کو یاد کیا ہے!! ویری بیڈ !!! ارمغان آنکھوں میں شرارت لیے مصنوعی افسوس سے بولا

ہوگئی بکواس؟ آریان نے ہنوز ابرو اٹھائے کہا

ویسے ایک بات بتا اٹلی میں بڑی پیاری پیاری لڑکیاں ہوتی ہیں کہیں کوئی پسند تو نہیں آگئی؟ نہیں میرا مطلب ایک ہفتے کی جگہ ایک مہینے میں ایا ہے؟ ارمغان نے مزید اُسے چھیڑا

یہاں ایک کو سنبھالنے دے!! اریان نے صوفے کی پشت پر سر ٹکاتے کہا

ویسے کوئی سجیشن دینا چاہے گا مجھے فیوچر کے لیے؟ ارمغان نے سوالیہ نظروں سے پوچھا وہ اج الگ ہی شوخ سے بھرپور دکھائی دے رہا تھا اریان نے چہرہ دائے جانب پہلے اسے دیکھا جو انکھوں میں شرارت لیے اُسے ہی دیکھ رہا تھا

ہاں کیوں نہیں!! شادی سے پہلے ایک اچھا سا محرت دیکھ کر عزت سے مرجا!!اریان جتانے والے انداز میں کہتا اٹھتا اب امیرا بیگم کے کمرے کی اور بڑھا تھا !! جب کے اریان شاہ کے جواب نے جہاں ارمغان شاہ کو اندر تک سلگایا تھا وہی زریام نے اپنے لبوں پر مُٹھی بنائے اپنی ہنسی دبانے کی کوشش کی تھی جو کے کافی مشکل لگ رہا تھا

اپنے مفت مشورے اپنے پاس رکھ کمینے!! اُس نے پیچھے مڑ کر دانت پیستے کہا

اور مانگ " سجیشن "مفت میں تو ایسے ہی ملیں گی!! اریان " سجیشن " پر اچھا خاصا زور دیتا بنا پیچھے مڑے کہتا آگے نکلتا چلا گیا

جب کے ارمغان نے اُس کی چوڑی پشت گھوری تھی !! پھر چہرہ گھمائے زریام کو دیکھا جو اپنی ہنسی ضبط کرتا اُسے دیکھ رہا تھا

کیوں مسکراہٹ دبا رہا ہے اپنی ہنس لے میری بیزتی پر !! ارمغان نے اپنے حسین چہرے پر خفگی لیے کہا

اے ایم سوری ادا !! اس نے اتنا کہا پھر اگلے لمحے وہ کھل کر ہنسا ارمغان اُس سے بڑا تھا وہ ہنسنا نہیں چاہتا تھا لیکن اسے ہنسی ارہی تھی تو اب کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا

ارمغان نے اُسے گھورا جب کے دل میں وہ کے کھل کر ہنسنے پر ماشاللہ ضرور کہہ چکا تھا!!

اریان امیرا بیگم کے کمرے میں داخل ہوا وہ بیڈ پر بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھی!!

السّلام علیکم!! اریان نے کمرے میں داخل ہوتے سلام کیا

وعلیکم السلام اگیا میرا بیٹا!! امیرا بیگم مسکرا کر کھڑی ہوتی اریان کو سینے سے لگاتی بولی انہوں نے اریان کی پیشانی چومی!! اُن کی فون پر کل ہی اریان سے بات ہوئی تھی لیکن اپنے سامنے اپنے بیٹے کو دیکھنا وہ الگ بات تھی !

اک مہینہ چھوٹا نہیں تھا !!

کیسی ہے آپ!! اریان اُنہیں دیکھ نرمی سے بولا

میں ٹھک آپ بتاؤ کیسے ہو؟ انہوں نے مسکرا کر پوچھا

اریان صوفے پر بیٹھا تھا !! حالانکہ وہ کافی تھک گیا تھا اور ارام کرنا چاہتا تھا!! لیکن کچھ دیر وہ ماں کے پاس بیٹھنے کا ارادہ رکھتا تھا

اریان کیا سوچا بچے پھر مریم کے بارے میں ؟ امیرا بیگم نے کچھ لمحے بعد فوراً سوال کیا تھا

کیا سوچنا ہے امی؟ اریان نے نہ سمجھی سے انہیں دیکھا تھا

محبتوں کی ادھی لڑکی سخت لہجوں سے بکھر جاتی ہے اریان !! اور اس کو بھکرنا بہت کچھ تبدیلیاں لاتا ہے!!

رشتے میں کسی ایک کا زد سے پیچھے ہٹنا بہت ضروری ہوتا ہے !! اب مریم بھی زد پر ہے !!

امیرا بیگم نے اریان کو دیکھا وہ اسے جو سمجھانا چاہ رہی تھی وہ اریان اچھے سے سمجھ رہا تھا !!

اپ پریشان نہ ہو میں دیکھ لونگا سب!! انہیں پریشان ہوتا دیکھ اریان نے جواباً اتنا کہا وہ نہیں چاہتا تھا وہ پریشان ہو کر اپنی طبیعت خراب کر لے کیونکہ پچھلے دنوں ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی

اسے سختی سے پیش مت کرنا اریان میں نہیں چاہتی آپ دونوں اک دوسرے سے دور ہو!! اُن کی آنکھوں میں نمی جھلکی تھی!!

اسے مجھ سے دور صرف موت ہی کر سکتی ہے!! پھر بھلے وہ موت میری ہو!! پتہ نہیں یہ میرا فیصلا ہے یا انا لیکن میں اسے خود سے دور جانے نہیں دونگا !!

اریان نے سنجیدگی سے کہا تھا

اللہ نہ کرے اپ کو کچھ ہو!! امیرا بیگم نے تڑپ کر کہا

اپ پریشان نہ ہو بالکل بھی!! میں فریش ہو کر اتا ہُوں !! اریان کھڑا ہوتا اُن کی پیشانی چومتا بولا امیرا بیگم نے بھی مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا تھا جب اریان کمرے اُن کے کمرے سے نکلتا اپنے کمرے کی اور بڑھ گیا !!

موسم بہت خراب ہو رہا ہے لگ رہا ہے بارش انے والی ہے!! ارمغان نے اپنے کمرے کی بالکنی سے خراب ہوگی موسم کو دیکھا تھا !! بجلی جس حساب سے کڑک رہی تھی اس سے صاف واضح تھے کے بارش ہونے والی ہے !!

وہ اتنا کہتا بس اپنے کمرے میں ایا تھا کہ پیچھے سے بارش شروع ہو گئی تھی اچانک سے اتنی تیز بارش کا ہونا کافی خوشگوار ماحول پیدا کر رہا تھا !! اچانک سے آسمان پر اندھیرا چاہنے لگا تھا !!

پتہ نہیں یہ بارش کتنے لوگوں کی زندگی مٹا رہی تھی!! یہ بے موسم کا ساون بہت کچھ سمجھا رہا تھا !!

ارمغان چینج کرنے کے غرض سے چینجنگ روم میں بند ہوا تھا قریب دس منٹ بعد جب وہ باہر ایا تو مزید تیز بارش ہو رہی تھی ارمغان نے ایک بار پھر بال کنی کی جانب قدم بڑھائے !!

ارمغان کی بالکنی سے حویلی کا پورا لون دکھائی دیتا تھا جو کہ نہایت بڑا تھا!! شاہ حویلی بہت زیادہ بڑے ہونے کی وجہ سے ہر چیز ہر طریقے سے اعلیٰ اور خوبصورتی سے بنائی گئی تھی ہر چیز کے لیے اپنی ایک نہایت بڑی جگہ تھی لان بھی بے حد پڑا اور کھلا تھا بارش سیدھا اپ کو بھگونے کا کام کرتی تھی !!

ارمغان کی نظریں سامنے تھی جب نظر انزل پر گئی جو لون کے بیچ و کھڑی گول گول گھوم رہی تھی تیز بارش اس پر تیزی سے گر رہی تھی اس کا دوپٹہ سر سے سرک کر ایک شانے پر گر چکا تھا!! جب کے وہ دوپٹے سے بے نیاز کھل کھلا کر بارش انجوائے کر رہی تھی!!

اسے بارش بہت زیادہ پسند تھی!! ارمغان کی غزالی نظریں آس پاس کھڑے ملازم اور گارڈ پر گئی تھی انہیں دیکھ اس کے اچانک ہی تاثرات بگڑے تھے انکھوں میں خون اترا تھا اگلے لمحے چہرے پر سرد پن طاری ہونے لگا تھا اس نے خون برساتی نظروں سے انزل کو دیکھا جو ان سب سے بے نیاز کھکھلا کر ہنس رہی تھی

اُس کی اس قدر بے نیازی پر ارمغان کا دماغ مسجد خراب ہوا تھا بے شک ملازم اسے نہیں دیکھ رہے تھے لیکن ملازم سامنے ہی کھڑے تھے وہ کیسے اپنے ساتھ اتنی بے احتیاطی برت سکتی تھی سوچ کر ہی اس کا خون ابل رہا تھا؟ اس نے ضبط سے مٹھیاں بنائی اس کا پرکشش چہرہ سرخ پڑھ رہا تھا !!

ارمغان اپنا ضبط کھوتا پیچھے مڑتے تیزی سے کمرے سے نکلا تیش کے عالم میں تیزی سے سیڑھیاں اترتے اس نے رخ لون کی جانب لیا !! وہ بھاری قدم اٹھاتا لون کی جانب بڑھ رہا تھا

لون میں پہنچتے ہی سامنے انزل دکھائی دی تھی جو اب بھی خود میں گم کھلا کھلا رہی تھی !! دوپٹے کا اسے کوئی ہوش نہیں تھا وہ بچپن سے اس حویلی میں نہیں پلی تھی یہی وجہ تھی جو اس کے لیے یہ اتنی بڑی بات نہیں تھی!!

ارمغان کی انکھوں میں مزید خون اترا تھا!

ارمغان تیزی سے آگے بڑھا ! اپنے قریب کسی کی موجودگی محسوس کرتے انزل نے انکھیں کھولی اس وقت وہ پوری پانی سے بھیگی ہوئی تھی پانی سے بھیگنے کی وجہ سے اس کی قمیض اس کے جسم سے چپکی تھی جب کہ دوپٹہ ایک شانے پر گرا نہ ہونے کا برابر تھا بال چہرے پر چپکے تھے پورے چہرے پر پانی موجود تھا!!

انزل نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر پانی ہٹاتے ارمغان کو دیکھا جس کا چہرہ دہشت برسا رہا تھا اور سرخ آنکھیں انزل کے چہرے پر مرکوز تھی !!

ک۔کیا ہوا ؟ اُسے اپنی جانب دیکھتے اُس کی آواز پتہ نہیں کیوں لیکن لڑکھڑائی تھی!!

جب کے وہ بنا جواب دیے اگلے لمحے اُس کا ہاتھ تھامتے آگے بڑھا تھا تمام ملازم کی نظریں اب بھی نیچے تھی !!!

انزل کی کٹی پتنگ کی طرح اُس کے ساتھ کھینچی جارہی تھی !

چھ۔چھوڑیں میرا ہاتھ !!! انزل نے مچلتے ہوئے اپنے ہاتھ اُس کی سخت گرفت سے ازاد کروانے کی کوشش کی اسے سمجھ نہیں ارہا تھا کیا ہو رہا ہے؟

جب کے وہ خاموشی سے تیش کے عالم میں حویلی کی بیک سائیڈ لون کی اور بڑھ رہا تھا !! جہاں ملازم نہیں ہوتے تھے !!

چھوڑیں !! انزل بھر پور مزاحمت کے ساتھ اپنا ہاتھ ازاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ ہاتھ ارمغان شاہ کی گرفت میں تھا جس کو ازاد کروانا اسان نہیں تھا!!

پیچھے کی طرف اتے اُس نے اک جھٹکے سے اُس کا ہاتھ چھوڑا تھا انزل نے دیوار کا سہارا لیتے خود کو گرنے سے بچایا اگر دیوار نہ ہوتی تو وہ سیدھا زمین کو ہوتی !! اُس نے بال سارے اُس کے چہرے پر بکھرے تھے !!

انزل کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

اُس نے خود کو سنبھالتے سیدھا ہوتے ارمغان شاہ کو دیکھا جس کی خون برساتی نظریں اس کے چہرے کو بھسم کر دینے کو تھی !!

انزل کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی کہ برداشت تھی اُسے کسی کی اس قدر سختی ؟

کیا کر رہے ہیں آپ؟ اپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے یہاں لانے کی؟ اگلے لمحے وہ سیدھی ہوتی غصے سے آگے ائی

بکواس بند !! وہ دیوار پر ہاتھ مارتا دھاڑا تھا انزل نے بے یقینی سے اُسے دیکھا معاملہ اُس کی سوچ سے کوسو دور تھا !!

تمہارے اندر شرم نام کی چیز ہے ؟ یا بیچ کر کھا گئی ہو؟ وہ اُس کے چہرے پر تپش کے عالم میں غرایا تھا

نہ چاہتے ہوئے بھی انزل کی گرفت دوپٹے پر سخت ہوئی تھی !! حلق تر کرنے پر مجبور کر رہا تھا

ک۔کیا مطلب ہے آپ کا ؟ وہ خود کو سنبھالتی غصے سے بولی

تُم خود سے اتنی بے نیاز کیسے ہو سکتی ہو؟ ہر جگہ ملازم ہے یہاں تمیز نہیں ہے تمہارے اندر ؟ ارمغان کا دماغ لمحہ با لمحہ مزید خراب ہو رہا تھا

ایسا بھی کیا کر دیا میں نے جو اپ یہ بول رہے ہیں کہ مجھ میں تمیز نہیں ہے ؟ملازم ہے تو بارش میں نہا بھی نہیں سکتے سانس بھی ملازم کی مرضی سے لوں ؟ اگلے لمحے وہ غصے سے چیخی تھی

اواز نیچے رکھو ورنہ زبان کاٹ کر ہاتھ میں رکھ دوں گا!! وہ اتنی قوت سے دھاڑا تھا کہ انزل کے ہاتھ پیر سن ہونے لگے تھے !! اُس نے بے ساختہ سختی سے آنکھیں میچی !!

ا۔اپ کون ہوتے ہیں مجھ پر روب جمانے والے ؟ انزل نے خود کو سنبھالتے ہمت سے کہا

ارمغان شاہ !!

اُس نے ازلی روب سے جواب دیا تھا جب کے قہر برساتی نظریں اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی دل کر رہا تھا وہ ابھی اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دے!!

میں نے کوئی گناہ نہیں کیا بارش میں نہا کر !! وہ غصے سے دبی دبی آواز میں غرائی

بارش میں نہانے کا مطلب یہ نہیں ہوتا تمیز بھول کر بغیرت بن جائے !! مجھے سخت زہر لگتے ہیں وہ لوگ جو غلطی کرنے کے بعد اُسے قبول نہیں کرتے !!

ارمغان اُسے دیکھ بلند اواز میں غرایا

کیا کیا ہے میں نے جو اپ اس طرح ہول رہے ؟اپنے لیے ایسے لفظ سن کر اُس کا خون کھول اٹھا تھا

خود پر نظریں جائینگی تب اندازہ ہو گا تمہیں لیکن تمہیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ کوئی کیسے بھی تمہیں دیکھے !! وہ اُس کے جواب پر اندر تک ضبط کھوتا بری طرح چیخا تھا

انزل نے تیز ہوتی دل کو قابو کرتے خود پر نظریں دوڑائی اُس کا چہرہ خود ہی سرخ پڑا تھا !! اس نے تیزی سے اپنا دوپٹہ کندھے سے اٹھا کر خود پہ اچھی طرح لیا!! نظریں خود بخود نیچے مرکوز ہو چکی تھی!! شرم سے اُس کی پلکیں لزری تھی !!

ی۔یہ بات اپ ارام سے بھی بتا سکتے تھے!! پھر بھی وہ انزل شاہ وہ کہاں خاموش ہو سکتی تھی؟

ایسی نوبت ہی کیوں ائے جب کوئی دوسرا تمہیں تم سے اگاہ کرے؟ کیا تم خود سے نیاز نہیں رہ سکتی ؟ وہ اپنے ہر لفظ پر خطرناک حد تک زور دے رہا تھا

انزل کو زندگی میں پہلی بار شرمندگی ہو رہی تھی جو اس نے اپنے چہرے پر ظاہر نہیں کی

میری ایک بات کان کھول کر سن لو اگر ائندہ میں نے تمہیں خود سے اتنا بے نیاز دیکھا کہ تم بیچ لون میں کھڑے ہو کر اپنی تمام حد پار کرتی ملازموں کے سامنے یہ حرکتیں کرتی پھر رہی ہو تو میں تمہاری دو ٹکڑے کر کر رکھ دوں گا !! شاہ اپنے گھر کی عزت کو لیکر کتنے خطرناک ہوتا ہے یہ بات مجھے تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے اگر کسی غیر مرد کی نظر اس طرح تمہارے جسم پر پڑی جو قسم کھاتا ہوں اس دن تمہارا اس دنیا میں اخری دن ہو گا!!

وہ اپنے ہر لفظ میں وحشت لیے اُسے باور کروا رہا تھا !! کہ وہ جو کہہ رہا ہے وہ کرکے دکھائے گا!!

انزل کچھ بولنا چاہتی تھی لیکن مقابل کا وحشت زیادہ چہرہ دیکھ کر بولنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی اس کی انکھوں میں نمی اتر رہی تھی اسے یہ سب اپنے ذلت اور بیزتی لگ رہا تھا کیونکہ اج تک کسی نے کبھی اس سے اس طرح بات نہیں کی تھی اس کی انکھوں میں نمی محسوس نہیں ہو پا رہی تھی کیونکہ پہلے ہی بارش کا پانی اس کے چہرے پر موجود تھا

اب کھڑی کھڑی میری شکل کیا دیکھ رہی ہو جاؤ یہاں سے!! اسے اپنی جانب دیکھتا پا کر ارمغان نے اسے دیکھ غصے سے بھرپور لہجے میں کہا!! انزل ضبط سے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائے تیزی سے وہاں سے واک اؤٹ کر گئی!! دوبارہ دوپٹہ درست کرنا وہ نہیں بھولی تھی

ارمغان نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی جو کہ کافی مشکل لگ رہا تھا بارش کا پانی اس پر بھی گر رہا تھا بارش کا اتنا ٹھنڈا پانی گرنے کے باوجود بھی ارمغان کے اندر اگ لگی ہوئی تھی پتہ نہیں کیوں لیکن یہ قصہ اسے واقعی اندر تک تپش دلا گیا تھا !!

طاقت سے ہاتھ دیوار پر مارتے وہ خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرتا رہا پھر کچھ دیر بعد تیز قدم اٹھاتا حویلی کی اور بڑھا تھا !!

ارحاب ابھی ابھی اپنی حویلی میں داخل ہوا تھا!! اس کا رخ اپنی ماں کے کمرے کی جانب تھا ضوریز شاہ کے انتقال کے بعد اریبہ بیگم بہت خاموش خاموش سی رہتی تھی

حورین اُن کے پاس بیٹھی اُن سے باتیں کر رہی تھی وہ اکثر اپنا وقت اریبہ بیگم کے ساتھ گزارا کرتی تھی !!

السّلام علیکم!! ارحاب نے کمرے میں داخل ہوتے سلام کیا اُسے دیکھتے ہی حورین نے اپنا دوپٹہ درست کیا تھا اس کا رخ دوسری جانب تھا جبکہ دروازے کا رخ اس کی پشت کی جانب!! ارحاب کہ داخل ہوتے ہی اس کے مردانہ کلون کی خوشبو پورے کمرے میں پھیلی تھی جو حورین سے ٹکراتے ہی اس کی دھڑکنیں تیز ہونے کا سبب نہیں تھی!!

وعلیکم السلام کیسے ہو بیٹا !! اج ارحاب دو دن بعد حویلی ایا تھا اسے دیکھتے ہی اریبا بیگم کے مرجھائے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ بھکری تھی! ضوریز شاہ کے بعد اب ان کے بچے ہی ان کے لیے سب کچھ تھے!!

ارحاب نے اتے اُن کی پیشانی چومی جب کے ارحاب اب حورین کے سامنے تھا پتہ نہیں کیوں اسے دیکھ ہرین کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا گویا انکھیں اور دل تو انتظار میں ہو اس کے !!

بچے جلدی گھر آجایا کرو!! اب آپ کی شادی ہوچکی ہے بیوی کو وقت دینا شوہر پر فرض ہوتا ہے !! دیکھو کتنا سا چہرا نکل آیا ہے اس کا !! وہ ارحاب کے بال پیشانی سے پیچھے کو کرتی مخاطب ہوئی ساتھ ہورین کے چہرے کی جانب بھی اشارہ کیا!! وہ دیکھ سکتی تھی حورین کا مرجھایا ہوا چہرہ وہ بھی ہمیشہ خاموش رہا کرتی تھی!!

جب کے اُن کی بات پر بےساختہ ارحاب کو ہیزل نٹ آنکھیں حورین پر اٹھی تھی !! بےوقت حرین نے بھی اپنی نظریں اٹھائی ہیزل نے آنکھوں براؤن انکھوں سے ٹکرائیں تھی گویا لمحہ رک سا گیا تھا !!

کچھ لمحوں بعد حورین نظریں جھکا گئی تھی جب کہ ارحاب نظریں پھیر چکا تھا !!

کتنی بار نگاہ اٹھائی تھی اس کی جانب

کتنے سوال تھے ایسے جو حلق میں اٹکے تھے!!

اپ کی طبیعت کیسی ہے ؟ ارحاب نے انہیں دیکھ پوچھا حورین نے بغور اُس کا دوسری بات پر متوجہ ہونا محسوس کیا تھا !! اُس کا دل پاگل اج عجیب کیفیت میں دھڑک رہا تھا

مریم اٹھو صبح ہوگئی تم نے جانا نہیں ہے؟ حورین مریم کو اٹھانے کی تمام کوششیں کر رہی تھی کیونکہ اج اس کا افس میں پہلا دن تھا اور اس نے کانٹریکٹ سائن کیا تھا اسے ہر حال میں جانا تھا

ک۔کیا ٹائم ہورہا ہے ؟ اُس نے نیند سے بھاری آواز میں کہا اج کافی عرصے بعد اسے تھوڑی نیند نصیب ہوئی تھی

نو بجنے میں صرف دس منٹ ہے !! حورین نے گھڑی میں وقت دیکھتے کہا

کیا !! وہ ایک چیخ کے ساتھ اٹھ کر بیٹھی تھی

شٹ!! نو بجنے والے ہے ؟عین اُن پیپرز میں فکس نو بجے کی ٹائمنگ لکھی تھی اوہ گوڈ!مریم اپنا سر پکڑ کر بیٹھ چکی تھی دس منٹ میں کیسے ریڈی ہوتی وہ

تم اب بھی وقت ضائع کررہی ہو یار جلدی سے اٹھو ریڈی ہو دس منٹ بہت ہے !! حورین نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے کھڑا کیا مریم جلدی سے کھڑی ہوتی فریش ہونے باتھ روم میں بند ہوئی تھی !!

اب وہ جلدی جلدی ریڈی ہورہی تھی اگر وہ دس منٹ میں ریڈی ہو بھی جاتی تو یہاں سے افس تک کا راستہ تقریبا ادھے گھنٹے کا تھا وہ پہلے دن ہی لیٹ ہو چکی تھی!!

مریم اچھی طرح سے ریڈی ہوکر شول اچھے سے خود پر لیتی اب اپنا موبائل اٹھاتے باہر کی جانب بڑھی تھی !!

جہاں ارحاب گاڑی میں اُس کا انتظار کررہا تھا !!

سوری ادا سائی میں لیٹ ہوگئی !! مریم اتی گاڑی میں بیٹھی تھی

کوئی بات نہیں بچے !! ارحاب نے کہتے گاڑی سٹارٹ کی

ارحاب نے گاڑی سٹارٹ کی تھی !!

ادا!! ارحاب کو خاموشی سے ڈرائیونگ کرتے دیکھ مریم نے اسے پکارا

اپ مجھ سے ناراض ہیں؟ ارحاب کے دیکھنے پر مریم نے نظریں جھکائے کہا

نہیں میرا بچا میں ناراض نہیں ہوں!!! ارہاب نے اسے دیکھ پیار سے کہا

پھر اپ اتنی جلدی کیسے مان گئے جوب والی بات میں؟مریم نے سوالیہ نظرو سے کہا

وہ اپ کو پتہ چل جائیگا کچھ دیر تک!! ارحاب گھمبیر آواز میں کہتا واپس سامنے کی جانب متوجہ ہوا مریم نے بھی خاموش ہونا بہتر سمجھا وہ اپنے ادا کو پریشان کرنا نہیں چاہتی تھی!!

باقی کا سارا راستہ خاموشی میں کٹا تھا ارحاب کو کال اگئی تھی تو ڈرائیونگ کے ساتھ وہ کال پر بات کر رہا تھا

کچھ ہی دیر میں گاڑی شہر کے سب سے بڑے افس کے سامنے رکی تھی

ادا سائی جاؤں میں ؟ مریم نے ارحاب کو دیکھ سوالیا نظروں سے کہا جب ارحاب نے سر کو خم دیا!!

مریم ارحاب سے ملتی اب گاڑی سے اُتری تھی وہاں کا ماحول بے حد پر سکون اور خوبصورت تھا!! مریم نے بے ساختہ انکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا تھا!!

پھر ادھر ادھر نظر دوڑائی وہاں لائن سے لوگ کھڑے تھے جو یقینا اس عالیشان افس میں جاب کے لیے ائے تھے!!

مریم دھیرے دھیرے قدم آگے اٹھا رہی تھی وہ بری طرح الجھی ہوئی تھی نہ اس کی عمر تھی مینجر کی نہ اس کے پاس کوئی بھی ایکسپیرینس تھا!!

وہ آس پاس لوگوں کو دیکھتے آگے بڑھ رہی تھی!!

ہیلو میم!! اُس نے ابھی قدم رکھا تھا جب اک لڑکی آفس کے مخصوص لباس میں اُس کے سامنے آئی ! مریم نے بغور اسے دیکھا تھا!! مقابل پینٹ شرٹ میں تھی لیکن مریم کو حیرانی نہیں ہوئی تھی کیونکہ وہ باہر ملک میں پہلی بڑی تھی تو اس کے لیے کوئی بڑی بات نہیں تھی !!

ہ۔ہیلو!! مریم بے حد نروس دکھائی دے رہی تھی اس نے تھوڑی نظریں ہی اٹھائی تھی وہ نظر ٹک سی گئی تھی افس اندر سے نہایت عالی شان بنا ہوا تھا ہر چیز بلیک اینڈ وائٹ شیشے پر مشتمل تھی وہاں کا ماحول بے حد پرسکون لگ رہا تھا اتنے سارے لوگوں کا کام کرنے کے باوجود وہاں پہ کوئی شور شرابا نہیں تھا سب بنا کسی شور کے اپنے کاموں میں مصروف تھے!!

پورا افس بلیک اور وائٹ تھم پر بنا تھا دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ آفس کے مالک کے پاس پیسوں کی کمی نہیں ہے

اپ مسز مریم ہے ؟لڑکی نے اُسے دیکھ ادب سے کہا

مسز نہیں مس مریم!! اپنی گھبراہٹ کو تھوڑی دیر کے لیے سائیڈ پر رکھتے اس نے اس کا جملہ درست کیا

لیکن اپ کے کانٹیکٹ پیپرز میں اپ میرڈ دکھائی دے رہی ہے !! اس لڑکی نے مریم کو اگاہ کیا !! جب کی مریم نے حیرت سے اسے دیکھا تھا کیونکہ پیپرز میں اس نے کہیں بھی یہ لکھا ہوا نہیں دیکھا تھا!!

میں نے پیپرز میں کہیں بھی ایسا کچھ نہیں لکھا!! مریم اُسے دیکھ بولی جب کے کنفیوژن کی وجہ سے وہ اپنے ہاتھوں کو اپس میں رگڑ رہی تھی اسے سمجھ نہیں ا رہا تھا وہ کیا کریں

میم اپ کے پیپرز ہمارے پاس ہیں اس میں اپ میریڈ لکھی گئی ہے !! خیر ان باتوں میں وقت ضائع نہیں کرتے اپ اندر ائیں!! وہ لڑکی نہایت پروفیشنل انداز میں بات کر رہی تھی

مریم ہچکچاتے ہوئے دھیرے سے اگے بڑھی اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی اگے بڑھنے کی دل عجیب کیفیت میں مبتلا ہو رہا تھا کیونکہ اج سے پہلے وہ کبھی بھی اکیلے کہیں نہیں ائی تھی اور اتنے سارے لوگوں کو دیکھ ویسے ہی عجیب سا محسوس ہو رہا تھا!!

مریم اگے بڑھتی پورے افس میں اپنی نظریں دوڑا رہی تھی چاروں طرف اے سی چل رہے تھے ماحول بے حد خوشگوار اور ٹھنڈک سے بھرپور تھا وہاں کے تمام لوگ ایک ہی قسم کا مخصوص لباس پہنے بے حد پڑھے لکھے اور پروفیشنل نظر ا رہے تھے ہر کوئی اپنے افس روم میں کام میں مصروف تھا!!

س۔سنے !! اگے چلتی ہوئی لڑکی سے مریم نے ہچکچاتے ہوئے کچھ پوچھنا چاہا اس کے پکارنے پر وہ لڑکی رکتی مریم کو دیکھنے لگی

یہاں پر تو سب مجھ سے بہت بڑے بڑے لگ رہے ہیں میری اتج تو ابھی 17 ہے کیا سچ میں مجھے مینجر کی پوسٹ کے لیے اسسائن کیا ہوا ہے؟ اپنے دل میں مچلتے سوال کو اخر وہ سامنے رکھ ہی گئی

میم اس بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے فی الحال آپ بہت لیٹ افس ائی ہیں افس میں اخری وقت نو بجے کا ہوتا ہے اور اپ پورے 35 منٹ لیٹ ائی ہے !! یہاں وقت کی پابندی بہت معنی رکھتی ہے اگر کوئی ایک منٹ بھی لیٹ ہو جائے تو وہ افس میں داخل نہیں ہو سکتا اپ کو پھر داخل ہونے کی اجازت ائی ہے!! وہ لڑکی اب دوبارہ چلنا شروع ہوچکی تھی

وہ م۔میں سو رہی تھی!! مریم اپنی شول پر گرفت سخت کرتی بولی

ہمارے سر بہت غصے والے ہیں!! کچھ دنوں میں اپ کو بھی اندازہ ہو جائے گا!! وہ لڑکی مسلسل اگے چل رہی تھی مریم تھک چکی تھی چلتے چلتے لیکن یہ افس تھا کہ ختم نہیں ہو کے دے رہا تھا!!

ا۔اور کتنا چلنا ہے ؟ لفٹ نہیں ہے یہاں ؟ مریم تھکے لہجے میں بولی

میم یہاں اپ کو ہر تھوڑے سے فاصلے پر لفٹ دکھے گی لیکن آرڈر ہے آپ کو چل کر وہاں پہنچانا ہے !! وہ سنجیدگی سے جواب دیتی مزید اگے بڑھی مریم نے حیرت سے اسے دیکھا تھا

ک۔کیا مطلب ؟ کس نے کہا ہے ؟ مریم نے حیرت سے پوچھا

چلیں ائیں لفٹ میں اجائیں!! اچانک اُس لڑکی نے لفٹ کا اشارا کیا تھا اس کے کان میں بلوٹوتھ لگے تھے شاید وہیں سے کہا گیا تھا کیونکہ مریم کی اواز میں واقعی تھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی

مریم کو کچھ بھی سمجھ نہیں ا رہا تھا وہ اس لڑکی کے اشاروں پر چل رہی تھی اس کے کہنے پر اب وہ لفٹ میں بھی داخل ہو چکی تھی!!

کچھ ہی دیر میں لفٹ کھلی تھی!!

آئے !! اُس لڑکی کے اُسے باہر انے کا کہا مریم دھیرے سے لفٹ سے باہر نکلی وہاں بھی بہت سارے ورکرز کام کر رہے تھے ادھر لڑکوں اور لڑکیوں کی تعداد برابر ہی تھی سب اپنے کام میں مصروف تھے جبکہ کچھ لڑکیاں مریم کو دیکھ رہی تھیں!!

اوہ یہ اتنی چھوٹی لڑکی یہاں کیا کر رہی ہے ؟ ٹینا نے زنیرہ کے کام میں کہا تھا

پتہ نہیں لیکن ہے بہت کیوٹ!! زنیرہ مسکرا کر بولی مریم آس پاس لڑکیوں کی نظریں خود پر محسوس کر پا رہی تھی اس لیے اسے مزید کنفیوژن ہو رہی تھی وہ بالکل چہرہ جھکا گئی تھی جبکہ اب وہ ہاتھوں کو مزید تیزی سے رگڑ رہی تھی اسے اج سے پہلے اتنی زیادہ ہچکچاہٹ کبھی نہیں ہوئی تھی !!

سر کے افس میں جا رہے ہیں؟ ٹینا نے ایبرو اٹھائے کہا تھا

تمہیں کیا ہو رہا ہے؟ زنیرہ نے ہنس کر کہا تھا جب کے انزل اس وقت میٹنگ روم میں کسی کام سے گئی تھی اس لیے یہاں سے وہ باخبر نہیں تھی!!

وہ لڑکی مریم کو لیے آفس کے باہر پہنچی !!

?Sir May I Come in

عینا نے اک نظر مریم کو دیکھ پھر اجازت چاہی اندر سے اجازت ملنے پر دروازہ کھولتے وہ لوگ اندر داخل ہوئے!!

تھوڑا سا انتظار کرو سر کال پر بات کر رہے ہیں!! سامنے موجود وجاہت سے بھرپور شخصیت کو بالکنی میں کھڑے فون پر بات کرتے دیکھ عینا نے نرمی سے کہا مقابل کا رخ دوسری جانب تھا اس لیے چہرہ دیکھنے سے فل وقت وہ دونوں ہی قاصر تھی

مریم دھیرے سے اسباب میں سر ہلاتے اب افس روم میں نظر دوڑانے لگی پتہ نہیں کیوں اسے سب بہت اچھا لگ رہا تھا حالانکہ یہ چیزیں اس کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی تھی لیکن ان چیزوں میں الگ ہی اپنائیت کا احساس ہو رہا تھا !! یہ افس روم بھی بلیک اور وائٹ تھیم پر ہی مشتمل تھا جتنا بڑا ایک یہ افس روم تھا اتنے میں دو کمرے ارام سے بن سکتے تھے!!

اک سائڈ نہایت عالی شان ٹیبل اور گول گھومنے والی چیرز موجود تھی جبکہ کچھ فاصلے پر بے حد خوبصورت صوفے اس کے ٹھیک سامنے بڑا سا شیلف موجود تھا جس میں تمام کام کی فائلز موجود تھی

!! Good morning sir

مریم جو کھڑکی سے نظر اتی چڑیا کو دیکھ رہی تھی عینا کی اواز پر اس نے فوراً دائے جانب دیکھا تھا

نظریں فوراً اُس شخص پر اٹھی تھی جو بالکنی سے اب اپنا رخ افس روم کی جانب لے چکا تھا

اور یہ وہ منظر تھا جب مریم کو حیرت کے چار پانچ جھٹکے ایک ساتھ بے وقت لگے تھے سامنے سے اتی ہوئی شخصیت کو دیکھ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ ہو!!

اس کے گڈ مارننگ کا جواب اریان نے بالکل دھیمے سے سر کو خم دے کر جواب دیا تھا

جبکہ مریم ہانک بنے اپنے سامنے کا منظر دیکھ رہی تھی وہ گمان بھی نہیں کر سکتی تھی کہ سامنے موجود شخص اریان شاہ ہے !!

اس کی پلکیں جھپکنے سے انکاری کر چکی تھی!!جب کے اریان کی غذالی آنکھیں اپنی بیوی پر اٹھی تھی !! وہ سفید شرٹ پر بلیک ویسکٹ جس کے اوپر کا کوٹ اریان کی چیئر کے پیچھے ٹکہ ہوا تھا !! بلیک پینٹ بالوں کو جیل سے سیٹ کیے !! چہرے پر ہمیشہ کی طرح سنجیدہ تاثرات سجائے ہاتھ میں قیمتی گھڑی پہنے اپنی وجاہت سے بھرپور شخصیت کے ساتھ وہ ہر لڑکی کے دل میں اترنے کا ہنر رکھ رہا تھا!!

اُس کے چہرے پر ہلکی ہلکی بیرڈ اس کے چہرے پر چار چاند لگاتی تھی!!

سر یہ ہے مسز مریم !!عینا نے نرمی سے ادب سے بھرپور لہجے میں آگاہ کیا

اریان اپنی الشان کرسی پر بیٹھتا کرسی سے پشت سے ٹیک لگا گیا !!

ٹانگ پر ٹانگ جمائے وہ بیٹھتا سنجیدگی سے بھری آنکھوں سے مریم کو دیکھنے لگا !!

مس مریم آپ پینتیس منٹ چالیس سیکنڈ لیٹ ہے!! وجہ جان سکتا ہوں؟ اریان کی گھمبیر روبدار آواز کمرے میں گونجی تھی

جبکہ اریان کی اواز پر مریم ہوش کی دنیا میں واپس ائی تھی ورنہ اسے لگ رہا تھا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے وہ اس قدر حیرت میں مبتلا تھی کہ اس نے ذرا سی بھی حرکت نہیں کی تھی !!

وہ ہنوز بے یقینی سے اریان کو دیکھنے لگی جس کی سنجیدہ نظریں مریم پر ہی مرکوز تھی !!

جواب دو سر کو!! عینا نے اس کے کان کے قریب جھکتے دھیمی آواز میں کہا

اریان ازلی روب سے اُسے دیکھ رہا تھا !!

م۔میں س۔سو ر۔رہی تھی !! ساخت کیفیت میں اس کا ہر ایک لفظ ٹوٹا تھا اس کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھی جو چیز اچانک ہو جائے اس پر کچھ ایسا ہی ری ایکشن ہو رہا ہے لیکن مریم کو حد سے زیادہ حیرت کے جھٹکے لگ رہے تھے!!

یہاں ہزار سے زیادہ لوگ کام کرتے ہیں جو نو بجے یہاں پر پائے جاتے ہے !! کیونکہ وہ وقت پر سوتے ہیں وقت پر اٹھتے ہیں لیکن اپ کو دیکھ کر لگ نہیں رہا کہ اپ وقت پر سونے والی لڑکی ہے!! اریان ابرو اٹھائے بے حد سنجیدگی سے بھر پور لہجے میں بول رہا تھا

م۔مجھے رات میں نیند نہیں اتی بس اسلئے !! عینا اسے بار بار ایک بار میں اریان بات کا جواب دینے کا اشارہ کر رہی تھی اس لیے مریم نے اپنے دوپٹے پر گرفت مضبوط کرتے جواب دیا !! اس کے جواب پر عینا کا دل کیا وہ اپنا سر دیوار میں مار لے جب کے اریان

سنجیدگی سے اُسے دیکھ رہا تھا عینا کو بھی حیرت ہو رہی تھی کیونکہ اج تک جتنے بھی لوگ نوکری کے لیے ائے تھے انہیں اریان کے دوسرے مینیجر ہینڈل کرتے تھے!! مریم وہ پہلی لڑکی تھی جس سے اریان سوال کر رہا تھا !!اس لیے عینا کے ساتھ ساتھ باقی سارے افس میں موجود لوگوں کی نظروں کا مرکز مریم بننے والی تھی!!

فائل !! اریان کو گھمبیر آواز کمرے میں گونجی

عینا نے مریم کو اشارے سے اس کے ہاتھ میں پکڑی فائل اریان کی جانب دینے کا اشارہ کیا!!

مریم بےحد نروس بے یقینی اور کنفیوزن کا شکار بے وقت ہو رہی تھی!!

مریم اسباب میں سر ہلاتی دھیرے دھیرے قدم اٹھاتے آگے بڑھی !! اُس نے فائل اریان کی جانب دھیرے سے بڑھائی تھی ہاتھ ہلکے ہلکے کانپ رہے تھے

سردی لگ رہی ہے آپ کو؟ اُس کے کانپتے ہوئے ہاتھ دیکھ کر اریان نے تفتیشی نظروں سے کہا پھر ہاتھ بڑھا کر اے سی کا ریموٹ اٹھاتے روم کے تمام اے سی بند کیے !!

مریم خاموش رہی اب وہ اسے کیا بتاتی اس کے کانپنے کی وجہ !! جب کے اریان بھی اچھے سے جانتا تھا!!

اریان نے فائل کھول کر سامنے کی پھر غور سے اسے پڑھنے لگا!!

مریم کو اب ساتھ ساتھ تھوڑا غصہ بھی ارہا تھا مقابل ایسے ظاہر کر رہا تھا جیسے وہ اسے جانتا ہی نہ ہو!!

عمر کیا ہے آپ کی.؟ اریان نے نظریں اٹھائے اُسے دیکھ گمبھیر اواز میں سنجیدگی سے استفسار کیا مریم نے اُس کے سوال پر ضبط سے مٹھیاں بنائی تھی

پیپرز پر لکھی ہے میری عمر!! مریم نے اُسے دیکھ کہا

میں نے اپ سے یہ پوچھا ؟ جتنا پوچھا جائے اتنا بتائیں!! اُس کا انداز مزید سنجیدہ ہوا تھا جب کے اپنے لہجے سے وہ مریم کو اندر تک اگ لگا رہا تھا ہر چیز جانتے ہوئے بھی وہ ایسے پوچھ رہا تھا یہی چیز مریم کو غصہ دلانے کی وجہ بن رہی تھی

س۔سترہ !! مریم نے نظریں جھکائے جواباً کہا

بہت چھوٹی نہیں ہے آپ ؟اس میں لکھا ہے اپ مریڈ ہے اتنی سی عمر میں شادی؟ اریان مصنوعی حیرت سے اُسے دیکھ پوچھنے لگا جب کہ مریم کا دل کر رہا تھا وہ پیپرز کو آگ لگا دے جس میں جلدی جلدی اس نے خود کو شادی شدہ لکھ دیا تھا

لگتا ہے اپ کے گھر والے بڑے ظالم ہیں!! ہنوز مصنوعی افسوس سے اُس نے جواباً کہا

خاموشی سے کھڑی تھی عینا کو جانے کا حکم اریان نے اب تک اس لیے نہیں دیا تھا کیوں عینا کہ جاتے ہی مریم نے اپنے روپ میں اجانا تھا جو کہ فل وقت وہ نہیں چاہتا تھا!! وہ پہلی

بار اپنے سر کو اس طرح باتیں کرتے ہوئے سن رہی تھی کیونکہ اریان اکثر باتوں کا جواب صرف سر کو خم دے کر دیا کرتا تھا کہاں پسند تھا اسے بولنا !! وہ ہمیشہ سنجیدہ اور سر طبیعت میں رہنے والا مرد تھا

اپ کا کہنا بالکل غلط ہے میرے گھر والے ظالم نہیں بلکہ قسمت ظالم ہے !! مریم نے اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہا اب اہستہ اہستہ وہ حیرت کی دنیا سے نکل رہی تھی اس لیے وہ سنجیدگی میں واپس آرہی تھی

اُف! اتنی گہری بات !! اریان نچلا لب دانتوں تلے دبائے اُسے دیکھ بولا مریم نے اُسے گھورا تھا کیونکہ اس کے علاوہ وہ ابھی کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی

دکھنے میں کیسا ہے آپ کا شوہر ؟ ویسے مجھے فیلنگ ارہی ہے اپ کا شوہر نہایت ہینڈسم ، ڈیشنگ ، اور خوبصورتی سے بھرپور عقلمند انسان ہے !! اپ کا کیا خیال ہے اپنے شوہر کے بارے میں؟ اریان نے اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہا

عینا بیچاری کبھی اریان کو دیکھتی تو کبھی مریم کو اسے تو سوال ہی سمجھ نہیں ارہے تھے!!

بالکل غلط فہمی میں جی رہے ہیں اپ میرے شوہر ایسے بالکل نہیں ہیں وہ نہایت کھڑوس انا پرست اور سفاک انسان ہیں دکھنے میں خوبصورت ہے لیکن دل سے خوبصورت ہونا ضروری

ہوتا ہے!!, مریم نے جواب جلا دینے والے انداز میں کہا اریان نے آنکھیں چھوٹی کیے اُسے گھورا تھا

یعنی کہ اپ قبول کرتی ہیں کہ وہ دکھنے میں خوبصورت ہے؟ اریان نے اگلا سوال کیا تھا

شاید اپ نے میری بات پوری نہیں سنی وہ خوبصورت ہیں لیکن میرے لیے دل سے خوبصورت ہونا معائنے رکھتا ہے !! مریم نے اسے دیکھ اپنی بات پر غور کروایا تھا

دیکھنے والے تو چہرے کی خوبصورتی دیکھتے ہیں خیال رکھیں ماحول بڑا خراب ہے !! یہ نہ ہو کسی خوبصورت لڑکی کا دل اپ کے خوبصورت شوہر پر اجائے اور وہ اپ کے شوہر کو نمازوں میں مانگے اور پھر!! اریان کہتا کہتا رکا

اور پھر ؟ مریم نے بے ساختہ کہا

اپنی جلد بازی پر اریان کو ایبرو اٹھائے خود کی جانب دیکھتا پاکر وہ ہڑبڑا کر سے سیدھی ہوئی!!

اپ یہ کہنے والے ہیں اس کے بعد میری سوتن نہ اجائے؟مریم نے خود جملہ مکمل کیا

ارے واہ اپ تو کافی سمجھدار ہیں اپنے شوہر کی طرح!! اریان نے اُسے دیکھ نچلا لب دانتوں تلے دبائے کہا جبکہ چہرے پر اب تک سنجیدہ تاثرات تھے

اپ کیسے جانتے ہیں میرے شوہر کو اتنا؟ خیر اپ بالکل غلط سوچ رہے ہیں وہ چہرے سے ہی دکھنے میں خوبصورت ہے اج کل کی لڑکیاں چہرے کی خوبصورتی نہیں دیکھتی وہ دل کی خوبصورتی دیکھتی ہیں اور میرے شوہر کے پاس تو دل ہی نہیں ہے ان پر کسی کا دل نہیں اۓ گا اپ بے فکر رہیں!! مریم نے سنجیدگی سے کہا

ایسا نہیں ہے چہرے کی خوبصورتی بھی دیکھی جاتی ہے مس !! اب آپ ہمارے سچ کو ہی دیکھ لیں کتنے پیارے ہیں !! عینا نے اُس کا جملہ درست کرتے کہا اج اریان کو بات کرتے دیکھ عینا کی ہمت بھی ہو ہی گئی تھی بولنے کی ورنہ کہاں ہمت تھی اریان کے سامنے بولنے کی!!

عینا کی بات پر اریان نے اسے دیکھا تک نہیں تھا وہ محض مریم کو دیکھ رہا تھا!!

مریم نے پہلے عینا کو دیکھا پھر اریان کو جب اب بھی اُسے ابرو اٹھائے دیکھ رہا تھا !! گواہی دینے والے بھی یہاں موجود تھے!!

اپ میرا انٹرویو کر رہے ہیں یا میرے شوہر کا؟ مریم نے غصے سے اُسے دیکھ کہا

دونوں کا !! اریان نے اگلے لمحے جتانے والے انداز میں کہا

اگلا سوال کریں !! مریم نے ضبط سے مٹھیاں بنائی

فلحال کے لیے اتنا کافی ہے !! اج سے اپ میری پرسنل مینجر ہیں اپ کو میری ہر چیز کا خیال رکھنا ہے مجھے ہر چیز ٹائم پر چاہیے ہوتی ہے نا اک منٹ اوپر نا اک منٹ پہلے !! اج پہلا دن تھا جس میں اپ لیٹ ہوئی ہے یہاں صرف ایک غلطی کی گنجائش ہوتی ہے !! اور یہ اپ کی اخری غلطی تھی کل سے فکس نو بجے اپ مجھے میرے افس میں ملیں گی!!

ہر کام وقت پر کرنے کا مطلب آپ کو اچھے سے سمجھنا ہے !!اریان سنجیدگی سے بولا اُس کے چہرے پر ہنوز تنے تاثرات تھے

باقی کے تمام کام آپ کو یہ سمجھائینگی!! اریان نے سنجیدگی سے کہتے فائل ٹیبل پر رکھی !!پھر جانے کا حکم دیا جب عینا فوراً مریم کو لیے آفس سے نکلتی چلی گئ !!

اُن کے جاتے ہی اریان کے لبوں پر دھمی سی مسکراہٹ بکھری تھی جو کب سے انے کو بے تاب تھی!!

مس مریم یہ فائل ہے اس میں وہ تمام کام لکھے ہیں جو اپ نے کل سے کرنے ہیں اپ سر کی پرسنل مینیجر ہیں اس پوسٹ کے لیے اپ سے زیادہ ویل ایجوکیٹڈ اور عمر میں بھی بڑی بہت سی ایسی لڑکیوں کا انٹرویو ہو چکا ہے حیرت کی بات تو یہ بھی ہے کہ ان میں سے کسی کا انٹرویو بھی سر نے خود نہیں کیا!! ان میں سے کسی کو بھی اسائن نہیں کیا گیا اپ کو کر لیا گیا یہ واقعی حیرت کا باعث ہے اور یہی وجہ ہے جو افس میں سب اپ کو شروع شروع میں

حیرت کی نظر سے دیکھیں گے لیکن اپ گھبرایئے گا مت!! عینا نے اک فائل مریم کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا

سر کی میٹنگ اب اپ نے شیڈیول کرنی ہے ٹائم سے سر کو میٹنگ کے بارے میں اگاہ کرنا ہے روز صبح اکر سر کا پورے دن کا سکیجول اپ نے انہیں بتانا ہے کہ اج کون کون سی میٹنگ ہے؟اس ٹیب میں تمام انفارمیشن ہے اگر سر کو کوئی میٹنگ کینسل کروانی ہے تو اپ اس ٹیب سے ہی کریں گی!! اُس نے اک ٹیبلٹ اُس کی جانب بڑھایا تھا مریم کا چہرہ سنجیدہ تھا !! اُس نے ٹیب تھاما کافی دیر تک عینا اسے ہر چیز کی ہدایت دیتی رہی کہ ہر کام پرفیکٹ اور ٹائم پر کرنا!!

آئے میں اپ کو انٹروڈیوس کروا دیتی ہوں!! اُس نے مریم کو دیکھ کہا پھر اگے بڑھی ایک بار پھر اتنے سارے لوگوں کو اپنی جانب دیکھتا پا کر وہ کنفیوز ہوئی تھی

!! Hello guys meet miss Maryam ! She's Aryan sir Personal Manager

عینا نے بلند اواز میں آگاہ کرتے ساتھ مریم کی اشارہ کیا جو نظریں جھکا گئی تھی جبکہ انزل جو اسی جانب ارہی تھی مریم کا نام سن کر اسے لگا اس نے کچھ غلط سن لیا ہے اس نے جھٹکے سے چہرہ اٹھائے دیکھا سامنے دیکھا

جبکہ عینا کی بات پر وہاں موجود سب کی نظر مریم پر اٹھی تھی سب کی ہی اکے حیرت سے پھیلی تھی وہ بہت چھوٹی تھی!! یہی وجہ سب کی حیرت کی بنی تھی!!

جب کہ لڑکیوں کی انکھوں میں جلن اگلے لمحے واضح ہونے لگی تھی جس پوسٹ کے لیے وہ لوگ ترستی رہی تھی وہ پوسٹ اج کسی کو مل چکی تھی!!

Oh no

مطلب اب یہ ہر وقت اریان سر کے قریب رہے گی!! کتنی کوشش کی میں نے اس پوسٹ کی !! ٹینا نے غصے سے کہا

تم کیوں جل رہی ہو اتنی کیوٹ تو ہے !! زنیرہ تو مریم پر فدا دکھ رہی تھی

سب لڑکیاں ہی مریم سے جل رہی تھی جب کے انزل کھڑی غصے سے سامنے کا منظر دیکھ رہی تھی

مجھے اُن سے کچھ بات کرنی ہے !! اگلے لمحے مریم عینا کو دیکھ بولی

کس سے؟ عینا نے نا سمجھی سے دیکھا

اُن سے ! مریم اریان کے آفس کی جانب اشارہ کر رہی تھی

سر سے ؟ تو آپ سیدھا بولیں کے سر سے بات کرنی ہے !! عینا دھیما سا مسکرا کر بولی پھر اگے بڑھی

رکے !! میں اکیلے میں بات کرنا چاہتی ہوں اپ یہیں رک جائے !! اُسے بھی اتا دیکھ مریم نے سنجیدگی سے کہا عینا نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا کبھی وہ اتنی معصوم بن رہی تھی کبھی جواب تیار تھے !!

مریم اگے بڑھتی بنا اجازت اریان ایک آفس میں داخل ہوئی تھی اریان اس وقت ارمغان سے بات کر رہا تھا

مجھے آپ سے بات کرنی ہے ! مریم نے داخل ہوتے بنا کسی ڈر کے دو ٹوک کہا جب کے اریان جو کھڑا فون پر بات کر رہا تھا اب پیچھے مڑا تھا

اوہو چھوٹی بھابھی کی آواز !! لگتا ہے بہت غصے میں ہیں!!فون پر ارمغان مریم کی اواز سن کر چھیڑنے سے بعض نا ایا

ہمم بولو!! ہنوز فون کان سے لگائے اریان نے اسے دیکھ سنجیدگی سے کہا

مجھے کسی نے کیوں نہیں بتایا یہ آپ کا افس ہے ؟ مجھے یہاں کام نہیں کرنا !! مریم اُسے دیکھ غصے سے بولی

!! Best of luck

ارمغان نے شرارت سے کہا جب کے اریان نے پہلے فون کو گھورا پھر جھٹکے سے بند کیا !!

!! Excuse me

کسی کے آفس میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لیتے ہے اتنا بھی نہیں پتہ۔؟ اریان ٹیبل سے ٹیک لگاتا سرد لہجے میں اُسے دیکھ بولا

مریم نے نچلا لب دانتوں تلے دبایا تھا وہ جانتی تھی اُس دن کمرے میں اُس نے اریان کو یہی لفظ کہے تھے

جب آپ میرے کمرے میں اسکتے ہیں تو میں بھی اپ کے افس میں آسکتی ہوں اپ میری بات کا جواب دیں مجھے یہاں پر کام نہیں کرنا میں جا رہی ہوں!! مریم غصے سے بولی اُس کے چہرے پر غصّہ رقص کرنے لگا تھا

اور اپ نے چل کے انے کا کیوں کہا تھا؟اسے جیسے ہی یاد ایا اُس نے فوراً کہا

صبح صبح واک کرنا چاہیے !! ویسے بھی پچھلے ایک مہینے سے گھر میں بند رہی ہو گی نا!!؟رہی بات یہاں سے جانے کی

شاید تم بھول رہی ہو کے کانٹریکٹ پر سائن تم نے اپنے اُن نازک ہاتھوں سے ہی کیے تھے!! اریان نے اُسے دیکھ گمبھیر اواز میں کہا اُس کا پرکشش چہرہ مریم کو بار بار اپنی جانوں متوجہ کرنے کا سبب بن رہا تھا لیکن وہ اسے دیکھنے سے گریز کر رہی تھی

جب کہ مریم جو کچھ بولنے لگی تھی اب جھٹکے سے خاموش ہوئی تھی!!

میں کچھ نہیں جانتی کانٹیکٹ پیپرز وغیرہ مجھے یہاں پر کام نہیں کرنا میں اپ کے افس میں بالکل کام نہیں کروں گی!! اگلے لمحے وہ خود کو کمپیوز کرتی سنجیدگی سے بولی اریان نے تنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اُس کی جانب قدم اٹھائے وہ بھاری قدم لیتا اُس کے قریب پہنچا

پتہ بھی ہے کانٹیکٹ پیپر کسے کہتے ہے جانم ؟ اریان نے اُس کے قریب اتے بے حد دلکش لہجے میں مدہم اواز میں کہا

ک۔کسے کہتے ہیں ؟ مریم نے اُس کے انداز پر حلق تر کیا اُس کا جانم کہنا سانسیں تیز کر گیا تھا

اگر کنٹریکٹ پیپر پر سائن کرنے کے بعد بتائے گئے ٹائم سے پہلے چھوڑنے کی کوشش کی تو لیگل ایکشن ہوتا ہے !! یعنی چھ سال جیل!! اوہ!! اور میرا بچہ تو جیل میں نہیں رہ سکتا نا؟ اریان نے مصنوعی افسوس سے مریم کو دیکھ کہا

مریم کی آنکھوں میں نمی اتر رہی تھی اُسے معلوم کرنا چاہیے تھا کے یہ کمپنی کس کی ہے ؟ وہ گوگل پر ہی سرچ کرلیتی اب اُسے بھر بھر کر خود پر غصّہ ارہا تھا

تمہیں کیا لگ رہا تھا تم کہیں اور کام کرسکتی تھی ؟ جس وقت تم نے یہ لفظ ادا کیے تھے دل کر رہا تھا تمہارے نازک وجود کے ٹکڑے کردوں!!

سوچا بھی کیسے تم نے جاب کرنے کا؟ یہ مت بھولا کرو کہ تم اریان شاہ کی بیوی ہو!! میری عزت !! ایسا کوئی بھی قدم مت اٹھانا جس کی وجہ سے میں اپنا تمام ضبت کھو دوں!!

اریان کا لہجہ اگلے لمحے سرد ہوا تھا تاثرات سرد لہجے میں تنے تھے !! اس کا اچانک سے سرخی برساتے چہرے کو دیکھتے مریم نے نظریں جو کہی تھی انکھوں کے کنارے نمی اتر رہی تھی

بہت شوق آرہا تھا نا خود کو مصروف رکھنے کا ؟تو پھر یہی صحیح اب تم مجھ میں اتنی مصروف رہو گی کہ تمہیں دوسری چیز کا ہوش ہی نہیں ہو گا!! اریان نے کہتے سگریٹ اپنے لبوں میں دباتے کش بھرا تھا !!ایک سگریٹ تھی اس کا غصہ قابو کر سکتی تھی اپنی بے بسی پر مریم کو رونے کا دل کر رہا تھا لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا

اور کچھ کہنا ہے ؟اُسے خاموشی سے اپنی جانب دیکھتا پاکر اریان نے ابرو اٹھائے سنجیدگی سے کہا مریم نے اپنے انسوں کو اندر پیتے چہرے پر سنجیدگی سجائی

مجھے کچھ نہیں کہنا!! مریم غصے سے کہتی پیر پٹک کر آفس سے نکلتی چلی گئی تھی

وہ غصے سے پیر پٹکتی افس سے نکلتے باہر ائی جب نظریں اٹھاتے سب کو اپنی جانب دیکھتا پاکر اُس کے قدم رکے تھے وہاں موجود سب اُسے دیکھ رہے تھے کیونکہ جس طرح وہ باہر ائی تھی سب کی نظریں کا مرکز بنی تھی !!

مریم کا دل کیا وہ اپنا سر دیوار میں مار لے !! وہ مصنوعی مسکرانے کی کوشش کرتی عینا تک پہنچی جو خود بھی اُسے دیکھ رہی تھی!!

مریم کنفیوز ہوئی ہاتھوں کو اپس میں رگڑنے لگی !!

آئے میں اپ کو آفس دکھاتی ہُوں آپ کا !! عینا نے اسے کنفیوز ہوتے دیکھ کہا پھر آگے بڑھی مریم بھی اُسے جاتا دیکھ تیزی سے اس کے پیچھے بڑھی تھی !!

عینا نے کچھ فاصلے پر رک کر اک نہایت بڑے خوبصورت آفس کا روم کا دروازہ کھولا جو اریان کے آفس سے تھوڑا سا فاصلے پر تھا !!

یہ ہے آپ کا افس !! اِدھر آپ نے کام کرنا ہے !! کل کی میٹنگ کا اسکیجول الریڈی سیٹ ہے اس میں!!

کل اتے ہی اپ نے سر کو تمام میٹنگز کے ٹائم وقت سے بتانے ہیں صبح سر کی کافی ٹائم سے ان تک پہنچانی ہے!! عینا اسے دیکھ بولی

مریم نے دھیرے سے اسباب میں سر ہلایا عینا اسے مزید اک دو ہدایت دیتی وہاں سے نکلتی چلی گئی !! مریم کا چہرہ کا اک بار پھر غصے سے سرخ ہونے لگا تھا

جتنا وہ اریان سے دور رہنے کی کوشش کر رہی تھی اتنا ہی قریب آچکی تھی!!

میں بھی دیکھتی ہُوں اس بار !! وہ غصے سے سوچنے لگی اُس نے سوچ لیا تھا وہ کام کریگی اور اریان کا سکون برباد کرکے رکھ دیگی !!

رونا دھونا بہت ہوگیا اب اور نہیں !! مریم خود سے مخاطب تھی !! اب وہ اپنا غصّہ ضبط کرتی ایک ایک کرکے آفس روم کا جائزہ لینے لگی

لیپٹاپ کے پاس پوہوچتے اُس نے بےساختہ لیپٹاپ کھولا اس میں اتنی ساری بزنس ڈیٹلز دیکھ کر اس کا سر چکرانے لگا تھا ! کسی کتاب کی طرح لیپ ٹاپ پر ہر ایک چیز لکھی تھی

اس نے اج سے پہلے نہ یہ سب دیکھا تھا اور نہ یہ سب فلحال اس کی سمجھ میں انا تھا!!

کوئی بات نہیں اتنا بھی مشکل نہیں ہے ہر کوئی سیکھ کر پیدا نہیں ہوتا میں بھی سیکھ لوں گی!!

اپنے چکراتے سر کو دیکھ وہ خود کو تسلیاں دیتی بولی

گویا اسے یقین تھا وہ ضرور سیکھ لے گی!!

ارحاب کیا مسئلہ ہے یار بات مان لے نا !! اس وقت وہ تینوں فارم ہاؤس میں بیٹھے تھے جب ارمغان نے سلگ کر کہا

تجھے پتہ بھی ہے تُو کیا بکواس کر رہا ہے ؟

ارحاب نے بیزاری سے کہا تھا

مجھے اچھے سے پتہ ہے میں کیا بکواس کر رہا ہوں اریان کچھ بول نہ یار اس کو!! ارمغان نے اریان کو دیکھ کہا تھا جو فون پر نظریں جمائے کچھ گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

ایسی کیا بلا ہے فون میں جو نظریں نہیں ہٹ رہی تیری؟اُسے مسلسل موبائل کی جانب دیکھتا پا کر ارمغان نے ابرو اٹھائے کہا

جب اریان نے نظریں اٹھائے اُسے گھوری سے نوازہ پھر دوبارہ فون پر نظریں مرکوز کر گیا !!

وہ مریم کی تصویر اپنے فون میں دیکھ رہا تھا پتہ نہیں کیوں دل بار بار دشمن جان کو دیکھنے کا ملال کر رہا تھا

میرا اخری فیصلہ ہے میں یہ نہیں کروں گا!! ارحاب نے فیصلہ سنایا

کرلے کیوں موت پڑھ رہی ہے تُجھے؟ اس کیس کی تہہ تک پہنچنا ہے تو یہ بھی کرنا پڑے گا!! قاتل کو پکڑنے کیلئے اُس لڑکی کے بارے میں ہر ایک معلومات ہونا ضروری ہے!! اریان کی روبدار سنجیدہ اواز اُس کمرے میں گونجی تھی

تو پھر تُو کیوں نہیں کر لیتا؟مجھے کیوں گھسیٹ رہے ہو؟ارحاب اُسے دیکھ سنجیدگی سے بولا ان سب کے چہرے پر سنجیدگی تھی

تیری بہن کر پائے گی برداشت اپنی سوتن؟ اریان نے ایبرو اچکائے سوالیہ نظروں سے کہا

تو پھر کیا خیال ہے تیری بہن کر پائے گی؟ ارحاب کا جواب بھی دوبدو تھا

حورین سمجھدار ہے !! شیرنی ہے اپنے ادا کی!! اریان کھڑا ہوا تھا لہجے میں فخر تھا وہ ٹھیک کہہ رہا تھا حورین ایک بڑی اور سمجھدار لڑکی تھی جبکہ وہیں مریم بہت چھوٹی تھی

مریم بھی اب کم نہیں ہے دیکھ لے اریان شاہ سے مقابلے پر آگئی ہے چھوٹی بات ہے کیا؟ارحاب نے بھی لگے ہاتھو اپنی بہن کی تعریف کی

تو تُو یہ کہنا چاہ رہا ہے کہ میں اُس لڑکی سے شادی کروں ؟ اریان نے اُسے دیکھ تفتیشی نظریں لیے پوچھا

بالکل ویسے بھی اس لڑکی سے شادی صرف مطلب کیلئے ہورہی ہے !! جب ہمیں اس کے سارے راز پتہ چل جائینگے تو ہم اسے اس کے کیے کی سزا دیں گے جب تک اس لڑکی کے بارے میں معلومات نہیں پتہ چلے گی اس پوری گینگ کا ہمیں کچھ پتہ نہیں لگے گا پھر بابا کے قاتل تک پہنچنے کے لیے یہ قدم اٹھانا بہت ضروری ہے!! ان سب کے بارے میں ہمیں پتا لگ جائے گا پھر اُن کی موت اُن کے قریب ہوگی تجھے پتہ ہے نہ ہم اپنے قاتل کو پکڑنے کے لیے ہر ممکن چیز کر سکتے ہیں؟

ارحاب اریان کو دیکھ بولا

ارحاب بالکل ٹھیک کہہ رہا ہیں!! چپس کھاتے ہوئے ارمغان لطف اندوز انداز میں کہا

اپنا بیان تم دونوں اپنے پاس رکھو تُو کیوں نہیں کر لیتا اُس لڑکی سے شادی؟ اریان نے ارمغان کو دیکھ ابرو اٹھائے کہا تھا

میری طرف دیکھنا بھی مت ابھی تک پہلی شادی نہیں ہوئی اور پہلی ہی ایسی لڑکی سے کروں گا جسے صرف ہم اپنے مقصد کے لیے شادی کر رہے ہیں تو کتنا برا اثر پڑے گا میرے فیوچر

پر!! تم لوگوں کی تو ایک ایک ہوئی ہے تم دونوں میں سے کوئی ایک شادی کرو ورنہ یہ کیس بھی تفتیش ہوجائے گا !! ہمیں ماموں جان کے قاتل تک جلد سے جلد پہنچنا ہے!!

ارمغان نے ایک سانس میں ساری بات

کہیں تھی وہ بالکل شادی نہیں کرنے والا تھا وہ بھی اپنے دشمن سے!!

ارحاب حورین میری سمجھدار اور مضبوط بچی ہے!! اسے تکلیف ہوگی لیکن وہ سمجھ جائے گی تُو سنبھال لیو اُسے!!

اریان نے سنجیدگی سے کہا تھا

اریان ٹھیک کہہ رہا ہے اور پھر سچ جاننے کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا لیکن فل وقت یہ بات کسی کو پتہ نہیں لگنی چاہیے !!

کسی ایک کو تو یہ قدم اٹھانا پڑے گا نا؟

اب کی بر ارمغان نے سنجیدگی سے کہا تھا ارحاب شاہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا

ٹھیک ہے اور جب حورین کو پتہ چلے گا کہ اس کے سر پہ سوتن لانے والے کوئی اور نہیں اس کے دونوں بھائی ہیں تو پھر تم دیکھنا ذلیلو!! ارحاب غصے سے غراتا صوفے پر بیٹھا تھا

حالانکہ حورین اور اُس کے بیچ کچھ بھی نارمل نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ یہ قدم نہیں اٹھانا چاہتا تھا

حورین اچھے سے جانتی ہے اس کا بھائی کبھی کوئی فیصلہ غلط اور بنا وجہ کے نہیں لیتا !! اریان نے اُس کے غصے سے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ شوخ لہجے میں کہا تھا

آن میں آپ سے اک ریکوسٹ کروں ؟ پلز آپ مانینگے ؟ کائزل زریام کو دیکھ بے حد لاڈ سے بول رہی تھی لہجے میں مان تھا

زریام جو ابھی جم کیلئے ریڈی ہورہا تھا اب کائزل کی جانب متوجہ ہوا

ہمم بولو ؟ وہ مصروف انداز میں ہاتھ میں گھڑی پہنتے اُسے دیکھنے لگا

پہلے وعدہ کریں اپ میری بات مانیں گے؟ کائزل نے اسے دیکھ اپنا ہاتھ اگے کیا تھا !!مطلب صاف تھا اسے پہلے وعدہ چاہیئے تھا!!

اچھا اوکے بولو!! زریام نے دھما سا مسکرا کے وعدہ کیا

جب اپ مجھ سے بات کر رہے ہو نہ ایسے مسکرایا نہ کریں اپ کی مسکراہٹ مجھے گائل کر دیتی ہے پھر میں کچھ بول نہیں پاتی!! کائزل زریام کے حسین چہرے کو دیکھ خفگی سے بولی

ذریام نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی اور اسے بولنے کا اشارہ کیا!!

آن پلز ہم شادی کریں ؟ بلکل دھوم دھام سے جیسے سب کی ہوتی ہے ؟ مائوں برات میں دلہن بنوں؟ پلز آن اب تو سب کچھ ٹھک ہوگیا ہے نہ !! ضوریز ماموں کے انتقال کو بھی وقت ہوگیا ہے !! اسی بہانے بھابی بھی گھر اجائیگی !! گھر میں سب اُداس ہوگئے ہے خوشیاں واپس اجائیگی کیا کہتے ہیں آپ؟ پلز !! کائزل اک ہی سانس میں کہتی ٹکر ٹکر زریام کو دیکھ رہی تھی !!

اُس کے لہجے میں شدت صاف واضح تھی

لیکن کایزل ہماری شادی ہوگئی ہے الریڈی!! زریام نے نرمی سے کہا

شادی نہیں صرف نکاح بولیں !! اپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں جو بولوں گی اپ مانے گے مجھے شادی کر نی ہے بالکل ویسے ہی جیسے سب کی ہوتی ہے !!

کائزل منہ بناتی بولی

جس حساب سے گھر کے حالات چل رہے ہیں اُس میں یہ سب مناسب نہیں کایزل !! زریام نے اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہا

کائزل کی آنکھوں میں لمحے میں نمی اُتری تھی !! وہ خفگی بھری آنکھوں سے زریام کو دیکھ رہی تھی

زریام اپنی جگہ ٹھک تھا !! کچھ بھی سیدھی طریقے سے نہیں چل رہا تھا پھر اس میں شادی کا سب کو کہنا مناسب نہیں تھا لیکن کائزل بھی اپنی جگہ غلط نہیں تھی !!

اپ بلکل بھی اچھے شوہر نہیں ہے !! اب میں اپ سے کبھی بات نہیں کرونگی!! وہ بھرائی آواز میں کہتی کمرے سے نکلتی چلی گئی اُس کی آنکھوں میں لمحے میں انسوں گرے تھے جب کے زندگی میں پہلی بار کایزل کا انسوں زریام کو تکلیف دے رہا تھا !!

جب سے کائزل اور اُسکے بیچ تعلقات ٹھک ہونے لگے تھے زریام ایزل کو کافی حد تک بھولنے لگا تھا !! یا شاید چاہت کہیں سوگئی تھی !!

کائزل میری جان میری بات سنو!! زریام کہتا بھاری قدم لیے اُس کے پیچھے بڑھا تھا !! جب کے کائزل روتے ہوئے لاؤنج تک پہنچ گئی تھی

اندر اتے اریان اور ارمغان جو کچھ بات کرتے داخل ہورہے تھے وہ کائزل کو روتا دیکھ چکے تھے

کائزل بیٹا کیا ہوا؟ اریان نے اُس کی آنکھوں سے بہتے آنسوں دیکھ استفسار کیا

جب کے ارمغان کا سوال بھی یہی تھا

اتنے میں پیچھے سے زریام بھی وہاں پہنچا تھا !!

تُونے کچھ کیا ہے ؟ ارمغان نے زریام کو دیکھ سوالیہ نظرو سے پوچھا

توبہ کریں ادا میں کیوں کچھ کرونگا؟ زریام کندھے اچکا کر سنجیدگی سے بولا

ج جھوٹ بول رہے ہیں ادا سائی انہوں نے ہی رُلایا ہے مجھے ! کائزل سوں سوں کرتی شکایتی لہجے میں بولی زریام نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا

اریان اور ارمغان دونوں نے سخت گھوری سے زریام کو نوازا تھا جو حیرت سے کائزل کو دیکھ رہا تھا

ادا سائی م۔میں نے کہا گھر میں اُداسی چل رہی ہے تو میرے پاس ایک حل ہے !! ہم شادی کرلیتے ہے پھر سے جیسے سب کی ہوتی ہے !! اس طرح گھر میں خوشیاں اجائیں گی اور بھابھی بھی گھر واپس اجائیں گے!! ویسے بھی ہمارا بس نکاح ہوا تھا لیکن اب مجھے شادی کرنی ہے !!میں نے انہیں کہا تو کہنے لگے ہماری شادی ہوگئی ہے گھر کے حالات نہیں ٹھک!؟ کائزل اپنے انسو صاف کرتی ان اریان اور ارمغان کو ہر ایک چیز سے اگاہ کرنے لگی وہ باقاعدہ زریام کی شکایت کر رہی تھی جب کہ زریام سیڑھیوں کی ریلنگ پر ہاتھ ٹکائے یہ سب دیکھ

رہا تھا جو اُس کے ادا اُس کی شکایت لگا رہی تھی جب کے زریام کے دونوں بھای زریام کو سخت گھوری سے نواز رہے تھے

اس میں کون سی بڑی بات ہے گڑیا!! دوبارہ کر دیتے ہیں شادی ویسے بھی زریام کے نکاح میں نہیں تھا شادی بھی انجوائے ہو جائے گی!! ارمغان نے دھما سا مسکرا کے کہا کائزل نے چور نظر سے زریام کو دیکھا تھا جو اُسے ہی گھور رہا تھا

دیکھیں ادا سائی کیسے گھور رہے ہیں مجھے

یہ نہیں ہونے دیں گے شادی!! کائزل نے پھر سے رونا شروع کیا تھا

کوئی بات نہیں بنا دلہا کے شادی کر لیں گے!! ارمغان نے اک اڑی مسکان زریام کی جانب اچھلتے مسرور لہجے میں کہا

لیکن مجھے دولہا کے ساتھ کرنی ہے ادا سائی!! کائزل نے فوراً کہا تھا اب کی بار مسرور سی مسکراہٹ زریام نے اچھالی تھی!!

ہمم پھر کس تاریخ کی رکھنی ہے شادی ؟ اریان نے زریام کے تاثرات بغور دیکھتے مسرور لہجے میں کہا زریام نے بیچارگی سے اُسے دیکھا تھا گویا بول رہا ہو ادا آپ بھی؟

کوئی سے بھی تعریف کو رکھ لیتے ہیں !! اس مہینے کے آخری میں رکھے ادا سائی؟ کائزل خوشی سے چہک کر بولی

اریان نے دھما سا مسکرا کر سر کو خم دیا

لیکن مما بابا؟ اگلے لمحے اُس کا چہرہ بجھا تھا

سب ہو جائے گا بچے اسی مہینے کے اخر میں شادی ضرور ہو گی!!

ان کی بات پر کائزل کا چہرہ ایک بار پھر خوشی سے کھلا تھا اس نے پیچھے مڑ کر ذریام کو دیکھا پھر جتانے والے انداز میں اپنے بال اک ادا سے جھٹکے گویا بتا رہی ہو کہ وہ جو چاہتی ہے وہ کرکے رہتی ہے!! ذریام محض نفی میں سر ہلا چکا تھا

پھر میں جا کر تیاری کروں ادا سائی؟ کہ مجھے کیسے تیار ہونا ہے کیسے کپڑے بنانے ہیں؟ کایزل واپس اُن کی جانب متوجہ ہوتے آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے بولی وہ یہ کرتے ہوئے بے حد کیوٹ لگ رہی تھی

اُن دونوں نے بے ساختا مسکرا کر سر کو خم دیا کائزل خوشی سے چیک کر اب اپنے کمرے کی اور بڑھی تھی

قدر کر بیوی کی بیٹا !! ارمغان زریام کا کندھا تھپتھپا کر کہتا اس کا خفگی سے بھرپور چہرہ دیکھنے لگا

اس کے خوبصورت چہرے پر خفگی کے تاثرات بے حد جچ رہے تھے وہ صرف اپنے بھائیوں سے خفا ہوتا تھا!!

ناراض ہوگیا میرا بیٹا اجا پارٹی کریں !! اریان گہرا سانس بھر کر کہتا اُس کی گردن میں ہاتھ ڈالے آگے بڑھا تھا اریان اور ارمغان زریام کو بالکل کسی چھوٹے بچے کی طرح ٹریٹ کرتے تھے

بھلے ہی زریام شاہ بے حد سنجیدہ طبیعت کا مالک تھا لیکن دوسروں کیلئے اپنے بھائیوں کیلئے نہیں !!

مجھے نہیں کرنی پارٹی !! زریام حسار سے نکلنے کی کوشش کرتے خفگی سے بولا

کرلے بیٹا کیا پتہ کل میں تُم لوگوں کے پاس رہوں یا نا رہوں!! اریان اگے کو بڑھتا دھما سا مسکرا کر بولا جبکہ اس کی بات پر ارمغان اور زریام نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا

اللہ نہ کرے اپ ہمارے پاس سے کہیں اور جائیں!! ایسی باتیں مت کریں !! زریام اُسے دیکھ تڑپ کر بولا ارمغان کا حال بھی مختلف نہ تھا

ایسی فضول بکواس اگر ائندہ کی نہ تو اپنے ہاتھوں سے تجھے گولی ماروں گا!! ارمغان غصے سے کہتا اسے اپنے سینے میں بھینچ چکا تھا اریان کی ایک بات انہیں اندر تک تڑپا کر رکھ چکی تھی

مما کارڈ کی لسٹ بنالی تھی آپ نے؟ کائزل امیرا بیگم کے پاس اتی انہیں دیکھ بولی وہ امیرا بیگم کو ڈائری اور پین دے کر گئی تھی تاکہ وہ شادی میں انے والے مہمانوں کی لسٹ بنا

سکیں کائزل کی چاہت پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں تھا سب ان کی شادی کے لیے راضی تھے اگر کائزل کی خوشی اس میں تھی تو اس میں کوئی حرج نہیں تھا ویسے ہی حویلی میں کافی اداسیاں چل رہی تھی اسی بہانے رونق لگ جاتی!!

سب سے پہلے کارڈ ضوریز شاہ کی حویلی جانا تھا !! یہ شادی یقینا ہر کسی کو ان کی موت کے دائرے سے باہر نکالنے میں بہت مدد کرنے والی تھی کیونکہ ضوریز شاہ کے انتقال کے بعد زوریز شاہ کی حویلی میں سناٹا چھایا ہوا تھا

ہر بات پر بحث ہر بات پر بحث بنا بحث کے بھی کوئی بات مان لیا کر!! ارمغان اور ارحاب غصے سے اک دوسرے کو گھور رہے تھے جب ارمغان غصے سے بولا

تیرے باپ کا نوکر سمجھا ہے جب دل چاہتا ہے کچھ بھی بولتا رہتا ہے!! ارحاب بھی غصے سے پھنکارا

بس !! پاگل ہو گئے ہو؟ کیا مسئلہ ہے اس میں ؟زریام کی شادی تک تُو شاہ حویلی کیوں نہیں رک سکتا ؟ ممانی جان تُو اور حورین شاہ ویلی رک رہے ہو اور یہ میرا اخری فیصلہ ہے!! زریام کی شادی تک کوئی کہیں نہیں جا رہا اس طرح ہمیں اسانی ہوگی اس کیس کی تہہ تک

پہنچنے میں !! اریان جو کب سے ان دونوں کو بحث کرتے سن رہا تھا اب بے حد سرد لہے میں مخاطب ہوا

ہاں اور وہ لڑکی جس سے تیری شادی ہوگی وہ بھی وہیں رہے گی اس سے ہر ایک حرکت پر ہم نظر رکھ سکتے ہیں!! ارمغان نے فورا اتفا کرتے ہوئے کہا

تم دونوں اپنے ہوش میں ہو یا چرس پی کر ائے ہو؟شاہ ویلی ضوریز حویلی سے تھوڑے فاصلے پر ہے !! اس میں رکنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور سونے پر سہاگہ اُس لڑکی کو بھی رکھنا ہے شادی والے گھر میں یہ سب اچھا لگے گا ؟ ارحاب اُن دونوں کو دیکھ غصے سے بولا

بات یہ تھی کہ شاہ ویلی جب سے ارحاب کا سسرال بنا تھا اسے اپنی بیوی کے گھر رکنا بالکل اچھا نہیں لگتا تھا حالانکہ اس سے پہلے یہ اس کی پھوپوں کا گھر تھا!!

مجھے اچھے سے پتہ ہے تُو کیوں منع کر رہا ہے وہ تیری پھپو کا گھر ہے سسرال بعد میں ہے!! میں نے کہہ دیا نا یہ اخری فیصلہ ہے؟ شادی تک کوئی کہیں نہیں جا رہا!! اریان دو انگلیوں سے عادتاً اپنے بال سوارتا حکمیہ لہجے میں بولا مطلب صاف تھا جو اس نے کہہ دیا وہی ہو گا

اس لڑکی نے کیا ڈیمانڈ رکھی؟ اریان فیصلہ سناتے اب ارمغان کی جانب متوجہ ہوا

وہ کہتی ہے کہ پورے گھر کے سامنے اسے بیوی کے روپ میں قبول کر کے ارحاب کو اس سے نکاح کرنا ہو گا!! ارمغان نے گہرا سانس بھر کر کہا

پاگل ہو گئی ہے وہ؟ کوئی نیک کام کرنے جا رہا ہوں میں جو پورے گھر کے سامنے کروں ؟ارحاب شاہ کا دماغ مزید خراب ہوا تھا

سر ویسے بھی اپ کے گھر میں سب کو پتہ لگ جائے گا اس لڑکی کی ڈیمانڈ ہے کہ اسے سب کے سامنے قبول کرکے اس سے نکاح کرنا ہو گا!!وہ ہمارے کیس میں سب سے بڑی وکٹم ہے اس کی ہر ایک معلومات ہمیں اس کیس کے مزید قریب لے کر جائے گی!! پاس کھڑا ساحل جو کب سے خاموش تھا اب ارحاب کو دیکھنے سے بولا

یہ بات ادھر سے باہر کہیں نہیں جائیگی !! کسی تیسرے شخص کو بھی اس بارے میں کچھ پتہ نا چلے !! وقت انے پر سب کو جتنا بتانا ہو گا پھر دیکھے گے !! ارمغان نے کافی کا کپ اپنے لبوں سے لگاتے کہا

ارحاب بس حورین کے بارے میں سوچ رہا تھا اس کا کیا ری ایکشن ہو گا ذہن میں ارہا تھا!! حالانکہ حورین نے جو الفاظ استعمال کیے تھے اُس کے بعد بھی ارحاب شاہ کا ذہن اس بات پر اس کے بارے میں سوچ رہا تھا

ارحاب نے پاس پڑا کشن اٹھا کر غصے سے ارمغان کے منہ پر دے مارا اُس ایک ہاتھ سے کافی نیچے گری تھی

اہ کمینے !! ارمغان اپنے کپڑوں کو دیکھ رہا تھا جو وہ ابھی شاور لے کر پہن کر ایا تھا!!

جب کے ارحاب ٹانگ پر ٹانگ جمائے اب ریلیکس ہو کر بیٹھا تھا گویا کچھ ہوا نا ہو جب کے اریان ایک نظر اسے دیکھتا واپس فون میں مریم کی تصویر دیکھنے لگا

لعنت تیری گندی شکل پر !! ارحاب کو پرسکون انداز میں بیٹھے دیکھ وہ کھڑا ہوکر اُس کے خوبصورت چہرے پر لعنت دیتا اب باتھ روم کی جانب پڑا تھا

Same to u buddy !

ارحاب نے جلا دینےوالے انداز میں ہانک لگائی جب کہ ارمغان تیزی سے باتھ روم میں بند ہوا تھا تاکہ اپنے کپڑے صاف کر سکے

کیسا رہا آفس کا پہلا دن ؟ حرین مریم کے کمرے میں داخل ہوئی تھی جب مریم کو بیڈ پر بیٹھے دیکھ اس کے پاس ائی

حورین تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا یہ تمہارے ادا کی کمپنی ہے ؟ مریم اُسے دیکھ غصے سے بولی وہ بھری بیٹھی تھی

اگر بتا دیتے تو کیا تم اس افس میں جاتی؟ حورین نے اُسے دیکھ سنجیدگی سے استفسار کیا

ہرگز نہیں جاتی میں تمہارے ادا کے قریب بھی نہیں جانا چاہتی تم جانتی ہو نا میرے بابا کے قاتل ہیں وہ اپنے بابا کے قاتل کے قریب میں کیسے رہ سکتی ہوں؟ مریم اُسے دیکھ بولی اسے حرین پر غصہ ا رہا تھا کم سے کم حرین تو اسے بتا دیتی اس بارے میں !!

ابھی حورین یا مریم میں سے کوئی کچھ بولتا جب دروازے پر ملازمہ نے دستک دی حورین نے کمرے میں انے کی اجازت دی

شاہ حویلی سے کایزل بی بی کا فون ہے بی بی جی!! ملازمہ موبائل تھماتی ادب سے بولی

حورین نے فون لیتے سامنے کیا وہ قابل کی جانب سے ویڈیو کول ائی تھی

ہیلو کیسی ہیں اپ دونوں اپ لوگوں کو بہت اچھی خبر دینی ہے میری اور آن کی دوبارہ شادی ہو رہی ہے اس مہینے کے اینڈ پہ اپ کو پتہ ہے میں نے کارڈ بھی سلیکٹ کر لیے ہیں ابھی کچھ دن میں بن کر ا جائیں گے تو سب سے پہلا کارڈ اپ لوگوں کی حویلی ائے گا شادی میں بہت کم وقت ہے تو ہیلپ کرانے کے لیے اپ دونوں جلدی سے یہاں آجاؤ !! شادی دھوم دھام سے ہوگی اور ہم لوگ بہت مزہ کریں گے!! ان دونوں کو دیکھتے ہی کائزل خوشی

سے جو شروع ہوئی پھر وہ رکی نہیں جب کہ اس کی بات سنتے ان دونوں نے حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات میں اسے دیکھا تھا

سچ میں ادا سائی کی شادی ہورہی ہے دوبارہ ؟ حورین نے خوشی سے پوچھا جب کائزل نے فورا اسباب میں سر ہلای

اپ دونوں کب آرہی ہے پھر حویلی؟ کایزل نے خوشی سے بھرپور لہجے میں استفسار کیا

میں نہیں آؤنگی کائزل میں اپ لوگوں کے لیے بہت خوش ہوں لیکن میں نہیں اپاؤں گی! مریم اُسے دیکھ دھیمے لہجے میں بولی جب کائزل اور حرین دونوں کے چہرے پر مسکراہٹ غائب ہوئی اس وقت کایزل لاؤنج میں بیٹھی ویڈیو کول پر بات کر رہی تھی

یہ کیا کہہ رہی ہیں اپ بھابھی ہماری شادی ہے اور اپ نہیں آئیگی؟ کائزل سنجیدگی سے بولی

میں بہت معذرت خواہ ہوں تم سے کائزل لیکن اب میں دوبارہ اس حویلی میں نہیں انا چاہتی میرا بہت دل تھا انے کا میں بہت خوش بھی ہوں لیکن میں واپس وہاں نہیں انا چاہتی!! مریم نے اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہا

لیکن بھابھی !! ابھی کائزل اُترے چہرے کے ساتھ بولتی جب پیچھے سے کچھ اواز سنائی تھی

اپ کی بھابھی کے فرشتے بھی آئینگے آپ کی شادی میں بے فکر ہوجاؤ بیٹا !! اریان جو فون پر بات کرتا وہی سے گزر رہا تھا اب بلند اواز میں ہانک لگاتا وہاں سے نکلتا چلا گیا

اریان کی بات پر جہاں کائزل اور حورین نے مریم کو دیکھ مسکراہٹ دبای تھی وہی مریم نے لب بھینچے تھے

چلو اب ادا سائی نے کہہ دیا نا تو مریم ضرور ائی گی باقی ہم دونوں بہت جلد حویلی ائیں گے !! تیاریاں کرنے!! حورین اُسے دیکھ خوشی سے بولی کائزل نے بھی فوراً اسباب میں سر ہلایا تھا

کچھ لمحوں کی مزید بات کے بعد فون رکھا جاچکا تھا جب کے حورین بھی کسی کام سے اُس کے کمرے سے باہر جاچکی تھی !!

سمجھتے کیا ہیں خود کو؟جو چاہیں گے وہی ہو گا میں بھی دیکھتی ہوں!! مریم غصے سے سوچتی پیر پٹک کر واپس بیڈ پر بیٹھی تھی !! اب یقیناً اُسے اج رات نیند نہیں انی تھی

ارحاب اس وقت شیشے کے سامنے کھڑا ریڈی ہو رہا تھا اس وقت قریب صبح کے ساتھ اٹھ بجے تھے!! جب کے حورین کافی بنانے کچن میں گئی تھی

کچھ ہی دیر میں ہاتھ میں کافی تھامے وہ کمرے میں داخل ہوئی تھی!! اس کی آنکھوں میں نیند شدت سے بھری تھی

تمہیں کس نے کہا تھا اتنی جلدی اٹھ کر کافی بنانے کا ؟ اُس کی آنکھوں میں نیند بھری دیکھ ارحاب نے سنجیدگی سے اُسے دیکھ کہا وہ اپنی مرضی سے اٹھ کر کافی بنانے گئی تھی ورنہ ارحاب نے اسے نہیں کہا تھا

اپ کو صبح کافی چاہیے ہوتی ہے اس لیے!! حورین نے اُسے دیکھ دھیمے لہجے میں کہا

ضروری نہیں تھا کہ تم بناؤ !! اُس نے بنا اُسے دیکھے سنجیدگی سے کہتے ہاتھ میں گھڑی پہنے وہ حرین کی جانب دیکھ بھی نہیں رہا تھا اور حورین یہ چیز بغور محسوس کر رہی تھی ویسے بھی جب سے اس نے ارحاب کیلئے وہ الفاظ استعمال کیے تھے اُن کے بیچ یہی چل رہا تھا

میں اپ کی بیوی ہوں تو میں اپ کے لیے بناؤں گی!! یہ میرا کام ہے !! حورین نے اُسے دیکھ کہا وہ اس بات کے جواب میں اس کا جواب سننے کے لیے بے قرار تھی

کم ظرفوں کے لیے یہ خاطر داریاں شعبہ نہیں دیتی اور بقول تمہارے میں بھی اُن میں شامل ہُوں!! ارحاب نے تنزیہ لہجے میں سنجیدگی سے کہتے پرفیوم اٹھایا جب کے اُس کی بات پر حورین نے چہرہ جھکایا تھا آنکھیں بند کرتے اُس نے گہری سانس لی وہ اپنی صفائی میں بولتی بھی کیا ؟

کافی اپ کی!!حورین کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں تھا اس لیے اس نے دوبارہ کوفی ارحاب کی جانب بڑھائی

میرا موڈ نہیں ہے !! وہ کہتا اب خود پر پرفیوم چھڑک رہا تھا

حورین نے اس کی بات پر انکھوں میں اترتی نمی کو اندر دبایا وہ جانتی تھی ارحاب کو سب سے پہلے اٹھتے ہی کافی چاہیے ہوتی ہے!!

کیا میں نہیں جانتی کہ روز صبح کافی کے بغیر اپ نہیں جاتے؟ حورین نے اُسے دیکھ بے ساختہ پوچھا

یہ جانتی ہو لیکن یہ نہیں جانتی تھی کہ میں کیسا شخص ہُوں ؟ارحاب نے ابرو اٹھائے اُسے دیکھ کہا تھا

حورین نے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائے اپنے انسوں پر ضبط رکھا وہ اپنے انسو باہر نہیں انے دے رہی تھی یہی وجہ تھی جو ارحاب بھی کے انسوں نہیں دیکھ پایا تھا

بہرحال اج تیار رہنا !! ارحاب شیشے سے اُسے ایک نظر نظر دیکھتا مخاطب ہوا

کہیں جانا ہے؟ حورین نے بے ساختہ پوچھا

نہیں اج کچھ ایسا ہو گا جو شاید تمہارے لیے برداشت کرنا تھوڑا سا مشکل ہو!! ارحاب سنجیدگی سے کہتا بیڈ پر پڑا اپنا فون اٹھاتے کمرے سے نکلتا چلا گیا جب کے اُس کی بات پر حرین کی آنکھیں حیرت سے کھلی تھی وہ ارحاب کی چوڑی پشت دیکھتی رہی جب تک وہ اس کی نظروں سے اوجھل نہ ہوئی پتہ نہیں کیوں عجیب کیفیت میں زوروں سے دھڑکا ہے ایسا

کیا ہونے والا تھا جو اس سے برداشت نہیں ہونا تھا ؟حورین ایسے ہی اپنے ہاتھ میں کافی کا کپ تھامیں اُسے جاتا دیکھ رہی تھی !!

اب یقینا بے چینی نے اُسے اگھیرنا تھا !!

مریم بچے تیار ہو؟ سیڑھیوں سے نیچے اترتے ارحاب نے مریم کو اتا دیکھ پوچھا تھا

جی ادا سائی چلے!! مریم نرمی سے کہتی اُس کہ قریب ائی وہ دونوں باہر کی اور بڑھے تھے

ادا آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں وہ انکا آفس ہے ؟۔مریم خفگی سے بولی ارحاب نے نظریں گھمائے مریم کو دیکھا اُس کے چہرہ خفگی سے پھلا دیکھ ارحاب نے لبوں کے کنارے مسکراہٹ نے جگہ لی تھی

اپ کو لگتا ہے اریان آپ کا کہیں اور جوب کرنا برداشت کرتا ؟

ارحاب نے اُسے دیکھ نرمی سے پوچھا

مجھے ان سے کوئی فرق نہیں پڑتا ادا سائی !! مریم نے ہنوز ایسے ہی جواب دیا

لیکن پڑھنا چاہیئے بچے !! وہ اریان ہے اُس سے جُڑے ہر رشتے کا تعلق اُس سے ہے !! اپ اُس کی بیوی ہو اور اریان آپ پر پورا حق رکھتا ہے !! ارحاب نے اُسے دیکھ سمجھانے والے انداز میں کہا

مریم خاموش رہی وہ نظریں جھکا گئی تھی وہ اپنے ادا سائی نے فضول بحث نہیں کر سکتی تھی !!

خیر گاڑی میں بیٹھتے ہی گاڑی آفس کی جانب روانہ ہوچکی تھی !!

مریم نے سوچ لیا تھا اج سے وہ کام کریگی اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کے وہ اریان کا افس ہے !!

زریام ادا کی شادی ہورہی ہے ادا !! مریم نے کچھ لمحے بعد اُسے دیکھ کہا

ہمم جانتا ہوں!! ارحاب نے نرمی سے جواب دیا نظریں روڈ پر مرکوز تھی

اپ کیسے جانتے ہیں !!!اُسے حیرت ہوئی

زریام کی شادی تک اپ کو بھی وہی رہنا ہے !! ارحاب نے اُسے دیکھ آگاہ کیا

کیا ؟ ایسا بالکل نہیں ہو گا ادا سائی میں وہاں واپس نہیں جاؤنگی!! مریم نے فوراً نفی میں سر ہلایا

کیوں نہیں جانا میری گڑیا کو؟ گاڑی کا ٹرن لیتے ارحاب نے پیار سے پوچھا

جوماضی میں ہوا اس کے بعد میں اس حویلی میں واپس نہیں جانا چاہتی!! مریم کا لہجہ دھما پڑا تھا

جو کچھ ماضی میں ہوا شاید وہ بھی ہونا ضروری تھا!! ونی کرنا بابا کا فیصلہ تھا لیکن خوشی اس بات پر تھی کہ ونی اس گھر میں ہوئی تھی جہاں اپنے لوگ تھے!! رہی بات بابا کے جانے کی تو ان کی عمر یہیں تک تھی!! اللہ تعالی جتنی انسان کو سانسیں دیتا ہے اس سے زیادہ وہ ایک بھی سانس اپنی مرضی سے نہیں لے سکتا!! ارحاب نے اُسے دیکھ جواب دیا

ادا آپ بھی؟میں اُنہیں کبھی معاف نہیں کر سکتی یہ میرا اخری فیصلہ ہے !! مریم نے سنجیدگی سے کہا ارحاب نے گہرا سانس بھرے اُسے دیکھا تھا

یہ جوڑا ارحاب کی سمجھ سے باہر تھا ایک کو صفائی نہیں دینی تھی ایک کو صفائی نہیں سننی دونوں ضدی!!

آفس انے پر ارحاب نے گاڑی روکی !! جب مریم اللہ حافظ کہتی اب گاڑی سے باہر نکلی اج وہ بالکل بھی نروس نہیں لگ رہی تھی !!

پتہ نہیں کیوں لیکن وہ بہت حق سے چل رہی تھی جو بھی ہو اس کے شوہر کی جگہ تھی !!

عینا اج بھی دروازے تک ائی تھی !!

گڈ مارننگ !! عینا نے اُسے دیکھ مسکرا کر کہا

گڈ مارننگ !! ویسے تھینک یو عینا لیکن اب تمہیں روز روز یہاں پہ انے کی ضرورت نہیں ہے مجھے راستہ پتہ لگ چکا ہے میں اجاؤں گی!! مریم نے بھی مسکرا کر کہا

ایک دن میں یاد ہو گیا ؟ عینا نے اُسے دیکھ سوالیہ نظرو سے پوچھا

بلکل !! میرا دماغ بہت تیز ہے !! مریم نے آگے بڑھتے اک ادا سے کہا

اریان سر کیا تمہیں پہلے سے جانتے ہیں ؟ عینا نے اپنے دل میں مچلتے سوال کو مدے نظر رکھتے کہا

نہیں تمہیں ایسا کیوں لگا ؟ مریم نے رک کر اُسے دیکھ کہا

بس ایسے ہی!! عینا نے کندھے اچکا کر کہا پھر وہ دونوں اوپر کی جانب بڑھے تھے مریم کل کے مقابلے حد سے زیادہ کنفیڈنٹ لگ رہی تھی !!

اج کا دن بہت الگ ہونے والا تھا !! خاص کر حورین کیلئے!!

دوسری جانب حورین بے چینی کا شکار تھی ایسا کیا ہونے والا تھا ؟ عجیب عجیب خیال اُس کے ذہن میں اُتر رہے تھے جنہیں سمجھنے سے وہ قاصر تھی !

اپ کے سر کہا ہے ؟ مریم اریان کے آفس میں اسے نا پاکر عینا نے مخاطب ہوئی

وہ صرف میرے نہیں اپ کے بھی سر ہیں!!عینا نے جملہ درست کیا

ہاں م۔مطلب وہی نظر نہیں آرہے اج میں بالکل وقت پر پہنچی ہوں بلکہ پانچ منٹ جلدی !! مریم اک ادا سے بولی

سر ابھی نہیں آئے !! عینا نے جواباً کہا

کیا مطلب نہیں آئے ؟کیا وقت کی پابندی صرف ہمارے لیے ہے ان کے لیے کچھ نہیں ہے؟سب کو وقت کی پابندی کرنی چاہیے اگر وہ سر ہیں تو اس کا کیا مطلب اپنی مرضی سے ائیں گے؟ مریم نے اُسے دیکھ سوالیہ نظرو سے کہا جب کے عینا کا دل کیا وہ اپنا سر دیوار میں مار لے !!

عینا خاموشی سے اُسے دیکھنے لگی

کیا ہوا ؟اسے اپنی جانب دیکھتا ہوا پاکر مریم نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

میں دیکھ رہی ہوں کل کے مقابلے اپ کافی کانفیڈنٹ ہو کر ائی ہیں!! عینا نے اُسے دیکھ مسکرا کر کہا

ہمم وہ کل پہلا دن تھا نا!! مریم نے کندھے اچکا کر کہا وہ بہت پیاری تھی سب اسے دیکھنے پر مجبور ہو رہے تھے وہ بنا میک اپ کے گڑیا لگتی تھی

ابھی مزید بات ہوتی جب لفٹ کا دروازہ کھلا وجاہت سے بھرپور شاخ اپنی تمام تر خوبصورتی لیے آگے بڑھا تھا وہ ہمیشہ کی طرح اج بھی سب کی نظروں کا مرکز بنا تھا!!

وہ آنکھوں پر چشمہ لگائے بلا کی سنجیدگی کے ساتھ آگے چل رہا تھا مریم کے پاس سے گزرتے اریان کی خوشبو مریم سے ٹکراتی اُس کی تیز ہوتی دھڑکنوں کا سبب بنی تھی وہ خوشبو اُسے ہمیشہ بے بس کرتی تھی !!

جلدی سے جاؤ کافی لے کر اور جو ٹیب میں نے دیا تھا اُس میں اج کی میٹنگ کے تمام ٹائم مینشن ہے وہ سر کو بتاؤ!! عینا نے مریم کو دیکھ نرمی سے کہا مریم نے سر کو خم دیا پھر اگے کو بڑھی اُس کا ارادہ کافی بنانے کا تھا

اگلے چند ہی منٹ میں کافی بنا کر ہاتھ میں ٹیپ تھامے وہ دروازے کے باہر ائی پتہ نہیں کیوں دروازہ بجانے کی ہمت نہیں ہورہی تھی !!

آجاؤ !! اُس کے بنا دروازہ بجائے بھی مقابل سمجھ چکا تھا کہ دروازے پر موجود شخص کون ہے اس لیے گھمبیر آواز میں بولا جبکہ مریم جو فیصلہ کر رہی تھی اب یک دم چونک کر پیچھے ہوئی تھی!!مریم نے حیرت سے دروازے کو دیکھا بند دروازا دیکھے وہ پہچان گیا تھا !! یہی سوچ کر مریم کی دھڑکنیں مزید تیز ہوئی تھی وہ جلد خود کو سنبھالتی دروازے کھولتے اندر داخل ہوئی !!

اس کے چہرے پر اب سنجیدگی تھی وہ سنجیدگی سے اندر بڑھی!!

اریان فون میں مصروف تھا !!

کافی!!! مریم نے سنجیدگی سے کہتے کافی اُس کی جانب بڑھائی

آریان نے اپنی غزالی آنکھیں اٹھا کر اُسے دیکھا تھا جو سنجیدگی سے دیوار کو گھور رہی تھی

جب مجھ سے مخاطب ہو تو تمہاری نظریں مجھے مجھ پر چاہیے !! اُسے دیوار کو گھورتا پاکر اس نے سنجیدگی سے کہا

کوئی زبردستی ہے؟ مریم نے اگلے لمحے استفسار کیا

جو سمجھنا ہے سمجھ لو اور یہ بات اپنے ذہن میں بیٹھا لو!! اریان سنجیدگی سے بول رہا تھا جب کے نظریں دوبارہ فون پر تھی !!

کوفی!! مریم نے پھر کافی اس کی جانب بڑھائی

اریان نے سامنے رکھنے کا اشارہ کیا ہے جب مریم نے دانت پر دانت جمائے کافی کا کپ ٹیبل پر رکھا

جب اپ بھی مجھ سے بات کر رہے ہیں تو اپ کی نظریں مجھ پر ہونی چاہیے ! اُسے موبائل میں مصروف دیکھ مریم نے غصے سے کہا جو چیزیں اس کے لیے پابند تھی وہ مقابل کے لیے بھی ہونی چاہیے تھی بقول مریم کے

جب کے اُس کی بات پر اریان نے ابرو اٹھائے دلچسپی سے اُسے دیکھا پھر موبائل بند کرکے سامنے رکھا !!

ہمم تو تم چاہتی ہو کہ میں تمہیں دیکھ کر بات کروں؟ پھر اتنا دور کیوں کھڑی ہو؟ پاس آؤ نہ !! اریان نے دلچسپی سے کہتے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنی جانب کھینچا

مریم سیدھا اُس کی بانہوں میں سمائی تھی اُسے اپنے لیپ پر بٹھاتے وہ اسے بوکھلانے پر مجبور کر گیا تھا

ہاں اب دیکھنا میں اچھا لگے گا !! ان دونوں کے چہرے بے حد نزدیک تھے جب اریان گھمبیر آواز میں بولا

مریم نے معاملا کو سمجھنے کی کوشش کی اور جب سمجھ ایا تو وہ اریان کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے پیچھے ہونے کی کوشش کرنے لگی!!!

ہ۔ہٹے!! مریم اریان کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتی بولی

خاموشی سے بیٹھی رہو تم نے ہی کہا تھا تمہیں دیکھ کر بات کروں اور تم دور سے صحیح نظر نہیں ا رہی تھی!! اُس نے کندھے اچکاتے عام لہجے میں کہا جبکہ اس کا جواب مریم کو اندر تک سلگا چکا تھا

میں نے دیکھ کر بات کرنے کو کہا تھا ! یوں گود میں بٹھا کر نہیں اور اگر دور کی نظر کمزور ہے تو اپنی انکھوں کا ٹیسٹ کروائیں!!! مریم غصے سے بولی وہ مسلسل اس کے حسار سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ناکام ہو رہی تھی !!

میں گیا تھا ڈاکٹر کے پاس اس نے کہا کہ آنکھوں کو وٹا من مریم کی کمی ہے !! اریان نے نچلا لب دانتوں تلے دبائے شوخ لہجے میں کہا

جبکہ اس کے بعد اب اس کا لہجے پر مریم اس کی حل چل پل بھر کیلئے رکی تھی وہ ایسی باتیں کبھی نہیں کرتا تھا اج کی تھی اس لیے مریم کے لیے حیرت کا باعث تھی

اس کا سٹل ہونا اُس نے بغور محسوس کیا تھا !! اگلے لمحے وہ خود کو سنبھالتی پھر سے اس کی گود سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی

ابھی مزید بات ہوتی جب اریان کا فون بجا !! اریان اور مریم دونوں کی نظریں فون پر اٹھی تھی فون پر ارمغان موجود تھا !!

اریان نے فون تھام کر کان سے لگایا !!

ہمم۔؟ نظریں مریم پر مرکوز کیے وہ فون پر مخاطب تھا

کدھر ہے تُو ؟ ارمغان کی جانب سے سوال پوچھا گیا

جنت میں ہوروں کے ساتھ نہیں بلکہ حور کے ساتھ !! مریم پر نظریں جمائے اُس نے مقابل کو جواب دیا جب کہ اس کے جواب پر مریم سیٹپٹائی تھی ساتھ حیرت سے آنکھیں پہلی تھی

اپ کے کام نہیں ہے جنت میں جانے والے !! مریم غصے سے بڑبڑائی جب کہ اس کی بڑبڑاہٹ اریان اور مقابل میں موجود ارمغان دونوں سن چکے تھے جہاں اریان نے اُسے گھورا تھا وہی ارمغان کی ہنسی چھوٹی تھی

منہ بند رکھ!! اسے ہنستا دیکھ اریان غصے سے ہو رہا جبکہ مریم نے سہم کر اسے دیکھا تھا

تمہیں نہیں کہے رہا !! اُسے سہمتے دیکھ اریان نے مدھم لہجے میں کہا

مریم نے اک بار پھر اُس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کی تھی !! جب دروازہ بجنے کی آواز پر وہ جھٹکے سے فاصلے پر ہوئی انے کی اجازت ملتے ہی انزل اندر داخل ہوئی تھی

جب کے مریم ایک نظر دیکھنے کے بعد ٹیبلٹ پر اپنی نظر مرکوز کر گئی تھی!!

اریان فائل !! وہ ایک گھوری سے مریم کو نوازتی اریان کو دیکھ مسکرا کر بولی اریان نے بنا اسے دیکھے فائل ٹیبل پر رکھنے کا اشارہ کیا

فائل رکھ کر وہ کچھ دیر کھڑی رہی!!

کچھ کام ہے ؟اسے ابھی تک کھڑا دیکھ اریان نے اُسے دیکھ پوچھا تھا

ن۔نہیں!! وہ جو اریان کو کو دیکھنے میں مصروف تھی اب ہڑبڑا کر بولی پھر پیچھے مڑتی روم سے نکلتی چلی گئی !!

میں نہیں کر سکتا یہ اریان !! ارحاب نے ضبط سے آنکھیں میچی وہ ابھی اندر حورین کا جو حال دیکھ کر ایا تھا اُس کی ہمت نہیں ہورہی تھی یہ قدم اٹھانے کی

جب کے اُس کی بات پر ارمغان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا

کیا بک رہا ہے اینڈ ٹائم پر تُو کیسے فیصلہ بدل سکتا ہے ارحاب !! ارمغان غصے سے اگے ایا

میں اُسے تکلیف میں نہیں دیکھ پارہا!! اس کا بس خواب اُس کی سانسیں چھیننے کے در پر تھا وہ یہ برداشت نہیں کرپائی گی!! وہ بھی غصے سے پھنکارا

وہ لڑکی انے والی ہے سارا پلین ریڈی ہے !! اگر نکاح نا ہوا تو معاملہ بہت خراب ہوجائیگا اُس لڑکی کو ذرا سا بھی شک ہوا تو سب مٹی میں مل جائے گا !! ارمغان نے اپنی پیشانی مسلتے ضبط سے کہا جب کے اریان خاموشی سے سامنے دیکھتا سگریٹ کے گہرے کش بھر رہا تھا اُس کے چہرے پر چٹانی سنجیدگی تھی

میں نے کہہ دیا نا یہ نکاح نہیں ہو گا!! اور مجھے کچھ نہیں سننا!! مجھے میرے فیصلے سے کوئی نہیں ہٹا سکتا ! وہ ضبط کھوتا غصے سے دھاڑتا طاقت سے اپنا ہاتھ دیوار میں مار چکا تھا

حورین کا کچھ دیر پہلے دیکھا گیا جان لیوا روپ آنکھوں کے سامنے سے نہیں جارہا تھا!! اس وقت غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہورہا تھا

ارمغان نے گہرا سانس لے کر اُسے دیکھا ارحاب جو فیصلہ کرچکا تھا اب کوئی اُس سے پیچھے نہیں ہٹا سکتا !!

ارمغان نے کب سے خاموشی سے بالکنی کی جانب چہرہ کیے سگریٹ کا کش لیتے اریان کو دیکھا

مولوی لے کر فوراً حویلی پہنچو!اریان بنا اُنہیں دیکھ سرد لہجے میں کہتا بھاری قدم اٹھائے وہاں سے نکلتا چلا گیا

اب جو ہونے والا تھا اُس سے وہ دونوں واقف تھے!!۔

جب کے ارحاب جس واقعے کی بات کر رہا تھا وہ ابھی چند دیر پہلے ہی ہوا تھا

(کچھ دیر پہلے)

حورین جس کشمکش کا شکار تھی اُس کا دل عجیب طریقے سے دھڑک رہا تھا وہ سونے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی تاکہ کوئی بھی غلط خیال اس کے ذہن میں نہ ائے!!

اور سونے کی لاکھ کوشش کرنے کے بعد بالاخر نیند اُسے نصیب ہو چکی تھی !!

ارحاب نیچے لاؤنج میں موجود سامنے بیٹھے حمزہ اور ایلسا کی بات سن رہا تھا جبکہ وہاں دو تین شخص اور موجود تھے!!

جب حورین بھاگتی ہوئی اندھا دھن لاؤنج کی جانب ائی اُس کا چہرہ پسینے سے بھیگا ہوا تھا !! چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھی !!

ا۔ارہ۔حاب !! وہ اُس کا نام ٹوٹے لہجے میں پکارتے بھاگتی ہوئی لاؤنج میں ائی تھی لگ رہا تھا گویا اُسے پینک اٹیک ایا ہو

اُس کی آواز پر سب نے لاؤنج کے دروازے کی اور دیکھا تھا

!! Leave

ارحاب نے اُس پر نظریں جمائے بلند اواز میں کہا

حورین بے یقینی سے اُسے دیکھتی جانے کیلئے بڑھی

تُم نہیں باکی سب !! ارحاب کی گھمبیر آواز پر اُس کے قدم رکے جب کے باکی سب فوٹیج کھڑے ہوتے وہاں سے واک اوٹ کر گئے

آؤ یہاں!! ارحاب اس کی حالت اور اس کے چہرے کی بے رونقی دیکھ کر ہی سمجھ چکا تھا کہ کچھ ہوا ہے

حورین کا چہرہ اب بھی پسینوں سے تر تھا !! وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ارحاب کے نزدیک پہنچی حورین کی آنکھ سے انسوں ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے !!

ارحاب نے اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے اپنے قریب بٹھایا !!

بیٹھنے کی دیر تھی جب حورین جھٹکے سے اُس کے سینے سے لگی حورین کا وجود کانپ رہا تھا !! ایسا لگ رہا تھا کوئی خوف ناک خواب دیکھا ہو !!

اس کے سینے سے لگتے ہی آنکھوں ٹوٹ ٹوٹ کر آنکھوں سے گرے تھے

حورین کیا ہوا ؟ ارحاب اُس کا چہرہ اپنے سینے سے نکالتے استفسار کرنے لگا اُس کی حالت سے وہ بلکل ٹھک معلوم نہیں ہورہی تھی !!

ار۔حاب !! حورین نے اُسے دیکھ بمشکل پکارا

ہمم یہی ہوں میں ریلیکس!! وہ نرمی سے اُس کا سر اپنے سینے پر رکھتا اُس کی پشت سہلانے لگا !!

وہ اُسے ریلیکس کرنے کی کوشش کر رہا تھا

ا۔ائی ایم سوری ارحاب !!پ۔پلز مجھے معاف کر دیں م۔میں نے اس دن جو لفظ آپ کیلئے استعمال کیے تھے نہیں کرنا چاہیے تھے!!

ا۔اپ مجھے چھوڑیں گے تو نہیں نہ ؟ وہ بری طرح روتے اُسے دیکھ تڑپ کر بول رہی تھی

حورین !! کیا ہوا ہے ؟ کیوں سوچ رہی ہو ایسا ؟ اُسے بری طرح روتے دیکھ ارحاب کے چہرے پر پریشانی کے انچ بکھرے تھے

ب۔بتائے !! اپ مجھے چھوڑیں گے تو نہیں نا میں نے اپ سے بدتمیزی کی اپ مجھے چھوڑ دیں گے؟ حورین کا سوال اب بھی وہی تھا

پاگل ہوگئی ہو؟کیسی باتیں کر رہی ہو؟؟ ارحاب نے اسے دیکھ کہتے اس کے بالوں میں نے نرمی سے ہاتھ پھیرا

پلیز بتائیں !میں نے خواب میں دیکھا کہ اپ نے م۔مجھے چھوڑ کر کسی اور سے شادی کر لی!! حورین گہرے گہرے سانس لیتی بولی یہ بات کرتے ہوئے بھی اس کی سانسیں پھول رہی تھی جب کے ارحاب سٹل ہوا تھا !!

خواب تھا وہ اس حورین !! اُسے حد سے زیادہ پینک ہوتے دیکھ ارحاب نے اُس کا چہرہ ہاتھ میں لیتے کہا

وہ خواب سوتے سوتے میری جان نکالنے کے در پر تھا ! میں اپ کے ساتھ کسی دوسری عورت کو سوچ بھی نہیں سکتی!! میں جانتی ہوں میں نے غلط الفاظ استعمال کیے ہیں میری بہت بڑی غلطی ہے اتنی اسانی سے معافی نہیں ملے لیکن اب جو سزا دیں گے وہ مجھے قبول ہے معافی کے لیے مجھے جو کرنا پڑے میں کروں گی ل۔لیکن پلز ا۔اپ مجھے چھوڑنا مت !!

کبھی بھی میرے مقابلے پہ کسی دوسری عورت کو کھڑا مت کریے گا زندگی کے کسی بھی موڑ پر نے غلطی کر جاؤں تو مجھے ڈانٹ لیجیے گا لیکن کبھی میرا حق کسی اور کو مت دیجیے گا!! میں م۔مرجاؤنگی ارحاب !!

یہ صرف کہہ نہیں رہی میں واقعی مر جاؤں گی!! جو اس وقت میرے دل میں تکلیف اٹھ رہی ہے صرف اس خواب کی وجہ سے !! اگر یہ حقیقت ہوا تو میں خود کو نہیں سنبھال پاؤں گی!! وہ شدت سے روتی اُسے اپنے دل کا حال سنا رہی تھی !!

کوئی بھی عورت اپنے شوہر کے ساتھ دوسری عورت برداشت نہیں کر سکتی لیکن مُنہیں مجبوری میں برداشت کرنا پڑتا ہے لیکن میں نہیں کر پاؤں ارحاب آپ میرے شوہر ہیں میں کبھی اپنے حق پر کسی کو نہیں دیکھ پاؤں گی جو میری جگہ ہے اس پر میں کبھی کسی کو نہیں دیکھ سکتی اپ کا مجھ سے زیادہ بیوی کے درجے پر کسی کو فوقیت دینا نہیں سہ پاونگی!؟

وہ اسے دیکھ شدت سے بول رہی تھی پورا چہرہ انسوں سے بھرا تھا اس کی تکلیف کا اندازہ اس کے چہرے سے لگایا جا سکتا تھا!!

بس !! بس !! ارحاب نے اُس کے انسوں صاف کرتے اُسے سینے سے لگایا وہ اب بھی ایسے کانپ رہی تھی جیسے بہت زیادہ سردی ہو

ا۔ارہ۔حاب و۔وعدہ کرنے میری بڑی سے بڑی غلطی پر بھی اپ کبھی خود کے قریب کسی دوسری عورت کو نہیں انے دینگے ؟

حورین اُسے دیکھ سسک کر بولی اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا

وعدہ کریں نا!! اسے خاموشی سے اپنی جانب دیکھتا پاکر وہ مزید شدت سے روتی مخاطب ہوئی

پتہ نہیں کیوں لیکن اس کی یہ حالت ارحاب شاہ کو تکلیف دے رہی تھی

ریلیکس !! ایسا کچھ نہیں ہو گا !! میں کبھی تمہیں مقابلے پر کسی کو انے نہیں دونگا!! ارحاب نے اُس کے انسوں صاف کرتے نرمی سے کہا پہلی بار ارحاب شاہ کو کسی لڑکی کی تکلیف سے فرق پڑھ رہا تھا کیونکہ وہ اس کی بیوی تھی

اپ کہہ رہے تھے اج کچھ ایسا ہو گا جو مجھ سے برداشت نہیں ہو گا وہ سوچ کر سوئی تھی نا اس لیے اتنا خراب سوچ لیا تھا میں نے!! ورنہ مجھے یقین ہے اپ تو ایسا نہیں کر سکتے نا میری غلطی کی سزا اتنی بڑی تو نہیں دے سکتے کے اپ کسی اور کو اپنی زندگی میں شامل کر

لیں میں بھی نا بہت فضول سوچتی ہوں!! وہ اپنے انسو صاف کرتی خود کو تسلیاں دے رہی تھی ارحاب اُس کی حالت دیکھ رہا تھا

میں جانتی ہوں اپ مجھ سے محبت نہیں کرتے یقین کریں میرا ماضی میں شہرام سے محبت کرنا صرف میری غلطی تھی!!! جس غلطی کو میں بہت پہلے سدھار چکی ہوں!! اپ مجھ سے محبت کیوں نہیں کرتے ؟ اب وہ ایک بار پھر انسوں بہاتے اُسے دیکھ تڑپ کر پوچھنے لگی

حورین بس !!! اب یہ انسوں نہ نکلے تمہاری آنکھوں سے !! ارحاب نے ایک بار پھر اس کے انسوں صاف کیے تھے!!

ارحاب نے پانی کا گلاس اُس کے لبوں سے لگایا !! حورین نے کانپتے ہاتھو سے گلاس تھامے کر تھوڑا سا پانی پیا

ب۔بس!! حورین نے تھوڑا سا پی کر گلاس پیچھے کیا!!

ارحاب نے اُس کے بال اپنے ہاتھ سے درست کیے !! کتنی دیر وہ اُسے سینے سے لگائے !! اُس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے اس سے ریلیکس کرنے کی کوشش کرتا رہا اس میں وہ کامیاب بھی ہو چکا تھا

وہ بالکل پرسکون ہوتی ارحاب کے بازو پر ایک ہاتھ رکھے اس کے سینے پر چہرہ ٹکائے سکون سے آنکھیں موند چکی تھی اور اس لمحے حورین کو اپنے وجود میں سکون بھی لہر سرائیت کرتی محسوس ہو رہی تھی ارحاب کی قریبی اس کے لیے سکون کا باز بننے لگی تھی!!

جب کہ ارحاب سامنے نظر جمائے گہری سوچوں میں گم تھا حرین صرف سوچ کر ہی کانپ اٹھی تھی اور جب اسے سچ میں پتہ لگنا تھا کہ یہی ہونے والا ہے تو یقیناً اُس کی حالت دیکھ کر معلوم ہو رہا تھا وہ واقعی مر جاتی!!

ارحاب کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہورہی تھی !! حورین کا مسلسل کانپتا وجود وہ محسوس کر پارہا تھا !!

مریم نے اج ڈھائی ماہ بعد شاہ حویلی میں قدم رکھا تھا !! امیرا بیگم نے کال پر تقریبا اس سے منت کی تھی انے کی اگر امیرا بیگم نہ بھی کرتی تو یقینا آریان اُسے انے پر مجبور کردیتا لیکن امیرہ بیگم بات کرتے کرتے رو پڑی تھی!!

شاہ حویلی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی دل عجیب کیفیت میں مبتلا ہوا تھا ان ڈھائی سے تین ماہ میں اس نے شاہ ویلی کا دروازہ تک نہیں دیکھا تھا !!

اس دوران حرین بھی شاہ حویلی آچکی تھی !!!

مریم کی انکھوں میں بے ساختہ نمی اتری تھی!!جسے وہ اندر دکھیلتی دھیرے سے داخل ہوئی !! سامنے سے گزرتی انزل جو کافی پیتی مزے سے اگے بڑھ رہی تھی اسے دیکھ کر جھٹکے سے رکی

پہلے افس میں اور اب شاہ ویلی میں بھی اسے دیکھ کر اس کا دماغ خراب ہوا تھا!!

کیسے انا ہوا ؟؟ انزل اگے اتی اسے دیکھ سوالیا نظروں سے بولی جبکہ مریم جو اگے بڑھ رہی تھی اب رک کر اسے دیکھنے لگی مریم کا چہرہ سنجیدہ تھا یہ وہ سنجیدگی تھی جو اس کے چہرے پر پہلے کبھی دکھائی نہیں دیتی تھی!!

ادا کی شادی ہے بس اسلئے !! مریم نے جواباً کہا

تو کیا مطلب ہے شادی تک تم یہیں رہو گی؟ اُس نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

ہاں!! مریم نے اُسے دیکھ جواباً کہا

فکر مت کریں شادی کے بعد میں چلی جاؤں گی میں خود بھی یہاں نہیں انا چاہتی تھی پھپو جان کے کہنے کی وجہ سے میں یہاں ائی ہوں کیونکہ میں اپنے بڑوں کی عزت کرتی ہوں!! مریم نے اسے دیکھ جواباً کہا پھر بنا اس کا جواب سنیں امیرہ بیگم کے کمرے کی اور نکلتی چلی گئی!! راستے میں اسے حورین اور کائزل بھی مل چکی تھی

حرین کے پہلے انے کی وجہ یہ تھی کہ مریم افس میں تھی!! اب وہ ڈائریکٹ وہاں سے شاہ ہویلی ائی تھی!!

السلام علیکم پھپھو جان!! مریم ان کے کمرے میں داخل ہوتی دھمیں لیجے میں بولی

اسے دیکھ کر امیرا بیگم کے چہرے پر خوشی کے اثار بکھرے تھے لبوں پر نہ ختم ہونے والے مسکراہٹ نے جگہ لی تھی

وعلیکم السلام میری جان!! انہوں نے آٹھ کر مریم کو اپنے سینے سے لگایا

مریم نے بھی نرمی سے ان کے گرد حصار باندھا تھا

پھپو جان اپ نے مجھے ایک بار پھر بے بس کیا ہے!! مریم بے بسی سے بولی

زریام اور کائزل کی شادی ہے بچے اس میں اپ نہیں ہوگی تو شادی کیسے مکمل ہوگی!! انہوں نے مریم کی پیشانی چومتے کہا

شادی کے بعد اپ مجھے مزید رکنے پ انسسٹ نہیں کریں گی وعدہ کریں!!

میں صرف اپ کی وجہ سے یہاں رک رہی ہوں ورنہ مجھے نہیں لگتا تھا اس حویلی میں دوبارہ میں کبھی قدم رکھوں گی! یہاں میں اریان شاہ کی بیوی کی حیثیت سے نہیں بلکہ آپ کو بھتیجی ہونے کی حیثیت سے ائی ہوں!! مریم نے اُنہیں دیکھ کہا

امیرا بیگم نے سر کو خم دیا تھا کچھ دیر وہ ان کے پاس بیٹھی ان سے باتیں کرتی رہی!!

جاؤ بیٹا جابر فریش ہو جاو تھکی ہوئی ائی ہو نا!! امیرا بیگم اُسے دیکھ بولی وہ اسباب میں سر ہلاتی کھڑی ہوئی پھر کچھ سوچ کر وہ رکی!!

پھپو جان میں گیسٹ روم میں رہو نگی!! مریم نے اُنہیں دیکھ کہا

لیکن بیٹا !! وہ کچھ بولنے لگی تھی

پلز !! مریم نے بے بسی سے کہا

اچھا ٹھیک ہے فل وقت اپنے کمرے میں جا کر چینج کر لو کیونکہ اپ کا سامان وہی ہے میں گیسٹ روم تیار کرواتی ہوں!! انہوں نے مریم کو دیکھ کہا

مریم نے اسباب میں سر ہلایا وہ جانتی تھی اس وقت حویلی میں اریان نہیں ہے یہی وجہ تھی جو کمرے میں جانے کے لیے مریم راضی ہو گئی تھی وہ چینج کر کے فوراً کمرے سے باہر نکلنے کا ارادہ رکھتی تھی مریم امیرا بیگم کے کمرے سے نکلتی اپنے کمرے کی اور بڑھی تھی!!

اس نے کمرے کا دروازہ کھولا ہمیشہ کی طرح انے والی خوشبو اس سے ٹکرائی تھی !

ایک تکلیف کی لہر اس کے جسم میں دوڑی تھی !! اس نے قدم اندر رکھا کمرے میں سب کچھ ویسا ہی تھا جیسے وہ چھوڑ کر گئی تھی کچھ بھی نہیں بدلا تھا اس دوران اریان بھی بہت

مصروف تھا ایک مہینہ اٹلی میں گزرا تھا جبکہ یہاں بھی وہ زیادہ تر کمرے میں نہیں اتا تھا وہ ڈیرے پہ ہی پایا جاتا تھا!!

اس لیے سب اسی ترتیب سے رکھا تھا جس ترتیب سے مریم رکھ کر گئی تھی یہ دیکھ کر مریم کی انکھوں میں نمی اتری تھی!!

اس جگہ کو چھوڑنا واقعی بہت مشکل ہوتا ہے جہاں اپ کی یادیں جڑی ہو!!! مریم نے اپنی انکھوں کی نمی صاف کی خود کو سمجھاتی وہ اک بار پھر سنجیدگی سے الماری کی جانب بڑھی تھی!!

الماری کھولتے ہی اس نے ضبط سے آنکھیں میٹھی الماری میں بھی کوئی تبدیلی نہیں ائی تھی!!

اُف خدایا رحم!! جب مجھ میں اتنی ہمت ڈال دی ہے کہ میں ماضی سے ہٹ کر اگے بڑھ رہی ہوں تو پھر یہ تکلیف سے مجھے نجات دے دے!! مریم اوپر دیکھتی خدا سے مخاطب ہوئی پھر تیزی سے اپنے کپڑے نکال دی باتھ روم میں بند ہوئی تھی!!

کچھ ہی دیر میں وہ شاور لے کر باہر ائی!! ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھتے اس نے اپنے بال اسٹیٹنز سے سیدھے کیے اج پتہ نہیں کیوں بے اختیار اس کا تھوڑا تیار ہونے کا دل کر رہا تھا!! کیونکہ ضوریز شاہ کے انتقال کے بعد تیار ہونا تو گویا اس کی زندگی سے ہی نکل چکا تھا!!

لیکن سامنے تمام چیزیں دیکھ وہ بے ساختا اپنے بال سنوارنے لگی اس نے اپنے بالوں کا میسی بن بنا کر ترتیب تھی جو اس کے چہرے پر خوب اٹھ رہے تھے!!

میک اپ کے نام پر ہلکی سی لپسٹک لگا کر وہ خود کو آئینے میں دیکھ رہی تھی اس وقت وہ گھٹنوں تک اتی کرتی کے ساتھ کیپری میں ملبوس کوئی گڑیا معلوم ہو رہی تھی!!

مریم نے بیڈ سے اپنا دوپٹہ اٹھایا اور کمرے سے نکلتی چلی گئی!!! اس کا ارادہ کائزل سے ملنے کا تھا

حورین اور کایزل حال میں ہی بیٹھی تھی !! مریم بھی مسکرا کر حال کی جانب بڑھی اسے دیکھتے ہی کائزل کے چہرے پر خوشی کے رنگ بکھرے تھے وہ مسکرا کر کھڑی ہوتی مریم کے گلے لگی!!

شکر ہے اپ اگئی!! مجھے تو لگ رہا تھا ہم بارات لے کر اپ کے گھر ائیں گے اپ کو لینے!! کائزل اُس کے گلے لگتے ہنستی ہوئی بولی حورین اور مریم کے لبے بےساختہ اُس کی خوشی دیکھ مسکرائے تھے

وہ جتنی خوش تھی اس کا چہرہ چیخ چیخ کر بیان کر رہا تھا!!

ابھی ان لوگوں کو کھڑے ایک دو منٹ ہی ہوئے تھے جب دروازے سے اریان ارحاب ارمغان اور زریام داخل ہوئے ان سب کے چہرے سنجیدہ تھے!!

کمرے سے نکلتے سکندر شاہ اور امیرہ بیگم ان چاروں کو دیکھ چکی تھی وہ چاروں ایک ساتھ شان سے چلتے ایک حسین منظر پیش کر رہے تھے!! امیرا بیگم نے ان چاروں کی نظر دل میں اتاری تھی!!

پھپھو اور چاچی سائی پہلے ہی حال میں موجود تھی !!

اریان نے نظریں گھمائے دائیں جانب دیکھا تھا دشمن جاں کی موجودگی وہ محسوس کر چکا تھا!! لیکن اریان کے چہرے کے تاثرات ابھی بھی تنے ہوئے تھے!!

مجھے اپ سب کو کچھ بتانا ہے!! اریان کی روبدار گھمبیر آواز وہاں گونجی تھی اس کی اواز میں چٹانی سنجیدگی محسوس کرتے تمام بیٹھے ہوئے فرد کھڑے ہوئے تھے

کیا ہوا بچے سب ٹھیک ہیں؟امیرہ بیگم نے اریان کو دیکھ نرمی سے پوچھا انہیں لگ رہا تھا کہ کچھ تو ہوا ہے!!

کچھ دیر تک اس حویلی میں نکاح ہو گا!! اریان نے سامنے نظریں جمائے بے تاثر لہجے میں سرد آواز میں کہا سب نے حیرت کے جھٹکے کے ساتھ اسے دیکھا تھا جبکہ بے ساختا مریم کی نظریں بھی اس پر اٹھی تھی

کس کا نکاح اریان؟ امیرہ بیگم نے بے ساختہ پوچھا تھا جب کے انزل جو ابھی یہاں ائی تھی وہ بھی جاننے کے لیے بے قرار تھی!!

اریان کا!! جواب ارمغان کی جانب سے ایا تھا جبکہ اس بار گویا کسی کو اپنے کانوں پر یقین نا ایا ہو مریم سمیت سب نے بے یقینی سے سامنے دیکھا تھا!!

یہ کیا بول رہے ہو بیٹا؟؟امیرہ بیگم دہل کر اگے اگئ

ارمان ٹھک کہے رہا ہے امی!! کچھ دیر تک نکاح کو اغاز کیا جائے گا خود کو تیار رکھیں سب اس کیلئے!! اریان نے سنجیدگی سے کہا جب کے مریم کو اپنے کانوں پر یقین نہ ہوا اس نے اپنا بے ساختہ سانس روکا تھا اُسے اس چیز کی اُمید بھی نہیں تھی

اس کے بعد اریان رکا نہیں وہ ڈھنگ بھرتا اپنے کمرے کی اور بڑھتا چلا گیا!!

سب کے دل گویا دہل چکے تھے!! مریم کے قدم بے ساختہ پیچھے لڑ کھڑا رہے تھے جب حرین نے اُسے تھاما

ارمغان ارحاب اور زریام بھی تیزی سے اریان کے پیچھے بڑھے تھے !

جب کہ سکندر شاہ کا چہرہ بھی سنجیدہ تھا!! وہ اپنے بیٹے کو اچھی طرح جانتے تھے اریان شاہ بنا سوچے سمجھے کلائی چیز نہیں کرتا تھا یہ کر رہا تھا تو اس کے پیچھے کوئی مقصد تھا یہی وجہ تھی جو سکندر شاہ پر سکون کھڑے تھے!!

انزل کے لیے یہ خبر کسی قیامت سے کم نہیں تھی!! وہ بے یقینی سے دیکھ رہی تھی اسے گویا یقین نہیں ارہا تھا !!

ارحاب ارمغان اور زریام اریان کے کمرے میں داخل ہوتے صوفے پر بیٹھے تھے کیوں کہ اریان شاور لینے کے گرز سے باتھ روم میں بند ہو چکا تھا

اریان مریم کے بارے میں سوچ رہا ہے !! ارحاب نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے آنکھیں میچے کہا

ہمم !! پتہ نہیں کیا ہو گا اب !! ارمغان نے بھی اطفا کیا

ابھی مشکل ہو گی لیکن سچائی سامنے انے کے بعد سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا ماموں جان کے قاتل تک پہنچنے کے لیے یہ قدم اٹھانا ضروری تھا !!

زریام نے سنجیدگی سے کہا

بالکل ہم سب مل کر اس کا ایک ایک راز پتہ کریں گے وہ پاشا سے ملی ہوئی ہے اور اس پوری گینگ کو ایسی موت ملے گی کے ضوریز مومون کی موت کا بدلہ سود سمیت پورا ہو گا لیکن ہمیں ہر ایک چیز بہت ہوشیاری سے کرنی ہو گی!! وہ کوئی عام لڑکی نہیں ہے!! ارمغان نے گہری سوچو میں گم کہا

کچھ ہی دیر میں اریان شاور لے کر باہر ایا تھا چہرہ سنجیدہ تھا !!

وہ لڑکی انے والی ہے اریان!! ارحاب نے اُسے دیکھ کہا

ہمم ! یہ نکاح تو ہو رہا ہے لیکن اُس نے اگر کوئی بھی فضول حرکت کی تو مجھ برا کوئی نہیں ہو گا اسے اس کی حد میں رہنا اچھے سے سکھا دینا!! ورنہ میرے سامنے حد سے باہر نکلنے کا نتیجہ تم سب جانتے ہو!! اریان نے غزالی لہجے میں کہتے ڈریسنگ کی جانب قدم بڑھائے

ہم اسے جوتے کی نوک پر رکھیں گے!! سچ جاننے کے بعد اُس کا انجام دیکھنے والا ہو گا !! ہم جانتے ہیں تُو یہ نکاح نہیں کرنا چاہتا !! لیکن یہ کہانی کا وہ پہلو ہے جسے سلجھانا بہت ضروری ہے!! ارمغان نے کھڑے ہوتے کہا

حورین ٹھک ہے ؟ اریان نے شیشے میں ارحاب کے سنجیدہ چہرے کو دیکھ کہا جب اُس نے سر کو خم دیا اریان سمجھ چکا تھا حورین کی عادت ناقابل برداشت ہو گی ورنہ ارحاب فیصلہ رد کرنے والوں میں سے نہیں تھا!!

جب کے دوسری جانب مریم سٹل کھڑی تھی !! اس کی آنکھوں میں سرخ ڈورے پڑھ رہے تھے !!وہ تو اریان سے کھلا لینا چاہتی تھی پھر آنکھوں میں وہ تکلیف کو سرخیاں کیسی تھی؟ وہ کیوں سٹل کھڑی تھی ؟

مریم بیٹھو اِدھر !! حورین نے اُسے صوفے پر بٹھایا !! اب تک اس جگہ کو دیکھ رہی تھی جہاں کچھ دیر پہلے اریان کھڑا تھا!!

ک۔کیا بول کر گیے ہے وہ ؟ پتہ نہیں کیوں اس کی اواز لڑکھڑائی تھی

خلا ہونے والی تھی ابھی ہوئی تو نہیں تھی نا!!

سب ٹھک ہو جائے گا تم فکر مت کرو !! حورین نے اُس کا چہرہ ہاتھوں میں لیتے کہا جب کے سب کی سمجھ سے باہر تھا کہ ہو کیا رہا ہے ؟

م۔مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا عین کچھ ٹھیک ہو یا غلط!! مریم اپنے ہلکے کانپتے ہاتھو کو نارمل رکھنے کی کوشش کرتی کھوئے لہجے میں اسے دیکھ بولی وہ شاید خود کو سمجھا رہی تھی!!

وہ جو کہتی ہے کے اُسے فرق نہیں پڑتا ، اُسے فرق پڑتا ہے اور۔۔۔!بہت زیادہ فرق پڑتا ہے۔وہ اپنی چیزیں بانٹنے کی عادی نہیں تھی خاص کر وہ چیزیں " جو اس کی من پسند ہو" اور اریان شاہ اُس کا من پسند شخص تھا وہ بات الگ تھی حالاتو نے وہ پسند اور چاہتا تھپک کر سلا دی تھی !!

کچھ ہی دیر میں وہ ریڈی ہوچکا تھا وہ چاروں کمرے سے باہر نکلتے نیچے کی اور بڑھے تھے !!

سیڑھیوں سے کسی کی اہٹ محسوس کرتے سب نے ایک ساتھ سیڑھیوں کی جانب دیکھا جبکہ اریان کی نظر مریم پر اٹھی تھی !! جو سٹل بیٹھی نیچے فرش کو گھور رہی تھی !! اریان کا چہرہ سنجیدہ تھا اُس نے سنجیدگی سے نظریں گھمائی!!

عین وقت مریم نے بھی سرخ نظریں اٹھائے اسے دیکھا تھا!! وہ گمان بھی نہیں کرسکتی تھی وہ ہونے والا ہے جو کبھی سوچا نا تھا !! وہ کسی سچائی سے واقف نہیں تھی!! اسے اپنا یہاں انا

سب سے بڑی اذیت معلوم ہو رہا تھا!! ایک احساس اریان شاہ کی بیوی کی حیثیت سے کوئی اور ہو گا کتنا جان لیوا تھا نا؟ وہیں دوسری جانب وہ اس سے خلا کی گروہ تھی !!

اور ہر چیز اسے تکلیف دینے کو تیار کھڑی تھی !!کچھ چیزیں ہمیں نا چاہتے ہوئے بھی پسند ہوتی ہے !!وہ ضبط نہیں دل کا درد تھا اُس کی کچھ دیر پہلے کہیں بات اُسے کھا رہی تھی! وہ خود بھی اپنی حالت نہیں سمجھ پا رہی تھی!! خیر جو بھی تھا اج کا دن اسان نہیں تھا !!

ایزل اس وقت لاؤنج میں کھڑی تیز بارش کو محسوس کر رہی تھی وہ ضوریز شاہ کی حویلی سے اپنی حویلی کافی وقت پہلے ہی اگئ تھی!!

وہ مسکرا کر اپنے دونوں ہاتھ کھول کر بارش کو محسوس کر رہی تھی !! وقت کے ساتھ ساتھ ایزل کی بیلی بھی تھوڑی سی پھولتی اس پر خوب جچ رہی تھی!!

جب کے عرش وہیں صوفے پر بیٹھا اُسے دیکھ رہا تھا !!

ارام سے !! گر جاؤ گی!! میرے بچے کے معاملے میں اتنی لاپرواہی مت کیا کرو!! اُسے بے فکری سے گھومتے دیکھ عرش اٹھ کر اس کے نزدیک اتا سنجیدگی سے بولا

اگر اپ اس کی جگہ یہ کہتے کہ میں گر جاؤں گی میں اپنا خیال رکھوں اور دھیان کروں!! تو مجھے اچھا لگتا ایسا لگتا ہے کہ اپ کو صرف اپنے بچے سے محبت ہے مجھ سے تو اپ کو کوئی

مطلب نہیں ہے!! ایزل اپنے چہرے پر ایا پانی صاف کرتی اسے دیکھ افسوس سے بولی تین ماہ ہونے والے تھے اور ان میں صرف عرش اپنے بچے کی سوچتا تھا

ایسا کچھ نہیں ہے میں تمہارا بھی بہت خیال رکھتا ہوں!! عرش اپنی آنکھیں گھمائے اُسے دیکھ بولا

اپ اچھے سے جانتے ہیں اپ میرا خیال کیوں رکھتے ہیں!! ایزل نے ہنوز اسی انداز میں جواب دیا

ہاں مجھے تم سے زیادہ اپنے بچے سے محبت ہے اخر وہ میرا خون ہے !! عرش فخریہ لہجے میں بولا

ماں باپ کا کیا اکثر اولاد کے سامنے اتا ہے جو اپ نے میرے ساتھ کیا ہے دعا کریے گا اپ کی اولاد کے نصیب میں نہ ائے اپ کی اولاد کا نصیب میرے جیسا نہ ہو!! ایزل نے اُسے دیکھ کہا

ایسا کبھی نہیں ہوگا!! یہ سب کہنے کی باتیں ہیں!! عرش نے ضبط سے کہا اُسے ایزل کی بات پر غصہ ارہا تھا لیکن وہ اس پر غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا

مکافات عمل تو سنا ہوگا نا اپ نے؟ایزل نے اُسے دیکھ سوالیہ نظروں سے کہا

تم سیدھا سیدھا میری اولاد کو بد دعا دے رہی ہو ؟ عرش کو افسوس ہوا

نہیں میں بس اپ کو بتا رہی ہُوں کیونکہ اپ اپنی اولاد سے بے پناہ محبت کرتے ہیں!! ایزل نے نرمی سے کہا اور آگے کو بڑھی پورا فرش پانی میں بھیگا تھا عرش وہی کھڑا رہا اب وہ ایزل کو نہیں دیکھ پا رہا تھا کیونکہ ایزل کی جانب اس کی پشت تھی !!

وہ کھڑا سوچو میں گم تھا جب ایک اواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا!!

اہ!! ایزل کی درد ناک چیخ کی آواز اُسے پیچھے مڑنے پر مجبور کر چکی تھی وہ ایک جھٹکے سے پیچھے مڑا!!

جہاں ایزل پیر پھسلنے کی وجہ سے زمین بوس ہوئی تھی!! جبکہ یہ وہ منظر تھا عرش شاہ کو لگا اس کی اولاد کی جان اس کے لبوں پر ہے !! وہ جس قدر اپنی انے والی اولاد سے محبت کرتا تھا اتنی شاید ہی اج تک کسی نے کیا ہو

وہ اپنے بچے کے پیچھے پاگل تھا وہ اپنے بچے سے بے حد محبت کرتا تھا اس وقت وہ کیا منظر تھا کوئی عرش سے پوچھتا

دل عجیب احساس کے تحت زورو سے دھڑکا تھا وہ اگلے لمحے تیزی سے بھاگتا ہوا ایزل کی جانب بھاگا تھا جو درد سے بری طرح سسک رہی تھی انسوں کسی پانی کی طرح اس کی انکھوں سے بہہ رہے تھے وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ اک لمحے میں تکلیف کی انتہا پر پہنچی تھی

اپنی 29 سالہ زندگی میں پہلی بار عرش کے ہاتھ کانپے تھے!! اُس نے اپنے مضبوط ہاتھوں میں ایزل کو اٹھایا اوازوں سے اندر موجود فائضہ بیگم بھی تیزی سے باہر ائی تھی سامنے کا منظر دیکھ ان کا بھی دل دہل چکا تھا!!

کچھ ہی دیر میں اُسے ہاسپٹل لے جایا گیا تھا وہ منہ کے بل گری تھی ایزل کو لگ رہا تھا اج تکلیف سے وہ اپنی جان سے جائیگی!!

اُس کا چہرہ انسوں سے تر اور سرخ تھا !! ہاسپٹل لے جاتے ہی اُسے ایمر جنسی روم میں لے جایا گیا تھا جب کے عرش کی حالت خراب ہورہی تھی اپنے بچے کا سوچ کر اُس کی دل کی دھڑکنیں بند ہونے کو تھی !!!

عرش بیٹا پریشان مت ہو سب ٹھک ہوجائیگا !! فائزہ بیگم اُسے حد سے زیادہ پینک ہوتے دیکھ آگے ائی وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کت ششد کا شکار۔تھا

امی وہ ٹھک تو ہوگا نا ؟ عرش نے فائزہ بیگم کو دیکھ کہا

بیٹا اب بھی اپنے بچے کی فکر ؟ ایزل نے کیا بگاڑا ہے تمہارا ؟ فائضہ بیگم نے بے اختیار پوچھا عرش کچھ پل خاموش ہوا

اگر تمہارے بچے کو کچھ ہوا تو اس میں سب سے زیادہ قصور تمہارا ہوگا جو بات کرتا ہے وہ بچے کے سامنے اتا ہے پھر بھلے ہی وہ اس کے دنیا میں انے سے پہلے ہو یا دنیا میں انے کے

بعد!! فائضہ بیگم بھی ایزل کی کہیں بات دہراتے ہیں جا کر چیئر پر بیٹھیں تھی جب کہ انہیں بھی وہی الفاظ استعمال کرتے دیکھ عرش کے دل میں تکلیف کی لہر دوڑی تھی خیر اب ڈاکٹر کے انے کا انتظار تھا!!

دروازے کی اہٹ نے سب کو اپنی جبیب متوجہ کیا تھا

لڑکیوں نے نظریں اٹھائے حویلی کے دروازے کی جانب دیکھا!! جہاں سے اک لڑکی حویلی میں داخل ہوئی تھی وہ ٹاپ کے ساتھ پینٹ میں ملبوس ماڈرن انداز میں چلتی اندر داخل ہوئی تھی !! اریان نے اسے ایک نظر دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا !!

وہ اپنے فون میں مصروف رہا گویا انے والی ہستی سے اُسے کوئی فرق نہ پڑتا ہو اور سچ بھی یہی تھا !!

مریم کا دل عجیب کیفیت میں دھڑک دھڑک کر پاگل ہورہا تھا

کچھ لمحوں میں مولوی صاحب بھی آگیے تھے!!

ہیلو گائز!! اُس لڑکی نے حویلی میں داخل ہو کر بلند اواز میں کہا جب کہ اس کی اواز پر اریان نے ضبط سے مٹھیاں بنائی تھی ارمغان نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسے ضبط رکھنے کا کہا

اریان شاہ ایسی لڑکیوں کی طرف دیکھتا بھی نہیں تھا جسے اریان شاہ کے نکاح میں انا تھا !!

وہ لڑکی للچائی نظروں سے اریان کو دیکھنے لگی جس نے اک بھی بار اس کی جانب نہیں دیکھا تھا باقی سب ایک دوسرے کے منہ تک رہے تھے

ملازمہ اُس لڑکی کو لیے اب کمرے تک گئی تھی تاکے وہ ریڈی ہوکر اسکے کیونکہ وہ نکاح کے مطابق لباس میں نہیں تھی!!

یہ لڑکی کون ہے ؟ امیرا بیگم نے معاملے کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہی !!

جس سے نکاح ہورہا ہے !! ارمغان نے دھیمے لہجے میں جواب دیا

اریان کیا ہوگیا ہے بچے !! اپ کیسے دوسری شادی کر رہے ہو؟ میں اچھے سے جانتی ہوں اپنے بیٹے وہ یہ قدم کبھی نہیں اٹھا سکتا بیٹا کیا وجہ ہے بتاؤ دیکھو مریم کی کیا حالت ہورہی ہے وہ تمہاری بیوی ہے بچے تمہارے نکاح میں ہے وہ کیسے برداشت کریگی!!

امیرا بیگم آگے اتی اریان کو دیکھ بول رہی تھی جب کے مریم کے ذکر پر اریان کی نظریں اک بار پھر مقابل پر اٹھی تھی جو دیوار کو گھور رہی تھی

انکھیں سرخ تھی جسم میں کوئی حل چل نہیں تھی !!

اگر ا۔اپ نکاح کر رہے ہیں تو مجھے طلاق دیں پہلے !! مریم یک دم کھڑی ہوتی مرے قدموں سے آگے ائی تھی

جب کے اُس کی بات پر سب نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا سوائے اریان کے جس کے چہرے کے تاثرات بگڑے تھے

پھر وہی لفظ!! جب پتہ ہے مجھ سے رہائی ناممکن ہے تو پھر کیوں یہ لفظ اپنے لبوں سے نکالتی ہو؟

اریان دبی دبی اواز میں غرایا اس مریم کے لبوں سے طلاق نامی لفظ زہر لگتا تھا

اب تک جو ہوا وہ کافی تھا !! اب اور نہیں !! کسی دوسری عورت کو میری جگہ پر رکھنے کیلئے مجھے طلاق دیں !! اس بار اُس کی آواز قدرے اونچی تھی

اواز نیچے مریم!! اریان نے اُسے دیکھ سرد لہجے میں کہا باکی سب خاموش کھڑے تھے !!

کیا کروں میں اپنی آواز نیچے رکھ کر ؟اس بار نہیں !!اُس کی آنکھ سے اک انسو ٹوٹ کر گرا تھا

مجھے ابھی سب کے سامنے طلاق دیں !! مریم کا لہجہ زدی تھا مطلب صاف تھا اسے اب طلاق چاہیئے تھی اس کی انکھ سے مزید اک انسو ٹوٹ کر گرا تھا

اریان دیکھو رو رہی ہے وہ بچے !! امیرا بیگم مریم کی آنکھوں میں انسو دیکھ تڑپ کر بولی

میں دیتا ہوں تمہیں طلاق آؤ ذرا!! اریان دانت پیس کر کہتا اُس کی کلائی تھامے کمرے کی اور بڑھا تھا

چھوڑیں!! مجھے یہیں طلاق دیں سب کے سامنے !! وہ اپنا اپ چھڑوانے کی کوشش کرتی بلند اواز میں بولی اریان ان سنی کرتا اسے لیے کمرے کے اور بڑھ رہا تھا مریم کسی ڈور کی طرح اس کے ساتھ کھینچی چلی جا رہی تھی

اریان نے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر کی جانب قدم بڑھاے اور اس کا ہاتھ ایک جھٹکے سے چھوڑا

کیا طلاق طلاق کی رٹ لگا کر رکھی ہے؟اُسے دیکھ وہ سرد لہجے میں غرایا

اب یہ رٹ نہیں میرا فیصلا ہے خلا میں ٹائم لگے گا مجھے اپ ابھی طلاق دیں!! مریم اذیت سے چور لہجے میں بولی

برداشت کرپاوگی؟ اریان نے اُسے دیکھ سوالیہ نظروں سے دیکھ سوال کیا لہجہ دھما تھا اُس کے سوال پر مریم سٹل ہوئی تھی !!

واقعی اس نے کبھی یہ سوچا ہی نہیں تھا کیا وہ یہ برداشت کر پائے گی؟؟

اب مزید برداشت کرنے کے لیے رہ کیا گیا ہے؟ میں ہمیشہ اختتام سے ڈرتی ہوں کیونکہ میں ہر اُس چیز کو کھونے کی عادی ہوں جس سے میں نے محبت کی تھی !! مریم اُسے دیکھ سرخ آنکھوں کے ساتھ بولی اُس کی آنکھیں لمحہ بہ لمحہ مزید سرخ ہورہی تھی

تو تم قبول کر رہی ہو کے تُم مجھ سے محبت کرتی ہو؟ اریان نے ابرو اٹھائے سوالیہ نظروں سے پوچھا لہجہ سنجیدہ تھا

کچھ باتیں نا قابل برداشت رہتی ہیں

جیسا کہ اپنے پسندیدہ خوابوں کی تدفین کرنا،

سر درد میں شور برداشت کرنا،

اور آنسوؤں کو حلق میں اتارنا

اور مریم کے ساتھ یہی ہو رہا تھا وہ اپنے انسو حلق میں اُتار رہی تھی

کیا فائدہ اب ایسی باتوں کا جب سب ختم ہوچکا ہے !! اب میں اپ سے صرف نفرت کی دعویدار ہوں! جو کچھ آپ نے میرے ساتھ کیا ہے وہ کبھی نہیں بھول سکتی میں!!

صبر کی ایک آخری حد ہوتی ہے ،

کوئی کتنا ہی صبر والا کیوں نہ ہو ،

بالآخر ایک دن صبر ٹوٹ جاتا ہے

جب وحشتیں نازل ہونے لگتی ہیں ،

جب اذیتیں جسم کو چور چور کر دیتی ہیں ،

جب ماضی کا سانپ ڈسنے لگتا ہے ،

ناکام مستقبل کا خوف دل کو مردہ کرنے لگتا ہے ،

لوگوں کی باتیں اور لہجے دماغ میں پھنسنے لگتے ہیں ،

اور جب ذہنی حالت بالکل تباہ ہو جاتی ہے ،

تب ٹوٹتا ہے صبر و ہمت !

اور پھر بالا آخر انسان اپنے آپ سے بیزار ہو کر موت کو گلے لگانے کی دعا کرتا ہے!! اور آپ جانتے ہی اس وقت میرے ساتھ وہی ہورہا ہے !!مریم اذیت سے سوچ کر آنکھیں میچ گئی اُسے پتہ نہیں کیا ہورہا تھا !! لیکن وہ بہت عجیب سا خود میں محسوس کر رہی تھی!!

م۔میں اپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں پلز مجھے چھوڑ دیں !! اب کی بار وہ واقعی تھکی ہوئی لگ رہی تھی

تم جانتی ہو میرے لیے زندگی میں کچھ بھی مشکل نہیں ہے لیکن تمہارا بار بار مجھ سے دستبردار ہونے کا کہنا مجھے مشکل میں ڈال رہا ہے !! اریان نے اُسے دیکھ گھمبیر آواز میں کہا ماحول بدلا تھا باہر تیز بارش ہو رہی تھی اور اندر ایک یہ ماحول برپا ہو رہا تھا

کیوں؟ اخر کیوں؟ اپ مجھ سے محبت نہیں کرتے میں اک ونی میں ائی لڑکی تھی اپ کے لیے پھر کیوں نہیں چھوڑ دیتے اپ مجھے ؟طلاق دے دیں کیونکہ اب میرا اس چیز سے کوئی مطلب نہیں اپ کسی اور سے شادی کرنے سے پہلے مجھے طلاق دیں !! مریم اب بھی اپنے فیصلے پر قائم تھی

نہیں دے سکتا!! اریان نے اُسے دیکھ کہا تھا

کیوں؟ مریم نے اگلے لمحے پوچھا تھا

کچھ چیزیں بتائی نہیں جاتی!! بتانے کے لیے کچھ ہوتا نہیں!! کچھ رشتوں کو ہم ختم نہیں کرنا چاہتے جن کے پیچھے کوئی وجہ نہیں ہوتی!! اریان نے اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہا

مانتا ہی نہیں میرا دل تمہیں چھوڑنے کو میں ہاتھ جوڑوں وہ پاؤں پکڑ لیتا ہے !! اریان نے اپنی سرخ آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا اور یہ وہ منظر تھا جب سب کچھ رک چکا تھا ان دونوں کی انکھیں ملیں تھیں

اپ کے پاس دل ہے؟ اپ کے پاس دل کیسے ہو سکتا ہے؟ میرے بابا کی جان لے کر اپ کیسے اپنے اندر دل ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں؟ مریم نے اُسے دیکھ بے یقینی سے پوچھا

پہلے مجھے بھی یہی لگتا تھا کہ میرے پاس دل نہیں ہے لیکن پچھلے کچھ دنوں سے محسوس ہوتا ہے کہ مجھ میں دل ہے!! اریان دھما سا مسکرا بولا اج اس کا انداز بے حد مختلف تھا مریم پل بھر کیلئے رکی تھی اریان کا حسین چہرہ سرخ تھا

کچھ بھی ہو جائے زمین اسمان ایک ہو جائیں یا دنیا ختم ہو جائے کچھ بھی ہو جائے میں اپنا طلاق کا فیصلہ نہیں بدلوں گی میں اپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اور یہ میرا اخری فیصلہ ہے!!

مریم نے فورا چہرہ پھیرا تھا وہ جانتی تھی وہ زیادہ دیر تک اریان کی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکتی

چاہے کچھ بھی ہو جائے میرے مرنے سے پہلے تم میرے نام سے جدا کبھی نہیں ہو سکتی!! اور جو میں نے ایک بار کہہ دیا وہ اپنے ذہن میں بتاؤ اب اگر تمہارے لبوں سے میں نے طلاق نامی لفظ سنا تو میں بھول جاؤں گا کہ تم کس نازک مزاجی کے مالک ہو؟صرف مجھے اتنا ازمانا جتنا مجھے جھیل سکو تمہارے سامنے میں کتنا خود پر ضبط رکھتا ہُوں تمہیں معلوم ہو جائے تو میرے سامنے کوئی فضول بکواس نہ کرو ! اریان اپنے ہر اک لفظ پر زور دیتا ضبط سے بولا

پھر سگریٹ اٹھاتا بالکنی کی اور بڑھا تھا مریم اپنے انسو صاف کرتی بے بسی سے اپنا چہرہ ہاتھ میں گراتی بیڈ پر بیٹھی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاے اس نے انکھیں موندی وہ الفاظ جو کچھ دیر پہلے نیچے رہے تھے اور پھر اس لڑکی کا چہرہ اس کے دماغ میں گھوم رہا تھا مریم کا سر درد سے پھٹ رہا تھا یہ سوچ ہی کتنی جان لیوا تھی کہ اس کی جگہ کوئی اور لینے والا ہے اس کے مقام پر کوئی اور رہنے والا ہے؟؟

یا اللہ!! مریم نے اپنا سر ہاتھوں میں تھاما جو تکلیف اس وقت اس کے اندر ہو رہی تھی وہ کوئی بیان بھی نہیں کر سکتا تھا بے ساختہ اس نے سختی سے انکھ میچی قریب دو منٹ لگے ہوں گے جب وہ نیند کی گہرائی میں اتری تھی !! سر میں اس قدر تکلیف تھی کہ نیند نے اسے اپنے اغوش میں لے لیا تھا!!

وہ ایسے ہی بیٹھے بیٹھے بیڈ کراون سے ٹیک لگائے گہری نیند سو چکی تھی!!

قریب 20 منٹ بعد اریان بالکنی سے نکلتا کمرے میں داخل ہوا تھا نظر سیدھا بیڈ پر اٹھی تھی!!

اریان نے اُس کی جانب قدم اٹھائے !!

قریب پہنچتے وہ مریم کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے سیدھا لٹا گیا !! کیونکہ وہ کافی انکمفرٹیبل پوزیشن میں تھی

اریان کے لیٹاتے ہی اس نے کروٹ بدلی تھی اور کروٹ میں مریم نے اریان شاہ کا ہاتھ تھاما تھا اریان نے نظریں اوپر کیے اسے دیکھا جو گہری نیند میں اُتری اریان کا بازو ایسے تھامے ہوئی تھی جیسے وہ چھوڑے گی اور وہ دور چلا جائے گا!!

اریان کافی دیر تک اسے دیکھتا رہا وہ خود بھی بیڈ پر بیٹھ چکا تھا

اریان نے بےساختہ اس کے بالوں میں ہاتھ اُلجھا کر نرمی سے پھیرا تھا

پتہ نہیں تمہارے پاس ایسا کیا ہے تمہیں دیکھتے ہی میں خود کو بے بس محسوس کرتا ہے!! کیا کردیا ہے تُم نے مجھے !! اریان اُسے دیکھ سوچ رہا تھا

اریان نے اپنا بازو اس کے ہاتھ سے نہیں نکالا تھا یقینا اس کی نیند خراب ہوتی اور اس وقت سوتی ہوئی وہ حد سے زیادہ معصوم لگ رہی تھی اس لیے اریان

اسے مزید دیکھنا چاہتا تھا ورنہ اس نے اٹھتے ہی طلاق کی رٹ لگا لینی تھی !!

تم مجھ سے دور کہیں نہیں جا سکتی تم ہمیشہ میرے پاس رہو گی میں تمہیں خود سے دور جانے کی اجازت نہیں دیتا !! اریان اُس کے کان کے قریب جھکتا ہر ایک لفظ پر زور دے رہا تھا

تمہارا ہر راستہ اریان شاہ سے شروع ہو کر اریان شاہ پر ہی ختم ہے تم وہ واحد عورت ہو جو مجھے بے بس کرنے کا ہنر رکھتی ہے!! میں نے اج تک کبھی کسی کو خود کے اتنا قریب نہیں انے دیا تم اگئی پتہ نہیں کب اور کیسے!! اور اب اہی گئی ہو تو راہ فرار ممکن نہیں جانم!!

اریان ہنوس اس کے کان کے قریب کہتا بے ساختہ اس کی کان کی لوں چوم گیا باہر تیز برستی بارش یہ ہر مناظر کو دیکھ مزید زورو سے برس کر اپنی خوشی ظاہر کر رہی تھی!! یہ وہ دن تھا جو شاید دوبارہ کبھی نہیں انا تھا!! یہ سب اتنا خوبصورت تھا کہ دیکھنے والا نظریں نہ ہٹا پائے !!

مریم نے مزید ایک کروٹ لی جب اس کی انکھیں دھیمی دھیمی سی کھلی اُس نے انکھیں کھول کر دیکھنے کی کوشش کی اریان کو اپنے بےحد قریب دیکھتے وہ ہڑبڑا کر اٹھ کر بیٹھی

ا۔اپ یہاں کیا کر رہے ہیں ؟ وہ بیڈ کراؤن میں دھنس رہی تھی

میڈم یہ میرا ہی کمرہ ہے!! اریان نے ایبرو اٹھائے تنزیہ لہجے میں کہا

ہ۔ہاں جانتی ہوں لیکن اتنا قریب کیوں ہے اپ میرے !! اُس نے جملہ درست تھی

جھوٹے پر خدا کی پکڑ ہاتھ کس نے پکڑا ہے میرا؟ اریان نے مزید قریب ہوتے گھمبیر آواز میں کہا جب مریم نے بے ساختہ اریان کے ہاتھ کی طرف دیکھا جو اس کے ہاتھوں میں تھا مریم نے حیرت سے پہلے یہ مناظر دیکھے پھر جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑا!!

ابھی مزید بات ہوتی جب دروازہ بجا !! دروازہ بجنے کے بعد بنا اجازت کا انتظار کیے دروازہ کھول کر وہ لڑکی اندر داخل ہوئی!!

اریان اور مریم نے ایک ساتھ دروازے کی جانب دیکھا تھا دروازے پر اس لڑکی کو دیکھ اریان نے فورا نظریں پھرتے گہرا سانس لے کر خود کو پرسکون رکھنے کی کوشش کی جو کہ کافی مشکل لگ رہا تھا جبکہ مریم کا دماغ پوری طرح خراب ہوا تھا!!

اریان !! یہ آپ کا کمرہ ہے نایس !! وہ لڑکی کمرے میں داخل ہوتی خوشی سے کمرے کا معائنہ کرنے لگی

یعنی اپ سے نکاح کے بعد میں اس کمرے میں رہوں گی؟وہ لڑکی اس الشان کمرے کو ستائشی نظروں سے دیکھ رہی تھی

جب کہ مریم بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی اریان مریم کو دیکھ رہا تھا!!

مریم نے غصے سے پہلے لڑکی کو گھورا پھر تیزی سے باتھ روم تک بڑھی باتھ روم میں داخل ہوتے اُس نے دروازہ پوری طاقت سے بند کیا !! گویا اپنا غصّہ نکال رہی ہو

گیا دروازہ !! اریان کے لبوں نے حرکت لی تھی اس نے افسوس سے بیچارے دروازے کو دیکھا جو مریم کے غصے کا مرکز بنا تھا!!

اُف خدایا ایسے بھی کوئی دروازہ بند کرتا ہے کیا؟ وہ لڑکی بیزاریت سے بولی

میری بیوی کرتی ہے !! تمہیں کس نے کہا بغیر اجازت میرے کمرے میں داخل ہونے کا؟ آریان کا لہجہ سخت ہونے سے کوئی نہیں روک سکا !! اس کا لہجہ سخت ہوا تھا وہ ضبط رکھنے کا عادی نہیں تھا

اریانہ ہمارا نکاح ہے اج اپ ایسے کیوں بات کر رہے ہیں آپ؟ وہ لڑکی صدمے بولی

اس حرکت پر شہنای بجواؤں؟ ائندہ اس کمرے میں بغیر اجازت داخل مت ہونا !! اریان نے سرد لہجے میں کہا اتنے میں دروازے پر ارمغان تیزی سے ایا تھا

وہ جانتا تھا اریان اس لڑکے کو جوتے کی نوک پر رکھے گا لیکن ابھی سے اسے بالکل شک نہیں ہونے دینا تھا

علینہ آجاؤ باہر میں تمہیں حویلی دکھاتا ہوں!! اریان کا سرد چہرہ دیکھ ارمغان نے فوراً علینا کا دماغ اِدھر لگایا اریان نے سخت گھوری سے ارمغان کو نوازا تھا وہ اریان کا اشارہ سمجھ چکا تھا!! کہ اسے یہاں سے لے کر دفع ہو جائے ورنہ ضرور وہ کچھ ایسا کہہ دے گا جس سے معاملہ بگڑ جائے گا!!

ارمغان انکھوں سے اسے ریلیکس رہنے کا اشارہ کرتے دوبارہ الینا کی جانب متوجہ ہوا علینا اسباب میں سر ہلاتی باہر ائی تھی لیکن ابھی اس کا چہرہ گہری سوچو میں گم لگ رہا تھا

اُس نے پیچھے مڑ کر اریان کو دیکھا جب اریان نے ریموٹ اٹھا کر دروازہ اس کے منہ پر بن کیا !!

سالا زندگی میں مسئلے کم تھے جو ایک اور آگیا!! اریان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے نفی میں سر ہلایا

کتنی دیر بند رھوگی اندر ؟آجاؤ باہر وہ چلی گئی!! اُسے اب تک اندر دیکھ اریان نے بلند اواز میں کہا

اریان نے بمشکل ہی سہی اپنا لہجہ پرسکون رکھا تھا وہ مریم کے سامنے پرسکون لہجے میں رہنا چاہتا تھا

مریم تیزی سے باہر ائی اپنا دوپٹہ درست کرتے وہ کمرے سے باہر جانے لگی!!

کہا جارہی ہو؟ اریان کی اواز پر اس کے قدم رکے

مجھے نہیں لگتا میرا اس کمرے میں کوئی کام ہے یہ کمرہ اپ کی دوسری بیوی کا ہونے والا ہے!! مریم سنجیدگی سے کہتی کمرے کا دروازہ کھولتی نکلتی چلی گئی اریان کو اس کے چہرے پر جلیسی کے اسر کافی بھلے لگے تھے لیکن مریم کے اندر کی اذیت سے وہ خود لڑ رہی تھی

کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر باہر ائی اور تیزی سے ان کے پاس بڑھا تھا

ڈاکٹر کیسی ہیں میری بیوی اور میرا بچا ؟ عرش نے ہانپتے ہوئے پوچھا وہ مضبوط شخص اج سے پہلے اتنا کمزور کبھی نہیں پڑا تھا جتنا اج وہ پڑھ رہا تھا

اپ کی وائف خطرے سے باہر ہے لیکن ہم آپ کے بچے کو نہیں بچا پائے !!

مزید ایک افسوس خبر ہے اپ کبھی دوبارہ باپ نہیں بن سکتے !!

ڈاکٹر عرش کو دیکھ کہتی وہاں سے نکلتی چلی گئی جب عرش کو لگ رہا تھا اس کے پیروں تلے سے کسی نے زمین کھینچی ہو!! بات بچے کو نہ بچانے کی ہوتی تو صبر ا جاتا لیکن ڈاکٹر کی اخری بات اس کا دل دہلا گئی تھی

اس کے قدم بے ساختہ پیچھے کو لڑکھڑائے تھے!! ساتھ سے دھیمی پڑ رہی تھی

جو انسان بوتا ہے وہ انسان کاٹتا ہے!! یہ الفاظ عرش کے کانوں میں گونج رہے تھے وہ گرنے والے انداز میں گھٹنوں کے بل ہوا تھا آنکھ سے اک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا!!

اسے لگ رہا تھا وہ اپنا سب کچھ ہار گیا!! فائزہ بیگم نے تیزی سے اگے اُسے سمبھالا فائضہ بیگم کی انکھوں سے بھی انسو گر رہے تھے!!

ا۔اپ بالکل ٹھیک کہتی تھی امی دنیا مکافات عمل ہے جو ہم اج بوئیں گے وہ کل ہم کاٹیں گے میں نے ایزل کے ساتھ اتنا برا کیا اور اج اللہ تعالی نے مجھ سے باپ بننے کی خوشی چھین لی!! یہ کہے کر مزید اک اذیت سے بھرپور انسوں اُس کی آنکھ سے گرا تھا

زندگی میں پہلی بار اپنے بچے کی انکھوں سے انسو نکلتے دیکھ فائضہ بیگم کس تکلیف میں مبتلا تھی کوئی ان سے پوچھتا

ہمت مت ہارو بچے ایزل سے معافی مانگو!! اس سے معافی مانگ کر ایک نئ زندگی شروع کرو پھر ہم بڑے ڈاکٹر سے علاج کروایینگے دیکھنا سب ٹھک ہوجایئگا !! لیکن اس کے لیے تمہیں پورے دل سے ایزل سے معافی مانگنی ہوگی اور ایزل کو تمہیں پورے دل کے ساتھ معاف کرنا ہوگا!! وہ اپنے انسو صاف کرتی عرش کو دیکھ مضبوط لہجے میں بول رہی ہوں عرش نے اپنی سرخ آنکھیں اٹھا کر انہیں دیکھا تھا

م۔میں نے اُسے بہت تکلیف دی ہے وہ مجھے معاف نہیں کریگی!! وہ اذیت سے بولا

ایزل بہت نرم دل بچی ہے وہ تمہیں معاف کر دے گی اگر تم پورے دل سے معافی مانگو تو جاؤ اندر اس سے معافی مانگو اور جب تک باہر مت انا جب تک وہ تمہیں معاف نہ کردے !! فائزہ بیگم نے اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے کھڑا کرتے نرمی سے کہا ایزل نے سرخ آنکھیں اٹھائے دروازے کو دیکھا تھا ندامت سے چہرہ سرخ پڑا تھا تو کیا پہلی بار اسے شرمندگی ہو رہی تھی اپنے کیے پر ہاں وہ شرمندہ تھا وہ ندامت سے بھرپور کھڑا تھا وہ قدم اٹھاتا کمرے

کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا وہ ایزل سے معافی مانگنے کا ارادہ تہیں دل سے کر چکا تھا !!

اُس نے اندر داخل ہوتے ہی نظریں اٹھائی جب نظر ایزل پر پڑی جو بے سود لیٹی اوپر دیوار کو گھور رہی تھی!!

آگیا آپ کا بویا میری اولاد کے سامنے !! اپ کی وجہ سے میں اب دوبارہ ماں نہیں بن سکتی !! اُس کی آنکھ سے انسوں ٹوٹ کر گرا تھا وہ اوپر نظریں جمائے بول رہی تھی کیونکہ انے والے شخص کی اہٹ وہ پہچان چکی تھی

عرش نے اذیت سے انکھیں بند کر کے گولی تھی وہ مسلسل اس کی جانب قدم بڑھا رہا تھا!! اس کے قریب پہنچتے وہ اس کا چہرہ دیکھنے لگا جو بالکل احساسات سے آری تھا

میں جانتا ہوں میں معافی کے لائق نہیں لیکن پھر بھی میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں!! عرش کی اواز خاموشی میں گونج رہی تھی ایزل خاموش رہی

مجھے معاف کردو ایزل!! میں نے جو تمہارے ساتھ کیا خدا نے اس کا سود سمیت مجھ سے بدلہ لے لیا تم جانتی تھی نا اپنی انے والی اولاد سے کس جنون کی حد تک محبت کرتا تھا خدا نے وہ تو مجھ سے چھینی ساتھ مجھ سے ہمیشہ کے لیے باپ بننے کی خوشی بھی چھین لی!!

مجھے لگتا تھا تم نے مجھے ہمیشہ دھوکا دیا ہے اور اسی لیے میں ہمیشہ تمہیں تکلیف دیتا رہا حالانکہ میں جانتا تھا کہ تم پرسکون خاندان سے ائی ہو جہاں تمہیں کبھی تکلیف نہیں ملی محبت تو بے اختیار ہوتی ہے یہ بات مجھے تب پتہ چلی جب میں نے اپنی اس اولاد سے محبت کی جو اب تک دنیا میں ائی نہیں تھی بات صرف محبت کی نہیں تھی میری اولاد میرا جنون بن گئی تھی حالانکہ میں نے اسے دیکھا تک نہیں تھا!! اور اسی محبت کی سزا میں تمہیں اتنے عرصے سے دے رہا ہوں!! میری غلطی کی وجہ سے تم بھی اولاد سے محروم ہو گئی لیکن مجھے صبر اگیا اگر میری اولاد زندگی میں اتی تو میرے کیے کی سزا اسے اپنی جوانی میں بھگتنی پڑتی جو اس سے کہیں زیادہ تکلیف دہ ہوتا اپنے بچے کو اپنے کیے کی سزا کاٹتے دیکھ جب مجھے احساس ہوتا کہ میں نے تمہارے ساتھ غلط کیا ہے تب تک بہت دیر ہو چکی ہوتی!!

زندگی میں ہمیشہ ٹھوکر لگتی ہے اور انسان کو عقل اتی ہے اور مجھے ایسی ٹھوکر لگی ہے جس کاخمیازہ تمہیں بھی بھگتنا پڑ رہا ہے!! میں ہمیشہ تمہارے لیے تکلیف کا باعث بنا ہوں!! جانتا ہوں ایک موقع کے قابل نہیں ہوں لیکن پھر بھی میں تم سے موقع مانگنا چاہتا ہوں مجھے ایک موقع دو!! اپنی غلطی سدھارنے کا میں اس کائنات کی ساری خوشیاں تو ہمارے گھروں میں لا کر رکھوں گا ایزل شاہ !!

عرش اُسے دیکھ اذیت اور شدت سے بول رہا تھا اس کی آنکھیں لمحہ بہ لمحہ مزید سرخ ہو رہی تھی اس کی اواز میں تکلیف کوئی بچہ بھی محسوس کر سکتا تھا!!

اب کیا فائدہ اس معافی کا؟جب میرا سب کچھ ختم ہو گیا؟ عرش نے بنا اس کی اواز کی جانب توجہ دیے سنجیدگی سے کہا

میری اولاد مجھ سے چھین کر معافی مانگ رہے ہو اگر بات صرف مجھ پہ ظلم کرنے کی حد تک ہوتی تو میں معاف کر دیتی لیکن یہاں بات میری اولاد پر اگئی ہے !! میں اس وقت اپ کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی یہاں سے چلے جائیں!! ایزل نے آنکھیں مندی تھی کیونکہ تیزی سے انسوں کی انکھوں سے گر رہے تھے وہ عرش شاہ کی شکل بھی دیکھنا چاہتی تھی!!

ایزل بے اختیار اٹھ کر بیٹھتی پیچھے دیوار سے ٹیک لگا گئی اسے سانس لینے میں مسئلہ ہو رہا تھا!!

عرش نے سرخ آنکھوں سے اُسے دیکھا پھر بےاختیار اُس کے قریب ہوتا گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا

ایزل جو سامنے دیکھ رہی تھی اسے گھٹنوں کے بل بیٹھتے محسوس کر کے وہ ایک جھٹکے سے اس کی جانب رخ کر گئی اسے اس چیز کی امید نہیں تھی

عرش نے چہرہ اٹھائے اُسے دیکھا ایزل نے بھی عرش کے چہرے کو دیکھا تھا جو بے حد سرخ تھا

عرش نے اُس کا ہاتھ تھامنا چاہا جب ایزل نے اک جھٹکے سے اپنا ہاتھ پیچھے کیا!! عرش اذیت سے مسکرایا تھا

میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا میں تم سے محبت کرتا ہوں ایزل یہ بات بہت دیر سے سمجھ ائی ایک پل کے لیے جب سوچا کہ تمہیں کچھ ہو گیا تو میرا دل رکنے لگا تھا ایسا لگ رہا تھا کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو!! یہ سب میرے ساتھ زندگی میں پہلی بار ہو رہا ہے!! مجھے چھوڑ کر مت جانا مجھے معاف کر دو !! مجھے ایک موقع دے دو خدا کی قسم کبھی تمہاری انکھوں میں انسو نہیں انے دوں گا

غلطیاں ایسی ہیں کہ معافی کے لائق نہیں لیکن پھر بھی میں معافی چاہتا ہوں اپنی ہر ایک غلطی کا ازالا سود سمیت لوٹاؤں گا!! وہ اُسے دیکھ تڑپ کر بول رہا تھا

میری اولاد مجھے واپس کر سکتے ہیں؟ایزل نے سوالیہ نظروں سے پوچھا اس کے سوال پر عرش چہرہ جھکا گیا ایک یہی تو تھا جو اس کے بس میں نہیں تھا

کچھ پل بلکل خاموشی چھا گئی اس ویرانی خاموشی میں عرش کی گرتے انسوں تک کی اواز محسوس ہوئی تھی ایزل نے ایک بار پھر جھٹکے سے اسے دیکھا تھا عرش کا چہرہ چھپا ہوا تھا تو کیا وہ رو رہا تھا؟ انزل کے دل نے سوال کیا تھا کیونکہ وہ اچھے سے جانتی تھی عرش انسوں بہانے والو میں سے نہیں ہے لیکن جب اذیت حد سے زیادہ بڑھ جائے تو الفاظ ساتھ نہیں دیتے بلکہ انسو گر کر ان تکلیف کا بیانہ کرتے ہیں

عرش !! ایزل نے بے اختیار اسے پکارا عرش نے اپنی نظریں اٹھائے اُسے دیکھا تھا اُس کی آنکھوں میں انسوں دیکھ ایزل کو لگا تھا اُس کی دنیا گویا ڈوب گئی ہو اس کی انکھوں میں وہ اذیت دیکھ کسی کی بھی روح کانپ سکتی تھی!!

عرش نے دھیرے سے ہاتھ اٹھائے ایزل جانتی تھی وہ کیا کر رہا ہے تو اب کیا وہ ہاتھ جوڑتا؟ عرش نے دھیرے سے ہاتھ جوڑنا چاہے جب ایزل۔نے جھٹکے سے اس کے ہاتھ تھامے؛!

یہ کیا کر رہے ہیں آپ!! ایزل نے بے یقینی سے کہا

م۔مجھے معافی مانگنے دو!! تم کہو گی میں تمہارے پیر پکڑ لوں گا!! مجھے معاف کر دو ایزل!! وہ تڑپ سے بھرپور اواز میں بولا ایزل کے دل میں تکلیف اٹھی تھی کہاں وہ اکڑ سے چلنے والا عرش شاہ اس کے پیروں میں بیٹھنے کی بات کر رہا تھا؟

کیا تم مجھے معاف کرو گی؟وہ اسے دیکھ دنیا جہاں کی امید لیے پوچھنے لگا اس کی انکھ سے مزید ایک انسو گرتا جب ایزل نے ہاتھ بڑھا کر وہ انسو تھاما!!

وہ واقعی حد سے زیادہ ندامت میں گرا تھا گویا اسے معافی نہیں ملے گی تو اس کی سانسیں رک جائیگی!!

عرش نے ایزل کو دیکھا اُن دونوں کی انکھیں ملی تھی ایزل کی انکھوں سے بھی انسو پانی کی طرح بہہ رہے تھے

عرش نے بےاختیار سیدھا ہوکر اسے اپنے سینے سے لگایا تھا!! اج اس کے حسار میں ایک الگ ہی بات تھی ایزل کو بے اختیار سکون محسوس ہوا تھا جو بے سکونی کب سے اس کے دل میں مچل رہی تھی وہ سکون میں بدلتی محسوس ہوئی تھی!!

وہ اپنی اولاد کو کھو کر سنبھل چکا تھا خدا نے اسے وقت پر سنبھلنے کا موقع دے دیا تھا یہ موقع بہت کم لوگوں کو ملتا ہے جو عرش شاہ کو خدا نے دیا تھا !!

مریم سنجیدگی سے دوبارہ نیچے سیڑھیاں اترتے لاؤنج میں اچکی تھی !!اوپر الینا کی موجودگی اُسے بری طرح سلگا گئی تھی !!اس وقت لاؤنج میں کوئی بھی نہیں تھا سوائے حورین اور کایزل کے !!جو شائد مریم کے ہی انے کا انتظار کر رہی تھی

مریم کیا ہوا کیا کہا ادا سائی نے ؟ حورین فورا کھڑی ہوتی اس کے نزدیک ائی تھی

کچھ نہیں عین ،!! وہ دوسری شادی کر رہے ہیں لیکن پھر بھی مجھے چھوڑنے کے لیے راضی نہیں ہے وہ میری زندگی میں محض مجھے تکلیف دینے کے لیے ائے ہیں!! مریم اُسے دیکھ کہتی صوفے پر بیٹھی

ایسا نہیں ہے!! میں اپنے ادا سائیں کو اچھے سے جانتی ہوں وہ کبھی بھی بنا مقصد کے یہ قدم نہیں اٹھا سکتے!! حورین بھی اس کے برابر میں بیٹھی تھی

اتنے میں علینا جو حویلی دیکھ رہی تھی اب لاونج تک پہنچی

!! Hey girls

وہ مریم حرین اور کائزل کو دیکھ کر ان کے پاس ائی جب ایک الینا کو دیکھ ان تینوں کے تاثرات بگڑے تھے

اریان کی حویلی تو بہت زیادہ بڑی ہے مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا میں اس حویلی کی ہونے والی بڑی بہو ہوں !! الینا خوشی سے چہک کر بولی

ہیلو میڈم بڑی بہو مریم ہے تم نہیں!! حورین تو اُس کی بات سے گویا سلگ اٹھی تھی

اوہ ریلیکس ڈیر نند!! اریان سے شادی کے بعد اس حویلی کی بہوں صرف میں ہونگی تم بے فکر رہو یہ زیادہ عرصے تک نہیں رہ پائے گی!! الینا مریم کو دیکھ جلا دینے والے انداز میں بولی مریم سنجیدگی سے کھڑی تھی

ہیلو میڈم تمیز سے بات کرو خبردار جو میرے بھابھی کے خلاف ایک بھی لفظ بولا ادا سائی صرف بھابھی کے شوہر ہیں اور انہی کے رہیں گے اور اس حویلی کی بہو بھی صرف بھابھی رہیں گی!! کائزل اگے اتی غصے سے بولی

اوہ !! تم بھی ائی!! ویسے اب تم مجھے بھابی بولنا شروع کر دو کچھ ہی دیر میں تمہاری بھابھی بن جاؤں گی میں !! الینا نے مسکرا کر کہا

تمہیں بھابھی بولتی ہے ہماری جوتی!! کائزل نے نفرت بھری نگاہ اُس پر ڈالی وہ خاصا غصے میں لگ رہی تھی

میں اریان کے کمرے میں جاؤں؟ میں اپنا سامان وہاں رکھ لیتی ہوں نکاح کے بعد تو میں نے اسی کمرے میں رہنا ہے نا؟ وہ کائزل کی بات میں نظر انداز کرتی حرین کو دیکھ بولی

خبردار جو میرے کمرے میں قدم رکھا !! وہ کمرہ صرف اریان کا نہیں میرا بھی ہے!! اور اگر تم نے میرے کمرے میں قدم رکھا تو میں تمہارے پیر توڑ دوں گی!! مریم جو کب سے خاموش تھی اب اپنے ہر ایک لفظ پر زور دیتی بولی

تمہارا کمرہ؟ وہ اریان کا کمرہ ہے اور اب سے میرا اور اریان کا ہو گا !! الینا نے اُسے دیکھ ابرو اچکائے کہا

مت بھولوں کہ ان کی بیوی میں ہوں پہلے سے اتنا مت ہو اچھلو پر کاٹ دوں گی تمہارے!! مریم نے اک قدم اُس کی جانب بڑھاتے جلا دینے والے انداز میں کہا جب کے امیرا بیگم کے کمرے کی اور جاتا اریان اُس کے لفظ سنتا بے اختیار کھل کر مسکرایا تھا!! اس کا حق جتانا اسے کافی اچھا لگا تھا!!

بھابھی اپ بس ایک بار کہیں سے اسے اتنا ماروں گی کہ اس کو نانی دادی سب یاد اجائے گی اگر اپ کہیں تو دودھ میں ہاضمے کی گولیا ملا کے دے دوں اس کو!ہاتھ روم جاتی رہے گی پھر نکاح تو گیا تیل لینے !! کائزل مریم کے کان کے قریب جھکتے سرگوشی نما اواز میں بولی جب کے اُس کی بات پر اُن دونوں نے مسکراہٹ دبای تھی جب کے الینا اُس کی بات نہیں سن پائی تھی

نکاح کا آغاز کریں ؟اس وقت لاؤنج میں سب موجود تھے جب علینا نے اکر کہا

اریان کی اجازت کے بغیر نکاح کا اغاز نہیں ہونا تھا وہاں معائنے خیز خاموشی چھا چکی تھی اریان شاہ اپنی وجاہت سے بھرپور پرسنلٹی کے ساتھ صوفے پر ٹانگ پہ ٹانگ جمائے بیٹھا سامنے بیٹھی مریم کو پورے حق سے دیکھ رہا تھا جو سنجیدگی سے بیٹھی دیوار کو گھور رہی تھی !!

اریان کچھ بول رہے کیوں نہیں رہے ؟ نکاح کا اغاز کریں نا ؟ الینا بلکل ماحول میں خاموشی دیکھ دوبارہ بولی لیکن ایک بار پھر خاموشی چھائی تھی اریان ہنوز مریم کو دیکھ رہا تھا اس پاس لوگو کی پرواہ کیے بنا !!

ا۔اریان !! امیرا بیگم کی تکلیف سے بھری آواز پر اریان سمیت سب نے اک ساتھ امیرا بیگم کی جانب دیکھا تھا جو اپنے دل والے مقام پر ہاتھ رکھے بس زمین بوس ہونے کو تھی!

اریان ایک جست میں اٹھتا تیزی سے آگے بڑھ کر اُنہیں تھام چکا تھا جب کہ سب بھی ایک ساتھ ان کی جانب لپکے تھے

امی !! اریان زریام اور حورین کی اک ساتھ اواز گونجی تھی باقی سب بھی انہیں پکارتے تیزی سے گئے تھے

ا۔اریان م۔مجھے تکلیف !! وہ اپنے دل والے مقام پر ہاتھ رکھے بمشکل ہی لفظ ادا کر رہی تھی

امی آنکھیں کھولے !! زریام ڈاکٹر کو فون کر !! اریان بلند اواز میں چیخا تھا ساتھ امیرہ بیگم کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا تھا زریام نے تیزی سے فون نکال کر ڈاکٹر کو کال ملائی سب کے چہروں پر ایک لمحے میں پریشانی بسیرا کر چکی تھی

امیرہ بیگم بے ہوش ہوتی اس کے بازو میں گری تھی!! وہاں موجود سب گھبراہٹ کا شکار ہوئے تھے سب ان کے اس پاس جمع تڑپ کر انہیں دیکھ رہے تھے!!

امیرہ بیگم کو ان کے کمرے میں لیٹایا گیا تھا پانچ منٹ کے اندر اندر ڈاکٹر شاہ حویلی میں موجود تھی!

اپ سب باہر جایئے میں چیک کرتی ہوں!! لیڈی ڈاکٹر ان سب کو دیکھ بولی جب وہ سب کمرے سے باہر نکلے!! مریم کی انکھوں میں سے تیزی سے انسوں بہہ رہے تھے اس کی پھپو جان اس کے لیے ماں کا مقام رکھتی تھی

کیا مطلب انٹی کی طبیت خراب ہو گئی تو نکاح ابھی نہیں ہو گا؟ الینا نے ارمغان کو دیکھ سوالیہ سے کہا ارمغان کا دل گیا اس کی جان لے لے لیکن وہ ضبط کر گیا!!

اریان دروازے کو گھور رہا تھا !! قریب بیس منٹ بعد ڈاکٹر باہر ائی تھی !!

پھپھو جان کیسی ہیں ؟ڈاکٹر کے اتے ہی مریم ان کی جانب بڑی تھی باقی سب کا بھی یہی سوال تھا ایک لمحے میں کایا ہی پلٹ گئی تھی

زیادہ ٹینشن لینے کی وجہ سے انہیں ہارٹ اٹیک ایا ہے صحیح وقت پر اپ لوگوں نے مجھے کال کر دی ورنہ مشکل ہو جاتی!! اب وہ خطرے سے باہر ہیں لیکن کوشش کریں انہیں کسی بھی قسم کی ٹینشن سے دور رکھیں ان کے لیے ٹینشن لینا بالکل ٹھیک نہیں ہے!! ان کی حالت بہت نازک ہے کچھ بھی ہو سکتا ہے!! ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں انہیں دیکھ بولی!! اس نکاح کا شاید انہوں نے کچھ زیادہ ہی سٹریس لے لیا تھا

ڈاکٹر مزید کچھ ہدایت دیتی اب جا چکی تھی جب کہ اریان ہنوز وہیں کھڑا تھا!! اریان نے اپنی سرخ آنکھیں اٹھا کر ارمغان کو دیکھا !! یہ نکاح بہت کچھ بگاڑ رہا تھا !! اریان کے

چہرے پر چٹانی سنجیدگی تھی اگلے لمحے وہ شاہ حویلی سے نکلتا چلا گیا !! جو کچھ بھی تھا نکاح ابھی کیلئے ٹل چکا تھا !! جہاں حرین اور کائزل امیرا بیگم کے لیے پریشان تھی وہیں ایک جگہ وہ نکاح کے ٹل جانے کی وجہ سے خوش بھی تھی

(اک دن بعد)

اریان ایک دن بعد ڈیرے سے شاہ حویلی ایا تھا !! فون پر وہ امیرا بیگم کی خبر ہر لمحے کی لے رہا تھا !! لیکن وہ حویلی نہیں ایا تھا اج اس نے حویلی میں قدم رکھا اس کا سر اس قدر تکلیف سے چور تھا کہ بیان نہیں کیا جا سکتا تھا

وہ سیاہ قمیض شلوار میں ملبوس حویلی میں داخل ہوا سلکی بال پیشانی پر پھیلے پہلے ابشار کا حسین منظر پیش کر رہے تھے!!

درد کی شدت سے اس کی انکھیں بے حد سرخ تھی!! قمیض کہنیوں تک فولڈ ہونے کی وجہ سے اریان کے کثرتی بازو واضح ہوتے بے حد پر کشش لگ رہے تھے

ایک ہاتھ میں موبائل تھامیں وہ حویلی میں داخل ہوا!! اُس کا ارادہ سیدھا امیرہ بیگم سے ملنے کا تھا

اریان نے امیرا بیگم کے کمرے کا رخ لیا !! وہ امیرا بیگم کے کمرے میں داخل ہوا تھا جہاں مریم بیٹھی اُنہیں سوپ پلا رہی تھی !! اریان کے داخل ہوتے ہی ان دونوں نے دروازے کی اور دیکھا تھا مریم تو فورا نظریں پھر گئی تھی جبکہ امیرا بیگم پیار سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی!!

امیرا بیگم کو بیڈ ریسٹ بتایا گیا تھا جس کی وجہ سے مریم انہیں اٹھنے نہیں دے رہی تھی!

کیسی طبیعت ہے آپ کی؟ اپنے سر میں ہوتی شدید تکلیف کو نظر انداز کرتے اریان نے اُنہیں دیکھ نرمی سے پوچھا

میں ٹھیک میری جان اپ کیسے ہو؟ امیرا بیگم دھیمے سے بولی

اریان نے اگے اکر ان کی پیشانی چومی!!

اریان ان کے برابر میں بیٹھا تھا اریان نے نظریں اٹھائے مریم کو دیکھا جو اب سنجیدگی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی!!

پھپھو جان اگر اپ کو کچھ اور چاہیے ہو تو مجھے بلا لیجیے گا!! ادا سائی انے والے ہونگے میں کچھ ضرورت کا سامان رکھ لیتی ہوں اپنا !! پھر نکلنا ہے !! مریم اُنہیں دیکھ نرمی سے بولی جب انہوں نے سر کو خم دیا جب کہ اس کے جانے والی بات اریان کی سمجھ سے باہر تھی وہ کہاں جا رہی تھی کیا اپنی حویلی؟

کب کی فلائٹ ہے بچے ؟ امیرا بیگم نے مریم کو دیکھ پوچھا

اج رات 11 بجے کی فلائٹ ہے یہاں سے بابا کی حویلی جاؤں گی سامان پیک کر کے پھر نکلوں گی!! مریم نے اُنہیں دیکھ نرمی سے آگاہ کیا جب کے " فلائٹ " والی بات پر اریان نے نا سمجھی سے مریم کی اور دیکھا تھا جو بنا اسے دیکھے اب کمرے سے نکلتی چلی گئی تھی!!

کیا بات ہو رہی ہے امی کہاں جا رہی ہے یہ؟ اریان نے امیرا بیگم کو دیکھ سوالیہ نظرو سے پوچھا

بچے مریم واپس ہمیشہ کے لیے امریکہ جارہی ہے اپنے مرحوم مما بابا کے گھر !! اس نے فیصلہ لیا ہے وہ اب ہمیشہ کے لیے امریکہ شفٹ ہو رہی ہے!!

امیرا بیگم نے اریان کو دیکھ نرمی سے آگاہ کیا جب کے یہ بات کوئی چھوٹی یا عام نہیں تھی!!

کیا ؟ اریان نے اُنہیں بے یقینی سے کہا اسے یقین نہیں ایا تھا کیونکہ یہ یقین انے والی بات تھی ہی نہیں

ہاں بچے !! اس نے فیصلہ کر لیا ہے!! امیرا بیگم اریان کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ مزید نرمی سے بولتی اریان کا ہاتھ تھام گئی

جانے دو اسے !! وہ اکیلا رہنا چاہتی ہے بچے جو کچھ اس نے پاکستان میں سہا ہے وہ اس ملک میں اب کبھی بھی کھل کر نہیں جی پائے گی اس نے اپنے باپ کو کھویا ہے باپ کو کھونا کوئی

چھوٹی بات نہیں تھی جو بھی اس کے ساتھ پاکستان میں انے کے بعد ہوا یہ ملک اسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہا ہے!! امیرا بیگم نے نرمی سے کہا جب کہ اریان کھڑا ہوا تھا !! اس کا چہرہ مزید سرخ ہوا تھا سر مزید پھٹنے کو ہو رہا تھا مریم اتنا بڑا فیصلہ کیسے لے سکتی تھی؟

امی کا دھیان رکھو بچے!! اندر داخل ہوتے کائزل کو دیکھ اریان نے گھمبیر آواز میں کہا پھر بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا وہ کمرے سے نکلتا چلا گیا!!

اُس کا رخ اپنے کمرے کی اور تھا جہاں یقیناً مریم نے موجود ہونا تھا !! وہ تیش کے عالم میں تیزی سے اپنے کمرے کی اور بڑھا تھا !!

اریان کا دماغ بری طرح خراب ہوا تھا !!

وہ غضب و غیز کے عالم میں اپنے کمرے کا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا جہاں بیڈ بیڈ پر سوٹ کیس رکھیں اپنا سامان پیک کر رہی تھی

جسے دیکھ کر اریان شاہ کا ضبط مزید ٹوٹا تھا!!

کس سے پوچھ کر تم نے یہ فیصلہ لیا ہے؟ اریان اُس کے قریب اتا اُس کی کلائی تھام کر اپنی جانب کھینچا حلق کے بل دھاڑا

مریم ہمیشہ کی طرح کھینچتے ہوئے اس کے قریب ہوئی تھی!!

چھوڑیں مجھے!! میری زندگی ہے اپنی زندگی کا فیصلہ میں اپنی مرضی سے لینے کا حق رکھتی ہوں اور مجھے میرے اس فیصلے سے کوئی نہیں ہٹا سکتا اپ کو مجھے طلاق نہیں دے رہی نا مت دیں امریکہ جا کے بہت جلد خلا لے لوں گی!!

مریم اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کے اسے دور کرتی بلند اواز میں بولی

تمہاری زندگی کا فیصلہ میں کروں گا!!تمہیں کیوں سمجھ نہیں اتا ؟ اریان نے اُس کے مزاحمت کرتے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر رکھتے اپنے ایک ہاتھ میں قید کیے !! لہجہ سخت تھا

مریم کی نظریں اریان کے پرکشش چہرے پر تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا بے حد حسین تھا شاید ہی اریان شاہ جتنی خوبصورتی کوئی دوسرا اس دنیا میں رکھتا ہو وہ بالکل چاند کی طرح شفاف اور اکلوتا تمام خوبصورتی کا مالک تھا!! خدا نے اسے بہت فرصت سے بنایا تھا اس میں کسی چیز کی کمی نہیں تھی!!

خدا کا بنایا گیا حسین شخص اریان شاہ !! جس پر خوبصورتی اکر ختم ہوتی تھی!!

اپ کیوں کریں گے میری زندگی کا فیصلہ؟ خدا کی قسم اب یہ دل نہیں دھڑکے گا میرا کیونکہ جو فیصلہ میں نے لے لیا وہ آخری فیصلہ ہے !!مریم نے سفاکی سے کہا لہجہ احساسات سے آری تھا

تم سچ میں مجھے چھوڑ کر جانا چاہتی ہو؟ اریان کا لہجہ دھما پڑا تھا آنکھیں مزید سرخ ہوئی تھی

جانا چاہتی نہیں میں جا رہی ہوں!! میں اپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی!! مریم نے ہنوز بے تاثر لہجے میں کہا

کیا تم وہ سب بھول نہیں سکتی؟ اریان نے اُسے اپنے مزید قریب کرتے گھمبیر آواز میں کہا درد کی شدت اس کے سر پر اسیر ہو رہی تھی!! اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا !! اریان کا لہجہ اچانک دھیما پڑا تھا اور یہ چیز مریم نے بغور محسوس کی تھی شاید پہلی بار وہ اس قدر دھیمے لہجے میں کسی سے بات کر رہا تھا مقابل میں کوئی اور نہیں اس کی بیوی تھی

جب کہ اس کی بات پر مریم تنزیہ مسکرائی

کیا بھولوں اپ کا مجھے تکلیف دینا ؟ اپ کا میری عزت نفس کو معاد دینا مجھے ہر بار بے بسی کی انتہا پر پہنچا دینا یا پھر میرے بابا کی موت؟ سب کچھ بھول بھی جاؤں گی لیکن اپنے بابا کو کیسے بھولوں جن کی جان اپ نے بے دردی سے میری انکھوں کے سامنے لی تھی

یاد ہے اپ کو اس دن جب اپ نے مجھے اکیلے اسی حویلی کے اس کمرے میں بند رکھا تھا جہاں سے مجھے سب سے زیادہ خوف محسوس ہوتا تھا جب مجھے یہ تک نہیں پتہ تھا کہ میرے بابا زندہ ہیں یا نہیں میں تڑپ کر اپ سے پوچھ رہی تھی کہ مجھے میرے بابا کی حالت بتا دیں اور اپ نے ؟؟ اپ نے سفاکی سے کہا تھا کہ بھول جاؤ اپنے باپ کو!!

یاد ہے نا اپ کو ؟ نہیں اپ کو کیسے یاد ہو گا؟ دوسروں کو اذیت دینا تو اریان شاہ کی انا میں شامل ہے !! اپنی غلطیاں کس کو یاد رہتی ہیں؟ جس پر پڑتی ہے اسے تکلیف ہوتی ہے اور یہاں مجھ پر پڑی تھی!! اپ نے ہمیشہ مجھے بے بس کیا!! اپ نے ہر موڑ پر بتایا کہ میں اپ سے کمزور ہوں!! اپ نے ہر موڑ پر یہ بتایا کہ اپ ایک سفاک انسان ہیں پرسو پھپو جان کی طبیعت خراب ہوئی تھی اپ سب تڑپ گئے تھے!! پہلی بار تڑپ اپ کے چہرے پر میں نے دیکھی تھی!! اپنی ماں کے دکھ پر ایسی تڑپ دوسرے کے باپ کی جان لے کر بھی اتنی پرسکونی؟ مریم اسے دیکھ بول رہی تھی نہ چاہتے ہوئے بھی آنکھوں سے انسو پھسل پھسل کر گر رہے تھے

اریان کی آنکھیں لمحہ بہ لمحہ مزید سرخ ہو رہی تھی اس نے اپنی سرخ آنکھیں اٹھا کر مریم کے چہرے کو دیکھا جو ضبط کی شدت سے سرخ پڑھ رہا تھا

ہاتھ پیچھے لے جاتے اریان نے اُس کے بندھے ہوئے جوڑے میں قید بال اج لمحے میں کھولے تھے !!

مریم کے بال ہمیشہ کی طرح اس کی پشت پر اپشار کی مانند پھیلے تھے!!

اریان نے اُس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کیا

پتہ ہے سائنس کے مطابق دل ایک منٹ میں "72" بار دھڑکتا ہے۔اور تمہارا میرے قریب آنا سائنس کی دھجیاں اُڑا دیتا ہے

دل کی دھڑکنوں کا شور خالی خاموشی میں محسوس کرتے اریان نے گھمبیر آواز میں کہتے اس کی پشت پر پکڑ مضبوط کی!!

کاش ہم ایک بار پھر ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہو جاتے!! مریم نے بکھرے لہجے میں کہا

تمہیں دکھ کس بات کا ہے ؟اریان کی جانب سے سوال ایا

ہر اس بات کا جو میں نے سہا ہر وہ دکھ جس پر دھاڑے مار کر رویا جاتا ہے

مجھے واپس وہیں چھوڑ کر آسکتے ہے جہاں میں اپ سے ملنے سے پہلے تھی؟

اپ کا میری زندگی میں انا میری سب سے بڑی ہار تھی!! اور یہ احساس مجھے میرے بابا کی جانے کے بعد ہوا !! میں اج بھی انہیں اسی شدت سے یاد کرتی ہوں جتنی پہلے دن کرتی تھی اج بھی ہر رات مجھے نیند نہیں اتی صرف میری بابا کی اواز سننے کو جی چاہتا ہے وہ منظر آنکھوں سے نہیں جاتا جب اپ نے میری انکھوں کے سامنے انہیں گولی ماری تھی!! اک بار پھر اپنے بابا کو یاد کر کے وہ شدت سے روئی تھی وہ شاید ہی اپنے بابا کو کبھی بھول سکتی تھی اور یہی وجہ تھی جو وہ اریان کو کبھی معاف نہیں کر سکتی تھی!!

اریان نے اسے مزید اپنے قریب کرتے اس کی گردن میں چہرہ چھپایا!!

مریم نے بے اختیار گہرا سانس اندر کھینچا تھا

مت جاؤ!! اریان نے اُس کی گردن میں چہرہ چھپائے بے حد دھمی لیکن گھمبیر اواز میں کہا اواز میں تھکن تھی!! جب کہ اس کی بات پر ایک انسو مزید ٹوٹ کر مریم کی انکھ سے گرا تھا اریان شاہ نے کسی چیز کی منت کرنا نہیں سیکھی تھی جو چیز اریان کو پسند تھی وہ اس کی ہوتی تھی!!

م۔مجھے میرے فیصلے سے اب کوئی نہیں ہٹا سکتا!! مریم نے سامنے نظریں جمائے جواب دیا تھا

کچھ پہلے جیسا نہیں ہو سکتا؟ اریان کی جانب سے اگلا سوال ایا تھا لہجہ ہنوز ایسے ہی تھا

رابطے ، راستے ، واسطے کچھ بھی پہلے جیسا نہیں رہا بس دل اداس ہے اور بہت اداس ہے!! اور یہ اداسی عام نہیں ہے !! پہلے جیسا کچھ نہیں ہو سکتا سب ختم ہو رہا ہے!!بلکے سب ختم ہوگیا ہے !! مریم نے جواباً کہا وہ مزاحمت نہیں کر رہی تھی وقت بالکل رکا ہوا تھا

اریان نے اُس کی گردن سے چہرہ نکال کر اُسے دیکھا اریان کا چہرہ بےحد سرخ تھا !! مریم کا بھی کچھ کم نہیں تھا !! لیکن اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی

اریان بس اُسے دیکھ رہا تھا بنا پلک جھپکائیں

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟ اُسے کافی دیر تک اپنی جانب دیکھتا پاکر مریم نے سوالیہ نظرو سے پوچھا لہجہ سنجیدہ تھا !

یہی کے میں ہر چیز سے اُکتا جانے والا شخص تمہیں ساری عمر یوہی دیکھ سکتا ہوں!! اریان نے اُسے دیکھ اپنی روبدار گھمبیر آواز میں کہا وہ کبھی ایسی باتیں سامنے نہیں رکھتا تھا کیونکہ اج سے پہلے اُسے ایسا احساس ہوا ہی نہیں تھا !! اریان نے اک بار پھر اُس کے بالوں میں سخت گرفت کرتے اپنا چہرا اُس کی گردن میں گھسایا اُس کی سانسیں تھکن کی شدت سے بھاری تھی پچھلے دو دن وہ ان سب جھمیلوں کے چلتے سویا نہیں تھا !! لیکن اُس پر نیند کبھی حاوی نہیں ہوتی تھی یہ تھکان کچھ اور تھی شاید !! مریم کو اُس کی سخت گرفت پر تکلیف ہورہی تھی لیکن وہ خاموش رہی!!

پچھلے دن میں نے بہت سوچا لیکن

میں تمہیں نہیں بھول سکتا!! یہ میرے بس میں نہیں !؟تمہارا نام دلو دماغ کے ساتھ میری روح پر نقش ہے اسے مٹانہ نا ممکن ہے ،اگر تُم مجھ سے دور گئی تو تمہارا یہ ہجر میری ناکام حیات میں لکھا جائیگا گا!! جہاں پہلی صفت یہی سے شروع ہوگی کیونکہ میں اپنی زندگی میں کبھی نہیں ہارا

یعنی اریان شاہ کی ایک بار کی زندگی بھی تمہارے بغیر رائیگاں ٹھہری۔۔!

اریان نرمی سے اُس کی گردن پر جگہ جگہ لب رکھتا بے ہے بھاری آواز میں بول رہا تھا مریم سامنے دیوار کو دیکھ رہی تھی آنکھوں سے انسوں ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے!! اریان کے ان لفظوں سے باہر دھوپ میں بارش ہورہی تھی !! تاریخ یہ دن بارش کے ذریعے لکھ رہی تھی اُس کی باتیں مریم کی گہری سانسوں کا سبب بن رہی تھی اریان شاہ کا ہر لفظ تاریخ میں لکھا جارہا تھا

میں اپ کو عمر بھر یاد رکھوں گی !

اس لیے نہیں کہ آپ سے ایک تعلق تھا جو نہیں رہا یا آپ سے میری کئی یادیں وابستہ ہیں یا اس لیے کہ آپ سے کبھی محبت تھی مجھے !! بلکہ اس لیے کہ یہ میرے بس میں ہے ہی نہیں کہ آپ کو بھلا پاؤں ذہن سے کسی طرح اپ کے خیال کو کھرچ کر نکال پھینکوں، یہ میرے اختیار سے باہر ہے اور اس بات کا اتنا یقین مجھے اس لیے ہے کہ میں یہ سب آزما چکی ہوں اور ہر بار بری طرح سے ناکام ہوتی ہوں ہر گھڑی ہر دن ہر حال میں آپ یاد رہتے ہیں میں کوشش کرونگی آپ کو بھولنے کی لیکن جانتی ہوں میں اپ کو بھول نہیں پاؤں گی مگر میں وعدہ کرتی ہوں کہ ، وہاں جانے کے بعد میں اپنے ذہن سے آپ کا نام و نشان مٹا دونگی۔

ہاں میں اپ کو ایسے بھلا دینا چاہتی ہوں جیسے آپ کبھی تھے ہی نہیں !!

مریم اپنی بھاری ہوتی سانسوں کو سنبھالتی بہتے انسوں کے ساتھ کہے رہی تھی وہ کسی حال میں یہاں نہیں رک سکتی تھی !!

میں نے کہا نا تم کہیں نہیں جاسکتی؟تُم مجھے کبھی نہیں بھول پاوگی !! جس طرح تم الفاظ استعمال کر رہی ہو میں اگر دور چلا گیا تو تُم خود مجھے ڈھونڈو گی !! وہ اُس کی گردن سے چہرہ نکال کر قوت سے دھاڑا تھا !! مریم نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ اپنی سسکی روکی

پ۔پہلے میں سوچتی تھی اگر مجھے آپ سے آخری ملاقات کے محض چند پل میسر ہو تو میں اپ کے قدموں میں بیٹھ کر

اپ کی آنکھوں میں دیکھوں گی اور پوچھوں گی

اپ کو مجھ سے محبت کیوں نہ ہوئی ؟؟؟کیونکہ اگر آپ کو مجھ سے محبت ہوتی تو میرے بابا ابھی میرے پاس ہوتے

وہ کانپتے لہجے میں بولی

اپ ن۔نے جو میرے ساتھ کیا وہ میں نہیں بھول سکتی میں آپ کو کبھی معاف نہیں کر سکتی !!

مریم نے اُسے دیکھ اپنی انسوں سے بھری آنکھوں سے کہا

میں نے معافی مانگی!! ؟ نہیں !! اریان شاہ کبھی کسی سے معافی نہیں مانگتا!! اریان نے اُسے دیکھ سخت لہجے میں کہتے اُس کی پشت اپنے سینے سے لگاتے اُس کے پیٹ پر ہاتھ رکھا اور اپنا چہرا اُس کی پچھلی گردن میں چھپایا اب وہ اس کی پچھلی گردن چوم رہا تھا !! مریم نے سختی سے آنکھیں میچی تھی

ا۔اپ کی نزدیکی مجھے تکیف دیتی ہے !! اپ کیا میری زندگی میں مجھے تکلیف دینے آئے ہے؟ اپ چلے کیوں نہیں جاتے ؟ مریم نے اپنا آپ اُس سے چھروانہ چاہا

چلا جاؤنگا !!! اور سب سے زیادہ یاد تُم کروگی مجھے!! اریان نے اپنی سرخ آنکھیں بند کی تھی

نہیں کرونگی !! مریم نے اگلے لمحے جواب دیا تھا اریان اذیت سے مسکرایا تھا

تُم اتنی سنگ دل نہیں تھی جان!!! اریان آنکھیں مندے بھاری لہجے میں کہا مریم نے اپنی تیز سانسوں کو قابو کرنا چاہا جو لفظ " جان " سے بے قابو ہوئے تھے اریان کا انداز بے حد خوبصورت تھا اگر کوئی اور سنجیدہ سرد طبیعت مالک اریان شاہ کا یہ انداز دیکھ لیتا تو یقیناً گش کھا کر گر جاتا !! اریان شاہ جو کسی سے مسکرا کر بات نہیں کرتا تھا یہ باتیں کسی تیسری کے لیے واقعی حیرت کا مقام تھی

نہیں تھی !! اپ نے بنادیا !! کیا کروں؟ اپ کی سنگ دلی تھوڑی تو مجھ میں آئیگی نہ ؟ مریم نے سامنے دیوار کو گھورتے کہا

تُم نے نہیں بننا تھا سنگ دل !! اریان نے اُس کا رخ اپنی جانب کرتے اُس کی نوز پن پر لب رکھے تھے !!

جب مریم نے اریان کو دیکھا !!

سردی لگ رہی ہے ؟؟ اُسے کانپتا دیکھ اریان نے اُسے دیکھ پوچھا وہ بری طرح کانپ رہی تھی !! اریان نے ریموٹ اٹھا کر کمرے کے اے سی بند کیے

یاد ہے جب میں پہلی بار اس کمرے میں ائی تھی جو آپ نے مجھے سردی میں ایسے ہی چھوڑ دیا تھا ؟ اُس وقت کی تکلیف بھی محسوس ہورہی ہے !! مریم نے اپنے انسوں صاف کرتے کہا

اریان نے اُس کے قریب پہنچتے اُسے بانہوں میں بھرا مریم نے اس اچانک عمل پر اریان کے کندھے پر ہاتھ رکھ سہارا لیا تھا اریان نے آگے آکر اُسے بیڈ پر لٹایا!!

ائے ایم سوری !! اریان نے اُس کے کان کے قریب جھکتے گھمبیر آواز میں کہا جو کبھی نہ ہوا تو اج وہ بھی ہوگیا تھا زندگی میں پہلی بار اریان شاہ نے کسی کو یہ لفظ کہے تھے اج سب کچھ وہ ہو رہا تھا جو کبھی نہیں ہوا تھا!!

مریم کی انکھ سے مزید اک انسوں ٹوٹ کر گرا تھا اس وقت شام کے چھے بج رہے تھے !! اور سورج بادلوں میں ڈھنپ رہا تھا

اُس نے ایک بار پھر چونک کر اریان کو دیکھا تھا!! اریان شاہ اور معافی کا لینا دینا دور دور تک نہیں تھا!!

مریم نے گھڑی کی جانب دیکھا!!

ہ۔ہٹے مجھے جانا ہے !! وقت ہورہا ہے !! مریم نے مزاحمت کرتے اٹھانا چاہا

تُم کہیں نہیں جاؤ گی !! اریان نے اُس پر سایا فگن ہوتے فیصلہ کن لہجے میں گھمبیر آواز لیے کہا مریم نے اُس کے سینے پر ہاتھ رکھ اُسے دور کرنا چاہا

میں کچھ پل سکون چاہتا ہوں!! اریان نے کہتے اُس کا دوپٹہ دور پھینکا تھا

مریم نے مزاحمت کرنی چاہی جب اریان نے اُس کے ہاتھ قابو میں لیتے اوپر پن کیے !!

اج نہیں !! اریان نے اُسے دیکھ بھاری آواز میں کہا اُس کی آنکھوں کی سرخی سب کچھ بیان کر رہی تھی !!

ی۔یاد رکھیے گا میں اپ کو معاف کسی قیمت پر نہیں کرونگی!!! چاہے کچھ۔ بھی ہوجائے !!

مریم نے اپنی بے بسی پر انسوں بہاتے اُسے آگاہ کیا وہ مسلسل خود کو اُس کی گرفت سے ازاد کروانے کیلئے مزاحمت کر رہی تھی لیکن کچھ کام نہیں ارہا تھا

اریان نے دھیرے سے اُس کے لب چومے تھے مریم پوری کوشش کر رہی تھی اُس سے دور ہونے کی لیکن یہ ممکن نہیں تھا وہ پوری طرح مقابل کی گرفت میں تھی !!

میں بہت تھک گیا ہوں!! اور سکون چاہتا ہوں!! اریان نے اُس کی بات کا جواب بلکل الٹ دیا تھا

اریان نے اُس کے کان کی لوں نرمی سے چومی !! اور اس کا چہرہ دیکھا

أنت الأجمل في نفسی

(میری نظر میں سب سے حسین ہو تم)

اس نے یہ لفظ ادا کیے تھے مریم کو اس کا اردو مطلب نہیں پتہ تھا وہ مزاحمت کرنے کے باوجود اُن بولے گئے لفظوں کا مطلب جاننے کو بے تاب ہوئی تھی

اس لڑکی کے پاس صرف ایک ہی راستہ تھا مضبوط بننا یقین مانو وہ بلکل بھی بہادر نہیں تھی!!

میں تمہیں خود سے دور نہیں کر سکتا جانم!! اریان نے اُس کی پیشانی چومی تھی !!

ک۔کیوں؟, مریم نے کانپتے ہوئے پوچھا وہ بری طرح کانپ رہی تھی

کیونکہ میں تمہیں خود سے دور جاتا نہیں دیکھ سکتا !! کون سا جادو کر دیا ہے تُم نے مجھ پر ؟ تُم میری کمزوری بن گئی ہو!! میں نے اج تک کسی کو اپنی کمزوری نہیں بننے دیا تُم کب بن

گئی پتہ ہی نہیں چلا !! مجھے تم سے محبت ہوگئی ہے !! اریان نے کہتے اُس کی گردن پر لب رکھے تھے جب کا باہر بجلی زورو سے کڑکی تھی !!

باہر موجود پنچھی یک دم گنگنائے تھے !! سورج شرما کر مکمل ڈھلا تھا آسمان میں الگ شور بھرپا ہوا تھا

کیا ہوا تھا ؟

ہوا تھا آغاز جان اریان کا !!

کیا ہوا تھا؟

ہوگئی تھی اریان شاہ کو محبت !!

بتا دو اے چاند کی روشنیوں چیخ چیخ کر دنیا کو ہوگئی تھی اریان شاہ کو محبت !!

جب کے مریم کو لگا تھا وہ کچھ غلط سن رہی ہے !! ماحول رک چکا تھا معائنے خیز خاموشیاں گونجی تھی مریم کو ان لفظوں پر یقین انا ناممکن تھا وہ سٹل ہوئی دیوار کو دیکھتی رہی!!گویا دل دھڑکنا بند کر گیا ہو اریان شاہ کی پہلی محبت مریم تھی !! اُس نے اپنی تیس سالا زندگی میں یہ قسمتی کسی کو نہیں بخشی تھی !!

اریان اُس پر جھکتا چلا گیا !! اُس کے لمس میں شدت تھی !! ایسی شدت گویا اس کے بعد اُس کے قریب رہنے کا موقع نا ملے !!

ہ۔ہٹ جائے !!! اپ کی نزدیکی مجھے اذیت دے رہی ہے !! مریم نے اذیت سے بھر پور لہجے میں کہا وہ جھوٹ بول رہی تھی مقابل کی نزدیکی میں سکون ہی سکون تھا !! اریان شاہ کا ہر لمس سکون کے باعث تھا اریان شاہ کے پہلے لمس کی نظر سرد مریم تھی!! وہ اریان شاہ کے اک لوتے لمس کی پہلی وارث تھی لیکن وہ ماضی میں ہوا کچھ نہیں بھول سکتی تھی !! اسلئے وہ اریان سے دور ہونا چاہتی تھی وہ جانتی تھی مقابل کی نزدیکی اُسے کمزور کردیگی!! اور وہ کمزور نہیں پڑھ سکتی تھی !!

لیکن میں تُم سے محبت کرتا ہوں اور تمہاری نزدیکی مجھے سکون دے رہی ہے !! وہ جواباً کہتا اُس پر جھکا تھا

وہ اج اُس کے بےحد قریب آچکا تھا لمحے گزرتے رہے اور وہ اپنا رشتا مکمل کرتا چلا گیا !! مریم اپنے آپ کو اُس کے حصار سے نکالنے کی پوری کوشش کر رہی تھی لیکن مقابل نے کوئی موقع نہ دیا اپنی بےبسی پر سوائے انسوں بہانے کے اور کچھ وہ نا کر سکی!! وہ بہت عقیدت اور محبت سے اُسے اپنا بنا گیا تھا !! گزرتے وقت کے ساتھ وہ پوری طرح صحیح مائنو میں مریم سے مریم اریان شاہ بن چکی تھی!!

لیکن مریم اپنی بے بسی پر مشتمل تھی !!اُس کا آخری فیصلہ تھا وہ پاکستان نہیں رہنا چاہتی تھی !! نہ وہ اریان شاہ کو کبھی معاف کرسکتی تھی !! اُن کا جُدا ہونا لکھا تھا اور مریم اُسے نہیں مٹا سکتی تھی یہ بات وہ جانتی تھی !!

ارحاب اس وقت صوفے پر بیٹھا اُس کی پشت پر چہرہ گرائے آنکھیں مندے بیٹھا تھا جب کمرے میں داخل ہوتی حورین دھیرے دھیرے چلتی اُس کے نزدیک ائی !! اور دھیرے سے اُس کے برابر میں بیٹھی اُس کے سینے پر سر رکھ گئی ارحاب نے اپنی سرخ آنکھیں کھولی تھی !!

ارحاب نے اک سانس بھر کر حورین کے گرد حصار باندھ کر اُسے اپنے حصار میں لیا حورین کے لب مسکرائے تھے !!

اپ نے مجھے معاف کردیا اُس دن کیلئے ؟ حورین نے کسی احساس کے تحت پوچھا

ہمم !! اسی وقت کردیا تھا !! ارحاب نے اُسے دیکھ نرمی سے کہا

میں بہت خوش نصیب ہوں جو میرے نصیب میں آپ ہے !! حورین نے اپنی آنکھوں میں اُترتی نمی کو اوپر چڑھایا تھا !!

اُس کی آنکھوں میں نمی اترتے دیکھ ارحاب نے نرمی سے اُس کی دونوں آنکھیں چومی !! حورین کی درد کرتی آنکھوں میں سکون اترتا محسوس ہوا تھا !!

ارحاب نے مسکرا کر اُسے دیکھا پھر عقیدت سے پیشانی چومی !! حورین کی آنکھوں میں مزید نمی جھلکی

تمہیں پتہ ہے تمہاری کون سی عادت مجھے سب سے زیادہ اچھی لگتی ہے؟ارحاب نے اُسے دیکھ کہا جب حورین نے سوالیہ نظرو سے اُسے دیکھا

تمہاری یہ معصومیت جس کی وجہ سے تمہاری آنکھیں یوں بھیگ جاری ہے یہ تمہاری سادہ فسا کی مثال دیتی ہے لیکن مجھے تمہاری انکھوں میں انسو نہیں پسند !! ارحاب دل فریب انداز میں بولا!!

وہ اُس کا سر اپنے سینے سے لگاتا آنکھیں مند گیا جب کے اُس کی اُنگلیاں نرمی سے حورین کے بالوں میں چلتی اُسے سکون دے رہی تھی اُن کی زندگی اب خوبصورت تھی بے حد خوبصورت !! ان کا اختتام بے حد حسین ہورہا تھا !!

ارحاب کے اُس کے بالوں پر لب رکھے !! اور اس کے گرد حصار تنگ کرتے اُسے اپنے مضبوط حصار میں بھرا حورین بھی دکن سے آنکھیں موند چکی تھی !!

ایزل اور عرش گھر آچکے تھے لیکن ایزل عرش سے ٹھک بات نہیں کر رہی تھی کیونکہ حادثہ چھوٹا نہیں تھا اس نے اپنا بچہ کھویا تھا!! جبکہ ہر عرش اس کا بے حد خیال رکھ رہا تھا وہ اپنی غلطی کی معافی کے لیے ہر مداوا کرنے کی کوشش کر رہا تھا!!

ایزل کو وقت لگنا تھا لیکن عرش کی اس قدر محبت نے اُس کا دل پگھلا دینا تھا !!

اب تک ناراض ہو؟ اُسے خاموشی بالکنی کی جانب دیکھتا پاکر عرش نے اُس کے پاس اتی نرمی سے پوچھا

نہیں!! میں کیوں ناراض ہوں گی!! ایزل نے اُسے دیکھا تھا

میں تمہیں ایسی زندگی دینا چاہتا ہوں جہاں صرف خوشیاں ہو ! عرش نے اُس کا ہاتھ تھاما

زندگی کے کچھ حادثے اپ کی زندگی سے خوشیاں ہمیشہ کے لیے لے جاتے ہیں!! ایزل نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا

ایزل تُم مجھے ایک موقع دو میں تمہاری زندگی میں صرف خوشیاں بھر دوں گا!!

عرش نے اُسے دیکھ بےحد محبت سے کہا ایزل نے اُس کی آنکھوں میں اپنے لیے جذبات کا ٹھاٹے مارتا سمندر دیتا وہ محبت کا سمندر جو اُس کی آنکھوں میں آباد تھا !!

پلز بس اک موقع!! عرش نے اُس کا چہرہ ہاتھ میں تھاما تھا وہ اس قدر مان سے پوچھ رہا تھا کے ایزل منع نہیں کر پائی !!

کچھ پل کی خاموشی رہی!! جو بھی تھا عرش کے جذبات سچے تھے اُس نے اپنی اولاد کھو کر زندگی کا مطلب سمجھا تھا

دیا!! ایزل نے اپنی آنکھوں کی نمی صاف کی جب کے اُس کی بات پر عرش کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ بکھری تھی

اُس نے فوراً اپنی جیب سے کچھ کاغذات نکال کر ایزل کے سامنے کیے !! جسے ایزل نے نہ سمجھی سے دیکھا تھا!!

کھولو!! عرش نے مسکرا کر اسے پیپرز دیکھنے کا اشارہ کیا اس نے پیپرز ہاتھ میں تھام کر کھولے

لندن کے ٹکٹ؟ ایزل نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا

ہمم !! ہم لندن شفٹ ہورہے ہیں ہمیشہ کیلئے یہاں تمہارے لیے سوائے تکلیف کے اور کچھ نہیں رکھا!! ممانی جان کی فکر مت کرو ہم انہیں بھی اپنے ساتھ لے کر جا رہے ہیں!! اور مریم بھی لندن شفٹ ہورہی ہے !! عرش نے مسکرا کر کہا ساتھ اس کی پریشانی کا حل بھی نکالا

لیکن پاکستان چھوڑ کر کیسے۔۔وہ کچھ بولنے لگی تھی

پاکستان میں ہماری کوئی خوبصورت یادیں نہیں ہے میں چاہتا ہوں ہماری نئ زندگی کا اغاز ہر چیز نئے انداز میں ہو!! عرش نے مسکرا کر کہا ایزل نے سر کو خم دیا تھا

جانے سے پہلے میری اک خواہش ہیں!! ایزل کا لہجہ سنجیدہ ہوا تھا

کیا ؟ عرش نے بے تابی سے پوچھا

میں زریام سے مل کر اُنہیں بتانا چاہتی ہوں میں بے وفا نہیں تھی !! زریام کو یاد کرتے اُس کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی

ٹھک ہے اج شام ہی ہم شاہ حویلی چلے گے!! عرش نے لمحہ نہیں لگایا اُس کی خواہش پوری کرنے میں جب کے ایزل نے انسوں صاف کرتے اسباب میں سر ہلایا تھا

ائی لو یو!! عرش ایزل کو رکھ محبت لبریز لہجے میں بولا

ایزل کے گال بے ساختہ شرم سے گلال بکھر رہے تھے اُس نے شرما کر پلکیں بچھائی پہلی بار اس کے چہرے پر اپنی محبت کے رنگ اس وقت عرش کو اس دنیا کے سب کے حسین منظر میں سے اک معلوم ہورہے تھے وہ نرمی سے اُس کا ہاتھ چومتا اپنی نئ زندگی کا آغاز کرچکا تھا !!

وہ جان چکا تھا کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا پڑتا ہے

آن ؟ ایزل زریام کے کندھے پر سر رکھے بڑے لاڈ سے اُسے پکار رہی تھی

جی میرا بچا ؟ زریام نے بھی شفقت بھی لہجے میں کہا

سب ٹھک کب ہو گا ؟ بھابھی جانے کا کیوں کہے رہی ہے ؟ ادا سائی دوسری شادی کیوں کر رہے ہیں !! وہ زریام کی شرٹ کے بٹن سے کھیلتی پریشانی سے بولی !!

سب ٹھک ہوجائیگا میری جان!!! صبر رکھو!! قسمت میں جو ہوا وہ ہو کر رہے گا !! زریام نے اُس کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگایا تھا

ہماری شادی بھی ہونی ہے ابھی!! کائزل نے مسکرا کر کہا ساتھ زریام کا ہاتھ چوما اُس کی ادا پر زریام شاہ دلو جان سے فدا ہوا تھا !! یقیناً ان جھمیلوں کے بعد اُن کی شادی کا ارادہ تھا لیکن آگے کا کسے معلوم ابھی سے؟

اُف تمہاری یہ معصوم ادائے تمہارے آن کو گھیال کرتی ہے جان !! زریام کھوئے لہجے میں بولا

آن اپ تو بہت رومینٹک باتیں کرتے ہیں !! کایزل شرما کر بولی

ہمم!! اتنی پیاری بیوی کے سامنے رومینس آجاتا ہے !! زریام نے آنکھ ونگ کرتی کہا

یعنی اپ نے مان لیا میں خوبصورت ہوں ؟کائزل کا لہجہ شوخ ہوا تھا اُسے زریام سے اپنی تعریف سن کر پیٹ میں گُدگُدی سی ہورہی تھی !!

چھوٹے سائی !! جب ایک ملازمہ نے اکر زریام کو پکارا

ہمم؟ زریام نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا تھا

ایزل بی بی آئی ہے آپ سے ملنے !! ملازمہ نے اُسے آگاہ کیا جب کے ایزل کے نام پر زریام نے جہاں گہرا سانس بھرا تھا وہی کائزل نے نا سمجھی لیے اُسے دیکھا تھا ایزل زریام سے کیوں ملنا چاہتی تھی؟

اتا ہُوں! زریام نے جواباً کہا پھر کھڑا ہوا

آجاؤ !! وہ کائزل کو دیکھ بولا جب کایزل زریام کے ہم قدم ائی !!

وہ دونوں اک ساتھ کمرے سے باہر نکلتے لاؤنج کی جانب ائے تھے!! جہاں ایزل موجود تھی جب کہ برابر میں ہی عرش بیٹھا تھا!!

زریام نے اج ماضی کی یادوں کو خود پر حاوی ہونے نہیں دیا تھا!!

ایزل کو دیکھتے ہی اُس کے چہرے پر سنجیدگی چھائی تھی !!!

وہ لاؤنج میں داخل ہوا تھا جبکہ کائزل اس کے ساتھ تھی

زریام کو دیکھ عرش فوراً آگے آکر اس سے گلے لگا !!

السّلام علیکم!! ایزل نے سلام کیا لہجہ پرسکون تھا

وعلیکم السلام کیسے انا ہوا؟ زریام نے نرمی سے جواب دیتے وجہ جاننی چاہی

کچھ اپ کو بتانا تھا!! ایسا سچ جو اپ کو اب تک نہیں معلوم جو میرے دل پر بوجھ بنا ہوا ہے اور اب میں اپ کو بتانا چاہتی ہوں!! ایزل اپنے انسو پر قابو رکھنے کی پوری کوشش کر رہی تھی

کیسا سچ ؟ جواب کایزل کی جانب سے ایا تھا

ماضی کا سچ کایزل تم نہیں جانتی زریام اور میں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے ہم دونوں کی محبت سچی تھی لیکن وقت صحیح نہیں تھا قسمت میں کچھ اور لکھا تھا!! زریام کی زندگی میں تم لکھی تھی اور میری زندگی میں عرش !! ایزل نے اُسے دیکھ نرمی سے کہا جب کہ اس کی بات پر کایزل کی آنکھیں حیرت سے کھلی تھی اُس نے بےیقینی سے معاملے کو سمجھنے کی کوشش کی

میری جان پریشان مت ہو۔!!ماضی کی بات ہے ہماری شادی سے پہلے جس لڑکی میں بات کیا کرتا تھا وہ لڑکی ایزل تھی!! اس کی انکھوں میں نمی اترتی دیکھ زریام نے اُسے اپنے قریب کرتے نرمی سے آگاہ کیا

ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ !! اور پھر ذریام کی انکھوں میں کائزل کیلئے محبت دیکھ !! ایک بار پھر ایزل کی آنکھوں میں نمی اتر رہی تھی جب عرش نے اُس کا ہاتھ تھاما اور ہلکا سا دبا کر اسے انسو پر قابو رکھنے کا کہا ایزل نے فوراً اسباب میں سر ہلاتے اپنے انسو پر قابو رکھا نہ چاہتے ہوئے بھی انسوں ارہے تھے ماضی کی تلخی ہی کچھ ایسی تھی!!عرش ایزل کی فیلنگز محسوس کر پارہا تھا

مجھے نہیں لگتا ماضی کو خروج کر سامنے رکھنے کا اب کوئی بھی فائدہ ہے! ہم دونوں اپنی زندگی میں بے حد خوش ہیں !! پھر ماضی کو دوبارہ حال میں لے کر مت رکھو!! زریام نے اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہا

میں ماضی کو حال میں نہیں رکھ رہی زریام میں بس اپ کو سچائی سے اگاہ کر رہی ہوں!! میں چاہتی ہوں اپ سوچ جانیں!! اپ کی نظر میں میں بے وفا ہوں جس نے اپ کو دھوکہ دیا!! ایزل زریام کو دیکھ بولی اتنے عرش کے فون پر کال ائی تھی جسے سننے وہ لاونج میں جا چکا تھا

اپ نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں اپ سے بے وفائی کر سکتی ہوں وقت اور حالات غلط تھے زریام میں غلط نہیں تھی میں اور عرش ہمیشہ کے لیے لندن شفٹ ہو رہے ہیں جانے سے پہلے سوچا اپ کو یہ سچائی بتاتی جاؤں اپ سے شادی اور اپ کے لیے وہ الفاظ استعمال کرنا میری مجبوری تھی جس صبح میں اپ سے مل کر حویلی میں ائی تھی مجھے بابا نے دیکھ لیا تھا!!۔۔۔۔۔۔۔۔

ایزل بھرائی اواز میں اسے ساری سچائی سے اگاہ کر رہی تھی جبکہ جیسے جیسے سچائی سامنے ارہی تھی زریام کے انکھوں میں سرخی کی لائن پڑھ رہی تھی !

جب کے کایزل حیرانی سے کبھی زریام کو دیکھتی تو کبھی ایزل کو !

میں مجبور تھی !! اج میں اپنے کردار کی صفائی دینے ائی ہوں!! اب دل پر بوجھ کم ہوا ہے !! ایزل نے ساری بات بتانے کے بعد دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

شکریہ غلط فہمی دور کرنے کا ایزل!! ہمارے ہمسفر مختلف تھے!! خدا کی یہی مرضی تھی شاید تبھی ہم دونوں سنبھل کر اپنے اپنے ہمسفر کے ساتھ خوش ہیں!!

وہ وقت بہت مشکل تھا!! مجھے لگا صرف میرے لیے لیکن اب لگ رہا ہے وہ تمہارے لیے بھی بہت مشکل تھا !!

زندگی میں کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے جو دکھتا ہے وہ ہوتا نہیں !! تُم ہمیشہ ایک باکردار لڑکی تھی !! اور مجھے فخر ہے اس بات پر کے ایزل شاہ نے اپنے باپ کا مان رکھا !! زریام اُسے دیکھ فخریہ انداز میں مسکرایا جب کہ ایزل کے لب پہ مسکرائے تھے!!

خیال رکھنا ایزل کا !! زریام نے مسکرا کر عرش کو کہتے گلے لگایا

وعدہ کرتا ہُوں اُسے کوئی تکلیف نہیں ہوگی !! اور اگر ہوسکے تو مجھے اس دن کے لیے معاف کر دینا ہے جب میں نے تم پر گولی چلائی تھی !! عرش اُس کے گلے لگتے دھیمے سے بولا

بھول جاؤ ماضی !! اپنی زندگی میں اگے بڑھو!! خوش رہو اور ایک دوسرے سے بے پناہ محبت کرو!! اک دوسرے پر ہر حال میں یقین رکھو!! کیونکہ رشتے محبت اور اعتبار سے چلتے ہے !! زریام نے کہتے کائزل کو مسکرا کر دیکھا تھا جو نمی سے بھرپور آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی!!

اپ دونوں ساتھ میں بہت پیارے لگتے ہے !! کائزل نے مسکرا کر کہا

اپ دونوں بھی!! جواب کائزل کی جانب سے ایا تھا وہ آگے اتی اُس سے گلے ملی وہ دونوں مسکرا رہی تھی کیونکہ وہ دونوں اپنے ہمسفر کے ساتھ بے حد پرسکون اور خوشی والی زندگی گزار رہی تھی !!

اس وقت لاؤنج میں ارمغان اریان سکندر شاہ اریان انزل اور حورین بیٹھے تھے جب سکندر شاہ نے بات شروع کی!!

اریان !! زریام !! انہوں نے اریان اور زریام کی جانب دیکھتے بے حد دھیمے لہجے میں پکارا اریان جو ارمغان سے کچھ بات کر رہا تھا اب سنجیدگی سے نظریں سکندر شاہ کی جانب مرکوز کر گیا !! جب کے زریام بھی اُن کی جانب متوجہ ہوا تھا

اور کب تک ناراض رہنا ہیں مجھ سے ؟ سکندر شاہ نے سنجیدگی سے بات شروع کی وہ اریان اور زریام دونوں کو دیکھ رہے تھے!!

جب تک حورین اپ کو معاف نہیں کر دیتی!! کتنے مہینے ہونے والے ہیں اس بات کو اور اپ نے ایک بار بھی حورین کو اپنے پاس بلا کر اپ نے کیے پر افسوس ظاہر نہیں کیا!! اریان نے سرد لہجے میں جواب دیا

میرا بھی یہی جواب ہیں !! زریام نے بھی سنجیدگی سے کہا

ادا سائی رہنے دیں مجھے نہیں چاہیئے معافی !! حورین سنجیدگی سے سکندر شاہ کو دیکھ کر کہتی کھڑی ہوئی اور جانے لگی وہ باتیں اگر اج بھی اس کے ذہن میں اتی تھی تو اس کا دل چھریاں پر چلتا تھا!!

حورین !! ابھی اس نے اک دو قدم ہی اٹھاے تھے جب سکندر شاہ کی اواز پر اس کے قدم رکے کتنے عرصے بعد وہ اپنے بابا کے لبوں سے اپنا نام سن رہی تھی حورین نے آنکھیں میچ کر اپنے انسوں ضبط کیے!!

حورین پیچھے نہیں مڑی تھی !!

حورین میرا بچا اپنے بابا کی طرف دیکھے گا بھی نہیں!!سکندر شاہ کی آواز بے ساختہ بھاری ہوئی تھی وہ اپنی انا میں رہ کر اب تک یہ کام نہیں کر پائے تھے جو اب کر رہے تھے ورنہ کتنی بار دل نے اپنے کیے پر افسوس کیا

اُن کی بات پر حورین نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھا اپنے انسوں کو قابو کیا تھا!!

دل زورو سے دھڑک رہا تھا

سکندر شاہ اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے

میر گڑیا بابا سے بہت ناراض ہے !! سکندر شاہ روبدار اواز میں کہتے اُس کی جانب قدم اٹھا رہے تھے وہ اسے اس طرح پکا رہے تھے جیسے وہ چھوٹی دو سال کی بچی ہو!!

حورین کا دل کیا وہ پھوٹ پھوٹ کر روے!! لیکن اب بھی وہ پیچھے نہ مڑی

سکندر شاہ اُس سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہوئے!!

حورین کی اس قدر بے رخی پر سکندر شاہ کا دل بیٹھ رہا تھا !! وہ کافی خفا ہوگئی تھی !!

غلطی ہوگئی معاف نہیں کروگی اپنے بابا کو؟ سکندر شاہ اُس کی پشت دیکھ دھیمے لہجے میں بولا کیونکہ اُس کا رخ دوسری جانب تھا

جب کے اُن کی بات پر حورین نے اپنے ہاتھ میں دوپٹے کی پکڑ مضبوط کی انسوں عارض سے بہے کر گردن میں جذب ہوئے تھے!!

میرے پاس آؤ بچے !! سکندر شاہ نے آخری امید کے ساتھ کہا لہجے میں بے بسی تھی

حورین زندگی میں پہلی بار اُن کے لہجے میں بے بسی محسوس کرتی تڑپ اٹھی تھی !! سکندر شاہ بھی اپنے زمانے میں اریان کی طرح تھے اریان اُن سے زیادہ غصے والا سخت مزاج تھا لیکن سکندر شاہ بھی اپنے وقت کے نہایت سنجیدہ سرد طبیعت کا مالک اک حسین مرد تھے بلکہ اج تک وہ ایسے ہی تھے !! کیونکہ عمر بدلی تھی تقاضے نہیں!! ج

حورین دھیرے سے پیچھے مڑی!! اُس نے انسوں سے لبریز آنکھیں اٹھا کر سکندر شاہ کو دیکھا !! جو اُسے ہی بے بسی سے دیکھ رہے تھے!!

آؤ!! سکندر شاہ نے مسکرا کر اُسے اپنے پاس بلایا جب حورین نے دھیرے دھیرے قدم اُن کی جانب اٹھائے !! قدم لزر رہے تھے!!, کتنے ماہ بعد وہ اپنے بابا کا اس قدر پیار سے بھرپور لہجہ محسوس کر رہی تھی ؟

حورین چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اُن کے نزدیک پہنچی تھی جب سکندر شاہ نے بنا لمحہ ضائع کیے اُسے اپنے سینے سے لگایا اور یہ وہ منظر تھا جب حورین کو اپنے دل میں جلتی باپ کی یاد کی روح ٹھنڈی پڑی تھی انسوں میں روانگی ہوئی تھی !

کچھ ہی لمحوں میں اُس کی سسکیاں وہاں گونجنے لگی تھی !! سب خاموش تھے !!

سکندر شاہ نے اُسے اپنے سینے میں بھینچا تڑپ اُن کی آنکھوں میں بھی تھی وہ بھی اپنے بچوں کو خود سے ناراض کرکے خوش نہیں تھے

حورین اُن کے سینے سے لگی شدت سے رو رہی تھی !! جب کے وہ اُسے نرمی سے تھپتھپاتے خاموش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

بس بس !! سکندر شاہ نے حورین کی پیشانی چومی تھی !!, اپنے بات کا عقیدت بھرا لمس اُسے مزید انسوں سے روش ناس کر وہ رہا تھا

معاف کردو م۔۔۔سکندر شاہ بول رہے تھے جب حورین نے بات شروع کی

ن۔نہیں بابا !! ا۔اپ معافی مت مانگے میں نے کبھی بھی آپ کی طرف سے معافی کی چاہت نہیں رکھی میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی !! میں بس اتنا چاہتی تھی کے اک بار پیار سے بلا کر اپ مجھے اپنے سینے سے لگاے جیسے ابھی لگایا ہے !!

میں سب کچھ بھول جاتی !! جیسے ابھی بھول گئی !! حورین نے ہنوز اُن کے سینے سے لگے بھرائی آواز میں کہا

وقت لگ گیا انا میں !! لیکن اب سمجھ اتا ہے اولاد کے سامنے انا کا استعمال کرکے ہم اپنی اولاد اور خود کو اذیت میں رکھتے ہیں!! سکندر شاہ نے حورین کے انسوں صاف کرتے نرمی سے کہا

حورین نے معاف کردیا ہے !! اب تُم دونوں بھی معاف کردو یار!! سکندر شاہ پیچھے مڑ کر اریان اور زریام کو دیکھ مصنوعی بیچارگی سے بولے ان کے انداز پر سب کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی جب کے اریان نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی

زریام مسکرا کر سکندر شاہ کے پاس اتا اُن کے گلے لگا سکندر شاہ نے طاقت سے اسے اپنے سینے میں بیچا تھا اپنے بچوں کو اپنے سینے سے لگانے کے لیے وہ بھی تڑپ گئے تھے

بابا میری سانس رک رہی ہیں بس کریں !! انہیں مضبوطی سے اپنے سینے میں بھینچا دیکھ زریام نے مصنوعی افسردگی سے کہا سب نے اپنی مسکراہٹ دبای تھی

کیا فائدہ ہے اتنا جم جانے کا جب باپ کے گلے لگانے سے ہی سانس نہیں اتی!! سکندر شاہ اُسے دیکھ بولے سب ان کی جانب متوجہ تھے جب کہ اریان نچلا لب دانتوں تلے دبائے زریام کے جواب کا انتظار کر رہا تھا

اب ایسا بھی نہیں ہے بابا !! بات تو یہ ہے کہ اپ جم نہیں جاتے اس لیے اپ موٹے ہو رہے ہیں اور یہی وجہ ہے جو مجھے سانس نہیں ارہی!! اپنے جم پر انہیں چوٹ کرتے دیکھ زریام نے ناک سکڑ کر جواب دیا جب کے اُس کے لفظ " موٹے "پر سب نے ہی اپنا قہقہ روکا تھا ایسا بالکل نہیں تھا سکندر شاہ اج بھی بہت اسمارٹ تھے لیکن بقول زریام کے وہ موٹے ہو رہے تھے

بیٹا تمہارا باپ نا تمہارا بڑا بھائی لگتا ہے اج بھی پورا جوان ہوں ہڈیاں اج بھی میری ایک بیس سال کے مرد جیسی ہیں!! سکندر شاہ نے زریام کو دیکھ کہا امیرا بیگم نم انکھوں سے یہ منظر دیکھ رہی تھی کافی عرصے بعد وہ لوگ ایسے باپ بیٹوں کی طرح بات کر رہے تھے

بس کریں بابا!! بوڑھے ہو رہے ہیں اپ!! زریام انہیں تنگ کرنے کے گرز سے مصنوعی حیرت سے بولا ورنہ وہ جانتا تھا سکندر شاہ اج بھی اسی پرسنلٹی کے مالک ہیں!! واقعی میں سکندر شاہ اج بھی ڈیشنگ نظر اتے تھے انہوں نے اپنا اپ بنا کر ہی کچھ اس طرح رکھا تھا وہ خود اتنے خوبصورت تھے تب ہی ان کی اولادیں کروڑوں میں ایک تھی ان کی خوبصورتی کی مثال ان کے بچے تھے جن میں دنیا جہاں کی خوبصورتی کوٹ کوٹ کر بھری تھی کبھی کبھی سکندر شاہ واقعی بڑے بھائی کی طرح معلوم ہوا کرتے تھے!!

مان لینگے کے ہورہے ہیں ہم بڑھے اگر بیگم صاحبہ کہنگی تو!!, سکندر شاہ امیرا بیگم کی آنکھوں میں انسوں برھے دیکھ مسکرا کر بولے نظریں ان پر مرکوز تھی اج کافی عرصے بعد

انہوں نے امیرا بیگم کو کچھ اس طرح مخاطب کیا تھا ورنہ امیرا بیگم بھی انہیں مخاطب نہیں کیا کرتی تھی

اریان گلے نہیں ملو گے ؟ اریان کو فون کھولتا دیکھ سکندر شاہ اُداسی سے بولیں اریان کھڑا ہوا تھا !! اس کے کھڑے ہونے سے سکندر شاہ کے ساتھ سب کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی!!

اریان نے بھاری قدم اُن کی جانب اٹھائے !!

سکندر شاہ بس اریان کو دیکھ رہے تھے اریان کو گلے لگانے کے لیے وہ بے تاب تھے

اریان ان کا سب سے بڑا بیٹا تھا یہی وجہ تھی جو اریان کی ناراضگی سے سب کو فرق پڑتا تھا اور بہت فرق پڑتا تھا

اریان نے قریب سنجیدگی سے اُنہیں دیکھا پھر خاموشی سے اگے بڑھ کر ان کے گلے لگا!!

سکندر شاہ نے فورا اس کے گرد حصار باندھا تھا سکندر شاہ کی آنکھوں میں نمی جھلکی تھی !!

جو وہ انکھیں بند کر کے اندر دھکیلنے کی کوشش کرنے لگے!کچھ دیر بعد اریان پیچھے ہوا

خوش رہا کریں بابا!! اریان اُن کی انکھوں میں نمی دیکھ چکا تھا

اب تو خوش رہو نگا اب میرے بچے جو مجھ سے ناراض نہیں ہے!! وہ اریان کو ایک بار پھر اپنے گلے سے لگاتے اس کی پشت تھپتھپاتے ہوئے فخریا انداز میں بولے ان کے لہجے میں خوشی صاف جھلک رہی تھی

اریان نے دھیما سا مسکرا کر اُنہیں دیکھا تھا !! اریان کی مسکراہٹ سکندر شاہ کو سکون محسوس ہوا تھا!!

اریان نے زریام اور حورین کو اپنے گلے سے لگایا اب وہاں سب مسکرا رہے تھے!! جب کہ امیرہ بیگم کی انکھوں سے انسو گر رہے تھے!! یہ منظر انہیں کافی وقت بعد نصیب ہو رہا تھا!!

بابا مجھے لگ رہا ہے امی ناراض ہے منالیں!! زریام نے دھیرے سے سرگوشی نما اواز میں کہا جو اریان حرین اور سکندر شاہ ہی سن پائے تھے

مناؤں گا لیکن یہاں نہیں منا سکتا!! سکندر شاہ اک آنکھ ونگ کرتے بولیں

!! Oho naughty boy

زریام نے شرارت سے کہا اریان نے معائنے خیز مسکراہٹ کے ساتھ سکندر شاہ کو دیکھا جب کے حورین کی ہنسی چھوٹی تھی!!

سب لاؤنج میں دوبارہ بیٹھ چکے تھے !! جب کے اس دوران انزل بھی لاؤنج میں اچکی تھی!

حزن نہیں نظر ارہا دو تین دنوں سے حویلی!! سکندر شاہ نے حزن کی غیر موجود کے محسوس کرتے کہا

میں نے کال کی تھی بڑے بابا وہ کہتا ہے وہ کسی کام سے مصروف ہے!! ارمغان نے جواباً کہا

اب بس حزن ارمغان اور انزل رہ گئے ہیں باقی ماشاءاللہ سب کی شادی ہو گئی ہے!! سکندر شاہ نے مسکرا کر کہا انزل نے مسکرا کر اُنہیں دیکھا تھا جب کے ارمغان نے اریان کو کوہنی مارتے اپنی جانب متوجہ کیا اریان نے نظریں اسے دیکھا !!

جو آنکھوں سے اُسے کچھ اشارہ کر رہا تھا !! اس کا اشارہ سمجھتے اریان نے سر کو خم دیا

بابا ارمغان اور انزل کی جوڑی کیسی رہیگی؟؟ اریان کی روبدار اواز وہاں گونجی جب کے انزل جو مسکرا رہی تھی اچانک اُس کی مسکراہٹ سمٹی تھی

تم بتاؤ اریان تمہارا کیا خیال ہے بیٹا!! سکندر شاہ نے اریان کو دیکھ سوال کیا

دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہیں اپنے گھر کی لڑکی دوسرے کو سپرد کرنے سے اچھا ہے جب حویلی میں ہی دیکھا بھالا ہمارا لڑکا موجود ہے تو اس کے حوالے کردی جائے !! انزل کے لیے ارمغان سے اچھا کوئی اور لڑکا نہیں ہوسکتا !! اریان نے اُنہیں دیکھ آگاہ کیا

بلکل ٹھک کہا !! جب گھر میں ہی ایک جوڑا موجود ہے تو باہر سے کیوں ڈھونڈنہ!! ارمغان اور انزل راضی ہیں؟ ان سے پوچھنا ہے باقی ہم تو راضی ہیں!! سکندر شاہ نے فوراً اطفا کیا تھا

ہاں بھیی ارمغان تُم راضی ہو؟ سکندر شاہ نے ارمغان کو دیکھ کہا اریان نے شوخ نظریں لیے ارمغان کو دیکھا تھا

مجھے لگ رہا ہے بابا یہ راضی نہیں ہے!! تبھی تو اتنا خاموش ہے کوئی بات نہیں رہنے دیتے ہیں!! اس سے خاموش دیکھ اریان نے جلا دینے والے انداز میں کہا

اے چپ کر !! میں راضی ہُوں بڑے بابا !! ارمغان نے ہڑبڑا کر کہا اس کی جلد بازی دیکھ وہاں موجود سب صارفین کا قہقہ ہوا میں بلند ہوا تھا !!

جب کے انزل سٹل تھی !!

اور اریان اڑی مسکان کے ساتھ ارمغان کو دیکھ رہا تھا جو اُسے ہی گھور رہا تھا

انزل کو کوئی اعتراض ؟ سکندر شاہ نے انزل کو دیکھا تھا

مجھے نہیں لگتا انزل کو کوئی اعتراض ہو گا کیونکہ کیونکہ ادا سائی نے فیصلہ لیا ہے اور انزل ادا سائی کا کوئی فیصلہ ٹھکرا نہیں سکتی!! جواب حورین کی جانب سے ایا تھا

یہی باتیں ہے انزل؟ سکندر شاہ نے مسکرا کر انزل کو دیکھا جو ہانک بنے کبھی اریان کو دیکھتی تو کبھی سکندر شاہ کو

مجھے نہیں لگتا انزل کو کوئی اعتراض ہو گا لیکن اگر تمہیں اس فیصلے سے کوئی اعتراض ہے تو تم بتا سکتی ہو بچے !! اریان نے انزل کو دیکھ نرمی سے کہا اسے سمجھ نہیں ارہا تھا وہ اریان کو انکار کیسے کریں ؟ سب جانتے تھے اریان نے فیصلہ لیا ہے تو انزل منع نہیں کرے گی اور سب کی انکھوں میں یہ مان توڑنا اسان نہیں تھا !! اریان کو اپنی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھتا پا کر انزل کے گلے میں انسوں کا پھندا اٹکا تھا

ن۔نہیں !!م۔مجھے کوئی اعتراض نہیں!! انزل نے بمشکل یہ لفظ ادا کیے تھے جبکہ اس کی بات پر کائزل اور حرین نے خوشی سے تالیاں بجائی

بابا پھر میرے اور آن کی شادی کے ساتھ انزل اور ادا سائی کی شادی رکھ لیں!! کائذل نے چہک کر کہا

اس کی خوشی دیکھ سکندر شاہ مسکرائے تھے !!

ٹھیک ہے تو پھر تے رہا !! سکندر شاہ نے اعلانیہ انداز میں کہا جب کہ اریان کی سوچوں کا مرکز مریم تھی!!

ارمغان نے نظریں اٹھائے انزل کو دیکھا جس کے چہرے کی ہوائیں اڑی تھیں!!! خیر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا یہ بات تے تھی کے ارمغان اور انزل کا اک ہونا لکھا جاچکا ہے !!!

اک الگ سا احساس تھا وہ کمرے میں کھڑی دیوار کو گھور رہی تھی !! وہ ابھی کچھ دیر پہلے شاور لے کر ائی تھی !!

اریان کی حد سے زیادہ نزدیکی اُسے اندر تک ہلا گئی تھی !!

احساس الگ کیسے نہ ہوتا؟ اج سچ میں وہ اریان شاہ کی مکمل ہوئی تھی !!

اُس کی آنکھوں سے انسوں ٹپ ٹپ کر کے زمین پر گر رہے تھے !! اس وقت رات کے 10 بج رہے تھے! اور گیارہ بجے کی اُس کی فلائٹ تھی !!

اریان اس وقت نیچے تھا وہ کچھ دیر پہلے ہی کمرے سے نیچے گیا تھا!!

اج جو مضبوط رشتا اُن کے بیچ قائم ہوا تھا وہ مریم کے قدم روکنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن مریم خود میں لڑ رہی تھی

میر فلائٹ ہے اور مجھے جانا ہے !! کیا ہوا یہ سب ہوگیا تو؟ میری مرضی نہیں تھی !! ان کی محبت پر میں کیسے یقین کر سکتی ہوں؟ اگر انہیں مجھ سے محبت ہوتی تو وہ کبھی دوسری شادی کا ذکر تک نہیں کرتے !! انہوں نے اپنی مرضی سے اج تک سب کچھ کیا اب میں اپنی مرضی سے اپنی زندگی کا فیصلہ لوں گی!!, میں جاؤنگی!! مریم خود سے لڑتی کھڑی ہوئی !!

اپنے انسو صاف کرتے وہ تیزی سے بیگز کی جانب بڑھی !! اُسے بے حد تھکان محسوس ہورہی تھی لیکن اُس کو زد سب سے پہلے تھی !!

وہ تیزی سے اپنا سامان پیک کرنے لگی وہ بے دردی سے اپنے انسوں صاف کرتی تیزی سے اپنا سامان پیک کرنے لگی !!

بیگ اوپر رکھ کر وہ نیچے گئی کیونکہ اس کا فون نیچے رہ گیا تھا اسے ارحاب کو کال کرنی تھی !

وہ نیچے اتری !! اریان سے وہ نظریں ملانے کی ہمت نہیں رکھتی تھی

لاؤنج میں اریان ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا تھا جب کے ارمغان اُسے کسی چیز سے اگاہ کر رہا تھا !! باقی سب نے نظریں اٹھائے سیڑھیوں سے اترتی مریم کو دیکھا تھا جب کے سیڑھیوں سے اُترتی مریم پر اریان کی نظریں اٹھی تھی !! اریان کی قربت کا رنگ اُس کے چہرے پر بے ہد حسین لگ رہا تھا وہ نظریں نہ ہٹا پایا !!

مریم بغور اریان کی گہری نظروں کی تپش خود پر محسوس کر رہی تھی!

مریم لاؤنج سے گزرتی ہول کی جانب بڑھی کیونکہ فون اس کا وہیں تھا!! حورین اور کایزل بھی تیزی سے اٹھتی حال کی جانب بڑھی تھی!! مریم تیزی سے آگے اتی اپنا فون اٹھا گئی

مریم ؟ حورین نے اُسے اپنی جانب متوجہ کیا

ہاں عین ؟ عین ادا سائی کہا ہیں یار؟ مریم نے اُسے دیکھ سوالیہ نظروں سے کہا ساتھ وہ اپنا فون کھول کر چیک کرنے لگی!! لیکن فون سوئچ اف تھا!! شاید اس میں بیٹری ختم ہو گئی تھی!!

تمہارے ادا کسی کام سے گیے تھے باہر انے والے ہونگے!! تم نے اپنا فیصلہ تبدیل نہیں کیا؟ حورین نے افسردگی سے پوچھا اسے لگا تھا مریم اپنا فیصلہ تبدیل کر دے گی

نہیں عین!! میں نے فیصلہ بدلنے کے لیے نہیں لیا تھا میرے موبائل میں بیٹری نہیں ہے تم پلیز ادا سائی کو کال کرو اور انہیں بولو کہ اجائیں ایک گھنٹے میں میری فلائٹ ہے!! مریم نے اُسے دیکھ سنجیدگی سے کہا

بھابھی پلیز مت جائیں!! کائزل نے بھرائی آنکھوں سے کہا

مجھے معاف کر دو کایزل لیکن میں ضرور جاؤں گی!! مریم نے اُس کا گال تھپتھپا کے نرمی سے کہا اس کے لہجے سے صاف لگ رہا تھا وہ اپنا فیصلہ نہیں بدلنے والی!!

تم واپس کبھی نہیں اؤ گی؟ حورین نے اسے ایک سوالیہ نظروں سے لیکن بے ہد ٹوٹے لہجے میں پوچھا

نہیں !! میرا پرمنینٹ رونٹ ہے !! میں واپس نہیں آؤنگی میں آفیشلی وہی شفٹ ہورہی ہوں!! تم پریشان مت ہو میں کال پر تم دونوں سے رابطے میں رہوں گی نا!! مریم نے اُنہیں دیکھ نرمی سے کہا پھر مسکرانے کی کوشش کرنے لگی

حورین اور کایزل کے چہرے پر افسردگی کوئی بھی دیکھ سکتا تھا !!

تمہارا چہرہ اتنا سرخ کیوں ہورہا ہے !! کافی فریش لگ رہی ہو کھلی کھلی!! اس کا کھیلتا ہوا چہرہ دیکھ حورین نے بے اختیار کہا جب کہ کائزل بھی یہی نوٹ کر رہی تھی!!

ا۔ایسا کچھ نہیں ہے!! میرا چہرہ کیوں کھلے گا وہ بھی اس سچویشن میں!! جہاں میری زندگی میں سکون نہیں ہے!! مریم نے ان سے نظریں چرائیں گی اور اپنا دوپٹہ درست کیا تھا

کیا جو میں سوچ رہی ہوں وہی؟ حورین نے اُسے گہری نظروں سے دیکھا اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر رہی تھی

ک۔کیا سوچ رہی ہو تُم؟ مریم کے لفظ ٹوٹ رہے تھے

تم اچھے سے جانتی ہوں میں کیا سوچ رہی ہوں!! حورین نے کندھے اچکا کر مسکرا کر کہا

م۔میں نہیں جانتی تم کیا سوچ رہی ہو یار تم پلیز ادا سائیں کو کال کرو ان سے بولو جلدی ائیں میری فلائٹ میں بہت کم وقت رہ گیا ہے میری فلائٹ مس ہوئی تو بہت بڑا مسئلہ بن جائے گا پھر نیکسٹ فلائٹ ایک ہفتے بعد کی ہے اور میں یہاں ایک ہفتے نہیں رک سکتی!! مجھے جانا ہے!! مریم اس کا دھیان بات سے ہٹاتی سنجیدہ ہوئی اور یہ چیز کام بھی کر گئی تھی!!

میرے ادا سائی کو کسی لڑکی کی عادت کبھی نہیں ہوئی کیونکہ انہوں نے کبھی کسی لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل نہیں ہونے دیا تم ان کی زندگی میں شامل ہونے والی پہلی لڑکی تھی

اور مجھے لگتا ہے ادا سائی کو تمہاری عادت ہو گئی ہے تم انہیں ایسے چھوڑ کر تو نہیں جا سکتی نا!! حورین نے اُسے دیکھ کہا

عین عادت چھوٹ جاتی ہے زیادہ عرصہ نہیں لگتا عین کچھ بھی ہو جائے میں یہاں نہیں رک سکتی ! کچھ بھی فیصلہ لینے سے پہلے ایک بار میری جگہ خود کو رکھ کر سوچنا اور سوچنا کہ میں نے کوئی چھوٹی موٹی چیز نہیں کھوئی میں نے اپنا باپ کھویا ہے!! اس کے بعد نتیجہ نکالنا کہ تم یہاں رکنا چاہتی ہو یا نہیں! میں پاکستان صرف بابا کے لیے ائی تھی میرے مام ڈیڈ کے انتقال کے بعد پاکستان انے کا مقصد صرف بابا تھے اور اب وہی نہیں رہے اسلئے میرا یہاں رکنے کا کوئی مقصد نہیں میں نے اس گھر کے ہر فرد سے پیار کیا ہےاور اخری سانس تک کرونگی لیکن ضروری نہیں جن سے پیار کیا جائے ان کے پاس رہا جائے!!

تمہارے ادا سائی سے کسی کو بھی پیار ہو سکتا ہے اور میں بھی ایک عام سی لڑکی تھی مجھے بھی ان سے پیار ہو گیا تھا!! اور کوئی عام پیار نہیں بے پناہ پیار!! اگر ماضی کی تلخیاں نہ ہوئی ہوتی تو میں انہیں ٹوٹ کر چاہ رہی ہوتی !! لیکن انہوں نے جو میرے ساتھ کیا ہے اس سے میرا دل مردہ ہو چکا ہے!!

خیر تم ادا سائی کو کول کرکے بلا دو پلز !! مریم اسے دیکھ بول رہی تھی اور اخری بات بولنے کے بعد وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے کی اور نکلتی چلی گئی جب کہ پیچھے حرین اور کائزل اُس کی باتوں میں گم تھی !!

مریم اتنی سخت دل کبھی بھی نہیں تھی کائزل ان تلخیوں نے اسے بنا دیا ہے اور اب وہ یہاں نہیں رکے گی یہ بات مجھے پتہ چل چکی ہے وہ ہر حال میں پاکستان سے جائے گی اور اگر وہ ایک بار چلی گئی تو وہ پھر دوبارہ واپس نہیں ائے گی!!

حورین نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے کہا تھا یہ بات سچ تھی اگر مریم ایک بار پاکستان سے گئی تو پھر واپسی ممکن نہیں تھی!!۔۔۔۔

کچھ دیر بعد جب مریم کمرے میں داخل ہوئی تو اریان کمرے میں موجود تھا !! وہ بالکنی میں کھڑا سگریٹ کے گہرے کش بھر رہا تھا !!مریم کے انے کی اہٹ محسوس کرکے اریان نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا !! بھاری قدم لیتا اریان کمرے میں داخل ہوا تھا !! مریم اُس دے نظریں چراتی اِدھر اُدھر کچھ تلاش کرنے لگی !

تُم سچ میں جارہی ہو؟ اریان نے اُسے دیکھ گھمبیر آواز میں کہا

اپ کو یقین کیوں نہیں ارہا ؟ مریم بنا اُسے دیکھے ہنوز کچھ تلاش کر رہی تھی !!

تمہارا دل زرا سا بھی نہیں پگھلا ؟ اریان اُس کا نظریں چرانا بغور محسوس کر رہا تھا

نہیں !! اگر اپ چاہتے ہیں کہ اپ مجھے دوبارہ کوئی تکلیف نہ دیں تو پلیز مجھے جانے دیں !! اپ کا روکنا مجھے محض تکلیف دیگا !! مریم نے اپنے بالوں کو سمیٹنا شرور کیا تھا

میں چاہتا ہوں میں تمہیں مزید تکلیف نہ دوں!! اریان نے اپنی سرخ آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا

پھر مجھے جانے دیں !! مریم نے اپنی بات دہرائی

میں تمہیں بہت یاد کرونگا !! اریان نے کس تکلیف سے یہ لفظ ادا کیے تھے کوئی اُس سے پوچھتا جب کے اُس کی بات پر مریم نے لب بھینچ کر انسوں کا گلا گھونٹا تھا

صرف یاد کرنے کو کہنے سے کچھ نہیں ہوتا دل کے ٹکڑے ہو جاتے ہیں کسی کو یاد کرنے کا سوچ کر بھی اور اس وقت وہ تکلیف کا منظر کوئی اریان شاہ سے پوچھتا !!

جہاں باتیں دل کو زخمی کرنے لگ جائیں وہاں باتیں ختم کر دینی چاہیے!! مریم نے نجانے کیوں مگر یہ لفظ ادا کیے تھے وہ ہنوز اپنے بڑے بال سمیٹ رہی تھی اریان کی نظریں مہز اُس کے بالوں پر تھی

اریان نے قدم اُس کی جانب بڑھائے !!اُس کے بالوں سے اُس کا ہاتھ ہٹاتے اُس کا رخ اپنی جانب کیا !!

مریم کی پلکیں لذری تھی !! لیکن وہ سنجیدہ رہی اُس نے نظریں اٹھائے اُسے نہیں دیکھا وہ اُس کی نظروں میں دیکھنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی !!

کیا کروں ایسا جس سے تُم رک جاؤ؟ اریان نے اُسے دیکھ اذیت سے بھرپور لہجے میں کہا

کچھ نہیں !! کیونکہ میں نہیں رک سکتی !! مریم نے جواباً کہا

کیا تم میرا درد نہیں دیکھ سکتی ؟ اریان نے اُسے دیکھ ضبط سے کہا

نہیں !! اپ کو اور درد ؟ یہ ناممکن سی چیز ہے !! سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی مریم انجان بنی رہی

یعنی آنکھوں میں یہ تڑپ بھی کسی کام کی نہیں ؟

یعنی میں مر کے بتاؤں کہ درد ہے؟ اریان نا اُسے دیکھ سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا جب کے اُس کی بات پر مریم لرزي تھی لیکن اس نے با مشکل محسوس نہیں ہونے دیا

مجھے جانا ہے !! مریم نے نظریں دائے جانب مرکوز کی

میرے سامنے رہو میں تمہیں مزید دیکھنا چاہتا ہوں!! اریان نے اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے واپس اسی جگہ کھڑا کیا

اپ کو دکھ ہے بچھڑنے کا ؟ مریم نے نیچے زمین کو گھورتے ہوئے کہا

جب انسان کسی ایسے شخص سے بچھڑ رہا ہو جس کے ساتھ گزارے لمحے روح میں بستے ہو جس کی ہر بات پر دل الگ سی تان پر دڑھکتا ہو تو یہ بچھڑنا قیامت کا عالم ہوتا ہے تب انسان کو اپنی ہی سانسیں اذیت لگتی ہیں!! اور یہ احساس مجھے اج زندگی میں پہلی بار لگ رہا

ہے !! اریان نے اُسے دیکھ کہا ضبط سے اُس کی آنکھوں میں سرخی بڑھ رہی تھی اُس کی باتوں پر مریم کا دل کیا تھا وہ شدت سے روے لیکن وہ ایسے ہی کھڑی رہی

خود سے محبت کروا کر دور جا رہی ہو بہت ظالم ہو تم!! اریان نے اُسے دیکھ گھمبیر آواز میں کہا

اپ سے زیادہ ظالم نہیں ہوں!! میں چاہتی ہوں مجھے اتنی نیند ملے جتنی اصحاب کہف کو ملی تھی کے میری ساری تھکن اُتر جائے اور جب اٹھوں تو سب بدل چکا ہو۔۔۔مریم نے آنکھیں مندی تھی

اریان مہز سرخ آنکھوں سے اُسے دیکھ رہا تھا

تمہاری محبت کا ہر رنگ میری روح میں اُتر گیا تھا ایسا لگتا ہے تمہیں دیکھنا میری عادت میں شامل ہوگیا ہے !! اریان اُس کے دل کی بات لبوں پر تھی اریان شاہ جس کے جذبات صرف اس کے دل تک محدود ہوتے تھے اج وہ مریم کے سامنے تھے!

تم میری پہلی اور اخری محبت ہو بلکہ تم میری ایک لوتی محبت ہو

جو نا تم سے پہلے کسی سے ہوئی اور نہ تمہارے بعد !! اپنی محبت کا اظہار کرنا مجھے واقع نہیں اتا!!

تم یقین کرو مجھے تم سے بہت محبت ہے !! اریان کی آواز میں وہ درد بیان کرنے والا تھا

دروازہ بجا تھا !!

ک۔کون!! مریم نے کانپتے لہجے میں پوچھا

مریم ارحاب بلا رہے ہیں تمہاری فلائٹ کا ٹائم ہونے والا ہے اجاؤ!! حورین کہتی اگلے لمحہ وہاں سے جاچکی تھی

تمہیں مجھ سے محبت کیوں نہیں رہی ؟ اریان نے اُس کا چہرہ ہاتھ میں بھر کر تڑپ سے بھرپور اواز میں کہا اس کی انکھوں میں ہلکی سی نمی جھلکی تھی گویا بے بسی کی آخری انتہا ہو مریم کو اپنی سانسیں تھمتی محسوس ہورہی تھی

د۔دیر ہورہی ہیں ہٹے !! مریم نے کانپتے لہجے میں کہا

تھوڑی دیر اور رک جاؤ!! اریان نے اُسے دیکھ کس اذیت اور تڑپ بھرے لہجے میں کہا تھا اس کی انکھوں میں اب بھی نمی جھلکی ہوئی تھی اریان بچپن سے بہت مضبوط تھا اس کی انکھوں میں کبھی نمی تک نہیں ائی تھی لیکن اج ریان شاہ کی انکھوں میں نمی تھی!!

میں کچھ پل مزید سکون کے چاہتا ہوں زندگی سے!! پھر پتہ نہیں موقع ملے یا نہیں!! اریان نے اُس کی پیشانی کے ساتھ اپنی پیشانی ٹکای تھی ایک دونوں آنکھنے موند چکے تھے

یہ تکلیف جو آپ کو ہو رہی ہے یہ صرف کچھ دن کی ہے اپ مجھ سے محبت نہیں کرتے یہ بس لگاؤ ہے جو کچھ دن تک چلا!! مریم کے ہاتھ کانپ رہے تھے اس نے یہ لفظ ادا کیے

اگر ہماری پھر کبھی بات نہ ہو سکے تو یقین کرلینا مجھے تم سے محبت تھی!!

ہو بھی سکتا ہے یہ سفر آخری ہو میرا

ہو سکتا ہے پھر کبھی نہ دیکھ پاؤ تُم مجھے!! اریان نے آنکھیں مندے کہا تھا اُس کی بات پر مریم کی روح کانپ اٹھی تھی لیکن وہ اب بھی خاموش رہی

وہ بری طرح کانپ رہی تھی!!

کہ دوبارہ دروازہ بجا!! اس بار ملازمہ مریم کو بلانے ائی تھی

اُن دونوں نے آنکھیں کھولی تھی !!

مریم خود کو سنبھالتی آگے بڑھی اپنا بیگ اٹھا کر وہ اپنا دوپٹہ سر پر لیتی کمرے سے جانے کیلئے بڑھی دروازہ پیر پوھوچ کر اُس نے پیچھے مڑ کر اریان کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا

سامان پیک کر لیا اپنی یادیں سمیٹنا بھول گئی ؟ اس کمرے کے روم پر تمہاری یادوں کے بسیرے ہے !! اریان کا دل اُسے دیکھ مخاطب تھا مریم نے کیسے اپنے انسوں کو قابو کر کے رکھا تھا یہ وہی جانتی تھی اسے لگا تھا وہ مزید یہاں پر رکی تو اس کی سانسیں رک جائیگی وہ رخ موڑتے وہاں سے نکلتی چلی گئی اریان نے اک اذیت بھری سرد سانس ہوا کے سپرد کی تھی

اریان بھی سیڑھیاں اترتا نیچے ایا تھا مریم امیرا بیگم سے مل رہی تھی !!

اریان کا سرخ چہرہ دیکھ کر ارمغان اور زریام فوراً اُس کے پاس آئے تھے

تُو ٹھک ہے ؟ ارمغان نے اریان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کہا

وہ کیوں نہیں سمجھتی انا پرست تھا سفاک تھا !! سنگ دل تھا لیکن تب محبت نہیں ہوئی تھی مجھے!! اب میں اس سے محبت کرنے لگا ہوں وہ کیوں نہیں سمجھ رہی ؟ اریان نے ارمغان کو دیکھ سرخ آنکھیں لیے سوالیہ نظرو سے کہا آنکھوں میں تڑپ صاف دکھ رہی تھی

ارمغان اور زریام کے دل میں تکلیف کی لہر دوڑی تھی

اریان !! ارمغان نے اُسے پکارا تھا

اج تیرا بھائی خود کو بہت کمزور محسوس کر رہا ہے !! اریان شاہ جس کا بھرم تھا وہ کبھی کمزور نہیں پڑھ سکتا !! دیکھ اج وہ مان ٹوٹ رہا ہے !! اریان نے سرخ آنکھیں اٹھائے اُنہیں دیکھا تھا

تُو کمزور نہیں پڑھ سکتا اریان !! ارمغان نے مضبوط لہجے میں کہا

میں نے تجھ سے کہا تھا نے محبت ہمیشہ کمزور بنا دیتی ہے ؟ مل جائے تو طاقت نہ ملے تو دل کو مردہ کر دیتی ہے !!

اُس سے کہو نا رک جائے !! اریان نے مریم کو دیکھ کہا تھا جو دور کھڑی حورین سے مل رہی تھی

وہ نہیں رکے گی اریان !! ارمغان نے افسردگی سے کہا

وہ محبت کروا کر کیسے مجھے چھوڑ کر جاسکتی ہے ؟ مجھے تکلیف ہورہی ہیں !! اریان نے تکلیف سے آنکھیں میچی تھی جب کے ارمغان کو زریام نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا یہ سب وہ اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھ رہے تھے ورنہ اریان شاہ اور کمزور پڑ جائے یہ نہ ممکن تھا

اج سمجھ ارہا ہے محبت اتنی جان لیوا کیوں ہے!! وہ میری روح میں بسنے لگی ہے !! اس وقت میری ہر سانس اس کے نام کی مالا پڑ رہی ہے!! وہ ہر جگہ مجھ میں موجود ہے سوائے میری زندگی کے !!

وہ میرے نصیب میں نہیں ہے کتنا اذیت ناک ہوتا ہے نا کسی ایسے شخص کو پا کر کھو دینا جو اپ کی روح میں بسنے لگا ہو جو اپ کا پسندیدہ نظارہ ہو!!

اریان کی سرخ نظر مسلسل مریم پر مرکوز تھی!! ارمغان آگے بڑھ کر اریان کے سینے سے لگا

میں کیسے رہونگا اُس کے بغیر ؟

اتنا برا نہیں تھا یار میں !! چاہتی تو اکر حق جتا کر بتاتی کے وہ میری بیوی ہے !! جتنا حق میں اُس پر رکھتا تھا اتنا وہ بھی مجھ پر رکھتی تھی !!

غلطی ہوگئی نا یار !! کیا غلطیوں کی مافی نہیں ہوتی ؟ کیا وہ مجھے ایک موقع نہیں دے سکتی ؟ اریان اُس کے گرد حصار باندھتے تھکے ہوئے لہجے میں کہا اج سے پہلے اریان شاہ کے لہجے میں تھکان کبھی بھی نہیں تھی مریم شاہ اس کی کمزوری بن چکی تھی زریام خاموشی سے کھڑا اپنے ادا کو پہلی بار کسی کیلئے تڑپتا دیکھ رہا تھا

تُو سچ بتادے کہ ضوریز ماموں کی موت کی وجہ کوئی اور ہے!! ارمغان نے جواباً کہا اریان کا لہجہ تھکا دیکھ وہ دونوں بھی عجیب کیفیت میں تھے

میں چاہتا تھا اسے اتنا تو مجھ پر بھروسہ ہو !! میں لاکھ پتھر دل صحیح لیکن اُس مقام پر اُسے اس کے بابا کی جان لے کر اسے اذیت میں مبتلا نہیں کر سکتا تھا جب میرا دل اس کے لیے بغاوت کرنے لگا تھا!! جب ہم کسی کے لیے کچھ محسوس کرتے ہیں تو سامنے والے کو پتہ ہوتا ہے وہ کیوں میرے جذبات نہیں دیکھ پائی!! ہاں جانتا ہوں مجھے جذبات نمایا کرنے نہیں اتے مجھے جذباتو کو سامنے رکھنا نہیں اتا کیونکہ کبھی کسی سے محبت ہی نہیں ہوئی!! وہ تو میری پہلی محبت تھی نا کیوں وہ میرے جذبات سے جان کر بھی انجان رہی میں اسے نہیں چھوڑ رہا تھا میں اسے خود سے دور جانے نہیں دے رہا تھا اس کے طلاق نامی لفظ سے مجھے

نفرت ہورہی تھی کیا یہ نشانیاں کافی نہیں تھی یہ بات بتانے کے لیے کہ میرا دل مجھ سے بغاوت کر کے اس کے قریب جا رہا ہے!!

محبت کا احساس تو تب ہوا جب اس کے دور جانے کا سوچ کر میں نے خود میں خالی پن محسوس کیا !! اریان اُس پر نظریں جمائے ہنوز اسی لہجے میں بول رہا تھا

زندگی میں سب ممکن ہے میں کہتا تھا نا مجھے کبھی محبت نہیں ہوگی ؟ اج میں خود غلط ثابت ہورہا ہُوں مجھے اس سے محبت نہیں عشق ہونے لگا ہے !! دل کرتا ہے اُسے دیکھتا رہوں!! اریان نے اپنی سرخ آنکھیں میچی تھی سے مریم کایزل سے مل رہی تھی

وقت کے ساتھ ساتھ اُسے کب مجھ سے اتنی نفرت ہوگئی پتہ ہی نہیں چلا !! وہ ایک موقع مجھے دے سکتی تھی میں ایک موقعے کا حقدار تھا !!

اریان کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی تھی جسے دیکھ زریام اور ارمغان کو اپنا آپ ختم ہوتا محسوس ہوا

ایک مدت کے بعد قیدی کو بھی رہائی نصیب ہوتی ہے شاید اک مدت کے بعد وہ بھی مجھے دوبارہ میسر ہو جائے!! لیکن تب تک دیر نا ہوگئی ہو!!

اب مریم چلتی ہوئی ارمغان اور زریام سے ملنے آئی تھی !! اریان اُسے مسلسل دیکھ رہا تھا اریان شاہ کی غزالی نظریں اس سے ہٹنے کو انکاری کر رہی تھی

اس نے ایک بار بھی اریان کی جانب نہیں دیکھا تھا!!

اللہ حافظ ادا سائی !! مریم ارمغان اور زریام کو دیکھ بولی

وہ اُن سے ملتی جانے کیلئے مڑی کتنی باتیں تھیں اریان کی انکھوں میں لیکن جانے والے نے اک دفعہ بھی دیکھنا گوارا نہیں کیا کیونکہ وہ جانتی تھی اگر اس نے اریان کو دیکھا تو اک بار پھر بے بسی روم ہوگی اریان کا چہرہ اُس کا دل پھر دھڑکا دیگا جب کے اُس کے مڑنے پر اریان کا حسین چہرہ مزید سرخ ہوا تھا !!

مریم دو تین قدم چلی پھر بےاختیار قدم روک گئی!! سب کی نظریں اُس پر ہی تھی !!

وہ دھیرے سے پیچھے مڑی غزالی آنکھیں نیلی آنکھوں سے ٹکرائی تھی مریم کی آنکھوں میں انسو بھرے تھے اس سے کہیں زیادہ تڑپ مریم کی انکھوں میں تھی!!

مریم نے بے اختیار قدم اریان کی جانب لیے !! اُس کا ہر بڑھتا قدم اریان کے دل پر گر رہا تھا!! وہ دونوں اک دوسرے کو ایسے دیکھ رہے تھے گویا اس کے بعد دیدارِ یار نصیب نا ہو!!

مریم مرے قدم لیتی اور کے روبرو اکر رکی!!!

پھر جو ہوا وہ حیرت کا باعث تھا مریم بےاختیار اپنا سر اریان کے سینے پر رکھ اُس کے سینے سے لگی تھی وقت رک سا گیا تھا !! اریان نے حیرت سے چہرہ جھکائے نیچے دیکھا جہاں وہ اُس کے سینے سے سر ٹکائے کھڑی تھی !!

لمحہ ایسے ہی رہا وہ ہنوز اُس کے سینے سے لگی تھی انسوں آنکھوں سے گر رہے تھے اس شخص کے قریب رہنے میں جو سکون تھا وہ دنیا میں کہیں نہیں تھا !!

مریم کو اپنے وجود میں سکون سرائیت کرتا محسوس ہورہا تھا اُن دونوں کے دل تیزی سے دھڑک رہے تھے

مریم نے کچھ دیر بعد چہرہ اٹھائے اُسے دیکھا مریم کا چہرہ انسوں سے تر تھا جب کے اریان کا چہرہ سرخ تھا

اپنا خیال رکھیے گا !! مریم اپنے انسوں صاف کرکے کہتی تیزی سے مڑی پھر اک لمحے میں تیزی سے حویلی سے نکلتی چلی گئی !! وہاں موجود سب کی آنکھوں سے آنسوں گر رہے تھے یہ منظر تکلیف سے چور تھا

ادا سائی اجاے ف۔فلائٹ کا ٹائم ہوگیا ہے !! مریم نے دھیمے سے اُسے پکارا تھا ارحاب نے بےبسی سے اریان کو دیکھا پھر حویلی سے باہر نکلتا چلا گیا اس وقت سب تکلیف سے چور تھے

مریم گاڑی میں بیٹھی ارحاب نے گاڑی سٹارٹ کی تھی مریم نے گاڑی میں بیٹھے پیچھے مڑ کر اریان کو دیکھا وہ انسوں سے بھری آنکھوں سے اریان کو دیکھ رہی تھی گویا بس اڈے دیکھتا رہنا چاہتی ہو!! اریان کی نظریں بھی پھر اُس پر تھی ارحاب نے جتنا دھیرے ہو سکتا تھا اتنے دھیرے گاڑی چلائیں تاکے آخری بار سہی وہ دونوں اک دوسرے کو جی بھر کے دیکھ لیں لیکن اب کافی دیر ہو چکی تھی!!

گاڑی پورچ سے نکلتی ایئرپورٹ کی جانب روانہ ہو چکی تھی !!

اریان !! امیرا بیگم اریان کی جانب ائی تھی اُن کی پکار پر اریان نے اپنی خون جھلکاتی آنکھوں سے اُسے دیکھا چہرہ سنجیدہ تھا

ٹھک ہو بچے ؟ امیرا بیگم نے بےاختیار پوچھا

میں ٹھک ہُوں آپ پریشان نہ ہو!! اریان نے اُنہیں دیکھ نرمی سے کہا ٹینشن لینا ہے ابھی ان کی صحت کے لیے صحیح نہیں تھا

اریان صوفے پر بیٹھا تھا اُسے شدید کھلا فضا کی ضرورت تھی گھٹن سے لگ رہا تھا یہاں!! اریان نے پانی کا گلاس اپنے لبوں سے لگایا دل میں تکلیف اٹھ رہی تھی

وہ سنجیدگی سے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاے آنکھیں موند گیا

'اریان کے چہرے پر ازلی سنجیدگی نے جگہ لی تھی لیکن اندر کا حال کوئی نہیں جانتا تھا !!

دل میں تکلیف کے غبار چل رہے تھے موت اجاے کبھی محبت میں جدائی نا آئے !!

اور بھی دکھ ہیں زمانے میں محبت کے سوا فراز!!

نہیں ہیں !! محبت کے علاوہ اور کوئی دکھ نہیں ہے زمانے میں!!

اس بات کا ثبوت اج سامنے تھا

اریان نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاے آنکھیں مندی آنکھوں کے سامنے بس دشمن جان کا چہرہ چل رہا تھا!! جو اریان شاہ کو بری طرح خود سے محبت کروا کر اب دور جاچکی تھی

شاہ حویلی میں سناٹا چھا چکا تھا

اریان ابھی صوفے پر آنکھیں مندے بیٹھا ہوا تھا جب ایک ملازم ہانپتا کانپتا حویلی میں داخل ہوا

س۔سائی!! وہ ہانپتا کانپتا تیزی سے حویلی میں داخل ہوتا بلند اواز میں پکار گیا

سب نے ایک ساتھ دروازے کی جانب دیکھا تھا جب کہ اریان نے اپنی سرخ آنکھیں کھولی تھی

کیا ہوا ؟ اریان کی گھمبیر آواز وہاں گونجی

جب کے باکی سب کا بھی یہی سوال تھا

ڈیرے پر حملا ہوا ہے سائی!! ملازم نے اُسے دیکھ آگاہ کیا جب کے اُس کی بات پر اریان ارمغان اور زریام کی آنکھوں میں خون اترا تھا

اریان کے چہرے پر اچانک ہی تاثرات سخت ہوئے تھے لمحے میں نسیں ابھرنے لگی تھی وہ تیش کے عالم میں کھڑا ہوتا سائڈ ڈور سے اپنی گن نکالتے بھاری اگلے لکھیں روبدار قدم لیے باہر نکلا تھا جب کہ ارمغان اور زریام بھی بھاری قدم لیتے تیزی سے باہر نکلے تھے جب کے امیرا بیگم نے دہل کر اپنے سینے پر ہاتھ رکھا اس وقت یہاں سکندر شاہ موجود نہیں تھے ورنہ یقینا انہوں نے بھی جانا تھا!!

اریان بڑے بڑے ڈھنگ بڑھتا حویلی سے نکلتا پورچ میں ایا !!گاڑی میں بیٹھتے اریان نے گاڑی سٹارٹ کی تھی ارمغان اور زریام بھی اکر فورا گاڑی میں بیٹھے !!

اگلے لمحے اریان نے اسٹیرنگ پر پکڑ مضبوط کرتے گاڑی پوری رفتار سے سے ڈیرے کی جانب بڑھائی تھی !!

اریان ریلیکس کر ارام سے چلا !! اُسے تیش کے عالم میں غصے سے چور گاڑی چلاتے دیکھ ارمغان نے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا کیونکہ اس کی انکھوں میں مزید خون اتر رہا تھا!!

بیس سالوں میں پہلی بار کسی نے شاہ ڈیرے پر حملا کرنے کی ہمت کی ہے اس میں ضرور پاشا کا ہاتھ ہے !! بس اک بہت ہوگیا !! اج کسی ایک کو بھی زندہ چھوڑ دیا تو میں اپنے باپ کی اولاد نہیں! اریان سٹرنگ پر طاقت سے ہاتھ مارتا دھاڑا تھا مریم کا جانا اس کا ضبط ختم کر گیا تھا اب وہ پہلے والا اریان شاہ نظر ارہا تھا جس کا غصّہ پوری دنیا کو لمحے میں بھسم کرکے رکھ دیتا تھا

کچھ ہی لمحوں میں گاڑی ڈیرے کے سامنے رکی تھی !! اریان ہنوز تیش کے عالم میں گاڑی سے نکلتا اندر کی جانب بڑھا تھا !! اور ان حالاتوں میں بھی ذہن اور دماغ میں صرف مریم چل رہی تھی

وہ لوگ فوراً گاڑی سے نکلتے بنا کسی ڈر کے اندر داخل ہوئے اس دوران گولیوں کی اوازیں سنائی دے رہی تھیں!!

ان کے داخل ہوتے ہی گولیوں کی اواز ایک دم سے رکی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے بالکل خاموشی اچانک سے چھائی ہو!!

اریان اگے بڑھا !! غصے سے اُس کی شریانے پھٹ رہی تھی کسی کی اتنی ہمت تھی جو اریان شاہ کے ڈیرے پر حملا کریں!! اریان کے لیے یہ ناقابل برداشت تھا

اریان کے بھاری قدم اگے بڑھ رہے تھے

جب کچھ اہٹ نے اُسے پیچھے دیکھنے پر مجبور کیا !! اریان نے ازلی تصورات کے ساتھ پیچھے مڑ کر مقابل کو دیکھا

تُم؟ سامنے حزن کو دیکھ اریان نے کٹ دار لہجے میں کہا اواز سنتے زریام اور ارمغان بھی فوراً اس جانب آئے تھے سامنے حزن کو دیکھ حیرت سے دو چار ہوتے وہ اُسے دیکھنے لگے

ہمم میں !! حزن نے عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا اس کا چہرہ عجیب ہی رونق سے چمک رہا تھا

اور میں بھی!! اگلے لمحے ایک اور مردانہ اواز اس خاموشی میں گن اور شہرام سائڈ سے نکلتا سامنے ایا تھا

شہرام اج کافی عرصے بعد ان کے سامنے موجود تھا اس کے چہرے پر بھی تاثرات تھے جو حزن کے چہرے پر تھے

تُم یہاں کیا کر رہے ہو؟ اب کی بار زریام نے اپنی روبدار اواز میں پوچھا تھا اُن دونوں کے چہرے بھی سنجیدہ تھے

تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو؟ ارمغان نے سنجیدگی سے پوچھا

ہم دونوں ہی تو یہاں سب کچھ کر رہے ہیں!! ہمارا ہونا ضروری ہے!! وہ مسکرایا جب ارمغان کی تیز نظریں شہرام کے ہاتھ کی کٹی انگلی پر پڑی

تمہاری انگلی کو کیا ہوا ہے ؟ ارمغان نے تفتیش سے اگلے لمہیں کہا

اپ نے ہی تو کاٹی تھی ادا بھول گیے ؟ شہرام نے تنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا ساتھ افسوس سے اپنی انگلی کو دیکھا اج سمجھ ا رہا ہے وہ اپنے ہاتھو کو ہمیشہ کور کرکے کیوں رکھتا تھا ؟

جہاں ارمغان اور زریام نا سمجھی سے دیکھ رہے تھے وہاں اریان کے ذہن میں لمحے ساری بات سمجھ اچکی تھی

ہمم اج ثابت کرہی دیا تُم نے پیٹھ پیچھے وار کرنا تُمہارے خون میں شامل ہے !! اریان نے وحشت امیز لہجے میں شہرام کو دیکھ کہا

جب میرا باپ میری ماں سے وفا نہیں کرسکا تو میں بھی اسی کا خون ہُوں!!

ہاں نہیں ہے ادا ہمت سامنے وار کرنے کی لیکن دیکھے پیٹھ پیچھے وار کر کے بھی سب جیت لیا ہم نے !!شہرام نے جواباً پرسکون لہجے میں کہا جب کہ ارمغان نا سمجھی سے حزن کو دیکھ رہا تھا

حزن تم بتاؤ گے یہاں کیا ہو رہا ہے؟ ارمغان نے اُسے دیکھ غصے سے پوچھا اس کا حسین چہرہ بھی سرخ ہو رہا تھا

ادا سائی اپ کو سب سمجھ ا جائے گا ابھی تھوڑی دیر میں !! حزن نے نرمی سے جواباً کہتے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے

اُس دن ارحاب ادا کو گولی ماری !! اور پھر ضوریز شاہ کی جان لیلی پھر بھی اج کھڑے ہیں یہاں!! ورنہ کسی کی ہمت تھی ؟

حزن نے فخر سے کہا ساتھ مسکراہٹ اپنے لبوں پر سجائی

جب کے اُس کی بات پر جہاں اریان شاہ کے تاثرات مزید ازلی اور وحشت امیز ہوئے تھے وہی ارمغان اور زریام نے بے یقینی سے حزن کو دیکھا تھا کم سے کم اس چیز کی امید سے نہیں تھی

کیا بکواس کر رہے ہو حزن جانتے بھی ہو؟ ارمغان نے تیش کے عالم میں دھاڑتے ہوئے کہا

میں بلکل سچ کہے رہا ہوں ادا!! حزن نے اُسے دیکھ جواباً دیا

ضوریز ماموں کو کیوں مارا ؟ اگلے لمحے اریان کی خطرناک شیر کی مانند دھاڑ وہاں گونجی تھی ایسا لگ رہا تھا وہاں کی دیواریں لزر گئی ہو اریان کی دھاڑ سے پنچھی بھی خاموش ہوئے تھے وہ اس خبر کے بعد لمحے میں اُن دونوں کو زندہ دفنا سکتا تھا لیکن اریان کو وجہ جانی تھی!!

اُس کی دھاڑ سے وہ دونوں لزرے تھے!!

کیونکہ مجھے میری محبت چاہیے تھی!!

اپ ہر چیز میں بہتر نہیں بہترین ہے کسی چیز کی کمی نہیں ہے اپ کے پاس اور میں اپ کے مقابلے کبھی نہیں اسکتا تھا مجھ سے کیسے ہوتی اُسے محبت ؟ وہ اپ سے محبت کرنے لگی تھی!! اور اُسے نفرت کروانے کا بس یہی ذریعہ تھا !!اور اج دیکھے میں کامیاب ہوگیا !!مریم اپ سے نفرت کرنے لگی وہ میری محبت ہ۔۔۔اُس کی دھاڑ سے بمشکل سنبھلتے حزن جواباً کہے رہا تھا

بکواس بند !! وہ تیش کے عالم میں دھاڑتے اُس کی جانب بڑھنے لگا ارمغان نے اُس کا ہاتھ تھاما کر روکا

اریان میری جان صبر سے کام لے رک میں پوچھتا ہوں یہ کیا بک رہا ہے!! اریان کو حد سے زیادہ غصے میں دیکھ ارمغان نے اُسے سنبھالنا چاہا

سنا نہیں کس کے بارے میں بات کی ہے اس نے!!اریان ہاتھ چھڑوا کر دھاڑتے اُس کی جانب بڑھا تھا اریان نے سخت وحشت کا عالم میں اک زور دار پنچ اُس کے چہرے پر رسید کیا ذکر مریم کا ہوا تھا ضبط کھونا تو گویا ضروری تھا

حزن کے قدم لڑکڑائے تھے وہ پیچھے جا کر گرا!! اس کے لبوں کے کنارے سے خون رسنا شروع ہوا تھا

خبر دار جو اپنی گندی زبان سے اُس کا نام پکارا!! کاٹ کر رکھ دونگا !! اریان اُسے گریبان سے پکڑ کر اٹھاتا غضب و غیز کے عالم میں گرجا اُس کے غصے کا اندازہ اس کی دماغ کی ابھرتی رگوں سے لگایا جاسکتا تھا!!

ہمت کیسے ہوئی اُس کیلئے ایسے لفظ استعمال کرنے کی ہاں ؟ وہ مزید قوت سے اک آر اُس کے چہرے پر گرز چکا تھا حزن کو اپنا سر چکراتا محسوس ہورہا تھا یقینا اریان کا رق اُس کے محبت نامی لفظ پر تھا جو اُس نے مریم کیلئے استعمال کیا تھا !!

حزن کو سب گھومتا ہوا محسوس ہورہا تھا

میں نے کہا تھا نا اب اگر اس کا نام لیا تو بھول جاؤنگا تُو کتنا عزیز تھا مجھے ؟ اور اب اگر اس کا نام تیرے لبوں سے نکلا خدا کی قسم وہ تیری آخری سانس ہوگی !! اریان قوت سے چنگارا

ادا !! زریام نے آکر اریان کو روکنا چاہا کیونکہ حزن کا سر گھوم رہا تھا جو اُسے دیکھ کر ہی اندازہ لگایا جاسکتا تھا

اریان نے اپنی کنپٹی پر دو انگلیاں پھیرتے خود پر ضبط کرنے کی کوشش کی لیکن ناممکن سا لگ رہا تھا

ارمغان بے یقینی سے حزن کو دیکھ رہا تھا اسے کم سے کم اپنے بھائی سے ایسی چیزوں کی امید نہیں تھی وہ کبھی سپنے میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا کہ حزن یہ سب کریگا !!

کیا چاہتے تھے ؟کیوں اوقات دکھائی اپنی؟ کس بات کا زہر اتنے سالوں سے بھر کر بیٹھے تھے خود میں؟ شہرام کو دیکھ زریام شدید غصے کے عالم میں غراتے ہوئے پوچھا

جلن حسد برابری تم لوگ سب سے اگے ہو تمہارے پاس ہر چیز ہے ایک ہنستا کھیلتا پریوار اس میں رہنے والے لوگ پوری فیملی ماں باپ بہن بھائی کامیابی ہر چیز اور میرے پاس کیا ہے نہ میرا باپ ہے نہ میری ماں !! ایک طرف ہمارا گھر اجڑا ہوا تھا اور خدا نے ہمارے ساتھ ناانصافی کر کے آپ سب کو ایک دوسرے میں مکمل کر دیا دس سال ہو گئے میرے ماں باپ کو مرے ہوئے 10 سال سے یہ خناس میرے دل میں بھرا ہوا ہے اپنے برابری پر چاہتا ہوں میں سب کو!! یہی وجہ ہے جو اج سے پانچ سال پہلے بھی میں شاہ حویلی کا اینچ مٹانا چاہتا تھا تب تو نہیں ہو پایا لیکن اج میں واپس اگیا ہوں اور اج میں شاہ حویلی کا سکون خوشیاں سب کچھ ختم کر دوں گا! کون سی میری ماں سگی تھی تمہارے باپ نے میری ماں پر ترس کھا کر اسے اپنی بہن بنایا تھا جانتا ہوں بہت خیال رکھا انہوں نے سگی بہنوں سے بھی بڑھ کر لیکن یہ خوشی مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی نہ ماں رہی نہ اس پر کیے ہوئے احسان!! ! اتنے حزن کام کرکے آگیا تھا شہرام بھی احساس کم تری سے چور غصے سے بھرا اپنے ہر لفظ پر زور ڈال رہا تھا

شاہ حویلی کی خوشیاں چھیننے کا جگرا ہے ؟ اریان اُس کی بات پر کٹ دار لہجے میں ابرو اٹھائے بولا

جب کہ اس کی بات زریام کا دماغ خراب کر گئی تھی

تیرے ساتھ نسلیں بھی شاہ حویلی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی!! زریام اُسے دیکھ تنزیہ لہجے میں بولا

میں سب کچھ کر سکتا ہوں اب خوشیاں چھیننے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا!! شہرام نے جواباً کہا اتنے حزن ہمت کرتے آگے ایا تھا

محبت انسان سے سب کچھ کروا دیتی ہے اور اج محبت نے مجھے میرے ہی گھر والوں کے سامنے کھڑا کر دیا مجھے ایک کا انتخاب کرنا تھا یا تو محبت یا پھر محبت اور میں نے محبت کو چنا ہے میں اپنی محبت کے بغیر نہیں رہ سکتا خاص کر بچپن کی محبت جو میری رگ رگ میں روح کی طرح سرایت کررہی ہے اس محبت نے مجھے اتنا خود قرض بنا دیا ہے کہ میں نے اپنی محبت کو اتنی تکلیف دے کر اس کے باپ کی جان لی ہے اپنے ہاتھوں سے صرف اس لیے تاکہ اریان سے نفرت کریں !! میں جانتا ہوں اریان شاہ کو صفائیاں دینا سخت نگوار گزرتا ہے اریان شاہ کسی کو صفائی نہیں دیتا!!

حزن بول رہا تھا اس بار اس نے مریم کا نام لینے کی غلطی نہیں کی تھی اور اریان نے واقعی اسے زمین کے نیچے دفنا دیا تھا!

کیوں وقت سے پہلے اپنی موت میرے ہاتھوں لکھ رہا ہے ؟ قسم خدا کی بہت ضبط سے کھڑا ہُوں مت للکار مجھے اُس کے معاملے میں ویسے ہی صبر نامی چیز نہیں ہے مجھ میں وہ صرف

اور صرف میری ہے اریان شاہ کی بیوی اور اگر کسی نے بھی اُسے غلط نگاہ سے دیکھا تو اُسے عبرت کا نشان بنا دوں اور مت کوشش کر کے وہ نشان تُو بنے

اریان نے ضبط سے اپنے ہاتھو کی مٹھیاں بنائے غزالی لہجے میں کہا سامنے ہزن تھا ورنہ ابھی زندہ کھڑا نا ہوتا لیکن اریان جانتا تھا وہ زیادہ دیر تک خود پر ضبط نہیں رکھ پایگا!؟کیونکہ بات مریم پر تھی!!

زریام اور ارمغان مسلسل اُسے غصے پر ضبط کرنے کا کہے رہے تھے کیونکہ انہیں ابھی شہرام اور حزن سے بہت سوالوں کے جواب چاہیے تھے

پیچھے سائیڈ سے کچھ اوازیں انا شروع ہوئی!!

دیکھو اُدھر !! اریان نے سخت تاثرات کے ساتھ کہا جب وہ دونوں اُس جانب بڑھے تاکے دیکھ سکے

اچانک ہی دونوں طرف سے گولیوں کی اوازیں انا شروع ہوئی تھی!! یہ سب ایک لمحے میں بدلا تھا ماحول کو پلٹنے میں لمحہ نہیں لگا تھا!! دونوں طرف سے گولیاں چلنے کی وجہ سے ایک ساتھ دو گولیاں چلتی اریان شاہ کے سینے کے سینے کو چیرتی نکلی تھی

اریان شاہ کے قدم بےساختہ پیچھے کو اٹھے تھے یہ سب اتنے اچانک ہوا تھا کہ کسی نے تصور بھی نہیں کیا تھا

دونوں طرف سے گولیاں چلنے کی وجہ سے وہ گولیوں کی زد میں ایا تھا!! منظر پلٹا تھا خون کی قطار اریان شاہ کے سینے کو چیرتی نکلی تھی سیاہ کرتا لمحے میں خون میں لد ہوا تھا

خون کی قطار جھٹکے سے اس کے سینے سے نکلی تھی!! اریان کا بے ساختہ ہاتھ اپنے سینے پر اٹھا اریان نے اپنی سرخ نظریں اٹھائے سامنے دیکھا !!

سامنے کھڑے حزن کے ہاتھ خود بھی کانپ رہے تھے!! گن تھامے وہ کھڑا شاید وہ کر چکا تھا جو سوچنے سے حزن خود تڑپ گیا تھا!!

معاف کر دینا مجھے !! لیکن میں اب مزید یہ سب برداشت نہیں کر سکتا !! حزن نے اریان کو دیکھ کہا

اریان کی انکھوں میں بے یقینی پھیلی تھی ہر چیز کی امید لگائی جا سکتی تھی لیکن کم سے کم حزن سے اس چیز کی امید نہیں تھی جبکہ شہرام کے لب مسکرا رہے تھے حزن اُس کیلئے اک محرا تھا شہ حویلی کی جان اریان شاہ تھا اس کے دم سے سب تھا!! سب کی زندگیاں اریان شاہ سے جُڑی تھی اور اریان کا جانا شاہ حویلی کی تمام خوشیوں کو اپنے ساتھ لے جاتا جس کیفیت سے وہ پچھلے 10 سالوں سے گزر رہا تھا وہ شاہ ویلی میں زندگی بھر کے لیے چھا جانا تھا!! اریان شاہ حویلی کا بڑا جاندار نڈر اور لاکھوں خوبیوں سے بھرا سپرد !!

مزید اک گولی چلی تھی کے اریان شاہ گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا تھا!! اور اس کا گھٹنوں کے بل بیٹھنا پورے اسلام اباد کو ہلا گیا تھا پوری تین گولیاں اس کے سینے کو چیر کر نکل چکی تھی کوئی اور ہوتا تو شاید اب تک اپنی جان سے ہار جاتا لیکن وہ اریان شاہ

اریان کی آنکھیں اس کا قدر سرخ تھی گویا ابھی خون برسانے لگیں گی!! اریان کا ہاتھ خون میں لتھ پتھ تھا وہ لمحے میں بازی پلٹ سکتا تھا لیکن وہ دیکھنا چاہتا تھا حزن کس حد تک اور اگے جا سکتا ہے کیونکہ موت سے ڈر تو نہ کبھی اریان شاہ کو تھا اور نہ کبھی ہونا تھا

بتائیں میری کیا غلطی تھی ان سب میں ؟ کیا جان بوجھ کر کیا تھا میں نے کسی نے میری تکلیف جاننے کی کوشش کیوں نہیں کی؟میں بھی تو تکلیف میں تھا ہر رات مجھے نیند نہیں اتی تھی لیکن کسی نے مجھ سے نہیں پوچھا! میں کہا غلط تھا ؟

حزن اپنے بال دونوں ہاتھ کی مٹھیوں میں جکڑے قوت سے دھاڑا اس وقت وہ کوئی پاگل دیوانہ معلوم ہو رہا تھا!!

بتائے میری کیا غلطی تھی ؟ بتائے کیا غلطی تھی یہ سب اختیار میں تو نہیں تھا پھر کیوں مجھے سزا مل رہی ہے ؟ حزن کی آنکھ سے انسوں گرا تھا وہ بےبس تھا !!

تمہیں یہ تربیت نہیں دی گئی تھی حزن !! تُم ہر طرح سے غلط تھے!! اریان غضب و غیز کے عمل میں حلق کے بل دھاڑا !! دھاڑنے کی وجہ سے اس کے سینے میں شدید تکلیف اٹھی تھی لیکن اریان شاہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا خون کسی پانی کی طرح رس رہا تھا

زریام اور ارمغان کافی زیادہ آگے گیے تھے یہی وجہ تھی جو اب تک وہ لوگ یہاں نہیں پہنچے تھے!

مجھے م۔معاف!! حزن کہتے کہتے رکی

اگر مجھ پر گولی چلانے کے لیے معافی مانگ رہے ہو تو جاؤ معاف کیا لیکن اگر ائندہ تم نے میری بیوی کا نام اپنے لبوں سے نکالا تو قبر کی اغوش سے بھی آکر اپنے کہے کے مطابق تمہیں عبرت کا نشان!! اریان لہجہ بے انتہا خطرناک تھا

وہ صرف میری ہے پھر بھلے میری سانسیں کیوں نہ تھم جائے !! میرے مرنے کے بعد بھی وہ صرف مجھ سے منسوخ رہی گی!! اپنی سینے میں ہوتی تکلیف کو سر سے نظر انداز کیا اریان ہنوز اُسے باور کر روا رہا تھا

شہرام حزن کو زبردستی گھسیٹ کر گاڑی کی اور لے جانے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا اریان شاہ کو بازی پلٹنے میں ایک لمحہ نہیں لگے گا !! مریم کے جانے کے بعد اریان کو ویسے ہی لگ رہا تھا وہ اس کے سحر میں جکڑ کر نہیں جی پائے گا یہی وجہ تھی جو اب خواہش جینے کی دل میں رد

ہو گئی تھی اریان کو ویسے ہی اپنی زندگی سے فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ اسے موت کا خوف ہی نہیں تھا!! مریم کے اجانے کے بعد اریان شاہ کی زندگی رخ پر ائی تھی تو اب مریم پھر سے چلی گئی تھی !! پھر کیا فائدہ اس زندگی کا؟ شہرام حزن کو تیزی سے اپنی گاڑی میں بیٹھاتا وہاں سے نکلتا چلا گیا کیونکہ وہ سامنے سے اتی کچھ گاڑیاں دیکھ چکا تھا جب کہ وہ ادمی جنہیں گولی چلانے کے لیے اس نے کہا تھا وہ پہلے ہی وہاں سے نو دو گیارہ ہوچکے تھے

اریان نے نیچے بیٹھتے اپنی گاڑی سے ٹیک لگایا اُس نے اپنی سرخ آنکھیں اٹھا کر آسمان کو دیکھا خون اب بھی اس کے سینے سے رستہ پورا روڈ خون میں لتھ پتھ کرچکا تھا ضبط سے آنکھیں سرخ پر سرخ پڑھ رہی تھی حزن کے لبوں سے مریم کا نام جتنا تکلف دا تھا اتنا اریان کو تیش دلا گیا تھا!!

ارمغان اور زریام واپسی کی راہ لے چکے تھے وہ لوگ تیزی سے دوبارہ اسی جگہ آئے تھے جب کے سامنے کا منظر اُن دونوں کی روح تک ہلا گیا تھا گویا اُن دونوں کو اپنی آنکھوں پر بھروسہ نہ ہوا ہو

ادا !! اگلے لمحے زریام حلق کے بل چیختا گاڑی اریان کی بھاگا تھا جب کہ ارمغان کا حال بھی مختلف نہ تھا وہ دونوں تیزی سے بھاگتے ہوئے اریان تک پہنچے تھے اریان اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے بیٹھا آنکھیں موند چکا تھا

اریان !! ارمغان کی حلق کے بل چیخ گیا میں گونجی تھی

ادا!!! زریام نے تیزی سے نیچے بیٹھتے اریان کا چہرہ ہاتھ میں لیا اریان کا پرکشش چہرہ سرخ تھا ارمغان اور زریام کو ایسا لگ رہا تھا کسی نے بے دردی سے ان کے جسم سے روح نکالی ہو اُن دونوں کی سانسیں رکنے کے در پر تھے

ارمغان نے بھی تڑپ کر اریان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا!! اریان نے دھیرے سے اپنی سرخ آنکھیں کھولی تھی !!

اس کی سیاہ شرٹ خون میں بھیگی ہوئی تھی

اریان !! وہ دونوں گھٹنوں کے بل بیٹھے جب ارمغان نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اوپر اٹھایا !!اور قوت سے چیخا

اریان کی آنکھیں انتہا حد تک سرخ تھی !! سینے میں تکلیف اٹھ رہی تھی لیکن اریان شاہ کو فرق نہیں پڑتا تھا

ادا !! زریام کی جان نکل رہی تھی ارمغان کا حال بھی مختلف نہ تھا

کچھ نہیں ہو گا آپ کو چ۔چلے ہاسپٹل چلتے ہے !! زریام نے اریان کو تھامنا چاہا زریام کا سانس بری طرح سانس پھول رہا تھا زریام کو لگ رہا تھا اُس کی سانسیں رک جائیگی!!

رہنے دو بچے !! اریان نے مسکرانے کی کوشش کی !!

اریان !! ک۔کھڑا ہو میری جان !! ارمغان نے اریان کا چہرہ ہاتھوں میں لیتے تڑپ کر کہا وہ دونوں اپنے اندر کی جان نکلتے ہوئے محسوس کر رہے تھے!! انہیں لگ رہا تھا کسی بھی لمحے ان کا دل دھڑکنا چھوڑ دے گا وہ مضبوط دو شخص اج اس در پر تھے

رہنے دے یار !!تجھے پتہ ہے نا تیرا یار موت سے نہیں ڈرتا ؟اریان نے اسے دیکھ گھمبیر آواز میں کہا اس کی آواز بھاری ہورہی تھی !!

ت۔تُو تیری موت سے نہیں ڈرتا لیکن ہم ڈرتے ہے !! ت۔تُو جانتا ہے نا تجھ سے سب ہے !! اگر تجھے کچھ ہو گیا تو ہمارا کیا ہو گا؟ چل اٹھ!! ارمغان کی اواز لڑکھڑا رہی تھی ہاتھ کانپ رہے تھے وہ مضبوط مرد یہ منظر نہیں دیکھ پا رہے تھے!

میں حزن کو جان سے مار دونگا !! زریام پاگلو کی طرح چیخا تھا

اگر اُسے مارنا ہوتا تو یہ چیز میرے لیے مشکل نہیں تھی!! اریان نے گہرا سانس لیتے کہا اُس کی سانسیں دھمی ہورہی تھی !! وہ سانس لینے کی کوشش کر رہا تھا

م۔میری بات سن زریام !! اریان نے زریام کو دیکھ کہا

ا۔ادا پلز چلے!! زریام کی آنکھوں میں نمی اتر رہی تھی

میری بات سن !! اریان نے ایک بار پھر ان دونوں کو اپنی بات کی جانب متوجہ کیا

حزن کے لبوں سے مریم کا نام حرام ہوجانا چاہیئے !!اُس کے لبوں سے اب میری بیوی کا نام نہ نکلے اور یہ کام میں ت۔تُجھے سونپ رہا ہُوں!! اریان نے بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ کہا شدت سے اس کی انکھیں خون برسانے کو تھیں تین تین گولیاں اپنا وار کر چکی تھی

ن۔نہیں ادا !! یہ کام آپ کا ہے !! آپ کرینگے یہ کام مریم آپ کی بیوی ہے ! آپ کہیں تو نہیں جارہے آپ یہیں تو ہے !! زریام گویا خود کو سمجھا رہا تھا؟

جب کے اریان نے سرخ آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا !! وہ دھیرے سے سر کو بمشکل خم دے گیا وہ نہیں چاہتا تھا ذریام اور ارمغان کمزور پڑے

تھوڑا ارام چاہتا ہوں!! اریان دوبارہ اپنی گاڑی سے ٹیک لگا کر چہرہ گاڑی پر ٹکاتے آنکھیں موند گیا لہجہ تھکا ہوا تھا

ن۔نہیں ! اریان میری جان آنکھیں بند مت کر اٹھ ہاسپٹل جانا ہے !! ارمغان چیخا تھا ارمغان کے جسم کا روم روم تڑپ رہا تھا

یار تھک گیا ہُوں بہت !! تھوڑا ارام کرنے دے!! اریان نے تھوڑی سی آنکھیں کھول کر کہا

ہ۔ہاں کرینگے ارام لیکن یہاں نہیں !! ارمغان اور زریام نے اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے کھڑا کرنا چاہا لیکن اریان نے روک دیا

تین تین گولیوں کے بعد بھی اتنی ہمت رکھنا کسی عام انسان کی بات نہیں تھی وہ اریان شاہ تھا!!

جب محبوب اپ سے دور جائے تو اپ پر فرض ہے کہ اپ مر جائیں!! اریان نے دھما سا مسکرا کر کہا تھا یہی وجہ تھی جو اس نے خود کو بچانے کی بالکل کوشش نہیں کی تھی ورنہ اریان کے لیے بازیاں پلٹنا کوئی بڑی بات نہیں تھی

جب کہ اس کی بات پر ارمغان اور زریام نے تڑپ کر اُسے دیکھا

محبت نہ ہونے کا بھرم تھا مجھے اور اج اس قدر شدت سے ہو گئی ہے کہ تکلیف بھی اس کے اگے کوئی معنی نہیں رکھ رہی!! اریان نے گہرا سانس لے کر کہا

ملے گے حشر میں یہ حسرت اپنی جگہ مگر ملال رہیگا اس زندگی میں وہ میری تقدیر نہیں بنی!! نفرت کرتی ہے وہ مجھ سے !! اور اُسے میرے مرنے کے بعد بھی نفرت کرنے دینا کسی چیز کی کوئی پابندی نہیں اس پر !! سب جائز ہے اُسے !! اریان نے ارمغان کو دیکھ کہا

پھر دوبارہ اپنا چہرا گاڑی پر گرا گیا اور تھوڑا سا ہاتھ کھول کر اُن دونوں کو آگے انے کا کہا ان دونوں کی انکھوں سے تیزی سے انسو گر رہے تھے

وہ لوگ ایک جھٹکے سے اریان کے سینے سے لگے تھے!!

روتے ن۔نہیں ہے ایسے !! اریان نے اُنہیں سینے سے لگائے اُن کی پیشانی چومی وہ دونوں اریان کے سینے سے لگتے کسی بچے کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دیے !!

اریان نے آنکھیں بند کی ہاتھوں میں ہمت ختم ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

شیر ا۔ایسے نہیں روتے !! اریان نے اذیت سے آنکھیں میچی تھی اُن دونوں کو اس قدر تڑپ کر انسو بہاتے دیکھ تکلیف روح میں سرائیت کر رہی تھی

ا۔ادا پلز اٹھے !! زریام نے اپنے انسوں صاف کرتے تڑپ کر کہا

مجھے ہاسپٹل نہیں جانا!!اریان نے اپنا سر پھر گاڑی پر گرایا!! ہاسپٹل گاؤں سے قریب ادھے گھنٹے کی دوری پر تھا یہی وجہ تھی جو اریان بالکل نہیں جانا چاہتا تھا

آنکھیں بوجھل تھی انکھوں کے سامنے بس مریم کا عکس تھا

بچے سوچ سمجھ کر لیا ہے فیصلہ ؟ گاڑی ایئرپورٹ کی جانب روانہ تھے جب ارہاب نے سامنے نظریں جمائے کہا

جی ادا سائی!! مریم جو بالکل بے سود گاڑی کی سیٹ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی دھیرے سے اسباب میں سر ہلا گئی

اریان کو موقع دے سکتی ہو اپ!! ارحاب نے ہنوز اسی انداز میں کہا

میں ہر حال میں دے دیتی اگر بابا میرے پاس ہوتے!! جو انہوں نے میرے ساتھ کیا جو انہوں نے مجھے تکلیف دی وہ میں کب کی معاف کر چکی ہوتی ان کی انکھوں میں وہ تڑپ میں نے دیکھی ہے وہ مجھے چاہنے لگے ہیں اور ان سے کہیں زیادہ میں انہیں چاہتی ہوں محبت میں ظلم اور تکلیف بھلائی جا سکتی ہے اور میں بھی بھلا دیتی اگر انہوں نے بابا کی جان نہ لی ہوتی میں ایک بیٹی ہوں اور اپنے باپ کی موت مر کر بھی نہیں بھول سکتی!! مریم نے سامنے نظریں جمائے بکھرے لہجے میں کہا

اور اگر میں تم سے کہوں کہ بابا کی موت کا ذمے دار کوئی اور ہے ؟ ارحاب نے سوالیہ نظرو سے دیکھا

ایسا ممکن نہیں ہے ادا سائی میں نے اپنی انکھوں کے سامنے بابا کو گولی مارتے دیکھا ہے صرف دو انچ کا فاصلہ تھا اس منظر میں !! مریم نے جواباً کہا

کبھی کبھی انکھوں دیکھا ہی نتیجہ نہیں ہوتا جو ہم دیکھتے ہیں ان کے پیچھے کچھ ایسے وجوہات ہوتی ہیں جن کا لینا دینا ہماری زندگیوں سے جڑا ہوتا ہے اریان ایک نہایت مضبوط نڈر مرد ہے تم جانتی ہو اس نے کبھی کسی دوسری عورت سے محبت نہیں کی اس کی زندگی میں انے والی پہلی عورت تُم تھی گڑیا!! حالانکہ اریان کے لیے کسی چیز کی کمی نہیں تھی!! اس نے پہلی محبت اپنی محرم سے کی ہے اس نے اپنی زندگی میں کبھی کسی عورت کو انے نہیں دیا اج

اریان کی آنکھوں میں پہلی بار کسی لڑکی کیلئے میں نے محبت دیکھی ہے اور وہ اپ ہو بچے اس سے پہلے وقت ہاتھوں سے نکل جائے ان سب چیزوں کو روک دو!! بابا کا قاتل کوئی اور ہے!! ارحاب نے جواباً کہا حالانکہ گاڑی مسلسل اگے کو روانہ تھی اس کی بات پر مریم نے چونک کر اسے دیکھا تھا

کیا مطلب ادا سائی؟ میں اپ کو کہہ رہی ہوں نا میری انکھوں کے سامنے گولی چلی تھی!! مریم نے اُسے دیکھ کہا

گولی چلی تھی لیکن بابا صرف کوما میں گئے تھے صرف کوما میں بھیجنے کے لیے وہ گولی چلی تھی۔۔۔۔۔ارہاب نے مزید معاملات بھی کرنے سے روکتے اسے ایک ایک سچ سے عطا کیا وہ اسے بتا رہا تھا کہ کیسے کسی نامعلوم شخص نے ہاسپٹل میں گھس کر ضوریز شاہ کی جانب لی تھی ساتھ ارحاب نے اُسے مزید یقین دہانی کرانے کے لیے موبائل میں فوٹیج اس کے سامنے کی وہ اسی دن ہاسپٹل کی فوٹیج تھی ارحاب نے اُسے علینا کے بارے میں بھی ایک ایک بات بتائی کہ دوسری شادی والا فیصلہ کیوں ہوا تھا

جیسے جیسے مریم سن رہی تھی اُس کا روم روم کانپ رہا تھا انکھوں سے انسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے

اس فوٹیج میں صاف دکھ رہا ہے کہ کوئی ماسک والے شخص بابا کا اکسیجن ماسک اتا رہا ہے بابا حویلی میں محفوظ نہیں تھے یہی وجہ تھی جو انہیں ہاسپٹل میں رکھا تھا!!

اپ نے بتایا کیوں نہیں ادا سائی پہلے !! مریم کے ہاتھ سے فون چھوٹ کر گرا تھا

اریان نے منع کیا تھا!! اسے صفائیاں دینا نہیں پسند پھر بھلے ہی ٹھیک ہو یا

اریان کبھی غلط نہیں ہوسکتا وہ میرا بچپن کا دوست ہے اور میں اس کے اصولوں سے اچھی طرح واقف اور اس کا ایک اصول یہ بھی تھا لیکن اگر اج اپ چلی گئی تو بہت خود ختم ہو جائے گا اس لیے میں نے یہ سچ بتادیا !! ارحاب نے اُسے کہا مریم کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کریں !! سچ پتہ لگنے میں کافی دیر ہو چکی تھی شاید سب کچھ اب ہاتھ سے نکل چکا تھا

اچانک ہی مریم کے دل میں تکلیف کی لہریں اٹھی اسے اچانک ہی گھبراہٹ ہونے لگی وہ ایک جھٹکے سے گہرے گہرے سانس بڑھنے لگی!!

وہ بے ساختہ سینے پر ہاتھ رکھ مزید گہرے گہرے سانس لینے لگی ایسا لگ رہا تھا مریم کی روح مر رہی ہو کوئی ایسا شخص دور جارہا ہو جو اُس کے جسم میں روح کی مانند سرائیت کر رہا ہو

یا اللہ!! مریم نے جاتی رنگت کے ساتھ اللہ کو پکارا دل شدت سے دھڑکا تھا صاف پتہ لگ رہا تھا کچھ غلط ہوا ہے ایسا لگ رہا تھا کوئی اپنا اس سے دور چلا گیا ہے

اتنے میں ارحاب کا فون بجا تھا !! ارحاب نے فون اٹھاتے سامنے کیا !! کول حورین کی تھی ارحاب نے فون کان سے لگائے اک عجیب سا احساس اُس کے وجود میں بھی دوڑا تھا

ا۔ارحاب !! حورین نے ہانپتے کانپتے پکارا

کیا ہوا ہے حورین سب ٹھک ہے تُم اتنا گھبرائی ہوئی کیوں ہو؟ اگلے لمحے ارحاب نے گاڑی جھٹکے سے روکی تھی

و۔وہ!! وہ کچھ بولنا چاہتی تھی لیکن اس کے حلق سے لفظ ادا نہیں ہورہے تھے !!

حورین بتاؤ سب ٹھیک ہے وہاں!! ارحاب کی اواز اونچی تھی جبکہ پریشانی مزید بڑھی تھی جب کے مریم کا دل بیٹھ رہا تھا وہ بے تابی سے انسوؤں سے بھری انکھوں سے ارحاب کو دیکھ رہی تھی

و۔وہ ڈیرے پر سے ک۔کال ائی ہے ا۔ادا سائی کو گولی لگی ہے ! حورین اتنا کہہ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی

کیا ؟ کہا ہے اریان ؟ اگلے لمحے ارحاب چیخا تھا جب کے مریم کا دل بند ہونے کے در پر آچکا تھا

ڈ۔ڈیرے پر !! حورین نے روتے ہوے بتایا

ا۔ادا سائی کیا ہوا؟ ارحاب کو تیزی سے گاڑی سٹارٹ کرتے دیکھ مریم نے کانپتے ہوئے پوچھا

اریان کو گولی لگی ہے ! ارحاب نے اضرابی کیفیت میں کہتے تیزی سے گاڑی موڑی جب کے مریم کی تکلیف کی لہریں درست ثابت ہوئی تھی کوئی اپنا اس سے دور جا رہا تھا ہمیشہ کے لیے

دیر ہوگئی تھی اُسے سچ جانتے جانتے ؟

مریم نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ بری طرح سسک رہی تھی ہر وہ لفظ اُسے خود کا یاد ارہا تھا جو اُس نے اپنے بابا کی موت پر آج تک اریان سے کہے تھے

اور اس نے کبھی اُسے سچ سے اگاہ نہیں ہونے دیا !!

مریم کا دل عجیب خوف میں مبتلا ہو کر دھڑک رہا تھا وہ مسلسل تڑپ کر دل میں اپنے خدا سے اریان کی حفاظت کی دنیا مانگ رہی تھی

ا۔ادا سائی پلز آپ کول کرکے پوچھے کیسے ہیں وہ؟مریم بری طرح گھبرائی ہوئی تھی دل کانوں میں بج رہا تھا گھبراہٹ سے اس وقت وہ چور چور ہوئی تھی اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کسی طرح اریان کے قریب پہنچ جائے !! گولی کا نام سن کر ہی اسے غلط ہونے کا خدشا ہوا تھا یہی وجہ تھی جو اسے سانس بھی ٹھیک سے نہیں ارہا تھا!!

ارحاب کی گاڑی ڈیرے کے اگے رکی تھی وہ بنا اِدھر اُدھر دیکھے تیزی سے نکلتا ڈیرے کی جانب بڑھا تھا جب کے مریم بھی تیزی سے اپنی سائڈ کا دروازہ کھولتی اندر کی اور بھاگی تھی قدم اٹھنے سے انکاری کر رہے تھے لیکن دل مان نہیں رہا تھا!!

اریان !!! ارحاب اُسے دیکھ شدت گوئی سے پکارتا لمحے میں اریان تک پہنچا تھا!!

ا۔اریان !! ارحاب نے نیچے بیٹھتے اُس کا چہرہ میں لیا جب اریان شاہ نے اپنی بے حد خوبصورت غزالی انکھیں کھولیں جن کے لاکھوں لوگ دیوانے تھے

اریان کی آنکھوں میں سرخ ڈورے موجود تھی جو مزید اُس کی آنکھوں کو حسین بنا رہے تھے لیکن وہ سرخی کوئی عام نہیں تھی !!

اریان شاہ واقعی کوئی عام نہیں تھا وہ سب سے الگ تھا!! ورنہ تین گولیوں کے بعد کوئی عام شخص انکھیں کھولنے کی ہمت بھی نہیں رکھتا تھا

اریان نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا !! جو تڑپ کر اُسے ہی دیکھ رہا تھا!!

چھوڑ ا۔ایا اُسے ؟ اریان نے دھیمی پڑتی سانسوں کے ساتھ کہا

اسے کبھی سچ مت بتانا !! اسے نفرت کرنے دینا ورنہ کہیں نہ کہیں اسے میرا جانا تکلیف دیگا اور میں مزید اُسے تکلیف نہیں دے سکتا !! اریان نے ارحاب کو دیکھ کہا ارحاب نے تڑپ

کر اُسے دیکھا جب کے کچھ فاصلے پر کھڑی مریم جو سامنے کا منظر دیکھ سٹل ہوئی بری طرح کانپ رہی تھی اریان کی باتیں مزید اُس کے پیرو تلے سے زمین نکال گئی تھی

ک۔کیا بولے جارہا ہے ت۔تُو ہوش میں ہے ؟ جلدی اٹھ !! ارحاب نے اُس کا ہاتھ تھاما اریان میں گہرا سانس لینے کی کوشش کی !!تکلیف بڑھتی جارہی تھی !! لیکن وہ حاوی ہونے نہیں دے رہا تھا

مریم کو اپنا آپ کسی ریت میں تپتا محسوس ہورہا تھا !!

وہ لوگ مزید قابو نا رکھتے اریان کی نفی پر امین نہ کہے کر اُسے لیے ہاسپٹل کی جانب بڑھے تھے خون مزید تیزی سے رنج رہا تھا خبر شاہ حویلی پہوچ کر قیامت کا سماع بنا ہوا تھا

مریم بری طرح سسکتِ کسی ساخت کیفیت میں محض اریان کو دیکھ رہی تھی وہ اس وقت اپنے ہوش و اواز میں نہیں تھی ورنہ وہ بھاگ گئی اریان تک پہنچ جاتی اس وقت اس کا دماغ ما اف ہو چکا تھا وہ بس سٹل ہوئی سامنے کا دل دہلا دینے والا منظر دیکھ رہی تھی

مریم دوسری جانب کھڑی تھی اس لیے کسی کی نظر اس پر نہیں گئی تھی لیکن اریان شاہ کو اُس کی موجودگی محسوس ہورہی تھی !!!

لیکن اب بات کرنے کی بھی ہمت نہ ہوئی اُس نے آنکھیں کھول کر اِدھر ادھر اُسے دیکھنا چاہا لیکن وہ نہ ملی وہ تو اس سے بہت دور جا چکی تھی وہ یہاں کیسے ہو سکتی تھی؟ اریان سوچ کر زخمی انداز میں سر جھٹک گیا

مریم کو ارحاب نے ملازم کے ہاتھوں شاہ حویلی بھیجا تھا اور وہ سیٹل ہوئی گاڑی میں بیٹھ چکی ہوئی تھی اسے پتہ نہیں تھا کہ کیا ہو رہا ہے اور جب اسے سب سمجھ انا تھا پتہ نہیں کیا سما بن جانا تھا !!

شاہ حویلی میں بتا دیا گیا تھا کے ہاسپٹل لے جایا گیا ہے !! جب کے مریم کی گاڑی شاہ حویلی کے آگے رکی تھی وہ ہانپتے کانپتے گاڑی سے اُتری نظریں صرف ایک جگہ مرکوز تھی آنکھوں کے سامنے صرف ایک منظر تھا

مریم مرے قدموں سے شاہ حویلی داخل ہوئی !! سب لاؤنج میں موجود تھے امیرا بیگم حورین کائزل بری طرح رو رہے تھے !! مریم کو دیکھ سب کو حیرت ہوئی تھی لیکن حالات ڈھانپ چکے تھے

مریم !! حورین روتے ہوئے اٹھ کے اُس کے پاس ائی تھی مریم نے اپنی سُتل نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا جو بری طرح رو رہی تھی

ع۔عین م۔مجھے لگ رہا ہے مجھے کچھ ہورہا ہے !!, مریم نے کانپتے لہجے میں کہا

حورین نے اُسے تھاما تھا

ا۔اُنکے یہاں س۔سے خ۔خون!! مریم سے بولا نہیں جارہا تھا اُس نے سینے سے کی جانب اشارہ کیا سب کی روح تڑپ اٹھی تھی

ب۔بہت خ۔خون!! ا۔اُنہیں کچھ ہو گا تو نہیں نہ ؟ مریم نے بہتے انسوں کے ساتھ ایک اُمید سے پوچھا

م۔مجھے اُن کے پاس جانا ہے !! اگلے لمحے اُس کے پیرو سے جان نکلی تھی وہ باقاعدہ نیچے بیٹھی تھی حورین اور کایزل نے اُسے تھاما اب وہ زمین پر رکھ پوری قوت سے رو رہی تھی !! وہ جو جب سے سٹل پن تھا وہ ٹوٹا تھا

اُسے اب سب سمجھ ارہا تھا یہ حقیقت تھی ایسی حقیقت جو قبول کرنا ناممکن تھا!! وہ جس طرح رو رہی تھی اس کو دیکھ کر ہی کسی کا بھی کلیجہ پھٹ جاتا

م۔مجھے اُنکے پاس جانا ہے !! وہ بری طرح روتے ہوئے بولی

م۔میں اُنہیں نہیں کھو سکتی عین اُنہیں کھویا تو اس بار میں واقع مرجاؤنگی اب مجھ میں ہمت نہیں ہے!! مریم شدت سے روتی ہوئی تڑپ سے بھرپور لہجے میں بولی اس کا رونا وہاں موجود سب کا دل دھلا گیا تھا پہلے ہی وہ خبر قیامت کی طرح سب کے دلوں پر ٹوٹی ہوئی تھی!! امیرا بیگم کا جو حال تھا وہ دیکھا نہیں جارہا تھا

مریم نے کھڑے ہونا چاہا!!

پ۔پلز مجھے اُن کے پاس جانا ہے !!مریم نے کھڑے ہوتے روتے ہوئے کہا سکندر شاہ کو جیسے ہی یہ خبر ملی تھی وہ فورا ہاسپٹل کی اور نکلے تھے جب کے امیرا بیگم شول پہن رہی تھی کچھ ہی لمحوں میں وہ سب بھی ہاسپٹل کے لیے نکلے تھے!!

ہاسپٹل کے اگے گاڑی رکتے ہی مریم بے تابِ سے اندر کی جانب بڑھی تھی اسے بس اریان کو دیکھنا تھا !!

ا۔ادا سائی ک۔کیسے ہے وہ ؟ مریم ارحاب کے پاس اتی سسکتے ہوئے بولی اُس کی حالت بتا رہی تھی وہ اریان کو ٹوٹ اور چاہتی تھی!!

کچھ نہیں پتہ ابھی بچے !! ارحاب نے اذیت سے آنکھیں میچی تھی

مریم نے آپریشن تھیٹر کا گیٹ دیکھا پھر بے جان سی ہوتی بینچ پر بیٹھی !!

چہرہ انسوں سے تر تھا ارمغآن خاموشی سے ایک جگہ کھڑا تھا جبکہ زریام دوسری جگہ اُن دونوں کی آنکھیں بے حد سختی ان انکھوں میں تڑپ تکلیف بھری تھی !!

امیرا بیگم بھی بری طرح رو رہی تھی جب زریام نے آگے آکر اُنہیں سمبھالا

ا۔ارحاب کیسے ہیں ادا سائی؟ گ۔گولی کہا لگی تھی؟ حورین ارحاب کے پاس اتی اُس کے سینے پر ہاتھ رکھ روتے ہوئے بولی ارحاب نے اُس کے گرد حصار باندھ کر اُسے اپنے سینے سے لگایا تھا

کچھ نہیں ہو گا اریان کو! ارحاب نے نرمی سے کہا سب کی حالت اس وقت نساز تھی اگر اریان شاہ کو کچھ ہوتا تو شاید ہی پھر کبھی کسی کے لبوں پر مسکراہٹ دکھتی اریان سے سب محبت کرتے تھے

حورین کچھ دیر بعد مریم کے برابر میں بیٹھی ارحاب کی باتوں سے وہ تھوڑی امید میں اگئ تھی!!

م۔مریم کچھ نہیں ہو گا ادا سائی کو!! حورین نے مریم کو تھامنا چاہا جو چہرہ جھکائے کسی بچے کی طرح سسک کر رو رہی تھی !! وہ سب سے فاصلے پر اگئ تھی !!

ع۔عین اُنہونے ب۔بابا کی جان نہیں لی تھی!! یہ بات مجھے کسی نے بتائی نہیں!! میں نے اپنے بابا کو کھو دیا وہ پتہ نہیں کیسے لیکن میں نے برداشت کر لیا

ا۔اگر انہیں کچھ ہوا تو میں سچ مت مرجاؤنگی !! مریم پھوٹ پھوٹ کر روتی اس کے سینے سے لگی تھی

م۔میں اُن سے بہت محبت کرتی ہُوں میں ان کے بغیر نہیں رہ پاؤں گی!! وہ ہنوز پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

انتظار کی کئی قسمیں ہوتی ہیں

لیکن ہسپتال کے بینچ پر بیٹھ کے اندر سے آنی والی اطلاعات

کا انتظار دنیا کا سب سے بے رحم انتظار ہے.. !!! خاص کر اندر موجود شخص اپ کی روح میں سرائیت کرتا ہوں

ایسا محسوس ہوتا ہے گویا پاؤں تلے زمین نہ ہو،خون منجمد ہونے لگتا ہے

اور یہ ایک ایسی اذیت ہے جو ناقابل بیاں ہے!!

مریم کا رونا کسی حال کم نہیں ہورہا تھا ہوتا بھی کیسے چھوٹی بات نہیں تھی بار بار انکھوں کے سامنے وہ منظر ارہا تھا جو اس نے ڈیرے پر دیکھا تھا

میں ان سے بس اتنا کہوں گی کہ

میں اُن کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں

بیس اور تیس سال کی خوبصورتی میں

چالیس کی ہنسی اور بچاس کی پریشانی میں ساٹھ کی بیماری میں اور ستر کی تنہائی میں!! ہمیشہ میں اُن کے ساتھ رہنا چاہتی ہو وہ مجھے چھوڑ کر نہ جائے !! وہ ہنوز اُس کے سینے سے لگی شدت پسندیدگی سے بول رہی تھی تڑپ اس کے لہجے میں بھرپور بھری ہوئی تھی

جسم کانپ رہا تھا !! کچھ دیر بعد ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر نکلے سب ایک ساتھ ان کی جانب بڑھے تھے جب کے مریم نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ انے والی خبر کو سننے کیلئے تیار کرنا چاہا

کیسا ہیں ادا سائی ؟ وہ ٹھک ہے۔نہ ؟ زریام نے آگے بڑھ کر بے صبری سے پوچھا

ابھی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے گولیاں تو ہم نے نکال دی ہیں لیکن تین گولیاں لگنے کی وجہ سے ابھی کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا!! ایک گولی دل کے بالکل نزدیک لگی ہے اگلے 12 گھنٹے بہت کریٹیکل ہوں گے اپ لوگ دعا کریں کیونکہ اب دعاؤں کی ضرورت ہے!! ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہتے وہاں سے نکلتے چلے گئے جب کے مریم کے قدم ایک بار پھر لڑکھڑائے تھے اسے لگ رہا تھا اس کے جسم میں جان باقی نہیں رہی جبکہ ارمغان زریام اور ارحاب اذیت سے آنکھیں میچ گئے امیرہ بیگم اور حرین کے رونے میں اضافہ ہوا تھا!! مریم کا حال تو نہ ہی پوچھیں تو بہتر تھا!!

م۔میں اُن س۔سے مل لوں ا۔ادا سائی ؟ پ۔پلز مجھے اُن کو دیکھنا ہے !! ارحاب کے پاس اتی مریم بچوں کی طرح روتے ہوے بولی اُس کی حالت دیکھ ارحاب نے اسباب میں سر

ہلایا ایسا لگ رہا تھا اس نے اریان کو نہیں دیکھا تو اس کی سانسیں رک جائیگی!! مریم دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی

سامنے دیکھ اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ اپنی اوازوں کو قابو کرنا چاہا!!

وہ دھیرے دھیرے کانپتے ہوئے اریان کے نزدیک پہنچی!! اریان کی خوبصورت انکھیں بند تھی حسین چہرے پر سرخی واضح تھی پیشانی پر بال بے ترتیبی سی بکھرے تھے!!

سینے پر پٹیاں بندھی ہوئی تھی مشین تضاد کا بتا رہی تھی!!

مریم اگے اتی اریان کو دیکھنے لگی !! اُس نے اپنا کانپتا ہاتھ اٹھایا اور اریان ایک ہاتھ پر رکھنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی!! ایسا لگ رہا تھا گولیاں اریان کو نہیں مریم کو لگی ہیں!

پ۔پلز ا۔آنکھیں کھولے نا !! مریم نے اُس کے ہاتھ پر اپنا نازک ہاتھ رکھتے تڑپ کر کہا

د دیکھے اپ کہہ رہے تھے نہ م۔میں نہیں جاؤں ؟ میں نہیں گئی !! ا۔اب اٹھ جائے نہ !! مریم نے اپنا سر اریان کے ہاتھ پر گرا تھا لب اُس کے ہاتھ پر رکھے

ا۔اپ ک۔کہے رہے تھے ا۔اپ کو مجھ سے محبت ہے ؟ کتنا انتظار کیا اپ کے لبوں سے یہ لفظ سننے کو !! م۔میں ب۔بہت بری ہُوں نا ؟ اپ کو بہت تنگ کیا ہے میں نے!! ا۔ائی ایم سوری !! پلیز مجھے معاف کر دیں !! وہ پھوٹ پھوٹ کا رو کر کہہ رہی تھی!!

انکھیں کھولیں!! اپ کہہ رہے تھے نا کہ مجھے اپ سے محبت کیوں نہیں رہی؟ کیونکہ محبت کی سیڑھی میں بہت عرصے پہلے سے پار کر چکی تھی محبت سے بڑھ کر پیار کرتی ہوں میں اپ کو!! میں اپ سے بہت محبت کرتی ہوں !! اپ کے بغیر کیسے رہوں گی!! مریم روتے ہوئے اریان کا چہرہ دیکھنے لگی

اپ کو پتہ ہے ج۔جب میں تھک جاتی تھی تو بس دل چاہتا تھا کہ کہیں سے آپ اجاے اپ کا ہاتھ تھام کر اپ کے کندھے پر سر رکھ کر میں کچھ پل اپنی انکھیں بند کر لوں!! اپ کی قربت میں سمٹ کر ہر اس بات کو بھول جاؤں جو مجھے تکلیف دیتی ہے !!

پ۔پلز نہ آنکھیں کھولے !! روتے روتے اس کی ہچکیاں بن چکی تھی جو پورے کمرے میں گونج رہی تھی!!

کتنی دیر وہ یوں ہی باتیں کرتی رہی لیکن شاید اب بہت دیر ہو چکی تھی!!

کافی دیر بعد وہ کمرے سے باہر نکلی تھی کیونکہ اسے اب نماز پڑھنی تھی نماز میں گڑگڑا کر اسے اریان کو مانگنا تھا لیکن وہ جاتے وقت اریان کی پیشانی چومنا نہیں بھولی!! مریم نے شدت سے اُس کی پیشانی پر لب رکھے تھے مریم کو سکون اپنے وجود میں دوڑتا محسوس ہورہا تھا!!

وہ وضو کرتی ہاسپٹل کے پرئیر روم میں بڑھی تھی !! صرف خدا تھا جو اسے اس کی زندگی واپس کر سکتا تھا!! یعنی اریان شاہ واپس کر سکتا تھا

جب کہ امیرا بیگم بھی نمازوں میں رو رو کر اپنے بیٹے کی زندگی کی دعائیں مانگ رہی تھی

مریم نے نماز پڑھنے کے بعد ہاتھ دعا میں اٹھائے کتنے انسو پانی کی طرح اس کے ہاتھوں پر گر رہے تھے

وہ نماز میں بیٹھی دعا مانگ رہی تھی

وہ لڑکی نا جانے کیا مانگ رہی تھی

لال تھیں آنکھیں چہرے پر زردی کوئی

مریم تھی اور اریان مانگ رہی تھی

ا۔اپ نے میرے بابا کو مجھ سے چھین لیا

صبر اگیا کیونکہ وہ (اریان) میرے پاس تھے لیکن اب ان کو مجھ سے مت چھیننا!! میں ان کے بغیر نہیں رہ پاؤں گی!! اپ کہتے ہے نا مجھ سے مانگو دل سے مانگو میں تمہیں وہ ہر چیز اتا کرونگا میں بہت دل سے تڑپ سے اور مان سے اس در پر بیٹھی آپ سے مانگ رہی ہوں اُنہیں مجھے دے دیں!!

میری زد سمجھ یا کچھ بھی مجھے اُن کی زندگی چاہیئے پہلے میرے مام ڈیٹ پھر میرے بابا کو آپ نے اپنے پاس بلا لیا !! میں نے کبھی آپ سے شکوہ نہیں کیا ہمیشہ آپ کی رضا میں میں کہا لیکن اس بار میں وہ سب کر رہی ہوں !!

ا اُنہیں ٹھک کردے میرے مالک !!ت تُو جانتا ہے نا میں اُنہیں کتنا چاہتی ہوں جن جن لوگوں کو میں نے چاہا تُو نے مجھ سے چھین لیا ان کو مت چھینا کیونکہ اب کی بار میں زندہ نہیں رہ پاؤں گی!! اگر انہیں کچھ ہو گیا تو سب ختم ہو جائے گا!! مریم ہچکیوں سے روتی خدا سے فریاد کر رہی تھی وہ اریان شاہ کو مانگ رہی تھی اس کے انداز میں اس قدر شدت تھی کہ بیان نہیں کی جا سکتی تھی اس کی تڑپ اس کی ہچکیاں اور اس کے انسو بتا رہے تھے اس نے کبھی اتنی تڑپ سے کچھ نہیں مانگا تھا جتنی تڑپ سے وہ اج اریان شاہ کو مانگ رہی تھی !!

کتنی دیر وہ اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے اسے مانگتی رہی!! پھر نماز تے کرتی واپس روم کی جانب بڑھی خدا سے مانگنے کے بعد دل میں ایک سکون سا تھا گویا کچھ غلط نہیں ہو گا !!

وہ آکر بینچ پر بیٹھی !! اس کے لب مسلسل دعا میں ڈھلے ہوئے تھے وہ مسلسل دعائیں کر رہی تھی!! باقی سب کا حال بھی مختلف نہ تھا بالکل خاموشی چھا گئی تھی کچھ بات کرنے کے لیے تھا ہی نہیں!!

کائزل زریام کے کندھے پر سر رکھیں انسوں صاف کر رہی تھی جب کے زریام کی نظریں سامنے جمی تھی آنکھوں سے انسوں گر رہے تھے ارمغان اور ارحاب کا حال بھی ایسا ہی تھا وہ لوگ سامنے دیوار کو گھور رہے تھے اور انہیں یہ تک نہیں پتہ تھا کہ ان کی انکھوں سے کتنی تیزی سے انسو بہ رہے ہیں!!

مریم کو یاد تھا جب وہ اٹلی جانب سے پہلے مریم کے کمرے میں ایا تھا تو مریم نے جذبات میں آکر کیا کیا لفظ استعمال کیے تھے اور اریان کہا تھا یہ لفظ پھر سے دہرائے جائیں گے لیکن اس وقت حالات کچھ اور اج اریان کا کہا سچ ہورہا تھا !! یہ سب مریم کی جان نکل رہا تھا

امیرا بیگم نے رو رو کر اپنا برا حال کر لیا تھا وہ نماز پر بیٹھی اپنے بیٹے کی زندگی مانگ رہی تھی!!

جب کے سکندر شاہ شیشے کے دروازے سے اپنے شیر جیسے بیٹے کو دیکھ رہے تھے!! جس کی انکھیں بند تھی سکندر شاہ جانتے تھے اسے اپنی موت سے بالکل ڈر نہیں لگتا لیکن وہ یہ کیوں نہیں سمجھتا تھا کہ باقی سب کو اس کی زندگی کتنی عزیز تھی

پانچ گھنٹے گزر گئے تھے لیکن اب تک کوئی خبر نہیں ائی تھی مزید گزرتے لمحے سب کی تڑپ بڑھتی جارہی تھی یہ پانچ گھنٹے سب کے لیے پانچ صدیوں کے برابر تھے کسی کو اپنا ہوش

نہیں تھا !! جب کہ مریم کا حال خراب سے خراب ہوتا جا رہا تھا اس کی طبیعت بگڑ رہی تھی !!

مریم نے بینچ سے چہرہ ٹکائے آنکھیں مندی انسوں بہتے گردن پر جذب ہورہے تھے !!

دل میں وہ شدت پسند ہوئے دعائے مانگ رہی تھی اُس کی دعائیں عرش کو پہنچ گئی تھی

اریان شاہ کے ہاتھوں میں حرکت ہوئی تھی!! اس وقت اریان کے پاس سب تھے جب کے مریم باہر بیٹھی تھی!! زریام کی نظر اریان کے ہاتھ میں ہوتی دھمی سی حرکت پر ہوئی تھی زریام تیزی سے بھاگتا ہوا اریان کے نزدیک ایا

ادا !! زریام نے تڑپ کر پکارا سب تیزی سے بیڈ کی جانب بڑھے تھے دل بری طرح دھڑک رہا تھا

اریان !! ارحاب نے اُس کے نزدیک پہنچتے اریان کا۔ہاتھ تھامتے پکارا اریان شاہ کی غزالی آنکھیں دھیرے دھیرے سے جنبش لیتی کھلی تھی !! سب کا دل کانوں میں بج رہا تھا اس کا آنکھیں کھولنا ایک بار پھر پورے اسلام اباد کو روشنیوں کی لپیٹ میں لے چکا تھا!! یہ مہز دعاؤں کا نتیجہ تھا ورنہ اریان شاہ نے کوئی قصر نہیں چھوڑی تھی خود کو کچھ بھی ہوجانے کی!

اریان !! سب کی تڑپ سے بھرپور پکار گونجی تھی

ادا سائی؟! حورین روتے ہوئے آگے ائی اُسے مزید رونا ایا تھا اریان نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھاجہاں سب اُس پر جھکے تڑپ سے اُسے دیکھ رہے تھے سب کی آنکھوں سے انسوں گر رہے تھے

اریان نے دھیرے سے ہاتھ اٹھا کر اپنے چہرے پر موجود آکسیجن ماکس اتارنا چاہا

ن۔نہیں اسے مت اُتار !! ارمغان نے اُس کا ہاتھ روکا اریان نے آنکھوں سے اشارہ کرتے آکسیجن ماکس ہٹایا !!

ا۔اریان میرا بچا !! امیرا بیگم شدت سے روتی اریان کے نزدیک ائی تھی اریان نے ہمت کرتے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ پر رکھا ان کا حال کافی خراب ہے

م۔میں ٹھک ہُوں امی!! اریان کی نہایت دھیمی اواز وہاں گونجی تھی حالانکہ بازو اٹھانے کی وجہ سے اور بولنے کی وجہ سے سینے پر کھنچاؤ پڑ رہا تھا لیکن وہ اریان شاہ ہی کیا جو تکلیف کو خود پر حاوی ہونے دے!!

کائزل تیزی سے بھاگتی کمرے سے باہر نکلی تھی !!

ب۔بھابی!! وہ روتے ہوے آئی مریم نے تیزی سے آنکھیں کھولی تھی

دل عجیب احساس سے دھڑکا تھا

کیا ہوا سب ٹھک ہے ؟؟ وہ دہل کر کھڑی ہوئی

ا۔ادا سائی کو ہوش آگیا ہے !! کائزل بتاتی مریم کی جانب بڑھی جب کے مریم نے بے سختا گہرا سانس لیا انکھوں میں روانگی پیدا ہوئی تھی اگلے لمحے وہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں گرائے شدت سے رونے لگی

کائزل نے اگے اتے اُسے اپنے گلے لگایا !! مریم ہنوز رو رہی تھی پچھلے پانچ گھنٹے اس نے کیسے گزارے تھے کوئی اس سے پوچھتا

کافی دیر رونے کے بعد وہ دھیرے قدم اٹھاتی دروازے تک پہنچی ہمت نہیں ہورہی تھی اریان کا سامنا کرنے کی وہ دروازے پر ہاتھ رکھ اندر جھانکنے لگی !! جہاں سے اریان شاہ اُسے نہیں دکھ پارہا تھا کیونکہ سب اس کے گرد جمع مسلسل اُس کا حال پوچھ رہے تھے!!

سکندر شاہ نے آگے آکر اریان کو پیشانی چومی !! اپنے بیٹے کو دیکھ گویا نئ زندگی ملی تھی !! اریان نے اُنہیں آنکھوں سے اشارہ کیا کہ وہ ٹھیک ہے

اریان کسی کی نظریں خود پر محسوس کر پا رہا تھا اور یہ نظر مریم کی تھی وہ یہ بات جانتا تھا!!

مریم ؟؟آریان کے لبوں نے حرکت لی تھی

یہی ہے وہ!! ارحاب نے مسکرا کر کہا

گئ نہیں وہ؟ اریان نے دھیمے لہجے میں پوچھا

نہیں !! کیسے جاسکتی تھی وہ تُجھے چھوڑ کر ؟ ارحاب نے اریان کو دیکھ نرمی سے کہا

ک۔کہا ہے وہ؟ اریان کے سینے پر کھنچاؤ پڑ رہا تھا لیکن آنکھیں اُسے دیکھنے کیلئے بے چین تھی کیونکہ اریان جانتا تھا اُس نے رو رو کر اپنا حال بگاڑ لیا ہو گا

مریم کے انسوں تیزی سے آنکھوں سے گر رہے تھے!! اُس نے اتنی ہمت نہیں تھی وہ اندر داخل ہوسکے !!

مریم !! ارحاب نے اُسے پکارا جب مریم نے روتے ہوے ارحاب کو دیکھا پھر دھیرے دھیرے کمرے میں داخل ہوئی

وہ اب بھی کانپ رہی تھی !! مریم کمرے میں داخل ہوئی !! اریان کے سامنے سے زریام اور ارمغان سائیڈ پر ہوئے تھے تبھی مریم کو دیکھا جا سکتا تھا

اریان نے اپنی نظریں دائیں جانب سے دیکھا جو فاصلے پر رکے نظر جھکائے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپس میں مسلتی ہچکیوں سے رو رہی تھی

ہم چلتے ہیں باہر!! اُن دونوں کو ایک دوسرے کی جانب دیکھتا پاکر حورین نے فوراً سب کو دیکھ کہا باکی سب۔بھی یہی چاہتے تھے سب اہستہ اہستہ کمرے سے نکلتے چلے گئے جبکہ مریم ہنوز اسی جگہ کھڑی بری طرح رو رہی تھی

یہاں آو!! اریان نے اُسے دیکھ اپنے پاس انے کا اشارا کیا

مریم نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا

نہیں انا ؟ اریان نے آنکھیں چھوٹی کیے پوچھا مریم نے پھر سے نفی میں سر ہلایا

اب رو کیوں رہی ہو تم تو چھوڑ کر جارہی تھی مجھے !! اریان نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا اُسے مریم کا رونا تکلیف دے رہا تھا

مریم نے مزید زورو سے رونا شروع کیا !!

اِدھر آؤ میری جان !! اریان اسے مزید شدت سے روتا دیکھ دوبارہ پیار سے پچکارتا اسے اپنے پاس بلانے لگا !!

اُس کے پیار سے بلانے پر مریم سوں سوں کرتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اُس کی جانب جانے لگی جسم اب بھی کانپ رہا تھا !!

اُس سے کچھ فاصلے پر رکتے مریم چہرہ جھکائے دوبارہ بچوں کی طرح رونے لگی

اریان نے اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے اپنے نزدیک کیا !! اور اُسے گلے سے لگایا !! گلے لگنے کی دیر تھی کے مریم اُس کی گردن میں چہرہ چھپائے مزید شدت سے رونے لگی تھی وہ اس قدر شدت سے روئی تھی جیسے سالو پر سکون کسی بے سکونی کو نصیب ہوتا ہے !!

بس بس !! میں ٹھک ہُوں جان اب کیوں رو رہی ہو؟ اریان نے آنکھیں بند کرکے کھولی مریم کا ہر ایک انسو اسے تکلیف دے رہا تھا

مریم کے انسوں اریان کی گردن پر گر رہے تھے !! اریان نے اُس کا چہرہ اپنے گردن سے نکال کر سامنے کیا ! لیکن مریم دوبارہ اپنا چہرا اُس کی گردن میں چھپا گئی اُسے مزید رونا تھا

اریان نے اُس کے بالوں میں اُنگلیاں پھیرتے ریلیکس کرنے کی کوشش کی مریم کا دباؤ اُس کے سینے پر پڑھتا تکلیف کی لہر اٹھا رہا تھا لیکن اریان کیلئے مریم کی نزدیکی سکون کی باعث تھی اس لیے وہ تکلیف نظر انداز کر گیا

ا۔ائی ایم سوری !! وہ روتے ہوے بولی چہرہ ہنوز اُس کی گردن میں تھا

کس لیے؟ اریان نے جواباً اُس کے بالوں پر لب رکھتے کہا

م۔میں نے بہت کچھ کہا نا آپ کو اسلئے !!ل۔لیکن آپ نے بتایا کیوں نہیں بابا کا قاتل کوئی اور ہے !! مریم سسک کر بولی

تمہیں کس نے بتایا ؟ اریان نے نچلا لب دانتوں تلے دبائے کہا

ادا سائی نے !! مریم نے جواباً کہا

منع کیا تھا میں نے سالے صاحب کو لیکن نہیں !! اریان نے دانت پیسے مریم نے غصے سے اُس کی گردن سے چہرہ نکالتے اریان کے حسین چہرے کو دیکھا

غصے سے مریم کی ناک پل میں سرخ ہوئی تھی

کیا مطلب تھا آپ کا ؟ میں چلی جاتی خود بھی اذیت میں رہتی آپ کو بھی رکھتی !! ساری زندگی اندھیرے میں گزارتی اپ کو پتہ ہے پرمنینٹ رونٹ تھا میرا !! مریم نے اپنے انسوں صاف غصے سے کہا

ہمم تُم بھی اذیت میں تھی ؟ یعنی تم مجھے چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھی ؟ اریان نے جانتے بوجھتے سوال کیا تھا وہ اچھے سے جانتا تھا دور جاکر مریم بھی کی تکلیف سے گزر رہی تھی

ہمم کیونکہ میں آپ سے م۔۔۔ابھی وہ جذبات میں آکر کہتی جب اپنے لبوں کو بریک لگاتی وہ نکلاتلب دانتوں تلے دبا گئی

کیونکہ تُم مجھ سر؟ اریان نے دلچسپی سے پوچھا

ک۔کچھ نہیں!۔ا۔اپ بتائے کیسے ہے ؟ ت۔طبیعت ٹھک ہے ؟ د۔درد تو نہیں ہورہا یہاں ؟ اُس کے سینے پر پٹی دیکھ مریم کانپتے ہاتھو سے اشارہ کرتی بولی

بہت درد ہورہا ہے !! اریان نے مصنوعی بیچارگی سے کہا وہ اُس کا ردِ عمل دیکھنا چاہتا تھا

س۔سچ میں ؟ بہت ہورہا ہے !! اوہ میرا بچا ٹھک ہوجیگا !! مریم نے پیار سے للکارتے اُس کے سینے پر اپنی چھوٹی سی انگلی پھیرنے لگی جب کے اُس کے انداز پر اریان نے بمشکل اپنی مسکراہٹ دبای تھی

مریم اپنی چھوٹی سی انگلی نرمی سے اُس کے سینے پر پھرتی جائزہ لے رہی تھی اور اریان کو اُس کا یہ انداز بہت بہا رہا تھا اُس کے لبوں سے " میرا بچا" لفظ بے ہدخوبصورت لگ رہا تھا

وہ ہنوز گہری نظروں سے جائزہ لے رہی تھی جب اریان نے اُس کے تاثرات بھانپے مریم کے چہرے پر تکلیف کے ساتھ تھے گویا اس کے سینے پر لگی تکلیف اس کے دل میں اٹھ رہی ہو

اہ!!! اریان نے مزید اُس کا ردِ عمل دکھنے کیلئے مصنوعی کراہ کے ساتھ چہرے پر مصنوعی درد کے تاثرات سجائے پھر وہی ہوا بچاری مریم اُن تاثرات کو سچ سمجھتی جھٹ کے پریشان سی اریان کو دیکھنے لگی

د۔درد ہورہا ہے ؟ س۔سوری ! مریم نے آنکھوں میں موٹے موٹے انسوں بھرے بچوں کی طرح لب اندر لیے کہا

تم ٹھک کرسکتی ہوں ویسے یہ درد !! اُس کی ادا پر وہ دلو جان سے فدا ہوا تھا لیکن ضبط کر گیا

ک۔کیسے ؟ مریم نے ہنوز موٹے موٹے انسوں کے ساتھ کہا

مریم اریان کا اشارہ سمجھ چکی تھی اس لیے معصومیت سے اس کے سینے پر لب رکھ گئی پھر ٹکر ٹکر اریان کو دیکھنے لگی وہ معائنے خیز نظروں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا

آریان کے سینے پر سکون پہنچا تھا!!

مریم اتی ہوتی اریان کے گال پر لب رکھ گئی!!پھر اپنے ننّھے ہاتھوں سے اریان کی پیشانی پر بکھرے بےترتیب بال سنوارنے لگی!! اس دوران پھر انسوں بہے رہے تھے

میرا بچا بس کردو !! تمہارا رونا مجھے تکلیف دے رہا ہے !! اریان نے اُس کا ہاتھ میں بھر کر نزدیک کیا تھا مریم نے اریان کی آنکھوں میں دیکھ اک بار پھر وہ اُس کی گردن میں چہرہ گھسا گئی

ا۔اپ کو پتہ ہے م۔میں بہت ڈر گئی تھی!! ا۔اگر آپ کو کچھ ہوجاتا تو م۔میں بھی مرجاتی!! م۔میں اپ کے بغیر نہیں رہ سکتی !! مریم نے سکتے ہوئے کہا اریان کے لب زندگی سے بھرپور مسکراہٹ میں ڈالے تھے اس کا اقرار بے حد خوبصورت تھا

ائی ایم سوری میرا بچا میں نے تمہیں بہت تکلیف دی نا ؟ اریان نے آنکھیں بند کرتے کہا

میں نے بھی تو اپ کو تکلیف دی ہے نہ بنا جرم کے آپ کو اتنا سب کہا !! ائی ایم سوری !!

مریم کو مزید اپنے الفاظ یاد کرتے رونا ایا تھا !!

ا۔ آئے لو یو!! مریم کچھ لمحے کیلئے اُس کی گردن سے چہرہ نکال کر کہتی پھر شرما کر تیزی سے اُس کی گردن میں چہرہ جھکا گئی اس کے لفظوں پر جہاں اریان کا دل دھڑکا تھا وہی اُس کے انداز پر اریان شاہ کا پرکشش قہقہ کمرے میں گنجآ تھا اور اریان کو ہنستا دیکھ مریم کو اپنی پوری زندگی رنگو سے بھرتے محسوس ہورہی تھی

اتنی معصومانہ حرکتیں مت کیا کرو جان من کسی دن بھاری پڑے گا !! ویسے شام کے بارے میں کیا خیال ہے ہاں ؟ اریان نے زو معائنے انداز میں کہا جب کے مریم اُس کی اشارا سمجھتی کانوں کی لوں تک سرخ پڑی تھی !!

ارے شرما کیوں رہی ہو بتاؤ کیا کیسا لگا پھر ؟ اُسے شرم سے دوہرا ہوتا دیکھ اریان نے ہنوز اسی انداز میں مسکراہٹ ضبط کرتے کہا

مریم نے شرم سے پاگل ہوتے اُس کے بازو پر ہاتھ مارا تھا

م۔میں اپ کی جان لے لونگی !! وہ غصے سے بولی

جب کے اریان کا مزید اک قہقہ کمرے میں گنجآ تھا!!

پہلے ہی جان لئے چکی ہو اپنی خوبصورتی سے اور کتنا لوگی میرا بچا؟ اریان نے معائنے خیزی سے کہا

تُم اریان شاہ کی رگو میں خون کی طرح دوڑنے لگی ہو جانم!! آئندہ سے تُم مجھ سے دور جانے کی کوشش بھی نہیں کرسکتی !! میں تمہیں خود سے دور اک انچ جانے نہیں دونگا یہ بات یاد رکھنا تُم صرف میری ہو!! اریان نے جنونی انداز میں کہا لہجہ سنجیدہ تھا

ا۔اپ بھی میرے ہے !! مریم نے بھی چہرے کے زاویے بگاڑے کہا اُس کی ہر ادا اریان کے دل پر وار کر رہی تھی

مت لو میرے صبر کا امتحان !! اریان گہرا سانس بھر کر رہ گیا !! مقابل اُس کے جذبات بھڑکانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہی تھی!!

ادا !! زریام نے ارمغان اور ارحاب کی جانب اتے کہا وہ ابھی ابھی کسی سے فون پر بات کرکے واپس ایا تھا

اُن دونوں نے زریام کو دیکھا !!

ڈیرے سے واپسی پر شہرام اور حزن کی گاڑی کا ایکسڈنٹ ہوا ہے!! کسی ٹرک نے بے دردی سے گاڑی چلائی ہے وہ لوگ ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہے وہ دونوں کو میں جا چکے ہیں!!! زریام نے آگاہ کیا جب کے ارمغان نے تڑپ کر دیکھا تھا حزن اُس کا بھائی تھا یہ خبر واقعہ دل دہلا دینے والی تھی

یہ دنیا مکافات عمل ہے جو اپ بو گے وہ اپ کاٹو گے ضوریز شاہ کی جان کے بدلے وہ لوگ اج اپنی جان ہار رہے تھے !!

(اک ماہ بعد)

مریم اس وقت نیچے لاؤنج میں لڑکیوں کے ساتھ بیٹھی تھی ساتھ امیرا بیگم بھی تھی !! سب کی زندگیاں خوشی سے بھر چکی تھی اریان بھی بلکل ٹھک ہوچکا تھا وہ وقت سے پہلے ریکوری کرچکا تھا یہ درد اریان شاہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے

جان !! اریان نے سیڑھیوں کے اوپر سے بلند اواز میں پکارا تھا مریم نے فوراً اوپر دیکھا جب کے حورین کائزل انزل اور امیرا بیگم مسکرائی تھی

جاؤ جان میرے ادا سائی بلا رہے ہیں!! حورین شرارت سے بولی مریم نے شرم سے اِدھر ادھر دیکھ پھر تیزی سے اٹھ کر اوپر بھاگی

اریان کمرے میں موجود تھا !!

جی ؟؟ مریم تیزی سے کمرے میں داخل ہوتی بولی

اریان نے اُسے اپنی جانب انے کا اشارا کیا مریم فوراً اُس کے پاس ائی

مجھے میری موجودگی میں ہر وقت تُم میرے قریب چاہیئے ہو جانم !! اریان اُس کے بالوں میں چہرہ چھپاتے گھمبیر آواز میں کہا مریم کا دل زورو سے دھڑکا تھا جب کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر رہی تھی اریان شاہ اُس سے عشق کرتا تھا یہی وجہ تھی جو وہ مریم کے معاملے میں جنونی تھا اور مریم کو یہ بہت پسند تھا !!

م۔مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے !! مریم نے دھیرے سے کہا

ہمم سن رہا ہوں جان !! اریان نے اُس کی گردن پر لب رکھتے کہا

و۔وہ ا۔پ م۔میں مطلب ا۔اپ نا!! مریم کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیا بولے

ہمم ؟ میں کیا ؟ اریان نے مزید چہرہ اُس کے بالوں میں گھسایا

و۔وہ اپ کا بابا بننے والے ہے !! مریم نے شرماتے ہوئے بتایا جب کے اریان نے اک جھٹکے سے اپنا چہرا اُس کی گردن سے نکال کر اُسے دیکھا جو شرما سا اُسے ہی دیکھ رہی تھی اریان کو گویا اپنے کانوں پر بھروسہ نہ ہوا

پھر سے کہنا کیا کہا ہے ابھی ؟ اریان نے اُسے دیکھ ہنوز اسی لہجے میں کہا مریم نے اُس کی شرٹ اُس کے سینے سے مٹھیو میں لیتے ایڑیاں اٹھائیں اس کے کان کے قریب اپنا چہرہ کیا

اپ بابا بننے والے ہے!! ہنوز شرما کر کہتی وہ اُس کے کندھے پر سر ٹکا گئ کچھ پل کیلئے وقت رکا تھا

اریان نے اُس کا چہرہ ہاتھ میں تھامتے سامنے کیا اور آنکھوں سے تصدیق کرنا چاہی مریم نے شرما کر تصدیق کی جب کے اریان کے لبوں پر اچانک گہری مسکراہٹ بکھری اریان نے شدت سے اُس کی پیشانی چومی اور اُسے اپنے سینے میں بھینچا

مریم کھکھلا کر اُس کے سینے سے لگی تھی!!

شکریہ میرا بچا !! اریان نے اُسے خورں بھینچے خوشی سے لبریز لہجے میں کہا کس قدر خوشی نے بیان کیا تھا وہ لفظوں سے ادا نہیں ہوسکتا

کتنی دیر اریان اُسے اپنے سینے میں بھینچے کھڑا رہا

اریان کے دل میں موجود خوشی لبوں سے بیان نہیں کی جاسکتی تھی!! اریان شاہ ہر گزرتے دن کے ساتھ مریم کیلئے جنونی ہورہا تھا اُس کا اس قدر پیار ہمیشہ مریم کے دل کو خوشی سے کھلا دیتا تھا وہ اریان شاہ کی اتنی محبت کی اکلوتی حقدار تھی اور یہی بات اسے اپنے اپنے آپ کو خوش قسمت لڑکی سمجھنے پر مجبور کرتی تھی!!

اس وقت پوری شاہ حویلی لاؤنج میں بیٹھی تھی اور اس وقت سب کو ازبک کی کمی شدت سے محسوس ہوئی تھی لیکن وہ ان کے پاس نہ ہو کر بھی ان کے پاس ہی تھا!! جو لوگ دل کے قریب ہوتے ہیں وہ کبھی نہیں جاتے!!

ان سب معاملات کی وجہ سے شادی کچھ دن بڑھائی گئی تھی ارمغان اور انزل کی شادی زریام اور کایزل کی شادی کے ساتھ ہونی تھی انزل کو بھی وقت لگا سچائی قبول کرنے میں لیکن اس نے بھی خدا کی مرضی کے اگے امین کہے دیا ارمغان اُس کیلئے بہترین انتخاب تھا !!

اس وقت سب لڑکیاں اپنے اپنے شوہروں کے کندھے پر سر ٹکائے بیٹھی تھی شاہ حویلی میں ہر جگہ رونق تھی

شہرام اور حزن کو ان کے کیے کی سزا مل گئی تھی وہ لوگ اب تک ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھے !!

جب سارا خلاصہ شاہ حویلی میں ہوا تھا تو کسی کو یقین نہیں ارہا تھا کہ حزن نے اریان پر گولی چلائی تھی!!

خیر ماضی کی تلخ یادوں کو چھوڑتے ہے

ایزل اور عرش بھی باہر ملک جاکر اپنی نئ زندگی شروع کر چکے تھے جہاں صرف خوشیاں تھیں!!!

خدا نظر بد سے بچائے میرے گھر کو!! سب کو خوش دیکھا میرا بیگم نے نم انکھوں سے کہا

امین بیگم !! سکندر شاہ نے جواباً کہا

لاکھ لاکھ شکر ہے سب ٹھک ہوگیا !! میرے سب بچے اپنی زندگیوں میں خوش ہے !! اب کی بار سکندر شاہ مسکرا کر بولیں

ش۔شاہ جی !! مریم نے بیٹھے بیٹھے اس کے بازو پر اُنگلیاں پھیرتے اک نئے لقب سے اُسے پکارا جب کے اریان جو ارمغان کی کوئی بات سن رہا تھا اب ایک جھٹکے سے اُسے دیکھنے لگا

کیا کہا جانم پھر سے کہو!! اریان نے بے تاب سے کہا مریم نے اریان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اُس کے ہاتھوں کی رگے جو نمایاں ہوتی اُس کی طاقت کا انداز لگاتی تھی وہ مریم کو بے حد پسند تھا

شاہ جی!! مریم نے شرما کر کہا وہ بہت شرماتی تھی !

قربان جان شاہ !! اریان نے دلفریب انداز میں کہتے اُس کے گردن حصار باندھ کر اُسے اپنے قریب کیا مریم کا چہرہ اوپر اٹھائے اریان کے خصبورت چہرے کو دیکھا پھر چہرہ جھکا کر مسکرانے لگی!! سب لڑکیاں اپنے اپنے شوہروں کی جانب متوجہ تھی !! جب کے انزل اور ارمغان فاصلے سے اک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے اُن دونوں کی پلکیں نہیں جھپک رہی تھی اس طرح سب نے ہنستے مسکراتے اس حسین سفر کو خدا حافظ کہا تھا سب کے قہقے شاہ حویلی میں گونجتے اس حسین منظر کو حسین بناتے اختتام کا نام دے کر الوداع کہے رہے تھے !!

سب نے مسکرا کر عشقِ ستم کے اس حسین سفر کو الوداع کہا !!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شد